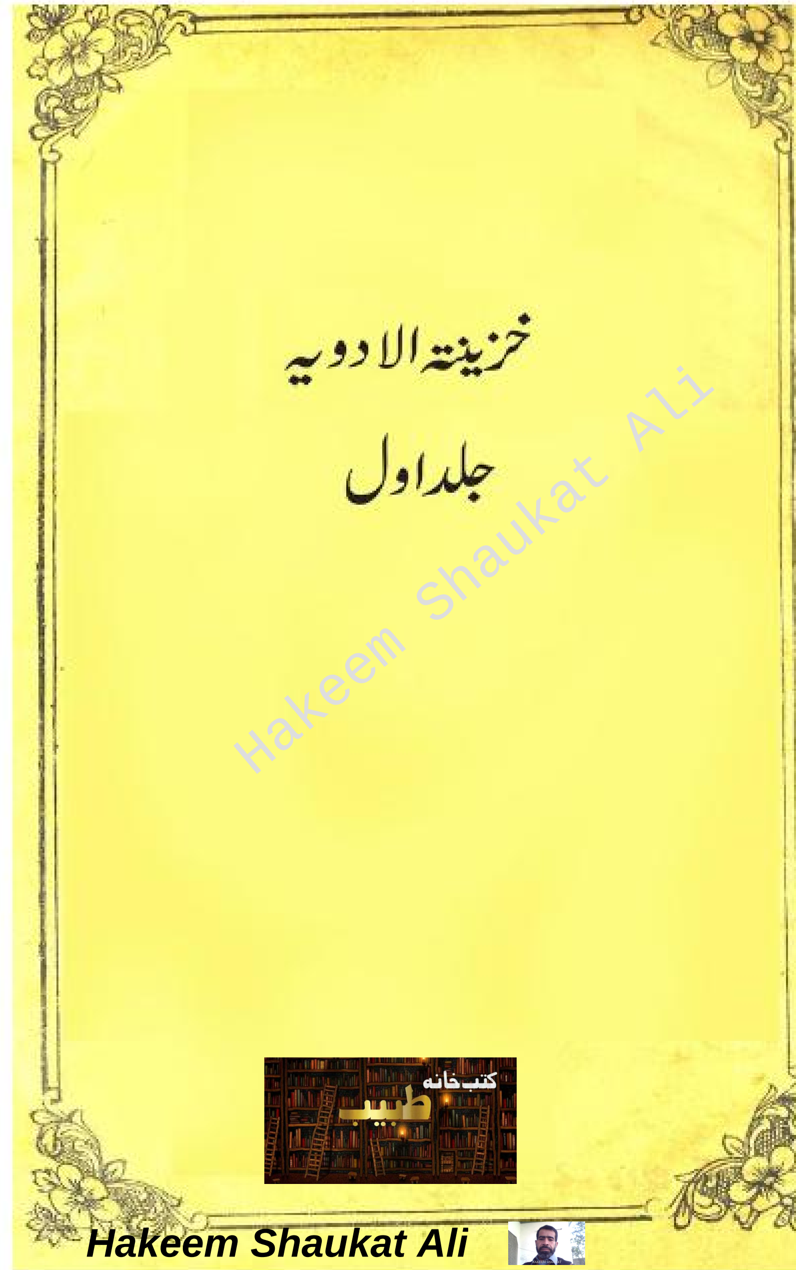


خزینۃ الادویہ

جلد اول

شہر دہلی - ۷ - نومبر ۱۹۱۳ء

مہربان من محمد نجم الغنی صاحب

علیکم السلام - تحریر مرسلہ وصول ہوئی - آپنے جو کام شروع کیا ہے وہ اپنی ضرورت کے لحاظ سے ایک نہایت مفید کام ہے - آپ حتی الامکان کوشش کرکے اُسکو آخر تک پہونچایئے - مین اس کام مین آپکو ہر ممکن امداد دینے کے لیے موجود ہون -

اجمل

شہر دہلی - ۱۸ - نومبر ۱۹۱۳ء

مہربان من جناب محمد نجم الغنی صاحب زاد لطفکم

وعلیکم السلام - تحریر مرسلہ وصول ہوئی جسوقت آپ دہلی تشریف لائین تو وہ کتاب مجھے دکھائین پھر مین تقریظ لکھونگا باقی کتاب کسی ایسے مطبع مین چھپنی چاہیے جہان چھپائی کا انتظام اچھا اور ارزان ہو -

امید ہے کہ آپ اچھی طرح ہونگے -

اجمل
حاذق الملک

شہر دہلی - ۱۵ - جولائی ۱۹۱۵ء

مہربان بندہ جناب محمد نجم الغنی صاحب زاد لطفکم

وعلیکم السلام - آپکی مرسلہ تحریر وصول ہوئی - فہرست دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ آپکی کتاب نہایت مفید ہوگی اور فن طب مین اُسکے آنے سے ایک قیمتی اضافہ ہوگا - خدا تعالے آپکی سعی مشکور کرے مین اس کتاب کو خوشی سے دیکھونگا - اپنے حالات خود لکھنے اور چھپوانے پسند نہین کرتا - میری حقیر خدمات کو جو احباب پسند فرماتے ہین مین اُنکا دل سے شکر گذار ہون -

امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہونگے -

اجمل
حاذق الملک



مُعنون

مع اعلیٰ حضرت قدر قدرت خسرو خرد آگاہ جہان پرور عالم پناہ خجستہ خصال دریا نوال سمو المکان عظیم الشان جان جم
کان کرم مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا ہز ہائنس نواب سر سید محمد حامد علی خان صاحب بہادر
مُستعد جنگ جی-سی-آئی-ای ۔ جی-سی-وی-او-اے - ڈی-سی - دام اقبالہٗ رونق بخش محروسہ
مصطفےٰ آباد عرف رام پور حرسہا اللہ من الآفات والشرور ابن نواب سید مشتاق علی خان بہادر ابن نواب سید
کلب علی خان بہادر ابن نواب سید یوسف علی خان بہادر ابن نواب سید محمد سعید خان بہادر ابن نواب سید
غلام محمد خان بہادر ابن نواب سید فیض اللہ خان بہادر ابن نواب سید محمد علی عرف نواب علی محمد خان بہادر ابن سید
ولادر علی ابن سید یعقوب علی ابن سید بادر علی ابن سید یونس ابن سید ابراہیم ابن سید فتح محمد ابن سید احمد ابن سید حمزہ
ابن سید یوسف عرف سید گدن ابن سید یوسف ابن سید تاج الدین ابن سید حسین عرف سید گھٹّے ابن سید علی
ابن سید ہادی عرف سید ہدیا ابن سید فخر الدین ابن سید محمد ابن سید علا ئول ابن سید ابوالحسن ابن
سید ابوالفتح ابن سید ابوالفضل ابن سید ابوالفرح واسطی ابن سید داؤد ابن سید حسین ابن سید یحییٰ ابن سید زید ثالث
ابن سید عمر ابن سید زید ثانی ابن سید علی ابن سید حسن ابن سید علی عراقی ابن سید حسین ابن سید علی ابن سید محمد
ابن سید عیسےٰ ابن زید شہید ابن جناب امام زین العابدین علیہ السلام ابن جناب امام حسین شہید کربلا علیہ السلام
ابن جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام -

یہ کتاب جیسی اپنے بحث مین بے نظیر واقع ہوئی ہے ویسی ہی یہ بھی اسکی خوبی کی علامت ہے کہ عہد عدالت مہد
مظلوم نواز ظالم گداز راغب علم و ہنر طالب اہل جوہر حضور پُرنور نواب سید محمد حامد علی خان خلد اللہ ملکہ بہادر مین اختتام کو پہونچی
کیونکہ قضا و قدر نے یہ بات مقرر کر رکھی تھی کہ اعلیٰ حضرت والا شوکت کے نام نامی کے ساتھ معنون ہو کر شرف قبولیت اور
عام اشاعت پائے چنانچہ جب مین نے اس کتاب کو قبولیت کی اُمید پر جناب صاحبزادہ عبد الصمد خان صاحب
بہادر چیف سکرٹری سی-آئی-ای جنکی معاملہ فہمی اور دور بینی بندگان حضور پُرنور اور تمام اہل دل کو پسند ہے اور
جناب منشی محمد احمد صاحب مینائی ضمیر تخلص (جو شعر و سخن وغیرہ مین اعلیٰ درجے کا مذاق رکھتے ہین اور موجودہ
شعرا مین آپ کی شاعرانہ قابلیت پسندیدہ نظر سے دیکھی گئی ہے اور جناب مرحوم منشی امیر احمد صاحب مینائی کے خلف الرشید
ہین) کے ہاتھون سے خداوند باحکمت و شکوہ جہاندار دانش پژوہ کے حضور مین پیش کرایا اور گویہ کتاب اُن کی پیش گاہ
مین جیسے آفتاب کے سامنے ایک ذرہ محقر اور دریا کے مقابلے مین ایک قطرے سے بھی کمتر ہے لیکن اس نظر سے
کہ آفتاب ذرے کو چمکاتا ہے اور دریا قطرے کی آبرو بڑھاتا ہے ا تو زیور قبولیت سے محلّیٰ ہو کر میری عزت افزائی کا
موجب ہوئی اور جہان پناہ نے علمی قدر دانی کے لحاظ سے ہارون و مامون عباسی کا زمانہ دکھا دیا -

ماشاء اللہ اعلیٰ حضرت واقدس مین اپنی اعلیٰ درجے کی تعلیم و تربیت کے اعتبار سے نیز دوسرے آثار سے مزید شاندار اوصاف ورلاثانی کمالات پائے جاتے ہین اور مغربی تعلیم سے کافی طور پر بہرہ ور ہونے کے باوجود مشرقی علوم کے بے حد قدردان ہین علم مین فضل مین عقل مین ہنر مین مردم شناسی مین ۔حق رسی مین۔ انصاف وعدل مین۔ بذل وفضل مین ۔سخا وکرم مین۔ قدر ومنزلت مین ہو بہو اپنے اسلاف کی تصویر ہین ۔

حضور کے دربار تک پہنچ جانا گویا پارس کا پتھر ہاتھ آجانا ہے حضور کی ایک نگاہ مین مس افلاس طلاے احمر ہے۔ اُن کی نظر اکسیر اثر ہے۔ ہمت واستقلال کا یہ حال ہے کہ جو بات زبان سے نکلتی ہے پتھر کی لکیر ہوجاتی ہے۔ قدرت نے حضور انور مین رحم دلی ورعایا پروری کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور دریا دلی ہر وقت موجزن ہے۔ ادنےٰ واعلیٰ کو ایک آنکھ دیکھنا۔ ہر کہ ومہ پر یکسان مہربانی فرمانا حضور ہی کا حصّہ ہے ۔

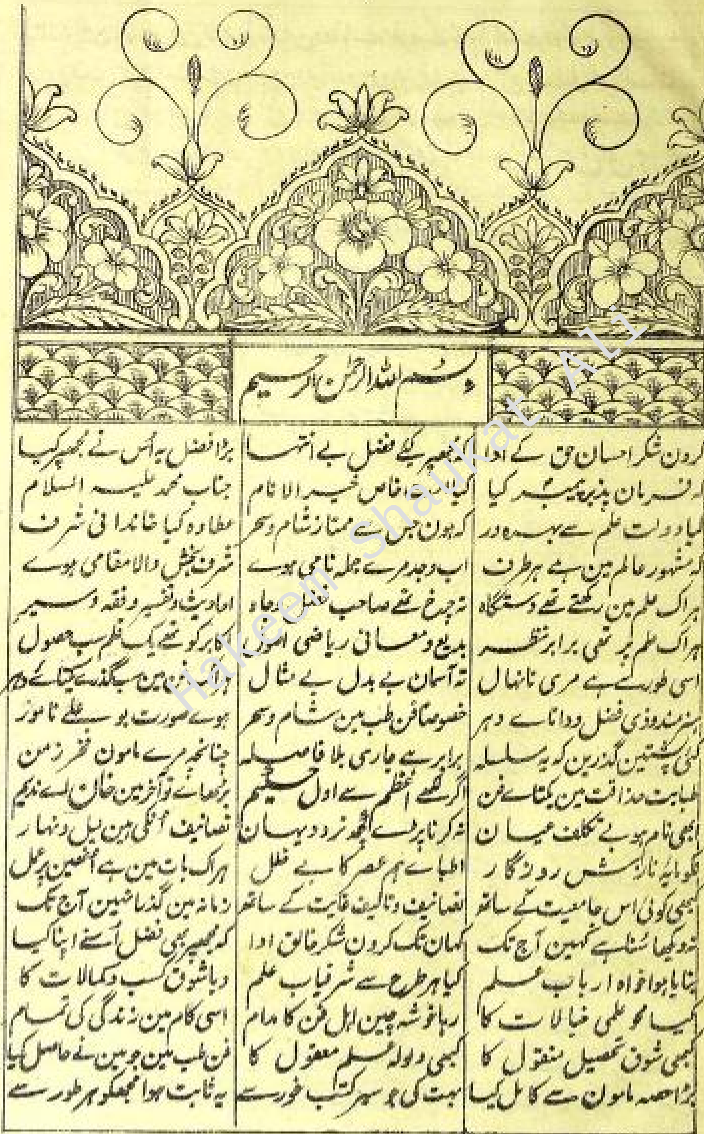
مدح محروسۂ رام پور

اگر اس ریاست کی قدر افزائی علوم و ہنر کا اظہار کرون تو ناواقف مبالغے پر محمول کرین۔ یہان سے کسی سائل کو خالی ہاتھ جاتے نہ پایا۔ جو یہان اپنی آرزو لیکر پہنچ گیا وہ دربار مین انعام واکرام سے مالا مال نظر آیا عدل و انصاف کی وجہ سے تمام اہل ملک بآرام جیتے ہین گویا شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اگر کوئی فریب سے سچ کو جھوٹ کے ساتھ ملائے تو یہان انصاف کا یہ عالم ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہوجائے۔ اس ریاست کی قدردانی نے بہت سے اہل کمال کو مختلف حصص ہندوستان سے یہان کے دربار مین کھینچ بلایا جو فراغبالی کے باعث اعلیٰ مدارج پر ترقی پاکر اور فکر معاش سے مستغنی ہوکر قوم اور علوم کی خدمت بجا لائے۔ اس ریاست نے زبان اردو کو نہایت فیض پہنچایا اور اُردو کے قیام کے واسطے مصنفین کی قدر افزائی کرکے اس زبان سے دلچسپی رکھنے والون کے ولولون کو بڑھا دیا ۔

دُعا

مین آخر مین ان الفاظ کے ساتھ دست بدعا ہون کہ جب تک چاند سورج تابان رہین نخل بند جہان وچمن آراے کن فکان اس ریاست کو ہمیشہ قائم رکھے جس کے جاہ وحشم کو دیکھ کر اسلام کی گذشتہ عظمت کا نقشہ آنکھون کے آگے پھر جاتا ہے۔ اور بندگان حضور پُر نور کے وجود باجود سے اس سرزمین کو رشک افزاے اِرم رکھے اور اُن کو سخاوت مین حاتم کا۔ شہ زوری وبہادری مین رستم کا۔ معدلت وانصاف مین نوشیروان کا جاہ وجلال مین سکندر کا۔ خوش نظمی مین بڑے بڑے مدبرون کا سرمایۂ نازش کرے فقط

فقیر حقیر محمد نجم الغنی مؤلف خزائن الادویہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون شکر احسان حق کے ادا
کہ فرمان پذیر پیمبر کیا
کیا دولت علم سے بہرہ ور
کہ مشہور عالم مین ہے ہر طرف
ہر اک علم مین رکھتے تھے دستگاہ
ہر اک علم پر تھی برابر نظر
اسی طور سے ہے مری نانہال
ہنرمند وذی فضل و دانائے دہر
کئی پشتین گذرین کہ یہ سلسلہ
طبابت حذاقت مین یکتائے فن
ابھی نام ہو بے تکلف عیان
فلک پایہ نازش روزگار
کبھی کوئی اس جامعیت کے ساتھ
نہ دیکھا سُنا ہے کہین آج تک
بنایا ہوا خواہ ارباب علم
کیا محو علمی خیالات کا
کبھی شوق تحصیل منقول کا
بڑا حصہ ماموں سے کامل کیا

کہ مجھپر کئے فضل بے انتہا
کیا بندۂ خاص خیر الانام
کہ ہون جس سے ممتاز شام و سحر
اب و جد مرے جملہ نامی ہوئے
تہ چرخ تھے صاحب فضل و جاہ
بدیع و معانی ریاضی اصول
تہ آسمان بے بدل بے مثال
خصوصاً فن طب مین شام و سحر
برابر ہے جاری بلا فاصلہ
اگر کہئے اعظم سے اول حکیم
نہ کرنا پڑے کچھ تردد یہان
اطبائے ہم عصر کا ہے خلل
تصانیف و تالیف غایت کے ساتھ
کہان تک کرون شکر خالق ادا
کیا ہر طرح سے شرفیاب علم
رہا خوشہ چین اہل فن کا مدام
کبھی ولولہ علم معقول کا
بہت کی جو سیر کتب غور سے

بڑا فضل یہ اُس نے مجھپر کیا
جناب محمد علیہ السلام
عطا وہ کیا خاندانی شرف
شرف بخش والا مقامی ہوئے
احادیث و تفسیر و فقہ و سیر
ہر اک کو تھے یک علم سب حصول
جہان مین سبک گذرے یکتائے دہر
ہوئے صورت بو سے علّے نامور
چنانچہ مرے ماموں فخر زمن
بڑھائے تو آخر مین خان لے ندیم
تصانیف اُنکی ہین لیل و نہار
ہر اک بات مین ہے اُنھین پر عمل
زمانہ مین گذرا نہین آج تک
کہ مجھپر بھی فضل آنے اپنا کیا
دیا شوق کسب و کمالات کا
اسی کام مین زندگی کی تمام
فن طب مین جو مین نے حاصل کیا
یہ ثابت ہوا مجھکو ہر طور سے

کہ تازی ہین یا فارسی مین تمام
جو ہین ہندی سخت معذور ہین
غرض یہ کہ ہو نفع احباب کو
طرب بخش دل کو جگر بند کو
ولادت کے سن سے مجھے گر شمار
یہ لخت جگر بھی ہو مجھ کو مثال باب
مین جب لکھ چکا ختم تک یہ کتاب
زبانی جو ارشاد مجھ سے کیا
طبیبان یورپ نے جو حال مین
نظر آگئین نفع ہر اک طور سے
و دواسازیون کے طریقے تمام
کفایت کی یہ عمر فانی سہی
وضاحت سے ہر اک مرض کا نشان
طبیبان فخر زمن سے مجھے

رقم ہین دوا ہاے مفرد کے نام
بدین وجہ اردو مین بہتر تو اب
تمتع ہو کم علم طلاب کو
اعزہ مین روز و شب و صبح و شام
تو اختر سے علے صاف ہوا آشکار
اسے پڑھ کے پیدا لیاقت کرے
ہوا ماموں صاحب سے بھی فیضیاب
سمجھ کر اسے باعث اعتبار
دوائین نکالی ہین ہر سال مین
وہ سب اس رسالہ مین کیفیت وکم
مفصل لکھے بہر تسہیل عام
علامات و اسباب بھی یک قلم
لکھو نگا سر صفحہ حسب مزاج
کہین کہین یہ نسخہ دلپذیر

سمجھ سے وہ کم علم کی دور ہین
تصنع سے خالی لکھی اک کتاب
خصوصاً پیارے فرزند کو
ہے مشہور شمس الغنی جس کا نام
تمنا ہے مجھکو کہ وقت شباب
فن طب مین حاصل فراست کرے
سنائی سب اول سے تا انتہا
کیا زیب صفحہ پے یادگار
پس تجربہ فکر سے غور سے
صراحت سے کین مین نے زیب رقم
جو باقی رہی زندگانی مری
مناسب طرح پر کرونگا رقم
توقع ہے ارباب فن سے مجھے
نہون لغزش خامہ پر عیب گیر

فصل تاریخ طبابت کے بیان مین

طبابت مصر اول ملک مصر کے باشندون مین سے ہرمس اور شاگرد وغیرہ نے جو دوسرے علوم سے بھی بہرہ ور تھے چند باتین جمع کرکے طبابت کو ایک علم قرار دیا اپنی عظمت اور بزرگی زیادہ ہونے کے واسطے ایسے مفید مطالب کو عوام الناس مین مشہور نہ کیا یہ لوگ رود نیل کے سبب سے [illegible] خیزی تصور کرکے تمام چیزون کی اصل پانی کو شمار کرتے تھے اور دارا سے اول کے زمانے تک کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۱۰۸۷ برس پہلے بادشاہ ایران تھا مصری حکیمون کا سب لوگ بڑا اعتبار کرتے تھے یا افریقہ مین سیرین کے رہنے والے بھی طبیب حاذق تھے اپنے زمانے کی طبابت مین جیسا کہ چاہیے ویسے لائق تھے۔

طبابت ہند جب مصر مین اس علم کی ابتدا اور بنیاد ہوئی اور تواریخ سے ثابت ہے کہ ولایت مصر اہل ہند کے آنے سے آباد ہوئی تو کیا عجب ہے کہ ہندوستان مین طبابت کا چرچا زمانۂ قدیم سے ہو مگر ہندوؤن کی کتب تواریخ مین طبابت کی بنا کہین نہین ہے سوا اسکے کہ مرمان مفصلۂ ذیل اپنے وقت کے نامی طبیب تھے ہم اور کسی بات کو تسلیم نہین کرتے یون لکھی ہے کہ ۳۲۵۰۰۰ برس کا عرصہ گذرا کہ برہما جی نے ایک لاکھ اشلوک دید شاستر کے فرات وہ اشونی کمار نے یاد کئے اور وہ دیوتاؤن کے حکیم مشہور ہوئے۔ انھین کے زمانے مین دِوُ وُداس علے ہوئے جنھون نے علم نباتات ایجاد کیا۔ اشونی کمار سے اندر نے پڑھا اور راندر سے بھاردواج نے سیکھ کر اس علم کو رواج دیا اسکے بڑے مشہور شاگرد چرک اور سشرت اور واگبھٹ ہوئے چرک نے علم قرابادین اور سشرت نے علم العلاج واگبھٹ نے علم تشریح نکالا بعض نے یون لکھا ہے کہ دھنونتری

عہ اختر مین ایک یا سے کتابی ہے وہ [illegible] کی محمد سے [illegible] کے حروف ہے



ہندوؤں کے فن طبابت کا آفتاب چمکا تھا۔ اُستاد نے اپنے شاگرد سشرت کو اس فن کی تعلیم دی۔ چرک کہتا ہے کہ مجھے اگنویس رشی نے یہ فن سکھلایا۔ سشرت اور
چرک یہ دونوں ہندو طبابت کی زندہ جاوید تصانیف ہیں جو اپنے مصنفین کے نام سے مشہور ہیں عرصہ ۲۰۰۰ برس کے قریب منقضی ہوا کہ
جب دھنونتری وید نے دید کی میں نام پایا تھا انہیں میں مادھو اور سارنگدھر نے دوا سازی اور علم الادویہ میں تصنیفیں کیں بعد کے یہاں
کوئی نامی وید یعنی طبیب نہیں ہوا۔ ان کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا۔ عربی زبان کے مصنف علانیہ اقرار
کرتے ہیں کہ ہم نے ہندوستان کے طبیبوں سے فائدہ حاصل کیا ہے اور ہندو طبیبوں کو یونانی طبیبوں کے مساوی درجہ
سمجھتے ہیں۔ لارڈ والپنسل کہتے ہیں یہ شاید عام طور پر معلوم نہیں ہے کہ علم طبابت نے ہندوستان ہی میں
جنم لیا بیشک یہ فخر ہندوستان کو حاصل ہے یہ علم اول ہندوستان سے عرب پہونچا اور عرب سے یورپ میں داخل
ہوا سترھویں صدی کے آخر تک یورپ میں ڈاکٹر اس فن کو عرب کی طبی تصنیفات سے حاصل کرتے تھے مگر عرب کے
اطبا نے ہزاروں برس پہلے یہ فن ہندوستان کے مشہور اطبا دھنونتری چرک اور سشرت کی تصانیف سے
حاصل کیا تھا۔ سر ولیم ہنٹر بھی لکھتے ہیں کہ عربی فن علاج سنسکرت تصانیف کے تراجم پر قائم کیا گیا ہے
جو خلفائے بغداد کے زمانہ میں کئے گئے ابو علی سینا اور ابو سرابی کی تصانیف میں چرک کا نام بار بار واقع ہوا ہے ابو سرابی
نے چرک کو اس فن میں سند مانا ہے خلیفہ ہارون نے کئی طبی اور علمی تصانیف کے ترجمے کرائے جن میں ایک نسخہ زہر کے
متعلق چرک کا لکھا ہوا اور ایک کتاب طب کی [illegible] سشرت کی لکھی ہوئی موجود ہے ابوبکر رازی نے جو ابو سرابی سے
فن طبابت میں سبقت لے گیا تھا اور المنصور کے دربار کا ایک رکن تھا دو موقعوں پر ہندو چرک کو اپنے بیانات کی تائید
میں بطور سند کے پیش کیا ہے شیخ بو علی سینا الطباء عرب کا سرتاج تھا جونکوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس نے سشرت
کی بتلائی ہوئی چھ قسموں کا اعادہ کیا ہے حتی کہ نام بھی وہی کہہ دیئے ہیں [illegible] بیان کرتا ہے کہ شکا ایک ہندو تھا جو
فن طبابت میں ماہر اور سنسکرت زبان کا عالم تھا وہ ہندوستان سے عراق [illegible] خلیفہ ہارون الرشید کو ایک مرض سے
نجات دی زہر کے متعلق چرک کی ایک کتاب کو فارسی میں ترجمہ کیا اسی زمانے میں [illegible] ہندو حکیموں کے بغداد میں
رہنے کا ذکر کیا گیا ہے معدنیات کا اندرونی استعمال انہیں کی ذات سے عام ہوا اور وہ اس لحاظ سے موجد کہلا
جانے کا دعوی کر سکتے ہیں چرک اور سشرت نے معدنیات کے فوائد خوب دل کھول کر بیان کئے ہیں الفنسٹن صاحب
تاریخ ہند میں لکھتے ہیں کہ دواؤں کا علم ہندوؤں کا نہایت وسیع معلوم ہوتا ہے انکی مفرد دواؤں کے علم سے جس کی
ابتدا میں اہل یورپ نے بھی انسے تعلیم پائی اور حال میں بھی دمے کے مرض میں دھتورے کو حقے میں پینے کا فائدہ
اور کیڑوں کا علاج [illegible] کی چھال سے کرنا انسے سیکھا۔ بلکہ ان کے علم کیمیا سے کمال حیرت ہوتی ہے کیونکہ جس قدر وہ
ان میں پایا جاتا ہے اس قدر کا ہونا قیاس نہیں چاہتا تھا انکو شورے اور گندھک اور نمک کا تیزاب بنانا آتا تھا اور
وہ تانبے اور لوہے اور سیسے اور جست اور رانگ کا کشتہ خصوصاً سیسے کا دونوں طرح کا کشتہ یعنی کیل اور پھیک کرنا
جانتے تھے۔ اور تانبے اور لوہے اور پارے اور سرمے اور سنکھیا سے ہر ایک کے ساتھ گندھک ملا کر ایک مرکب
دوا بنا لیتے تھے اور تانبے اور لوہے اور جست کا گندھک کے تیزاب کے ساتھ کھار بناتے تھے اور لوہے اور
سیسے کا کھار کاربونک کے ساتھ بناتے تھے اگر بالکل نہیں تو بعض صورتوں میں ان دواؤں کے تیار کرنے کا ان کا
طریق ایسا ہے کہ انہیں کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے پارے کو بطور دوا کے استعمال کرنے کی خصوصیت



حاصل کرنے میں ہندو مقدم تھے یونان میں فلاطون کے زمانے تک پارے کا استعمال غیر معلوم تھا۔ فلاطون نے
خود پارے کو زہر بتایا ہے۔ ہندو وید پارے کے دو مرکب تیار کرتے تھے جن میں سے ایک میں دو جز پارہ اور ایک جز
کلورین (یہ ایک کاس نمک کا مقدم جز ہے) ہوتا تھا اور دوسرا ایسا مرکب جو زہر ہلاہل کا کام دیتا تھا۔ ان دواؤں کے
استعمال میں بھی وہ بڑے دلیر معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں ہی نے سب سے پہلے معدنیات کا دوا کا
کھانے میں استعمال کرایا۔ وہ صرف پارہ ہی نہیں کھلاتے تھے بلکہ زہر کا تیزاب بھی پارے کی تپ میں دیتے تھے
اور مدت سے تجرف کا بھپارہ انکے استعمال میں ہے جس سے بہت جلد نشہ آجاتا ہے اور آتشک سے صحت حاصل
ہوتی ہے۔ اُن کا فن جراحی بھی خاص کر ایسی حالت میں کہ وہ علم تشریح سے بالکل ناواقف تھے ایسا ہی قابل تعریف
کے ہے جیسا کہ انکا علم کیمیا۔ چنانچہ سنگ مثانہ نکال لیتے تھے اور آنکھوں کے امراض جالہ پھولی وغیرہ میں وہ آنکھیں بنانے
تھے اور [illegible] لگا لیتے تھے انکی قدیم کتابوں میں اُنکے فن جراحی کے آلات ایک سو ستائیس سے کچھ کم
نہیں معلوم ہوتے لیکن آلات انکے ہمیشہ بے ڈھنگے رہے اب بھی موجود ہیں اُن میں سے آنکھ بنانے کے آلات
تو اچھا کام کر جاتا ہے مگر سنگ مثانہ کے نکالنے کے آلے سے اکثر جان کا ضرر ہوتا ہے وہ چیچک کے علاج میں مدت
سے ٹیکا لگاتے تھے چیچک سے ٹیکا لگانے کا رواج یورپ میں ڈاکٹر جینر نے ڈالا وہ اس کا موجد سمجھا جاتا ہے مگر
اس کا کافی ثبوت موجود ہے کہ ٹیکا لگانے کا رواج ہندوستان میں ہزار ہا برس پہلے معلوم تھا دھنونتری نے
صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ گائے کے تھن پر [illegible] کا مواد ایک نشتر کی نوک پر لے لو اور اس نشتر کو کندھے
اور کہنی کے درمیان بازو میں چبھا دو یہاں تک کہ خون نکل آئے تب اس مواد کے خون میں ملنے سے چیچک کا
بخار آجائیگا اور الفنسٹن صاحب نے لکھا ہے کہ ہندو وید [illegible] ٹیکا لگاتے ہیں اور انگریزوں کے ٹیکا لگانے میں
فرق یہ ہے کہ جلد پر خراش کر کے وہ اصل چیچک کے دانے کا چھلکا لگاتے تھے جس سے تمام جسم پر چیچک نکل آتی تھی
اور انگریز گائے کے تھن پر کے دانے کا چھلکا لگاتے ہیں جس سے صرف ایک دانہ اٹھتا ہے۔ ہندو حکیم نبض در
قارورہ دیکھنے اور جلد اور زبان اور آنکھوں کی حالت معلوم کرنے سے مرض کی تشخیص کرتے ہیں یعنی ان علامتوں
کے ذریعہ سے وہ صحیح مرض کو دریافت کر لیتے ہیں مگر ہندو ویدوں کے علم کی بنا تجربہ کاری پر ہے اور قیاس کا
انکو صرف گمراہ کرنے پر مائل ہے اور علاج کرنے میں کچھ ہوشیاری نہیں کرتے کیونکہ بیمار کو تپ کی حالت میں
ایک ایسی کوٹھری میں جس کو آگ وغیرہ جلا کر گرم کرتے ہیں بند کرتے اور کھانے پینے سے بالکل محروم کر دیتے
ہیں۔ اسکو لنگھن کرانا کہتے ہیں۔ سر ولیم ہنٹر نے بھی ہندوؤں کے عمل جراحی کی تعریف کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہندو فن
جراحی میں حسن عمل اور جدت دونوں باتیں موجود تھیں وہ بلا خون ضائع کئے ہوئے اعضا کی قطع و برید کر سکتے تھے
معدہ اور رحم معدہ میں نشتر لگا سکتے تھے بواسیر کے مسوں کو دور کر سکتے تھے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑ سکتے تھے اور جسم سے
خارجی مادوات کو نکالنے میں ہوشیار تھے جراحی کا ایک خاص صیغہ ناک اور کان کے بنانے کا تھا وہ بدنما
بھدے کان اور ناک کی اصلاح کرتے تھے اور بسا اوقات نئی ناک اور نئے کان بنا دیتے تھے یورپ میں
جراحوں نے اب اُن سے سیکھا ہے شقیقہ کا علاج آج کل [illegible] رگ کا ذکر کیا جاتا ہے قدیم ہندو وید
بھی اس ترکیب کا ذکر کیا ہے وہ جراحی کے آلات بنانے میں بہت صفائی سے کام لیتے تھے اور طالب علم کو جراحی کا

عمل تجربہ کرانے کے لیے موم کو سبز رنگ پر پھیلا کر یا نباتات کے ریشوں سے یا مردہ جانوروں کے جسم سے کام لیا جاتا تھا ہندو جراح فن دایہ گری کے استاد تھے اور نہایت پیچیدہ اور نازک عملیات کو سرانجام دیتے تھے جانوروں کے علاج میں انھوں نے بڑی ترقی حاصل کی تھی اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ جانوروں کے علاج کے متعلق ابتک تصانیف موجود ہیں۔

علم نجوم کو بھی اپنے علاج میں مدد لیتے ہیں چنانچہ سیاروں کے خاص خاص مقاموں پر ہونے کی حالت میں بیمار کو دوا دیتے ہیں اور دوا دینے کے وقت کچھ جھاڑ پھونک منتر جنتر بھی کرتے جاتے ہیں غالباً انکے اپنے علم کی عمدہ ترقی کے زمانے میں عیبوں مذکورہ میں سے کچھ نہ کچھ ضرور ہونگے لیکن اب بہ نسبت پہلے کے انکے اس علم میں بہت زوال آگیا ہے چنانچہ آج کل کی ادویات کو ترکیب دینے والے یا بنانے والے بنا تو لیتے ہیں مگر اس کے اصول سے بالکل واقف نہیں ہوتے اور طبیب اپنے استادوں کی راہ پر بلا تحقیق اور بے دھڑکے چلے جاتے ہیں اور فن جراحی سے اس قدر نفرت ہوگئی ہے کہ فصد حجام پر اور ہڈی جوڑنے کا علاج گڈریے پر منحصر کیا گیا ہے۔

اسلامی فتوحات کے ساتھ علم طب کا بہت کچھ حصہ ہندوستان میں واپس آیا جو صدیوں پہلے اس ملک سے نکل چکا تھا اب انگریز لوگ اور بھی زیادہ ... علم کا واپس لا رہے ہیں۔

ایک بنگالی ہندو ڈاکٹر جو کلکتہ یونیورسٹی میں کیمسٹری کا پروفیسر ہے کہتا ہے کہ ہندوستان میں کیمسٹری بہت قدیم زمانے سے رائج ہے اہل عرب نے اس فن کو ہندوؤں سے اخذ کیا ہے اور اس کے قبل یونانیوں نے ہندوؤں سے اکثر مسائل متعلقہ طب و کیمیا و فنون ریاضی اخذ کئے تھے یہ نہایت ہی رکیک و بے بنیاد استدلال ہے جس کا غلط کتابوں سے بالعموم ابطال ہوتا ہے معہذا ہندوؤں کی تاریخ میں جس نے غور کیا ہو وہ خوب جانتا ہے کہ گو اس بارے میں ہندوؤں کا خیال بہت بڑھا ہوا ہے مگر سچ پوچھئے تو وہ اپنے علوم میں ایرانیوں کے دست نگر ہیں جیسا کہ قدیم ایرانی کتابیں اس کی شاہد ہیں اور بھی اس سے بڑھکر شہادت کیا ہوگی کہ ہندوؤں نے اپنے مبادی علمی ایرانیوں کی کتابوں سے لیے بلکہ ترجمہ کر لیا جیسا کہ ہمیران جوس کے مضمون میں مبسوط ہے۔ پروفیسر موصوف کا یہ قول کہ گذشتہ زمانوں میں یونانیوں نے اکثر علوم ہندوؤں سے اخذ کئے تردید اسکی خود ایک لائق ہندو مصنف کی کتاب ہسٹری آف انڈیا سے ہوتی ہے پروفیسر مشارالیہ اپنی انگریزی کتاب در باب قدامت علم اہل ہنود میں حسب ذیل لکھتا ہے۔ عربی میں اسکا ترجمہ مقتطف مصری نے کیا ہے۔

پروفیسر مذکور یہ تذکرہ کرکے کہ عربوں اور یونانیوں نے ہندوؤں سے علوم کا اقتباس کیا تھا لکھتا ہے کہ اقلیدس کی سینتالیسویں شکل کو جس کا یہ دعوے ہے کہ مثلث کے زاویہ قائمہ کے وتر کا مربع اسکے دونوں مربع ساقوں کے برابر ہے ہندوؤں ہی نے ثابت کیا تھا یہ واقعہ حکیم فیثاغورس کی پیدائش سے دو سو برس پیشتر کا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی ولادت کے دو ہزار برس قبل سے انکو بعض نباتات کے افعال و خواص متعلق بہ امراض معلوم تھے اسی زمانے میں سونے اور چاندی کی حقیقت معلوم کرکے بعض طبی فوائد انکے متعلق معلوم کئے اور یہ کہا کہ سونا زندگی کے لیے اکسیر ہے اور جست سے جادو کا اثر زائل ہوتا ہے۔ انکی کیمیا بھی طب کے ساتھ وابستہ تھی اور طب ہی کی ترقی سے اسکی بھی ترقی ہوئی۔ دو معدنیات کو ریسپل سے صدہا سال پیشتر استعمال کر چکے تھے

دسوین صدی قبل مسیح مین سیماب سیاہ کا اکسندہ خلی علاج مین انکے ہان مستعمل تھا اور اسکے قبل وہ دریافت کر چکے تھے کہ کیمیاوی طرز پر تانبے کا شعلہ ازرق نکلے گا اور جست کا اصفر۔ انکا یہ قول تھا کہ فقط صاف معدنیات تحویل و تحلیل کے لیئے گھریا مین ڈالنا چاہیں انسے نہ شرارہ اڑیگا نہ بلبلے پیدا ہونگے نہ آواز ہوگی اور نہ اسکی سطح پر لکیرین دکھائی دینگی۔

طبابت یونان یونان کے باشندون نے عوارزشیا سے علم طب حاصل کرکے بہت باتین جس مین زیادہ کین یونانی حکما مین سب سے اول اندر وماخس قدیم جسکا لقب اسقلیبوس اول ہے اس قدر مشہور ہوا کہ اس کا چرچا دور دور ہوا اسی نے اول تریاق اربعہ کا نسخہ ایجاد کیا جو آخر کار بڑھتے بڑھتے تریاق فاروق ہوگیا جو ہر شہر مین لگتا ہے کہ اسی نے اول ادویہ مرکبہ کو ایجاد کیا ہے جب چالیس سال کی عمر مین وہ مرگیا تو یونانیون نے اسکو اپنا خدا ٹھرایا اور اسکے نام کا بت اور بتخانہ بنایا اسکے دو بیٹے اُن بتخانون کے پجاری بنے اور انکی طبابت اور جراحی کی تعریف ہومر نامی شاعر نے بڑے ۱۲۶۰ سنہ دنیاوی یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۴۴ برس پہلے گذرا بیان کی ہے یہ دونون جن بیمارون کا علاج کرتے تھے وہ مریض بعد صحت پانے کے اپنے کل مرض کی کیفیت سونے اور چاندی کی تختیون پر لکھ کر انھین بتخانون مین دھرتے تھے جب بقراط کا زمانہ آیا تو وہ اُن تختیون کے لکھے ہوئے حالات کو دیکھ کر بہت کام مین لایا اسقلیبوس اول سے اسی سال بعد یونان مین برقلیدس کا شہرہ ہوا اسنے تریاق اربعہ پر چار چیزین بڑھاکر تریاق ثمانیہ نام رکھا یہ بہتر سال کی عمر پا کر مرگیا تو اسیح سینتالیس سال کے بعد فلاغورس طبیب ظاہر ہوا اور یونان مین اسنے بڑی شہرت پائی اور اٹھاسی سال کی عمر مین فوت ہوگیا تو حکیم تھیلس ساکن ملیسیا نے بلاد یونان مین فلسفے کی بنیاد ڈالی اور علم ہیئت کی بھی ایجاد کی اور بابل سے سورت نکالی یونانیون مین سال شمسی اسی نے مقرر کیا یہ حکیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے ۶۴۰ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۳ برس جی کر بغیر شادی کیئے مرگیا بقول رولن صاحب مورخ کے جنھون نے یونان کی تاریخ قدیم لکھی ہے یہ حکیم یونان کے ان سات حکیمون (۱) سولن (۲) چیلو (۳) پیٹکس (۴) بائس (۵) کلیوبولس (۶) پری انڈر (۷) تھیلس کے اندر جو اسکے معاصر تھے سب سے [illegible] تھا قریب ۵۰۰ برس پہلے زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یونانیون نے انسان کے اقوال اور افعال کے دریافت کرنے مین نہایت سعی کی اور اُن دنون مین سب سے زیادہ نامور حکیم فیثاغورس ساکن ساماس ہوا جس نے حیوانات کی تشریح کی اور ۲۸۰ رسالے مختلف علمون مین بنائے بہت سے آدمیون نے اُس کی توجہ سے تربیت پائی کہتے ہین کہ اسی نے علم موسیقی ایجاد کیا اُسی نے علم طب کو علانیہ سکھلانا پڑھانا شروع کیا اسکے پاس پڑھنے کو دور دور سے لوگ آتے تھے اور فیضیاب ہو کر جاتے تھے سب مین ذی مقراطیس فیثاغورس کا شاگرد رشید اور لاثانی ہوا اور ایسا گمان کرتے ہین کہ تشریح انسانی کا وہی موجد اور بانی ہوا اسی زمانے کے حکما مین سے بقراط بھی ایک نامی حکیم نہایت عقیل اور تجربہ کار اور فہیم تھا یہ حکیم اسقلیبوس ثانی کا شاگرد تھا اور اسقلیبوس اول کی اولاد مین سے تھا گو کہ علم فزیالوجی اور علم الادویہ مین چندان دخل حاصل نہ تھا لیکن اُس نے ۱۶ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ ہو کر بیمار کی کیفیت و مرض کا حال وغیرہ لکھنے کی ترکیب ایجاد کی اور [illegible] کی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیوانات و نباتات کی ابتدا آگ سے جانتا تھا اور امراض کا ہونا

خون کے تبدل اور بگاڑ سے مانتا تھا اُس کا قول ہے کہ مرض کا علاج طبیعت کے طریق پر کرین یعنی طبیب اُسکے فعل کا معاون و مددگار رہے کیونکہ طبیعت ایک نہ ایک روز اُس خراب مادے کو جو خون مین مل کے باعث مرض ہوتا ہے اسہال اور پسینے اور پیشاب وغیرہ کے ذریعے سے نکالتی ہے اور ہمیشہ ایسے ہی حیلون سے مرض کو ٹالتی ہے اسیواسطے حکیم موصوف مسہلات و معرقات و مدرات و فصد و جونک وحقنہ وغیرہ کو کہ آج تک یہی مروج ہین استعمال مین لاتا تھا اور معدنی او وبات سے ناواقف ہونے کے سبب سے نباتاتی دواؤن سے علاج کرتا اور بیمارونکو پرہیز بھی بہت کراتا تھا۔

تاریخ الحکما مین لکھا ہے کہ اسقلیبوس اول نے کہ فن طب کا وہ موجد ہے علاج کو تجربہ پر منحصر رکھا تھا اسکی وفات سے ۱۴۲۱ برس کے بعد منوتس طبیب نے قیاس کو تجربہ کے ساتھ ملایا مینوس کے انتقال سے ۱۵۰۷ سال بعد ہرمانیدس نے تجربے کو چھوڑ کر تنہا قیاس پر عمل کرنا شروع کیا جب ہرمانیدس مرگیا تو اطبا مین بڑا اختلاف پیدا ہوگیا اور وے دو فرق ہوے ہر ایک کے جدا جدا طریق ہوے ایک وہ جو اپنی عقل اور غور سے بغیر تجربے کے ایک قاعدہ کلیہ مقرر کرکے اُسکے موافق بیمارون کے علاج مین قدم رکھتے تھے جسکو حکمت قولی یا عقلی کہتے ہین دوسرا وہ جو بغیر قواعد کے صرف تجربے سے معالجہ کرتے تھے جسکو حکمت فعلی کہتے ہین اور یہ اختلاف بقراط کے عہد تک رہا بقراط نے پھر تجربے کو قیاس سے ملاکر اختلاف کو دور کیا۔ اہل اسلام دونون کو لازم و ملزوم سمجھ کر تجربہ اور قیاس کو ملاکر علاج کرتے ہین اور یہ نہایت عمدہ دستور ہے کیونکہ علم طب کی ترقی کے لئے تجربہ اور تجربے کی رہنمائی کے لئے قواعد کلیہ ضروری ہین اور یہی طریق اہل یورپ کے معالجے کا ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ بقراط کے وقت تک علم طب کو علانیہ نہین پڑھتے تھے اُسنے پڑھانا شروع کیا اُسنے اول بیمارستان بھی تیار کیا اُسی نے اول علم طب کے بیان مین رسالے لکھے اسکی رسالے اس فن مین بنامے پچانوین برس کی عمر مین انتقال کیا دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی۔ یونانیون مین فرفلیس اور ماریوحیس اور مانیس اور اندروماخس دوم بھی نامی گرامی گذرے ہین اندروماخس دوم جسے اسقلیبوس ثانی بھی کہتے ہین سکندر کے زمانے مین تھا بیس سال کی عمر مین اسکے کمال نے ایسا شہرہ پایا کہ کوئی اُسکا مقابل اُس وقت نہ تھا اگرچہ اندروماخس کے نام کے یونان مین کئی آدمی گذرے ہین مگر انمین سے دو مشہور ہوے ایک اندروماخس اول دوسرا اندروماخس دوم اسی نے افعی کے گوشت کو تریاق مین ڈالا ہے جو نوے برس کی عمر مین فوت ہوا تھا اور جالینوس سے ڈیڑھ سو سال قبل گذرا ہے۔ بقراط اسی کا شاگرد ہے اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ بقراط اپنے باپ اور دادا کا شاگرد ہے اُسکے باپ کا نام اقلیدس اور دادا کا نام بقراط ہے۔ **افلاطون** اور ارسطو بھی انھین فلاسفہ مین سے تھے افلاطون نے کہ سقراط کا شاگرد تھا پچاس برس تک استاد کی خدمت کی دوسرے علوم کی بہت سی کتابین تصنیف کین چنانچہ چھپن کتابون کا مصنف ہے اور اسی برس کی عمر پائی مگر علم طب کو کچھ رونق نہ دی مگر ارسطو ساکن اسٹیجرا نے جو افلاطون کا شاگرد و جانشین تھا ایک کتاب حیوانات کی تشریح اور علم فزیالوجی کے بارے مین لکھی اور اپنے استاد افلاطون سے تناسخ کے معاملے مین اختلاف کرکے اس مسئلے کو باطل کیا ہے سکندر کا استاد تھا حکمانے جو تقسیم کیا ہے کہ ہمارے نفس ناطقہ کو تین طرح کا علم حاصل ہوتا ہے (۱) علم ماہیت شے سے (۲) علم کیفیت شے سے (۳) علم کمیت شے سے۔ ماہیت کے بارے مین جو گفتگو ہے

اسکو **علم آلہی** کہتے ہین اور کیفیت کی بحث کو **علم طبعی** اور جب کیت مین کلام ہو تو اسکو **ریاضی** بولتے ہین حکیم ارسطو نے
اس تقسیم مین سے منطق کو جدا کرکے تعلیمات نام رکھا اگرچہ بعض کے نزدیک حکیم موصوف واضع منطق کہلاتا ہے مگر
جامع منطق کہنا روا ہے کیونکہ اس علم کا کتب سابق مین بھی تذکرہ ہے اور بقول حکیم موصوف یہ کوئی خاص علم نہین
بلکہ دوسرے علوم کے حصول کے واسطے ایک آلہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۳۰۰ برس پیشتر اسکندریہ مین
مدرسہ طبابت کی بنیاد ہوئی اور ایراسس ٹریٹس اور **ہیرافلس** کہ دونون اس مدرسے مین استاد تھے انسان کے
جسم کی تشریح کی اور ہیرافلس نے خاصکر نبض کے بیان کو ترقی دی اسی زمانے مین علم طب سے جراحی علم جدا ہو گیا
اور دوا سازی علحدہ علم بنگیا **اسکیپولاس** بھی یونان مین بڑا نامی طبیب ہوا بلکہ از راہ مبالغہ ایسا کہتے ہین
کہ مردون کو زندہ کرتا تھا اور اسکو تمام آدمی دیوتا سمجھتے تھے چنانچہ بعد مرنے کے اسکی صورت کی مورت بناکر مندرون مین
رکھی گئی **دیاسقوریدوس** جو یونان کا ایک طبیب ہے نباتات کا بڑا ماہر تھا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل یونان کی کوشش سے
ہر ایک علم نے ترقی پائی چنانچہ کیفیت مقناطیس بھی انھین کی سعی سے ظہور مین آئی گر چہ اہالیان چین در دعوی آن ہن
ربائی کی خاصیت کو اپنی تحقیقات سے بتاتے ہین مگر اکثر مورخ انکے قول کو جھوٹ ٹھہراتے ہین ۔

طبابت روم یونان کے پڑوس کے باشندون نے جو ایک مدت تک علم و ہنر مین ناقص تھے یونانیون سے
علم حاصل کرکے انکی تقلید کی مگر ایک نے یہ جدت کی کہ برخلاف بقراط کے مرض کا ہونا باعث تبدلات و فساد
اور بخار کے جسم کے تصور کرتے تھے انکے بعد بھی جو اول مشہور طبیب ہوا اسکا نام انفاقا اقلیدس تھا چونکہ
اس قوم کے اطبا اکثر غلام اور ادنے لوگ تھے اس علم نے ترقی نہین پائی مگر **سلس** نامی حکیم نے طبیعت کا حال
بیان کیا اور ایک کتاب علم طب کی بنائی جسکا رواج آج تک ہے **پلینی** حکیم نے چند ادویہ کی تاثیر عیان کی بعد انکے
دیسقوریدوس نے ایک عمدہ کتاب تاثیر ادویات کے بیان میں لکھی **جالینوس** حکیم رومی جسکی ولادت
مسیح علیہ السلام سے ۱۰۶ برس پہلے ہے اپنے زمانے مین بڑا مصنف مشہور ہوا **سوفان** روم مین سے جالینوس کی
طبابت کا بھی چرچا دور دور ہوا اسنے مصائب سفر اٹھا کے بہت سے دور دراز ملکون مین جاکے علم طب
حاصل کیا حکیم مطلق نے اسکو ایسا دانا و عاقل کیا کہ اسنے بہت سی باتین طبابت مین شائقین کو نو ایجاد بتائین
اور دو سو کتابین اور بقولے چار سو کتابین اس علم مین بنائین بہت سی نایاب دواؤنکا حال معلوم کیا مصر کو جاکر
مدت تک دواؤن کی تحقیقات کے لیے مقیم رہا علم فزیالوجی مین طاق اور تشریح دانی مین شہرہ آفاق ہوا جنگلون کی
بعد رگ سے بھی واقف کار تھا اور دوسرے اطبائے روم کی بہ نسبت یہ شخص قوم کا شریف عزت دار تھا اسکے رسالے
علم فزیالوجی اور جنین کے تیار ہونے اور عضلات کی حرکات اور مزاج اور نبض وغیرہ کے بیان مین بیشمار ہین
گو کہ اس زمانے کی تحقیقات اور معلومات اسکی کتابون سے بڑھکر ہین مگر اب تک وہ سب قابل اعتبار ہین اسکا
شمار ان سات اطبا مین ہے جو بڑے نامی گذرے ہین اور وہ یہ ہین پہلا اسقلیبوس اول دوسرا افیثاغورس
تیسرا میوس چوتھا برانیدس پانچوان اسقلیبوس ثانی چھٹا بقراط ساتوان جالینوس کتب محققین اطبا سے ظاہر ہوتا ہے کہ
تریاق فاروق کا نسخہ جو دو سو انسٹھ سال کی مدت مین ان نو عالیشان طبیبون نے تکمیل کو پہونچایا ہے ۔ (۱)
اندروماخس اول (۲) برقلیدس (۳) فلاغورس (۴) فراطیس (۵) فیثاغورس (۶) مارینوس (۷) ماغنس

(۸) اندروماخس ثانی (۹) جالینوس۔ اگرچہ جالینوس نے کوئی دوا اس میں اضافہ نہیں کی مگر منافع اسکے خوب ظاہر کیے

طبابت عرب جب روم والے اس دولت عظمیٰ کو حاصل کر کے نام پا چکے تو بعض اہل عرب کو طب سیکھنے کا شوق ہوا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے **حارث بن کلدہ** نے جو طائف کا رہنے والا تھا فارس میں جا کر علم طب کی تحصیل کی اور وہاں سے واپس آکر قوم کی زبان سے طبیب العرب کا خطاب حاصل کیا۔ اسکا بیٹا نضر بن حارث اُس سے زیادہ نامور ہوا اور اسکی بدولت علم طب کو عرب میں زیادہ ترقی ہوئی یہان تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب فارس پر لشکر کشی کی تو فوج کے ساتھ بہت سے طبیب و جراح بھی بھیجے۔ اسلام کے بعد ولید بن عبد الملک کے زمانے میں جو بنی امیہ کا تیسرا تاجدار تھا شفاخانوں کی بنیاد پڑی اور سب سے پہلے اس نے سنہ ۸۸ھ میں ایک شفاخانہ تیار کرایا۔ اور بہت سے طبیب و جراح علاج کے لیے مقرر ہوئے اسی زمانے میں ماسرجویہ یہودی نے اہرن قس کی کتاب کا سریانی زبان سے ترجمہ کیا اور یہ کتاب شاہی کتب خانہ میں داخل کی گئی۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنے عہد حکومت میں اس ترجمے کو کتب خانہ سے نکلوا کر نقلیں کرائیں اور بہت سے نسخے عام لوگوں کے استعمال کے لیے شائع اور مشہور کیے رفتہ رفتہ تمام ملک میں کثرت سے شفاخانے قائم ہو گئے۔ سنہ [illegible] ہجری مطابق سنہ [illegible] ع میں اہل عرب کو طب سیکھنے کا شوق بڑا انہوں نے مشہور مشہور کتابوں خصوصاً بقراط اور جالینوس کی تصانیف کا عربی زبان میں ترجمہ کیا کہ جو چین کی نقل حاصل کرنے سے یورپ میں طبابت کا چرچا ہوا چونکہ اہل عرب لاش چیرنے سے کراہیت رکھتے تھے اس واسطے جسم انسان کی تشریح [illegible] سے ناواقف رہے لیکن نباتی ادویہ مثل ریوند چینی المناس شیر خشت کافور اور گل خوشبودار گوند وغیرہ اور بہت سی دوائیاں جو ملک فارس و عرب و ہندوستان میں میسر ہوتی ہیں ان کے خواص و فوائد ظاہر کیے اور علاوہ ازیں کیمسٹری یعنی کیمیاگری کی ترکیب ایجاد کی جسکے وسیلے سے فلزات کو مبدل کر کے چاندی یا سونا بنائیں مگر انکی وہ مراد تو بر نہ آئی لیکن [illegible] اور [illegible] کے بنانے کی ترکیب ہاتھ آئی اور ان دواؤں کے بہم پہنچنے سے علم طب نے نہایت رونق پائی اور [illegible] میں ترو تازگی آئی۔

عرب کے حکیموں میں سے **ہارون** نامی اسکندریہ کے رہنے والے حکیم نے سب سے پہلے چیچک کا بیان کیا بعد اس کے سنہ [illegible] ہجری مطابق سنہ [illegible] ء میں **حکیم رازی** ساکن عراق نے چیچک کی تعریف بیان طولانی کے ساتھ لکھی اور علم جراحی کو بھی ترقی دی اور کئی دواؤں کی تاثیر ظاہر کی۔ دولت عباسیہ کے آغاز میں جندیسابور کے شفاخانے نے بہت شہرت پائی تھی جسکا مہتمم اور معالج **جارجیس** یونانی تھا اُسنے شفاخانوں کے استعمال کے لیے سریانی زبان میں ایک نہایت عمدہ قرابادین طیار کی جسکا ترجمہ مابعد میں **حنین بن اسحاق** ساکن بغداد نے عربی میں کیا۔ حنین بن اسحاق خلیفہ مامون کے عہد میں بڑا نامی طبیب ہوا ہے اُسنے ارسطو اور افلاطون کی بہت سی کتابوں کا یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ جندیسابور کے مشہور شفاخانے کا دوسرا طبیب **سابور بن سہل** تھا جو متوکل کے زمانے میں تھا۔ اُسنے ایک نہایت مفصل قرابادین تیار کی جس میں سترہ باب تھے کئی سو برس تک شفاخانوں میں یونانی و فارسی طبابت کے اصول کے موافق علاج ہوتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ برامکہ کے طفیل سے وید ک بھی شامل ہو گئی۔ یحییٰ بن خالد برمکی نے جو ہارون الرشید کا وزیر اعظم تھا ایک شخص کو ہندوستان بھیجا کہ وہاں جو دوائیں اور نباتات علاج میں برتے جاتے ہیں

انکو ہم پہونچاکر ساتھ لائے۔ یحیٰی نے ہندوستان کے نامی طبیبون اور ویدون کو بھی دربار مین طلب کیا۔ چنانچہ منکہ اور سائے اور ابن دھن بغداد مین آئے منکہ نے بہت سی سنسکرت کتابون کا جو طب کے متعلق تھین عربی زبان مین ترجمہ کرایا اور ابن دھن اُس شفاخانے کا افسر مقرر ہوا جو خاندان برامکہ نے بغداد مین تعمیر کرایا تھا۔ بغداد مین اگرچہ اس وقت بہت سے شفاخانے موجود تھے مگر یہ جدت برامکہ ہی کے ہسپتال کو حاصل تھی کہ اس کا افسر اور ڈاکٹر ایک ہندو طبیب تھا۔ سشرت جو ہندوستان کا ایک مشہور طبیب گذرا ہے فن طب مین اسکی ایک نہایت عمدہ تصنیف دس مقالون مین تھی یحیٰی نے منکہ کو اسکے ترجمہ پر مامور کیا جب ترجمہ تیار ہوگیا تو حکم دیا کہ شفاخانون مین قرابادین کے طور پر کام مین لایا جائے ہارون الرشید کے عہد مین طبابت کا مستقل اور وسیع سررشتہ قائم ہوگیا متعدد شفاخانے ایک ایک حکیم کی نگرانی مین تھے اور ایک شخص تمام شفاخانون کا اعلیٰ افسر ہوتا تھا جو رئیس الاطبا کے لقب سے پکارا جاتا تھا یہ عہدہ اول ایک عیسائی حکیم بختیشوع کو ۱۴۸ھ مین اور اسکے بعد اُسکے بیٹے جبرئیل کو ۱۷۵ھ ہجری مین ملا۔

مصر مین معافر کا ایک شفاخانہ فتح بن خاقان وزیر خلیفہ متوکل باللہ نے تعمیر کرایا تھا احمد بن طولون دولت عباسیہ کی طرف سے مصر و مغرب دونون کا گورنر تھا ۲۶۱ھ ہجری مین اس نے مصر مین ایک نہایت عظیم الشان شفاخانے کی بنیاد ڈالی اور طبابت کے بعد بہت سی جائداد اُسکے مصارف کے لیئے وقف کی اور پاگلون کے علاج کے لیئے الگ کمرے تھے اور نہایت ہمدردی سے انکا علاج ہوتا تھا خلیفہ مقتدر باللہ اور علی بن عیسیٰ اُسکے وزیر کے زمانے مین اس محکمے کو غایت ترقی ہوئی۔ سنان بن ثابت بن قرہ جو صابی المذہب تھا اُس وقت تمام شفاخانون کا افسر اعلیٰ تھا خلیفہ اور وزیر کے حکم سے قیدخانون مین چند طبیب مقرر کیئے گئے۔ عارضی اسپتالون کا صیغہ قائم ہوا بہت سے طبیب مقرر ہوئے جو چھوٹے چھوٹے قصبات مین جہان طبیب اور شفاخانے نہین ہین دورہ کرین۔ ایک نئی بات یہ ہوئی کہ ۳۱۹ھ ہجری مین اطبا کے امتحان کا طریقہ قائم ہوا کہ کوئی شخص باقاعدہ جب تک امتحان نہ دے مطب اور علاج نکرنے پائے۔ سنان بن ثابت ممتحن مقرر ہوا اور خاص شہر بغداد مین ۸۶۰ آدمی امتحان مین کامیاب ہوئے۔ مقتدر نے ان انتظامات کے علاوہ متعدد بڑے بڑے شفاخانے قائم کیئے۔ علی بن عیسیٰ وزیر نے اپنے صرف سے محلہ حربیہ مین ۳۰۲ھ ہجری مین ایک شفاخانہ قائم کیا۔ اور مشہور طبیب ابو سعید بن یعقوب اس کا حکیم مقرر ہوا اس زمانے کے قریب یعنی ۳۱۳ھ ہجری مین محلہ درب المفضل مین ابن الفرت نے ایک شفاخانہ قائم کیا جسکی وسعت خوبی عمارت کثرت آلات اور درستی کے لحاظ سے مورخین نے تسلیم کیا ہے کہ تمام دنیا مین کوئی شفاخانہ اسکی مثل تعمیر نہین ہوا یہ شفاخانہ درحقیقت ایک میڈیکل یونیورسٹی تھی نہایت کثرت سے ہر قسم کے آلات مہیا کیئے گئے تھے اور بہت سے مشہور طبیب پڑھانے کے لیئے مقرر تھے علاج کے لیئے دور دور سے مشہور طبیب جو اگر متعین کیئے گئے تھے ان سب کی تعداد اول ۵۰ تھی انتخاب کے بعد گھٹ کر ۲۴ رہگئی جن مین ابن بکسو۔ ابو یعقوب۔ ابن کشکرایا۔ ابو سنی۔ اور بختیشو جیسے نامور اطبا داخل تھے جراحون مین سے ابو الخیر۔ ابو الحسن اور نقاح زیادہ نامور تھے ہڈی باندھنے والون کا افسر ابو الصلت تھا جو اس فن مین اپنا جواب نہین رکھتا تھا۔ بہت سے کحال تھے جن مین زیادہ مشہور ابو النصر بن الرحلی تھا غرض فن طب کی

جسقدر شفاخانے ہین سب کے مشہور اور استاد اس مین پڑھانے سکھانے اور علاج کرنے کے لئے مقرر تھے۔

چوتھی صدی کے اطبائے نامی مین **شیخ ابو علی سینا** ساکن بخارا جسکا نام حسن بن عبداللہ بن سینا ہے اور شیخ الرئیس یا فقط شیخ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے اعلیٰ درجے کا حکیم ہوا اُسنے دس برس کی عمر مین علم ادب مین بہت سی باتین حاصل کرلین تھین اور سولہ برس کی عمر مین تمام علوم سے فراغت حاصل کرکے قانون بنایا صفر ۳۷۰ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا رمضان مین جمعہ کے دن ۴۲۸ھ ہجری مین مرکر ہمدان مین دفن ہوا ابوبکر رازی کی تصنیفات سے جو سو سے متجاوز ہین ابن سینا نے فائدہ اُٹھایا اور کتب ہائے طبابت کو ہر ایک جگہ سے جمع کیا یہ شخص اطبائے اسلام مین سب سے زیادہ مشہور ہوا اس نے سو کے قریب کتابین تصنیف کین مگر قانون کا چرچا دور رہا اور ایک مدت تک مشرقی اور مغربی حکیمون کا اسی پر عمل رہا اور درحقیقت یہ کتاب اپنے نہایت عمدہ لکھی مگر بالفعل ترقیات روزمرہ کے باعث وہ کتاب حصول مقصد کے واسطے کفایت نہین کرتی۔

چھٹی صدی مین سلطان نورالدین زنگی اور صلاح الدین نے تمام ممالک مین کثرت سے شفاخانے قائم کئے تو طبابت عرب کو نہایت ترقی ہوئی۔ نورالدین نے دمشق مین ایک شفاخانہ نوریہ نام سے تعمیر کرایا اور سلطان صلاح الدین نے ۵۷۷ھ ہجری مین قاہرہ مین ایک شفاخانہ شاہی شاندار ایوان مین مقرر کیا اس شفاخانے مین ایک خاص قطعہ عورتون کے علاج کے لیے تھا جنکی خدمت خبرگیری اور علاج کے لئے عورتین مامور کی تھین باؤلون کے علاج کے لیے الگ مکانات تھے جنکا احاطہ نہایت وسیع اور در و دریچون مین لوہے کی جالیان تھین سلطان مذکور نے اسکندریہ مین بھی ایک اعلیٰ درجے کا شفاخانہ قائم کیا ملک منصور قلاؤن جب ۶۷۸ھ مین تخت نشین ہوا تو اس نے قاہرہ مین ۶۸۳ھ ہجری مین ایک شفاخانے کی تعمیر شروع کی شفاخانہ مذکور کے سوا تمام ممالک اسلامی مین اس عظمت کا کوئی شفاخانہ کبھی تعمیر نہین ہوا تھا قلاؤن نے اسکے مصارف کے لئے بہت سی جائدادین وقف کین جنکی سالانہ آمدنی دس لاکھ درہم تھی جیسا کہ التزام اس شفاخانے مین یہ تھا کہ ہر مرض کے علاج کے لیے جدا جدا کمرے تھے مردون اور عورتون کی تفریق الگ تھی۔ فوجی شفاخانون کا باقاعدہ بنیاد سب سے اول سلطان محمود نے ڈالی۔ سلجوقیون کا فوجی شفاخانہ دو سو اونٹون پر چلتا تھا۔ ساتوین صدی ہجری کے بعد مسلمانون مین کسی طبیب نے ترقی نہ کی گو کہ اب بھی اُن مین حکیم ہین مگر کوئی اس علم کو بڑھانے کے قابل نہین۔

طبابت یورپ ۴۹۴ھ ہجری مطابق ۱۱۰۰ء سے ۹۰۶ھ ہجری مطابق ۱۵۰۰ء تک یورپ مین سوائے شائخون کے دوسرے آدمی بجز علم کیمسٹری کے جو چاندی یا سونا بنانے کی امید پر عربون سے حاصل کیا تھا اور علمون سے ناواقف رہے مگر بعد اسکے علم کی ترقی روز بروز اس قدر ہوئی گئی کہ اطبائے یورپ مین بڑے بڑے طبیب ہوئے۔ تواریخ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ لاٹن اور یونانی اور عربی طبابت سے یورپ کی طبابت بنی ہے یعنی اہل انگلینڈ اور فرانس کے پاس پہلے سے لاٹن کی کتابین موجود تھین اور مسلمانون سے بہت فائدہ پہنچنے کے لئے جو صلیبی لڑائی ۴۹۰ھ ہجری سے ۶۹۰ھ ہجری تک رہی اس سے واپس ہونے کے وقت یونانی اور عربی طبابت کی چند کتابین دستیاب ہوئین بس اسی زمانے سے اہل یورپ نے اُن تینون

ملکون کا علم سیکھنا شروع کیا اسی باعث سے ابتک انگلش زبان مین تینون طرح کے الفاظ مستعمل ہین [illegible]
مطابق [illegible] مین شہر بلونا اور پیرس مین مشہور اور نامی مدرسے طبابت کے مقرر ہوے چونکہ زمانہ سابق
کے حکما تشریح جسم انسان کی نہین کرتے تھے اسواسطے علم طبابت نے کماحقہ ترقی نہ پائی مگر ۱۳۱۵ء مین
موندینا ساکن بلونا نے علم تشریح مین نہایت کوشش کرکے ایک کتاب بنائی اسی سال سے طبابت ترقی پانے لگی
گویا نخل خشک مین تازگی آنے لگی اسی زمانے سے نئی طبابت کی جسپر آج تک ڈاکٹرون کا عملدرآمد ہے بنا ہوئی اور سابقین
کی طبابت متقدمین سے جدا ہوئی جب ۱۴۵۳ء مین سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ فتح کیا تو وہان کے گرجاؤن کے
پادری کہ بڑے عالم اور عاقل تھے یورپ مین آئے اور علم کی کتابین اپنے ساتھ لائے اُنکے سبب سے ہر ایک علم زیادہ
بڑھا اور انہون نے علم کی شمع سے یورپ کی ظلمت کو روشن کیا اسکے سوا چھاپے کی ایجاد سے اور زیادہ ترقی ہوئی -
اس ترکیب کی ایجاد کا بیان انسائکلوپیڈیا مین ٹائپ کے بیان مین اور دوسری کتب مین بھی لکھا ہے کہ جان کاسٹر [illegible]
جو اسکا موجد ہے اول ایک کتاب تصویرون کی کندہ لکڑی کے ذریعہ سے یک رخی چھاپی اور ۱۴۳۰ء مین
ایک نئی قسم کی روشنائی بنائی بعض مورخ چھاپے کا موجد اول اہل چین کو اور بعض مصر والو کو کہتے ہین -
اُس زمانے مین اہل یورپ تو اس سے بے خبر تھے ایک مصنف نے اسکا اصل حال یون لکھا ہے کہ ۱۴۳۰ء
مین لارنس جنسن کاسٹر ساکن ہارلم نے درخت کی چھال پر کچھ لکھا اور اتفاقیہ جو اسپر کاغذ رکھا تو وہی حروف کاغذ
کے اوپر معکوس اتر آئے یہ دیکھکر اُسنے اول پھر چھوٹی چھوٹی لکڑیون پر کھودکر حروف بنائے اُنسے چھاپنا
شروع کیا پہلی دفعہ ایک رسالہ سات برس مین چھپا ۱۴۴۲ء مین ایک کارندہ جان فاسٹ چھاپے کی چیزین
چراکر جرمنی کے علاقے مین لیگیا اور شہر منتس مین اس صنعت کو رواج دیا سب سے اول جو کتاب دنیا مین طبع ہوئی
بر کلیس آف ہیبری تھی وہان سے وینس روم اور فلورنس وغیرہ کے لوگون نے اپنے ملکون مین رواج دیا -
شیفر نے جو جان فسٹ کا شریک تھا ۱۴۵۵ء مین سیسے کے حروف ڈھالے امتحان کے وقت
انکو نرم پایا تو سختی کے واسطے سرمہ ملایا شہر منتس سے اس پیشے کے کاریگر شاہ جرمن کی یورش کے سبب ۱۴۶۲ء
مین جب منتشر ہوگئے تو جابجا چھاپے کی ترکیب نے رواج پایا مگر انگلینڈ مین بمشکل تمام یہ فن آیا - مورخ لکھتا ہے
کہ شاہ انگلینڈ کے حضور مین جب وہان کے وزیر اعظم نے اس فن کی تعریف کی تو اُسنے اپنے امیر ولیم کاکسٹن نامی کو
بہت سا روپیہ دیکر شہر ہالنڈ مین جہان یہ صنعت جاری تھی اور وہ لوگ کسی کو نہین بتاتے تھے روانہ کیا جب وہ
امیر بھیس بدلکر وہان گیا تو بڑی تدبیرون سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے مدت کے بعد کرسلس نامی ایک کاریگر کو
وہان سے بھگاکر لایا مصلحۃً لندن مین تو نہین لیکن آکسفورڈ مین مطبع بنایا ۱۴۶۸ء یا ۱۴۷۱ء مین کاکسٹن
نے جسکو انگریز لوگ چھاپے کا باپ کہتے ہین انگلینڈ مین رسالہ شطرنج طبع کیا ۱۴۷۴ء مین یونانی زبان کی
کتابین چھپین ۱۵۰۰ء مین اخبار چھاپنے کی تدبیر کی گئی ۱۷۹۰ء مین ایک بہت عمدہ کل چھاپنے کی ایجاد کی
اور ۱۶۳۹ء مین ملک امریکا مین اور اٹھارھوین صدی مین ہندوستان مین یہ صنعت جاری ہوئی -
پتھر کا چھاپا الائس سینفلڈر ساکن پریگ واقع ملک آسٹریا نے ایجاد کیا سب سے پہلے ایک جوابی مضمون
۱۷۹۶ء مین پتھر پر چھاپا - غرضکہ ایسے ایسے وجوہات سے ملک یورپ سے تیرگی جاکر ایسا اُجالا ہوا کہ گ

کوئی شمع آفتاب لیکر تمام دنیا مین تلاش کرے تو وہان کے ایک ادنے طبیب کی برابر کوئی دوسرا کہین نہ ملے ۔
القصہ اُن دنون ملک یورپ مین کم سے کم دس مدرسے ڈاکٹری کے تھے اور مریض کی کیفیت اور علاج عمدہ طور پر تصنیف
ہو ہوکر چھپنے لگے لندن کا مدرسہ طبابت اور مدرسون کے بعد مقرر ہوا پھر تو جابجا اس ملک مین علم طبابت مشتہر ہوا
جب اطبائے متاخرین نے متقدمین کی کتابون کو رہنمائے کامل نہ پایا تو اپنی عقل رسا اور ذہن سلیم کے
ذریعہ سے اور تجربے و امتحان کے وسیلے سے امراض اور اُن کا علاج از سر نو مقرر کیا اور جب سنہ [illegible] سے
امراض جذام و آتشک و طاعون جنکا ذکر کتب سابق مین کافی و وافی نہ تھا ملک یورپ و ایشیا مین پھیلنا شروع ہوئے
تو انکے علاج بھی اُنھون نے اپنی عقل سے عمدہ طریقے پر کئے سنہ [illegible] مین علم تشریح اور علم طب اور علم کیمسٹری
علیحدہ علیحدہ ہوگئے لوگ طبیبون نے طب کو اور کیمیاگرون نے کیمسٹری کو بھی بہت بڑھایا مگر سب سے زیادہ
علم تشریح نے ترقی کو پہونچایا سنہ ۱۵۱۳ء مین ویسلیس اور سنہ [illegible] مین یوسٹی کیس اور سنہ ۱۵۶۰ء مین فلوپیس
دورہ و تشریح دانی مین مشہور ہوے اور سنہ ۱۶۱۹ء مین ڈاکٹر ہاروی نے گردش خون کی حقیقت ظاہر کی اور
سنہ ۱۶۲۴ء مین سڈنہم نامی حکیم پیدا ہوا اسکو انگلستان کا بقراط کہنا روا ہے کیونکہ بقراط کی مثل اسکا بھی
یہ قول تھا کہ طبیعت جن خرابیون کے اخراج کے لیے کوشش کرتی ہے وہی مرض ہے اس واسطے حکیم کو طبیعت
کی تائید کرنا فرض ہے اس حکیم تجربہ کار کی تصنیفات علم طب مین بیشمار ہین ۔ اسی عرصے مین ایک نیا فرقہ ظاہر
ہوا جنھون نے علم فزیالوجی کا بیان کیا جو ایک علم ہے جس مین انسان کے زمانۂ صحت کے احوال مثل پرورش جسم و
خروج رطوبات و دوران خون و حرکت تنفس و [illegible] و جاذبہ و حقیقت تولد انسان و پیدائش ہر جزو بدن
اور انکے افعال وغیرہ کا ذکر ہے اسلیئے ان لوگون کو [illegible] بیان کے خیال کرنے والے کہتے ہین ۔
سنہ ۱۶۹۰ء مین اسٹال اور ہافمن فزیالوجی دان مشہور ہوئے انھون نے بھی بہت سے نکتے اس فن
کے ظاہر کئے اسٹال نے لکھا ہے کہ کیمیکل یعنے کیمیائی اور مکانیکل یعنی [illegible] یا تاثیرات سے جاندار جسم کے
افعال نہین ہوتے ہین بلکہ جاندار جسم کی تبدیلات اور فعل کی فاعل وہ قوت ہے جسے جان کہتے ہین سنہ [illegible]
تک یورپ مین ہرجا طبابت کا ظہور ہوا مگر عرصہ [illegible] سال کے اندر علم طب اور اُسکی فروعات یعنی علم کیمیا اور
نباتات وغیرہ کی ترقیات نہایت ہوئین اور اب تک ہوتی جاتی ہین یہ ترقیات روز افزون کسی ایک شخص یا ایک ملک
کے باشندون کے سبب سے نہین ہین کہ اُسکا فخر بیان کیا جاے بلکہ بہت سے ملکون کے طبیب اس علم کی
ترقی مین کوشان ہین اسلیئے سب تحسین و آفرین کے لائق ہین سنہ ۱۷۰۸ء مین ڈاکٹر ہال باشندہ سویٹزرلینڈ
لاثانی ہوا اس نے علم فزیالوجی مین بڑی ترقی کی اس شخص نے علم کو صرف غور و قیاس ہی سے نہین حاصل کیا بلکہ
تجربہ اور امتحان سے بھی بہت کام لیا ۔ جن دنون مین ہال مذکور نے علم فزیالوجی کو ترتیب دیا انھین دنون مین
ڈاکٹر کلن ساکن ایڈنبرا نے جو سنہ ۱۷۹۰ء مین فوت ہوا طب و طبابت کو عمدہ طریقے پر مرتب کیا غرضکہ گذشتہ
سائھ ستر برس کے عرصہ مین ان سب علمون نے ترقی پائی اور مائی کراس کوپ (یعنی کلان بین) اور اسٹیتھسکوپ
(یہ ایک آلہ ہے جسکو سینے یا کسی دوسرے مقام پر لگاکر آلات اندرونی کی آواز سنتے ہین) اور الیکٹری سٹی
(یعنی مادۂ برقی) اور اسی کیو لم (قطب نما کی طرح ایک آلہ ہے) اور یورینومیٹر (پیشاب کے امتحان کرنے کا آلہ)

اور اسی قسم کی اور بہت سی چیزیں اہل یورپ نے بنائیں۔
جیسا کہ اس زمانے میں بعض ملکوں کے اکثر آدمی بطور اطبائے سابق کی پیروی کرتے ہیں یورپ میں بھی اگلے زمانے کے لوگ متقدمین طبیبوں کی پیروی کرتے تھے اور اگر کوئی شخص آئین سابق کے برخلاف کرتا تو اسکو برا جانتے تھے مگر اطبائے حال گو کہ حکمائے متقدمین کے قیاس اور خیال کے معترف ہیں مگر اپنی غور اور دریافت پر زیادہ اعتماد رکھتے ہیں اس طریقے سے علم طب ترقی پا رہا ہے اور طبابت کا نقص نکلتا جاتا ہے روز بروز انسان کے جسم کی تشریح اور افعال سے واقفیت ہوتی جاتی ہے۔ کیمسٹری کی معلومات کی وجہ سے طب اور بھی زیادہ رونق پر ہے اور عمل جراحی نے تو انتہا درجے کی ترقی میں قدم رکھا ہے اور اسنے نہ صرف انسان کو فائدہ پہنچایا بلکہ جانوروں کو بھی محروم نہیں رہنے دیا۔

نیویارک کے باغ حیوانات میں بہت سے جانور ایسے ہیں جنکی مصنوعی ٹانگیں لکڑی کی چڑھائی گئی ہیں اور وہ اپنی اُن ٹانگوں سے بے تکلف چلتے ہیں۔ بہت سے جانوروں کے مصنوعی دانت ہیں جن سے وہ اچھی طرح اپنی خوراک کھا سکتے ہیں۔ بنگال میں ایک شیرنی پر عمل جراحی ہوا جو بالکل ایک نئی اور دلیری کی بات ہے اس شیرنی کی آنکھ بالکل جاتی رہی تھی ڈاکٹر نے بڑی جد وجہد کے بعد عمل جراحی کیا اور شیرنی کی آنکھ نکال لی اور دوسری مصنوعی آنکھ اس میں رکھدی اسی طرح گلاسگو کے باغ حیوانات میں ایک شیر کی دم پر کامیابی کے ساتھ علاج کیا گیا اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ ایک ہاتھی کے بچے کے گلی ہوئی ٹانگ کے بجائے لکڑی کی ٹانگ چڑھائی گئی اور وہ ہاتھی کا بچہ خوب چلتا پھرتا ہے

یہ وہی کتاب ہے جو ۱۹۱۱ء میں **خواص الادویہ** کے نام سے شائع ہوئی تھی اب ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۳۱ھ ہجری سے اسکی نظر ثانی شروع کی گئی ہے اکثر مقامات میں مضامین کا اضافہ ہوا اور جو بعض دوائیں اُس میں چھوٹ گئی تھیں اس میں درج کی گئیں اور اب یہ کتاب بہت تکمیل کے درجے کو پہنچگئی ہے اس میں ہندوستانی دواؤں کو زیادہ تر ہندوستانی ویدوں کے نسخوں سے اخذ کیا گیا ہے اور دوسرا نام اسکا **خزانۃ الادویہ** مقرر کیا گیا ہے کیونکہ خواص الادویہ کے نام سے اور بھی چھوٹے چھوٹے کئی رسالے شائع ہو گئے ہیں اور یہ وجہ اشتباہ والتباس کی ہے۔ جامع اور مولف اسکا **محمد نجم الغنی خان** متخلص بہ **نجمی** ساکن ریاست رامپور ملک روہیلکھنڈ ابن مولوی عبد الغنی خان ابن مولوی عبد العلی خان ابن مولوی عبد الرحمن خان ابن مولانا حاجی محمد سعید خان محدث ابن ملا لطیف خان ابن خان محمد خان ابن یار محمد خان ابن خواجہ احمد خان ابن باشو خان ابن بانڈران خان ابن باز خان ابن شاہزادہ شہاب الدین خان قوم حقیقتہ برلاس ہے محمد نجم الغنی خان نے فن طب کو اپنے ماموں حکیم محمد اعظم خان المخاطب بہ ناظم جہان مولف اکسیر اعظم و محیط اعظم و رموز اعظم و قرابادین اعظم و نیر اعظم و رکن اعظم سے حاصل کیا اور جناب ممدوح کو حکیم مولوی نور الاسلام صاحب سے تلمذ تھا جنھوں نے اس علم کو اپنے چچا حکیم اسد علی سے پڑھا تھا اور وہ نواب معتمد الملک سید علوی خان کے شاگرد تھے۔ حکیم صاحب نے علم صرف و نحو و منطق و حکمت مولوی عبد الرحیم صاحب خلف حاجی محمد سعید صاحب اور مفتی شرف الدین صاحب سے حاصل کیا تھا ان دونوں صاحبوں کا ذکر نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم کی اُس جلد میں کیا ہے جس میں علمائے رامپور کا حال

بیان کیا ہے حکیم صاحب کے والد بزرگوار شاہ اعظم خان فن طب مین شاگرد حکیم سعد اللہ خان عرف شعور اللہ کے تھے
شاگرد حکیم شاہ باز خان تلمیذ حکیم ثناء اللہ خان بریلوی کے تھے حکیم صاحب کی عمر ۱۴ سال کی تھی کہ اُنکے والد نے
انتقال کیا ۴۴ سال کی عمر مین ۱۲۵۱ ہجری مین ترک وطن کر کے بھوپال ملک مالوہ کو گئے وہان نواب جہانگیر
محمد خان عرف نواب دولہ شوہر نواب سکندر بیگم کی سرکار مین طبابت کے صیغے مین تیس روپے ماہوار کے نوکر ہوئے
جب ۱۲۵۳ ہجری مین نواب جہانگیر محمد خان کو اختیار ریاست حاصل ہوا تو انھون نے حکیم صاحب کی تنخواہ
ذات کے دو سو روپے ماہوار اور ایک سو روپیہ ماہوار ہاتھی اور پالکی کے خرچ کے مقرر کئے اور ہاتھی اپنی
سرکار سے عطا کیا اور دو گاؤن جنکی جمع ساڑھے تین ہزار روپے سالانہ کی تھی دیئے اور ناظم جہان خطاب دیا
نواب جہانگیر محمد خان کے انتقال کے بعد مہاراجہ سیاجی راؤ والی بڑودہ نے حکیم وارث علی خان کی تحریک سے
حکیم صاحب کو پانسو روپے ماہوار مقرر کر کے بڑودے بلایا مگر نواب سکندر بیگم نے انھین نہ چھوڑا حکیم وارث علی
خان کی تصنیف نسخے نفیس کے بیان مین ایک ناتمام رسالہ ہے حکیم محمد اعظم خان صاحب کے رسالہ اکسیر اعظم مین
خیر معاصرین سے انھین کی طرف اشارہ ہے جب نواب سکندر بیگم سے ناموافقت ہوگئی تو حکیم صاحب بھوپال سے
چلے گئے اور مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کی سرکار مین دو سو روپے ماہوار پر مقرر ہوئے پھر ساڑھے تین سو روپے
ماہوار پانے لگے۔ ایکبار نواب کلب علی خان والی رام پور نے حکیم صاحب سے فرمایا کہ جس طرح آپنے اکسیر اعظم
کو مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کے نام سے معنون کیا ہے ہمارے نام سے بھی کوئی کتاب معنون کیجئے حکیم صاحب نے
ابتدا مین محیط اعظم کو اُنکے نام سے معنون کیا اور ایک نظم فارسی اُنکی مدح مین لکھکر کتاب مین داخل کرنے
کے لئے اُسکو نواب کو دکھایا اس مین ایک جگہ لفظ خدیو نواب کی شان مین تھا جسکو لفظ شاہ کے ساتھ خود
نواب نے تبدیل کر دیا۔

چونکہ نواب نے زر نقد سے چھاپنے کے لئے کوئی مدد نکی اور نواب مر بھی گئے اسلئے مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کے
جانشین شیواجی راؤ ہلکر کے نام سے معنون کر دیا معالجات مین حکیم صاحب کی نظر بہت ہی وسیع تھی اور اعلیٰ
درجے کی کتابون کے مطالب از بر تھے حذاق کی تراکیب قدیمہ کو بہت ہی استعمال مین لاتے تھے معالجات
کے متعلق ماہرین فن کے اقوال اور کتب مستند کے مطالب نوک زبان پر تھے مین جب اُنسے سدیدی پڑھتا تھا
جب کسی مرض کا بیان شروع کرتا قبل عبارت کتاب کے تمام کرنے کے تمام مطلب اُردو مین صاف صاف
بیان کر دیتے اور پھر جو تجربے ماہرین سابقین کے تھے وہ ذکر کر دیتے۔ یہی حال مین نے کتب فلسفہ پڑھنے
کے وقت مولوی عبد الحق صاحب خیر آبادی کا دیکھا تھا اہم سے اہم مطالب کو نہایت سہل عبارت مین صاف
صاف عبارت مین بیان کر دیتے یہان تک کہ طالب علم کو تشفی کامل ہو کر پوچھنے اور سوال کرنے کی گنجائش
نرہتی تھی یہی وجہ ہے کہ جو طالب علم ایک سبق مین آ نکلتے یہان شریک ہو جاتا پھر دوسرے اُستاد
کا پڑھانا اُسے پسند نہ آتا۔ سیواجی راؤ ہلکر کے عہد مین حکیم صاحب کی پنشن ۱۱۵ ماہوار کی مقرر ہوگئی
حکیم صاحب کو درد گردہ کا دورہ ہوا کرتا تھا اسلئے آدھ پاؤ آٹے کے دو پھلکے دوپہر کو اور اسیقدر شام کو شوربے
مین بھگو کر کھا لیتے تھے دوسری کوئی چیز کم مقدار مین کچھ لے لیتے تھے۔ نہایت ضعف پیری مین بھی کبھی

ناز در وزہ نہ چھوڑا۔ آنکھوں میں موتیابند کا عارضہ ہو گیا تھا بینائی جاتی رہی تھی اندور میں ایک ڈاکٹر سے آنکھیں بنوائیں کچھ دنوں صاف نظر آیا پھر بینائی جاتی رہی۔ حکیم صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اکسیر اعظم کو تیس برس کی مدت میں اور محیط اعظم کو اٹھارہ سال کے عرصے میں تالیف کیا ہے اور کبھی کبھی شب کو لکھنے کی مصروفیت میں ایسا ہو جاتا کہ سوتے کو اٹھتے تو سحر کی اذان سنائی دیتی اور مرغے بول اٹھتے بعض وقت گھبرا جاتے تو دل میں آتا کہ مسودے کو جلا دوں ناحق اپنی جان پر اتنی دقت لی ہے مگر کچھ سوچ کر پھر صبر کر لیتے۔ حکیم صاحب طب کے لغات کو جمع کر کے ایک کتاب بنا رہے تھے مگر وہ انکے سامنے مکمل نہ ہونے پائی حکیم صاحب نباض بہت بڑے تھے۔ عنفوان شباب میں تفنناً زبان اردو میں غزلیں کہتے تھے حالت قیام شہر اندور و بھوپال میں مشاعرے میں اکثر غزلیں پڑھا کرتے تھے راسخ شاگرد ناسخ و مسکین وغیرہ ہم مشاعرہ و ہم طرح تھے اعظم تخلص ہے یہ انکا کلام ہے۔

تیز رفتاری کا ہم سے سیکھ لے فن اے صبا — کیا پڑی پھرتی ہے تو گلشن میں بن بن اے صبا

کرنا کلام آپ سے دشوار ہو گیا — عاشق میں کیا ہوا کہ گنہ گار ہو گیا

پس لیا جو یار کا بیزار ہو گیا — مصحف کو چوم کر میں گنہ گار ہو گیا

دریا میں آ کے خوش ہوئے گیسوئے مشکبو — ہر اک حباب نافہ تاتار ہو گیا

اب اٹھائی نہیں جاتی ہے جفائے کاکل — کہیں کھل جائے مرے سر سے بلائے کاکل

بلبلوں نے جو کیا آ کے وطن پانی میں — شاید آیا ہے کوئی رشک چمن پانی میں

قد و خد یار کا ہے عکس فگن پانی میں — نظر آتے ہیں مجھے سرو و سمن پانی میں

نہیں کوچے سے تیرے میں اٹھا ایسی زمیں پکڑی — اٹھا وا مرے تو سیدھی رہ خلد بریں پکڑی

نہیں مٹتے ہیں میرے سر سے اس کافر کے جو نکلی — نہیں چھوڑی نہیں لیتے تو کچھ ایسی نہیں پکڑی

لگائیں ہاتھ دامن کو وہ کیونکر ہیں اڑاتا ہے — قلم ہیں ہاتھ اسکے ہاتھ جسنے آستیں پکڑی

کاکل کے پیچ سے مرے دل کو نکالدے — یارب تو اس کو میرے سر سے ٹالدے

بسان راہ عدم کوئی رہ نہیں ایسی — کہ آنکھیں بند کریں اور چلے گئے سیدھے

یہ دنیا میں جو آتے ہیں کوئی آگے کوئی پیچھے — یہاں سے پھر یہ جاتے ہیں کوئی آگے کوئی پیچھے

ہم مسافر اس سرا میں آج ہیں تو کل گئے — دیکھا اس مخلوق کو کچھ مل گئے کچھ گل گئے

حکیم صاحب نہایت بلند بالا گورے چٹے تھے ڈاڑھی گھنی اور گردھی اور چڑھاتے تھے سر پر بال نہیں رکھتے تھے میاں امیر شاہ صاحب سے بیعت تھی جنکا مزار رامپور میں ہے اور منشی امیر احمد مینائی مشہور شاعر بھی انکے مرید تھے حکیم صاحب کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی اولاد ذکور و اناث میں پیدا ہوئے بیٹے کا نام محمد افضل خان ہے جنکا ذکر اکسیر اعظم کے دیباچہ میں کیا ہے حکیم صاحب کی یہ دونوں اولادیں انکی حیات میں گذر گئی تھیں حکیم صاحب نے دوشنبہ ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۴ محرم ۱۳۲۰ھ ہجری اندور ملک مالوہ میں انتقال فرمایا نواب غفور خان کی چھاؤنی کے قبرستان میں اپنے مکان اور باغیچے کے سامنے دفن ہوئے آغا کمال الدین سنجر ایرانی نزیل رامپور نے انکی وفات کی تاریخ اس طرح نظم کی ہے

شد کمان امروز یاران قد تیر آسائے ہند
اے دریغ و درد بازم شہسوار مرگ تاخت
باز شد اندر جہان ورد زبان مردمان
اے دریغ و درد و حسرت تا جہان شد عاقبت
اے دریغ و درد باز از منجنیق روزگار
اے دریغ و درد و اندوہ و عالم کاندر جہان
اے دریغ و درد یاران کز ستیز آسمان
فاضل بحر یاز دار جہان کرد ارتحال
حاذقے از دار دنیا رفت کاندر علم طب
آنکہ مردہ زندہ می شد از مسیحائے دمش
خان در باول محمد اعظم عالی گہر
رفت از دار جہان تا ملکی کو بعہد
آن ید بیضا بطور جان خدا بخشیدہ بود
بر محیط اعظم و اکسیر اعظم دستیافت
سپہر بعد از این عزا آہنگ بجہر رنج [illegible]
مرگ این عالی گہر زیبا حکیم نامور
می توانم گفت در آفاق یاران بعد ازین
من نمیدانم عزیزان در کمال احتیاج
فیض جاری بود در عالم وجود اقدسش
نے غلط گفتم کہ از آثار فیضش جاری ست
جان علم و فضل و عقل و دانش آن نامور
نیست کس امروز کو مرگش نباشد سینہ ریش
چارم ماہ محرم در دوشنبہ از جہان
از پئے تاریخ سال مرگ آن روشن ضمیر
گفتم اے نجم جہان ماتم سرائے مرگ کیست

گشت در جان خیز بازم چشم گوہر زائے ہند
بر دو بر تاراج گشت الولوئے لالائے ہند
اے دریغ و درد واز آن گوہر یکتائے ہند
گوہر دریائے قدرت غرق در دریائے ہند
خورد سنگ فتنہ بر ساغر مینائے ہند
شد بدرد و غم مبدل صاف صہبائے ہند
خم شد از بار مصیبت قامت رعنائے ہند
کہ جہان از یمن فضل او شدہ جویائے ہند
بود زا فضال خدا جاماسپ دانائے ہند
خفت بر خاک سیہ [illegible] وفائے ہند
اے دریغا رخت عقبیٰ بست از دنیائے ہند
بود اندر پایۂ افلاطون سوفسطائے ہند
کش ردائی بود گر گوید منم موسائے ہند
این بود آرے دلیل علم و استیلائے ہند
باہزاران افسوس و درد و رنج واویلائے ہند
نیست در آفاق غیر از ماتم عظمائے ہند
ہیچ کس اکنون نہ بیند دیدۂ بینائے ہند
از کجا پیدا شود اکنون بے وقت اقتضائے ہند
منقطع گردید فیض از دست فقرائے ہند
در ہمہ آفاق نے بس شور زیبائے ہند
عاقبت از دست برد مرگ شد یغمائے ہند
باکمال درد و غم از پیروانِ بہ تائے ہند
سوئے جنت رفت بہر کرمت پیرائے ہند
دوش باشارت کرد پیر سن وا دو رعنائے ہند
گفت مرگ خانصاحب بو علی سینائے ہند

۱۳۴۰ھ

حکیم صاحب نے جو سند اپنی دستخطی مجھکو دی ہے اُسکی عبارت یہ ہے
حمد المن اجاز بجوائز الاحسان للعلماء الکاملین و صلوٰۃ و سلاماً علی الجواہر الثمین و واسطۃ عقد الانبیاء والمرسلین
و علی آلہ و صحبہ ائمۃ الاسناد و من غدا منہم زاد المعاد۔ و بعد فلما کان للعلم شیوعاً و رضاباً و اکاماً و عقاباً و جداولاً
و بحاراً و ریاضاً و انہاراً و کان شرف کل علم بحسب ما یبحث عنہ و فضیلۃ کل فن بحسب ما یستمد منہ و کان احسنہا

انفعها و ابهجها و اسعدها كان علم الطب اسبقها الى ذلك واحوجها اليها كانك انفق فيه اوقاته الصالح ابن اختى محمد نجم الغنى سلمه الله
تعالى ابن مولانا محمد عبد الغنى لازال بالغ المنى داوالغنى المتوطن فى بلدة الغنى ہے مسقط راس الاخفى مصطفى آباد المشهورة
برامفور مدة من عمره والنفيس ومطالعته مع التجربة والتدريس وكان بجلوه مادرس بلے وحققه بين بدسے ہو کتاب القانونچہ
والموجز والاقصرائى والنفيسى والسديدى وشرح الاسباب والعلامات والقانون للشيخ الرئيس ابى على ابن سينا رحمة الله
ثم احكم ذلك بالمعالجة امامى وتشخيص الامراض ومعرفة القارورة والنبض قدامى فحين رأيته مترشحا للكمال مبرزا فيما
يجب للطبيب من الحكمة والاحتيال اجزته حسب اجازتى وانزلته المنزلة العليا من ساحتى عن شيخى الكامل
العلوم والتجريب والمستولى على مراتب التدريب والتهذيب مطاعى واستاذى المولوى الحكيم نور الاسلام سقى الله
ثراه وجعل الجنة مثواه تلميذ الفاضل الماهر الالمعى والمتطبب العامل البارع اللوذعى الحكيم اسد علے انار الله برهانه عل
الغفران وهو تلميذ مستند الحكما استاذ الاطبا سقراط اوانه بصناعة الطب وبقراط دورانه فى ازالة الدق والغب
معتمد الملك النواب سيد علوى خان وقد اذنت له بعد امتحانى وتفتيشى بمعرفة واتقان موصياله بالتحرى فيما يجاوله
من العلاج ناهيا عن التساهل على المريض قبل معرفة كيفية المزاج آمرا له بالتقوے وناصحا عن الزخارف والدعوى
هذه وصيتى والله على ما نقول شهيد ـ وانا الفقير الحقير المقر بالعجز والتقصير محمد اعظم خان المخاطب بناظم جهان ابن
قرة الحكما ملك الاطبا شاه اعظم خان ـ ارخته فى يوم الاثنين خمسة عشر خلون من شوال سنة خمس
وثلث مائة والف من هجرة النبى صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم ۔

(فصل) مسلمانوں میں ادویہ مفردہ کی تحریر و تدوین کی کیفیت

اہل اسلام میں سب سے پہلے جن طبیبوں نے ادویہ مفردہ کے بیان میں قلم اٹھایا انکی تفصیل بعض کتابوں میں اس طرح
لکھی ہے محمد بن احمد بن زکریا رازی اسکے بعد ابو علی سینا اسکے بعد ابن شعث پھر ابو حنیفہ دینوری پھر شریف پھر یحییٰ
بن جزلہ مولف منہاج پھر حبیش بن ابو جنا پھر صالح پھر ابن الدوالہ تلمیذ مولف مغنی پھر ابو ریحان بیرونی مولف
تذکرہ سویدی پھر مترجم تذکرہ سویدی پھر شیخ ابن بیطار پھر حاجی زین العطار مولف اختیارات بدیعی پھر شیخ یوسف بغدادی
پھر شیخ داؤد انطاکی مولف تذکرہ اولو الالباب پھر حکیم علی گیلانی شارح قانون ابو علی سینا بعد اسکے حکیم مومن مولف تحفۃ المومنین
پھر نواب معتمد الملوک سید علوی خان نے طب کی اس شاخ کو وسعت دی لیکن انکی کتاب کو جو مخزن کا ملاف تمام اور پریشان بتاتا ہے
بعد اسکے محمد حسین خلف سید ہادی علی نے مخزن الادویہ میں مفردات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور پچھلے اطبا کی تحقیقات
کو ایک جگہ جمع کر دیا خاص ہندوستانی دواؤں کے بیان میں بھی ہندوستان میں مسلمانوں نے بہت سی کتابیں
لکھیں محیط کے حاشیہ میں حکیم میر عبد الحمید نے بعض ہندی دواؤں کی خوب تحقیق کی ہے ہندی دواؤں کے
بیان میں یہ کتابیں ہیں دستور الاطبا معروف بہ طب فرشتہ ۔ دارا شکوہی ۔ کلاہ ہندی مصطفوی ۔ مفردات
امامی ۔ بدیع النوادر ۔ مفردات ہندی ۔ تالیف شریف خاں اور نسخہ سعیدی وغیرہ مفردات ہندی کی تحقیقات
کے باب میں تذکرۃ الہند کے پایہ کو ان میں سے کوئی کتاب نہیں پہنچتی یہ سب سے بہتر اور
جامع ہوئی مگر تذکرۃ الہند ہندی اور گجراتی لفظوں کے رہتے کو نہیں پہنچا وہ اس سے نہایت اعلیٰ و افضل
ہیں اردو میں ہیں گھنٹ سنگرہ اور ناسے ادشدا اور راہے و گھنٹ وہ ان بھوت جنگلسا سا گرا اور

نگھنٹ سالگ رام اور شار برک وید ک شاستر اور روپ اَوُشدھی دَھیرو وغیرہ میں نے ان ہی کتابوں سے ہندوستان کی دوائیں تحقیق کی ہیں اور ترکی ناموں کی صحت کنز اللغات ترکی تالیف شیخ فارس آفندی حوزی اللبنانی مطبوعہ ۱۲۷۶ھ واقع شہر بیروت سے کی گئی ہے اور خاص طور پر عربی الفاظ کو فرہنگ انجمن آرائے ناصری سے صحت کو پہونچایا ہے جو رضا قلیخان ہدایت طہرانی نے ناصرالدین شاہ قاچار والی ایران کے نام سے موسوم کیا ہے

مخزن الادویہ سے بہتر یونانی دواؤں کے بیان میں ابتک کوئی کتاب یونانی طبیبوں کے ہاتھ میں نہیں گو تحفۃ المومنین میں بھی یونانی دواؤں کی خوب تفصیل کی گئی ہے مگر جامعیت و شرح و بسط کے اعتبار سے وہ مخزن الادویہ سے دوسرے نمبر پر ہے مگر میں نے جہاں تک محققین کو دیکھا اور سنا انکے نزدیک تحفے کا زیادہ اعتبار ہے۔ مخزن میں رطب و یابس سب کچھ ہے تحفے میں جو کچھ ہے وہ زیادہ منقح اور مجرب بات ہے۔

صدہا ہندوستانی دوائیں پنساریوں کی دوکانوں اور جنگل میں پائی جاتی ہیں اور مستورات کے گھریلو استعمال اور عطائیوں کے ہاتھ میں ہیں جنکا مخزن میں پتہ بھی نہیں اور یہی یونانی طبیبوں میں زیادہ رائج اور متعارف کتاب ہے اسلئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت باقی تھی جو ہندوستانی اور یونانی دواؤں کی جامع ہوتی اس کمی کو محیط اعظم نے پورا کر دیا اس کتاب میں یونانی دواؤں کے ساتھ تذکرۃ الہند کی بھی تمام دوائیں لکھدی ہیں جامعیت کے اعتبار سے اس کتاب کو ایک خاص فوقیت حاصل ہو گئی اور اس کتاب سے طالب فن کو تشفی حاصل ہو سکتی ہے محیط کے سامنے مخزن کا آوازہ بہت بلند پست ہو جائے گا۔ حکیم صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تذکرۃ الہند میں جسقدر ہندی دواؤں کے سنسکرت میں نام ہیں ان لفظوں کے معانی نہیں لکھے تھے ہم ایسا کرتے کہ اندور میں ایک پنڈت کے پاس جو سنسکرت کا بڑا عالم تھا ہر لفظ لکھکر بھجوا دیتے وہ اُنکے معانی لکھوا دیتا اس طرح تمام سنسکرت کے ناموں کا لفظی ترجمہ فارسی ہر نام کے ساتھ محیط اعظم میں لکھدیا ہے۔ سنسکرت کے ناموں میں عجیب خوبی یہ ہے کہ دواؤں کے مضار و منافع اور اُنکے دوسرے حالات اُنسے معلوم ہوتے ہیں مثلاً سیاہ دھتورے کا سنسکرت میں ایک نام کرشن پشپکا بھی ہے کرشن کے معنے سیاہ اور پشپکا کے معنی پھول ہیں یعنی سیاہ پھول والا اسی طرح سیاہ زیرے کو کرشن جیرا کہتے ہیں اور ایک نام اسکا جیرکی ہے جسکے معنے ہاضم ہیں اور واقع میں زیرہ ہاضم بھی ہے اور گنے کا ایک نام گڑمولا ہے جسکے معنے گڑ کی جڑ ہیں اور کیوڑے کا نام سگندھا جاہے جسکے معنے بہت خوشبو ہیں سنگھاڑے کا نام جل ہندو ہے جسکے معنے پانی میں پیدا ہونے والا ہیں باوجود اس خوبی کے ایک قباحت اب بھی باقی ہے کہ ہندی دواؤں کے شروع نام کا تو حلیہ دیدیا ہے باقی ضمن میں جو سنسکرت کے جتنے نام آئے ہیں اور انکا ترجمہ لکھا ہے انکا حلیہ اس جگہ تو نہیں بتایا ہے دوسرے مقامات پر بتایا ہے مگر سب ناموں کا تعین بتایا اور فارسی کی تحریر میں جو حروف کا اشتباہ والتباس ہے وہ ظاہر ہے پس کوئی شخص ان سنسکرت کے ناموں کو صحیح نہیں پڑھ سکتا بجز سنسکرت کے عالم کے۔ فارسی و عربی خوان اپنے جلسوں میں ان ناموں کو جیسا چاہیں غلط سلط پڑھکر دل خوش کر لیں مگر کسی سنسکرت کے عالم کے سامنے ایک لفظ بھی منہ سے نکالینگے تو ہنسی ہوگی جیسے اردو اخبارات میں

یورپ کے اشخاص اور مقامات کے نئے نئے نام آتے ہین تو انھین محض اُردو خوان کب صحیح پڑھ سکتے ہین بلی
زبان سے کچھ کا کچھ کہہ کے آگے بڑھ جاتے ہین۔ زبان سنسکرت سے ناواقفیت کی وجہ سے سنسکرت کے
نام محیط مین ایسے غلط لکھے گئے ہین کہ ہم نے بہت سے نام علماے سنسکرت سے دریافت کئے اور اس زبان
اور فن کی کتب مین تلاش کراکے انکی صحت اور تحقیق ہو سکی۔

خزانۃ الادویہ کی تالیف مین بجز اور رسائل اور کتابون کے محیط اعظم سے بھی مدد لی ہے محیط مین بہت
غور و خوض کے بعد میری یہ راے اسکی نسبت قائم ہوئی ہے (۱) اس کتاب مین باوجود اس قدر استیعاب
کے بہت سے وہ الفاظ چھوٹ گئے ہین جو اسی کتاب کے حضرت مولف کی دوسری کتابون مین آ گئے ہین
یا مشہور عام ہین جیسے کالی کھار۔ اور مجربات بوعلی مین لکھا ہے کہ طلفیقون کے زہر کو دفع کرتا ہے اور شاہ بلوط
اُس برادے کے حنظل کے زہر کو نافع ہے جسکو اجمارون بولتے ہین اور ان دونون دواؤن کا حال کہین نہ بتایا
اور سفوف وغیرہ کے نسخون مین فرادبرین عظم وغیرہ کے اندر نمک کوہی لکھا ہے مگر محیط مین اسکا حال نہین لکھا
جسنم کشی مین چکادانہ لکھا ہے مگر محیط مین اسکا حال نہین بتایا پھول پھرنگ کا نام انکی کتاب معالجات مین
منقول ہے محیط مین اسپر [illegible] بنگالی اور اگر کہین بخشا لکھا بھی ہے تو ایسے نام سے اور ایسے مقام مین لکھا ہے
کہ جہان بجلی پھرنگ کو معلوم کرنا آسان نہین (۲) اس کتاب مین ایک لفظ کو ایک جگہ ثابت کیا ہے اور دوسری
جگہ اُسکی تردید کردی ہے جیسے خاکشی مین [illegible] بعض خبہ بعض خاور بزرالخم تخم کسرخا سے مجہنا مندا اور خبہ مین
کہا ہے کہ غلط کردہ کسے کہ انرا بزرالخم تخم یعنی تودری دانستہ چیزے مین سمجھے ہین و بعضے از عدم تحقیق فارسی آن
ترہ تیزک و تخم آن بہندی ہالون و نام نوشتہ اند و بتزک مین لکھا ہے کہ اسم جرجیر ست اور مرد ہین
کہتے ہین غلط کردہ کسے کہ آنرا مرزنجوش یا آذان الفار دانستہ اور لفظ کو تمام کرکے یہ لکھا یا افعال و خواص
این بقول یونانیان مرزنجوش مسطور شد اور مرزنجوش مین بیان کیا ہے کہ ہندی مین اسکو مروا کہتے ہین
حاحم مین کہا ہے بستان افروز ست پھر کہا ہے غیر بستان افروز ست و ہندی مورا نامند اور مورا مین
لکھا ہے بستان افروز ست اقسط مین کہا ہے کہ قرو طرنگی ہے اور رضین مین کہا ہے کہ فارسی ہے اور اسل مرکو
یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ایک جگہ انھون نے اپنی ذاتی تحقیق کے موافق لکھا ہے اور دوسری جگہ جمہور اطبا کے مذہب
کے موافق کلام کیا ہے کیونکہ اگر کہین انکی ذاتی راے ہوتی تو دلیل اور وجہ بیان کرتے اور اگر ایک ذاتی راے ہے
تو بغیر استدلال کے نامعتبر ہے اور جہان ایسا واقع ہوا ہے وہان قرینہ قائم ہے مثلاً حب فرنجی مین تصریح کی ہے کہ
یہ اور حب السمنہ غیر غیر ہین اور حب السمنہ مین معدون کو ایک مان لیا ہے اسکی یہی وجہ ہے کہ پہلا قول انکی اپنی
تحقیق کے مطابق ہے اور دوسرا جمہور کی اتباع کے ساتھ اگرچہ مدلل اور صاف طور پر انکی تقریر دونون مین
فرق ہونا ثابت نہین کرتی مگر صاحب طبع و عقل سلیم اُنکے کلام سے اس امر کو مستنبط کرسکتا ہے (۳) ایک چیز کی
نسبت یہ ذکر کیا ہے کہ اسکو یونانی طبیبون نے نہین بیان کیا اور آپ ہی دوسری جگہ اسکے مرادف لفظ مین
اُسکے متعلق بہت سے افعال و خواص اطباے یونان سے نقل کئے ہین جیسے گوزن اور سایر اور سام
مین (۴) ایک لفظ مین لکھا ہے کہ ہم اس دوا کے افعال و خواص فلان اسکے مرادف لفظ مین لکھ آئے ہین

حالانکہ اُس مراد ون لفظ سے کتاب خالی ہے جیسے سانڈا اور سوسل سانڈا اسی طرح جو لکھا رمین کہا ہے اُسکے افعال
وخواص یونانیون کے طور پر خاکستر مین آئینگے اور خاکستر مین صرف اسی قدر لکھا ہے اسم فارسی رماد ست ندرماد
مین پتہ ہے اور سورنجان مین لکھا ہے افعال آن بقول ہندیان در بربری گذشت اور بربری مین پتہ بھی نہین
شب بو مین لکھا ہے رد رسنبل رومی نیز مذکور شد حالانکہ اُس مین شب بو کا تذکرہ نہین آیا اور خود سنبل رومی
کی تعریف اُسپر صادق نہین آتی اور در شب بو کی سنبل رومی پر منزرس مین لکھتے مین دندان آسیاست در این در دندان
مذکور ست اور لفظ دندان باب دال مہملہ فصل نون مین مذکور نہین ہے اقلیمیا کے پرورده کرنے کے طریق کی
بابت لکھا ہے بدستوریکہ در توتیا ذکر یابد حالانکہ توتیا مین پرورده کرنے کا تذکرہ نہین اور برا مین لکھا ہے کہ
اسم طارسے سکہ آخرا اسول گوبند اور سول کو ذکر نہین کیا اسی قبیل سے ہے یہ جو ونجے مین لکھا ہے کہ افعال وخواص
آن بعضے در سرکہ او بعضے در گندنا باید حالانکہ سرکہ مین صرف اس قدر لکھا ہے کہ اسم عشکرست حالانکہ سرکہ کا
قلم بنانے کا سیٹھا ہے پتہ مین لکھا ہے افعال وخواص این بقول یونانیان در زہرہ خواہد آمد اور زہرہ مین گف
اس قدر لکھا ہے بفارسی [illegible] رہ ست موت مین لکھا ہے کہ گائے کے موت کے بعض خواص برہام بو مین مذکور
ہوے حالانکہ برہام بو مین صرف [illegible] لکھا ہے کہ اسم کیز گادست قدرت مین کہتے ہین کہ افعال این بقول
حکما و ہندو در شیکری مسطور شد اور [illegible] مین کچھ بھی افعال نہین لکھے (۵) ایک شے کو اُسکے نام کے
ساتھ ایک حرف مین ذکر کیا ہے پھر اُسی شے کو دوسرے [illegible] اُسی نام کے ساتھ اُسی حرف مین بیان کیا اور تعین
محض اسوجہ سے کہ دوسرے نام مین جو بعینہ پہلا نام ہے ایک دو حرف کی کمی بیشی ہوگئی ہے جیسے فصل جیم باالف
مین جاگری لکھا پھر اسی فصل مین جاول سنگری کو بیان کیا اور [illegible] ہے کہ اس بات کو نہین بتایا ہے کہ یہ وہی
چیز ہے جو پہلے اس نام سے لکھی جا چکی ہے مطلق سنگ کے حالات [illegible] وفوائد لکھکر سنگ براہی کا لفظ
تحریر کرکے اُسکے معنے حجر البرام بتائے ہین پھر ان قسم کے سنگ کے نام اور [illegible] لکھ سنگ براہی کو لکھا ہے
اور وہی حجر البرام معنے ذکر کئے ہین امرہ مین لکھا ہے اسم مردہ ست تین نام کے بعد پھر کہتے ہین امرہ اسم مردہ ست
زنجفر مین کہتے ہین وزنجفرت بفتح اول معرب شنجرف ست و در شنگرف بیاید پھر لکھتے ہین زنجرف معرب شنگرف
ست انھین کوئی نام بھی فاصل نہین ہے سنقر مین کہتے ہین طائر شکاری ست کہ بدان شکار می کنند پھر دوسرے
صفحے مین لکھتے ہین سنقر وسنقار از طیور شکاری ست کہ طوک جان شکار می کنند سورنا مین فرماتے ہین
کہ گشٹ کا نام ہے چودہ نام کے بعد پھر سورنا لکھکر گشٹ کا نام بتایا ہے اور لفظ سیالی دو جگہ چار لفظونکے
فصل سے شقاقل کے معنے مین لکھا ہے ایک جگہ لکھتے ہین کحل فارسی وکحل کرمانی از مروت ست پھر اس سے
ملا کر لکھا ہے کحل کرمانی از مروت ست گندہ اپنڈی مین لکھا ہے اسم چھڑ بھوڑی ست پھر دو نام لکھکر گندہ اپنڈی کو
لکھا ہے یہان حلیہ بھی دیا ہے اور پہلے مقام پر نہین دیا اور یہان ترجمہ اتنا بیان کیا ہے حالانکہ انہ اُنچھوٹی
کا نام ہے گرد ترم مین کہتے ہین بضم کاف فارسی ورائے مہملہ وسکون واو ورفوقانی وفتح رائے دوم وسکون
میم اسم مولی گیارہ نامونکے بعد پھر یہی لکھا ہے گلونگی تفصیل مین لکھا ہے گل کامہ اسم عصارہ دنبالہ گل ہار سنگھار
ست اُسکے پانچ ورق کے بعد لکھتے ہین گل کامہ اسم عصارہ دنبالہ گل ہار سنگھار کہ بآفتاب خشک نمودہ

باشند بانس مین لکھتے ہین اسم اوزست سات نام لکھکر پھر لکھتے ہین بانس باسم مرغابی ست اوز اور مرغابی کا
اطلاق ایک ہی پرند پر ہوتا ہے بانس کے بعد لکھتے ہین ابدع بروزن ضفدع اسم رومی دم الاخوین ست وگویند
زعفران ہے برہان محیط کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۸ مین ہے اور پھر صفحہ ۱۲۱ مین کہتے ہین ابدع اسم دم الاخوین ست
اور سہ مین لکھا ہے کہ ابوخلسا ہے اسکے بعد سات نام لکھکر کہتے ہین اروسہ شنجار کا نام ہے حالانکہ ابوخلسا
اور شنجار ایک چیز ہے دوسرغ کے افعال وخواص جہاج مین لکھے ہین پھر اسی ورق مین چند نامونکے بعد
چھاچھ کے ساتھ افعال وخواص ذکر کئے ہین دونون لفظون مین فرق صرف اسقدر ہے کہ پہلے لفظ مین
پچھلے جیم فارسی کے بعد ہاے خفی نہین دوسرے لفظ مین ہے صفحہ ۱۷۰ مین کروانک لکھا ہے پھر اسی تفصیل سے
صفحہ ۱۹۴ مین کروانک لکھا ہے باب راے مہملہ یا یاے تحتانی مین یعنی صفحہ ۷۵ مین لکھکر پھر بہت سی دواؤنکو
ذکر کرکے صفحہ ۱۰۰ مین بھی لکھا ہے نقس شمشاد کے معنے مین باے موحدہ کے باب اور قاف کی فصل مین لکھا ہے
پھر آگے کاف کی فصل مین ذکر کیا ہے اور یہان بھی قاف سے نقس لکھا ہے صفحہ ۱۰۸ مین کہا ہے جاسہ بلغت سریانی
یاس ست پھر آٹھوین سطر مین دو چار نامونکے بعد کہا ہے جاسہ آلو بخارا ہست فصل خاے معجمہ باراے مہملہ مین
صفحہ ۱۷۳ مین خزرا اور غزر الحمام اور ضرو الضفادع لکھکر پھر اسی فصل مین صفحہ ۱۹۵ مین بھی لکھا ہے صفحہ ۶۶
مین لکھا ہے کہ رواسیر بورانی کا نام ہے صفحہ ۶۹ مین بھی یہی لکھا ہے اوقیموبذاس مین پورے حالات لکھے
ہین پھر چار نامونکے بعد تیسری سطر مین اوقیموس لکھا ہے اور وہی تمام حالات کمی بیشی کے ساتھ لکھدیے ہین اور طبری
وگیلانی سے نقل کیا ہے کہ اسکی جڑ مین کوئی منفعت نہین ہے اور [illegible] کے نام مین لکھا ہے مستعمل بیخ آنست اور
اوپر لکھا ہے دران انتفاع نیست مگر درتخم آن انطاکی نے [illegible] مین اوقیموبذاس کا نام کرفاس ہے
اوقیموبذاس فاف سے بھی لکھا ہے آپنے صرف اوقیموس درج کیا ہے جو بھی غلطی ہے۔ اسی طرح حشش وابق سائل
ثقیل خفیف طافی منقود اور رجاد وغیرہ الفاظ کو تکرار کے ساتھ کئی جگہ بیان کیا ہے۔ کہین ایسے لفظ کی تکرار مین تحریف
غلطی ہوگئی ہے مثلا ایک جگہ لکھتے ہین بنات صمغ بطم ست سات نامون کے بعد لکھتے ہین بناست علک البطم
پہلا لفظ یعنی بنات غلط ہے بناست سین کے ساتھ صحیح ہے جیسا کہ برہان قاطع مین مذکور ہے (۶) کہین
اختصار مخل کیا ہے مثلا چکسی کی نسبت لکھا ہے کہ مشہور ہندوستانی دوا ہے مگر اسکے افعال وخواص نہ خود
اس لفظ مین لکھے نہ کسی دوسرے اسکے مرادف لفظ مین جاکر بیان کئے نہ یہ بتایا کہ اس نام مین اس کے
خواص وفوائد لکھینگے۔ ستی مین لکھا ہے کہ سلج کو کہتے ہین اور سلج مین بیان کیا ہے کہ ستی کا نام ہے
باقی احد احد خیر صلا منتہی الارب مین بیان کیا ہے سلج وسلج کعمر ونوعے از صدف آبی و دران چیزے
باشد کہ می خورند اگر او سلج کشکر گیا ہے ست رب کے باب مین کہتے ہین بھوم کیس اسم ہندی مردم گیاہ ست اور
مردم گیاہ مین بیان کیا ہے اسم بھوم کیس ست وبیروح الصنم را نیز گویند یہ نہین معلوم ہوا کہ بھوم کیس جو بیروح
الصنم سے مغایر ہے کیا چیز ہے اور اسکے کیا فوائد ہین پیرو مین لکھتے ہین اسم فیل مرغ ست اور فیل مرغ مین
تحریر کرتے کہ اسم پیرو ست آگے کچھ نہین واانکرہ کا یہ مین کہتے ہین نذکینک ہے اور نذکینک مین فرماتے
ہین واانکرہ کا یہ ہے آگے کچھ نہین گٹورن مین کہتے ہین کہ دھیا منک کا نام ہے اور دھیا منک مین لکھا ہے

کہ ہردوید کندعک کا نام ہے اور ہردوید کند حاک مین کہتے ہین کہ دھبابک کا نام ہے اسکے سوا کچھ نہین اب مین
کہتا ہون کہ ان بہوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ گٹورن کی ایک بڑی بھاری بیل ہے اس مین ٹرے ہوے کانٹے لگے ہین
اور سفید پھول آتے ہین اور مخزن برکاش مین بیان کیا ہے کہ دھبابک لعبالعا کا نام ہے (ے) کہین بے ضرورت
طوالت کی ہے مثلاً ایک مطلب کو اگر چند کتابون مین کسی طرح پایا تو اس بات کو ہر کتاب سے نقل کردیا ایک مضمون
کی تکرار ہوگئی۔ اور ایک دوا کے ہندی نام سے ایک جگہ خواص وفوائد لکھے ہین اور فارسی عربی یا یونانی نام سے
دوسری جگہ اُسکے حالات بیان کئے ہین اور انگریزی نام مین تیسری جگہ اُسکے افعال وخواص بتائے ہین۔
حالانکہ مشہور نام کے اندر ایک جگہ ہی خواص وفوائد ہر ایک گروہ کے موافق اُنکے نام کی تصریح کے ساتھ بیان
کرکے دوسرے مرادف الفاظ اپنے اپنے موقع پر لکھکر اتنا لکھدینا کافی تھا کہ ہم فلان لفظ مین اسکا ذکر کر آئے
ہین حالانکہ کہین ایسا بھی کیا ہے اور موقع کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنیکے واسطے کوئی ایسی مخصوص
علت اور ضرورت نہین کہ وہان قائم ہوسکتی تھی اور بیان نہین ایک زبان کے دو نام ہین تو انہین علیحدہ
علیحدہ خواص وفوائد اور حالات بیان کئے ہین اور یہ کہین قریب قریب ایسا ہوا ہے مثلاً اندر صارون مین کہا ہے
کہ یہ یونانی لفظ ہے اور اسکی مفصل تعریف اور حال بیان کیا ہے پھر پانچ نام لکھکر اندر غلیون لکھا ہے اور اسی
مین بالاجمال اندر صارون کا حال لکھا ہے پہلے نسخہ مین کہا ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم وخشک ہے اور یہان کہا ہے
کہ گرم ہے جو عبارت بابعات مین لکھی ہے وہی بہانگرہ مین لکھی ہے پھر بندہ بلکہ وحدہ سے کہا ہے اور پھر جگہ
باے فارسی سے لکھدیا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ بوعلی سینا نے بھی مفردات قانون مین ایسا کیا ہے مثلاً جوز لقسیح
جاے مہلہ وسکون دا ودوزانے معجمہ مین حالات لکھے ہین اور اسی کو حرف جیم مین ذکر کیا ہے اور جو کچھ ایک
جگہ کہا ہے وہی دوسری جگہ بھی کہا ہے بس ایک دوا ہے جسکو دو حرف مین لکھا ہے تو ہم کہینگے کہ شیخ کا کوئی غلطی
کرنا سند نہین ہوسکتا اور ایک دوا کا دو حرفونکے ساتھ کلام الطبا مین آنا دو جگہ تفصیل ذکر کرنے کے لیے
معقول جواب نہین ہوسکتا۔ دو تو مین لکھتے ہین مضر جگر مصلح آن طباشیر ومضر باہ گرم مزاجان مصلح آن طباشیر
ومضر باہ گرم مزاجان مصلح آن کتیرا شہد مین کہتے ہین در عسل مطبوخ کف گرفتہ حرارت وحدت وجلا مکثر بارہ
تیرہ سطر کے بعد جالینوس کے قول مین کہتے ہین چون بپزند تقطیع یابد وقلیل الحدت والجلا گردد اسی وجہ سے بیان
عبارت سے اکثر حسن ترتیب اُٹھ گئی ہے مثلاً قسط مین لکھا ہے مضر مثانہ ہست اگر آنرا مفرد بخورند مصلح
آن بزرالبنج سفید بدل آن نصف وزن آن عاقرقرحا وگویند درج ترک ست ومصلح آن خطمی ست بلکہ انکی تمام
تالیفات تکرار وطوالت مضامین سے پر ہین مثلاً قرابادین مین سفوف کے اندر ایک نسخہ دیوانے کتے کے معالجہ
مین لکھا ہے جسکے اجزا یہ ہین سرطان نہری کیھان بید کندر پودینہ گل مختوم یہی نسخہ فصل وال مین ادویات
کے اندر رکھا ہے کرنجی کو دکن مین سکھکائی کہتے ہین محیط مین شین کے باب مین تمام حالات اُس کے
لکھدیے ہین پھر کرنجی مین بھی وہی عبارت نقل کردی ہے جو شکاکائی مین لکھی ہے۔ گلاجہ مین پورا
حال لکھدیا ہے پھر اُس تمام حال کو لفظاً گیمی مین نقل کیا ہے یہی حال بادرجابت اور بادنگرا مین ہے لقمون
نے تو نہین بتایا کہ دونون ایک ہین مگر حالات سے معلوم ہوجاتا ہے تخم خیارزہ مین لکھا ہے بدل آن



تخم خیار شیرین ازان از وبیخ درم تا دہ درم بدل آن تخم خیار گن گیرن مین لکھتے ہین بطعم شیرین دبطبع سرد و تر بخاصیت
دافع رگت پت بھیر دو چار باتین لکھکر بطعم شیرین دبطبع سرد و بخاصیت دافع رگت پت لکھا ہے موجیٹا مین کہتے ہین
اسم و برول بالجملہ بیر دل ست ابوفانس ہن کہتے ہین وچون عصارہ برگ آن وبیخ آن برآورده خشک کرده بقدر شش
قیراط با ماء العسل بخورانند آگے چلکر کہتے ہین طریق گرفتن عصارہ آن مانند سائر عصارات ست کہ بیخ آنرا کوبیدہ آب
آنرا گرفتہ در آفتاب خشک می نمایند قرص بین کہتے ہین کہ چون در رشتہ ابریشم سرخ منظم ساختہ بر صاحب تپ
تعلیق نمایند صحت بخشند ایک سطر سے کم کے بعد کہتے ہین وتعلیق آن با ابریشم سرخ در رفع تپ موثر بادام تلخ کے بیان
کے بعد کہا ہے مضر امعا مصلح آن شکر بعد اسکے کچھ حالات لکھکر کہتے ہین بادام تلخ مضر امعا و مصلح آن شکر انار ہین کہتے
ہین چون دانۂ آن با آب باران بخورند منع نزف الدم کند وکذا چون پوست آن سوختہ با عسل بر ساغل صدر ضماد کنند
کئی سطرون کے بعد کہتے ہین چون پوست آن سوختہ با عسل آمیختہ بر سفل شکم ضماد نمایند بہ نزف الدم نفع دہد خصی بلیلہ
مین کہتے ہین جہت عرق النسا و مفاصل نافع وضماد آن محلل اورام صلب سوداوی ونافع اوجاع مفاصل وعرق النسا
عجب یہ ہے کہ بعض سنبہ باتین جو بھی دی ہین مثلاً آنبی ہلدی ہین تو ویدون کے مطابق حالات بیان کئے ہین
اور دار چوبہ مین اسکے حالات یونانیون کے مطابق بیان نہین کئے نہ آنبی ہلدی مین یونانیون کے قول کے
مطابق کچھ لکھا ہے (۸) باوجودیکہ عربی وغیرہ کے غیر متعارف رہ الفاظ جو مخزن وغیرہ مین اختیار کرکے دوا کے
حالات بیان کئے ہین چھوڑکر عام متعارف الفاظ اختیار کئے ہین مثلاً لسان الثور کو گاوزبان لکھا ہے اور
خزی السمک کو سرشیم ماہی ہین اور بذر قطونا کو اسبغول مین بیان کیا ہے مگر بعض سہل نامونکو منقول عنہ کے
چھوڑکر مشکل مرادف نام اختیار کئے ہین مثلاً قہوہ مشہور عام لفظ ہے اسکو چھوڑکر بن اختیار کیا اور ساریغ اربعین کو
چھوڑکر کنگبو رسے کا نام سقولو قندر یا یونانی لفظ اختیار کیا اور عصارہ ریوند مشہورہ ریوند ترک کرکے فرفیرا ان اختیار
کیا بجو کے افعال وخواص نسخہ سعید سے نقل کئے ہین مگر جو نام آسان اس کتاب نے اختیار کیا تھا اور وہ بجو ہے
اسکو چھوڑکر زبزب اختیار کیا جسکو اسی کتاب مین بجو کے ضمن مین مرادف الفاظ کی تصریح کے طور پر لکھا ہے ۔
نسخہ سعیدی مخزن کی برابر فارسی زبان مین ایک کتاب ہے نواب محمد سعید خان والی رام پور کے بیٹے
حکیم احمد خان ولد حکیم محمد ناصر خان نے بنائی تھی اور اس مین التزام یہ کیا ہے کہ دوا کو ہندی نام سے
شروع کیا ہے اسکی نقل حکیم صاحب نے محیط اعظم مین مدد لینے کو گرائی بھی تھی چنانچہ بجو کے خواص
وفوائد کو زبزب مین اسی سے اسی کی عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے تختی اور جوڑ توڑ کے حالات بھی اسی سے
لیے ہین اور موسل سانڈے کا بیان بھی سانڈے کے اندر اسی سے لیا ہوگا جسکے بیان کرنے کا ساتھ ہی
مین وعدہ کیا ہے اور پھر کاتب کی غلطی سے نقل سودہ مین یا چھپنے کے وقت کاپی مین قلم انداز ہوگیا
یا خود لینے سے بوجہ سہو القلم کے رہ گیا ۔ اور اور ہین بھی اس سے مضمون لیا ہے وغیرہ وغیرہ مگر محیط مین اس
کتاب کا کہین ذکر نہین کیا شاید اُنکے بیٹے حکیم محمد حسین خان کی معاصرت کی وجہ سے ایسا واقع ہوا ہو
اور اس ذہول کا کوئی ٹھکانا ہے کہ مخزن الادویہ سے بغیر تبدیل عبارت کے بہت سا حصہ نقل کیا ہے
اور اسکی جابجا اتباع کی ہے مگر منقول عنہ کتابون مین اس کا نام درج نہین کیا (۹) بہت سے مشہور نام

چھوڑ دیے ہیں بلکہ بعض نام تو ایسے چھوڑ دیے جسکی وجہ سے محیط ناتمام ہے اور مطلب صاف نہیں ہو سکتا مثلاً کنز میں
کہتے ہیں مصلح آن برنج فارسی اور برنج فارسی کو ساری کتاب میں کہیں نہیں بتایا کہ کیا شے ہے مخزن کے
خاتمے میں بیان کیا ہے کہ برنج فارسی چاول کا نام ہے۔ انھوں نے کنز کا مصلح مخزن سے برنج فارسی
نقل کیا مگر وہ لفظ چھوڑ دیا اگر وہ صرف برنج لکھ دیتے تو ناظر کتاب کو تردد نہ پیدا ہوتا۔ لفاح میں لکھا ہے کہ
بیخ لفاح بیروح سریانی ست بیروح سریانی کو بیروح الصنم کے مقام پر چھوڑ دیا اور یہ نہیں کھولا کہ ان دونوں
میں کیا فرق ہے کیونکہ بیروح الصنم بھی لفاح کی جڑ ہے اور ان بڑ دون میں فرق بھی ہے مجموعہ میں لکھا ہے کہ
مچھو شرو توتیاے سفید کا نام ہے اور توتیاے سفید کا لفظ اپنے مقام پر نہیں بیان کیا بھی ہیں لکھتے ہیں نباستے
ست شبیہ نگیاہ جوالا اور جوالا کا حال نہیں بتایا جو لفظ جوالا کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا ایک مقام پر لکھتے ہیں
پھو بری اسم بلندی ست لیکن بلندی کا اپنے محل پر نام بھی نہیں پٹنہ بچلی میں لکھا ہے کہ بچلائی ترش کی ایک
قسم کا نام ہے مگر کلائی نام اپنے محل پر نہ ملا اور پلی مرغا میں بیان کیا ہے کہ بلیچلی کا نام ہے۔ دوسرا میں
لکھا ہے کنگودی ست کہ در زراعت اُمی شود اور کنگوسی کا اپنے مقام پر ذکر نہیں کلنبک دو چیز کا نام بتایا ہے
ایک ملاگر کا دوسرے لیموے خارگی کا اور لیموے خارگی کو اپنے محل پر نہیں بتایا۔ قرابادین میں حب پیار الکا
میں گولیوں کے نسخے میں بلیلہ تر رکھا ہے خدا جانے کیا ہے کند دوسرے نسخے کی جڑ کا یہ موقع نہیں جیسے بکسرانے
موحدہ کے کسرے سے کہتے ہیں قرابادین میں سفوف حابس خون بواسیر میں گوپی چندن لکھا ہے محیط میں اس کا
ذکر نہیں ترجیح میں قملۃ النسر کا ذکر ہے مگر ادویہ کو نہیں بتایا۔ (۱۰) محیط اعظم میں بعض بعض چیزوں کے بیانات
میں اختلاف بھی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ بہت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہے مثلاً بلوط میں کہتے ہیں کہ مستدیر
قسم کو بش وشاہ بلوط و بلوط الملک کہتے ہیں اور بلوط الملک میں لکھا ہے کہ شاہ بلوط ست وآن قسم بلوط مستطیل ست
کہ مذکور شد اور درمیان میں صرف تین لفظوں کا فاصلہ ہے اور ترجیح میں لکھا ہے کہ تین چیزوں کی ترکیب کا نام
ہے تج تیز پات الائچی سفید اور جاترجات میں بیان کیا ہے کہ ترگندھ تین چیز ہیں جو الائچی سفید اور تیز پات
اور ناگ کیسر کی ترکیب کا نام ہے وجہ اس غلطی کی یہ ہے کہ وہ سنسکرت نہیں جانتے تھے ورنہ ایسا کبھی نہ
لکھتے بلکہ ترگندھ مرکب ہے دو لفظوں سے کہ تر تائے فوقانی اور رائے مہملہ کے کسرہ ون سے تین کے
معنے میں ہے اور گندھ کاف فارسی کے فتح اور نون اور دال مہملہ مخلوط بہا کے سکون سے خوشبودار چیز کے
معنے میں ہے اور جاتر جیم فارسی اور تائے فوقانی مضموم سے چار کے معنے میں ہے بس چار کے مجموعی کا نام تین کے
مجموعی کا کیسے ہو سکتا ہے نگھنٹ پرکاش میں لکھا ہے کہ جاترجات نام ہے ان چار چیزوں کا دارچینی الائچی۔
تیز پات اور ناگ کیسر اسی طرح ترجات نام ہے ان تین چیزوں کا تیز پات دارچینی اور الائچی کا طب میں لکھتے
ہیں کہ ہندی میں بنڈ کھجور کو کہتے ہیں اور بنڈ کھجور میں لکھتے ہیں کہ اسکے افعال و خواص رطب کے قریب ہیں
بندا میں لکھا ہے کہ کساری کا بھی نام ہے اور کساری میں لکھا ہے کہ بندا کساری کے مکان کا نام ہے
نہ خود کساری کا انکی دوسری تالیفات اور محیط اعظم کے بیانات میں بھی بہت تخالف ہے مثلاً رموز اعظم
میں لکھا ہے درل ساندرا (جسکو موسل ساندرا بھی کہتے ہیں) ہے حالانکہ محیط اعظم میں درل کے تحت میں

چھوڑ دیے ہیں بلکہ بعض نام تو ایسے چھوڑ دیے جسکی وجہ سے محیط ناتمام ہے اور مطلب صاف نہیں ہو سکتا مثلاً کندیت
کہتے ہیں مصطلح آن برنج فارسی اور برنج فارسی کو ساری کتاب میں کہیں نہیں بتایا کہ کیا شے ہے مخزن کے
جاننے میں بیان کیا ہے کہ برنج فارسی چاول کا نام ہے۔ انھوں نے کندر کا مصطلح مخزن سے برنج فارسی
نقل کیا مگر وہ لفظ چھوڑ دیا اگر وہ صرف برنج لکھ دیتے تو ناظر کتاب کو تردد نہ پیدا ہوتا۔ لفاح میں لکھا ہے کہ
بیخ لفاح بیروج سربانی ست بیروج سربانی کو بیروج الصنم کے مقام پر چھوڑ دیا اور یہ نہیں کھولا کہ ان دونوں
میں کیا فرق ہے کیونکہ بیروج الصنم بھی لفاح کی جڑ ہے اور ان بڑ دن میں فرق بھی ہے تحفہ میں لکھا ہے کہ
پچوشہ توتیاے سفید کا نام ہے اور توتیاے سفید کا لفظ اپنے مقام پر نہیں بیان کیا بھی ہیں لکھتے ہیں تباستے
ست شبیہ بگیاہ جوالا اور جوالا کا حال نہیں بتایا جو لفظ جوالا کے ساتھ لکھا جانا چاہیے تھا ایک مقام پر لکھتے ہیں
چوبری اسم بلندی ست لیکن بلندی کا اپنے محل پر نام بھی نہیں پایہ بچلی میں لکھا ہے کہ بچلائی ترنجش کی ایک
قسم کا نام ہے مگر کلائی نام اپنے محل پر نہ ملا اور بلی مرغا میں بیان کیا ہے کہ بلبچلی کا نام ہے۔ دوسرا میں
لکھا ہے لکڑی سنگ در زراعت رامی شود اور لکڑی کا اپنے مقام پر ذکر نہیں لکھا ہے دو چیز کا نام بتایا ہے
ایک مالا گر کا دوسرے لیمو ہے خارگی کا اور لیمو ہے خارگی کو اپنے محل پر نہیں بتایا۔ قرابادین میں حب پیاسا لگا
میں گولیوں کے نسخے میں بلبلہ صفر لکھا ہے خدا جانے کیا ہے کہ دوسے نسخے کی جڑ کا یہ موقع نہیں جسے بکسرا ہے
موحدہ کے کسرے سے کہتے ہیں قرابادین میں سفوف حابس خون بواسیر میں گوپی چندن لکھا ہے محیط میں اس کا
ذکر نہیں ترنج میں قملۃ النسر کا ذکر ہے مگر اسکو نہیں بتایا۔ (۱۰) محیط اعظم میں بعض بعض چیزوں کے بیانات
میں اختلاف بھی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ بہت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہے مثلاً بلوط میں کہتے ہیں کہ مستدیر
قسم کو بش و شاہ بلوط و بلوط الملک کہتے ہیں اور بلوط الملک میں لکھا ہے کہ شاہ بلوط ست و آن قسم بلوط مستطیل
کہ مذکور شد اور درمیان میں صرف تین لفظوں کا فاصلہ ہے اور ترنج میں لکھا ہے کہ تین چیزوں کی ترکیب کا نام
ہے ترنج تیزبات الائچی سفید اور جاتربات میں بیان کیا ہے کہ ترگندھ کہتے ہیں جو الائچی سفید اور تیزبات
اور ناگ کیسر کی ترکیب کا نام ہے وجہ اس غلطی کی یہ ہے کہ وہ سنسکرت نہیں جانتے تھے ورنہ ایسا کبھی نہ
لکھتے حالانکہ ترگندھ مرکب ہے دو لفظوں سے کہ تر تائے فوقانی اور رائے مہملہ کے کسرہ دن سے تین کے
معنے میں ہے اور گندھ کاف فارسی کے فتح اور نون اور دال مہملہ مخلوط بہا کے سکون سے خوشبودار چیز کے
معنے میں ہے اور جاتر جیم فارسی اور تائے فوقانی مضموم سے چار کے معنے میں ہے بس چار کے مجموعی کا نام ترنج کا
مجموعی کا کیسے ہو سکتا ہے گمنت پرکاش میں لکھا ہے کہ جاترجات نام ہے ان چار چیزوں کا دارچینی۔ الائچی۔
تیزبات اور ناگ کیسر اسی طرح ترجات نام ہے ان تین چیزوں کا تیزبات دارچینی اور الائچی کا رطب میں لکھتے
ہیں کہ ہندی میں بندکھجور کو کہتے ہیں اور بند کھجور میں لکھتے ہیں کہ اسکے افعال و خواص رطب کے قریب ہیں
بندا میں لکھا ہے کہ کساری کا بھی نام ہے اور کساری میں لکھا ہے کہ بندا کساری کے مکان کا نام ہے
نہ خود کساری کا انکی دوسری تالیفات اور محیط اعظم کے بیانات میں بھی بہت تخالف ہے مثلاً رموز اعظم
میں لکھا ہے درل ساندا (جسکو موسل ساندا بھی کہتے ہیں) ہے حالانکہ محیط اعظم میں درل کے تحت میں

جو حال بیان کیا ہے اُسکو سانڈے سے کوئی تعلق نہیں اور رموز اعظم میں لکھا ہے جو اکھار بورہ ارمنی کے قبیل سے
ہے اور خود لفظ جو اکھار میں بیان کیا ہے کہ جے کے درخت کا کھار ہے قرابادین اعظم میں لبوب کبیر کے پہلے نسخے
میں مغز حبۃ الخضرا لکھا ہے اور تین نام لکھکر مغز حب البطم لکھا ہے محیط میں کہا ہے حب البطم حبۃ الخضرا ہست اور
حبۃ الخضرا میں دونوں میں وصفی فرق بتایا ہے نہ نوعی یعنی درخت بطم کا پھل سخت اور خشک ہوجاوے تو اُسے
حبۃ الخضرا بولتے ہیں اور جب بہت خشک ہوجائے تو حب البطم کہتے ہیں قرابادین اعظم میں لکھا ہے کہ سقمال
شورہ وناسہ تولہ معمول ست محیط میں ہے مقدار شربت آن نیم درم ۔ رموز اعظم میں لکھا ہے کہ مرغ حق گو کو
جھانبل کہتے ہیں اور محیط میں بیان کیا ہے کہ یہ قمری کا نام ہے اور ہندوستان میں ہر واقفکار شخص یہ جانتا
ہے کہ جھانبل اور قمری میں نوعی فرق ہے اور مرغ حق گو ایک نیسرا پرند ہے جس کو ہندوستان میں گھر پھوڑا
بولتے ہیں اور محیط میں لکھا ہے کہ لنگورے کی طب میں کوئی منفعت نہیں اور رموز میں مولوی نور الاسلام کی بیاض
سے مرض صرعہ کے لیئے اُسکی ایک پر نفع ترکیب نقل کی ہے بلکہ اُنکی دوسری کتب کی بھی یہی حالت ہے کہ
ایک ہی کتاب میں اختلاف ہے چنانچہ قرابادین اعظم میں دیوانے کتے کے کاٹنے کے لیے سفوف لکھا ہے
جس میں سرطان نہری ہے اسکی مقدار خوراک دو درم بتائی ہے اسی نسخے کو دوائی میں لکھا ہے اور مقدار
خوراک تین درم بیان کی ہے قرابادین میں حب السلاطین کے دوسرے نسخے کی مقدار خوراک چنہ گولی تک
لکھی ہے اور اکسیر اعظم میں نو گولی تک تحریر ہے محیط میں لکھا ہے کہ گھنگچی کا کھلانا سمیت کی وجہ سے جائز نہیں
اور رموز میں لکھا ہے کہ عورت کو بانجھ کرنے کے لیئے تین دن تک ساڑھے چار ماشہ روز گھنگچی کا سفوف
کھلانا مفید ہے اور اکسیر اعظم میں تقطیر بول کے علاج میں لکھا ہے ہزار دانہ جسکو بھوی آنولہ اور مشکدانہ
بھی کہتے ہیں محیط میں تینوں کو علحدہ علحدہ بتاتا ہے اور تینوں غیر غیر ہیں (۱۱) جو دوائیں ایسی ہیں کہ
مخزن الادویہ کی تالیف کے وقت حقائق اشیا کی زیادہ چھان بین نہو سکنے کی وجہ سے اُنکی تحقیقات پوری پوری
نہو سکی تھی اور اب اُنکی حقیقت حال پر خوبی اطلاع ہوگئی ہے جیسے عنبر کافور [illegible] بادروشو گران
مقناطیس اور سنا اور زرانفہ وغیرہ اُنکے متعلق وہی دقیانوسی باتیں مخزن وغیرہ سے نقل کردی ہیں (۱۲)
بہت کم تقلید کو چھوڑ کر اس عام مروجی غلطی کے رفع کرنے میں تحقیق کی طرف توجہ کی ہے مثلاً سنکونا ایک درخت ہے
جسکا جوہر کونین ہے اسکی چھال کو تقویت وغیرہ کے لیے ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں اسکو سنکونا بارک کہتے ہیں مخزن کے
مولف سے اتنا سہو ہوا کہ سنکونا کو چھوڑ کر صرف برک لکھدیا فارسی اس زمانے میں محیط اعظم میں بھی لکھا گیا
کیکر اور ببول میں بہت فرق ہے اُنھوں نے مخزن کی تقلید سے دونوں کو ایک ہی لکھا ہے انگریزی ناموں
کے لکھنے میں اور بھی بہت غلطیاں کی ہیں ایک برگ ہی پر کیا موقوف ہے مثلاً روڈز میں واو کے بعد دال
مہملہ لکھی ہے اور یہ صحیح نہیں واو کے بعد زاے معجمہ ہے یہ گلاب کے پھول کا نام ہے اور کتیرے کا انگریزی
نام ٹراگاکانتھ بکسر تاے فوقانی ہندی وفتح راے مہملہ والف وفتح کاف فارسی والف وفتح کاف
والف وسکون نون وفتح تاے فوقانی ہندی وتھاے ہا لکھا ہے حالانکہ صحیح اس طرح ہے
گم ٹریگے کینتھ بفتح کاف فارسی وسکون میم وکسر تاے ہندی وکسر راے مہملہ وسکون یاے



تحتانی مجہول و بکسر کاف فارسی و سکون یائے تحتانی مجہول دوم و کسر کاف عربی و سکون نون و سکون تائے فوقانی مخلوط
التلفظ بہا جیسا کہ فرنسس جان سن کی لغت کی کتاب میں مذکور ہے اور ریوند چینی کو انگریزی میں رُو بَرب کہتے ہیں
اور دونوں جگہ بائے موحدہ ہے آپنے آخر میں تائے فوقانی ہندی لکھی ہے جو ز بوا ہیئے جائے چپل کا انگریزی نام
نٹ مگس بفتح نون و کسر بائے موحدہ و سکون تائے فوقانی ہندی و فتح میم و سکون کاف فارسی و سین مہملہ لکھا
ہے حالانکہ صحیح نٹ مگ بفتح نون و کسر تائے ثقیل و فتح میم و سکون یائے تحتانی و کاف فارسی موقوف ہے جیسا
کہ فاربس کی لغت کی کتاب میں جائے جپل کے تلے لکھا ہے (۱۳) کہیں بالکل خلاف لکھ دیا ہے مثلاً دار شکنہ
کی نسبت کہتے ہیں کہ اسکا نام انگریزی میں کاسٹک ہے حالانکہ انگریزی میں کاسٹک مطلق جلانے والی چیز کے
معنے میں ہے اور چاندی کے تیزاب کو بھی کہتے ہیں دال چکنہ کا تو وہاں ذکر بھی نہیں اگرچہ یہ بھی جلانے والا ہے
اور اسوجہ سے کاسٹک میں داخل ہو سکتا ہے بجی میں کہا ہے کہ اسکو انگریزی میں القلی اور سوڈا کہتے ہیں حالانکہ
سوڈا کھار دار چیز ہے جو بجی میں پائی جاتی ہے بجی کا نام نہیں البتہ بجی کا اطلاق القلی پر ہوتا ہے جیسا کہ
فاربس کی لغت کی کتاب میں مذکور ہے اور نوشادر میں لکھا ہے کہ اسکو انگریزی میں امونیا کہتے ہیں حالانکہ
امونیا ایک اور چیز ہے اور نوشادر مرکب ہے جسکی کیمیائی ساخت میں نائٹروجن اور ہیڈروجن دو ہو کر
پائی جاتی ہیں اسی لغت کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ نوشادر کا نام سال امونیا بفتح سین مہملہ و سکون الف
و لام موقوف و کسر الف و لیے مجہول و ضم میم مجہول و نون مکسور و یائے تحتانی مفتوح و سکون الف ہے
اور بجائے الف کے کاف تازی ساکن سے بھٹے سال کونیک بھی آیا ہے اور توتیا میں لکھتے ہیں اسکا انگریزی
نام سلفیٹ آف کاپر ہے اور اسکو سنگ بصری بھی کہتے ہیں یہ غلطی ہے سلفیٹ آف کاپر کا اطلاق نیلے تھوتھے
پر ہوتا ہے توتیا اگرچہ اس وجہ سے کہ نیلے تھوتھے پر بھی اطلاق آیا ہے سلفیٹ آف کاپر ہے مگر سنگ بصری
سلفیٹ آف کاپر نہیں اسکا نام ٹُٹی بفتح تائے ثقیل اول و کسر تائے ثقیل دوم و یائے معروف ہے ساتھر
میں کہا ہے کہ وہ دوائے ہندی ہے اس سے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ اور ممالک میں پیدا نہیں ہوتی کیونکہ انکا طرز تحریر
یہ ہے کہ جہاں ایسا لکھتے ہیں وہاں یہی مراد ہوتا ہے حالانکہ ہندی میں ساتھر و سا تھل صعتر کو کہتے ہیں صعتر
میں خود بھی ایسا لکھا ہے ساتھر میں یہ کہنا چاہئے تھا کہ یہ ہندی نام صعتر کا ہے سہل دو دافع بلغم کہنے کی کوئی
حاجت نہ تھی سا ایک جگہ کہتے ہیں کہ گجت پوستہ ست کہ بفارسی ساغری نامند اور یہ غلط ہے ساغری اور سغری
سین کے فتح اور غین معجمہ کے سکون سے فارسی زبان کا لفظ نہیں ترکی کا ہے چنانچہ نفائس اللغات
میں اسکی تصریح موجود ہے پلاس میں کہتے ہیں کہ اسکو ہندی میں ڈھاک اور ٹیسو اور پلہ وغیرہ کہتے ہیں
اور اس میں غلطی ہے کیونکہ پلہ فارسی کا لفظ ہے۔ خسرو کہتا ہے ؎ پنجہ کشادہ گل لال پلہ ٭ غرق بخون
ناخن شیر پلہ ٭ نے غلطم نائد و نے نیم خام ٭ چو چیزے ازان مشک دگر خون تمام ٭ دعواج میں کہتے ہیں
کہ بارہ سنگھے کا نام ہے حالانکہ کتب لغت سے گھتے اور بھیڑیے اور گیدڑ کی مادہ کی آواز و کے معنے میں ثابت
ہے محیط میں کسی مقام پر کبود کے معنے سرخ مائل بسیاہی بیان کئے ہیں جسکو ہندوستان میں اودا
کہتے ہیں اور برہان قاطع وغیرہ کتب لغات سے نیلگون کے معنے میں ثابت ہے خود انھوں نے بھی

تیلو فر میں لکھا ہے کہ لیلا کبود کے معنے میں ہے مگر آگی پہلی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ محیط میں وہ جہاں کبود کا لفظ لو…
ہیں وہاں اودا مقصود ہے چنانچہ جو ہیں سفید و سرخ کے بعد لکھتے ہیں کہ بعض قسم سوم آن نیل بسیاہی یعنی کبو…
نوشتہ اند۔ طوطیا کو معرب توتیا کا بتایا ہے اور توتیا کو دودیا کا معرب لکھا ہے اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہے
لفظ معرب میں تعریب جاری کرنا کہیں سنا اور دیکھا نہیں گیا اور کہتے ہیں کہ گھگوا الو کا نام ہے اور یہ صحیح نہیں
گھگوا اور الو میں نوعی فرق ہے گھگو چھوٹا سا جانور ہے اور اُسے لوگ منحوس نہیں سمجھتے الو کو منحوس جانتے
ہیں۔ الو کوے سے بڑا ہوتا ہے اور اسکو مار لیتا ہے گھگو کوے کے قد و نہیں بلکہ کچھ اُس سے چھوٹا ہوتا ہے
آواز میں بھی دونوں کی فرق ہے رات کو نکلنے اور دن کو نہ نکلنے میں دونوں برابر ہیں۔ قرابادین اعظم میں
ایک جگہ ذراریح کو علی کو چک لکھا ہے اور یہ صحیح نہیں بلکہ آگی ہندی زبان میں بھونرے کو کہتے ہیں آگی
کو چک کا اطلاق ذراریح پر کرنے لگا اسلیئے کہ یہ کیڑا بھونرے سے چھوٹا ہوتا ہے اور علی کو چک سے زیاد…
کی رو سے کیا نکل سکتی ہے تحفہ سعید میں لکھا ہے علی کو چک اسم ذراریح ست حکیم صاحب نے شاید کو…
کتاب کی اتباع کی ہے محیط میں زباد کے اندر لکھا ہے کہ اسکو ہندی میں سیدا و مشک بلائی کہتے ہیں اور
وہ عطریات کی قسم سے ایک سیال چیز ہے اور مشک بلائی میں کہتے ہیں کہ زباد کا نام ہے حالانکہ زباد یعنے
سیدا اور مشک بلائی میں فرق ہے مشک بلائی وہ جانور ہے جس سے زباد نامی خوشبودار رطوبت نکلتی ہے
انجمن آرائے ناصری میں لکھا ہے زباد بضم اول کے فتحہ سے خوشبودار سیال ہے جو گربۂ زبادہ سے کہ جنگلی
بلی ہے حاصل کرتے ہیں اور منتہی الارب میں بھی لکھا ہے کہ زباد ایک قسم کی خوشبودار چیز ہے۔ ہیش بہار کو
طیلا فیون کا نام بتایا ہے حالانکہ طیلا فیون میں … کا نام لکھا ہے اور ہیش بہار حی العالم کا نام ہے
شاید طیلا فیون طیلیفیون کی جگہ لکھ گئے ہیں جو حی العالم ایک قسم کا نام ہے۔ کرالرے اندر جوکے درخت
کا نام ہے آپ نے اسکو اس درخت کی چھال کا نام بتایا ہے (۴) جو دیکھا علمی اور کتابی ایسے الفاظ جو اطبا
میں زیادہ اور دوسرے طبقے میں کم مشہور تھے چھوڑ کر مشہور عام لفظ کے ساتھ دوا کے ذکر کو شروع
کرنے کا التزام کیا ہے مگر بے ضرورت اسکا اختلاف بھی کیا ہے جیسے تاریخ کے حالات کو اس لفظ میں تو نہیں لکھ…
ترمبٹ ثابن میں لکھا ہے اس کتاب میں زیادہ تر وہ لوگ دیکھینگے جو ڈاکٹر نہیں اور ڈاکٹر اگر دیکھینگے تو وہ ط…
یا مذہجا وغیرہ کے موجود ہوتے ڈاکٹری کا لفظ اس میں کب دیکھینگے اگر اس میں وہ دیکھینگے تو ہندی یا فارسی
یا عربی لغت کا لفظ دیکھینگے (۵) بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ جو سابقہ بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے
فلاں ذریعہ سے تحقیق کرکے محیط اعظم میں لکھی ہیں مگر محیط میں انکا پتہ نہیں مثلاً انہیں سے ایک … ست ہے انہوں نے بزبا…
میں کہا ہے کہ سانٹھی جڑ گرم و خشک ہے بواسیر اور تلی کو نافع ہے قوت باہ بڑھاتی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ سنسکرت میں جس
چیز کا نام ہے اُسے پنجابی میں … ست اور … سانٹ کہتے ہیں مگر انکو یہ مفصل حال معلوم نہ تھا یہ بھی … دیکھنے کے قابل ہو کہ
سانٹھ میں کچھ نہ لکھا اور خود اُس چیز کا نام جو سنسکرت میں ایک … کا (۶) اکثر دوائیں میں منتشر و مختلف اقوال بیان کئے ہیں … طب
الجھ جاتا ہے منتشر اور صاف بات بغیر اپنی بیرونی اور ذہنی معلومات کے مشکل سے ہاتھ آتی ہے مثلاً ریوند میں دیکھو اور کہا ہے زنبق …
آزاد و انار اندوان … سفید ست … سفید ست در حق ہمین ست خواہ سفید باشد یا زرد و گویند کہ اغیر سوسن

ابیض ست وغیر یاسمین ست اور سوسن میں دیکھو تو اور زیادہ انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس عبارت سے کہ گفتہ
کرفتا در قول شیخ عام تراز آن ست کہ قثا یا فتہ باشند لہذا تخم خیارین نگویند مطلب نہیں نکل سکتا جب تک
یہ نہ معلوم ہو کہ خیار کا اطلاق قثد اور قثا دونوں پر ہوتا ہے (قثد کو فارسی میں خیار بادرنگ اور ہندی میں کھیرا
اور قثا کو فارسی میں خیار زہ اور ہندی میں ککڑی کہتے ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ دونوں کے بیج تخم خیارین کہلاتے
ہیں یعنی انکی مثال ہے اور یہ منشا ایک جگہ سے واضح ہوتی ہے انکی تحریرات میں بعض جگہ ایسا ابہام ہے کہ اصل حال
نہیں کھل سکتا جیسے رازی میں کہتے ہیں قسمے از ہوفاریقون ست و بقول بعضی رازی رومی ہوفاریقون ست
پھر کہتے ہیں کہ گیلانی گوید کہ رازی دو قسم ست فارسی و رومی پھر کہتے ہیں کہ رازی رومی را ہوفاریقون مذکور
کردہ ہوفاریقون میں کہا ہے کہ ابن جزار نے جانے سے رازی رومی کہا ہے غلطی کی ہے حالانکہ رازی میں
اس بات کو بتلانا چاہئے تھا اور گیلانی نے جو رازی رومی کو ہوفاریقون کہنے کی نسبت کہا ہے کہ لیس کذلک
یہ بات ذہن میں کھولدینا چاہئے تھی (۱۷) یہ کتاب جب میں انکو سناتا تھا تو انھوں نے اسوقت بعض مفرد دواؤں کی
نسبت جو کچھ زبانی بیان کیا تھا محیط میں دلیا نہیں مثلاً آکا ہولی کو اندھا ہولی اور اوندھا ہولی بتایا تھا
محیط میں دونوں کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے اور اشنان کو چوکہ بتایا تھا محیط میں لکھا ہے کہ اشنان ایک گھاس
ہے بے برگ جسکو ہندی میں کنول کہتے ہیں اور چوکہ ایک جڑ ہے جو کندش بھی کہلاتی ہے جڑ جیسے سرکو
حرز غرب بتایا تھا محیط میں کہیں اسکو تیزک نام ہے کہیں اسکی تردید کی ہے۔ جل پیپل کو اسپابوشہ بتایا تھا
محیط میں لکھا ہے کہ اسپابوشہ کبن کا نام ہے اور جل پیپل کو اور چیز تحریر کیا ہے۔ فرنوب کی نسبت کہا تھا کہ جنگلی
ببول کی قسم سے ایک درخت ہے یا اسکی پھلی ہے مگر محیط سے اور چیز ثابت ہوتی ہے زنگی دارو کو کہا تھا
کہ جنگلی لسن ہے مگر محیط میں زنگی دارو کا مجہول الماہیت ہونا تسلیم کیا ہے فقر الیہود کی نسبت کہا تھا کہ
سلارس ہے اور محیط میں سلارس کو میعہ لکھا ہے کدم کو قدم بتایا تھا محیط میں نہیں کہا فردوس کو گلگندی
ولایتی کہا تھا محیط میں ہے بقول بعض آنرا سندی گویند و حقیقت غیر آن ست (۱۸) کہیں بالکل سرسری
اور غیر محققانہ لکھا ہے مثلاً یخ کی تعریف میں کہا ہے کہ سردی سے جما ہوا پانی ہے اور مزاج و افعال میں
برف کی طرح ہے اور برف کی کچھ حقیقت و تعریف بیان نہیں کی محققین کے نزدیک یخ اور برف میں فرق
ہے جب کڑاکے کا جاڑا پڑتا ہے تو پانی جم جاتا ہے یہ برف ہے اور پانی کی بھاپ جم جائے تو وہ یخ ہے یعنے
پالا ہے اور طرفہ یہ ہے کہ تنکار یعنے سہاگے میں مخزن سے جو کچھ نقل کیا ہے اس سے یخ اور برف میں رنگ
اور صورت کا بھی فرق ثابت ہوتا ہے اور فرفیون کی اصلاح اور کافور کی شناخت کے ذکر میں بھی یخ
اور برف کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے (۱۹) ایک شی کی تعریف اگر کئی مقام پر آگئی ہے تو وہ مختلف عنوان اور طرز سے
ہے جس سے مطلب ذہن نشین نہیں ہو سکتا اسی قبیل سے ہے یہ کہ اقاقیا میں لکھا ہے عصارہ کہ ثمر
نخج شو کہ مسمی بہ قرظ ست و قرظ ثمر سنط ست کہ آنرا بمصری شوکہ ام غیلان و بفارسی خار مغیلان و بہندی
ببول و کیکر نامند پھر آگے چلکر لکھا ہے عصارہ نوعی از ام غیلان کہ قرظ نامند قرظ میں کہتے ہیں کہ بمصری سنط
و صنط و بہندی سلی و ببول کی پھلی گویند و آن ثمر نوعی از مغیلان ست۔ سنط میں لکھا ہے کہ عربی درخت

قرظ دست اور صنط مین کہا ہے کہ قرظ و سنط بیز نا سند اور شوکہ مصر مین بیان کیا ہے کہ ثمر قرظ ہے ان عبارتون
مین کہین قرظ ببول کی پھلی ثابت ہوتی ہے کہین خود ببول کا پیڑ اور سنط کہین ببول کا پیڑ ثابت ہوتا ہے کہین
ببول کی پھلی پس قرظ و سنط مرادف بھی ثابت ہوتے ہین اور غیر غیر بھی (۲۰) کہین تعریف مجہول شے کے
ساتھ بیان کی ہے جیسے ریحان مین کہتے ہین برگ آن شبیہ برگ آلو اور آلو مین اسکے نمون کا حلیہ نہین لکھا نہ
آلوئے بخارا مین نہ آلوے فرنگ مین اور یہ بھی نہین بتایا کہ اسکے پتے آلو بخارا کے مشابہ ہین یا آلوے فرنگ کے
علی الاطلاق لفظ آلو لکھا ہے اس صورت مین ریحان کا حلیہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے (۲۱) ایک ہی لفظ کو
کہین ایک زبان کا بتا دیا کہین دوسری زبان کا لکھدیا مثلاً نون کے باب مین لکھا ہے ناز بو فارسی
مین ریحان کا نام ہے اور ریحان مین بیان کیا ہے کہ ریحان کو ہندی مین ناز بو و نگند بابری و تلسی کہتے
ہین اور لہسن کے ذکر مین کہا ہے کہ ایک پودا لہسن کو عربی مین موسیر کہتے ہین اور اسقوردیون بھی جنگلی یا پہاڑی لہسن کے تخم
مین لکھا ہے کہ اسکو شیرازی یا فارسی مین موسیر بولتے ہین۔ یاقوت کے بیان مین کہتے ہین کہ نیلے رنگ والے کو فارسی مین نیلم اور
ہندی مین نیلم کہتے ہین اور نیلم مین کہا ہے کہ یہ نام ہندی ہے اسی عالم سے ہے یہ بات کہ غرائب زروع مین کہتے ہین کہ زغن و
زاغچہ زبان فارسی مین ایک قسم کے چھوٹے کوے کا نام ہے جس کی چونچ اور پاؤن سرخ ہوتے ہین اور زغن
مین کہا ہے کہ فارسی مین حداۃ کا نام ہے اور حداۃ مین کہا ہے کہ فارسی مین اسکو غلیواز اور زغن اور
ہندی مین چیل کہتے ہین جریرہ کی نسبت لکھتے ہین کہ فارسی کا لفظ ہے حالانکہ حاے حطی فارسی مین نہین
آتی (۲۲) بعض دوائی کی مقدار خوراک مجہول وزن مین لکھی ہے اگر یہ عربی یا یونانی کے ہوتے
تو پھر بھی زیادہ تکلیف نہوتی کیونکہ کتب لغت وغیرہ کی تلاش سے پتہ لگ جاتا انھون نے تو سنسکرت کے
ایسے غیر مشہور وزن لکھدیے ہین جن کا پتہ بڑی بڑی کتب سے بمشکل لگتا ہے مثلاً بسکھپرے مین
لکھتے ہین ورق سفیداں بقدر تخم نشک باہم وزن شکر سفید و شیر گاو نوشیدن خوب است چنتامنی مین جو سنسکرت
کے لغات کی کتاب ہے لکھا ہے کہ نشک نون کے کسرے اور شین معجمہ کے سکون اور کاف موقوف سے
ایک وزن ہے جو ایک سو آٹھ سورن کا ہوتا ہے اور ایک سورن سولہ ماشہ کا بکا مین ہندوؤن کا وزن
پل لکھدیا ہے اور اس کا حال نہین بیان کیا پل ایک چھٹانک کا وزن ہے (۲۳) انھون نے منقول عنہ
سے کہین بعینہ عبارت نقل کردی ہے صحت ہو یا غلطی یا مسامحت ترمیم و تصحیح نہین کی ہے مثلاً لکھتے ہین
زنجار بفتح اول معرب زنگاست یہ بعینہ مخزن کی عبارت ہے اور غلطی یہ ہے کہ حرف اول مکسور ہے
نہ مفتوح کیونکہ فعلال حرف اول کے فتحہ سے رباعی مضاعف سے مخصوص ہے اور جگہ جائز نہین مثلاً
خلخال اور صلصال اور کہین عبارت منقول عنہ کا کوئی لفظ بدل بھی دیا ہے مثلاً مخزن مین بیان کیا ہے
کہ قمری ایک مرغ ہے فاختہ سے چھوٹا محیط اعظم مین لکھا ہے مرغے ست از فاختہ بزرگتر اور فرفیون مین
لکھا ہے وکہنہ آن سرخ رنگ اشقر بود یہی الفاظ مخزن کے ہین ان لفظون مین مسامحت ہے کیونکہ اشقر
خود ایسے سرخ رنگ کو کہتے ہین جس مین زردی و سیاہی ہو پس لفظ سرخ بیکار ہے اشقر کو نکالکر سرخ
مائل بزردی و سیاہی لکھنا چاہیے تھا اور بے فائدہ تجرید کا قائل ہونا فضول ہے۔ انقود مین کہ نون کے

ساتھ ہے مخزن سے نقل کیا ہے اسم فارسی و ترکی تمام سست حالانکہ خیال نہین کیا کہ زبان فارسی مین قاف کب پایا جاتا ہے مخزن مین لکھا ہے قرمز لغت رومی ست دگفتہ اند لغت ترکی ست محیط مین بعینہ یہ عبارت نقل کردی ہے اور یہ غلطی ہے بلکہ قرمز کرم کز کا معرب ہے کرز کاف کے فتح اور زا سے ہوز کے سکون سے کم قیمت ریشم ہے جسکا معرب قز ہے اور کرم کیڑے کو کہتے ہین کرم کز کے معنے وہ کیڑا جس سے ریشم کو رنگتے ہین اس کا معرب قرمز ہوا بعد تخفیف کرکے دوسرے قاف کو گرادیا قرمز ہوگیا سراج اللغات مین اسی طرح لکھا ہے مخزن مین لکھا ہے کہ ابدقان ہندی کا نام ہے آپنے بھی ایدع کے ابدا ابدقان ہندی کے معنے مین لکھا ہے بعد اسکے ادیس اور ابدقون لکھا ہے حالانکہ ابرقان زبان معلوم ہے جیسا کہ گیلانی نے شرح قانون مین لکھا ہے ارقان وارقون و ورقان وابرقان وفقرلیان وبرنادیر نام سب ہندی کے نام ہین بلبل کے رنگ کے متعلق مخزن سے نقل کیا ہے کہ سبز رنگ ہوتا ہے حالانکہ یہ غلطی ہے بعکس رنگ ہوتا ہے (۲۴) انھون نے ہندی دوائین جس قدر لکھی ہین خود ہندی کتابون سے نہین لین بلکہ یونانی طبیبون کی کتابون سے نقل کیا ہے جسکا مجھکو خوب علم ہے گو بعض دوائین ہین جیسے قنبی وغیرہ مین کتاب دھنتری کا نام لیا ہے مگر خود ان کتابون کو وہ کام مین نہین لائے ہین اسلئے کہ دھنتری جسکا صحیح نام دھنونتری ہے زبان سنسکرت مین ہے یہی وجہ ہے کہ بعض دواؤنکی حقیقت اصلی طور پر نہین بیان کی گئی جیسا کہ کتب وید ک مین مذکور ہے اگر اس باب مین وہ تنہا تذکرۃ الہند کے متبع ہوتے تب بھی اشتباہ اور اختلاف نہین پڑتا یا کم پڑتا اگرچہ تذکرۃ الہند سے نقل کیا مگر دوسری کتب سے بیانات کو جو دخل دیا اس سے دوا کی حقیقت نفس الامری پر پردہ پڑ گیا مثلاً زرنب مین مخزن سے نقل کیا ہے کہ اسکو ہندی مین براہمی اور سپیتی اور اسکی ایک قسم کو منڈوک پرنی اور براہمی کہتے ہین اور اسکے درخت کا نام تالیس اور پتون کا نام تالیسپتر ہے یعنی پتے زرنب ہین اور تالیسپتر مین تمام بیان کتب وید ک کے مطابق تذکرۃ الہند سے نقل کرکے انتا اور لکھدیا کہ صاحب مخزن اسکو زرنب بتاتا ہے۔ حالانکہ برہمی یا براہمی اور تالیسپتر مین فرق ہے وید ک کے تمام نسخون مین جدا جدا بتایا ہے اور سپیتی لفظ بھی غلط ہے سنکھ پُشپی صحیح ہے۔ ماکھم پرنی جنگلی ارد اور مدگ پرنی جنگلی مونگ کو کہتے ہین مگر محیط سے یہ بات ثابت نہین ہوتی (۲۵) اکثر دواؤنکے بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ انکی حقیقت نفس الامری متحقق نہوئی بلکہ اسکی اصلیت مین شبہ رہا مثلاً کرڑا مین بڑے شد و مد کے ساتھ تحقیق کیا ہے کہ درخت اندرجو تلخ کی چھال ہے اور اندرجو مین بھی کالا کرڑا کی نسبت ثابت کیا ہے کہ کڑوے اندرجو کا درخت ہے مگر کرڑا مین تمام حال بیان کرنے کے بعد اتنا فقرہ اور لکھدیا ہے کہ اخال یا ادو مانند اندرجو ست اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندرجو کے درخت اور کرڑا مین فرق ہے اور دونون غیر غیر ہین کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ مین ضرور ہے کہ آپس مین کسی ایک وجہ سے باہم شریک ہون اور کسی دوسری وجہ سے باہم جدا ہون مثلاً حقیقت مین مختلف ہون اور صفت مین مشترک

یا بالعکس اور اگر دونون مین کسی طرح کی غیریت ہو گی تو تشبیہ باطل ہو جائیگی کیونکہ تشبیہ کو دو چیزین غیر چاہئین
اسی قبیل سے ہے یہ بھی ارجیفہ مین کہتے ہین، اسبرک کا نام ہے کچھ آگے چلکر کہتے ہین وگفتہ کہ آن کذریت
حالانکہ اسبرک اور زریر دونون ایک چیز ہین اردو مین لکھتے ہین بعضے بالون دکندو و بوے مادران را
گفتہ و بقول گیلانی اطباست بوے مادران اور اطبا دونون برنجاسف کے نام ہین (۲۶) ایک ہی دوا کے
باب مین محیط مین ایک کتاب کی تقلید کی ہے اور دوسری تالیف مین دوسرے مصنف کی کتاب کی مثلا
قرابادین مین لکھا ہے کہ ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک کالے پھل کا جوشاندہ درد معدہ کا بارد کے رفع
کرنے کے لئے صاحب تحفہ کا مجرب ہے اور محیط مین خاص اس کام کے لئے مخزن کی تقلید سے ساڑھے
تین ملتنگا سے پھل کا جوشاندہ مجرب لکھا ہے بلکہ کالے پھل کی مقدار خوراک ساتھ ماشہ سے زیادہ بتائی
ہی نہین محیط مین لکھا ہے کہ کندر کی مقدار خوراک پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک ہے
اور قرابادین مین دال بھلم کے باب مین کہا ہے کہ کندر ساڑھے چار ماشہ پانی مین بھگو کر ہر روز صبح کو نہار
نسیانسیان کے لئے مجرب ہے (۲۷) ایک جگہ تو کہا ہے کہ یہ چیز فلان قوم کے نزدیک گرم ہے اور دوسری
جگہ بتایا ہے کہ اُس قوم کے نزدیک سرد ہے مثلا کافور مین لکھا ہے کہ دیدون کے نزدیک گرم خشک
ہے اور دوسری جگہ لفظ کپور مین لکھا ہے کہ دیدون کے نزدیک سرد ہے اسی قبیل سے ہے یہ جو
پارے مین کہتے ہین کہ دیدون کے نزدیک سرد و تر ہے اور سیماب مین لکھتے ہین کہ دیدون کے
نزدیک معتدل ہے اسی لئے تمام امراض مین نفع آتا ہے (۲۸) بعض نامون کو اس طرح لکھا ہے
کہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ نام اصل مین کس کا ہے مثلا خیار کے لئے کہتے ہین کہ اسکو خیار دراز
کہتے ہین اور خیار زہ یعنی ککڑی مین لکھا ہے کہ اس طرح ہے آن (خیارزہ) بہتر از خیار طویل
(کھیرا) است پھر کہتے ہین پس مراد بقول شیخ آن باشد کہ تخم آن یعنے خیار کہ آنرا خیار طویل (ککڑی)
می گویند بہتر از تخم خیار بالنگ (کھیرا) ہست پھر کہتے ہین مراد بقول شیخ تخم آن یعنے تخم خیار دراز
(ککڑی) بہتر از تخم ست کہ آنرا خیار بالنگ (کھیرا) گویند۔ ان عبارتون مین غور کرو کہ خیار دراز اور
خیار طویل کی نسبت یہ تعین نہین کہ یہ خاص کھیرے کا نام ہے یا ککڑی کا (۲۹) انھون نے عبارت
عربی کا ترجمہ زیادہ تر لفظی کیا ہے نہ محاورہ فارسی کے مطابق بلکہ کہین ترجمہ خلاف مقصود واقع ہوا
ہے مثلا الجبون مین کہتے ہین و ردوفس زعم کردہ و کاش این بسبب اوراز آن باشد کاش یہان بالکل
بے موقع ہے شاید کا محل تھا کاش آرزو اور افسوس کا کلمہ ہے اسی طرح اس عبارت مین جو تھکا
اسم چوبی ست کہ مذکور شد لیکن صاحب مدن ہنوز این را دافع فساد باد و بلغم نوشتہ لفظ لیکن
بے محل ہے موقع واو کا ہے جیسا کہ جو تسک مین لکھتے ہین بالجملہ اسم بت یا پارہ ست و خواص آن گذشت
و صاحب مدن ہنوز آنرا دافع وسواس الی آخرہ۔ قانون کے اس فقرے کا ترجمہ جو الفلنج مین ہے اول
سی لایکون جزا ہو الالنج اوکون من جملۃ ان یذکر فی باب الالف یون کیا ہے گویم کہ این الخ نباشد و باز حق
آن باشد کہ در باب لام ذکر کردہ شود حالانکہ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ اس لفظ مین دو احتمال ہین ایک

یہ کہ الالنج ہوگا یعنی الف ولام وصلی کے بعد الف نفس کلمہ سے اور اس صورت میں الف کے باب میں ذکر کرنا درست
ہے دوسرا یہ کہ لنج ہوگا اور الف ولام زائد کے بعد الف نہ ہوگا تو اس صورت میں لام کے باب میں ذکر ہونے
کے لائق ہے اسی قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرعزی بفتح میم مہملہ وکسر زائے معجمہ میں لکھا ہے کہ زغب از پشم
بز واز موے بسیار نرم واکثر سفید می باشد واز آن لباس می بافند اور پشم میں کہا ہے کہ بعربی صوف می نامند
وگیلانی گفتہ بہترین آن برائے پوشیدن پشم ہست کہ ملاصق جلد آن باشد و آن ملائم تر ازسی بہ مرعزی ست
و بہترین آن آنست کہ از گردن و ران وکتف بود و بز کا اطلاق خالص بکری پر ہوتا ہے اسلئے گوسفند ترجمہ کرنا
چاہیئے جو بز کے مقابلے میں ہے جیسا کہ معز عربی میں ضان کے مقابلے میں ہے اگرچہ بعض کا یہی قول ہے
کہ گوسفند کا اطلاق بھیڑ اور بکری دونوں پر ہوتا ہے مگر اس میں شبہ نہیں کہ اون بھیڑ کا اور بکری کے بال
گیلانی وغیرہ کا مقصود نہیں ہے اور نہ بکری کے بال صوف کہلاتے ہیں بلکہ ریشے اور بھیڑ کے بال صوف کہلاتے
ہیں اور نہ وہ خود بکری کے بالوں میں ہیں جو انہوں نے دونوں جگہ ذکر کی ہیں اور نہ انھیں اون کہتے ہیں
بلکہ بال کہلاتے ہیں بال اور اون میں فرق ہے خوردبین کی مدد سے اہل علم نے تجویز کیا ہے کہ بال ایک
نل ہے جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک برابر ہے اور اون میں نل سے نکلتی ہوئی چھوٹی چھوٹی
پتیاں دکھلائی دیتی ہیں (۳۰) اکثر بیانات اعراب میں سہولت کے خلاف لکھا ہے مثلاً برنج میں کہتے
ہیں باعراب مذکورہ اسم بنل ست اور باعراب مذکورہ سے اس برنج کے اعراب کی طرف اشارہ ہے
جسکا ترجمہ چاول ہے اور ذکر اسکا اسی سطر پر ہے (۳۱) حکیم صاحب کا مرکوز خاطر یہ تھا کہ تمام
کتابوں کے رطب و یابس اقوال جمع ہوجائیں کوئی بات ان سے چھوٹ نہ جائے تنقید و تنقیح کی طرف
نظر نہ تھی اسی واسطے وہ متون کے طرز تحریر کو ناپسند کرتے تھے اور کئی بار مجھ سے فرمایا کہ متن میں دم
کٹے مسئلے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انھوں نے حنظل میں لکھا ہے ثمر نباتے ست شاخہائے آن مثل خیار
و برگ آن شبیہ بآن لیکن مشرف و کوچک تر از ان و نبات آن منبسط بر روئے زمین شبیہ بہ نبات
ہندوانہ و برگ آن نیز مشابہ برگ آن دو کتابوں میں یہ دو عبارتیں پائیں ایک ثمر نباتے ست شاخہائے
آن مثل خیار و برگ آن شبیہ بآن لیکن مشرف و کوچک تر از ان دوسری یہ و نبات آن منبسط بر روی
زمین شبیہ بہ نبات ہندوانہ و برگ آن نیز مشابہ برگ آن صاحب ذوق سلیم جانتا ہے کہ ایک
عبارت کافی ہے پھر دوسری کی ضرورت نہیں رہتی اور یہی سبب ہے کہ انھوں نے ننگ (نگ)
میں مشاہدے کے خلاف یہ بھی نقل کردیا کہ اس حیوان کے مقعد نہیں ہوتی حالانکہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے
کہ جب ہم حسب الطلب مہارانا سروپ سنگھ جی صاحب بہادر اودیپور ملک میواڑ کو گئے تھے اور گورلان
بلاس نامی کے مقام میں ٹھہرے تھے تو وہاں محمد افضل خان نے نگر کو گولی سے زخمی کیا تھا اور اسکو درخت سے
بندھوا کر اسکی کمر پر تلواریں چلائی تھیں ۔ رخ میں فرماتے ہیں کہ ممالک حبش و چین و ترک میں ایک
پرندہ ہے کہ ایک ایک بازو اس کا طول میں دس دس ہزار ہاتھ کا ہے اور اسکے انڈے کا دور سو ہاتھ کے
قریب جب کسی جہاز کو دیکھتا ہے پہاڑ کا ٹکڑا پنجوں میں لیکر اس پر ڈالتا ہے جب جہاز غرق ہوجاتا ہے

تو تمام آدمیون کو کھا لیتا ہے یا تھیون کا شکار کرتا ہے وغیرہ وغیرہ سمندر مین کہتے ہین کہ ایک حیوان ہے کہ آگ
مین رہتا ہے چین سے لاتے ہین اور وہان کے آدمی اسے کھاتے ہین وغیرہ وغیرہ اسی طرح کفتار مین بہت
سے اقوال خلاف تحقیق ایسے نقل کیے ہین کہ وہ قیاس مین بھی نہین آتے اور قانون قدرت کے بھی خلاف ہین
اور اُن کی کچھ تحقیق و تردید نہین کی بلکہ سکوت انکا ایسے مقام پر اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اُنکے ذہن
مین وہ باتین غلط نہ تھین حتقا اور تحقیق اور جا بجا خدا جانے اُنکے قلم سے کیسے رہگئے شاید انکا قصد محیط کی تالیف
کے ضمن مین نہ آیا ہوگا۔ (۳۳) بعض دوا کا بیان مبتذل نام کے ساتھ کیا ہے اور اسکی کوئی ضرورت بھی
نہ تھی چنانچہ گل سرخ مین گلاب کے پھول کا حال کہہ جانیکے بعد بھی گلاب گل سرخ کے معنے مین لکھا جسکا
گل سرخ مین وعدہ تھا کہ وہ بیدرن کے موافق گلاب مین اسکے افعال و خواص لکھے جاینگے حالانکہ اس لفظ
مین وید کے موافق گل سرخ کے افعال و خواص کچھ بھی نہین لکھے صرف چند نام بتا دیے ہین اور
پھر وہی یونانیون کی باتین پھیر دی ہین۔ جس طرح اور دواؤن کے حالات وید کے کتابی نامون کے
ساتھ ذکر کیے ہین یہان بھی چاہیے تھا۔ انیکتا مین لکھا ہے گل سیوتی اور گلاب کا نام ہے گلاب کا
لفظ گل سرخ کی جگہ بولے ہین یہ نہایت مبتذل محاورہ ہے اگر گل سرخ کے معنے مین گلاب کا
پھول فقط لوگون کے کلام مین نظر سے گذرا ہے مگر یہ محاورہ اُردو کے مطابق ہے فارسی زبان کی
کتاب مین بالکل مبتذل معلوم ہوتا ہے ذوق کا شعر ہے ؎ دل کی کلی تجھ سے کبھی اے صبا کھلی ٭
جیسا کھلی گلاب کہلا سو تبا کھلی ٭ آب حیات مین سیرز کے حالات مین لکھا ہے اس خوش نمائی کی
الیسی مثال ہے جیسے ایک گلاب کا پھول ہری بھری [illegible] کٹورا سا دھرا ہے۔ لفظ گلاب گل سرخ
کے معنے مین وید کا کتابی نام نہین ہے اُنکے ہان اسکے [illegible] سے نام ہین۔ برگ گلاب بغیر و
کے کلام مین وارد ہوا ہے جس کے معنے گل سرخ کا پتا ہین ؎ ہین شیخ محسن فرشتہ ید تاب ٭
گشتہ ید نغیر دے جو برگ گلاب ٭ بہا نجم مین کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلاب گل کا [illegible]
یا مجازاً گل کی جگہ بولے ہین بہر صورت ابھی تک فن طب کی معتبر کتابون مین اساتذہ طب نے گل سرخ کی
جگہ گلاب لکھنے کی نوبت نہین پہونچائی تھی۔ اور یہ بھی اسی قبیل سے ہے کہ عصفر (بمعنی کسوم) کی جگہ معصفر
لکھا ہے کیونکہ معصفر اُسکو کہتے ہین جسے کسوم کے رنگ سے سرخ کرین چنانچہ نزد العصفر لکھا
اور اس سے کسوم کا بیج مراد ہے اور راسے سنبھو مین کہا ہے معصفر دشتی رالگوبند بلکہ باب میم اور فصل عین
مہملہ مین لفظ قائم کیا ہے۔ باب یائے تحتانی فصل الف مین لکھتے ہین یاسوب رئیس نحل عسل ہے اور
صحیح الف کی جگہ یا ہے اور اسکی نظیر یہ ہے کہ جیسے کوئی یعقوب کو یاقوب لکھے انکا طرز تحریر زبان حال
سے بتاتا ہے کہ انکا منشا یہ تھا کہ جتنی مفردات کی کتابین دستیاب ہوئی ہین اُن تمام کے مضمون
علیحدہ علیحدہ محیط مین درج ہو جائین اور ان مصنفون کی عبارتین بھی کھپ جائین (۳۴) بہت سے نامون مین
دواؤن کی تعریف چھوڑ دی ہے جو مفردات کی ایک ضروری بات ہے مثلاً اودنگن مین دوسرے
خلاف غیاث تو بیان کیے مگر تعریف بیان نہ کی جسکی وجہ سے انجرہ اور اودنگن مین کھلا ہوا فرق معلوم ہو جاتا

بت بتری میں کہتے ہیں زمخت و گرم و دافع بیماری فرج و خمر اور مسک وسرد و بادی و رافع کف و صفرا ست
ایک جگہ لکھتے ہیں ست پورہ زخم و بلغم و جذام و نباد را نافع و مسہل ست گر اتنا بھی نہ بتایا کہ وہ نباتات
میں سے ہے یا جمادات میں سے یا حیوانات میں علاوہ میں کہتے ہیں دواے ہندی ست نافع درد چشم
و دافع رطوبت فرج زنان ست۔ بلاموا میں بیان کرتے ہیں دافع زہر و بلغم و سوزاک و مقوی ست اور
پودرنگ میں کہتے ہیں کہ افزایندہ منی و سرد و جہت چشم مفید و دافع صفرا و بلغم ست اور تلولی میں فرماتے ہیں
لغت ہندی ست گرم و دافع فساد بلغم و صفرا اور ریکٹ میں کہتے ہیں بکسر اول تیز و سرد و خوشبو و سبک
و تلخ باشد طلاے پوست بدن را نافع بدا لو (۳۴) کہیں تعریف تو لکھدی ہے مگر خواص و فوائد
چھوڑ دیے ہیں جیسے بانرری میں کہتے ہیں دواے ہندی ست مثل گیاہ و سیاہ خوشبو (۳۵)
ایک مقام پر ایک چیز کے پہلے جز کے مقابلے میں دوسرے جز کو قوی یا کر ذکر لکھدیا ہے اور دوسرے مقام پر
اسی چیز کے دوسرے جز کے مقابلے میں پہلے جز کو ایسا بتادیا ہے مثلاً الفاح میں لکھا ہے انچہ در جوف
بیخ آنست عدیم القوت باشد اور لفاح کی جڑ یعنی یبروج الصنم میں بیان کیا ہے دوست بیخ آن ضعیف
دونوں جگہ بیخ سے مراد بیخ لفاح ہے (۳۶) بعض مقاموں میں دو قول ایک چیز کے باب میں متناقض سے
معلوم ہوتے ہیں جیسے شب بو میں کہتے ہیں صاحب مذکرۃ الہند نوشتہ کہ آنرا بعربی منثور و بیونانی خیری
نامند و این قول صحیح نیست اور خیری میں کہا ہے [illegible] شب بو نامند جہت آنکہ بوے آن بشب ظاہر شود
و در عراق عرب منثور گویند مگر در حقیقت تناقض نہیں ہے کہ شب بو کا اطلاق تین قسم کے خوشبودار پھولوں کے
درختوں پر ہوتا ہے (۱) خیری پر (۲) خزامے (خزاما) پر (۳) [illegible] درخت پر جو ہندوستان میں شب بو کے
نام سے مشہور ہے اور یہ تینوں علحدہ علحدہ ہیں پس یہ صحیح ہے کہ مشہور [illegible] شب بو خیری نہیں اور
خیری کا نام شب بو بھی ہے مگر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ انکا کلام متناقض سے [illegible] ایک ہی دوا کے اندر
بھی تناقض کیا ہے مثلاً اثل میں کہتے ہیں بے گل اور آگے جا کر کہا ہے چون گل آن و برگ آن ضماد کنند
الخ (۳۷) بعض جگہ علانیہ اصطلاح قواعد صرف و نحو اور تحریر جمہور کے خلاف لکھا ہے مثلاً گشت گزشت
میں کہتے ہیں گشت بکاف معدولہ خدا جانے معدولہ کونسی اصطلاح ہے موقع ذکاف فارسی لکھنے کا ہے
بعض الفاظ میں نون کو نون خفی لکھتے ہیں مثلاً بادرسنڈا در یاساہی کند وغیرہ کے بیان میں نون کو نون خفی
کہا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک قسم کا نون ساکن ہے کہ وہ زبان پر نہیں آتا ناک کی آواز سے پیدا ہوتا ہے
صاحب دستور پارسی آموز کہتا ہے کہ ایسا نون کئی طرح پر آتا ہے (۱) بائے موحدہ کے پہلے ہوتا ہے
جیسے سنبل و دنبل انبار اس صورت میں یہ نون ایسا آواز دیتا ہے کہ سننے والے اسے میم سمجھتے ہیں (۲)
جیم ابجد کے اول آتا ہے جیسے رنج گنج انجیر زنجیر (۳) دال مہملہ کے پہلے آتا ہے جیسے بند بند اسی قبیل سے
ہے وہ بھی جو دال ہندی کے پہلے آئے جیسے لنڈ منڈ برہما کا کنڈ (۴) کاف فارسی کے پہلے آتا ہے جیسے
سنگ انگبین رنگارنگ (۵) الف یا واو یا یاے تحتانی ساکن کے بعد آتا ہے جیسے کمان کہون کہین
اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پانچویں قسم کا نون تو غنہ ہے اور باقی سب ساکن بسکون جلی ہیں۔

ہندی کا قاعدہ ہے کہ جس حرف کے ڈانڈ پر نقطہ ہوتا ہے اُسکو انوسار کہتے ہین یہ علامت نون ساکن کی ہے
اس نون ساکن کا تلفظ مختلف ہوتا ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ اس انوسار کے بعد کاف تازی یا کاف
فارسی ہو تو اس کا تلفظ ڑان کا ہوتا ہے اور جو جیم تازی اور جیم فارسی ہو قریان کا تلفظ ہوتا ہے اور جو تاے
ثقیل اور دال ثقیل ہون تو ایسے نون کا تلفظ ہوتا ہے جس مین راے ثقیل کی سی ثقالت ہوتی ہے اُسکی
صورت اُردو مین یون سمجھو (ڑ) اور جو تاے فوقانی اور دال مہملہ ہون تو نون کا تلفظ ہوتا ہے اور جو باے
موحدہ و باے فارسی ہون تو میم کا تلفظ ہوتا ہے اور جو یاے تحتانی اور راے مہملہ اور لام اور واو اور سین
مہملہ اور شین معجمہ اور ہاے ہوز ہون تو واو کا تلفظ ہوتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ بادمنٹا اور باراہی کند مین
نون خفی نہین بلکہ ساکن بسکون جلی ہے البتہ ہندوستان کی بہت سی زبانون مین ایک نون غنہ یا
خفی بولا جاتا ہے جو حروف مدہ کے بعد آنے کا پابند نہین سخزن کی تقلید سے لکھتے ہین سمجھنہ بفتح سین
مہملہ و خفاے ہا و سکون جیم اور یہ اصطلاح کے خلاف ہے ہاے خفی یا ہاے مختفی وہ ہے جسکا تلفظ خوب
ظاہر نہو فقط حرف ماقبل کی حرکت معلوم ہوتی ہو اور یہ کلمے کے آخر مین آتی ہے نہ درمیان مین جیسے لالہ پنچہ
غنچہ پیالہ اور سمجھنہ مین ساکن کے بعد ہا ظاہر ہے بوٹی مین لکھا ہے بضم با و سکون واو و فتح خاے معجمہ
و یاے مقصورہ اور یہ غلطی ہے الف مقصورہ کہنا چاہیئے یا کو مقصورہ نہین کہتے ایک جگہ لکھا ہے فصل
راے مہملہ یا جیم معجمہ حالانکہ مقابلے کے بجاے فارسی اور تازی کہتے ہین معجمہ نہین کہتے راشٹ کا کوئی مین
کہتے ہین کہ بفتح راے مہملہ و سکون الف و خفاے شین معجمہ و سکون تاے فوقانی ہندی حالانکہ ساکن کے
بعد ساکن کو موقوف کہتے ہین مختفی یا خفی کوئی نہین کہتا بارہا [illegible] مین لکھا ہے بفتح راے مہملہ و ہاے ہندی اور یہ
غلطی ہے اسلئے کہ ہاے ہندی وہ ہے جسکا تلفظ دوسرے حرف مین مخلوط ہو یہ ساکن ہوتی ہے مگر
سکون اسکا نہایت خفی ہوتا ہے اور تقطیع شعر مین اسکو عروضی حرف مین شمار نہین کرتے نظر انداز کردیتے
ہین اسپر کوئی لحاظ نہین ہوتا بخلاف دوسری قسم کی ہاے ساکن کے کہ اسکو حرف ساکن مین داخل سمجھتے
ہین اور تقطیع مین اسکو حرف ساکن کے مقابل مانا جاتا ہے جیسے گھر اور مجھیو اور رہجھ اور دُھو اور دھو
ان الفاظ مین ہاے ہندی ہے اور اسکا رسم الخط اُردو کی املا مین ہاے دو چشمی کے ساتھ خصوصیت
پکڑ گیا ہے یہ ہا اتنے حرفون کے ساتھ آتی ہے ب پ ت ٹ ج چ د ڈ ڑ ک گ پس مولف نفائس
اللغات نے جو چولھا مین لام مخلوط التلفظ بہا لکھا ہے یہ اُنکی ناواقفیت کی دلیل ہے باے کھنبہ اور
باے برنگ مین کہتے ہین کہ الف ساکن کے بعد باے تحتانی مجہول ہے حالانکہ مجہول اس یا کو کہتے ہین
جسکے حرف اول کو کسرہ ہو راشٹ کاکوئی مین فرماتے ہین خفاے شین معجمہ یہ نئی اصطلاح ہے ایسی
شین تو موقوف کہلاتی ہے اور اُسکے سکون کو وقف بولتے ہین کارسی مین لکھا ہے کہ راے مہملہ
مجہولہ و سکون تحتانی یا کو مجہول کہنا خلاف قاعدہ ہے یا مجہول کہلاتی ہے ہندھو جیوہ مین جیوہ کی
ہا کی نسبت وقف ہا لکھا ہے حالانکہ موقوف وہ حرف کہلاتا ہے جو ساکن کے بعد ساکن واقع ہو
ایسی ہا کو ہاے مختفی اور ہاے سکتہ بولتے ہین اور بھولانوک مین تحریر کیا ہے بضم فوقانی و خفاے

واو دوم واو کی تعریف خفا کے ساتھ نہین آئی ایسے محل کے لیئے واو کا اصطلاحی نام واو
اشمام ضمہ ہے اور اگر تسامح کے طور پر واو معدولہ کہین تب بھی کہ سکتے ہین پیسوئی اور اشتعالچی
مین لکھتے ہین بفتح باے موحدہ فارسی اور یہ نئی بات ہے باے فارسی تین نقطون والی ہے
اور موحدہ ایک نقطے والی موحدہ کو فارسی اور فارسی کو موحدہ نہین کہ سکتے اور نہ کبھی دونون
کو جمع کرتے ہین ایڑ آگل پپا مین کہتے ہین مد الف مفتوحہ اور یہ اصطلاح کے خلاف
ہے اس لیئے کہ الف ممدودہ مین دو الف جمع ہوتے ہین پہلا مفتوح ہوتا ہے دوسرا
ساکن پھر جب مد الف کہدیا تو یہ کافی ہے مد الف مفتوحہ کہنا نہ اصطلاح عربی کے مطابق
ہے نہ اصطلاح فارسی کے۔ عربی کی اصطلاح مین جہان پہلے الف مدہ ساکن اور بعد
اس کے ہمزہ ہو اسے الف ممدودہ کہتے ہین جیسے فقرا املا صحرا اور فارسی مین الف
ممدودہ وہ ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے اور یہ حقیقت مین مجموعہ ہے دو الف کا جن مین
سے ایک متحرک ہے اور دوسرا ساکن اور ایسا الف فارسی مین ہمیشہ ابتداے لفظ
مین ہوتا ہے اور جو الف ساکن کلمے کے بیچ یا آخر مین آئے اور آخر مین ے کے طور پر لکھا جائے اُسے
اصطلاح عربی کے مطابق الف مقصورہ کہتے ہین جیسے فاطر شاطر موسیٰ عیسیٰ خزاے
کشرے اور فارسی اصطلاح مین الف مقصورہ اُسے کہتے ہین جو ابتداے کلمہ مین آئے
اور کھینچکر نہ پڑھا جائے جیسے اسپ اور اکثر (۲۸) کہین ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایک
چیز کے دو مترادف نامون کو ایک نام کے دو جز سمجھ لیا ہے مثلاً کہتے ہین کہ اشنہ و اشنہ
کلیانی ہر دو اسم اشق ست اور یہ غلطی ہوا اور غلطی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تحفہ مین لکھا ہے کہ اشق
معرب اشنہ فارسی ست و بفارسی اشنہ و کلیانی نیز گویند انھون نے دونون لفظون کو
ایک نام کے دو جز سمجھ لیا حالانکہ دونون نام علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ خود بھی کلیانی مین
کہتے ہین کہ صاحب اختیارات کے نزدیک اشق کا نام ہے اور بزبان ہین بھی کلیانی
بر وزن ہمانی اشق کا نام آتا ہے (۲۹) کہین کہین مقدار خوراک اور بدل وغیرہ کو اسطرح
بیان کیا ہے کہ اس کے دیکھنے سے انتشار پیدا ہوتا ہے مثلاً بلیلہ کابلی مین لکھا ہے
افعال آن مثل بلیلہ زرد ست و ہمچنین شربت آن و مصلح و بدل آن پھر ایک سطر
کے بعد کہتے ہین جہت اسہال بطور نقوع از پنج تا پانزدہ درم و خیسانده تا دو
درم و گویم کہ تا بیشتر از ان چار سطر کے بعد پھر کہتے ہین و شربت از جرم کابلی از دو
درم تا چہار درم و از طبیخ آن از پنج درم تا دہ درم و جائز ست تا پانزدہ درم رسانند
پھر پانچ سطر کے بعد کہتے ہین قدر شربت از جرم آن تا سہ مثقال و در مطبوخ تا ہشت
مثقال قرابادین مین شربت در دمکرر کی خوراک چار اوقیہ سے تیس درم تک لکھی ہے
حالانکہ چار اوقیہ سوا نو تولہ کا ہوا اور تیس درم ساڑھے سات تولہ کا اگر درم تین ماشہ کا مانین



اور ریوسا شے مین ماشہ کا مانین تو یونے نو تولہ کا پس ظاہر ہے کہ یہ امر قاعدے کے خلاف
ہے اس لیئے کہ ترقی ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہوتی ہے (۴۰) بعض دواؤن کا بیان نہایت
مشتبہ حالت مین ہے مثلاً بابو سہ مین لکھتے ہین دوا ہے ہندی ست کہ اہل ہند آنرا کوبل
گویند اور باب کاف فصل واو مین ایک جگہ کوبل ہے جسکے معنے نوعی از بابونہ لکھے ہین دوسری
جگہ کوبل ہے جسکے معنی نوفل بیان کیئے ہین تیسری جگہ کوبل ہے اور وہ مشہور پرند کا نام ہے یاد
رکھو کہ اپراجتا کو ہندی مین نیلی کوبل اور مارواڑی مین کوبلی کا بیج اور مرہٹی مین گوکرنی اور
کانی گوکرنی کہتے ہین اور پنجابی مین اس کا نام کوبل کاف تازی کے ضمے اور واو مجہول اور
یاے تحتانی مفتوح اور لام ساکن سے ہے مگر یہ نہین نظر سے نگذرا کہ اسے بابوسہ بھی کہتے
ہین یا ایک بیل ہے جسکا بیان ہم اپراجتا مین لکھینگے کیر اتک اور کبرادت بجو مین نیم کا نام ہے
جسکو دکھن کے آدمی چرائتہ کہتے ہین انھون نے ان دونون لفظون کی تشریح مین چرائتہ
لکھدیا ہے حالانکہ عرف مین جس چیز کو چرائتہ بولتے ہین وہ اور ہے اور خود بھی کرات اور کیرات
اور کیرادت وغیرہ کو بجو مین نیب [illegible] لکھ چکے تھے مگر باب کاف مین جا کر یہ اشتباہ ڈالدیا
(۴۱) بعض دواؤن کی تشبیہ بعض چیزون کے ساتھ کتب سے نہایت بھونڈے پن کے
ساتھ نقل کی ہے جس سے اصلی مطلب نکل نہین سکتا مثلاً جیسکہ [illegible] مخزن سے نقل کرتے
ہین کہ اسکا پھول پاتچال کی طرح ہوتا ہے یا رب پاتچال کی تشبیہ سے کیا مراد ہے پاتچال
کسی طب کی کتاب مین کسی دوا کا نام نہین معلوم ہوتا کتب لغت کی طرف رجوع کی گئی تو انجمن
آرائے ناصری اور برہان قاطع وغیرہ سے معلوم ہوا کہ پاتمال بروزن برامس گڑھے کا نام ہے
جس مین پاؤن لٹکا کر جلاہے کپڑا بنتے ہین (۴۲) بعض بعض الفاظ کے اعراب ایسے طور پر
بیان کیئے ہین کہ انکا تلفظ سخت دشوار ہے مثلاً لکھتے ہین رساستمہ تا بفتح را و سکون سین
مہملتین و سکون الف و سین مہملہ دوم و تو قانی و ضم میم و سکون راے مہملہ دوم و فتح فوقانی
دوم و الف پہلے سین مہملہ کے بعد کے حروف پر سکون پڑھنا ٹیڑھی کھیر ہے کوسٹھو مین لکھتے
ہین بضم کاف و سکون واو و شین معجمہ و تاے فوقانی ہندی مفتوحہ و خفاے ہر دو ہا اس لفظ
کے آخر مین دو ہاے مختفی تلفظ مین نہین آسکتین علاوہ اسکے ہاے مختفی یعنی ہاے پوشیدہ
جسکو غیر ظاہر اور غیر ملفوظ بھی کہتے ہین وہ ہے جسکا تلفظ خوب ظاہر نہو اس سے فقط حرف
ماقبل پر حرکت معلوم ہوتی ہے اسی واسطے حروف علت کے بعد نہین آتی اور وہ آخر لفظ
مین واقع ہوتی ہے کیونکہ اسکے بعد کوئی ساکن نہین آتا صحیح یہ ہے کہ کوشٹھ زبان مرہٹی اور
پراکرت مین کاف تازی مضموم اور واو مجہول اور شین نقطہ دار موقوف اور فتح
ٹاے ثقیل مخلوط بہا سے ہے اور یہ کوٹھ کا نام ہے اور راگھاڑہ مین لکھتے ہین بفتح ہمزہ و
سکون کاف فارسی و خفاے ہا و الف و فتح راے ہندی و وقف ہاے دوم پس



کاف کے سکون کی حالت مین اُس کے بعد کے الف ساکن کا اداکرنا نہایت دشوار ہے
جب تک کاف پر حرکت ظاہر نکی جائے گی الف ساکن زبان سے ادا نہوسکے گا صحیح یہ
ہے کہ زبان مرہٹی مین آگھا ڈا الف ممدودہ اور کاف فارسی مخلوط بہا مفتوح وسکون
الف و فتح دال ثقیل وسکون الف آخر سے چرچٹے کا نام ہے اور گجراتی کے تلفظ مین
اگھے ڈو ہے جس مین الف مفتوح اور یاے تحتانی اور واو دو نون مجہول ہین اور برچھا
مین لکھا ہے بکسر موحدہ وراے مہلہ وسکون جیم فارسی وخفاے ہا والف جیم ساکن کے
بعد صرف ہا ہو تی تو تلفظ ممکن تھا ہا کے بعد الف ساکن بھی ہے اسلیے دشوار ہے (۴۳)
نمک کا بیان انکی نالیفات مین بہت غیر منضبط ہے جس سے طبیعت کو بڑا انتشار پیدا ہوتا
ہے مثلا حب حیات کا ایک نسخہ انکی قرابادین وغیرہ مین ہے اس مین اتنے نمک جمع ہین
نمک سیاہ۔ نمک سیندھا۔ نمک لاہوری۔ نمک سونچر۔ اور ترتیب یہی ہے جیسا مین نے
لکھا اور محیط مین نمک اندرانی نمک سنگ بلوری نمک طبرزد نمک لاہوری اور سیندھا لون
سب مترادف لفظ اور ایک کو نمک کے نام بتائے ہین اندران ملک شام مین ایک
قصبہ ہے نمک اندرانی اسکی طرف منسوب ہے نمک لاہوری اسی کے قبیل سے ہے یہ
لاہور سے آتا ہے ویدا سکو سیندھا لون بولتے ہین اور محیط سے ثابت ہے کہ سونچر
لون اور نمک سیاہ ایک چیز ہے اور واقع مین سونچر سین مہلہ اور جیم فارسی کے فتوح سے
اور سنچل لون اسی کے نام ہین جنکو ہندی نہ جاننے والے سوچر لکھتے ہین حالانکہ حب حیات
کے نسخے سے چارون علحدہ علحدہ معلوم ہوتے ہین۔ علوی خان کا سفوف ہاضم لکھا ہے
جس مین نمک سیندھا نمک کچیہ نمک سانبھر جمع ہین نمک کچیہ کا لفظ محیط مین نہین البتہ
لفظ کچلون یعنی نمک شیشہ مذکور ہے اطباے ہند کا ایک سفوف کا نسخہ لکھا ہے اس مین
نمک تلخ نمک لاہوری نمک ہندی نمک طعام نمک سیاہ جمع ہین حالانکہ محیط کے اندر
نمک ہندی اول سیندھا لون کا نام بتایا ہے پھر لکھا ہے کہ نمک ہندی کی اتنی قسمین ہین
نمک لاہوری (سیندھا لون) اور باولون (پدالون) یعنی نمک تلخ اور سانبھر لون اور
کالا لون یعنی نمک سیاہ اور بونگا لون یعنی نمک نفطی۔ یاد رکھو کہ نمک طعام سے وہ نمک
مراد ہوتا ہے جسکو غذا مین داخل کرتے ہین۔ سانبھر لون اور وہ نمک جو دریاے شور کے
پانی سے حاصل کرتے ہین اور وہ نمک جو شورہ زار (اوسر) زمین کی مٹی سے بناتے
ہین اور نمک لاہوری یہ سب غذا مین داخل کیے جاتے ہین مگر عرف عام مین نمک طعام
سے اکثر سانبھر لون مراد ہوتا ہے پس جبکہ نمک ہندی مین نمک تلخ نمک لاہوری اور نمک
طعام داخل ہین تو نمک ہندی کا لفظ علحدہ لکھنے سے کیا مقصود ہے اور سیندھا لون بھی اس سے
مقصود نہین ہوسکتا اسلیے کہ لاہوری اور یہ ایک چیز ہے پھر ایک نسخہ قرابادین مین سفوف ہاضم کا

لکھا ہے اور نمک سلیمانی کا قائم مقام بتایا ہے اس میں نمک لاہوری نمک سیاہ نمک سفید اور نمک سونچر کو جمع کیا ہے اور نمک سفید کی نسبت بہ تصریح محیط میں نہیں کہ نمک سانبھر مراد ہے یا اندرانی اگرچہ نمک سانبھر میں وہ سرخی تھوڑی سی بتاتے ہیں مگر عمدہ قسم اسکی سفید بھی ہے اور نمک لاہوری کی سفید قسم اس لیئے مراد نہیں ہو سکتی ہے کہ اندرانی سے ہندوستان میں لاہوری مراد ہوتا ہے اور اسکی جگہ بھی کام میں آتا ہے اور نمک سیاہ اور نمک سونچر بھی ایک ہی ہیں

(۴۴) تفسیر مفسر سے ہمیشہ اوضح واشہر ہوتی ہے مگر حکیم صاحب سے کہیں کہیں اسکے بالکل خلاف واقع ہوا ہے مثلاً راکا میں لکھتے ہیں اسم رائی یعنی خردل ست ابھیا میں کہتے ہیں کہ اسم برگ یعنی برگ ہیست ارتی میں کہا ہے اسم کیلا یعنی موز ست فیت بت میں لکھتے ہیں گھی یعنی روغن زرد ست اگر یہ کہا جائے کہ کتاب کی فارسی زبان کی رعایت سے ایسا کیا ہے تو ہم کہینگے کہ پہلے لفظ لانے کی ضرورت نہ تھی عبارت فارسی ہے جس طرح مطلب نکالا جاتا اسی طرح خردل سے رائی ابیلہ سے ہرسونہ کیلا روغن زرد سے گھی سمجھ لیا جاتا برخلاف اسکے کسلی میں لکھا ہے اسم تسلاح یعنی گرست جہان اگر اشتباہ پیدا ہو تو پہلی صورت میں مضائقہ نہیں جیسے لکھتے ہیں تلی اسم سور یعنی طاؤس ست اور بہتر یہ تھا کہ یہاں بھی یوں لکھتے کہ تلی اسم طاؤس ست اور قرابادین میں نمک سلیمانی کے نسخے کے اندر لکھتے ہیں تخم انجدان یعنے زیرہ کوہی اور محیط میں زیرہ کوہی کا نام بھی نہیں تخم انجدان لکھنے سے ہر شخص سمجھ لیگا کہ یہ چیز ہے اور انجدان میں اس کی تفصیل اور تشریح معلوم کر سکتا زیرہ کوہی کو کتابوں میں ڈھونڈھیگا تو پتا بھی نہیں چلے گا اور اگر چلے گا تو پھر تخم انجدان ہی میں پہنچے گا

(۴۵) بعض بیانات سے بالکل سوالفکر پایا جاتا ہے مثلاً دار چینی میں لکھا ہے واہل ہند گویند کہ دار چینی را تو گب چگا دوال و بہدرو نروچی سیوہ وبرچی چاورا الگ سے نام سند۔

بسیار گرم و دافع تپ و حابس اسہال بلغمی و خون و دافع سوزش دستے و ہک ہک و رکت پت و دھرق و سرفہ و امراض دہن ست افعال و خواص آن بقول ہندیان در دال چینی خواہد آمد دال چینی میں بھی باب اور فصل کے اندر یہی نام لکھکر کہا ہے و آن بسیار گرم و دافع تپ و دست و بلغم و خون و سوزش دستے و رکت پت و ہک ہک و دھرق و سرفہ و امراض دہن و حابس اسہال نوشتہ اند تم غور کرو کہ اس بیان میں پہلے بیان سے کیا فرق ہے وہ بھی ویدون کا قول تھا یہ بھی ویدون کا قول ہے پھر پہلے بیان کے ساتھ یہ لکھنا کہ افعال و خواص آن بقول ہندیان در دال چینی خواہد آمد انتہا سہو کی وجہ سے ہے اور نام جتنے دار چینی کے مرادف لکھے ہیں وہ اکثر کتابت کی غلطی سے صحیح نہیں پڑھے جاتے میں کہتا ہوں کہ دار چینی کے سنسکرت کے یہ نام ہیں آودھا ہے اور اوٹ کٹ اور کٹو ماتر جات اور کچ اور کشمرے اور کون بھا اور گون بھکا اور کو سودا اور گو سود کا اور کرشن گرہیا اور توک ہتر اور رانکمٹ پھی سو ... گر فصل غلط سے مجمہ باتوں میں لکھا ہے کہ خشک اسم فارسی بارتنگ ست پھر فصل غلط سے مجمہ باوادمیں لکھتے



گرخشک اسم بازنگ ست (۴۴) مقصد دوم کے فائدہ چہارم مین لکھا ہے کہ وید ون کے نزدیک خلطین تین ہین
اور بعض چار قرار دیتے ہین باد اور بلغم اور صفرا اور خون وید بلغم کو کف (بفتح کاف تازی وسکون فا) اور خون کو
رکت (بفتح رائے مہملہ وسکون کاف تازی وتائے فوقانی موقوف) کہتے ہین یہ دونون لفظ سنسکرت کے ہین
مگر حکیم صاحب نے بعض رسالون مین اسطرح بیان کیا ہے کہ کف اور بلغم جدا جدا معلوم ہوتے ہین مثلاً
بلغم تگی ہین کہتے ہین کہ کف وباد وبلغم وصفرا بفزاید سودری مین لکھتے ہین فزاید خون وصفرا ودافع شدت
بلغم وکف وتلخہ (صفرا) یہان بظاہر پہلا قول پچھلے قول کے متناقض معلوم ہوتا ہے کیونکہ صفرا کا بڑھانا اور
اسکی شدت کا گھٹانا متناقض ہین اگرچہ پہلے قول مین ذات ماخوذ ہے اور دوسرے مین صفت (۴۷)
بعض چیزون کا حلیہ اپنے محل پر تو نہین بیان کیا غیر محل پر لکھا ہے مثلاً کہتے ہین تاپ سیدرو دیگین کا نام ہے
پھر دو نام اور چیزون کے لکھ کر کہتے ہین تاپون بفتح تائے فوقانی والف وبائے فارسی دوا دونون
اور بعض کہتے ہین تاپ سیدرو بفوقانی والف وبائے فارسی وکسر سین وسکون دال وضم رائے مہملات
وسکون واو اسم [illegible] ست اور اس کام مین کہین نہایت ابتری واقع ہوگئی ہے مثلاً لکھا ہین کہتے
ہین بفتح کاف وخفائے نون وضم کاف فارسی وسکون واو وفتح کاف دوم والف اسم کنگنی ست
حالانکہ یہان صرف ایک لفظ لکھا ہے جس مین نون خفی کے بعد کاف مفتوح اور الف ساکن ہے
اور کنگو کا جس کا حلیہ بیان کرتے ہے وہ اسکے بعد ہے یعنی ایک غیر لفظ بیان کرکے کہتے ہین کنگو کا
بفتح کاف اول اسم کنگنی ست مگر اس مین بھی غلطی ہے اسلئے کہ سنسکرت مین کنگ بفتح کاف تازی وسکون
نون وضم کاف فارسی کنگنی کا نام ہے اور کنگنی بفتح کاف تازی وسکون نون وضم کاف فارسی وکسر
نون وفتح کاف تازی دوم وسکون الف مالکنگنی کی [illegible] قسم کا نام ہے نگھنٹ پرکاش مین یہی لکھا ہے
(۴۸) کہین تسمیہ کو مقسم لکھ دیا ہے [illegible] بنادیا ہے [illegible] کہتے ہین اسم [illegible] ست کہ قسمے از
[illegible] باشد اور [illegible] مین فرماتے ہین کہ اسم [illegible] ست کہین قسیم کو [illegible] قرار دیدیا ہے مثلاً [illegible] تھا مین
لکھا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک بھادر موتھا یا بھدر موتھا اور دوسری قسم ناگر موتھا اور بھادر موتھا مین
کہا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک قسم چھوٹی ہے جسکو سعد ہندی کہتے ہین اور دوسری قسم بڑی ہے جسکا
نام ناگر موتھا یا سعد کوفی ہے پہلے قول سے ثابت ہے کہ بھدر موتھا اور ناگر موتھا قسیم ہین اور دوسرے
قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بھدر موتھا ناگر موتھا کا مقسم ہے (۴۹) بعض ادویہ کے اسامی مین تجنیس حرف
کا موقع آگیا ہے یعنی دو لفظ حروف کی ہیئت مین مختلف پائے گئے اور نوع اور عدد اور ترتیب مین متفق جیسے
سونٹھ اور سوسک تو وہان بیان اور تشریح مین تحقیقی بات ہاتھ نہ آئی چنانچہ سوسک مین لکھتے ہین اسم
فارسی تیوج معروف بفارسی تیہو وبہندی پودنہ است وگویند اسم خاصے ست کہ در حمام در جا ہائے نمناک
بسیار ہم می رسد حالانکہ دو مختلف چیزون کے نام کی یہی ایک شکل ہے مگر ہیئت مختلف ہے چنانچہ مخزن آیہ
ناصری مین لکھا ہے سوسک بضم اول و واو معروف وسین مفتوح تیہو را خوانند وبسین موقوف جانورے
است سیاہ کہ در حمام ہا مسکون مے شود (۵۰) منتخب اللغات کے مؤلف نے اپنی کتاب کے دیباچہ

ہیں صاحب قاموس کی طرز تحریر پر کئی اعتراض کئے ہیں اُن میں سے ایک یہی ہے کہ دوائون کے جہان نام
لکھے ہیں تو اُنکے متعلق کچھ طبی باتیں بھی لکھدی ہیں جو فن لغت کا وظیفہ نہیں ہے مولوی سعد اسد مؤلف
قول المانوس فی صفات القاموس اور میزان الافکار شرح معیار الاشعار اور شرح فصول اکبری وغیرہ
کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تمام اعتراضون کے جواب میں نے منتخب اللغات کے ایک نسخے پر جو اُنکے
کتب خانے کا تھا دیکھے تھے اس اعتراض کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ امر فائدے سے خالی نہیں مگر یہ جواب
کافی نہیں ہوسکتا پس محیط کی طرز تحریر پر بھی ایسا ہی اعتراض وارد ہو سکتا ہے جہان لکھا ہے حوت بضم
اول ماہی و برجے از بروج فلک اور قطرب کرمی ست دو می از مانجوبا [illegible] نیز گویند اور دُلدُل میں فرماتے
ہیں بضم ہر دو دال اسم اسپ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہست حالانکہ دُلدُل گھوڑا نہ تھا بلکہ
ایک خچری تھی جس کا رنگ سفید سیاہی مائل تھا اور والی اسکندریہ نے بطور تحفے کے پیغمبر خدا کی خدمت
میں بھیجی تھی اور آنحضرت نے سواری کے لیے جناب امیر کو عطا کردی تھی گوگولا میں کہتے ہیں اسم سماع
موسیقی ست بوقلمون میں کہتے ہیں جامہ رومی ست کہ رنگ آن در ہر ساعت منقلب برنگ دیگر میشود
و گویند کہ این جامہ در یک زمان سلحشتر می شود (۵۱) یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ باتیں محیط میں
دوسرے کتب سے نقل کرنے کو رہگئین جو اُنکے اصل ارادے میں ہونگی اور پھر بھول گئے کیونکہ کچھ
اس قسم کے اشارے پائے جاتے ہیں مثلاً زردک میں کہتے ہیں اسم گزر ست و نیز اسم پرندہ ہست
کہ ہندی پیلک نامند و آن برابر گنجشک و زرد رنگ زرد مائل بہ سفیدی باقی از تذکرہ اگر یہ کہا جائے کہ باقی از
تذکرہ سے یہ مراد ہے کہ زردک اسم گزر ست کا جسقدر مضمون ہے وہ تذکرے سے نقل کیا ہے
تو یہ مفہوم سیاق کلام سے نہیں کھلتا بلکہ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اُس پرندے کی نسبت کچھ اور مضمون تذکرے
سے لکھنے کو ہونگے اور یادداشت کے لیئے یہ لفظ لکھدیا ہے برہان قاطع میں لکھا ہے کہ اسکا
گوشت نہایت فربہ اور لذیذ و لطیف ہوتا ہے عربی میں اسکو صفار کہتے ہیں جیسا کہ مہذب الاسما
وغیرہ میں مذکور ہے (۵۲) بعض ناموں کے قریب قریب ہم شکل ہونیکی وجہ سے باوجود مباینت کے
اُنکے ترجموں میں ترادف مان لیا ہے مثلاً قُرَّہ تازی لقب ہے اور قُوَّہ لغت عربی ہے قو کو ہندی میں
جھال گری اور قُوَّہ کو مجیٹھ کہتے ہیں آپنے جھال گری میں لکھا ہے کہ مجیٹھ کا نام ہے (۵۳) مترادف
کو کہیں غیر غیر سمجھ لیا ہے جیسے انواع میں کہتے ہیں کہ [illegible] ارض ہمار یا شجار ست حالانکہ خس الحمار اور شجار ایک چیز ہے اور
[illegible] غلط سا ہی ہے بعض اسمائے مترادف کو کہیں کہیں اس طریق سے بیان کیا ہے کہ انمین مغایرت معلوم ہوتی ہے
جیسے زرنب یا لس میں کہتے ہیں کہ آن اغفار شیوب و زرنوب ست و نیز از درخت تخم قرش [illegible] حالانکہ درخت تخم
قرش اور زرنب ایک ہی چیز ہے اور گل خراسانی میں لکھا ہے کہ آنرا گل نشاپوری و گل اصفہانی نیز نامند اور گل فارسی میں
لکھتے ہیں بعض گل اصفہانی و بعض گل نشاپوری و بعض گل خراسانی دانستہ اند [illegible] میں کہتے ہیں اسم دار ہلد ست
و بر جنیا نیز گویند اور بر جنیا میں لکھتے ہیں نام دار ہلد ست دار ہلد میں بھی لفظ برجنیا لکھا ہے یہ بھی اسی
قبیل سے ہے کہ [illegible] لولوئیدون میں بیان کرتے ہیں نوعی از حی العالم ست و گفتہ اند نوعی از ابرون ست

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حی العالم اور چیز ہے اور ابر دن اور چیز ہے حالانکہ ابر دن میں کہتے ہیں
آن حی العالم ست اربع وار بعین میں کہتے ہیں اسم ہزار پایہ است و سقولو قندر یا انرا گویند اور سقولو قندر یا
میں کہتے ہیں کہ متاخرین آنرا ابو سبع وسبعین و متقدمین اربع وار بعین گویند ہزار پا اور کنکھجورا اور سقولو قندر یا
اور اربع وار بعین اور ابو سبع وسبعین سب ایک چیز کے نام ہیں (۵۴) بعض ناموں کی تشریح اس طرح
کی ہے کہ انکا مترادف لفظ تو نہیں بتایا بلکہ لفظی ترجمہ سا کر دیا ہے جیسے ہلد یا ہیں کہتے ہیں زہر زرد اور
زہر زرد کسی چیز کا نام نہیں نہ انھوں نے نام ہوتا لکھا ہے ہاں ہلدیا بچھناگ کی ایک قسم ہے (۵۵)
کہیں کہیں ویدک کے الفاظ مصطلح کی تفسیر غلط کی ہے مثلاً نورہی میں کہتے ہیں کہ دافع پانڈو روگ
یعنی سوء القنیہ است حالانکہ پانڈو روگ یرقان یعنے پیلیا کا نام ہے جیسا کہ خود بھی سنسکرت میں کہا
ہے پانڈو روگ یعنی یرقان امرت ساگر میں پانڈو روگ کی پیدائش میں لکھا ہے کہ نہایت فکر اور محنت
کے کرنے سے کھٹی تیز چیز کھانے یا سونے سے باد صفرا اور بلغم آدمی کے خون کو بگاڑ کر بدن کی جلد کو زرد
کر دیتا ہے اس کا ایک نام پیلیا بھی ہے (۵۶) بعض بعض ہندوستانی دواؤں کو غیر ممالک کی
دوائیں کے مطابق ثابت کیا ہے اور دونوں کو ایک چیز مان لیا ہے حالانکہ انکی نوعیں جدا گانہ ہیں مثلاً
چوب چینی اور راسنا کو ایک مان لیا ہے اگر ایک کو دوسرے کا قائم مقام قرار دیتے تب بھی کچھ تاویل
ہو سکتی تھی (۵۷) بعض دواؤں سے غلطی سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اس سے دور لازم آتا ہے
مثلاً آڑو اور درخت میں کہتے ہیں کہ برگ آن شبیہ ببرگ دروار اور دروار میں کہتے ہیں کہ برگ آن شبیہ
ببرگ آڑو درخت (۵۸) بعض بعض غلطیاں انتہا درجے کی رہزنی کرتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں ابو رباح
اسم باقلا است یہ غلطی ہے مہذب الاسماء میں لکھا ہے ابو رباح ... ہے مہملہ ویلیسے ختمانی و الف
و ملسے حطی) مار الباقلا اب مار الباقلا کی تفصیل سننا چاہیئے وہ ایک جو فقہ میں ... پارسے کی کتاب ہے
اس میں لکھا ہے کہ باقلا کے پانی سے مراد وہ پانی ہے جس پر کوئی چیز پکانے کے سبب سے غالب
ہو گئی ہے (۵۹) بعض جگہ منقول عنہ کے مؤلف کے نام میں اجمال ڈالدیا ہے مثلاً طیبون میں کہتے ہیں
کہ ابن مولف گفتہ کہ طیبون اغلب از بیخ درخت انار روید اگلی پچھلی تمام عبارت سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون
مؤلف ہے اور کس کتاب کا مؤلف ہے البتہ بیرونی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ مخزن کا مولف ہے
کیونکہ اُسنے طیبون میں کہا ہے و نزوم اغلب طیبون از بیخ درخت انار روید (۶۰) بعض دواؤں کا مزاج
بیان کرنے میں نہایت نامنقح باتیں لکھی ہیں مثلاً دیودار میں کہتے ہیں کہ سرل دیودار معتدل ہے اور سرل
دیودار میں کہتے ہیں کہ گرم و خشک ہے اور یہ بات اشارۃً یا کنایۃً نہیں معلوم ہو سکتی کہ ایک مذہب انکا
ہے ایک جمہور کا (۶۱) بعض فضول لفظ لکھدیئے ہیں جنکی مفردات میں ضرورت نہیں جیسے بادام ہوا ست
اسی طرح کہتے ہیں کہ آتش بعد الف و تائے فوقانی و سکون شین معجمہ اسم فارسی ست بعربی نار و بہندی
آگ نامند گیلانی گفتہ نوعی کہ آب را در ادویہ تطفلا ذکر مے کنند ہم چنین می باید کہ آتش را نیز ذکر کردہ شود انتہی
اس مقام میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل ادویہ مفردہ کے ذکر کے مناسب نہیں اور نہ پانی کی طرح اسکے

ذکر کی ضرورت ہے اسلیئے کہ بابی معالجات مین کارآمد ہے آگ کو اس طرح کوئی تعلق نہین ہے (۶۲) ایک دوا کا ایک مقام پر سارا حال نہین لکھا بلکہ کچھ حال اُسکے نام کے ساتھ لکھا ہے اور کچھ حال غیر لفظ مین بیان کیا ہے مثلاً اسد الارض مین کہتے ہین کہ اشخیص اور گرگٹ کا نام ہے اور اسکے بعد اسد العدس مین لکھا ہے کہ اسد الارض حربا و ماذریون را نیز نامند دیکھو خود لفظ اسد الارض مین یہ نہین بتایا کہ ماذریون کو بھی کہتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ اسد الارض صرف دو ہی چیز کا نام ہے گرگٹ اور اشخیص جیسا کہ تذکرہ انطاکی وغیرہ سے ثابت ہے اور کیمیاگروں کی اصطلاح مین پارے کو بھی کہتے ہین جیسا کہ الفاظ الادویہ مین مذکور ہے اور ماذریون کو اسد الارض نہین کہتے ہین وہ اسد العدس ہے جیسا کہ گیلانی وغیرہ نے لکھا ہے (۶۳) نقل عبارت مین بھی بہت غلطی کی ہے مثلاً ام الکلب مین جو مخزن مین یہ عبارت ہے منبت آن اکثر مزارع بلاد مصر و بادیہ عرب کسے بہ ینبوع ست اسکو یون نقل کیا ہے و اکثر در مزارع می روید مثل ینبوعی ست و در دیار مصر خصوصاً بموضعی کہ آنرا مراکع یونسی نامند یافتہ می شود مراکع یونسی کا پتہ دوسری کتب سے بڑھایا ہے (۶۴) ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی چیز کو تحقیق کرنا چاہا کتب کیطرف رجوع نہ کی اور اپنی رائے سے احتمال نکالکر چھوڑ دیا جیسے عنبا مین کہتے ہین کہ شریف اور نسخی گفتہ آن نبات ہندی ست و بغیر سند کے یافت نمی روید و آن درختی ذی ساق است و شاخہا و برگ شبیہ بدرخت جوز و ثمر آن شبیہ بقل اندلسی و اہل ہند آنرا جمع میکنند چون عقد آن کامل می شود بہ نمک و آب انزا کبس می نمایند و بسر کہ عمل می کنند و مزہ آن مثل زیتون برابر ست و آن نزد ایشان اصل کا مخ ما کولہ و مشہی طعام و چون ادامت خوردن آن نمایند بوے عرق نیکو سازد و قطع بوے اشتہا کنند مولف گوید محتمل کہ انبہ خام باشد کہ جاوان بدیگر اقالیم از ہند برند جب آن اگر داؤد انطاکی کا تذکرہ دیکھتے تو اس سے معلوم کر لیتے کہ انطاکیہ مین انبہ یعنے آم کو عنبا کہتے ہین (۶۵) زرین درخت کے پھول کی تشبیہ قرص آئینہ زرین کے ساتھ دی ہے حالانکہ مشبہ بہ واضح بتانا چاہیے اور یہ نہین سمجھا یا کہ قرص آئینہ زرین سے کیا مراد ہے برہان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زرین درخت کا پھول سورج سے مشابہت رکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرص آئینہ زرین سے مراد سورج ہے یہ تشبیہ صاحب اختیارات بدیعی نے دی ہے انکی کی اتباع کی ہے (۶۶) بعض مضامین کے صاف نکرنے سے بے حد غلطی رہگئی ہے مثلاً انکول کے بیان مین جسے انکولی بھی کہتے ہین بالون کے سیاہ کرنے کی ترکیب حکیم نور الدین محمد کی تالیف شریف سے نقل کی ہے اسنے لکھا ہے کہ بستانند تخم اندراین سرخ را کہ آنرا انکول نیز گویند بقدر پانزدہ سیر شاہی و آنرا در آب آلمہ تر بہفت تسقیہ دادہ خشک سازند و در چرخ روغن گران روغن کشند اگر ہفت روز متواتر ازان روغن در بینی سعوط کنند موے سفید سیاہ گردد انما اندراین کے پھل کی کئی ترکیبین بالونکو سیاہ کرنے کے باب مین آئی ہین یہ بھی ایک ترکیب ہے مگر اسکو انکول غلطی سے لکھ گیا ہے اس غلطی نے بڑا شبہ ڈالدیا ہے انکول اندراین کو کبھی نہین کہتے حکیم صاحب کو چاہیے تھا کہ ہکو کاتب کی

یا خود حکیم نورالدین کی غلطی سمجھکر صاف کر دیئے (۶۷) بثارہ میں لکھا ہے دانہ ایست از نخود نخوت تر و غیر مدور و سفید و در غلاف و از بقدر دو گرہ یا سہ گرہ مختلفت نصف انگشت پھر کچھ باتیں لکھ کر کہتے ہیں و بارش خرد و سیاہ و مائل بسرخی جبکہ اول پھلی کا اندازہ بتا دیا تو پھر خرد کہنے کی کیا وجہ اول ایک بات کو صاف کیا پھر مبہم کر دیا۔ (۶۸) کہیں کہیں الفاظ کی غیر وبیان کرتے ہیں مسامحت کی ہے شلغم سرے کے بدل میں آبار سوختہ ذکر کیا ہے حالانکہ جلے ہوے سیسے کو آبار کہتے ہیں تو سوختہ کا اظہار بیکار ہے اسی طرح کہیں لکھ جاتے ہیں روغن زیت حالانکہ خود زیت زیتون کے روغن کا نام ہے جب تجہ رزر غن البسان کا بدل لکھتے ہیں یک نیم وزن تا دو وزن آن روغن زیتون کہنہ یا روغن زیت تازہ بھی بصورت سہوالفکر کی وجہ سے ہے اور دوسری سہوالقلم کی (۶۹) کہیں کہیں دوسرے حذاق کی طرف غلط بات بھی منسوب کر دی ہے مثلاً اناس میں کہتے ہیں و حکیم شریف خان می نویسند کہ نزد راقم معتدل در حرارت و رطوبت و نزد و راول معلوم می شود حالانکہ وہ تالیف شریف میں کہتے ہیں مزاجش نزد مکھر گرم در اول و سرد و در دوم تانی ست (۷۰) دیباچۂ کتاب میں لکھتے ہیں کہ حرف ثانی کی رعایت بھی رکھی گئی ہے تاکہ طالب کو لغات کے نکالنے میں تکلیف نہ ہو مگر اس قاعدے کو کامل طور پر نہیں نباہ سکے مثلاً جعت لکھا ہے جس میں جیم تازی کے بعد عین مہملہ ہے اسکے بعد جص لکھا ہے جس میں جیم تازی کے بعد صاد مہملہ ہے اس کے بعد جدوہ لکھا ہے جس میں جیم تازی کے بعد عین مہملہ ہے اور حبت کے پہلے جشک لکھا ہے جس میں جیم فارسی کے بعد شین نقطہ دار ہے اور یہ بھی سننے کے قابل ہے کہ فصل راے مہملہ با جیم تازی میں لفظ رحیق لکھا ہے جس میں راے مہملہ کے بعد جیم تازی ہے اور یہ فضلۂ حیوانات کے معنے میں ہے اسکے بعد رحیق لکھا ہے جو راے مہملہ اور حاے حطی سے شراب خالص اور خوشبودار کے معنے میں ہے بعد اسکے [illegible] نمک کے معنے میں لکھا ہے اور یہ راے مہملہ اور جیم فارسی سے ہے اور یہ انتہا ہے سہوالفکر ہے اور اس سے بھی زیادہ قابل گرفت یہ بات ہے کہ فصل عین مہملہ یا واو میں وہ لفظ بھی لے آئے ہیں کہ جس میں عین کے بعد باے ہوز ہے نہ واو اور وہ عہن ہے

تصحیفات محیط اعظم

ابرنجیین گیلانی سے نقل کیا ہے حالانکہ گیلانی کے نسخے میں ابرنجین ہے جسمیں جیم کے بعد یاے موحدہ [illegible]

البورماج باقلا کا نام لکھا ہے صحیح ابورباج ہے جیسا کہ مہذب الاسماء میں ہے۔

ابرارزا القسطی العاقر کا نام لکھا ہے حالانکہ شرح قانون مؤلفہ حکیم علی گیلانی و مخزن سے ابرازا القسط ثابت ہے

ابوالامر دمیم سے پلنگ بتایا ہے اور کنز اللغات ترکی تالیف شیخ فارسی آفندی حوزی اللبنانی مطبوعہ [illegible] شہر بیروت سے ابوالابر دباے موحدہ سے ثابت ہے نفائس اللغات میں بھی اسی طرح ہے۔

ابوالفتکی وغیرہ جبل کی کنیت لکھی ہے اور مہذب الاسماء سے ابوالخطاب ثابت ہے

ابوالمتعقیب گوشت کے معنے میں لکھا ہے اور مہذب الاسماء سے ابوالحسیب ثابت ہے

ابو الحلیب سمک بنایا ہے اور مہذب الاسماء سے سمک بمعنی مچھلی ثابت ہے
اُدِت بھگت بکسر دال مہملہ و تشدید تاے فوقانی و فتح باے موحدہ مخلوط بہا و فتح کاف فارسی و سکون تاے
فوقانی سورج مکھی کا نام لکھا ہے
اودیتیا بھگتی دال مکسور کے بعد یاے تحتانی اُسکے بعد تاے فوقانی اُسکے بعد یاے تحتانی الف سے
ٹی بھگتی سورج مکھی کا نام بیان کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں میں تصحیف ہے اسلئے کہ سنسکرت میں سورج
مکھی کو اُدِتیے بھگتا بکسر دال مہملہ و سکون تاے فوقانی و فتح یاے تحتانی و فتح باے موحدہ مخلوط بہا و
سکون کاف تازی و فتح تاے فوقانی و سکون الف کہتے ہیں جیسا کہ گھنٹ پرکاش سے ثابت ہے۔
آرگ وودھو بفتح راے مہملہ و سکون کاف فارسی و فتح واو و ضم دال مہملہ و ہاے خفی و سکون واو دروم
انتاموں کا نام بتایا ہے اس میں تصحیف ہے اسلئے کہ سنسکرت کا صحیح نام گھنٹوں سے آرگ وودھ ثابت
ہے جس میں واو مفتوح اور دال مہملہ مخلوط بہا مفتوح ہے اور اُسکے بعد واو ساکن نہیں ہے
اسورکی بضم سین مہملہ و سکون واو و کسر راے مہملہ و یاے تحتانی راسن کا نام بتایا ہے مگر اس میں واو زائد
ہے صحیح اسرکی ہے بعد الف ضم سین مہملہ جیسا کہ گھنٹ پرکاش وغیرہ سے ثابت ہے۔
اراقو کا ترجمہ کنٹیلا کیا ہے اور تصحیف ہے الفاظ الادویہ سے کنکلا ثابت ہے جسے ننمنا بھی کہتے ہیں
ارطوباس محیط میں یاے تحتانی سے [illegible] کل مصری کا نام لکھا ہے یہ تصحیف ہے دراصل ارطوناس
نون کے ساتھ کھریا مٹی کا نام ہے۔
ارنیا کلدھعا یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے ایک ارنیا جس میں الف اور راے مہملہ و نون مفتوح
اور نون مشدد و مکسور اور یاے تحتانی مخفی اور الف ہے اور کلدھعا میں کاف تازی اور لام دونوں
مضموم اور دال مشدد مفتوح مخلوط بہا اور الف ساکن ہے اور [illegible] بمعنے جاسوس کا نام ہے محیط میں اسی طرح
لکھا ہے اور گھنٹ پرکاش میں ارنی کلتھکا لکھا ہے ارنیے الف اور راے مہملہ کے فتحوں اور نون کے
سکون اور یاے تحتانی کے فتح سے جنگل کے معنے میں ہے اور کلتھکا کاف کے ضمے اور لام کے کسرے
اور تاے فوقانی مشدد و مکسور مخلوط بہا اور کاف تازی کے فتح اور الف کے سکون سے کلتھی کے معنے میں ہے
ازدرو محیط سے معلوم ہوتا ہے کہ الف مفتوح کے بعد زاے معجمہ ہے پھر دال مہملہ پھر راے مہملہ پھر دال
مہملہ اور [illegible] کا نام ہے حالانکہ الفاظ الادویہ سے ثابت ہے کہ زاے معجمہ کے بعد واو ہے اسکے
بعد دال مہملہ ہے اور برہان قاطع سے شب گرد کے وزن پر ثابت ہے اور زاے معجمہ کے بعد واو ثابت
ہے اور اُسکے بعد راے مہملہ اور اُسکے بعد دال مہملہ ہے گیلانی کی شرح اور مخزن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے
اسطرافلیقوس حرف اول کے فتحہ سے محیط میں یونانی نام برنیون کا لکھا ہے صحیح وہ ہے جو گیلانی نے
شرح قانون میں لکھا ہے کہ اسطراطیقوس یونانی لفظ ہے اُسکے معنے شبیہ بالکواکب ہیں اسکو
برنیون بھی کہتے ہیں۔
اسطلس محیط میں حرف اول کے کسرے سے قفر الیہود کا نام ہے مگر صحیح اِسطفلس ہے



اسموساگر بشین معجمہ نیز گویند نوعے از مرو است بحر جند نامونکے بعد لکھا ہے اسموساگذر یری ست پہلا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے صحیح یہ ہے کہ اسموسا بمیم مفتوح اور سکون واو کے ساتھ یونانی زبان میں مرو کی ایک قسم ہے جیسا کہ برہان اور شرح گیلانی سے معلوم ہوتا ہے یہ لفظ سین مہملہ سے ہے مگر گیلانی نے شین معجمہ سے اشموسا بھی لکھا ہے اور الفاظ الادویہ میں لکھا ہے کہ جنگلی گاجر کو بھی اسموسا سین مہملہ سے کہتے ہیں اور واو کی جگہ رائے مہملہ سے کسی کتاب میں نہیں ہے۔

امرتوت بھوا محیط میں بفتح ہمزہ وضم میم وسکون رائے مہملہ وضم فوقانی وسکون واو وفوقانی دوم وفتح موحدہ وخفائے ہا وفتح واو والف سنگ بصری کا نام لکھا ہے حالانکہ نگھنٹ پرکاش میں لکھا ہے کہ میم کے سکون وفتح رائے مہملہ اور تائے دوم کی جگہ دال مہملہ اور آخر میں بغیر الف کے سنسکرت میں نیلا تھوتھا ہے اور آخر میں الف کی زیادتی سے دو چیزوں کا نام ہے آنولہ اور برگ تنبول سنگ بصری کو امرتوت بھی کہتے ہیں بفتح الف وسکون میم وفتح رائے مہملہ وضم تائے فوقانی اول وواو مجہول وسکون تائے فوقانی دوم وفتح بائے فارسی ونون مشدد مفتوح وسکون میم۔

اودونسا بفتح ہمزہ وواو ودال مہملہ وسکون واو دوم وخفائے نون وفتح سین مہملہ والف اسم تخم ہست مگر یہ تصحیف ہے نگھنٹ پرکاش میں الف اول کے فتح اور واو کے فتحہ اور دال مہملہ کے فتحہ اور سکون نون اور فتحہ شین معجمہ سے کالے سنبھلے کا نام لکھا ہے۔

اوشٹھوپا بضم ہمزہ وسکون واو وشین معجمہ وضم فوقانی ہندی وخفائے ہا وسکون واو مجہولہ وفتح بائے فارسی والف اسم بارکند وری شیرین ست یہ تحریف ہے اشٹ سنگرہ سے اسطرح ثابت ہے اوشٹھوپھلا بضم الف وسکون واو مجہول وشین نقطہ دار موقوف اور ضم تائے ثقیل مخلوط بہا وفتح بائے فارسی مخلوط بہا وفتح لام وسکون الف اور اسکو اوشٹھوپھلا بھی کہتے ہیں اسکے معنے اور واو مجہول اور ضم تائے ثقیل مخلوط بہا وواو مجہول وبائے فارسی مفتوح ومیم ساکن سے الٹی جونک چکسا مگر میں اوشٹی بائے ثقیل مکسور اور یائے معروف سے بھی لکھا ہے۔

تنس بکسر تائے فوقانی ونون وسکون سین مہملہ اسم چوب درخت ہندی ست مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ سنسکرت کا ہے اور شین نقطہ دار سے ہے۔

تیجبتی بکسر تائے فوقانی ویائے تحتانی مجہول وضم جیم وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی تلخ وتیز گرم وخشک ہے رباضم طعام ودافع فساد بلغم وتنگی نفس وسرفہ وبخاری دہن۔ یہ تصحیف ہے تیجبنی کی جس میں تائے فوقانی مکسور ویائے تحتانی مجہول وجیم تازی مفتوح ونون مکسور ویائے معروف ہے اور یہ مرہری کے نام سے مشہور ہے اس کا سنسکرت میں نام سورٹا (بواو مجہول) اور سوردا (بواو معروف) ہے ان ہر جگہ ساگر میں اسکے افعال وخواص بھی ایسے ہی لکھے ہیں اور تیجبتی کو اگر تیجوونی کی تصحیف مانا جائے تو یہ بالکل غلط ہے تیجوونی سنسکرت کا لفظ ہے جس میں تائے فوقانی مکسور ویائے تحتانی مجہول وجیم تازی مضموم وواو اول مجہول وواو دوم مفتوح وتائے فوقانی مکسور ویائے آخر معروف ہے اسکی کتاب کا بہت سا حصہ لیجیے

اسہال سے بھار پڑا ہے دیکھو بنگالہ مین چند سنسکرت کے نام لکھدیے ہین جن سے یہ نکلتا ہے کہ اس کا پکا ہوا پھل سیاہ ہوتا ہے بدی کو دفع کرتا ہے خوش رکھتا ہے ملنا اسکا ہاتھ پاؤن کو مفید ہے آنکھونکو روشن کرتا ہے اس سے زیادہ کوئی پتہ نہ دیا چونکہ انھون نے اسکا ایک نام کرمردک بھی لکھا ہے نگھنٹ پرکاش سے معلوم ہوتا ہے کہ کرمردک بفتح کاف تازی و فتح راے مہملہ و فتح میم و سکون راے مہملہ دوم و فتح دال مہملہ و فتح کاف تازی آخر کروندا کا نام ہے اور اسکو کرمردا بھی کہتے ہین محیط مین بھی کرمردا کروندا کا نام لکھا ہے اور محیط مین کرکر وکر مین کہا ہے کہ بکا کا نام ہے اور نگھنٹ پرکاش مین کرمرد کا کروندے کا نام بتایا ہے محیط مین کروندا اور بنگالہ مین لکھا ہے کہ اسکا ایک نام کرشن پاک پھل بھی ہے جس کے معنے یہ ہین کہ اسکا پھل پک کر سیاہ ہو جاتا ہے اور نگھنٹ پرکاش مین لکھا ہے کہ کرشن پاک پھل کروندا کا نام ہے ۔

بہارز (بروزن چہار) گوندا سم فارسی فرح صغیر قحوان ست و یونانی انظلیمن و در ہندی اسم آن باتھا ست و ہر دو مسطور شد اس مین غلطی ہے اسلئے کہ باتھا جسکو فرید بوٹی بھی کہتے ہین وہ باے فارسی سے ہے جیساکہ تالیف شریفی مین لکھا ہے اور وہ چہار کے وزن پر نہین بلکہ کھار اور ریعار کے وزن پر ہے حالانکہ ایک جگہ خود بھی ایسا لکھا ہے

دح بفتح دال مہملہ و تشدید حاے حطی گیا ہے کہ ازان بوریا بافند و بوادہ در آب روید و عرب آنرا حصیر گویند و اہل ہند پٹیلہ دیگرہ خوانند یہ تصحیف ہے بلکہ دخ دال مہملہ کے فتحہ اور خاے نقطہ دار کے سکون سے ہے اور دال کو ضمہ صحیح ہے جیساکہ فرہنگ انجمن آراے ناصری وغیرہ مین ہے ۔

کرو بفتح کاف و ضم نیز و ضم راے مہملہ و سکون واو اسم کٹکی ست و ہندی گویند غیر او ست و نیز اسم طول ست یہ تصحیف ہے اسلئے کہ کٹکی کا نام گجرات مین کڈو کاف مفتوح اور دال ثقیل مضموم سے ہے اور پلول کا مرہٹی مین نام کڈو کاف مفتوح اور دال ثقیل مضموم اور واو معروف سے ہے اور کڈو ایک دوسری دوا بھی ہے ۔

برمہام بو بکسر باے موحدہ و فتح راے مہملہ و میم مشددہ و خفاے ہا و الف و سکون میم دوم و ضم موحدہ و سکون واو بمعنے آب براہمہ اسم گیز گاو ست یہ تصحیف ہے

برہجان بھجہ کی اس اصل لفظ مین باے موحدہ مفتوح راے مہملہ اور ہاے ہوز ساکن اور میم مفتوح اور الف ساکن اور نون غنہ اور باے موحدہ مخلوط بہا مفتوح ہے یہ بھی غلطی ہے کہ انھون نے میم اول کے بعد ہاے مخفی لکھی ہے کیونکہ ہاے مخفی صرف ان گیارہ حرفون کے بعد آتی ہے اور وہ جبھی اردو کے رسم الخط مین لکھی جاتی ہے بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ ہندی مین انکی علحدہ علحدہ شکلین ہین۔

محیط مین ان باتون کے ہونے کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ یہ کتاب آخر عمر کی تالیف ہے ضعف پیری نقصان البصارت اور ذہول پیدا ہو جانے کی وجہ سے پوری پوری تنقیح نہو سکی مدت تک جمع کرتے رہے جب تنقیح و تنقید کا وقت آیا تو وہ اس قابل نہ رہے دلیل اسپر یہ ہے کہ نغز مین لکھتے ہین کہ بلبل در عندلیب گذشت حالانکہ یون لکھنا چاہیئے تھا کہ بلبل در باب باے موحدہ گذشت اس لیے کہ عندلیب کی تفصیل

بلبل مین دی ہے عندلیب مین صرف اسی قدر لکھا ہے کہ اسم بلبل ست اسی طرح ابو قانس مین جو لکھا ہے
چنانکہ اہل ایران از بیخ عوطلیثا کہ بشیرازی چوبک اشنان و معنی اشنان کہ مذکور شد اسکی جگہ یون لکھتے از بیخ عوطلیثا
کہ بشیرازی چوبک اشنان نامند کہ مذکور شود مخزن نے اچھا کیا کہ صرف چوبک لکھا ہے۔ عمر کی بے ثباتی
اور زندگی کے چراغ سحری ہونے پر خیال کر کے اسی طرح غیر منقح مسودے کو عجلت کے ساتھ چھپوا دیا جو کاتبون
اور مقابلہ کرنے والون کی وجہ سے زیادہ خراب ہو گیا نظیر اسکی یہ ہے کہ الف مع الیا کے باب مین کہتے ہین
ایلاوالوک بکسر ہمزہ و سکون تحتانی و فتح لام و الف و فتح واو و الف دوم و ضم لام و سکون واو دوم و کاف
بعد اسکے کچھ نہین ہے ایک دوسری دوا کا نام شروع کر دیا ہے یہ نام سنسکرت مین ایلوے کا ہے کاتب
کی فروگذاشت سے ایلوے کا لفظ رہ گیا جو لکھنؤن سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اس سے بڑھکر کاتبون کی غلطی کا یہ
ثبوت ہے کہ دوسری جلد کے صفحہ ۱۳۰ کی چودھوین و پندرھوین سطر مین حب الخضرا کا بیان ان الفاظ سے
تمام کیا ہے واو قسم دوم روغن از پوست سبز آن بیگیرند مغز سالم آن کہ می ماند آنرا کوفتہ باشکر و شمش
می خورند بعد اسکے واو عاطفہ لکھکر تحریر کرتے ہین و گیلانی نوشتہ کہ تخمی ست زرد رنگ تلخ مزہ مدور شکل شل تخم
مخاصہ و در جبال فارس و دہستان یافتہ می شود اور اس بیان کو دور تک لکھا ہے طبیعت اور افعال و خواص
اور مقدار خوراک اور بدل وغیرہ لکھا ہے تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیا بات ہے بڑی کوشش کے بعد
معلوم ہوا کہ حب الخضرا کا بیان ختم کر کے حب الراس کا بیان شروع کیا تھا کاتبون نے حب الراس کے
لفظ کو مع عبارت کے حذف کر دیا اور خدا جانے کتنی عبارت حذف کی آگے ہاتھ کا نسخہ ملا نہین جس سے
کہ اصل حال معلوم ہوتا اور اسوقت یہ بات نظر سے نہین گذری ورنہ اُسیسے تحقیق کر لیا جاتا مگر پیشتر سے ہمنے
صرف اسقدر لکھا تھا کہ حب فساد پول نافع تمام احوال ذرہ مین سبز کے نقل کر دیے ہین اور خود کر بیٹھے
کے افعال و خواص کو چھوڑ گئے مسودہ اسقدر ناقص چھپ گیا ہے کہ کہین مین تھوڑی سی ماہیت لکھکر کچھ
دوسرے حالات لکھدیے تھے بعد اسکے بعض شیخ کے قول سے اسکی ماہیت لکھی تھی چونکہ بطور تحریر اچھا
نہ تھا خود ہی بطور یادداشت کے پہلے بیان کے پاس لکھدیا تھا اگر قول شیخ کو در صفحہ دوم سے اچھا
نہ پسند خوب ست چونکہ نظر ثانی نکر سکے یہ عبارت بھی کتاب مین لکھی رہگئی اور شیخ کا قول بھی ایک جگہ سے
دوسری جگہ نقل نہو سکا بہرصورت جو کچھ ہے محیط اعظم ایسی جامع کتاب واقع ہوئی ہے کہ طالب کمال کو
جو اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری کتاب سے یکجائی طور پر حاصل نہین ہو سکتا

فصل عناصر و اخلاط کے بیان مین

حکماے مشائین کا یہ مذہب ہے کہ ہر جسم مرکب ہوتا ہے ہیولے اور صورت سے اور اصحاب اتصال جو ہیولے
کے منکر ہین اُنکے نزدیک جسم اجزاے تحلیلیہ مقداریہ سے مرکب ہے اور متکلمین کی راے یہ ہے کہ جسم مرکب
ہے اجزاے صغیرہ و دقیقہ سے جو اجزاء ذرہ سے بھی زیادہ باریک اور ایسے چھوٹے ہین کہ ہمارے حواس
سے ادراک انکا محال ہے اور انھین اجزاے لا یتجزی کہتے ہین علماے یورپ کا بھی یہی مذہب ہے
مگر اجسام کی ترکیب بے اثر فاعل کے نہین ہو سکتی اسلیے اجسام کا ترکب قواے فعالہ کے سبب سے

مانا گیا اور قوت فعالہ تین قسم کی پائی گئی ہے ایک حرارت دوسرے نور تیسرے قوت کہربائیہ یہی قوتیں جب مادہ یعنی اجزائے لایتجزیٰ میں اثر کرتی ہیں تب اس فعل اور انفعال سے جسم صورت پذیر ہوتا ہے اور انھیں بسائط کی ترکیب سے تمام دنیا کے اجسام پیدا ہوئے ہیں۔ فلاسفہ قدیم اور حکمائے طبیعات نے ان عناصر بسیطہ کو چار میں محدود کر دیا ہے یعنے خاک باد آب آتش اس وجہ سے اخلاط کا بھی چار میں حصر کیا یعنی آگ مستحیل بصفرا ہوتی ہے ان دونوں کا مزاج گرم و خشک ہے اور پانی مستحیل بہ بلغم ان دونوں کا مزاج سرد و تر ہے اور ہوا مستحیل بخون ان دونوں کا مزاج گرم و تر ہے اور خاک مستحیل بسودا ہوتی ہے ان دونوں کا مزاج سرد و خشک ہے۔ طبیبین مذکورین وجہ اور علت اپنے اس قول کی یہ بیان کرتے ہیں کہ جملہ موجودات عالم سفلی یعنی حیوانات نباتات جمادات میں ہم چار متخالف اور متضاد کیفیتیں حرارت برودت رطوبت یبوست مشاہدہ کرتے ہیں اسلئے ضرور ہے کہ ان کیفیات اربعہ میں سے ہر ایک کیفیت کسی نہ کسی خاص جزو اصلی کی وجہ سے پائی جاتی ہے

حکمائے ہند نے عناصر پانچ بیان کئے ہیں اور ان عناصر اربعہ پر ایک رکن آکاس (بہ الف) اور زیادہ کیا ہے آکاس کے معنے اگرچہ آسمان کے ہیں کہ مراد اس سے تجاویف اور خلا ہوتا ہے مگر عند التحقیق یہاں مراد اس سے ایک آسمانی چیز ہے یعنی حرارت عزیزی نہ خود آسمان اگرچہ حرارت عزیزی مادی نہیں صوری ہے لیکن داخلی ہے نہ خارجی اور کوئی شے مادہ اور صورت سے خالی نہیں پس عناصر اربعہ مادہ ہیں اور صورت فائض وہی سماوی چیز ہے

زمانۂ حال میں اس قول کی بالکل تردید کی گئی ہے اور اس خیال سے کہ جس چیز میں ایک ہی طرح کا جزو متخرج ہوتا ہے اور اس جزو متخرج کی تحلیل [illegible] تو پھر کوئی دوسرا جزو متخرج نہ ہوسکے وہ عنصر ہے پس اس استقرار سے ۶۵ چیز ایسے پائے گئے کہ اگر تحلیل کرو تو کوئی جزو غیر اس میں سے نہ نکلے گا اسلئے انھوں نے کہا کہ ابھی بسائط عنصرہ ۶۵ نکالے گئے ہیں اور شاید آئندہ اور بھی معلوم ہوں اور یہی عناصر موالید ثلثہ کے اجسام میں سے ہیں یعنے حیوانات اور نباتات اور معدنیات سے تحلیل اکسیر یہ نکالے جاتے ہیں تو انھیں کی بساطت اور عنصریت کے قائل ہوئے مثلاً لوہا۔ گندھک۔ چونا وغیرہ۔ اور ہوا آگ پانی اور مٹی عنصر نہیں کیونکہ انہیں دوسروں کا میل ہے اور عنصر وہ ہے جسمیں کسی دوسرے کا میل نہ ہو۔ وید والوں کے نزدیک خاک کا مکان ناک ہے اور اس سے تعلق ہڈی گوشت رگ چمڑا اور جھلی رکھتے ہیں پانی کا مکان زبان ہے اور تعلق اس سے پسینہ پیشاب خون منی اور رینٹھ تھوک کو ہے باد کا مکان چمڑا ہے اس سے تعلق بات کہنے اور حرکت کرنے میں پھیلانے اور کھینچنے کو ہے آگ کا مکان آنکھ ہے اور اس سے بھوک پیاس اور حرص اور جلال وجمال کو تعلق ہے آکاس کا مکان کان ہے اور بیہوشی خواب اور خاموشی اور نسیان اور غم کا غلبہ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

وہ تین خلط قرار دیتے ہیں (۱) واے (بفتح واو و سکون الف وضم یائے تحتانی اور محیط میں آخر میں واو ساکن بھی لکھی ہے اور یہ غلطی ہے یہ باد کے نام سے مشہور ہے) (۲) بلغم (۳) صفرا بعض خون کو

بھی اخلاط میں داخل کرتے ہیں اس صورت میں چار خلط ہو گئے اکثر کہتے ہیں کہ خون روح ہے اور جمہور کی یہ رائے ہے کہ خون مثل گوشت کے جزو بدن ہے اور سودا کو خون سوختہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خون باد کی آمیزش سے سرد و خشک ہو کر تیرہ رنگ مثل مجعث کے ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ باد سودا کا نام ہے مگر یہ قول ضعیف ہے باد ایک ہلکی لطیف کثیر الحرکت سریع السیر چیز ہے ہوا کی قسم سے دوسرے اخلاط کی حامل ہے اور یہ اخلاط کو طبعی ناطبعی بھی کرتی ہے کسی اور خلط سے نہیں پیدا ہوتی اسکا مزاج سرد و خشک ہے اسکو صحت و مرض میں بڑا دخل ہے باد بدن میں جس چیز سے لگتی ہے اسی کا مزاج قبول کر لیتی ہے گرمی سے گرم سردی سے سرد خشکی سے خشک تری سے تر ہو جاتی ہے اس کا کوئی مزہ نہیں البتہ کسیلا اور بکسے کے مشابہ ہوتی ہے اسکی دس قسمیں ہیں (۱) پران بکسر بائے فارسی و فتح رائے مہملہ و سکون الف و نون یہ دل میں رہتی ہے اور سانس چلاتی اور کھانے کو نکالتی ہے (۲) اپان بفتح الف و فتح بائے فارسی و سکون الف دوم و نون یہ مقعد اور اسکے حوالی میں رہتی ہے نلکے نصف بدن میں بھرتی ہے گوہ اور موت نکالتی ہے (۳) سمان بفتح سین مہملہ و فتح میم و الف ساکن و نون یہ ناف میں رہتی ہے پیٹ کی غذا کے رس (کیلوس) کو سب جگہ لیجاتی ہے اور غذا کو ہضم کراتی ہے (۴) ادان بضم الف و فتح دال مہملہ و سکون الف و نون یہ گلے میں رہتی ہے یہاں سے اٹھتی ہے اور سر تک پہنچتی ہے (۵) ویان بکسر واو و فتح یائے تحتانی و سکون الف و نون یہ تمام بدن میں رہتی ہے اعضا کو پہنچتی اور پھیلاتی ہے (۶) ناگ بفتح نون و سکون الف و کاف فارسی یہ ہوا کو ڈکار لاتی ہے (۷) کرم بضم کاف تازی و واو معروف و رائے مہملہ موقوف اور آخر میں میم یہ آنکھ کھولنے کے کام میں آتی ہے (۸) کرکل بکسر کاف تازی و کسرہ رائے مہملہ و یائے معروف و فتح کاف تازی دوم و سکون لام یہ چھینک لاتی ہے اور بھوک لگاتی ہے (۹) دیودت بکسر دال مہملہ و یائے مجہول و واو موقوف و فتح دال دوم و سکون تائے فوقانی یہ جمائی لاتی ہے (۱۰) دھننجے بفتح دال مہملہ و فتح نون اول و سکون نون دوم و فتح جیم تازی و سکون یائے تحتانی یہ سب جسم میں ساری ہے اور محافظت کرتی ہے اور مرنے کے بعد بھی جلدی نہیں نکل جاتی ہے اگر واسے میں کسی وجہ سے فساد آجاتا ہے تو بہت سی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بلغم کیلوس کا فضلہ ہے اور وہ ایک پانی جیسا پانی سے پیدا ہوا ہے پکا ہوا طعم شیریں اور سفید اور بھاری اور چکنا اور گوند کی طرح چپکتا ہوا ہوتا ہے اور کچا تھوڑا سا نمکین ہوتا ہے مزاج اس کا سرد و تر ہے اور اسکے پانچ فائدے ہیں (۱) جوڑوں کو جوڑا ہوا رکھتا ہے (۲) بدن کو چکنا رکھتا ہے (۳) زخم کو درست کرتا ہے (۴) جسم کا نقصان پورا کرتا ہے (۵) قوت دیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے بدن کی محافظت کرتا ہے پانی کا کام دیتا ہے اصلی مکان اس کا کچے کھانے کی جگہ اور کمر کے اوپر سے ناف تک اور سینہ اور سر اور حلق اور جوڑ ہیں صفرا خون کا فضلہ ہے اور وہ ایک آگ ہے

کہ آگ سے پیدا ہوتی ہے قوام اسکا پتلا اور تیز اور گرم ہے اور جلد حرکت کرتا ہے ہلکا ہے مزہ تیز ہے
اور اس مین سڑے ہوے گوشت کی سی بو آتی ہے مزاج اسکا گرم و تر یا گرم و خشک ہے کچے کا
رنگ سبز ہے اور پختہ کا رنگ زرد اور مزہ بالکل تلخ ہے اور نیم پختہ کے مزے مین تھوڑی سی
ترشی ہے اس سے بھی پانچ فائدے حاصل ہوتے ہین (۱) بدن مین رونق اور رنگ پیدا کرتا ہے
(۲) کھانا ہضم کرتا ہے (۳) معدے اور آنتون کو صاف کرتا ہے (۴) آنکھون مین قوت بینائی
اس سے حاصل ہوتی ہے (۵) عقل ظاہر کرتا ہے اور بدن مین گرمی لاتا ہے یہ معدہ - جگر - پتہ -
دل - آنکھ - اور بدن کی کھال مین رہتا ہے خون جگر اور تمام بدن مین رہتا ہے گرمی و سردی
مین معتدل ہے مزہ اس کا شیرین ہے چکنا اور بھاری اور سرخ ہے اور بو اسکی گوشت کیطرح
خراب ہے اطبا نے بلغم کا مکان صفرا کے اوپر مقرر کیا ہے کیونکہ بلغم پانی کی طرح ہے اور صفرا آگ
کیطرح جس طرح پانی سے بھری ہوئی دیگ کو آگ پر رکھنے سے آگ غالب نہین ہو سکتی اور اس کو
بچاتی ہے اسی طرح بلغم صفرا کی گرمی کو غلبہ حاصل نہین کرنے دیتا اور اسکی گرمی سے خود پک جاتا ہے
و بدن اصل بدن کو دھات کہتے ہین اسکی سات قسمین ہین (۱) رس بفتح راے مہملہ و سکون سین مہملہ یعنی
کیلوس (۲) رکت بفتح راے مہملہ و سکون کاف تازی و تاے فوقانی موقوف یعنی خون (۳) ماس یعنی
گوشت (۴) میدہ بیاے تحتانی معروف یعنی چربی (۵) ہاڑ یعنی ہڈی (۶) مجا بفتح میم و جیم تازی
مشدد و مفتوح و سکون الف یعنی مغز (۷) شکر بضم شین نقطہ دار و سکون کاف تازی و راے مہملہ یعنی منی
محیط مین شکل غلطی سے لکھ دیا ہے۔

آدمی کے معدے مین کوئی غذا پہنچتی ہے تو وہ چار رات دن یا ڈیڑھ پہر اور یا کم و بیش پکتی ہے اس سے جو کیلوس بنتی ہے اور پھر اسیقدر
عرصے کے بعد خون بنجاتی ہے اور پھر اسیقدر عرصے کے بعد خون گوشت بنجاتا ہے یہانتک کہ منی تیار ہوتی ہے اور
ابتدا سے منی کے تیار ہونے تک تخمیناً کچھ کم تیس رات دن لگتے ہین - اول کیلوس دل کے پاس جاتا
ہے دل اس مین سے بقدر حاجت لیکر جگر اور تلی کے پاس بھیجتا ہے اور وہ اپنی ضرورت کے موافق
لے لیتے ہین اور یہ رس ان رگون کے ذریعہ سے جو دل سے نکلتی ہین تمام بدن مین پہنچتا ہے
رس دو قسم کا ہوتا ہے خام اور پختہ خام بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ کہ معدے کی آگ سے نہ پکا
ہو دوسرا وہ کہ معدے کی آگ سے پک تو گیا ہو لیکن معدے کے منہ مین خراب ہو گیا ہو ایسا رس
جب اخلاط سے ملتا ہے تو انکو خراب کر دیتا ہے جس رگ یا راستے سے گذرتا ہے بند ہو جاتا ہے
طرح طرح کے مرض پیدا کرتا ہے۔

فصل مخلوقات کے ذکر مین

کرہ زمین مین جو رنگا رنگ مخلوق حواس ظاہری کے وسیلے سے محسوس و معلوم ہوتی ہے ان مین ایک
وصف مشترک یہ پایا جاتا ہے کہ وہ سب جسمانی ہین ان تمام جسمانی چیزون مین بہت سی ایسی ہین جو
بے حس و حرکت پڑی رہتی ہین جب تک کوئی طاقت ان پر عمل نہ کرے وہ اپنی جگہ سے جنبش نہین کرتین

نہ وہ غذا کھاتی ہیں نہ اگتی ہیں نہ بڑھتی ہیں اس قسم کی تمام اشیا **جمادات** کہلاتی ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ
وہ اپنے آپ حرکت نہ کرنے میں تو بالکل جمادات سے مشابہ ہیں لیکن برخلاف جمادات کے ایک
وصف زائد اُن میں پایا جاتا ہے کہ وہ اجزائے ارضی و ہوائی کو جذب کر کے اپنی غذا بناتی ہیں اور
اُس غذا کی مدد سے انکا جسم نشوونما پاتا ہے وہ اگتی بڑھتی ہیں پھلتی پھولتی ہیں غرض قوت نامیہ ان
سب میں پائی جاتی ہے اس قسم کی جملہ اشیا کا نام **نباتات** ہے۔ اب مخلوقات پر غور کرنے میں تو ہم ایسی
چیزیں بھی پاتے ہیں جو مثل نباتات کے قوت نامیہ بھی رکھتی ہیں اور اپنے ارادے اور اپنی خواہش
سے حرکت بھی کر سکتی ہیں غذا کے ذریعہ سے اُنکے تن و توش میں افزائش ہوتی ہے اور وہ نقل مکان
کرنے میں کسی خارجی قوت کے عمل کی محتاج نہیں اس طرح کی کل مخلوقات کو جاندار۔ ذی حیات
یا **حیوانات** کہتے ہیں اور ان تینوں قسموں کا نام بحیثیت مجموعی موالید ثلثہ رکھا گیا ہے۔ اقسام ثلثہ میں
جو فرق و امتیاز بیان کیا گیا ہے وہ ظاہرا اکثر اشیا کے ملاحظے سے صاف صاف سمجھ میں آسکتا ہے
مگر حقیقت میں مخلوقات کا سلسلہ ادنے بیجان چیزوں سے لیکر اعلے قسم کے جانداروں تک باہم
مربوط ہے اور ان کے اوضاع و اطوار اوصاف و خواص میں درجہ بدرجہ ایسی ترقی ہوتی چلی گئی ہے
کہ پہلی قسم کی انتہا اور دوسری قسم کی ابتدا باہم نہایت مشابہ و مماثل معلوم ہوتی ہیں اسلئے کوئی ایسی
حد مقرر نہیں ہو سکتی جہاں سے ایک جنس کی مخلوق دوسری جنس کی مخلوق سے قطعی جدا اور ممیز ہو جائے
چنانچہ بعض اشیا ایسی پائی گئی ہیں جنکی نسبت یہ فیصلہ کرنا کہ وہ از قسم جماد ہیں یا از قسم نبات سخت
دشوار ہے اسی طرح بعض اشیا حیوانات و نباتات کے درمیان مشترک ہیں اور انکو ایک قسم سے
خارج اور دوسری قسم میں داخل کرنے کے لئے کوئی روشن دلیل نہیں ہے پس ایسی چیزیں جنکی قسم کا
تعین مشتبہ ہے اہل علم کی اصطلاح میں **برزخ** کہلاتی ہیں مثلاً چھوئی موئی کو ذرا چھونے سے اپنے
پتوں کو سکیڑ لیتا ہے اور اس کا یہ خاصہ بالکل حیوانات سے مشابہ ہے اسی طرح بعض ممالک میں
ایسے اشجار پائے گئے ہیں کہ جو مکڑی کی طرح مکھی کا شکار کرتے ہیں فرانس کے ایک ماہر نباتات کے
تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے ایک گرمائی مقام پر ایک ایسا درخت دیکھا گیا ہے کہ اس کے
پتوں پر اگر ذرا بھی خاک پڑ جاتی ہے تو پتے فوراً اس طرح کھانسنے لگتے ہیں کہ جس طرح کوئی بچہ کھانستا
ہو اگلے زمانے میں مرجان کی نسبت بھی یہی خیال تھا کہ یہ برزخ ہے اور اس میں بعض اوصاف
نباتی ہیں اور بعض حیوانی لیکن اب یہ بات ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ سمندر میں ایک قسم کے کیڑے ہیں جنکی
خوراک میں مٹی شامل ہوتی ہے جو سمندر کے پانی میں مخلوط رہتی ہے یہ کیڑے جب مر جاتے
ہیں تو ان کا نرم گوشت گل سڑ کر دور ہو جاتا ہے اور مادہ کثیف جو اس گوشت کے اندر ہوتا
ہے سخت اور مضبوط ہو کر مونگا بن جاتا ہے۔

جمادات اگرچہ قوت نامیہ اور حیات جمادات میں نہیں ہے لیکن قدرت کاملہ نے انکو بھی عجیب
و غریب خواص و اوصاف عطا کئے ہیں بعض ایسے لطیف و سبک ہیں کہ ہماری آنکھوں کی بصارت

خوردبین کی مدد سے بھی انکو نہیں دیکھ سکتی اور ایک ادنی صدمے سے اُنکے اجزا مین تموج و تلاطم پیدا ہو جاتا ہے
ایسے اجسام ہوائی کہلاتے ہین بعض انمین سے ایسے سیال اور پتلے ہوتے ہین کہ انکی کوئی خاص شکل
وصورت نہین جس جگہ یا جس ظرف مین انکو رکھو اسی کی صورت قبول کر لیتے ہین خفیف حرارت سے
بخار بنکر اُڑ جاتے ہین حرارت کی کمی سے اُنکے اجزا اس قدر متصل ہو جاتے ہین کہ وہ پتھر اور ڈھیلے کی
طرح منجمد ہو جاتے ہین اگر پانی اور پارے کے حالات پر غور کرو تو یہ سب کیفیتین انمین مشاہدہ ہو سکتی ہین
بعض چیزین ایسی ہین کہ انکے اجزا باہم پیوستہ ہوتے ہین وہ بہتی نہین صدمے کو برداشت کر لیتی ہین ایسی
چیزونکو منجمد کہتے ہین پھر انمین بعض نہایت سخت و ثقیل ہین جیسے لوہا. سونا. سنگ خارا. آہن کبری مین اکبر کا قول ہے کہ پتھر
کی دو قسمین ہین (۱) وہ جو پانی مین نہین گل سکتا اسکو سنگ کہتے ہین (۲) وہ جو پانی مین گل جاتا ہے وہ سنگ کہلاتا ہے پتھر کی پیدائش
کی یہ صورت ہے کہ زمین کے اجزاے لطیف و رقیق اور رطوبات لزج مدت تک ملے رہتے اور گرمی و خشکی کے پہنچتے رہنے
سے یہانتک سخت ہو جاتے ہین کہ زمین کا مزاج باقی نہین رہتا بس یہی پتھر ہے رنگ کا اختلاف اور صفائی شفافی وغیرہ کا
فرق اجزا اور محل کے اختلاف اور تری و گرمی وغیرہ کے غلبہ اور عدم غلبہ سے حادث ہو جاتا ہے مثلاً اگر سردی و تری غالب ہے
تو پتھر کا رنگ سفید ہوگا اور اگر دونون برابر ہین تو خاکی ہوگا اور اگر گرمی و خشکی غالب ہین تو سرخ ہوگا اور اگر کم ہونگی تو زرد ہوگا اگر
گرمی زیادہ اور تری کم ہے تو سیاہ و سخت ہوگا [illegible] وغیرہ وبعض بجز بھری اور بودی ہین جیسے مٹی پھر انمین سے بعض ایسی ہین
جنمین نباتات اگتی ہین اور بعض انسانکی روداد [illegible] کام آتی ہین جسکو لوگ مٹی کہتے ہین نباتات اور حیوانات کے گلنے
سڑنے سوکھنے اور جلنے سے بن گئی ہے اور روز بروز بنتی چلی جاتی ہے اس زمین پر ان جمادات کے پرت ایسے جمے ہوئے
ہین کہ جیسے پیاز پر چھلکے جمے رہتے ہین چاندی سونا تانبا لوہا رانگا وغیرہ دھات جب کانسے نکلتے ہین پتھر اور مٹی کے ساتھ
ملے رہتے ہین جب انھین پیسکر پانی مین ڈالدیتے ہین دھات بھاری ہونیکے سبب نیچے بیٹھ جاتی ہے اور مٹی جو پانی پر تیرتی
ہے پانی کے ساتھ باہر نکالکر پھینک دیتے ہین پھر اس دھات کو آگ پر گلا کر کام مین لاتے ہین جنمین بھی دھاتین کانسے نکلنے پر پتھر
کوئلے وغیرہ کا میل ہے پہلے ہی اسکو آگ مین جلا کر صاف کر لیتے ہین گو **دھات** کل جمادات کو
کہہ سکتے ہین لیکن اکثر چاندی سونا تانبا لوہا رانگا جست سیسہ اور پارہ انھین آٹھ کے لیے بولتے ہین
کوئی دھات تھوڑی ہی آنچ سے اور کوئی بڑی کڑی آنچ سے گلتی ہے اور کوئی ہتوڑی کی چوٹ سہتی
اور بڑھتی اور کوئی چور چور ہو جاتی ہے پلاٹنم کے سوا سونا سب سے بھاری ہوتا ہے اور سب سے
بڑھکر مہنگا بھی ملتا ہے اگر لوہا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہو سکتا. تانبے کے برتن مین یا کانسے پیتل کے برتن مین
جو تانبے کے میل سے بنتے ہین کھانے کی کوئی کھٹی چیز کبھی نہ رکھنی چاہیے کیونکہ تانبے مین کھٹائی لگتے
ہی زہر پیدا ہو جاتا ہے ایسی چیز کبھی نہ کھانی چاہیے اسی لیے لوگ تانبے کے برتنون مین قلعی کراتے ہین
تانبا اور جست ملا کر پیتل اور تانبا اور رانگا ملا کر کانسی بناتے ہین۔ رانگ۔ جست اور سیسہ بڑی نرم
دھات ہین ذرا سی آنچ سے گل جاتی ہین۔ اس زمانے مین ایک بیش بہا دھات معلوم ہوئی ہے
جس کا نام ریڈیم ہے آدھ سیر ریڈیم ایک مکان کو دو ہزار سال تک گرم رکھ سکتی ہے زمین مین
ہر جگہ ریڈیم پھیلی ہوئی ہے ریڈیم سے ہیلیم پیدا ہوتی ہے اور ہیلیم زمین کے تمام پرتون پر پھیلی

ہوئی ہے اکسریز نامی آلے سے جو بدن کے اندر کی تمام چیزیں نظر آجاتی ہیں اس میں بھی ریڈیم لگا کر یہ بات حاصل کی گئی ہے اسکی عجیب و غریب طاقت ہر وقت غائبانہ لہروں کے ذریعہ سے نکلتی رہتی ہے ریڈیم سے الفا اور بیٹا نامی دو شعاعیں نکلتی ہیں ان میں سے الفا کی رفتار ایک منٹ میں دس لاکھ اسی ہزار میل ہے اور بیٹا کی رفتار اس مدت میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ میل ہے ہندوستان میں اس وقت قریباً پانچ لاکھ ۹۰ ہزار من ریڈیم موجود ہے ایک من ریڈیم میں پانچ لاکھ من جلتے ہوئے کوئلوں کی طاقت ہے ایک ماشہ ریڈیم سے ایک گھنٹہ میں ۲۰۰ گھوڑوں کی مشترکہ طاقت کی بجلی برابر باہر نکلتی رہتی ہے اور ۲۵۰۰ سال میں تمام طاقت ختم ہو جاتی ہے چار گرام ریڈیم کی قیمت اسی ہزار پونڈ ہوتی ہے اسکا پانی پینے سے سرطان اور وجع المفاصل رفع ہو جاتا ہے اسکو کمزور کئے بغیر بھی اسکا پانی ہو تو ہمیں پھر لوہا سا ناسور بھی ریڈیم سے مفقود ہو سکتا ہے امریکہ کا ایک کسان کہیں سے چند پتھر لایا تھا حسن اتفاق سے ایک پتھر پانی کی کوٹھی میں گر پڑا بطخیں وہاں پانی پیتی تھیں اور اب وہ ایک انڈے کے بجائے دو انڈے دینے لگیں پتھر کو معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ریڈیم کے اجزا تھے جب بخارات اور دخانات پہاڑوں اور زمین میں بند ہو جاتے ہیں تو انکے مختلف چیزوں سے مختلف مقدار اور کیفیت کے ساتھ بوجہ اختلاف مکانوں اور فصلوں کے ملنے سے مختلف معدنی اجسام پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ اگر بخار دخان پر غالب ہوتا ہے تو اس سے جواہرات پیدا ہوتے ہیں جو کوٹنے پیٹنے کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے جیسے یاقوت وغیرہ اور اگر ان دونوں میں سے ایک بھی دوسرے پر غالب نہیں ہے بلکہ دونوں اعتدال کے ساتھ ملتے ہیں تو ان سے ایسے اجسام معدنی پیدا ہوتے ہیں جو کوٹنے پیٹنے کا صدمہ برداشت کر سکتے ہیں جیسے سیسہ اور رانگ وغیرہ اور اگر دخان بخار پر غالب ہوتا ہے تو اس وقت میں نمک پھٹکری کیس نوسادر اور گندک پیدا ہوتے ہیں اور بخار جب گندک کے دخان کے ساتھ موجود ہوتا ہے تو اس سے پارہ پیدا ہوتا ہے پھر پارے اور گندک کے امتزاج سے ایسے اجسام پیدا ہوتے ہیں جو باوجود کوٹنے پیٹنے کا صدمہ اٹھا سکنے کے آگ پر صابر ہوتے ہیں پس اگر پارے سے ملنے والی گندک سرخ ہوتی ہے تو سونا بن جاتا ہے اور جو سفید ہوتی ہے تو چاندی حاصل ہوتی ہے اور ان دونوں جوہروں کا جسقدر حصہ خراب ہو جاتا ہے اس سے لوہا سیسہ اور رانگ بن جاتا ہے۔

نباتات نباتات کی قسمیں دنیا میں ایک لاکھ سے بہت زیادہ تحقیق کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر ویٹ صاحب صرف مدراس احاطے سے لاکھ قسم سے اوپر درخت اور پودے جمع کر کے انگلستان کو لے گئے تھے انہیں ادنےٰ قسم میں کائی وغیرہ ہیں اور اوسط قسم میں حیوانات کے چرنے کی گھاسیں اور نیز علف غلہ یعنی دانہ دار گھاس جس میں گیہوں جوار وغیرہ شامل ہیں اور اعلےٰ قسم میں بڑے بڑے تناور درخت ہیں جیسے آم۔ املی پیپل۔ سال اور ساگون وغیرہ نباتات میں ایک یہ بات بھی مثل حیوانات کے دریافت ہوئی ہے کہ وہ نر و مادہ ہوتے ہیں کہیں تو یہ خاصہ ایک ہی درخت میں ہوتا ہے کہیں نر درخت جدا ہوتا ہے اور مادہ درخت جدا چنانچہ اہل عرب کو زمانہ دراز سے نخل خرما کی نسبت نر و مادہ ہونیکا

خوردبین کی مدد سے بھی انکو نہیں دیکھ سکتی اور ایک ادنی صدمے سے اُنکے اجزا مین تموج و تلاطم پیدا ہوجاتا ہے
ایسے اجسام ہوائی کہلاتے ہین بعض انمین سے ایسے سیال اور پتلے ہوتے ہین کہ انکی کوئی خاص شکل
وصورت نہین جس جگہ یا جس ظرف مین انکو رکھو اسی کی صورت قبول کر لیتے ہین خفیف حرارت سے
بخار بنکر اُڑ جاتے ہین حرارت کی کمی سے اُنکے اجزا اس قدر متصل ہوجاتے ہین کہ وہ پتھر اور ڈھیلے کی
طرح منجمد ہوجاتے ہین اگر پانی اور پارے کے حالات پر غور کرو تو یہ سب کیفیتین انمین مشاہدہ ہوسکتی ہین
بعض چیزین ایسی ہین کہ انکے اجزا باہم پیوستہ ہوتے ہین رہ بہتی نہین صدمے کو برداشت کرتی ہین ایسی
چیزونکو منجمد کہتے ہین پھر انمین بعض نہایت سخت و ثقیل ہین جیسے لوہا۔ سونا۔ سنگ خارا۔ آہن کبری مین اکبر کا قول ہے کہ پتھر
کی دو قسمین ہین (۱) وہ جو پانی مین نہین گل سکتا اسکو سنگ کہتے ہین (۲) وہ جو پانی مین گل جاتا ہے یہ سنگ کہلاتا ہے پتھر کی پیدائش
کی یہ صورت ہے کہ زمین کے اجزائے لطیف و رقیق اور رطوبات لزج مدت تک ملے رہتے اور گرمی و خشکی کے پہنچتے رہنے
سے یہانتک سخت ہوجاتے ہین کہ زمین کا مزاج باقی نہین رہتا بس یہی پتھر ہے رنگ کا اختلاف اور صفائی شفافی وغیرہ کا
فرق اجزا اور محل کے اختلاف اور تری و گرمی وغیرہ کے غلبہ اور عدم غلبہ سے حادث ہوجاتا ہے مثلاً اگر سردی و تری غالب ہے
تو پتھر کا رنگ سفید ہوگا اور اگر دونون برابر ہین تو خاکی ہوگا اور اگر گرمی و خشکی غالب ہین تو سرخ ہوگا اور اگر کم ہونگی تو زرد ہوگا اگر
گرمی زیادہ اور تری کم ہے تو سیاہ و سخت ہوگا وغیرہ وغیرہ بعض پتھر بھربھری اور بوری ہین جیسے مٹی پھر انمین سے بعض ایسی ہین
جنمین نباتات اُگتی ہین اور بعض انسانی و دواؤن کے کام آتی ہین جسکو لوگ مٹی کہتے ہین نباتات اور حیوانات کے گلنے
سڑنے سوکھنے اور جلنے سے بنتی ہے اور دن بدن بنتی چلی جاتی ہے اس زمین پر ان جمادات کے پرت ایسے جمے ہوتے
ہین کہ جیسے پیاز پر چھلکے جمے رہتے ہین چاندی سونا تانبا لوہا رانگا جست وغیرہ دھات جب کانسے نکلتے ہین پتھر اور مٹی کے ساتھ
ملے رہتے ہین جب انھین پیسکر پانی مین ڈالدیتے ہین دھات بھاری ہونے کے سبب نیچے بیٹھ جاتی ہے اور مٹی جو پانی پر تیرتی
ہے پانی کے ساتھ باہر نکالکر پھینک دیتے ہین پھر اُس دھات کو آگ پر گلاکر کام مین لاتے ہین جس کسی دھات مین کانسے نکلنے پر پتھر
کوئلے وغیرہ کا میل ہے پہلے ہی اسکو آگ مین جلاکر صاف کر لیتے ہین گو **دھات** کل جمادات کو
کہ سکتے ہین لیکن اکثر چاندی سونا تانبا لوہا رانگا جست سیسہ اور پارہ انھین آٹھ کے لیے بولتے ہین
کوئی دھات تھوڑی ہی آنچ سے اور کوئی بڑی کڑی آنچ سے گلتی ہے اور کوئی ہتھوڑی کی چوٹ سہتی
اور بڑھتی اور کوئی چور چور ہوجاتی ہے پلاٹنم کے سوا سونا سب سے بھاری ہوتا ہے اور سب سے
بڑھکر مہنگا بھی ملتا ہے اگر لوہا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوسکتا۔ تانبے کے برتن مین یا کانسے پیتل کے برتن مین
جو تانبے کے میل سے بنتے ہین کھانے کی کوئی کھٹی چیز کبھی نہ رکھنی چاہیے کیونکہ تانبے مین کھٹائی لگتے
ہی زہر پیدا ہوجاتا ہے ایسی چیز کبھی نہ کھانی چاہیے اسی لیے لوگ تانبے کے برتنون مین قلعی کراتے ہین
تانبا اور جست ملاکر پیتل اور تانبا اور رانگا ملاکر کانسی بناتے ہین۔ رانگ۔ جست اور سیسہ بڑی نرم
دھات ہین ذراسی آنچ سے گل جاتی ہین۔ اس زمانے مین ایک بیش بہا دھات معلوم ہوئی ہے
جس کا نام ریڈیم ہے آدھ سیر ریڈیم ایک مکان کو دو ہزار سال تک گرم رکھ سکتی ہے زمین مین
ہر جگہ ریڈیم پھیلی ہوئی ہے ریڈیم سے ہیلیم پیدا ہوتی ہے اور ہیلیم زمین کے تمام پرتون پر پھیلی

ہوئی ہے اکسیرنامی آلے سے جو بدن کے اندر کی تمام چیزیں نظر آجاتی ہیں اس میں بھی ریڈیم لگاکر
یہ بات حاصل کی گئی ہے اسکی عجیب وغریب طاقت ہر وقت غائبانہ لہروں کے ذریعہ سے نکلتی رہتی
ہے ریڈیم سے الفا اور بیٹا نامی دو شعاعیں نکلتی ہیں ان میں سے الفا کی رفتار ایک منٹ میں دس لاکھ
اسی ہزار میل ہے اور بیٹا کی رفتار اس مدت میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ میل ہے سمندر میں اس وقت قریباً
پانچ لاکھ ۶۰ ہزار من ریڈیم موجود ہے ایک من ریڈیم میں پانچ لاکھ من جلتے ہوئے کوئلوں کی طاقت
ہے ایک ماشہ ریڈیم سے ایک گھنٹہ میں ۴۰۰ گھوڑوں کی مشترکہ طاقت کی بجلی برابر باہر نکلتی رہتی ہے اور
۲۵۰۰ سال میں تمام طاقت ختم ہو جاتی ہے چار گرام ریڈیم کی قیمت اسی ہزار پونڈ ہوتی ہے اسکا پانی
پینے سے سرطان اور وجع مفاصل رفع ہو جاتا ہے اسکو کمزور کئے بغیر بھی اسکا پانی بوتلوں میں بھرا جاسکتا ہے
ناسور بھی ریڈیم سے مفقود ہو سکتا ہے امریکہ کا ایک کسان کہیں سے چند پتھر لایا تھا حسن اتفاق سے
ایک پتھر پانی کی حوض میں گر پڑا بطخیں وہاں پانی پیتی تھیں اور اب وہ ایک انڈے کے بجائے دو انڈے
دینے لگیں پتھر کو معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ریڈیم کے اجزا تھے جب بخارات اور دخانات
پہاڑوں اور زمین میں بند ہو جاتے ہیں تو انکے مختلف چیزوں سے مختلف مقدار اور کیفیت کے ساتھ
بوجہ اختلاف مکانوں اور فصلوں کے ملنے سے مختلف معدنی اجسام پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ اگر بخار
دخانیہ پر غالب ہوتا ہے تو اس سے جواہرات پیدا ہوتے ہیں جو کوٹنے پیٹنے کا صدمہ برداشت نہیں
کر سکتے جیسے یاقوت وغیرہ اور اگر ان دونوں میں سے ایک بھی دوسرے پر غالب نہیں ہے بلکہ
دونوں اعتدال کے ساتھ ملتے ہیں تو ایسے اجسام معدنی پیدا ہوتے ہیں جو کوٹنے پیٹنے کا صدمہ
برداشت کر سکتے ہیں جیسے سیسہ اور رانگ وغیرہ اور اگر دخانی بخار پر غالب ہوتا ہے تو اسوقت میں
نمک پھٹکری کیس نوسادر اور گندک پیدا ہوتے ہیں اور بخار جب گندک کے دخانکے ساتھ مل جاتا ہے تو اس سے پارہ
پیدا ہوتا ہے پھر پارے اور گندک کے امتزاج سے ایسے اجسام پیدا ہوتے ہیں جو باوجود کوٹنے پیٹنے کا
صدمہ اٹھا سکنے کے آگ پر صابر ہوتے ہیں پس اگر پارے سے ملنے والی گندک سرخ ہوتی ہے تو
سونا بن جاتا ہے اور جو سفید ہوتی ہے تو چاندی حاصل ہوتی ہے اور ان دونوں جوہروں کا جسقدر
حصہ خراب ہو جاتا ہے اس سے لوہا سیسہ اور رانگ بن جاتا ہے

نباتات نباتات کی قسمیں دنیا میں ایک لاکھ سے بہت زیادہ تحقیق کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر وہیٹ صاحب
صرف مدراس احاطے سے لاکھ قسم سے اوپر درخت اور پودے جمع کرکے انگلستان کو لیگئے تھے انہیں
اونٹے قسم میں کائی وغیرہ ہیں اور اوسط قسم میں حیوانات کے چرنے کی گھاسیں اور نیز علف غلہ یعنی
دانہ دار گھاس جس میں گیہوں جوار وغیرہ شامل ہیں اور اعلے قسم میں بڑے بڑے تناور درخت ہیں
جیسے آم۔ املی پیپل۔ سال اور ساگون وغیرہ نباتات میں ایک یہ بات بھی مثل حیوانات کے دریافت
ہوئی ہے کہ وہ نر و مادہ ہوتے ہیں کہیں تو یہ خاصہ ایک ہی درخت میں ہوتا ہے کہیں نر درخت جدا
ہوتا ہے اور مادہ درخت جدا چنانچہ اہل عرب کو زمانہ دراز سے نخل خرما کی نسبت نر و مادہ ہونیکا

علم ہے اور پروفیسر ڈیورٹ نامی ایک یورپ کے سائنس دان نے یہ تحقیقات کی ہے کہ درختوں کے بھی آدمیوں کی مانند آنکھیں ہوتی ہیں مسٹر ہیرولڈ وازر نامی ایک عالم کا بیان ہے کہ درختوں کی آنکھوں میں ہر ایک چیز کا عکس پڑتا ہے نباتات چھوٹی چھوٹی ٹیوبوں اور تھیلیوں سے مرکب ہوتی ہیں جو اینٹ کی طرح باہم متصل اور پیوستہ ہیں اور ایسی چھوٹی ہوتی ہیں کہ بغیر خوردبین کے آنکھ سے نظر نہیں آسکتیں جب درخت کے تنے یا شاخ کے پتلے پتلے ورق تراشے جائیں اور خوردبین سے انکو دیکھیں تو معاً انکی تھیلیاں اور نلیاں معلوم ہو جاتی ہیں ان تھیلیوں کا خول بہت باریک جھلی کی مانند ہوتا ہے اس خول میں ایک سیال رہتا ہے جس میں بہت باریک ذرات تیرتے رہتے ہیں یہ سیال تھیلی کے اندرونی خانوں میں جاتا ہے اور اس میں سے نکلتا ہے اس سبب سے کہ تھیلیوں کا خول ایک باریک سا پردہ ہے اس میں سے وہ سیال نکل سکتا ہے اور انکے اندر جا سکتا ہے جس طرح پانی موٹے کپڑے میں سے نکل سکتا ہے درخت اس سیال کو زمین سے جذب کرتے ہیں اور اس میں مختلف اجزا مٹی وغیرہ کے مخلوط ہو کر نباتات کی شاخوں اور پتوں تک پہنچتے ہیں اور اس حالت میں اس سیال کو رس کہتے ہیں درختوں کے پتے چپٹی تھیلیوں سے مرکب ہیں اور پتوں کے اوپر سخت گوند کا لحاف ہوتا ہے اور اسکو پتے کی جھلی کہتے ہیں جھلی سے پتے کے نازک اجزا کی حفاظت ہوتی ہے اور اسکے ذریعہ سے سیال بخار ہو کر جلد نہیں نکل سکتا مگر جھلی میں مسامات بہت ہوتے ہیں کہ اگر جھلی کا ٹکڑا ایک روپے کی برابر لیں تو اس میں کئی ہزار مسام ہونگے جس وقت پتے پر تیز دھوپ پڑتی ہے تو اسکے اثر سے مسامات کے منہ کھل جاتے ہیں اور نباتات کے اندر کا پانی گرمی کے سبب سے بخار بنکر ان مسامات کی راہ سے نکلتا ہے مگر باہر سے بھی ہوا اور اوس قسم کے بخارات جو پانی کے بخار سے بالکل مختلف ہیں ان مسامات میں گھس جاتے ہیں اور نباتات کے رس میں ملکر اس رس کو گاڑھا کر دیتے ہیں اور یہ رس آخر کار مختلف طرح کا کثیف مادہ بنجاتا ہے کچھ تو اس میں سے تھیلیوں کے پہلوؤں پر جم جاتا ہے اور اس سبب سے وہ پہلو سخت ہو کر لکڑی بنجاتے ہیں اور کچھ ان تھیلیوں میں بشکل ذرات رہتا ہے اور کچھ نئی تھیلیوں کے بننے میں کام آتا ہے یہ تھیلیاں شفاف اور ذی حس اجسام ہیں اور عجیب خاصیت رکھتی ہیں اسی خاصیت کا اثر ہے کہ جب تھیلیوں پر تیز دھوپ پڑتی ہے تو انکے سیال ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جاتے ہیں یعنی بہت سے اجزا تو اس سیال کے مسامات کی راہ سے نکل جاتے ہیں اور جو باقی رہتے ہیں نئی صورت پاکر نباتات کا مادہ بن جاتے ہیں مگر یاد رکھو کہ نباتات کے بننے میں روشنی آفتاب کو بھی بڑا دخل ہے اگر نباتات اندھیرے میں رکھے جائیں تو انکا نشو و نما موقوف رہیگا اور پژمردگی کی نشو و نما میں حرارت آفتاب بھی ایک جزو ہے سوکھی لکڑی چار چیزوں سے بنی ہے ایک تو اجزاے ارضی دوسرے پانی تیسرے بخارات ہوائی چوتھے حرارت آفتاب۔ حرارت جو اس میں موجود ہے بظاہر معلوم نہیں ہوتی اسواسطے کہ مادے میں گویا مخلوط اور پوشیدہ ہے مگر جسوقت لکڑی جل جاتی ہے تو اپنے عناصر میں تبدیل ہو جاتی ہے تمام

یعنی پانی اور ہوا اور حرارت اُڑ جاتی ہے اور فقط اجزاے ارضی خاکستر کی صورت باقی رہجاتے ہین۔
نباتات کا مادہ کسی طرح کام آتا ہے کچھ تو نباتات کے بڑھانے مین مدد ہوتا ہے اور کچھ جمع ہو کر درختونکے
پتے اور شاخین بن جاتا ہے اور کچھ نباتات کے رس مین مخلوط ہو جاتا ہے اسی طرح گوند اور شکر کے
ذریعہ سے نباتات کا رس گاڑھا اور شیرین ہو جاتا ہے اور کبھی جڑ یا تخم یا میوے کی صورت حاصل
کرتا ہے قانون کا شارح گاذرونی کہتا ہے کہ بہت سی چیزونکی طبیعت ملکون اور مقامات کی وجہ
سے بھی مختلف ہو جاتی ہے یہی حال دواؤن کا ہے اسی وجہ سے اطبا کے درمیان اختلاف
اور شبہ دواؤن کی کیفیات اور مقدار خوراک کی بابت واقع ہو جاتا ہے اسکی مثال بادیان ہے
کہ مصری اور بغدادی اور رومی جسکو انیسون کہتے ہین اس بادیان سے جو اکثر بلاد مین مشہور ہے
زیادہ گرم ہے نباتات مین سے جو قسم بوئی جاتی ہے وہ بستانی کہلاتی ہے اور جو خودرو اور جنگلی
ہوتی ہے وہ صحرائی کہلاتی ہے ہندی مین پہلی قسم کا نام سرک تفتجتین ہے اور دوسری قسم کا نام
اورک تفتجتین۔ جابجا نباتات مین جدا جدا خواص و فوائد ہین اسی طرح اُنکے بیجون مین قوت پیدائش
بھی جدا جدا ہے مثلاً تخم ہول کی مدت مدید تک پیدا ہونے کی طاقت رہتی ہے۔ سونف مین تین سال
تک۔ چولائی۔ چقندر۔ گوبھی کا تخم ۵ سال تک قوت پیدائش رکھتا ہے۔ مرچ ۴ سال۔ ککڑی ۵
سال۔ بینگن ۵ سال سلاد ۵ سال [illegible] سال شلجم ۴ سال سے ۵ سال تک۔ پیاز دو سال۔ آلو
۴ سال۔ مولی ۵ سال اور شلغم کا تخم ۵ سال تک استعمال کرنے پر بھی اس مین پیدائش کی طاقت
سلب نہین ہوتی۔ ساگ بھاجی اور اُن پھلون کے جن کے رس زیادہ ہو کھانے سے جو خلط
بنتا ہے وہ جلد سڑ جاتا ہے کیونکہ ایسی چیزون سے بنے ہوے خون مین اتنی زیادہ رطوبت ہوتی ہے
کہ حرارت عزیزی اُسکو قابو مین نہین لا سکتی اسلیے سڑ جانا لازم ہوتا ہے

حیوانات حیوانات مین بھی ادنےٰ قسم کے کیڑون سے لیکر نہایت [illegible] جانورون تک زمین و
آسمان کا سا فرق نظر آتا ہے اور انکی بیشمار قسمین ہین لیکن بعض ایسے خواص ہین جو اکثر افراد مین
یکسان معلوم ہوتے ہین۔ بہرصورت حیوانات دو درجے مین منقسم ہین پہلے درجے مین ریڑھ والے
اور دوسرے درجے مین بے ریڑھ والے جانور ہین ریڑھ والون کا لہو لال اور گرم اور بے ریڑھ
والون کا لہو سفید اور ٹھنڈا ہوتا ہے درجۂ اول مین چار قسم کے جانور ہین اول قسم مین جو ریڑھ دار
جو پستان رکھتے ہین اور بچہ جنتے ہین اور باقی تین قسم مین انڈے دیتے ہین ان مین اول پرند
دوسرے رینگنے والے جو خشکی اور تری مین گذران کرتے ہین اور تیسری مچھلیان بے ریڑھ والے
جانورون مین تین قسم کے جانور ہین قسم اول وہ بے ریڑھ والے جانور جو لعاب نما صورت رکھتے ہین
قسم دوم گرہ دار قسم سوم کرم دار ہین ریڑھ والے جانورون کی پہلی قسم مین نو نوع ہین یعنی جیسے ناخن دار
دو سُم دار ایک سُم [illegible] پردار نوع اول مین وہ ناخن دار جانور ہین جنکے دو ہاتھ ہین اور وہ فقط ایک ہی
قسم یعنی انسان ہے نوع دوم مین وہ جانور ہین جو چار ہاتھ رکھتے ہین ان مین مطلق پاؤن ہی نہین

اگر جو اکثر پاؤن کہلانے ہین وہ حقیقت مین ہاتھ ہین اس ہین تین طرح کے ہین یعنی بن مانس باؤن بندر
اور ایک ایک کی کئی قسم ہین نوع سوم ہین گوشت خوار یعنی شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ ہین نوع چہارم ہین
تھیلیدار جانور ہین جنکے پیٹ مین کھال کے ساتھ ایک بیرونی تھیلی ہے جس مین جننے کے بعد اپنے بچونکی
پرورش کرتے ہین یعنی کنگرو اور اوپاسم وغیرہ نوع پنجم ہین کترنیوالے یعنی چوہا اور گلہری وغیرہ ہین نوع ششم بے دانتون
والے یعنی سلوتھ اور چیونٹی خور وغیرہ ہین نوع ہفتم ہین موٹی کھال والے یعنی ہاتھی گینڈا وغیرہ ہین نوع ہشتم مین جگالی کرنیوالے
یعنی گائے بیل وغیرہ ہین دونون طرح کے جانور ہمارا ہین نوع نہم ہین دھیلا والے یعنی سوئس اور ڈولفن وغیرہ ہین اسطرح کے
جانور ماہی پردار ہین ہین گوشت خوار جانور دنکی ڈاڑھین چھری کے مانند تیز ہین گوشت کے سوا اور کوئی غذا نہین کھاتے
اور جنکی ڈاڑھین گلتی وار ہین یعنی ڈاڑھونکی سطح پر جا بجا گولائی ہے انکی غذا گوشت و نباتات دونون ہین اور جنکی ڈاڑھین
نوکیلی ہین فقط کیڑے کھاتے ہین چونکہ یہ بحث دلچسپ ہے اسلیئے ہم اسکو دوسری تقریر مین بیان کرتے ہین کہ
حیوانات دو قسم کے ہین ہڈی والے اور بے ہڈی والے ہڈی والے جانور چار قسم کے ہوتے ہین
ایک وہ جو اپنی ماں کا دودھ پیتے ہین دوسرے پرند تیسرے کیڑے مکوڑے چوتھے مچھلی دودھ پینے والون
مین آدمی اور بن مانس کو چھوڑ کر باقی سب چوپائے ہین دیل مچھلی بھی اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے لیکن
وہ پیر والون مین نہین گنی جاتی دودھ پینے والے اکثر زمین ہی پر رہا کرتے ہین لیکن گلہری بندر وغیرہ
پیڑون پر بھی رہتے ہین جو پائے ایسے جو چار پاؤن سے چلتے ہین انمین کوئی سم دار ہوتا ہے یعنی اُسکا
پیر بیچ سے پھٹا نہین ہوتا جیسے گھوڑا اور کوئی کھر والا یعنی جسکا سم پھٹا ہوا ہوتا ہے جیسے گائے بھینس اور کوئی
پنجے دار جیسے شیر بلی ریچھ کتا۔ پرندہ وہ ہین جنکے پر ہوتے ہین یہ زمین پر اور پانی مین رہتے ہین انکا بدن
ایسا ہلکا ہے کہ ہوا پر بھی ٹھہر سکتے ہین انکے پر جو پیچھے کو مڑے رہتے ہین اس سے انکو یہ فائدہ ہے کہ اُڑنے
مین ہوا سے نہین رکتے ہین دونون بازو سے انکو ہوا پر ٹھہرنے کا سہارا ملتا ہے اور دم کے زور سے
جا ہے جدھر مڑ جانے کا۔ پرندون کے دانت نہین ہوتے چونچ سے دانا کھاتے ہین اور جو سوجھے
دانے نگلتے ہین وہ انکے پیٹ مین پہلے ایک تھیلی مین نرم ہو لیتے ہین تب معدے مین جاتے ہین
جو پانی مین نہین رہتے وہ اکثر پیڑون پر رہا کرتے ہین زمین پر رہنے والے بہت کم ہین پانی مین
رہنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ رات دن وہ مچھلی کی طرح پانی مین رہا کرتے ہین بلکہ اور سب
قسم کی مرغابیان پانی کے پرند ہین چیل کوے وغیرہ یہ زمین کے پرند ہین پانی پر نہین تیر سکتے انکے پنجے کھلے
ہین جس سے پیڑون کی ٹہنیون پر اچھی طرح جم سکین اور پانی کے پرندون کے پنجے ایک جھلی سے
جڑے ہین جس سے وہ تیرنے کے وقت جیسے ناو کا کام ڈانڈ سے نکلتا ہے اُس سے مدد پاتے ہین
پرندونکی دم کے پاس ایک تھیلی سی ہوتی ہے اور اس مین چربی کی طرح چکنا چیز بھری رہتی ہے جو
اسکو اپنے پرون پر لگا لیا کرتے ہین کہ جس سے انکے پر چونچ پانی سے بھیگ کر خراب نہین ہوتے ہین
ہر سال انکے پرانے پر گر کر نئے نکل آتے ہین اور اسکو رنگ بدلتے ہین جب تک مادہ گھونسلے مین اپنے
انڈے سیتی ہے نر کسی چارہ چگا کر پہنچایا کرتا ہے جو مادہ ذرا بھی انڈے پر سے ہٹی انڈا سرد ہی بگڑ گیا

ہوجاتا ہے کسی کے انڈے تو تھوڑے ہی دن سینے پر پک کر پھوٹ جاتے ہین اور کسی کسی کے بہت
دنون تک سینے پڑتے ہین بڑی دالونکی تیسری قسم مین کیڑے ہین وہ سانپ کھنکھورا مینڈک گرگٹ گوہ بان چھپکلی
گرگٹ گوہ بسکھپرا وغیرہ ہین دودھ پینے والون اور پرندون سے ان کیڑون مین یہ بڑا فرق ہے کہ
ان دونون قسمون کا خون لال اور گرم ہوتا ہے اور انکا پھیکا اور ٹھنڈا رہتا ہے یہ بھی انکی طرح سانس
لیتے ہین مگر انھین سانس لینے کو ہوا نہ ملے تو بے سانس لیے بھی بہت دنون جی سکتے ہین اور سردی
بھی اتنی سہ سکتے ہین کہ اتنی وہ دونون قسم کے نہین سہ سکتے دیکھو برف کے اندر مدتون چھپے جیتے ہوے
مینڈک نکلتے ہین کتنے ہی کیڑے زمین پر کتنے ہی پانی مین اور کتنے ہی دونون جگہ رہتے ہین کتنے ہی بولتے
ہین اور کتنے ہی نہین بولتے کتنون ہی کے چار پانون رہتے ہین اور کتنون ہی کے اس سے زیادہ ہوتے
ہین کھنکھورے کا نام فارسی مین ہزار پا ہے سانپ کا نام سنسکرت مین اُرگ (بضم الف و فتح راے مہملہ
و سکون کاف فارسی) ہے جسکے معنی پیٹ سے چلنے والے کے ہین اُسکے پانون نہین ہوتے ہین وہ پیٹ ہی
کے بل بہت جلد دوڑتا پھرتا ہے یہ بھی پرندونکی طرح انڈے دیتے ہین لیکن اُنپر بیٹھکر سیتے نہین وہ دھوپ
کی گرمی سے پکتے ہین اور اسی لیے ایسی جگہ انڈے دیتے ہین جہان دھوپ لگے اور جب انڈے پھوٹکر
بچے نکلین تو انھین کھانے کو ... بڑی دالونکی چوتھی قسم مین مچھلی ہے اس مین اور اوپر کی تینون
قسمون مین یہ فرق ہے کہ وہ تو پھیپھڑے سے ناک اور منہ کی راہ سانس لیتے ہین اور انکے پھیپھڑا نہین
ہوتا ہے گلے مین دو چھید رہتے ہین جنھین گل پھڑے کہتے ہین اور انھین چھیدونسے سانس لینے کا کام نکلتا
بے ہڈی کے جانور جیسے گھونگھا جونک اور مکھی وغیرہ وغیرہ پانی مٹی مین بے انتہا بھرے پڑے ہین اور بہت سے اتنے
چھوٹے ہین کہ بغیر خوردبین کے نظر نہین آسکتے انکے پھیپھڑا نہین ہے نہ کلیجا بدن مین چھوٹے چھوٹے چھید
رہتے ہین انھین سے سانس لیتے ہین دوسری قسمون مین کسی کے دو سے زیادہ آنکھین نہین مگر ان
بے ہڈی والون مین کسی کسی کے اتنی ہوتی ہین کہ جنکا گننا مشکل ہے فائدہ یہ ہے کہ وہ بغیر سر پھیرے چارون
طرف دیکھکر اپنے دشمنون سے خبردار ہوجاتے ہین - انڈے سے پر نکلنے تک اکثر کسی جانور کو پانچ پانچ برس
لگ جاتے ہین کبھی کسی پتے کے پیچھے جو نرم نرم ننھے ننھے انڈے دکھلائی دیتے ہین دیکھتے رہو تو دیکھوگے کہ
وہی کچھ دنون مین ایک سے بارہ آٹھ سولہ پانون والے لمبے لمبے کیڑے ہوکر رینگنے لگتے ہین اور پھر کچھ دنون
اُنپر خول چڑھکر مہینون تک ایک ہی جگہ مردار سے پڑے رہتے ہین بعد اسکے وہ اُس خول مین سے دو دو آنکھون
اور چھ پانون والی نہایت خوشنما سدول پرون کے ساتھ تتلیان بنکر نکلتی ہین جنھین جاندار کی بڑی تبدیلی
ہین انکی ساری قسمین کون گن سکتا ہے جسبھی سوا لاکھ کے قریب گنتی مین آگئی ہین ...
منطقہ گرم کے حیوانات کا جسم بہت بڑا ہوتا ہے چنانچہ گرگٹ وہان کا گز بھر برابر ہوتا ہے سانپ ساٹھ
فٹ کا ہوتا ہے پردار کیڑے مثلاً پتنگا مکھی کے دونون پرون کا طول ملاکر قریب سات آٹھ انچ کے ہوتا ہے
اکثر جانورون کے اعضا اگر کٹ جاتے ہین تو وہ کچھ عرصے مین اسی طرح نکل آتے ہین اور مچھلی کے جسم سے
اگر کوئی حصہ علیحدہ ہوجاتا ہے تو جلد اسکی جگہ دوسرا نکل آتا ہے بالشر انامی ایک بحری جانور کے برابر

برابر دو ٹکڑے کر دیے جائیں تو علیحدہ علیحدہ دو جانور بن جاتے ہیں نو یو یبچ شہر کے عجائب گھر میں پولپس اور
سالے نیڈر دو جانور ہیں جن کے اعضا کاٹ دینے پر پھر ویسے ہی نکلے دیکھے گئے ہیں سالے نیڈر
ایک قسم کی چھپکلی ہے اور پولپس بھی چھپکلی ہی کی ایک قسم ہے ہم لوگوں نے بھی چھپکلی کی کٹی ہوئی دم کو
از سر نو نکلتے دیکھا ہے امریکہ کے عجائب خانے میں ایک پرند بھونرے کی برابر ہے اسکی کئی قسمیں ہیں
سرخ سبز زنگاری نیلا اور زرد غرضکہ ہر قسم کا رنگ جدا ہے پرندوں کی جنس میں اس سے زیادہ چھوٹا
جانور نہیں ہوتا بہت خوبصورت جانور ہے اس کا انڈا بھی مٹر کی برابر ہوتا ہے بعض حیوان ایسے ہیں
کہ انکا دل بہ نسبت اُنکے جسم کی مقدار کے بڑا پیدا ہوا ہے یعنی جسم جتنا چھوٹا ہے اُس نسبت سے
دل چھوٹا ہونا چاہیے تھا حالانکہ بڑا ہے اسلیئے اُن میں نامردی اور بزدلی ہوتی ہے مثال اسکی خرگوش
ہے کہ دل اسکا بہ نسبت بدن کے بڑا ہے پس حرارت اور روح غریزی اور حیوانی فضاء دل میں پھیلکر
ضعیف ہو جاتی ہے اسلیئے ڈرپوک ہے یہی وجہ ہے کہ باز نر خوب نہیں اڑسکتا ہے اور جتنا مادہ
صید کر لیتی ہے وہ نہیں کر سکتا ہے اور جس قدر جلدی اور جلادت شیرنی سے وقوع میں آتی ہے
اُتنی نر سے نہیں آتی جتنا جانور موٹا تازہ ہوتا ہے اتنا جلد گولی کے زخم سے مر جاتا ہے اور
جتنا دبلا ہوتا ہے دیر میں مرتا ہے۔

فائدہ پرند تین قسم کے ہوتے ہیں آبی۔ بری۔ پالتو۔ آبی پرندوں میں سے جتنا بڑا ہوتا ہے گوشت اسکا خراب ہوتا
ہے اسکو نہ کھانا چاہیے اگر کھائیں تو خوب گلا کر گرم مصالح ڈالیں اور کسی روغن میں بھون لیں تاکہ بساہند کم ہو جائے
پانی کا پرند جتنا زیادہ چھوٹا ہو عمدہ ہے اس سے باہ کو قوت پہنچتی ہے اگر مزاج میں اسکے خشکی غالب ہو تو شوربا دار پکاکر
کھائیں اور اگر رطوبت غالب ہو تو بھون کر خشک کھائیں بری گرم و خشک ہوتا ہے گرم مزاج والے
کو نقصان پہنچاتا ہے اسکی اصلاح شیرینی اور پھلوں سے کرنی چاہیے اور تمام
شکار کرنے والے پرندوں کا گوشت خراب ہے پالتو پرند اگر [illegible] فضلات نہ کھاتا ہو تو گوشت
عمدہ ہوتا ہے۔

فصل مزاج ادویہ اور مراتب قوائے ادویہ کے بیان میں

مزاج اُس درمیانی کیفیت کو کہتے ہیں جو چاروں عنصروں اور انکی چاروں کیفیتوں کے ملنے سے حاصل ہوتی
ہے جس وقت کہ انکے اجزا بہت ریزہ ریزہ ہوتے ہیں اور آپس میں ملتے ہیں اور فعل و انفعال کرتے
ہیں اس حد تک کہ ایک عنصر کی کیفیت دوسرے عنصر کی تندی اور تیزی کو توڑتی ہے اور ایک ایسی
صورت وحدانی حاصل ہو جاتی ہے کہ چاروں عنصر اور انکی کیفیتیں جدا جدا امتیاز نہیں ہو سکتیں
دوا کا مزاج دو حال سے خالی نہیں ایک مزاج اولی کہلاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عناصر کے باہم ملنے اور
ایک کے دوسرے میں اثر کرنے کے بعد مبدء فیاض سے ایک خاص مزاج اس ممتزج کو حاصل ہو جاتا
ہے جسے مزاج اصلی و طبعی کہتے ہیں یہ مزاج دوا کا نفس ذات کے اعتبار سے ہے اسی کی وجہ سے
علاوہ علیحدہ صورت نوعیہ ہر دوا کو حاصل ہے اور اسی وجہ سے ایک دوا دوسری دوا سے علیحدہ سمجھی جاتی ہے

اسی مزاج کی وجہ سے گرمی سردی تری خشکی وغیرہ کیفیات اولی ظہور مین آتی ہین دوسرا مزاج غیرطبعی ہے
اور وہ مزاج ثانوی کہلاتا ہے یہ مزاج دوا کا بدن انسان مین اثر کرنے کے اعتبار سے ہے ۔ مزاج ثانوی
والی دوا اُن اجزا سے مرکب ہوتی ہے جنکو مزاج اولی مختلف الاثر حاصل ہے جیسے بعض کا گرمی پیدا
کرنا بعض کا سردی پیدا کرنا بعض کا تری پیدا کرنا بعض کا خشکی پیدا کرنا پس کیفیات اولی کے جمع ہونے
سے مزاج اور کیفیات ثانوی پیدا ہوتی ہے اور مزاج ثانوی کا اثر اُن اجزا کے اثر سے جدا ہوتا ہے
جیسے قبض کرنا مادے کو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف پھیر دینا وغیرہ وغیرہ خلاصہ کلام یہ ہے
کہ مختلف عنصروں سے امتزاج ہو چکنے کے بعد مزاج ثانوی حاصل ہوتا ہے طبیب اسی مزاج دوم کی
وجہ سے دواؤن سے بحث کرتے ہین مثلاً اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ دوا گرم ہے تو اس سے یہ سمجھا
جاتا ہے کہ یہ دوا بدن مین گرمی پیدا کرتی ہے جو بدن کی گرمی سے زائد اور جداگانہ ہوتی ہے یا کہتے ہین کہ
فلان دوا سرد ہے تو اسکے بھی یہی معنے ہین کہ اس سے انسان کے بدن مین اس قدر سردی پیدا ہوتی
ہے جو اسکے بدن کی موجودہ سردی سے زائد ہوتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک دوا کا پہلی قسم کا مزاج
جو ہوتا ہے وہ بدن انسان مین اثر کرنے کے اعتبار سے دوسرے طور پر ہوتا ہے چنانچہ ہو سکتا ہے
کہ پہلے اعتبار سے جس دوا کا مزاج سرد ہو وہ دوسرے اعتبار سے گرم ہو اور صورت اسکی یہ ہے کہ
کسی دوا کے مزاج اصلی کے جزو ناری کی گرمی پیدا کرتا ہے یہ حالت ہو کہ جب وہ آدمی کے بدن
مین جائے تو فنا ہو جائے اور جزو مائی یا ارضی جو سردی کا باعث ہے باقی رہجائے پس یہ دوا باوجود
اس بات کے کہ مزاج اصلی اس کا گرم ہے دوسرے اعتبار سے سرد ہو جاتی ہے اسلیئے کہہ سکتے
ہین کہ دھنئے کے بیجون کی اصلی گرمی بدن کی گرمی سے زیادہ ہے لیکن بدن انسان مین پہونچنے کے
بعد سرد ہو جاتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب آدمی اُسے کھاتا ہے تو بدن کی حرارت عزیزی دھنئے
کی حرارت کو تحلیل کر دیتی ہے اور سردی اسکی باقی رہجاتی ہے اسلئے سردی کا اثر ظاہر کرتا ہے
اسی طرح یون بھی ہو سکتا ہے کہ دوا کا مزاج اصلی سرد ہو مگر وہ انسان کے بدن مین پہونچکر گرمی
ظاہر کرے جیسے کسی دوا کا جزو سرد ایسا کثیف اور غلیظ ہو کہ بدن کی حرارت غریزی سے کسیطرح
اثر پذیر نہو سکے بلکہ اُسکا جزو دیگر مراثر پذیر ہو کر فنا ہو جائے اور اس مین چکنائی ہو تو وہ باوجود سرد ہونے
کے گرمی پیدا کرے گی کیونکہ اُسکی چکنائی مشتعل ہو جائے گی اور اسکو گرم کر دیگی یہی وجہ ہے کہ چربی
باوجودیکہ سرد ہوتی ہے مگر بدن کی گرمی سے بھڑک کر خود گرمی پیدا کرتی ہے اسی وجہ سے کہتے
ہین کہ چربی گرم ہے اور ایسا کہنا بدن انسان کے اعتبار سے ہے یہی وجہ ہے کہ جب اعتدال
نوعی کا بیان ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ خرگوش کا مزاج انسان کے مزاج سے سرد ہے اور یہ کہنا
دونون نوعونکی ذاتون کے اعتبار سے ہے اور جب بدن انسان میں خرگوش کے گوشت کی
تاثیر کرنے پر لحاظ ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ خرگوش گرم ہے یہی حال گدھے کے گوشت کا ہے پہلا
مزاج اصلی اور طبعی اور نوعی ہے اور وہ عناصر اربعہ کے ملنے اور باہم فعل و انفعال سے

واقع ہونے سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا مزاج اعتباری ہے اور یہ وہ مزاج ہے کہ ارکان اربعہ سے جو
اجسام ممتزج ہوتے ہیں اُنکے باہمی تفاعل سے پیدا ہوتا ہے پس یہ وہ مزاج ہے کہ خود اسی شے کی ذات سے
جسکا مزاج ہے پیدا ہوتا ہے پہلے مزاج کو جو ارکان اربعہ کے تفاعل سے پیدا ہوتا ہے مزاج اولی
کہتے ہیں اور دوسری قسم کے مزاج کو مزاج ثانوی بولتے ہیں پہلے مزاج کے بسائط یا ارکان یا عناصر
آگ پانی ہوا خاک ہیں اور دوسرے مزاج کے ارکان وعناصر وہ اجسام ہیں جو اول آگ ہوا پانی
خاک کے امتزاج سے پیدا ہوتے ہیں اور جس طرح مزاج اول کے عناصر ممتزج میں اپنی صورنوعیہ
باقی رہتے ہیں مزاج ثانی کے عناصر بھی اپنی صورنوعیہ بدستور باقی رہتے ہیں اور اس پچھلے امر پر یہ دو
باتیں دلالت کرتی ہیں (۱) اگر مزاج ثانی کے عناصر اپنی صورنوعیہ پر باقی نہ رہتے تو شے کا انحلال انکی
طرف نہ ہوتا حالانکہ دودھ کا انحلال مائیت اور جبنیت اور چکنائی کی طرف ممکن ہے (۲) شے کا انحلال
آگ پانی ہوا اور خاک کی طرف ہوتا اور اس صورت میں اسکا مزاج مزاج اولی ہوتا نہ ثانوی۔ اور یہ ضرور
ہے کہ دونوں مزاجوں کے عناصر زیادہ چھوٹے چھوٹے نہوں اسلئے کہ زیادہ چھوٹے ہونے سے صورت
باطل ہوجاتی ہے۔ مزاج ثانوی انہیں دو طور پر ہوتا ہے ایک طبعی دوسرا صناعی مزاج طبعی اُسے کہتے
ہیں جو طبیعت کی طرف سے حاصل ہوتا ہے جیسے دودھ حقیقت میں مائیت اور جبنیت اور چکنائی سے ممتزج
ہے اور ان تینوں میں سے ہر ایک چیز مرکب بسیط ہے بلکہ ہر ایک ممتزج ہے اور ہر ایک کو اپنا خاص
مزاج حاصل ہے اور یہ مزاج ثانی طبیعت کے فعل سے ہے نہ صناعت کے فعل سے اور مزاج
صناعی مفرد دواؤں کی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے یا مرکبات کو دوبارہ ترکیب دینے سے حاصل ہوتا ہو
جیسا کہ تریاق وغیرہ دیکھو تریاق کے ہر ایک جز کا ایک مزاج علیحدہ ہے جب وہ سب
جز ملکر اور مرکب ہوکر متحد ہوجاتے ہیں تو اس مجموعے کو ایک خاص مزاج حاصل ہوجاتا ہے اور مزاج
ثانی ظہور میں آتا ہے۔ مزاج ثانوی دو طور سے خالی نہیں ہوتا ایک یہ کہ قوی ہوتا ہے دوسرا یہ کہ
کمزور ہوتا ہے قوی یہ ہے کہ مزاج ثانی میں اجزاے ممتزج ایک دوسرے سے ایسے مل جائیں
کہ انکو جدا کرنا حرارت غریزی پر دشوار ہو بلکہ کبھی انکو آگ کی حرارت بھی جدا نہیں کرسکتی مثال کے
سونا ہے کہ اسکے تر وخشک اجزا کا امتزاج اس حد کو پہونچا ہے کہ آگ اُنکے جدا کرنے سے عاجز
ہے جب آگ سونے کی مائیت کو اُڑانے کے لیے بہانا چاہتی ہے تو اُسکے تمام اجزاے ارضی
ایسے آمیز ہوتے ہیں کہ آگ اس بات سے عاجز ہوتی ہے کہ سونے میں سے اجزاے ارضی کو تلے
بٹھاکر پانی کو جدا کرکے اُڑادے حالانکہ لکڑی اور رانگ اور سیسے میں ایسا کرسکتی ہے کہ ان چیزوں کو
زیادہ جلانے سے ان میں سے مائیت جدا ہوکر اُڑجاتی ہے اور اجزاے ارضی باقی رہجاتے ہیں اور
لکڑی اور رانگ وغیرہ کی صورت نوعیہ ست جاتی ہے ایسی دوا جب بدن میں ہوتی ہے اگر وہ
معتدل ہوتی ہے تو بدن میں اس وقت تک باقی رہتی ہے کہ بدن کی حرارت اسکی صورت کو بدل دیتی اور فاسد
کردیتی ہے اور اگر اُس میں کوئی کیفیت غالب ہوتی ہے تو اس حالت میں بھی بدن میں اُس وقت تک رہتی

باقی رہتی ہے کہ اسکی صورت بدنکی گرمی سے فاسد ہوجائے اور جبکا مزاج کمزور ہوتا ہے ایسی دوا جب
کھائی جاتی ہے تو اُسکے عناصر اور اجزا بدن کی حرارت غریزی سے منفعل ہوکر متفرق ہوجاتے ہیں
اور ان میں سے بعض سے بعض زائل اور علیحدہ ہوجاتے ہیں اور ہر ایک جزا ایک علیحدہ فعل صادر
کرتا ہے کہ ایک فعل دوسرے فعل کے خلاف ہوتا ہے پس اطبا جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں دوا میں متضاد قوتیں
پائی جاتی ہیں یا فلاں دوا متضاد قوتوں سے مرکب ہے تو مراد اس سے یہ نہیں ہوتی کہ ایک ہی جز
گرمی اور سردی پیدا کرتا ہے یا ایک ہی جز دست بھی لاتا ہے اور قبض بھی پیدا کرتا ہے بلکہ گرمی و سردی
کی قوتیں علیحدہ علیحدہ ہیں اسی طرح قبض و اسہال کی قوتیں علیحدہ علیحدہ اجزا رکھتے ہیں جن سے وہ دوا بنی ہے
اور وہ دونوں جزا رضیت و مائیت ہیں ارضیت کی وجہ سے قبض پیدا کرتی ہو مائیت کی وجہ سے دست لاتی ہے
مثال اسکی یہ ہے کہ مسور کرم کلا اور چقندر دست بھی لاتے ہیں اور قبض بھی پیدا کرتے ہیں سو دست لانا
انکی مائیت کی وجہ سے ہے اور قبض پیدا کرنا ارضیت کے سبب سے یہ تینوں چیزیں مرکب ہیں جوہر ارضی
قابض اور مادہ لطیف جالی بورقی ناری سے پس جب انکو پانی میں جوش دیتے ہیں تو جوہر شور گرم پانی میں
نکل آتا ہے اسلئے انکا پانی دست آور ہوتا ہے اور جوہر ارضی غلیظ قابض باقی رہجاتا ہے اگر پانی پیا جائے گا
تو دست آنے لگینگے اور جو پانی پھینک کر کھایا جائے گا تو قبض پیدا ہوجائیگا اور یہاں یہ بات ہے کہ انکی ترکیب
میں استحکام نہیں ہے اور تمام دوائیں جو اجزائے مرکب ہوتی ہیں بعض دوائیں ایسی ہیں کہ انمیں متضاد قوتیں
بالفعل موجود ہوتی ہیں اور انکے مختلف الطبع جوہروں میں امتزاج نہیں ہوتا اور ایسی دوائیں بھی دو قسم کی
ہیں ایک تو وہ کہ انکی متضاد قوتیں اور مختلف الطبع جوہر اچھی طرح علانیہ معلوم و محسوس ہوتے ہیں جیسے
بجوری پھوٹ کے زرد چھلکے کی طبیعت اندر کے سفید گودے سے خلاف ہے اور ان دونوں چیزوں کی
طبیعت اُسکی ترشی اور بیجوں کے خلاف ہے دوسرے وہ کہ اسکے مختلف الطبع جوہر پوشیدہ ہوتے ہیں
جیسے اسپغول کا دانہ کہ اُسکے اندرونی جز دوسرے اور اوپر کا پردہ اور اس پردہ کے اوپر کے اجزا جن کا لعاب
نکلتا ہے سرد ہیں اور اس پردے کے اندر کا حصہ جو بطور مغز کے ہے بہت گرم ہے پس پردہ اوپر کے
سرد جز اور اندر کے گرم مغز میں آڑ ہوتا ہے جب اسکو ثابت کھایا جاتا ہے تو یہ پردہ اپنی سختی کی وجہ سے
اندرونی مغز کو اوپر کی طرف اٹھنے اور نفوذ کرنے سے روکتا ہے اسلئے اوپر کے اجزا کی وجہ سے سردی پیدا
ہوتی ہے اور جب کوٹ کر کھایا جاتا ہے تو اندر کا گرم مغز بھی ظاہر ہوکر گرمی پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ کوٹا ہوا
اسپغول لگانے سے پھوڑوں کو پکاتا ہے اور ثابت اسپغول پھوڑوں کو بٹھا سکتا ہے اور مادے کو
دوسری طرف پھیرتا ہے پس یہ جو کہتے ہیں کہ اسپغول کوٹنے سے زہر ہوجاتا ہے اسکا سبب یہی ہوگا
کہ اُسکے اندر کا جز ظاہر ہوجاتا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انمیں متضاد کیفیتیں اگرچہ بالفعل میسر نہیں
ہوتیں مگر جلد میسر ہوجاتی ہیں جیسے کرم کلا اور مسور کہ اگرچہ اُسکے اجزا میں باہم امتیاز و تفرقہ علانیہ نہیں پایا جاتا
بلکہ سب ملے ہوئے ایک ہی چیز معلوم ہوتے ہیں لیکن جب بدن میں پہنچتے ہیں اور وہاں سے بدنکی
حرارت غریزی ان میں اپنا اثر کرتی ہے تو جدا ہوکر علیحدہ علیحدہ کیفیات ظاہر ہیں لاتے ہیں اور

ایسا اُسی حالت مین ہوسکتا ہے کہ دوا کا مزاج کمزور ہوا اور جتنی کمزوری زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر جلد اُسکے
اجزا جدا ہو جاتے ہین۔ پس ایسی دوا کے مزاج کے کمزور ہونے کے تین درجے ہین (۱) پہلا درجہ یہ ہو
کہ مزاج اس کا بہت کم کمزور ہوتا ہے اگرچہ اُسکے اجزاے متضادہ مین سونے کی طرح امتزاج حقیقی کے
ساتھ نہین ہوتا مگر کمزوری بھی ایسا زیادہ نہین ہوتا بلکہ ایسا قوی ہوتا ہے کہ اعتدال کے ساتھ اسکو جوش
دینے سے اسکی قوتون مین تفرق اور زوال نہین آتا جیسے بابونہ کہ اس مین قوت محللہ اور قابضہ دونون
مین کہ باہم ایک دوسری کے مخالف ہے جب ہم اسکو اعتدال کے ساتھ جوش دینگے تو یہ قوتین بالتمام
زائل نہونگی البتہ پانی مین تھوڑی سی قوت محللہ آجاے گی جسکی وجہ سے یہ پانی ایسے نطولون مین جن سے
تحلیل مقصود ہوتی ہے کام مین لایا جاتا ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ بابونہ کو پانی مین اونٹانے سے
ذرا سی بھی قوت محللہ اسکی پانی مین نہین آتی (۲) دوسرا درجہ ایسی دواؤن کا ہے کہ جوش دینے سے
انکی متضاد قوتین جدا ہو جاتی ہین جیسے کرم کلا کہ اسکا جوہر دو چیزون سے مرکب ہے ایک مادۂ ارضی
سے جو قبض پیدا کرتا ہے دوسری مادہ لطیف سے جس مین شوریت اور نمکینی ہے اس وجہ سے جلا پیدا
کرتا ہے پس جب اسکو جوش دیتے ہین تو مادہ شور و لطیف اُسکے جرم سے جدا ہو کر پانی مین نکل آتا ہے
اور جوہر ارضی قابض باقی رہجاتا ہے اسی وجہ سے اس کا جوشاندہ دست آور ہوتا ہے اور جرم
قبض پیدا کرتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ ایسی چیز کو جتنا زیادہ جوش دیا جاے گا اُس کی قوت
پانی مین زیادہ آتی جاے گی اور اُسکے جرم سے کم ہوتی جاے گی اگر ایسی دواؤن مین قوت متضادہ
ہو تب بھی انکی جوش کرنے سے انکی قوت پانی مین [illegible] ہے یہی حال سور اور مرغی کے گوشت
کا ہے کہ جوش دینے سے انکی متضاد قوتین متفرق ہو جاتی ہین اور یہی صورت مولی اور پیاز کی ہے
اسی سبب سے کہتے ہین کہ مولی دوسری چیزون کو تو ہضم کر دیتی ہے مگر خود ہضم نہین ہوتی کیونکہ اپنے جوہر لطیف کی
وجہ سے دوسری چیزون کو ہضم کرتی ہے اور جب یہ جوہر لطیف اُس سے دور ہو جاتا ہے اور صرف
جوہر کثیف باقی رہجاتا ہے تو یہ لزج بھی ہوجاتا ہے اور دیر مین ہضم ہو کر گران بھی گذرتا ہے حالانکہ پہلا جوہر
لزوجت کو قطع کرتا ہے تمام ایسی دوائین ضرور دو جوہرون سے مرکب ہوتی ہین جن مین سے ایک لطیف
ہوتا ہے جو جوش دینے مین جرم سے جدا ہو جاتا ہے اور گرمی سے مغلوب ہو جاتا ہے دوسرا کثیف ہوتا ہے جو گرمی
سے مغلوب نہین ہوتا اور دوا کے جوہر سے جدا نہین ہوسکتا جس دوا کے اجزا کا مزاج جتنا کمزور ہوتا ہے اتنے ہی تھوڑے جوش
دینے سے اُسکی قوت پانی مین جلد نکل آتی ہے اگر جوش کم دیا جاے تو پانی مین قوت اُسکی کم آے گی اُسکے جرم مین بھی قوت باقی
رہیگی اور جو جوش زیادہ دیا جاے تو قوت بالکل پانی مین آکر اُسکے جرم مین ذرا بھی باقی نہ رہے اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اگر
بہت زیادہ جوش دیا جاے تو اُسکے جرم کے غلیظ اجزا بھی پانی مین شامل ہو جائینگے جن لوگ سوس کی قوت مسہل پانی مین کم لینا چاہتے
ہون اُنکو چاہیے کہ اسکو جوش کم دین اور جو زیادہ لینا چاہتے ہون تو وہ زیادہ جوش دین مگر اتنا خیال
رکھین کہ اجزاے قابضہ مین سے کوئی چیز جوشاندے مین نکل کر شامل نہونے لگے اور اگر یہ مقصود ہو کہ
تھوڑی سی اجزاے قابضہ بھی پانی مین شامل ہو جائین تو زیادہ جوش دین مگر یہ خیال رہے کہ بے حد

جوش دینے سے آخر کار باقی سے قوت مسہلہ زائل ہو جاتی ہے ہاں اگر قوت مسہلہ کے بالکل باطل کرنے کا ارادہ ہو تو بہت جوش دیں بلکہ بے حد جوش دینے سے تو قوت قابضہ بھی ضعیف ہو جاتی ہے (۳) تیسرا درجہ ایسی دوا کا ہے کہ اس میں قوائے متضادہ کی ترکیب ایسی کمزور ہوتی ہے کہ صرف دھونے سے وہ قوتیں جدا ہو جاتی ہیں مثال اسکی کاسنی ہے کہ اس میں مادہ ارضی کثیف و مائی تو بہت ہے اور مادہ لطیف تھوڑا ہے پس پہلے مادے کی وجہ سے سردی پیدا کرتی ہے اور دوسرے کی وجہ سے سدے کھولتی ہے اور اسی کی وجہ سے بدن میں نفوذ کرتی ہے اور اکثر یہ مادہ لطیف کاسنی کے جسم کے اندر سے سطح کی طرف چڑھ جاتا ہے اور سطح پر پھیلا ہوا ہوتا ہے اسکو دھو دینگے تو لطیف مادہ سطح پر سے زائل ہو جائے گا چنانچہ جب یہ منظور ہوتا ہے کہ مادہ لطیف باقی رہے تو نہیں دھوتے اور جب اس مادے کو باقی میں لینا مقصود ہوتا ہے تو صرف دھونے سے اثر آتا ہے۔

اب ایک اور بات سمجھنا چاہیے کہ یہ ضعیف الجوہر دوائیں مختلف طور پر تاثیر کرتی ہیں (الف) بعض کی تاثیر جیسی لگانے میں ہوتی ہے اسکے خلاف کھانے میں ہوتی ہے مثلاً دھنئے کے ہرے پتے کہ جب انکو پیسکر عضو کے اوپر لیپ کیا جائے تو تمام اورام کو تحلیل کردیں اور اگر کھایا جائے تو مادہ ورم کو غلیظ کرکے تشنج پیدا کرنے سے روکدیں سبب اسکا یہ ہے کہ جب کھاتے ہیں تو حرارت غریزی جوہر لطیف محلل کا مقابلہ کرکے اُسے فنا کر دیتی ہے اور چونکہ دور ہوتا ہے اسلئے بدن میں کوئی اثر نہیں دکھا سکتا بلکہ خود معدوم ہو جاتا ہے اور سرد جوہر جو بہت زیادہ ہوتا ہے وہ اپنی حالت پر باقی رہجاتا ہے اور جب لیپ کرتے ہیں تو اسوقت جوہر ارضی تو مسام میں نافذ نہیں ہو سکتا اسلئے اثر نہیں کرتا اور جوہر لطیف ناری نفوذ کرکے اثر دکھاتا ہے گرمی پیدا کرکے مادے کو پکاتا ہے اور یہ بھی اسی قبیل سے ہے جو کہتے ہیں کہ تر خشت کو منہ میں رکھنے سے تھوڑی سی سردی معلوم ہوتی ہے اور کھانے سے تھوڑی سی گرمی محسوس ہوتی ہے (ب) بعض دوا بدن پر لگانے سے تو اثر کرتی ہے اور بدن کے اندر پہونچکر اثر نہیں کرتی جیسے پیاز اور لسن کہ اگر انکو پیس کر دو مونہہ پر لگایا جائے تو اسکو پکا کر پھوڑ ڈالیں زخم ڈالدیں اور کھانے سے زخم نہیں ڈالتے وجہ اسکی یہ ہے کہ جب انکو لگاتے ہیں تو ایک جگہ مدت تک ٹھہرنے سے انکی رطوبت تھوڑی گرم اور جلانے والی پورے طور پر اثر کرتی ہے اور بدن کے اندر پہونچنے پر طبیعت انمیں تصرف کرنے لگتی ہے ایک جگہ ٹھہرنے نہیں دیتی بلکہ انکی صورت اور تیزی کو مٹا ڈالتی ہے اسلئے یہ دونوں چیزیں اپنا کوئی فعل ظاہر نہیں کرسکتیں (ج) بعض دوا صرف بدن کے اثر کرتی ہے باہر نہیں کرتی جیسے سفیدہ کہ کھانے سے ہلاک کردیتا ہے اور لگانے سے کوئی اثر نہیں کرتا (د) بعض بدن کے اندر اور باہر دونوں جگہ اثر کرتی ہے یہی حال اکثر ادویہ کا ہے

فائدہ گیلانی نے لکھا ہے کہ جس طرح طبیبوں نے دواؤں کے مزاج کی تقسیم کی ہے اسی طرح دواؤں کی قوت کی تقسیم کی ہے قوت سے مراد وہ سبب ہے جس سے دوا کے فعل کا ظہور میں آنا واجب ہو جاتا ہے اور حقیقت میں قوت ممتزج کی وہ کیفیت ہے جو اسکو پیدا ہونے کے وقت حاصل ہوتی ہے

اور اسکے تین مرتبے ہیں (۱) پہلے مرتبے میں وہ افعال محسوسہ داخل ہیں جو اس کیفیت سے ظہور میں آتے ہیں
جو دوا کے ایجاد ہونے کے وقت عناصر اربعہ کی ترکیب کے بعد مبدء فیاض سے اسکو حاصل ہوتی ہے
اور وہ گرمی و سردی و تری و خشکی ہے پس دوا جس چیز سے ملتی ہے اس میں گرمی و سردی و تری و
خشکی پیدا کرتی ہے (۲) دوسرے مرتبے میں وہ افعال محسوسہ ہیں جو بوجہ مزاج ثانی کے دوا سے
اس چیز میں ظہور میں آتے ہیں جس سے وہ ملتی ہے اور یہ افعال مرتبۂ اول کے لوازم سے ہیں کیونکہ
مزاج ثانی والی چیز ان اجزا سے مرکب ہوتی ہے جنکو پہلا مزاج حاصل ہو چکا ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں
ایک طبعی جیسے گلاب کا پھول کہ وہ ایسے اجزا سے مرکب ہے جنکو پہلا مزاج حاصل ہے پھر ان اجزا
کے جمع ہونے سے ایک ایسا دوسرا مزاج حاصل ہو گیا ہے جو علیحدہ علیحدہ ہر ایک جزو کو حاصل نہ تھا
جیسے روح ایسی دوا کو مرکب القوے کہتے ہیں دوسرا صناعی اور وہ یہ ہے کہ مفرد دواؤں کے جمع
کرنے سے ایک ایسا مزاج حاصل ہو جاتا ہے جو وہ فعل صادر کرتا ہے جو مرکب کے ہر ایک جزو
سے صادر نہیں ہو سکتا جیسے تریاق یہی حال اس مرکب کا ہے جسکو چند مرکبات کو جمع کرکے بنایا ہوا ہو اور
صناعی کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اسکے اجزا سے جو اثر ظاہر ہوتا تھا اسی کے موافق اس مرکب سے
ظاہر ہوتا ہے ایسے مرکب کو متوافق القوے کہتے ہیں دوسرا وہ کہ اسکے اجزا سے جو آثار ظاہر ہوتے تھے
اس مرکب سے اسکے خلاف ظاہر ہوتے ہیں مثلاً مرکب گرمی بھی پیدا کرتا ہے اور سردی بھی اسے متضادۃ
القوے کہتے ہیں طبیعت ان مختلف تاثیرات کو اگر کوئی مانع موجود نہ ہو تو اپنے اپنے مقاموں میں استعمال
کرتی ہے (۳) تیسرا مرتبہ پہلے اور دوسرے مرتبے کے لوازم سے ہے اور اس میں صورت
نوعیہ کے ذریعہ سے افعال ظہور میں آتے ہیں اور اسکا شمار انہی دواؤں کے بعض ہے جیسے حجر الیہود کا
پتھری کو توڑنا جو اسکے مزاج کی کیفیت کے لوازم سے ہے کیونکہ وہ اخلاط کو کاٹتی ہے اور اخلاط
کا کٹنا پتھری کے ٹوٹنے کا سبب ہے طبیبوں نے چوتھا مرتبہ بیان نہیں کیا اگرچہ قیاس اسکا مقتضی ہے

فصل طبیعت اور ذائقہ اور تاثیر ادویہ مفردہ کے بیان میں

اگر اطلاق مزاج کا دوا پر ہو تو اس وقت میں طبیعت کہتے ہیں اور اسکے اقسام باعتبار استقرا کے نو ہیں
ایک معتدل اور آٹھ غیر معتدل اور مراد معتدل سے جسپر غیر معتدل کا اندازہ ہوتا ہے معتدل فرضی
طبعی ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ مقدار عناصر کی ممتزج میں فرضی اور نسبتی طور پر برابر اور مساوی ہو حقیقی
اور واقعی برابری مراد نہیں اسلیے کہ معتدل حقیقی کا خارج میں موجود ہونا منع ہے پس معتدل طبعی ایسا
مزاج ہے جو اعتدال حقیقی سے خارج ہوتا ہے اور وہ مرکب کا ایسا مزاج ہے جس میں عناصر کی
کیفیات اور کمیات اس قدر ہوتی ہیں جسقدر اسکے لیے مناسب ہے اور اسقدر سے اسکا فعل
کامل ہو سکتا ہے اور غیر حقیقی میں چار بسیط ہیں حرارت (گرمی)، برودت (سردی)، رطوبت
(تری)، اور یبوست (خشکی) اور چار مرکب ہیں کہ ہر ایک مرکب میں ان چاروں کیفیتوں میں سے
دو دو کیفیتیں موجود ہیں اسلیے کہ دوا میں یا تو تنہا گرمی غالب ہے یعنی جتنی گرمی چاہیے اس سے

زیادہ ہے یا انتہا سردی یا انتہا تری یا انتہا خشکی اول گرم ہے دوسری سرد تیسری تر چوتھی خشک۔ یا گرمی مع
تری کے یا گرمی مع خشکی کے یا سردی مع تری کے یا سردی مع خشکی کے اس میں غالب ہے اور **رطوبت فضلیہ**
وہ رطوبت ہے کہ دوا کے تمام اجزا میں پورے طور پر ممتزج نہ ہوئی ہو تھوڑے سے زمانے میں بعض حصہ
اس رطوبت کا تحلیل ہو جائے اسلیئے جرم انکا بھٹ جائے اور رطوبت کے بعض حصے میں عفونت پیدا
ہو کر کیڑے بن جائیں اور وہ کیڑے رفتہ رفتہ اُس جرم کو کھا کر فنا کر دیں۔

یاد رکھو کہ سوائے معتدل کے غیر معتدل کی آٹھ کیفیتوں کے اطبانے چار درجے مقرر کئے ہیں اور
ادویہ کا مزاج تین طور سے معلوم ہوتا ہے (۱) رنگ سے (۲) بو سے (۳) معتدل المزاج یا تجربہ
باعتدال کو کھلانے اور پلانے سے اور جو دوا کھلائی پلائی نہیں جاتی فقط خارج سے استعمال کی جاتی ہے
ایسی دوا کا مزاج بھی فرض کر لیا گیا ہے مگر درجات ادویہ کا تعین مزاج ادویہ پر موقوف ہے اگر
کوئی دوا کھلائی پلائی نہ جائے تو درجے کا تعین غیر ممکن ہے **فائدہ جلیلہ** یہ بات بھی یاد رکھنے کے
قابل ہے کہ بعض دوائی گرمی خشک ہونے کے بعد بڑھ جاتی ہے اور بعض کی گھٹ جاتی ہے وجہ اسکی
یہ ہے کہ اگر گرمی جوہر خاکی میں ہوتی ہے تو سوکھنے کے بعد وہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ جتنے اجزائے آبی
جو سردی کا باعث ہیں گھٹتے ہیں اتنی ہی گرمی کا ظہور زیادہ ہوتا ہے اور اگر گرمی جوہر ہوائی میں ہوتی ہے
تو سوکھنے کے بعد وہ کم پڑ جاتی ہے اول کی مثال سداب ہے اور دوم کی مثال گلاب کا پھول پس
سداب جتنا سوکھتا جاتا ہے گرمی اسکی بڑھتی جاتی ہے اور گلاب کا پھول جتنا سوکھتا ہے جوہر ہوائی
کے فنا ہونے کی وجہ سے گرمی کم پڑتی جاتی ہے اسی لئے گلاب کا تر پھول گرمی میں خشک سے قوی ہے
اور سداب کا خشک جز گرمی میں تر سے قوی ہے

ماکولات باعتبار ذائقے کے آٹھ قسم پر ہیں

(۱) دوائے تفہ (بفتح تا و کسر فا و سکون ہا) یعنی بے مزہ جسکو پھیکا کہتے ہیں **طبیعت** سرد و تر۔
خواص و فوائد لطافت و کثافت میں معتدل ہے حرارت کو تسکین دیتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے
صفرا اور خون کی حدت کو سینے کی خشونت کو دور کرتی ہے بھوک گھٹاتی ہے معدے کو سست کرتی ہے
معدے میں جو ابھرے ہوئے بال کی طرح اجزا ہیں انکو نقصان پہنچاتی ہے۔

(۲) دوائے حامض یعنی ترش جسکو کھٹا کہتے ہیں **طبیعت** سرد و خشک مگر آلوے بخارا سرد و تر ہے **خواص و فوائد**
سدہ نکالتی ہے مجاری کو کھولتی ہے خون اور صفرا کو زائل کرتی ہے دماغ کو اور جسم کو اور جوڑوں کو مضر ہے مگر گرم مزاج والے
کو مفید ہے کھانا ہضم کرتی ہے معدے کے مواد کو تحلیل کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے اسکے ملنے سے بدن کی خارش جاتی رہتی
ہے دلکو مفید ہے اور بدن کو خشک کرتی ہے حابس شکم ہے لطف اور مقطع ہے عضو کو ڈھیلا اور مواد سے صاف کرتی ہوا ور
عضو میں نفوذ کرتی ہو سرعت سے تری پیدا کرتی ہو یہ افعال اس سے سردی و تری اور لطافت کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں بد ہضمی
کے مریضوں کو خاص طور پر ترش اشیا کے کھانے سے پرہیز رکھنا چاہیے اور نہ ایسی چیز دن کو کھانا
مناسب ہے جو کیمیائی طریقے سے پیٹ میں جا کر ترشی پیدا کر دیتی ہیں۔ وہ جنکو کہتے ہیں کہ دوائے

ترش گرم اور آتشی اور سبک ہے طعام ہضم کرتی ہے آنتوں کی باد کو دفع کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے
جو نبر ملنے سے سردی پیدا کرتی ہے مگر نقصان اس میں یہ ہے کہ پیٹ اور گلے اور سینے میں سوزش
اور دانتوں میں کندی آنکھ میں تنگی پیدا کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے رطوبت بہنے لگتی ہے جوڑوں
میں سستی آتی ہے پٹھوں میں اینٹھن پیدا ہوتی ہے۔ بدن کے بال کھڑے ہوتے ہیں بلغم اور صفرا
اس سے بڑھ جاتا ہے موٹاپا کم پڑتا ہے اور ترشی کی کثرت خون میں احتراق اور امراض گرم اور
سوزش اعضا پیدا کرتی ہے۔

تنبیہ سب ترشیاں صفرا بڑھاتی ہیں مگر انار ترش اور آنولہ نہیں بڑھاتے۔

(۳) دوائے حریف (بکسر حائے حطی وراء مہملہ مشدد و یائے معروف و فائے موقوف) جسکو
تیز یعنی چرپرا کہتے ہیں **طبیعت** گرم و خشک **خواص و فوائد** سدے کو ہٹا دیتی ہے سینے کو صاف
کرتی ہے بینائی کو مضر ہے۔ بدن کے جرمے کو چھیلتی ہے اور اس میں نفوذ کرتی ہے جاری کا
تنقیہ کرتی ہے لطیف و تقطیع و تحلیل سے جلا کرتی ہے۔ عفونت اور گرمی پیدا کرتی ہے اپنی کثرت
گرمی اور شدت لطافت کی وجہ سے جلاتی ہے۔ ویدوں کے نزدیک اسکی طبیعت سرد ہے
اور بعض وید گرم جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دافع بلغم اور ہاضم ہے بھوک پیدا کرتی ہے صفرا اور
باد کو بڑھاتی ہے فربہی اور کاہلی اور بلغم اور پیٹ کے کیڑوں کو اور کھجلی کو دور کرتی ہے مگر خون
میں فساد لیونیز خشکی اعضا میں جلن پیدا کرتی ہے جوڑوں کو سست کرتی ہے منی اور چربی کو کم کرتی ہے
دوران سر اور مرگی اور جنون اور بدن میں لرزہ پیدا کرتی ہے اور خوف واندیشہ مزاج پر غالب کرتی ہے

(۴) دوائے حلو (بضم حائے حطی وسکون لام و واو) یعنی جس چیز کو میٹھا کہتے ہیں **طبیعت** معتدل
مائل بگرمی **خواص و فوائد** معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور جو غالب ہوتا ہے اسکی طرف فوراً
مستحیل ہو جاتی ہے منی کو بڑھاتی ہے بھوک کو گھٹاتی ہے سینے کو صاف کرتی ہے معدے کو
سست کرتی ہے مواد میں نضج پیدا کرتی ہے اور صاف کرتی ہے مواد کو نرم اور پتلا کرتی ہے اور
گھٹاتی ہے خون بن جاتی ہے تھوڑی سی گرمی پیدا کرتی ہے اپنی گرمی معتدل اور لطافت کے
سبب سے لیکن جو چیز زیادہ میٹھی ہوتی ہے وہ بہت گرمی پیدا کرتی ہے اور اس سے زبان کھردری
ہو جاتی ہے پیاس لگتی ہے۔ وید کہتے ہیں کہ اسکا مزاج سرد ہے باد اور صفرا کو دور کرتی ہے
ساتوں دھات بڑھاتی ہے دودھ کو زیادہ کرتی ہے بڈھوں اور لڑکوں اور دبلے آدمیوں کو
فائدہ بخشتی ہے بیہوشی اور پیاس اور جلن کو دور کرتی ہے حواس خمسہ کو قوت دیتی ہے معدے کو
ڈھیلا کرتی ہے کنٹھ مالا پیدا کرتی ہے پیٹ میں بلغم اور مثانے میں درد اور دمہ اور بدہضمی پیدا کرتی
ہے آواز خراب کرتی ہے تنبیہ ویدوں میں یہ قاعدہ کلیہ مقرر ہے کہ جس شیریں چیز میں ذرا بھی
چکنائی نہ ہو وہ بلغم بڑھاتی ہے جیسے کھانڈ۔

(۵) دوائے دسم (بفتح دال مہملہ وکسر سین مہملہ) یعنی چرب جسے چکنا کہتے ہیں **طبیعت** گرمی و تری

مین معتدل **خواص و فوائد** معدے کو ڈھیلا کرتی ہے خلط غالب کی طرف مستحیل ہوتی ہے بھوک گھٹاتی ہے
معدے مین گرانی پیدا کرتی ہے بدن مین نرمی اور زرمی پیدا کرتی ہے موادکو پگھلاتی اور پھیلاتی ہے تھوڑی سی
گرمی پیدا کرتی ہے اپنی لطافت اور ہوائیت اور مائیت کے سبب سے۔

(۶) دوائے عفص (بفتح عین مہملہ و کسر فا و سکون صاد مہملہ) اسکو مازو اور کسیلا اور کساہی کہتے ہین **طبیعت** سرد و خشک **خواص و فوائد** رطوبت کو جاری ہونے سے روکتی ہے اور دست بند کرتی ہے قبض شکم پیدا کرتی ہے کثافت
اور سختی پیدا کرتی ہے مواد کو نچوڑتی ہے اور روکتی بھی ہے خشونت پیدا کرتی ہے اپنی سردی اور ارضیت
اور کثافت کی وجہ سے۔ وبدون کی رائے یہ ہے کہ دوائے زنخت سرد اور خشک اور قابض اور حابس
اسہال ہے خشکی پیدا کرتی ہے زخمونکو بھرتی ہے اور ان مین سے بدگوشت کو دور کرتی ہے مگر سینہ
اور دل بگڑتا ہے درد اور پیاس اور نفخ شکم اس سے پیدا ہوتا ہے آواز پڑجاتی ہے گردن کی رگین سخت
ہوجاتی ہین اور پٹھون کے سرونکے پاس سختی آجاتی ہے اور بدن مین جھریان پڑجاتی ہین اور [illegible]
یاد رکھو کہ دوائے قابض بھی سکوڑنے والی اور عفص دونون کا مزہ ایک ہی ہے مگر اس قدر فرق ہے
کہ قابض اجزائے ظاہری زبان کو سکوڑتی ہے اور عفص اجزائے ظاہر و باطن دونون کو سکوڑتی اور
کھردرا پن پیدا کرتی ہے دوائے عفص بھی سرد و خشک ہے خون سوداوی پیدا کرتی ہے دبلا
کرتی ہے حابس شکم مقوی اشتہا مغلظ اور [illegible] رادع ہے اپنی سردی اور ارضیت کی وجہ سے۔
شارح کازرونی نے لکھا ہے کہ قبض دو معنون مین استعمال پاتا ہے ایک حبس شکم دوسرے
اعضا کا سکوڑنا اور رطوبات کا جذب کرنا۔

(۷) دوائے مُر (بضم میم و سکون رائے مہملہ) یعنی تلخ جسکو کڑوا کہتے ہین **طبیعت** گرم و خشک
خواص و فوائد بدن مین خشکی زبان مین خشونت پیدا کرتی ہے قابض ہے لطافت پیدا کرتی ہے
صاف اور رقیق کرتی ہے مادے کو قطع کرتی ہے گرمی پیدا کرتی ہے اور اخلاط کو تعفن سے بچاتی
ہے اپنی گرمی اور ارضیت کے سبب سے اور سب مزون مین حریف سے ضعیف ہے لیکن تجفیف اور
منع تعفن مین بسبب ارضیت کے اس سے قوی ہے۔ وبدون کے نزدیک دوائے تلخ گرم ہے گردن
اور بدن کی رگین سخت کرتی ہے اور دودھ کو کم کرتی ہے اسکی زیادتی سے وہم واندیشہ اور فساد
خون خشکی لب سوزش اعضا پیدا ہوتی ہے مناسب مقدار مین بھوک پیدا کرتی ہے خارش اور پیاس
اور بیہوشی اور تپ صفراوی و بلغمی کو دور کرتی ہے۔

(۸) دوائے مالح یعنی شور جسکو نمکین کہتے ہین **طبیعت** گرم و خشک **خواص و فوائد** لطافت اور کثافت
مین معتدل ہے ورم کو تحلیل بدن کی جھلی کو خشک اور ڈھیلا کرتی ہے مجاری کا تنقیہ کرتی ہے ملطف
ہے مادے کو صاف اور قطع کرتی ہے غسال ہے مانع تعفن ہے گرمی پیدا کرتی ہے مگر زیادتی کے
ساتھ نہین سب مزون مین دوائے تلخ کے قریب قریب ہے۔ وبدون کہتے ہین کہ دوائے نمکین کا
مزاج گرم ہے کھانیکو ہضم کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے اجابت بآسانی لاتی ہے گر بدن مین خارش

اور خون میں فساد اور عطن پیدا کرتی ہے قوت باہ گھٹاتی ہے منی میں نقصان لاتی ہے۔
ویدوں کے نزدیک زبان میں چھ مزے ہیں بس جو چیز اُس میں سے نکلتی ہے اُس میں بھی چھ مزے ہوتے ہیں اور پانی کا کوئی مزہ ظاہر نہیں ہے اور وہ چھ مزے یہ ہیں (۱) شیریں (۲) ترش (۳) نمکین و شور (۴) تلخ (۵) تیز و چرپرا (۶) کسیلا اور کھیا۔ اور کہتے ہیں کہ جس چیز میں پانی اور مٹی غالب ہیں وہ شیریں ہے اور جس میں مٹی اور آگ غالب ہیں ترش ہے اور جس میں پانی اور آگ غالب ہیں نمکین ہے جسمیں ہوا اور آگ زیادہ ہیں تیز چرپری جسمیں آکاس اور ہوا زیادہ ہیں وہ تلخ ہوا اور جسمیں مٹی اور ہوا زیادہ ہیں اسکا مزہ کسیلا اور کھیا ہے۔ جو کچھ عالم میں ہو وہ شمسی ہو یا قمری ہے پس جسکا مزہ شیریں اور تیز اور کھیا ہو وہ قمری اور سرد ہیں اور جنکا مزہ تلخ و ترش اور نمکین ہو وہ شمسی اور گرم ہیں بعض وید کہتے ہیں کہ مزہ تیز بھی گرم ہے۔

جاننا چاہئے کہ اختلاف مزوں میں یا مادوں کے اختلاف کے اعتبار سے ہے یا فاعل کے اعتبار سے اور فاعل یا گرمی ہے یا سردی یا اعتدال اور تین کو تین میں ضرب دینے سے نو حاصل ہوتے ہیں یعنی قوی گرمی جب مادہ لطیف میں اثر کریگی تو تیزی پیدا ہوگی اور مادہ کثیف میں اسکے اثر کرنے سے تلخی اور مادہ معتدل میں اثر کرنے سے نمکینی پیدا ہوگی اور قوی سردی جب مادہ لطیف میں تاثیر کرتی ہے تو ترشی اور جب مادہ کثیف میں اثر کرتی ہے تو عفوصت اور مادہ متوسط میں تاثیر کرتی ہے تو قبوضت پیدا کرتی ہے۔ اور فاعل معتدل گرمی و سردی میں جب مادہ لطیف میں اثر کرتا ہے تو چکنائی پیدا کرتا ہے اور مادہ کثیف میں شیرینی اور مادہ متوسط میں پھیکا پن پس مطعوموں میں سے گرم چیزوں میں چرپرا زیادہ گرم ہے بعد اسکے تلخی اسکے بعد نمکینی اور سرد چیزوں کے مطعوموں میں سے ترشی زیادہ سرد ہے بعد اسکے عفوصت بعد اسکے قبوضت اور چکنائی معتدل چیزوں میں سب سے اولی ہے بعد اسکے شیرینی اسکے بعد پھیکا پن۔

اکثر یہ ہوتا ہے بعض شیریں پھلوں میں درجہ وار پائے جاتے ہیں مثلاً اُنکے مادے پر تری و لطافت غالب ہے جیسے انگور و آم تو وہ شروع میں پھیکے ہوتے ہیں اسکے بعد اُنکے مزے میں قبض اور کسیلا پن پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ مادہ کثیف ہوتا ہے اور گرمی کچھ بھی تاثیر نہیں کرنے پاتی پھر مادہ کے کچھ لطیف ہو جانے اور گرمی کے تاثیر کرنے کے بعد کسیلے پن سے ترشی مائل ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ترشی بڑھتی ہے اور کھیاہٹ گھٹتی جاتی ہے اور جب حد اعتدال کو پہونچتے ہیں تو انکے مزے میں شیرینی پیدا ہونے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ شیرینی ترقی کرتی ہے اور ترشی کم ہوتی ہے یہانتک کہ بالکل میٹھے ہو جاتے ہیں اور اگر انمیں تری زیادہ ہوتی ہے پک پکنے کے بعد جب پکانیوالی اصلی گرمی کم ہو جاتی ہے اور حرارت غریبہ آگے اثر کرتی ہے تو پھر میٹھے ہو جاتے ہیں اور اگر انکا مادہ بہت لطیف نہیں ہوتا اور حرارت غریبہ زائد ہوتی ہے تو چرپرے یا کڑوے ہو جاتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ جن اشیا کا مزہ نمکین ہوتا ہے انمیں ساون بھادوں میں قوت زیادہ ہوتی ہے اور جن چیزوں کا مزہ کھٹا ہوتا ہے انمیں بہ نسبت اور چیزوں کے کنوار کاتک میں قوت زیادہ ہوتی ہے اور جن چیزوں کا مزہ میٹھا ہے انمیں اگھن اور پوس میں قوت زیادہ ہوتی ہے اور جن چیزوں کا مزہ تلخ

ہوتا ہے انمین اگھا اور جھاگن مین قوت زیادہ ہوتی ہے اور جن چیزون کا مزہ کسیلا اور کبہا ہوتا ہے
اُن مین چیت اور ریبسا کھ مین قوت زیادہ ہوتی ہے اور جن چیزون کا مزہ چرپرا ہوتا ہے وہ جیٹھ
اور اساڑھ مین قوت پکڑتی ہین کیونکہ فصل کی تاثیر سے بھی دوا اُن کا اثر قوی ہوتا ہے بشرطیکہ اُس
فصل مین کوئی تغیر نہ واقع ہوا ہو کیونکہ متغیر فصل مین جو شے پیدا ہوتی ہے وہ زہر کا حکم رکھتی ہے اور اُسکے
استعمال سے بجز ضرر کے کوئی فائدہ ظاہر نہین ہوتا ہے۔

اطبا نے ادویہ کے سونگھنے سے بھی مزاج دریافت کیا ہے تیز اور قوی بو حرارت کی دلیل ہے اگر دوا مین بو کم ہو
یا نہ ہو تو سردی کی دلیل ہے اگر بو ملائم ہو تو معتدل ہونے کی دلیل ہے۔ اور ادویہ کے رنگ سے بھی
مزاج معلوم کیا ہے مثلاً جس دوا کا رنگ سیاہ ہو مزاج اُسکا گرم وخشک ہوتا ہے اور جس دوا کا رنگ
سفید ہوتا ہے وہ سرد و تر ہوتی ہے اور جس دوا کا رنگ سرخ ہوتا ہے وہ معتدل ہوتی ہے اور جس
دوا کا رنگ سبز ہوتا ہے سرد وخشک ہوتی ہے اور سب رنگون کی اصل سیاہی وسفیدی ہے باقی رنگ
اس سے پیدا ہوتے ہین۔ ان قاعدون کی رو سے چاہیے کہ افیم گرم ہوا سلیے کہ اسکی بو بھی تند ہے اور رنگ
بھی سیاہ حالانکہ سرد لکھا ہے [illegible] معلوم ہوا کہ یہ قاعدہ ضعیف ہے۔

تنبیہ وید ون اور اطبا ے یونانی [illegible] ادویہ مفردہ کی تاثیر کے بیان مین مختلف ہین مثلاً مزون مین
یہ اختلاف ہے کہ اطبا ے یونانی شیرین [illegible] کو سرد کہتے ہین وید برعکس بیان کرتے ہین اسیطرح
وید کافور کو گرم اور مشک کو سرد کہتے ہین اور اطبا ے یونانی اسکے برعکس بیان کرتے ہین۔ ویدون
نے اپنے ایسے اقوال کا مدار ان دو قاعدۂ کلیہ پر رکھا ہے [illegible] معلوم کے دو حال ہین ایک یہ کہ جب
وہ معدے مین ہو نیز اور اچھی طرح ہضم ہو کر باسار یقا مین نفوذ کرنے کے وقت اگر گرم ہے سرد ہو جائے
اگر سرد ہے گرم ہو جائے دوسرے یہ کہ کوئی تغیر اسکی حرارت وبرودت مین پیدا نہو اپنی اصلی حالت
پر رہے پس اُنکے نزدیک اگلی اور حال دونون معتبر ہین چنانچہ انکا قول ہے کہ سیاہ مرچ سونٹھ
لونگ زیرہ سونف الائچی اور تجپاک کہ گرم ہین انمین سے کسی کا اگر ذرا سا جز کھایا جائے جبتک طبیعت
غالب آجائے اس طرح کہ مادہ اسکا حرارت غریزی سے منفعل ہو کر بخوبی ہضم ہو جائے تو ہضم ہوتے
ہی اجزا ے ناری ہوائی اس سے جدا ہو کر جلدی تحلیل ہو جاتے ہین اور باقی اجزا ے ارضی اور
مائی باسار یقا مین ہو کر جس وقت اثر سردی کا مستقل طور پر ظاہر ہو دیکھو جو چیز فی الحال گرم تھی انتہا مین
سرد ہوگئی اسوجہ سے اگر کسی گرم دوا کو سرد یا معتدل کہین تو مضائقہ نہین۔ اور اگر گرم چیز اتنی زیادہ کھائین
کہ طبیعت منفعل ہو جائے ہضم نکر سکے اسکا مضر ماسار یقا مین آئے گا تو بالضرور گرم ہو جائے گا اور مآل
کے اعتبار سے بھی گرم رہی اسی وجہ سے یہ لوگ کافور کو گرم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جب وہ معدے
مین اچھی طرح ہضم ہو جائے اور مضر ماسار یقا مین آئے تو اجزا ے ارضی اور مائی اُس سے جدا
ہو جاتے ہین اور اجزا ے ناری وہوائی کمبوس کی حالت مین اسکے ساتھ رہتے ہین اور جلدی اُنکا
اثر زائل نہین ہوتا اسی لیے جو چیز معدے مین ہضم کے وقت شیرین ہوتی ہے اور اُس کا مضر ترش

ہوجاتا ہے تو اُسے ترشی میں شمار کرتے ہیں کیونکہ شیرینی تو تھوڑی دیر ہضم کے وقت میں ظاہر ہوتی تھی اور
جب کمبوس ہوکر ترش ہوگئی تو یہ خاصیت اسکی بدن میں جب تک موجود ہے ظاہر ہوگی جیسے نیولی گنا اور
پرانا گڑ ہو کہ ہضم کے وقت شیریں ہوتے ہیں اور ان سے سردی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں جب کمبوس
بنتے ہیں تو ترش ہوکر گرم ہوجاتے ہیں برخلاف کالے پونڈے کے پس ویدوں کے نزدیک حال اور
مآل ہر دونوں صورتیں معتبر ہیں لیکن صورت حال کا اثر جلدی جاتا رہتا ہے اور صورت مآل کا اثر دیر تک
باقی رہتا ہے اسی دلیل سے انھوں نے گرم تپوں میں گرم زہروں کا استعمال جائز رکھا ہے اسلئے کہ
جب تھوڑا سا گرم زہر تپ والے کو دینگے تو طبیعت انسانی اُسپر غالب آجائیگی اور اُسکے لیے دوسری صورت
نوعیہ پیدا کرکے زہریت کا اثر کھو دیگی اور زہر دوا ہوکر تپ کو دور کردے گا۔ اگرچہ فی الحال گرم ہے مگر
آخر کار سرد ہوجائے گا یہی وجہ ہے کہ جب زہر کی عادت ہوجاتی ہے تو نقصان نہیں کرتا۔
ویدوں کے نزدیک صرف دو کیفیتیں ہیں اول گرمی دوم سردی۔ کیونکہ ہر شے یا شمسی ہے یا قمری
اور اسکو سنسکرت میں بیرج کہتے ہیں اور تری و خشکی کو ان دونوں کیفیتوں کا تابع تصور کرتے ہیں۔
بعض وید کیفیات کی آٹھ قسمیں بتاتے ہیں گرم۔ سرد۔ چرب۔ خشک۔ چکنے والا۔ نہ چکنے والا۔ تیز جو تیز ہو
اور انکا قول ہے کہ ہر شے اپنے بیرج کے اعتبار سے موثر ہوتی ہے نہ مزہ سے کیونکہ کیفیت متبوع ہے اور
مزہ تابع مثلاً گنٹھی کبھی ہے اور یہ مزہ باد کو مدد دینے والا ہے لیکن گرمی کی وجہ سے باد کو دفع کرتی ہے
اور پیاز اگرچہ تیز اور باد انگیز ہے لیکن چکناہٹ کی وجہ سے دافع باد ہے اور گنے کا رس اگرچہ شیریں اور
مزیل باد ہے لیکن اپنے مزاج کی سردی کی وجہ سے باد زیادہ کرتا ہے اور دار فلفل کا مزہ اگرچہ تیز ہے
صفرا انگیز ہے مگر اپنی تری اور سردی کی وجہ سے صفرا دور کرتی ہے اور آملہ اگرچہ ترش ہے لیکن اپنی
سردی کی وجہ سے صفرا دور کرتا ہے لاہوری نمک اگرچہ کھاری ہے لیکن اپنے بیرج کی سردی
کی وجہ سے صفرا دور کرتا ہے اسی طرح بعض سبزیاں اگرچہ تلخ ہیں لیکن اپنی گرمی کی وجہ سے صفرا بڑھاتی
ہیں اور مولی اگرچہ تیز ہے مگر سردی کی وجہ سے بلغم بڑھاتی ہے اور شہد شیریں ہے مگر اپنی خشکی کی وجہ سے
بلغم دور کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ ہر چیز کی تاثیر اسکے جوہر کی وجہ سے ہوتی ہے جسکو درب کہتے ہیں
کیونکہ یہ قائم اور ثابت رہتا ہے مثلاً آم کچا مزہ ترش ہے اور رنگ سبز اور مزاج گرم اور جب پک جاتا
ہے مزہ میٹھا اور خوشبو اچھی اور رنگ زرد اور مزاج کسی قدر سرد ہوجاتا ہے یہی حال تمام چیزوں کا
ہے چنانچہ پانی میں نمک یا ترشی ملا دو تو اس کا مزہ ویسا ہی ہوجائے گا مگر اسکا جوہر بدستور قائم اور
ثابت رہیگا بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں کے نزدیک جوہر سے مراد مادہ اور صورت نوعیہ
ہے اور جوہر تمام حواس خمسہ سے مدرک ہوتا ہے اور باقی چیزیں ایک ایک حاسہ سے مدرک
ہوتی ہیں چنانچہ مزہ قوت ذائقہ سے معلوم ہوتا ہے اور رنگ قوت باصرہ سے وغیرہ وغیرہ ظاہر
ہے کہ معالجات میں جو کچھ عمل کرتے ہیں وہ اشیا کی ذاتوں میں کرتے ہیں۔ جیسے کوٹنا۔ چھاننا۔
معجون بنانا سفوف تیار کرنا کھلانا وغیرہ وغیرہ اور یہ کام بغیر جواہر دوا کے ممکن نہیں اور طب میں

علاج کے لئے بھی جوہر کے نام لیتے ہیں جیسے فلان دوا فلان مرض کو فائدہ دیتی ہے اور ایک جوہر میں
چند جز ہوتے ہیں جن میں سے ہر جز ایک خاص مرض کو دفع کرتا ہے جیسے نیم کے پتے فلان مرض کو دفع
کرتے ہیں اور پھول فلان مرض کو اور چھال فلان مرض کو وغیرہ وغیرہ اور بعض وید یہ کہتے ہیں کہ تاثیر قوی
مزے میں ہوتی ہے اور ہر دوا باعتبار مزہ کے فعل کرتی ہے مزہ کا نام انکے یہاں رس ہے اور مزہ
مخالف کو **وپاک** بسرواد کہتے ہیں اور قوت مخالف کو ویریا اور بعض کہتے ہیں کہ قوی تاثیر مزہ ہضم کے بعد کا
سے ہوتی ہے جو چیز ہضم اچھی طرح ہوتی ہے اور اسکے ہضم کا مزہ اچھا ہوتا ہے وہ نافع ہے ورنہ مضر ہے
اور ہر چیز کے ہضم کا مزہ اسکے اصلی مزے کے موافق ہوتا ہے اور اصلی مزے کی انکے نزدیک چھ قسمیں
ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ہضم کا مزہ تین قسم پر ہے شیرین تیز اور ترش اور
بعض صرف دو بتاتے ہیں شیرین اور تیز اسلئے کہ ہر چیز پانچوں عنصر سے بنی ہے جن میں سے خاک اور
پانی گران ہیں باقی تینوں عنصر سبک ہیں جس چیز میں مٹی اور پانی غالب ہونگے اسکے ہضم کا مزہ گران اور شیرین
ہوگا اور جس میں ہوا اور آگ اور آکاش غالب ہوگا اسکے ہضم کا مزہ ہلکا اور تیز ہوگا۔ انکا مقولہ ہے کہ جس دوا کا
مزہ باد کو دفع کرنے والا ہے اگر وہ دوا خشک اور سرد اور سبک ہوگی تو باد کو دفع نہ کرسکے گی بلکہ باد بڑھ جائیگی
اور جسکا مزہ تلخ ہے اور تیز اور گرم اور سبک بھی ہے تو اس سے صفرا دفع نہو سکے گا بلکہ ان تینوں چیزوں کی
وجہ سے صفرا زیادہ کریگی اور جس کا مزہ دافع بلغم ہے اگر وہ چکنی اور گران اور سرد بھی ہے تو اس سے بلغم دور
نہو سکے گا بلکہ اسے بڑھائے گی۔

اطبائے یونانی نے اس محل میں بہت اچھا لکھا ہے کہ ہر ایک کھانے پینے کی چیز بدن میں یا صرف کیفیت
یعنی مزاج کے ذریعہ سے اثر کرتی ہے یا مادہ اور صورت نوعیہ کے ساتھ اثر کرتی ہے یا کیفیت اور صورت
نوعیہ دونوں کے ساتھ اثر کرتی ہے یا مادہ اور کیفیت اور صورت نوعیہ تینوں کے ساتھ اثر کرتی ہے
کیونکہ ہر دوا میں تین چیزیں ہوتی ہیں (۱) مادہ (۲) صورت یہ دونوں جوہر ہیں یعنی قائم بالذات ہیں
اور صورت سے مراد صورت نوعیہ ہے اسکو صورت نوعیہ اسلئے کہتے ہیں کہ دوا جو اس صورت کے دوسری
چیزوں سے متمائز ہوتی ہے اور ایک نوع خاص مقرر ہو جاتی ہے صورت نوعیہ ہی نے ہر ایک شے کو علحدہ
علحدہ نوع اور قسم بنا دیا ہے اور ہر ایک نوع ایک علحدہ فعل صادر کرتی ہے اور اس نوع کے تمام
اشخاص اس فعل و تاثیر میں متحد ہوتے ہیں مثلاً مقناطیس چھوٹا ہو یا بڑا لوہے کو جذب کرتا ہے اور کہربا
گھاس کو اٹھاتا ہے (۳) کیفیت جو عرض یعنی قائم بالغیر ہے پس اگر یہ صورت کو عارض ہے تو کیفیات
فاعلہ ہونگی اور وہ گرمی و سردی ہے یا مادے کو عارض ہے تو کیفیات منفعلہ ہونگی اور وہ تری و خشکی ہے
اور دوا مفرد ہے یا مرکب اسکی تاثیر کیفیت سے ہوتی ہے یا صورت نوعیہ سے یا خاصیت سے مگر
غذا سے صرف فقط مادے سے تاثیر کرتی ہے اور تاثیر ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز سے ہوتی
ہے یا دو سے یا تینوں سے۔ لیکن کیفیت کتنی ہی تھوڑی ہو اور اقراس کا غیر ظاہر ہو ہر حال میں
صورت اور مادے کے شریک ہے اس سے جدا نہیں ہوتی بخلاف صورت اور مادہ کے کہ وہ

دونوں کیفیت کولازم نہیں اور ان میں سے جس چیز کی تاثیر غالب ہوتی ہے اسکو پہلے ذکر کرکے نام رکھتے ہیں اکثر تاثیر کیفیت سے ہے بخلاف غذائے صرف کے کہ وہ فقط مادے سے تاثیر کرتی ہے یعنی بدن کا جز ہو جاتی ہے۔ پس جو چیز آدمی کے معدے میں پہونچتی ہے وہ کلیۃً کئی قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) جسکی تاثیر فقط مادے سے ہے یعنی مادہ اس میں غالب ہے اسکو غذائے مطلق کہتے ہیں کہ بدن کی قوت اسپر غالب ہوکر بدل ما یتحلل بنا دیتی ہے یعنی جو چیز بدن میں سے تحلیل ہوئی ہوا سکی قائم مقام اس غذائے مطلق کو کردیتی ہے اور یہ عضو کا جز بننے کے کام آجاتی ہے جیسے شوربا اور زردی بیضۂ نیم برشت اور گیہوں اور تمام ترکاریاں۔ غذا کی اقسام تین بیان کی ہیں مثلاً (الف) جس سے خون طبعی صاف پیدا ہو جس میں دوسرے اخلاط ضرورت سے زیادہ نہوں اس کا نام صالح الکیموس ہے (ب) جس سے خون صالح الکیموس کے خلاف پیدا ہو اس کا نام فاسد الکیموس اور ردی الکیموس ہے۔ پھر ہر ایک ان دونوں قسموں میں سے تین طرح پر ہے لطیف۔ کثیف۔ اور معتدل۔ پھر ان تینوں کی تین قسمیں ہیں کثیر الغذا وہ جس سے خون بہت پیدا ہو۔ قلیل الغذا جس سے خون کم پیدا ہو۔ متوسط الغذا یعنی جس سے خون نہ زیادہ پیدا ہو نہ کم فائدہ جب ادنی حیوانات کو کھاتا ہے تو اسے بدل ما یتحلل بنانے کے لئے طبیعت انسانی کو یہ سات کام کرنا پڑتے ہیں (۱) تحلیل (۲) استحالہ (۳) تفریق (۴) تعقید (۵) تشبیہ (۶) تغذیہ (۷) ادخال۔ اور حیوانات میں سے کوئی چیز کھاتا ہے تو اس سے کم کام کرنا پڑتا ہے مثلاً دودھ کھاتا ہے تو اسکے جزو بدن کرنے کے لئے پانچ کام کرنا پڑتے ہیں (۱) تفریق (۲) تغذیہ (۳) تعقید (۴) تشبیہ (۵) ادخال۔ اگر انڈا کھاتا ہے تو یہاں تین فعل جزو بدن کرنے کو کافی ہیں (۱) تحلیل (۲) استحالہ (۳) تمیز۔ اور گوشت ایک ایسا طعام ہے کہ اسکے جزو بدن ہونے کے لئے صرف دو فعل کافی ہیں (۱) تشبیہ (۲) ادخال۔

(۲) جسکی تاثیر صرف کیفیت یعنی مزاج سے ہے مطلب یہ ہے کہ اس میں کیفیت غالب اور قوی ہے صورت اور مادہ مغلوب ہے اسکو دوائے مطلق بولتے ہیں یہ معدے میں پہونچتی ہے تو اسکی حرارت اور برودت سے متغیر ہو جاتی ہے پھر یہ خود بدن کو متغیر کردیتی ہے اور اپنی تاثیر سردی یا گرمی اور تری یا خشکی کی بدن کو پہونچاتی ہے اور یہ فعل کبھی کھانے اور لیپ کرنے میں مختلف ہو جاتا ہے مثلاً ایک دوا ایسی ہوتی ہے کہ اسکے کھانے سے سردی معلوم ہوتی ہے اور لگانے سے گرمی اور کبھی متفق ہوتا ہے چنانچہ ایک دوا لگانے سے بھی گرمی پیدا کرتی ہے اور کھانے سے بھی مثال اسکی فرفیون ہے کہ اسکو چاہیں کھائیں یا لگائیں دونوں طرح گرمی پیدا کرتا ہے۔

(۳) جو مادہ و کیفیت سے تاثیر کرے اسکو غذائے دوائی کہا کرتے ہیں جس میں غذا کا لفظ مقدم ہے دوا کے لفظ پر یہ چیز پہلے بدن میں اپنا اثر کرتی ہے پھر بدن کے قوئے اس میں اثر کرکے بدل ما یتحلل بنا دیتے ہیں جیسے ... کدو۔ تربوز۔ خربوزہ۔ اور انگور



(۴) جسکی تاثیر کیفیت اور مادہ سے ہے اس کا نام دوائے غذائی ہے جس میں دوا کا لفظ مقدم ہے غذا کے لفظ پر۔ یہ بدن میں پہونچکر اسمیں تغیر پیدا کرتی ہے پھر بدن اس میں تصرف کرکے تھوڑا سا خلط اس سے پیدا کر لیتا ہے اور یہ خلط جزو بدن ہو جاتا ہے مگر اس خلط کی کیفیت باقی ہوتی ہے جو بدن کی کیفیت پر غالب رہتی ہے جیسے گندنا۔ پودینہ۔ کاسنی کے پتے۔ کدو۔ لہسن اور پیاز وغیرہ۔

(۵) جو فقط اپنی صورت نوعیہ سے اثر کرتی ہو یعنی اس میں صورت غالب ہو اُسے ذوالخاصیت کہتے ہیں اسکی تاثیر بدن میں امور ظاہری حسی اور ذہنی کی کیفیات کے سوا ہوتی ہے جیسے مقناطیس لوہے کو اور کہربا گھاس کو کھینچتی ہے بعض نے یوں بھی کہا ہے کہ کیفیات اولی کے سوا جسقدر کیفیات کسی چیز سے ظاہر ہوتی ہیں وہ خاصیت کہلاتی ہیں۔ کیفیات کے کئی درجے ہیں پہلے درجے میں گرمی سردی تری خشکی پیدا کرتا ہے دوسرے درجے میں لطافت پیدا کرنا۔ جلدی نفوذ کرنا۔ کھولنا۔ رقیق کرنا پگھلانا اور تحلیل کرنا تیسرے درجے میں پتھری توڑنا اور توڑنے وار واح کو قوت دینا اور فرحت پہونچانا سمیت کو دفع کرنا۔ پھر اگر یہ خاصیت مزاج اور ارواح اور حیات کے موافق ہے تو اسکی چار حالتیں ہیں

(الف) فقط صورت سے تاثیر ہو اسے فادزہر یا تریاق کہتے ہیں اور ایسی دوا مفرد بھی ہوتی ہے اور مرکب بھی مگر افیون کو جو تریاق بولتے ہیں وہ غلط ہے کیونکہ اسمیں بھی حافظ قوت ہے پس اس امر میں تریاق حقیقی کے شریک ہے فائدہ فادزہر اور تریاق دونوں لفظ مرادف ہیں اور ایک دوسرے کی جگہ استعمال پاتا ہے مگر بعض کی رائے ہے کہ فادزہر اس دوائے مفرد طبعی کو کہتے ہیں جو حجریات کی قسم سے ہو یا جانور کے پیٹ میں سے نکلی ہو اور اس اصطلاح کے علاوہ زہر مہرے کا بھی اطلاق ہے اور تریاق کا اطلاق دو قسم کی چیز دنیز ہوتا ہے ایک اس دوائے مرکب طبعی پر جو نباتات کی قسم سے ہو جیسے جدوار اور حب الغار دوسرے ایسی دوائے مصنوعی پر جو مزاج مادی کی ترکیب سے حاصل ہو جیسے تریاق اناعی اور تریاق اربعہ اور تریاق ثانیہ وغیرہ۔ اطبائے یونانی کہتے ہیں کہ فادزہر یا تریاق زہروں کا مقابلہ کرتے ہیں اور اُنکے کھانے پینے اور لگانے سے روح زہر کے نقصان اور فساد و تعفن سے محفوظ رہتی ہے اور زہر کی تاثیر روح سے دور ہو جاتی ہے اور روح میں یہ فساد و تعفن تین طور سے واقع ہوتا ہے ایک زہر دنگے کھانے یا زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے دوسرے اخلاط و رطوبات بدنمیں خرابی آجانے سے تیسرے ہوا میں فساد و عفونت واقع ہوکر وبا پیدا ہو جانے سے پس جب فادزہر اور تریاق بولتے ہیں تو وہ چیز مراد ہوتی ہے جس سے زہر کا علاج کیا جائے۔ ڈاکٹروں نے بیان کیا ہے کہ تریاق دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو جسم کے اندر زہر سے ملکر ایسے مرکب بنائیں جس میں ضرر کی تاثیر نرم ہے مثلاً تیزابوں کے لئے کھنشیا اور چاک دوسری قسم کے وہ ہیں جو اُن منفر خطرناک علامتوں کو جو زہر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں دور کریں مثلاً کچلے سے تشنج پیدا ہوتا ہے اسلئے تمباکو یا اسکا جوہر کھلاتے ہیں جسکا اثر خلاف ہے

(ب) مادہ اور صورت نوعیہ سے تاثیر ہے مگر مادہ صورت پر غالب ہے اسکا نام غذائے فادزہری

اور غذائے ذوالخاصیت ہے جیسے بکری اور بھیڑ کا گھی اور دودھ وغیرہ کہ باوجود غذا ہونے کے تفریح
پیدا کرتے ہیں سمیت کو دور کرتے ہیں (ج) تاثیر کیفیت وصورت سے ہے اسکو دوائے ذوالخاصیت
اور دوائے فادزہری کہتے ہیں جیسے فادزہر حیوانی اور زرنبی کہ باوجود تریاقیت اور رفع سمیت کے
بدن کے مزاج اصلی میں گرمی بڑھاتے ہیں پس گرمی کا غالب کرنا کیفیت کی وجہ سے ہے اور زہر کا
دور کرنا صورت نوعیہ کی وجہ سے ہے اور اسطوخودوس اپنے مزاج کی گرمی کی وجہ سے دماغ کے ساتھ
خصوصیت رکھتا ہے اور دماغ کے اخلاط میں لطافت صورت نوعیہ کی وجہ سے پیدا کرتا ہے (د) تاثیر مادہ اور کیفیت اور صورت
تینوں سے ہے اسکو غذائے دوائی ذوالخاصیت یا غذائے دوائی فادزہری کہتے ہیں جیسے سیب اور شراب کہ
باوجود بدنکو غذا پہونچانے اور بدن میں سردی وگرمی اور تری وخشکی غالب کرنیکے تفریح اور سرور بھی پیدا کرتے ہیں پس انکا
بدنکو غذا پہونچانا مادہ کی وجہ سے ہے اور سردی وگرمی وغیرہ کا پیدا کرنا کیفیت کی وجہ سے ہے تفریح
اور سرور لانا صورت نوعیہ کے سبب سے ہے اور جو خاصیت مزاج اور ارواح وحیات کے
مخالف اور مضر ہے اسکی بھی کئی قسمیں ہیں (الف) تاثیر فقط صورت سے ہے اسکو عربی میں سم مطلق
انگریزی میں پائزن ہندی میں بس کہتے ہیں سم کی تاثیر ضد ہے تاثیر فادزہر کی جیسے افعی کا پتا اور اسکا زہر
(ب) کیفیت اور صورت سے تاثیر ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اسکی تاثیر بہت قوی ہے
اسکو دوائے سمی کہتے ہیں جیسے فرفیون اور اجوائن خراسانی یہاں سے سم اور دوائے سمی کا فرق معلوم
ہوگیا کہ سم تو اپنی خاصیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے مزاج اور روح حیوانی اور دل اور حرارت
غریزی میں فساد پیدا کر دیتا ہے اور دوائے سمی اپنی کیفیت [illegible] کی وجہ سے یہ کام کرتی ہے۔
دوسری قسم یہ کہ اسکی تاثیر بہت قوی نہیں ہے پھر یہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ اس میں قوت مسہل
نہیں ہے دوسری یہ کہ اس میں قوت مسہلہ بھی ہے پس اگر یہ قوت مسہلہ قوی ہے یعنی نہایت
سخت دست آور ہے اور واسطے گھٹانے قوت اور شدت تاثیر کے اصلاح یا تدبیر یا تشویہ کی
محتاج ہے تو اسکو دوائے مسہل ذوالخاصیت کہتے ہیں جیسے جمالگوٹہ۔ سقمونیا اور کلکی اور اگر متوسط
ہے یعنی سخت دست آور ہے مگر نہایت سخت نہیں ہے تو اسکو دوائے مسہل کہتے ہیں ہندوستان
میں لفظ مسہل کے معنے میں لفظ جلاب بھی بولتے ہیں اسکی صحت میں تامل ہے مگر عوام میں یہ لفظ
بہت رواج پکڑ گیا ہے اور مسہل کے معنے میں ایک اصطلاح قرار پاگئی ہے اور بعض اہل لغت نے
وجہ اسکی یہ لکھی ہے کہ مسہل کے معنے دست لانے والا اور پیٹ جاری کرنے والا ہیں اور یہ لفظ
بہت مکروہ تھا اسلیئے مسہل کی جگہ جلاب بولنے لگے اور یہ ایک قسم کا مجاز ہے کہ جز کا اطلاق
کل پر کیا جاتا ہے۔ دوائے مسہل ہر فعل میں دوائے مسہل ذوالخاصیت سے کم ہے اور زیادہ
اصلاح کی محتاج نہیں جیسے سنا۔ ہلیلہ اور نسوت کہ سنا کو گل سرخ کے ساتھ کھانا نسوت اور ہلیلہ کو
روغن بادام میں چکنا کرنا کافی ہے اور اگر ضعیف ہے یعنی ملائم مسہل ہے تو اکثر اسکی تاثیر کیفیت اور
مادہ اور صورت تینوں سے ہوتی ہے لیکن سب ضعیف اور ناقص یہانتک کہ دوائے مسہل سے



بھی ضعیف یا اخلاط مین ملکر معدے اور اُسکے آس پاس کی رطوبات کو دفع کرتی ہے اس مین قوت نفوذ بہت نہین ہوتی لیکن قوت جالیہ سے خالی نہین ہوتی اس قسم کی دواؤنکے استعمال سے نہ آنت مین سوزش اور نہ بدن مین کسی طرح جلن ہوتی ہے اسواسطے یہ اکثر بچون اور حاملہ عورتونکے معالجے اور بواسیر مین مستعمل ہین انمین سے بعض بالکل محتاج اصلاح نہین ہوتین جیسے ترنجبین۔ شیرخشت۔ املی اور آلو بخارا اور بعض تھوڑی سی اصلاح کی محتاج ہوتی ہین جیسے املتاس کے مغز کو روغن بادام یا روغن گل سے چکنا کر کے دینا چاہیئے تاکہ سطح امعا مین چپک کر زخم نہ ڈالے اور پیچش پیدا نکرے اسکو دواے ملین کہتے ہین اور یہ ہلکا مسہل ہے۔ ملا سدید شارح قانون نے آلو بخارا کی شرح مین کہا ہے کہ دواے مسہل صورت نوعیہ اور کیفیت سے جو اُنکی معین ہوتی ہے دست لاتی ہے اور دواے ملین صورت نوعیہ کے فعل کی محتاج نہین ہے جیسے لعاب اسپغول اور آب آلو بخارا۔

ڈاکٹرون نے مسہلات کی اسطرح تعریف اور تقسیم کی ہے مسہل دوائین وہ ہین جو انتڑیون کی حرکت دافعہ کو زیادہ کرین اور اُنکے فضلے کو خارج کرین یہ دوائین آنتونکی گلٹیو پر تاثیر کر کے اُنکی رطوبت کو زیادہ پیدا کر کے خارج کرتی ہین جن دست آور دواؤن سے صرف فضلہ نکلتا ہے وہ ملینات کہلاتی ہین اور جن سے دست زیادہ آئین اور آنتون کی رطوبت زیادہ پیدا ہوگی وہ مسہلات کے نام سے مشہور ہین۔ ڈاکٹر ملینات کو لکزے ٹیوس اور مسہلات کو کتھارٹکس بولتے ہین۔

فائدہ جلیلہ بعض دوا مین قوت مسہلہ اور قابضہ دونون بھی ہوتی ہین ایسی دوا مرجع مفاصل مین نفع دیتی ہے اسلیئے کہ قوت مسہلہ مادے کو اول خارج کرتی ہے اور قوت قابضہ مجاری کو تنگ کر کے دوسرا مادہ اُدھر نہین آنے دیتی جیسے سورنجان اگر قوت مسہلہ ایسی دوا کی فعل اپنا کرچکے اور قوت قابضہ پہلے عمل کرے تو دست کم آئین یا بالکل نہ آئین اسلیئے بہتر یہ ہے کہ ایسی دوا کے ساتھ کوئی رہ دوا ملا دین جو صرف مسہل ہو اور بعض دوا مین قوت اسہال وادرار جمع ہوتی ہے اور یہ دونون عمل ایسے ہین کہ ایک دوسرے کے مخالف ہین مدر دوا آنتونکے فضلے مین خشکی پیدا کرتی ہے کیونکہ رطوبات کو پیشاب کے رستے کی طرف حرکت دیتی ہے اور یہ بات رطوبات کو آنتونکی طرف رجوع کرنے سے روکتی ہے جو فعل قوت مسہلہ کا ہے اسکے علاوہ جب آنتونکی طرف سے بھی رطوبات کھنچکر پیشاب کے مجاری کی طرف رجوع کرینگی تو فضلے مین آپ ہی خشکی پیدا ہوگی پس ایسی دوا سے ایک ہی فعل اچھی طرح صادر ہوتا ہے ریوند چینی مین قوت مادہ مسہلہ دونون بتاتے ہین بلکہ اسمین قوت قابضہ بھی ہے سمیات کی یونانی اطبا نے دو قسمین کی ہین گرم و سرد۔ گرم زہرون کا بدن مین یہ اثر ہے کہ رطوبات وارواح کو پگھلا دیتے اور فنا کر دیتے ہین اور سرد زہر بدن مین یہ اثر کرتے ہین کہ خون اور رطوبات اور ارواح لطیفہ کو جما دیتے ہین۔ ڈاکٹرون نے سمیات کی اس طرح تقسیم کی ہے (۱) اِری ٹِنیٹ یہ وہ زہر ہین جنکے کھانے سے انکی گذرگاہ مین سوزش و خراش پیدا ہو جاتی ہے اور عام علامتین انکی یہ ہین کہ حلق مین اور اُس سے نیچے جلن اور درد اور کھچاوٹ پیدا ہو اور فم معدہ پر درد شدید جو دبانے



زیادہ ہوتا ہے غایت درجے کی پیاس جی متلاتا ہے کا ہونا بعض اوقات خون کا قے مین آنا تمام شکم شل پکے پھوڑے
کے دکھنا دستون کا جاری ہونا بعض اوقات دستون مین خون کا آنا پیشاب کا شکل اور جلن سے اُترنا
ٹھنڈا پسینا آنا اگر زہر زیادہ تیز اور زیادہ مقدار مین ہے تو مریض جلد حالت غشی مین ٹھنڈا ہو کر ہلاک
ہو جاتا ہے یا سخت تیز بخار مین مبتلا ہوتا ہے یا سکتہ و مرگی کی سی کیفیت پیدا ہو کر مر جاتا ہے یا اگر اُسے
بچے تو مدت تک انفلامیشن یعنی التہاب و سوزش کے مختلف نتائج مین مبتلا رہکر آخر کار ہلاک ہوتا ہے
یا حلق و مری کو شروع ہی سے اسقدر ضرر پہونچتا ہے کہ کھانا پینا بند ہو جاتا ہے۔ ان زہرون سے حلق سے
لیکر آنتون تک التہاب و سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ جن چیزون سے زخم پڑ جاتے ہین اور معدے مین سوراخ
ہو جاتے ہین انکو [illegible] اریٹنٹ پائزن یعنی سخت سوزش و خراش ڈالنے والے زہر کہتے ہین۔
اریٹنٹ زہرون کی تین نوع ہین (الف) معدنی تیزاب اور الکلی اور اُسکے کاربونیٹ نمک
(ب) نباتی تیزاب اور نباتی مسہل ادویہ اور نباتی سڑی ہوئی چیزین اور حیوانی اشیا جن مین تیلنی مکھی
زیادہ تیز ہے (ج) غیر دھات مین مثلاً فاسفورس اور آیوڈین اور اُسکے نمک اور دھاتی زہرون
مین سنکھیا اور پارہ اور سرمہ اور سیسہ اور تانبا اور انکے مرکب (۲) نارکوٹک جنکے کھانے سے دماغ
اور حرام مغز کے افعال مین فتور ہوتا ہو تشنج اور بیہوشی لاحق ہوتی ہو اس تقسیم مین بعض ایسے زہر ہین جنکا بڑا اثر دماغ
پر ہوتا ہو مثلاً ہیڈروسیانک ایسڈ یہ تیزاب تلخ بادامون مین پایا جاتا ہے اور علامتین ایسے زہرون کی یہ ہین سر مین چکر آنا اور سر
دکھنا اور بصارت مین فرق ہونا اور کانون مین آواز اور غفلت اور عقل مین فتور اور آخرکار بیہوشی یہ زہر اکثر نباتی ہوتے ہین
(۳) نارکوٹیکو اکریڈ جنکو نارکوٹیکو اریٹنٹ بھی کہتے ہین اُنکے کھانے سے سموم مین دونون قسم
کی علامات پیدا ہو جاتی ہین اور وہ یہ ہین حلق مین گرمی اور خشکی اور پیاس اور معدے مین درد اور
دست اور قے و ہذیان۔ پتلیون کا پھیل جانا اور تشنج اور اعصاب حس یا حرکت کا مفلوج ہونا یہ اکثر
نباتی دوائین ہین جیسے کچلہ اور جوہر کچلہ اور بلاڈونا اور اجوائن خراسانی اور بچھناگ اور تمباکو
اور ڈیجیٹیلس وغیرہ۔

مرکب القوی اس سے متعارف اطبا کے نزدیک وہ دوا ہے جسکا جوہر کئی جزون سے مرکب ہو
ان مین سے ہر ایک جز کا مزاج علٰحدہ ہو صورت وحدانی اور ترکیب حاصل ہو جانے کے بعد ایسا پورا امتزاج
نہ پایا ہو کہ معدے مین جانے کے بعد وہ اجزا باہم متمائز نہو سکین اور ایک ہی تاثیر کرین بلکہ معدے مین
اُنکے اجزا جدا ہو کر ہر ایک جزو اپنی تاثیر ظاہر کرے اور ان اجزا کی وجہ سے جدا جدا اثر ظہور مین آئین
اور مادہ اجزا کی کثافت و لطافت اور ترکیب و امتزاج کے بموجب آثار ظاہر ہون پس جس جز کا
مادہ لطیف ہو اسکا اثر جلد ظہور مین آئے اور جسکا مادہ کثیف ہو اسکا اثر دیر مین ظاہر ہو اسی امتزاج کو قیاس کر لینا چاہیئے جیسے جدوار جو چینی
فادزہر حیوانی گل سرخ اور اکثر ادویہ فادزہریہ اور تمام ادویہ باہیہ مثلاً شقاقل بہمن بوزیدان حب الزلم زراوند سونٹھ اور زنجبیل
ایسی نباتی ادویہ مین رطوبت فضلیہ رطوبت اصلیہ پر غالب ہوتی ہے اسی واسطے کیڑے کھا جاتے ہین اور بگڑ جاتی ہین
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ جو دوا بالکیفیت اثر کرتی ہے اور جو بالخاصیت

موثر ہے اور جو مرکب القوی ہے اور جسکی تاثیر بالطبع ہے ان سب کا مرجع قریب قریب ہے بلکہ متحد ہے اسلیئے کہ انکا یہ فعل طبیعت کے اثر سے ہے اور اجسام میں طبیعت کا اثر نفس کی طرف سے مختلف طور پر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ پہلی قسم کا اثر ضعیف ہے اور دوسری قسم کا اثر اس سے قوی ہے اور تیسری قسم کا اس سے بھی زیادہ قوی ہے اور چوتھی قسم کا اثر سب سے زیادہ قوی ہے ۔

بعض دوائیں گلے میں لٹکانے سے یا ایک خاص طور پر یا خاص شرط مقرر کر کے استعمال میں لاتے سے مثلاً سر کے نیچے رکھنے یا گھر میں ڈالدینے یا گھر میں گاڑنے یا بچھانے یا جلانے یا اپنے پاس رکھنے سے اثر کرتی ہیں یا دوستی و دشمنی کے لیئے استعمال میں لائی جاتی ہیں تو انکی تاثیر نفس کی تاثیر سے ہوا کرتی ہے خاصکر ضعیف العقل لوگوں میں گو وہ اطبعی اور تاثیرات طبیعت کو اُسقدر ان تاثیروں میں دخل نہیں ۔

کسی دوا کے عضو خاص اور مرض خاص میں تاثیر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ دوا اُس عضو سے یا اُس مرض سے مخصوص ہوتی ہے ۔ دوا کے فعل تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) فعل کلی جیسے موٹا کرنا ۔ سردی پیدا کرنا ۔ تری یا خشکی پیدا کرنا سڑانا وغیرہ (۲) فعل جزئی جیسے بیماری کے خاص وقت اور خاص حالت میں نفع پہونچانا مثلاً امرض سرطان و اسہال و یرقان ۔ تاپ [illegible] یا سنگ گردہ و مثانہ میں کوئی دوا نافع ہو جائے (۳) فعل کلی کے مشابہ عمل کرے جیسے اسہال اور ادرار اور حیض [illegible] وغیرہ کے گو یہ فعل بھی جزئی ہیں لیکن چونکہ نفع انکا تمام بدن کو پہونچتا ہے اسیطرح نقصان بھی تمام بدن کو پہونچتا ہے اس سبب کلی کے مشابہ ہیں ۔

دواؤں سے کچھ اور فعل بھی صادر ہوتے ہیں چنانچہ [illegible] صاف کرنا ۔ جلا کرنا ۔ مواد کو قطع کرنا وغیرہ وغیرہ یہاں مشہور افعال انکے مع بعض طب کی اصطلاحوں کے ذکر کرتا ہوں ۔

اس جدول میں دواؤں کی اُن تاثیری صفتوں کے مشہور ناموں کا ذکر ہے جو اطباء کے [illegible] روزمرہ میں داخل ہیں

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیل مع فہرست ادویہ ۔
اکال	عضو کو کھا جانیوالی	تیزی اور قوت جلا و تحلیل کی وجہ سے اجزاء جوہر عضو کو فنا کر دیتی ہے (ادویہ) زنگار نزروت ۔ نمک ۔ اشنان ۔ سیندور ۔ جلی ہوئی سیپ ۔ توتیا ۔ جلا ہوا تانبا مردار سنگ ۔ نورہ ۔ صابون ۔
جاذب	کھینچنے والی	گرمی و لطافت کی وجہ سے خلط یا رطوبت کو ایسی جگہ کھینچ لاتی ہے جہاں سے مادے کا اخراج سہل ہوتا ہے (ادویہ) جند بیدستر ۔ نیواشہ ۔ غاریقون ۔ ثافسیا گندہ بیروزہ ۔ لہسن ۔ بعض دوا ایسی قوی جاذب ہوتی ہے کہ پیکان اور خار کو بدن کے اندر سے نکالتی ہے جیسے مینڈک اور کوڑی اور نیولے اور سرطان اور گوہ اور گھونگے کے گوشت ۔ بعض دوا صورت نوعیہ کی وجہ سے جذب کرتی ہے

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		جیسے مقناطیس لوہے کو۔ اور جو دوا اخلاط مضرہ کو جذب کرتی ہے وہ لطیف کو جذب کر سکتی ہے مگر جیسا کہ فعل صورت نوعیہ کی وجہ سے ہی ہیں یہ قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ مقناطیس لوہے کو تو جذب کرتا ہے مگر گھاس کے تنکے کو جذب نہیں کر سکتا بعض دوائیں دست اور قے لانے والی ایسی بھی ہیں کہ سودا اور بلغم کو جذب کرتی ہیں اور صفرا اور مائیت کو جذب نہیں کرتیں بعض جاذب دوا ایسی شدید النفوذ ہوتی ہے کہ وہ دور دور دراز مقامات سے مادے کو کھینچ لاتی ہے عرق النسا اور درد مفاصل میں ایسی دوائیں کارآمد ہوتی ہے۔
جالی	جلا کرنے والی اور پاک کرنیوالی	جلد یا سطح ظاہر عضو کے مسامات سے کثیف رطوبت کو چھیل کے صاف کر دیتی ہے (ادویہ) انزروت۔ شہد۔ شورہ۔ نمک۔ مصری۔ ہرتال۔ جو۔ زفت۔ بلسان کے بیج۔ بادام تلخ۔ بابچی۔ مولی کا پانی۔ بھنگرہ۔ ہلدی۔ گندھک۔ خربوزہ کا بیج۔ [illegible]۔ ارنی۔ چیتا۔ کلونجی۔ چاکسو۔ فرفیون۔ ایرسا۔ شیر خشت۔ رائی۔ نمک [illegible]۔ عاقرقرحا۔ کنگھی۔ بھلاواں۔ لہسن۔ مسور۔ ابہل۔ کبوتر کی بیٹ۔ کنیر۔ جلا ہوا سیسہ۔ [illegible]۔ آبنوس۔ صابون۔ سورنج تلخ۔
حابس	روکنے والی	اس میں بالقوۃ قبض ہوتا ہے جس کی وجہ سے مجاری کو بند کر دیتی ہے پس فضول نہیں نکلتے اور اس صورت میں نکلنے سے قاصر رطوبت خروج نہیں کر سکتی یا چیپ پیدا کر دیتی ہے اسلئے راستوں کے منہ بند ہو جاتے ہیں یا ایسی سخت سردی پیدا کرتی ہے کہ مادہ گاڑھا پڑ جاتا ہے اور جم جاتا ہے بعض دوا سے بوجہ تخدیر کے یہ فعل صادر ہوتا ہے بعض دوا مادہ دوسری طرف پھیر دیتی ہے اسلئے اپنے مجاری کی راہ سے خارج نہیں ہوتا۔ (ادویہ) بکری یا بھیڑ کی کلیجی۔ سری اور پائے۔ بیخ انجبار۔ کچنال۔ جو کے ستو۔ سماق۔ تخم باقلا۔ زیرہ۔ تخم ریحان۔ اسپغول کنوچہ۔ بارتنگ۔ حب الآس۔ دانہ الائچی۔ سونف۔ انیسون (تخم بریان) نشاستہ۔ لادن۔ گل ارمنی۔ زہر مہرہ۔ زرشک۔ کہربا۔ گولر کے پتے۔ امرود۔ چنار۔ بیربایہ۔ تلسی کے پتے
حالق حلاق	بال مونڈنے والی	بسبب تیزی کے بالوں کو کمزور کر کے اکھاڑنے یا گرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ (ادویہ) نورہ۔ ہرتال۔ چونہ۔ سفیدہ۔ راکھ۔ ایک قسم کی سعد ہے کہ جلانے کے بعد زعفران کا سا رنگ دیتی ہے اسکے لیپ سے فوراً بال جھڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔
حکاک محکک	کھجلی پیدا کرنے والی	تیزی و گرمی کی وجہ سے تیز اور کاٹنے والے خلطوں کو مسام کی طرف کھینچتی ہے اور بعض دوا خلط کو جلا دیتی ہے بعض کارواں جلد میں گھس کر کھجلی پیدا کرتا ہے (ادویہ) انگن کیکچ۔ مشکدانہ کے پتے۔ خیری کے پتے۔ بھنڈی کے پتے۔ کیکچ کی پھلی کا رواں۔ زمین قند۔ اروی کے پتے۔ کیلے کا رواں۔ ناگ پھنی کا رواں۔



نام	ترجمہ دوا و انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
خاتم	پورا کرنے والی	خشکی کی وجہ سے سطح زخم کو خشک کرکے کھرنڈ باندھ دیتی ہے تاکہ صدمون سے محفوظ رہے اور اسکے اندر جلد اصلی جم آئے (ادویہ) انزروت دھویا ہوا چونا۔ نیلا تھوتھا۔ ایلوا۔ جلی ہوئی سیپ۔ چھریلہ۔ گھیکوار شادنہ۔
دافع تشنج	تشنج دور کرنیوالی انگریزی میں اینٹی سپازموڈک کہتے ہیں	جو دوائیں بے قاعدہ اور غیر طبیعی فعل کو عضلات کے یعنی تشنج کو دفع کریں وہ دافع تشنج ہیں۔ عضلات میں اینٹھن یعنی تشنج ہونے کے بہت سے سبب ہیں اور جو دوا اس خاص سبب کو جسکی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے دفع کرے اسی کو دافع تشنج کہہ سکتے ہیں چنانچہ اس صورت میں مسکنات اور مخدرات اور مسہلات اور محرکات وغیرہ دافع تشنج ہیں تاہم چند دوائیں ایسی ہیں کہ انکا اثر صرف عضلات کے تشنج دفع کرنے کا ہوتا ہے خواہ وہ کسی باعث سے ہوا ہو (ادویہ) کاسے بھل۔ ہینگ اور ہینگ کا ٹنکچر اور اسکے دوسرے مرکبات۔ جند بیدستر اور جند بیدستر کا ٹنکچر رو اور رو کا تیل۔ سنبل اور سنبل کا ٹنکچر۔ ویلیریان اور ویلیریان کا ٹنکچر اور ایمونی ایٹڈ ٹنکچر آف ویلیریان اور ویلیریانیٹ آف زنک۔ اور ویلیریانیٹ آف سوڈیم۔ کوکرانیم۔ اکاس بیل۔ انزروت اذخر۔ اسطوخودوس۔ بارہ سنگھے کی چربی۔ پیپلا مول۔ دھتورے کے پتے۔
رادع	لوٹادینے والی مقابل جاذب کے	قوت قبض اور سردی وغیرہ کی وجہ سے عضو میں اتنی سردی پیدا کردے جسکی کثافت کی وجہ سے مسام تنگ ہو جائیں اور اسکی رطوبت کو جو مادہ کو جذب کرتی ہے دفع کردے اور جو مادہ اسکی طرف آتا ہے اسے جاذب کی وجہ سے وہ عضو اسکی طرف نہ جاسکے (ادویہ) کوہ۔ اسپغول۔ گلنار۔ سپاری۔ دھنیا۔ املتاس۔ اقاقیا۔ گل ارمنی۔ گلاب کے پھول۔ رسوت۔ صندلین۔ جھاؤ۔ بارتنگ۔ بیج پوست خشخاش۔ گیرو۔ نیل۔ نیم۔ برگد کا دودھ۔ بالک۔ خطمی۔ کاہو۔ تخم خشخاش چولائی۔ چولائی کے بیج۔ جفت بلوط۔ مرغی کے انڈے کی سفیدی۔ ریل۔ بہدانہ۔ زہر مہرہ دھتورہ۔ مٹی۔ افیون۔ سنگ بصری۔ گوکھرو۔ خبازی۔ دم الاخوین۔ زرشک۔ روغن زیتون۔ زردرو۔ روغن گل۔ سماق۔ شنجرف۔ اسی۔ ملتانی مٹی کلفہ اجوائن خراسانی
حاصر	نچوڑنے والی	شدت قبض اور کسیلے پن کے سبب سے عضو کو کھینچتی ہے جسکی وجہ سے پتلی رطوبت اسکے اندر سے نکلتی ہے اور جو اسکے منفذ باقی ہے جاری ہو جاتی ہے ایسی دوا میں قبض زیادہ ہوتا ہے اسی قبض کی وجہ سے رطوبات کو نکالتی ہے اور مسہل ہوتی ہے (ادویہ) املی کے بیج کا ضماد پھوڑے پر۔ ہڑ۔ آنولہ۔ ببول کی پھلی انار کے چھلکے۔ انار کی چھال۔ جامن کی گٹھلی۔ زیادہ مقدار میں بھی۔

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
غسال	دھونے والی	قوت جلائی کی وجہ سے اخلاط کو سطح عضو سے دھو دیتی ہے اسکا سیال ہونا لازم ہے (ادویہ) نیم گرم پانی آشجو۔ ماءالعسل۔
قاتل	مار ڈالنے والی	اپنی مخالفت وضدیت کی وجہ سے قوے وروح حیوانی ونفسانی وطبعی کو فنا کر کے ہلاک کرتی ہے (ادویہ) افیون۔ بچھناگ۔ سنکھیا۔ اسٹرکنیا یعنی کچلے کا جوہر۔ دہنۂ فرنگ۔ شیر کی مونچھ کے بال۔ سرمہ سیندور۔ اسیطرح چتنگ ڈیڑھ تولہ ارنڈ کے بیج پچاس عدد۔ جندبیدستر سیاہ ساڑھے تین ماشہ۔ جاگوڑہ ساڑھے تین ماشہ۔ بیٹ پچنا تین عدد کنکی نو ماشہ۔ کنیر نا کمداز پونے دو ماشہ۔ زعفران ساڑھے دس ماشہ۔ ہیرا کسیس سلاطے تین ماشہ سے زیادہ زنگار ساڑھے تین ماشہ سقمونیا پونے دو ماشہ سے زیادہ۔ شبرم ساڑھے چار ماشہ۔ بھنگری سات ماشہ۔ شنگرف سات ماشہ اشنان ساڑھے دس ماشہ شوکران سات ماشہ صابون چودہ ماشہ۔ جنگلی مینڈک۔ جوہی کی جڑ ساڑھے چار ماشہ۔ آک ساڑھے دس ماشہ۔ بچی ساڑھے تین ماشہ۔ دھنئے کے تازہ پتوں کا پانی ساڑھے سات تولہ لفاح سات ماشہ مازریون سات ماشہ مردار سنگ سات ماشہ نوسادر ساڑھے دس ماشہ گرگٹ کا گوشت ساڑھے تین ماشہ حسن یوسف ساڑھے تین ماشہ فربیون ساڑھے دس ماشہ۔
قاتلات دود	پیٹ کے کیڑے مارنے والی انگریزی میں ورمی سائڈز کہتے ہیں	ان دواؤں کی تاثیر کیڑوں پر زہر کی ہوتی ہے یہ دوائیں یا کیڑوں کو ہلاک کرتی ہیں یا انپر ایسا اثر کرتی ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے تکلیف پاکر دفع ہو جاتے ہیں انہیں سے بعض دوائیں ایسی ہیں جنکا اثر خاص کدو دانوں پر ہوتا ہے مثلاً کوسو کھٹے انار کے درخت کی جڑ کی چھال۔ میل فرن۔ تارپین۔ فرفہ۔ اور کیچوؤں کے نکالنے کے لیے سانٹونیکا اور اسکا جوہر سنٹونین اور روغن تارپین بہتر ہیں۔ اور یہ ذیل بھی کیڑوں کے لیے مؤثر ہیں باؤبڑنگ۔ کلونجی۔ پودینہ۔ زوفائے خشک آڑو کے درخت کے پتے مروا۔ ترمس۔ افتیمون۔ عنبر بید بھنے جدہ۔ اشق۔ بالون۔ شیح یعنی درمنہ۔ کمیلا۔ افسنتین۔ برف۔ ساگون۔ بوزیدان۔ بورہ ارمنی۔ ہینگ۔ اسبند۔ زراوند۔ سوکھا صعتر۔ پیشان۔ خرس۔ سعد۔ سقمونیا۔ بیر بہٹی۔ کلونجی۔ اخروٹ کی مینگ۔
قابضات	روکنے اور بند کرنے والی انگریزی میں اسٹرنجنٹس کہتے ہیں	عضو میں یہ کیفیت پیدا کر دے کہ جس سے اسکے اجزا سمٹنے لگیں اور مجاری تنگ ہو جائیں جسکی وجہ سے فضلہ خارج نہو سکے (ادویہ) پوست ترنج۔ مسکدانہ مرغ۔ جفت بلوط۔ پستے کا چھلکا۔ زرشک۔ حب الآس۔ باقلا۔ ترمس۔ بنسلوچن۔ دم الاخوین۔ گلنار۔ سماق۔ سورد۔ بارتنگ۔ اذخر۔ جامن کی گٹھلی۔ آم کی گٹھلی۔ مصطگی۔ چنا۔ چاول۔ مائین۔ نشاستہ گندم۔ بیر کی گٹھلی کی مینگ۔ مونگے کی جڑ۔

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		اخروٹ۔ جوز السرو۔ کندر۔ گل مختوم۔ اسپغول ریان۔ ورق طلا۔ ورق نقرہ۔ سفری کم مقدار میں۔ شکر قند۔ کہربا۔ تخم ریحان۔ مونگ۔ باجرا۔ شہتوت۔ آملہ۔ سنگھاڑا۔ جوار۔ مازو۔ افیم۔ بھنگ بیری۔ پوست خشخاش۔ تخم خشخاش۔ رتن جوت۔ لیمو۔ سرمہ۔ اقاقیا۔ اکلیل الملک۔ انیسون۔ ارہر۔ چاکسو۔ نیل۔ کنگنی کے چاول۔ زعفران۔ بہی۔ جو۔ ببول کا گوند۔ صندل۔ جھاؤ۔
فاشر	چھلکا اتارنیوالی	جلا زیادہ ہونے کی وجہ سے جلد کے اجزائے فاسدہ کی جلا کرتی ہے اور ہڈی کے سطح سے بھی اجزائے فاسدہ کو صاف کرتی ہے۔ چھیپ اور چھائیں کے دفع کرنے کے لئے جو دوائیں مستعمل ہیں وہ سب فاشر ہیں (ادویہ) قسط۔ زراوند۔ کچیلہ بھنے ہوئے جو۔ کالے تل۔ خشخاش۔ کلیجن۔ رام تیتری۔
کاوی	داغ دینے والی انگریزی میں اسکو راٹک کہتے ہیں	تیزی اور سوزش اور خشکی کی وجہ سے عضو میں داغ ڈالدے اور اسکو جلا دے ایسی چیز جس عضو پر لگائی جاتی ہے اسکو جلا کر اس جگہ کی کھال مردہ کر دیتی ہے کہ سخت ہو کر کھرنڈ کی طرح ہو جاتی ہے اور اسکی وجہ سے رطوبت اس مقام سے خارج ہونا بند ہو جاتی ہے اور اس جلے ہوئے جو ہر عضو کو کھرنڈ کہتے ہیں ایسی دوا کے استعمال کی ضرورت وہاں بھی پڑتی ہے جہاں کسی مقام کا خون نہ بند ہو سکے رگ کٹ گئی ہو اور زخم کا بھرنا مشکل ہو (ادویہ) قلقطار (زرد پھٹکری) تیزاب۔
کاسر ریاح	ریاح توڑنے والی	یعنی حرارت اور خشکی پیدا کرنے کی وجہ سے ریاح غلیظ کے قوام کو پتلا کر کے دفع کرے (ادویہ) تخم سداب۔ ادرک۔ سونٹھ۔ نمک سیاہ۔ سونف۔ پودینہ۔ اجواین۔ زیرہ۔ مصطگی۔ پیپل۔ زرنباد۔ کلونجی۔ کلیجن۔ موم۔ مویز منقے۔ عود ہندی۔ اگر۔ سیاہ مرچ۔ نمک سانبھر۔ سیندھا لون یعنی نمک دریائی۔ کھاری لون۔ سرسوں رائی۔ چترک یعنی چیتا۔ سہاگہ۔ نوشادر۔ دار چینی۔ بکاین کے بیج۔ کندر۔ غاریقون۔ سنبھالو۔ سرخس۔
لاذع	سوزش پیدا کرنے والی	گرمی و تیزی کی شدت اور نفوذ کی قوت کی وجہ سے عضو میں تفرق واتصال غیر محسوس پیدا کر کے سوزش و درد پیدا کر دے بعض دوائے ترش بھی لاذع ہوتی ہے (ادویہ) سرکہ۔ لیمو۔ کھاری لون۔ رائی۔ جامن کا تیزاب۔ ابہل۔ ہرتال۔
مانعات احلام ردیہ	پریشان خوابوں کی دفع کرنیوالی	(ادویہ) درونج۔ خرفہ۔ عاقرقرحا۔ سونا۔ بلور۔ زیتون کی لکڑی گلے میں لٹکانا۔ پھٹکری سرہانے رکھنا۔



نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مانعات نزف الدم ونفث الدم و اسہال الدم	خون بہنے اور خون منہ سے آنے اور خونی دستوں کو منع کرنیوالی	اپنی خشکی کی وجہ سے رگوں کے منہ میں سدہ پیدا کرکے اور اندرونی زخموں میں کھرنڈ لا کے خون کے جاری ہونے کو بند کرتی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ دوائیں خون کی ساخت اور صفت میں چند کیمیاوی تبدیلی پیدا کرتی ہیں اور اسکے منجمد ہونے کی صفت کو زیادہ کرتی ہیں اور غالباً رگ کو سکوڑتی ہیں اور کل اپنے جسم کی طرح ہیں اسکے دینے سے کم تراوش پاتی ہیں (ادویہ) دم الاخوین۔ مصطگی۔ کشنیز خشک۔ زرشک۔ مد سوخت۔ زیرہ۔ کافور۔ پودینہ۔ گیرو۔ جفت بلوط۔ شادنج۔ بارتنگ۔ بادآورد۔ کہربا۔ نشاستہ۔ خراسانی اجوائن۔ اندرا۔ بیلگری۔ گلنار۔ کندر۔ لحیۃ التیس۔ ربنت ربوند چینی۔ چھوٹی مائین۔ جنگلی تلسی۔ قنطوریون۔ مونگے کی جڑ۔ بارتنگ۔ بیٹھے کے بیج۔ کتھا۔ کاے بیل۔ سرو کے پتے۔ سرکہ۔ گندھک کا تیزاب۔ سماق۔ پھٹکری۔ نیلا تھوتھا۔ بن زواک ایسڈ۔ مازو۔ ٹانک یا گیلک ایسڈ کہ یہ بھی مازو کے تیزاب اور جوہر ہیں۔ اوک بارک۔ کارنو۔ لال دوا۔ رتانی روٹ۔ پانی ملا ہوا گندھک کا تیزاب۔ ڈائلیوٹ نائٹرو ہائیڈروکلورک ایسڈ۔ پرکلورائڈ آف آئرن۔ الم بارک۔ کاربونیٹ آف زنک۔ ایسی ٹیٹ آف زنک۔ سلفیٹ آف زنک۔ اوکسائڈ آف لیڈ۔ سفیدہ۔ ایسی ٹیٹ آف لیڈ۔ سب ایسی ٹیٹ آف لیڈ۔ تارپین کا تیل۔ اوکسائڈ آف زنک۔ کاربولک ایسڈ۔ کریوزوٹ۔ ٹانک ایسڈ۔ لیموں کا تیزاب۔ سولیوشن آف پرسلفیٹ آف آئرن۔ نیلا تھوتھا۔ بائی بوریٹ آف سوڈیم۔ چاک یعنی کھریا مٹی۔ مے سے کو۔ سولیوشن آف پرنائٹریٹ آف آئرن۔
دافع تولید کرم	انگریزی میں انکو پیرون ٹیوبز کہتے ہیں	اسکے استعمال سے تقویت حاصل ہوتی ہے اور کیڑے پیٹ میں پیدا نہیں ہونے پاتے (ادویہ) ہیرا کسیس۔ پرکلورائڈ آف آئرن۔ اور دوسرے مرکب فولاد۔ اور کواشیا۔ کچلہ۔ چرائتہ۔
مبرد	سرد کرنیوالی	یوطبی سردی کے جسم کو سردی پہنچتی ہو (ادویہ) کافور۔ افیم۔ کاہو۔ صندل۔ گڑہل کا پھول۔ نیلوفر۔ آلو بخارا۔ خرفہ۔ کدو۔ پالک۔ پیٹھا۔ تری۔ املی۔ ککڑی۔ کھیرا۔ ریوند۔ گدھی کا دودھ۔
مبدلات	بدلنے والی انگریزی میں آلٹرے ٹیو کہتے ہیں	ایسی دوائیں کہ دینے سے بتدریج اور بغیر ظاہر ہونے کسی خاص کیفیت کے ایسی تبدیلی جسم میں پیدا ہوتی ہے جس سے بیمار کی طبیعت حالت اصلی پر آجاتی ہے مدت تک اور کم خوراک میں دینے سے کوئی خاص بیمار عضو یا کل جسم ٹھیک ہو کر حالت تندرستی میں تبدیل ہو جاتا ہے لیکن استعمال کے وقت کوئی کیفیت خاص محرک یا مسہل وغیرہ کی محسوس نہیں ہوتی بیمار رفتہ رفتہ



نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		اچھا ہو جاتا ہو ایسی دوائیں اپنا اثر ایک مدت دراز میں کرتی ہیں اور صرف مزمن بیماریوں میں مستعمل کیجاتی ہیں اور مقدار میں قلیل کل ایسی دواؤں کا خاص اثر یہ دیکھا گیا ہو کہ وہ خون کو صاف کرتی ہیں اسمیں جو زہریلی چیز ملی ہو اسکو رطوبات طبعی کی راہ نکال دیتی ہیں (ادویہ) پارے کے مرکبات یعنی طوطیا۔ اور کروزیو سبلی میٹ اور گرین آیوڈائڈ آف مرکیوری اور ریڈ آیوڈائڈ آف مرکیوری اور آیوڈائڈ آف پٹاسیم اور آیوڈائڈ آف آئرن۔ اور آیوڈائڈ آف سلفر۔ اور آیوڈائڈ آف لائٹا وکلورین واٹر اور کلورینیٹڈ سوڈا اور کلوری نیٹ آف لائم اور کلوریٹ آف پٹاسیم۔
مبہی	قوت جماع پہونچانیوالی	بوجہ معتدل گرمی اور رطوبت فضلیہ کے پٹھوں اور اعضائے تناسل میں ریاح غلیظ اور مادہ منی کا پیدا کرکے قوت جماع دیتی ہے (ادویہ) سونٹھ۔ چھوارہ۔ تیتر۔ بٹیر۔ مرغ۔ بکری کا گوشت۔ بگلہ کا گوشت۔ بیضۂ نیم برشت۔ چڑیا کا گوشت۔ چڑیا کا بھیجا۔ بکری کا دودھ۔ گائے کا دودھ۔ گائے کا گھی۔ تخم شیر یعنی کھیرے۔ فندق۔ شقاقل۔ بوزیدان۔ ہالون۔ کونچ کے بیج۔ بابونہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موسلہ سیمبل۔ عاقرقرحا۔ مصطگی۔ گندنے کے بیج۔ خولنجان۔ دار فلفل۔ (پیپل) اشنہ یعنی چھڑیلہ۔ لوبیا۔ بید مشک۔ اسارون۔ [illegible] نیاز۔ (کھجور) آخرد۔ مشک گڑ۔ اندر جو۔ خبث الحدید۔ ریگ ماہی۔ ماہی روبیان۔ سقنقور۔ حنا۔ انجیر۔ بڑ کا دودھ۔ تخم کتان۔ سورنجان شیریں۔ زعفران۔ انگور۔ [illegible]۔ کریلا۔ کتیرا۔ بط کا گوشت۔ مغز تخم قرطم۔ سیدہ لکڑی۔ کنگھی۔ ترنجبین۔ گاجر۔ کاسنی۔ تل۔ شلجم۔ دارچینی۔ حب المحلب۔ بورہ ارمنی۔ ریٹھا۔ سرطان نہری۔ [illegible]۔ کنگل۔ چوب چینی۔ مغز بادام۔ اخروٹ کی مینگ۔ چلغوزے کی مینگ۔ باقلا۔ پنیر مایہ خشتر۔ بھنگ۔ پستہ۔ ثعلب مصری۔ [illegible]۔ تخم۔ گوکھرو۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری زرد۔ تودری سفید۔ کھوپا۔ پیاز کے بیج۔ مولی کے بیج۔ موتی۔ عنبر۔ سانڈا۔ ریشم۔
مجفف	خشک کرنیوالی	بوجہ اپنے خشک ہونے کے اعضا کی رطوبت کو خشک و تحلیل کر دیتی ہے (ادویہ) تخم پر سیاوشان۔ حب بلسان۔ جلی ہوئی سیپ۔ جلی ہوئی چھوارے کی گٹھلی۔ اشق۔ اکلیل الملک۔ انزروت۔ مردار سنگ۔ باقلا۔ بادیان شادنہ۔ بابڑنگ۔ کنیر۔ سنگ جراحت۔ ایلوا۔ دھویا ہوا چونہ۔ چند بید ستر۔ سفیدہ۔ نرگس۔ ابہل۔ رتن جوت۔ سرمہ۔ فسلوجن۔ توتیا۔ چھڑیلہ۔

Hakeem Shaukat Ali 

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مجمد	جمانے والی	اپنی برودت اور قبض کی وجہ سے سیال خلطوں کو جما دیتی ہیں (ادویہ) اجوائن خراسانی۔ تباشیر۔ کتیرا۔ کہربا۔ گوند
محرق	جلانے والی انگریزی کاسٹک کہتے ہین	بوجہ قوت نفوذ و قوت گرمی کے عضو کی رطوبت کو فنا کر کے عضو کو جلا دیتی ہے۔ یہ اشیا اعضا پر کیمیاوی اثر پیدا کرتی ہین اور مردہ عضو پر انکی یہ کیمیاوی تاثیر زندہ کی نسبت اور بھی زیادہ ہوتی ہے اور جا بجا زرد طرح کا ہوتا ہے۔ بعض اشیا ان مین سے ایسی ہین کہ انکی پانی کے عنصرون سے غایت درجے کے ملنے کی اور بعض کا بیولے مین دار بناوٹون سے ملکر کیبات جدید بنانے کی کشش کیمیاوی ہے۔ فائدے ان چیزون کے استعمال سے یہ متصور ہین۔ سانپ اور زہریلے جانورون اور آتشک کے زہر کو کالعدم کرنا۔ گوشت زائد اور غیر طبعی بناوٹون کو جو پیدا ہو جائین جلانا۔ اور تندرست جلد پر بھی لگاتے ہین مثلاً اشتو لگانے کے لیے [illegible] لگنے واسطے (ادویہ) فرفیون۔ ہڑتال۔ سجی۔ زنگار۔ انجرہ۔ چونہ۔ نورہ۔ [illegible] چینا۔ آک کے درخت کا دودھ۔ نیلا تھوتھا۔ ریڈ آکسائڈ آف مرکیوری۔ چاندی کا تیزاب جسے نائٹریٹ آف سلور اور کاسٹک بھی کہتے ہین کلورائڈ آف اینٹیمنی اور کلورائڈ آف زنک۔ سرکہ کے تیزاب کا گلاشیل۔ نمک کا تیزاب۔ شورے کا تیزاب۔ گندھک کا تیزاب۔ کاسٹک لائم۔ کاسٹک سوڈا۔ کاسٹک پوٹیس۔ کرومک ایسڈ سوڈیم۔
محرک	حرکت دینے والی انگریزی مین اسٹی میولینٹ کہتے ہین	ایسی دواؤن سے تاثیر تحریک کی خاص نظام شریانی پر ہوتی ہے اسی واسطے انکو واسکیولر اسٹی میولینٹ بھی کہتے ہین واسکیولر کے معنے نظام شریانی کے ہین انہین سے بعض دوائین ایسی ہین جنکی تاثیر تحریک کی قلب اور بڑی شرائین پر ہوتی ہے اور بعض کی چھوٹی شرائین اور ان عروق پر جنکو کیپیلریز کہتے ہین ایسی محرک دوائین جنکا اثر قلب اور بڑی شریان پر ہوتا ہے ان صورتون مین دیتے ہین جب دل کا فعل سست پڑ گیا ہو مثلاً ہیضہ اور اسی قسم کے مختلف امراض مین۔ انکو ڈفیوزی بل اسٹی میولینٹس بھی کہتے ہین یعنی جنکی تاثیر جلد پھیلنے والی ہے مگر وہ تاثیر جلد فرو بھی ہو جاتی ہے چنانچہ اثر قائم رکھنے کے لئے ایسی دوا جلد جلد دیتے ہین اور دوسری قسم کی دواؤن کا دینا اس حالت مین مناسب ہوتا ہے جب سوزش کہنہ کی وجہ سے کسی عضو مین خون کا دوران سست ہو گیا ہو یا ایسے مواد کے جذب کرنے کے لیے جو حاد سوزش کے زمانے مین تراوش پا گیا ہو۔ (ادویہ قسم اول) ایمونیا کا سولیوشن۔ کاربونیٹ آف ایمونیم۔ ایرومیٹک اسپرٹ آف ایمونیا۔ برانڈی۔ وائن۔ ایتھر۔ اسپرٹ آف ایتھر۔

۱؎ [illegible] ۱۲

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		روغن تارپین - خوشبودار سیماب مع روغنات - کافور - ہینگ - صاصفراس - فری رین رال - ویلی رین بجل - کلورافارم - خوشبودار چیزیں جو اکثر مصالحہ کے کام آتی ہیں (ادویہ قسم دوم) البسی ٹریٹ آف ایمونیم - سرین ٹیری - گال نیم - ایمونیاکم -
محلمات رویہ	برے خواب دکھانے والی	تجربہ کیا ہے خواب پریشان دکھلاتی ہیں (ادویہ) بہت شراب پینا کبھی پیاز کھانا - آلو کی ترکاری بیگن - باقلا - گندنا - لوبیا گوبھی - مسور -
محلل	جز جز فنا کر دینے والی	اپنی قوت حرارت کی وجہ سے لسدار غلیظ کو جو عضو میں چپک رہے ہیں بخارات بنا کر ایک ایک جز فنا کر دیتی ہے اسکی قوت ملطف سے زیادہ ہوتی ہے بعض مرخی بھی محلل ہوتی ہیں (ادویہ) زراوند دراز - زراوند گرد - مرزنجوش - جند بیدستر - اکلیل الملک چنبیلی کے پتے - نرگس - ترمس - بابونہ خطمی - پرسیاوشان - (ہنسراج) عنبر بید (جعدہ) اسارون - ثافسیا - بیج - پودینہ کوہی - کریلہ - اشق - بید انجیر - جاؤشیر - ارنڈ - نافت - زفت - جھاؤ - بعطم کا گوند - لادن - ماشا - باقلا - رائی - ہلدی - دارچینی - سرطان - (کیکردا) - بکوہ - کاسنی - سویا - غاریقون - اسپغول - انجیر - مونگ - بربجاسف - ریوندچینی - گل بنفشہ - بکری کی مینگنی - گوبر کا دودھ - جو - زیرہ - اذخر - سوت - سوسن - گندہ بہروزہ - آنبہ ہلدی - املیا - سنبھالو - پوست بیج گلا چین - سورج مکھی - بکائن - روغن بلسان - کھان بید - بالون - درونج بھمن - بنولے کی گری - چوب چینی - سرو کے پتے - چاکسو - السی - بیتھی - اقاقیا - بابونہ عشبہ - لک مغسول - افسنتین - بہیڑا - زعفران - اہل - گیہوں -
محمر	سرخ کرنیوالی اور اکثر اس سے خراش سرخ کرنیوالی مراد ہوتی ہے انگریزی میں روبی فیشنس کہتے ہیں	وہ دوا ہے جو باہر لگائی جاوے اور جسکا فعل خاص ایک مقام پر ہو اور جذب ہو کر جسم کے اندر کوئی کیفیت پیدا نکرے بلکہ صرف جلد کو سرخ کر دے یہ دوا جس عضو پر لگائی جاتی ہے اُس میں اتنی گرمی پیدا کر دیتی ہے کہ وہاں خون جمع ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ مقام سرخ ہو جاتا ہے ایسی دوا تمام اخلاط کو ظاہر جلد کی طرف کھینچ لیتی ہے مگر خون کو زیادہ کھینچتی ہے کیونکہ وہ بدن میں زیادہ ہے اسی لئے وہ مقام سرخ ہو جاتا ہے - گرمی پیدا کرنا ایسی دوا کیلئے ضرور ہے جو محمر دوا گرم زیادہ ہوتی ہے وہ داغ کی سی کیفیت پیدا کر دیتی ہے ڈاکٹر ایسی دوا کو زیادہ تر اسلئے استعمال کرتے ہیں کہ اندرونی سوزش باہر کو منتقل ہو جاوے (ادویہ) رائی - پودینہ - انجیر - گل لالہ - نارنگی کے چھلکے - چھوٹی بلا یا بچھو اذخر - دارچینی - بورہ ارمنی - ایمونیا کا ہلکا سولیوشن - کیونڈ لینمنٹ آف کمفر - روغن تارپین - سرخ مرچ - نائٹرک آف مرکیوری - آیوڈائڈ آف پوٹاشیم - پلاسٹر بیج پلاسٹر یا سپینی ٹاپس

Hakeem Shaukat Ali

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مخرجات بلغم	بلغم نکالنے والی انگریزی میں اکس پکٹورینٹس کہتے ہیں	وہ دوائیں ہیں جنکی تاثیر پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی بلغمی جھلی پر ہوتی ہے جنکے سبب سے بلغمی رطوبت زیادہ تراوش پاکر بآسانی خارج ہی نہیں ہوتی بلکہ اس میں کچھ تبدیلی بھی ظہور میں آتی ہے ان دواؤں کی دو بڑی قسمیں ہیں (۱) جو سیدھی بلغمی جھلی پر جاکر اپنا اثر پیدا کرتی ہے مثلاً مختلف دواؤں کے انجرات کا سونگھنا اور معدہ کی راہ سے پہنچا دینا (۲) جو معدہ کی راہ سے خون میں جذب ہوکر پھر جھلی مذکورہ بالا پر اپنا اثر کرتی ہیں ان دواؤں کی تاثیر کے بموجب اگلی پھر دو قسمیں کی گئی ہیں (الف) جن سے بلغم ہی دفع نہیں ہوتا بلکہ نظام قصبہ ریائی پر تحریک کی تاثیر بھی ہوتی ہے (ب) جن سے بخلاف پہلی دواؤں کے تاثیر دافع از تحریک کی ہوتی ہے۔ اس پہلے کے بموجب دافع بلغم دواؤں کی چار قسمیں ہیں جنکی مثالیں یہ ہیں۔ (۱) پانی کے انجرات۔ (۲) انجرات کلورائن۔ انجرات آیوڈائن۔ انجرات امونیا۔ انجرات کریازوٹ انجرات کاربالک ایسڈ۔ کاربونیٹ آف امونیم۔ اشق۔ مُر۔ بالسم آف پیرو۔ بالسم آف ٹولو لوبان۔ [illegible] لوبان۔ اسٹوراکس کہ بلسان کی قسم سے ایک رطوبت ہے۔ (۳) لوبیلیا۔ ٹارٹر [illegible] اینٹی منی۔ اوکسائڈ آف اینٹی منی۔ اپیکاکیوانا [illegible] (۴) امونیا سنیگا۔ [illegible]۔ گندہ بیروزہ۔ ہینگ۔ روغن بلسان۔ تارکول۔
مخرجات جنین ومشیمہ	بچہ اور آنول نکالنے والی	وہ دوائیں جو بچہ جلد اور آسانی کے ساتھ پیدا کرتی ہیں (ادویہ) ایلوا۔ زراوند۔ السی۔ تج۔ کالی مرچ۔ بوزیدان [illegible] اشنان۔ [illegible]۔ زیرہ سیاہ۔ مہندی کے پتے اور بیج۔ بانس کے پتے۔ املتاس کی پھلی کے چھلکے۔ جندبیدستر۔ سلیخہ۔ روغن بلسان۔ مُر۔ خیری۔ صابون۔ فطراسالیون کرم کلا [illegible] مخرج جنین ہے۔ قردمانا ارنڈ خربوزے کا دودھ۔ چوک۔
مخدر	بے حس کرنے والی	وہ دوا جو اپنی سردی و خشکی کی وجہ سے اخلاط کو جما دیتی ہے۔ مسامات بند کر دیتی ہے جسکی وجہ سے عضو میں روح نفسانی نہیں پہنچ سکتی یا خود روح نفسانی کو تھوڑا سا بے حس کر دیتی ہے جس سے وہ حرکت نہیں کر سکتی یا اُسکو تھوڑا سا کثیف کر دیتی ہے اسلئے اسکی حرکت اور قوت حسی کم ہو جاتی ہے اور کبھی ایسی دوا کیفیت کی وجہ سے نہیں بلکہ صورت نوعیہ یا سمیت کی وجہ سے ایسی تاثیر کرتی ہے اور کبھی کسی اور خاصیت سے تخدیر کا فعل اس سے صادر ہوتا ہے چنانچہ طرخون اور برگ عناب حاسہ ذوق کو سن کر دیتے ہیں (ادویہ) جلد سوختہ۔ [illegible] افیم۔ شاہترہ کی جڑ۔ تمباکو۔ شوکران۔ دھتورہ۔ اجوائن خراسانی۔ لفاح۔ یبروج الصنم۔ کاکنج۔ بھنگ۔ طرخون۔ برگ عناب۔ کوکا۔



نام	ترجمہ لیسو وہا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مخشن	کھردرا کرنیوالی	قوت قبض دخشکی بانیز سی ولطافت یا جلا کی وجہ سے سطح ظاہری جلد مین تشنیب و فراز پیدا کردیتی ہے اور یہ فعل اُس سے یا بسبب زیادتی قبض کے جس کے ساتھ کثافت جوہر بھی ہوتی ہے صادر ہوتا ہے یا بکثرت حرافت کی وجہ سے جسکے ساتھ جوہر مین لطافت بھی ہوتی ہے (ادویہ) رائی۔ اکلیل الملک۔ آذلہ۔ جامن کی گٹھلی املی کے بیج۔ بھلانوان۔ آم کی گٹھلی نقل سطح مخشن پینہ ملتی ہو اور سپاری مخشن ہیتی ہے
مدرات بول	پیشاب جاری کرنے والی۔ انگریزی مین ڈیوریٹکس کہتے ہین	یہ دوائین جریول کا ادرار زیادہ کرتی ہین انکا اثر کئی طرح پر ہوتا ہے اول یہ کہ بعض دوائین ایسی ہین کہ خون مین جذب ہوکر بلا کسی قسم کی تبدیلی کے گردون کو پہنچتی ہین جیسے کہ جونی پر کا روغن اور تارپین دوسری وہ ہین کہ راہ مین جلکے جزو متفرق ہوکر انکی ایک شے بازیادہ گردون کو پہونچکر اُنکے فعل کو تحریک دیتی ہین مثلا [illegible] تیسری ایسی چیزین ہین کہ جنکا اثر تحریک اول معدہ اور آنتون پر ہوتا ہے اور منتقل ہوکر گردون پر بھی وہ اپنا اثر کرتی ہین مثلا شیرہ ریوند اور چلایا اور [illegible] ان کو ان ڈائریکٹ ڈاے ریٹکس بھی کہتے ہین (ادویہ) ایسی ٹیٹ آف پٹاسیم۔ [illegible] ایسڈ ٹارٹریٹ آف پٹاسیم ایسی ٹیٹ آف سوڈیم۔ بائی کاربونیٹ آف سوڈیم۔ اسپرٹ آف نائٹر [illegible] جسے ذرایح بھی کہتے ہین۔ ٹیوبی تیلس۔ پیاز دشتی جسکا ایک نام کوئی کانڈا بھی ہے۔ [illegible] بکولیوز۔ پیرا ارو ٹ۔ بردم ٹالیس۔ بالسم کنیڈا۔ جونی پر۔ روغن [illegible] گرجن کا تیل۔ کباب چینی۔ گوکھرو۔ کھیرے اور ککڑی کے بیج۔ گل نیلوفر۔ کاسنی کے بدن کا پانی۔ خرفے کے بیج۔ چرچٹے کے بیج۔ کدوے دراز کا پانی۔ کھیرے کا پانی۔ تربوز کا پانی۔ کاسنی کے بیج۔ آش جو۔ خبازی۔ گاجر کے بیج۔ پرسیاوشان (ہنسراج)۔ بالچھڑ۔ املتاس۔ سونف۔ سنڈی۔ قسط شیرین۔ زعفران۔ تج۔ افیون۔ زوفائے خشک۔ سداب۔ اسارون۔ زرنباد۔ پیاز۔ اگر۔ اجمود۔ کرفس۔ کلونجی۔ پودینہ۔ بیگن۔ اجوائن۔ چوب چینی۔ ریوند چینی۔ آبنوس۔ بابونہ۔ امرود۔ عاقرقرحا۔ سونف کی جڑ
مدرات حیض	حیض جاری کرنے والی۔ ایمینیا گاگس انگریزی مین کہتے ہین	بوجہ لطافت وتیزی وگرمی کے خون بستہ اور غیر معتدل کو معتدل کرکے اور پگھلا کے براہ قبل نکالتی ہے اور گرانی کو دفع کرتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ مدر حیض دو طرح کی دوائین ہین ایک وہ جنکو ڈائرکٹ کہتے ہین انکی تاثیر سیدھی رحم پر ہوتی ہے اور دوسری وہ جو ریموٹ کے نام سے مشہور ہین اور انکو ان ڈائرکٹ بھی کہتے ہین یعنی اول انکی تاثیر آنتون پر مسہل کی ہوتی ہے اور وہان سے منتقل ہوکر انکا اثر رحم پر بھی حیض کے ادرار کا ہوتا ہے

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		(ادویہ) اگر ۔ سے وان ۔ عود ۔ عنبر ۔ زعفران ۔ ہینگ ۔ فولاد کے نمک ۔ ایلوا ۔ کرو سنتہ ۔ دبجی طلیس ۔ تخم کرفس ۔ مُر ۔ ساگہ ۔ پرسیاوشان ۔ کباب چینی ۔ تیج ۔ بابرنگ ۔ کلونجی ۔ سونف ۔ سرطان (کیکڑا) زرنباد ۔ قسط شیریں ۔ اسبند ۔ جنگلی لسی ۔ کھمان بید ۔ عود ۔ سنڈھی ۔ بادآورد ۔ بابونہ ۔ زوفا سے خشک ۔ چیونٹی کا زلال ۔ سداب ۔ پیاز ۔ اناس کے چھلکے ۔ ناگرموتھا ۔ آم ۔ اجمود ۔ چھڑ چھڑیلہ ۔ اہل مرزنجوش ۔ اجوائن ۔ نرمس ۔ جنت الخضرا ۔ عود صلیب ۔ فراسیون ۔ عاقر قرحا ۔ سونف کی جڑ ۔
مدرات منی	منی جاری کرنے والی	منی کو پتلا کرکے اور منی کا راستہ کھول کے گرمی کے سبب جاری کرتی ہے (ادویہ) اجمود ۔ اکاس بیل ۔ سونف ۔ درمنہ ترکی ۔
مدرات لبن	دودھ جاری کرنے والی	رطوبت فضلیہ کی وجہ سے دودھ زیادہ پیدا کرتی ہے (ادویہ) شادر ۔ موصلی سیاہ ۔ موصلی سفید ۔ تودری زرد ۔ تودری سرخ ۔ تودری سفید ۔ سفید تل ۔ ببول کا گوند ۔ بابونہ ۔ زیرہ سفید ۔ سونف ۔ عاقر قرحا ۔
مدمل	زخم بھر لانے والی	زخموں کی رطوبت کو خشک کرکے صحیح گوشت بھر لاتی ہے اور کثیف کرتی ہے (ادویہ) سنگ جراحت ۔ سیسہ ۔ سرمہ ۔ شکاعی ۔ گوند کتیرا ۔ ایلوا ۔ دم الاخوین ۔ گلنار ۔ اسفنج ۔ انزروت ۔ سفیدہ کاشغری ۔ موم سفید ۔ زراوند ۔ گائے کا گھی دھویا ہوا ۔ سیاہ زیرہ ۔ رال ۔ ملتانی مٹی ۔ [illegible] بھنگ کے پتوں کا پانی ۔ پٹھانی لودھ ۔
مرخی	عضو کو سست کرنے والی	اپنی قوت حرارت و رطوبت کی وجہ سے اعضا اور ان کے مسام کو نرم کرتی ہے اس وجہ سے مسام فراخ ہو کر فضول کا اخراج ہو جاتا ہے (ادویہ) السی ۔ کرم کلے کے پتے ۔ روغن گل ۔ سویا ۔ خطمی ۔ یاد رکھو کہ خربوزہ مرخی احشاء ہے اور رب بہی اور جو مرخی معدہ ہیں ۔
مرطب	اعضا کو تر کرنے والی	اپنی رطوبت کی وجہ سے اعضا کو تری پہونچاتی ہے (ادویہ) کدو کے دانے ۔ خربوزہ ۔ تربوز ۔ اسپغول ۔ گائے کا دودھ ۔ بکری کا دودھ ۔ کھیرا ۔ ککڑی ۔ ترئی ۔ تخم خیارین ۔ گدھی کا دودھ ۔ بہیدانہ ۔ بھنڈی ۔
مرقق	پتلا کرنے والی	قوت نافذہ اور حرارت و رطوبت کے سبب سے اخلاط کو نرم اور پتلا کرتی ہے (ادویہ) شہد ۔ سرکہ ۔ کھانڈ ۔ پودینے کا عرق ۔ صعتر ۔
مزلق	پھسلن پیدا کرنے والی	اس دوا میں قوت تلیین اور پھسلن پیدا کرنے والی رطوبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عضو باطنی کے سطح اندرونی کو نرم اور ملین کرکے مادہ غلطی کو دفع کرتی ہے (ادویہ) آلو بخارا ۔ لعاب ریشہ خطمی ۔ لعاب اسپغول ۔ لعاب بہیدانہ ۔ لعاب برگ گاؤزبان ۔ لعاب السی ۔ لعاب سپستان ۔ تخم ریحان ۔

نام	ترجمہ یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مزیل کرم وسم وبائی وہوائے وبائی	انگریزی میں اس کا اصطلاحی نام ڈس انفکٹینٹس ہے	ہوتے اس زہر اور کرمی پیدائش کو جن سے وبائی مرض پیدا ہوتا ہے دفع اور منعدم کرتے ہیں ڈس انفکٹینٹ یعنی مزیل کرم اور سم وبائی کہتے ہیں اور ایسی دوائیں عفونت کو بھی دفع کرتی ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں نباتی اور حیوانی اشیاء گلنے سے سڑنے نہیں پاتیں یعنی انکے اجزا متفرق نہیں ہوتے (ادویہ) سنکھیا۔ شراب آیوڈائن۔ برومائن۔ سہاگہ کا تیزاب۔ پرکلورائڈ آف آئرن۔ پرمنگنیٹ آف پٹاسیم۔ پروٹوسلفیٹ آف آئرن۔ تھائی مول۔ چارکول۔ سلفیٹ آف سوڈیم سلفوکاربولیٹ آف سوڈیم۔ سلفوکاربولیٹ آف زنک۔ سلفورس ایسڈ۔ نیلا تھوتھا۔ کریازوٹ کروزیو سبلی میٹ۔ کلورائن۔ کلورائڈ آف زنک۔ کلورائڈ آف سوڈیم۔ کلوری نیٹیڈ سوڈا۔ کلوری نیٹیڈ لائم۔ گل مختوم۔ عنبر کی دھونی۔ سنبھالو۔ کافور۔ پیاز۔ درونج عقربی۔ تنباکو۔ ریحان
مزیل سرفہ	کھانسی کو دفع کرنے والی	اصل السوس۔ رب السوس۔ برگ گاؤزبان۔ مویز منقے۔ مصری۔ تمر شبغال۔ بنفشہ۔ حب بلسان۔ اسپغول۔ تخم خشخاش سفید۔ تخم خرفہ۔ بہی تخم خطمی۔ شہد (بلغمی کھانسی کے لیے اور بعض کے نزدیک کھانسی کو بڑھاتا ہے) تخم خبازی سیب۔ اسطوخودوس۔ [illegible]۔ لادن۔ نیلوفر۔ مولی۔ انار شیریں۔ گوند۔ گاجر۔ بالچھڑ۔ مرغ کا گوشت۔ پتلی مونگ۔ لک مغسول۔ خاکسی۔ سپستان۔ سلاب دارچینی۔ عناب۔ درونہ ترکی۔ [illegible] کا شوربا۔ میعہ سائلہ۔ نشاستہ۔ ورق نقرہ کاسے تیل۔ کتا۔ بچھو بوٹی۔ جو۔ باقلا۔ کدو۔ خرفہ۔ دھنئے کے پتے۔ کاہو۔ کلونجی۔ صعتر۔ ریوند۔ پہاڑانگا۔ بادآورد۔ بابونہ۔ بادام۔ بسفائج۔ تل۔ بطخ کے انڈے۔ چولائی۔ اجوائن خراسانی۔ خرنوب۔ ریٹھا۔ زردی بیضہ مرغ۔ پستہ۔ نسوت۔ ہالون۔ تودری۔ زراوند مدحرج۔ طبیبی۔ زوفائے یابس۔ سبوس گندم۔ کاکڑاسنگی۔ سکنجبین۔ سلیخہ۔ آلوچہ۔ شلجم۔ شیرخشت۔ بکری اور بھیڑ کا دودھ۔ ببول کا گوند۔ تخم صنوبر۔ چوبی کا روغن۔ عاقرقرحا۔ انجیر۔ تمباکو۔ (سرفہ رطوبی کے لیے) بطم کا گوند۔ زعفران۔ عود۔ بتاسہ۔ غاریقون۔ فراسیون فندق۔ قرنفل۔ کنگی۔ جراثہ۔ اروی۔ قہوہ۔ السی۔ کتیرا۔ کدو۔ مغز تخم کدو۔ کرنب مٹر۔ کندر۔ اخروٹ کی مینگ۔ مر۔ مرو۔ بہمن۔ گوگل۔ سوسیائی۔ کیلا۔ نیل۔ بہیدانہ۔ مرو۔ شلجم۔ گلو۔ ست گلو۔ برگ تنبول یعنی پان۔
مسدد	سدا پیدا کرنے والی	اپنی کثافت اور ارضیت اور غلظت اور خشکی کی وجہ سے مجاری میں بند ہو کر سدہ کا مادہ بنجاتی ہے یا اپنے چیپ کی وجہ سے مجاری ومنافذ میں بند ہو جاتی ہے (ادویہ) خشخاش سفید۔ تخم جامن کی گری۔ کوٹا ہوا اسپغول

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		وزنبیل کی گٹھلی۔ بہی کا گودا۔ سورنجان تلخ۔ صندل۔ املی کے بیج۔ سفیدہ وغیرہ
مسکر	نشہ لانیوالی	یہ وہ ادویہ ہیں جو بواسطہ بخارات ارواح دماغیہ نفسانیہ کی طرف چڑھاتی ہے جو اُس سے انکو اسکو نظام طبعی سے پھیر دیتے ہیں اسلئے اُس سے اپنے افعال صادر نہیں ہوسکتے (ادویہ) شراب۔ بھنگ۔ جائفل۔ قہوہ۔ کدو کی بو بھی کسی قدر مسکر ہے۔
مسکن	تسکین دینے والی انگریزی میں سڈیٹیو کہتے ہیں	تسکین کی تاثیر نظام اعصابی اور شریانی پر ہوتی ہے یعنی انکے فعل کو جو مرض کے باعث سے بڑھ گیا ہو گھٹا کر تسکین اور آسایش بخشتی ہے یہ بھی واضح رہے کہ نارکوٹک یعنی غفلت آور اور منوم ادویہ سڈیٹیو یعنی مسکن بھی ہیں مگر فرق یہ ہے کہ مسکنات ادویہ میں غفلت آور دواؤں کی طرح اول میں تاثیر تحریک کی نہیں ہوتی اور نہ یہ منشی ہیں غرض کہ نارکوٹک یعنی غفلت آور اور منوم دوا مسکن بھی ہے اور مسکن دوا غفلت آور نہیں (ادویہ) شوکران۔ ڈائی لیوٹڈ ہیڈروسیانک ایسڈ۔ چیری لارل واٹر۔ تخم بادام۔ تمباکو۔ بھنگ۔ کریازوٹ۔ کلوروفارم۔ گرین ٹی بو۔ افیون۔ حب الکاکنج۔ ڈیجی ٹیلس۔ لوبیا۔ اجواین خراسانی۔ ایکانیٹا۔ شوگر آف لیڈ۔ کیلول [illegible] بلاڈونا۔ مرغی کے انڈے کی سفیدی۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ ببول کا گوند
مسکنات قے	قے کو روکنے والی	(ادویہ) نعنع۔ پودینہ۔ سمندر جھاگ۔ لیمو کا رس۔ جائے پھل۔ چوکا۔ تبسلو جین۔ الائچی سفید و سرخ۔ دھنیے کے بیج۔ زہر مہرہ۔ شاہترہ۔ زرشک۔ زرباد و نیم۔ سماق۔ جو کے ستو۔ کھٹا سیب۔ سونف۔ اجواین۔ لال ساگ فرنگ۔ انگور۔ لونگ۔ سبجی۔ پوست زرد ترنج۔ (دہجورا)
مسکنات غثیان	متلی کو روکنے والی	(ادویہ) پودینہ۔ نعنع۔ ہلیلہ۔ سمندر جھاگ۔ سونف۔ چاول۔ بلوط۔ ترنجبین۔ املی۔ جائے پھل۔ سنگ بصری۔ رب انگور خام۔ چوکا۔ الائچی سفید و سرخ۔ کلونجی۔ شاہترہ۔ صعتر۔ زرشک۔ ریباس۔ سماق۔ بالچھڑ۔ سویا۔ اگر۔ لونگ۔ شاہدانہ۔ اجمود۔ کندر۔ لادن۔ اجواین بھونے ہوئے اوپر کا زرد چھلکا جلیلی۔
مسبت	خوب نیند لانے والی	اعضائے جسمانی کو بے حس کرتی ہے نیند لاتی ہے (ادویہ) سلارس۔ زعفران۔ سویا۔ کاہو۔ سیب۔ تلسی۔ گل لالہ۔ افیم۔ حب الکاکنج۔
مسمن	بدن کو فربہ کرنے والی	(ادویہ) بہمن سرخ و سفید۔ پستہ۔ انگور۔ پنیر مایہ شتر۔ نودری۔ شہتوت۔ چرونجی یا سپند منڈھا۔ (چھاچھ) زنجبور۔ تیزپات۔ توپ کلان۔ چاول۔ آم۔ مکھن۔ دودھ۔ کیلا۔ کھانڈ۔ مٹر۔ انجیر۔ بادام۔
مشہر	غلبہ نیند دفع کرنے والی	(ادویہ) چائے۔ سرکہ۔ رائی۔ کالی مرچ۔ مشک سونگھنا۔ نمک یا برنج فیقرا۔ کافور سونگھنا۔ لونگ۔ پودینہ۔ ریشم۔ فاختہ کی بیٹ سر پر باندھنا۔ قہوہ۔



نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مسقط جنین	حاملہ عورت کے پیٹ سے بچہ گرانیوالی	(ادویہ) سورج مکھی۔ چیتا۔ انزروت۔ اندراین کا پھل۔ کلونجی۔ گندہ بہروزہ۔ بوزیدان۔ ہینگ۔ تخم حنا۔ سداب۔ آڑو کا پھول۔ سرخس۔ سندروس۔ پھٹکری۔
مسہلات صفرا	صفرا کو دستوں کی راہ سے نکالنے والی انگریزی میں ایسی ادویہ کو [illegible]	یہ مسہل دوائیں ایسی ہیں جن سے صفرا زیادہ پیدا ہو کر اور جمع ہو کر وہ آنتوں کی راہ سے نکلتا ہے (ادویہ) زرد ہڑ۔ سنا۔ کابلی ہڑ۔ مازریون۔ شاہ پسند۔ نسوت۔ ککی سیاہ۔ ہیڈرار جرائی۔ سب کلورائڈم۔ ہیڈرار جرائی کم کریٹا۔ پڈوفیلم رائے زوم۔ سالٹ۔ غاریقون۔ سقمونیا۔ عصارہ ریوند۔ کالا دانہ سقمونیا کے ساتھ۔
مسہلات بلغم	دستوں کی راہ بلغم کو نکالنے والی	(ادویہ) اندرائن کے پھل کے پردے۔ غاریقون۔ تربد۔ ایارج فیقرا۔ افتیمون۔ قنطوریون۔ کریلا۔ [illegible]۔ کالا دانہ۔ شبرم۔ شاہ پسند۔ نمک لاہوری۔ ککی [illegible]۔ کالا دانہ۔ گوگل۔ جمالگوٹہ۔ سورنجان شیریں۔ ریوند چینی۔ بورہ ارمنی۔ سقمونیا (نسوت کے ساتھ) سالٹ۔ سنا۔ عصارہ ریوند
مسہلات سودا	سودا کو دستوں کی راہ نکالنے والی	شاہ پسند۔ لاجورد۔ [illegible]۔ سنا۔ غاریقون۔ عصارہ ریوند۔ ککی۔ جمالگوٹہ۔ اندراین کے پھل کے پردے۔ نسوت۔ نمک لاہوری۔ پوست درخت گلا چین۔ سقمونیا لاجورد کے ساتھ۔ شہتوت کی جڑ اور انتر جعال یعنی کا بیجا کالا دانہ ہڑ کے ساتھ۔ سالٹ۔
مسہلات ولادت	جلد وضع حمل کرا دینے والی	شدید قبض کی وجہ سے یا دستاور ہونے کے سبب سے بچہ کو جلد پیدا کرتی ہے (ادویہ) گوگل۔ کتھا۔ اندراین کا پھل۔ نیلوفر کی جڑ۔ میتھی کے بیج۔ بارتنگ کا عصارہ۔ تخم خشخاش سیاہ سے تر کیا ہوا اسفنج رکھنا۔ دارچینی کھلانا۔ مونگا دہنی ران میں باندھنا۔ سداب کا گوند فرج میں رکھنا۔
مثبت	ٹھہرانے والی	اپنی چکنائی یا چیپ کی وجہ سے دوسرے اجسام کے ساتھ ملکر انکو اس محل میں بند کر دیتی ہے جہاں انکا مدت تک رہنا ضرور ہے تاکہ یہ وہاں ٹھہر کر اپنا پورا اثر ظاہر کرلیں چنانچہ گوند پتھر توڑنے والی ادویہ کے ساتھ یہی فعل کرتے ہیں
مشتہی	بھوک پیدا کرنے والی	وہ دوا ہے جسکے استعمال سے بھوک لگتی ہے اور کھانے کی خواہش معلوم ہوتی ہے (ادویہ) لیموں کا رس۔ ترنج کا چھلکا۔ سکنجبین سفرجلی۔ سرکہ۔ زرشک۔ پوست لیموں۔ آڑو۔ کالی مرچ۔ نمک سانبھر۔ مصطگی۔ گلقند۔ سرد پانی۔ چھوٹی الائچی۔ اونٹنی کا دودھ۔ شلجم۔ پودینہ۔ اجوائن۔ زیرہ۔ سونٹھ۔
مصدع	درد سر پیدا کرنیوالی	تبخیر کی وجہ سے درد سر پیدا کرتی ہے (ادویہ) چکور کا گوشت۔ شہد۔ پستہ

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		بسکوطرہ۔ اظفار الطیب۔ اجواین خراسانی۔ جدوار۔ خاکسی۔ لوبان۔ گندنا۔ سویا۔ لہسن۔ کلجن۔ پیاز۔ مسور۔ درونج۔ مبتقی۔ السی۔ ترنج۔ شہتوت۔ انیسون۔ سعتر۔ اذخر۔ دارچینی۔ گل خیرو۔ شقاقل۔ مولی۔ بیگن۔ زرنباد۔ تخم شلجم۔ چھوارہ۔ بلوط۔ جاسے پھل۔ فرنجمشک۔ سیاہ مرچ۔ بط کا گوشت حب البلم۔ شب بو۔ سداب۔ کلونجی۔ زعفران۔ لوبان۔ سنبھالو۔
مُصَلِّب	سخت کرنے والی	جو ہر عضو یا مواد کو سردی اور خشکی اور کثافت کی وجہ سے سخت کر دیتی ہو (ادویہ) شقاقل (مصلب ذکر) سور کی چربی۔ مشتعلہ۔
مُصلح	اصلاح کرنے والی	کھانے اور پینے کی چیزوں کی اصلاح کرتی ہے اس طرح کہ یا تو انکا ضرر کھو دیتی ہے یا انکے فعل کی مدد کرتی ہے یا انکی قوت کی حفاظت کرتی ہے اور حدت کو توڑتی ہے یا انکا بدرقہ بن جاتی ہے تاکہ دوردراز اعضا میں پہونچ جائیں مثلاً بیخ ترش ادویہ سمیہ کا مصلح ہے اور زعفران۔ کتیرا اور شہد یہ تینوں عموماً اکثر دوائیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اور ہر دوا وغذا کی مصلح اسکے ساتھ مفردات کے ذکر میں بیان ہوتی ہے۔
مضرات سر	سر کو ضرر کرنیوالی	جھاؤ۔ بیج۔ قنطوریون۔
مضرات حلق	حلق کو ضرر کرنیوالی	بابونہ۔ سونٹھ۔
مضرات سینہ	سینہ کو ضرر کرنے والی	انکا سہ یعنی کاسنی۔ خمیری روٹی (سینہ ... کو) کثرت سے سیب کھانا بسفائج شہتوت شیرین۔ کیلان بید۔
مضرات باہ	باہ کو ضرر کرنے والی	فرنجمشک۔ کاسنی۔ کاہو۔ دھنیا۔ ملو۔ لہسن خام۔ سداب۔ عناب۔ اپرسا۔ نیلوفر کی جڑ۔ قسط۔ خشخاش سیاہ۔ چولائی کا ساگ۔ قہوہ۔ سنبھالو۔ چوکہ۔ کافور۔ املی۔ آلو بخارا۔ لیمو۔ موم۔ نمک۔ بنسلوچن۔ ٹھنڈا پانی۔ مونگ۔ کلتھی۔ خرفہ۔ صندل۔
مضرات بصر	بینائی کو ضرر کرنے والی	مسور۔ خرفہ کا ساگ۔ چوکا۔ کاہو۔ چرچٹا۔ گندنا۔ بہت جماع کرنا۔ دھوپ کھانا۔ آگ کے قریب بیٹھنا۔ چمکدار چیزوں کی طرف بہت نظر کرنا۔
مضرات جگر	کلیجے کو ضرر کرنے والی	کھجور۔ انجیر۔ نارنگی۔ سرکہ۔ شہد۔ ہلیلہ سیاہ۔ جوتری۔ سرد پانی۔ بیگن کے بیج۔ سورنجان۔ مرچ سیاہ۔ کاسے پھل۔ حجر الیہود۔ سقمونیا۔ انگور۔ زوفائے خشک۔ آم۔ ذرا وند۔ انار ترش۔ جاسے پھل۔
مضرات اسنان و لثہ	دانتوں اور مسوڑھوں کو ضرر پہونچانیوالی	دودھ خاصکر اونٹنی کا دودھ۔ مولی۔ برف کا پانی۔ چوک۔ کھٹی چیزیں۔ چھوارہ گرم چیزوں کو کھا کے یا پیکے سرد پانی پینا یا کلی کرنا۔ ہر شیرینی بعض کے نزدیک شہد بھی

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مضرات دماغ	دماغ کو ضرر کرنیوالی	اصابع اصفر۔ بھنگ۔ خشخاش۔ ریحان۔ آلو بخارا۔ اذخر۔ کثیرا۔ تمباکو۔ سرسوں۔ گندہ بیروزہ۔ تسی۔ کلتھی۔
مضرات ریہ	پھیپھڑے کو ضرر کرنیوالی	عاقرقرحا۔ اسارون۔ کلتھی۔ شاہترہ۔ حاشا۔ بادآورد۔ شکاعی۔ سرو۔ زیرہ۔ کشوث۔ الائچی۔ اسطوخودوس۔ شیطرج۔ (چیتا) سعد۔ خشخاش کے بیج۔ افتیمون۔ درمنہ۔ سرخس۔ برعل۔ تیزپات۔ خطمی۔ لکلکی۔ گل مختوم۔ بنبلوجن۔
مضرات معدہ	معدے کو ضرر کرنے والی	اشق۔ کولا۔ انگور۔ (معدہ مرطوب کو)۔ انار شیریں۔ پپائے۔ تل۔ مسور۔ آلوچہ۔ ریگ ماہی۔ ایہل۔ سورنجان۔ آلوئے شیریں۔ عناب۔ السی۔ کسوم۔ ادرک۔ انجیر۔ تربوز۔ ثافسیا۔ جھڑبیلہ۔ انگور خام جاما۔ پنیر۔ گرم پانی۔ گائے کا گھی۔ شیرینی۔ بکائن۔ حجر الیہود۔ آبنوس۔ ریشم۔ بھیجا۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ سقمونیا۔ خطمی۔
مضرات مقعد	مقعد کو ضرر کرنیوالی	تخم انجرہ
مضرات امعا	آنتوں کو ضرر کرنے والی	ایلوا۔ صبر۔ منڈی۔ انیسون۔ بابرنگ۔ سقمونیا۔ تخم انجرہ۔ فسوت۔ کچھوے کا گوشت۔ [illegible]وار۔
مضرات گردہ	گردے کو ضرر کرنیوالی	اشق۔ رب السوس۔ [illegible]۔ ادرن۔ سنبل الطیب۔ سندروس۔ منڈی۔ انجرہ کے بیج۔ بسفائج۔ بالون۔ کلونجی۔ [illegible]۔ ابہرک۔ فلفل سیاہ۔ سنبھالو۔
مضرات خصیتین	خصیوں کو ضرر کرنیوالی	اکلیل الملک۔ بوزیدان۔ السی۔ [illegible]ت۔
مضرات دل	دل کو ضرر کرنیوالی	ہلدی۔ زرنباد۔ (زیادہ مقدار میں) سنکھیا۔
مضرات مثانہ	مثانہ کو ضرر کرنے والی	حب بلسان۔ دارچینی۔ کباب چینی۔ تیزپات۔ کیکڑا۔ شادنہ۔ سکبینج۔
مضرات سپرز	تلی کو ضرر کرنے والی	ابرک۔ کشوث۔ گل مختوم۔ بارتنگ۔ گاؤزبان۔ حجر الیہود۔ سورج مکھی۔ آملہ۔ کسوم۔ تخم بالنگ۔ رب السوس۔ انگور۔ ترنجبین۔ املی۔ چائے۔ چیل۔ تربوز۔ تخم خرفہ۔ زراوند۔
مطفی	تیزی اور گرمی کو بجھانیوالی	زیادہ سردی اور رطوبت کی وجہ سے گرمی و سوزش کو دفع کرتی ہے اور سوء مزاج گرم سادہ کو کھوتی ہے (ادویہ) کافور۔ کاہو۔ مغز کدو۔ نیلوفر۔ کائی۔ برف۔ پالک کے بیج۔ کھیرے کا پانی۔ کدو کا پانی۔ سرد پانی۔ املی۔ چھاچھ۔
معدلات و مصفیات خون	خون کو معتدل اور صاف کرنے والی	لطیف سردی یا گرمی اور تری یا خشکی کی وجہ سے خون کو معتدل القوام کرتی ہے۔ (ادویہ) تخم کاسنی۔ تخم کاہو۔ دھنیا۔ عناب۔ برادہ صندلین۔ برگ شاہترہ۔ تخم شاہترہ۔ منڈی۔ برگ حنا۔ تخم حنا۔ گل حنا۔ لیمو۔ آلو بخارا۔ رم ڈنڈی۔ برادہ شیشم۔ کچنال کی چھال۔ برادہ آبنوس۔ نیلکنٹھی۔ برگ نیم۔ گل نیم۔ گل نیلوفر۔ گل بنفشہ۔ افتیمون۔ بیری کی لکڑی۔ برگ شیشم۔ برگ صندل۔ برگ بکائن۔ برگ گاؤزبان۔ برگ کاسنی۔ مکو کے پتے۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ کیوڑے کی جڑ۔

نام	ترجمہ و یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		بسفائج۔ چرائتہ۔ چوب چینی۔ درخت سپستان کی چھال۔ درخت فالسہ کی چھال۔ درخت نیم کی چھال۔ سرپھوکہ۔ عشبہ۔ دھاوہ کے پھول۔ سیوتی کے پھول۔ دھماسا کے پھول۔ گلاب کے پھول۔ سکنجبین۔ لیمو کا رس۔ عناب کا شربت۔ سونف کا عرق۔ صندل کا شربت۔ گاجر کا شربت۔ ماء العسل۔ اور جو دوا سودا کو نکالتی ہے وہ خون کی غلظت کو دفع کرتی ہے۔
معدلات صفرا	صفرا کو معتدل کرنے والی	کاسنی۔ خرفہ کے بیج۔ اسبغول۔ تخم خیارین۔ دھنیا۔ صندل سفید۔ تخم کاہو۔ کافور۔ بہیدانہ۔ پالک کے بیج۔ مغز تخم پیٹھا۔ گل بنفشہ۔ مغز تخم تربوز۔ گل نیلوفر۔ مغز تخم کدوے شیریں۔ قرص طباشیر ملین۔ قرص طباشیر قابض۔ قرص کافور۔ شربت صندل۔ شربت بنفشہ۔ شربت آلو بخارا۔ شربت نیلوفر۔
معدلات بلغم	بلغم کو معتدل کرنے والی	سونف۔ انیسون۔ زیرہ۔ دارچینی۔ اصل السوس۔ الائچی سفید۔ الائچی سرخ۔ مویز منقی۔ بالچھڑ۔ خبازی۔ خطمی۔ گلاب کے پھول۔ انجیر۔ ہنسراج۔ برنجاسف۔ بادآورد۔ [illegible]۔ تخم کشوث۔ لہسن کی معجون۔ معجون فلاسفہ۔ سونٹھ کی معجون۔ جوارش جالینوس۔ گلقند۔ شربت بزوری۔ قرص گل۔ قرص غافث۔ سکنجبین بزوری معتدل۔
معدلات سودا	سودا کو معتدل کرنے والی	سپستان۔ گاؤزبان۔ خربوزہ کے بیج۔ ملٹھی۔ اکاس بیل۔ انجیر۔ مویز۔ اسطوخودوس۔ ہنسراج۔ شاہترہ۔ شکاعی۔ عناب۔ اور نجوبہ۔ بادآورد۔ سکنجبین۔ افتیمون۔ شربت گاؤزبان
معرق	پسینہ لانیوالی انگریزی میں ایسی دواؤں کو ڈایے فورٹکس کہتے ہیں	جلد کے فعل کو زیادہ کر کے بند رطوبت یا رطوبت رقیق کو جلد کی طرف حرکت دیتی ہے تاکہ مسامات کی راہ نکل جائے ڈاکٹری کا بیان ہے کہ معرق دوائیں دو طور کی ہوتی ہیں (۱) جن سے نظام شریانی کو تحریک ہوتی ہے ایسی دوائیں اُس صورت میں دیتے ہیں جب دوران خون میں سستی واقع ہو (۲) جنکا نظام شریانی پر تسکین کا اثر ہوتا ہے ایسی دوائیں اُسوقت استعمال کرتے ہیں جب بدن گرم ہو اور بخار کی علامتیں موجود ہوں۔ اور یہ قسم اول یہ ہیں۔ امونیا اور امونیم کاربونیٹ اور امونیم ایسی ٹیٹ اور امونیم سائٹریٹ اور قسم دوم یہ ہیں اینٹی منی اوکسائڈ اور شراب اور مرکبات افیون اور مارفائن کے نمک اور جابھرا اور کلوروفارم اور گرم کے اور سرپن ٹیری اور ساسافراس اور ڈفری ین اور عشبہ اور ڈلکے مارا اور سینیگا اور کافور اور گندھک اور ٹارٹریٹیڈ اینٹی منی اور ایپیکاکوانا اور اینٹی فیبرین اور عاقرقرحا۔
معطس	چھینک لانیوالی	یہ دوائیں جب بطور ہلاس یا ناس کے کام میں لائی جائیں تو اپنی حرارت کی قوت اور نفوذ کی وجہ سے مواد دماغی کو منخروں کی طرف حرکت دیتی ہیں تاکہ چھینک سے

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
	اسکو انگریزی میں ارہائن کہتے ہیں	ذریعہ سے دفع ہوجائے اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ناک کی بلغمی جھلی کی رطوبت زیادہ پیدا ہوکر اخراج پاتی ہے اور اسکے ساتھ ہی چھینکیں آتی ہیں (ادویہ) تمباکو نک چھکنی۔ الائچی کے بیج۔ کڑوے بادام کا شیرہ۔ ریٹھا۔ نوشادر۔ مروا۔ کندش۔ سونٹھ۔ سلفیٹ آف مرکیوری۔ چرچراٹھی۔
مُعَطِّش	پیاس لگانے والی	گرمی اور سوزش کے سبب سے طبیعت کو پانی پینے اور ہوا کھانے کا اشتیاق کرتی ہے (ادویہ) نک چھکنی۔ گوشت۔ جنگلی تلسی۔ تمباکو۔ لہسن۔ سونٹھ۔ زرد بھنگڑی۔ رائی۔ برف۔ سقمونیا۔ حب البطم۔
مُعَفِّن	سڑا دینے والی	عضوی روح کے مزاج کو فاسد کردیتی ہے اور رطوبت کے مزاج میں بھی خرابی پیدا کردیتی ہے یہاں تک کہ وہ رطوبت اس قابل نہیں رہتی کہ عضو کا جزو بن سکے مگر اس کا فساد اس حد تک نہیں پہونچتا کہ احراق آجائے یا جوہر عضو کو کھاجائے یا رطوبت کو تحلیل کردے بلکہ رطوبت فاسد عضو میں باقی رہتی ہے جس میں حرارت غریبی اثر کرکے عفونت پیدا کردیتی ہے (ادویہ) ہڑتال گندھک کا تیزاب [illegible] سور کا گوشت۔ کچا لہسن۔ کوے اور چیل کا گوشت۔ صابون۔
مُغَرّی	چپکنے والی	دوائے خشک ہے جس میں تھوڑی سی لزج رطوبت بھی ہوتی ہے جسکی وجہ سے منافذ کے منہ میں پھنس کر بیٹھ جاتی ہے اور اسکے اندر کے سیال کو نکلنے سے روک دیتی ہے اسکی ارضیت لزوج کی ارضیت سے زیادہ ہوتی ہے ہر ایک لزج سیال مزلق اگر گرمی پاجائے تو قابض ہوجاتا ہے۔ اسکی رطوبت مزلقہ جلکر ارضیت غالب ہوجاتی ہے اور مغری ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ لعابی چیزوں کو جو پھسلا کر دست لاتے ہیں بھون لیں تو قابض ہوجاتے ہیں کیونکہ انکی لزوجیت غرویت سے بدل جاتی ہے (ادویہ) گوند۔ کتیرا۔ سریش۔ سریشم ماہی۔ سفیدہ۔ پنیر۔ (مغری گردہ)
مُغَشّی	غشی پیدا کرنے والی	نفخ اور ریح وغیرہ کی وجہ سے غشی پیدا کرتی ہے (ادویہ) افیون۔ اکاس بیل۔ جوتری۔ گاجر کے بیج۔ سنبھالو۔ جادشیر۔ حماما۔ پیپلا مول۔ زیرہ۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ نرکچور۔ زرنباد۔ سداب۔ لوبان۔ اجمود۔ اجوائن۔ ناگرموتھا۔ [illegible]
مُغَلِّظ	گاڑھا کرنے والی	اخلاط وغیرہ کی رطوبت کو گاڑھا کردے۔ اور غلظت یا اس حد کو پہونچ جائے کہ اعتدال کی حد سے باہر ہوجائے یا اعتدال کی حد کو تو نہ پہونچے مگر پہلی حالت سے گاڑھا کردے اور یہ فعل اس سے یا حرارت کی وجہ سے یا برودت کے سبب سے یا یبوست کے باعث سے صادر ہو۔ (ادویہ) کتیرا۔

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		گل ساگ پات۔ گل گوشت نیم بریان۔ گل بادی ترکاریان۔ (مغلظات منی) بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری سرخ۔ تودری زرد۔ تودری سفید۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ سنبھل کا موسلہ۔ اسبغول کی بھوسی۔ تال مکھانا۔ شکر قند۔ جامن کی گٹھلی۔ املی کے چنیین۔ شقاقل۔ ثعلب مصری بڑا
مُفَتِّت	پھوڑنے والی اور ریزہ ریزہ کرنیوالی	گردہ یا مثانہ کی پتھری کو پھوڑ کر ریزہ ریزہ کر دیتی ہے جس سے آسانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں اور یہ فعل اکثر صورت نوعیہ کی وجہ سے صادر ہوتا ہے یا کیفیت کے تیز اور سریع النفوذ ہونے کے باعث سے (ادویہ) خراطین (کیچوا) حب الحلب۔ یشب۔ سفید گلی۔ روغن طبان۔ جرجیر۔ بان۔ اسارون۔ حجر الیہود۔ سنگ سرماہی۔ بچھو کی راکھ۔ خربوزے کے بیج۔ ہنسراج۔ سکنجبین۔ کڑوا بادام۔ بالچھڑ۔ گوکھرو۔ سونف۔ سلیخہ۔ نخود سیاہ۔ کلتھی۔ ناگرموتھا۔ آبنوس۔ زراوند۔ باد آورد۔ شلجم۔ پیاز۔
مُفَتِّح	کھولنے والی	تلطیف و تحلیل یا لطیف و مقطع ہونے کی وجہ سے آنتوں اور رگوں اور مسام وغیرہ مجاری کے سدے کو دفع کرتی اور کھولتی ہے (ادویہ) اذخر۔ شاہترہ۔ غاریقون۔ سونف۔ انیسون۔ شقاقل۔ افسنتین۔ کباب چینی۔ عود داگر۔ اکاس بیل۔ اسطوخودوس۔ ترمس۔ صعتر۔ جوتری۔ اجمود۔ جاوشیر۔ کھجان بید۔ اسپند۔ زیرہ سیاہ۔ اجوائن۔ ہالون۔ کاسنی۔ دار چینی۔ زعفران۔ گاجر کے بیج۔ سونٹھ۔ زراوند۔ دونا۔ دار فلفل۔ سداب۔ کشوث۔ فاوانیا۔ سپہ۔ قنطوریون۔ مشک۔ حماما۔ قردمانا۔ فراسیون۔ کندر۔ زرنباد۔ چوب چینی۔ بان۔ آبنوس۔ سورج مکھی۔ بکاین۔ انجیر۔ بلی لوٹن۔ گندہ بیروزہ۔ باد آورد۔ پیاز۔ جندبیدستر۔ بوزیدان۔ بہمن۔ لہسن۔ ریوند چینی۔
مُفَجِّج	کچا رکھنے والی	اپنی برودت کی وجہ سے اصلی گرمی اور خارجی گرمی کو اپنے فعل کرنے سے باز رکھ کے خلط کو کچا اور ہضم کو ناقص رکھتی ہے (ادویہ) اسپغول۔ تخم ریحان وغیرہ۔
مُفَجِّر	اورام کو پھاڑنے والی	تیزی اور گرمی کی وجہ سے جلد کو پھاڑ دیتی ہے (ادویہ) پیاز دشتی۔ سفیدہ۔ بیر اسیس۔ ہرتال۔ کبوتر کی بیٹ۔ ہالون۔ چونہ۔ بعض درختوں کا تیز و تند دودھ جیسے سینڈھ کا دودھ اور آک کا دودھ۔ قسط۔ صابون۔ رتن جوت۔ زاج اصفر۔ فرفیون۔

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
مفرح	فرحت دینے والی اسکا نام انگریزی مین افریجرینٹس ہے	روح قلبی کو صاف کرتی اور بدن مین پھیلاتی ہے اور اسکو زیادہ پیدا کرتی ہے اور اسکے مزاج کو معتدل کرتی ہے۔ انگریزی کتب مین افریجرینٹس کی یون تعریف کی ہے کہ جب بیماری کی وجہ سے حرارت بڑھتی ہو تو اسکے کم کرنے کیلئے یہ دوائین دی جاتی ہین۔ ایسی دواؤن کے استعمال سے ٹھنڈک اور فرحت بھی معلوم ہوتی ہے اور جی کا متلانا جاتا رہتا ہے اور پیاس کم ہو جاتی ہے اور ایسی دوائین سوزشی امراض اور بخارون مین استعمال کرتے ہین۔ (ادویہ) زعفران۔ ریشم۔ لونگ۔ کافور۔ صندل سفید۔ مشک۔ اظفار الطیب۔ ترنج۔ بالچھڑ۔ ناشپاتی۔ ترنج (بجورا) انار ترش وشیرین۔ آلو لیمو کے پھول۔ لیمو کا چھلکا۔ مونگا۔ مونگے کی جڑ۔ بان۔ بسفائج۔ زہر مہرہ خطائی۔ لاجورد۔ سیپی۔ کیوڑہ۔ گلاب کے پھول۔ بہی۔ بنسلوچن۔ اگر۔ سوتی۔ نیلوفر کے پھول۔ پودینہ۔ یاقوت۔ یشب۔ عنبر۔ ورق نقرہ وطلا۔ مغز پستہ۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ سیب۔ بہی۔ زرشک۔ سیب۔ انجیر۔ جدوار۔ بالنگو۔ دارچینی۔ الائچی سفید وسرخ۔ زرنباد۔ سعد۔ شقاقل۔ گل [illegible]۔ فرنجمشک۔ فادزہر۔ کہربا۔ گاؤزبان۔ دھنیا۔ نارنج۔ بہڑ۔ اشنہ۔ بلی لوٹن۔ آلو بخارا۔ گل چاندنی۔ قند۔ کتیرا۔ عرق کیوڑہ۔ اسطوخودوس۔ گل گڑہل۔ اور سرکہ اور ڈائلیوٹڈ ایسٹک ایسڈ۔ اور لیمون کا تیزاب اور ٹارٹرک ایسڈ اور ڈائلیوٹڈ فاسفورک ایسڈ اور بالم وس اور سولیوشن آف ایسی ٹیٹ آف امونیم۔ اور سولیوشن آف سائٹریٹ آف امونیم اور کلوریٹ آف پٹاسیم۔ اور نائٹریٹ آف پٹاسیم۔ اور ایسڈ ٹارٹریٹ آف پٹاسیم۔
مقرح	زخم کرنیوالی	اپنی تیزی اور شدت گرمی کی وجہ سے جس عضو پر لگائی جاتی ہے اسکے مزاج کو فاسد کر دیتی ہے یا ان رطوبات کو فاسد کر دیتی ہے جو اس عضو مین جمع ہون اور اس وجہ سے وہان زخم پیدا ہو جاتا ہے (ادویہ) ہرتال۔ بھلاوان۔ اسقیل (دیار وحشی) لہسن۔ پیاز۔ کبوتر کی بیٹ۔ چنبیلی۔ چونہ۔ قسط۔ پودینہ۔ صابون۔ سداب۔ فرفیون۔ موساکنی۔ جمالگوٹہ۔ رتن جوت۔ تیلنی مکھی۔ ہر قسم کا تیزاب۔ مقرح دواؤن کی قسم سے وہ دوائین بھی ہین جنکو انگریزی مین کونٹرا ایریٹنٹس کہتے ہین اور یہ دوائین دو طور کی ہوتی ہین (۱) آبلہ اٹھانے والی ان کو پاسکس یا وزیکینٹس کہتے ہین (۲) پھنسیان پیدا کرنے والی دوائین جن مین پیپ پڑ جائے انکو پسچولینٹس کہتے ہین ایسی دواؤنکے فائدے یہ ہین کہ اندرونی سوزش کا مقابلہ کرنے کے واسطے لگاتے ہین یعنی کسی اندرونی

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		عضو میں سوزش ہو گئی ہو تو وہ منتقل ہو کر باہر آ جائے ادویہ آیوڈین تھپڑ پیس پلاسٹر اور رائی کا پلاسٹر اور کیجوپٹ آئل اور ایتھر گل سولیوشن آف کین تھرڈیس اور کین تھری ڈائن اور گلاشیل اسٹیک ایسڈ اور تیز سولیوشن آف امونیا پھنسیاں پیدا کرنے والی چیزیں کروٹن آئل۔ اور تار ٹریٹیڈ انٹی منی اور نائٹریٹ آف سلور (چاندی کا تیزاب)
مُقطّع	کاٹنے والی	اپنی لطافت کی وجہ سے مادۂ غلیظ لزج میں جو عضو میں چپکا ہوا ہو نفوذ کرکے اسکے چھوٹے چھوٹے اجزا کر دے تاکہ اس عضو سے مادہ سہولت کے ساتھ دفع ہو سکے ایسی دوا میں لطافت کے ساتھ قوت نفوذ کا زیادہ ہونا بھی ضروری ہے اور یہ فعل کبھی زیادتی حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے گرمی دواؤں میں کبھی زیادتی حرارت کی وجہ سے نہیں ہوتا جیسے وہ دوائیں جو ترش ہوتی ہیں (ادویہ) رائی۔ سکنجبین۔ بزوری۔ بالون۔ اذخر۔ پیاز۔ انجبار۔ صابون۔ ریوند چینی۔ زراوند۔
مقئی	قے لانے والی انگریزی میں ایسی دوائیں ایمیٹکس کہلاتی ہیں	صفرا و سودا اور بلغم کو طبعی طور پر یا ان میں سے ایک کو معدہ اور اس کے اطراف سے ابھار کے قے کی راہ نکالتی ہے۔ ان دواؤں سے معدہ اور مری کا فعل الٹا ہو جاتا ہے اور معدہ میں جو کچھ ہوا اسکو وہ نکال دیتی ہے (ادویہ) سنگ بصری۔ نیلا تھوتھا۔ ٹارٹریٹ آف امونیم۔ رائی۔ کھانے کا نمک۔ گل بابونہ۔ مولی کے بیج۔ مولی کے پتوں کا پانی۔ سوئے کے پتوں کا پانی۔ سوئے کے بیج۔ اصل السوس کی چھال۔ جنگلی خربوزہ کی جڑ۔ خربوزہ کے بیج مع چھلکوں کے۔ خربوزہ کے چھلکے۔ شہد سکنجبین۔ شکر سرخ۔ کرفس کے بیج۔ پھٹکری۔ نگلی۔ کڑوے کدو کا پانی۔ حسن یوسف۔ اونٹ کٹارہ۔ کھاری لون گرم پانی سرخ لوبیا۔ بجیلی کا گھی۔ چرچٹے کا بیج۔
مقوی	قوت پہونچانے والی انگریزی میں مقوی دوا کا نام ٹانک ہے	مقویات دواؤں کے استعمال سے کل جسم میں جو نقیہ اور ناتوان ہو گیا ہو طاقت آتی ہے اور ایسی دوا جملہ اعضائے اندرونی کو تحریک دیکر انکی طاقت اور قوت بڑھاتی ہے ایسی دواؤں کا عرصے میں اور بتدریج اثر ہوتا ہے اور دیرپا ہے جب ایک ناتوان شخص کو کسی مقوی دوا کا استعمال کراتے ہیں تو اول اسکے معدے کا فعل درست ہوتا ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے اور ہضم بآسانی ہوتا ہے اور دوران خون اصلی قوت کے ساتھ ہوتا ہے غذائیت بدن کو بخوبی پہونچتی ہے

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		اور کیفیت جاذبہ اچھی طرح سے ہوتی ہے مختلف رطوبتیں حالت اصلی پر آجاتی ہیں عضو کے مزاج کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کا قوام اعتدال پر رہتا ہے اس میں ایسی قوت آجاتی ہے کہ فضول اسکی طرف آسکے تو وہ اُس فضول کو قبول نہیں کرتا اور حواس خمسہ میں تقویت آجاتی ہے جتنی دوائیں قابض ہیں مقوی ہیں۔ ایسی دوا یا تو بالخاصیت یہ اثر ظاہر کرتی ہے جیسے تریاق اور گل مختوم یا اپنے مزاج کے اعتدال کی وجہ سے ایسا کرتی ہے اس صورت میں زیادہ سرد کو گرم کر دیتی ہے اور زیادہ گرم کو سرد جیسا کہ جالینوس نے روغن گل کی نسبت خیال کیا ہے۔ بعض دوائیں ایسی ہیں کہ وہ علاوہ مقوی ہونے کے دافع امراض نوبتی بھی ہیں مثلاً سنکونا اور کونین اور سیلیسین اور بیبیرین اور نارکوٹین اور رسوت اور کرنجوا اور قسیں اور نیم وغیرہ
مقویات بصر	نگاہ کو قوت دینے والی	زعفران۔ مشک۔ ساگولہ۔ ہلیلہ زرد۔ بادام شیریں۔ منڈی۔ سونف۔ سیپ جلی ہوئی۔ ریشم جلا ہوا۔ شہد۔ [illegible] پیاز۔ بکائن کے پھول۔ موتی۔ چاندی کی سلائی۔ چاند کیطرف نظر کرنا۔ چاکسو۔ سمندر جھاگ۔ توتیا۔ رسوت۔ صعتر۔ سرمہ۔ شلجم۔ ایلوا۔ ممیرہ وغیرہ۔
مقویات جگر	جگر کو قوت دینے والی	کاسنی۔ افسنتین۔ جوزبوا۔ [illegible] چھڑیلہ۔ اظفار الطیب۔ پودینہ۔ زراوند۔ شیرخشت۔ زعفران۔ بلسان۔ [illegible] ناگرموتھا۔ درونج عقربی۔ اسارون۔ الائچی سفید۔ دارچینی۔ کشوث۔ بسباسہ۔ [illegible] تج۔ غافث۔ لونگ۔ بادرنجبویہ۔ مویز۔ زرشک۔ گاؤزبان۔ گلاب کے پھول۔ نشاستہ۔ آب باران۔ کرمدہ۔ چوب چینی۔ پان۔ لک مغسول۔ ترنج (بجورا)۔ ہڑ۔ جھاؤ کے پتے۔ بادرنگ
مقویات اسنان و لثہ	دانتوں اور مسوڑھوں کو قوت دینے والی	پھٹکری۔ مسی۔ ہڑ۔ سپاری۔ عاقرقرحا۔ زیرہ۔ جرجیر۔ گلاب کے پھول۔ گلنار۔ لوبان۔ ناگرموتھا۔ مازو۔ بارہ سنگھے کا سینگ جلایا ہوا۔ چھوٹی اور بڑی مائیں۔ مصطگی۔ دانہ الائچی۔ کالی مرچ۔ کسیس۔ پھلوجن۔ بجروشتی۔ زرد ہڑ کی گٹھلی جلائی ہوئی۔ بھلانواں جلایا ہوا۔ سندروس۔ سنگجراحت۔ مسور۔ املی کے چیئں۔ مونگے کی جڑ۔ قسط۔ موتی۔ مولسری کی چھال۔ سرس کے بیج۔ کف دریا۔ حب الآس۔ کباب چینی۔ تمباکو جلایا ہوا۔ زرد کوڑی۔ لوہے کا برادہ۔ برہمی۔ درخت ببول کی چھال۔
مقویات دماغ	دماغ کو قوت دینے والی	موتی۔ گلاب کے پھول۔ ناگرموتھا۔ سونٹھ۔ آملہ۔ بالنگو۔ کندر۔ بندق۔ مشک۔ اگر۔ عنبر۔ لونگ۔ سیب کے پھول۔ ناشپاتی کے پھول۔ بہی کے پھول۔ جانوروں کا بھیجا۔ زعفران۔ مرغی کا گوشت۔ تیتر کا گوشت۔ چنبیلی۔

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		مفرح تخم کدو کاہو کے بیج۔ ہڑ کا مربا۔ لوے کا گوشت۔ جوزبوا۔ صندل سفید۔ بادام شیریں۔ فرنجمشک۔ کندر۔ چوب چینی۔ بان۔ بید مشک۔ کافور۔ برگ گاؤزبان۔ اسطوخودوس۔ حب الآس۔ بابونہ۔ بھیڑ کا دودھ۔
مقویات قلب	دلکو قوت دینی والی	ناشپاتی۔ میٹھا انار۔ املی۔ آنولہ۔ سیب۔ ریشم۔ بجورے لیمو کا چھلکا۔ لیمو کا پھول۔ چھڑیلہ۔ صندل۔ فسلوجن۔ اسطوخودوس۔ گل سرخ۔ بہمنین۔ بسفائج۔ گل مختوم۔ تلسی۔ ریباس۔ اظفار الطیب۔ گاؤزبان۔ جدوار۔ دھنئے کے بیج۔ دارچینی۔ انڈا۔ بوٹنگا۔ موتھے کی جڑ۔ نیلوفر۔ بان۔ بیلہ زرد۔ سنگترہ۔ موتی۔ چنبیلی۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھا۔ اگر۔ عنبر۔ مشک۔ شقاقل۔ یاقوت۔ زہرمہرہ۔ چاندی اور سونے کے ورق۔ الائچی۔ لاجورد۔ یشب۔ امرود۔ کافور۔ گاجر۔ چوب چینی۔ بید مشک۔ سیاہ مرچ وغیرہ
مقویات روح	روح کو قوت دینے والی	گاؤزبان۔ زعفران۔ حب الآس۔ ریشم۔ اسطوخودوس۔ زمرد۔ کندر۔ درونج۔ دارچینی۔ [illegible] بلی لوٹن۔ زرنباد۔ کافور۔
مقویات معدہ	معدے کو قوت دینے والی انگریزی میں اسٹومک کہتے ہیں	جتنی چیزیں معدے کو قوت دیتی ہیں وہ آنتوں اور مری کو بھی قوت دیتی ہیں (ادویہ) گل سرخ۔ زرنباد۔ آنولہ۔ انار دانہ۔ ہڑ۔ بہی۔ فسلوجن۔ اذخر۔ ترنج کا چھلکا۔ بالنگو۔ اسارون۔ ببول کا گوند۔ جائفل۔ حماما۔ کالی مرچ۔ شیرخشت۔ اونٹنی کا دودھ۔ دارچینی۔ نرکچور۔ ناگرموتھا۔ تج۔ چھڑیلہ۔ نیزبات۔ لونگ۔ الائچی۔ مصطگی۔ پودینہ۔ اگر۔ چوب چینی۔ مرغ کا سنگدان۔ سونٹھ۔ یشب۔ کچنال۔ زرشک۔ موتھے کی جڑ۔ بالچھڑ۔ امرود۔ خاکسی۔ بان۔ بلی لوٹن۔ شقاقل۔ حب الآس۔ بیگن۔ جوتری۔ پستہ۔ پوست پستہ۔ انڈا۔ مشکطرامشیع۔ کیلیا ردٹ۔
ملطف	لطافت بخشنے والی	اپنی حرارت کی وجہ سے گاڑھے خلطوں کو پتلا اور نرم کرتی ہے اور اسکی دو صورتیں ہیں (۱) جس میں لطافت پیدا کرنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے وہ قوام معتدل سے بھی زیادہ پتلا کر دیتی ہے (۲) جس میں یہ قوت کم ہوتی ہے وہ پہلی حالت سے پتلا کر دیتی ہے گو حد اعتدال تک نہیں پہونچتا۔ (ادویہ) پیاز دشتی۔ جنطیانا۔ اسطوخودوس۔ اسارون۔ تخم انجرہ۔ انجیر۔ بابونہ۔ پودینہ۔ سرکہ۔ بلسان کے بیج۔ جند بید ستر۔ شوده عنبرسید (جعده) اسپند۔ کباب چینی۔ رائی۔ دارچینی۔ زوفائے خشک۔ سداب۔ لہسن۔ پیاز۔ زراوند۔ صعتر۔ عاقرقرحا۔ [illegible]۔ اجوائن۔ مرچ سیاہ۔ بیج مشکطرامشیع۔ بلی لوٹن۔ ناگرموتھا۔ قردمانا۔ ہالون۔ سکبینج۔ مصطگی۔ آبنوس۔ ابرسا۔

منضج



نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
ملینات اورام	ورموں کو نرم کرنے والی	قوت محللہ کی وجہ سے مواد اور ورم کو نرم اور تحلیل کرتی ہے (ادویہ) ایرسا۔ عنبر۔ اکلیل الملک۔ کرنجوا۔ سلارس۔ موم۔ تخم خطمی۔ مُر۔ لادن۔ السی۔ مہندی۔ گیہوں۔ ناگرموتھا۔ ارنڈی کا تیل۔ مرغی کی چربی۔ گوگل۔ بکری یا گائے کی [illegible] مینگ۔ بنولے کا تیل۔ اسپغول۔ زفت۔ درخت زیتون کا گوند۔ بطخ کی چربی۔ کلونجی۔ بابونہ۔ میتھی۔ انڈے کی زردی۔ جھاؤ کے پتے۔ اجواین خراسانی۔
ملینات بطن	پیٹ کی نرم کرنے والی یعنی نرم جلاب انگریزی میں لگزیٹوس کہتے ہیں	ایسی دوائیں ہیں جنکا اثر بہت تیز نہیں اور اپنی حرارت معتدل اور رطوبات کی وجہ سے صرف فضلہ کو برآمد کرتی ہیں اور معدے اور آنتوں کے سدے اور بند مادے کو دستوں کی راہ نرم کرکے نکال دیتی ہیں (ادویہ) چرونجی۔ خرفے کا ساگ۔ مولی۔ کرم کلا۔ بنولے کی گری۔ نیولی۔ گنے کا رس۔ شہد۔ بیج بھاگ اتارا ہوا۔ دہی۔ آڑو۔ سرکہ۔ پالک۔ سونف۔ بکری اور بھیڑ کا دودھ۔ [illegible]۔ گل سرخ۔ ترنجبین۔ آلو بخارا۔ اَرنڈ خربوزہ۔ گلقند۔ سونف کا عرق۔ [illegible] کا ساگ۔ خربوزے کے بیج۔ دندمون۔ عاقر قرحا۔ ارنڈی کا تیل۔ امرود۔ [illegible] کے۔ گل بنفشہ۔ اسپغول۔ اکاس بیل۔ ادرک۔ اخروٹ کی مینگ۔ [illegible]۔ تخم کشوث۔ سپستان۔ تخم کاسنی۔ عناب۔ بہیدانہ۔ پرسیاوشان۔ [illegible]۔ ریٹھا۔ سرسوں۔ زوفائے خشک۔ مویز۔ انجیر۔ اصل السوس۔ افتیمون۔ [illegible]۔ بادآورد۔ تخم سداب۔ [illegible]۔ اسپند۔ نیل کے بیج۔ سونٹھ۔ بالچھڑ۔ کلونجی۔ بسفائج۔ شکاعی۔ اسارون۔ اسطوخودوس۔ [illegible]۔ ایرسا۔ بابڑنگ۔ گاؤزبان۔ انیسون۔ [illegible]۔ آب کاسنی۔ [illegible]۔ مغز بادام۔ اور جتنے لعابدار بیج ہیں اگر وہ بریان نہ کئے جائیں تو تلیین پیدا کرتے ہیں اور بریان کرنے سے قابض ہو جاتے ہیں۔ زیادہ گھی کھانا۔ [illegible]۔ مگنیشیا اور مگنیشیا [illegible] اور مگنیشی آئی کاربونیٹ اور لاکر مگنیشی آئی کاربونیٹس اور شیر خشت اور مغز فلوس اور فائی کس اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ای۔
ممسک	روکنے والی اور بند کرنے والی	خشکی یا لطیف گرمی کی وجہ سے منی کو نہیں نکلنے دیتی (ادویہ) افیم۔ جائے پھل۔ بیربہوٹی۔ گوگل۔ دھتورے کے بیج۔ اجواین خراسانی۔ لونگ۔ مرچ سیاہ۔ جوتری۔ زعفران۔ مصطگی۔ دارچینی۔ سونٹھ۔ مشک۔ عاقر قرحا۔ ببول کے پھول۔ بہت [illegible]
مملس	کھردراپن دفع کرنے والی	اپنی لزوجت کی وجہ سے عضو کی کھردری سطح پر پھیل کر اس میں چکنا پن پیدا کر دیتی ہے یا اسکی تاثیر سے اس سطح پر رطوبت دوڑ آتی ہے جس سے



نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
		خشونت چھپ جاتی ہے۔ خشونت کو دفع کردے تو یہ اصلی تملیس ہے اور خشونت کو چھپا دے تو یہ غیر اصلی ہے دوائے جالی اور غسال اور قاشر خشونت زائل کرتی ہے
منضج	پکانے والی	خلط کے قوام کی تعدیل کرے اور اس قابل کردے کہ نکلنے کے لائق ہو جائے پس اگر غلیظ ہو تو اسکو رقیق کردے اور اگر رقیق ہو تو اسکو غلیظ کردے اور لزج ہو تو اسکو کاٹ دے اور خلط میں معتدل گرمی بھی پیدا کردے اسی کا نام نضج اور ایسی دوا میں تحت قبض ضرور ہوتی ہے اس لیے خلط رک کر نضج پالیتا ہے۔
منضجات اورام	ورموں کو پکانے والی	پوست درخت گلاہین۔ اکلیل الملک۔ پرسیاوشان۔ صابون۔ کلونجی۔ سویا۔ خطمی۔ جدوار۔ گیہون کا آٹا۔
منضجات صفرا	صفرا کو پکانے والی	عناب۔ گل سرخ۔ بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ کاسنی کے بیج۔ کاسنی کی جڑ۔ کوسنہ۔ سکنجبین۔ ترنجبین۔ شکر سرخ۔ شربت آلو۔ گلقند۔
منضجات بلغم	بلغم کو پکانے والی	سونف۔ تخم کاسنی کی جڑ۔ سونف۔ پرسیاوشان۔ افسنتین۔ تکاعی۔ انجیر۔ گل سرخ۔ گلقند۔ اصل السوس۔
منضجات سودا	سودا کو پکانے والی	سپستان۔ عناب۔ گاؤزبان۔ بلی لوٹن۔ پرسیاوشان۔ اصل السوس تکاعی شاہترہ۔ سونف۔ بادآورد۔ ترنجبین۔ گلقند۔
منبت لحم	گوشت بھرلانے والی	زخم کے خشک کرنے میں اعتدال پیدا کرے یعنی خشکی پہونچا کر اسکو جاذب ہو اور اسکو صحیح گوشت بنا کر زخم کو بھر دیتی ہو (ادویہ) دم الاخوین۔ ... روغن زیتون۔
منبت شعر	بال اگانے والی	سر اور ڈاڑھی وغیرہ کے بالوں کو پیدا کرتی اور بڑھاتی ہے (ادویہ) خطمی۔ بیری کے پتے۔ سرو کے پتے۔ ماش کی دال کا لعاب۔ ثعلب مصری کے پھول۔ بنایل کا تیل۔ انڈے کی زردی کا تیل۔
منفذ	نفوذ کرانے والی	ایسی دوا جب دوسری دوا سے ملجاتی ہے تو وہ اس جگہ جلدی پہونچ جاتی ہو جہاں اسکا پہونچنا مقصود ہوتا ہے چنانچہ زعفران ان دواؤن مین جو علاج قلب مین مستعمل ہین یہی فعل کرتا ہے۔
منوّم	نیند لانے والی	یہ وہ دوائین ہین جنکے کھانے سے نیند آتی ہے اور یہ فعل انسے رطوبت یا تخدیر کی وجہ سے صادر ہوتا ہے (ادویہ) پوست افیون۔ افیون اور مارفیا جو جوہر افیون اور افیون کے مرکبات۔ سویا۔ خشخاش۔ خشخاش کے پھول۔ زعفران کسوم۔ حب کاکنج۔ سیب۔ کاہو۔ حماما۔ بنفشہ۔ ہرا دھنیا۔ آش جو۔ اجوائن خراسانی شیرہ بادام۔ روغن بادام۔ روغن نیلوفر۔ روغن گل۔ بابونہ اور لفوس اور چوب اور بلاڈونا اور گانجا اور بھنگ اور دھتورہ اور کونائم اور کو کی ایک قسم ہے

نام	ترجمہ اردو یا انگریزی نام	بیان تفصیلی مع فہرست ادویہ
محرکات سکر	دیر مین نشہ لانیوالی	بہی۔ بادام۔ کھوپرا۔ سوکھا دھنیا۔
متوسخ قروح	زخمونمین میل پیدا کرنے والی	رطوبت دار دوا ہے جو زخمونکی رطوبات سے مل جاتی ہے اور اس صورت مین زخم کی رطوبت اور میل بڑھ جاتا ہے اور وہ خشک نہین ہوسکتا اور بھٹنے سے محفوظ رہتا ہے بلکہ زخم کا مواد جاری رہتا ہے ایسی دوا کی رطوبت سیال نہین ہوتی۔ بلکہ غلیظ لزج ہوتی ہے جیسے روغن اور موم۔
مولدات منی	منی پیدا کرنے والی	سورنجان شیرین۔ کنگنی کے چاول۔ دودھ اور گھی۔ کچی پیاز۔ بہمن۔ بوزیدان بادام۔ پستہ۔ چھڑیلہ۔ السی۔ شلجم۔ چنا۔ بھیجا۔ کنول۔ اندرجو۔ ہالون۔ جرجیر۔ کنگھی۔ کھوپرا۔ تودری۔ سونٹھ۔ مشک۔ زعفران۔ شقاقل۔ مرغ کا گوشت۔
مہزل	دبلا کرنیوالی	بدنکو دبلا اور لاغر کرتی ہے (ادویہ) رال۔ لاکھ۔ اکیامہ (کاکچی) سرکہ۔
مہیج	برانگیختہ کرنیوالی	جو خلط یا کسی قوت کو ہیجان دیتی ہے جیسے گنے کا رس صفرا کو ترشیان بلغم کو تو ماہات خون کو میوجات باہ کو۔
منشف	رطوبت کو جذب کرنیوالی	بہتی ہوئی رطوبت کو کھینچ لیتی ہے (ادویہ) خشک چونا۔ اسپنج۔ زہر مہرہ۔
نفاخ	اپھارا پیدا کرنے والی اور پھلانے والی	اپنی رطوبت فضلیہ کے باعث اصلی حرارت کو تحلیل کرنے پر قدرت نہین دیتی ہے بلکہ بدن مین ریح یعنی دھوان پیدا کرتی ہے جو سرد اور مسکاسف ہوتا ہے اگر بدن مین بھرتا چلا جاتا ہے (ادویہ) باقلا۔ لوبیا۔ گوبھی۔ پیاز۔ کرم کلا چقندر۔ موٹھ۔ پنڈالو۔ بچھڑے کا گوشت شلغم آم۔ شکرقند۔ سمندر سوکھ۔ شلجم کے پتے۔ ارد۔ ناشپاتی۔ تمبا۔ انار۔ ناریل۔ کنول۔ مٹر۔ خوبانی۔ کثیر الفصل خام عناب کی کثرت۔
ہاضم	ہضم کرنے والی	غذا جلدی تحلیل ہونے کے لئے مہیا کرتی ہے اور معدے کی حرارت کو قوت دیتی ہے تاکہ وہ غذا کو جلدی تحلیل کردے (ادویہ) اجواین۔ نرکچور۔ پیپلامول جوتری۔ مولی۔ شہد۔ گڑ۔ سرکہ۔ اچار۔ اور جامن کا عرق۔
مہشش		وہ دوا کہ جسکو ہاتھ سے یا کسی اور چیز سے ملین تو اسکے تمام اجزا بسبب ارضیت کے ریزہ ریزہ ہوجائین اور اس مین کبھی یہ ارضیت اصلی ہوتی ہے جیسے وہ دوا جسکی پوست اصل ہو مثلاً غاریقون اور کبھی اصلی نہین ہوتی جیسے عمدہ ایلوا۔

فصل — اس مین اس بات کا بیان ہے کہ بعض دوائین اسطور پر بدر اصلاح کی جائین تو پر اثر ہونگی

یاد رکھو کہ اکثر مفرد دوائین ایسی ہین کہ جنکی اصلاح اور تدبیر اگر نہ کی جائے تو وہ یا تو فساد اور نقصان پیدا کرین

یا انکا کامل اثر جو تجربہ کی رو سے لکھا گیا ہے نہ ظاہر ہو یا ساتھ اُس اثر مقررہ کے کسی اور عضو کو نقصان
پہونچائین یا بالکل بے اثر ہون اسلیئے اُن دواؤن کی تدبیر اور اصلاح وغیرہ ضرورۃً اس فصل مین ذکر کی
جاتی ہین۔ جن طریقون سے اُن تدبیر طلب دواؤن کی تدبیر اور اصلاح کی جاتی ہے اُن طریقون کے
اصطلاح اطبا مین چند عربی نام علیحدہ علیحدہ ہین اور ہم نے بھی اُن نامون کو آگے جدول مین ذکر کیا ہے
اس لیئے یہ ضروری معلوم ہوا کہ پہلے اُن نامون کے لغوی اور اصطلاحی معنے بیان کردین تاکہ طالب کو
ادراک مطالب مین آسانی ہو۔

احراق کے لغوی معنی جلانے کے ہین اور اصطلاح مین بھی بعض دواؤنکو مختلف طریقون سے جلاکر
کشتہ کرنے یا راکھ بنانے یا مارنے کو کہتے ہین کشتے پر لفظ **مقتول** کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ مثلاً
دوا سے ذرہ خواہ سیال کو کوزہ گلی مین رکھکر اُس کا منہ مٹی کے پیالے سے بند کرکے آٹے سے
وصل کردین اور اُسپر کپڑا ترکرکے لپیٹین کپڑے پر مٹی لگاکر تنور یا بھاڑ یا گرم الاؤ مین اُس عرصہ تک
رکھین جس مین وہ خشک ہوکر سخت یا ... یا راکھ ہوجائے جیسا کہ مطلوب ہو زمانہ قیام آگ کے تفاوت
سے تفریق مذکور ہوتی ہے ... **گل حکمت** (بکسر کاف ولام) بھی کہتے ہین۔ اور گل حکمت ان
معنے مین بھی مستعمل ہے کہ مٹی کو پانی ... رقیق کرکے اُس سے کپڑا لت کرکے شیشہ یا مٹی کے
برتن پر جس مین دوا رکھی گئی ہو لپیٹنا تاکہ آنچ سے پھٹ نہ جائے ہندی مین اسکا نام کپڑ مٹی اور گل مٹی ہے

فائدہ جن چیزون کا خام کھانا خطرناک نہین ہے انکا کشتہ بھی کھانا عقلاً غیر جائز نہین ہے مگر یہ ضرور
جانچ لینا چاہیئے کہ کشتہ ناقص نہو۔ کشتون کے امتحان کا طریق یہ ہے کہ گائے کے گھی اور سہاگے
اور شہد مساوی الوزن مین کشتے کی گولی بناکر آہنی چمچے مین رکھکر آگ پر خوب گرم کرین فلزات
نکلکر زندہ ہوجاینگے اور اگر کشتہ نقلی ہے تو فلزات زندہ اور غائب ہوجاتے ہونگے دیکھتے ہین
کہ معدنی چیز کو بدون کشتہ کے استعمال نکرنا چاہیئے۔ گھی اور سہاگہ اور شہد کو ماء الحیات خود کہتے ہین

فائدہ دیگر جس دھات کا کشتہ کیا جائے اُسکے بہت پتلے ورق بنانے کا بڑا ضروری کام ہے سونے
چاندی اور قلعی کے ورق تو بازارون مین بنے بنائے مل سکتے ہین کشتے بنانے کے شوقین اس
بات کو یاد رکھین کہ سب سے زیادہ بھید کی بات اس فن مین یہ ہے کہ ورقون سے کشتہ بنایا جائے
تو بہت آسانی سے بن جایا کرتا ہے جبکہ موٹے ٹکڑے اور ڈلی مین کئی آنچ دینے سے کشتہ نہین ہوتا
تو عامل مایوس ہوکر بنانے والے شخص کو برا بھلا کہکر اپنے شکستہ دل کی تسلی کرنے لگتا ہے حالانکہ
اس ساری ترکیب پر عمل کیا جائے تو کامیابی ہوسکتی ہے تانبے کے ورق بنے ہوئے تو نہین
مل سکتے البتہ تانبے کے پترے جن پر سفید قلعی ہوتی ہے مل جاتے ہین جنکو سنار عورتونکی جوڑیون پر لگاتے
ہین اور جڑاؤ نگینون کے نیچے چمک پیدا کرنے کو لگایا کرتے ہین ان پترون سے پتلے بنانا مشکل
کام ہے انکا تانبا بھی اچھا ہوتا ہے صرف ضرورت یہ ہے کہ انکی قلعی یا تو ریگمال سے رگڑ کر
اُتار دی جائے یا آگ مین تپا کر۔

پُٹ دینا اسکی ترکیب یہ ہے کہ کسی دوا کے جوشاندے یا رس میں کسی خشک دوا کو بھگو کر سکھلا کر کام میں لاتے ہیں یا کسی چیز کے رس یا جوشاندے سے کھرل کرتے ہیں

تحمیص کے ہندی معنے کھیل کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں بھی بعض دانوں اور بیجوں کے نیم بریان کرنیکو کہتے ہیں۔ مثلاً دوا کو کسی برتن میں رکھ کر آگ پر رکھنا اور کفچی سے حرکت دیتے رہنا کہ اس میں بو بھوننے کی آجاے اور کسی قدر رنگ دوا کا تبدیل ہو جاے دوا سے نرم قابل سفوف کے ہو جاے اور اسی کو **بو دادہ** بھی کہتے ہیں خواہ چیز مرطوب ڈال ڈالکر اسی طرح بھونی جائے حد درمیانی تحمیص کی یہ ہے کہ اس سے بو نکلے اور تھوڑا لال ہو جائے۔

تدخین کے لغوی معنے دھواں کرنے کے ہیں اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ دوا کو ایک ہانڈی میں رکھکر اور سوراخ دار سرپوش منہ پر ڈھک کرکے آگ پر رکھنا کہ دوا ہانڈی میں پکے یا جلے اور خراب دھواں اسکا نکلتا رہے اور ناریت دوا کی نکل جائے۔

تدبیر کے معنے انجام بینی کے ہیں اور اصطلاح میں بعض دوا میں ایسے تصرف کرنے کو کہتے ہیں جسکی وجہ سے اس دوا کا ناقص و فاسد اثر دفع ہو جائے تاکہ انجام کو بعد استعمال کے کچھ نقصان استعمال کرنے والے کو نہ پہونچے تدبیر کو **اصلاح** بھی کہتے ہیں۔ اگر دوا نہایت خشک ہو اور خشکی رکھتی ہو اسکی اصلاح یوں کریں کہ اسکو دودھ میں بھگو کر کسی روغن میں بھی بھگو دیں اگر سرد ہو تو گرم روغنوں میں اور جو گرم ہو تو سرد روغنوں میں تر رکھیں اور دودھ تازہ گاے یا بکری کا ہو اور نرم و خشک دوا کے لیئے بکری کا دودھ اولیٰ ہے دوا کو سیال میں بھیگا رکھنے کو **پرورده کرنا** اور **پالنا** کہتے ہیں

ترویق کے معنے شراب نچوڑنے اور صاف کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں بھی بعض پتیوں کا سبز عرق نچوڑ کر اور آگ پر پھاڑ کے صاف کرنے کو کہتے ہیں ایسا پانی **مُروّق** کہلاتا ہے

تنقیع کے ہندی معنے پانی دینا ہیں۔ اصطلاح میں دوا کو سلم یا سفوف کرکے کسی سیال چیز میں تر رکھنا اور خشک کر لینا ایک دفعہ یا بدفعات

تشویہ کے ہندی معنے جھلسانے کے ہیں اور اصطلاح میں بھی کسی رطوبت ناک پھل یا جڑ وغیرہ کو جھلسلا کے عرق نکالنے کو کہتے ہیں اسطرح کہ دوا بجنسہ یا کوٹ کر کسی چیز میں سانکر گولی بنا کر کپڑے میں باندھ کر آگے میں لپیٹ کر اس عرصے تک آگ میں رکھنا کہ دوا گولی کے اندر بھن جائے جلے نہیں خواہ کسی ترو تازہ جڑ کو کھو کھل کرکے رکھنا اور اسی طرح آٹے میں گولی بنا کر بھوننا

تصویل کے معنے زیادہ کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں بعض دوا کو کہ ظرفی ہو خوب باریک کرکے پانی پر سے غبار لینے کو کہتے ہیں

تصفیہ کے معنے صاف کرنے کے ہیں اور اصطلاح بھی بعض خشک دوا کو چھانکے صاف اور بے مضرت کر لینے کو کہتے ہیں مثلاً ہانڈی میں پانی یا کوئی سیال چیز بقدر نصف کے ڈالکر اُسکے منہ پر کپڑا باندھکر اسپر دوا رکھنا اور کپڑے کے کنارے کے آس پاس آٹا لگا کر دوا پر توا جسکی پشت دوا سے ملی رہے رکھنا

اور اُسپر اسقدر آگ رکھنا جسکی گرمی سے دوا پگھل پگھل کر ہانڈی مین ٹپکے۔
ایضاً دوا کو سرپوش سے بند کرکے ہانڈی کے نیچے آگ جلانا تاکہ سیال چیز کے جوش سے دوا پگھل کر ہانڈی مین ٹپکے چندبار ایسا کرنے سے مرطوب دوا قابل سفوف کے ہوجاتی ہے ویدونکی اصطلاح مین تصفیہ کا نام **سودھنا** ہے

فائدہ دھاتون کو بھی صاف کرتے ہین سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ لوہا۔ سیسہ۔ رانگ۔ جستہ وغیرہ کے صاف کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ صرف فرق اسقدر ہے کہ سونا چاندی اور لوہا آگ مین سرخ کرکے بجھانے سے صاف ہوجاتے ہین اور باقی جست سیسہ رانگ وغیرہ چرخ دیکر ڈھالنے سے صاف ہوتے ہین باقی روحی دھاتون کے طریق صاف کرنے کے اپنے اپنے موقع پر درج ہین کسی دھات کو بغیر صاف کئے ہرگز کشتہ نکرنا چاہئے ورنہ استعمال مین بجائے فائدے کے نقصان ہوگا اور کشتہ کرنے مین بھی کسیقدر دقت ہوگی۔

تصعید کے معنے چڑھانے کے ہین اور اصطلاح مین بترکیب مقررہ کسی دوا کے جوہر اُڑانے کو کہتے ہین انگریزی مین تصعید کرنے کو سبلی میشن کہتے ہین اس ترکیب سے ثقیل چیز بذریعہ حرارت کے انجرات مین تبدیل ہوجاتی ہے اور دوسرے برتن مین سردی پاکر پھر کثیف ہوکر جمع ہوجاتی ہے اس ترکیب کے لیئے دو برتن ضرور ہوتے ہین ایک تصعید کرنے کا برتن جسکو آنچ پر رکھتے ہین اور دوسرا کثیف کرنے والا ظرف جو سرد رہنا چاہیے اور جس مین ثقیل شے کے بخارات اگر پھر پستو ثقیل ہوجانے مین ترکیب اسکی یہ ہے کہ دوا کو ایک ہانڈی یا گھڑے مین رکھکر دوسری ہانڈی یا گھڑے کا منہ اسکے منہ سے وصل کرکے چولھے پر رکھنا اور اس مین آگ جلانا اور اوپر کے برتن کی پشت پر کپڑا تر رکھنا اور اسکو بدلتے رہنا جس مین دوا کا جوہر لطیف آگ کی گرمی سے اُڑکر اوپر کے برتن مین بسبب سردی کے لپٹ جاویگا پھر چند ساعت کے بعد سرد کرکے دونون برتن جدا کرکے جوہر متصاعدہ لیوین۔

تطبیخ کے معنے پکانے کے ہین اصطلاح مین اسے کہتے ہین کہ کسی سیال چیز کو دیگچی مین ڈالکر آگ پر رکھنا اور دوا کو پوٹلی مین باندھ کر اُس مین لٹکانا تاکہ تہ نشین نہو ڈوبی رہے بعد طبخ معین کے پوٹلی نکالکر دوا نے لینا خواہ اجساد صلب کو بجنسہ پانی مین یا کسی دوا مین ایک دفعہ یا بدفعات جوش کرلینا۔

تطفیہ لغوی معنے اسکے بجھانا ہین۔ اصطلاح مین اسے کہتے ہین کہ سخت و معدنی دوا ئکو آگ مین گرم یا سُرخ کرکے کسی سیال چیز مین سرد کرلینا ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ ایک چیز مین یا کئی چیزون مین

تطریہ کے معنے تری پہونچانے کے ہین اور اصطلاح مین گھی اور روغن وغیرہ کی حدت و خرابی دھوکر دفع کرنے کو کہتے ہین

تقلیہ کے معنے بھوننے اور تلنے کے ہین اور اصطلاح مین بھی بعض دوا کے نقصان و فساد کو روغن وغیرہ مین بھون کے یا تل کے دفع کرنے کو کہتے ہین مثلاً کسی برتن مین کوئی روغن ڈالکر اُس مین دوا کو بھونتا جب رنگ و بو کا تغیر ظاہر ہو دوا کو نکال لینا اور اگر ممکن ہو روغن کو دوا سے جذب کرلینا۔

تکلیس لغت مین مادہ اس کا کلس (چونہ) ہے جسکے معنے چونا بنا لینا ہین اور اصطلاح مین سخت و

کرخت دواے فلزی وغیرہ کو نرم اور بھر بھرا کسی طرح بنا لینے کو کہتے ہین مثلاً سخت دوا کو تلطیف کر کے برادہ خواہ پتلے ورق بنا کر برنہ کر کے کسی چیز کے ساتھ گل حکمت کر کے جلاتے ہین خواہ ایک گڑھے مین اُپلے بھر کر دوا کو ٹاٹ کے ٹکڑے مین لپیٹ کر اُپلون کے درمیان مین اسکو رکھ کر جلا دین کہ وہ دوا گھل کر سفید سفوف کے قابل ہو جائے اور وزن اصلی اُسکا قائم رہے اس تدبیر کو کبھی کشتہ بھی کہتے ہین اور حقیقت مین کشتے کا اطلاق احراق پر ہوتا ہے

حل کے معنے پگھلنے کے ہین اور اصطلاح مین بھی خشک اور سخت فلزی دوا کے نرم و رقیق کرنے کو کہتے ہین

غسل کے معنے دھونے کے ہین اور اصطلاح مین بھی بعض دواؤنکو مختلف طریقون سے دھو کر استعمال کے لائق کرنے کو کہتے ہین مثلاً معدنی اور ثقیل الوزن دوا کو کھرل مین رگڑ کر پانی مین رکھ دینا جب دوا تہ نشین ہو جائے پانی کو نتھار کر اسی طرح دو و تین بار پانی کو بدلنا اور اسکی کثافت دور کر کے صاف تہ نشین دوا کو لے لینا۔ انگریزی مین اسی کے قریب ایک عمل کا نام الیوٹری ایشن ہے الیوٹرو دھو ڈالنے کو کہتے ہین اصل مین کسی سفوف کے باریک ذرونکو موٹے اور غیر جنس ذرون سے پانی کے ذریعہ سے جدا کرنے کو الیوٹری ایشن کہتے ہین ڈاکٹر لوگ یہان یہ عمل ایسی چیز پر کیا جاتا ہے جو معدنی ہون اور پانی مین حل ہونیکے قابل ہون چنانچہ کھریا مٹی اس ترکیب سے صاف کی جاتی ہے اور الیوٹری ایشن مین اور غسل مین کسی قدر فرق بھی ہے الیوٹری ایشن کی ترکیب سے کھریا مٹی [illegible] صاف کی جاتی ہے کہ اُسکے سفوف کو پانی مین ڈالکر خوب ہلا کر تھوڑی دیر رکھ چھوڑین جب غیر جنس بھاری اور بڑے بڑے ذرے نیچے بیٹھ جائین تو اوپر سے دودھ کی رنگت کے گدلے سیال کو جس مین باریک ذرے اس شے کے ملے ہون ڈھالکر علیحدہ رکھدین جب سب سفوف نیچے بیٹھ جاے تو پانی کو اوپر سے نتھار ڈالین اور سفوف مذکور کو خشک کر لین

اس جدول مین بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح کرنے کا بیان ہے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
ابابیل	احراق	ابابیل کو ذبح کر کے پر و پوٹ پیٹ کی آلائش نکالکر اور نمک گوشت پر چھڑک کر مٹی کے کوزے مین رکھ کر گل حکمت کر کے آگ مین یا تنور مین رکھدین جب جل جائے نکال لین یا اختیار ہے کہ کوزے کا صرف سنگل حکمت کرین یا سارے کوزے کو
ابرک	تکلیس	ابرک کو باریک کتر کے چھوارے کی گٹھلیون کے ہمراہ پوٹلی مین باندھکر گرم پانی کے تاش مین خوب ملین جب ابرک چھنکے پانی کے اندر آجائے تو نتھار کر اور سکھا کے شہد اور نوشادر مساوی الوزن کے ہمراہ خوب پیسکر کوزہ گل حکمت مین تین شبانہ روز تیز آنچ دین کہ شہد اور نوشادر کا وزن جاتا رہے ورنہ پھر مساوی الوزن شورے کے ہمراہ پیسکر دوسری آنچ دین تو مکلس اور نرم ہو جائیگی یہ مکلس ابرک بواسیر اور فالج کے لیے مجرب ہے
ابرک	حل	ایک برسی مولی کو اندر سے خالی کر کے خوب پسی ہوئی ابرک کو اُسکے اندر بھرین اور مولی ہی کی ڈاٹ خوب مستحکم لگا کے گھوڑے کی لید مین گاڑ دین اور چوتھے روز نکالین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		ابرک حل ہوکر سفید اور چمکدار پانی کی طرح ہو جائے گی
ابرک	حلب	محیط اعظم میں لکھا ہے کہ ابرک کو بغیر محلوب کئے کام میں نہ لائیں کیونکہ وہ معدے کے ریشوں میں اور حلق اور مری میں چپک جاتا ہے پس محلوب کرنے کے بعد ببول کے گوند کے پانی کے ساتھ استعمال کریں اُسکے حلب کا طریق یہ ہے کہ ابرک کو کوٹ کر کنکریوں کے ساتھ پوٹلی میں باندھیں اور گرم پانی میں خوب ہلائیں اور ملیں یہانتک کہ حل ہو جائے اور پانی کے تلے بیٹھ جائے پھر پانی کو اوپر سے نتھار کر دھوپ میں رکھدیں تاکہ خشک ہو جائے پھر کام میں لائیں اسی طرح اگر برف کے ٹکڑے کے ساتھ تھیلی میں باندھ کر ملیں تاکہ حل ہو جائے پھر بدستور لیلیں اور یوں بھی محلوب کرتے ہیں کہ صابون کو ابرک کے پتر پر ملکر گھڑیا میں ڈالکر آگ میں رکھدیں اور جلادیں بعد اُسکے آگ سے اُتار کر بطور جواہر کے بے کھرل میں رگڑیں اور دھو کے کام میں لائیں۔
ابرک	تصفیہ	ابرک کو آگ میں تپا کر دودھ میں بجھاویں یا چولائی کے رس میں بجھاویں یا لکھٹائی میں بجھائیں تب ابرک صاف ہو ایضاً بعض دیدیوں کہتے ہیں کہ ابرک کو کوئلوں کی آگ میں لال کرکے دودھ میں اور چولائی کے رس میں اور کانجی میں پانچ پانچ سات سات بار بجھا کر اُسکے پتر الگ الگ کرکے پانی سے دھوکر صاف کریں۔
ابرک	کشتہ	۵ تولہ ابرک سفید لیکر ورق ورق کرکے چوڑے باریک کتر کے کونڈی میں یا پتھر کے کھرل میں مولی کے پانی کے ہمراہ تین گھنٹہ خوب گھوٹیں باریک ہوکر ایک سفید چمکدار لگدی بن جاتی ہے پھر پانچ تولہ سوہاگہ لیکر آدھ پاؤ پانی میں پیسکر چھانکر اس میں ۲ تولہ گڑ اور پندرہ تولہ قلمی شورہ خوب گھوٹ کر ملا کر سب کو مٹی کے ایک فراخ دہن کوزے میں ڈالکر اوپر سے دس تولہ ملاویں اور دھوپ میں رکھدیں۔ ایک دن کے بعد منہ اسکا سر پوش سے بند کرکے تمام کوزے پر ایسی مٹی کا جس میں روئی ملا کر کوٹ لی ہو پتلا لیپ کرکے خشک کریں اور ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں کشتہ بے چمک ہو جائے گا اسکو نکال کر کھرل میں پیسکر کپڑے میں چھانکر فضلہ کو دور کریں چھنے ہوے میں بیس حصہ پانی ملا کر آدھ گھنٹہ رکھکر پانی نتھار لیں اسی طرح چند مرتبہ پانی ڈال کر نتھارتے جائیں تاکہ قلمی شورے وغیرہ کا اثر جاتا رہے پھر اسکو آگ پر یا دھوپ میں خشک کرلیں **ایضاً** مولی کے پانی میں سرس کے پتے پیس کر ابرک کے ٹکڑوں پر لیپ کرکے آٹھ سیر اپلوں کی آگ دو مگر چار دفعہ ایسا کرو **ایضاً** پہلے قلمی شورے کو مولی کے پتوں کے پانی میں خمیر کرو پھر ابرک کے ٹکڑوں پر تہ جماتے جاؤ اور برتن میں منہ بند کرکے ۴ سیر اپلوں کی آگ دیدو اور پھر دوبارہ ایسا کرو کشتہ ہو جائیگا



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		ایضاً ہر قسم کا ابرک گلوے سبز کے پانی میں بھی کھرل کر کے اکیس آنچ میں عمدہ کشتہ ہو جائے گا ایضاً ابرک سیاہ کو باریک کر کے ایک ہفتہ تک ککروندے کے پتوں کے پانی میں تر رکھو پھر شورے کو ککروندے کے پانی میں پیسکر لگدی بناکر ابرک کو اس میں رکھ کر ایک کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے آگ دو اکیس بار ایسا کرنے سے عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے ایضاً اور پھر سیاہ ابرک کوٹ کر ککروندے کے پتوں کے پانی میں چار پہر تک کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں اور ککروندے کے پانی کے ثفل کو ابرک کے نیچے اوپر بچھا کر مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کر کے پانسیر جنگلی اپلوں میں رکھ کر پھونکیں سرد ہونے کے بعد ٹکیہ نکالکر اسی طرح دوبارہ عمل کریں اسی طرح چالیس بار ککروندے کے پانی میں کھرل کر کے آنچ دیں گلابی رنگ ہو جائے گا ایضاً شورے کو لیموں کے رس میں کھرل کر کے اسکے درمیان میں ابرک رکھکر ایک ظرف میں گل حکمت کر کے سات بار آگ دیں ایضاً سفید اور صاف ابرک کو دھو کے اور ہتوڑے سے آہستہ کچل کے انگوری تیز سرکے میں بھگو دیں اور بعد تین روز کے اس سرکے میں ہلکی جوش دیکر نکال کے کونڈی میں اور گف کپڑے کی تھیلی میں تجوری کی گٹھلیوں کے ہمراہ بھر کے تھوڑے کے میں ملیں تو نرم اور ٹکیا ہو جائے پھر نکال کے اور پتھر پر خوب پیس کے ٹکیاں بنالیں اور ایک ہانڈی میں رکھ کے اس میں سرپوش دیکر گل حکمت کر کے ایک ہفتہ خوب تیز آگ کی آنچ دیں کہ راکھ ہو جائے پھر نکال کے بھنگرہ اور دھتورے اور ریٹھا اور بہیڑہ اور آنولے کے پانیوں میں علیحدہ علیحدہ پیس کر ٹکیاں بناکے مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کر کے علیحدہ علیحدہ بدستور آنچ دیں۔ ابرک کے کشتہ کامل کی علامت یہ ہے کہ دھوپ میں اس سے چمک نہ ظاہر ہو۔ بعض لوگوں نے تین سو آنچوں تک مبالغہ کیا ہے۔ یہ ترکیب ہندی ہے ایضاً صاف کئے ہوئے ابرک سیاہ کے علیحدہ علیحدہ پتر کر کے انکو کوٹ پیس کر سکھا دیں پھر انکو باریک کمل میں رکھکر اور اُس میں دھان ملاکر ابرک کو مع دھان کے بار بار ملکر کمبل سے پانی کو علیحدہ علیحدہ برتنوں میں باہر نکالیں۔ اسکا نام دھانیہ ابرک ہے پھر اس ابرک کو آک کے دودھ میں کھرل کر کے ٹکیا باندھیں اور سکھا کر آک کے پتوں میں لپیٹ کر کپڑ مٹی کر کے اور نصف پانسے کے گڑھے میں پھونکدیں اور اسیطرح تھوہر یعنی سینڈھ کے دودھ میں چند بار کھرل کریں اور ہر بار آگ دیتے جائیں اور پھر اسیطرح گھیکوار کے پٹھے کے لعاب میں چند بار کھرل کریں اور ہر بار آنچ دیں پھر چولائی کے پتوں کے پانی میں سات بار کھرل کریں اور ہر بار آگ دیں یا ناگرموتھے کے خیساندے میں یا کلونجی میں یا شیطرج (چیتا) کے خیساندے میں یا جھبیری لیموں کے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		رس میں یا ترپھلے کے پانی میں یا گائے کے پیشاب میں سات بار کھرل کریں اور سات بار آگ دیں یہ ابرک بلاناغہ دو مہینے تک ایک ایک رتی کھائیں تو جریان وغیرہ سب بیماریاں دور ہوں اور بدن میں بہت تازگی پیدا ہو اور ضعف باہ جاتا رہے **ایضاً** سفید ابرک کے برابر گڑ لیں اُس گڑ کو پانی میں گھولیں پھر ابرک کے ٹکڑے پر گاڑھا گاڑھا لیپ کریں اور ان پر ذرا شورہ چھڑکتے جاویں شورہ ابرک سے آدھا لیں اور ابرک کی تہ کرتے جائیں تو سارا ابرک کی تہ کو اُپلوں سے پھونک دیں وہ ابرک گل جائے گا خوب سفید ہو تب بھی فائدہ کرے گا اور ایک رتی اس کی مقدار ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ عمل تین دفعہ کرنے سے عمدہ کشتہ ہوتا ہے **ایضاً** صاف کیا ہوا ابرک پیس کر آک کے دودھ میں کھرل کرکے ٹکیہ باندھ کر دو پیالوں میں رکھ کر اور کپڑا لپیٹ کر مٹی اوپر سے لگا کر گجپٹ کی آنچ میں پھونک دینا چاہیے جب بالکل سرد ہو جائے نکال کر پھر آک کے دودھ میں کھرل کرکے اسی طرح بند کرکے آنچ دینا چاہیے اسی طرح بڑ کی جڑ کے جوشاندے میں کھرل کرکے پانچ سات بار آنچ دیں ہر ایک بار دو دن کھرل کرکے آنچ دینا چاہیے یہاں تک کہ اس کی ذرا سی چمک بالکل باقی نہ رہے ایسا پھونکا ہوا ابرک لال یا اینٹ کے رنگ کا ہو جاتا ہے
اجواین	تدبیر	تین شبانہ روز تیز سرکے میں بھگو رکھیں پھر خشک کر لیں سرکہ چار انگل اجواین سے اوپر ہو اور بعض کہتے ہیں کہ سرکے میں نہ رکھے بھون لینا چاہیے
اسفنج	احراق	اسفنج کو صابون لگا کے خوب صاف کریں بعدہ دھو کے اور دھوپ میں سکھا کے باریک کتر ڈالیں پھر کسی لوہے یا مٹی کے برتن میں رکھ کے آگ پر رکھیں اور کسی چیز سے چلاتے جائیں یہاں تک کہ جلا دیں کہ سخت اور قابل پیسنے کے ہو جائے بالکل جل کر راکھ نہ ہو جائے۔ کبھی یوں جلاتے ہیں کہ مٹی کے کورے کوزے میں بھر کر گل حکمت کرکے گرم تنور میں رکھ دیتے ہیں اور سرد ہونے کے بعد نکال لیتے ہیں
اسفنج	غسل	جلے ہوئے اسفنج کو خوب پیس کر پانی میں گھول دیں جب ٹھہر جائے تو اوپر سے پانی کو نتھار کے تلے کے اجزا کو پھر پانی میں گھولیں اسی طرح تین مرتبہ پیسیں اور گھولیں بعدہ ایک رات ڈھک کر رکھ دیں پھر پانی کو نتھار کر کام میں لائیں۔
اسبغول	تحمیص	کسی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب گرم ہو جائے تو چلاتے رہیں یہاں تک کہ سرخ ہو جائے اور بو آنے لگے
افعی	احراق	اس کا تازہ گوشت بیالیس تولہ پونے سات ماشہ لیکر سوا اکیس تولہ شہد میں ملا کر اور تھوڑا سا نمک اور سوئے کے بیج پیس کر برگ کر اور روغن زیتون اضافہ کرکے اور مٹی کے کورے برتن میں بھر کر منہ بند کرکے ٹاٹ اوپر سے سی کر نئی ہوئی مٹی لگا کر اور سکھا کر



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		گرم تنور مین رکھدین یہانتک کہ جل جاے پھر نکالکر اور سرد کرکے برتن کو کھولکر جو کچھ اُسکے اندر ہو نکال لین اور تھوڑا سا تیز بات اور بالچھڑ پیسکر ملاکر خوشبودار کرکے کام مین لائین۔
افیون	تحمیص	افیون کو ریزہ ریزہ چنے کے دانون کے برابر کرکے مٹی کے برتن مین تھوڑا تھوڑا بھونین یا چراغ کی لو مین بٹ پٹالین۔
افیون	تدبیر وتصفیہ	افیون کو پانی یا گلاب مین چار پہر تر کرکے آگ پر رکھین اور ملین تاکہ خوب حل ہوجاے پھر چھان لے اور گاد دفع کرکے پانی کو پکاکے جمالین یہانتک کہ گولی باندھنے کے قابل ہوجاے اگر پکانے کے وقت ذراسی شراب انگوری بھی شامل کردین تو لطیف اور خوش کیفیت اور بے مضرت ہوجاے کیونکہ شراب انگوری افیم کے مزاج کے مخالف ہے پس شراب اسکی مضرتونکی اصلاح خاطر خواہ کردیتی ہے اور مولوی نور الاسلام صاحب کی بیاض مین تدبیر کی یہ صورت لکھی ہے کہ افیم پونے دو تولہ عرق بید مشک اور گلاب پاؤ پاؤ بھر زعفران دو ماشہ مشک چھ رتی گاے کا دودھ آدھ سیر لیکر اول افیم کو ان عرقون مین چار پہر تک تر رکھین پھر ملکر چھانکر اور دودھ ملاکر آگ پر جوش دین جب کوے کی طرح ہوجاے تو اُتارکر مشک و زعفران باریک پیسکر ملالین
افیون	حل	افیون کو ریزہ ریزہ کرکے تانبے کے برتن مین آگ پر رکھدین تاکہ نرم اور گرم ہوجاے رنگ سرخی مائل ہوجاے مگر جلے نہین پھر [illegible] پانی مین گھول لین یہ ادویہ چشم مین مستعمل ہے
اقاقیا	غسل	اقاقیا کو پیسکر گرم پانی مین گھولین اور تھوڑی دیر ٹھہراکر اوپر سے پانی اُسکا نتھار کر پھینک دین کئی بار اسی طرح کرین جب پانی صاف نکلنے لگے تو اقاقیا کو لیکر سکھالین
اقلیمیاے نقرہ وطلا	غسل	پانی مین پیسکر اور تھوڑی دیر ٹھہراکر اوپر سے نتھار دین پھر ایسا ہی کرین یہانتک کہ پانی کے اوپر میل کا آنا بند ہوجاے
ایضاً	احراق	مٹی کی کوری کلھیا مین رکھکر گل حکمت کرکے رات بھر گرم تنور مین رکھین صبح کو نکال لین
ایضاً	تدبیر	سونف یا سماق یا انگور ترش کے رسون مین یا عرق بید مشک مین کھرل کرکے پیسکر اور ہر بار سکھاکر خشک سفوف کو چینی کے یا کانچ کے برتن مین رکھ لین۔
املتاس	تدبیر	اسکی بو دور کرنے کے لیئے اس طرح تدبیر کرتے ہین کہ مغز املتاس کو گلاب یا عرق کیوڑہ مین بھگو دیتے ہین جب پھول جاتا ہے تو ملکر باریک کپڑے مین چھان لیتے ہین اور اس چھنے ہوے سیال کو کسی برتن مین پھیلاکر خشک کرلیتے ہین۔ پھر موتیا۔ موگرہ۔ بیلا۔ گل سرخ وغیرہ خوشبودار پھولون مین بساتے ہین اور جب

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		پھول سوکھ جاتے ہین تو تازہ بدل ڈالتے ہین یہانتک کہ المناس ہین سے پھولون کی خوشبو آنے لگتی ہے
انڈے کا چھلکا	احراق	انڈے کے چھلکے کو تین روز نمک کے پانی مین بھگو کے اندرونی جھلی اور آلائش سے پاک کرکے اور ٹھیکر کوزے مین بھر کے اور گل حکمت کرکے پھونک دین تاکہ راکھ ہوجائے بہتر وہ چھلکا ہے جس مین سے بچہ نکلا ہو اور شتر مرغ کے انڈے کا چھلکا سب سے بہتر ہے ایضاً انڈے کا چھلکا مدبر عرق لیمو مین کھرل کرکے ظرف مین ڈالکر گل حکمت کرکے سات آنچ دین ایضاً [illegible]
ایضا	تدبیر	انڈے کے چھلکے کو اُس پانی مین جس مین نمک اور راکھ گھلے ہوئے ہون بھگو کے اور دھو کے اندرونی جھلی اور آلائش کو دفع کرین اور پھر مکرر دھو کے اور خشک کرکے کام مین لائین ایضاً سرد پانی سے کئی بار دھووین حتی کہ بو دفع ہوجائے ایضاً انکو پانی مین تر کرین اور دھوپ مین رکھین دھول سے بچائین جب یہ پانی سڑ جائے تو اسکو بدل دین اچھی طرح دھوئین اور باریک جھلی جو چھلکے کے اندر سے جدا ہو دور کردین اور پانی ڈالکر اور منہ برتن کا بند کرکے بدستور اول رکھین کہ غبار نہ پہونچے یہان تک کہ پانی گندہ ہوجائے بعد اسکے بتدریج دھووین اور اسی طرح مکرر عمل کرتے رہین یہان تک کہ پانی کا گندہ ہونا موقوف ہوجائے اور جھلی چھلکون سے جدا ہو بس اس چھلکے کو کام مین لائین۔ انڈے کے دھوئے ہوئے چھلکے کو خرم بضم خائے معجمہ و فتح رائے مہملہ اور تشدید رائے مہملہ مفتوح سے بھی کہتے ہین اسی طرح بغدادی اور ابن بیطار وغیرہ سے تحقیق کو پہونچا ہے اور اکثر کتابون مین مثل بحر الجواہر وغیرہ کے اس لفظ کو خائے حطی اور زائے معجمہ سے لکھا ہے
آنولہ	تدبیر	آنولون کو ایک شبانہ روز گائے وغیرہ کے دودھ مین تر کرین پھر اچھی طرح سے انھین دھو کے اتنا جوش دین کہ بخوبی گل جائین تب تارون کی چھلنی مین ملکر شیرہ نکال لین اور پھوجڑ کو پھینک دین۔
انزروت	تدبیر	انزروت کو کوٹ کر گدھی یا لڑکی کی مان کے دودھ مین سانکر جھاؤ کی لکڑی پر لگاکر کباب کیطرح بریان کرلین ایک ہی مرتبہ کافی ہے اور دو مرتبہ مین اور بھی عمدہ ہوجائے گا اور جو دوسری مرتبہ مرغی کے انڈے کی سفیدی مین سانکر اور جھاؤ کی لکڑی پر لگاکر آگ پر بریان کرین تو یہ معتدل ہے
انیسون اول	تحمیص احراق	شہد مین بھگو کر کپڑے مین باندھکر گل حکمت کرکے ایک رات معتدل آنچ کے تنور مین رکھین دیگچی یا ہانڈی مین رکھ کر لوہے کی چھلنی سے منہ چھپا دین اور نیچے آگ جلائین یہان تک کہ جل جائے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
ایضاً	غسل	جلے ہوئے انگو خوب پیس کے پانی مین گھول دین جب ٹھہر جائے تو اوپر سے پانی کو نتھار کے تلے کے اجزا کو پھر پانی مین پیس کے گھولین اسی طرح تین مرتبہ پیسین اور گھولین بعدہ ایک رات ڈھک کر رکھدین پھر پانی کو نتھار کر کام مین لائین
ایلوا	غسل	بالچھڑ۔ جرائتہ۔ دارچینی۔ عود بلسان۔ حب بلسان۔ اسارون۔ مصطگی۔ سلیخہ۔ جوزی۔ نقاح اذخر۔ بیخ اذخر۔ اور جائے پھل ہر ایک تین تولہ لیکر کوٹکر ۲۲۴ تولہ پانی مین جوش دین جب نصف پانی رہجائے صاف کرکے پونے ستاون تولہ ایلوا پیسکر اُس پانی مین ملائین اور ہلائین اور باریک سوراخونکی چھلنی کے ذریعہ سے چھانین جو اوپر رہجائے اُسے پھینک کر چھنے ہوئے کو خشک کرلین ایضاً اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ ایلوا پیکر چھان لین اور انستین اُس سے چہارم مصطگی۔ حب بلسان۔ عود بلسان۔ سلیخہ دارچینی۔ بالچھڑ۔ اسارون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ لیکر پونے ستاون تولہ پانی مین جوش دین جب نصف رہجائے تو ملکر صاف کرکے ایلوا اور یہ پانی کھرل مین کرکے رگڑین اور صاف ہونے پر کسی برتن مین لیکر ٹھہرا دین پھر پانی نتھار کرکے جمے ہوئے مین ۱۰ ماشہ زعفران کا سفوف ملا کرکے خشک کرلین جتنا اسکے غسل مین مبالغہ کرینگے حدت اور حرارت گھٹ جائیگی اور گلاب مین غسل کرکے مصطگی اور گل سرخ سے قوی کرلینا بھی کافی ہے
ایلوا	تدبیر	ایلوے کو سیب یا بہی یا شلجم یا گاجر یا ناشپاتی مین رکھکر اور کپڑا لپیٹ کر اُسپر آٹا لگائین اور آگ مین ڈالدین اتنی دیر کے بعد کہ گرمی ایلوے تک پہنچ جائے پھر نکال کے خشک کرلین اور کام مین لائین۔
ایضاً	تصفیہ	ایلوے کے صاف کرنے کا یہ طریق ہے کہ بیس حصہ کھولتے پانی مین ڈالکر آگ کے نزدیک یا دھوپ مین تین روز تک رکھین پھر اسکو چھانکر رکھ چھوڑین جبکہ اسکی گاد بیٹھ جائے تب اُسکے اوپر کے صاف پانی کو ڈھالکر جو باقی رہجائے اسکو دھیمی آنچ پر بجائے ست کے موافق گاڑھا کرلین
ایضاً	تحمیص	صاف ٹھیکرے پر رکھکر بھون لین تاکہ ہر طرف سے آگ اسکو چھو جائے مگر جلے نہین ایسے ایلوے کو آنکھ کے کحلو نمین آنکھ کے امراض کے لئے ملاتے ہین
اینٹ	تدبیر	اینٹ کو لیکر اجزاے ارضی جو اُسپر جمع ہو گئے ہون دور کرکے ٹکڑے کرلین اور پانی مین ڈالدین تاکہ تہ نشین ہو جائے پھر پانی دور کرکے دوسرا ڈالین اور اسیطرح پانچ بار کرین
بابچی	تدبیر	سرخ گاے کے پیشاب مین جو ابھی بچہ نہ جنی ہو تر کرین جسوقت پیشاب خشک ہو جائے اور ڈالین اکیس دن کے بعد چھلکا دور کرین اور سائے مین سکھائین یہ ترکیب [illegible]

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
بارتنگ کے پتے	تردیق	پتوں کو دھو کر اور صاف کرکے پیسیں اور انکا عرق سبز نچوڑ کے آگ پر پکائیں جب پھٹ جائے چھان لیں۔
بارتنگ کے بیج	تحمیص	ایک برتن آگ پر رکھیں جب خوب گرم ہو جائے تو بارتنگ کے بیج اس میں ڈالکر جلدی جلدی ہلاویں کہ موافق حاجت کے بھن جائیں اور جلنے نہ پائیں۔
بارہ سنگھے کا سینگ	احراق	اسکے پتلے پتلے ورق ترشے اور کپڑا لپیٹ کے گل حکمت کریں اور تیز آنچ میں پھونک دیں لیکن خارجی علاج میں کشتہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے ایضاً اسکا برادہ سوتار کے تین روز تک آک کے دودھ میں تر کریں اور پھر زرد رنگ مینڈک کے پیٹ میں بھر کر کلھیا میں بند کرکے ایک من جنگلی اپلوں کی آگ دیدیں ایضاً صرف آک کے دودھ میں بھی کشتہ ہو جاتا ہے یعنی ایک برتن میں کافی دودھ ڈالکر منہ بند کرکے ۲۰ سیر اپلوں کی آگ دیجائے اگر دو تین دفعہ کیا جائے تو اچھا ہے
بارہ سنگھے کی چربی	احراق	اسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مٹی کی کلھیا میں بند کرکے گل حکمت کرکے تنور یا بھاڑ یا بھٹی میں رکھ کر جلائیں جب جلکر سفید ہو جائے تو نکالکر سرد کر لیں۔
بارہ سنگھے کی جلی ہوئی چربی	غسل	اسکو پیکر گرم پانی میں گھولیں اور تھوڑی دیر ٹھہرا کر اوپر سے پانی نتھار کر پھینکدیں کئی بار اسی طرح کریں جب پانی صاف نکلنے لگے تو اسکو لیکر سکھالیں
بال	تحمیص	بالوں کو صابون لگا کر دھوئیں اور خشک کرکے کنگھی کریں اور باریک کتر کے آگ پر اس قدر کھلا دیں کہ پیسنے کے لائق ہو جائیں اور انسے بو آنے لگے بالوں میں بہتر بال آدمی کے سر کے ہیں
بچھو	تحمیص و احراق	بچھو کو مٹی کے برتن میں زندہ رکھ کے اور سرپوش اور خمیر لگا کے تنور کی گرمی میں رات بھر رکھیں اور صبح کو نکال کے اور پیس کے باریک کپڑے میں چھانیں اور کام میں لائیں اور گرمی تنور سے یہ مراد ہے کہ تنور میں خوب آگ جلا کے آگ کو نکال لیں اور صاف کر لیں اس میں بچھو والے سرپوش برتن کو رکھ کر تنور کو بند کر دیں۔ تنور میں جلانے کے واسطے بہتر لکڑی انگور کی ہے اور اگر بچھو کو راکھ کرنا منظور ہو تو تیز آنچ دیں کہ راکھ ہو جائے۔ بہتر بچھو نر ہے اور نر کی نشانی ضعیفی و لاغری ہے اور اسکی راکھ کرنے کی ایک یہ ترکیب عمدہ ہے کہ مرغی کے اس انڈے کے چھلکے میں جس میں سے فی الحال ہی بچہ نکلا ہو رکھ کر لا وانے مول کے چون کے بھی ڈالدیں اور چھلکے کا منہ اور چھلکے سے بند کرکے اوپر سے کپڑا لپیٹ کر گل حکمت کریں اور آنچ میں رکھدیں یہاں تک کہ بالکل جل جائے نکالکر اوپر سے غلاف دور کرکے چھلکے اور بچھو کو پیس لیں۔



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
بچھناگ	تدبیر	بچھناگ کو ایک باریک کپڑے کی پوٹلی مین باندھین اور اس پوٹلی مین ڈورا باندھ کر سرپوش کے سرے سے باندھین اور ایک برتن مین دودھ بھر کے اس سرپوش کو دودھ کے برتن پر ڈھک دین اس طرح سے کہ پوٹلی دودھ مین لٹکتی رہے مگر پوٹلی کو اس طرح لٹکائین کہ دودھ سے چہار انگل اونچی رہے اور اس برتن کو چولھے پر رکھ کے دھیمی آنچ کر دین اور یہ آنچ ایک شبانہ روز رکھین پھر اتار کے اور بچھناگ کو خشک کر کے کام مین لائین اور دودھ کا برتن مع دودھ کے زمین مین دفن کر دین تاکہ کوئی حیوان اسکو نہ کھالے اور اگر بچھناگ کھانے کے لیے درکار ہو تو یہی عمل تین بار کرین بلکہ سات بار کرین تو اور بھی عمدہ ہے اور چالیس روز کے بعد ہانڈی کو زمین سے نکالین اور اس مین سے کیڑے چھان کر خشک کرلین بعض موقعوں پر طلا کے لیے عمدہ چیز ہے
بورہ	احراق	مٹی کے برتن مین رکھ کر سر محکم باندھ کر چنگاریون پر رکھین کہ سرخ ہو جائے بعد اسکے اتارین اور ٹھنڈے ہونے کے بعد استعمال کرین ایضاً مٹی کا برتن آگ پر رکھین بورے کو اس مین ڈالکر ہلاتے رہین یہانتک کہ جل جائے ایضاً لوہے کا کرچھا گرم کرین اور اس مین بورے کے ریزے ڈالدین اور ہلادین اور چند مرتبہ اسے گرم کرین تاکہ بورہ جل کر راکھ ہو جائے
بھلاوان اور اسکی رطوبت جسے عسل بلادر کہتے ہین	تدبیر	دو پتھر یا دو لوہے کے ٹکڑے یا سنڈاسی اچھے کو گرم کرین اور بھلاوون کو دو ٹکڑے کر کے اس مین خوب دبا دین اور جو شہد کی طرح رطوبت نکلے اسکو بانس کی کھپچی سے جدا کر کے کہین رکھدین اور بھلاوین کو چھیل کے اور [illegible] کے دوا مین شریک کرین اور اگر معجون دوا رستہ مین ملانا منظور ہو تو بعد اس تدبیر کے چھلکے سمیت گھی یا اخروٹ کے روغن یا کھوپرے کے تیل کے ہمراہ کوٹ لین اور شہد کو جو استعمال کرنا ہو تو اسے اخروٹ کے روغن یا گھی کے ساتھ جوش کر کے استعمال کرین اور چاہیئے کہ شہد کے نکالتے وقت ہاتھ کو بھی اخروٹ کے روغن سے چکنا کرلین تاکہ مجروح نہو۔
بھنگ	تدبیر و تحمیص	بھنگ کو گرد و غبار سے پاک اور صاف کر کے دوب (گھاس) کے پانی مین ملکر خشک کرلین پھر اجوائن کو بھگو کر اسکے پانی مین خشک کرلین بعد اسکے گائے کا گھی لگاکے کورے مٹی کے برتن مین آگ پر ہلالین مگر جلنے نہ پائے۔
بہی	اصلاح	بہی کے اندر سے بیج نکالکر اور اس مین شہد بھر کے گل حکمت کر کے بھوبھل مین رکھدین یا اسکو بیچ مین سے چیر کر بیج نکالکر اور شہد اندر بھر کر ایک ٹکڑے کو دوسرے پر رکھ کر گندھا ہوا آٹا لپیٹ کر خشک کر کے آگ یا بھوبھل مین دفن کردین جب



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		اُڑ جاۓ اور دور کرکے کام میں لائیں یہ عمل کبھی بھی میں کیا جاتا ہے تاکہ لطیف اور خفیف اور نافع ہوجاۓ اور اس کا فیض بغیر پکاۓ اور بھونے زائل نہیں ہوسکتا کبھی اسکو چھیلکر بیج نکالکر ماء العسل میں پکاتے ہیں۔
پارہ	تصفیہ تدبیر	پارے کو چالیس مرتبہ سنگین کپڑے میں چھانیں اس طرح کہ نچوڑ لیا کریں تاکہ سیاہی جاتی رہے پھر گھیکوار کے گودے کے ہمراہ کھرل کریں اور صاف کرکے کام میں لائیں اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ پارہ کو سنگین کپڑے میں چھانکے شیشہ یا پتھر کے کھرل میں رنڈ کے پتوں کا آب سبز ڈال ڈال کے پیسیں تاکہ سیاہی اور چلناہٹ زائل ہوجاۓ پھر کو کے پتوں کے آب سبز میں پیسیں پھر ان دونوں کو بھگو کر انکے نتھارے ہوۓ پانی میں پیسیں پھر نصف وزن پانی میں ہانڈی کے اندر دھیمی آنچ پر جوش دیں اور تھوڑا تھوڑا پانی اور ڈالتے جائیں اور تین مرتبہ ایسا ہی کریں جب پانی جل جاۓ اور پارہ رہ جاۓ تو اس کو لے لیں۔
ایضاً	احراق	پارے کو کھرل میں ڈالکر آک کے دودھ میں ایک پہر کھرل کریں پھر اسکی گولی باندھیں پھر گوار کے دودھ میں عمدہ ہینگ گھس کے اس ہینگ کی دو ٹھریاں بنادیں پھر پارے کی گولی کو ایک ٹھریا میں رکھکر دوسری ٹھریا کو اسپر اوندھا رکھکر دونوں کا منہ جوڑ دیں پھر سکھا کر ایک سیر اپلوں کی آگ میں پکادیں وہ پارہ سفید ہوکر کھل جاۓ گا ایضاً چرپٹے کے بیجوں کو باریک پیسیں اور اسکی دو ٹھریاں بنائیں پھر گوار کے دودھ میں پارے کو کھرل کرکے گولی بنا کر ٹھریا میں رکھیں اور دوسری ٹھریا اوپر سے ڈھککر منہ کو جوڑ دیں پھر ڈیل بیٹے گوما کے پھول اور پارے برنگ اور کتھا لیکر اور تینوں کا سفوف کرکے اور بھگو کر اس ٹھریا پر لپیٹ دیں اور گولا بنالیں پھر اس گولے کو خشک کرکے گل حکمت کرکے ایک گڑھے میں جو ایک گز بھر گہرا اور گز بھر چوڑا ہو پھونکدیں اسکی راکھ پورے وزن کی اترے گی ایضاً سوۓ کا ساگ لیکر اس کا پانی نکالو اور ایک پیالے میں چھٹانک بھر ڈالو پھر اس میں ایک تولہ پارہ ڈالکر ۵ ماشہ گندھک کا تیزاب ڈالدو اور آگ کے ذریعہ سے خشک کرو جس وقت سوۓ کا پانی اور تیزاب خشک ہوجاۓ گا پارہ کشتہ ہوجاۓ گا دیگر رتن جوت کی بوٹی کے ایک پاؤ پانی میں ایک تولہ سیماب کھرل کرکے ایک مٹی کی کلھیا میں بند کرکے گل حکمت کرکے نصف سیر اپلوں کی آگ دیدو مگر بعض دفعہ اُڑ بھی جاتا ہے دیگر پارہ ایک تولہ گندھک کا تیزاب دو تولہ شورے کا تیزاب دو تولہ انکو لال چولائی کے پتوں کے پانی میں رکھکر آگ پر خشک کرو پارہ کشتہ ہوجائیگا

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		دیگر پارہ خالص صاف شدہ ایک تولہ گندھک کا تیزاب ۵ تولہ ایک آتشی شیشی میں دونوں کو ڈالکر گرم ریت پر رکھو جسکو انگریزی میں سینڈ باتھ اور ہندی میں بالوجنتر کہتے ہیں۔ جب تک دھواں نکلتا رہے اور جب دھواں بند ہو جائے تو آہستہ سے اتار کر آتشی شیشی سے نکالو اور بوتل میں بند کرو برف اور نمک کی مانند سفید کشتہ ہو جائیگا دیگر کیلے کی جڑ جو طول میں ایک فٹ سے کم نہو لیں اور اُس میں نصف تک سوراخ کرکے پارہ ایک تولہ ڈالکر وہ نکلا ہوا گودا اوپر سے بھر کے سن کی رسی سے خوب مضبوط کرکے گل حکمت کرکے دس سیر کے قریب ایندھن کی آگ دیں انشاءاللہ تعالے کشتہ ہو جائے گا دیگر رام تیرہی ۲ ماشہ ایک دو تولہ ہنسراج ایک تولہ سیماب اول سیماب کو رام تیرہی میں حل کرکے ہنسراج کی لگدی میں رکھ کر کپڑ مٹی کرکے دو سیر اپلوں کی آگ دیں۔
پھٹکری	تدبیر	سپاری کو پانی میں جوش دو پھر اس پانی میں پھٹکری کو جوش دو۔
ایضاً	تخمیص	پھٹکری کو کڑچھے میں رکھ کے آنچ پر رکھیں تاکہ پھول کے خشک اور مثل کھیل کے ہو جائے
پیتل	تصفیہ	اسکی صفائی کی ترکیب سونا چاندی وغیرہ کے مثل ہے
ایضاً	کشتہ	پیتل کے باریک پترے بنا کر ترشی میں ڈالکر چار پانچ دن تک جوش دیکر پانی سے دھوئیں پھر پترون کے ہم وزن گندھک آک کے دودھ میں کھرل کرکے اُنپر لیپ کرکے سمپٹ میں رکھ کر گل حکمت کرکے مربع گڑھے میں آگ دیویں
پیاز دشتی	تشویہ	پیاز دو قسم کی ہوتی ہے ایک گودیدار دوسری ریت دار۔ گودیدار سم اور غیر مستعمل ہے اور ریت والی پیاز کی اصلاح یہ ہے کہ جنگلی پیاز صاف کرکے اور اُسپر گندھا ہوا آٹا لپیٹ کے گرم بھوبل میں یا نیم گرم تنور میں دبائیں تاکہ آٹا پک جائے اور گرمی پیاز تک پہونچ جائے
تارکول	احراق	گل حکمت کئے ہوئے پیالے میں تارکول کو ڈالکر آگ پر رکھیں گھل جائے گا اور آدھا رہ جائے گا بس ایک لکڑی یا لوہے کی سیخ اُس میں گاڑ دیں تاکہ اس میں بھر جاسکے اور لکڑی یا سیخ کو نکال کر ہوا میں رکھیں اگر لکڑی یا سیخ پر جم جائے تو جل گیا ہے ورنہ پھر آگ پر رکھیں یہاں تک کہ اس لکڑی یا سیخ پر جم جائے پھر اتار کے کام میں لائیں پینجن میں کام آتا ہے۔
تانبا	تصفیہ	عام ترکیب تانبے کے صاف کرنے کی مشہور ہے مگر بہتر یہ ہے کہ رانگ وغیرہ کی طرح پگھلا کر تین تین بار تیل اور چھاچھ میں سرد کرلیں اگر جلدی نہ پگھل سکے تو قدرے سہاگہ اور کانچ کا ٹکڑا ملا دیں۔

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
ایضاً	کشتہ	کانٹیا انگول کے پیڑ کی جڑ کا موٹا سا ٹکڑا ۱۱ اندرسے کھوکھل کرکے اس مین انگول کی خشک چھال قدرے بھرکے اوپر سے تانبے کا پیسا ورق صاف کئے ہوئے رکھ کر پھر خشک چھال بھردین اور گل حکمت کرکے ایک گز مربع گڑھا کھود کر گری کی بینگنیون سے آنچ دین تانبا گل جاوے گا ایضاً خالص تانبے کے ورق یا ٹکڑے کو تل کے تیل اور ترپھلے کے رس مین سات سات مرتبہ صاف کرلین پھر اس تانبے کے برابر ریاسمی باریک پیسکر اس کے بیچ مین تانبے کو رکھ کے اور مٹی کے برتن مین گل حکمت کرکے گز بھر مربع گڑھے کی آگ تین پھونک دین تو تانبے کا عمدہ کشتہ بنجاوے مقدار خوراک ایک رتی تک ہے دیگر ایک پیسا انگریزی لیوین اور تین تولہ درخت آک کے کھار کے ہمراہ ایک مٹی کے کوزے مین اگر بستہ گل حکمت کرکے برتنون کے آوے مین رکھدیوین یا علحدہ گڑھا کھود کر پچیس سیر اپلو کی آگ دیوین کشتہ بہ رنگ آسمانی نکلے گا دیگر تانبے کے برادے کو [illegible] کے دودھ مین آٹھ پہر کامل کھرل کرنے سے عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے پہلی ہی آگ [illegible] اسکی کو بوٹی کی لگدی مین رکھ کر دس سیر آگ دیوین دیگر رائی کی گندلون کا رس نکالکر [illegible] مرتبہ پیسے کو خوب سرخ کرکے بجھاؤ پھر رائی کی گندلون کا مغز ایک سیر کوٹ کر لگدی بنا کر اس مین پیسہ رکھکر ۱۵ سیر اپلون کی آگ دو سفید نکلے گا دار [illegible] پیسا [illegible] دیگر [illegible] گندھک آنولہ سار مین برنگ سیاہ کشتہ ہوجاتا ہے آگ قریب تین سیر کے ہو دیگر دو [illegible] لیکر باریک پیسکر اس مین پیسہ رکھکر آگ دین کشتہ ہوجاوے گا دیگر ایک موٹا درخت [illegible] کا لیکر پیسے پر لپیٹ کر بھنگ یا مہندی یا نیم کے برتن مین یا درخت ببول کے آدھ یا برتنون مین رکھ کر قریب ایک سیر اپلون کی آگ دین عمدہ کشتہ ہوجاوے گا دیگر تانبے کے ٹکڑے پر قلعی کا تیز لیپ دین اور چھال گوندہ و پھلاوان دو دو تولہ کوٹ کر اسکی لگدی مین رکھ کر ایک گلی کوزے مین گل حکمت کرکے ۱۶ سیر پختہ اپلو کی آگ دینے سے ایک ہی آنچ مین تانبا سفید کشتہ پھول کی طرح ہوجاتا ہے دیگر تانبے کا پترہ تولہ سہاگہ ماشہ برگ تنبول کا پانی ۲ تولہ سہاگہ کو پان کے رس مین پیسکر درخت کریل کی جڑ کو کھوکھل کرکے اس مین ڈالکر درمیان مین پترا رکھ کر بیس سیر اپلون کی آگ دیوین عمدہ کشتہ ہوجاوے گا مگر گل حکمت کرلین دیگر ایک پیسے کے اوپر تھوڑی سی قلعی لپیٹ کر لال قسم کی دودھی پانچ تولہ لیکر اسکی لگدی بنا کر آگ قریب دو سیر کے دیوین دیگر پیسے کو درخت کریل کی [illegible] کو نیلون کے پانی مین اکیس دفعہ بجھائین پھر اسی کی تازہ و آدھ سیر لگدی مین رکھ کر گل حکمت کرکے آگ قریب ۱۵ سیر کے دین یقین کامل ہے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		کہ پہلی آگ میں کشتہ ہوجائے گا ورنہ دوسری آگ میں ضرور ہی ہوگا دیگر ایک تولہ تانبے کو پہلے شورے کے ۲۵ تولہ تیزاب میں ڈالیں پھر آدھا پاؤ رتن جوت ہلدی کی لگدی میں رکھکر کپڑ مٹی کرکے خشک کریں اور آگ قریب چھ سیر کے دیں دیگر ایک پیسہ عمدہ لیکر پچیس دفعہ آگ میں سرخ کرکے سینڈھ کے دودھ میں بجھائیں پھر ایک ہاتھ کے برابر سینڈھ کا ڈنڈا لیکر اُسکے درمیان میں پیسہ رکھ کر کپڑ مٹی کرکے دس سیر اپلوں کی آگ دیویں غالباً پہلی آنچ میں کشتہ ہوجائے گا ورنہ دوبارہ کریں دیگر پیسہ [illegible] گداز کر بوٹی تھوہر کی ۳ تولہ لگدی میں گل حکمت کرکے ۱۶ سیر اُپلوں کی آگ دینے سے ایک مرتبہ میں سفید کشتہ تانبے کا ہوجاتا ہے دیگر لجالو یعنی چھوئی موئی تانبے کے کشتہ کرنے میں کام آتی ہے ترکیب یہ ہے کہ تقریباً آدھ پاؤ اُسکے پتے لیکر ایک تولہ تانبے کا پترا اس میں لپیٹ دوپہر کھرل کرکے جنگلی اُپلوں کی آگ دیں بہ رنگ سرخ ہوگا
تخم ریحان	تحمیص	کوئی برتن آگ پر رکھ کر گرم کریں جب خوب سرخ ہوجائے تو تخم ریحان کو اُس میں ڈالکر جلدی جلدی ہلائیں جب خوشبو نکلنے لگے اور سرخ ہوجائیں تو اتار لیں جلنے نہ پائیں صرف تخم بریان ہوجائیں۔
تخم کنوچہ تیلن یا تیلنی مکھی	ایضاً تدبیر	ایضاً چند عدد پکڑ کر اور کلھیا میں بند کرکے منہ پر کپڑا باندھ کر ایک برتن میں سرکہ بھر کر چولہے پر جوش دیں اور اس کلھیا کو سرکے کے بخارات پر رکھیں تاکہ مر جائیں پھر پیس کر کام میں لائیں ایضاً کپڑے میں باندھ کر کھولتے ہوئے سرکے میں ڈالدیں کہ مر جائیں۔
جست	احراق وکشتہ	سبز شاہترہ پیس کے جست پر خوب تھوپ دیں اور اوپر کپڑا لپیٹ کے گل حکمت کریں اور تیز آنچ میں ایک شبانہ روز رکھیں پھر نکالکے باریک پیسیں امراض چشم کے لیے مفید ہے ایضاً جست کا تولہ بھر برادہ باریک چینی کے پیالے میں رکھ کر ایک لیمو صبح اور ایک تیسرے پہر نچوڑیں اور کانچ کی سیخ سے ہلاتے رہیں اسی طرح سات دن کریں پھول کر سفید براق ہوجائے گا اس سے عمدہ کشتہ وزن فی سع قوت جوہریہ شاید ہی ہوگا ایضاً جست کو آگ پر رکھ کر آہنی سیخ سے ہلاتے جاؤ اور کسی قدر سنکھیا کا سفوف اس میں ڈالو تو تھوڑے عرصے میں کشتہ ہوجائے گا مگر دھوئیں سے بچتے رہو دیگر جست کو مٹی کی پیالی میں پگھلا دو اور نیم کی گیلی لکڑی سے ہلاتے جاؤ یہاں تک کہ گلجائے مگر پیالی کے تلے تیز آنچ ہو دیگر تانبا دو ماشہ چاندی دو ماشہ جست دو ماشہ تینوں کو باہم چرخ دیکر ۴ تولہ ہرتال میں مٹی کی کلھیا میں کپڑ مٹی کرکے دو من پختہ اُپلوں کی آگ دیویں دیگر جست۔ چاندی۔ سونا۔ سیسہ ہموزن لیکر گلا دیں پھر برادہ کرکے آگ کے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		دودھ میں ایک پہر کھرل کرکے آک کے پیڑ کی سرخ سرخ کونپلوں کے ساتھ ایک مٹی کی کٹھیا میں گل حکمت کرکے محفوظ جگہ میں دس سیر اپلوں کی آگ دیویں۔ دیگر ترپھلے کو پیس کر چٹکی دینے سے اور نیم کی لکڑی سے ہلانے سے جست کشتہ ہو جاتا ہے۔ دیگر جست دو تولہ لیکر مٹی کی پیالی میں رکھ کر نوشادر پانچ تولہ ڈالکر اوپر دوسری پیالی مٹی کی رکھکر کوئلوں کی آگ پر رکھ کر دھونکنا شروع کریں سب جست اڑ کر اوپر والی پیالی کو جا لگیگا پھر سرد کرکے اتار لیں۔ دیگر جست کو لوہے کی کڑاہی میں یا مٹی کے برتن میں ڈالکر پگھلائے جائیں اور ہلدی اور پوست خشخاش اور بھنگ کے سفوف کی چٹکی دیتے جائیں اور ارنڈ کی بیخ سے ہلاتے جائیں جو سفوف کشتہ ہو جائے گھیکوار کے لعاب میں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر مناسب آگ دیویں پھر دہی کے پانی میں کھرل کرکے آگ دیویں کشتہ ہو جائیگا۔ دیگر مازو کے سفوف سے بھی جست کا عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے۔
جست	تصفیہ	جست کو پگھلا کر املی کے پانی میں سات دفعہ پھر بھنگرے کے پانی میں سات مرتبہ پھر مرچ سیاہ اور سونٹھ اور فلفل دراز کے خیساندہ اور رکوہ کے پتوں اور بکائن کے پتوں کے پانیوں اور تل کے تیل میں پگھلا کر بجھائیں صاف ہو جائے گا۔ بعضے جست اگر کڑاہی میں ڈالکر آنچ پر رکھیں اور باریک گندھک کی چٹکی دیکر نیم کی لکڑی سے ہلائیں تو عمدہ کشتہ ہو جائے فائدہ جست وغیرہ کے کشتوں کے زندہ کرنے کا یہ دستور ہے کہ ماء الحیات خرد (روغن زرد، سہاگہ اور شہد) یہاں تک کھرل میں ڈالیں کہ گولی بن سکے پھر لوہے کے برتن میں رکھ کر آنچ دیں زندہ ہو جائے گا۔
جمالگوٹہ	تدبیر	ایک پوٹلی میں باندھ کے گوبر یا لدے کی لید میں پانی ملا کر اس میں ڈالدیں اور خوب جوش دیں پھر دوسرا جوش اسی طرح ریٹھوں میں دیں پھر جمالگوٹے کو چھیل کے دو ٹکڑے کریں اور اسکے بیچ میں جو چھوٹا سا پردہ سفید رنگ اور ناخن کی طرح ہوتا ہے نکال کے پھینک دیں۔ ایضاً دودھ میں اسکے مغز کو خوب جوش کرکے اسکے بیچ کے پردے کو نکال ڈالیں یا گوبر میں چالیس روز دفن کرکے اور مغز نکال کے استعمال کریں یا دہی میں اسکا مغز چالیس روز دفن کرکے اور صاف کرکے استعمال کریں۔ (ایضاً) جمالگوٹے کی مینگ لیکر اسکے درمیان سے وہ پردہ دور کرکے گاڑھے کپڑے میں باندھکر ایک رات دن خالص پانی میں بھگوئیں بعد اسکے نکالکر تازہ گوبر لگائیں اس طرح کہ چاروں طرف چار چار انگل گوبر ہووے پھر اسکے حجم کے برابر گڑھا کھود کر اسمیں گرم راکھ بچھاویں اور راکھ پر جنگلی اپلے رکھ کر اس گوبر کو اوپر رکھدیں اور اپلوں کو آگ لگاویں یہاں تک کہ ایک انگل تک یہ گوبر جل جائے اور

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		سینگ نہ جلے پھر دوسری طرف سے گوبر کو پھیر دین اور جب اُدھر بھی ایک انگل جلجائے تو اسی طرح چارون طرف سے پھیر پھیر کر جلا دین جب چارون طرف سے جلجائے تو نکالکر کام مین لائین۔
چاکسو	تدبیر	پوٹلی باندھکر نیم کے چون یا سونف یا مونگ کی دال یا گدھے کی لید کے ساتھ جوش کرکے چھیل ڈالین ایضاً پیاز کے اندر یا آٹے مین رکھکر آگ مین دبا کر قشر کر لین۔
چاندی	تصفیہ	اسکے پتلے پتلے پتر کرا کر انکو آگ مین لال کرکے اگستہ کے جسکو اگیتا بھی کہتے ہین پتون کے رس مین بجھا دین اور اس طرح تین بار گرم کرکے بجھانے سے یہ صاف ہوجاتی ہے دیگر چاندی کے پترون کو آگ مین لال کرکے املی اور انگورون کے علیحدہ علیحدہ رسون مین تین تین بار بجھانے سے صاف ہوجاتی ہے۔
چاندی	احراق و کشتہ	چاندی کا برادہ کرکے لوہے کے برتن مین نمک اور پانی کے ہمراہ تیز آگ پر رکھین اور اُسپر ذرا ذرا [illegible] پسی ہوئی ٹرک دین تو بالکل جل جائے دیگر پاؤ بھر سداب کے تازہ پتون کے پانی مین خالص چاندی کا پترا خوب سرخ کرکے بجھائین یہانتک کہ پانی خشک ہوجائے پھر پاؤ بھر برگ سداب تازہ کی لگدی مین وہ پترا رکھکر ایک علیحدہ جگہ مین گڑھا کھودکر پانچ سیر اُپلون کی آگ دین اور سرد ہونے کے بعد نکال لین عمدہ کشتہ ہوگا دیگر خالص چاندی کا ایک تولہ برادہ لیکر گل سُرخ کی تازہ پنکھڑیون کے پانی مین عمدہ کھرل مین رگڑ کر پھر گلاب کے پھولون کی لگدی مین جو قریب ایک چھٹانک کے ہو رکھکر اوپر کسی قدر دھاگہ لپیٹ کر دو اُپلون مین رکھکر آگ دیوین عمدہ کشتہ بے چمک پیازی رنگ کا ہوگا دیگر ایک تولہ برادہ خالص چاندی کا لیکر آک کے دودھ مین ایک گھنٹہ کھرل کرین پھر آک کے نرم نرم پتون کی ایک چھٹانک لگدی مین اسکو رکھکر اُسکے اوپر دھاگہ لپیٹ کر قریب دو تین سیر اُپلون کی آگ دیوین عمدہ کشتہ ہوگا دیگر ایک روپیہ خالص چاندی کا یا انگریزی روپیہ لیکر سرخ کرکے انار ترش کے پتون کے پانی مین بجھائین اور یہ عمل اکیس بار کرین پھر اوپر ایک پاؤ لیکر اور اُسکو باریک پیسکر سات حصے کرین ایک حصے مین وہ روپیہ رکھکر دو تین سیر اُپلون کی آگ دیوین اور اس طرح سات بار اوپر مین رکھکر آگ دیجائے اور آگ ایسی جگہ دین کہ وہان ہوا نہ ہو نہایت اعلیٰ درجے کا کشتہ ہوگا اور یہ روپیہ پھلکر دگنا ہوجائیگا اسکو جسقدر آگ دیتے جائینگے پھولتا جائیگا اگر برگ انار ترش نہ ملے پانی مین تر بجھایا جاوے تو بھی کچھ حرج نہین ہے یہ روپیہ سالم الحروف رہیگا اور خالص چاندی انار ترش کے پتون کے پانی مین سو دفعہ بجھاکر اُسکے پتون کی



ترکیب عمل	نام عمل	نام دوا
آدھ سیر گندھک میں دس سیر جنگلی اُپلوں کی آگ میں بھی کشتہ ہو جاتی ہے دیگر ایک روپیہ چاندی کا لیکر ہر ایک قسم کی ہڑ میں سات آگ میں کشتہ ہو جاتا ہے مگر آگ ایک سیر اُپلوں سے کم نہو آگ صرف اوپر رکھی جائے جس جگہ ہوا نہو یہ بھی پھول جاتا ہے ایک دفعہ کے لئے ۵ تولہ ہڑوں سے کم نہوں اور انکو باریک کوٹ لیا جائے دیگر چاندی کا برادہ اور سنکھیا ایک ایک تولہ لیکر دونوں کو لیموں کے رس میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں اور گل حکمت کر کے دو سیر اُپلوں کی آگ دیں پھر بلا آمیزش سنکھیا کے چھ بار آگ دیں عمدہ کشتہ ہو جائے گا۔ دیگر برم ڈنڈی کے ہرے پتوں کے پانی میں چاندی کو گرم بلکہ خوب سرخ کر کے سو بار بجھائیں ظاہر میں مثل رنگ کے سفید اور سخت رہیگی بعد اسکے سداب کے تازہ جنگلی میں چٹانک لگدہ میں رکھ مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے چھ سیر اُپلوں کی آگ دیویں بعد سرد ہونیکے نکالکر پھر سداب کے پتوں میں دوبارہ آنچ دیویں تیسری آنچ میں نہایت عمدہ کشتہ لائق تعریف ہوگا دیگر ایک روپیہ عمدہ چاندی کا لیکر باریک [illegible] چاندی کی طرف ہوتی ہے اور رگا بھا کٹتے ہیں باریک کر کے ہمیں کھوکے اور علیحدہ جگہ گڑھا کھود کر [illegible] اُپلوں کی آگ دیویں اسیطرح سات آٹھ بار نہایت ہی اعلیٰ درجے کا کشتہ ہوگا دیگر عمدہ خالص چاندی کا ایک روپیہ [illegible] بچھائیں اور عمل اکسیر بار کریں اسکے بعد آدھ سیر پٹھانی لودھ کو کوٹ کر اُسکے سات حصے کریں اور دو بڑے بڑے پانچ سیر وزن کے اُپلے لیکر اُنکے بیچ میں گڑھا کریں اس گڑھے میں ایک حصہ سفوف بھر کر اُسکے اندر روپیہ رکھکر دونوں اُپلوں کو تلے اوپر ملا دیں اور بند کر کے آگ دیویں اور اسی طرح سات دفع جلائیں روپیہ بتاشے کی طرح پھول جائے گا یہ آزمودہ راقم الحروف ہے گا دیگر ایک روپیہ خالص چاندی کا لیویں اور اڑھائی تولہ پیلا پھول کو کوٹ کر اس میں روپیہ رکھیں مگر دو اُپلوں میں جو وزن میں چار سیر کے قریب ہوں اور دونوں کے کنارے بند کر کے بند جگہ رکھکر اوپر آگ لگا دیں جب سرد ہو جائے تو روپیہ نکالکر اُسپر ایک ماشہ سیماب مصفیٰ ملکر دوبارہ پیلا پھول میں پہلی طرح آگ دیویں غرضکہ ہر بار ایک ماشہ پارہ ملتے جائیں اور آگ پیلا پھول میں دیتے جائیں اس طرح چودہ مرتبہ کریں نہایت ہی اعلیٰ درجے کا کشتہ سالم الحروف ہوگا دیگر ایک روپیہ ہرتال میں رکھکر چار سیر اُپلوں کی آگ دیویں اور ہرتال سو تولہ سے کم نہو عمدہ کشتہ ہو جائے گا مگر روپیہ عمدہ چاندی کا ہو غالباً یہ رنگ خاکی ہوگا دیگر ایک روپیہ خالص چاندی کا لیں اور دو دو تولہ سنکھیا کو [illegible] دودھ میں کھرل کر کے دو ٹکیاں بنا کے اُنکے درمیان میں روپیہ رکھکر محفوظ جگہ میں سات سیر کے قریب اُپلوں کی آگ دیں اگر پہلی دفع خاطر خواہ کشتہ نہو تو دوبارہ اور سہ بارہ پہلی طرح کرنا چاہیے دیگر ایک روپیہ انگریزی لیکر دو تولہ لوبان میں قریب دو سیر کے		

ترکیب عمل	نام عمل	نام دوا
جنگلی اُپلوں کی آگ دیں سالم الحروف روپے کا کشتہ باوزن ایک ہی آنچ میں ہو جائے گا دیگر ایک روپیہ خالص چاندی کا لیں اور دو تولہ عمدہ شنگرف کو ماریلی آک کے دودھ میں کھرل کرکے دو ٹکیاں بنا کر انہیں بیچ روپیہ رکھ کر محفوظ جگہ میں سات سیر کے قریب اُپلوں کی آگ دیویں اگر پہلی دفعہ حسب منشا کشتہ نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ کریں دیگر آنولہ سار گندھک ۲ تولہ باریک پیس کر اس میں خالص چاندی کا روپیہ رکھ کر دو بڑے بڑے جنگلی اُپلوں میں رکھ کر محفوظ جگہ میں جلائیں اگر عمدہ کشتہ نہ ہوا اور کچھ کسر باقی رہ جائے تو دوبارہ ایسا کریں دیگر خالص چاندی کا پترا ایک ہی آنچ میں ایک پاؤ کارا بارا کی لگدی میں دس سیر آنچ دینے سے عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے کارا بارا نہر کے کنارے و نیز عام طور پر ملتا ہے دیگر خالص چاندی کا روپیہ یا باریک پترا برگ مولسری کی ایک پاؤ لگدی میں رکھ کر ایسی جگہ گڑھا کھود کر جہاں ہوا نہ لگے قریب تین سیر سنگینوں میں رکھ دیا جاوے اور دس سیر کے قریب اُپلے اس گڑھے میں لگا دیے جائیں اُن کی آگ دی جائے نہایت عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے دیگر خالص چاندی کے روپیہ کو بچھلی کی ایک پاؤ لگدی میں رکھ کر قریب دس سیر اُپلوں کی آگ دیویں اس طرح دو تین بار جلائیں نشاستے کی طرح کشتہ ہو جائے گا لیکن پترا چاندی کا ایک ہی آگ میں ایک پاؤ لگدی میں کشتہ ہو جاتا ہے مگر یاد رہے کہ بوٹی کو خوب باریک کیا جائے دیگر چاندی کے پترے زہر مہرہ خطائی کے شیرے میں ایک سو اکیس مرتبہ گرم کرکے بجھانے سے کشتہ اچھا خاصہ تیار ہو جاتا ہے اگر کچھ خامی باقی رہے تو ایسا کریں کہ شیرہ نکالنے کے بعد جو ثفل باقی رہے اس میں رکھ کر جنگلی اُپلوں کی آگ میں جلائیں نہایت سفید و براق کشتہ ہو جائے گا دیگر سرخ مرچ کی ایک پاؤ لگدی میں دو سیر کیکر کی لکڑی کی آگ دیں چار مرتبہ میں کشتہ ہو جاتا ہے دیگر سفید کیکر کے پھول آدھ پاؤ برگ عشق پیچاں آدھ پاؤ نقرہ ایک تولہ لگدی بنا کر چاندی اس میں رکھ کر پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں دیگر ہزار دانہ بوٹی کی ایک پاؤ لگدی میں خالص چاندی کا روپیہ رکھ کر ایسی جگہ گڑھا کھود کر جہاں ہوا نہ ہو ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں اسی طرح سات آنچیں دیویں نہایت عمدہ کشتہ سالم الحروف پھولا ہوا تیار ہو گا دیگر سون مکھی قریب تین تولہ لیکر باریک کرکے ایک مٹی کی کٹھالی میں روپے کے نیچے اوپر دیکر قریب ۱۵ سیر اُپلوں کی آگ دیویں روپیہ پھول جائے گا اگر پہلی دفعہ نہ ہو تو دوبارہ کریں دیگر سرسوں کی ایک پاؤ لگدی میں روپیہ سالم الحروف تین آنچوں میں قریب دس دس سیر اُپلوں سے کشتہ ہو جاتا ہے دیگر آک کی جڑ کی چھال آدھ سیر لیکر سایہ میں خشک کرکے خوب باریک کریں پھر اس میں خالص چاندی کا روپیہ رکھ کر محفوظ جگہ میں قریب		

ترکیب عمل	نام عمل	نام دوا
۲۵ سیر کے آگ دیں دیگر چاندی کا برادہ ۶ ماشہ بارہ ۱۲ ماشہ دونوں کو لیموں کے عرق میں ایک پہر خوب کھرل کریں پھر لیموں کی لگدی میں رکھ کر محفوظ جگہ میں آگ قریب دس سیر کے دیویں اگر پہلی دفعہ نہ ہو تو دوبارہ کریں عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر ۲ ماشہ سونا مکھی ڈونڈا تھوہر کے دودھ میں جو سینڈھ کی ایک قسم ہے کھرل کر کے ایک روپے کے اوپر لیپ کر مٹی کی گھریا میں گل حکمت کر کے آگ چھ سیر کے قریب دیویں بعد سرد ہونے کے نکال لیں ۱۰ دفعہ ایسا کرنے سے عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر چاندی کا برادہ ایک تولہ لیکر تلسی کے پتوں کے آب مروق میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا لیں پھر دو سیر جنگلی اُپلوں کی آگ دیویں چوتھی پانچویں آنچ میں عمدہ کشتہ ہو جائے گا تلسی کے ہرے پتوں کا پانی اُسی طرح چھاڑا جاتا ہے جیسے کاسنی اور مکوہ کے پتوں کا چھاڑنے میں دیگر ایک روپیہ خالص چاندی کا لیکر تیز سرکے میں اکیس دفعہ بجھائیں پھر درخت جامن کی چھال کی ایک پاؤ لگدی میں آگ قریب دس سیر کے دیویں اس طرح دس دفعہ کریں دیگر چاندی کے روپے کو آب برگ نیم میں اکیس بجھاؤ و پھر نیم کے پتوں کی آدھ سیر لگدی میں دس سیر قریب آگ دیتے سے سات بار اسی قدر لگدی میں رکھ کر سات آگ میں دس دس سیر اُپلوں کی عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر اگر برادہ نقرہ کو برگ نیم کے پانی میں کھرل کر کے قرص بنا کر سائے میں خشک کیا جائے اور پھر برگ نیم کی ایک پاؤ لگدی میں رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کر کے آگ دیجائے تو پہلی دفعہ [illegible] ہو جائیگا دیگر روپیہ کو گیارہ دفعہ گرم کر کے تیزاب میں بجھاؤ پھر تین تولہ کچلوں کو باریک کر کے دو سیر پانی میں [illegible] اگر نہیں سکیں تو جوش دو جب پانی خشک ہو جائے پیس لو اور اسکے اندر روپیہ رکھ کر دو اُپلوں کی آگ دیدو عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر خالص چاندی والے روپے کو ۳۱ دفعہ آگ کے دودھ میں گرم کر کے بجھائیں پھر دو چھٹانک تھوہر کی لگدی میں رکھ کر گل حکمت کر کے خشک کر کے دو پہر تک آگ دیں اگر پہلی دفعہ کشتہ نہ ہو تو دوبارہ کریں دیگر خالص چاندی کے روپے کو اس سینڈھ کے دودھ میں جو ندھارا ہوتا ہے اور اُس میں آدھ پاؤ خراسانی اجوائن بھگوئی ہوئی ہو ایک سو ایک بجھاؤ و پھر اجوائن کی لگدی میں رکھ کر قریب بیس سیر اُپلوں کی آگ دیجائے تو عمدہ کشتہ ہو جائیگا اگر پہلی دفعہ نہ ہو تو دوبارہ کریں دیگر اگر خالص روپے کو گھیکوار کے لعاب میں ۱۰۱ دفعہ سرخ کر کے بجھایا جائے اور پھر گھیکوار میں جو قریب ایک پاؤ کے ہو پچیس سیر اُپلوں کی آگ محفوظ جگہ میں دیجائے تو چند آنچ میں نہایت اعلےٰ درجے کا کشتہ ہو جاتا ہے دیگر اگر چاندی کا برادہ کر کے لعاب گھیکوار میں کھرل کیا جائے اور		

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		پھر اسی کی گدی میں رکھا جائے اور دہ سیر اپلوں کی آگ دیجائے تو ایک ہی آنچ میں بہت اعلیٰ درجے کا کشتہ ہوجاتا ہے دیگر اگر ترکیب مذکورۂ بالا کے مطابق کشتہ کرکے دوبارہ سیماب کے ذریعے سے گولی کرکے پھر گھیگوار کی گدی میں چند آنچ دی جائیں تو نایاب کشتہ تیار ہوگا مگر یاد رہے کہ بغیر ترشی کے سیماب ہلایا جائے اور ہر بار گھیگوار کے لعاب میں کھرل کیا جائے دیگر اگر ترکیب مذکورۂ بالا کے مطابق [illegible] سینڈھ تھوہر کے دودھ میں ہر بار سیماب شامل کرکے کشتہ کیا جائے تو عمدہ ہوجائے گا دیگر اگر خالص روپے کو آک کے دودھ میں اکتالیس بجھاؤ دیں اور پھر اسکی موٹی سی جڑ میں سوراخ کرکے روپیہ ڈالکر منہ بند کرکے گل حکمت کرکے آگ دیجائے اپلے ایک من پختہ سے کم نہوں غالباً ایک آنچ میں کشتہ ہوجائے گا ورنہ دوبارہ کریں دیگر چاندی کا برادہ ایک تولہ اور ہرتال ایک تولہ کو ایک سیر لیموں کے رس میں کھرل کرکے تین سیر اپلوں کی آگ دیں پھر بلا آمیزش ہرتال کے صرف لیموں کے رس میں کھرل کریں اور آگ دیں تین آنچوں میں کشتہ ہوگا۔
چاندی کا میل	تدبیر	سونف یا سماق یا انگور ترش کے رس میں یا عرق بید مشک میں ملکر پیسکر اور ہر بار سکھاکر خشک سفوف کو چینی یا شیشے کے برتن میں رکھ لیں۔
چاندی کا میل	غسل	پانی میں پیسکر اور تھوڑی دیر ٹھہرا کر اوپر سے نتھار دیں پھر ایسا ہی کریں یہانتک کہ پانی سے اوپر میل کا آنا بند ہوجائے۔
ایضاً	احراق	مٹی کے نئے کوزے میں بند کرکے منہ کو گل حکمت کرکے گرم تنور میں شب کو رکھ دیں صبح کو نکال لیں
چمگادڑ	احراق	چمگادڑ کے بچے کو پر اور گندگی آلائش سے پاک کرکے دھوئیں اور نمک چھڑک کر کٹھالی میں رکھکر سرپوش کریں اور تیز آنچ میں اسکو ڈالدیں تاکہ جل جائے
چونہ	غسل	ایک بڑے برتن میں چونہ گھولدیں تھوڑی دیر میں تہ نشین ہوجائیگا ریت اور کنکر ان دور کرکے پانی کو رات بھر ٹھہرنے دیں صبح کو صاف پانی نتھار لیں اور دوسرا پانی ڈالیں صبح کو وہ بھی نتھار لیں اسی طرح سات بار کریں پھر تہ نشین کو خشک کرکے کام میں لائیں اگر سو مرتبہ ایسا کریں تو آگ سے جلے ہوئے کیلئے نہایت مفید ہے
چونے کا پتھر	تکلیس	اسکو پانی اور نمک سے خوب دھودیں اور سکھاکر مٹی کی کٹھالی میں بند کرکے گل حکمت کرکے بھٹی میں یا تنور میں کہ بہت گرم ہو اینٹ کے اوپر رکھدیں یہانتک کہ جل جائے اور سفید ہوجائے اور جب تک کہ سفید نہو کام کا نہیں ہے کئی بار ایسا کرنے سے سفید ہوجائے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
حجر الیہود	غسل	اسکو کھرل میں باریک پیسکر پانی میں ملا دیں اور جب کچھ پانی میں مل جائے تو اسکو ایک برتن میں نتھار لیں اور جو حصہ تلے بیٹھ جاوے اسکو پھر پیسیں اور پانی میں ملا دیں اور جو کچھ پانی میں مل جائے اسکو نتھار کر تلے کے حصے کو پھر پیسیں اور پانی میں ملا دیں جو کچھ حصہ پانی میں مل جائے اسکو لیویں اور کئی بار ایسا کریں اور آخر میں جو کچھ حصہ کنکر کیطرح باقی رہے اسکو پھینک دیں اور اس برتن کا منہ ڈھک کر رکھ دیں عرصے کے بعد صاف پانی کو علیحدہ کر کے تہ نشین اجزا کو خشک کر لیں۔
حجر الیہود	تدبیر	حجر الیہود کے ٹکڑوں کو چار پہر تک برانڈی شراب اور عرق گاؤزبان اور گلاب در سرکہ مساوی الوزن میں ملا کر آگ پر رکھ کر آنچ دیں تو مدبر ہو جاتا ہے۔
حجر الیہود	کشتہ	۲ تولہ حجر الیہود مدبر کو ۵ تولہ شورہ قلمی کے ہمراہ مولی کے پتوں کے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر ہانڈی میں رکھ کر گل حکمت کر کے چھ سیر کے قریب اپلوں کی آگ دیں جب سرد ہو جائے دوبارہ شورہ ملا کے اور کھرل کر کے آگ دیں غرض کہ اسیطرح چار بار کریں ہر بار مولی کے پتوں کے پانی سے کھرل کرتے رہیں ایضاً حجر یہود کو پیلو کے پتہ گلی آدھ سیر لگدی میں رکھ کر دس سیر اپلوں کی آگ دو اگر پہلی دفعہ نہ ہو دوبارہ کرو ایضاً ۵ ماشہ حجر یہود کو پانچ تولہ گل داؤدی کی لگدی میں لپیٹ کر اور ایک کوزہ گلی میں رکھ کر دو سیر اپلوں کی آگ دیں اسیطرح سات بار آگ دیں مگر ہر بار تازہ گل داؤدی ہو دیگر نانا صاحب اس طرح [illegible] کیا کرتے تھے کہ پاؤ بھر حجر الیہود کو مولی کے سوا تین سیر پانی میں رکھ دیں جب پانی خشک ہو جائے مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے آگ دیں اور نکال کر دوبارہ پھر یہی عمل کریں یہاں تک کہ تین مرتبہ میں دس سیر کے قریب مولی کا پانی خرچ ہو جائے انہیں سے ایک دو ماشہ کے قریب کھلانا سنگ گردہ و مثانہ کے لیے مجرب ہے۔
حجر ارمنی	غسل	کھرل میں باریک پیسکر پانی میں ڈالیں جو اجزا غبار کی طرح ہونگے وہ پانی میں مل جائینگے اور موٹے اجزا تلے بیٹھ جائینگے پانی کو علیحدہ برتن میں نتھار کر پھر رگڑیں اور پانی ملا کر غبار سے اجزا کو پانی کے ہمراہ علیحدہ نکال لیں جب تمام اجزا اس طرح پانی کے ہمراہ دوسرے برتن میں چلے جائیں تو ٹھہرا کر تہ نشین کو لے لیں اور پانی کو پھینک دیں اور سکھا کر کام میں لائیں۔
خربق سفید و سیاہ	اصلاح	خربق کو لیکر گندھے ہوئے آٹے میں لپیٹ کر آگ میں رکھ دیں جب آٹا پک جائے تو اس میں سے خربق کو نکال لیں



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
خرگوش	احراق	اسکو اسطرح جلاتے ہین کہ پیٹ چاک کرکے جو کچھ پیٹ مین ہو آلایش نکالکر اور دھوکر نمک چھڑک کر برتن مین بھر کر گل حکمت کرکے تنور یا حمام کے چولھے مین رکھدیتے ہین۔
خشخاش	تحمیص	کوئی برتن آگ پر رکھین جب گرم ہوجاے تو تخم خشخاش اُسمین ڈالکر جلدی جلدی ہلائین جب سرخ ہوجائین اور بوآنے لگے تو اُتارلین۔
خولنجان	تدبیر	ایک شبانہ روز کنوین مین لٹکاکے ایک سوبار دریا کے اندر خالص چاندی سے چلا چلاکے دھوئی جائے اور سایہ مین خشک کی جائے اور ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ کدوے دراز کے اندر رکھکر اور گل حکمت کرکے بھوبھل مین ایک رات رکھین اور نکال کے سایہ مین خشک کرلین۔
ایضا	تشویہ	گندھے ہوے آٹے مین رکھکر اُسکو آگ پہ خوب سینک لین اور پھر نکالکر دھوکر صاف کرکے کام مین لائین۔
دال چکنہ	تصفیہ	چونے مین لپیٹ کر پوٹلی باندھکر گاے کے دودھ مین پکائین پھر کریر پھل اور چونے مین باندھکر [illegible] کے پانی مین پھر صرف پانی مین لٹکاکر پکائین دیگر دال چکنے کی ڈلی کو ایک پوٹلی مین باندھکر خنفے کے شلغم پانی مین لٹکاکر پکائین پھر دوسرے کپڑے مین پوٹلی باندھکر بکری کے دودھ مین پھر اور کپڑے مین باندھکر شہد کے پانی مین پکائین کہ اسکا رنگ سیاہ ہوجائے۔
دبق	تدبیر	دبق سے بیج نکالکر کھرل مین روغن زیتون وغیرہ کے ساتھ کوٹین اگر دبق کے ساتھ ایسی دوا کو ملانا منظور ہو جو مفرحات کے قبیل سے ہون تو روغن کے ملانے کی حاجت نہین اور بہتر مغز و نہین دبق کے واسطے ارنڈی کا مغز ہے
دھات (فلزات)	تصفیہ	دھات دو قسم کے ہوتے ہین (۱) پگھلنے والے دھات جیسے سیسہ جست وغیرہ انکے تصفیے کا یہ طریق ہے کہ تل کا تیل گرم کرکے دھات کو پگھلا کر اُس تیل مین سرد کرین اسی طرح تین بار پگھلائین اور بجھائین پھر تین بار پگھلا کر دہی مین بجھائین پھر تین بار پگھلاکر اُس گدھے کے پیشاب مین جو ابھی تو زائیدہ ہو پھر کانجی مین پھر کلتھی کے مطبوخ مین تین تین بار پگھلاکر سرد کرنا چاہیے اور یہ پانی مٹی کے برتن مین ہون اور وہ برتن آگ مین دھرا ہے جس برتن مین یہ پانی رکھے ہون اُسکے منہ پر سرپوش رکھکر اُس سرپوش مین ایک سوراخ کردین اور اُس سوراخ مین اس پگھلے ہوے دھات کو اندر ڈالتے رہین تاکہ بخار اس مین سے اُڑکر بدن کو نہ جلاے (۲) ایسے دھات جو جلد پگھل نہ سکین جیسے تانبا لوہا وغیرہ

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		اسکی صفائی کا یہ طریق ہے کہ عمدہ قسم کا دھات لیکر اُس کے پتلے پتلے پتر بنوا کر باریک کر لیں پھر آگ میں گرم کرکے انھیں مائعات میں اسی طور سے سرد کر لیں۔
دھنیا	تحمیص	کسی برتن میں رکھکر آگ پر رکھیں جب گرم ہو جاے تو ہلاتے رہیں یہانتک کہ سرخ ہو جاے اور خوشبو اُٹھنے لگے۔
رانگ	تدبیر تصفیہ	دودھ میں جوش کر لیں اور آنکھ میں استعمال کرنے کیلئے جاکسو کی طرح مدبر کی جاتی ہے اسکو پگھلا پگھلا کے تیل چھاچھ کانجی کاسے کے موت آک کے دودھ اور کلتھی کے جوشاندے میں تین تین بار بجھاتا جاتا ہے اور ہر ایک ایک چیز میں سات سات بار بجھایا جاے تو بہت عمدہ ہے دیگر سنبھالو کے رس میں ہلدی ڈالکر اس میں تین بار بجھانا چاہیے
رانگ	کشتہ	بھنگ قریب آدھ پاؤ کے لیکر ایک ٹاٹ پر بچھائیں اور درمیان میں ایک تولہ رانگ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھکر لپیٹ دیں اور قریب تین سیر کے آگ دیں دیگر مہندی قریب ایک پاؤ لیکر لگدی بناکر اس میں رانگ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھکر دو بڑے اُپلوں میں گڑھا کھود کر اس میں لگدی رکھدیں اور محفوظ جگہ میں تلے اوپر قریب ۵ سیر کے اُپلے دیکر آگ دیدیں دیگر رانگ ایک تولہ پگھلا کر ایک تولہ پارے میں ڈالیں پھر دونوں کو کھرل کرکے بالمو کے رس میں کھرل کرکے گولیاں بناکر مہندی کی ایک پاؤ لگدی میں رکھکر محفوظ جگہ میں آگ قریب چار سیر کے دیدیں نہایت اعلی درجے کا کشتہ تیار ہوتا ہے دیگر ترکیب مذکورہ بالا کے مطابق [illegible] کے چونکی لگدی میں بھی نہایت اعلی درجے کا کشتہ ہو جاتا ہے اسی طرح بھنگ کی لگدی میں بھی اس ترکیب کے ساتھ کشتہ عمدہ ہو جاتا ہے دیگر ایک تولہ رانگ لیکر پہلے صاف کریں پھر پترہ بناکر گرکس کے ایک پاؤ کے قریب سفوف میں رکھکر دس سیر کے قریب اُپلوں کی محفوظ جگہ میں گڑھا کھود کر آگ دیدیں اور اس ترکیب کے موجب آدھ سیر سرو کے چونکی لگدی میں بھی قریب دس سیر کے آگ دینے سے عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے دیگر آدھ سیر چنے دیکر ایک ٹاٹ پر بچھائیں پھر اُس پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رانگ کے لپیٹ کر گل حکمت کرکے خشک کرکے آگ لگا دیں عمدہ کشتہ ہو جاے گا
مرچ بوٹی		دیگر ایک بوٹی ہے اسکو مرچ بوٹی کہتے ہیں اسکے پتے زبان پر رکھنے سے سوزش معلوم ہوتی ہے اکثر نالوں کے کنارے پر ہوتی ہے اور کپاس کے کھیت میں بھی ملتی ہے اسکی ایک پاؤ لگدی میں نہایت اعلی درجے کا صاف شدہ رانگ کا کشتہ ہو جاتا ہے آگ

ترکیب عمل	نام عمل	نام دوا
قریب دس سیر وینے سے دیگر رانگ کو گچھلا کر چھوٹے چھوٹے پترے بنائیں پھر ایک ہاتھ کے برابر لمبا ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر اسپر املی کے درخت کی چھال سفوف کر کے بچھائیں پھر سفوف کے اوپر قلعی یعنی رانگ بچھائیں پھر چھال کا سفوف بچھا کر رانگ بچھائیں اسی طرح تہ بہ تہ بچھا کر ٹاٹ کو لپیٹ کر اوپر سے رسی لپیٹ کر گل حکمت کر کے مناسب انداز سے آگ دیویں رانگ عمدہ کشتہ ہو جائے گا اور اس ترکیب سے پوست درخت گولر اور دھتورے کے پتوں اور اجواین خراسانی میں بھی کشتہ ہو جاتا ہے کہ انمیں سے جس کا چاہیں سفوف کر کے ٹاٹ پر تہ بہ تہ بچھا کر لپیٹ کر آگ دیں اور اس ترکیب سے گلچین اور عاقر قرحا اور ببول اور بوزری اور کالے بیل اور دار چینی اور پھٹائی لودھ تہ بہ تہ بچھا کر بھی عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے دیگر اگر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رانگ کے لیں پھر پور لے چونکی آدھی تہ گھیکوار میں دو بڑے اپلوں میں رکھ کر گل حکمت کر کے محفوظ جگہ میں گڑھا کھود کر قریب [illegible] سیر کے آگ دیویں تو عمدہ کشتہ ہو جائے گا اس ترکیب سے گوندے کے پتوں [illegible] میں بھی کشتہ ہو جاتا ہے دیگر ایک گنڈے کو درمیان سے خالی اور کھول کر صاف کریں اور لونگ دکانی مرچ مساوی اور سیرا کسیس الگا چوتھائی لیکر ان اجزا کو باریک کوٹ کے ایک تہ نصف پسے ہوئے اجزا کے گنڈے کے اندر بچھائیں اسکے اوپر رانگ رکھ کے نصف باقی اجزا اجزا کو رانگ کے اوپر ڈالکے گنڈے کو بند کر دیویں اور بنوا کنڈے (جنگلی اپلے) کی تیز آنچ میں چکنڈا رکھ کر پھونک دیں اور بعد سرد ہونے کے نکال کر کام میں لاویں دیگر رانگ کو سات سات مرتبہ سرسوں کے تیل اور دہی اور کلتھی کے جوشاندے اور ہڑوں کے جوشاندے اور بہیڑوں کے جوشاندے اور آملوں کے جوشاندے اور نیم کے پتوں کے پانی میں بجھا کر باریک ورق پیٹ کر ٹکڑے تراش لیں پھر انکو ھنگ میں پاچلی ہوئی دودھی میں تہ بہ تہ رکھکر لپٹیں اور سہجنہ بیل کے پیڑ کی چھال کو پیکر اس گولے کے اوپر سے لپیٹ دیں اور اسکو ایک ٹاٹ کے ٹکڑے میں لپیٹ کے مضبوط باندھ دیں اور ایک گڑھے میں دو گز بھر گہرا اور ساٹھ ہی چوڑا ہو جنگلی اپلے بھر کر دوا کو درمیان میں رکھ کر آنچ دیں اور گڑھے کو خاکستر وغیرہ سے بند رکھیں کہ آنچ خوب اثر کرے جب سرد ہو جائے دوا کو میں سے اسکو نکالکر اور اچھی طرح صلایہ کر کے چھ مہینہ کے بعد استعمال کریں۔		

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		فائدہ رانگ کے کشتہ کو زندہ کرنے کا یہ طریق ہے کہ اسکی خاک برتن مین رکھکر تھوڑا سا تل کا تیل یا سرسون کا یا السی کا تیل اور ذرا سا نوشادر ملاکر آنچ دین زندہ ہوجائیگا
رسکپور	تدبیر	رسکپور کی ایک تولہ کی ڈلی لیکر منڈی کے پتوں کے ساتھ جو ایک پاؤ کے قریب ہون حقے کے متعفن پانی مین ڈالکر پکائین جب پانی نصف کے قریب رہجائے تو پوٹلی نکال لین دیگر رسکپور کی پوٹلی باندھکر گائے کے دودھ مین جس مین بھنگ ایک پاؤ کے قریب ہو ایک مٹی مین ڈالکر نرم آنچ مین پکائین جب دودھ بقدر حصہ سوم رہجائے اُتار لین۔
روپا مکھی سونا مکھی	احراق تدبیر	مٹی کی کوری کلھیا مین بند کرکے گل حکمت کرکے گرم تنور مین رکھدین جب سرد ہوجائے نکال لین سونف یا سماق یا ترشی انگوروں کے رس یا عرق بیدمشک مین کھرل کیکر اور ہر بار سکھاکر خشک سفوف کو چینی یا کانچ کے برتن مین رکھو لین۔
ایضا	غسل	جس [illegible] سونا مکھی کو دھوتے ہین وہی قاعدہ اسکے غسل کا ہے۔
روغن	غسل	کوئی روغن ہو [illegible] سرد پانی خوب ساڈالکر روغن کو پانی پر سے نتھار لین اگر کوئی روغن زیادہ گرم ہو تو اسکی اصلاح کے لیے مکرر تین بار یا زیادہ حسب حاجت یہی تدبیر عمل مین لائین اور جن روغنون مین بوجہ پرانے ہوجانے کے بو آجاتی ہے تو انھین بھی اسی ترکیب سے تازہ کرتے ہین کہ روغن کو ایک برتن مین بھرکر اوپر سے سرد پانی یا برف یا گلاب ڈالتے ہین اور خوب ملاتے ہین اور بعدہ ٹھہرا کر روغن کو اوپر سے اُتار لیتے ہین اگر ایکبار مین درست نہو سکے تو دو تین بار یہی عمل کرتے ہین اور گاے وغیرہ کے گھی کو اگر چھاچھ کے ساتھ جوش دین اور جوش کے درمیان مین گیہون کا میدہ اوپر سے چھڑکین تاکہ چھاچھ جل جائے اور گھی نہ جلے تو بہتر ہے
روغن بیروزہ	غسل	نیم گرم میٹھے پانی مین ڈالکر چند مرتبہ ہاتھ سے ملین اور ہاتھ سے چلائین اور رکھدین تاکہ اوپر تیر آئے اور سرد ہوجائے پھر صاف کرکے مکرر ایسا کرین
ریشم	تحمیص	ریشم کو خوب صاف کرکے اور دھوکے اور کترکے لوہے کے برتن مین دھر کر آگ پر رکھدین اور تلے اوپر کرتے جائین اُس وقت آنچ دین کہ سخت ہوکر پیسنے اور سفوف کے قابل ہوجائے۔
ریوند چینی	تدبیر	ریوند چینی کو پانی مین جوش کرکے پانی کو پھینک کر خشک کرکے استعمال کرین
زباد	تصفیہ	باریک کپڑے مین اسکی پوٹلی باندھکر گرم پانی مین ملین یہانتک کہ صاف نکل آئے بال وغیرہ پوٹلی مین رہجائین پھر دوبارہ صاف کرین بعد اسکے چینی کے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		برتن میں رکھ کر گلاب میں ملا کر اسکو علحدہ کرلیں اور برتن کو جس میں زباد لگا ہوا ہو رکھدیں تاکہ اُس میں خوشبو اثر کر جائے ۔
ایضاً	غسل	آئین اکبری میں لکھا ہے کہ اسکے دھونے کی کئی ترکیبیں ہیں انمیں سے عمدہ یہی کہ کسی برتن میں رکھ کر تین بار سرد پانی سے دھودیں اور تین بار گرم پانی سے دھودیں پانی کی گرمی سے پگھل جاتا ہے اور اسکی آلائش جدا ہو جاتی ہے پھر تین بار سرد پانی سے دھودیں اب جم جاتا ہے پھر تین بار لیمو کے رس میں دھودیں تاکہ اسکی بدبو زائل ہو جائے پھر تین بار سرد پانی میں دھودیں اور تین بار گلاب میں دھوئیں اور کپڑے سے چھان کر چینی کے برتن میں چار دن طرف لگا کر رات کو اُس برتن کو خوشبودار پھولوں پر اوندھا کر رکھدیں اور صبح کو موٹا کپڑا باندھ کر دھوپ میں چند بار رکھدیا کریں جتنی بار چاہیں یہ عمل کریں عمدہ ہو جائیگا پھر گلاب میں ملا کر کام میں لائیں ۔
زفت	غسل	زفت کو پگھلا کر سرد پانی میں گرائیں تاکہ کدورت تہ نشین ہو جائے اور جو پانی کے اوپر رہے اسکو اسی طرح کر کر تین بار کریں اور استعمال میں لائیں اور اگر نیم گرم پانی ہو تو اچھا ہے ۔
زنگار	تصفیہ	ایک حصہ زنگار پانچ حصہ سرکہ مقطر میں بھگودیں اور رہنے دیں سرکہ سبز ہو جائے گا دوسرے برتن میں نکال لیں اگر ملائیں تو دوسری مرتبہ زنگار کے تہ نشین سے پانچ گنا سرکہ ملا کر اور رکھ دیں جب سبز ہو جائے تو سرکے کو نتھار کر اگلے سرکے میں ملا کر رکھدیں تہ نشین چھوڑ دیں جب سرکہ خشک ہو جائے تو پیسکر کام میں لائیں ۔
زیرہ	تحمیص	کسی برتن میں رکھ کر آگ پر رکھیں جب گرم ہو جائے تو ہلانے لگیں جب بو پیدا ہو اور سرخی آجائے تو لیکر کام میں لائیں ۔
سانپ	احراق	سیاہ یا بھونسا سانپ چاہیں زندہ ایک کوزے میں رکھ کر سر پوش اور گل حکمت کر کے ایک رات بھر خوب گرم تنور میں رکھدیں پھر نکال کے دیکھیں سوختہ ہو گیا ہو گا تو پیس کے کام میں لائیں خنازیر کو مفید ہے ۔
ستو	غسل	اگر یہ چاہیں کہ ستو معدے میں کم ٹھیرے نفوذ اور انکا نفخ دور ہو جائے تو انکو اس طرح دھودیں کہ نہایت گرم پانی ڈالکر رکھدیں پھر وہ پانی دور کر کے سرد پانی ملائیں بعد اُسکے پانی نکالکر کھائیں اگر دو بار نہایت گرم پانی میں دھویا جائے تو بہتر ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ستوؤں کا غسل یہ ہے کہ جو اور گیہوں وغیرہ جس کا



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		ستو بنانا چاہیں اُسکو بھونیں بعد بھوننے کے پانی سے دھوویں اور سکھاکے پیسیں اور کام میں لائیں بعض کہتے ہیں کہ بھونے ہوئے ناج کو گرم پانی سے کئی بار دھوویں پھر سرد پانی میں کئی مرتبہ دھو کر سکھا کر پیسنا چاہیے اور کم سے کم ایک مرتبہ گرم پانی میں اور ایک مرتبہ سرد پانی میں دھو کر خشک کر کے پیسنا چاہیے اُنھیں اس طرح دھوتے ہیں کہ ستوؤں کو خوب پانی میں جوش دیتے ہیں پھر باریک کپڑے میں پانی چھانکر مغز نچوڑ لیتے ہیں۔
سجی	احراق	سجی کو ریزہ ریزہ کر کے مٹی کے برتن باریک میں چھے کو آگ پر خوب گرم کرکے اُس میں ڈالیں اور کسی چیز سے ہلاتے جائیں جب مثل راکھ کے ہو جاوے تو کام میں لائیں
ایضاً	تصفیہ و تدبیر	سجی کو اسطرح صاف کرو ایضاً کورے گھڑے میں پانی بھر کر سجی کو پیسکر اُس میں ڈالدیں اور اُسکے منہ پر پیالی ڈھک کر ایسی جگہ رکھیں جہاں ہوا نہ لگے تین چار دن تک رہنے دیں بعد اُسکے اوپر نہایت صاف شے باہر نکلیگی اُسے اتار کر کام میں لائیں ایضاً سجی کو پانی میں حل کرکے کپڑے میں چھان لیں اور سات بار چھاننا چاہیے
سرمہ	غسل	سرمے کو تین شبانہ روز آب باران یا سبز میں بھگو کے سایہ میں خشک کر لیں ایضاً سرمے کو خوب باریک پیسکر بہت سے پانی میں گھولدیں اور تہ نشین کو خشک کر کے کام میں لائیں ایضاً سرمے کی ڈلیاں پوٹلی میں باندھ کر کئی دن تک پانی میں پڑا رہنے دیں۔
سرمہ	تکلیس	سرمے کی ڈلی کو بکری کے گردے کی چربی میں یا دوسری چربی میں خوب لپیٹ کے آگ پر رکھدیں جب چربی جل جائے اور سرمہ سرخ ہو جائے نکال کے عورت کے دودھ میں یا گائے کے دودھ میں بجھائیں ایضاً سرمے پر روئی لپیٹ کر جلائیں جب دھواں موقوف ہو نکال کے صاف کر لیں
سرمہ	تدبیر	سرمے کو ترپھلے کے پانی میں ڈالکر صبح سے شام تک جوش دو پھر نکال کر خشک کرو مدبر ہو جائے گا۔
سفیدہ	غسل	سفیدہ خوب پیس کے پانی میں گھولدیں جب ٹھہر جائے تو ڈرد اور کنکری کو پھر پیس کے گھولیں۔ اسی طرح تین مرتبہ کر رہیں اور سب گھولیں بعدہ ایک رات بھر پانی کو بند کر کے اور ساکن کر کے نتھار لیں اور تہ نشین کو کام میں لائیں۔
سقمونیا	تشویہ	سیب یا بہی یا ناشپاتی کو اندر سے خالی کر کے اور مغز نکال اُسکے اندر چپکا کے سقمونیا کو اس میں رکھ کے اُسکو بند کر کے اور ایک کپڑے میں باندھ کے آٹا گندھا ہوا اسپر لگائیں اور اگر وہ چیزیں نہ مل سکیں تو انڈے میں سوراخ کر کے زردی و سفیدی



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		نکالکر اور خوب دھوکر سقمونیا اُس میں بھردیں اور بدستور کپڑ مٹی کرکے تنور یا بھوبل میں رکھیں جب آٹا پک جائے تو نکال کے سقمونیا کو اُس میں سے نکالے اور سایہ میں خشک کرکے کام میں لائیں یہ سیب اور بہی بھی قوی مسہل ہوگا اور جب انہیں میں رکھیں تو بہتر یہ ہے کہ سیب اور بہی کا پانی اوپر سے بھردیں اور ایک دستور مشوی کرنیکا یہ بھی ہے کہ مصطگی کے ساتھ پیساکر ایک تھیلی میں رکھ کر سیب یا بہی کو اندر سے کچھ خالی کرکے اُسکے جوف میں رکھیں اور سر اُسکے ٹکڑے سے بند کردیں اور آٹا لگاکر تنور میں رکھیں کہ مشوی ہوجائے بعد اُسکے نکالکر سایہ میں خشک کرکے مصلحات اور مقویات کے ساتھ استعمال میں لائیں گرم مزاج والے کیلئے بیدانہ کا گوند اور مغزیات کے ساتھ دیں اور سرد مزاج والے کو مصطگی عود سوسن تخم گاجر تخم فلفل سیاہ ہر شہد اور روغن بادام کے ساتھ کھلائیں اور گاجر میں بھی بہی یا سیب کے مشوی کرتے ہیں اور سقمونیا کا بھنے ہوئے کے ساتھ چپس لینا بھونے کی بہ نسبت کام دیتا ہے اور اصلاح کی کچھ حاجت نہیں رہتی اور بہی کے پانی میں پیسنا اور رب ترنج ملانا بھی اسی طرح مفید ہے
سلاجیت	التصفیہ	گائے کے دودھ یا ترپھلے کے جوشاندہ یا بھنگرے کے رس میں سلاجیت کو بھگودیں ایک دن کے بعد خوب جوش دیکر پھر اسکو کپڑے میں چھانکر دھوپ میں سکھائیں اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ سلاجیت کو گرم پانی میں ایک بھگوکر لیں اور مٹی کے برتن میں کپڑے سے چھان لیں اس برتن کو دھوپ میں رکھدیں اور اوپر کا پانی اسکا دوسرے برتن میں نتھار لیں بار بار دھوپ میں حل کریں
سمندر جھاگ	احراق	سمندر جھاگ کو اس طرح جلاتے ہیں کہ مٹی کے کورے کوزے میں بھرکر گل حکمت کرکے گرم تنور میں رکھدیتے ہیں اور سرد ہونے کے بعد نکال لیتے ہیں۔
ایضاً	غسل	اسکے دھونے کا طریق ایسا ہے جیسے اقلیمیا میں مذکور ہوا۔
سنگجراحت	غسل	سنگ جراحت کو ورق کرکے ایک ہفتہ گائے کے دودھ میں بھگو رکھیں بعدہ پانی سے صاف کرلیں ایضاً سنگجراحت کے ورقوں کو ایک ہفتہ تل کے تیل میں رکھکر گرم پانی سے دھولیں۔
ایضاً	کشتہ	سنگجراحت کو بارہ دوبے کے بیچ نلکی لکڑی میں گل حکمت کرکے بیس سیر اُپلوں کی آگ میں ایضاً سنگجراحت کو گھیکوار کے لعاب میں حل کرکے دو مٹی کے سکوروں میں آگ دیویں شگفتہ ہوجائے گا۔
سنگ بصری	تدبیر	سنگ بصری کو سات بار آگ میں سرخ کرکے گلاب یا دہی کے توڑ یا انار کے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		پتون کے پانی یا عرق لیمو میں بجھائیں بعضے مجرب میں کہتے ہیں کہ سنگ بصری کو آگ میں سرخ کریں اور اکیس مرتبہ گلاب میں سرد کریں اگر سو دفع ٹھنڈا کریں تو اور بھی بہتر ہوگا اور بعضے سنگ بصری کو انار کے پتون میں لپیٹ کر آگ میں لال کرتے ہیں اور پھر گلاب میں سرد کرتے ہیں یا دہی میں یا لیمو کے رس میں بجھا لیتے ہیں اور صاحب قادری لکھتا ہے کہ مختار اس فقیر کا یہ ہے کہ سنگ بصری کو فقط آگ پر سرخ کرکے دس بار گلاب میں سرد کریں اور دس بار دہی میں اور دس بار لیمو کے رس میں اور دس بار انار کے پتون کے پانی میں دیگر سنگ بصری کو باریک کرکے چینی یا شیشے کے برتن میں رکھ کر کچے انگوروں کا صاف پانی اسپر ڈالیں اور نو دن تک رہنے دیں اور ہر روز پانی بدلتے رہیں نویں دن سنگ سماق کی کھرل میں رکھ کر انگور خام کے پانی کو برف سے سرد کرکے ڈالکر پیسیں جب یہ پانی جذب ہو جائے تو اور پانی برف سے سرد کیا ہوا ملاکر رگڑیں جب خوب باریک ہو جائے تو نکالکر [illegible] سے سمیٹ کر خشک کرلیں دیگر سنگ بصری کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر گائے کے موت میں سات دن تک دولا جنتر میں [illegible] ۔
سنگ بصری	غسل	محیط میں اسکے غسل کا طریق یوں لکھا ہے کہ پوٹلی میں باندھیں اور ایک برتن میں کدو سے تلخ کا پانی بھر کر پوٹلی کو اس طرح لٹکائیں کہ پیندے کو نہ لگے اور آدھ گھڑی تک جوش دیکر نکال لیں ۔
ایضاً	تشویہ	باریک پیسکر پانی میں تر کرکے ٹکیاں بنائیں اور ٹھیکری پر رکھکر دھیمی آنچ پر دھریں اور لوٹیں پوٹیں کہ سوکھ جائے ۔
سنکھیا (سم الفار)	حل	سنکھیا باریک پیسکر چوتھائی ریٹھے کی راکھ بقدر آٹھویں حصے کے ملا کے ایک آتشی شیشی میں بھریں اور ارہر کی دال کی کھچڑی پکاکے دم کے وقت شیشی کو اسکے اندر گاڑدیں اور بعد ایک پہر کے نکالکر سات روز دھوپ میں رکھیں انشاءاللہ رقیق ہو جائیگی ۔
ایضاً	تصفیہ	سنکھیا کو آب لیمو میں کھرل کریں جب پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالیں اس طرح گیارہ دفعہ کریں ایضاً بعض بکری کے دودھ میں بھی صاف کرتے ہیں ۔
ایضاً	کشتہ	سم الفار دو تولہ ۔ شورہ چار تولہ کڑاہی میں شورہ سنکھیا کے نصف اوپر نصف نیچے ڈالکر اسکے نیچے آگ جلائیں جب جنبش بند ہو جائے تب اس میں سے ایک قطرہ ٹھیکر جلتے کوئلے پر ڈالیں اگر اس میں نفوذ کر جائے اور دھواں نہ نکلے تو سمجھیں کہ بہتر ہے ایضاً ایک بڑا شلغم لیکر اوپر کی طرف سے جدھر پتے نہیں ہوتے

ہیں

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		بقدر ایک انگل چوڑا اور آدھے تخمیر تک گڑھا بنا کر ۳ ماشہ سم الفار کی ڈلی رکھدیں پھر جو کچھ گودا نکلا تھا اوپر سے بدستور رکھکر تین بار پھر خوب گل حکمت مٹی روئی آمیز سے کر کے خشک کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں مگر ایک کونے میں ہوا بچا کر نہایت عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے **ایضاً** پیپل اور ڈھاک کی راکھ میں بھی عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے کہ ایک تولہ سنکھیا کو پیپل یا ڈھاک کی راکھ کی ہانڈی میں بھر کر بیچ میں ڈالکر خوب دبائیں اور کوئلوں کی تیز آگ پر دو گھنٹے تک رکھیں بعد سرد ہونے کے نکال لیں سفید پھولا ہوا نکلے گا **ایضاً** درخت ڈھاک کی راکھ دس تولہ اور شورہ ۲۵ تولہ سنکھیا ۳ تولہ اول نصف راکھ کو ایک چھوٹی سی ہانڈی میں رکھیں اور اسکے اوپر نصف شورہ بعدہ سنکھیا پھر باقی ماندہ شورہ اور پھر راکھ باقیماندہ رکھکر گل حکمت کر کے خشک کریں اور دس سیر اُپلوں کی آگ دیدیں جب سرد ہوجائے تو نکال لیں **ایضاً** سنکھیا کو سرخ مرچ کے پانی میں چار پہر کھرل کر کے چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر دھتورہ کے ڈوڈے میں رکھکر گل حکمت کر کے آگ دو سیر اُپلوں کی دیدیں **ایضاً** ایک پاؤ بیٹھے لیکر ایک مٹی کی کٹھیا میں سم الفار کے نیچے اوپر دیکر گل حکمت کر کے خشک کر کے دو سیر [illegible] کے قریب آگ دیدیں انشاءاللہ تعالیٰ کشتہ ہوجائے گا اگر پہلی دفعہ نہ ہو تو دوبارہ کریں **ایضاً** سنا گیا ہے کہ بھنگ کی لگدی میں بھی ہو جاتا ہے بعد دفعہ آگ دینے سے کشتہ ہوجاتا ہے۔
سنکھ	احراق	اسکے اوپر مٹی لگا کر تنور میں خوب جلائیں کہ سفید ہوجاوے پھر بھرا ہوجاوے ورنہ پھر گل حکمت کر کے جلائیں کبھی سکورے میں رکھکر جلا لیتے ہیں۔
ایضاً	کشتہ	جالگوٹے کی آدھ سیر لگدی میں ایک تولہ سنکھ عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے **ایضاً** جالگوٹہ یا کرنڈکی لگدی میں رکھکر پہلے ایک آنچ دیجاوے بعدہ برانڈی شراب میں حل کر کے پھر آگ دیجاوے اس طرح اگر دو تین دفعہ کیا جائے تو اعلیٰ درجے کا کشتہ ہوجاتا ہے ایک تولہ سنکھ کے واسطے ایک سیر لگدی اور ایک پاؤ شراب کافی ہے مگر یاد رہے کہ پہلے تین چار دن سنکھ کو صرف سادہ پانی میں بھگویا جاوے تاکہ میل وغیرہ دور ہوجاوے **ایضاً** سنکھ ۳ تولہ بھنگ کے پتوں کی ایک پاؤ لگدی میں رکھکر گل حکمت کر کے ایک گز مربع گڑھا کھود کر آگ دیں عمدہ کشتہ ہوجاوے گا **ایضاً** لعاب گھیکوار میں بھی عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے۔
ایضاً	غسل	پانی میں پیسکر پیالے میں ڈالکر ہلائیں پھر ٹھہرا کر اوپر سے پانی نتھار کر تہ نشین کو سکھا لیں اور چاہیے کہ پیالے میں پانی خوب بھر دیں۔
سونا	احراق	سونے کا برادہ غبار سے غسل کر کے لوہے کے برتن میں رکھیں اور بقدر آٹھویں حصے کے سیسہ پسا ہوا اسپر چھڑکیں اسکے بعد نمک کا پانی اس میں اسقدر

ترکیب عمل	نام عمل	نام دوا
ڈالیں کہ دوا انگل بادپر رہے پھر اس برتن کو آگ پر رکھ کے اس قدر جوش دیں کہ پانی بالکل جل جائے اور خشک سونے کو نکال کے کھرل کریں اور دستور کے موافق پانی میں دھوئیں یعنی تہ نشین کو بار بار دھوئیں اور کام میں لائیں۔		
ایک تولہ خالص اصلی سونا لیکر اس کا پترو روپے کی برابر کر کے آدھ پاؤ برگ تازہ مہندی کی لگدی میں ایک ظرف گلی میں رکھیں پھر خوب گل حکمت کر کے خشک کر کے دس سیر اپلو کی آنچ ایک علیحدہ جگہ میں جہاں ہوا نہ لگے گڑھا کھود کر دیں اسی طرح چار آنچ دینے سے عمدہ کشتہ ہو جائے گا مگر یہ یاد رہے کہ ہمیشہ مہندی کے تازہ پتے ہوں **ایضاً** تین ماشہ عمدہ سونے کا برادہ لیں پانچ بوٹیوں کے دس دس تولہ پانی میں ترتیب وار کھرل کریں مگر کھرل گھسنے والا نہو اول آب بیخ درخت عباسی دوم آب گل سرخ بہاری میں ورنہ گلاب دو آتشہ میں گل سرخ بہاری خشک ۵ تولہ رات بھر بھگو کر اسکا نقوع لیں سوم آب پوست بیخ کچنال میں چہارم آب پوست نیم میں پنجم آب برگ تلسی میں۔ جب پانچوں بوٹیوں کے پانی میں کھرل ہو جائے گا تو آخر میں ایک سیاہ فام نرم گولی بنجائیگی تو پھر ایک پیالی کوری مٹی کی کہ نیچے سے گل حکمت کی ہوئی ہو اس میں وہ گولی رکھ کر اسکے اوپر اسی قسم کا دوسرا کورا پیالہ ایسے طرح سے رکھیں کہ گولی والی پیالی آدھی ڈھک جائے غرضکہ اوپر والا پیالہ نیچے والی پیالی سے بڑا ہو جو سرپوش کی طرح آجائے گل حکمت کرنیکی چنداں ضرورت نہیں پھر ایک گڑھا علیحدہ جگہ میں کھود کر جس میں دس بارہ سیر اپلے آجائیں اس طرح سے آگ دیں پہلے ۵ یا ۶ سیر اپلے خوب دبا دبا کر گڑھے میں رکھیں اور پر اسکے ایک چوڑا سا اپلہ جسکو اندر سے کھود لیا ہو رکھدیں اس اپلے پر وہ دونوں پیالے جن میں گولی رکھی ہوئی ہے جما دیں پھر اسکے اوپر باقی اپلے رکھ کر سر پر آگ لگا دیں جس وقت سرد ہو جائے تو آہستہ سنبھال کر نکال لیں بے چمک بھوری ہوئی مثل خاکستر پر رنگ خشت کسی قدرے رنگ مائل بسرخی لئے ہوئے برآمد ہوگی بار چہ پیز کر کے شیشی میں نہایت حفاظت سے رکھیں **ایضاً** برادہ طلا چہ ماشہ لیکر برگ نیم کے پاؤ بھر پانی میں کھرل کر کے دو اپلوں میں آگ دیدو عمدہ کشتہ بنجائیگا اور سونا نیم کی دو چھٹانک لگدی میں رکھ کر کپڑ مٹی کر کے خشک کر کے ایک گز مربع گڑھا کھود کر اس میں اپلوں کی آگ دینے سے بھی کشتہ ہو جاتا ہے **ایضاً** ایک تولہ خالص سونا لیکر اسکے پترے کرائیں پھر ۲ ماشہ کے قریب سونا مکھی ایک چھٹانک	کشتہ	ایضاً

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		ترونگ بوٹی کے ساتھ جو نہروں کے کنارہ و نیز عام طور پر پائی جاتی ہے کھرل کر کے ٹکڑی بنا کر درمیان مین پترے رکھین اور پھر ایک مٹی کے کورے برتن مین ڈالکر گل حکمت کر کے خشک کر کے قریب ۴ سیر اُپلو نکی آگ ایک گڑھا کھود کر محفوظ جگہ مین دیوین عمدہ کشتہ ہو جاوے گا اگر پہلی دفعہ نہو تو دوبارہ کرین **ایضاً** ایک تولہ کے قریب خالص سونیکے پترے لیکر آب لیمو کے ذریعہ سے ۲۰ ماشہ سونا مکھی کا لیپ کر کے مٹی کے دو پیالو نکے درمیان مین رکھ کر جنکے کنارے برابر ہون محفوظ جگہ مین ایک گز مربع گڑھا کھود کر آگ دیوین سرد ہونے کے بعد دوبارہ یہی عمل کرین تین بار مین عمدہ کشتہ ہو جائیگا **ایضاً** صاف کیا ہوا سونا آمہ ہلدی و دودھی بوٹی کی ٹکڑی مین بھی کشتہ ہو جاتا ہے **ایضاً** ایک خالص اشرفی لیویں [illegible] ایک ماشہ ہرتال ایک ماشہ شنگرف ایک ماشہ گندھک لعاب گھیکوار مین کھرل کر کے لیپ کر دین اور پھر ایک ٹھیکری پر رکھ کر چولھے پر رکھین اور نیچے آگ بیری کی لکڑی کی جلائین جب ٹھیکری سرخ ہو کر ادویات مذکورہ بالا لیپ شدہ جلنے لگین تو سی کا عرق قطرہ قطرہ اشرفی پر ڈالین قریب گیارہ یا بارہ قطرے کے پھر دوسری طرف اشرفی کو الٹ کر قطرے ڈالین اسیطرح [illegible] معروف اشرفی کا کشتہ ہو گا **کشتہ نقلی طلا یعنی مرگانک** پارہ ایک تولہ رانگ ایک تولہ گندھک ۲ ماشہ ہرتال ورقیہ ایک تولہ نوشادر ایک تولہ اول رانگ کو نرم کر کے پارہ ڈالدو رانگ جب اس طرح ہو جائے گا کہ وہ ہاون دستے مین پس سکے تب گندھک ملا کر خوب کھرل کرو پھر ہرتال پیسکر اور نوشادر ملا کر ولایتی پانی کی بوتل مین ڈالو یا آتشی شیشی مین بھر دو مگر منہ کھلا رہے اور کوئلو نکی آگ پر رکھو جب بوتل سے بخار نکلے تو سیخ آہن سے بوتل کے منہ کو کھولتے رہو جب بخارات نکلنے بند ہو جائین تو سرد کر لو بوتل مین ایک قسم کا سرخی مائل سیاہی یا افشان سفوف نکلے گا اسی کا نام مرگانک ہے بعض لوگ اسکو سونے کا کشتہ کہکر لوٹتے پھرتے ہین مگر بعض دفعہ خراب بھی ہو جاتا ہے **ایضاً** قلعی نوشادر، مردا سنگ، تنبیہ گندھک سیماب جملہ ہم وزن۔ اول قلعی کو چرخ دیکر سیماب شامل کر کے باریک کرین بعد باقی شامل کر کے باریک کر کے ایک آتشی شیشی مین ڈالین اور گل حکمت کر کے ملائم آنچ پر پکائین جسوقت رنگ سرخ ہو جائے نکال لین **فائدہ** سونے کے کشتے کے زندہ کرنے کا یہ طریق ہے کہ اُسکی خاک گڑھا مین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		رکھ کر آگ پر گرم کریں پھر اگر ایک تولہ کشتہ ہو تو ایک حبہ جیسا اس میں ڈالدیں کشتہ زندہ ہو جاویگا
سونا	تصفیہ	خالص سونے کے ترے اس طرح صاف کریں کہ پہلے سات بار تل کے تیل میں بعدہ گاے کے پیشاب میں سات سات دفعہ پھر ترپھلے کے پانی میں سات دفعہ پھر مٹی کے جوشاندے میں سات دفعہ بجھائیں مگر یہ یاد رہے کہ ترے خوب سرخ کر کے بجھائیں دیگر دیمک کی بانبی کی مٹی۔ دھوسا یعنی بادرچیخانے کی چھت کا دھوان سوناگیرو اینٹ اور نمک ان سب کو پیسکر جنبیری لیمو کے رس میں یا کانجی کے ساتھ سونے کے پتلے ترے پر لیپ کر دیویں پھر انکو ایسی جگہ میں جہاں ہوا نہو میں اپلوں کے درمیان میں علحدہ علحدہ رکھ کر آنچ لگا دیویں جب ٹھنڈے ہو جاویں نکالکر کھٹائی کے پانی سے دھو کر کسوٹی پر امتحان کریں جب تک عمدہ سونے کا سا کس نہ آوے تب تک اسی طرح اسکو صاف کرتے رہیں دیگر سونے کو پگھلا پگھلا کر کچنال کے رس میں تین بار بجھا دینے سے بھی صاف ہو جاتا ہے۔
سونے کا میل	تدبیر	اس کا طریقہ وہی ہے جو چاندی کے میل کا ہے۔
سونے کا میل	احراق	ایضاً
سونے کا میل	غسل	ایضاً
سونا مکھی	احراق کشتہ	سونا مکھی کو شہد میں سانکر اور کپڑے میں باندھ کے آگ میں ڈالیں تو سرخ ہو جائیگی دیگر کلتھی کے خیساندے میں سونا مکھی کو پیس کے ایک سکورے میں رکھ کر گز بھر مربع گڑھے میں پھونک دیں یا آملوں کے تیل میں پیس کر اسی طرح پھونکدیں اور بکری کے دودھ یا چھاچھ میں پیسکر بھی پھونکتے ہیں۔ اس ترکیب سے جو کشتہ تیار کیا جاتا ہے اسکی مقدار خوراک ایک رتی ہے دیگر کبھی اس طرح بھی کرتے ہیں کہ سونا مکھی کو کورے پیالے میں رکھ کر اور اسکو گل حکمت سے مضبوط کر کے تنور میں رکھ دیتے ہیں اور سونا مکھی کی راکھ ہو جاتی ہے دیگر مہین پسی ہوئی سونا مکھی تین حصہ سیندھا نمک ایک حصہ لیکر دونوں کو لوہے کی کڑھائی میں ڈالکر چولھے پر چڑھا کر اس میں کاغذی لیمو یا بجورے لیمو کا رس ڈالکر لوہے کے ڈنڈے سے گھوٹتے رہیں اور تیز آنچ دیتے رہیں جب لال ہو جاوے تب اتار لیویں اور سرد ہو جانے پر کام میں لاویں دیگر سونا مکھی کو پیسکر مٹی کے ٹھیکرے میں ڈالکر چولھے پر چڑھا کر اسکے نیچے آنچ جلاویں اور اس میں کاغذی لیمو کا رس ڈالکر لوہے کی کرچھی سے ہلاویں جو جو رس جلتا جاوے وہ وہ اس میں اور رس ڈالتے جاویں اور ہلاتے جاویں جب اسکا رنگ لال ہو جاوے تب کاغذی



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		لیموکا رس ڈالتا جانا آنچ دینا بند کردین جب خوب گرم ہوجاے تب اُسکو کام مین لاوین
ایضاً	تصفیہ	سونا مکھی تین حصہ لاہوری نمک ایک حصہ ان دونون کو لوہے کے کڑچھے مین رکھکر بجورے لیمو اور جنبھیری لیمو کے رسون مین خوب پکا مین جب سونا مکھی اور کڑچھے کا رنگ سرخ ہوجاے تو صاف تجھین دیگر سونا مکھی کے ہم وزن لاہوری نمک پیکر لوہے کی کڑاہی مین ڈالکر آگ پر رکھین پھر اس مین کانجی کی ترشی چھانکر اور چار پہر آنچ جلائین اور لوہے کے چمچے سے ہلاتے رہین جب کانجی جل جاے گی شکل شنگرف کے ہو جاے گی دیگر سونا مکھی کو گلا گلا کر ارنڈی کے تیل بجورے لیمو اور کیلے کی جڑ کے رس اور ترپھلے کے جوشاندے مین سات بار بجھاوین دیگر سہنجنے کی جڑ کو بھنگرے کو اگستہ کے پتون کے رس مین گھول کر اُس مین سونا مکھی کو سات بار بجھاوین یا کاغذی لیمو کے رس مین سات بار بجھاوین۔
سونا مکھی	غسل	باریک پیکر اور کھرل مین چھانکر اُسپر پانی ڈالین اور آہستہ آہستہ رگڑین سونا مکھی کا تمام غبار پانی مین حل ہو جاے گا اُس پانی کو آہستہ آہستہ دوسرے برتن مین نتھار لین اور تلچھٹ کو پھر پانی مین رگڑکر اوپر سے نتھار لین اور تلچھٹ کو پھر پیسین اس ترکیب سے تمام سونا مکھی بشکل غبار کے ہوکر پانی مین ملکر دوسرے برتن مین آجاے گی بعد اسکے سونا مکھی رکھدین تاکہ پیندے مین سب بیٹھ جاے اوپر سے پانی پھینک کر تہ نشین کو سکھا کر استعمال مین لائین
سہاگہ	تحمیص	سہاگے کو کڑچھے مین رکھکر تیز آنچ دین تاکہ پھول کر خشک اور شکل کھیل کے ہوجاے
ایضا	تصفیہ	گاے کے پیشاب مین ڈالکر چار پہر تک جوش دو پھر سکھاکر تیل مین بھگو کر رکھو۔
سیپ	احراق	سچے موتی کی سیپ کو لیکر اُسکے اوپر مٹی لگاکے تنور کی آنچ مین رکھدین یہان تک کہ جل کر سفید اور نرم اور بھربھری ہوجاے ورنہ پھر گل حکمت کرکے جلائین اور پیس کے کام مین لائین۔
سیسہ	احراق	سیسے کے باریک پتر کراکے ایک مٹی کے کوزے مین رکھکر اُسپر تھوڑا سا گندک پسا ہوا چھڑک کے کوزے کو کسی گلی سرپوش سے جسکے اندر ایک باریک سوراخ بیچ مین ہو بند کرکے گل حکمت کردین اور آگ مین پھونک دین جب خوب جل جاے تو نکال کے اور پیس کے دھوئین اور کام مین لائین دیگر سیسے کو پگھلا کر سات سات بار سرسون کے تیل اور ترپھلے یعنی ہڑ۔ بہیڑا۔ آملہ کے جوشاندے مین بجھا کر آہنی کڑاہی مین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		آنچ پر رکھین اور گندک کو پیسکر تبدریج اُسپر ڈالین اور نیم کی لکڑی سے حرکت دین یہان تک کہ گندک کی آگ سے خاکستر ہو جاے دیگر سیسے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کوزۂ مصری مین کھرل کیا جاے تو بغیر آگ کے کشتہ ہو جاتا ہے دیگر ایک تولہ سیسے کا پترا باریک کرکے کترلین بیس تولہ زخم حیات کے پانی مین کھرل کرین جس وقت سرمے کے مانند باریک ہو جاے گولی بناکر زخم حیات کے پاؤ بھر چونکی لگدی مین رکھکر اور سیر بھر کے دو اُپلون مین رکھدین جن کا منھ کھریا مٹی سے بند کر دیا جاے پھر ایک ایسے گڑھے مین جس کا منھ تنگ ہو ۵ سیر اُپلے نیچے اور ۵ سیر اوپر دیکر درمیان مین وہ چیز رکھکر سر پر آگ لگا دین وہ گولی سفید کشتہ شدہ نکلے گی پیسکر [illegible] کرکے شیشی مین رکھین اس سے عمدہ کشتہ اور کسی چیز مین نہوگا دیگر اسکو آگ پر پگھلاؤ اور تھوڑا تھوڑا ببیل کی چھال کا برادہ اوپر سے ڈالتے اور لوہے کی سیخ سے ہلاتے جاؤ اسی طرح تھوڑی دیر مین کشتہ ہو جائے گا دیگر سیسہ ۵ تولہ شورہ ۳ تولہ نوشادر ۲ تولہ دونون کو باہم پیسکر رکھین اور سیسے کو پگھلا کر اسپر چٹکی دیتے جائین یہان تک کہ تمام شورہ و نوشادر کھرل شدہ ختم ہو جاے سیسہ کشتہ ہو جاے گا دیگر سیسے کو کسی پیالہ مین پگھلا کر بڑ کی گیلی لکڑی سے ہلاتے جائین اور قلمی شورے کی چٹکی دیتے جائین سرخ رنگ ہو جاے گا دیگر سیسے کو ایک بڑی کڑھائی مین رکھکر آگ پر رکھو اور پھر اُس سے اٹھائی گنا شورہ اور بارہ حصہ مین سل اس مین ڈالکر چمچے سے ہلاتے رہو اور برابر چار پہر تک یہ کام کرو دیگر سیسے کے پترے کرین اور مین سل کو پان کے رس کے ساتھ حل کرکے پترون پر لیپ کرین اور دو بو تونٹے درمیان رکھکر گل حکمت کرکے ایک گز مربع گڑھے مین آگ دیوین غرضکہ اسی طرح ۱۳ دفعہ کرین تو عمدہ کشتہ ہو جاے گا دیگر پھٹکری یا مازو کی چٹکی دینے سے بھی کشتہ ہو جاتا ہے دیگر سیسے کو صاف کرکے کرچھے مین ڈالکر اُسکے نیچے آنچ کرکے کیوڑے کی لکڑی کے گھوٹے سے ایک دن برابر رگڑین سرخ راکھ ہو جاے گی۔
سیسہ	تصفیہ	سیسے کو پگھلا پگھلا کر چھاچھ مین۔ تل کے تیل مین گاے کے پیشاب مین کانجی مین ہڑ بہیڑہ اور آنولہ کے پانی مین یاران کے جوشاندے مین اور آک کے دودھ مین یا ہاتھی کے موت مین سات سات بار بجھائین اور کبھی صاف کرنے مین آک کے دودھ کا استعمال نہین بھی کرتے اگر ایسا کرین تو بہت بہتر ہو

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
جلا ہوا سیسہ	غسل	کہ کھیرے کو ٹلو نکی آگ پر گلا گلا کر سات بار تربھلے کے پانی مین بجھا. بجھالین اسکو کھرل مین باریک کرکے پانی مین ملائین جو کچھ غبار ساحصہ پانی مین مل جاے اُسے علیحدہ نکال لین باقی کو پھر رگڑین اور اُسی طرح پانی ملاکر علیحدہ نکال لین آخر کو جب کچھ اجزا بطور تلچھٹ کے تلے رہجائین انھین پھینک کر اُس پانی کو علیحدہ رکھدین جب اجزا تمام تلے بیٹھ جائین تو صاف پانی نتھار کر اجزا کو خشک کرلین۔
شادنہ	غسل	اول خوب باریک پیسین پھر پانی مین ملائین جس قدر اُس مین حل جاے اُسے تو علیحدہ ایک برتن مین لے لین اور جس قدر تہ نشین رہے اُسے پھر پیسین اور پانی مین ملاکر اُسی طرح اُس برتن مین لے لین اور جس قدر تہ نشین رہجاے اُسے پھر پیسکر وہی عمل کرین یہانتک کہ جب وردی اور سنگریزے باقی رہجائین اُنھین پھینک دین اور اُس برتن کو جس مین پسا ہوا شادنج پانی مین مخلوط ہے ڈھک کر رکھدین جب شادنہ تہ نشین ہوجاے تو پانی کو پھینک کر اُس تہ نشین کو خشک کرلین پھر اگر آنکھ کی بیماری مین استعمال کرنا ہو تو دوبارہ پیسکر کام مین لائین اور دوسرے امراض مین ویسے ہی کافی ہے۔
شبرم	تدبیر	بغیر کوٹے ایک رات دن دودھ مین بھگوئین اور اس عرصے مین تین بار دودھ کو بدلین بعد اسکے سُکھالین اور جس وقت معدہ اور انتڑیون وغیرہ کے اورام اور سددون اور زرد پانی اور اسہال بلغم و سودا کے واسطے استعمال کرین تو دودھ مین تین رات دن بھگوائین اور آٹھ پہر کے بعد تازہ دودھ بدلین بعدہ کاسنی اور کدو اور سونف کے پانیون مین بھی علیحدہ علیحدہ بھگوئین اور کام مین لائین اور ایسی چیزون کے ساتھ استعمال نکرین جو قابض ہین۔
شنگرف	تصفیہ	شنگرف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کاغذی لیمو کے رس مین بھگو کے سکھا لینا چاہئے اس طرح سات بار کرنے سے صاف ہوجائے گا **ایضاً** اسی طرح ادرک کے رس مین صاف ہوجاتا ہے **ایضاً** سیر بھر شنگرف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون کو کپڑے کی تھیلی مین بند کرکے بھیڑ کے آٹھ سیر دودھ مین معلق لٹکا کے دھیمی آنچ دین جب وہ دودھ چھیج کے آدھا رہجاوے تب اُس تھیلی مین سے نکالکر اُسے گرم پانی سے دھو ڈالین پھر اسی طریق سے آٹھ آٹھ سیر دودھ مین سات بار پکانے سے شنگرف صاف ہوجاتا ہے پھر اُس تھیلی مین سے شنگرف کے ٹکڑون کو نکالکر صرف خالص پانی مین اونٹا کے صاف کرلیوین تاکہ اُنسے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		دودھ کا حصہ چھوٹ جائے نہیں تو کچھ دنون کے بعد اُنسے دودھ اور گھی کی بدبو آنے لگتی ہے۔
ایضا	کشتہ	شنگرف کے مارنے کی یہ ترکیب ہے کہ عمدہ شنگرف کی ۴ تولہ کی ڈلی لیکر اور کرچھے مین رکھ کر اُسپر لیمو کا پاؤ بھر پانی خشک کرین پھر اُسکے اوپر پیاز کا ۵ سیر پانی سکھائین پھر اُس ڈلی کو پاؤ بھر پیاز کی لگدی مین لپیٹ کر کرچھے مین رکھ کر پکائین بعد اسکے پاؤ بھر کیلے پاؤ بھر رائی پاؤ بھر مالکنگنی سیر بھر گھی سیر بھر شہد باہم حل کرکے لوہے کی کڑاہی مین رکھ کر اُس ڈلی کو اُس مین رکھدین اور اُس کڑاہی کے نیچے آٹھ پہر آگ جلائین تب شنگرف کشتہ ہو جائے گا اور وزن مین پورا اُترے گا رنگ سرخ ہوگا اشتہا اور باہ کو طاقت دیتا ہے مقدار خوراک ایک رتی ہے دیگر ایک تولہ یا کم و بیش شنگرف لیوین اور پھر ایک آہنی کرچھے مین ایک چھٹانک گھی اور ایک چھٹانک شہد اور ایک چھٹانک بھلاوین ڈالکر اور اُس مین شنگرف رکھ کر کوئلون کی آگ پر رکھین یا نیچے آگ جلائین تو پھر اس مین خود بخود آگ پڑ جائیگی جس وقت کل دوائین جل جائین تو اُتار کر سرد کرکے شنگرف نکال لین نہایت عمدہ کشتہ ہوگا دیگر ۶ ماشہ شنگرف گھیکوار کے پٹھے مین رکھ کر ایک کورے برتن مین بند کرکے کپڑوٹی کرکے خشک کرکے آگ قریب دو تین سیر اُپلونکے دیوین مگر برتن مین کسی قدر اور بھی گھیکوار کا جل کر بھر دین سرد ہونے کے بعد نکال لین عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر برگ دھتورہ سبز کی ایک چھٹانک لگدی مین ایک تولہ شنگرف مضبوط گل حکمت کرکے کسی گھڑے مین ۸ سیر پختہ سفید ریت بھر کر شنگرف کو اُس مین دبادین اور گھڑے کا منھ بند کرکے سات گھنٹہ آگ دینے سے باوزن سفید کشتہ ہو جاتا ہے دیگر ایک پاؤ مالکنگنی اور ایک پاؤ اسبند لیوین پہلے کسی لوہے کی کڑاہی یا توے پر تھوڑی سی مالکنگنی بچھائین اور اُسپر تولہ یا دو تولہ یا جس قدر مناسب سمجھین شنگرف کی ڈلی رکھین اور اُسپر باقی ماندہ مالکنگنی بچھائین اور پھر اوپر اسبند بچھا کر کامل دو تین گھنٹہ تک آگ جلائین اُسکے بعد سرد ہونے دین کشتہ شنگرف باوزن نہایت اعلےٰ درجے کا تیار ہوگا دیگر اگر شنگرف کو ایک ہفتہ آک کے دودھ مین رکھا جائے اور پھر گھیکوار کے پٹھے مین رکھ کر ایک مٹی کے کورے برتن مین کپڑوٹی کرکے منھ بند کرکے خشک کرکے آگ قریب دو تین سیر کے دیجائے تو بھی عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		دیگیر ۵ یا ۶ سیر سرخ مرچ کی لکڑی جلاکر راکھ بنالو اور ہنڈیا مین ڈالکر دبائین شنگرف کی ڈلی رکھ کر ۵ سیر بیری کی لکڑی کے نیچے آگ جلاؤ مگر آنچ دوچوبی ہو جس وقت تمام لکڑیان جل جائین تو سرد کرکے نکال لو شنگرف سفید ہوگا دیگر جنگلی پیاز دو تولہ آک کا دودھ ایک تولہ شنگرف ایک تولہ مٹی کے برتن مین رکھ کر نرم نرم آنچ پر پکائین مگر آنچ جنگلی اُپلون کی ہو سفید ہوجائے گا دیگر شنگرف ایک تولہ جالگوٹے کے پیڑے کے پتون کا پانی ۷ تولہ ہر بہیڑو آملہ کا پانی ۷ تولہ اول شنگرف کو اطریفل کے پانی مین کھرل کرکے ایک ذات کرلین پھر ایک آہنی کرچھے مین ڈالکر آگ پر رکھ کر جالگوٹے کے پتون کا پانی خشک کرین پھر سکھا کر ماش کے آٹے مین رکھ کر بطریق معروف گڑھے مین تھوڑی سی آگ دیوین دیگر ایک تولہ شنگرف کو آٹھ پہر آک کے دودھ مین کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر سایے مین خشک کرکے پوست درخت پیپل کی سوا پاؤ راکھ لیکر ایک برتن مین ڈالکر اُسکے اندر ٹکیہ رکھ گل حکمت کرکے آٹھ سیر اُپلو کے قریب آگ دیوین دیگر شنگرف ایک تولہ لین اور بیت کے درخت کی ایک پاؤ راکھ گھیکوار کے لعاب مین کھرل کرین اور گولہ بناکر اسمین ڈلی رکھ کر لیپ کرکے دو مٹی کے سکوردن مین گل حکمت کرکے خشک کرکے چار سیر اُپلو کی آگ دین۔
شورہ	تصعید	قلمی شورہ صاف لیکر پیسین اور کوری ہانڈی مین بقدر دو انگل کے ایک تہ بچھائین اُسکے اوپر تخم سروالی کا سفوف چھڑکین پھر اور تہ شورے کی بچھائین اور پھر سفوف تخم سروالی کا چھڑکین اسی طرح سات تہ جمائین اور اُس ہانڈی پر ایک اور ہانڈی اُسی کے برابر اوندھا کے رکھین کہ منھ بند ہوجائے پھر گل حکمت کرکے دھیمی آنچ پر رکھین اور دن بھر آنچ دین پھر کھولکر اُس شورے کو جو اوپر کی ہانڈی مین جمع ہوے لین اور کام مین لائین۔
شورہ	تدبیر	۲ تولہ شورہ گندک پوسنے دو تولہ دونون مٹی کے کورے برتن مین رکھ کر کوئلو کی آگ پر دھردین دونون پانی ہوجائینگے اور جب تک اندر سے شعلے سے دھوان نکلے آگ پر رہنے دین جب شعلہ موقوف ہوجائے اور دونون جز پانی کی طرح نظر آئین آگ پر سے اُتار لین اور تانبے کے قلعی دار برتن مین یا کانسے کے برتن مین رکھ لین ہوا کھاکر جم جائے گا۔
ایضاً	تصفیہ	شورے کو باریک پیسکر پانی مین حل کرو اور پانی کو نتھار کر آگ پر سکھالو جس وقت پانی خشک ہوجائے پھر دوبارہ ایسا کرو صاف ہوجائے گا۔



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
شوکران	تدبیر	تین رات دن دودھ مین بھگوئین اور مکرر دودھ بدلین بعد اسکے سکھاکر روغن بادام یا روغن تخم کدو یا روغن پستہ مین ایک ہفتہ تک تر رکھین بعد اسکے کام مین لائین۔
شیشہ	تکلیس	کاچ کو آگ مین سرخ کرین اور سیجی کے پانی مین یعنی اُس پانی مین جس مین سیجی گھلی ہو سرد کرین اسی طرح کئی بار کرین تو یہ کاچ پھٹنے پر آجاے گا پھر اسکو پیکر کام مین لائین پتھری توڑکر بہانے کے لئے بے مثل ہے۔
عقیق	تصفیہ	مثل یاقوت وغیرہ کے صاف ہوجاتا ہے۔
ایضاً	تکلیس	عقیق کو آگ پر خوب گرم اور سرخ کرین اور ٹھنڈے پانی مین بجھائین اسی طرح متواتر کئی بار کرین یہانتک کہ پانی خشک اور یہ مثل سیجی کے نرم اور بھربھرا ہو جاے۔
ایضاً	کشتہ	ایک تولہ یا بیشتر عمدہ عقیق جو نہایت سرخ ہولیکر اُس کو نہایت تیز آگ کو ئلو نکی دیکر سرخ کرکے عرق بید مشک وکیوڑہ ونیلوفر مین ڈالتے جائین جب تک کہ سفید ہو جاے پھر پاؤ بھر مغز کنول گٹہ مین جسکی پانی کے ذریعہ سے لگدی بنالی ہو عقیق کو رکھکر ایک من پختہ اُپلونکی آگ دیوین سرد ہو جاے تو نکال لین کشتہ ہو جاے گا۔ اگر اسکو چکنا بنانا منظور ہو تو اسکو عرق کیوڑہ عرق نیلوفر اور آب منڈل مین خوب جار پہر کھرل کرین اور ٹکیہ بناکر مٹی کے سکورے مین رکھکر گل حکمت کرکے پھر اُسی قدر آگ دیوین **ایضاً** ایک تولہ عقیق پاؤ بھر سیاہ بھنگرے کے پانی مین رکھکر ایک من کے قریب اُپلونکی آگ دیوین تو چند آنچ مین کشتہ ہو جاے گا ایضاً تولہ بھر عقیق گل گڑہل اور گل گاؤزبان کی ایک ایک پاؤ لگدی مین بھی بیس سیر آگ دینے سے چند آنچ مین کشتہ ہو جاتا ہے۔
عقیق	غسل	عقیق کو کھرل مین خوب پیسکر پانی مین ملادین جو غبار سا پسا ہوا مل جاے اُسے علیحدہ برتن مین لے لین باقی تہ نشین کو پھر رگڑ کر پانی مین ملاکر اُس برتن مین لے لین یہانتک کہ سارا عقیق اس طرح دوسرے برتن مین پانی کے اندر آجاے گا جب پانی ٹھہر جاے اور عقیق تلے جم جاے تو نتھار کر خشک کرلین۔
غاریقون	تدبیر	غاریقون کو کسی ململ کے ٹکڑے یا فلالین کے پارچے مین خوب چھان لین تاکہ اُس مین جو ریشے کٹے ہوے ناخن کی شکل ہوتے ہین اور انھین سمیت ہوتی ہے علیحدہ اور دور ہو جائین اور سہل ترکیب یہ ہے کہ بالونکی یا تارونکی چھلنی مین رکھکر ملین تاکہ لطیف اجزا اُسکے چھن جائین اور سخت اور سمی اجزا اوپر رہجائین اور اسکو کوٹنا نہ چاہئے تاکہ وہ سمی اجزا ساتھ نہ کٹ جائین وہ اجزا دور کرکے غاریقون کو



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		کام مین لاتے ہین اسی مُدبّر خاریقون کو اطباے لکھنوی اپنے نسخون مین مُغرّل لکھا کرتے ہین اس بات سے اُنکی یہی مراد ہوتی ہے۔
فولاد	کشتہ	برادهٔ فولاد تولہ یا جس قدر مناسب سمجھین پاؤ بھر آب ثمر جامن یا آب پوست بیخ جامن مین ملا کر چینی کے پیالے مین دھوپ مین رکھ چھوڑین دن مین ایک دوبار ہلا دیا کرین جب تک خوب حل نہ ہوجاے یعنی چکھنے مین بالکل دانہ نہ معلوم ہو اگر پانی کم ہوجاے تو اور ڈالدین پھر سیر بھر پختہ دہی مین ملا کر کڑاہی کے اندر پکانا شروع کرین جب ہلاتے ہلاتے مثل حلوا ہوجاے تو نکالکر مٹی کے ایک کورے برتن مین گل حکمت کرکے دس سیر اُپلونکی آگ دین نہایت اعلے درجے کا کشتہ تیار ہوگا دیگر جامن کی ایک چھٹانک چھال کو تین سیر کے مین خوب کھرل کرکے اسکی ٹکڑی مین برادهٔ فولاد رکھکر چھ سیر اُپلونکی آگ دیجاے اسی طرح چار دفعہ عمل کیا جاے کشتہ فولاد عمدہ ہوجاے گا دیگر برادهٔ فولاد جس قدر مناسب سمجھو [illegible] کی پھلی مین سالم چار آنچ مین جو قریب دس سیر کے ہون عمدہ کشتہ ہوگا دیگر برادهٔ فولاد کو کیکر کی پھلی کے رس مین دھوپ مین چند دن رکھنے سے اعلے قسم کا کشتہ بغیر آگ کے ہوجاتا ہے دیگر فولاد کا برادہ درخت پیلو کے پانی مین بھی عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے دیگر برادهٔ فولاد کو برانڈی شراب مین حل کرکے فی تولہ ایک ماشہ پارہ اور ایک ماشہ سنکھیا ڈالکر کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر دو سکورون مین رکھ کر قریب دو سیر کے آگ دو اور اس طرح ایک سو بار آگ دیتے جاؤ بار بار اچھی طرح سنکھیا اور پارہ ڈالتے جاؤ نہایت اعلے درجے کا کشتہ ہوجاے گا دیگر برادهٔ فولاد کو ایلوے مین کھرل کرکے گھیکوار مین پانچ چھ دفعہ آگ دینے سے اعلے درجے کا کشتہ ہوجاتا ہے دیگر سینڈھ یعنی تھوہر کا ایک ڈنڈا لیکر اُسکو بیچ مین سے چیر کر اُسپر برادهٔ فولاد پھیلا کر پھر تھوہر کا چیرا ہوا ٹکڑا اوپر دیکر اور ایک رسی سن کی لپیٹ کر ایک ٹین کی چھوٹی سی چادر پہ رکھ کر آنچ دین اور سرد ہونے کے بعد نکالین نہایت عمدہ کشتہ ہوگا دیگر برادهٔ فولاد کو جامن کے پتونکے رس مین ۸ دن برابر فی یوم بارہ گھنٹے کے حساب سے کھرل کرو جس وقت اُودا اُسا رنگ ہوجاے تو پھر گھیکوار مین ۴ دن کھرل کرکے دس سیر جنگلی اُپلون کی آگ دیدو عمدہ کشتہ ہوگا کھرل اگر لوہے کا ہو تو عمدہ ہے دیگر فولاد کو ریتی سے رگڑ کر ایک چینی کے پیالے مین ڈالکر پانچ تولہ جامن کا سرکہ اُس مین ڈالکر دھوپ مین رکھکر خشک کر لو پھر چار تولہ گندھک کا تیزاب ڈالکر آگ مین خشک کرو اسی طرح چار دفعہ کرو پھر فولاد کے ہموزن شنگرف ڈالکر کھرل کرکے کسی جگہ مین رکھکر دس سیر جنگلی اُپلونکی

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		آگ دو شنگرف اُڑ جائے گا فولاد عمدہ کشتہ ہو جائے گا دیگر برادہ فولاد ۵ تولہ شنگرف ۳ تولہ گھیکوار کے لعاب مین دو تین روز کھرل کرکے گولیان بناکر پھر کسی برتن مین ڈالکر گل حکمت کرکے گڑھے مین رکھ کر ایک من کے قریب آگ دیوین کشتہ سفید ہوگا اگر پہلی دفعہ نہووے تو دوبارہ کرین دیگر برادہ فولاد کو گگرونده کے پانی مین چار پہر کھرل کرکے پانچ سیر آگ دیوین دوسرے دن پھر ایسا کرین غرضکہ کم سے کم پچیس دفعہ ایسا کرین اگر اسکے پانی مین برادہ ڈالکر ۱۴ دن تیز دھوپ مین رکھین تو پھر بغیر آگ کے کشتہ ہو جائے گا۔
کانسی کے پتے	ترویق	اسکی ترویق چار طور سے ہوتی ہے (۱) اُس کا نچوڑا ہوا پانی شب کو کسی جگہ رکھین کہ اجزائے رقیق غلیظ سے جدا ہو جائین پس آب رقیق کو صاف کرلین (۲) جس قدر کوٹ کر پانی نچوڑین موٹے کپڑے مین صاف کرکے استعمال کرین (۳) مہین کپڑے یا چھلنی مین چھانلین (۴) کسی برتن مین کم آنچ پر رکھین کہ جھاگ نکلنے لگے پھر اُتارین اور کپڑے مین چھان لین۔
کافور	تصفیہ	جب یہ چاہین کہ کافور کو صاف اور سفید کرین تو دودھ کو گرم کرکے چینی کے برتن مین ڈالین اور کافور کے ٹکڑے اُس مین ڈالکر انگلی سے آہستہ آہستہ ملین پھر نکال کر تارون کی چھلنی پر پھیلا دین یہانتک کہ خشک ہو جائے۔
کافور	تصعید	کافور کو ایک کوری ہانڈی مین بھر کے اوپر اُسکے ایک اور ہانڈی برابر اُسکے اوندھا کے اور گل حکمت کرکے دھیمی آنچ دین جب کافور اُڑکے اوپر کی ہانڈی مین جمے اُسکو نکالکر کام مین لائین
کانسی کنگنی	تصفیہ و کشتہ تدبیر	اسکی صفائی کی ترکیب چاندی سونے کی طرح ہے اور کشتہ اس کا پیتل کی طرح بنتا ہے۔ تازہ دودھ مین تین رات دن تر رکھین اور چاہئے کہ آٹھ پہر کے بعد دودھ کو بدل دیا کرین بعدہ خشک کرکے کام مین لائین۔
کچلہ	تدبیر	کچلے کو ایک شبانہ روز تر کرین اور اوپر کا چھلکا جدا کرکے اور اُسکو خشک کرکے سوہان سے ریت کے برادہ بنائین اور اُس برادے کو ایک شبانہ روز تر کرکے خشک کرلین ایضاً اُس بُرادے کی پوٹلی باندھ کے دودھ کی ہانڈی مین ہمراہ دودھ کے جوش دین اور نکال کے خشک کرلین اور دودھ پھینکدین ایضاً کچلہ کو اول مٹی مین ایک ہفتہ تک دبا رکھین بعد ازان ایک ہفتہ گندھے ہوئے آٹے مین جس مین چشمہ پانی رہے داب دین پھر نکال کر اُسکو شگاف کرکے زبان سبز جو اُس مین ہوتی ہے اُسکو پھینکدین اور دودھ مین یہان تک جوش دین کہ دودھ گاڑھا ہو جائے پھر صاف کرکے چاقو سے باریک کتر کے سایہ مین خشک کرین انھین کو کچلے کے چانول کہتے ہین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
کچھوا	احراق	کچھوے کا پیٹ چاک کرکے اُس کے اندر سے کل احشاء و آلائش نکال کے پھینک دیں اور خوب دھوکر صاف کریں اور ایک کوری مٹی کی ہانڈی میں رکھ کے اور گل حکمت کرکے تنور یا چولھے میں رکھ کے خوب آنچ دیں یہان تک کہ جل کے سفید ہوجاے پھر نکال کے کام میں لائیں **ایضاً** کچھوے کی ہڈی کو برگ بانسہ کی ٹکڑی میں کپڑ روٹی کرکے قریب ایک من پختہ اپلو کی آگ دیں۔
ایضاً	تصفیہ	خاکستر چوب انگور و نمک و آب گرم سے چند دفعہ دھونے سے کچھوے کی ہڈی صاف ہوجاتی ہے
کدوے دراز	تشویہ	کدو کے اوپر چیڑ دل یا مٹی خوب سی لگاکر بھوبھل میں دو پہر تک دبا رکھیں بعدہ نکال کے اور مٹی دھوکے اور نکال کے اُس کا پانی نچوڑلیں اور صاف کرکے کام میں لائیں صفراوی بخار اور ورم کبد کو نہایت مفید ہے۔
کسیس	احراق	اسکو مٹی کے برتن میں رکھ کر منھ بند کرکے انگاروں پر رکھیں یہان تک کہ جل جاے نشان جلنے کا یہ ہے اگر اس میں رطوبت زیادہ ہوگی تو اوپر بلبلے پیدا ہونگے اور اگر خشک ہوگیا ہوگا تو علامت اُسکی یہ ہے کہ رنگ متغیر ہو جاے گا اور سرخ ہو جاے گا کبھی اس طرح جلاتے ہیں کہ انگاروں پر کسیس کو رکھ دیتے ہیں یہانتک کہ اُسپر بلبلے پڑ جاتے ہیں اور زردی رنگ میں آجاتی ہے [illegible] کا برتن آگ پر رکھکر کسیس اس میں ڈالکر جلاتے ہیں یہانتک کہ رنگ میں تغیر آجاے
کسیس	تدبیر	ایک تولہ کسیس کو عرق بھنگرہ میں ڈالکر بجھاؤ اور [illegible] میں سرد کرو
کیلا	تصفیہ	اسکے صاف کرنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ موٹے کپڑے میں رکھکر اوس ملکر دھول وغیرہ پھونک ڈالیں دوسرے یہ کہ پانی میں ڈالیں بس جسقدر اوپر تیرتا رہے اُسے لیکر کام میں لائیں مگر اس صورت میں جتنا صاف کیا ہوا کیلا مطلوب ہو اُس سے ڈیوڑھا پانی میں ڈالیں تاکہ بقدر مطلوب ہاتھ لگے
کندش	تدبیر	صاف کرکے سرکہ انگوری میں چینی یا کانچ کے برتن کے اندر بھگوکر ایک رات دن یا دو رات دن یوں ہی تر رہنے دیں بعد اسکے خشک کرلیں
کوڑی	تصفیہ	اسکو ایک پہر تک کانجی میں رکھنے سے صاف ہوجاتی ہے
ایضاً	احراق	اسکو کوئلوں کی آگ میں رکھ کے دھونکنی سے پھونک دینا چاہیئے جب وہ پھول کر بکھرنے لگے تب آگ میں سے نکالکر خوب سرد ہوجانے پر پیسکر کام میں لائیں
کہربا	احراق	کہربا کو باریک کرکے اور کوزہ گلی میں رکھ کے اور گل حکمت کرکے پھونک دیں اور نکال کے اور پیس کے کام میں لائیں کہربا بغیر جلائے بھی استعمال کیا جاتا ہے

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
کھریا مٹی	غسل	کھریا مٹی کے سفوف کو پانی میں ڈالکر خوب ہلا کر تھوڑی دیر رکھ چھوڑیں جب غیر جنس بھاری اور بڑے ذرے نیچے بیٹھ جائیں تو اوپر سے دودھ کی رنگت کے پانی کے سیال کو جس میں باریک ذرے شے مذکورہ بالا کے ملے ہیں نتھار کر علیحدہ رکھدیں جب سب سفوف نیچے بیٹھ جائے پانی کو اوپر سے نتھار ڈالیں اور سفوف مذکور کو خشک کریں
کھیرا	تشویہ	مٹی سانکے کھیرے کے اوپر چڑھا دیں اور گرم بھوبل میں دبا دیں خوب گرم ہو جانیکے بعد نکالکر اور مٹی دور کر کے اسکا پانی نچوڑ لیں اور کام میں لائیں
کیکڑا	احراق	سرطان نہری کہ مادہ ہو لیں اور شناخت مادہ کی یہ ہے کہ اگر اسکی پشت پر سوئی چبھوئیں تو کچھ رطوبت اس سے نکلے اور اس کیکڑے کو چیر ڈالیں اور آلائش شکم کی اور پاؤں دور کر کے نمک اور انگور کی لکڑی کی راکھ لگا کر خوب دھوئیں بعد خشک کر کے ایک کوزے میں رکھکر گل حکمت کریں اور تنور گرم میں رکھکر رات بھر چھوڑ دیں تاکہ جلکر راکھ ہو جائے بعد نکالکے اور پیس کے کام میں لائیں
کچھوا	تصفیہ	اچار لیموں کے رس میں یا دودھ میں پیکر کچھوؤں میں ڈالدیں سب مٹی اگل دینگے
گندھک	تصفیہ	ایک ہانڈی میں گلے تک دودھ بھریں اور ہانڈی کے منہ پر باریک کپڑا باندھ دیں اور اس کپڑے پر گندھک باریک کر کے بچھا دیں اور اسپر لوہے کا توا اوندھا دیں اس طرح کہ توے کا سطح اندرونی گندھک سے علیحدہ رہے پھر اس توے پر انگارے رکھ کر دھونکیں جب گندھک پگھلے اور چھن کے دودھ میں جا پڑے اسکو نکال کے کام میں لائیں ایضاً پیتل یا لوہے کے برتن میں گندھک سے دوگنا گھی بھر کر آگ پر چڑھا کر اس میں گندھک ڈالدیویں اور دھیمی آنچ دیویں جب گندھک پگھل جائے تب اسکو گائے کے دودھ میں چھان لیویں جب گندھک دودھ میں جم جائے تب اسکو نکالکر پانی میں دو تین بار دھو ڈالے اسکا گھی نکالدیویں پھر اسکو سکھا لیویں اگر گھی کچھ بھی باقی رہجائے گا تو کچھ دنوں کے بعد اس میں گھی کی بدبو آنے لگے گی ایضاً گندھک کو پیکر سات مرتبہ گھی میں پگھلا کر دودھ میں ڈالیں بعض ایک ہی مرتبہ کافی سمجھتے ہیں
گندہ بہروزہ	تصفیہ	ایک ہانڈی میں بقدر نصف پانی بھر کے اسکے منہ پر جھرجھرا کپڑا باندھیں اور اسپر بہروزہ رکھ کے سرپوش سے ڈھانک دیں اور آگ پر رکھیں جب بہروزہ پانی کی گرمی سے ٹپک کر چھنکر ہانڈی میں گر جاوے تو کپڑا دور کر دیں جسقدر کہ دست کپڑے پر باقی رہی ہو اسے بھی پھینک دیں اور بہروزہ پانی پر سے نتھار لیں



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		اسی طرح کر پانچ چھ بار کرین تاکہ بہروزہ سفوف کرنے کے قابل ہوجائے ایضاً گرم پانی مین ڈالدین گلکر جو چھاد پر تیر آئے اسکو لیکر کپڑے سے چھان لین مگر نچوڑین نہین تاکہ دردی نہ آجائے
گوگرد	تدبیر	گوگرد کو تین رات دن دودھ مین بھگوئین اور نکالکر سایے مین خشک کرین اسیطرح تین بار کرین اور خشک کرکے کام مین لائین جوانان اور قوت باہ کے لیے بے مثل ہے
لاجورد	غسل	آنکھ کے امراض کے لیئے اس طرح دھو دین کہ اسکو بہت باریک پیسکر کھرل مین ڈالکر اسپر پانی ڈالین اور آہستہ آہستہ ہلاوین جسقدر حصہ غبار کیطرح باریک ہو گا پانی مین حل ہوجائے گا اسکو اوپر سے دوسرے برتن مین نتھار کر تلچھٹ کو پیسکر اسمین پانی ڈالکر آہستہ آہستہ ہلاکر اوپر سے پہلے برتن مین نتھار لین اور تلچھٹ کو پھر پیسکر اسی طرح پانی ملاکر نتھارین یہانتک یہ عمل کرین کہ تمام لاجورد باریک ہوکر پانی مین ملکر اس برتن مین آجائے اسکے بعد برتن کا منہ بند کرکے رکھدین تاکہ اسمین کچھ دھول نہ پڑنے پائے جب تمام اجزا تہ مین بیٹھ جائین تو پانی کو اوپر سے پھینکدین اور تہ نشین کو سکھا کر استعمال کرین اگر نقاشی اور لکھنے اور سفوف وحبوب وغیرہ کے لیئے ضرورت ہو تو اس طرح دھو دین کہ لاجورد کو خوب پیسین اور تازہ پانی مین ملاکر جوش دین اور تھوڑا سا روغن زیتون اس مین ڈالین پھر اسکو اسی طرح دھو دین جیسا کہ امراض چشم کے لیئے دھویا جاتا ہے اور کئی بار اسی طرح ہلاکے دھونا چاہیئے بعد اسکے نہایت باریک ہوجائے دوسرا طریق یہ ہے کہ لاجورد کو کھرل کرکے روغن کندر یا سندروس کے ساتھ گوندھ لین پھر گرم پانی ڈالکر ہاتھ سے اسیطرح جب پانی مین لاجورد حل ہوجائے تو علیحدہ برتن مین نتھار لین پھر اور گرم پانی ڈالکر ہاتھ سے ملاکر دوسرے برتن مین نتھار لین پھر اسی طرح تیسری بار گرم پانی ڈال کر ہاتھ سے ملاکر نتھارتے رہین اور گرم پانی ڈالتے رہین جب روغن مین لاجورد کا رنگ نہ رہے تو ہاتھ روک لین پہلے پانی مین سے جو کچھ لاجورد تہ نشین ہوگا وہ اعلی درجے کا ہے اور دوسرے برتن مین جو کچھ پانی ہے اسکا تہ نشین لاجورد اوسط درجے کا ہوگا اور تیسرے برتن کے پانی کا تہ نشین لاجورد شمط کہلاتا ہے قرابادین معصومی مین اسی طرح لکھا ہے اور حکیم علوی خان کہتے ہین کہ اس زمانے مین چھڑا منی شمط کے نام سے مشہور ہے
ایضاً	تصفیہ	ان بہوت چلتا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکو مہین پیسکر بجورے لیموں کے رس مین کھرل کرکے پھر دوسری کھٹی چیز مثلاً املی یا آملہ یا کمرکھ یا آلو بخارا یا بہرے پتے کی کھٹائی وغیرہ کسی چیز کے رس مین پھر ادرک کے رس مین کھرل

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		کھرل کرکے گرم پانی سے دھوکر کھٹائی وغیرہ نکال دینے سے صاف ہوجاتا ہے
لاکھ	غسل	ایک برتن مین نہایت گرم پانی بہت سا بھردین اور چراغ کی لو پر لاکھ پگھلا کے اُس پانی مین گراتے جائین تاکہ جو کچھ مٹی وغیرہ ہو اس پانی مین تہ نشین ہوجاے اور صاف لاکھ پانی پر سے اُتار کے پھر یہی عمل تین بار کرین بعدہ لاکھ کو لیکر کام مین لائین **ایضاً** لاکھ کو صاف کرکے ایسے پانی مین کہ جس مین ریوند چینی اور بیخ اذخر کو جوش دیا ہو کھرل کرین یا اور ریشمی کپڑے مین چھانین اور جو کچھ ہوگے اجزا رہجائین انھین دوبارہ اسی پانی مین کھرل کرین اور اسی طرح چھانین یہانتک کہ تمام لاکھ چھن جاے پھر اس پانی کو جس مین لاکھ حل ہو رکھدین جب پانی ٹھہر جاے تو اسکو گرا کر لاکھ خشک کرلین
لوہا	تدبیر	لوہے کا باریک برادہ سوہن کرین اور مٹی کے کورے برتن مین دھر کے آگ پر خوب سرخ کرین جب خوب سرخ ہوجاے تو تل کے تیل مین اسکو ڈالکر بجھائین پھر نکال کے اور خشک کرکے آگ پر خوب سرخ کرین اور سرکہ انگوری مین بجھائین پھر آگ پر سرخ کرکے بکری کے پیشاب مین بجھائین اور اس مین سے نکال کے پھر آگ پر سرخ کرین اور گاے کے کھٹے دہی کے توڑ مین بجھائین اور اس مین سے نکال کے دھوکر باریک پیسین اور جس طرح عقیق وغیرہ دھوتے ہین اسی طرح اسکو بھی دھوکر تہ نشین کو کام مین لائین **ایضاً** آہنی تار کی چھیلن [illegible] کڑاہی مین رکھدو اسپر ایک سیر [illegible] درخت جامن کے تنہ پر چڑھیا اُس [illegible] کا پانی یا انار دانہ ترش کا پانی لیکر ڈالدو اور بہتر یہ ہے کہ جامن کے نرم نرم ۵ سیر پتون کو اڑھائی سیر پانی مین گھوٹ کر اور چھانکر اس مین ڈیڑھ سیر ترپھلا یعنی ہڑ - بہیڑہ آنولہ اور ایک تولہ سفید الائچی مع پوست کے اور ۵ تولہ سفید زیرہ کوٹ کر ملا دو اور اس سب کو کڑاہی مین ڈالدو اور گرمی مین تین دن اور سردی مین ۷ دن روزمرہ ہلاتے رہو اس مین تار کا بہت سا حصہ پانی ہو کر آجاتا ہے اُنکے ٹوٹنے سے معلوم ہوجاتا ہے ایک ہفتے کے بعد گوند کپڑے مین چھانکر رکھ چھوڑو **ایضاً** برادہ آہن کو صاف کرکے چوتھائی نوشادر کے ساتھ کھرل کرکے ایک مٹی کے برتن مین بند کرکے نمناک جگہ مین ۲۰ روز تک دفن کرین پھر نکالکر کام مین لائین رنگ اسکا سرخی مائل ہوگا **ایضاً** برادہ آہن کو پہلے صاف کرین پھر لیموں کے رس مین پھر شراب مین کھرل کرین پھر ترش چھاچھ مین کھرل کرکے کام مین لائین
ایضاً	تصفیہ	لوہے کا برادہ لیکر نمک اور پانی کے ساتھ کھرل کرین یا نمک کے ساتھ کھرل کرکے دھو ڈالین



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
ایضاً	کشتہ	لوہے کا برادہ کرا کرا کے تین شبانہ روز گاے کے پیشاب مین تر رکھین پھر ترپھلے کے جوشاندے مین کھرل کرین اُس کے بعد ٹکیان بناکر مٹی کے برتن مین رکھ کر گل حکمت کرین اور ایک ہفتے تک آنچ مین رکھین پھر نکال کر اُسی طرح شروع سے عمل کرین کہ تین شبانہ روز گاے کے موت مین بھگو کر ترپھلے کے جوشاندے مین کھرل کرین اور ٹکیان بناکر سات دن آنچ دین اسی طرح آٹھ مرتبہ بلکہ گیارہ مرتبہ تکرار عمل کرین اگر پچھلی بار ایک رات دن ترش چھاچھ مین رکھین اور پھر بیسوان حصہ سہاگا نوشادر ملاکر اور پیس کر اور ٹکیان بناکر ایک ہفتہ آنچ دین تو بہتر ہے اگر خوب نہ پھنک سکے یہانتک تکرار عمل کرین کہ عمدہ طرح خاک ہوجاے مگر جب تک وہ پانی کے اوپر نہ تیرے عمدہ نہ سمجھین تکرار عمل کرتے رہین
لوہے کا میل	تدبیر	خبث الحدید کو دفن کے اور چھانکے سرکہ مقطر یا شراب انگوری مین بھگوئین اور چودہ روز تک بھیگا رہنے دین اور شراب یا سرکہ اتنا ڈالین کہ خبث الحدید پر چار انگل بھرا رہے پھر خبث الحدید کو نکالکے روغن بادام مین بھون لین اور کبھی ایسا کرتے ہین کہ سرکہ اور شراب مین سے نکالکر گندنے کے پانی یا آس کے پتون کے پانی مین بھگوتے ہین اور درمیان مین اکثر مرتبہ عرق مذکور بدلتے ہین اور یہ پانی بھی اتنا ڈالتے ہین کہ چار انگل اوپر رہے اسکے بعد نکالکر روغن بادام مین بریان کرتے ہین پھر خوب باریک مثل غبار کے کرکے کام مین لاتے ہین ۔ وید کہتے ہین کہ خبث الحدید تین سو برس کا پرانا جو اس عرصے مین خاک اور ہوا اور دھوپ اور بارش پہونچتی رہی ہو لین اور باریک پیسین اسکے بعد ہڑ بہیڑہ آنولہ کے پانی مین اور خالص پانی مین اور گاے کے موت مین ملاکر کھرل کرین اور سکھاکر کام مین لائین مقدار خوراک ۴ رتی سے ۸ ماشہ تک
ایضاً	کشتہ	لوہے کا میل لیکر سرکہ انگوری مین بجھاؤ دین پھر درخت جامن کی جڑ مین خول کرکے اُسمین رکھ کر دس سیر جنگلی اُپلو کی آگ دین سرخ رنگ ہوجاے گا دیگر لوہے کا میل باریک کرکے کسی برتن مین ڈالکر ترش چھاچھ سے بھر دین جب سوکھنے پر آئے اور ڈالین ۴۰ دن کے بعد پھر برتن کو چھاچھ سے بھر کر منہ بند کرکے جنگلی اپلو کی آگ دین دیگر خبث الحدید پرانا لیکر دس بار کالی گاے کے پیشاب مین بجھائین پھر اسکو گھیکوار کے لعاب مین کھرل کرکے ٹکیہ بناکر آگ دیوین اور سات بار آگ دین پھر ترپھلے کے پانی مین کھرل کرکے اکیس بار آگ دیوین نہایت عمدہ کشتہ ہوجاے گا
ایضاً	تقلیب	گاے کے گھی یا کسی دوسرے روغن مین خبث الحدید کو بھون لین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
لوبان	تصعید	لوبان کاست یا تیزاب نکالنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ لوبان کے ٹکڑے کر کے ایک مٹی کی ہانڈی میں رکھتے ہین اور اوپر سے ہنڈیا کے منہ پر ایک ٹوپی قریب آدھے یا پون گز کے لمبی بنا کر چسپان کر دیتے ہین اور ہانڈی کے نیچے تیل کے چراغ کی ہلکی آنچ دیتے ہین
مازریون	تدبیر	مازریون کو دو دن یا تین رات دن سرکے مین بھگوئین اور درمیان مین ایک یا دو یا تین مرتبہ سرکہ بدل دین اور سرکہ چار انگل اوپر رہے بعدہ نکال کے میٹھے پانی مین تین بار دھوئین پھر اگر گرمی کا موسم ہو تو سایے مین اور سردی کا موسم ہو تو دھوپ مین سکھالین اور جوکوب کر کے روغن بادام مین چرب کر کے جس طرح چاہین استعمال کرین اصلاح اسکی جس طرح سرکے سے ہوتی ہے شراب سے بھی ہوتی ہے اسکا استعمال گرمی کے موسم مین اور گرم مزاج والے کے لئے بہتر نہین اور جس قرص مین مازریون ہو ضعیف مزاج والے کو نہ دین اور نہ اسکو زیادہ باریک کرین اور چونکہ یہی چیز ہے بغیر اصلاح کے استعمال کے قابل نہین
مازو	تقلیہ	مازو کو تیل مین اسقدر تلین کہ پھٹ جاے بعد اسکے کوٹ کے اور چھانکے کام مین لائین
ماہودانہ	تدبیر	روغن بادام یا دودھ مین ایک رات بھگونے سے مدبر ہو جاے گا
مائین	تخمیص	مائین کو کوٹ کر شہد مین ملا کر گڑھے مین باندھ کر گل حکمت کر کے تنور معتدل مین رات بھر رکھین بعد اسکے نکالکر کام مین لائین منجن کے لیئے کام مین آتی ہے
مونگا	احراق	مونگے کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر کے ایک مٹی کے کوزے مین رکھین اور گل حکمت کر کے ایک رات کامل تنور مین رکھین تو جلکر سفید ہو جاے گا مگر خیال رکھین کہ راکھ نہونے پائے اور اگر ایک مرتبہ مین درست نہو تو پھر تنور مین رکھین یا چالیس مرتبہ آب کناتی مین بجھا کر سکورے مین رکھ کر بدستور آنچ دین دیگر کسی ظرف گلی مین مصری باریک پسی ہوئی بچھا کر اسپر مونگے کے ٹکڑے رکھ کر پھر مصری بچھائین اور اسپر سرپوش رکھکر گل حکمت کر کے دس سیر اوپلون کی آگ دیوین دیگر چینی کے برتن مین آب لیمو بھر کے قدرے مصری ڈالکے اس مین مونگے کے ٹکڑے رکھین اور باریک کپڑا چینی کے برتن پر باندھ کر دھوپ مین رہنے دین جب خوب سفید ہو جاے نکال کے کام مین لائین یہ عمدہ طریقہ ہے جو بعد چند تجربون کے حاصل ہوا ہے اور نہایت آسانی سے تیار ہوتا ہے اور اچھا کام دیتا ہے اس طرح مونگے کی جڑ بھی جلائی جاتی ہے مگر جلدی ہو تو بغیر گل حکمت کے صرف آگ مین بھی جلا لیتے ہین دیگر گھیکوار کے لعاب مین مونگا تین سیر آگ دینے سے کشتہ ہو جاتا ہے لیکن یہ چاہیئے کہ ایک



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		مٹی کے برتن مین بندکر کے کپڑ روٹی کر کے خشک کر کے آگ دین اگر پہلی دفعہ نہو تو دوبارہ سہ بارہ کرین دیگر ایک تولہ سلم مونگے کے تنے اور چار تولہ گلاب کے پھول کی دو ٹکیان رکھکر ایک سکورے مین کر کے اور گل حکمت کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلون مین رکھکر جلا مین کشتہ ہوجائے گا دیگر ایک چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کپڑے کی تھیلی مین باندھکر کاغذی لیمو کے رس گائے کے موت اور دودھ مین سلسلہ وار ایک ایک پہر بھگونا چاہیے پھر اس مین سے نکالکر گرم پانی سے دھوکر سراوے مین آگ پر لال کر کے گھیکوار کے اور چولائی کے رس مین ترتیب وار سات سات بار بجھانے سے اسکی راکھ ہوجائے تو فبہا نہین تو گھیکوار کے لعاب دار اسکو سراو سفیپٹ مین گل حکمت کر کے گج پٹ کی آنچ مین پھونک دینا چاہیے
مونگا	غسل	اسکو باریک پیسکر پانی مین ملادین جو کچھ باریک ہوگا وہ پانی مین مل جائے گا موٹے اجزا تہ مین بیٹھ جائینگے پانی ملے ہوئے اجزا کو علیحدہ برتن مین نتھار کر تہ نشین اجزا کو باریک کر کے پھر اسی طرح پانی مین ملاکر نتھارلین یہانتک یہ عمل کرین کہ تمام و کمال باریک ہوکر پانی کے ساتھ دوسرے برتن مین آجائے اسکو علیحدہ رکھکر ٹھیرا لین اور صاف پانی کو علیحدہ کر کے تہ نشین کو سکھاکر کام مین لائین مونگے کی جڑ کے غسل کا بھی یہی طریق ہے
مونگے کی جڑ اور مونگے کی شاخ	احراق	اسکے جلانے کا دستور بھی مونگے کے مثل ہے مگر یہ بغیر کشتہ کرنے کے بھی جلائی جاتی ہے دیگر پہلے آگ مین گرم کر کے اکیس دفعہ بجھائین پھر کھرل کر کے نیم کے پتونکی لگدی مین ایک کوزہ گلی مین رکھکر ۱۵ سیر ایندھن کی آگ دوین اس ترکیب سے کیلے کے پانی مین بھی کشتہ ہوجاتا ہے دیگر ایک کوزہ گلی مین جو گھیکوار کے لعاب سے پر ہو مناسب آگ دیکر کشتہ کرین یہانتک کہ سفید ہوجائے دیگر تازہ گل سرخ کی لگدی مین اسی طرح باندنے سے پتونکی لگدی مین چند آنچ مین کشتہ ہوجاتی ہے
ایضاً	تصفیہ	ایک پوٹلی مین باندھکر ایک مٹی کے برتن مین جس مین گھیکوار کا لعاب اور پانی ہو لٹکاکر گھنٹہ دو گھنٹے تک پکا کر صاف کرین دیگر پوٹلی مین باندھکر ایک مٹی کے برتن مین دودھ بھر کر اس مین پوٹلی لٹکاکر نرم آنچ پر پکائین پھر پانی سے دھولین
مردارسنگ	غسل	مردارسنگ کے ہم وزن نمک لاہوری ملاکے دونون کو خوب پیسین اور پتھر یا مٹی کے برتن مین رکھکے اسپر اتنا پانی ڈالین کہ چار انگل اوپر رہے اور پانی کو ہلائین اور چھوڑدین اور اسی طرح سات روز تک رہنے دین مگر درمیان مین کبھی کبھی پانی ہلادیا کرین سات روز کے بعد تازہ پانی بدل دین اور درمیان مین ہلاکر چھوڑ دیاکرین

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		اسی طرح بعدہ ہر سات روز کے نیا تازہ پانی بدلتے رہین اور بعد چالیس روز کے نیشین کو لیکے اور پیس کے کام مین لائین
مکو کے پتے	تردیق	مکو کے پتون کو دھو کے اور خوب کچل کے انکا پانی نکال لین اور اُس پانی کو آگ پر بجھا کے اور صاف کرکے کام مین لائین
موتی	تکلیس	پوٹلی مین باندھ کر ایک مٹی کے برتن مین تھوڑا سا دودھ بھر کر اُس مین پوٹلی ڈالکر اور سرپوش سے چھپا کر آٹا لگا کے دھیمی آنچ پر رکھدین اور دو گھنٹے کے بعد اُتار کے نکال لین تو نرم پسنے کے قابل ہوجاینگے
ایضاً	کشتہ	موتی کو بھڑ کے چھتے مین رکھ کر پھر لونی یعنی اُپلے کی لگدی مین اس چھتے کو رکھ کے گل حکمت کرکے قریب تیس سیر کے اپلون کی آگ دین عمدہ کشتہ ہوجاے گا دیگر دودھک جنگل جسکو کہی بھی کہتے ہین اور اسکی شناخت یہ ہے کہ زمین پر بچھی ہوتی ہے پتے انگلی کے برابر یا کچھ زیادہ ہے درمیان سے ایک سیدھی شاخ نکل کر سر پر زرد پھول خشخاش کی سی کے ہوتا ہے اور ہر پتے سے دودھ زرد اور گاڑھا نکلتا ہے پنجاب اور ہند مین بکثرت ہے اور یہ وہی چیز معلوم ہوتی ہے جسکو تیزی کہتے ہین اور ہنود کی زبان مین تاربتی نام ہے) اور گاؤزبان کو دودھ مین پیسکر لگدی بناکر موتی اُسمین رکھکر گل حکمت کرکے دس سیر کے قریب اپلون کی آگ دیجئے
ایضاً	تصفیہ	عرق کیوڑہ دو سیر کو ایک روغنی برتن مین ڈالکر اسمین موتیونکی پوٹلی لٹکا کر دھیمی آنچ پر جوش دو یہانتک کہ چرک و زردی وغیرہ دور ہوکر صاف ہوجائین دیگر چاولون کے نیم گرم آبجوش مین بھی دھونے سے موتی صاف ہوجاتا ہے دیگر چاولون کا آٹا ملنے سے بھی موتی صاف ہوجاتا ہے
موم	غسل	موم کو اچھی طرح گرم کرکے ٹھنڈے پانی مین ڈالین اور چھوڑ دین تاکہ مٹی وغیرہ تہ نشین ہوجاے بعدہ موم کو پانی پر سے لیکر تین مرتبہ اسی طرح جوش دیدیکے پانی مین ڈالین پھر کام مین لائین
موسیائی	غسل	موسیائی کو بھی مثل موم کے اونٹاکر ٹھنڈے پانی مین ڈالین اور ٹھیرا کے پانی پر سے موسیائی اُتار کے اسی طرح تین یا چار بار کرین تاکہ مٹی یا گرد وغیرہ سے صاف ہوجاے
میتھی کے بیج	غسل	پانی مین دو پہر تر رکھین پھر یہ پانی پھینک کے دوسرے پانی مین جو آٹھ گنا ہو جوش دین یہانتک کہ نصف رہجاے تو لعاب نکال لین
مین پھل	تصفیہ	اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے پوٹلی مین باندھکر ہلدی کے جوشاندے مین دولائینر کی طرح ایک پہر تک دھیمی آنچ سے اونٹانا چاہیے (۲) اسکے چھوٹے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		چھوٹے ٹکڑے پوٹلی مین باندھ کر بکری کے موت مین تین دن تک پیسنا چاہیے (۳) جل بھنگری اور راکستہ کے جوشاندے مین اُسی طریقے سے ایک پہر تک پیسنا چاہیے (۴) راکستہ کے پتون کے خالص رس مین اور ادرک کے خالص رس مین الگ سات بار بھگو کر خشک کرلینا چاہیے (۵) چھاچھ مین ایک پہر تک خوب پیسنا چاہیے
نسوت	تدبیر	تربد کو صاف کرنے کے بعد روغن بادام مین چکنا کرنے سے مدبر ہوجاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ درودا کرکے سونٹھ کے ساتھ پیسکر استعمال کرین
ایضاً	تصفیہ	اس جڑ کے اوپر کا چھلکا اور اندر کا گودا دور کرکے دکے ریشے لین کیونکہ اُن دونون مین سمیت ہے
نمک	غسل	پانی مین خوب جوش دین پھر مٹی کے برتن مین کرکے تنور مین رکھدین تاکہ جم جاوے یا پانی مین حل کرکے اسکو ٹپکا لین اور پھر آگ پر رکھین پانی جل کر نمک جم جائے گا
ایضاً	احراق	نمک کو ایک مٹی کے ظرف مین رکھکر اُس کا منہ بند کرکے آگ مین رکھدین یہانتک کہ نمک پگھل کر ایک جسم ہوجائے بعض شراب مین ملاکر آگ مین رکھتے ہین جب شراب جل جاتی ہے تو نمک نکال لیتے ہین بعض شہد مین جلاتے ہین اس طرح کہ نمک کو باریک پیس کے شہد مین تر کرین اور باریک کپڑے مین باندھ کے اور گل حکمت کرکے تنور یا چولھے مین ایک اینٹ پر رکھدین جب تنور یا چولھا سرد ہوجائے نکال کے اور مٹی دور کرکے کام مین لائین
نوشادر	تصفیہ	نوشادر کو باریک پیسکر پانی مین ڈالکر بکاؤ جسوقت پانی اُبلنا شروع ہوجائے تو سرد کرکے پانی کو نتھار لو اور دوسرا پانی ڈالو اسی طرح چھ سات مرتبہ کرو صاف ہوجائے گا
ایضاً	تصعید	نوشادر کو خوب باریک پیسکر ایک برتن مین رکھین بعدہ اُس مین سات حصہ پیشاب ڈالین اور برتن کے منہ پر کاغذ رکھکر خوب مضبوط باندھکر گرمی کے موسم مین ایسے موقعہ پر رکھین کہ تمام دن دھوپ رہے اس ترکیب سے نوشادر اُڑکر برتن مین لگ جائے گا مگر برتن کو آدھا خالی رکھنا چاہیئے ایضاً نوشادر کو لیمو کے رس مین کھرل کرکے سایہ مین خشک کرکے ایک ہانڈی مین رکھین پھر اُسپر دوسری ہانڈی کا منھ ایسا صاف کرکے رکھین کہ باہم مل جائین پھر گل نعل جنتر کے درست کرکے جس ہانڈی مین نوشادر ہے اُسے تین گھڑی آگ پر رکھین اور اوپر والی ہانڈی پر پارچہ بھگو کر رکھین بلکہ بار بار پارچہ تر کرتے رہین نوشادر اُڑکر اوپر والی ہانڈی مین لگ جائے گا
نیلا تھوتھا	غسل	نیلے تھوتھے کو خوب باریک کرکے پانی مین ملادو جو حل جائے اُسے الگ کرلو اور جو تہ نشین ہوجائے اُسکو پھر پیسکر پانی مین حل کرو اسی طرح کُل نیلے تھوتھے کو

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		اسی طرح بعد ہر سات روز کے نیا تازہ پانی بدلتے رہین اور بعد چالیس روز کے بیٹھین کو بیلے اور پیس کے کام مین لائین
مکو کے پتے	تردیق	مکو کے پتون کو دھو کے اور خوب کچل کے انکا پانی نکال لین اور اُس پانی کو آگ پر پھاڑ کے اور صاف کرکے کام مین لائین
موتی	تکلیس	پوٹلی مین باندھکر ایک مٹی کے برتن مین تھوڑا سا دودھ بھرکر اُس مین پوٹلی ڈالکر اور سرپوش سے چھپا کر آٹا لگا کے دھیمی آنچ پر رکھدین اور دو گھنٹے کے بعد اُتار کے نکال لین تو نرم پسنے کے قابل ہوجاینگے
ایضاً	کشتہ	موتی کو بھڑ کے چھتے مین رکھکر پھر لونی یعنی اُپلی کی لگدی مین اس چھتے کو رکھ کے گل حکمت کرکے قریب تیس سیر کے اپلون کی آگ دین عمدہ کشتہ ہوجاویگا دیگر دودھ آک جنگل جسکو گوبھی کہتے ہین (اور اسکی شناخت یہ ہے کہ زمین پر بچھی ہوتی ہے پتے آگی کے برابر یا کچھ زیادہ ہین درمیان سے ایک سیدھی شاخ نکل کر سر پر زرد پھول شلغم کی سی کے ہوتا ہے اور ہر شاخ [illegible] دودھ زرد اور گاڑھا نکلتا ہے پنجاب اور ہند مین بکثرت ہے اور یہ وہی چیز معلوم ہوتی ہے جسکو بتری کہتے ہین اور ہنود کی زبان مین اتربتی نام ہے) اور گاؤزبان کو دودھ مین [illegible] لگدی بناکر موتی اس مین رکھکر گل حکمت کرکے دس سیر کے قریب ایندھن کی آگ دین
ایضاً	تصفیہ	عرق کیوڑہ و سرکہ ایک روغنی برتن مین ڈالکر اس مین [illegible] موتی کی پوٹلی لٹکا کر دھیمی آنچ پر جوش دو یہانتک کہ چرک وزردی وغیرہ دور ہوکر صاف ہوجائین دیگر چاولوں کے نیم گرم آبجوش مین بھی دھونے سے موتی صاف ہوجاتا ہے دیگر چاولون کا آٹا ملنے سے بھی موتی صاف ہوجاتا ہے
موم	غسل	موم کو اچھی طرح گرم کرکے ٹھنڈے پانی مین ڈالین اور چھوڑدین تاکہ مٹی وغیرہ نشین ہوجاے بعدہ موم کو پانی پر سے لیکر تین مرتبہ اسی طرح جوش دیدیکے پانی مین ڈالین پھر کام مین لائین
مومیائی	غسل	مومیائی کو بھی مثل موم کے اوٹاکر ٹھنڈے پانی مین ڈالین اور ٹھیرا کے پانی پر سے مومیائی اُتار کے اسی طرح تین یا چار بار کرین تاکہ مٹی یا گرد وغیرہ سے صاف ہوجاے
میتھی کے بیج	غسل	پانی مین دوپہر تر رکھین پھر یہ پانی پھینک کے دوسرے پانی مین جو آٹھ گنا ہو جوش دین یہانتک کہ نصف رہجاے تو لعاب نکال لین
مین مل	تصفیہ	اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے پوٹلی مین باندھکر ہلدی کے جوشاندے مین دولا جنتر کی طرح ایک پہر تک دھیمی آنچ سے اوٹانا چاہیے (۲) اسکے چھوٹے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		حل کرکے پانی کو ایک برتن مین رکھدو جسوقت مادہ مخلوطہ تہ نشین ہو تو پانی کو نتھار لو اور مادے کو سکھا لو
نیلا تھوتھا	تصفیہ	بلی اور کبوتر کی بیٹ یہ دونون ہم وزن لین اور دونو نکے برابر نیلا تھوتھا لین اور نیلے تھوتھے سے دسوان حصہ سہاگہ لین اور سب کو کھرل کرکے سراد سنپٹ مین گلحکمت سے بند کرکے تھوڑی سی آگ مین جلا دوین اسی طرح تین آنچ دیکر پھر دہی اور دودھ کے ساتھ الگ الگ آنچ دینے سے صاف ہو جاتا ہے
نیلا تھوتھا	کشتہ	صاف نیلا تھوتھا صاف گندھک صاف سہاگہ ملا کر کھیل کے رس مین کھرل کرکے کپڑ مٹی سے سراد سنپٹ مین بند کرکے گجپٹ مین دو تین بار آنچ دینے سے بہت عمدہ راکھ بن جاتی ہے
ہاتھی دانت	احراق	ہاتھی دانت کو سوہان سے ریت کے برادہ بنا کر مٹی کے برتن مین اُسے تین بار گل حکمت کر کے ایک گز مربع گڑھا کھود جنگلی اُپلون مین رکھ کر جلا لین
ہرتال	تحمیص	لوہے کے برتن کو گرم کرکے رکھین اور اُس مین ہرتال ڈالدین اور ہلاتے رہین یہانتک کہ رنگ بدل جاے پس نکالکر سرد کرلین اور استعمال مین لائین
ایضاً	کشتہ	چنے کے دانون کے برابر ریزہ ریزہ کرین اور ایک مٹی کے کوزے مین سرپوش اور گل حکمت کرکے انگارون پر رکھین اور درمیان مین سرپوش کے ایک سوراخ کردین تاکہ اُس سے دھوان نکلتا رہے اور دیکھتے رہین کہ جب تک سیاہ دھوان نکلے تو خام ہے اور جب سفید دھوان نکلے تو سفید اور قائم ہو گی نکال کے کام مین لائین اور اسکے دھوین سے اپنے تئین بچاتے رہین دیگر ایک تولہ زرد ہرتال لیکر پاؤ بھر آک کے دودھ مین دس دن کھرل کرکے ایک ٹکیہ بنا کر سایہ مین خشک کرکے ۲ تولہ موٹا سوت لپیٹ کر ایک کونے مین ہوا بچا کر آگ دیجاوے تو اکثر اوقات ۹ ماشہ نکل آتی ہے دیگر زرنیخ ورقی ایک تولہ لیکر ایک پاؤ آک کے دودھ مین تر رکھین بعدہ ٹھیکوار کے پٹھے مین رکھ کر ایک مٹی کی کٹھیا مین بند کرکے آگ دیجاے عمدہ کشتہ ہو جاے گا دیگر دودھ جنگل جسکو بھی بھی کہتے ہین اور جسکی صفات و شناخت موتی کے دوسرے کشتے مین مذکور ہین اور جو بہتری معلوم ہوتی ہے اُس کا پانی ۱۵ تولہ لیکر اور زرنیخ ورقی ایک تولہ اُس مین کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر پھر اُس بوٹی کی لگدی مین رکھ کر سیر سیر پختہ کے دو اُپلون مین رکھ کر ایک کونے مین آگ لگا دین سرد ہونے کے بعد نکال لین سفید سبے دور ٹکیہ ہو جاتی ہے گو وزن کم ہو جاتا ہے دیگر ہرتال ورقی ایک تولہ یا زیادہ



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		لین اور پیپل کی لکڑی کی راکھ لیکر ایک کوری ہانڈی میں نصف بھریں درمیان میں ہرتال رکھ کر پھر راکھ سے پُر کریں اور نیچے بیری کی لکڑی کی آگ جلائیں سفید رنگ یا مٹی کے رنگ کی ہرتال کشتہ شدہ نکلے گی دیگر ڈھاک کی چھال کے پانی میں ہرتال کے ٹکڑوں کو دو چار دن تر کر کے خشک کرلیں اور پھر ڈھاک کی لکڑی کی سفید راکھ مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر اسپر ہرتال کے ٹکڑوں کو رکھدیں اور اسپر راکھ ڈالکر ہانڈی کو چولھے پر رکھ کر اُسکے نیچے آگ جلائیں جس جگہ ہرتال کا دھواں نکلے یا نکلتا معلوم ہو ڈھاک کی راکھ تھوڑی سی اُس جگہ ڈالدیں یہانتک کہ دھواں نکلنا بند ہو جائے پھر ہانڈی پر سرپوش رکھ کر گل حکمت کر کے دو پہر کامل متوسط آنچ دیں سرد ہونے کے بعد نکال لیں دیگر گنے کے رس میں ایک دن تک کھرل کر کے ٹکیہ بنا کے سکھالیویں پھر گنے کی راکھ سے ایک ہانڈی کو آدھی بھر کر اُس میں ہرتال کی ٹکیہ رکھ کر اس پر گنے کی راکھ مُنہ تک دباکر بھر کے اسکو پانچ دن تک لگاتار آنچ دیویں جب خوب سرد ہو جائے تب اُس میں سے نکال کے کام میں لادیں دیگر پیپل کی جڑ کی اندر چھال (دکا بھا) کے جوشاندے میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر سکھا کر پیپل کی راکھ کے بیچ میں ہانڈی میں رکھ کے پانچ دن تک لگاتار آنچ دینے سے راکھ ہو جاتی ہے۔ دیگر ایک پاؤ جھلکنی کی لگدی میں ہرتال زرد ایک تولہ رکھ کر اچھی طرح گل حکمت کر کے اور خشک کر کے دو تین سیر اپلوں کی آگ دیویں ہرتال اچھا بنے دیگر ایک تولہ ہرتال ورقی کو دو چھٹانک نیم کی کونپلوں کی لگدی میں کپڑ مٹی کر کے خشک کر کے دو سیر اُپلوں کی آگ دیں دیگر ہرتال اور مین سل ہم وزن لیکر چار پہر جنگلی تلسی کے پتوں کے پانی میں کھرل کر کے قرص بنا کر خشک کر کے درخت پیپل کی لکڑی کی راکھ میں رکھ کر دو پہر آگ دیں دیگر ہرتال کو پہلے سینڈھ کے دودھ میں کھرل کر کے پھر سینڈھ کی لکڑی میں جو قریب ایک فٹ کے ہوتی ڈالکر گل حکمت کر کے بیس سیر ایندھن کے قریب آگ دیں دیگر گودنتی ہرتال ایک تولہ لیکر سفید پیاز کی پاؤ بھر لگدی میں رکھ کر مٹی کے برتن میں بند کر کے چار پانچ سیر ایندھن تک آگ دینے سے عمدہ کشتہ ہو جاتا ہے دیگر چرچٹے کی راکھ ایک ہنڈیا میں بھر کر اُس میں ایک تولہ گودنتی ہرتال کی ڈلی رکھ کر پھر ہنڈیا کا منہ بند کر کے اسکے نیچے بیری کی لکڑی کی ایک گھنٹہ تک آگ جلاؤ دیگر نیم کے پتوں کی ایک پاؤ لگدی میں سفیدی مائل ہرتال جسکو گودنتی ہرتال کہتے ہیں گل حکمت کر کے پانچ سیر ایندھن کی آگ دینے سے کشتہ ہو جاتی ہے دیگر گھیکوار کے پٹھے میں بھی گودنتی ہرتال ترکیب مذکورۂ بالا کے مطابق کپڑ مٹی کر کے آگ

نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
		دینے سے کشتہ ہوجاتی ہے دیگر گودنتی ہرتال گھو مین بھی ترکیب مذکورہ بالا کے مطابق کشتہ ہوجاتی ہے دیگر گودنتی ہرتال کو کیلے کی جڑ مین بھر کر گل حکمت کرکے آگ مناسب دیوین دیگر گودنتی ہرتال کو پہلے ایک ہفتہ روغن کنجد مین تر رکھین پھر نکالکر درخت پیپل کے چوتنی لگدی مین رکھکر آگ دیوین کشتہ ہوجاے گی
ہرتال	تصفیہ	ہرتال کے پتر بنواکر اسکی پوٹلی باندھ کر ایک ہانڈی مین کانجی بھرکر پوٹلی ڈالکر ایک پہر تک پکائین پھر نکال کے چونے کے پانی مین چار پہر تک پکائین تو صاف ہوجاے مگر امرت ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہانڈی کے اوپر لکڑی رکھے اُس لکڑی مین ہرتال کپڑے اور ڈوری مین باندھ کر اور لٹکا کر جوش دیا جاے دیگر ہرتال کو کوری ہانڈی مین دھر کر اوپر بیری کے پتے رکھ کر چولھے پر چڑھا کر نیچے ایک پہر آگ جلائین تو پگھل کر صاف ہوجاتی ہے دیگر ہرتال کو باریک پیسکر پوٹلی مین باندھ کر ایک پہر ترپھلے کے پانی مین اور پھر [illegible] مین پھر خالص پانی مین پھر تل کے تیل مین ڈول جنتر مین پکائین ہرتال صاف ہوجاتی ہے دیگر ہرتال گاے کی چھاچھ مین بھی چار پہر کھرل کرنے سے صاف ہوجاتی ہے دیگر ہرتال کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ایک حصہ سہاگہ ملاکر پوٹلی مین باندھ کر پیٹھے کے رس کو مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر اُس مین وہ پوٹلی لٹکادین کہ پیندے کو نہ لگے چولھے پر رکھکر دو پہر تیز آنچ پر پکائین پھر سرے کے مین پھر تل کے یا سرسون کے تیل مین پھر ترپھلے کے پانی مین پھر پیٹھے کے پانی مین پھر ہرتال کو سرکے مین دھوکر کام مین لائین
ہڑ	تقلیہ	ہڑ کو گاے کے گھی یا روغن بادام مین اسقدر تلین کہ خوب سیاہ اور چمکدار ہوجاے
ایضاً	احراق	بڑی ہڑ کو پانی دیے ہوے آٹے مین رکھ کر گولا بناکر آگ مین ڈالدین جب بالکل جل جاے نکال لے اور پیس کے کام مین لائین
ہیرا	کشتہ	پان کے عرق مین کپاس کی جڑ کو پیسکر اُسکی لگدی بناکے اُس مین ہیرے کو رکھ کر کپڑمٹی دیکر گجپٹ کی آنچ دینے سے ہیرے کی راکھ ہوجاتی ہے دیگر ہینگ اور سیندھے نمک کو کلتھی کے جوشاندے مین ملاکر ہیرے کو ۲۱ بار گرم کرکے اُس مین بجھانے سے کشتہ ہوجاتا ہے دیگر مینڈھے کا سینگ سانپ کی ہڈی کچھوے کی کھوپڑی خرگوش کے دانت اور امل بیت ان سبکو سینڈھ کے دودھ مین پیس کر لگدی بناکر اُس مین ہیرے کو رکھ کر اسکو دھونکنی کی آنچ دینے سے کشتہ ہوجاتا ہے
ہیرا	تصفیہ	ہیرے کو کلتھی اور کودو کے جوشاندے مین دولا ینتر مین سات دن تک بھاپ دینی چاہیے دیگر گدھے کے پیشاب مین ۲۱ بار بجھانا چاہیے



نام دوا	نام عمل	ترکیب عمل
یاقوت	غسل	یاقوت کو سنگ سماق کے کھرل میں پیسکر پانی ملائیں جو اجزا غبار کی طرح ہونگے وہ پانی میں مل جائینگے اس پانی کو علٰحدہ برتن میں نتھارلیں اور تہ نشین اجزا کو پھر پیسکر یہی عمل کریں جب اس طرح تمام یاقوت پانی میں ملکر دوسرے برتن میں آجاے تو پانی کو ٹھیرا دیں جب تمام اجزا تہ نشین ہوجائیں تو پانی کو نتھار کر خشک کر کے کام میں لائیں
یاقوت	تصفیہ	یاقوت کے ریزو نیر چار پہر برانڈی شراب اور عرق گاوزبان اور عرق گلاب وسرکہ وغیرہ موزون ڈالکر آگ پر رکھکر آنچ دویں تو صاف ہوجاتا ہے
ایضاً	[illegible]	یاقوت سرخ مصفے ایک تولہ گھیکوار کے پاؤبھر لعاب میں رکھکر گل حکمت کر کے خشک کر کے پچیس سیر اپلوں کی آگ دویں اگر پہلی دفعہ عمدہ کشتہ ہو تو دوبارہ ...
یشب	احراق	سنگ یشب کو پیس کے ایک کوزہ گلی میں رکھ کے گل حکمت کریں اور تنور میں رکھدیں یہانتک کہ جلکر سفید ہوجاے لیکن راکھ ہونے پاے اور اگر ایک آنچ میں نہ جلے تو دو تین آنچ میں کامل کرلیں

فصل ـ موالید ثلثہ کا لینا اور استعمال کرنا

نباتات دو قسم کے ہیں ایک وہ جس کا درخت چند سال رہتا ہے اور بعد شباب کے ہر سال پھولتا اور پھلتا ہے دوسرا ہر سال کسی فصل میں پیدا ہوتا ہے اور ایک برس سے زیادہ نہیں رہتا مگر نادر واتفاقیہ تھوڑے خواہ بہت باقی رہتے ہیں اور کل نباتات کا ہر جز سڑنے اور گھٹنے اور تغیر رنگ ومزہ و بو سے خراب ہوجاتا ہے اور مدت معینہ بقاے قوت کے منقضی ہوجانے کے بعد بھی قابل استعمال کے نہیں رہتا۔ درختان قسم اول کا پتا اُس وقت لیا جاتا ہے جب بعد خزان کے پتے نکلنے ہیں اور کلی جب قریب کھلنے کے ہو اور پھول جب تک درخت سے جدا نہو۔ پھل خام اور پختہ دونوں طرح لیا جاتا ہے اور اپنے اپنے موقع پر مستعمل ہوتا ہے مثلاً ببول کا پھل خام لیا جاتا ہے اور اُسی میں قوت کامل ہوتی ہے اور آملے کا پھل پختہ لیا جاتا ہے خام ناقص ہے اور بیج پختہ پھل میں سے لیا جاتا ہے لکڑی اور جڑ اور چھال اُنکی اُسوقت لی جاتی ہے جب درخت بہار لانے کے قابل ہو یا بہار لاچکا ہو اور درختوں سے جو جز ہر سال پیدا ہوتی ہے یعنی پتے اور کلی اور پھول اور پھل اور بیج انکی قوت کامل صرف ایک سال تک رہتی ہے بعدہ بہ کم قوت ہوجاتے ہیں اگر احتیاط سے رہیں تو قابل استعمال رہتے ہیں ورنہ بالکل خراب ہوجاتے ہیں مگر ترکیب سے زیادہ دنوں تک قوت رہتی ہے جیسے مربے یا گلقند بنانے خواہ کسی ترکیب میں داخل ہوجانے سے ۔ جڑوں اور بیجوں کے لینے کا یہ قاعدہ ہے کہ موسم ربیع کے آخر میں چاند کے پچھلے دنوں میں رات کو

لیوین کیونکہ ربیع کے درمیان مین اور مہینے کے اول مین اور دن مین لینے سے رطوبات متحرک رہتی ہین
اسلیئے اُن مین فساد اور تعفن اکثر پیدا ہوجاتا ہے اور سایے مین خشک کرنا چاہیے اور بیجون کو لین تو
دیکھ لین کہ چھلکا جدا نہوگیا ہو اسلیئے کہ اکثر زیادہ تر تاثیر بیجون کے چھلکون مین ہوا کرتی ہے۔ گوند جس قسم کے
درختون مین ہوتا ہے بروقت شباب درخت کے اکثر سردی کے دنون مین خودبخود چھال پھٹکر خارج
مین جمع ہوجاتا ہے اور موٹی چھال مین درخت پر زخم کردینے سے بھی نکلتا ہے۔ گوند منعقد ہونے
کے بعد اور خشک ہونے سے پہلے لینا چاہیے۔ دودھ سفید رنگ رطوبت ہے کہ بعض درخت
پر زخم ہونے سے خواہ پتی شاخ توڑنے سے سیلان کرتی ہے اسکے رکھنے کی چند تدبیرین ہین ایک
یہ کہ کسی برتن مین جمع کرکے خشک کیا جائے دوسری کوئی کپڑا تر کرکے خشک کرلیا جائے بوقت ضرورت
اسکو بطور نچوڑلیا جائے تیسرے درخت شیردار کے پوست خشک خواہ تر کو جوش کرکے
اور خوب جنبش دیکے صاف کرکے خشک کرلیا جائے دودھ اور گوند کی اصلی قوت اس وقت
تک قائم رہتی ہے جبتک رنگ و بو اور مزہ تبدیل نہو درختان قسم دوم جو ہر سال خود رُو
یا بونے سے پیدا ہوتے ہین انکے سب اجزا کی قوت اصلی ایک سال تک رہتی ہے اُس کے
بعد قوت کم ہوجاتی ہے گر جب تک سڑے اور گھنے نہین اور رنگ و بو اور مزہ تبدیل نہو
قابل استعمال ہے۔ اس کا پتا اُس وقت لینا چاہیے جب قریب پھولنے یا پھلنے کے ہو تکلی
اور پھول اور پھل اور بیج باوقات معینہ قسم اول لینا چاہیے۔ جڑ اور جڑ کی چھال اور لکڑی
اور لکڑی کی چھال اُس وقت لینا چاہیے کہ جب بعد پھولنے اور پھلنے کے درخت قریب
خشکی کے ہوجائے۔

تنبیہ جن اجزا کے لینے کے اوقات لکھے گئے اس سے یہ غرض ہے کہ اُس وقت اُن اجزا کو قوت
کامل ہوتی ہے نہ یہ کہ قبل و بعد وقت کے لینے سے لائق استعمال نہو۔ بزر اور حب زمانہ معین تک
قواے نباتات کی حفاظت کرتے ہین اور زمانہ معلوم مین قوت سے فعل مین پہونچتے ہین اور فرق
دونون مین یہ ہے کہ بزر وہ بیج ہے جو پھل کے اندر ہو جیسے تربوز کے بیج اور حب وہ ہے کہ
پھول مین ہو جیسے تل مگر عرف مین ایک بجاے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے۔

فائدہ ویدستے۔ پھل پھول چھال اور جڑ ان پانچ چیزون کو پنچانگ بفتح باے فارسی و سکون نون
و فتح جیم فارسی و سکون الف و نون غنہ و کاف فارسی موقوف کہتے ہین۔

فائدہ نباتات مین سے جتنے ساگ بھاجی ہین اُنسے خون کم بنتا ہے اور انکی مائیت رقیق اور ردی الغذا ہوتی
ہے اُنسے بدن کو فائدہ بہت کم حاصل ہوتا ہے انکو کچا کھانے سے ہضم دیر مین ہوتے ہین تمام
نباتات کی جڑین ردی الغذا ہین اور جو نباتات ایسی ہین کہ وہ تیز ہین جیسے صعتر پودینہ سداب
اُنکے کھانے سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور یہ چیزین جب تک تازہ ہوتی ہین قوت انکی کمزور ہوتی ہے
خشک ہونے کے بعد انکی کیفیات بڑھ جاتی ہین اور اب اُن مین غذائیت نہین رہتی دوائیت

آجاتی ہے جب یہ سوکھ جاتین غذا کے طور پر استعمال کے قابل نہین بلکہ صرف غذا کو خوشبودار کرنے کے قابل ہین۔ نباتات مین بعض چیزین ایسی ہین کہ اُنکے پتے اور شاخین وغیرہ زمین سے اوپر کا حصہ جڑ سے بہتر اور قوی ہوتا ہے جیسے کاہو کرم کلا گوبھی کاسنی وغیرہ بعض کی جڑ قوی ہوتی ہے جیسے پیاز مولی شلجم وغیرہ اور یہ بہتر ہے کہ جس ترکاری کے پتے اور ڈالیان کھاتے ہون اُسکے بیج اور جڑ کھائین اور جسکی جڑ اور بیج کھاتے ہون اُسکی شاخین اور پتے کھائین جنگلی نباتات مین بستانی سے خشکی زیادہ ہوتی ہے اور خون اُنسے خراب بنتا ہے اور بستانی مین رطوبت زیادہ ہوتی ہے جسکی طبیعت سخت ہوتی ہے وہ پکانے سے نرم ہوجاتی ہے اور جلد ہضم ہوجاتی ہے جیسے گندنا۔ ساگ اور ترکاریان پھلون اور میوؤن کی بہ نسبت دوائیت کے زیادہ قریب ہین اسلیئے انکو حال اور فصل اور مزاج کے مناسب تھوڑا سا کھانا چاہیے کوئی جنگلی ترکاری اور ساگ اور سبزی بغیر ضرورت دوا کے کھانا چاہیے۔ بستانی قسم کی ترکاری کو گوشت کے ساتھ اور سادہ پکا کر کھانا اور تھوڑا کھانا جائز ہے

حیوانات یہ دوا مین تین طرح پر کام آتے ہین ایک بالکل جیسے بیر بہوٹی اور کچھوے دوسرے اعضا انکا جیسے ریگ ماہی اور کیکڑا تیسرے جز حیوان کا بعض عضو جیسے مچھلی کا پتا اور اود بلاؤ کے خصیے (جند بیدستر)۔ حیوان جوان و قوی کے کل اجزا بہتر ہوتے ہین اور ہر حیوان کی جوانی کی شناخت کے علامات جداگانہ ہوتے ہین جنکی صراحت کا بیان موقع نہین ہے۔ اور قوت ہر حیوان کی اسکی حرکت توانائی اور زورآوری اور فربہی اور لاغری سے دریافت ہوتی ہے بس جو چیز لی جاے حیوان زندہ اور جوان کو مار کر لی جائے کیونکہ مردہ حیوان کے تمام اجزا ناقص اور کم قوت ہوجاتے ہین اور جو حیوان سارا خواہ اس کا کوئی جز الگ کرکے تازہ مستعمل ہو یا خشک کرکے وہ بھی مریض یا از خود مردہ نہو اور خشک کرنے اور رکھنے مین احتیاط کرنا چاہیئے کہ متعفن ہوجاے اور کیڑے نہ پڑجائین اور جب تک رنگ اور بو اور مزہ متغیر نہو جاے قابل استعمال کے ہے۔

جمادات کے لینے کے واسطے کوئی وقت مخصوص نہین کیا گیا ہے اور نہ اُنکے دیکھنے سے امتیاز ہوسکتا ہے کہ کس وقت اپنے مقام سے لئے گئے ہین اور خوبی انکی یہی ہے کہ ادویہ متحجرہ جوہر کے ہر جنس کی آب و تاب اور رنگ اصلی برابر قائم ہووے اور جو چیز سیال یا نرم ہووے اُس مین کوئی چیز دوسری مخلوط نہو تو اُسکی قوت کبھی زائل نہین ہوتی الا خراب و ناقص ہوجاتی ہے اور نہایت کہنہ ہونے سے بھی قوت کم ہوجاتی ہے

ان تینون قسمون کی اشیا بے حد اور بے شمار ہین اور ہر شئے کے واسطے ہر ہر طریقے مین خاص خاص ترکیب ساخت ہے اسلیئے ان کا تفصیلی علم ایک تو احاطۂ امکان سے خارج ہے دوسرے اُنکے تفصیلی بیان کے واسطے ایک بہت بڑی طولانی کتاب درکار ہے جس کا مطالعہ ہر خاص و عام پر دشوار ہے اس وجہ سے ان چند اجزا کی خاص خاص ترکیبین جو ہر ہر طریقے یا بعض بعض مین مشترک ہین اور جنکا استعمال خاص و عام مین کثرت کے ساتھ ہے یہان بیان کی جاتی ہین تاکہ سمجھنے مین اور احتیاط مین

آسانی ہو اور ایک دفتر طویل کے دیکھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

آلو بخارا ۔ آملہ ۔ اسپغول ۔ افتیمون ۔ الائچی ۔ السی ۔ املی ۔ انار ۔ اندراین کا پھل ۔ انڈے کا چھلکا ۔ بادام ۔ بارتنگ ۔ بنفشہ ۔ بنسلوچن ۔ بھنگ ۔ بھلاواں ۔ پارہ ۔ پانی ۔ پوست بیضہ ۔ پھٹکری ۔ ترنجبین ۔ تل ۔ جالگوٹہ ۔ چاکسو ۔ خوب کلان ۔ دارچینی ۔ رائی ۔ ریشم ۔ زرشک ۔ زیرہ ۔ سقمونیا ۔ سنکھیا ۔ غاریقون ۔ کاسنی ۔ کاہو ۔ کچلہ ۔ کدو ۔ گڑ ۔ مسی ۔ کھیرا ۔ گاؤزبان ۔ گل سرخ دگلاب کا پھول ۔ لوہے کا میل ۔ مرچ سیاہ ۔ مصطگی ۔ مکو ۔ مویز ۔ نسوت ۔ نمک ۔ نیلا تھوتھا ۔ نیلوفر ۔

آلو بخارا داخلی معالجات میں جوش کرکے استعمال نہیں کیا جاتا ہاں عندالضرورت مائعات داخلی معالجات میں اور کاگودہ ولیکر اور پیس کے استعمال کرتے ہیں اور عرق وشربت اور احتقان میں اس کا زلال یا گاڑھا لعاب بطور قوام کرنے یا گرم کرنے کی ممانعت نہیں ہے اور اسکی گری قطور یا سعوط یا حمول وغیرہ میں شیرہ کرکے یا اس کا تیل نکالکر استعمال کی جاتی ہے۔

آملہ عرق اور شربت اور بعض معاجین وجوارش اور بعض جوشاندہ وخیساندہ میں کبھی کبھی تازہ اور منقے یعنی پوست اور تخم دور کرکے استعمال کرتے ہیں اور اکثر کل معالجات داخلی وخارجی میں خشک اور منقے یعنی صاف استعمال کیا جاتا ہے اور مراہم اور شیافات میں سوختہ بھی مستعمل ہے اور معجون میں اکثر شیر پرورده اور اس کا شیرہ داخل کیا جاتا ہے اور غیر شیر پرورده بھی کبھی استعمال کرتے ہیں۔

اسپغول اکثر معاجین اور سفوف اور حبوب میں اسکی ... استعمال کی جاتی ہے اور بعض شربتوں میں بھی اسکی بھوسی قوام کے آخر میں شریک کی جاتی ہے اور بعض عرقون اور بعض حبوب میں اسکے لعاب کا استعمال کیا جاتا ہے اور اکثر سفوف میں اسپغول سالم ... کیا جاتا ہے اس میں کوٹا ہوا ہرگز نہیں استعمال کیا جاتا کیونکہ معالجات داخلی میں کوٹا ہوا اسپغول آنتوں وغیرہ میں چپک رہنے یا اپنے بھوسی کی حدت کی وجہ سے زہر کی خاصیت پیدا کرتا ہے ضمادات اور حمولات اور مراہم وغیرہ میں کوٹا یا پسا ہوا اسپغول استعمال کیا جاتا ہے

افتیمون معجونات اور جوارشات اور حبوب اور سفوف اور خیساندہ اور بعض جوشاندے میں خشک اور بدبر استعمال کیا جاتا ہے یعنی سیب یا ناشپاتی وغیرہ میں پکایا ہوا مستعمل ہے اور تازہ سبز بدبر بھی مستعمل ہے اور تازے کا پانی بھی امراض داخلی وخارجی دونوں میں مروق اور غیر مروق مستعمل ہے اور اسکو باریک کوٹنا اور زیادہ جوش دینا نہ چاہیئے کہ اس سے اسکا فعل باطل ہو جاتا ہے مناسب یہ ہے کہ اسکو خیساندے میں موٹا کوٹیں اور جوشاندے میں صرف ایک دو جوش پر کفایت کریں اور اگر اسکو پوٹلی میں باندھ کر آخر جوش میں شریک کرکے دو ایک جوش دیکر اور سرد ہونے سے قبل پوٹلی کو نچوڑ کر علحدہ کریں تو بہتر ہے

الائچی چھوٹی اور بڑی اسکے دانے اکثر سفوف اور معاجین اور حبوب اور سعوطات اور حمولات اور مراہم وشیافات وغیرہ میں باریک پیس کے استعمال کئے جاتے ہیں اور عرق یا جوشاندے میں

چھوٹی الائچی مسلم مع پوست شامل ہوتی ہے اور بڑی الائچی کے چھلکے اکثر سعوطات اور لطوخات اور ضمادات وغیرہ لیکن پیس کے استعمال کیے جاتے ہیں۔

السی معمولاً اس کا تیل مراہم اور حمولات اور تمریخ وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا لعاب اکثر خیساندہ و اور جوشاندہ اور شربتون اور عرق وغیرہ میں شریک کیا جاتا ہے اور جب سفوف یا حبوب یا سعوط یا دیگر خشک طریقے کے ساتھ اس کا استعمال منظور ہوتا ہے تو اکثر تو نیم بریان کرکے اور بعض اوقات خام کوٹ کے استعمال کرتے ہیں اور مراہم اور ضمادات اور حمولات وغیرہ میں پیسکر یا خام یا پکا کے مستعمل ہوتی ہے اور آبزن و نطول وغیرہ میں مسلم شامل ہوتی ہے

املی اسکے پھل کا گودہ اکثر ادویہ داخلیہ میں مستعمل ہے مگر کسی قدر کہنہ ہو جیسے سات آٹھ بلکہ ایک برس کی ہو تو عمدہ ہے اور اسکے بعض شربت تو آنچ دیے جاتے ہیں سوا اسکے اور کبھی نہیں پکائی جاتی املی کے بھگونیکا یہ طریق ہے کہ شب کو پانی میں تر کرکے صبح کو بغیر ملے زلال لے لیں اسی طرح اسکا شربت بنانے کے لیے بھی صاف پانی لے لیں کیونکہ بہت ملنے سے اسکا گودہ آجاتا ہے اور وہ بدمزہ ہے سدہ پیدا کرتا ہے طبیعت میں تنفر پیدا ہوتا ہے کبھی متلی اور قے بھی ہونے لگتی ہے اور اسکے بیجوں کے چھلکے اور گری اکثر سفوف و حبوب و معاجین و ضمادات و حمولات اور ذرور اور کماد اور طلا اور حریرون اور شربتون میں علیحدہ علیحدہ باہم استعمال کیے جاتے ہیں۔

املتاس داخلی معالجات میں خواہ جس طریقے کے ذریعہ سے ہو ہرگز جوش اور گرم کرکے مستعمل نہیں ہے کیونکہ جوش دینے سے اسکی قوت جاتی رہتی ہے فعل باطل ہو جاتا ہے آنتوں کو شدت کے ساتھ چمٹ جاتا ہے البتہ شیر خوار بچوں کے لیے جوش دینا جائز ہے بلکہ خصوصیت اسکے مغز میں ہے اور نرپوست اس کا تو اکثر جوش ہی کرکے استعمال کیا جاتا ہے اور وید لوگ اسکے مغز کو بھی جوش کرکے بے تکلف استعمال کرتے ہیں اور احتقان میں اور دیگر مسہلات میں جن میں اس کی مقدار زائد ہو بغیر چرب کیے ہوئے نہیں استعمال کیا جاتا اور حبوب میں بغیر چرب کئے اور معجونات و جوارشات میں اسکا مغز چرب کرکے مستعمل ہے اس مغز کا شربت یا عرق نہیں بنتا بسبب اسکے کہ گرم ہوکر غلیظ اور قابض ہو جاتا ہے اور ضمادات اور مراہم میں اس کا مغز پیس کے اور گرم کرکے استعمال کیا جاتا ہے اور بعض نطولوں اور آبزنون میں بھی جو جدا سکے کہ خارجی علاج ہے جوشاندہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

انار اسکے دانوں کا عرق خواہ شیرین ہو یا ترش خواہ میخوش (کھٹ مٹھا) اکثر شربت بناکے یا کسی جوشاندے یا خیساندے میں یوں ہی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی عرق وغیرہ میں بھی شریک ہوتا ہے اور علیحدہ اسکے چھلکے بھی اسی طرح ان سب طریقوں یعنی سفوف اور حبوب اور حمولات اور معاجین میں باریک کوٹ کے شامل ہوتے ہیں اور بعض عرقوں میں مسلم مع پوست شامل ہوتا ہے انار ترش کے بیج جنکو انار دانہ کہتے ہیں اکثر سفوف و حبوب و حمولات اور معاجین میں باریک

کوٹ کے استعمال کیے جاتے ہین اگر زیادہ قبض مطلوب نہو تو انار دانے کو نہایت باریک نکرین
ورنہ خوب باریک کرین۔

اندراین کا پھل اسکے متعلق صرف یہ بات ہے کہ داخلی معالجات مین اسکا شحم یعنی اندرونی پردے
وغیرہ استعمال کیے جائین اور خارجی معالجات مین اسکا کل پھل مع پوست وغیرہ استعمال کیا جائے اور یہ
اکثر طریقون سے مستعمل ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسکے چھلکے اور بیج پھینکدین اور اسکے شحم کو خوب
باریک پیسین اور اسکے باریک کرنے مین مبالغہ واجب ہے کیونکہ اسکا چھوٹا اور سخت ٹکڑا جب معدے کی
رطوبت سے ملتا ہے اور اسمین تر ہوکر پھول جاتا ہے تو معدے مین اور آنتون مین پھنسکر اُن مین
خراش اور ورم پیدا کردیتا ہے اور یہ خطرہ اُسکے تنہا استعمال کرنے مین ہے جب اُسکو گولیون یا سفوف
یا معجون مین داخل کرین تو یہ چاہیئے کہ پیسنے کے وقت ماء العسل مین تر کرکے خشک کرلین اور پھر دوبارہ
پیسین اور اگر قرص کے نسخے مین داخل کرین تو کتیرے کے ساتھ خوب پیسین اور یہ بھی کہتے ہین کہ
اول انگورون کے رس یا شراب کہنہ شیرین مین ایک رات دن بھگودین پھر گرم بھوبل پر رکھ کر
خشک کرلین اسکو نہ تو زیادہ [illegible] مین استعمال کرین اسلیئے کہ معدے مین دیر تک ٹھہر کر مروڑ
اور بے چینی پیدا کردیتا ہے اور [illegible] پورا عمل نہین کرتا اور تشنج پیدا کردیتا ہے اور نہ زیادہ گرمی
مین استعمال کرین کیونکہ اسکے اجزا آنتون اور مقعد کی طرف جلد نفوذ کرتے ہین اور کبھی رگون کا
منہ کھلکر منہ اور مقعد سے خون آنے لگتا ہے اور اسکو تنہا استعمال نکرین بلکہ ببول کے گوند کتیرا گل
اور نشاستہ کے ساتھ استعمال کرین۔

انڈے کا چھلکا یہ کل طیور یا دریائی جانورون کا جائز نہین ہے صرف مرغی کے انڈے کا وہ بھی
جس مین سے بچہ نکلا ہو دور کرکے یا جلاکے استعمال کیا جاتا ہے اور وہ بعض گولیون اور ٹکیون اور
معجونون اور شربتون اور مرہمون اور ذرور وغیرہ کے سوا اور کسی طرح نہین استعمال کیا جاتا ہے

بادام شیرین بادام کا تیل اکثر معالجات داخلی اور خارجی مین استعمال کیا جاتا ہے اور عموماً سولے
سعوط و ذرور کے اور کوئی طریقہ ایسا نہین جسمین اسکے تیل کا شریک ہونا منع ہو اور اسکا شیرہ معجونون
اور شربتون اور سفوف اور حبوب اور شیافات اور حمول اور قطور اور ضمادات اور طلا اور جوشاندہ
اور خیساندہ وغیرہ مین مستعمل ہے مگر پیس کے۔ مزید بران گھسا ہوا بہت قوی الاثر ہوتا ہے
اور تلخ بادام کا شیرہ یا تیل سوائے بعض خارجی معالجات کے مثل نمر و بیخ و شیاف و طلا و حمول و کحل
و قطور وغیرہ کے داخلی معالجات مین نہین استعمال کیا جاتا

بارتنگ اسکے پتون کا پانی اکثر جوشاندہ و خیساندہ و عرق اور معاجین اور حبوب اور ضمادات
اور احتقان اور حمول اور سکوب وغیرہ مین مروق یا غیر مروق استعمال کیا جاتا ہے اور اسکے بیج اکثر
معالجات داخلی یا خارجی مین مسلم اور کوٹے ہوئے اور خام یا نیم بریان استعمال کیے جاتے ہین مگر
اکثر طبیبون کی رائے یہ ہے کہ جوشاندے اور خیساندے مین مسلم نیم بریان استعمال کرنا اچھا ہے۔

اور بیخ بارتنگ معالجات خارجی و داخلی دونون مین بہت کم استعمال کی جاتی ہے

بنفشہ اسکے عام بولے جانے سے گل بنفشہ اور برگ بنفشہ مراد ہوتی ہے اور یہ دونون کل طرق ادویہ مین داخلاً و خارجاً استعمال کیے جاتے ہین اور بنفشہ منجملہ انفع الاشیا کے شمار کیا جاتا ہے اسلئے جس طرح استعمال کرین سوائے نفع کے کسی طرح کا ضرر نہین کرتاہے مگر یہ ضرور ہے کہ بریان کبھی کسی طبیب نے استعمال نہین کیا ہے اور اسکو بہت جوش دینے سے اسکا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

بسفایج یہ منجملہ ادویہ تریاقیہ کے ہے مگر اس مین جو تجربت کی کیفیت ہے اسلئے اسکو کبھی جوشاندہ اور خیسانده مین استعمال نہین کرتے ہین بلکہ اکثر شربتون اور عرقون مین اسکا اثر لینے کے خیال سے سودہ اور بصرو بستہ شریک کرتے ہین اور اکثر معالجات کے طریقون مین بہت ہی کم مستعمل ہے۔

بھنگ یہ دوا داخلاً تو اکثر مسلمان اور شرعی طبیبون کے نزدیک کبھی استعمال نہین کی جاتی تاہم اسکے پتے تر و خشک مدبر اور غیر مدبر بریان معالجات داخلی مثل سفوف اور حبوب اور جوشاندہ و عرق و شربت وغیرہ مین استعمال کئے جاتے ہین اور خارجی معالجات مین تو کل طریقون سے استعمال کرنا بلا تدبیر بالاتفاق جائز ہے ہان شموم اور لخلخہ مین بوجہ تخدیر یعنی سستی و نشہ پیدا کرنے کے اکثر کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے

بھلاوان یہ غیر مدبر کئے یا اسکی شہد نکالے بغیر رطوبت بے نکالے ہوے داخلی یعنی ماکول دواؤن مین اور بعض خارجی ادویہ مین بھی ہرگز نہین استعمال کیا جاتا یہ غیر مدبر اور بغیر رطوبت دور کیے ہوے حلق اور کو ون مین زخم اور خراش ڈالدیتا ہے اور جذام و وسواس پیدا کرتا ہے

پارہ سوائے خارجی معالجات کے داخلی معالجات مین جب تک مدبر کیا ہوا اور جلایا ہوا اور گندھک وغیرہ مین بجھایا ہوا اور مارا ہوا نہ ہو جائز نہین ہان سدہ و امعا مین و قولنج سیر پلا دینا اور پاخانے کے ذریعے سے بوسا نکال لینا جائز ہے اور خارجی معالجات مثل مراہم اور ضمادات اور قطور اور ذرور وغیرہ مین جائز ہے مگر کان مین بھی دس بیس دفعہ پارہ پیز استعمال کیا جاتا ہے

پانی یہ کل ماکولات مین ہر قسم کا مستعمل ہے لیکن اکثر معجونون اور شربتون اور عرقون مین بارانی یا دریائی پانی استعمال کرنا نہایت اچھا اور معمول اطبا کا ہے اور سرمہ و کحل و قطورات مین عمدہ پانی عرق ہے اور باقی نقوعات اور مغلیات مین ماء البیر یعنی کنوین کا پانی مستعمل ہے اور اکثر امراض جلد یہ کے مرہمون اور ضمادون وغیرہ مین ماء المعادن یعنی کھدانون کا پانی استعمال کیا جاتا ہے

پھٹکری اسکے استعمال کی دو ہی صورتین ہین بعض مین خام اور بعض مین بریان اور یہ کل طریقون مین استعمال کی جاتی ہے اسکے متعلق یہ بات کہ کس مین خام استعمال کی جاتی ہے اور کس مین بریان ہر ہر نسخے مین قرابادینون کے معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکا اشارہ ضرور کردیا جاتا ہے۔ ہان کحل اور سرمہ اور ذرور مین اکثر اور بیشتر بریان اور حمولات مین اکثر خام مستعمل ہے۔

ترنجبین یہ ایک شبنمی شیرین دوا ہے جو اونٹ کٹارے کے پتون پر جمتی ہے یہ دوا ہمیشہ داخلی یعنی

کھانے کی دوا میں مستعمل ہے لیکن سوائے بعض شربتوں کے اور اسکو آنچ کبھی نہیں دکھائی جاتی ہے
اور اسکی جگہ پر کبھی بلکہ اکثر شیرخشت کہ جسے مثل ایک درخت پر کی شبنمی شیرین دوا ہے استعمال کیجاتی ہے
تل یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سفید یہ مثل مغزیات کے داخلی معالجات میں شیرہ کرکے استعمال
کیے جاتے ہیں اور بعض طریقوں میں سالم بھی مستعمل ہیں اور خارجی معالجات میں بھی شیرہ کرکے مستعمل
ہیں مگر بعض اجسام میں یہ مقرح (یعنی گھاؤ کرنے والے) ہو جاتے ہیں اور انکا تیل اکثر طریقوں میں
مستعمل ہے خواہ داخلی ہوں یا خارجی — اور سیاہ کا استعمال مقوی باہ طلاؤں میں ہے

جمالگوٹہ یہ داخلی اور خارجی دونوں قسموں کے معالجات میں کبھی غیر مدبر جائز نہیں اور اس کا
تیل بغیر مدبر کیے ہوئے بھی نکال کے استعمال کیا جاتا ہے اور اولی یہی ہے کہ کسی طرح غیر مدبر
نہ استعمال کیا جائے اسکی دونوں پھنکوں کے درمیان میں ایک باریک پردہ ہوتا ہے کہ تازہ
سفید و سبز ہوتا ہے اور پرانا ہوکر زرد و سیاہ پڑ جاتا ہے اس پردے میں سمیت ہے اس لیے
حاجت کے وقت اس پردے کو نکال کر اور مدبر کرکے استعمال کریں۔

جاکسو یہ داخلی معالجات میں بجز پھنکے نہیں استعمال کیا جاتا اور خارجاً جو اکثر مراہم و اطلیہ و اضمدہ و ذرور
میں استعمال کیا جاتا ہے تو بھی سفوف کرکے اور سرمے میں بغیر مدبر کیے استعمال نہ کریں۔

خوبکلان یہ اکثر داخلی معالجات میں سالم استعمال کی جاتی ہے اور بعض سفوف و معاجین میں کوٹی ہوئی
استعمال کرنا جائز ہے مگر کل داخلی معالجات کے طریقوں میں یہ ضرور ہے کہ ادنے مرتبے میں خالص
چاندی سے دھوئی ہوئی اور سایہ میں خشک کی ہوئی ہو اور خارجی معالجات میں مثل پاشویہ و ضماد
و کماد وغیرہ کے سالم اور کوٹی ہوئی دونوں طرح استعمال کر سکتے ہیں۔

دارچینی اس کا ہر طریقے میں خواہ داخلی ہو یا خارجی ہر طرح پر استعمال جائز ہے کسی طرح منع نہیں ہے اور
نہ اسکے مدبر کرنے کی ضرورت ہے اور اطبائے یونانی اسکو جوش کرکے بہت کم استعمال کرتے ہیں

دھنیا اسکے بیج ہر طریقہ معالجات داخلی و خارجی میں بے خوف و بیم ہر طرح سے استعمال کیے جاتے
ہیں کیونکہ یہ بجملہ ادویہ کثیر النفع کے ہے ہاں جوشاندے میں کم شریک کیا جاتا ہے اور اسکے درخت
کے پتے کبھی زیادہ مقدار میں اکلاً نہیں مستعمل ہیں اور ان پتوں کا پانی بھی داخلاً نہیں استعمال کیا جاتا
ہے اور خارجاً بھی بعض اجسام میں قرحہ ڈالدیتا ہے

رائی داخلی معالجات میں بغیر چرب کیے یا بریان کیے استعمال کرنا اچھا نہیں ہے اور خارجاً ضماد
میں کبھی سوزش کا مقابلہ کرنے یا زخم ڈالنے یا آبلہ اٹھانے کے لیے یا درد کے مقام پر استعمال
کی جاتی ہے اور اکتحال میں اسی طرح مدبر کی جاتی ہے جس طرح جاکسو مدبر کیا جاتا ہے اور رد اکلاً
استعمال کرنے کے وقت بھی کبھی دودھ میں جوش کر لیتے ہیں رائی اور معالجات میں بدستور سالم
یا کوبیدہ مستعمل ہوتی ہے

ریشم مفرع یعنی غیسا ندہ اور مغلی یعنی جوشاندہ اور شربت اور عرق اور احتقان وغیرہ مائعات میں ہے

خام اور قینچی سے باریک کترا ہوا استعمال کیا جاتا ہے طبیبون کی اصطلاح مین کترے ہوے کو ابریشم مقرض کہتے ہین مخلص کا شعر ہے ؎

بگذر طبیب کز پے تفریح دل بس ست ٭ ابریشم مقرض خط بتان مرا ٭

اور مرہم اور حمول اور سرمے مین سوختہ خاکستر کرکے استعمال کیا جاتا ہے ۔ جوشاندے اور خیساندے اور شربت مین جہان دوا کا جرم علیحدہ کرکے پانی استعمال کیا جاتا ہے زرد رنگ کو بے کام مین لائین اور معجونون وغیرہ مین جہان جرم دوا داخل کیا جاتا ہے سفید رنگ استعمال کیا جاے اور جلانا نہ چاہیے کیونکہ اس طرح کمزور ہوجاتا ہے کترنا ضرور چاہیے جلا ہوا کترے ہوے سے ضعیف ہوتا ہے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ اس طرح اسکی قوت کی جاے کہ بہت سے پانی مین کئی بار اسکو بھگا کر آب مقطر مین دوا مین … دھوپ مین سکھالین اور جہان تک ممکن ہو اسکو جلائین نہین یا پانی مین ڈالکر آگ پر جوش دے لین یا دھوپ مین رکھدین اور خوب پیسین باکر لین تاکہ اسکی قوت باقی رہے ہان دو تین سو قوم جلایا جاتا ہے کترنے کی یہ ترکیب ہے کہ بند انگشت کے برابر کاٹ کر کاغذ پر رکھکر قینچی سے باریک کتر لین یہانتک کہ غبار کی طرح ہو جاے اور قینچی مین نہ دب سکے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی اصلاح کی بھی ضرورت نہین لیکن جلا ہوا … کا محتاج ہے اور مصلح شہد ہے

زرشک اسکا استعمال بھی ہر طرح جائز ہے … خشک بریان کرنا اسکا داخلی معالجات کے لیئے ممنوع ہے اور اسکا بیج نکال ڈالتے ہین اور ایک … کی بیدانہ بھی ہے اسی وجہ سے نسخون مین زرشک بیدانہ لکھتے ہین انفشرہ اور رب اور شربت مین داخل … بھی مستعمل ہے کہ نچوڑ کر پانی لیکر چھان لیتے ہین اور اگر خشک ہو تو پانی مین بھگو کر ملکر چھان لیتے ہین

زیرہ یہ ایک بیج ہے اسکی چند قسمین ہین ان سب مین زیرہ سیاہ غیر مدبر بھی … مین استعمال کرنا چاہیے باقی غیر مدبر بھی استعمال کیے جاتے ہین اور جوشاندہ مین بھی سیاہ کے لیئے مدبر کرنے کی ضرورت نہین

سقمونیا یہ داخلی معالجات مین غیر مشوی نہین استعمال کی جاتی ہے اور خارجی معالجات کے طریقون مین کثر استعمال کی جاتی ہے

سنکھیا خواہ اسکا جرم یا اسکا کشتہ یا بنایا ہوا تیل داخلی اور خارجی معالجات مین عموما استعمال کرنا خطرات سے خالی نہین ہے ہان کبھی بہت قلیل مقدار بعض نسخجات مین شریک کی جاتی ہے تو بھی اسکو خواہ اسکا جرم ہو خواہ کشتہ خواہ تیل بغیر مدبر کیے خواہ اصلاح کیے شریک کرنا نہ چاہیے

غاریقون اسکو خارجی معالجات مین استعمال نہین کرتے اور داخلی مین کوٹکر استعمال نکرنا چاہیے کیونکہ اس مین سمی اجزا ہوتے ہین وہ اس طرح معدہ کرین کہ لوہے کی یا تانبے کی چھلنی مین رکھکے ہاتھ سے ملین جو لطیف اجزا چھن جائین انھین کام مین لائین ۔

کاسنی اسکے سبز پتون کا پانی اکثر معالجات داخلی اور بعض معالجات خارجی مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ خیال رہے کہ اسکے پتے پانی نکالنے کے واسطے جب کچلے جائین تو دھوے نہ جائین کیونکہ

دھو جانے سے قوت تلیین کی دفع ہوجاتی ہے اور قبض کی قوت بڑھ جاتی ہے نسخۂ سعیدی میں ایک حدیث لکھی ہے جسکا لفظ یہ ہے لا تغسلو ورق الهندبا فانه علی ورقها طل من طلال الجنة یعنی کاسنی کے پتے نہ دھونا چاہیئے کیونکہ اُنپر شبنم ہے جنت کی شبنموں میں سے اسی لیئے شیخ نے بھی قانون میں کہا ہے کہ کاسنی کا دھونا شرعاً و طباً منع ہے اور منع ہونے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ قوت مفتحہ اسکی دھونے سے زائل ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے تلیین ہے اور اسکے بیج اکثر خیساندوں میں نیم کوب اور جوشاندوں میں بھی نیم کوب یا سالم استعمال کیے جاتے ہیں اور بہت ہی کم خشک کوٹ کے سفوفوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں اور ضمادات اور اطلیہ اور اکمدہ اور اکحال وغیرہ میں استعمال نہیں کیے جاتے۔

کاہو داخلی معالجات میں غیر مقشر کبھی نہیں استعمال کیا جاتا اور اسکو جوش کرکے نہیں استعمال کرتے خواہ داخلی طریقہ معالجہ ہو یا خارجی اور اسکا تیل اکثر خارجی معالجات میں مستعمل ہے اور کبھی داخلی علاج میں بھی شریک ہوتا ہے۔

کچلہ عموماً داخلی معالجات میں بغیر مدبر کیئے ہوئے اور مقشر کیے ہوئے نہیں استعمال کیا جاتا اور اسکا روغن بھی بغیر مدبر کرکے کسی طرح سے استعمال میں نہیں آتا اور سوا اسکے معجونات اور جوارشات اور شربتوں میں بھی غیر مدبر شریک کیے جاتے ہیں اور مراہم اور خارجی معالجات میں کبھی غیر مدبر بھی استعمال کیا جاتا ہے مگر احتیاط کے ساتھ کہ قریب بہ سم ہے اور کتنا مشکل سے ہے اسواسطے گھسنا یا کترنا چاہیئے

ککڑی اور کھیرا انکا جرم غذا اور دوا اور خارجاً و داخلاً ہر طرح استعمال ہوتا ہے مگر انکا پانی اگر مٹی لگاکے اور جھلساکے نکالا جاتا ہے اور وہی مفید ہے خام کا پانی مضر ہے اور اسکے بیج بعض داخلی معالجات کے نقوعات میں جوکوب یا انکا شیرہ استعمال کرتے ہیں اور سفوف و حبوب و معاجین وغیرہ میں انکے بیجوں کا مغز یا شیرہ استعمال کیا جاتا ہے اور تخم خیارین کا چھلکا بھی کسی دوا کے غیر مقشر کے جوشاندے میں نہیں شریک ہوتا ہے ہاں قے کے واسطے جوش کرکے استعمال کیا جاتا ہے

کدوئے دراز منجملہ اغذیۂ معتادیہ کے ہے اور مثل کھیرے کے اسکو بھی جھلساکے پانی اس کا لیتے ہیں اور خود جرم اس کا بھی بعض جوشاندوں اور یا شوربوں اور عرقیات میں شامل ہوتا ہے اور اسکے بیجوں کی مینگ بھی مستعمل ہے

گاؤزبان اسکے پتے تو صرف داخلی معالجات کے طریق ہائے ہی میں مستعمل ہیں اور اسکے پھول بعض سفوف و معاجین و حبوب وغیرہ میں بھی شریک ہوتے ہیں اور اسکے بیج بھی داخلی معالجات میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

گل سرخ یہ دوا ایک عجیب دوا ہے کثیر المنفعت ہے اسلیئے اسکے استعمال کا بھی خاص طریقہ اور طور مقرر نہیں ہے ہر طریقے اور ہر طور سے مستعمل ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اسکا زیرہ اور سبزی اور ڈنڈی (جس میں پتیاں لگی ہوتی ہیں) سے پاک و صاف ہونا ضروری ہے جبکہ داخلی طور پر استعمال کیا جائے

لوبے کا میل اسکا داخلی طریقے کے معالجات مین بغیر سرکے کے اندر مدبر کئے ہوے اور بغیر مغسول یعنی دھوے ہوے اور بغیر مثل غبار کے حل کئے ہوے اور بغیر روغن بادام مین چرب کئے ہوے استعمال کرنا منع ہے اور خارجی بعض طریقون کے معالجات مین غیر مدبر استعمال کرنا جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ سرکہ مین حل کرکے استعمال کرنا اولے ہے۔

مرچ سیاہ یہ عجیب تریاقی دوا ہے اسکا استعمال کسی طرح ہو منع نہین بلکہ اسکے فوائد کثیر کی وجہ سے اسکو گرم مصالح مین اکثر غذاؤن و دواؤن کے داخل کیا جاتا ہے اور کوئی تریاقی دوا باقی نہین ہے جس مین یہ شریک نہو۔

مصطگی یہ دوا بھی اکثر ادویہ داخلی وخارجی مین بطریق متعددہ یعنی معاجین وسفوف وحبوب وشربت وعرق ولعوق وذرور وضماد وطلا وکماد وبخور وقطور وغیرہ مستعمل ہے مگر اکثر عرقون مین صرہ بستہ شامل ہوتی ہے اور یہ دوا بالخصوص اعصاب واعضائے عصبانی کو بالخاصہ بہت نافع ہے لہذا اکثر معالجات خارجی مین زیادہ مستعمل ہے۔

ملوسے کے پتے اکثر داخلی وخارجی طریقون مین کام آتے ہین انکا پانی نچوڑ کر یا آب مروق یا بھرتہ تیار کرکے یا خشک یا مسلم پتے استعمال کئے جاتے ہین اور خوشے یعنی پھل ہر طریقے سے استعمال کئے جاتے ہین یہ دوا کثیر النافع وقلیل المضرت ہے اسکا استعمال کسی طرح ممنوع نہین ہے۔

مویزیہ اکثر داخلی معالجات مین بیج نکال کے استعمال کیا جاتا ہے اسی لیئے موبز منقے لکھتے ہین اور اسکے بیج اکثر خارجی معالجات مین مستعمل ہین مگر یہ ضرور خیال رہے کہ اسکے جوشاندے اور اسکے عرق مین شکر یعنی نشہ آجاتا ہے اور جس عرق مین یہ شریک ہوتا ہے وہ بھی سکر یعنی نشہ آور ہوجاتا ہے اسلیئے اسکو کسی ایسے جوشاندے مین شریک نہ کرین جو دو دون رکھا جائے اور نہ کبھی اسکے عرق کھینچنے کی طرف مبادرت کرین اور نہ کسی عرق مین اسکو زیادہ مقدار سے شریک کرین۔

نسوت یہ دوا خراشیدہ یعنی اوپر سے چھیلکر اور مجوف یعنی اندر سے ریشہ دار لکڑی نکالکے صرف اوپر کا خول داخلی وخارجی طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس خول کو اصطلاح مین ترنگبد مجوف [illegible] اور تربد موصوف کہا کرتے ہین یہ چیز سفوف اور حبوب اور ذرور اور بخور اور معاجین اور جوشاندہ وخیساندہ اور ضماد وکماد وطلا ونطول وباشویہ وحمول وغیرہ سب مین مستعمل ہے

نمک اسکی بہت قسمین ہین لیکن عموماً یہ بھی اکثر معالجات داخلی وخارجی مین مستعمل ہے اور چونکہ اسکی معمولی قسمین قریب قریب بے مضرت ہین اسلیئے استعمال انکا کسی دوا کے ساتھ شریک کرکے کسی طرح ممنوع نہین ہے ہان بوجہ اسکے کہ یہ نہایت اللذع اور کثیر النفوذ اور کسی قدر اکال ہے مفرداً استعمال اسکا بے ضرورت شدیدہ کے مناسب نہین اور نمک کو شیرینی کے ساتھ جمع نہین کرتے مگر بوعلی سینا کی معجون عود دلمین مین نمک اور شہد اور مصری جمع ہین لیکن نمک کی ایسی قلیل

مقدار ہے کہ اسکا عدم و وجود برابر ہے اور شہد و مصری کے مقابلے مین اسکا مزہ نہین کھل سکتا ہے
اور بعض متاخرین سے کے نسخون مین بھی نمک مٹھاس کے ساتھ جمع ہے۔

نیلا تھوتھا ۔ سواے سنون کے کبھی داخلاً نہین استعمال کیا جاتا۔ مگر خام استعمال کرنا نہایت منع ہے خواہ کتنا ہی کم کیون نہو۔ ہان سواے اسکے اور خارجی قسم کے معالجات مین خام اور بریان دونون طرح سے استعمال کیا جاتا ہے اور مراہم وغیرہ مین خام ہی استعمال کیا جاتا ہے اور سانپ کے کاٹنے کی حالت مین جو اس کا سفوف بطریق نفوخ یعنی ناک مین پھونکنے کے استعمال کیا جاتا ہے خطرہ سے خالی نہین ہان اگر یقینی طور پر معلوم ہوجاے کہ سانپ ہی نے کاٹا ہے تو فامنخے تھوڑے کا سفوف ناک مین پھونکنا عجیب الاثر ہے

نیلوفر ۔ یہ دوا معالجات داخلی کے اکثر طریقون مین مثل معاجین و سفوف و حبوب و نقوعات و مطبوخات و شربت و لعوق وغیرہ کے مستعمل ہے اور بعض خارجی معالجات کے طریقون مین مثل احتقان و لخلخہ و پاشویہ و ضماد و قطور و آبزن وغیرہ کے مستعمل ہے ہان یہ ضرور ہے کہ زیرے اور سبز پتون سے جو نیچے ہوتے ہین پاک ہو اگرچہ بعض معالجات مین یہ دونون چیزین بھی اکی مستعمل ہین مگر بہت کم اور زیرے سے مراد وہ باریک اجزا ہین جو زرد رد کی طرح گل نیلوفر کے اندر ہوتے ہین اور ان کو بعض تخم نیلوفر خیال کرتے ہین اور حب نیلوفر وہ دانے ہین جو کوزے کے اندر سیاہ رنگ کے ہوتے ہین اور پھول کی ان پتیون کے جھڑ جانے کے بعد یہ کوزہ ظاہر ہوتا ہے ہمارے ضلع مین اس کوزے کو گنگول (بفتح کاف فارسی اول و سکون نون و ضم کاف فارسی دوم و واو مجہول و لام موقوف) بولتے ہین

فصل ۔ دوا کے رکھنے کے قواعد اور مجہول الماہیت دوا کے بیان مین

قائم دوائون کے رکھنے کے قواعد ہین جنکے برتاؤ سے انکی قوت زائل نہین ہوتی (۱) بعض دوائین ایسی ہین جنکے تمام اجزا کوٹ کر قرص بنا کر سایہ مین خشک کر کے رکھتے ہین جیسے غافث وغیرہ (۲) کوئی چیز ایسی ملا کر رکھنا چاہیے جو اُس دوا کی حافظ ہو مثلاً مرچ سیاہ اور گیہونکو کافور مین رکھنا (۳) تنگ منھ کے برتن مین اور ایسے برتن مین جو دوا کی تاثیر کو نہ کھینچے (جیسے کانچ اور چینی کے ظروف ہین) منھ کو مضبوط بند کر کے رکھنا چاہیئے تاکہ دوا کی قوت ہوا لگنے سے تحلیل نہو جیسے مشک و عنبر وغیرہ (۴) قوی اور تیز بو دوا جیسے ہینگ وغیرہ کے ساتھ اور پاس دواے لطیف مثلاً بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کو نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ انکی حدت سے انکی قوت ساقط ہوجاتی ہے (۵) کل دوائین ایسے مکانون مین رکھین جو رطوبت سے خالی اور حرارت و رطوبت مین معتدل ہون (۶) ہواے تند اور گرد و غبار سے بھی محفوظ رکھین کہ یہ بھی اُن کی قوت کو زائل کرنے والے ہین

فائدہ دیگر بہت سے نام سنسکرت اور یونانی کے ایسے ہین کہ جنکے مطابق دوائونکا پتہ نہین ملتا
اسکی وجہ یہ ہے کہ عرصہ دراز تک جب آن دوائون کی ضرورت نہ پڑی تو اُن نامون کی دوائو کے
ڈھونڈھنے کا کام بھی نہ پڑا سالہاسال کے بعد ایسا ہوا کہ نام تو کتابون مین لکھے رہگئے مگر وہ دوائین
ذہنون سے اُترگئین نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ گرتال (علاقہ ناگپور) وغیرہ کے پہاڑون پر بہت
قسم کے کند ہوتے ہین جنکے سنسکرت یا دوسری زبانون کے نام نہین ملتے اسلیئے اُنکی نسبت یہ بتانا
مشکل ہے کہ یہ فلان چیز ہے اور جو دوائین اب تجربون مین آتی جاتی ہین اُنکے واسطے نئے نئے
نام رکھنا پڑتے ہین کیونکہ اُنکے پُرانے نام معلوم نہین ہوسکے مثلاً قلب مصری اور مصلی سفید
وغیرہ ہی کو دیکھو کہ یہ مقوی باہ و مغلظ منی ہین اُنکے نام پُرانے سنسکرت کی کتابون مین نہین
ہین حال مین اُنکو دیکھ کر نئے نام بتاتے ہین مگر یہ معلوم نہین پڑتا کہ یہ نام وہی ہین یا دوسرے
بھاوپرکاش کے مؤلف نے بڑی تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ یہ آٹھ دوائین (میدا یا بے مجہول
اور مہامیدا اور رشبھک (در شابی) بضم راے مہملہ و سکون شین معجمہ و فتح باے موحدہ مخلوط
بہا اور جیوک بکسر جیم تازی و یاے تحتانی معروف و فتح واؤ اور کاکولی اور چھیر کاکولی اور
ردھ بضم راے مہملہ و دال مہملہ مخلوط بہا مکسور اور وردھ بواو و راے مہملہ مفتوح و دال
مہملہ مخلوط بہا مشدد مکسور ایسی ہین کہ اُنکے سواے سنسکرت کے دوسری زبانون کے نام نہین
ملتے اور یہ نام بھی عرصہ دراز گذر جانے کے بعد تبدیل ہوگئے ہین کیونکہ ان دوائونکو استعمال
مین لانے کا کام نہین پڑا تو اُنکے نام بھی یون ہی کتابون مین بند پڑے رہے یہ دوائین کسی
راجہ کو بھی میسر نہین آسکتین اُنکی جگہ دوسری دوائین جو اُنکے افعال و خواص رکھتی ہین کام
مین لائی جاتی ہین جیسے میدا و مہامیدا کی جگہ ستاور کو استعمال کرتے ہین اور رشبھک اور جیوک کی
جگہ بداری کند ڈالتے ہین کاکولی اور چھیر کاکولی کی جگہ اسگندھ کام مین لاتے ہین ردھ اور وردھ
کی عوض باراہی کند ملاتے ہین ان چیزون کے نام اگرچہ کتب مین مندرج ہین مگر کوئی شخص صحیح طور
پر یہ نہین بتاسکتا کہ یہ خاص نام اُس چیز کا ہے اور وہ نام اُس چیز کا ان آٹھون نامون کی دوائین
تم برسون سے کسی کے کام مین آتین نہ کسی کو اُنکے دیکھنے کا اتفاق پڑا اسلیئے اسم تو باقی رہگیا اور مسمی کا
پتا جاتا رہا بس اب کوئی ایسا شخص نہین کہ ان اسمونکی اپنے مسماؤن کے ساتھ تطبیق دے سکے

فصل بعض دواؤن کے کھانے پینے کے دستورون کے بیان اور فوائد مین

انار ترش و شیرین کا پانی نچوڑکر ۲ ۳ تولہ سے ہشت تولہ چھ ماشہ تک چھ تولہ شکر خام کے ساتھ اسہال صفرا
و تقویت معدہ و جگر و حمیات حارہ و صفراویہ و یرقان و خارش صفراوی اور حرارت کے کم کرنے
کے لیئے پلاتے ہین اور انار شیرین کا پانی جس مزاج مین صفرا غالب ہو مسہل صفرا ہوگا تنہا دین بلکہ
کسی ترشی کے ساتھ دین اور انار شیرین کا پانی شکر نشاستہ ببول کے گوند اور روغن بادام یا مغز تخم کدو کے ساتھ

درد سینہ اور کھانسی کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور سوء القنیہ۔ استسقاء لحمی وزقی۔ یرقان۔ تابگی
خفقان۔ اور کھانسی کے واسطے بھی نہایت مفید ہے۔

بچھناک خالص بچھناک لیکر ذرا ذرا سا کھایا کریں اور تھوڑا تھوڑا بڑھاتے رہیں کہ ایک مدت کے بعد اسکی مقدار مضرت تک پہونچالیں جب عادت ہو جاتی ہے تو پھر مضرت نہیں کرتا بلکہ قوت پیدا کرتا ہے لیکن یہ چاہیے کہ کسی دوائے تریاقی میں ملاکر اول اول اسکی عادت کریں پھر اُس دوا کو ذرا ذرا سا کم کر کے بچھناک استعمال کرنا شروع کریں یہانتک کہ خالص بچھناک ہی استعمال میں رہے اسکے استعمال کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے تمام سرد امراض دفع ہوتے ہیں باہ میں قوت آتی ہے بچھناک استعمال کریں چکنی غذائیں کھائیں۔

بیج مثلاً اسپغول تخم ریحان تخم کنوچہ تخم السی تخم بارتنگ تخم خرفہ تخم شاہ سفرم کو جب قبض کے لیے استعمال کریں تو بھون لیں کیونکہ بھون لینے سے لعاب جو ازلاق اور تلئین کا موجب ہوتا ہے وہ غلیظ ہو کر چکنے والا بن جاتا ہے اسلیے دستوں کو نکلنے سے روک دیتا ہے اور قبض پیدا کر دیتا ہے اگر کچا کھائیں تو دست لاتا ہے اور تلئین پیدا کرتا ہے۔

بلا سنطورا اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ اسکی لکڑی پونے نو تولہ لیں اور ایک ماشہ کم تین تولہ اندرونی چھال لیں اگر اندرونی چھال نہ ملے تو گیارہ تولہ دس ماشہ لکڑی لیں اور برادہ کر لیں اور دو سو چالیس تولہ پانی میں ایک رات دن بھگوئیں پس اُس طرح جوش کریں جس طرح چوب چینی کو جوش کرتے ہیں جب آدھا پانی رہ جائے تو ساڑھے اٹھارہ تولہ سے ۲۳ تولہ تک بغیر مٹھاس کے پیا کریں اگر پھیکا پینا ناگوار گذرے تو ساڑھے سترہ ماشہ مصری ملا لیا کریں اور تشنگی کے وقت بھی پانی پیویں اگر پانی کم ہو تو اُس کے پھوک کو اُس قدر پانی میں اُسی طرح جوش کر کے پیا کریں جب یہ ختم ہو جائے تو گیارہ تولہ آٹھ ماشہ لکڑی اور ایک ماشہ کم تین تولہ اندر کی چھال لیکر اُسی قدر پانی میں جوش کریں اگر اندر کی چھال نہ ملے تو چودہ تولہ سات ماشہ لکڑی کو جوش دیں جب آدھا پانی رہ جائے تو اسیطرح پیویں اور پھوک کو بھی جوش دیکر پیتے رہیں جب یہ بھی ختم ہو جائے تو چودہ تولہ سات ماشہ لکڑی اور ایک ماشہ کم تین تولہ اندر کی چھال لیں اگر اندر کی چھال نہ ملے تو ساڑھے سترہ تولہ لکڑی کو جوش کر کے اُسی طرح پیویں اسکے استعمال کے لیے دو فصلیں ہیں ربیع اور خریف جب امراض مزمنہ بلغمیہ و سوداویہ میں استعمال کریں تو پہلے یہ چاہیے کہ منضجات اور مسہلات کے ساتھ تنقیہ کر کے مادے کو کم کریں تاکہ مواد غلیظ سے بدن صاف ہو جائے پھر بلاسنطور کے استعمال کے وقت اگر ضرورت پڑے تو دوبارہ تنقیہ کرتے جائیں اور اگر مادے میں بخوبی نضج نہ ہو تو بلاسنطور کے ساتھ جو غذائے مناسب ملاکر مادہ کو نضج دیں اور تنقیہ کے وقت بلاسنطور کے ساتھ دوا مسہلہ شریک کریں یا حقنہ عمل میں لائیں اور جہاں کہیں مسہل دینے کی ضرورت نہ ہو تو دوا مسہلہ شامل نہ کرنی چاہییں چونکہ اسکے مزے میں کسیلا پن ہے جو بُرا معلوم ہوتا ہے اس لیے

مزہ بدلنے کے لیئے اختیار ہے کہ سواد و تولہ کشمش یا مویز منقے کے کئی دانے یا تھوڑی سی اصل السوس
دلمٹی ہ مصری کے ساتھ ملا لیا کریں اگر اس شخص کو دیں جسکے مزاج میں گرمی ہو تو بیخ کاسنی یا صندل
زرد (ملاگیر) دوا کی مقدار سے چوتھا یا پانچواں حصہ ملا لیا کریں اور جسکے مزاج میں سردی ہو تو اُنکے
واسطے حاجت کے موافق لونگ اور دار چینی ملا لیا کریں اور امراض دماغی میں مرزنجوش یا اسطوخودوس
اور امراض درد مفاصل میں تھوڑا سا کمافیطوس یا کماذریوس اور سینے کے امراض میں پرسیاوشان
یا فراسیون یا زوفائے خشک یا اصل السوس یا بہدانہ اور امراض جگر میں بیخ کاسنی یا غافث یا افسنتین
اور امراض گردہ میں اصل السوس یا خرفہ کے بیج یا کھیرا یا خربوزے کے بیج یا تخم کدو اور تلی کے امراض میں
پوست بیخ کبر یا اسقولوقندریون شامل کریں۔ اسی طرح ہر مرض میں اُسکے مناسب حال دوا داخل
کریں۔ بیماری اور زمانہ اور مزاج اور مکان کے اعتبار سے جیسا طبیب مناسب سمجھے عمل کریں۔
پاسنطور کے استعمال کرنے کے زمانہ میں اور اُسکے بعد بھی چند روز تک اغذیہ باد انگیز اور ساگ
بھاجی اور ترشی اور دودھ کی قسم کی چیزیں اور زیادہ نمک اور جماع اور دوڑنے اور رنج و غصہ اور
فکر سے بچتے رہیں حمام بھی نکریں غذا میں گیہوں یا جو کی روٹی قورمے یا قلیے کے ساتھ اور پلاؤ
اور کباب کم نمک اور زردہ اور مناسب ہر قسم کے حلوے اور مرغی کا چوزہ اور حلوان کا گوشت
اور نقل میں بادام اور پستہ اور لطیف اور [illegible] غذائیں رکھیں۔
تربوز کا پانی میٹھے تربوز کے گودے کو چاقو کی نوک سے چوکے دیں تاکہ پانی نکل آئے پھر
صاف کر کے تفتیح سدہ و یرقان و مواد محترقہ و اعانت [illegible] کے لیئے سکنجبین کے ساتھ اور [illegible] اور
مواد صفراوی کے لیئے املی کے ساتھ اور قطع بلغم کے لیئے شہد یا شکر کے ساتھ اور امراض سوداوی
کے لیئے بکری کے دودھ کے ساتھ اور حمیات اور دفع غلط سودی کے لیئے شیر خشت
وغیرہ کے ساتھ پلائیں اور یہ خون رقیق اور بلغم شیریں پیدا کرتا ہے اور بدن کو تری پہونچاتا ہے
اور جگر کی گرمی کم کرتا ہے اور مضر طحال اور معدہ سرد کی اصلاح گلقند آفتابی اور شہد سے کریں
اور جس مزاج میں صفرا بہت غالب ہو لطافت کے سبب سے صفرا بن جاتا ہے پس اگر کسی مرض کا
اندیشہ ہو تو ترشی دیں یاد رکھو کہ جب تک ابتدائے تپ کو ایک ہفتہ نہ گذرے اس سے اور
تمام میوہ کثیر المائیت سے پرہیز چاہیئے۔
چوب چینی جو شخص اسکے کھانے کا ارادہ کرے اُسکو مناسب یہ ہے کہ اول بدن کا تنقیہ کرے
فصد اور مسہل کے ذریعے سے تاکہ مادہ کم ہو جائے اور مواد غلیظ سے بدن صاف ہو جائے
اگر تنقیے کی ضرورت کم ہو تو صرف مسہل یا فصد ہی کافی ہے اور اگر تنقیے کی بالکل ضرورت نہو
تو فصد یا مسہل کی کوئی ضرورت نہیں پھر اگر چوب چینی کے استعمال کے وقت تنقیے کی ضرورت
دوبارہ واقع ہو تو کرتے جائیں اگر مادے میں اچھی طرح نضج نہو تو چوب چینی کے ساتھ عرقہائے
مناسب ملا کر مادے کو نضج دیں اور تنقیے کے وقت ادویہ مسہلہ چوب چینی کے ساتھ

شریک کرین باقتضے عمل ہین لائین اور جہان کہین مسہل دینے کی ضرورت نہو تو دوا یہ مسہلہ شامل نکرنی چاہئین چوب چینی کے ساتھ اور دواؤنکا جرم استعمال نکرین بلکہ انکا عرق کھینچ لیا جاوے کیونکہ چوب چینی کی حرارت لطیف تنگ رگون مین دوا کے جرم کو لیجاکر سدہ پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے چوب چینی کے استعمال سے ایک ہفتہ قبل پانی کو ترک کر کے عرقیات مناسب پینا چاہیے بلکہ نہانے مین بھی پانی کی جگہ کسی عرق مناسب سے نہاوے اور نمک بھی کم کھانے لگے تاکہ چوب چینی کو شروع کرنے کے وقت بہت ہی کم نمک باقی رہجاوے گرم مزاج والے کو چوب چینی کے استعمال کیلئے خریف اور سرد مزاج والے کو ربیع مناسب ہے اور نہایت گرمی و سردی مین اسکا استعمال ممنوع ہے اور جب تک بہت ضرورت واقع نہو اس دوا کو استعمال نکرنا چاہیے اور اسکے استعمال کرنے کے زمانے مین خالص پانی اور سرد ہوا اور ان غذاؤن سے جو بادی ہون اور ساگون اور ترکاریون اور کھٹی چیزون اور دودھ اور دہی اور گھین اور چھاچھ اور مادہ اور ملائی اور خشک و تازہ میوون اور نمک اور غلیظ غذاؤن اور پیٹ بھر کر کھانے اور عورت سے صحبت کرنے اور حمام مین نہانے اور دوڑنے اور کودنے اور کشتی لڑنے اور گھوڑا دوڑانے اور غم و غصہ و فکر سے بچتے رہین اور مٹھائی اور زیادہ شیرین چیز اور گرم دوا سے بھی پرہیز رکھین اگر چوب چینی کے استعمال کرنے والے کا مزاج گرم ہو عمر جوان ہو تو شیرہ تخم خرفہ وغیرہ عرق بیدمشک کے ہمراہ اور دوسرے سرد شربت اور عرق استعمال کرنا چاہیے اگر دوسرے عوارض جیسے خارش وغیرہ پیدا ہو جائین تو مرض کے مطابق دوائین آب چوب چینی یا دوسرے عرقیات کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے اور حتی الامکان غم و رنج کو پاس نآنے دینا چاہیے بلکہ دلکو خوش و خرم رکھنا چاہیے اگر نشے کی چیزین استعمال کرنے کی عادت ہو سوا شراب کے دوسری چیزین معتادے موافق دینا چاہیے۔ چوب چینی کھا چکین تو اس کے بعد چالیس روز تک ویسا ہی پرہیز رکھین جیسا کہ اُسکے کھانے کے زمانے مین رکھا جاتا تھا اور آہستہ آہستہ اپنی عادت کی طرف رجوع کرین اور اسی روز تک حمام مین نہ نہائین چوب چینی کھانے کی عمر کہولت اور ابتدائے شیخوخت ہے۔

اب اس کے استعمال کرنیکی کیفیت سننا چاہیے ساڑھے چار ماشہ چوب چینی کو چاقو سے ریزہ ریزہ کرکے چینی کے یا قلعی دار تانبے کے یا چاندی کے یا مٹی کے برتن مین ڈالکر مناسب عرقون مین جن کا وزن دو سیر سے کم نہو عرق کیوڑہ اور گلاب بھی اُسکے ساتھ شامل ہو صبح سے دوپہر رات تک بھیگا رکھین بعد اسکے دھیمی آنچ پر جوش دین یہانتک کہ آدھ سیر وزن عرقیات کا رہجائے پھر آہستہ اس برتن کا منہ کھولدین اور اس مین سے پونے نو تولہ صبح کو اور پونے نو تولہ شام کو تھوڑی سی مصری ملاکر بطور چاء کے پی لین اور باقی کو دوسرے برتن مین نکالکر پانی کی جگہ حسب معمول پیوین غذا مین گیہون یا جو کی روٹی اور قلیہ اور شوربا اور پلاؤ اور کباب رکھین مگر نمک تھوڑا ہین

اور زردہ اور کوئی مناسب حلوا اور نقل کے طور پر مغز بادام اور پستہ تنہا یا مصری کے ساتھ کھلاوین اور
مرغی کا چوزہ اور تیتر کا گوشت اور دوسری غذائین لطیف و سبک بھی حسب ضرورت مناسب ہین
اور چپاتا اسقدر ڈالین جس سے گوشت کی اصلاح ہوجاوے اور گھی اُس قدر رکھانا چاہیئے جتنی عادت
ہو اور بیس ماشہ چوب چینی باریک کرکے دس سیر پانی مین جوش دین جب پانچ سیر رہجائے تو اسکو
لیکر رکھ لین اور اس جوشاندے کو منہ دھونے اور کھانا پکانے اور استنجا کرنے کے کام مین لائین
اور اسی پانی مین پہننے کے کپڑون کو ڈوب دے لین اور جب تک چوب چینی پی جائے ایسے ہی
کپڑے پہنین اور جس مکان مین رہین اسکے تمام ہوا آنے کے روزن کانچون سے بند کردین
جتنی روشنی اچھی معلوم ہو اتنی رکھین اگر چوب چینی کے پانی مین وہان کا فرش اور چھت گیری رنگدین
تو اور بھی بہتر ہے اور جو لوگ خدمت مین رہتے ہون اُنکے بھی کپڑے اس پانی سے رنگدینا
مناسب ہے حکیم **شریف خان** کہتے ہین کہ روزانہ چوب چینی کی مقدار اُن نقلون مین جو بھیگنا اور
استعمال کرنے کے لیئے علیحدہ ہین ایک ایک ماشہ بڑھاتے رہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ دوسرے
دن ساڑھے پانچ ماشہ چوب چینی کو چاقو سے باریک کاٹ کر کسی برتن مین صبح سے آدھی رات تک
بھگو کر آدھی رات کے وقت اسکے نقل مین اسکو ملاکر اسی طرح جوش کرکے کام مین لائین پھر تیسرے
دن ساڑھے چھ ماشہ چوب چینی بھگوئین اور آدھی رات کو اُس اگلے نقل کے ساتھ ملاکر جوش دین
اسی طرح روزانہ ایک ایک ماشہ چوب چینی اُسمین بڑھائین جس پانی سے وضو وغیرہ کیا جاتا
ہے اور پرانا ثفل باقی رکھا جاتا ہے نئی چوب چینی پرانی چوب چینی کے ثفل کے ساتھ اوٹنائی
جاتی ہے ہان اگر پہلے کی چوب چینی کا ثفل خراب اور سیاہ ہوجائے تو اُس چوب چینی کے ثفل مین
ملادین جو دوسرے حوائج کے لیئے مقرر ہے اور یہ مناسب ہے کہ برتنون کے سرپوش کے
منھ گندھے ہوئے آٹے سے بند کردیا کرین تاکہ بھاپ باہر نہ نکل سکے اور جہان سے بھاپ نکلے
فوراً بند کردین اور دھیمی آنچ پر جوش دین اور سرپوش پر بھاری پتھر رکھدین تاکہ بھاپ کی قوت
سے برتن کھل نہ جائے اور یہ بات کہ پانی جتنا مطلوب ہے جوش مین اتنا باقی رہگیا ہے اس طرح
معلوم ہوسکتی ہے کہ جسقدر پانی جوش ہوجانے کے بعد رکھنا منظور ہو برتن مین اول ڈالدین اور
سرپوش کو برتن پر ڈھک کر سرپوش کے بیچ مین سوراخ کردین اور ایک پتلی لکڑی پر کپڑا لپیٹ کر
اُسکو سوراخ کے ذریعے سے برتن مین پہونچائین اور جہان تری معلوم ہو نشان کردین پھر وہ دوسرا
پانی جس قدر جوش مین سکھانا منظور ہو اُس مین اضافہ کرکے جوش دین اور جوش کے درمیان مین
امتحان کرتے رہین جب پانی اُس نشان تک پہونچ جائے برتن کو آگ پر سے اتارلین دوسرا
طریق یہ ہے کہ جسقدر پانی پینے یا دوسرے استعمال مین صرف ہو اُسقدر برتن مین ڈالکر اور اسکا
منھ بند کرکے پانی اور برتن اور سرپوش اور چوب چینی اور آٹے کے مجموعے کو تولین اور جتنا وزن
سے تولا ہوا اُسکو رکھ لین پھر اُسی قدر پانی اور اضافہ کرکے منہ بدستور بند کرکے دھیمی آنچ پر جوش دین

اور غور کرین کہ جتنا مطلوب ہے اُس مقدار کے قریب آنچکا اُس وقت برتن کو آگ پر سے نیچے اُتار کر
اُن اوزان سے تولین جو علیحدہ رکھے گئے ہین اگر انکی برابر وزن ہوجائے تو فبہا اور اگر ابھی پانی زیادہ
ہو تو پھر آنچ پر رکھدین اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد تولتے رہین یہانتک کہ حد مقررہ کو پہونچ جائے
اور بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت پر جوش دین کہ صبح کے وقت تک پورا جوش ختم ہو تاکہ پینے کے وقت پانی
سرد ہوجائے اور پھر مریض کے پاس برتن کا سر آہستہ کھولین تاکہ کل بھاپ اُس کے سر اور دوسرے
اعضا کو پہونچے اگر مرض کسی خاص عضو مین ہو تو بھاپ اُس عضو خاص کو پہونچائین اور یہ بھی چاہیے کہ
تین یا چار یا سات روز کے بعد مریض کو پسینا لواتے رہین طریق پسینا لوانے کا یہ ہے کہ مریض کو
بیت کی بنی ہوئی کرسی پر بٹھادین یا تختہ جڑی ہوئی کرسی پر بٹھائین تلے تختے کے ایک سوراخ
روپیہ کے برابر ہو اور لحاف اوڑھا دین اور کرسی کے آس پاس اور مریض کے چارون طرف کپڑا ڈھک دین
اور اوپر سے لحاف اوڑھادین مگر سانس لینے کا راستہ کھلا رکھین پھر چوب چینی کے برتن کو
کرسی کے تلے رکھدین اور بیچ بیچ سے بھاپ بدن کو پہونچاتے رہین اور مریض کو یہانتک صبر
کرنا چاہیے کہ تمام بھاپ ختم ہوجائے بعد اسکے برتن کو ہٹا کر تھوڑا سا صاف پانی لیکر ایک دو پیالی
چاروں پھر کر پلا دین اور جب تک پسینہ کرسی پر بیٹھا رہے اور پسینے کو بتدریج کپڑے سے خشک
کرکے لحاف سے نکالین اور معمولی کپڑے پہنادین چوب چینی سے انفراغ کے بعد چوب چینی کا
عرق اور سفوف شروع کرین اگر نئی چوب چینی نہ ملے تو اس چوب چینی مین سے جسکو چالیس روز تک
استعمال کیا ہے سیاہ اور گلی ہوئی کو نکالکر اچھی کو کام مین لاوین حکیم شریف خان پرانی چوب چینی مین
یا دو بھر نئی چوب چینی ملاکر دس سیر عرق کھینچکر اُس مین سے اور عرق کو تھوڑے سے گلاب
عرق کیوڑہ عرق گاؤزبان اور معجون چوب چینی کے ساتھ استعمال کراتے تھے۔ چوب چینی کا
جرم سدہ اور ورم احشا کی حالت مین نہایت مضر ہے چوب چینی کے سفوف اور معجون کو مرض
اور مزاج کے موافق دوا کے ساتھ استعمال کرین اور سفوف کے طور پر چوب چینی کا جرم اول
اول چند روز سوا دو ماشہ سے زیادہ نہ کھائین بلکہ اول ساڑھے سات رتی سے شروع کرین
پھر بتدریج بڑھاکر ساڑھے چار ماشہ تک پہونچادین۔ مزاج معتدل مین ایک رتی کم دو ماشہ سے
شروع کرین پھر بتدریج پونے سات ماشہ تک پہونچادین اور مزاج قوی مین ساڑھے چار ماشہ سے شروع
کرکے بتدریج نو ماشہ تک پہونچائین سفوف چوب چینی کے کھانے کی مدت بارہ یا پندرہ دن ہے
کبھی اس سے کم مدت بھی کافی ہوتی ہے اور اگر پندرہ دن کی مدت کافی نہو تو بدستور سابق کم مقدار
سے شروع کرین اور اسی ترتیب سے بڑی مقدار کو یا بڑی مقدار سے کم مقدار کو پہونچادین۔
فائدہ اکثر اُستاد چوب چینی کو اسی طریق سے استعمال کرتے ہین البتہ اُسکی مقدار خوراک کے تعین
مین طبیبون کا اختلاف ہے یہ جو کچھ وزن مین نے بیان کیا ہے **حکیم شریف خان** کے
خاندان مین یہی معمول ہے۔

حکیم ذکاءاللہ خان کے خاندان کا معمول یہ ہے کہ پہلے دن ساڑھے تیرہ ماشہ چوب چینی کے ورق تراش کر ڈیڑھ سیر پانی میں تر کرکے جوش دیں جب آدھ سیر پانی باقی رہے تو صاف کرکے ثفل کو رہنے دیں اور پاؤ بھر اُس پانی میں سے لیکر ڈیڑھ تولہ مصری ملاکر صبح کے وقت پلادیں باقی پانی شام کے وقت خلوے معدہ کی حالت میں گنگنا کرکے ڈیڑھ تولہ مصری ملاکر پلادیں پھر دوسرے دن ساڑھے تیرہ ماشہ چوب چینی کے ورق تراش کر ڈیڑھ سیر پانی میں بھگوئیں بعد اسکے اگلے ثفل کے ساتھ جوش دیکر اسی طرح پلادیں اور جو کچھ اُس ثفل میں سے سیاہ ہوجائے اُسے خارج کردیں اور اچھے حصے کو باقی رکھیں اور ہر تین دن کے بعد ساڑھے چار ماشہ نئی چوب چینی اگلے ثفل میں اضافہ کرتے رہیں یہانتک کہ ساڑھے اکتیس ماشہ تک نوبت پہونچ جائے اسکے بعد ساڑھے اکیس ماشہ نئی چوب چینی ثفل مذکور کے ساتھ دو سیر پانی میں جوش دیکر مصری ملاکر بدستور پیتے رہیں اور اسیطرح تیس روز تک پینا چاہیئے پھر ساڑھے چار ماشہ چوب چینی روزانہ کم کرتے جائیں اور اس تمام عرصے میں روزانہ ایک تولہ چوب چینی کو علیحدہ سات سیر پانی میں جوش دیا کریں اور جب پانچ سیر رہجائے تو صاف کرکے اس کا پانی کھانا پکانے و وضو و استنجا وغیرہ کرنے کے کام میں لاتے رہیں اور اس تمام مدت میں تھوڑا تھوڑا اس جوشاندے کی چوب چینی کو بھی بڑھا کر دو تولہ تک نوبت پہونچا دیں اور جتنے پانی کی ضرورت معلوم ہو اتنا بڑھاتے رہیں۔

حکیم علوی خان کے خاندان میں تین طریق سے چینی استعمال کیجاتی ہے جسکی تفصیل یہ ہے

(۱) جو لوگ کمزور ہوں یا حفظ صحت کے لیئے استعمال کرنا چاہیں یا چھوٹے چھوٹے امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے چوب چینی کھانا چاہیں تو انکو پہلے دن پونے سات ماشہ اور دوسرے دن ساڑھے تیرہ ماشہ اور تیسرے دن ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ چوتھے دن سوا دو تولہ پانچویں دن ساڑھے اکتیس ماشہ چھٹے دن پونے چونتیس ماشہ دیں اسکے بعد سے سوا دو دو ماشہ روزانہ بڑھاتے رہیں جب اول گیارہ دن پورے ہوجائیں تو بارھویں دن سے گھٹانے لگیں اور اسی ترتیب سے گھٹائیں جس ترتیب سے بڑھایا ہے یہانتک کہ بائیسویں دن پونے سات ماشہ پر نوبت پہونچ جائے تیئیسویں اور چوبیسویں دن بھی پونے سات سات ماشہ استعمال کرائیں اور اس چوب چینی کو روزانہ خالص پانی میں یا کسی دوسرے مناسب عرق میں یا گلاب و عرق بیدمشک میں جوش دیا کریں اور جسقدر پانی ایک رات دن میں پینے میں صرف ہو اُس سے دو چند میں جوش دینا چاہیئے جب نصف رہجائے تو صبح کو اُس برتن کو پینے والے کے پاس لاکر اور اُسکو چادر سر سے پاؤں تک اُڑھا کر پونے انیس تولہ سے ساڑھے سینتیس تولہ تک وہ نیم گرم پانی مصری سے شیریں کرکے پلادیں اسی طرح پچھلے دن کو یا اول شب میں گرم کرکے اُسی قدر پانی مصری ملاکر پلادیں تاکہ بدن پر تھوڑا سا پسینا آجائے اور مناسب یہ ہے کہ اُس پسینے کو بدن پر خشک ہوجانے دیں باقی صاف پانی کو چینی کے برتن یا بوتل یا شیشے میں رکھ لیں اور پانی کی جگہ دن رات میں اسی کو نیم گرم

پتے رہین اور جسقدر پانی کھانا پکانے اور آٹا گوندھنے مین کام آتا ہو اُس سے دُگنا پانی لیکر ثفل کو اُس مین
ڈالکر جوش دین جب آدھا پانی جل جاے تو خرچ مین لائین اور اگر ایسا کرین کہ تھوڑی سی خراب قسم کی
اور ریشہ دار چوب چینی کو اس قدر زیادہ پانی مین جوش دین کہ آدھا پانی بچکر وضو اور استنجا کرنے اور ہاتھ
منہ دھونے کے کام آجائے تو بیادبی ہے پھوک کے اوٹانے سے مگر بہتر یہ ہے کہ سب کام
بگرم جوشاندہ سے کیے جائین سرد اور خالص پانی استعمال نکرین اگر بے نمک کھانا نکھا سکین
تو تھوڑا سا نمک استعمال کرنے مین مضائقہ نہین اور اکیس روز کی مدت مین تین بار پسینا حسب
دستور سابق لوائین پہلی بار ساتوین دن اور دوسری بار بارھوین دن اور تیسری بار سترھوین
دن چوبیس دن مین یہ تمام کام ختم ہو جاتا ہے (۳) جو لوگ نہ زیادہ کمزور ہین نہ زیادہ طاقتور
اور جنکو پھوڑے پھنسیون اور خارش اور درد مفاصل اور عرق النسا اور نقرس کا مرض ہے
اور جنون مین مبتلا ہین مگر امراض اُنکے پُرانے نہین اُنکو اکیس دن تک چوب چینی اس طرح پلانا
چاہیئے کہ پہلے اور دوسرے دن نو نو ماشہ استعمال کرین اور تیسرے اور چوتھے دن ڈیڑھ ڈیڑھ
تولہ روز جوش دلائین پانچوین اور چھٹے دن ساڑھے بائیس ماشہ روزانہ کام مین لائین ساتوین
اور آٹھوین دن سوا دو تولہ روز کام مین لائین نوین دسوین گیارھوین اور بارھوین دن ساڑھے
ستائیس ماشہ روز تیرھوین چودھوین اور پندرھوین دن تین تولہ روز سولھوین سترھوین اور
اٹھارھوین دن تین تولہ ساڑھے چار ماشہ روز انیسوین بیسوین اور اکیسوین دن پورے
چار تولہ روز جوش دیکر بدستور استعمال کرین بائیسوین روز سے اُسی ترتیب سے گھٹائین
جس ترتیب سے بڑھایا ہے یعنی بائیسوین دن تین تولہ ساڑھے چار ماشہ استعمال کرین یہانتک
کہ چالیسوین دن ساڑھے چار ماشہ پر نوبت پہونچ جاے پھر دو دن تک اسی قدر روزانہ
لیکر چھوڑ دین اور ثفل کو ہر روز اس قدر پانی مین جوش دین کہ اُسکا آدھا پانی باقی رہکر کھانا
پکانے وغیرہ کے کام مین کافی ہو جایا کرے اور خراب قسم اور ریشہ دار چوب چینی اور
چوب چینی کے اُن باریک اجزا کو جو ورق تراشنے کے وقت نکلتے ہین علحدہ جوش دے کر
اُس پانی کو منہ ہاتھ دھونے کے کام مین لائین ساتوین دن سے اڑتیسوین دن تک ہفتے
مین دو مرتبہ پسینا لوائین یہ عمل بیالیس دن مین ختم ہو جاتا ہے (۴) جن کے بدن قوی ہون
سخت اور پُرانے امراض جیسے آتشک جذام وغیرہ مین گرفتار ہون تو اُنکو اس طرح پلانا چاہیئے
کہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن ہر روز ساڑھے تیرہ ماشہ چوتھے پانچوین اور چھٹے
دن ساڑھے بائیس ماشہ روز ساتوین آٹھوین اور نوین دن دو تولہ ساڑھے سات ماشہ روز
دسوین گیارھوین اور بارھوین دن تین تولہ اور ساڑھے چار ماشہ روز تیرھوین چودھوین
اور پندرھوین دن چار تولہ اور ڈیڑھ ماشہ روز سولھوین سترھوین اور اٹھارھوین دن ہر
روز ڈیڑھ ماشہ کم پانچ تولہ انیسوین بیسوین اور اکیسوین دن پانچ تولہ روزانہ استعمال کرین

اور بعض قوتوں سے پایا جاتا ہے کہ ان پچھلے تین دنوں میں سوا پانچ تولہ روزانہ استعمال کریں زیادہ نہ بڑھائیں
بائیسویں دن بھی اسی قدر استعمال کر کے تئیسویں دن سے اسی طرح ہر تین دن کے بعد نو ماشہ
گھٹاتے رہیں یہاں تک کہ چالیسویں دن ساڑھے تیرہ ماشہ رہ جائے پھر چالیسویں دن سے اس میں
سے روزانہ ساڑھے چار ماشہ کم کریں یعنی بیالیسویں دن نو ماشہ استعمال کریں اور تینتالیسویں دن
ساڑھے چار ماشہ کام میں لائیں اور تمام امور کی بدستور سابق رعایت رکھیں اور شروع کرنے کے پانچویں
چھٹے دن سے ہر دو دن کے بعد پسینا لواتے رہیں مگر پسینا لوانے میں قوت بدن اور شدت
و ضعف مرض کا خیال ملحوظ رکھیں۔ علوی خان کی تجویز کے موافق طور اول میں بیس دن کے بعد
سے اور دوسرے اور تیسرے طور میں اکتالیسویں دن سے چوب چینی کا حلوا یا کوئی دوسری معجون
جو مناسب ہو مریض کو کھلانے لگیں اگر احتیاج باقی رہے تو چوب چینی کی انتہائی مقدار سے کبھی نہ
بڑھائیں بلکہ ندا کہ یوں کریں کہ چند روز اسی مقدار کے مطابق استعمال کرتے رہیں جب
احتیاج رفع ہو جائے تو اس وقت سے کم کرنا شروع کریں اگر استعمال کے زمانے میں گرمی
بڑھ جائے تو چوب چینی کو چند روز تک نہ بڑھائیں جب گرمی رفع ہو جائے تو اُسکے بعد سے بڑھانا
شروع کریں اور وہاں تک بڑھائیں کہ مریض کی ضرورت رفع ہو سکے اگر گرمی اس طور سے
رفع نہ ہو تو چوب چینی کو بقدر ضرورت کم کریں یا بعض ایسی سرد چیزیں جو مناسب وقت ہوں
ملاتے رہیں اور گرم غذاؤں کو بند کر دیں چوب چینی کے استعمال کرنے کے زمانے میں اور
اُسکے بعد مریض کے حال میں بہت سا تغیر آ جاتا ہے بدن لاغر و دبلا ہو جاتا ہے کھانے پینے کی
خواہش جاتی رہتی ہے اس سے متردد نہ ہونا چاہیے اور چوب چینی کو ترک نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ
آخر میں اُسکے استعمال سے فارغ ہونے کے بعد بتدریج طبیعت کی اصلاح ہو جاتی ہے صحت
حاصل ہو کر بدن میں قوت آ جاتی ہے اور وہ باتیں اس امر کی علامات ہیں کہ چوب چینی نے
تمام بدن میں تصرف کیا ہے اور اخلاط و مواد کو حرکت دی ہے لیکن اگر چوب چینی کے دنوں
میں گرمی بہت بڑھ جائے اور سرد چیزوں کے استعمال سے بھی اصلاح نہ ہو سکے تو سمجھ لیں
کہ نقصان کریگی چھوڑ دیں اور اسکی مقدار معین کو تمام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

وید کہتے ہیں کہ چوب چینی کے کھانے کے دنوں میں اتنی چیزیں نہ کھانا چاہیے۔ پارا۔ بڑا اچھا جی
ویغنی ناری کا ساگ، مچھلی، گڑ۔ ادرک، لہسن۔ چنا۔ مونگ۔ آڑو۔ بھینس کا گھی۔ ہری مرچ
بنولا۔ کپاس کے پتے اور رابرگ سیاہ۔

سمی یا شبہت یا بس المزاج اور وہ اس قسم کی دواؤں کے استعمال کرنے میں چاہیے کہ اسکو
نیکوب کر کے تین شبانہ روز دودھ میں بھگو رکھیں اور ہر روز دودھ بدلتے رہیں پھر خشک کر کے بادام
یا کدو یا پستہ کے تیل میں ہفتہ بھر تر رکھ کر کام میں لائیں اور اگر گرم ہوں تو سرد روغنوں میں اور جو سرد
ہوں تو گرم روغنوں میں چکنا کریں اور پھر مناسب حال مفرحات کے ساتھ استعمال کریں بجائے

کھانے کے وقت دانتوں کو بچانا چاہیے اور انگار دھواں لینے کے وقت آنکھ اور ناک کو دھواں
نہ لگنے دینا چاہیے سیماب کو اگر زیادہ مقدار کھا جائے تو کھانے سے منہ کو آتا ہے۔
سنکھیا (سم الفار) کو مونگ کے دانے کی برابر سے شروع کرکے دو برس میں پونے دو ماشہ تک
کھانے لگتے لیکن اسکی مداومت سے دو برس کی مدت میں پرانا قولنج سرعت انزال نقاہت
بدہضمی اعضا کی سستی مالیخولیا کے مقدمے جاتے رہتے ہیں بدن موٹا ہو جاتا ہے بھوک بڑھ جاتی
ہے جب تک اسے استعمال کریں دودھ اور سبز ترکاری اور تری غذائیں کھائیں مٹھائی کھایا کریں
شاہترہ اس کا پانی تنقیہ اور تقویت معدہ و امعا اور تفتیح سدہ جگر و طحال اور رفع یرقان وجرب
و حکہ اور دفع حدت اخلاط محترقہ مرہ سوداویہ کے لیے بہت مفید ہے شاہترہ کے بیجوں کو
کوٹ کر انکا پانی صاف کرکے سوا بارہ تولہ کے قریب لیکر استعمال کریں شاہترہ طحال کو مضر ہے
اس لیے مناسب یہ ہے کہ اس کے پانی میں ہلیلہ زرد بھگو کر رکھیں کے بعد چھان لیں تعدیل مزاج
سوداوی اور خارش کے لیے سکنجبین افتیمونی اور حبوب موافقہ کے ساتھ اور تفتیح سدہ اور تصفیہ خون کے
واسطے سکنجبین بزوری یا سکنجبین سادہ یا شربت عناب وغیرہ کے ساتھ پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو اجزاء
مسہلہ جیسے ہلیلجات اور غاریقون اور افتیمون اور تربد موصوف وغیرہ شب کو اس کے پانی میں تر
رکھ کر صبح کو بعد صاف کرنے کے پلائیں ترنجبین شیر خشت اور املتاس بھی اسکے ساتھ دیتے ہیں
اور چاہیے کہ حبوب یا مسہل کو ہلیلجات سے دو تین دن پیشتر کھلوائیں۔ ترنجبین اور املتاس اور شیر خشت
اور گلقند آفتابی اور خمیرہ بنفشہ وغیرہ ضرورت کے موافق اضافہ کریں غذا نخود آب اور ماش کھچڑی
گھی کے ساتھ حسب ضرورت کھلانا چاہیے یا بینی روٹی خوب سے گھی کے ساتھ دینی چاہیے
شیشم اسکی لکڑی کا برادہ خون کی اصلاح اور پھوڑے پھنسیوں کے دور کرنے کے لیے مفید ہے آتشک
اور داد وغیرہ خونی و سوداوی بیماریوں کے لیے استعمال کرایا جاتا ہے اسکے پینے کا دستور یہ ہے
کہ برادہ شیشم ۱۰ ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں جب نصف جل جائے اور نصف باقی رہے تو
صاف کرکے شربت شیشم سادہ بقدر چھ تولہ ملا کر صبح کے وقت پلائیں اور اسی طرح شام کو
پلائیں پانچ چھ روز کے بعد سے شربت شیشم مرکب بقدر دس تولہ کے ملا یا کریں اس سے
دستوں کی راہ مواد خارج ہوگا اور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا اکیس روز یا چالیس روز جتنا طبیب
مناسب جانے استعمال کرائے اور استعمال کے وقت غذا میں بکری کا گوشت روٹی
یا بکری کا پلاؤ رکھیں۔ سبز ترکاریوں اور ترشیوں اور جلد بادی چیزوں سے بچتے رہیں اور
جب سے کہ شربت مرکب کا استعمال شروع ہو تو عورت سے بھی صحبت موقوف کر دیں۔ شربت کے
نسخے یہ ہیں شیشم کا برادہ آدھ سیر چھ سیر پانی میں ایک رات دن تر رکھ کر جوش دیں جب
ڈیڑھ سیر باقی رہے تو صاف کرکے تین پاؤ کھانڈ ملا کر قوام کریں یہ شربت سادہ ہے اگر مرکب
کرنا چاہیں تو قوام کے وقت سورنجان پونے چار تولہ خرد و تولہ کوٹ چھان کر داخل کریں جب

قوام درست ہوجائے تو دس تولہ سنا پیسکر ملائیں کبھی شاہترہ چار تولہ داخل کرتے ہیں۔

عشبہ اسکا فائدہ اکثر مرضون میں چوب چینی کا سا ہے۔ مگر گرم مرضون اور گرم مزاجون کے لیئے مضر ہے بعضے سرد مرضون میں بلغمی ہون یا سوداوی چوب چینی سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے جیسے درد مفاصل نقرس اور درد اعضا و بواسیر کے لیئے تو بہت ہی فائدہ مند ہے۔ اور فالج استرخا۔ لقوہ اور رعشہ میں کہ چوب چینی مضر ہے یہ مفید ہے گرم مزاجون سوداوی میں مضر ہے اسکے بھی استعمال کے لیئے دو فصلین ہین ربیع اور خریف اور جب امراض مزمنہ بلغمیہ و سوداویہ میں استعمال کرین تو پہلے یہ چاہیئے کہ منضجات اور مسہلات کے ساتھ تنقیہ کرکے مادہ کو کم کرلین تاکہ سواد غلیظ سے بدن صاف ہوجائے پھر عشبے کے استعمال کے وقت اگر ضرورت پڑے تو دو بار تنقیہ کرتے جائیں اور اگر ادوے میں تجربی نفع نہو تو عشبے کے ساتھ عرق مناسب ملاکر ادویے کو نضج دین اور تنقیے کے وقت عشبے کے ساتھ ادویہ مسہلہ شریک کرین یا حقنہ عمل میں لائیں اگر مسہل لینے کی ضرورت ہو تو ادویہ مسہلہ شامل نہ کرنی چاہئیں۔ عشبے کو چالیس دنتک استعمال کرنا چاہیئے مگر اسکی مقدار معین نہیں ہے طبیب جتنا مناسب سمجھے بتدریج بڑھاکر مقدار مطلوب پر پہونچادے اور مریض کو بتدریج جسقدر متحمل ہو اس مقدار سے شروع کرے پھر اسیطرح گھٹانا شروع کردے اور عشبے کے [illegible] موافق اُس عرق کا بڑھانا بھی جس میں بھگویا جاتا ہو لازم ہے اور اسکے استعمال کے زمانے میں [illegible] کے بعد بھی چند روز تک بادی غذائیں اور بقولات اور حموضات اور لبنیات اور جماع اور [illegible] اور غم و غصہ اور فکر سے بچتے ہین اور حمام بھی ترک کرین غذا میں گیہون یا جو کی روٹی تو سے [illegible] ساتھ اور پلاو اور کباب [illegible] زردہ اور مناسب طرح کے حلوے اور چوزہ مرغ اور [illegible] اور نقل میں بادام اور پستہ اور لطیف اور ہلکی غذائیں رکھیں [illegible] اس میں نمک کھانا جائز ہے۔ اگر عشبے کا پانی پینے کے [illegible] کافی نہو اور عشبہ تھوڑا سا ہو تو اسکے [illegible] کرکے جوش دیکر کام میں لائیں [illegible] پینے میں بھی بشرط ہے کہ سرد پیا کرین۔

فوائد [illegible] کہتے ہیں کہ اسکے [illegible] نہار کھانا چاہیئے۔ آم۔ جامن۔ کھوپرہ۔ کٹھل۔ املی۔ تاڑ پھل بیر۔ کیلے کی پھلی۔ انگور۔ سیب۔ گولر۔ کھیرا۔

کاسنی کے پتے دھوئے اور کپڑے سے پونچھے ہوئے کوٹ کر نچوڑ کے پانی نکال لیں پس اگر حرارت قوی ہو تو اسی طرح ورنہ مروق کرکے ۱۰ تولہ سے ۴ تولہ تک دین اور تسکین منظور ہو تو شیر خشت یا ترنجبین وغیرہ کے ساتھ اور تفتیح سدہ جگر کے لیئے ادویہ مفتحہ مثل سکنجبین بزوری یا سادہ کے ساتھ اور اخراج صفرا کے لیئے ادویہ مسہلہ مانند ہلیلجات کے ساتھ اور تطفیہ حرارت کے لیئے شربت نیلوفر کے ساتھ اور ورم جگر اور [illegible] قال سدی [illegible] الناس کے گودے کے ساتھ ملائیں۔ کاسنی سبز کا مروق پانی گلقند کے ساتھ چونتیا کے لیئے کہ احتراق صفرا سے ہو

اور سکنجبین کے ساتھ اسہال وحمیات مزمنہ اور حمیات باردہ اور تہیج اطراف اور استسقا اور تقویت معدہ حار اور تفتیح سدۂ جگر اور تاپ تلی کے لیئے بہت نافع ہے اور اگر قدرے سونف اور تخم کشوث کے ساتھ جوش دیکر کام میں لائیں اسہال اور تفتیح میں قوی ہے مگر یہ پانی کھانسی کو جو ورم جگر کے سبب سے ہو مضر ہے اور شربت بنفشہ اور شکر اسکا مصلح ہے اور اگر تازہ پتے ہاتھ نہ آئیں اور تجربہ مطلوب ہو تو کاسنی کی جڑ کی چھال بقدر ضرورت ریزہ ریزہ کرکے عرق کاسنی میں یا جو پانی کے مثل جوش میں جوش دیکر جو دوا مناسب ہو اُس میں ملائیں تاکہ تازہ کاسنی کے قائم مقام ہو خشک بیجوں کا پانی بھی نکالکر استعمال کرتے ہیں حمیات مرکبہ میں جب بلغمیت غالب ہو تو بیجوں کے پانی کی بہ نسبت اس میں زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے چار تولہ کاسنی کے بیج نیم کوب کرکے پانی میں تر کردیں پھر کئی پہر کے بعد ایک صافی [illegible] کی طرح باندھ کر سات بار نکالیں - پانی کی جگہ عرق گاؤزبان یا عرق مکو زیادہ مفید ہوگا اور بعض اوقات سات بار سے بھی زیادہ نکالتے ہیں۔

گل دوے درازہ - نرم اور تر قسم میں ان کو دیسے ورا ذیکر جو کے آٹے میں رکھ کر اوپر سے مٹی لگا کر تنور کی معتدل گرمی میں اینٹ پر رکھ دیں کہ خوب پک جائے پس مٹی اور آٹا چھڑا کر اور اس کے نیم سوراخ کرکے آب زلال اسکا نچوڑ لیں اور استعمال میں لائیں اور ۲ تولہ کے قریب ۳ تولہ شکر یا کسی اور شربت مناسب کے ساتھ جیسے شربت انار تسکین حرارت معدہ اور جگر اور دل اور حمیات حارہ اور تپ دق اور اکثر امراض حارہ کے لیئے عجیب النفع ہے اور ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس کے مغز اور گلقند آفتابی اور سکنجبین اور تمر ہندی اور ملینات کے ساتھ حسب ضرورت استعمال میں لائیں اور لطافت کی وجہ سے جن مزاجوں میں اخلاط محترقہ غالب ہے صفرا بن جاتا ہے پس ایسے مزاجوں میں ترشی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی وغیرہ کی وجہ سے ترشی نہ دے سکیں تو ایسی چیز کے ساتھ دیں جو اسکے قائم ہی لطافت کو کثیف کرے جیسے جو کے ستو

ککڑی جیسا میں نہیں لے کر ککڑی کا پانی تپ کی تیزی کو مٹاتا ہے پیاس بجھاتا ہے دست پتلے لاتا ہے اور یہ مناسب نہیں کہ جب پیٹ میں بہت قبض ہو تو اسے پلا دیں کیونکہ اس میں قوت دست آوری کی نہیں ہے اسلئے کبھی معدہ میں رک کر بہت کرب پیدا کر دیتا ہے اور کبھی قے لاتا ہے کبھی پیٹ پھلا دیتا ہے یہی حال کھیرے کے پانی کا ہے ککڑی پر گندھا ہوا آٹا چڑھا کر جیسا کہ بھنی ہوئی مٹی لپیٹ کر آگ یا بھوبھل میں رکھ دیں پک جانے کے بعد پانی نچوڑ لیں اور ۲ تولہ سوا پانچ ماشہ سے ۱۲ تولہ ۲ ماشہ تک ۳ تولہ مصری کے ساتھ پئیں۔

کھیرا - اسکا پانی تپ دموی وصفراوی واخلاط محترقہ صفراویہ وسوداویہ واسہال صفراوی اور سوزش احشا اور اخراج سنگ ریزہ اور یرقان اور تپ دق اور تفتیح سدہ جگر اور تشنگی اور سرفہ اور ترطیب مزاج کے لیئے مفید ہے اور پیشاب جاری کرتا ہے اور صفرا بھی نہیں بنتا

تازے کھیرے کو جو کے گندھے ہوئے آٹے میں لپیٹ کے پھر اسپر گارا چڑھا کے رات بھر یا کم و بیش
بھوبل میں رکھ کر اس کا پانی نچوڑ لیں اور ۵ تولہ سے ۲۴ تولہ تک اسکو شکنجبین اور شیر خشت اور مغز
فلوس خیار شنبر اور گلقند آفتابی اور املی اور ہڑ دون وغیرہ کے ساتھ حسب حاجت پلائیں اور وقت
اسہال اور حرارت خون و صفرا کے تسکین دینے کے لیے بجنسہ اور بزر کھیرے کا صرف پانی
مصری کے ساتھ یا مناسب شربتوں کے ساتھ خام سے بہتر ہے

گیالو یا گوے کم اسکے پینے کا یہ دستور ہے کہ اسکی لکڑی کا برادہ ایک سیر اور چوب چینی کا برادہ تین سیر
چھ گنا عرق گاؤزبان یا عرق بادرنجبویہ یا عرق شاہترہ یا عرق بسفائج وغیرہ میں سے جو مناسب علت
کے ہوئے ملا کر بڑے قرابے یا چینی کے مرتبان میں بھر دیں اور اسکو تھوڑا خالی رکھیں پھر اُسکے
منھ کو مضبوط باندھ دیں تاکہ بخار نہ نکلے اور چالیس دن دھوپ میں رکھیں اور درمیان میں کبھی کبھی
ہلاتے رہیں اور بعد چالیس دن کے صاف کر کے بوتلوں یا شیشوں میں رکھیں اور انکے منہ مضبوط
بند کر دیں بدن کا تنقیہ کرنے کے بعد دو تولہ سے چار تولہ تک پلاویں میعاد اسکے دینے کی اکیس
دن سے تا ساٹھ دن تک ہے باقی اور کھانے کی جگہ صرف گائے کا دودھ دیتے رہیں اور
خشکہ اور قورما یا قلیہ یا کباب یا پلاؤ بھی دے سکتے ہیں مگر ان میں نمک اور دہی نہ ڈالیں اور
باقی تمام تدبیریں وہ ہیں جو چوب چینی کی ہیں اور اسکے ساتھ امراض کے مناسب دوائیں بھی ملائیں
جیسے عشبہ اور عصا صفراس تو مضائقہ نہیں اس طریق سے استعمال کرنے سے ضعف اعضا اور ضعف
دماغ اور درد مفاصل اور خارش اور رداء اور استسقا کو نفع ہوتا ہے

ماء الجبن دودھ میں تین چیزیں ہیں ایک مائیت دوسری جبنیت تیسری ثفل سو دودھ کی
مائیت میں صرف قوت دوائی ہے اور ثفل میں قوت غذائی ہے اور جبنیت میں قوت غذا
و دوا دونوں چیزیں ہیں چنانچہ دودھ سے یہ تینوں چیزیں جب علیحدہ کر کے استعمال کی جاتی
ہیں تو انکے استعمال سے تجربۃً علیحدہ علیحدہ فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ پنیر جو کہ دودھ کا ثفل ہے بیشتر
اسکا استعمال غذا ہوتا ہے اور منجملہ اغذیہ معتادہ کے شمار کیا گیا ہے بالائی یا مکھن یا گھی جو کہ جبنیت
دودھ کی ہے بیشتر ادویہ و اغذیہ داخلی و خارجی میں مستعمل ہے یعنی ان تینوں کو واسطے دفع کرنے
سوداویت یا خشکی معدہ و امعاء کے یا واسطے ازلاق معدہ و امعاء کے یا واسطے دفع لاغری و تولید
فربہی کے استعمال کرتے ہیں اور اہل ہند نے جو ان تینوں کو کثرت کے ساتھ اغذیہ لطیفہ میں
شامل کر لیا ہے اگرچہ بدن کو فربہ تو کر دیتے ہیں مگر بلغمیت اور ضعف معدہ اور رخوت اعضا اور فربہی
مفرط اور تکدر حواس اور ثقل سر اور نزول الماء اور بلادت ذہن وغیرہ کے لیئے بہت بڑے باعث
ہیں کیونکہ تجربہ کرنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ بالائی یا مکھن یا گھی کی غذا کثرت سے استعمال
کرنے والے ضرور ناسمجھ اور کسل اکثار اور آرام طلب ہوتے ہیں اور اکثر ضعف ہضم یا بطلان اشتہا
یا ثقل سر و نزلہ و زکام و تولید بلغم و نزول الماء یا آنکھوں کے امراض جیسے پھلی اور جالا اور ماڑا

اور آشوب چشم وغیرہ وغیرہ کے شفا کی اور ان امراض کے علاج کے متلاشی ہیں۔
دہی کا توڑ یا پنیر سے نچوڑا ہوا پانی یا ماء الجبن جو کہ دودھ کی مائیت ہے بکثیر دوا میں مستعمل ہے کہ بعض امراض
صفراوی اور بعض امراض سوداوی کو نہایت ہی مفید ہے اگرچہ دہی کا توڑ اور پنیر کا نچوڑا ہوا پانی یہ
دونوں ماء الجبن کہے جا سکتے ہیں اور اپنے فعل و اثر میں بھی قریب قریب ماء الجبن کے ہیں مگر ماء الجبن
جو ایک خاص طریقے سے باحتیاط و اہتمام تمام بنایا جاتا ہے نسبت ان دونوں کے نہایت لطیف
و پر اثر ہے اور اطبا کے معمولات میں سے بیشتر یہی ماء الجبن ہے۔ طریقہ ماء الجبن بنانے کا یہ ہے
کہ ایک بکری سیاہ رنگ کی لیویں جو تھوڑے دنوں کی کا بھن ہو اور اگر سیاہ رنگ کی نہ ممکن ہو تو
سرخ رنگ کی یا چتکبری ہو اور اسکو باہر کی چرائی سے روک کے گھر میں دانہ و چارہ دیا جاوے تاکہ
خراب اور نجس چیزوں اور گھاسوں سے محفوظ رہے اور اسکو چارہ میں پالک کے پتے یا خرفے کے پتے
یا لونیا یا سوئے کا ساگ وغیرہ جو سرد و تر ہیں دیویں اور جو کا دانہ کھلاویں اور اسکو کبھی پیاسا نہ چھوڑیں
دھوپ اور گرمی وغیرہ سے بچائیں جب وہ بچہ دے اسکے ایک ماہ بلکہ چالیس روز کے بعد سے اسکا
دودھ دوہ لیا جاوے اور تانبے کی قلعی دار دیگچی میں یا مٹی کے برتن میں اس دودھ کو رکھ کے تیز اور بھوسے
ملائم آنچ پر رکھیں اور انجیر کی ایک لکڑی سے جو وقت پر درخت سے کاٹی گئی ہو اس دودھ
کو چلاتے اور ہلاتے رہیں جب وہ جوش آ جاوے اس وقت سکنجبین یا سرکہ انگوری یا لیمو کے پانی یا
انگور کے پانی اور قدرے نمک لاہوری کا چھینٹا دیویں اور بدستور ہلاتے جائیں جب دودھ
پھٹ جاوے یعنی ایسا ہو جاوے کہ کھویہ علیحدہ ہو جاوے اور پانی پھٹا ہوا علیحدہ معلوم ہو تو دیگچی اتار لیں اور
تین گھنٹہ ٹھہرائے اور سرد کر کے کسی کپڑے صافی میں چھان لیں اس پانی کو مقطر کر لیں اور کھویہ کو پھینک
دیں اور بعضوں کے نزدیک انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا ضرور نہیں انجیر کی لکڑی سے حرکت
دینا تلیین کی مدد کرتا ہے اور جہاں اسکی ضرورت نہ ہو تو بید سادہ یعنی بادے کے درخت کی تر و تازہ
لکڑی کا سرا چھیل کر اس سے چلاتے ہیں اور بعض ایسا کرتے ہیں کہ جب دودھ کا جوش رک جاتا ہے
تو اس کو چولھے پر سے اتار کر پھاڑنے کی چیز ڈالتے ہیں سرکہ اگر ڈالنا چاہیں تو ۹ ماشہ بھر ڈالیں اور
سکنجبین ڈالنا مقصود ہو تو دودھ کے ہر دو حصوں کے مقابلے میں ایک حصہ سکنجبین سادہ شکری ڈالیں
اور کسی تر کپڑے سے دیگچی کے کناروں کو پوچھتے رہیں تاکہ دودھ کا جوش کم رہے۔ جس کو بہ سبب
نزلہ وغیرہ کے ترشی منع ہو تو وہاں بکری کے پنیر مایہ سے پھاڑیں اس طریقے سے کہ پنیر مایہ کو نمک سے
دھو کر صاف کر کے سکھا کر اور دودھ کو اونٹا کر قدرے پنیر مایہ پیس کر ملا کر رکھ چھوڑیں جب جم جاوے
تو چھری سے ٹکڑے کر کے نمک ڈالیں صافی میں باندھ کر لٹکا دیں کہ مائیت ٹپکے اس مائیت کو
جمع کر کے جوش دیں اور جھاگ دور کر کے پلائیں۔ مغز تخم قرطم ذر کے دودھ کی گرمی سے بھی ماء الجبن تیار
کرتے ہیں اس طرح سے کہ مثلاً ۴ تولہ ساڑھے سات ماشہ مغز تخم قرطم کا سفوف لیکر پونے ستاون
تولہ اونٹے ہوئے دودھ میں ملا کر انجیر کی لکڑی سے چلائیں تاکہ پھٹ جاوے پھر آنچ سے اتار کر

سرد کرکے دو تہے کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں جو پانی ٹپکے وہ لیکر اور اُس میں قدرے نمک ملا کر جوش
کرکے جھاگ دور کرکے استعمال کرائیں اُس ماء الجبن سے دستوں کا عمل بخوبی ظاہر ہوتا ہے جس کا دودھ
بہت پتلا ہو۔ اور جسکا دودھ زیادہ گاڑھا ہوتا ہے اُس سے تراوٹ زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

ماء الجبن کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ہمراہ ادویہ مناسبہ منضجہ یا غیر منضجہ کے پانچ تولہ سے شروع
کرائیں اور ایک تولہ بعد تین روز کے اضافہ کریں پھر بعد دو روز کے ایک تولہ اور بڑھائیں
پھر ایک روز بعد ایک تولہ اور بڑھائیں پھر روزانہ ایک تولہ زیادہ کرتے جائیں یہانتک کہ تمام
دوائیں ماء الجبن ہی میں بھگوئی جائے اور اس درمیان میں موافق رائے طبیب کے تنقیہ یا مسہل
بھی ہوجائے اور تنقیہ کی دوا بھی اسی ماء الجبن میں تر کی جائے مگر سقمونیا اور افتیمون جیسی ادویہ کا
استعمال نکریں لیکن جہاں صفرا کا زیادہ اخراج منظور ہو سقمونیا استعمال کریں اور جہاں سودا کو
زیادہ نکالنا منظور ہو افتیمون دیں کیونکہ اس کام کے لیئے دونوں چیزیں بہت مناسب ہیں اور اگر
ماء الجبن تو انکو خوب ہی نکالتا ہے اور پھر جب اُس کے ساتھ یہ بھی شریک ہوں تو عجیب افضل ہوجاتے
ماء الجبن کا بڑھانا گھٹانا موافق رائے طبیب کے ہونا چاہیئے۔ ماء الجبن کے استعمال کی حالت میں
ادویہ شدید الحرارت سے اور غذا ہائے کثیف و مرغن و گرم سے اور غم و رنج سے اور کثیف میووں
اور گرم و کثیف ترکاریوں سے اور گھی و ترشی و مرچی وغیرہ سے نہایت پرہیز رکھے ورنہ سخت
مضرت کا خوف ہے اور غذا ماء الجبن سے چار پانچ گھنٹے کے بعد دیا کریں اور غذا میں آش جو
یا شوربا مخشکے کے ہمراہ یا ردے کی روٹی شوربے کے ساتھ یا شلغم یا یخنی پلاؤ رکھنا چاہیئے اور
چاہیئے کہ چاولوں کو گیہوں کی بھوسی کے پانی میں یا سونف کے پانی میں اول تر کرکے اور دھو کر
پکایا کریں تاکہ سدہ اور چپکاہٹ نہ پیدا کرے اور اگر روٹی ماء الجبن کے استعمال کے دنوں میں
نہ کھائیں تو بہتر ہے اور جن لوگوں کو روٹی کھانے کی عادت ہو تو انھیں خمیری تنوری روٹی شوربے
میں بھگو کر کھلایا کریں مگر مسہل کے روز روٹی نہ دیں بلکہ ایک روز پیشتر سے ملائم غذا کھلائیں اور
مسہل کے دن چنوں کو جوش کرکے انکا پانی چھانکر دینا چاہیئے۔ ماء الجبن کے پچھلے دنوں میں تقویت
اور تفریح کے لیئے مفرحات اور یاقوتیوں کا استعمال ضرور چاہیئے۔ چونکہ ماء الجبن بعضے مزاجوں میں
بسبب رطوبت کے ضعف معدہ پیدا کردیتا ہے اس لیئے مقوی معدہ جوارشیں جیسے جوارش عنبر
اور اطریفل مربے اور آملہ مربے دیتے رہیں اگر اثنائے ماء الجبن میں کھانسی عارض ہو تو سہ پہر کو دوا تو ذا
یا خمیرہ خشخاش کا استعمال کرایا کریں۔

جو ترتیب اضافہ کرنے اور بڑھانے کی مذکور ہوئی یہ اطبا کے معمول کے موافق ہے اسکے سوا طبیب کو
اختیار ہے جیسی مصلحت و ضرورت وقت دیکھے ویسا کرے اور بہتر وقت ماء الجبن کے لیئے
فصل ربیع ہے اور بکری کا دودھ ہر دودھ سے مائیت و دہنیت و جبنیت میں درجہ اعتدال
پر ہے اور اسی سبب سے اطبا نے اسی کو اس کام کے لیئے پسند کیا ہے اگرچہ بعض نے اسکے

نہ ملنے کے موقع پر گائے کا دودھ تجویز کیا ہے اور بھیڑ کے دودھ میں کثرت جبنیت سے برودت اور غلظت بڑھی ہوئی ہے اور اونٹنی اور گدھی کا دودھ اگرچہ مائیت زیادہ رکھتا ہے مگر چونکہ قوت جلاو تلطیف اُسمیں بڑھی ہوئی ہے اسلیے ماء الجبن کی صلاحیت نہیں رکھتا اور گائے کے دودھ میں گھی و دہنیت زیادہ ہونے کی وجہ سے حرارت زیادہ ہے امراض سوداوی میں منضجات کے ساتھ جب ماء الجبن ملا کر پلایا کریں تو چاہیے کہ تین حصے کرکے پلائیں اور ہر دفعہ تھوڑا سا ٹہلایا کریں تاکہ خوب منحدر ہو بلکہ بعضے کہتے ہیں کہ اتنا ٹہلانا چاہیے کہ پسینا آجائے اور بعضے سو قدم ٹہلانا تجویز کرتے ہیں اور بعض چالیس قدم ماء الجبن گنگنا پلایا کریں اور جب ہر روز بڑھتے بڑھتے چالیس تولہ تک ہو پہنچ جائے تو پھر ایک ایک تولہ کم کرتے جائیں یہانتک کہ تولہ بھر رہ جائے پھر موقوف کریں۔ مفتاح میں مرقوم ہے کہ ایک جوان کو ملنخولیا کا مرض تھا سال میں دوبار اُسکا ماء الجبن اس طریقے سے کرنے سے سال بھر تک اچھا رہتا تھا ۲۶ تولہ ماء الجبن میں افتیمون ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ ایک کف بوٹلی میں باندھ کر بھگو کر ملکر ساڑھے سات تولہ شیر خشت پیسکر ملا کر اور بقدر چار پینے کی دوا ہو سکے زلال آلو بخارا ملا کر نیم گرم پلادیتے اور کبھی سنا بھی اضافہ کردیجاتی تھی۔

ماء السکر (شکر کا پانی۔ سکر میں سین مہملہ مضموم کے بعد کاف مشدد ہے اور یہ شکر کا معرب ہے) اور یہ ایک شربت لطیف ماء العسل کا بدل ہے مزاج اور زمانہ حار میں امراض باردہ کے لیے کبھی تجویز کیا گیا ہے بخلاف ماء العسل کے کہ اسکا استعمال نہ چاہیے اور صاحبان لقوہ و فالج و استرخا وغیرہ اگر پانی کی جگہ اسپر اقتصار کریں تو نہایت مناسب ہے خصوصاً اگر فصل حار یا مزاج حار ہو اور اُس سے اجابت کھل کر ہوتی ہے اور سینے کی تلیین کے لیے عجیب ہے۔ ترکیب بنانے کی یوں ہے شکر سفید ایک حصہ تین حصہ پانی میں حل کرکے آگ پر رکھیں جھاگ اُٹھائیں یہانتک کہ جلاب کا سا قوام آجائے اور اگر تبرید درکار ہو یا امراض حارہ میں استعمال کرنا ہو تو اسبغول کا لعاب بھی ایک حصہ زیادہ کریں اور یہ درد سر گرم میں نافع ہو گا حرارت کو کم کریگا تشنگی کو تسکین دے گا اجابت کھل کر لائے گا اگر لعاب اسبغول میں عرق بیدمشک یا گلاب ملائیں تو دل و معدہ کے لیے مفید ہے کبھی ماء السکر میں بہت سا گلاب خالص بھی شیرینی شکر کی تیزی دفع کرنے کے لیے ملا لیتے ہیں۔ اور کبھی صرف گلاب ہی میں شکر ملا کر دونوں کو جوش دیتے ہیں اصطلاح طب میں اسکا نام **جلاب** ہے اور اسکے تیار کرنے کے مختلف طرق ہیں مشہور یہ ہے کہ تین حصہ گلاب کے ساتھ ایک حصہ شکر یا مصری ہو اور اتنا جوش دیں کہ نصف رہ جائے اور جوش کے وقت میں جھاگ اُتارتے جائیں۔ تپ کی حرارت اور سوزش مثانہ کے لیے مفید ہوتا ہے۔ تبرید و تقویت معدہ و جگر وغیرہ بخشتا ہے جسوقت مزاج میں غلبہ صفرا کے سبب سے یہ خوف ہو کہ ماء السکر بھی صفرا بن جائے گا اُس وقت اس قدر پانی ملائیں کہ پانی غالب رہے تاکہ صفرا زیادہ نہ ہونے پائے اور پیاس بجھ جائے ایسا جلاب محض پانی پلانے سے بہتر ہے کیونکہ جلد گذر جاتا ہے اور ثقالت پیدا نہیں کرتا یہ ماء الشعیر سے بھی زیادہ مرطب ہے اور اس حالت میں بجائے

سکنجبین اسی پر قناعت کرین اور تپ گرم مین اگر قوت قوی ہو بجز ماءالسکر کے کچھ نہ دین جیسا کہ مؤلف ذخیرہ نے لکھا ہے
ماءالعسل اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ ایک حصہ شہد سفید دو حصہ پانی مین جوش دین جب ایک
تہائی جل جائے تو صاف کرکے کام مین لائین۔ بعضے ایک حصہ شہد مین چھ حصہ پانی ملاکر اتنا دیتے
ہین کہ نصف باقی رہتا ہے اور بعضون نے ایک حصہ شہد مین آٹھ حصہ پانی ڈالنا تجویز کیا ہے جب
تیسرا حصہ جل جائے تو صاف کرکے کام مین لائین فالج اور لقوہ کے لیئے مفید ہے مقوی معدہ اور
باہ بھی ہے جسکو کم پکایا جاوے وہ نفاخ ہے قولنج کے لیئے زیادہ جوش دینا چاہیے۔
ماءاللحم گوشت کا عرق ہے اور یہ غذا لطیف مقوی دل و روح حیوانی و طبعی و نفسانی ہے اور ایسے
ضعف کو دور کرتا ہے کہ امراض مزمنہ اور مسہلات اور نزف الدم و فصد و جماع سے ہوا ہو اور خون کو
زیادہ کرتا ہے بلکہ سرعت تقویت مین کوئی اسکے برابر نہین خصوصاً جس وقت کچھ خمیر بھی ملایا جائے اور
سب گوشتون سے بہتر عمدہ گوشت ایک برس کے بکری کے بچے کا ہے اور بعضے مزاجون کے لیئے تیتر
مرغ چڑیا۔ لوا بٹیر وغیرہ کے گوشت سے ترتیب دیا جاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ طیور کا گوشت
بکری کے بچے کے گوشت کے ساتھ جمع کرین اور اس کے تین طریق ہین **ایک** یہ کہ گوشت
فربہ بچہ کا چربی ہڈی سے پاک و صاف کرکے بوٹیان کاٹ کے دارچینی الائچی سونٹھ سونف گلاب کے
پھول مصطگی زیرہ لونگ زعفران اندر جو بہمن سرخ عود اسطوخودوس ورد و بہمن عقربی بالچھڑ ناگرموتھا
عاقرقرحا چھڑیلہ اظفار الطیب قلب سعری بہمن ابریشم خام مقرض کوٹ کر کل یا بعض انمین سے
حسب تقاضائے وقت اسپر چھڑک کر میٹھے پانی مین اس طرح پکائین کہ پانی اڑ جاوے ایک ثلث باقی
اور باقی گاڑھا ہو جائے پس قرع انبیق مین کرکے گلاب خالص عرق بید سادہ آب طلا تاب عرق
بہار نارنج عرق گاؤزبان اسارون گل بنفشہ کل یا بعض انمین سے بمقتضائے وقت داخل کرکے
عنبر زعفران مشک کپڑے سے کپڑے مین باندھ کر عرق کھینچین۔ **دوسرا طریق** یہ ہے
کہ حلوان کا گوشت لے کر سفیدی دور کرکے اور سرخ گوشت کو کباب کرکے
بھاری دیگچے مین ڈالکر تھوڑا گلاب اسپر چھڑکین اور اسکو ڈھک کر میٹھی آنچ پر رکھین تاکہ پانی گوشت
سے جدا ہو جائے اور گوشت پکنے پر آئے اس وقت اس پانی کو اس سے علیحدہ کرین اور گوشت
کو نچوڑین تاکہ جس قدر تری ہو چھوڑ دے اس تری کو ایک جوش پھر دین تاکہ خوب پک جائے
اور خوش ذائقہ ہو جائے اس وقت کچھ نمک اور دھنیا اس مین ڈالین اور استعمال مین لائین۔
صاحب ذخیرہ نے اس طریق کو تپ دق مین لکھا ہے **تیسرا طریق** یہ ہے کہ حلوان فربہ کا گوشت
چربی اور ہڈی سے صاف کرکے اور مرغی کے چوزون کے سینے کا گوشت بقدر ضرورت لیکر اور
سب کی چھوٹی چھوٹی بوٹیان کاٹ کر دیگ مین ڈالین اور مناسب جانین تو تھوڑا سا نمک اور مصطگی بھی ڈالین
دیگ کا منہ گندھے ہوئے آٹے سے مضبوط کرکے کوئلون کی آنچ پر رکھین اور لحظہ بلحظہ حرکت دیتے
رہین تاکہ جل نہ جائے پس جسقدر پانی گوشت سے نچڑے اسے نکالین اور جس پانی کو گوشت

مین جوش دیا ہوا اُسے بغیر کھینچے ہوئے بھی پلانا بنسبت جرم گوشت کے زیادہ مفید ہے قوت بھی جلدی پیدا کرتا ہے مگر ماءاللحم کے منافع کو نہین پہونچتا۔

ہر طرح۔ ویدون نے ہڑکے کھانے کی ترکیب فصلون کے اعتبار سے مقرر کی ہے چنانچہ لکھتے ہین کہ جیٹھ اور اساڑھ مین مویز منقے کے ساتھ کھانا چاہیے اور ماہ ساون اور بھادون مین نمک لاہوری کے ساتھ اور کنوار کاتک مین مصری کے ساتھ اگھن اور پوس مین سونٹھ کے ساتھ ماگھ اور پھاگن مین دار فلفل کے ساتھ چیت اور بیساکھ مین شہد کے ساتھ کھانا چاہیے۔ مصری سونٹھ مویز اور شہد تو ہلیلہ کے ہم وزن ہون اور نمک بقدر مزہ اور دار فلفل تین عدد کافی ہین۔ جو کوئی اس ترکیب سے ہڑ ین کھاے گا امید ہے کہ اچھی طرح نفع حاصل ہوگا۔ لیکن مداومت شجا ہیے اسلیے کہ جگر اور معدے کو ضعیف کرتی ہین۔ قرشی لکھتا ہے کہ اگر زلق الامعاد کے مرض مین اور معدے مین رطوبت مزلقہ کی وجہ سے استفراغ کی حاجت ہو تو اس بارے مین ہڑ سے بڑھکر کوئی چیز نہین ہے کیونکہ اسہال کے بعد قبض کرتی ہے اور یہی یہان مطلوب ہوتا ہے

فصل ۲ - مُرکّب دوا کے استعمال کے طریق

ضرورت ترکیب دوا کی دس وجہ سے ہوتی ہے مگر یہ ضرور نہین کہ ہر ترکیب مین کل غرضین لاحق ہون بلکہ ایک یا چند غرضون سے اتفاق ترکیب ہوتا ہے۔

۱- ایسی دواے مفرد جو بمقابلہ مرض یا حال صحت کے کافی ہو میسر نہ آئے۔
۲- دوا کی بو یا مزے کی تیزی کو کم کرنا یا دفع کرنا ضرور ہو
۳- دوا کی بو یا مزہ متغیر کرنے کو۔
۴- دوا کی کسی قسم کی قوت کم یا زیادہ کرنے کو۔
۵- دوا کی تاثیر نفوذ کو سست یا تیز کرنا ہو۔
۶- دوا کی تاثیر عضو خاص مین پہونچانے کو۔
۷- بحالت موجودگی امراض مختلف کے اعضاے چند مین بمقابلہ ہر مرض کے ادویہ مفردہ کو یکجا کرنا ہو
۸- خود مرض واحد اخلاط چند سے مرکب ہو پس ہر خلط کے مقابلے کیلئے چند مفرد دوائین جمع کی جائین
۹- واسطے زیادہ کرنے ایام بقاے قوت دوا کے
۱۰- بغرض آسانی استعمال کے
۱۱- کبھی ایسی دواے جو دو راستون سے تعلق رکھتی ہو مقصود ایک راستہ ہوتا ہے اس لیے ایسی دوا ملانے کی حاجت ہوتی ہے جو جاے مقصود پر اسکو پہونچادے اور دوسرے راستے سے روکدے جس مرکب مین افیم یا لفاح یا بیروج الصنم یا اجواین خراسانی ہو اُسے تیار ہونے سے چھ ماہ کے بعد استعمال کرین۔ مرکب دوا مفصلۂ ذیل طریقہ پر استعمال کی جاتی ہے۔ آبزن۔ اطریفل۔

اکباب۔ (کبوب) استنجا۔ استنشاق۔ ابارج مجرود۔ بخور۔ پاشویہ۔ تکمید (کماد)۔ جوارش۔
چٹنی۔ حب۔ حریرہ۔ حقنہ۔ حلوا۔ حمول۔ خمیرہ۔ خیساندہ۔ دلوک۔ دھورہ۔ دیاقوذا۔ ذرور۔
زراقہ۔ سرمہ۔ بالحل۔ سعوط۔ سفوف۔ سکنجبین۔ سمنہ۔ سنون۔ شموم۔ (یا شمامہ)۔ شربت۔
شیاف ضماد و طلا۔ عرق۔ علوس۔ غرغرہ۔ فرزجہ۔ فتیلہ۔ قرص۔ قطور۔ گھٹی۔ لخلخہ۔ لطوخ۔ لعوق۔
مرہم۔ مضمضہ۔ معجون۔ مطبوخ (منقوع)۔ نشوق۔ نطول۔ نفوخ۔ نقوع۔ نوشدارو وغیرہ۔

آبزن جسکو انگریزی مین ہپ باتھ کہتے ہین۔ اصطلاح مین عبارت ہے دھونے سے یا مریض کو نیمگرم پانی کے ظرف مین بٹھانے سے خواہ وہ پانی خالص ہو یا دوائین اُس مین جوش کی گئی ہون۔ دستور آبزن کا یہ ہے کہ ادویہ پانی مین جوش کرین جب دو ثلث پانی رہجائے صاف کرکے اُس پانی مین اور پانی نیمگرم ملاکر ایسے ظرف وسیع یا حوض خرد مین ڈالین جس مین مریض بیٹھ سکے امراض اسافل و معدہ و گردہ و مثانہ و رحم و امعامین تا بناف و امراض سینہ و پہلو مین تا بشانہ اور تمام جسم کے اعضا مین تا بگردن مریض کا ڈوبا رہنا چاہیے اور اگر آبزن کا گرم پانی بوتل مین بھر کر تمام بدن کو سینکین تب بھی فائدہ ہوتا ہے۔ جب مریض کو اس مین بٹھائین تو چاہیے کہ اعضا کو آہستہ آہستہ ملتے جائین جب ضعف اور سستی اور کرب معلوم ہونے لگے تو اس مین سے نکال لین اور بدن کو کپڑے سے خشک کرکے ہوا سے بچائین کبھی آبزن مجازاً تعریق کو کہنے لگتے ہین اور اطبائے ہندی یعنی وید لوگ گائے یا بکری کے دودھ سے آبزن کرانے کو مفید جانتے ہین چاہیے کہ دودھ اس قدر ہو وے کہ اگر مریض اُس ظرف مین بیٹھ جائے تو گردن اور سر کے سوا سب جسم دودھ مین ڈوبا رہے اور بدن کو دودھ سے ملین بھی آبزن بذات خود اچھا مرخی ہے کیونکہ گرم پانی مین رہنے سے ضرور ڈھیلا پن آجاتا ہے اور اگر اُس مین گرم و ملطف دوائین ملادی جائین تو کیا کہنا ارخائی قوت بہت بڑھجاتی ہے آبزن کے استعمال سے قلق اور کرب ضرور پیدا ہوتا ہے کیونکہ روح اور دل مین گرمی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ کچھ پانی کی گرمی کی وجہ سے نہین اسلیے کہ اگر بیمار کو ایسے آبزن مین بٹھادین کہ جسکے پانی کی گرمی ہوائے حمام کی گرمی سے کم ہو تب بھی ضرور قلق و اضطراب ظاہر ہوگا اور حمام کی ہوا مین بیٹھنے سے ایسا نہوگا بلکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ آبزن کی وجہ سے ہوا مسامون مین داخل نہین ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ کمزور بیمار کو آبزن مین بٹھانے سے پرہیز کرتے ہین اور آبزن کے استعمال کے وقت ایسی چیزین جو روح کو قوت پہونچاتی ہون اور اُنسے لذت حاصل ہوتی ہو جیسے خوشبودار میوے اور گرم روٹی وغیرہ بیمار کے پاس رکھین تاکہ اُس ضعف کا جو آبزن کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تدارک ہوتا ہے اور جہانتک ممکن ہو سینہ اور دل تک آبزن کا پانی نہ پہونچنے دین۔

اتیر یہ نام اُس مرکب کا ہے جو دانتو نکی جڑون مین ڈالا جاتا ہے اور نیز نام اُس مرکب کا ہے جو حلق مین پھونکا جاتا ہے

اثاناسیا یہ لفظ یونانی ہے معنی اسکے یہ ہین بچانے والا اُس موت سے جو بسبب مرض کے عارض ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ معنی اسکے آیم اور بہتر گنتم ہین یعنی مین آؤن اور فائدہ پہونچاؤن اور چونکہ اس مین بھیڑیے کا جگر اور بکری کے سینگ داخل ہین اس لیئے اسکو دوا الذئب اور دوا الماعز بھی کہتے ہین بعض نے اسکا ترجمہ ناقص الامراض کے ساتھ کیا ہے

ارسطون یعنی فاضل اور جلیل القدر اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ ارسطو کی تالیف ہے اسلیئے اُس نام سے موسوم ہوئی اسکو شراب اور گرم دواؤن سے ترتیب دیتے ہین شراب سے زیادہ قوی ہے احشاے سرد کو قوت دیتی ہے

ارگجہ اصطلاح مین ارگجہ ایک مرکب کا نام ہے جس مین خوشبودار دوائین داخل کی جاتی ہین اور خوشبو کے واسطے استعمال کرتے ہین

آسَوْ ویدون کی اصطلاح مین ایک قسم کی شراب و عرق کا مشکر ہے اور دَرْبہرْہ (بفتح دال مہلہ و سکون راے ثقیل و فتح بائے موحدہ و سکون ہا و فتح راے ثقیل و سکون ہا) بھی یہی ہے۔ درْبہرْہ کے بنانے کا دستور یہ ہے کہ سب اجزا کو حسب اندازے کے قاعدے پر مٹی کے ایک برتن مین رکھکر پانی مین ڈالین اور نصف برتن خالی رکھین اور برتن کو گھوڑے کی لید مین ایسا مدفون کرین کہ اُسکے منہ کو کھول سکین اور بند کر سکین اور قریب دفن کرنے کے تین چار روز تک لکڑی سے دوا کو حرکت دین بعد اسکے نگران رہین جب دوا جوش مارکے خود بخود جوش فرو جاے تب بغیر ملے کپڑے مین چھانکر چینی یا شیشے کے برتن مین رکھین بعض اسکو بھبکے مین بطور عرق کے بھی کھینچ لیتے ہین۔ مجھ سے رامپور کے ایک عمر رسیدہ پرانی زندگی کے پٹھان نے یہ بیان کیا تھا کہ ۱۸۵۷ء کی غدر سے پیشتر اور اسکے کچھ بعد تک ہم چند نوجوان پرانے ٹھاٹ لئے جاڑون مین اسکو پیتے اور کثرت کرتے فربہی خوب آتی اور رنگ سرخ و سفید نکل آتا اور ترکیب اسکی یون بتائی کہ مٹکون کو زمین مین گاڑ دیتے اُن مین پانی بھر کر گڑ اور نارنگیان اور دوسرے فواکہات وغیرہ ڈالکر چھوڑ دیتے جب اٹھ جاتا تو اُس مین سے صاف پانی لیکر پیتے۔ بعض کتب مین لکھا ہے کہ آسو اُسے کہتے ہین کہ دوا ایک برتن مین بھگو کر اُسے زمین مین دفن کر دین اور بعد تمادی ایام کے کام مین لائین اور اَرِشْٹ اُسے کہتے ہین کہ اول دواؤن کو پانی مین پکالین بعد اسکے زمین مین دفن کرین اور بعد سڑ جانے کے نکالکر چھان رکھین یا بھبکے مین ڈالکر عرق کھینچ لین۔ شارنگ دھر مین بیان کیا ہے کہ آسو اسے کہتے ہین کہ کسی سیال چیز مین جو مثل پانی کے پتلی ہو دوا کو بھگو کر اور برتن کا منہ بند کر کے ایک مہینہ تک دھوپ مین رکھین اور پھر صاف کر کے کام مین لائین۔ اَرِشْٹ بھی اسی سے مراد ہے مگر دونون مین کچھ فرق ضرور ہے کہ دواؤن کو بجاے دھوپ مین رکھنے کے زمین مین دفن کر دیتے ہین

اشوذ یطیم یہ مرکب دوا حکیم سلیم نے ایجاد کی ہے جو عبداللہ بن ابی بکر کا وکیل تھا اس لیئے اُس کے

نام سے موسوم ہوئی اور مؤلف تذکرہ لکھتا ہے کہ یہ ابی برکات کی ایجاد ہے اور چونکہ رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے اسلئے اسود کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اب معجون قطران کے نام سے مشہور ہے کہ اس سے محرف ہوئی ہے اسکی قوت چھ سال تک باقی رہتی ہے

استنشاق اطبا کی اصطلاح میں دوائے تر وسیال کے ناک میں سڑکنے کو کہتے ہیں

اصفر سلیم یہ مرکب سلیم کی طرف منسوب ہے چونکہ زعفران اس میں داخل ہے اس لئے اصفر کے ساتھ موسوم کیا بعض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جسکا نام سلیم ہے اور عبد اللہ بن ابی بکر کا وکیل تھا ایجاد کیا ہے اُسکے نام کی طرف منسوب ہے یہ ایک معجون ہے جنون۔ مرہ سوداوی ریاح۔ خفقان اور امراض رحم کو نافع ہے

اطریفل لفظ یونانی ہے اہلیلات کے معنے میں مخترع اس کا اندروماخس ہے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اطریفل کا موجد جالینوس ہے مگر انطاکی اس قول کی تردید کرتا ہے اور بعضوں کے نزدیک دید دن کی ترکیبات سے ہے اور یہ لفظ معرب ہے تریپھل کا جیسے کہ منتخب اللغات میں ہے بحر الجواہر میں لکھا ہے معرب اتری پل و ہو لفظ ہندی معناہ بلسانہم اثری مثلثہ و ہے الہلیج کابلی و اصفر و اسود والبلیج پل فوالدعا ترجمہ غلط کیا ہے تر تین کے معنے میں ہے اور پل مفرس ہے پھل کا کہ ہندی میں ثمر کو کہتے ہیں پس پورے لفظ کا ترجمہ تین ثمر ہوگا اہل ہند کی اصطلاح میں ہڑ بہیڑہ آملہ کو تریپھلہ کہتے ہیں چونکہ عمود اس ترکیب کے یہی تینوں چیزیں ہیں لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ اطریفل کی قوت اڑھائی برس تک باقی رہتی ہے اور ذیادہ تر نفع اس کا امراض دماغ میں ہے انجروں کو دفع کرتا ہے معجون اور معدے کو قوت بخشتا ہے بواسیر کو دفع کرتا ہے سلس البول کو نافع ہے۔ اسحاق لکھتا ہے کہ اطریفل تلی کو مضر ہے اور مصلح اس کا شہد ہے اطبا کا قول ہے کہ ہڑیں ہمیشہ کھانے سے جوانی نہیں رہتی ہے بڑھاپا دیر میں آتا ہے اور دماغ کو بھی قوت حاصل ہوتی ہے سینہ کی اصلاح کرتی ہے مگر کبھی قولنج پیدا کر دیتی ہے کیونکہ اسکے کھانے سے اخلاط رقیق تو نکل جاتے ہیں اور غلیظ باقی رہجاتے ہیں بعض نے اطریفل کے استعمال میں شرط دو مہینے کی لکھی ہے اور ہمیشہ اطریفل کے کھانے کو منع کیا ہے۔ کبھی اطریفل کے نسخوں میں ہڑ بہیڑہ نہیں بھی شامل کرتے ہیں اور بخارات کے غلبے کی حالت میں دھنیا بڑھا دیتے ہیں۔ تخم خشخاش اور تخم کرنس اضافہ کر دینے میں مضائقہ نہیں۔ اطریفل کے بنانے کا دستور یہ ہے کہ اہلیلات کے سفوف کو شہد میں ملانے سے پہلے روغن بادام میں چکنا کریں اگر روغن بادام نہ ملے تو مغز بادام حسب احتیاج داخل کریں بعضے گائے کے گھی میں چکنا کرتے ہیں اس طرح کہ روغن کو کف دست میں لگا کر سفوف کو ملیں جب سب سفوف چکنا ہو جائے تب شہد کے قوام میں مخلوط کریں تنہا یا دوسرے اجزا کے ساتھ کہ اس سے اسکی قوت بھی دیر تک قائم رہتی ہے اور قوام بھی نرم رہتا ہے اور حق یہ ہے کہ دردسر کی حالت میں

تو روغن بادام سے چرب کریں نہیں تو گائے کے گھی سے۔ اطریفل کی دواؤنکو بہت باریک کرنا چاہیے تاکہ معدے میں زیادہ ٹھہر کر اُسکے سطح کو کیمو ور انگردیں اور جلدی تلے کو اُتر جائیں کپڑے یا تارون کی باریک چلنی میں دواؤن کو چھانیں جو باریک غبار سا تلے کیطرف اُسے پھینک دیں اس صورت میں بکساہٹ کم ہوجاتی ہے اور قبض بھی کم ہوجاتا ہے۔ شہد کا قوام کرنے میں یہ ضرور ہے کہ تھوڑا سا پانی بھی اُس میں ملا دیا جائے اور دھیمی آنچ پر جوش دیں تاکہ جلے نہیں کیونکہ اگر پانی نہ ملایا جائے گا تو جھاگ صاف نہیں ہوسکیگا اور تیز آنچ پر بلکہ تلخ ہوجائیگا

اغبر لولوی وجہ تسمیہ اغبر کی اکثر کتابوں سے واضح نہیں ہوئی گر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ اسکو مثل غبار کے بناتے ہیں یا یہ کہ رنگ اس کا مثل غبار کے ہوتا ہے اسلیئے اس نام سے موسوم ہوا

افلونیا بفتح الف و سکون فا و ضم لام و سکون واو و کسر نون و یائے تحتانی مفتوح و الف ساکن بحر الجواہر میں لکھا ہے کہ وہ ایک معجون ہے جو افلیمن کی طرف منسوب ہے اور وہ ایک طبیب ہے روم کا انطاکی نے اپنے تذکرے میں لکھا ہے کہ افلونیا دو قسم کی ہے ایک فارسی دوسرے رومی فارسی مشہور ہے اور رومی کو افلون طرسوسی نے ایجاد کیا ہے

اکسیرین ترکیب قدیم ہے آنکھ کے امراض میں مستعمل ہے گو شہرت جاتی رہی ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکے معنے اصل کار کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ معنے اسکے شافی کے ہیں انطاکی نے اکسیر الملک میں لکھا ہے کہ یہ ذرور بادشاہ روم کے لیئے آنکھ کے امراض میں بنایا گیا تھا بہ صورت زیادہ نفع کی وجہ سے اس نام سے موسوم کیا ہے

انقرودیا یہ لغت رومی ہے معنی اسکے دل کے مشابہ ہیں یعنی بھلانوان جسکی صورت صنوبری ہوتی ہے اس معجون میں داخل ہے اسلیئے اس نام سے موسوم کیا مخترع اول اس ترکیب کا بقراط ہے بعد اسکے جالینوس نے اس میں تصرفات کیئے

انکباب یعنی بھپارا۔ طریق انکباب کا یہ ہے کہ دوا کو کسی ظرف سربستہ میں جوش کرکے دوسرا سرپوش جس میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہو رکھکر عضو ماؤف پر دھوان پہونچائیں اگر تمام بدن میں دھوان دینا منظور ہو تو مریض کو تا گردن ڈھانک کر اور اگر طاقت بیٹھنے کی ہو تو کرسی یا مونڈھا یا چارپائی پر بٹھاکر ورنہ لیٹا رہے پھر ظرف مذکور اسکے نیچے رکھکر سرپوش جدا کرلیں اور احتیاط رکھیں کہ مریض کو زیادہ گرمی دھوئیں کی نہ پہونچے ورنہ غش آجائے گا

اندری جہار جسے اندری جلاب بھی کہتے ہیں یہ ترکیب وید و نکی ہے اس سے پیشاب کثرت سے ساتھ آکر آلات بول کا تنقیہ ہوتا ہے

ایارج الف کے کسرے سے اور بعضوں نے فتحہ سے لکھا ہے معنی اسکے دوائے الٰہی ہیں اور اسکو قوت عمل کی وجہ سے جناب باری کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ مسہل کا رگوں میں گھسنا اور اخلاط کو چھانٹنا بھی ایک حکمت الٰہی ہے اور بعض کا قول ہے کہ جو دوا قوے اور خواص

کی وجہ سے دست جاری کرے اُسکو دواے آتی کہتے ہین اور بعض کتابون مین ایارج کی شرح
مسہل مصلح کے ساتھ کی ہے کیونکہ اس ترکیب مین مسہل کی دوا اُن مین مصلحات شامل ہین اور
بعض نے ایارج کے معنے دواے شریف کئے ہین کیونکہ وہ ایک عمدہ چیز ہے اسکے سوا ایارج
کے اور بھی بہت سے معنے لکھے ہین مگر بعض محققین کے نزدیک عمدہ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایارہ
سقمونیا کو کہتے ہین اور سقمونیا اس ترکیب کا جزو اعلیٰ ہے اس لیئے ایارج نام رکھا ہے اور سب
مسہلون سے پیشتر حکماے متقدمین نے اور بقول بعض بقراط نے اسکو ایجاد کیا تھا مگر مسہلات
معروفہ مین سے اول مسہل ایارج روفس ہے زمانۂ قدیم مین ایارج کا اطلاق اُسی پر ہوتا تھا
پھر اور مسہلات کو بھی ایارج کہنے لگ گئے۔ اطباء مفرط کے خوف سے مسہلات صرف
مثلاً اندرائن اور کنکی وغیرہ سے احتیاط کرتے تھے مبدرقات اور مصلحات اور فادزہرات
ملا کر استعمال کرتے تھے تاکہ اس کا نقصان اور فساد و خرابی مرتفع ہو جاے۔ ایارجات مطبوخات
اور حبوب کی بہ نسبت اصلح ہین اور قوت ایارج کی دو برس تک باقی رہتی ہے اور ڈیڑھ
تولہ سے زیادہ نہ کھانا چاہیے اور اگر چھ مہینہ سے پیشتر بھی استعمال درست نہین ایارج کے
بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اجزا کو سفوف کرکے جھاگ اتارے ہوے شہد مین ملا رکھین مگر
متقدمین نے اس کے بنانے کی شرط لکھی ہے کہ آنچ نہ لگی ہو اور ادویہ کو شہد مین ملا لیا جاے

باسلیقون اس کے معنے سرمہ وشنائی ہین اور کہتے ہین کہ باسلیقون ایک بادشاہ کا نام ہے
جس کے واسطے بقراط نے اس مرکب کو ایجاد کیا تھا

تپیسا ترکیب ہندی ہے چونکہ تیس دوائین پڑتی ہین اس لیئے تپیسا کہتے ہین

تبخیر جسے انگریزی مین **فیومی گیشن** کہتے ہین دواؤن کو حرارت کے ذریعہ سے ابخرات مین
تبدیل کرکے مسامون کی راہ سے جسم کے اندر پہونچانے کا نام ہے بہت سے امراض مین یہ
منظور ہوتا ہے کہ دوائین جسم پر بشکل لطیف یعنی بخارات بنکر مسامون کی راہ سے جذب ہو کر اپنا اثر
پیدا کرین مثلاً گندک یا شنجرف وغیرہ کو حرارت دیکر اُسکے بخارات تمام بدن یا خاص کسی عضو
یا کوف کو پہونچاتے ہین۔ شراب کے بخارات پہونچانے ہون تو اسکو پانی مین رکھکر اُس کو
جلا دیتے ہین۔ مرکہ یا امونیا کے بخارات دینے منظور ہوتے ہین تو گرم اینٹ پر ڈالتے ہین
اور ایک آسان ترکیب بخور کی یہ ہے کہ بیمار کو بید کی بنی ہوئی سوراخ دار کرسی یا اور چیز پر
جسکے نیچے سوراخ ہون بٹھا دین اور کمل سے چارون طرف ڈھک دین صرف منہ کھلا رکھین
اور مریض جسپر بیٹھا ہے اسکے نیچے دوا کے بخارات پیدا کرین۔

برشعثا اس کا اصلی نام برشعثا ہے جسکے معنے برءالساعۃ ہین یعنے ایک گھنٹے مین اچھا کرتا ہے اور
یہ حکماے قدیم کی ترکیب ہے اب بکثرت استعمال سے برشعثا کہنے لگے ہین اور جمہور کا اس بات پر اتفاق
ہے کہ یہ نسخہ شیخ ہبۃ اللہ ابی البرکات طبیب نے ایجاد کیا ہے۔ اور شیخ داؤد انطاکی کہتا ہے

کہ اس ترکیب کا مخترع جالینوس ہے اور ان اقوال مین یون توفیق ہے کہ اس معجون کو جالینوس نے
ترکیب دیا ہو اور جن لوگون نے یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا انکی غفلت سے یا لوگون کے اعراض
سے اس کا استعمال متروک ہو گیا ہو کہ پھر ہبۃ اللہ ابو البرکات نے اُسے جاری کیا ہو۔ برشعثا زکام۔
دھند۔ نزلہ۔ دوران سر۔ طنین۔ لقوہ۔ فالج۔ مرگی۔ رعشہ۔ سبات سہری۔ مرض نسیان۔
اور مالیخولیا وغیرہ سوداوی بیماریون اور سہر یعنے کثرت بیداری۔ ہذیان۔ پھیپھونکی ناطاقتی۔
مسوڑھون کے استرخا۔ گندگی ذہن۔ منہ مین بدبو آنے اور منہ سے لعاب بہنے کو اور منہ سے
خون آنے کو اور آنتون کے درد۔ قولنج۔ درد معدہ و جگر۔ سدہ جگر۔ ضعف جگر اور استسقا کی سب
قسمون کو اور سرعت انزال کو اکثر مفید ہوتا ہے اور انزال کے بعد تھوڑا سا برشعثا کھا لینا اسکی مضرت
سے امن رکھتا ہے۔ اطبا نے اسکے منافع باعتبار زمانے کے تقسیم کئے ہین اس طرح کہ ایک
گھڑی مین دانتون کو بند کرتا ہے اور ایک روز مین درد سر کو دور کرتا ہے اور ایک ہفتے مین گٹھیا
کو نفع پہونچاتا ہے اور ایک مہینے مین تپ دق کو دفع کرتا ہے اور ایک سال مین استسقا کو کھوتا
ہے۔ اور اسکو ہر ہر مرض کے واسطے خاص دواؤن کے ساتھ دیتے ہین بنانے کے بعد چھ مہینے
تک استعمال نکرنا چاہئے اور بہتر ہے کہ دو سال کے بعد سے استعمال کرین اور اسکی قوت
اکیس برس تک باقی رہتی ہے۔ صفراوی اور سوداوی مزاج والے کو مضر ہے اور ہمیشہ استعمال
کرنا بدن اور عقل کو فاسد کرتا ہے اور قوت باہ و بھوک کو کم کرتا ہے اور قوی کو ضعیف کرتا ہے
تندرست آدمی کو ہفتے مین ایک بار سے زیادہ استعمال نکرنا چاہئے اور زیادہ تر نقصان اس کا
بسبب زیادتی افیم اور اجوائن خراسانی کے ہے اور ایک ماشہ سے زیادہ کبھی نہ کھانا چاہیے
اسکے مضر کی مصلح شراب اور کھانڈ اور مرغی کا شوربا ہے۔

برود اُس دوا کو کہتے ہین جسکو نباتات مخصوص کے پانیون مین سانکر اور سکھلا کر پھر پیسکر مثل گرد
کے استعمال کرین۔ یہ سرمہ اس وجہ سے سمجھا جاتا ہے کہ برود بدون پیسے استعمال نہین پاتا یہی وجہ ہے
کہ کبھی برود کو سرمہ سے تعبیر کر جاتے ہین اور شیاف اس نظر سے خیال کیا جاتا ہے کہ مائع
اور سیال سے مثل شیاف کے اسکو بھی سانتے ہین۔ قولس کہتا ہے کہ برود مین حرارت
اور برودت ہوتی تو نہین ہوتی ہین پس جب تسکین دیتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے
تو برود کہتے ہین مگر انطاکی اس قول پر اعتراض کرتا ہے کہ اطلاق برودات کا حار مادہ پر بھی
ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ چونکہ اولاً کافوری بناتے تھے اور اُسے برود کہا کرتے تھے پس
بوجہ مشاکلت کے ہر ایسی ہی اس قسم کی دوا کو برود کہنے لگے۔ برود کا مخترع اول سلیاطوس
ہے۔ برود کا اطلاق دواے چشم و قاطع خون اور مقوی دماغ پر بھی ہوتا ہے اور اُس دوا
کو بھی کہتے ہین جس سے آنکھ کا علاج کرتے ہین۔ تدبیر برود کی مثل سرمہ کے ہے کہ اجزا
کو کھرل مین صلایہ کرکے لگاتا۔ ابن رضوان کہتا ہے کہ برود بدون سلائی کے مستعمل نہین

مگر انطاکی اس قول کو صحیح نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ بعضے بردو جیسے کافوری وغیرہ جہڑ کے بھی جاتے ہیں جالینوس کا قول ہے کہ بہتر یہ ہے کہ بردو کو سونے کی سلائی سے استعمال کریں انطاکی کہتا ہے کہ یہ تخصیص بلا مخصص ہے اسلیئے کہ سونے کی سلائی آنکھ کے لیئے ہر ایک شے کی سلائی سے زیادہ مناسب ہے یہانتک کہ بدون سرمہ کے تنہا بھی اس کا آنکھ میں پھیرنا نافع ہے مگر فاضل انطاکی کی راے صحیح نہیں اس لیئے کہ یہ تخصیص نہیں ہے بلکہ بیان حکم ہے اور ظاہر ہے کہ کسی مقام پر کسی حکم کے بیان کرنے سے ماسوا کی نفی لازم نہیں آتی اور اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ یہ تخصیص ہے تب بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ سونے کی سلائی متقدمین کے بردو کافوری کے قبل کی ہیں ہوگی پس تخصیص بلا مخصص ثابت نہوئی

بنفسجی ایک مرکب کا نام ہے جو باعتبار رنگ کے اس نام سے موسوم ہوا

بنادق دواؤں کے بنانے کا مثل حب کے ہے مگر صورت بڑی بنائی جاتی ہے اور کھانے کے وقت چند ٹکڑے کر کے کھاتے ہیں انگریزی میں بڑی گولی کو بولس کہتے ہیں یہ ایک عمدہ طریقہ دوا کے دینے کا نہیں ہے تاہم بعض طبیب بعض دواؤں کو بطریق بولس یعنی بندق بنا کر کھلانے کا حکم دیتے ہیں مثلا دس گرین کو بیمانہ یا شیرہ یا شربت کے ہمراہ ایک بڑی گولی بنا کر ایک ہی مرتبہ کھلانے کے لئے بنائی جاتی ہے بعض ولایتوں میں دوا ساز بڑی مقدار دوا کی بجاے ایک گولی بنانے کے معجون کے طور پر بنا دیتا ہے اور یہ ہدایت کر دیتا ہے کہ ایک ہی مرتبہ نگل لیں

بیشی چونکہ اس میں بیش یعنی بچھناگ داخل کرتے ہیں اسلیئے بیشی کہتے ہیں

پاشویہ جسے انگریزی میں فٹ باتھ کہتے ہیں اسکی ترکیب یہ ہے کہ آب نالیس کو خوب گرم کر کے یا ادویہ اُس پانی میں ڈالکر ایسا جوش کریں کہ چہارم حصہ پانی جل جاوے پس مریض کے پانو زانون تک دھوویں اور کپڑے کی تھیلی سے اوپر سے تلے کو لیں اور چاہیئے کہ مریض کے تنفس اور ظرف کے درمیان ایک پردہ حائل کریں تاکہ بخارات سے مریض کو نقصان اور تکلیف نہ پہنچے اور اگر پانوؤں کو گہرے ظرف میں جو آب گرم یا جوشاندہ ادویہ سے مملو ہو رکھ کر اوپر سے تلے کو ملیں تو مضائقہ نہیں اور جب مریض کی طبع پر ناگوار گذرنے لگے تو پانوؤں کو کپڑے سے خشک کر کے اوپر سے تلے کو کپڑا لپیٹ دیں مگر تلوے کھلے رکھیں اور مریض کو کپڑا اوڑھا کر لٹا دیں اور پسینا آنے کے بدن کا رومال سے صاف کرتے ہیں۔ جب پسینے کا بند کرنا منظور ہو تو پونچھنا موقوف کر دیں اور بعد دو تین گھڑی کے کپڑا پانوؤں پر سے کھولیں۔ پاشویہ دردسر اور سرسام اور جمیع امراض دماغ میں نہایت موثر ہے کہ مواد کو دماغ سے تلے کو کھینچتا ہے۔ چونکہ مسام کھولتا ہے اور پسینا جاری کرتا ہے اور گرمی کو ظاہر کی طرف جذب کرتا ہے اسلیئے تپ کے واسطے بھی نوبت کے اواخر میں مفید ہے مگر اس کا استعمال بحران میں اور ایسی تپ کی شدت میں جو نہایت حرارت رکھتی ہو روا نہیں اسلیئے کہ پانی کی گرمی بخار کی گرمی کو اور بڑھا دے گی۔ ہاں اگر سرسام پیدا ہونے کا خوف ہو تو گنگنے پانی میں نمک ڈالکر پاشویہ کریں اور پاشویہ کرتے وقت سرگشت کی

طرف جھکا رکھیں اور دونوں پاؤں پانی کے ظرف میں رکھ کر پانی اٹھا اٹھا کر دونوں پاؤں پر
گھٹنے سے نیچے ڈالیں اور ہتھیلیاں ملتے رہیں تو بیچ کو سوئیں اور مریض کے پاؤں پانی سے نکالیں
تو چاہیے کہ پانی میں گرمی باقی رہے تو نہ کہ سرد ہو جاوے اور بہتر یہ ہے کہ ظرف عمیق ہو یہاں تک
کہ پاؤں زانوؤں تک ڈوبے رہیں اور تکرار عمل بحسب حاجت ہونی چاہیئے۔ اصل پاشویہ میں
آب گرم ہے مگر قوت تاثیر اور تقویت امالہ اور جلد کے ڈھیلا ہونے کے لیے دوائیں بھی ڈالدیتے
ہیں مثلاً اگر مادہ گرم ہو تو گل بنفشہ اور گل نیلوفر وغیرہ دوائیں ڈالتے ہیں اور اگر مادہ سرد ہو تو بابونہ اور
اکلیل الملک وغیرہ جیسی دوائیں ملاتے ہیں اور جبکہ پاشویہ کے بعد پاؤں جذب مواد کے لیے
باندھیں اور اندیشہ انجرے کے چڑھنے کا ہووے تو چاہیئے کہ کھولنے کے وقت تلوے گرم
پانی میں رکھیں تاکہ انجرات منجذبہ صعود نکریں اور دفعۃً کھولیں بھی نہیں اور کھولنے میں ابتدا
قدم کی طرف سے کریں بخلاف باندھنے کے کہ اس میں اوپر سے ابتدا کرتے ہیں جبکہ پاشویہ کرنے اور
سنگیاں لگانے کی ضرورت ہو تو اول سنگیاں لگائیں بعدہ پاشویہ کریں تاکہ جو انجرے کہ سنگیوں
سے تلے کو منجذب ہوئے ہیں وہ پاشویہ کرنے سے تحلیل ہو جائیں اور یہ جو اوپر کہا گیا ہے بعض اطبا
کا قول ہے کہ جس طرح دماغ کو پاؤں سے مشارکت ہے اسی طرح ہاتھوں کو دل سے مشارکت
ہے پس جیسے دماغ کے انجروں کو نیچے کھینچنے کے لیے پاشویہ کرتے ہیں اسی طرح انجروں
کو دل سے جذب کرنے کے واسطے دست شویہ کرتے ہیں اور جس طرح واسطے ترطیب
وتبرید دماغ و دفع بیداری کے پاؤں کے تلووں پر کسی روغن کی مالش کرتے ہیں اسی طرح
دل کی حرارت کے لیے ہتھیلیوں پر صندل و کافور اور [illegible] وغیرہ لگاتے ہیں پس اگر
اس پانی میں ہاتھ بھی رکھدیں تو دل سے بخار جذب ہو جاوے گا۔ [illegible] ہیں کہ اختراع پاشویہ کا بعد
انکباب کے ہوا ہے اسی سے یہ رواج ہے کہ پاشویہ کی دوا گرم اور تیار ہونے پر پہلے تمام
بدن کا انکباب کرتے ہیں اس طرح کہ مریض کو ایسے مکان میں کہ ہوا کا مرور نہ ہووے بٹھا کر تا
بکروں کپڑے سے ڈھانک کر اس پانی کو دوسرے ظرف وسیع میں ڈالکر انکباب کریں جب پانی
قابل ہاتھ لگانے کے ہو جاوے تو مریض کے دونوں پاؤں اس پانی میں رکھکر دستور پاشویہ کریں
پچکاری اسکو عربی میں زراقہ و زرق کہتے ہیں اور وہ ایک مجوف آلہ ہوتا ہے جس کے
ایک طرف پتلا منہ اور اس میں باریک سوراخ ہوتا ہے اور دوسری جانب سوراخ بقدر
جوف ہوتا ہے اور اسکے جوف کے اندر آلہ رکھتے ہیں کہ جب پانی یا پتلی دوا ڈالکر باریک سوراخ
کیطرف آلے کو دباتے ہیں تو وہ چیز اچھل کر باہر کو نکلتی ہے اس مقام میں پچکاری سے مراد
وہ دوا ہے جو اس میں بھر کر استعمال کی جاتی ہے انگریزی میں اسکا نام انجکشن ہے اور یہ
ایک قسم کا مجاز ہے جیسے اطبا بول پر قارورہ کا اطلاق کرتے ہیں پچکاری شیشے یا دھات کی
ہوتی ہے امراض رحم میں جو پچکاری کام میں آتی ہے اسکو ڈاکٹر فیمیل سرنج کہتے ہیں چھوٹی پچکاری

کے ذریعہ سے جلد کے نیچے دوائین مثلاً مارفائن اور ایٹروپین اور کونائن وغیرہ پانی مین گھولکر پہونچاتے ہین اس عمل کو ڈاکٹر ہپوڈرمک انجکشن کہتے ہین اور پچکاری کو ہپوڈرمک سرنج یہ ذرا سی پچکاری ہوتی ہے اسکے منھ پر سوئی لگی رہتی ہے جس کے اندر سوراخ ہوتا ہے تدبیر عمل یہ ہے کہ پوست کو چٹکی سے اٹھاکر پچکاری کی سوئی کو جلد کے نیچے داخل کرکے سیال کو پہونچائین اور جب مرض سوزاک مین پچکاری لگانا چاہین اور پچکاری کا منھ نائزہ مین رکھکر دوا اندر پہونچائین تو بعد اسکے چاہیے کہ پچکاری نکال کر تھوڑی دیر نائزہ کا منھ بند کر رکھین تاکہ دوا ٹھہر کر اپنا اثر پہونچاے پھر دوبارہ یہی عمل کرین اور نفع اسکا سوزاک مین بہت ہے کیونکہ زخم مین دوا بجنسہ پہونچ جاتی ہے بخلاف پینے یا کھانے کے کہ اس صورت مین بڑی کسر اور انکسار کے ساتھ دوا کا اثر پہونچتا ہے علاوہ اسکے عضو تناسل اعضاے شریفہ سے علیحدہ ہے اور تند و تیز فضلات کے نکلنے کا راستہ ہے اس لیے دوا اچھی اثر نہین دکھلاتی - جو لوگ پچکاری لگانے سے منع کرتے ہین یہ انکی جہالت ہے اور جہانتک ہوسکے مرد یا عورت کی راہ بول مین دوا سرد پہونچائی جاے مگر تھوڑی مقدار مین کہ صرف زخم تک پہونچے - اگر مقدار مین زیادہ پہونچتی ہے تو مردون کو ورم فوطہ اور عورتون کو عوارض رحم پیدا ہوجاتے ہین

تیزاب اسکے کھینچنے کا دستور یہ ہے کہ دوا قلمی کو خوب کوٹ کر کے ایک گھڑے مین رکھین اور اسکے منھ سے ایک ہانڈی کا منھ آٹے سے وصل کرکے چولھے پر گھڑے کو ایسا منحرف یعنی ترچھا رکھین کہ ہانڈی دوسرے چولھے پر جو اول چولھے سے کچھ دور رکھی جاے اور ہانڈی کی کمر مین ایک سوراخ کرکے بانس کی نئی لگاکر چینی یا کانچ کا ایک پیالہ نئی کے نیچے مقابل رکھین کہ اس مین عرق ٹپکے تیزاب کا نام انگریزی مین ایسڈ ہے کبھی اس کو فائدہ کرنے کے لیے پانی ملے ہوے تیزاب ان صورتون مین دیتے ہین جب کھارے نمکون کی خون یا پیشاب مین زیادتی ہوجاتی تیزاب زیادہ مفید سمجھتے ہین اور معدنی تیزابون مین گندک کا تیزاب زیادہ نفع کرتا

فقط اطبا کا معمول ہے کہ بعض حالتون مین ایسا کرتے ہین کہ گوشت پکا کر مریض کو تقویت دماغ کے لیے سنگھاتے ہین اس عمل کا نام ہے اور پہلا حرف ثاے مثلثہ ہے

شیاوریطوس یہ دوا ایک بادشاہ کے نام سے موسوم ہے جو جالینوس سے پہلے گذرا تھے اس کے واسطے تجویز کی تھی -

جلاب شربت کی قسم سے ہے مگر قوام جلاب کا شربت سے بہت رقیق ہوتا ہے اور بسبب رقت کے جلد نافذ ہوجاتا ہے اس قدر بنانا چاہیے کہ بہت دنون تک نہ رکھنا پڑے اور جلاب شربت سے سریع الاستحالہ ہے اور یہ لفظ معرب ہے گلاب کا لام پر تشدید بقریب کی وجہ سے آئی ہے

جوارش حکیم مومن کہتا ہے کہ یہ لفظ معرب ہے گوارش کا جسکے معنی ہضم کرنے والا ہین

اسکو اطبائے فرس نے عباسیون کے لیے ایجاد کیا ہے اصطلاح مین جوارش مراد ہے اُس مرکب
سے جو معدے کو قوت بخشتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے غذا کی اصلاح کرتا ہے ادویہ کو شہد وشکر
مین ملانے کے بعد ایک برتن مین رکھ چھوڑتے ہین۔ اس ترکیب کے مزاج کے لیئے کوئی
مدت معین نہین کی گئی۔ متاخرین بعض دست آور معجونون کو بھی جوارشات کے ضمن مین لکھدیتے
ہین۔ ظاہرا یہ بات قاعدے کے خلاف ہے۔ شیخ انطاکی کہتا ہے کہ جوارش لفظ فارسی ہے
مسخن اور ملطف کے معنون مین۔ شارح اسباب نے اپنی قرابادین مین لکھا ہے کہ لغت جوارش
قدیمی ہے اور اہل فارس کے نزدیک جدید ہے اور وہ اسکے معنے مقطع اخلاط کرتے ہین اور
مین نے واقف کارون سے سوال کیا تو انکار کیا اور جوارش اصطلاح مین عبارت ہے اُس
دوا مرکب سے جو خوب باریک کوٹی گئی ہو اور اسکو آنچ نہ دی گئی ہو بس یہ جو حکیم محمد حسین نے
لکھا ہے کہ فرق معجون و جوارش مین یہ ہے کہ معجون کے اجزا باریک ہوتے ہین اور سفوف
جوارش کے اجزا جریش یعنی ذرذرے یہ بات شارح اسباب کی تحریر کے خلاف ہے لیکن
قرابادین بقائی سے بھی حکیم مذکور کی بات کی تائید ہوتی ہے اُس مین لکھا ہے کہ معجون اور جوارش
مین چند طرح پر فرق ہے (۱) جوارش کے اجزا زیادہ ترخوش مزہ اور خوشبودار ہوتے ہین
بخلاف اجزائے معجون کے (۲) جوارش کے اجزا بہت باریک نہین ہوتے تاکہ دیر تک
معدے مین ٹھہر کر اُسے طاقت پہونچادین اور کھانے کو ہضم وتحلیل کرین (۳) جوارش کا قوام
اتنا گاڑھا ہوتا ہے کہ اسکو ہاتھ سے توڑ سکتے ہین بہرصورت جوارش کا اختراع معجون کے
بعد ہوا ہے اور اس کو خاص واسطے امراض معدہ کے نکالا اسکے بعد اور اعضا کے لیئے بھی
بننے لگی اور جوارش کے بنانے کا دستور مثل معجون کے ہے کہ دواؤن کو کوٹ کر مصری یا کھانڈ
یا شہد کا قوام کرکے ملا لیتے ہین و بعد لوگ بجائے جوارش کے لفظ چٹنی استعمال کرتے ہین۔

جوشاندہ جسکو عربی مین مطبوخ و طبیخ و مغلے اور فارسی مین جوشاندہ اور ہندی مین
کاڑھا اور سنسکرت مین کواتھ بضم کاف تازی و فتح واو و سکون الف و تائے فوقانی مخلوطہا
موقوف کہتے ہین اسکی ترکیب یہ ہے کہ دوائین جو پھول یا پتے ہون اور جوڑ یا لکڑی یا بیج
ہون تو انکو نیم کوب کرکے پانی مین خواہ کسی عرق مین ترکرکے جوش دین جب بقدر مناسب
پانی جل جائے تب ملکر خواہ بغیر ملے زلال چھان لین اور کوئی شربت خواہ شیرینی ملا کر نوش
کرین اگر ایک مقدار سے زیادہ تیار کرین تو صاف کرکے بوتل یا شیشے مین رکھ لین بوقت
پینے کے شیرینی ملا کر پیا کرین۔

کبھی ایسا کرتے ہین کہ ہانڈی کے اوپر لکڑی رکھ کے اس لکڑی مین دوا کی پوٹلی ڈوری کے
ذریعہ سے لٹکا کر نیچے آنچ دی جاتی ہے اس عمل کو ڈولکا جنتر اور ڈولک جنتر اور ڈولا جنتر
کہتے ہین یہ اصطلاح ویدک کی ہے۔

دوائونکا جوشاندہ اُن لوگون کے لیئے اختیار کیا جاتا ہے جو احتراق رکھتے ہون ضعیف ہون بدن دُبلا
ہوگیا ہو کیونکہ دوائونکا جوش کیا ہوا پانی اُنکے جرم سے زیادہ لطیف اور سرد ہوتا ہے اور اس
سے بھی زیادہ سرد خیساندہ ہوتا ہے جوشاندے کو سفوف اور حبوب وغیرہ پر ترجیح دی جاتی ہے
آگ دوائون کے جرمون مین سے انکی کیفیتون اور قوتون کو لے لیتی ہے اور یہ قوتین اور نفعین
پانی سے متعلق ہوجاتی ہین پانی لطیف ہے اس لئے اعضا و اخلاط مین تصرف کرکے جلد لوٹ آتا ہے
اُس ذریعہ سے دوائونکی تاثیر بدن مین پہونچ جانے کے بعد انکی کوئی ایسی چیز جن سے بُرے اعراض
دیسے بے چینی، غشی، قوت کا سقوط، پیاس، متلی وغیرہ پیدا ہون باقی نہین رہتی۔ کیونکہ یہ قوتین
جرم دوا کو لازم ہین اور جوشاندے مین دوا کا جرم ہوتا نہین برخلاف سفوف اور حبوب کے کہ
انہین جرم باقی ہوتا ہے اسلیئے ایسے عوارض واقع ہو سکتے ہین۔ جوشاندے کا تناول کرنا بھی
بہ نسبت جرم کے آسان ہے۔ جوشاندے سے دست بھی جلد آسکتے ہین۔ تلیین۔ دھویا جاتا اور
جلا بھی زیادہ ہوتی ہے یونانی طب مین ثابت ہے اور یہی افعال جوشاندے سے مطلوب ہین
جوشاندے مین اتنا پانی ڈالتے ہین کہ تین حصے جلکر ایک حصہ باقی رہے تو ضرورت کو کافی ہو
باقی ماندہ حصہ اتنا ہو کہ پینے والے پر اسکا پینا بار نگذرے۔ صاحب شفاء الاسقام نے کہا
ہے کہ یہ مقدار ایک رطل یعنی سوا اٹھائیس تولہ سے زائد نہونی چاہیے اور چاہیئے کہ جوش ہو چکنے
کے بعد پھوک فوراً دور کردین اسلیئے کہ جوش کے وقت پانی مین دوا کی قوتین آجاتی ہین
اور جب گرمی باقی رہتی ہے تو پھوک اپنی بعض قوتون کو واپس لے لیتا ہے اس سے
پانی کا عمل ضعیف ہوجاتا ہے۔ یہ بھی شرط ہے کہ جوشاندے کو زیادہ آنچ پر جوش دین کیونکہ آگ
یہی نہین کرتی کہ دوائون کی قوتون کو جرم سے نکالکر پانی مین ملادے بلکہ ان قوتون کو پانی مین
سے ہوا کی طرف بھی حرکت دیتی ہے اسلیئے زیادہ آنچ سے دوا کی قوتین ہوا مین چلی جاوینگی
اور پانی مین کم رہجاوینگی۔ بہتر یہ ہے کہ جوشاندے کے اجزا کو جوش سے پہلے تین چار پہر تک
تر رکھین پھر جوش دین اول سخت چیزون کو جیسے لکڑی اور جڑ ہین جوش دین جب وہ نیم پخت
ہوجائین تو ملائم اور لطیف چیزین جیسے پھول اور پتے ملائین تاکہ انکی قوت محفوظ رہے پکنے مین
تحلیل نہوجائے اگر افتیمون ڈالنا ہو تو پوٹلی مین باندھکر اُس وقت ڈالین جب آگ پر سے
اُتارنے کو ہون اسکے بعد دو تین جوش سے زیادہ نہ دین۔ املتاس، شیرخشت اور
ترنجبین ملانا ہو تو جوشاندے کو چھانکر ملادین ساتھ مین جوش دینے سے انکے عمل مین نقصان
آجاتا ہے۔

جوشاندہ تیار کرنے کے دو طور ہین (۱) برتن کا منہ سرپوش سے بند کرکے جوڑ کے مقام پر
کپڑا لپیٹکر اور آٹے سے بند کردیا جائے تاکہ بھاپ ذرا نہ نکلے اس طرح اجزائے لطیفہ ہوا
بنکر فنا نہین ہوتے (۲) برتن کا منہ کھلا رکھین یا مضبوط بند نکرین ایسے جوش سے اجزائے

لطیف ہوا بنکر فنا بھی ہوجاتے ہین۔
ویدون نے جوشاندے کی سات قسمین کی ہین (۱) وہ کہ جوش کرنے کے بعد پانی آدھا باقی رہجاے ایسا جوشاندہ ہاضمہ پیدا کرتا ہے (۲) وہ کہ جوش کرنے کے بعد پانی چوتھائی باقی رہجاے ایسا جوشاندہ پسینا لاتا ہے (۳) وہ کہ جوش کے بعد پانی پانچوان حصہ باقی رہجاے ایسا جوشاندہ تری پیدا کرتا ہے (۴) وہ کہ جوش کرنے کے بعد پانی چھٹا حصہ باقی رہجاے ایسا جوشاندہ گرمی بڑھاتا ہے (۵) وہ کہ جوش کرنے کے بعد پانی آٹھوان حصہ باقی رہجاے ایسا جوشاندہ مرض کو تسکین دیتا ہے (۶) وہ کہ جوش کرنے کے بعد پانی جلکر بارھوان حصہ باقی رہجاے ایسا جوشاندہ پیٹ کو صاف کرتا ہے (۷) وہ کہ ۱۵ حصہ پانی جلکر سولھوان حصہ باقی رہجاے ایسا جوشاندہ خشکی پیدا کرتا ہے
جوشاندے کو انگریزی مین ڈکاکشن اور لاطن مین ڈکاکٹم کہتے ہین۔ ڈاکٹرون نے اسکی تعریف اس طرح کی ہے کہ جب کسی نباتی شے کو پانی مین کچھ عرصے تک اس غرض سے جوش دین کہ اسکے حل ہونے والے اجزا پانی مین حل ہوجائین تو چھاننے کے بعد جو مرکب حاصل ہو اسکو نباتی شے مذکور کا جوشاندہ کہتے ہین۔ مختلف اشیا کے کھولنے کا درجہ اگرچہ اکثر حالتون مین یکسان ہے مگر بعض مین تھوڑا اختلاف واقع ہوسکتا ہے مثلاً قاعدہ ہے کہ جس برتن کی سطح کھردری ہے اس مین سیال بہ نسبت صاف برتن کے کم درجہ کی حرارت سے کھول جاے گا پانی کے جوش کھانے کا درجہ ۲۱۲ ہے اگر برتن نہایت صاف اور خالص شیشے کا ہو تو پانی کے کھولنے کے لیئے ۲۲۱ درجہ کی حرارت مطلوب ہوگی۔ نباتی دوا کے حل ہونیوالے اجزا حرارت پانے سے پانی مین زیادہ حل ہوتے ہین مگر اسکے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ ہوا کے مقابلے مین جوش آنے سے اکثر نباتی اشیا کے اجزا متفرق ہوجاتے ہین لہذا جوش دینے کے وقت برتن کو تھوڑی ڈھک دینا چاہیئے کسی نباتی چیز مین کوئی اڑنے والی شے ہے تو اسکے جوشاندہ بنانے کے واسطے دیر تک اور سخت آنچ نہین دیتے۔ جب کسی شے کو سیال مین کچھ عرصے تک حرارت دیکر بجز اسکے کہ سیال کھولنے پاے اور شے مذکور کے حل ہونے والے اجزا سیال مذکور مین حل ہوجائین تو ڈائی جسٹن کہتے ہین۔ ڈاکٹرون نے اکثر دواؤن کو دس منٹ تک جوش دینے کے لیئے ہدایت کی ہے اور جسقدر دوا کے حل ہونے والے اجزا اس عرصے تک جوش دینے سے ایک پائنٹ پانی مین حل ہوسکتے ہین اُس قدر دوا مذکور لی جاتی ہے اور یہ امر تجربے سے دریافت کرلیا گیا ہے اور بعد دس منٹ کے جوش دینے کے دبا کر چھان لین اور صافی پر اس قدر پانی اور ڈالین جس مین چھنا ہوا جوشاندہ پورا ایک پائنٹ ہوجاے اور پانی ہمیشہ کشید کیا ہوا لیتے ہین
چشکی یہ سفوف ہے کہ اکثر عورتین بچون کے واسطے تیار کرتی ہین اور دو انگلیون مین

اُٹھا کر بچے کو دیتی ہیں۔

حَبْ جسکو ہندی میں **گولی** اور انگریزی میں **پِل** اور لاطن میں **پلولی** کہتے ہیں گولی کو متقدمین نے ایجاد کیا ہے۔ یہ بھی ایک عمدہ طریقہ دوا کے کھلانے کا ہے جو دوائیں کہ بدذائقہ اور بدبودار ہوتی ہیں وہ اس طریقے سے بآسانی نگل لی جاتی ہیں۔ قوت حبوب مسہلہ کی دو مہینے تک باقی رہتی ہے بعد کو ضعیف ہو جاتی ہے اور قوت حبوب بہی اور مقوی کی جن میں قوی اور ذوالخاصیت دوائیں شامل ہوتی ہیں برس روز تک باقی رہتی ہے اور اگر افیم داخل ہو تو دو برس تک قوت گولی کی رہتی ہے اور جن میں عمدہ اور قوت دار دوائیں نہوں انکی قوت ایک مہینے کے بعد سے ضعیف ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گولی اگر نباتی دوا کے رسدار سفوف سے بنائی جاے تو چار یا پانچ گرین سے زیادہ بڑی نہیں بناتے اور معدنی وزنی چیزوں کی پانچ چھ گرین تک بنا سکتے ہیں ادویہ مفصلہ ذیل شکل گولی اکثر دیجاتی ہیں

۱ ادویہ جن کی مقدار دوا کی کم ہو
۲ گوند اور رالدار چیزیں
۳ غیر حل ہونے والی وزنی ادویہ
۴ بدمزہ اور بدبودار
۵ نباتی رُب

مفصل ذیل ادویہ کی گولیاں نہیں بنائی جاتیں

۱ جنکی خوراک پندرہ یا بیس گرین سے زیادہ ہے یعنی تین یا چار گولی سے بھی زیادہ
۲ گھل جانے والے نمک وغیرہ
۳ اُڑ جانے والی چیزیں
۴ اُڑ جانے والے روغن جب نصف قطرے سے زیادہ دیا جاویں

اطباے یونانی کے نزدیک دستور گولی بنانے کا یہ ہے کہ جو تازہ پھول یا پتوں سے بنائی جاے تو وہ ویسے ہی پیسکر بنائی جاے اور اگر اجزاے خشک سے بنائی جاے تو اجزا کو کوٹ چھانکر سادہ پانی خواہ جس پانی کے ساتھ ترکیب میں لکھا ہو سانکر بنائی جاے۔ ڈاکٹروں کا یہ دستور ہے کہ جب وہ ایسی دواؤں کی گولیاں بناتے ہیں کہ صرف خمیر کرنے سے انکی گولیاں نہ بندھ سکیں تو ایسی دواؤں کے ساتھ چیپ دار چیزیں ملاتے ہیں کہ گولیاں بہ آسانی بندھ جائیں یا کوئی نباتی رُب اور گوند کا لعاب اکثر استعمال میں لاتے ہیں مگر وقت یہ ہے کہ بہت دن رکھنے سے گولیاں نہایت سخت اور ناقابل حل ہونے کے ہو جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ معدنی چیزوں کے واسطے گوند کا لعاب موزون نہیں ہے۔ کتیرا اسکے لیے عمدہ چیز ہے۔ رالدار چیزوں کی گولیاں صابون کے

ساتھ اچھی طرح بنائی جا سکتی ہیں اور بعض اوقات چند قطرے شراب مقطر کے رالدار چیزوں کے ملانے
کے لئے دینے ہوتے ہیں۔ گولیوں کے بنانے کے لئے ایک نہایت عمدہ شے یہ ہے۔ کتیرے
کا سفوف ایک ڈرام گلسرائن ساڑھے تین ڈرام اور پانی ایک ڈرام۔ ان سب کو خوب ملا کر
رکھیں اسکے ذریعہ سے بخوبی اور بآسانی گولیاں بن سکتی ہیں۔ گولیوں کو بنانے کے لئے اول
ان چیزوں کو لیں جنکو پیسنا ہو پھر خشک چیزوں کے ملانے کے بعد اگر کوئی ملائم رب بھی ملانا ہو
تو کاغذ پر رکھ کر تولیں اور سب کو ایک ایسے ہاون یا کھرل میں ڈالیں جو بہت کم گہرا ہو بائیں ہاتھ
سے ہاون کو مضبوط پکڑیں اور دہنے ہاتھ سے بذریعہ دستے کے سب چیزوں کو خوب دبا کر
ملا دیں اور ہاون کو ضرورت ہو تو پھیرتے جاویں اس عمل میں دستے کو پیسنے کے لئے گھمانا
نہیں ہوتا بلکہ چیز کو اسی میں گویا گوندھنا اور دبانا اور ملانا ہوتا ہے۔ جب لگدی تیار ہو گئی
تو پھر اسکو آلہ چوب یعنی گولیوں کی کل کی سل پر رکھ کر اسی دستے کی صاف جانب سے بتی بنائیں
بتی گولائی میں برابر ہو پھر بتی کو کل کے قانون پر رکھ کر خانہ دار سطح کے دستے کے ذریعہ سے
کاٹ دیں برابر گولیاں کٹ جائینگی انکو انگلیوں سے گول کر لیں یا گول کرنے کی رکابی کے
ذریعہ سے دیں چھوٹی سی رکابی لکڑی کی ہوتی ہے جس کی سطح چکنی اور بہت صاف ہوتی ہے
اسکی سطح کے نیچے گولیوں کے ٹکڑوں کو رکھ کر پھر رکابی کے سطح کو پھیرتے ہیں اس آلہ کو پل فنشر
کہتے ہیں جب صرف چند گولیاں بنانی ہوتی ہیں تو عام اور سہل ترکیب یہ ہے کہ دواؤں کو
تول کر سل پر رکھیں یہ سل اکثر چینی کی ہوتی ہے اور اسکے ایک ہی جانب بارہ یا اٹھارہ یا چوبیس خانے
کھچے ہوتے ہیں جنپر گولیوں کی بتی رکھ کر مساوی حصوں میں کاٹ لیتے ہیں دواؤں کو اسپچولا سے
خوب ملا کر بتی بنائیں اور پھر مساوی حصوں میں کاٹ کر انگوٹھے اور اسکے پاس کی دو انگلیوں سے
گولیاں بنالیں۔ دواؤں کے ذائقے اور بدبو دفع کرنے کے واسطے بہت سی ترکیبیں کرتے ہیں
بدبو دفع کرنے کے واسطے جس قسم کا روغن سیماب طبع مناسب ہو ملاتے ہیں اور ذائقہ نہ معلوم ہونے
کے واسطے مگنیشیا یا کاربونیٹ آف مگنیشیا کے سفوف میں ڈالکر ہلا لیتے ہیں تو ایک ہلکی سی تہ اوپر چڑھ
جاتی ہے اس سے گولیاں آپس میں مل بھی نہیں جاتیں علاوہ اسکے سونے اور چاندی کے ورق
چڑھاتے ہیں تازہ گولیوں کو ورق کے اوپر ڈالکر ہلانے سے وہ اوپر چڑھ جاتا ہے شکر بھی چڑھاتے
ہیں اور ذائقہ چھپانے کے واسطے نہایت عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بہت ہلکی آنچ کر کے فاصلے پر ایک
تانبے کا برتن لٹکاتے ہیں اور اس میں شکر اور نشاستہ قدرے پانی کے ہمراہ ملا کر رکھتے ہیں
اور تازہ اور نرم گولیاں اس میں ڈالکر تلیوں سے خوب گردش دیتے رہتے ہیں یا انکو پہلے
ایک ٹائل پر گوندھ کے لعاب میں لپیٹ کر دوسرے ٹائل پر جہاں نہایت باریک سفوف
شکر کا پھیلا ہو ڈالکر ہلانے سے چڑھ جاتی ہے

جو گولی واسطے اشتہا و ضعف ہضم طعام و امراض معدہ کے بنائی جاوے اسکے اجزا بہت باریک

نہون اور گولی بڑی باندھی جاے کہ معدے مین کچھ دیر تک ٹھہرے باقی گولیون کے اجزا نہایت
باریک ہون اور گولیان چھوٹی چھوٹی باندھی جائین تاکہ جلد مستحیل ہو جائین کہتے ہین کہ مرکبات
مین سب سے زیادہ گولی لطیف ہے اور بعضون کے نزدیک شربت زیادہ لطیف ہے ۔

مامرن صاحب اور دوسرے حذاق کی راے ہے کہ جو گولی یا کوئی اور قسم کی دوا تنقیہ دماغ
اور آنکھ اور کان کے لیئے استعمال کرین تو رات کو استعمال کرنا چاہیے جس وقت سوتے کو ہون
تاکہ بسبب سکون اور نیند کے معدے مین دوا خوب ٹھہرے اور دماغ سے مواد اچھی طرح
منجذب ہو۔ جو بیمار تلخ گولی استعمال کرنے سے تکلیف پاے اور نگلنا اُسپر دشوار ہو تو کسی شربت
یا شہد وغیرہ کے ساتھ نگلوائین ۔ حبوب دماغی مین کثیرا جو داخل کرتے ہین وہ بعض دواؤن کی
حدت کے سبب سے داخل ہوتا ہے اور کھانسی کی گولیون مین نشاستہ اور ہر ایک گوند کی چیز بریان
کرکے داخل کرین کہ بخوبی رطوبات کو جذب کرے اگر کوئی نشہ والی دوا ملانا چاہین تو چاہیے کہ
اُس دوا کو پانی مین جوش کرکے اُس پانی مین گولی کے ایسے اجزا کو جو جوش سے خراب نہو سکین
جوش دین جب پانی خشک ہوجاے تو پیسکر گولیان بنائین ۔

حریرہ اسکو عربی مین حسو کہتے ہین ایک غذا کا نام ہے کہ غلے کی چیزون سے ترتیب دیکر بطور قہوہ
کے تناول کیا کرتے ہین ۔ حکیم محمد حسین کہتا ہے حسو بروزن فعول اسمے را گویند کہ بدم بجوشند
و دکا ہے ہمزہ را قلب بواو کردہ دو واو اول را بجانست ضمہ ما قبل مضموم ساختہ دو واو دوم را دران
ادغام می کنند چون عدو و آثرا احسا نیز گویند مگر یہ قول عجیب ہے اسواسطے کہ پہلی واو قو مدہ
زائدہ ہے پس کیونکر مضموم ہو سکیگی اور دستور یہ ہے کہ ادغام مین اول کو ساکن کرکے ادغام
کیا کرتے ہین ۔ پھر متحرک کرنے کے کیا معنی ہین ۔

حقنہ جسکو انگریزی مین انیما کہتے ہین مختلف دوائین ٹھنڈے یا گرم پانی یا لعابیات مین ملا کر
رفع قبض یا قبض کرنے یا اور مختلف امراض مین بڑی پچکاری کے ذریعہ سے پاخانے کی راہ معاً
مستقیم مین پہونچاتے ہین پچکاری کو انگریزی مین انیما سرنج کہتے ہین ۔ پچکاری کے عمل کا واضع
بقراط ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ حقنہ کو بقراط کے استاد نے ایک جانور سے سیکھا ہے کہ
مچھلیان بہت کھائی تھین جس وقت درد نے اُسکے شکم مین غلبہ کیا تو دریاے شور کے کنارے
آیا اور چونچ مین دریا کا پانی لیکر دبر مین ڈالا اور ایک گھڑی کے بعد اُس پانی کو مع فضلہ گرادیا
اور نجات پائی اور [illegible] گیا ۔ مقدار مطبوخ حقنہ مسہلہ مین سب طبیبون کا اختلاف ہے لیکن جو کچھ
معمول مؤلف اور اکثر طبیبون کا ہے وہ دو تہائی ایک رطل کا ہے جس کے اٹھارہ تولہ گیارہ
ماشہ ہوتے ہین پس دو تین وزنہا اس مقدار کے بموجب عمل مین لائین اور چاہیے کہ دوا کے
آب جوشاندہ کو خوب ملکر اور کپڑے سے چھانکر نیم گرم حقنہ کرین اس واسطے کہ اگر سرد ہوگا تو
ریاح کو پیدا کریگا اور بہت گرم غشی و بے قراری کا باعث ہوگا اور چاہیے کہ رقت و غلظت مین

معتدل ہو یعنی نہ زیادہ گاڑھا اور نہ بہت پتلا کیونکہ اگر بہت گاڑھا ہوگا تو آنتون مین زخم پیدا کردیگا اور زیادہ پتلا بدن مین منتشر ہو جائے گا اور حقنہ معتدل وقت مین استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ حقنۂ مسہلہ سے پہلے نیم گرم پانی اور مناسب روغنون کے ساتھ حقنہ کرین اور ان دنون جو مروج ہے یہ ہے کہ حقنے سے پہلے پانی اور نمک لاہوری اور صابون سے حقنہ کرتے ہین۔ ترکیب حقنۂ مسہلہ کی قریب مطبوخ مسہلہ کے ہے حقنے کی دواؤن کے کئی حصہ کرتے ہین املتاس کو علیحدہ بھگوتے ہین ترنجبین کو علیحدہ اور دوسری دوائین کو علیحدہ ان مین سے جنکو جوش دینا چاہیئے ہین جوش کرکے صاف کر لیتے ہین پھر ترنجبین کو ملکر چھانکر ملا لیتے ہین اسکو علیحدہ اسواسطے رکھتے ہین کہ اس مین کانٹے ہوتے ہین املتاس کو ملکر اُس کا گودا پانی مین حاصل کر لیتے ہین اور ان سب کو چھانکر باہم ملاکر تین حصے کرکے ہر حصے مین روغن گل یا تل کا تیل ملاکر عمل کرتے ہین۔

بعض مسہل دوائین جیسے ایلوا اور ہڑین ایسی ہین کہ حقنے کی دواؤن مین داخل نہین کی جاتین کیونکہ جو چیزین مواد کو نچوڑ کر نکالین انکو حقنے کے نسخے مین شامل کرنا منع ہے جیسے بعض دوائین مثلاً گاے کا پتّا مطبوخات مین داخل نہین کرتے۔ شارح اسباب نے حقنے کے نسخے مین ہڑین اضافہ کی ہین اور صاحب تحفۃ المومنین نے بھی اسکی اتباع کی ہے مگر حکیم شریف خان صاحب نے تعلیقات شرح اسباب مین فساد اس کے ظاہر کئے ہین اکثر طبیبون نے تخم حنظل یعنی اندراین کے پھل کے پردے حقنے کے نسخے مین داخل کئے ہین لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ بھی داخل نہ کرین۔ حقنہ نہایت عمدہ عمل ہے خصوصاً اُن مزاجون کے بچّون مین دستون کی دوا پینے سے اچھی طرح اثر نہو۔ حقنہ آنتون کے درد اور قولنج اور درد گردہ اور درد مثانہ اور ورم گردہ اور ورم مثانہ کو تسکین دیتا ہے۔ طبیبون نے حقنے کی شکلین مختلف وضع بیان کی ہین مگر بہتر وہ حقنہ ہے جو آجکل ڈاکٹرون نے ایجاد کیا ہے۔ حقنہ کرنے کے وقت گردن اور چوتڑون کی بیماریون مین بیمار کو چت لٹاکر چوتڑ اور سر نیچے سے تکیے پر رکھین کہ کمر زمین پر ہو اور قولنج اور درد ناف اور انکے مثل بیماریون مین بیمار کو اُس کے زانو پر لٹکا رکھین اور سر اور سینے کو تکیے پر رکھین اور درد کی طرف میل کرین۔ پیچش کی بیماری مین گاؤ تکیہ پشت کی طرف لگاکر چت لٹائین اور گردن اور سر کے نیچے تکیہ رکھین۔ اگر کوئی دواے مسہلہ ملاکر حقنہ کیا جائے تو مواد کا اخراج بخوبی ہوتا ہے اور روغن مناسبہ کو ملانا تسہیل اخراج کے لیئے ہے۔ امراض گرم مین مسہل سرد سے اور امراض سرد مین مسہل گرم سے حقنہ کرین۔ تیز دواؤن کا حقنہ جگر کو ضعیف اور بخار پیدا کرتا ہے۔ محقنہ کی نلی کے سرے کو روغن مناسب سے چکنا کر لیتے ہین اور اس بات کا خیال رکھین کہ بیمار کو چھینک اور کھانسی اور ہچکی نہ آنے پائے۔

حمول ایسی دوا کو کہتے ہین جو فرج و مقعد مین رکھی جائے پس یہ فرزجہ سے اعم ہے اور اس سے بھی عام ہے کہ تر ہو یا خشک اور یہ کپڑے وغیرہ مین لت کرکے رکھی جاتی ہے۔

خمیرہ اسکا اطلاق ایسے شربت پر ہوتا ہے جسکا قوام گاڑھا ہو کہ معجون کی حد کو پہونچ جاے چنانچہ شربت ابریشم کو خمیرہ ابریشم کہتے ہین اور شربت خشخاش کو خمیرہ خشخاش بولتے ہین دوسرے موتیون کی معجون تیار کرتے ہین خواہ تنہا موتیون کو شربت اور عرق کے ساتھ تیار کرین خواہ اور دوسرے اجزا بھی ملاکر بنادین اسے خمیرہ مروارید کہتے ہین تیسرے بنفشے کے پھولون کو قند یا نبات کے ساتھ پاکر گلقند بناتے ہین اور اسکو خمیرہ بنفشہ کہتے ہین اگرچہ لائق یہ تھا کہ گل بنفشہ مربا کا نام گلقند بنفشہ رکھا جاتا جیسا کہ سیوتی کے پھولون کا شکر کے ساتھ مربا کرکے اُسے گلقند سیوتی کہتے ہین لیکن باعتبار عرف کے گل بنفشہ مربا کا نام خمیرہ بنفشہ مقرر ہوگیا ہے حالانکہ گلقند بنفشہ چاہیئے تھا کیونکہ گلقند گلاب کے پھولون کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا اور اگر رکھتا ہے تو مطلقاً رکھتا ہے اور قید بڑھاکر دوسری چیزون کو بھی کہتے ہین جیسے گلقند سیوتی

خیسانده جسکو عربی مین **نقوع** اور **تقیع** کہتے ہین لغت مین نقوع کے معنی یہ ہین کہ کسی میوے وغیرہ کو پانی مین تر کیا جاے بعد جو کچھ اس سے حاصل ہوتا ہے اُسے نقاعہ بولتے ہین طبیبون کی اصطلاح مین نقوع اُس پانی کا نام ہے جسمین خشک دوائین بھگو کر عرصہ دراز تک رکھی جاوین تاکہ پانی اُن مین بخوبی اثر کرے اور پھر بغیر جوش کئے صاف کر لیا جاے اسکو انگریزی مین **انفیوزن** کہتے ہین۔ ڈاکٹر کہتے ہین کہ وہ ایک مرکب ہے جو بھگونے کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے جب کسی نباتی شے کو کسی سیال مین اس نیت سے بھگوتین کہ شے مذکور کے حل ہونے والے اجزا سیال مذکور مین گھل جائین تو اس ترکیب کو انگریزی مین **میسریشن** کہتے ہین۔ اگر سیال شے پانی ہے تو جو چیز چھاننے کے بعد حاصل ہو وہ انفیوزن ہے اگر شراب ہے تو وہ مرکب بعد چھاننے کے ٹنکچر کہلاتا ہے بس معلوم رہے کہ اگر کھولتے ہوے یا گرم پانی مین کسی نباتی شے کو اس غرض سے کہ اس کے حل ہونے والے اجزا پانی مین حل ہو جائین کچھ عرصے تک بھگو کر چھان لین تو اس مرکب کو اس نباتی شے کا انفیوزن یعنی خیسانده کہینگے دواؤنکو سردی کے موسم مین آب گرم مین اور گرمی کے موسم مین آب تازہ مین تر کرکے ملکر چھانکر استعمال کرنا چاہیئے خواہ صرف زلال استعمال کیا جاے کسی دوا کا خیسانده بنانا چاہین تو ضرور ہے کہ اول اسکو کچلکر جوکوب کر لین اسکے بعد پانی کے ہمراہ کسی شیشہ یا چینی یا قلعی کے برتن مین بھگو دین اگر بھگونے کے وقت دوا اس طور پر رکھی جاے کہ دونون طرف اُسکے پانی رہے تو پانی اُسپر بخوبی اثر کریگا کیونکہ برتن کے پیندے مین دوا کے پڑے رہنے سے اکثر نیچے کی جانب سیال بخوبی سرایت نہین کر سکتا ہے اسی واسطے ایک برتن ایسا بنایا جاتا ہے کہ اُسکے اوپر کے ثلث حصے کے ایک اور برتن جس کی پیندی مین مثل چھلنی کے سوراخ ہوتے ہین جمایا جاتا ہے اور اس سوراخدار پیندی پر دوا کوٹ کر رکھ دی جاتی ہے اور پانی اسقدر بھر دیا جاتا ہے کہ وہ کسی قدر دوا کے اوپر رہے اس طریقے سے پانی دوا کے اندر بہت اچھی طرح سرایت کرکے جو چیزین حل ہونیوالی

مین اپنے مین حل کرلیتا ہے اور جسقدر پانی مین دوا کے اجزا حل ہوجاتے ہین وہ وزنی ہونے کے باعث سے نیچے ہوتا جاتا ہے دوا کو برتن کے پیندی مین ڈالدینے سے یہ بات حاصل نہین ہوتی خصوصاً اُس صورت مین جب بہت سی دوا کا انفیوزن بنانا منظور ہے۔ خیساندہ بنانے مین کہین کھولتا ہوا آب مقطر لیتے ہین مگر کو اشیا اور کلیا کا خیساندہ ٹھنڈے پانی مین بنایا جاتا ہے۔ ہراُسکے اورکسپیریا کا ایسے پانی مین جو ۲۰۰ درجہ کا گرم ہو اور بھگو رکھنے کے واسطے کم سے کم وقت ۱۵ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ مگر اطبائے یونانی بہردن بلکہ شب بھر دوا کو تر رکھتے ہین اور سب دواؤن کے تیار کرنے کے واسطے دس اونس آب مقطر لیتے ہین یعنی تجربہ سے دریافت کرلیا ہے کہ دس اونس پانی مین ہرایک دوا کسقدر اور کتنی دیر تک بھگونے سے اس کا جزو موثرہ پانی مین حل ہوجاتا ہے۔ جب بہت سی دوا کا خیساندہ بنایا جاوے تو دوا کو نیچے سے خوب نچوڑ کر چھانین اگر ایسا نکرین تو جزو اعظم خیساندے کا دوا کے مسامون مین رہجاتا ہے اسلئے ایک کل عمدہ ہے ایک کاٹھ کا یا دھاتی برتن ہوتا ہے جو ایک مضبوط کاٹ یا لوہے کے چوکھٹے مین رکھا جاتا ہے اور برتن کے پیندے مین ایک طرف کو راستہ ہوتا ہے جہان سے سیال نکل جاوے اس برتن سے چھوٹا ایک اور برتن دھاتی رکھا جاتا ہے جسکے چارون طرف سوراخ ہوتے ہین اور ایک وزنی دھاتی وزن ہوتا ہے جو سوراخدار برتن کے اندر آسانی جاسکے نہ تو بہت ڈھیلا ہو نہ سخت اس وزن کے اوپر ایک گڑھا ہوتا ہے جسپر پیچ اٹکر ٹھہرتا ہے جس دوا کو نچوڑنا منظور ہو اُسے ایک مضبوط کپڑے مین لپیٹ کر سوراخدار برتن کے اندر رکھدین اور اوپر سے وزن رکھکر پیچ گھماوین تو پیچ گھومنے سے وزن نیچے کو اترتا ہے اور دوا کی تھیلی خوب دباکر نچوڑتا ہے نچوڑنے کو انگریزی مین اکسپریشن کہتے ہین اور یہ کل صرف خیساندہ ہی بنانے مین کام نہین آتا ہے بلکہ نباتات سے رس یا روغنات دباکر نچوڑتے ہین اور خاصکر شکر بنانے مین چنانچہ آگے جس کا اوپر بیان کیا گیا منضج پرس کے نام سے مشہور ہے خیساندہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رکھنے سے بگڑ جاتا ہے اگر ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رکھنا چاہین تو گرم خیساندے کو بوتل مین لبالب بھرکر اور کاگ جماکر اُلٹا رکھدین تاکہ ہوا کا گذر نہ ہو یا ایک چہارم یا چھٹا حصہ شراب ملانے سے بہت عرصہ تک رکھ سکتے ہین

دلوک خشک چیزون کو بدن پر ملنے کا نام دلوک ہے اور کبھی ایسا کرتے ہین کہ موٹے اور کھردرے کپڑے مین باندھکر بدن پر آہستہ آہستہ ملتے ہین

دعام دال مہملہ کے کسرے سے وہ مفرد یا مرکب دوائین جو پیشانی اور پلک پر لگائی جاتی ہین

دھونا اس کا طریق یہ ہے کہ دوائے خشک کو کوٹکر بجنسہ نیم گرم یا بغیر گرم کئے عضو ماؤف پر ملین

دیاقودا صاحب غیاث اللغات کہتا ہے دیاقودا بہر دو دال مہملتین لغت یونانی مین شربت خشخاش کو کہتے ہین اور پہلے حرف کو ذال معجمہ تلفظ کرنا صحیح نہین پایہ ہو کہ ذال معجمہ کے ساتھ ؎



اسکا معرب ہو۔ اور دیاقوذا اُس شربت خشخاش کا نام ہے کہ پوست خشخاش سے بنا یا ہووے
نہ اُس کے تخم سے اور بعضون کے نزدیک اسکا اطلاق مطلق شربت خشخاش پر ہوتا ہے اور
وہ سادہ بھی ہوتا ہے اور مرکب بھی

ذرور پسی ہوئی دوا کو کہتے ہین جس مین ترکوئی چیز نہین ملاتے خشک ہی عضو علیل پر چھڑکتے
ہین خون اور رطوبات کو بند کرتی ہے اور زخمون کی اصلاح کرتی ہے تدبیر اسکی یہ ہے
کہ اجزاے دوا کو باریک کرکے محل مرض پر چھڑکین چنانچہ مولف علاج الامراض کہتے ہین کہ
ذرور سوکھی چھڑکنے کی دوا کو کہتے ہین جو زخم وغیرہ پر چھڑکتے ہین

روشنائی اسکے معنی جالب النور (کھینچنے والا نور کا) ہین صاحب تحفہ نے تحقیق کیا ہے
کہ یاے تحتانی بعد شین نقطہ دار کے اور نون بعد الف کے ہے اور کہا ہے کہ یہ لفظ یونانی
ہے بمعنی مقوی نگاہ۔ صاحب تذکرہ اور ماہر اس فن کے نون بعد شین کے لکھتے ہین اور یہی
مشہور ہے۔ فیثاغورس اس ترکیب کا موجد ہے کہتے ہین کہ واسطے ارسطیدون صاحب عقل
کے کہ شکایت ضعف بینائی کی رکھتا تھا ایجاد کیا ہے اور اُس نے اس سے شفا پائی ہے

روغن جسکو انگریزی مین آئل کہتے ہین یہان اس سے مراد یہی ہے تراکیب قدیمہ سے یہ کہتے ہین
کہ اسکا موجد بقراط ہے مگر فاضل انطاکی کہتا ہے کہ روغن بقراط سے پہلے ایجاد ہو چکا ہے
اس لئے کہ جوامع الترکیب مین مذکور ہے کہ فیثاغورس حکیم نے تین کا روغن نکالا [illegible] اور اُس مین
گنگ کا پتہ ملا کر سعوط کیا کرتا تھا اور کبھی طلا بھی تھا اور ریاضت کے وقت بھی مالش کرتا تھا
خلاصہ کلام یہ ہے کہ روغن ایک کثیر المنافع چیز ہے قوت تحلیل رکھتا ہے داغون کو دور کرتا
ہے گوشت جماتا ہے وغیرہ وغیرہ

روغن دو قسم کے ہین ایک غیر سیاب الطبع جو بیجون وغیرہ سے صرف دبا کر یا اُسکے ساتھ حرارت
دینے سے نکالتے ہین ایسے تیل کبھی بصورت انجرات نہین تبدیل ہو سکتے دوسری قسم
کے تیل وہ ہین جو سیاب الطبع ہین کہ پھولون اور پتون اور چھال وغیرہ مین سے نکالے جاتے
ہین اور بہت خوشبودار ہوتے ہین اور حرارت سے انجرات مین تبدیل ہو جاتے ہین اور
جنکا عطریات بھی نام ہے۔ روغن جتنا رکھا رہتا ہے اُتنا ہی اس کا فائدہ زائد ہوتا جاتا ہے اور
اسکی منتہاے قوت ساٹھ برس ہے۔ حکیم محمد حسین گیلانی کہتا ہے کہ یہ قول کلیہ نہین بلکہ بعض
روغن اس صفت سے مختص ہین جیسے روغن حب البان اور روغن غلاف بہار خرما جسے عرف
مین گفرے اور فارسی مین غنچہ خرما کہا کرتے ہین کہ دیر مین بگڑتے ہین اور جو چیز انسے ترکیب
پاتی ہے وہ بھی بدبودار اور خراب نہین ہونے پاتی بلکہ غنچہ خرما کا روغن تو بالخاصہ ہر قسم کے
روغنون کو فاسد نہین ہونے دیتا۔
اکثر روغنون کے بنانے کا دستور اس طرح ہے۔

روغن موم اور روغن گندہ بہروزہ بنانے کا دستور مثل قاعدہ تیزاب کے ہے مگر یہان ہانڈی کی جگہ دوسرا گھڑا وصل کرنا چاہیے اور محرف رکھنے کی جگہ دونون گھڑے دو چولو نمبر برابر رکھنا چاہیے
پھولونکے روغن چند طور پر بنائے جاتے ہین۔

۱۔ تازہ پھول صاف کرکے چار جز روغن کنجد سفید یا پانچ جز مین ڈالکر دھوپ مین رکھین جب پھولون کے مضمحل ہوجانے کے بعد بوے اصلی پیدا ہوجائے تب پھولون کو ملکر روغن کو صاف کرلین پھر اس روغن مین تین جز اور پھول تازہ ملاکے اسی طرح دھوپ مین رکھکے صاف کرین پھر دو جز تازہ پھول ملاکے ویسا ہی دھوپ مین رکھ کے بعد فناے رطوبت وقیام خوشبو کے رکھ لین

۲۔ تازہ اور شگفتہ پھول تل کے تیل مین ہم وزن ملاکر دھوپ مین رکھین اور مضمحل ہونے کے بعد جب پھولونکی رطوبت باقی نرہے خوب ملکر روغن کو صاف کرلین اور اگر اثر رطوبت کا معلوم ہووے تو دھوپ مین رکھکر نتھار لین۔

۳۔ تازہ پھولون کا رس نکالکر اس رس سے ڈیوڑھا تل کا تیل ملاکے جوش دین جب رس جل جائے روغن صاف کرلین

۴۔ خشک پھولون کا جوشاندہ بناکر اس سے دگنا تل کا تیل اُس مین ملاکے جوش دین جب اثر پانی کا نرہے روغن کو صاف کرلین

فائدہ روغن کی قوت پھولون کی قلت اور کثرت سے متعلق ہے۔ تدبیر اول گلاب کے پھولون سے مخصوص ہے اور تدبیر اول و دوم مین اگر کسی قدر پختہ پھول بعد اتمام تدبیر کے ملا دیئے جائین اور رطوبت اُنکی دھوپ مین فنا کی جائے تو اولی و عمدہ ہے

برگ و بیخ اور چوب تر و تازہ و تخم ہاے کم روغن سے روغن تیار کرنے کی تدبیر وہ ہے جو پھولونکے ضمن نمبر سے نمبر پہ مذکور ہوئی مگر یہان یہ چاہیئے کہ تھوڑا پانی ملاکے شیرہ نکال لین کہ اثر اس کا بخوبی نکلے۔

برگ و بیخ اور چوب خشک کا روغن اُس تدبیر سے نکالا جاتا ہے جو پھولون کے ضمن چوتھے نمبر پر مذکور ہوئی۔

فائدہ چوب روغن دار اور تخم کم روغن کا تیل دُول جنتر سے نکالا جاتا ہے

جن تخمون مین دہنیت زیادہ ہے جیسے بادام اور چلغوزہ انکا روغن کئی طرح سے نکالا جاتا ہے

۱۔ اگر تخم زیادہ ہون تو کولھو مین پیل کر نکالتے ہین

۲۔ مغز تخم کو خوب کچلکر پانی مین پکاوین روغن بالاے آب تہ نشین ہوجائے گا اور فضلہ تلے بیٹھ جائے گا سرد کرکے روغن کو جدا کرلین

۳۔ مغز تخم کو کچلکر تھوڑی مصری ملاکر تھوڑا پانی مخلوط کرکے نیم گرم نچوڑتے ہین روغن ٹپک آتا ہے۔

۳۔ مغز کو فتہ میں قدرے نبات سفید اور تھوڑا پانی ملا کے ایک طاس کے کنارے رکھ کے اُسکے نیچے آگ رکھ دیتے ہیں اُسکی گرمی سے روغن طاس کے دوسرے کنارے کی طرف جو نیچا رہتا ہے سیلان کرتا ہے

انڈے سے روغن چند طریق پر تیار کیا جاتا ہے

۱۔ انڈے کو جوش کر کے زردی اُسکی جدا کر لیں اور اسکو ہاتھ سے مل کر تین زردی کلاں ایک ماشہ نوشادر اور خرد میں اس سے کم سفوف کر کے ملائیں اور زردی کو شیشی یا بوتل میں بھر کے اُسپر گل حکمت کریں اور مُنھ میں سینکیں یا گھوڑے کے بال لگا دیں اور ایک ٹھیکرے میں سوراخ کر کے چولھے پر رکھیں اور گردن شیشی یا بوتل کی اُس سوراخ سے نیچے ٹھیکرے کے نکالیں اور ٹھیکرے میں آگ کریں اور شیشی یا بوتل کے مُنھ کے نیچے ایک چینی کی پیالی رکھیں کہ روغن اُس میں ٹپکے

۲۔ انڈا جوش کر کے زردی جدا کر کے ایک تھالی میں دھیمی آنچ پر یا تیز دھوپ میں رکھیں جس طرف انڈا ہو وے بلند رکھیں دوسری طرف نیچی کو روغن تھالی میں جمع ہو جاوے گا

۳۔ انڈا جوش کر کے زردی نکال لیں اور ہاتھ سے خوب مل کر آنچ دکھلا دکھلا کر نچوڑ لیں

چنے۔ گیہوں اور جو سے روغن نکالنے کا یہ دستور ہے

۱۔ غلے کو صاف کر کے ایک شب اس قدر پانی میں تر کریں کہ تمام پانی اُس میں جذب ہو جاوے اُسکے بعد شیشی میں رکھ کر اُس طریق سے ٹپکا دیں جیسا کہ روغن بیضہ مرغ کو ٹپکا چکا

۲۔ گرم لوہے پر دانہائے غلہ رکھ کے نہایت گرم ہتھوڑی سے دبائیں کہ روغن دانوں سے جدا ہو اس روغن کو نکال رکھ لیں چند مرتبہ یہ عمل کرنے سے تھوڑے دانوں سے کسیقدر روغن جمع ہو جاتا ہے اور اگر داد یا چھائیں وغیرہ پر لگانا ہو تو ویسا ہی لگا لینا مناسب ہوتا ہے

حواصل۔ لومڑی۔ ہونڈرار اور چمگادڑ کے روغن بنانے کا دستور جو کتب قدیمہ میں لکھا ہے اس میں ان جانوروں کو زندہ جان دیگ میں ڈال کر جوش دینا لکھا ہے مگر میرے نزدیک یہ ترکیب دو وجہ سے ناپسند اور غیر مناسب ہے ایک یہ کہ زندہ جانور کو آگ میں جوش دینا کس قدر معصیت عظیم ہے دوسرے گو اُسکا اس میں کسی قدر گرمی زیادہ ہے لیکن غلظت و گندگی اُسکی اُس سے زیادہ نا مطبوع ہے اسلئے مجھکو جب اتفاق ہوا تو اس طور پر تیار کرایا کہ جانور کو اسطرح شکار کرایا کہ فوراً اُسکی جان فنا ہو گئی بعد اسکے پیٹ چاک کرا کے معدہ اور آنتو نکی آلائش دفع کر کے اور پرند کے پر بھی دور کر کے چند ٹکڑے کر کے دیگ سربستہ میں اسقدر رکھوایا کہ خوب گل گیا گوشت و پوست و استخوان علحدہ ہو گئے اسکو سرد کر کے چربی علحدہ کرا لی اور باقی کپڑے سے میں صاف کرا لیا اُس پانی میں اجزاے مناسب ایک شب تر کرا کے صبح کو روغن مناسب مع چربی مذکور ڈالکر رکھوایا جب پانی جل گیا اور اجزاے دوا سوختہ ہو گئے تب گرمی کی حالت میں کپڑے سے

صاف کرالیا کہ روغن و چربی مخلوط و صاف ہو آسے اُسکو رکھ لیا وقت استعمال کے گنگنا استعمال کرایا۔ کسی طرح کا نقصان تاثیر میں نہ پایا اور ترکیب لطیف نظر آئی

روغن کے بدن پر لگانے کا طریق یہ ہے کہ لگا کر مالش خفیف کی جائے تاکہ بذریعہ مالش کے بدن میں روغن جذب ہو اور اگر موقع ہو تو کوئی پتا مناسب رکھ کر باندھ دیا جائے کہ اس سے نفع روغن کا قرار واقعی ہوتا ہے

فائدہ جلیلہ روغن کے کھینچنے اور ٹپکانے میں پوری ہوشیاری چاہئے وہ دھیمی آنچ دینا چاہئے جس روغن میں زہریلی دوا یا زہریلا جانور پڑا ہوا سکے دھوئیں سے احتیاط رکھیں تاکہ وہ اسکی دماغ میں نہ پہنچے اور آنکھوں پر نہ لگے کیونکہ بعض تیلوں سے فی الفور غشی اور آنکھوں پر ورم آجاتا ہے بعض سے فی الفور جگر کا خون بستہ ہو جاتا ہے بعض کی بو سے تپ پیدا ہو جاتی ہے بعض تیل ایسے ہیں کہ اُنکے استعمال سے عضو برص پیدا ہو جاتا ہے اور بعض سے خراب قسم کے زخم پڑ جاتے ہیں بعض ایسے اکال ہوتے ہیں کہ فی الفور زخم ڈالدیتے ہیں بعض سے دل و دماغ کو ضرر پہنچتا ہے جسکا تدارک مشکل ہوتا ہے طبیب حاذق کو چاہئے کہ مضرت کا دھیان رکھکر استعمال کرے مریض کے کہنے پر عمل نہ کرے ایک شخص نے روغن کھینچا اُس میں کالے سانپ کا سر تھا اور دوسری زہری چیزیں بھی شامل تھیں اُسکے استعمال کرنے سے تمام ذکر سفید ہو گیا اور برص کا مرض عارض ہو گیا اور پھر کسی دوا سے اچھا نہ ہوا

سرمہ قدیم تاکی تراکیب میں سے ہے کہتے ہیں کہ یہ علم فیثاغورس نے سانپ سے سیکھا تھا کہ ایک سانپ کی آنکھوں میں سردی کے دنوں میں زمین کے اندر رہنے کے سبب تاریکی آگئی تھی اُسنے ایک روز اپنی آنکھوں کو کاسنی کی جڑ سے ملا فیثاغورس نے یہ دیکھ کر سرمے کی ترکیب نکالی مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عمل بذریعہ آدمی کے معلوم ہوا ہے اور سرمہ کا استعمال بغیر تنقیہ کے نہ چاہئے اگر سرمہ اور مزاج دونوں چیزیں گرم ہوں تو رات کو یا فجر کے وقت لگانا چاہئے اور اگر صرف سرمہ ہی گرم ہو تو شام کو لگائیں اور اگر دونوں چیزیں سرد ہوں تو دوپہر کے وقت استعمال کریں وعلے ہذا القیاس۔ سرمہ لگانے کے بعد اُسی وقت نہ سو جائیں تاکہ آنکھ کے طبقات میں نہ بیٹھ جائے اور اگر جالا آنکھ کے اندر اوپر کی پلک کے قریب ہو یا نزلہ کی وجہ سے سرمہ لگانا مقصود ہو تو استعمال کے وقت چت لیٹ جائیں اور سر کو مائل رکھیں اور اگر جالا نیچے کی پلک کے قریب ہو تو بیٹھ کر استعمال کریں اور اگر پلکوں میں مرض ہو تو منھ کے بل سیدھے اوندھے لیٹیں اور آنکھ کو میچے رہیں تاکہ سرمے کی سردی محسوس ہو لیکن اگر قطرات اشک سے آنکھ کو سردی معلوم ہوتی ہو تو نہ اس طرح لیٹیں اور نہ آنکھ کو موندے رہیں۔ آنسو کے روکنے کے لئے سرمہ لگانے کا طریق اطبا کے نزدیک مختلف ہے۔ شیخ داؤد انطاکی کا مختار یہ ہے کہ بیٹھ کر لگائیں اور آنکھوں کو بند کرلیں سرمے کا اطلاق اُس دوا پر کرتے ہیں جو آنکھ میں استعمال

کرنے کے واسطے بھی اور چھانی جاے اور کبھی تھوڑا بڑھا دیتے ہین کر جو دوا سلائی سے آنکھوں مین لگائی جاتی ہو صرف اُسی کو سرمہ کہا کرتے ہین اور اُسکے سوا جو کچھ ہو وہ ذرور ہے۔ سرمے کا اطلاق کبھی تو دواے مفرد پر ہوتا ہے اور کبھی مرکب پر۔ سرمہ بنانے کا دستور مختلف ہے مگر قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ادویہ خشک خواہ کسی پانی کے ساتھ صلایہ کر کے خشک کر کے مکرر صلایہ کر کے آنکھون مین لگائین سرمہ لفظ فارسی ہے عربی اسکی کحل بروزن قفل ہے

سجزنیا یہ لفظ سین مہملہ مفتوح اور جیم تازی ساکن اور زاے معجمہ مکسور اور یاے تحتانی معروف اور کسر نون اور یاے تحتانی مفتوح اور الف ساکن سے ہے معنے اسکے نہایت مفید ہین اور بعض نے کہا ہے کہ اسکے معنے دواے تیز ہین نسخے اسکے متعدد ہین یہ دوا معدے کو گرم کرتی ہے بد ہضمی کو مٹاتی ہے جگر کا سدہ دفع کرتی ہے تلی بڑھ جاے تو اُسے تحلیل کرتی ہے اور آنتون کا ورم بھی زائل کرتی ہے ریاح غلیظ کو کھینچ دیتی ہے معدے اور دانتون کے درد کو نافع ہے اور قولنج کو بہت مفید ہے شباب سردی اور بلغم کی وجہ سے رک گیا ہو تو اُسے فائدہ پہونچاتی ہے

سعوط یہ ترکیب دراصل دردسر مین استعمال کرنے کے لیے ایجاد ہوئی تھی جالینوس نے اُن لوگون کے لیے جو دوا پینے سے نفرت کرتے تھے استخراج کیا تھا پھر آنکھ اور ناک کے امراض کے لیے بھی استعمال مین لانے لگے پس جو دواے سیال ناک مین ٹپکائی جاے اُسے سعوط کہتے ہین سعیدی نے سعوط کو عام سمجھا ہے کہ مین ٹپکائی جاے یا کان مین یا ناک مین اور اگر گاڑھی چیز مثلاً شہد ناک مین ٹپکائین تو اُسکو نشوق کہتے ہین اور جو چیز خشک ناک مین پھونکین اسکا نام نفوخ ہے اور اگر جوش دین اور مریض اُسکا بھپارا لے تو بخور ہے اور یہ سب قسمین معالجہ سر ہی مین مستعمل ہین اور قیاساً اختراع کیا ہے۔ طریق سعوط کا یہ ہے کہ مریض کو سیدھا لٹا کر دواے رقیق ناک مین ٹپکائی جاے

سفرجلی جس طرح نوشدارو آملہ سے اور سکنجبین سرکہ سے بنائی جاتی ہے اسی طرح سفرجل یعنی بہی کے آب افشردہ یا لب صاف کردہ سے سفرجلی تیار کی جاتی ہے اور اسکی کئی ترکیبین ہین

سفوف کو انگریزی مین پوڈر کہتے ہین یہ پرانی ترکیبون مین سے ہے۔ دیقلوریوس کہتا ہے کہ بقراط دواؤن کو پسوا کر استعمال کرایا کرتا تھا پھر یہ ارادہ کیا کہ اسکی حفاظت ہو اور قوت باقی رہے تو شہد کو اس امر کے واسطے نہایت مناسب پایا مگر فاضل انطاکی کا اس قول پر اعتراض ہے بعض کتب مین مذکور ہے کہ سفوف کا مخترع بقراط شاگرد اسقلیبوس ہے نہ وہ بقراط جو مشہور طبیب ہے ہندی مین سفوف کو پھنکی اور پھکنی اور چورن اور چور کوٹ اور چور چار اور بوکونی اور چونی وغیرہ کہتے ہین سخت نباتی چیزون مثل چھال و جڑ و پتے وغیرہ کے سفوف کرنے کے واسطے ہاون دستہ درکار ہوتا ہے جو لوہے یا پیتل یا ہشت دھات کا ہوتا ہے جن چیزون کو اول کوٹنا پڑتا ہے اُنکو چاہیے کہ ہاون مین بہت ایک ہی مرتبہ نہ ڈالین بلکہ تھوڑی تھوڑی

کر کے کوٹتے اور سفوف کرتے جائیں اور جب باریک سفوف ہوتا جائے تو اسکو چھانتے جائیں جو موٹا
سفوف بچے اسکو پھر کوٹیں اور باریک کر کے پھر چھانیں جو اشیا کہ بآسانی سفوف ہو سکتی ہیں جیسے
نمکیات اور گندک وغیرہ انکے سفوف کرنے کے واسطے کھرل کافی ہے کھرل کے کھردرے ہونے
اور ایسی شے مذکور کے آپس میں گھسنے سے سفوف ہو جاتا ہے چینی اور شیشے کا کھرل کام میں لاتے
ہیں۔ ایسی ثقیل چیزوں کے واسطے جو بآسانی پس جاتی اور پانی میں گھل جاتی ہیں پتھر کا کھرل بھی
کارآمد ہے بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انکا اون ریشے میں بھی اچھی طرح سے سفوف نہیں ہو سکتا
مثلاً کچلہ جسکو اول کتر لیتے ہیں۔ اصل السوس اور نارنگی کے چھلکے وغیرہ بھی ایسی چیزیں ہیں کہ انکو بآسانی
کوٹ کر سفوف نہیں کر سکتے اسی واسطے اول انکو چھری یا سروتے وغیرہ سے ٹکڑے کر کے خوب
سکھا لیا جاتا ہے اور ناشستہ یعنی چھڑیلہ خشک نہیں کٹ سکتا تھوڑے سے پانی میں تر کر کے کوٹیں
تو کٹ جاتا ہے خوب باریک سفوف حاصل ہونے کے واسطے چھاننا ضرور ہے اور اسکے واسطے
چھلنی یا بانگی درکار ہوتی ہے جو باریک کپڑے کی ہوتی ہے یا گھوڑے کے بالوں یا پیتل یا لوہے
کے باریک تار وتکی جسقدر باریک سفوف چھاننا ہوتا ہے اسی قدر چھلنی کے ایک مربع انچ
میں سوراخ زیادہ ہوتے ہیں مثلاً سفوف چھاننے کے لیے ایک مربع انچ میں بیس یا
چالیس سوراخ ہوتے ہیں اور ساٹھ یا اسی یا ایک سو بیس سوراخ ایک انچ مربع میں ہونے
سے نہایت باریک سفوف حاصل ہوتا ہے چھلنی ایسی ہونی چاہیے کہ اسکے دونوں طرف ڈھکنا
ہو تاکہ دوا اڑنے نپائے جب کئی دوائیں ملا کر مرکب سفوف بنایا جائے تو اول ضرور ہے کہ ان کو
علیحدہ علیحدہ نہایت باریک کر کے پھر آپس میں خوب ملائیں اور مخلوط کریں اگر ایسا نہ کریں تو اکثر مرکب
سفوف ایسے ہیں کہ وہ غفلت سے پیسنے اور ملانے میں یا تو زہریلے یا بے اثر ہو جائینگے مثلاً
بعض سفوف میں افیم پڑتی ہے اگر یہ اچھی طرح سفوف نہ کی جائے یا ملائی نہ جائے تو شاید بعض
خوراک میں بہت زیادہ آجائے اور بعض میں بالکل نہو اکثر ایسی دوائیں سفوف کی حالت میں
دی جاتی ہیں جو پانی میں حل نہیں ہو سکتیں یا انکا کوئی مرکب بنانے سے تاثیر میں فرق آجاتا ہے اور
بہتر یہ ہے کہ سفوف کو ضعف جگر و تلی و گردہ میں استعمال کیا کریں ضعف معدہ اور شدت امتلا کی
حالت میں استعمال درست نہیں مگر ہاں جبکہ لطیف سریع النفوذ اور خوش مزہ ہو اور اس میں ایسی
دوا بھی نہو جو کرب پیدا کرتی ہو جیسے بسفائج ہے اور ایسی دوا بھی نہو جو جلد فاسد ہو جاتی ہو اور
سریع النفوذ بھی ہو خواہ لطافت کی وجہ سے جیسے غاریقون یا سرعت انحلال کے سبب سے
جیسے سقمونیا اور اسکی قوت بقول بعض چالیس دن تک باقی رہتی ہے اور بعض کے نزدیک دو
مہینے تک اور اسی کا مؤید جالینوس کا قول ہے کہ وہ کہتا ہے کہ تمام سفوفات کی قوت دو مہینے
سے زائد نہیں رہتی اور اگر قبض ملحوظ نہو یا سردی کا موسم نہو تو سفوف کے اجزا بہت باریک نکریں
ورنہ باریک کریں اور تخم ریحان و بارتنگ و اسپغول و تخم کنوچہ جیسے بیجوں کو جن سے لعاب اور

چینپ اور پھیلین مقصود ہو ثابت رکھین کوٹین نہین
سکنجبین بکسر اول وضم جیم معرب ہے سکنگبین کا اور یہ لفظ مرکب ہے سِک (بکسر اول وسکون
کاف عربی) بمعنے سرکہ اور انگبین (بضم کاف فارسی) بمعنے شہد سے بعض سرنجبین کا معرب بتلاتے
ہین اور یہ ترکیب زمانہ سابق کی ہے اور اس زمانے مین شہد کی جگہ قند یا کھانڈ داخل کرتے ہین
ابتدا مین اہل یونان ہر قسم کے شربت کو اومالی اور اقراطن کہا کرتے تھے معنے ان دو لفظون کے سرکہ
اور شہد مین پھر بقراط نے ان لفظون کو خاص اس مرکب پر اطلاق کیا جو سے خوش تھا بعدہ جب بقراط
نے لغات فارسی کو سنا تو اس مرکب کا نام سرنجبین رکھدیا اور تعریب کے وقت راے مہملہ حذف
ہوکر سکنجبین نام ہوگیا فاضل انطاکی کہتا ہے ثم نقل بقراط اسم ما رکب من حامض وحلو فسماہ سرنجبین یعنے
خل وعسل وعرب فحذف رائہ وقال الشیخ ہو یونانی ومنقول الیہم من الفرس والثانی اصح انتہی حکیم
مرشد آبادی لکھتا ہے کہ بقول شیخ داؤد سکنجبین معرب ہے سرکہ وانگبین کا انگبین زبان فارسی
مین شہد کو کہا کرتے ہین مگر شیخ داؤد کا اشتباہ ہے وہ اس بات سے واقف نہ تھا کہ اس
زبان مین سک سرکہ کے معنی مین آیا ہے سکنجبین اگر سرکہ انگبین کا معرب ہوتا تو سرکہ انجبین ہونا
چاہیئے تھا گو کہ تعریب کا کوئی قاعدہ منضبط نہین ہے بعضون نے اس کا جواب یون دیا ہے کہ بقراط
نے جو واضع اول تھا اس مرکب کا نام سرنجبین قرار دیا تھا جو تعریب مین سکنجبین ہوگیا یہی فاضل انطاکی
کا قول ہے پس جبکہ یہ مان لیا جاے کہ بقراط نے سرنجبین مقرر کیا تھا تو سکنجبین کی تعریب سک انگبین
سے کسی طرح درست نہین بیٹھتی اور چونکہ تعریب کا کوئی قاعدہ مقرر نہین ہے تو یہ ضرور نہین کہ
سرکہ انجبین ہوتا۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ ایک معتبر ایرانی مصنف کے قول سے یہ بات ظاہر ہے
کہ سکنگبین جو مرکب ہے سرکہ وانگبین سے سکنجبین اسی کا معرب ہے چنانچہ انجمن آراے ناصری
مین بھی یہ مندرج ہے جو مین نے لکھا ہے۔

اصل نسخہ سکنجبین مین صرف سرکہ اور شہد اختیار کیا گیا تھا شہد تو اس لیئے کہ ان شہرون مین سردی
کا غلبہ تھا اور شہد گرم ہوتا ہے تاکہ سردی کا دفعیہ ہو اور سرکہ اس لیئے کہ عضو کے اندر نفوذ کرے
اور مزاج شہد کا مقابلہ بھی کرے کیونکہ سرکہ کا مزاج سرد ہے بعدہ سکنجبین کی ترکیب سے اور بہت
سے فوائد اور غرضین زمان ومکان کے موافق حاصل کرنا چاہین مثلاً اصلاح مزاج وابدان و
حفظ صحت وقبض واسہال وتبرید قوی وقطع اخلاط وتفتیح سدد وتحلیل اورام وغیرہ وغیرہ اور انہین
وجوہات سے اسکی ترکیبون مین بہت سے فرق اور انقسام ہوگئے ہین یا تو سکنجبین کی ترکیب
حفظ صحت کے لیے ہے یا دفع مرض کے لیئے اور ان مین سے بھی ہر ایک فائدہ بعض
فصلون مین حاصل کیا جاے گا اور بہر تقدیر اس سے کسی قسم کے مزاج کی اصلاح بھی ضرور
ملحوظ ہوگی اور انہین سے ہر ایک کی ترکیب مین سرکہ داخل ہوگا یا املی یا لیموں یا سیب یا بہی
وغیرہ وغیرہ اور پھر ان مین سے ہر ایک یا شہد کے ہمراہ ہوگا یا قند یا کھانڈہ وغیرہ کے اس حساب

علمانے سکنجبین کی بارہ سو ساٹھ قسمین قرار دی ہین اور یہ اکثر شربتون کے قبیل سے ہین کیونکہ شربتونکو چھ سو قسمون مین حصر کیا ہے اور حق یہ ہے کہ شربتون کی ترکیب موافق امزجہ وامراض مختلفہ کے منحصر نہین ہوسکتی اور اگر کھانڈ کو دوسرے درجے مین گرم وتر اور سرکے کو اسی مین سرد وخشک مانا جاے تو اس صورت مین اعتدال دونون کی مقدار برابر ہونے مین حاصل ہوگا اور اگر یہ کہین کہ سرکہ تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے تو کھانڈ سے کم ڈالنا چاہیئے۔ اطبا کہتے ہین کہ ترکیب سکنجبین کے روبرو اور کسی ترکیب کی احتیاج نہین رہتی یہی سب اغراض کو پورا کرسکتی ہے اس جلیل القدر ترکیب سے بڑے بڑے فائدے متعلق ہین چنانچہ درد سر گرم کو فوراً دفع کرنا۔ صفرا وخون کی اذیت کو کھونا خلط غلیظ کو رقیق اور رقیق کو غلیظ کر ڈالنا۔ رطوبت مجاری نفس کی جلا ضیق کا رفع۔ حرارت اعضا خصوصاً جگر ومعدہ کی تسکین۔ جگر کے سدے کھولنا۔ پیاس بجھانا۔ تالو اور سینہ کی خشکی دفع کرنا۔ اخلاط کی عفونت موقوف کرنا۔ پیشاب جاری کرنا وغیرہ وغیرہ اور اسکا زیادہ تر فائدہ تپ گرم وسرد اور مرکب بخارون مین ظاہر ہوتا ہے اسکی عمدگی اور خوبی مین کلام نہین مگر بعض صورتون مین اس سے بچنا چاہیئے۔ اور وہ صورتیں یہ ہین۔

۱۔ سردی اور ضعف معدہ کی حالت مین سکنجبین سفرجلی جس مین سونٹھ سے بھی قوت دی گئی ہو وہ ایسے وقت مین مضر نہین کیونکہ جالینوس [illegible] سے ہے کہ ایسی سکنجبین کل امراض معدہ کو بشرطیکہ بہت گرم نہون مفید ہے

۲۔ دست آتے ہون تو بھی نہ پینا چاہیئے مگر جبکہ جگر یا معدہ سے صفرا گرنے کی وجہ سے دست عارض ہون اور آنتون مین خراش بھی نہ پڑگئی ہو یا دست آنیکا سبب یہ ہو کہ معدے کے کھنداؤن اور آنتون مین رطوبت جمع ہوگئی ہو ایسی حالتون مین بھی سکنجبین نفع بخشتی ہے کیونکہ دستون کا سبب دور کرتی ہے تو وہ بھی بند ہوجاتے ہین خاصکر جس حالت مین ترش چیزون سے تیار کی گئی ہو

۳۔ نزلہ زکام اور نزلہ ہوا اور سینے مین خشونت ہو تو بھی سکنجبین نہ پینی چاہیئے اور اگر ایسی صورتون مین بہت ہی ضرورت پیش آئے تو ایسی سکنجبین دیجئے جس مین ترشی کم ہو اور لعاب دار چیزین ڈالکر اصلاح بھی کرلی گئی ہو۔ سکنجبین کے عمدہ مصلحات مین سے انجیر ہے کہ دونون کو ملاکر اور تھوڑی دیر رکھکر پلائین اور اطبانے یہ جو کہا ہے کہ سکنجبین کو انجیر کے ساتھ جمع نکرنا چاہیئے بلکہ سکنجبین پی چکنے کے بعد دو گھڑی تک انجیر کا کھانا منع ہے اور اگر انجیر کھاکر سکنجبین پینے کا اتفاق پڑے تو دونے درجہ چار گھڑی کا فاصلہ دیکر پیوین اس قول سے مراد یہ ہے کہ بہت سے انجیر بطور غذا کے سکنجبین کے ساتھ کھانا منع ہے کیونکہ سکنجبین انکو ہضم ہونے سے پیشتر ہی نفوذ کرا دیگی اس وجہ سے سدہ پڑکر فساد پیدا ہوجائیگا اور بعضوں جو اجازت دی ہے تو اس مین قدرے انجیر اصلاح سکنجبین کے واسطے خارج مین ملاتے ہین پس جبکہ دونون چیزین خارج مین ملکر کیفیت واحدہ اور امتزاج خاص حاصل ہوجائیگا تو پی لینے مین کیا مضائقہ ہے اور چونکہ انجیر نرمی اور ملائمت پیدا کرتے ہین اس لیئے سکنجبین نہ تو عضو کو

کھردرا کر سکے گی اور نہ حدت پیدا کر سکے گی

۴۔ خشک کھانسی میں بھی جس میں تھوکنے کی احتیاج نہیں ہوتی ممنوع ہے لیکن اگر کھانسی مادہ غلیظ کی وجہ سے ہو تو سکنجبین کھانا خاص کر وہ سکنجبین جس میں ترشی کم ہو اور عسل ہو تھوک نکلنے اور رطوبات غلیظ و لزج کے رقیق ہونے کے لئے دینا چاہیئے بلکہ سکنجبین عنصلی اس کام کے لئے نہایت مناسب ہے بشرطیکہ مریض میں طاقت بھی ہو کیونکہ اگر ضعف ہوگا اور زیادہ میں سکنجبین دینے سے لطافت آئیگی اور ضعف کی وجہ سے تھوک کے ذریعہ سے مندفع نہو سکے گا تو سانس لینے کے رستے پر گرنے سے خناق پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اگر کھانسی کے وقت سکنجبین کی زیادہ ضرورت پڑے تو بہدانہ کا گوند اور کتیرا وغیرہ ملانا ضروری ہے

۵۔ پیچش اور مروڑ میں اور استفراغ و اسہال کے وقت بھی ندیں اور نہ مسہل لینے کے بعد دیں جب تک آنتوں کا مزاج حالت اصلی پر نہ آجائے ہاں اگر کسی آدمی کی آنتیں قوی ہوں یا مسہل ضعیف ہو یا قلیل المقدار ہو تو سکنجبین کے استعمال میں مضائقہ نہیں اگر یہ کہا جائے کہ تم تو سکنجبین مسہل کے بعد دینا تجویز نہیں کرتے حالانکہ اسکی بعض سکنجبین میں بعض دست آور دوائیں بھی داخل کرتے ہیں تو جواب اس کا یہ ہے کہ ہم نے جو مسہل کے بعد سکنجبین کے استعمال سے منع کیا وہ ایسے مسہل کے بعد ہے جس سے آنتوں میں ضعف اور کمزوری آگئی ہو کیونکہ ایسی صورت میں اگر مسہل کے بعد دیں بھی پہونچے گی تو ضرور ہے کہ خراش پڑ کر فساد آجائے بخلاف اس بات کے کہ ابتداءً ہی ادویہ مسہلہ سکنجبین کی ترکیب میں داخل کر کے کھائی جائیں معہذا ضعیف الامعاء کو سکنجبین کے ذریعہ سے اسہال کرانا منع ہے

۶۔ شقاق مقعد اور ظہور مسہائے بواسیر کے وقت میں بھی سکنجبین کھلانا مناسب نہیں لیکن بواسیر ریحی کے لئے مفید ہے اسلئے کہ ریح کو تحلیل کرتی ہے اور سدہ کو قطع کرتی ہے اور اگر شقاق مقعد اور ظہور مسہائے بواسیر کی حالت میں سکنجبین دینے کی احتیاج واقع ہو تو ایسی سکنجبین کھلائیں جس میں ترشی کم ہو اور مقدار میں بھی کم دیں تاکہ مقعد کو نقصان نہ پہونچ جائے

۷۔ مرض سل میں بھی سکنجبین دینا قطعی ممنوع ہے

۸۔ ضعف عصب اور رعشہ اور فالج وغیرہ امراض میں بھی دینا درست نہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً تپ فالج کے ساتھ جمع ہو تو معتدل الطعم دیں

۹۔ درد رحم، ضعف مثانہ اور تقطیر بول کے وقت بھی استعمال ممنوع ہے اگر احتیاج پڑے تو تھوڑی سی مقدار میں کم ترش دیں

۱۰۔ متلی اور ابکائی کے وقت اگر قے کرنا مناسب نہو اور ان کا مادہ بھی قے کے ذریعے سے خارج نہو سکے تو سکنجبین ندیں کیونکہ سکنجبین بالطبع قے لاتی ہے بخلاف اس سکنجبین کے جس میں نعناع اور پودینہ اور سہی کا پانی بھی داخل ہو کہ یہ معدے کو قوت بخشتی اور متلی کو دفع کرتی ہے پس اسکا

دینا نافع ہے لیکن اگر فم معدہ پر مادہ گرنے یا رطوبات کے جمع ہو جانے سے متلی اور ابکائی عارض ہوں تو اور قسم کی سکنجبین پلانا اور قے کرانا عمدہ ہے

۱۱۔ جدری اور حصبہ (چیچک) کے مریضوں کو نہ دینا چاہیئے کیونکہ سکنجبین سینے میں خشونت اور آنتوں اور پٹھوں میں ضعف پیدا کرتی ہے اور چیچک کا مادہ اکثر سینے اور پٹھوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور مادے کو کمزور عضو کی طرف گراتا ہے اس لیئے ان اعضا کو زیادہ نقصان پہونچے گا ہاں ایسی حالت میں مضائقہ نہیں کہ سینے اور آنتوں کو ضرر کا اندیشہ نہو۔ البتہ سکنجبین فواکہی وغیرہ جو خاص چیچک کے لیئے نسخی میں دینا چاہیئے

۱۲۔ ضعف باہ کی حالت میں خاصکر مرد کو بالکل سکنجبین کا استعمال کرنا ممنوع ہے اور جتنی زیادہ ترش ہوتی ہے اُتنی ہی زیادہ باہ کو کمزور کرتی ہے اور سرکہ تو باہ کا نہایت دشمن ہے

سکوب اسکی جمع سکوبات ہے یہ عبارت ہے سیال دواؤن سے جنکو اعضا پر ٹپکاتے ہیں تھوڑا تھوڑا کرکے نزدیک سے اور ابوالفرج نے کہا ہے کہ سکوب اور نطول میں یہ فرق ہے کہ نطول گاڑھی چیزون میں استعمال پاتا ہے اور سکوب کا استعمال رقیق (پتلی) اور سیال شے میں ہے

سمنہ اُس دوا کو کہتے ہیں جسے کھانا کھا لینے کے بعد تازگی اور طراوت اور رنگینی اور تیاری کے لیئے کھائیں اور اسکی ترکیب کا قاعدہ یہ ہے کہ ایسی دوا ہو جس میں رطوبت اور حرارت اور ریحیت موجود ہوں جیسے چاول اور چنے بقراط کا قول ہے کہ جو چیز مہیج باہ ہے مسمن ہے فاضل انطاکی کہتا ہے کہ اس قول کے عکس میں اعتراض ہے مگر میری رائے میں عکس منطقی بھی صحیح ہے کیونکہ بعض مسمن مہیج باہ ہے اور عکس لغوی بھی درست ہے کیونکہ جس چیز میں رطوبت و حرارت و ریحیت موجود ہونگی تو لا محالہ وہ باہ کو ہیجان میں لائے گی اور جس شخص کی عمر ساٹھ برس سے زائد ہو گئی ہو اُسے

سمنہ قصور حرارت کے سبب سے فائدہ نہ بخشے گا اور حاملہ عورت کو اور جسکا ابھی حیض نہوا ہو اور جو لڑکی نو برس سے متجاوز نہوئی ہو اُنھیں ایسی دوائیں نہ کھلانا چاہیئے کیونکہ اُنکے بدن میں فساد پیدا ہو جائے گا اور جو عورت بچے کو دودھ پلایا کرتی ہو اُسے بھی نہ دیں کیونکہ مادہ دودھ کیطرف مستحیل ہو کر سستی آجائے گی اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ میں فربہ ہو جاؤں اُسے حتی الوسع جماع کا ترک کرنا ضرور ہے اور راحت و آرام میں سہے کیونکہ فکر و تردد اور غم و ہم دبلا کر دیتے ہیں۔ دوائے

سمنہ اُس وقت استعمال کریں جبکہ پہلے بدن کو ریاح غلیظ اور سدوں سے بذریعہ تنقیہ صاف کر لیا ہو۔ عمدہ یہ ہے کہ حمام کے اندر کھایا کریں کھٹائی اور رنگ اور پودینہ اور گرم مصالح اور زیرہ ترک کر دیں

شربت انگریزی میں اسکو سیرپ کہتے ہیں سب مرکبونکی ترکیب سے اسکی ترکیب قدیم ہے اور موجد اسکا فیثاغورس ہے اس سے بہتر اور عمدہ کوئی مرکب دوا ایسی نہیں جو امراض سرد و گرم اور موسم سرد و گرم میں بخوبی مادے کو لطیف کرے اور سدہ کھولے مگر یہ وصف رکھتا ہے

گر شربت سرعت استحالہ کے سبب جلدی فاسد ہوجاتا ہے مگر کیونکر تلطیف کرسکتا ہے اور سدے
کھول سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ شربت سریع النفوذ ہے اسلئے اس میں فساد نہیں آسکتا
اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ دونوں قول مزاج اور امراض کے مختلف ہونے کے سبب
صحیح ہیں اور بہتر یہ ہے کہ شربت کو کسی پانی یا کسی عرق مناسب میں حل کرکے پئیں۔ کبھی
پینا گوارائے خاطر نہیں ہوتا تو بطور لعوق کے چاٹ لیا کرتے ہیں اور اسکے بنانے کا طریق یہ
ہے کہ میوجات آبدار جیسے انار و لیموں و کونلا و سنگترہ وغیرہ کا پانی نکال لیں اور جس میں عصارہ نہ ہو
جیسے حماض اسکو نچوڑ لیں اور جو چیز سخت ہو جیسے سیب اسکو چھیلکر کچل لیں اور دس گنے پانی
میں جوش کریں جب تہائی یا آدھا باقی رہے صاف کرکے ہموزن شہد یا کھانڈ ملاکر پکائیں۔
جب گاڑھا پڑجائے اور تار بندھنے لگے اُتار کر رکھ چھوڑیں اور پتوں کو جوش سے ایک روز
قبل پانی میں بھگو دیں تاکہ اثر بخوبی آجائے۔ جڑوں اور شاخوں کو ایک شبانہ روز سے زیادہ
بھگا نہ رکھیں۔ تازہ پتوں اور شاخوں اور پھولوں کو کچل کر پانی نچوڑ لیں کبھی ضرورت ہوتی ہے تو
قلاعین کی صافی کے ذریعے چھان لیتے ہیں۔ بعض اوقات پکتے وقت انڈے کی سفیدی پانی
میں ملاکر ڈالتے ہیں تاکہ غیر حل ہونے والی میلی چیزیں اسکے ساتھ ملکر علیحدہ ہوجائیں شربتوں
میں برس روز تک قوت باقی رہتی ہے لیکن بعض فاسد ہوجاتے ہیں استعمال کے قابل نہیں
رہتے۔ شربت بہت دن رہنے سے بگڑ جاتے ہیں اور ان میں کیفیت تخمیر کی آجانے سے کھٹے ہو
جاتے ہیں اسکے روکنے کے واسطے ٹھنڈی جگہ میں رکھا جاتا ہے اور قدرے شراب یا کسی قسم کا
سیماب طبع روغن ملادینے سے بگڑتا نہیں شربتوں کے پکانے کا اس قدر آنچ دیتے ہیں
جب تک شربت مذکور کا خاص وزن متناسبہ ہوجائے جو ہیڈرومیٹر کے ذریعہ سے بآسانی
دریافت ہوجاتا ہے جو شربت کھانڈ یا مصری سے تیار کیا جائے تو قوام سخت نہونے کے لئے
آخر طبخ میں تھوڑا سا شہد بھی ملادیں مگر شیخ داؤد انطاکی کہتا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ شہد ملائیں
بلکہ چند روز تک انجیر کی لکڑی سے ہلاتے رہیں اسکے بعد سخت نہیں پڑے گا اور جو خوشبودار
چیزیں مثلاً عنبر و مشک داخل کریں تو جب سرد ہوچکے اُس وقت حل کرکے ملائیں۔ اور شربت
فوائد میں جس سے تقویت ملحوظ ہو یہ شرط ہے کہ شیرینی انکی پانی سے تہائی ہو متقدمین کی رائے
ہے کہ مریض کی قوت متغیر ہوکر جگر بالطبع شیرینی کا مشتاق ہوجاتا ہے پس اگر شربت میں شیرینی
زیادہ ہوگی تو زیادہ مضرت کریگا اور طبیعت پر بار ہوجائے گا اور اگر شیرینی کم ہوگی تو جذب زیادہ
نہوگا لہذا شکر و شہد وغیرہ داخل کریں تو مریض کے مزاج کے مطابق یا جس چیز کا شربت تیار کرنا
منظور ہو اسکے موافق شیرینی داخل کریں۔ کل شربتوں کے قوام پختہ ہوجانے کا یہ امتحان ہے
کہ دو چار قطرے علیحدہ کرکے سرد ہونے پر انگلی سے اُٹھائیں اگر دو تین تار نکلیں تو پختہ ہے ورنہ
خام ہے اور خام جلد خراب ہوجاتا ہے پختہ عرصہ تک خراب و بدبودار و بدمزہ نہیں ہوتا۔

شربت تین روز مین مزاج پکڑ لیتا ہے۔ اگلے زمانے کے وید شربت کی جگہ آسو یا ارسٹ استعمال کرتے تھے مگر پچھلے زمانے کے ویدون نے حسب تقلید اطباے یونان شربت کے چند نسخے ایجاد کیے ہین۔

شموم۔ بو دار مرکب دوا ہے جسکے سونگھنے سے مرض دفع ہوتا ہے شمامہ بھی اسی کا نام ہے

شیاف۔ بروزن کتاب یُرانی ترکیبون مین سے ہے اور آنکھ سے مخصوص ہے اسکا موضوع وہ دوائین ہین جو آنکھ سے مخصوص ہون اور مادہ وہ مفردات ہین جو اکتحال کی صلاحیت رکھتی ہون اور غایت اسکی رطوبت اور قوت کی حفاظت ہے۔ جو آنکھین ضعیف ہین اُنکے واسطے شیاف سے بڑھکر کوئی چیز خفیف ولطیف نہین جس طرح طلا تمام اجسام کے لیے خفیف ولطیف ہے۔ شیاف کا آنکھ پر زیادہ لگانا جب تک پلکون پر ورم کثیر نہو مناسب نہین کیونکہ آنکھ کی حرکت رک جاے گی اور اُس مین بخارات بند ہو جائینگے اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ لمبا اور مخروطی شکل یعنی ایک سرا پتلا اور ایک موٹا ہو اور سایے مین خشک کرین۔ اس شکل کے اختراع سے ظاہرا یہ مطلب ہے کہ اگر گھسنا ہو تو پتلا سرا اتمام کرو موٹے سرے کو گھسین تو بخوبی گھس جائے اور جلد گھسے دوسرے اگر کسی سوراخ مین رکھنا ہووے تو پتلے سرے کی طرف سے داخل کرین تاکہ پہونچ جانا اُس کا آسان ہو۔ بعض شیاف کا اطلاق اُس دوا پر بھی کرتے ہین جسکو ناک اور کان اور ذکر اور مقعد مین رکھتے ہین۔

شافہ عوام اُس دوا کو کہتے ہین جسکو مقعد مین رکھین انگریزی مین اسکو سپوزی تور یزا ور لاطن مین سپوزی ٹور یا کہتے ہین یہ وہ چیز ہے جو پاخانہ کی راہ معا مستقیم مین رکھی جاتی ہے اکثر مخروطی شکل کا بناتے ہین ایک یا ڈیڑھ انچ طول مین اور نصف انچ کے قریب نیچے کا سرا ہوتا ہے بنانے کی ترکیب دو طرح پر ہے ایک یہ کہ ادویہ کی لانبی بتی ایک طرف موٹی اور ایک طرف پتلی بنا کے خشک کر رکھین اور بوقت حاجت اُسکو روغن مناسب سے چکنا کرکے پتلی طرف سے پاخانہ کی جگہ رکھین دوسرے یہ کہ صابون کی مخروطی بتی تراش کر اور اُسپر روغن مناسب لگاکر اور اجزاے مناسب کا سفوف اُسپر چھڑک کر پاخانہ کی راہ مین رکھین

ضماد بکسر اول لغت مین اُس چیز کو کہتے ہین جسکو زخم پر باندھین اور مصدری معنے مین یعنے زخم پر باندھنے کے معنے مین بھی آیا ہے ضمد راسہ وجرحہ اُس وقت کہتے ہین کہ پٹی عضو ماؤف پر باندھی جاے اصطلاح مین اُس دوا کو کہتے ہین جس مین رطوبت ہو پس کبھی تو یہ رطوبت اصلی اور محکم ہوتی ہے جیسے جما ہوا شہد اور کبھی عارضی جیسے جما ہوا سرکہ اور روغن زیتون وغیرہ۔ بیشتر ایسا کرتے ہین کہ ادویہ خشک خواہ تر کو پانی یا کسی اور شے سیال مین پیسکر امراض سرد مین گرم بالفعل اور امراض گرم مین سرد بالفعل عضو ماؤف پر لگاتے ہین چونکہ مادہ لفظ ضماد مین کپڑے سے باندھنا ملحوظ ہے اسلیے ضماد کا اطلاق ایسی دوا پر ہوتا ہے جس کے اوپر کچھ باندھا جائے

یا کپڑے پر لگا کر اُس کپڑے کو عضو ماؤف پر چپکا دیں یا باندھ دیں بخلاف طلاء کے کہ اُسپر باندھتے کچھ نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضماد اور طلاء دونوں مترادف لفظ ہیں یا ضماد طلاء سے اخص ہے یا دونوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے اس ترکیب کا موجد اول بقراط ہے اور وجہ ایجاد یہ ہے کہ بعض طبیعتیں اکثر دواؤں کے کھانے سے کراہیت کرتی تھیں اسلیئے ضماد ایجاد کیا تاکہ جو کچھ افعال وخواص ادویہ متناول سے صادر ہوتے ہیں وہی اس سے بھی سرزد ہوں جیسے تلطیف۔ تحلیل۔ تکثیف۔ تفتیح۔ تقطیع۔ ردع۔ تسکین وغیرہ وغیرہ۔ یہ اسرار میں سے ہے جسکو اطبا یکبارگی شائع کر دینا نہیں چاہتے سینہ بہ سینہ مخفی رکھتے چلے آتے ہیں اور جسقدر ترکیبیں کتب میں قلمبند کرتے بھی ہیں وہ صرف محللات اور ملینات وغیرہ ہی کے نسخے ہوتے ہیں عمدہ عمدہ نسخوں کو ہوا بھی نہیں لگنے دیتے۔ پہلے پہل جو ضماد ایجاد ہوا وہ ضماد نرمس ہے کہ تمام اخلاط کو نکالتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ضماد اور طلاء میں یہ فرق ہے کہ طلاء وہ دوا ہے جو سیال ہو یا سیال چیز اُس میں ملی ہوئی ہو اور پتلی ہو بخلاف ضماد کے کہ وہ خشک دوا ہوتی ہے یا کوئی مائع چیز اُس میں پڑتی ہے مگر گاڑھی ہوتی ہے۔ فاضل [illegible] نے لکھا ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلاء پتلا کہ ہاتھ کے ادنے اشارے سے پھیل جاتا ہے بخلاف ضماد کے۔

طلاء انگریزی میں اسکو لینیمنٹ کہتے ہیں۔ صاحب مفتاح لکھتا ہے کہ ضماد اور طلاء دونوں کا موجد بقراط ہے اور دستور طلاء کا مثل ضماد کے ہے مگر اُس سے رقیق لگایا جاتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ کپڑے ہی پر لگا کر عضو پر رکھیں دونوں طرح استعمال کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ ضماد اور طلاء دونوں کے اوپر ایک پٹی باندھ دیا کریں تاکہ چھٹنے نہیں اور ان دونوں کی تاثیر یہی ہوتی ہے اسلیئے کہ دوا بالذات عضو کو پہنچتی رہتی ہے اور بہت دیر تک وہاں ٹھہرتی ہے جب حرارت دل ودماغ کے دفع کرنے کے لیئے طلاء کام میں لائیں تو مناسب یہ ہے کہ کپڑے کو خشک نہونے دیں اور ہر دم تر رکھیں کیونکہ دوا جب سوکھ جائے گی تو کھچاوٹ کر کے مسامات کو بند کر دیگی جس سے عضو میں حرارت زیادہ ہو جائیگی مگر اکثر لوگ اس کی مطلق احتیاط نہیں کرتے اور نقصان اُٹھاتے ہیں۔

عرق جب پانی میں ایسی دواؤں کو کہ اُس میں حل نہیں ہو سکتی ہیں قرع انبیق کے ذریعے سے تقطیر کرتے ہیں تو ایسے آب مقطر کو اُس دوا کا عرق کہتے ہیں زمانہ قدیم میں عرق سوائے گل سرخ کے اور کسی چیز کا مستعمل نہ تھا بہ تدریج اس میں توسیع ہوتی گئی اور ہر قسم کی دوا کا عرق کشید کرنے لگے اور ہر شے کا عرق اُسکے جرم سے لطیف ہوتا ہے اور اُس کے خواص جرم کے قریب ہوتے ہیں مگر بعض صورتوں میں جرم سے عرق کے خواص ضعیف بھی ہوتے ہیں اور کہیں اُس سے قوی ہوتے ہیں۔ جب تک عرق میں دوا کی بو آتی ہے اُس کی قوت باقی رہتی ہے اور جب بو ضعیف وزائل ہو جاتی ہے تو اس کی قوت بھی ضعیف وزائل

ہوجاتی ہے کسی سیماب طبع روغن کو کتنے ہی پانی میں ڈالیں اور ملائیں تو وہ حل نہو گا لیکن اگر پانی میں ملا کر کشید کریں تو وہ حل ہو جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خاص مقدار ایسے روغنات کی ایک خاص مقدار پانی میں حل ہو جائے گی بشرطیکہ دونوں حرارت کے ذریعے سے ابخرات کی شکل میں تبدیل کرکے مقابلے میں لائے جائیں چنانچہ اس ترکیب سے وہ مرکب بنائے جاتے ہیں جنکو لاطین میں ایکوا اور انگریزی میں واٹر اور عربی میں عرق کہتے ہیں۔

عطوس خشک دوائیں ہوتی ہیں جنکو بہت باریک کرکے ناک کے قریب رکھ کر سانس کے ذریعہ سے دماغ کی طرف کھینچتے ہیں تاکہ ناک کے اندر فضا میں پہونچکر چھینک لائے عطوس کو مادے کے نضج اور تنقیہ کے بعد استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ یہ مواد اور اعضا کو بالذات حرکت میں لاتا ہے پس امتلا کی حالت میں اسکے استعمال سے نقصان پیدا ہو گا حکیم شریف خان دہلوی نے لکھا ہے کہ عطوس ایسے سعوط کو کہتے ہیں جو چھینک لانے کے لیے استعمال کیا جائے مگر یہ بیان صحیح نہیں اسلیئے کہ سعوط کا اطلاق سیال پر ہوتا ہے اور عطوس کا اطلاق خشک پر کرتے ہیں چنانچہ انھوں نے خود بھی لکھا ہے کہ سعوط اُس سائل کو کہتے ہیں جو ناک میں ڈالا جائے

غرارہ یا غرغرہ دوائوں کو پانی میں جوش کرکے اُس پانی کی کلی منھ میں لیکر حلق میں حرکت دینے کا نام غرغرہ ہے انگریزی میں اسکو گارگل کہتے ہیں اور یوں تعریف کرتے ہیں وہ دوائیں جو پانی میں حل کرکے بطور غرارے کے استعمال میں لائی جاتی ہیں انکو گارگلز کہتے ہیں منھ اور حلق کے امراض میں مستعمل ہیں۔

فتیلہ حکیم محمد حسین لکھتا ہے کہ فتیلہ اُس دوا کو کہتے ہیں جو باریک کرکے اور پانی میں سانکر باریک بتی تیار کرکے پاخانہ کی جگہ یا کان اور ناک یا دوسرے اعضا کے زخموں اور ناسور اور عورت کی شرمگاہ میں رکھتے ہیں اور اس بتی کا موٹا اور لمبا رکھنا اپنی ضرورت پر منحصر ہے حکیم بختیشوع کا قول ہے کہ فتیلہ کو فرزجہ اور حقنہ کے قیاس پر ایجاد کیا ہے اور یہ بنسبت حقنہ کے مادہ کو زیادہ کھینچتا ہے ایک فتیلہ کو دو گھڑی سے زیادہ نہ رکھنا چاہیئے جیساکہ اسحاق نے کہا ہے۔ حکیم محمد مومن نے کہا ہے کہ جامد دوا کے آنت میں رکھنے کو فتیلہ کہتے ہیں اسپر عرف میں شافے کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

فرزجہ اُس دوا کو کہتے ہیں جو پیسکر کسی سیال میں گوندھکر کپڑے یا اون یا روئی میں لت کرکے عورت کی فرج یا رحم میں رکھی جاتی ہے کبھی خشک دوا کی پوٹلی باندھ کر بھی رکھتے ہیں انگریزی میں اسکو مڈٹلی کے ٹڈپسیر ئیا اور پسیری بھی کہتے ہیں حمول فرزجہ سے عام ہے کہ وہ آنت اور رحم دونوں میں رکھا جاتا ہے۔

قرص انگریزی میں لازنجز اور لاطین میں ٹروکی سائی کہتے ہیں اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اول خشک چیز کا نہایت باریک سفوف کرکے بعد ازاں کھرل وغیرہ میں رکھکر

کسی شے کے لعاب یا صرف پانی میں ملاتے ہیں جس میں ایک لوچدار شے مثل گندھے ہوئے
آٹے کی ہوجاتی ہے مگر یہ چاہیئے کہ جب قرص کی دواؤں کو مائعات میں ملائیں تو خوب انکو لوٹ
پوٹ کرلیں تاکہ امتزاج کامل حاصل ہوجائے اُس وقت چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالیں یہی ٹکیہ قرص
ہے۔ جب قرص تیار کریں تو ہاتھ سے تھوڑی دیر تک لوٹتے رہیں تاکہ اُسکے دونوں رخ خشک
ہوجائیں اور پھٹنے نہ پائیں۔ بہتر یہ ہے کہ سایہ میں خشک کریں قرص کاٹنے کے واسطے ایک آلہ
بھی ہوتا ہے جسکو پنچ کہتے ہیں قرص مدور بنائی جاتی ہے اور کبھی مربع و مثلث یا بیضوی بھی کاٹ
لیتے ہیں۔ قرص کا موجد اندروماخس دوم ہے جس نے تریاق کبیر کی ترکیب کی تکمیل کی ہے
اول اول اقراص افاعی کا نسخہ تیار کیا گیا تھا۔ قرص میں دواؤں کی قوت محفوظ رہتی ہے اور اسکا حال
حبوب سے قریب ہے اور اسکا رتبہ سفوف اور معاجین کے درمیان میں ہے۔ جن قرصوں میں
اعلیٰ درجے کی دوا ہیں یا افیم یا ذوالخاصیت دوا شامل ہو انکی قوت چار سال تک باقی رہتی ہے
اور قرص مسہل کی قوت کا حال حبوب کے مثل ہے سفوف کی بہ نسبت قرص میں زیادہ قوت ادویہ
کی حفاظت ہوتی ہے۔

قطور ایسی سیال دواؤں کو کہتے ہیں جو آنکھ کان ناک وغیرہ میں ٹپکائی جاتی ہیں۔ کان میں ٹپکانے کی
دوا کو نیم گرم ٹپکانا چاہیئے کیونکہ سرد دوا کا نقصان ہے قطور کو سنسکرت میں آسچوتن بسکون شین
معجمہ و ضم جیم فارسی و واؤ مجہول و تاے فوقانی مفتوح و سکون نون کہتے ہیں۔

قیروطی تلفظ میں قاف کے کسرے سے ہے اور رو سکون لغۃ میں آسکے فتحہ سے مراد اس سے
موم روغن ہے کہ موم کو گرم روغن میں ملالیتے ہیں۔

کماد۔ حرف اول کے کسرے سے لغت میں گرم کپڑے کا نام ہے جو درد کی وجہ سے اعضا
پر باندھا جاتا ہے اطبا کی اصطلاح میں اُسے کہتے ہیں کہ اشیا کو گرم کرکے اعضا پر درد کی تسکین
کے لیئے رکھا جائے اور اُس کو دو قسم پر تیار کرتے ہیں ایک تر دوسرے خشک کماد تر
سیال دواؤں سے مراد ہے جنکو گائے بیل وغیرہ کے پھکنے یا بوتل میں بھرکر درد کے مقام پر
رکھیں اور کماد خشک یہ ہے کہ گرم و خشک چیزیں جیسے بھوسی۔ باجرا اور ریہ وغیرہ کی کپڑے
میں پوٹلی باندھکر گرم کرکے عضو کو سینکتے ہیں کماد کے لیئے یہ شرط ہے کہ مواد سے بدن کا اول
تنقیہ کرلیا جائے ورنہ ضرر کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ علت کے مقام سے پڑوس کے عضو کی طرف
مواد کھینچ لیگا۔ اسکو تکمید بھی کہتے ہیں۔

گھٹی اسکو جنم گھٹی بھی کہتے ہیں کہ چند دواؤں کو جوش کرکے ولادت کے بعد بچے کو دیتے ہیں۔

لازق دواؤں کو باریک کرکے سفیدی بیضہ مرغ یا دوسری لیسدار چیز میں ملا کر ایسے کاغذ پر لگائیں
جسکو سوئی سے چھلنی کیطرح کرلیا ہو یا کپڑے پر ملیں اور دونوں کنپٹیوں پر یا جس مقام پر چپکا دیں
اور کاغذ یا کپڑا گول کاٹا جائے

لطوخ دواؤنکو پیسکر کسی لعاب یا سفیدی بیضۂ مرغ یا دوسرے سیال مین ملاکر اور ایسے کاغذ پر لگا کر جسکو سوئی سے چھلنی کے مثل کر لیا ہو یا کپڑے پر لگا کر کسی مقام پر چپکا دین لطوخ عام ہے اور لازق خاص حکیم محمد حسین نے جو لکھا ہے کہ لطوخ اُس دوا سے عبارت ہے جو پتی ہوئی ہو اور قوام اُسکا پتلا ہو کہ ظاہر جلد پر مالش کیا کرین اور طلا سے پتلی ہو اور ضماد سے گاڑھی ہو غرابت سے خالی نہین۔

لخلخہ دواؤنکو پیسکر کسی سیال یا خوشبودار روغن وغیرہ مین ملاکر یا صرف ایک سیال یا کئی سیالونکو جمع کر کے ایک ایسی شیشی مین ڈالین جسکا منھ کشادہ ہو اور اُس شیشی کا منھ نتھنون سے ملا کر سانس اوپر کو چڑھائین اور شیشی کو ہلاتے بھی جاتے ہین تاکہ اثر خوب ظاہر ہو اور اجزائی ہوا اوپر کو چڑھے یہ ترکیب درد سر مین عمل مین آتی ہے۔

لعوق مرکب دوا ہے جسکا قوام غلیظ لزوجت دار ہوتا ہے کہ شربت سے گاڑھا اور معجون سے پتلا بناتے ہین اس کا فائدہ پھیپھڑے کے امراض مین زیادہ ہوتا ہے اسلیئے کہ مُنھ مین رُکا رہتا ہے اور تھوڑا تھوڑا پھیپھڑے تک پہونچتا ہے اور دفعۃً معدے کی طرف نہین چلا جاتا کیونکہ اسکی مسافت معدے سے پھیپھڑے تک قلیل ہے۔ لعوق متاخرین کی ایجادات سے ہے معجونون اور شربتون کے قیاس پر اسکو نکالا ہے یونانی قرابادین مین اسکا ذکر نہین مگر جبریل بن بختیشوع کہتا ہے کہ لعوق کا موجد جالینوس ہے قیاس یہ چاہتا ہے کہ جالینوس نے جو معجون حب القطن ایجاد کی ہے متاخرین نے اسکا نام لعوق حب القطن رکھ لیا ہوگا اور اس دلیل سے جالینوس کو لعوق کا موجد سمجھ لیا ہوگا سنسکرت مین اسکا نام **اولیہ** بفتح الف وفتح واو وکسر لام ویائے مجہول ہائے مفتوح ہے مگر بول چال مین واو اور ہائے آخر کو سکون ہوتا ہے۔

مرہم۔ انگریزی مین آئنٹمنٹ کہتے ہین یہ پرانی ترکیبون مین سے ہے بیان کرتے ہین کہ معجون کے سوا اس سے کوئی مرکب پرانا نہین بقراط اسکا موجد ہے ایکبار اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ زخمون کے اندمال کے وقت بدگوشت دور کرنے کے لیئے زنگار کی ضرورت ہوتی ہے مگر دوائے اکال سے عضو مین فساد آجاتا ہے اسلیئے اُس کے ساتھ ایسی دوا ہونی چاہیئے جو چیپ دار ہو اسلیئے موم اُس کے شریک کیا پھر گوند اور لعابیات بھی ملانے لگے مرہم بنانے کا عام دستور یہ ہے کہ اگر اُس مین کوئی لعاب داخل نہو تو موم دوسری ادویہ سے زیادہ ملانا چاہیئے اور جو لعابیات بھی ہون تو موم مناسب مقدار مین داخل کرین اور روغن موم سے دوگنا ہونا چاہیئے۔ بعض محققین کہتے ہین کہ شرط یہ ہے کہ موم کی مقدار ادویہ سے چوتھائی سے کم نہو اور نصف سے زیادہ نہو بلکہ دوا مین چھ حصہ اور روغن پانچ حصہ اور موم چوتھائی حصہ ہو۔
سرد مزاج والونکے واسطے پختہ زیتون کا روغن اور دوسرے مزاج والون کے واسطے خام زیتون کا روغن شامل کرین اور شیرجات ایسی جگہ شامل کرین جہان مواد مین خشکی ہو اور روغن و سرکہ بہ نسبت سردی کے گرمی کی فصل مین زیادہ شریک کرین۔ مرہمون کی قوت زیادہ دونون تک

باقی رہتی ہے جن مین گو مدتین پڑے ہون انکی قوت بیس سال تک قائم رہتی ہے خاصکر روغن زیتون
جس مین داخل ہو وہ بہت پائدار ہوجاتا ہے اور جس مرہم مین چربی ہو وہ برس روز کے بعد بگڑ
جاتا ہے کیونکہ چربی مین جلدی فساد آجاتا ہے۔ مرہم کو اس طرح بنائین کہ اول موم کو آگ پر رکھین
جب پگھل جائے تو اس کو آگ پر سے اتار کر گوندکی چیزین داخل کرین پھر اور سادہ دوسرے داخل کرین
موم کی جگہ صاف کی ہوئی چربی مین بھی تیار کرتے ہین مگر اس مین عیب یہ ہے کہ اس کے سڑجانے کا
احتمال ہے اسلیئے لوبان کے ہمراہ ملاکر جوش دیکر چھان لیتے ہین۔ بالفعل مرہمون کے بنانے
کے لیئے ایک نہایت عمدہ شے معلوم ہوئی ہے جسکو واسیلین کہتے ہین۔ پٹرولیم یعنی روغن جو
پہاڑی زمین سے خود بخود نکلتا ہے اور جسکے کشید کرنے اور بقیہ کے ٹھنڈا ہونے کے بعد یہ
شے علحدہ ہوکر جم جاتی ہے اس کو پھر صاف کرتے ہین کبھی سڑتی نہین اور نہایت ملائم اور بلا ذائقہ
چیز ہے اور کسی طرح اس مین خراش مطلق نہین ہے۔

مشتری وہ دوا ہے جو کسی مرہم مین پیسکر چھوہارے کی گٹھلی کی برابر بناکر خشک کرکے مقعد مین
رکھی جاتی ہے بخلاف فرزجہ کے کہ وہ مقعد اور فرج دونون مین رکھا جاتا ہے

معجون اسکو انگریزی مین کنفکشن کہتے ہین وہ مرکب ہے کہ جسکے اجزا کو خوب باریک کرکے
شہد یا کھانڈ یا دونون کے یا دوسرے شربتون کے ساتھ قوام دیا ہو اس کے بنانے کا طریق یہ
ہے کہ عمدہ تازہ دوائین لیکر انکو صاف کرکے جدا جدا ان دواؤن کے ساتھ جو باہم تحقیق و
ملائمت مین مناسب ہون کوٹ لین اور چھانکر داخل ترکیب کرین اور جو دوا جلانے یا دھونے
یا مدبر کرنے یا بھوننے یا تحلیل کرنے یا حل کرنے کے قابل ہو تو اسکو اسی طرح تیار کرین۔
نسوت اور ہرمون کو روغن بادام مین چکنا کرلین۔ اور جو بیج دہنیت رکھتے ہون انکو پتھر کے
کھرل مین رگڑ لین تاکہ بمذا لغہ نہو جائین۔ غرضکہ تمام دواؤن کو جدا جدا سفوف کرکے تول لین
اور سب کو ملاکر پھر پیسین تاکہ باہم ایک ذات ہوجائین اور شہد یا قند کا قوام کرلین اور تنہا شہد
کے قوام کے وقت بھی تھوڑا سا پانی اس مین ملالین تاکہ شہد نہ جلنے پائے اور جھاگ بخوبی صاف
ہوجائین اور اسکو دھیمی آنچ پر اتار کر جھاگ اتارین کہ جھاگ آنا موقوف ہوجائین پھر آنچ سے
نیچے اتار کر لکڑی سے ہلاتے رہین تاکہ بھاپ نکل جائے پھر اول کثیف دوائین بعد اس کے
لطیف دوائین داخل کرین اگر عنبر و مومیائی اور مصطگی داخل کرنا ہو تو انکو تنہا باریک کرکے یا
مصری کے ساتھ پیس کے یا دو چند روغن بادام یا روغن چلغوزہ یا روغن پستہ مین حل کرکے داخل
کرین بعد اس کے زعفران اور مشک گلاب وغیرہ مین پیسکر ملائین اور لکڑی سے معجون کو ہلاتے
رہین جب خوب سرد ہوجاوے تو چینی یا کانچ کے برتن مین رکھدین اور جب تک بخوبی سرد
نہوئے اس برتن کا منھ بند نہ کرین اور برتن اتنا بڑا لین کہ چوتھا حصہ یا تیسرا حصہ خالی رہے
سونے یا چاندی کے ورق ملاتا ہون تو انکو ایسا حل کرکے داخل کرین جیسے نقاشی کے لیئے

حل کرتے ہین۔ شیخ داؤد انطاکی کہتا ہے کہ معجون ایک ایسا مرکب ہے جسکے سامنے دوسرے مرکبات
کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ اس مین تمام مراتب پائے جاتے ہین اگر کمزور لوگ نہوتے تو شربتون کی
ضرورت پیش نہ آتی اور اگر بدمزہ چیزین جیسے ایلوا نہوتین تو گولی بنانے کی احتیاج نہوتی اور اگر جلد
کے تلے سے ادویہ کے اخراج کی ضرورت نہ پڑتی تو ضماد اور روغن کی ضرورت نہوتی۔ معجون کی
ترکیبون مین ہر قسم کے فائدے اور منافع موجود ہین اسلئے کہ جو معجون تقطیع اور نضج اور جلا اور تفتیح کرتی
ہے اور مواد کو بدن کے اندر سے جذب کرتی ہے اور عروق مین سے مواد کو خارج کرتی ہے
وہ معجون مسہل ہے اور اگر حرارت غریزی اور قوے اور ارواح کو قوت پہونچاتی ہے وہ معجون
مفرح ہے اور اگر اعتدال پیدا کرتی ہے صحت اصلی کو باقی رکھتی ہے اور زائل شدہ طاقت کو لوٹاتی
ہے تو وہ دوسری قسم کی معجون ہے معجون کو شہد مین تیار کرنے مین بڑے بڑے فائدے
ہین اسلئے کہ شہد مین بہت سی قسم کے پھولون کا رس موجود ہوتا ہے جو ادویہ کے ساتھ ملکر بہت
سے منافع بخشے گا۔ شہد کو اور دوسری دواؤن سے جاڑے کے موسم مین تگنی ہوا اور گرمی کے
موسم مین دوگنی ہو غرضکہ شہد دوا کی مقدار سے مضاعف ہو بعض مرکبات ایسے بھی ہین کہ جن مین
ہموزن شہد کفایت کرجاتا ہے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ہر موسم مین شہد کا وزن سہ چند ہونا
چاہیئے خاصکر بڑی بڑی معجونون مین تو ضرور ہی شہد تگنا ہو تاکہ معجون متعفن نہو سکے اور دیر مین مزاج
بخوبی پیدا ہوجائے اور اُنکی قوت اعضا مین بخوبی نفوذ کرے اور طبیعت انکو اچھی طرح قبول کرے
اور دواؤنکی قوتونکی شہد محافظت خاطر خواہ کرتا ہے اور جو معجونین مقوی باہ ہین اُنکے استعمال
کیوقت غذائین بھی اُسی قسم کی ہونی چاہئین اور ایسی معجونون کے اجزا مین ہر ایک مزاج کے
موافق تصرف کرنا ضروری ہے کیونکہ ہر ایک معجون بھی کا ہر ایک شخص مین اثر پیدا کرنا ضرور نہین اگر
کوئی نشہ والی دوا ملانی منظور ہو تو ایسا کرین کہ اسکو اول عرقیات مناسب کے ساتھ دو تین دن
دھوپ مین رکھکر جوش دین اور پانی کو صاف کرکے شہد یا مصری بجوش کرکے معجونکی دوا مین ملائین
مفرح بکسر راے حا مشدد لغت مین ایسی چیز کو کہتے ہین جو سرور پیدا کرے اصطلاح مین علاوہ
ایسی مفرد دواؤن کے جو سرور پیدا کرتی ہین جیسے گاؤزبان ایسے مرکب کو بھی کہتے ہین جو
نفس اور قوے اور فکر کا تصفیہ کرے اور اُنکے آلات کو قوت پہونچائے جیسا کہ بقائی مین
لکھا ہے بعض کتابون مین لکھا ہے مفرح چیز تین قسم کے فائدے بخشتی ہے۔

(۱) دل مین سرور لاتی ہے رنج اور بیچینی کو زائل کرتی ہے نفس مین انبساط اور حس مین ادراک
کو زیادہ کرتی ہے جیسے آب انار دارچینی جاسے پھل لونگ صندل اور ریحان۔

(۲) فہم کو تیز کرتی ہے اور قوت ناطقہ کو بڑھاتی ہے لیکن اسکو غم و فکر کے کھونے مین کوئی زیادہ
دخل نہین ہوتا جیسے کیوڑہ۔ کندر۔ ریباس۔ دھنیا اور پستہ۔

(۳) ابتدا مین سبکی اور نشاط پیدا کرتی ہے مگر آخر مین حواس مین ثقل اور کدورت بڑھا دیتی ہے

کبھی خواب اور کبھی بیداری کو اُڑا دیتی ہے یہانتک کہ آخر کار قوت ہاضمہ میں فتور اور حلق میں خناق پیدا ہوجاتا ہے جیسے بر شعثا اور سیب۔ معجون مفرح کے نسخے میں ایسی دوا داخل نہ کرنی چاہیئے جو خارش کو کھوتی ہو اور بلغم لزج کو دفع کرتی ہو اسلیئے کہ مفرح عطر کے مثل ہے کہ کپڑونکی صفائی کے بعد بدن پر ملا جاتا ہے اس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ عطر سے بدن کا میل کچیل صاف ہوجائے اور اس قانون کی رعایت ادویہ باہیہ میں بھی ہونی چاہیئے۔

منجن اسکو عربی میں **سنون** کہتے ہیں اس نسخہ کی ادویہ منہ کے ساتھ مخصوص ہیں اگر کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ بعض دوسری جگہ بھی استعمال کر لیتے ہیں حکیم محمد حسین گیلانی کہتا ہے کہ جب سنون کو استعمال کریں تو اُس وقت معدہ بھرا ہوا نہ ہو اور اُس کے استعمال سے پہلے منہ کو کسی جوشاندے یا ادویہ مناسبہ کے غرارے سے دھولیا ہو اور مسواک سے پاک کر لیا ہو منجن کا استعمال تمام دانتوں پر ایسے وقت جائز ہے کہ مرض تمام دانتوں اور مسوڑھوں میں ہو اور جبکہ خاص کسی دانت میں مرض ہو تو صرف اُسی دانت پر ملنا چاہیئے کیونکہ عموماً دانتوں پر ملنے سے سب پر مواد گرنے کا اور مواد کے رقیق یا غلیظ ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ منجن کی دواؤنکو کسی چیز میں سانکر اگر کھانے کی ضرورت پیش آئے تو سانے میں خشک کر لینا چاہیئے۔ منجن تراکیب قدیمہ میں سے نہیں ہے بلکہ جرجیس نے جو بختیشوع کا باپ تھا ایجاد کیا ہے۔ جرجیس وہ شخص ہے جسنے اول نیشاپور میں اس فن کو پڑھایا تھا اور طب کا ترجمہ یونانی سے اسرائیلی میں کیا تھا حکیم مومن کہتا ہے کہ سنون کا موجد جرجیس کو قرار دینا صحیح نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اطبائے قدیم کی ایجاد ہے اور یہ بھی بے اصل ہے چنانچہ طب الائمہ میں عبداللہ بن مسعود سے اور اُنھوں نے طبرانی سے اور اُنھوں نے خالد قماط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بن موسیٰ رضا نے مجھ سے فرمایا کہ ہلیلہ زرد اور عاقر قرحا ساڑھے چار چار ماشہ رائی نو ماشہ لیکر باریک کوٹ کر اور چھانکر دانتوں پر ملاکر واس سے بلغم دور ہوجائیگا اور منہ میں خوشبو آنے لگے گی دانت مضبوط ہوجائینگے۔ صاحب وافی نے اپنے محبوب سے اُنھوں نے ابی ولاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن اول کو دیکھا اور اُنکی زبان مبارک سے سنا ہے کہ اُنکے دانتوں میں درد پیدا ہوا پس سُعد لیکر دانتوں پر مالش کی درد جاتا رہا۔ چند دوسری روایتوں میں منقول ہے کہ سعد کا دانتوں پر ملنا منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اور قوت باہ بڑھاتا ہے انتہیٰ یہ قول مخدوش ہے۔

نشوق اُسے کہتے ہیں کہ کوئی گاڑھی چیز مثلاً شہد ناک میں ٹپکائیں بعض کے نزدیک استنشاق اور نشوق ایک ہی عمل کا نام ہے اسکی زیادہ تحقیق سعوط میں دیکھنی چاہیئے۔

نفوخ اسے کہتے ہیں کہ دوائے خشک کو پیکر بلاس کی طرح سونگھیں۔ درد سر میں استعمال کرتے ہیں بقائی میں لکھا ہے کہ ناک میں اور ناک کے سوا دوسری جگہ جس خشک پسی ہوئی دوا کو پھونکا جائے وہ نفوخ ہے دماغ کے امراض مادی میں تیز نفوخات کا استعمال تنقیہ بدن سے

سیلے منع ہے مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ ضرورت لاحق ہو۔

نطول اسکے لغوی معنے جوہری نے یون لکھے ہین کہ دواؤنکا جوش کیا ہوا پانی ایک برتن مین ڈالکر سر پر تھوڑا تھوڑا ڈالا جائے طبیبون کی اصطلاح مین اسکی تعریف مختلف طور سے آئی ہے بعض نے لکھا ہے جس پانی مین دواؤنکو جوش دیا گیا ہو اُسکو نیم گرم بیمار کے بدن پر ڈالنا اور اُس پانی مین بیمار کا بیٹھنا اور اُسکے بخار کا بھپارا لینا بعض نے کہا ہے کہ نطول یہ ہے کہ دواؤنکو پانی مین جوش دیکر وہ پانی نیمگرم عضو پر ڈالنا یہ تعریف اچھی ہے اور لغت کے مناسب ہے بعد اسکے نطول کا استعمال ہر سیال مین عام ہوگیا خواہ اُس سیال مین دواؤنکو جوش دیا گیا ہو خواہ صرف گرم پانی ہو یا صرف سرد پانی ہو یا کوئی روغن ہو بعض نے نطول مین اور سکوب مین کچھ فرق نہین کیا ہے لیکن ابوالفرج نے مفتاح الطب مین لکھا ہے کہ نطول گاڑھی چیز مین استعمال کیا جاتا ہے اور سکوب رقیق چیز مین مستعمل ہے اور یہ دونون عضو پر ڈالے جاتے ہین بعض نے اس طرح فرق کیا ہے کہ اگر تھوڑا تھوڑا رک رک کر ڈالین اور قریب سے ڈالین تو اُسکو سکوب کہتے ہین اور اگر فاصلے سے تھوڑا تھوڑا برابر ڈالے جائین تو نطول کہتے ہین اور نطول عضو کے خاص علاجون مین سے ہے اور یہ یا تو تحلیل مادہ کے لیے ہوتا ہے یا تقویت کے لیئے یا عضو کو ڈھیلا کرنے کے لیئے یا ترطیب کے لیے یا تنقیح کے لیئے یا پسینا لانے کو استعمال کیا جاتا ہے اور چاہیے کہ مریض کے سر کو سیدھا رکھین اور اونچی جگہ سے نطول کرین تاکہ ادویہ کی قوت بخوبی نفوذ کرے۔

نوشدارو لفظ فارسی ہے اسکے معنے دوائے ہاضم ہین چونکہ جوارش نوشدارو بہت ہاضم طعام ہوتی ہین اسلیئے یہ نام مقرر ہوا ہے بعض کہتے ہین کہ معنے اسکے عطیہ اور ہین بعض کہتے ہین کہ لفظ نوش ہڑ بہیڑہ آملہ اور لوہے کے میل اور شہد کے لیئے وضع کیا گیا ہے اسی لیئے اُس مرکب کو جس مین یہ پانچون ہون پنجنوش کہتے ہین چونکہ اس معجون مین عمدہ جز آملہ ہے اس لیئے اُسکو نوش کہتے ہین اکثر طبیب نوشدارو کو جوارش کندی کہتے ہین شاید اسکا یہ سبب ہو کہ کندی کا ایجاد کیا ہوا نسخہ ہندی مروج ہے یا اس وجہ سے کہ بعض تصرفات اُس کے اس نسخے مین واقع ہوے ہین۔

نوشدارو کے بنانے کا دستور یہ ہے کہ اگر آملہ پختہ و تر و تازہ ہو تو تول کر اور پانی مین جوش دیکر خوب ملکر گٹھلیان اُسکی علٰحدہ کرین اور جوجوے کپڑے یا نارو کی چھلنی مین چھانین کہ سواے ریشون کے آملے کا شیرہ نکل آئے تب شیرے کو تول کر اُس کا وزن معلوم کرین اور اُس شیرے سے دو چند شیرینی ملاکر قوام تیار کرین دوسرے اجزا کا سفوف اگر ملانا ہو تو گرمی کی حالت مین ملا دین اگر آملے خشک ہون تو گٹھلیان دور کر کے تولین اور آملون کو دھو ڈالین تاکہ ہر قسم کی مٹی اور کوڑے سے صاف ہو جائین تب گاے کے اسقدر دودھ مین تر کرین کہ آملے ڈوب جائین بعد چار پہر کے دودھ سے نکالکر زیادہ پانی ڈالکر جوش دین کہ بہت آملونکی اور بھٹنائی دودھ کی نکل جائے پھر دوسرے پانی مین جوش دیکر بدستور مذکور شیرہ تیار کرین۔ بہتر یہ ہے کہ بعد چالیس

دن کے استعمال کریں۔ قوت اسکی دو برس تک باقی رہتی ہے خوراک اسکی ساڑھے چار ماشہ سے ساڑھے تیرہ ماشہ تک ہے۔ کھانا کھانے سے قبل یا بعد کھائیں اختیار ہے۔ گرم مزاج والوں کو سرد چیز دن کے ساتھ دینا چاہیے۔ نوشدار و واسطے قوت معدہ اور تقویت باہ و اعضائے رئیسہ کے نفع کامل رکھتی ہے اور منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے بدن کے رنگ کو نکھارتی اور صاف کرتی ہے اور خفقان اور خوف کو مفید ہے۔

فائدہ جلیلہ یاد رکھو ہر دوائے مرکب جیسے تریاق ہے اُسکے آثار و مقوی مفردات کے اعتبار سے جدا گانہ ہوتے ہیں اور صورت نوعیہ کے اعتبار سے علیحدہ اور یہ دوسرے آثار مفردات کے آثار سے بہت بڑھکر ہوتے ہیں۔ مفردات میں بعض دوائیں اصل وعمود ہوتی ہیں جنکے نکال ڈالنے کے بعد مرکب کا فائدہ باطل ہو جاتا ہے جیسے تریاق کبیر میں افعی کا گوشت اور ایارج فیقرا میں ایلوا اور ایارج لوغاذیا میں خربق۔ اور بعض دوائیں اصل وعمود نہیں ہوتیں جنکے نکال ڈالنے سے یا بدل ڈالنے سے یا دوسری دوا کے ملانے سے یا کم مقدار کردینے سے تاثیر مرکب کی باطل نہیں ہو سکتی۔ بعض دوائیں ایسی ہیں کہ اگر وہ بعض ترکیبوں میں بڑھادی جائیں تو اُنسے ضرر پیدا ہو جائے چنانچہ ببلاؤان تریاق میں ڈالنے سے دوسری دوائیں فاسد ہو جاتی ہیں اور افعی کا گوشت تو بالکل ہی بے مصرف ہو جاتا ہے جو دوائیں ایسی ہوں کہ اُنکے افعال باہم مخالف ہوں تو اُنکی مقدار میں کمی بیشی رکھیں اگر برابر رکھینگے تو ایک کا فعل دوسرے کے فعل کے ساتھ مزاحمت کریگا جیسے جب قابض اور مسہل دوائیں جمع ہوں تو اُن میں کمی و بیشی مقدار کا لحاظ رہے۔ ترکیب کی شرائط میں سے یہ بات ہے کہ جو دوائیں عمدہ ہیں نفع اُنکا زیادہ ہے اور جو دوائیں ایسی ہیں کہ قوت اُنکی کمزور ہے مگر منفعت زیادہ ہے وہ کچھ زیادہ داخل کی جائیں اور جو دوائیں ایسی ہیں کہ قوت تو اُنکی قوی ہے مگر منفعت کم ہے وہ کم ڈالی جائیں اور جو دوا منافع میں منفرد ہو یا فعل اُسکا عمدہ ہو مگر نفع کم ہو وہ ضرورت کے موافق ملائی جائے اور جو دوا دوسری دوائے نافع کو ضعیف کرتی ہو اُسے ضرورت سے زیادہ نہ ڈالیں اور قوی کثیر المنفعت یا ضعیف قلیل المنفعت دوا مقدار متوسط میں داخل کریں اسی طرح عضو علیل کی وجہ سے مقدار دوا کی کمی بیشی پر لحاظ رکھنا چاہیئے اگر عضو دور ہو تو کثیر المنفعت یا شریف ضعیف المنفعت دوا زیادہ ملائیں اور جب عضو قریب ہو جیسے معدہ اور مری تو ایسی دوا مقدار متوسط میں شامل کریں اور اگر دوا میں علاوہ کثرت منافع کے قوت بھی زیادہ ہو تو معتدل سے بھی کم ملاویں ÷

فصل۔ بعض دوائے مفرد سے بھی دوائے مفرد کو ملاکر بغرض بقائے قوت یا جودت تاثیر کیلئے بنا لیتے ہیں

افشرہ آبدار میووں جیسے نارنگی لیموں انار فالسہ انگور وغیرہ کو ملکر یا چھلکر پانی نچوڑ لیتے ہیں اس کا معرب افشرج ہے عربی میں عصیر نام ہے افشر و اصل میں افشردہ تھا کثرت استعمال سے

ایسا ہو گیا اگر افشرہ کو آگ پر پکا کر گاڑھا کرلین تو رُب ہو جائے اور جو دھوپ مین رکھکر گاڑھا کرلین تو عصارہ بن جائے۔

خاک اگر گل حکمت مین جلائین کہ دھوان اور شعلہ اُسکا نہ نکلے اور کوئلہ نرہے خاک ہو جائے تو عمدہ ہے اور اگر خارج مین جلائین تو جس چیز سے جلائین اُسکی خاک جدا کرنے مین کوشش کرین۔

دھوان جسکو **کاجل** کہتے ہین اس کے بنانے کی تین ترکیبین ہین (۱) صاف دوا کو ہوا سے محفوظ رکھکر جلاوین اور اُس کے دھوین پر مٹی کے خام برتن کو رکھین دھوان جسقدر لپٹ جائے جھڑا لین (۲) دوائے خشک کو باریک کرکے کپڑے مین بطور بتی کے لپیٹ کر چراغ مین رکھکر تیل ڈالکر جلائین اور بدستور دھوان لیوین (۳) دوائے خشک کو پانی مین بھگو کر خواہ دوائے تر کا پانی نچوڑ کر اُس پانی مین کپڑا تر کرکے خشک کرین اور بتی بنا کر بقاعدہ دوم دھوان لین

رُب اُسے کہتے ہین کہ فواکہ کے پانی مین قدرے شیرینی ملا کر پکالین تاکہ جم جائے انطاکی کہتا ہے کہ ربوب عصارات سے آنچ لگنے کی وجہ سے ممتاز ہین اور شربتون سے قیام بنفسہ اور قلت شیرینی کی وجہ سے ممتاز ہین جالینوس کے عہد سے پیشتر رب کا دستور نہ تھا اُس سے آگے عصارے کو استعمال کرتے تھے جالینوس نے یہ دیکھا کہ عصارہ رطوبت فاضلہ کی وجہ سے دیر تک نہین ٹھہر سکتا اور عافقلاس کا سوا شیرینی کے نہین ہے تو موافق ہر مرض کے رب کو ایجاد کیا اور یہ زیادہ تر نفع حلق کی بیماریون اور سانس کے اعضا کے امراض مین پہونچاتا ہے۔

شیخ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ شربتون اور ربوب مین فرق یہ ہے کہ ربوب وہ عصارات ہین جو تنہا قوام پائین اور شربت اس قسم کے عصارات ہین جن مین شیرینی ملا کر قوام دیا جائے بعض نے لکھا ہے کہ شربت مین ابتدا از مائعات کے ساتھ شیرینی ملا کر پکاتے ہین اور ربوب مین اول جوش تنہا دیتے ہین جب نصف رہجائے تو شیرینی ملاتے ہین ربوب کے بنانے کا دستور یہ ہے کہ میوہ جات کثیر المائیت مثلاً سنگترہ و انار وغیرہ کا پانی نچوڑ کر اور بیج نکال کر اُس پانی مین چہارم حصہ شیرینی ملا کر پکائین جب شربت سے زیادہ گاڑھا ہو جائے رکھ لین دوسرے میوہ جات قلیل المائیت (مثل سیب و بہی و انگور و آملہ تازہ) کے بیج دور کرنا ضرور ہے اور پوست چھیلڈالن صرف لطافت و نفاست کے خیال سے ہے ورنہ پوست خالی از فائدہ نہین ہے ایسی میوہ کو کسی چیز مین خوب کچلکر نچوڑ لین اور نصف وزن اُسکے شیرینی ملا کر ویسا ہی قوام بنائین تیسرے میوہا سے عدیم المائیت اور بالکل خشک اور مثل زرشک و آلو بخارا و خشخاش کو پانی مین صرف ترکرکے خواہ جوش بھی دیکر ملکر اور چھانکر ہموزن اُس کے شیرینی ملا کر بدستور پکالین۔ رب کو انگریزی زبان مین اکسٹراکٹ کہتے ہین لفظی معنی اکسٹراکٹ کے نکال لینے کے ہین یعنی نباتی دوا مین سے وہ چیزین کہ حل ہونے والی ہین اور جنپر تاثیر اُنکی منحصر ہے نکال لین اس ترکیب سے نباتی دوا کی مقدار خوراک کم ہو جاتی ہے کیونکہ اُسکے غیر حل ہونے والے اجزا مثل مادہ چوبی وغیرہ کے

دور ہو جاتے ہین۔ رب دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ رب جو ثقیل ہوتا ہے دوم سیال۔ رب جو گاڑھا مثل شہد یا شربت کے ہوتا ہے اُسکو انگریزی مین ایکسٹریکٹ کہتے ہین۔

رس اسکو انگریزی مین جوس کہتے ہین پھولون اور پھلون اور پتون کا تازہ پانی نچوڑ لیتے ہین تو اُسے رس کہتے ہین اور ویدون کی اصطلاح مین رس اُسے کہتے کہ خشک دوا کو پانی مین جوش دیکر اور مل کے پانی لے لین۔

ست صرف لکڑی اور جڑ کا بنتا ہے اگر تر ہے تو اسکو کچل کر اور خشک ہے تو پانی مین تر کرکے کچل کر ہاتھون سے خوب زور سے ملکر اور کپڑے مین چھانکر پانی کو کسی برتن مین رکھین جب تہ نشین ہو جائے اور پانی ٹھہر جائے تب تہ نکا کے پانی ٹپکا کے اُس کو دھوپ مین خشک کر لین۔

شیرہ خشک دوا کو تر کرکے ملکر سیال لے لیا جاتا ہے اور مغزیات کی قسم سے ہو تو کسی عرق یا پانی مین گھونٹ لیتے ہین اور سیال لے اوت کرکے کام مین لاتے ہین۔

عصارہ صرف تازہ پتون اور پھولون اور پھل کا بن سکتا ہے انکو کچل کر اُنکا پانی نچوڑ کر خواہ اسی طرح رقیق اور پتلا استعمال کرین خواہ دھوپ یا آگ پر سکھا کر کام مین لائین پتلے کو رس کہتے ہین ہر چیز کا عصارہ اُس سے لطیف ہوتا ہے اگر دھوپ مین سکھا وین تو رات کو آسمان کے تلے سے اُٹھا لیا کرین کیونکہ رات کی تری ایک تو عصارہ کو جمنے نہین دیتی دوسرے اُن کو خراب کر دیتی ہے۔

کوئلہ جس دوا کا بنانا ہو اُس کو ریزہ ریزہ کرکے گل حکمت بنا کر بھاڑ یا بھٹی مین جلائین کہ اُسکا دھوان اور شعلہ خارج نہو۔

کھار نباتات کا نمک ہے جو اور چنے وغیرہ سے تیار کرتے ہین مثلاً نباتات کے کچے پودون کو کاٹ کر سکھائین اور اُنکو خوب جلا کر راکھ کر کے اُس راکھ کو برتن مین دو دن تک بھگو دین پھر تپائی مین کپڑا باندھ کر اُس کپڑے مین وہ بھیگی ہوئی راکھ ڈالدین جب تک اُس مین سے کھاری پانی نکلے تب تک اور پانی ڈالتے جائین پھر اُس پانی کو کڑاہی مین آگ پر چڑھا کر خشک کر ڈالین مثل نمک کے جو چیز رہے وہی کھار ہے۔ چنے کے کھار کے بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ ماگھ کے مہینے مین چنو کے کھیت ہوتے ہین اور اوس پڑتی ہے اُن مین سے ایک کھیت پر ایک باریک کپڑا تین یا چار گھڑی کے تڑکے کوئی ہوشیار آدمی پھیلا دے اور وہی کپڑا ہر روز چند روز تک پھیلا دے اور ہر روز سکھاتا جاوے یہانتک کہ سخت ہو جائے پھر اُس کپڑے کو پانی مین کسی کڑاہی مین بھگو دے اور کپڑے سے وہ پانی چھان لے پھر کڑاہی مین جو نتھارا ہوا پانی ڈالکر مثل چاشنی کے گاڑھا کر کے کسی برتن مین بھر رکھے تو وہ جم کر کھار بن جاوے اور ترش ہو بعض ایسا بھی کرتے ہین کہ اُس کپڑے کو کھیت پر پھیرتے ہی فوراً لا کر کسی کانچ کی چینی

دور ہو جاتے ہین۔ رب دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ رب جو ثقیل ہوتا ہے دوم سیال۔ رب جو گاڑھا مثل شہد یا شربت کے ہوتا ہے اسکو انگریزی مین لکوئڈ اسٹراکٹ کہتے ہین۔

رس اسکو انگریزی مین جوس کہتے ہین پھولون اور پھلون اور پتون کا تازہ پانی نچوڑ لیتے ہین تو اُسے رس کہتے ہین اور ویدون کی اصطلاح مین رس اُسے کہتے کہ خشک دوا کو پانی مین جوش دیکر اور مل کے پانی لے لین۔

ست صرف لکڑی اور جڑ کا بنتا ہے اگر تر ہے تو اُسکو کچل کر اور خشک ہے تو پانی مین تر کرکے کچل کر ہاتھون سے خوب زور سے ملکر اور کپڑے مین چھانکر پانی کو کسی برتن مین رکھین جب خوب تہ نشین ہو جائے اور پانی ٹھہر جائے تب تہ لگا کے پانی ٹپکا کے اُس کو دھوپ مین خشک کر لین۔

شیرہ خشک دوا کو تر کرکے اُسکا سیال لے لیا جاتا ہے اور مغزیات کی قسم سے ہو تو کسی عرق یا پانی مین گھونٹ لیتے ہین اور سیال کو اُسی وقت کے کام مین لاتے ہین۔

عصارہ صرف تازہ پتون اور پھول اور پھل کا بن سکتا ہے اُنکو کچل کر اُنکا پانی نچوڑ کر خواہ اسی طرح رقیق اور پتلا استعمال کرین خواہ دھوپ میں یا آگ پر سکھا کر کام مین لائین پتلے کو رس کہتے ہین ہر چیز کا عصارہ اُس سے لطیف ہوتا ہے اگر دھوپ مین سکھا دین تو رات کو آسمان کے تلے سے اُٹھا لیا کرین کیونکہ رات کی تری ایک تو عصارہ کو جمنے نہین دیتی دوسرے اُن کو خراب کر دیتی ہے۔

کوئلہ جس دوا کا بنانا ہو اُس کو ریزہ ریزہ کرکے گل حکمت بنا کر جنگلی اُپلوں مین جلائین کہ اُسکا دھوان اور شعلہ خارج نہو۔

کھار نباتات کا نمک ہے جو اور چنے وغیرہ سے تیار کرتے ہین مثلاً نباتات کے کچے پودونکو کاٹ کر سکھالین اور راکھ کو خوب جلا کر راکھ کر لے اُس راکھ کو برتن مین دو دن تک بھگو دین پھر تپائی مین کپڑا باندھ کر اُس کپڑے مین وہ بھیگی ہوئی راکھ ڈالدین جب تک اُس مین سے کھاری پانی نکلے تب تک اور پانی ڈالتے جائین پھر اُس پانی کو کڑاہی مین آگ پر چڑھا کر خشک کر ڈالین مثل نمک کے جو چیز سفید رہے وہی کھار ہے چنے کے کھار کے بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ ماگھ کے مہینے مین چنے کے کھیت ہوتے ہین اور اوس پڑتی ہے اُن مین سے ایک کھیت پر ایک باریک کپڑا تین یا چار گھڑی کے تڑکے کوئی ہوشیار آدمی پھیلا دے اور وہی کپڑا ہر روز چند روز تک پھیلا دے اور ہر روز سکھاتا جاوے یہانتک کہ سخت ہو جائے پھر اُس کپڑے کو پانی مین کسی کڑاہی مین بھگو دے اور کپڑے سے وہ پانی چھان لے پھر کڑاہی مین وہ نتھارا ہوا پانی ڈالکر مثل چاشنی کے گاڑھا کرکے کسی برتن مین بھر رکھے تو وہ دھند ہو جتا کھار بن جاوے اور ترش ہو بعض ایسا بھی کرتے ہین کہ اُس کپڑے کو کھیت پر پھیرتے ہی فوراً لا کر کسی کانچ چینی

یا پتھر یا مٹی کے برتن میں نچوڑ کر رطوبت کو بوتل میں بھر لیا کرتے ہیں کبھی اُس کپڑے کو سکھا کر رکھ لیتے ہیں اور کسی ترکاری میں کھٹائی ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اُس کپڑے کا ذرا سا ٹکڑا پانی میں بھگو کر ملکر اُس پانی کو شریک کر دیتے ہیں جس سے اُس میں اچھی ترشی ہو جاتی ہے بدیع النوادر میں کھار کی تعریف ان لفظوں سے کی ہے کہ اسم چیزی ست کہ زبان را بگزد۔

فصل بعض ڈاکٹری مصطلحات میں

اسپرٹ بعض دوائوں کو اسپرٹ یعنی شراب میں حل کر لیتے ہیں تو وہ اُس دوا کے اسپرٹ کہلاتے ہیں۔

اسنس ایک خاص مقدار کسی سیماب طبع روغن کی اسقدر کم شراب مقطر میں جس میں وہ حل ہو سکے حل کریں تو اُسکو دوائے مذکور کا اسنس کہتے ہیں۔

ان ہیلیشن منہ یا ناک کے رستے سے دواؤں کے بخارات سنگھائے جائیں اسکو ان ہیلیشن کہتے ہیں اور جس آلہ کے ذریعہ سے ایسا عمل کیا جائے اسکو ان ہیلر بولتے ہیں۔ سینے کے مزمن امراض مثل کھانسی و دمہ و شرو... میں اس عمل سے بہت نفع ہوتا ہے یا بیہوش کرنے کے لئے کلورافارم سنگھاتے ہیں ان ہیلر شیشہ وغیرہ کے مختلف طرح اور وضع کے بنائے جاتے ہیں مگر ایک سادہ ان ہیلر ایک چوڑے منھ کی بوتل کا بنا سکتے ہیں اس میں ایک کاگ لگا کر اس میں دو سوراخ کریں ایک سوراخ میں نلکی شیشے کی لگائیں جو بوتل کی پیندی کے قریب تک جاتی ہے اور ہوا کے داخل ہونے کے واسطے اور دوسری ٹیڑھی نلی جسکا ایک سرا کاگ کے نیچے کی سطح تک ہوتا ہے اور دوسرا منھ کے اندر رکھتے ہیں۔

پلاسٹر کو لاطینی میں امپلاسٹرم کہتے ہیں یہ ایک ثقیل مرکب ہے جو مرہم سے بہت زیادہ سخت ہوتا ہے اور اسکو پھیلا کر کپڑے یا چمڑے یا موم کے کاغذ پر پھیلا کر لگاتے ہیں بدن کی حرارت اُس کے چپکے رہنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ یہ مرکب درد و تحلیل اورام اور زخموں کی حفاظت یا اُنکے لب ملے رہنے کے واسطے کام میں لاتے ہیں۔

بلسٹر پلاسٹر جسکو صرف بلسٹر بھی کہتے ہیں۔ ترکیب عمل بلسٹر آبلہ اُٹھانے کے لیے ہے بلسٹر اکثر رال کے پلاسٹر پر پھیلاتے ہیں یا موم کے مجوزہ کاغذ پر۔

پلٹس اسکو ہندی میں **لپٹری** کہتے ہیں آٹے کو گھی میں بھونکر اور پھر پانی اُس میں ڈالکر مثل حلوے کے بنا لیتے ہیں یا السی کے بیجون کے سفوف کو پانی میں پکا کر اور اُسپر تھوڑا سا تیل ڈالکر استعمال میں لاتے ہیں۔ درد کی جگہ سینکنے یا سوزش کے مقام کو نرم اور ملائم یا زخمون کے صاف اور پھوڑوں کے جلد پک جانے کے لیے پلٹس کا استعمال کرتے ہیں یا بعض اوقات سوزش کا مقابلہ کرنے کے فائدے کے لیے رائی کی پلٹس استعمال کرتے ہیں اسکے

تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ رائی کے سفوف کو ذرا سے پانی کے ہمراہ مثل لئی کے کرکے کپڑے پر لگا کر اور کپڑے کے چاروں طرف تھوڑا سا کنارہ لوٹ کر مقام ماؤف پر لگاتے ہیں یا یہ کہ بہت باریک کپڑا دوہرا لیتے ہیں اور جس میں رائی کو نرم کرکے پھیلا دیتے ہیں اس میں رائی بد نہیں لگنے پاتی۔ بیس منٹ سے آدھا گھنٹہ تک لگا رکھتے ہیں یا جس عرصے میں وہ جگہ سرخ ہو جائے رائی کی تیزی کم کرنی ہو مثلاً بچوں یا کمزور اور نازک عورت کے لیئے تو اسکے ساتھ السی کی کھل کا سفوف ملا دیتے ہیں یا کم عرصہ تک لگاتے ہیں اور تیزی زیادہ کرنے کے واسطے سرخ مرچ کا سفوف یا سرکہ ملاتے ہیں ایک اور جدید طریقہ رائی لگانے کا بالفعل مروج ہوا ہے یعنی کاغذ پر رائی کی تہہ جما لیتے ہیں مثلاً سیاہ رائی کے ایک اونس سفوف کو گٹا پرچا کے سولیوشن میں جل اُلین اسکی ایک پتلی تہ ایک جانب کاغذ پر چڑھا کر خشک کر لیتے ہیں جب لگانا منظور ہو تو نم کرکے لگا دیتے ہیں۔

ٹنکچر جب کسی دوا کے حل ہونے والے اجزاے مؤثرہ کو میسیریشن یا پرکولیشن کی ترکیب سے شراب میں حل کر لیں تو اس مرکب کو ہر باقی دوا کا ٹنکچر کہتے ہیں ٹنکچر کے بنانے کی دو برقی ترکیبیں ہیں ایک میسیریشن اور فلٹریشن سے بنتا ہے اور پرکولیشن کی دوسری ترکیب ہے۔ ٹنکچر دو قسم کے ہیں ایک اول کھال یعنی جو شراب مقطر اور شراب رقیق سے بنتے ہیں دوسرے اچھی ریل یعنے جٹکے تیار کرنے میں اکثر کام میں آتے ہیں۔ اکثر شراب ہی سے نکالا جاتا ہے اور جس دوا کے حل ہونے والے اجزا وائن میں نکالتے ہیں وہ اس دوا کے وائن کے نام سے مشہور ہے اس کو ٹنکچر نہیں کہتے۔ شیری وائن دوا اون کے حل کرنے کے لیئے کام میں لاتے ہیں جو ہلکے زرد رنگ کی ملک اسپین کی وائن ہے جس میں فیصدی سترہ یا اٹھارہ حصے اول کھال ہوتی ہے ٹنکچر بنانے میں اول کھال یعنے شراب خالص کبھی کام میں نہیں لاتے ہیں۔

ٹریپ لیکس یہ ذرا ذرا سی چپٹی اور مدور ٹکیاں ہوتی ہیں وزن میں دھائی گرین کی چکنی جو کولیٹ کی بناتے ہیں کو کو کے درخت کے بیجوں کے مغز کو ذرا بھون کر اس میں شکر اور ماوا اور دار چینی وغیرہ ملا کر ایک شے بناتے ہیں جسکو چوکولیٹ کہتے ہیں اور اس میں ایک گرین کا سوا حصہ نائٹرو گلیسرائن کا ملاتے ہیں اور صرف اسی ایک دوا کی ٹکیاں بناتے ہیں اسکو انگریزی میں ٹیبلٹس آف نائٹرو گلیسرائن کہتے ہیں۔

ڈسکس بہت ذرا سا طبق جلاٹین کا گلیسرائن کے ساتھ بناتے ہیں جو وزن میں ایک گرین کا پچاسواں حصہ ہوتا ہے اور جھلے بیچ میں دوا رکھتے ہیں آنکھوں میں ڈالنے کی دوا دان کے طبق یا ورق بناتے ہیں یا ذرا سے پانی میں حل کر کے جلد کے نیچے پچکاری دیتے ہیں اسی کا نام ڈسکس ہے۔

سولیوشن جب کسی سیال میں کوئی شے ثقیل یا سیال یا لطیف حل ہو کر ایک جگر اور مخلوط ہو جائے اور کوئی ذرہ شے مذکورہ کا محلل سیال میں باقی نہ رہے تو یہ شے مذکورہ کا سولیوشن کہا جائے گا حل ہو جانا ایک عمدہ صفت ہے اکثر اشیا جب تک حل نہیں ہو جاتیں بے اثر رہتی ہیں جب کسی ثقیل شے کے ذروں کی کشش اتصالی میں پانی یا الکحل یا شراب وغیرہ غالب آجائے تو وہ اس سیال میں حل ہو جائے گی اور سفوف کرنا اور ہلانا اور حرارت دینا ایسی ترکیبیں ہیں جو کسی شے کے حل کرنے کے لئے معاون و مددگار ہیں چند چیزیں ایسی بھی ہیں جو ٹھنڈے سیال میں زیادہ حل ہوتی ہیں مثلاً چونا اور سیراٹا اور میگنیشیا اور انکے کاربونیٹ نمک ٹھنڈے پانی میں زیادہ حل ہوتے ہیں۔ اصطلاحاً سولیوشن اسی سے مراد ہے جب کہ شے پانی میں حل ہو جب کوئی شے کسی دوسری قسم کے سیال میں حل ہو تو انکو صرف سولیوشن نہیں کہتے بلکہ اول اس سیال کا نام لگا دیتے ہیں مثلاً شراب میں جو کوئی شے حل ہو تو اسکو الکحل سولیوشن کہینگے اور ایتھر میں ہو تو ایتھیریل سولیوشن اور گلیسرین میں ہو تو گلیسرین ٹکیات کہلاتے ہیں اور جلائین اور اقسام شکر اور گوند اور نائٹریٹ وغیرہ چیزوں کا محلل پانی ہے ایل کحال یعنی شراب مطلق یا ایتھر اور کلورا فارم لین چند ہیلائڈ نمک حل ہو جاتے ہیں اور روغنی اور رال دار چیزیں اور عطریات اور نباتی چیزوں کے اجزا ئے موثرہ اور جوہر جنکو الکلائڈ کہتے ہیں بخوبی حل ہو جاتے ہیں گندک اور فاسفورس اور کافور تیل میں حل ہو جاتے ہیں گلیسرائن بہت سی ایسی چیزوں کا عمدہ محلل ہے جو پانی یا شراب میں بہت کم یا بالکل حل نہیں ہوتے ہیں محلل سیال کا کوئی کیمیاوی اثر تحلیل شے پر نہیں ہوتا ہے ہاں جب دو چیزیں سولیوشن کی صورت میں ہوں تو انکے آپس میں ملنے سے کیمیاوی کیفیت بہت آسانی سے پیدا ہوتی ہے مثلاً ٹارٹارک ایسڈ اور کاربونیٹ آف سوڈیم کے باریک سفوف کو آپس میں جا ہو جتنی مدت تک ملا کر رکھو کچھ اثر نہ ہوگا لیکن انکے سولیوشن بنا کر ملا دیں تو فوراً کیمیاوی کیفیت پیدا ہو کر ٹارٹریٹ آف سوڈیم بن جائے گا اور کاربونک ایسڈ نکل جائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ ایک خاص درجہ حرارت میں کوئی سیال بھی ایک خاص مقدار میں کسی شے کو اسقدر حل کرے جہاں تک وہ حل کر سکتا ہے تو اس کو شے مذکورہ کا سے چوریٹیڈ سولیوشن کہتے ہیں حل کرنے کی بہت سی ترکیبیں ہیں مثلاً بھگونا یا جوش دینا وغیرہ وغیرہ۔

فومنٹیشن یعنی کو فومنٹیشن کہتے ہیں صرف پانی خوب کھولاتے ہیں یا پوست خشخاش کا جوشاندہ بنا کے اس میں دوہرا فلالین کا ٹکڑا بھگو کر اور خوب نچوڑ کر اس سے سینکتے ہیں فلالین کے دو ٹکڑے لیتے ہیں ایک ٹھنڈا ہونے کو ہوتا ہے تو دوسرا فوراً پانی میں ڈبو کر اور نچوڑ کر تیار رکھتے ہیں سینکنے کی ایک اور عمدہ ترکیب یہ ہے کہ خوب گرم پانی بوتل میں بھر کر کاگ کی مضبوط ڈاٹ لگا دیں یا اینٹ گرم کر کے اسکو کپڑے میں لپیٹ لیں یا بھوسی جسکو عوام میں چوکر کہتے ہیں خوب گرم کر کے فلالین کی تھیلی بھر کر اس سے سینکیں۔

کالریا ایسے لوشن کو کہتے ہیں جو آنکھ کے دھونے کے یا اُس کے اندر ڈالنے کے کام آتا ہے دوا
آب مقطر یا عرق گلاب میں حل کر لی جاتی ہے۔

گلسروز اُس مرکب کو کہتے ہیں جب کوئی دوا گلیسرائن میں حل کر لی جائے گلیسرائن روغنات
کا جوہر ہے اور مرکب ہے کاربن ۳ حصہ ہیڈروجن ۸ حصہ آکسیجن ۳ حصے سے بے رنگ
شفاف سیال ہے بلا بو اور ذائقہ قدرے شیریں اکثر دوائیں اس میں حل ہو جاتی ہیں اور اُنکو مدت تک
رکھ چھوڑنے سے بگڑتی نہیں اور یہ دوائیں باہر لگانے کے کام آتی ہیں اور کھلانے کے بھی۔

لوشن وہ سیال مرکب ہے جو صرف باہر لگانے کے کام آتا ہے اکثر حل ہونے والے نمک
آب مقطر یا کسی عرق میں حل کرکے باہر لگانے کے کام میں لائے ہیں اور واشن بھی انکا نام ہے
لوشن میں ضرور نہیں ہے کہ ثقیل شے پانی میں بالکل حل ہو بعض لوشن ایسے بھی ہیں کہ ثقیل دوا
پانی میں ملی یا تہہ نشین رہتی ہے لگانے کے وقت بوتل کو خوب ہلا لیا کرتے ہیں۔

مکسچر اسکے لفظی معنے ملے ہوئے کے ہیں یہ وہ مرکب ہے جو سیال ہوتا ہے اور کھانے کے
کام آتا ہے اور اس میں اکثر دو دوائیں ثقیل اور سیال ادویہ پانی کے ہمراہ ملی ہوئی ہوتی ہیں یا
صرف سیال چیزیں۔ اکثر اوقات دوائیں حل ہوتی ہیں اور بعض دفعہ صرف ملی رہتی ہیں یا تہ نشین
ہو جاتی ہیں جنکو پینے کے وقت اول بوتل کو خوب ہلا لیتے ہیں جو ثقیل چیزیں ہیں انکو باریک
سفوف کرکے سیال کے ساتھ بہت ہوشیاری سے ملا لیتے ہیں

فصل۔ دوا سازی کے بعض آلات کے بیان میں

ہم کو بالفعل ایسے آلات اور اُنکے اصول بیان کرنا لازم اور ضروری ہیں جو عموماً ہر ادنیٰ و اعلیٰ
استعمال کر سکے چونکہ اکثر اور متواتر جو آلات مستعمل ہیں انہیں کے بہم ہونے کے اسباب موجود
نہیں ہیں یہ جانے کہ نادر اور بیش بہا آلات یہ بات بالفعل دو وجہ سے پائی جاتی ہے ایک تو
حاکم وقت بعض وجوہ سے یونانی طب اور اُس کی ترقی کے مخالف ہے کیا معنے کہ اُس کی جانب
توجہ ہی نہیں ہے اب یہ بے توجہی خواہ اُسکو حقیر جاننے کے باعث ہو یا اور کسی باعث سے
دوسری وجہ یہ کہ عموماً یونانی طبابت کے پسند کرنے والے کم مایہ اور ناتوان ہیں اس سبب
کبھی اُنکی اصلاح حال و مآل کی مجال اُنکو حاصل نہوئی بہرحال ہم اعلیٰ درجے کے آلات کے
بیان کرنے سے قطع نظر کرکے سہل الوصول اور کار آمدنی آلات اور اُنکے اصول بیان کرتے
ہیں۔ علاوہ بریں ہم کو کیا ضرور ہے کہ جس بات سے ہم کو کچھ فائدہ نہو اس میں فضول گوئی کریں
ہاں یہ ضرور ہے کہ ہوسین کی ایسی چیزیں بھی تحریر میں کہ دو کوڑی کی ترکیب کے ذریعہ سے ۵۲ تولہ
خالص کندن بنانے کی فکر میں عمر بھر چکر میں رہکے کشتہ ہو جائیں۔ اب یہاں پر ہم ایک اصول آلات
بنانے کے بعد آلات کی تشریح کرتے ہیں۔

کلیہ طور پر یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اولاً ظروف دوا سازی مٹی کے نہایت عمدہ ہیں اُس کے بعد
چینی کے اُسکے بعد کانچ کے اُسکے بعد چاندی کے اُس کے بعد خالص پھول کے اُسکے بعد تانبے
کے مگر اُنپر قلعی کی ہو۔ اور آلات سحق یعنے پیسنے کے اور آلات دقت یعنی کوٹنے کے جہانتک
ہو سکے سنگین ہوں اور پتھر بھی وہ ہو کہ جو بہت ہی کم گھستا اور ٹوٹتا ہو جیسے سنگ سماق یا سنگ
چقماق یا سنگ کسوٹی وغیرہ بعدہ لوہے کے بعدہٗ پیتل وغیرہ کے اور بعض بعض ادویہ کے واسطے
کبھی کبھی چاندی یا بعض کرخت فلزات بیش قیمت کے بھی آلات استعمال کیئے جاتے ہیں مگر
شاذ و نادر بلکہ ہمارے رحیم اطبا نے (خدا اُنپر رحم کرے) اکثر سہولت کے لیئے کم قیمت اشیا
اُنکے عوض تجویز اور تشخیص کر دی ہیں تاکہ کسی کا کام بند نہ رہے اور ایسی تعلیق بالمحال کی وجہ سے
بقول سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" ناچار
مریض مرکھپ نہ جائے چنانچہ اسی واسطے اُن خدا ترسوں اور انسانی ہمدردوں یعنی یونانی
طبیبوں نے ہر ہر دوا کے بدل بھی تجویز کر کے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ جہاں وہ دوا نہ ملے تو
اُسکے بدل سے کام نکالیں اور مطلق بے دست و پائی ظاہر نہ کریں۔ بارہا تجربہ ہوا ہے کہ خدائے
کریم و رحیم اُنکی اس نیک نیتی کی ہمدردی کو ضائع نہیں کرتا ہے بلکہ اُس اصلی قیمتی دوا سے زیادہ
اُس سہل الوصول اور کم قیمت دوا میں اثر بخشتا ہے اور اگر کل کسی ضرورت میں درکار ہوں
تو اگر فلزی ہوں تو بیشتر تانبے کے ہوں ورنہ آتش یا نرکل کے ہوں اور اگر ممکن ہو سکے
تو کانچ کے سب سے عمدہ ہیں۔ اور آلات عرق بیشتر کانچ کے یا تانبے کے قلعیدار یا مٹی
کے ہوں اور آلات تصعید ہمیشہ مٹی کے ہوں اور آتاشی طلا کشی بہتر تو یہ ہے کہ کانچ کے
ہوں ورنہ مٹی کے یا لوہے کے یا تانبے وغیرہ کے ہونا چاہیئے اور کسی ظرف کسی آلہ کسی ٹل
پر گل حکمت چڑھانا منظور ہو تو چاہیئے کہ پہلے صاف مٹی لیویں جس میں ریت وغیرہ نہو اُسکو
پانی میں گھول کے صاف کریں پھر اُس میں گوبر سیاہ اور گھوڑے کے بال کترے ہوئے
اور نمک اور ماش کا آٹا ملا کے نمک ملے ہوئے آب نیم گرم میں خوب گوندھیں اور ایک ہفتہ
واسطے خمیر ہو جانے کے چھوڑ دیں لیکن ہر روز نمک ملا ہوا نیم گرم پانی اُسپر ڈالتے رہیں۔
جب خمیر ہو جائے تو ظرف وغیرہ پر لیپیں اور جتنی مرتبہ کپڑ مٹی کرنا ہو اتنی مرتبہ مٹی لگا لگا کے اُسپر
کپڑا لپیٹ کے کپڑ مٹی کریں۔ پیسنے کے طریقوں اور آلات میں سے ایک طریقہ اہل یورپ
کا یہ ہے کہ خالص پھول کے ظرف میں رکھ کے اوپر سے گندک آنولہ سار کی ڈلی چھوڑ کے
ایک انگلی سے اسقدر رگڑتے ہیں کہ پارہ سیاہ اور بستہ ہو جاتا ہے اُسکو پارہ کا کشتہ کہتے
ہیں لیکن پھول کے برتن میں کونڈی وغیرہ سے جو دوا پیسی جاتی ہے وہ اکثر تو سرمہ میں
شریک ہونے والی دوا ہوتی ہے اور بعض بعض اور طریقۂ استعمال میں بھی شریک ہوتی
ہے مگر کھانے کی دوا کوئی نہیں اس ترکیب سے بنتی ہے اور دیہ بھگونے یا جوش کرنے کے

برتن عمدہ تو پتھر یا مٹی کے ہین پھر چاندی کے پھر تانبے کے مگر قلعیدار ہون پھر خالص پھول کے اور بعض جوش کرنے والی ادویہ جست یا لوہے کے برتن مین بالخصوص جوش کی جاتی ہین مگر وہ دوا کھانے مین نہین استعمال کی جاتی ہے۔ سلائیان جو آنکھ مین سرمہ لگانے کے واسطے استعمال کی جاتی ہین وہ سب سے بہتر سونے یا سونے کا ملمع کی ہوئی ہین پھر چاندی کی یا چاندی کی ملمع کی ہوئی پھر جست کی پھر قلعی کی کبھی میسے کی بھی بناتے ہین اور عاقرقرحے کی لکڑی کی بھی ہوتی ہے۔ مگر جو اور کسی لکڑی کی بناکر استعمال کرتے ہین یا لکڑی کی بناکر اسپر لاکھ لگاکر استعمال کرتے ہین وہ اچھا نہین ہے ٭

پیسنے کے آلات کا بیان ۱۶

پیسنے کے آلات جو معمولاً اور عموماً ہمارے ہندوستان مین مروج اور مستعمل ہین اور جنکی احتیاج بہت کثرت سے ہوا کرتی ہے وہ بھی رسمی چند قسم کے ہین ہم انھین کے بیان پر اکتفا کرتے ہین اور مشکل الوصول آلات سے قطع نظر کرتے ہین انکے نام یہ ہین۔ سل بٹا۔ ہاون دستہ کھرل۔ بھوسی کی تھالی۔ اوکھلی۔ کونڈی وغیرہ۔

سل بٹا یہ ایک چوڑی پتھر کی بنی ہوئی چیز ہے جس کے اندر دندانے بنائے جاتے ہین اور ایک گول اور لانبے پتھر کا دندانون دار بٹا ہوتا ہے جس سے رگڑ کر سل پر دوا پیسی جاتی ہے اور اس سے بیشتر تین چار کام نکلتے ہین ایک تو خشک چیز کا توڑنا دوسرے کسی سخت یا نرم چیز کا جو تر ہو کچلنا تیسرے کسی سخت یا نرم تر یا خشک چیز کا پیسنا چوتھے کسی سخت چیز کا خواہ تر ہو یا خشک گھسنا۔ عمدہ سل سنگ سخت کی ہے جیسے سنگ چقماق یا سنگ خارہ سیاہ یا سرخ کی۔ بعض چیزون کو بہت باریک پیسنے کی سل اور بٹا صاف بے دندانون کے ہوتا ہے جیسے سرمہ وغیرہ کے لیئے۔ بعض لوگون نے اور اور قسم کی اور اور شکل کی سلین بھی ایجاد کی اور بنائی ہین مگر وہ اس طرح کی سلون کو جسکو قدیم حکیم نے عندالضرورت نکالا اور ایجاد کیا ہے کوئی نہین پہونچتی۔ کیونکہ جتنی حاجتین بے وقت بسہولت اس سے رفع ہو جاتی ہین وہ اُن سے نہین حاصل ہو سکتین۔ یہ بات تجربے سے معلوم ہوئی اسلیئے اُن قسم کی سلون کا بیان نہین لکھا گیا

ہاون دستہ یہ آلہ زیادہ تر تو لوہے کا ہوتا ہے اور بعض مخصوص دواؤن کے واسطے سنگ خارا کا بھی بنایا جاتا ہے اور اس سے اکثر تو خشک اور سخت چیزین جو کوب یا باریک کی جاتی ہین اور کبھی تر سخت یا نرم اشیا عرق وغیرہ نچوڑ لینے کے واسطے کچلی جاتی ہین اور برخلاف سل کے اس مین یہ فائدہ ہے کہ چیز اُڑ اُڑ کے اور گر گر کے اس مین بہت کم ضائع ہوتی ہے عموماً کل ادویہ کے واسطے سنگین ہاون دستہ عمدہ ہے

اگر اُسکے ٹوٹنے اور پھوٹنے کے خوف سے بیشتر لوہے اور پیتل کا مستعمل ہے اور ایک نئی ترکیب کا ہاون دستہ ایسا ایجاد کیا گیا ہے جو ایک دفعہ کی حرکت دینے مین خود بخود دوا کو کوٹا کرے اور خواہ کیسی چیز ہو تر یا خشک اُس مین سے پھک کے ضائع ہو اور جب تک اُس ہاون دستے کی حرکت کو نہ روکین تو وہ برابر کوٹے جائیگا اور یہی ہاون دستہ اوکھلی کا بھی کام دے سکتا ہے جبکہ اس کا ہاون علٰحدہ کر لیا جاے اور بجاے اُسکے اوکھلی کی لکڑی لگا دی جاے اور دستہ بھی بدل دیا جاے اور صرف کمانی اور روپ پہلی ہی باقی رہے

کھرل یہ ایک شکل آلہ بیشتر کشتی نما ہے اور گول بھی ہوتا ہے اور اس آلے کا پتھر قسم کا ہوتا ہے لیکن سب سے عمدہ سنگ سماق کی کھرل ہوتی ہے اُسکے بعد سنگ جقماق یا سنگ کسوٹی کی ہوتی ہے اور اس آلے مین اگرچہ سخت یا نرم اور خشک یا تر دوائین مثل ہاون دستے کے کٹ اور کچل بھی سکتی ہین لیکن زیادہ خشک یا تر اشیا نہایت باریک پیسی جاتی اور حل کی جاتی ہین یہ کھرل ایسا آلہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے بے شمار کام انجام ہوتے ہین اگرچہ زمانہ حال کے جدتیون اور سہولت پسندون نے اس آلے کے بھی بسہولت حرکت کرنے اور بلا مدد حرکت دہندہ متحرک ہونے کے متعدد طریقے نکالے ہین لیکن کسی طریقے سے اختیاری حرکت کے ساتھ اسکے متحرک ہونے کا کچھ بھی قبضہ اُنکے ہاتھ نہ لگا اور اس کے پہلے موجد اور ابتدائی بانی کی بہی خواہی کرکے اسی دقیانوس آلے کی مدد سے اپنے مطالب حل کیا کیے

پھول کی تھالی ظاہرا یہ ایک چیز غیر ضروری معلوم ہوتی ہوگی حالانکہ بالخصوص اس ہندوستان مین اکثر ویدک کی ترکیبون اور بعض بعض یونانی ترکیبون کے واسطے اسکا ہونا بہت ضرور ہے کیونکہ بعض غرضون کی وجہ سے اکثر دوائین اسی مین بنائی جاتی ہین مثلاً پارے کا آنولہ سار گندک کی باریک پچکلی ڈال کے کشتہ کرنا مخصوص اسی کے ظرف مین ہوسکتا ہے یا گلابی پھٹکری کے مرکبات بھی بیشتر اسی مین بنتے ہین یا جست کا سفیدہ بھی اسی مین رگڑا جاتا ہے اور بعض مراہم مخصوص اسی مین بنائے جاتے ہین۔ بہرحال ان چند نظیرون سے اس پھول کے ظرف کا جزو ترکیب ہونا ثابت ہوگیا۔ مگر یہ ضرور جاننا چاہیئے کہ سواے بعض کشتہ جات کے جتنی اور دوائیان اس مین بنتی ہین وہ بیشتر خارجی معالجات کی ہین اور یہ بھی اسکے متعلق ہے کہ اسکے ظرف مین دوا حل کرنے کے لیے کسی خاص شے کا دستہ مخصوص نہین ہے کیونکہ کبھی تو اسکے ظرف مین دوا ڈال کے انگلی سے رگڑی جاتی ہے اور کبھی کوڑی یا گھونگے سے اور کبھی سپاری سے اور کبھی لوہے کے دستے سے اور کبھی اسی کے دوسرے ظرف سے رگڑ کر دوا تیار کی جاتی ہے اور اس مین جو دوا بنائی جاتی ہے اُس کے دو ہی عنوان ہین یا تو اُسکے ظرف مین سخت یا پسی ہوئی چیز اس کا اثر لینے کی غرض سے رگڑی جاتی ہے یا کوئی رقیق دوا اسی غرض کے لیے پکائی جاتی ہے

اوکھلی موسل یہ بھی ایک قدیمی اور دقیانوسی آلہ ہے اس سے زیادہ تر اناج وغیرہ کے چھڑنے اور مقشر کرنے یا چھلنے وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے چنانچہ دوا میں بھی یہ آلہ یہی تینوں کام دے سکتا ہے اور کوئی دوا یا غلہ اس میں باریک پس نہیں سکتا وجہ یہ کہ یہ آلہ صرف لکڑی کا ہوتا ہے برائے نام ایک حلقہ آہنی یعنی کڑا اسکے موسل یعنے دستے میں لگا یا جاتا ہے چونکہ ابتدائی واضع نے اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ غلہ وغیرہ اس میں چھڑ جائے یعنی صاف ہو جائے یا مقشر ہو جائے یا کچل جائے۔ اس لیئے سوائے لکڑی کے کہ جس میں ایک قسم کی نرمی اور لچک ہے کسی فلزی شے کا یا سنگین بنانے میں یہ غرض نہ دیکھی۔ اس آلے کے دو جزو ہیں ایک اوکھلی یعنی تغارچہ بین قمری شکل کا دوسرا موسل یعنی دستہ چوبین یا دھک جسکے منہ کے گرد ایک کڑا آہنی لگا ہوتا ہے صرف اسلیئے کہ انبار غلہ وغیرہ میں گھس جائے اور اُس کو پراگندہ ہونے اور اُچھلنے نہ دے اس آلے میں بھی بعض خشک کی ہوئی پتیاں باریک چھان لینے کے لائق کٹ بھی سکتی ہیں مگر جبکہ افراط سے ہوں اور کسیقدر ضائع ہونے کا خوف نہ ہو۔ یہ آلہ بھی بعض باریک بینوں نے بغرض سہولت کمائی دار غوڑی چلنے والا اور زیادہ کام کرنے والا بنایا ہے۔ مگر بوجہ اسکے کہ اس آلے کے متعلقہ کاموں میں بھی اختیاری حرکت درکار ہے اس لیئے ایک تو عام پسند نہ ہوا دوسرے کار آمد بھی نہ ہوا

کونڈی سونٹا یہ آلہ خاصکر عمل میں زیادہ تر ہے اور یہ صرف گلی یا سنگین اور مستقیم الجدار چھوٹا پیالہ ہے جس میں کسی لکڑی کے موٹے سونٹے کے ذریعہ سے گیلی دوا پس سکتی ہے یا سخت وخشک دوا توڑ کے باریک کرکے اور گھونٹ کے سرمہ سا کر سکتی ہے لیکن گیلی شے زیادہ تر اس میں پیسی جاتی ہے اور یہ کسیقدر کھرل اور سل دونوں کے کام دے سکتی ہے اور اسکا دستہ یعنی سونٹا ہمیشہ لکڑی کا ہوتا ہے بعض لوگ اسکے عوض ایک سنگین یا آہنی وغیرہ چھوٹا سا دستہ جوڑ لیتے ہیں مگر یہ بات اس آلے کے اصلی منشا کو دور کر دیتی ہے۔ کیا معنی کہ پتھر اگر نہایت کرخت مثل سماق وغیرہ نہو تو وہ گھسے گا اور لوہے وغیرہ سے بعض دوائے خراب اور مختلف الاثر ہو جانے کا خوف ہے اسلیئے لکڑی ہی کا سونٹا اچھا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ لکڑی میں نیم کی لکڑی بوجہ علت زیادہ تر عمدہ سمجھی گئی ہے

چکی یہ ایک معمولی آلہ دو سنگ مدور کا ہے جس میں ایک پتھر نیچے کا ساکن ہے اور دوسرا اوپر کا پتھر گھومنے والا ہے اور اوپر والے پتھر میں ایک میخ لکڑی کی لگاتے ہیں یا نیچے کے پتھر میں لوہے کی میخ لگاتے ہیں اور لکڑی کی بھی لگاتے ہیں جسکے ذریعہ سے اوپر کا پاٹ حرکت دوری کرتا ہے۔ اس آلے کا کام صرف دلنا یا پیسنا ہے اور یہ آلہ غلہ وغیرہ پیسنے یا دلنے میں زیادہ مستعمل ہے مگر خشک دوا اور بار دوا پیسنے میں بھی کام آتا ہے اس آلے کو تمام دنیا کے آدمی اپنے کام میں لاتے ہیں۔ زمانہ حال میں ایک اور طرح کی عمدہ اور جلد اور اچھا کام کرنے والی اور بسہولت حرکت

کرنے والی چکی ایجاد ہوئی ہے۔

آلہ تصعید یعنی آلہ جوہر ادویہ اُڑانے کا بیان

تصعید یعنی جوہر ادویہ اُڑانا اس زمانے مین صرف ایکہی طریقے سے باقی ہے بالخصوص یونانی اطبا تو بسبب بے وسعتی کے اس ایک ہی طریقے کو نہین برتتے ہین چہ جائے کہ نادر ترکیبون کو عمل مین لائین اسلیئے ملک شام اور مغرب کے موسبین دواساز و نئی تصعید کی سخت ترکیبون سے قطع نظر کرکے عام اور مفید ہندی طریقہ تصعید کا جسکو عربی مین قدرتین اور فارسی مین دیگ بردیگ اور ہندی مین اوندھی ہنڈی کہتے ہین لکھا جاتا ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ مٹی کی دو ہانڈیان لین اور اگر دوا زوردار ہو جیسے شورہ تو تانبے کی دو دیگچیان لین اور انکے منھ کھس کے ہموار کرین تاکہ دونون خوب وصل ہو جائین پھر ایک ہانڈی مین گیرو پسا ہوا بچھائین اسکے اوپر دوا پسی ہوئی یا ویسی ہی بچھائین اُس کے اوپر اور گیرو تھوڑا سا چھڑکین بعد اسکے دوسری ہانڈی جو خالی ہے اوپر سے اوندھا کے اُس کے منھ پر جمائین اور وصل کرکے سن وغیرہ سے اُس جگہ وصل کو مستحکم کردین پھر تمام پر گل حکمت کرین اور خشک کرکے دیگدان پر رکھ کر تلے سے ایک شبانہ روز برابر دھیمی آنچ دیتے رہین پس جوہر اُس شے کا مثل ابر اُڑ اُڑ کے اوندھی ہانڈی کی تہ مین جمتا جائے گا۔ ایک بات یہ خیال رکھین کہ بندش دونون ہانڈیون کی اور گل حکمت [illegible] کے ساتھ ہو تاکہ گیرو اور دوا وغیرہ مطلق حرکت کرنے نپائے اور سب تہ و بالا نہو جائے اسلیئے یہ ترکیب کرے کہ دونون ہانڈیون پر گیرو مٹی پہلے ہی سے کرلے اور بعد کو صرف منھ کی بندش اور گل حکمت باقی رہے وہ باسانی ہو سکتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی دوا بغیر ضامن گیرو یا زرد ملتانی مٹی کے اڑ نہین سکتی۔ ہان بعض مفردات یا تر دوا کی تصعید بغیر گیرو کے بھی ہو سکتی ہے اور آنچ خواہ لکڑی کی ہو یا اُپلے کی تیز نہو جائے ۔ ورنہ یا تو سب دوا جل جائیگی یا دوا اور آنچ کا زور ہانڈی وغیرہ کو توڑ ڈالیگا اور جب وہ دوا اُڑ جائے گی تو یہ علامت پیدا ہوگی کہ نیچے والی ہانڈی کسی قدر پسیجنے لگے گی۔ پس نہایت سبکی کے ساتھ اُتار لین اور بعد سرد ہوجانے کے نہایت سبکی سے اُس کے بند کو توڑ کے دوا کا جوہر جو ابر سا اوپر کی ہانڈی کی تہ مین جما ہو اور کچھ گیرو کے اوپر پڑا ہو اٹھا لین

آلات عرق کشی کا بیان

جب کسی سیال شے کو ایک برتن مین رکھ کر حرارت کے ذریعے سے بخارات مین تبدیل کرین اس غرض سے کہ سیال مذکور غیر جنس شے سے جو غیر ملائم یا سیماب طبع ہے علٰحدہ ہو جائے



اوران بخارات کو سردی پہونچائیں تاکہ وہ پھر سیال ہوجائیں اور دوسرے برتن میں جمع کریں
تو اس ترکیب کو انگریزی میں ڈسٹی لیشن یعنے کشید کرنا یا کھینچنا یا تقطیر کرنا کہتے ہیں دنیا میں دو
طرح کی چیزیں ہیں ایک وہ جو حرارت پانے سے لطیف یعنی بخارات یا گیز کی شکل میں ہوجاتی
ہیں اور جن کو اڑ جانے والی یا سیماب طبع یا بخارات میں تبدیل ہوجانے والی چیزیں اور انگریزی
میں ڈالیٹائل کہتے ہیں اور دوسری وہ ہیں جو حرارت پانے سے بخارات میں تبدیل نہیں ہوتیں
انکو قائم یا غیر سیماب طبع اور انگریزی میں فکسڈ کہتے ہیں نیز معلوم رہے کہ جو اشیا سیماب طبع
ہیں وہی کشید ہوسکتی ہیں۔ نفع تقطیر کی ترکیب سے اول یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے کسی سیال
چیز کو خالص کرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ کسی شے میں سے سیماب طبع چیز کو نکال لیتے ہیں۔ خالص کرنے
سے مطلب یہ ہے کہ ان سیماب طبع سیال چیزیں غیر سیماب طبع یا کم سیماب طبع غیر جنس چیزیں حل ہوں اس عمل سے
علیحدہ کرتے ہیں۔ سیال اڑ کر حامل میں آجاتے ہیں اور غیر سیماب طبع یا کم سیماب طبع شے پیچھے رہجاتی
ہے مثلاً پانی کو جس میں بہت سے نمک حل ہیں خالص کرنے کے واسطے کشید کرتے ہیں نمک
پیچھے رہجاتے ہیں اور خالص پانی اڑ کر حامل میں جمع ہوجاتا ہے علیٰ ہذا القیاس شراب کو پانی سے
جدا کرتے ہیں اور چونکہ شراب پانی کی نسبت زیادہ سیماب طبع ہے لہذا پانی کی نسبت سے کم حرارت
دینی ہوتی ہے اور اول شراب کے بخارات بنکر پانی سے جدا ہوکر نکل آتے ہیں اور اگر ہم پھر
بھی حرارت دیئے جائیں یا حرارت کو تیز کریں تو پانی کے بخارے بھی بعد ازاں آنے شروع
ہونگے اس وجہ سے ایک قاعدہ عام یہ ہے کہ جب کسی سیال کو کشید کرتے ہیں تو ایک ثلث یا
زیادہ پیچھے قرع انبیق میں چھوڑ دیتے ہیں اس تدبیر سے سیال بہت خالص حاصل ہوتا ہے دوسرا
فائدہ ڈسٹی لیشن سے یہ ہے کہ خوشبودار پھولوں اور پھلوں اور پتوں اور بیجوں وغیرہ کے اندر
سے سیماب طبع روغنات کو اس تدبیر سے نکال لیتے ہیں۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے یعنی اس
ترکیب سے سیماب طبع چیزوں کو غیر یا کم سیماب طبع چیزوں سے علیحدہ کرتے ہیں جو ثقیل وزن کر حل نہیں ہوتے
ہیں انکو فلٹریشن کی ترکیب سے علیحدہ کرتے ہیں۔ اور جو حل ہوجاتے ہیں انکو سولیوشن میں سے
ڈسٹی لیشن کی ترکیب سے ایک اور فائدہ ڈسٹی لیشن سے یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے ایک خاص
مقدار سیماب طبع روغنات کی پانی میں حل کر سکتے ہیں جسکا ایک قطرہ بھی کسی مقدار پانی میں ملا دینے
سے حل نہیں ہوتا۔ اس بھاپ کے ٹپکا لینے کے ابتدا میں دو ہی طریقے ہیں ایک یہ کہ اس تر و مائی
شے کے ظرف کے اوپر سے حرارت اور آگ کا اثر پہونچایا جائے اور اس تر و مائی شے والے
ظرف کے کسی سوراخ یا مسام سے دوسرے خالی ظرف میں جو اسکے نیچے واقع ہے عرق ٹپکا
لیا جائے دوسرے یہ کہ اس تر و مائی شے والے ظرف کے نیچے سے حرارت یا آگ کا اثر پہونچایا
جائے اور اس تر و مائی شے کے بخارات یعنی بھاپ چڑھ کے اس کے ظرف کے سرپوش کے
سطح اندرونی میں جمے اور وہاں سے کسی خاص آلے یعنی نل کے ذریعہ سے دوسرے ظرف میں

ٹپکائی جاوے۔ پہلی صورت کے طریقے کی کشید عرق تازہ اور تر پتیوں اور پھولوں کی تازہ تر پنکھڑیوں کے ساتھ مختص ہے یعنی اس طریقے اور اس قسم کے آلے سے صرف اسی قسم کی چیزوں کا عرق نکل سکتا ہے فقط کسی قدر زیادہ عرق لینے کے واسطے اتنی گنجائش ہے کہ ان پتیوں اور پھولوں کی پنکھڑیوں پر ذرا سا پانی چھڑک دیا جاوے اور اس قسم کے آلۂ عرق کشی کو عربی میں مغربلہ یعنے چھلنی نما کہتے ہیں کیا معنی کہ اس آلے میں سوراخ یا مسام مثل چھلنی کے سوراخوں کے ہیں جن سے عرق نکلتا ہے تشریح اسکی یہ ہے کہ نیچے کی لگن خالی رہے اسکے اوپر یا تو باریک سوراخدار طباق رکھ کے وصل کیا جاوے یا خوب کف کپڑا خوب تنا ہوا باندھا جاوے پھر اس طباق یا کپڑے پر پتے یا پھول ترکر کے رکھے جائیں اسکے اوپر دوسری لگن اوندھا کے رکھیں اس لگن پر اُپلوں یا انگاروں کی آگ دینا چاہیئے اور یہ ضرور خیال رہے کہ دونوں لگنوں کے لگر خوب برابر وصل ہوجائیں اور احتیاطاً گندھے ہوئے آٹے سے خوب مستحکم بند کر دیں تاکہ سانس تر ہے ورنہ سانس کی راہ سے سب عرق فنا ہوجاوے گا اس ترکیب سے عرق نکالا ہوا نہایت قوی الاثر اور تیز و لطیف ہے اور اس عرق کا اثر اس دوا کے جرم سے قریب ہوتا ہے کیونکہ یہ اس شے کا جوہر اور اصلی رطوبت اسکی ہوتی ہے۔ دوسری صورت کے طریقہ عرق کشی کے چند آلے ہیں جنکے یہ نام ہیں خمریہ یعنی آلۂ شراب کشی۔ ڈمرو جنتر بھبکہ۔ قرع انبیق۔ عطریہ یعنی آلۂ عطر کشی

خمریہ چونکہ شراب اکثر پردہ یعنی کسی قدر سڑائی ہوئی چیزوں کی کھینچی جاتی ہے اسلئے اس میں جوش بہت ہوتا ہے اسی واسطے اسکی دیگ اکثر بھٹی میں گڑی ہوتی ہے اور اس غرض سے کہ وہ جوشاندہ اُبل کر معصرہ میں نہ چلا جاوے اسکی دیگ کے پاس سے منھ تنگ کر دیتے ہیں اور دیگ و معصرہ یعنی آلۂ عرق پر مٹی و گل حکمت کر دیتے ہیں تاکہ حفاظت زیادہ ہوجاوے اور معصرہ پر موٹا کپڑا سرد پانی میں ترکر کے رکھے جاتے ہیں اور متواتر بدلتے رہتے ہیں۔ شراب کشی کے آلے یا دوسرے عرقوں کے آلات واسطے بھٹی میں گاڑنا ضرور نہیں ہے ہاں دیگ اچھل جانے کے خیال سے گاڑ دینا اچھا ہے کیونکہ بعض چیزوں کا جوش بہت قوی ہوتا ہے

ڈمرو جنتر یعنی پہلا آلۂ عرق یہ آلہ تین چیزوں سے مرکب ہے ایک دیگ دوسرے دیگچہ عرق تیسرے سیوے آب سرد یعنی گھڑا۔ اس آلے میں عرق اس طور سے حاصل ہوتا ہے کہ بخارات یعنی بھاپ آب دوا کی آنچ کی گرمی کی وجہ سے اُڑ کر گھڑے کے پیندے میں جمتی ہے وہاں پانی کی سردی و تیز جلد مسامات بند ہونے کے تحلیل ہو جانے سے محفوظ رہتی ہے پس گھڑے کے پیندے میں جمع ہوکر دیگچہ کے اندر ٹپکتی جاتی ہے اور اس میں مجتمع رہتی ہے لہذا یہ ضرور ہے کہ گھڑے کا پانی متواتر بدلتے رہیں تاکہ بہت گرم نہ ہو جاوے اور عرق کے فنا کر دینے کا باعث نہ ہو جاوے ورنہ دوا کا پانی اُبل کر دیگچے میں آجاوے گا اور بجائے عرق کے جوشاندہ حاصل ہوگا اس بات کے اندازے کے لیئے کہ اب دیگ میں کس قدر پانی باقی رہا یہ ضرور ہر طریقۂ عرق کشی میں کرنا چاہیئے کہ

دو تین کوڑیاں یا چینی کے ٹکڑے سب ڈالدین تاکہ جوش کے ہمراہ وہ کھنکھناتے رہین پس جبتک انکے کھنکھنانے کی آواز آتی رہے تو سمجھین کہ دیگ مین ابھی پانی بہت ہے اور عرق آرہا ہے اور جب انکا کھنکھنانا موقوف ہوجاے تو جان لین کہ اب پانی دیگ مین نہین ہے اس وجہ سے چینی کے ٹکڑے یا کوڑیان تہ نشین ہوگئین اس وقت فوراً آگ گل کردینی چاہیئے اور ظرف عرق کو نکال لینا چاہیئے تاکہ پھر جلے ہوے اجزا اس مین نہ آجائین اس آلے کا عرق کھینچا ہوا بھبکہ اور قرع انبیق کے عرق کے مثل ہوتا ہے مگر کسی قدر لطیف اور تیز ہوجاتا ہے اور رطبن کی بو آنے لگتی ہے پس اس آلے مین مجبوری کے وقت عرق کھینچا جاتا ہے

بھبکہ یعنی دوسرا آلۂ عرق کشی۔ یہ آلہ بھی مرکب ہے۔ جسکے پانچ جز ہین ایک دیگ دوسرے سرپوش تیسرے نیچہ چوتھے ظرف عرق پانچوین طاس آب سرد یعنے ناندھ۔ اس آلے مین بھی عرق اسی اصول کے موافق حاصل ہوتا ہے جو ڈمر وجنتر مین مذکور ہوا اور اس مین بھی کوڑیان یا چینی کے چھوٹے ٹکڑے پانی کے اندازے کے لیئے ڈالنا چاہیئے اور اس مین بھی ناندھ کا سرد پانی بار بار جب گرم ہوجاے بدل ڈالنا چاہیئے تاکہ عرق سردی نہ پانے کی وجہ سے فنا نہ ہوجاے اس ترکیب کا عرق نہایت عمدہ ہوتا ہے اور اس سے عمدہ قرع انبیق کا عرق ہے اس آلے مین اکثر جگہ یعنی نیچہ اور سرپوش وغیرہ کے مسامات بند کرنے کے لیئے پانی مین گندھا ہوا آٹا لگانا چاہیئے مگر ہندو لوگ اس سے احتراز کرتے ہین اس لیے اگر وہ آٹے کی جگہ سنی ہوئی مٹی لگائین تو بھی مناسب ہے

قرع انبیق یعنی تیسرا آلۂ عرق کشی یہ آلہ بھی مرکب ہے جسکے چار جز ہین ایک دیگ دوسرے سرپوش مع آب سرد تیسرے تانبے کی نے کہ جسکو انبیق کہتے ہین چوتھے پیالۂ عرق۔ اس آلے مین معصرہ کی جگہ پیالہ ہے کیونکہ پیالہ نے سے جدا ہوتا ہے اور معصرہ اسکو کہتے ہین جس مین عرق آے اور وہ دیگ سے متصل بھی ہو اس آلے مین بھی اسی اصول مذکورہ ڈمر وجنتر کے موافق عرق حاصل ہوتا ہے اور اسمین بھی دو تین کوڑیان یا چینی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پانی کے اندازے کے لیئے دیگ مین ڈالے جاتے ہین اور اس مین بھی سرپوش وغیرہ کے مسامات بند کرنے کے لیئے گندھا ہوا آٹا لگایا جاتا ہے لیکن اسمین بھی ہندوؤن کے احتراز کی وجہ سے مٹی لگانا مناسب ہے اور اس مین بھی پیالۂ انبیق کا پانی بار بار بدلتے رہنا چاہیئے یعنی جب پانی گرم ہوجاے تو راہ نے بہا دینا چاہیے اور اوپر سے سرد پانی بھر دینا چاہیئے اس آلے کا عرق نہایت عمدہ ہوتا ہے چونکہ اس آلے مین سرد پانی جلد جلد بدلنے کی آسانی ہے۔ اس وجہ سے عمدہ اور زائد عرق آتا ہے۔ انگریزی مین بھبکے یا قرع انبیق کو اسٹل یا المبگ کہتے ہین اور جو شیشے کا ایسا برتن ہوتا ہے اُس کو رٹارٹ بولتے ہین اسٹل یا رٹارٹ اکثر تانبے یا ٹین یا لوہے یا شیشے کے ہوتے ہین اور مختلف قد و قامت کے اور وہ برتن جس مین

بخارات پھر سیال ہوکر جمع ہوتے ہین اُسکو ریسیور یعنی حامل کہتے ہین اور وہ نلی جو ان دونون کو
شامل کرتی ہے اُسکو کنڈنسر یعنے شامل کرنے والا کہتے ہین قرع انبیق یا بھبکے مین سے بخارات
کے نکلنے کے بعد اُنکو سردی پہونچانے کے لیئے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ شیشے کے ریسیور کو پانی
مین رکھکر ایک خفیف بذریعہ نلکی کے رکھتے ہین اور قیف مین سے ایک ایک قطرہ پانی گرے
پر گرنے سے ریسیور ٹھنڈا رہتا ہے بعض چیزون کو تقطیر کرنے مین ریسیور کو برف مین رکھنا ہوتا
ہے ایک بہت عام ترکیب بخارات کو ٹھنڈا کرنی کی یہ ہے کہ بھبکے اور حامل کے مابین ایک
اور نلی جاتی ہے جو سرد پانی کے اندر ہمیشہ ڈوبی رہتی ہے اور جہان بخارات سیال ہوجاتے
ہین۔ ایسی نلی کو کنڈنسر اور ریفریجریٹر کہتے ہین کنڈنسر کے معنے کثیف کرنے والے کے ہین اور
ریفریجریٹر کے معنے سردی پہونچانے والے کے۔ عمین پاکاٹ کے برتن کے اندر دھاتی پیچدار
نلی بنائی جاتی ہے جس کو انگریزی مین ورم کہتے ہین اُسکا اوپر کا سرا قرع انبیق سے شامل کیا
جاتا ہے اور دوسرا جو برتن کے پیندے کے قریب ہوتا ہے وہان حامل لگایا جاتا ہے اور
برتن مین ایک پیچدار پیچے کے ذریعے سے برابر پانی پہونچاتے ہین جو پانی برتن مذکور کے
اوپر کی طرف ایک سوراخ کی راہ نکلتا رہتا ہے اس طور پر پیچدار نلی ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہے
مگر پیچدار نلی مین نقصان اتنا ہے کہ اُسکو اچھی طرح صاف نہین کرسکتے کوئی خوشبودار چیز ایکبار
کشید کرنے سے دوسری شے اس مین کشید نہین کرسکتے کیونکہ پہلی چیز کے ذرے اس مین
سیقدر رہجاتے ہین۔ صرف پانی یا شراب کشید کرنے کے واسطے بہت مستعمل ہے

عطر کشیدن یعنی آلہ عطر کشی یہ آلہ بھی مرکب ہے جسکے چار جز ہین۔ ایک صراحی خواہ تانبے کی ہو یا مٹی کی
یا آتشی شیشے کی دوسرے بوتل سوا اندازہ تیسرے طاس کلان چوتھے پیالہ واسطے عطر اُتار لینے
کے اور بوتل ایسی ہو کہ پانی کا بھیگا ہوا کپڑا اگر گرم بوتل پر ڈالا جاوے تو ٹوٹ نہ جاوے۔ ایسی بوتل
آزمالینے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک برتن مین سرد پانی بھرکے اور بوتل اُس مین رکھ کے پانی کو جوش
دین اور پھر اُس برتن کو آگ پر سے اُتار کر مع بوتل سرد ہونے دین اسی طرح تین چار مرتبہ
جوش دین پس اس ترکیب سے بوتل آتشی ہوجاوے گی سوا اس آلہ عطر کشی کی بوتل پر سرد پانی سے
تر کیا ہوا جو تھا کپڑا متواتر بدلتے جائین تاکہ عرق فنا نہو جاوے اور عطر مین جلن کی بو نہ آجاوے اور
جو عرق مع تیل طاس کلان مین آوے اُس کو رات بھر ساکن و محفوظ رہنے دین صبح کو جو عطر تیل سا
عرق مذکور کے اوپر جم آوے اُسکو اُتار اُتار کے دوسرے پیالے مین لین اور اسمین سے عطر کنٹر مین
بھر لین اور جو پانی کسی قدر پیالے مین نیچے رہجاوے اسکو پھینک دین سوائے اس آلے کے
عرق عطر بھبکے اور قرع انبیق مین بھی کھینچا جاسکتا ہے کچھ اسی آلے کی چندان خصوصیت نہین ہے
اور آنچ کی حرارت کا کم و بیش پہونچانا سیال کے کم و بیش بیتاب طبع ہونے کے مطابق ہوتا ہے
جو سیال بیتاب طبع بہت ہین مثلاً شراب مطلق یا ایتھر اُنکو بہت ہلکی حرارت ضرور ہے علیٰ ہذا القیاس

پھولون وغیرہ کے روغنات جنکو عطر کہتے ہین نکالنے کے لیے بڑی احتیاط سے حرارت دی جاتی ہے
تاکہ قرع انبیق وغیرہ کے پیندے مین جہان زیادہ حرارت پہونچتی ہے جلنے نہ پاوین اس مین دو
احتیاط ضرور ہین ایک تو حرارت ملائم دیتے ہین دوسرے یہ کہ اسکے واسطے بعض قرع انبیق مین
چند انچ پیندی سے اوپر ایک سوراخ دار رکابی لگی ہوتی ہے جسپر پھول وغیرہ رکھدیتے ہین

آلات روغن کشی کا بیان

جو چیزین ایسی ہین کہ اُن مین روغن ہے انکا تیل ان تین طریقون سے بیشتر نکالا جاتا ہے ایک
بذریعہ کولہو کے دوسرے اس طرح کہ اُس روغندار چیز کو پیس کے اور ضمائن شریک کرکے مٹھی سے
دباکے نکالین تیسرے اُس روغندار شئے کو باریک پیس کے اور پانی مین گھول کرکے جوش دین
اور بعد اسکے کچھ عرصے تک رکھکر سرد ہونے دین پس اُس پانی پر سے تیل کو اُتار کر دوسرے
ظرف مین کرلین ان اخیر دونون طریقون سے نکالا ہوا تیل ایک تو مختلف الاثر ہوجاتا ہے دوسرے
ان طریقون سے تیل نکالنے مین بہت سخت محنت اور صرف ہے اب رہا پہلے طریقے سے
یعنی بذریعہ کولہو کے تیل نکالنا سو وہ ایک عمدہ اور عام طریقہ تیل نکالنے کا ہے اور کولہو ایک
مشہور آلہ تیل پیرنے کا ہے اور اسکی پُرانے دستور کے موافق ایک عام چند ٹیڑھی سیدھی
لکڑیون کی بنی ہوئی شکل ہے جو بیل کے دور کرنے سے حرکت کرتی ہے اسکی خوبی ہم غریبون
کا دل خوب جانتا ہے کہ دو لکڑیان کھڑی کرکے تیار کرتے ہین مگر بالفعل جو ولائتی کولہو آہنی
بنا ہے اُس مین یہ خوبی تو ضرور ہے کہ بہت جلد اور کثرت سے تیل نکلتا ہے مگر اس مین صرف
کثیر اور چوٹ چپیٹ وغیرہ کی بہت سی مضرتین ہین بخلاف ہمارے دیہاتی دیسی کولہو کے
بالجملہ دونون کولہو یعنی دیسی اور ولائتی تین چار سیر کے کھان سے کم کا تیل نہین پیر سکتے سوا اگر کسی
بقدر ضرورت چھٹانک ہی بھر کا تیل نکالنا منظور ہو تو بڑی مشکل ہے اسلیئے ایک چھوٹا سا آلہ
اس ضرورت کے واسطے ایجاد ہوا ہے اور اُس آلے مین تیل پیرنے کی یہ ترکیب ہے کہ پہلے
نل مجوف پیچدار کو گرم پانی سے برش مل مل کے دھوئین تاکہ اُس نل کے نیچے والا توا سوراخدار
خوب صاف ہوجاے اور اُس کے سوراخ کھل جائین پھر اُس مین روغندار شئے صاف کرکے
بھر دین اُس کے اوپر دوسرا توا آہنی جو علحدہ بنا ہے خوب گرم کرکے رکھین اور اُسکے اوپر بیلن
لگاکے بذریعہ دستے کے پھیرین پس تیل نکلنا شروع ہوجائیگا

جو اشیا کہ روغندار نہین ہین یا اُن طریقون مذکورہ بالا سے انکا تیل نہین نکل سکتا ہے انکا تیل
نکالنے اور اصلی رطوبت لینے کے واسطے یہ چند قسم کے آلے ذکر کیئے جاتے ہین ایک عطریہ
دوسرے مغربلہ تیسرے قدر قنبیہ چوتھے مجمریہ پانچوین مغاربہ چھٹے طابیہ فتیلیہ ساتوین طابیہ
معصوصیہ آٹھوین قدریہ حیوانیہ

عطریہ اس آلے کی وہی ترکیب ہے جو آلات عرق کشی کے ضمن میں مذکور ہو چکی کیونکہ عطر بذریعہ عرق کے کھینچا جاتا ہے اور اسکے اوپر سے روغن اتار لیا جاتا ہے

مغربلہ یہ مغربلہ ہم نام اور ہم شکل اس مغربلے کے ہے جسکا ذکر آلات عرق کشی کے ضمن میں ہوا ہے مگر کسی قدر اس میں اور اس میں فرق ہے وہ یہ کہ عرقیات کا مغربلہ دو گلنون سے مرکب ہے اور یہ مغربلہ دو کاسہ یا ایک کاسہ اور ایک ابرک کے لحاف سے مرکب ہے اور اس مغربلہ میں بجائے غربال پارچہ لف کے بانس کے کاغذ کا ہے اور پارچہ کا بھی غربال اس میں کام آتا ہے اور اس آلے میں روغن نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ پیالے پر بانس کا کاغذ یا لف کپڑا خوب تانکے منڈھ دینا چاہیے اور گوند وغیرہ سے جما دینا چاہیے اس کے اوپر دوا پسی ہوئی خشک یا گولیاں بندھی ہوئی بچھا دیں اسکے اوپر گرداگرد کنارہ کاسہ پر گندھا ہوا آٹا لگا کے یا تو ابرک کا ٹکڑا گول کاسے کے منھ کے برابر یا کوئی طباق تانبے کا یا مٹی کا خوب جما دیں تاکہ کل مسامات بند ہو جائیں اس کے اوپر ابرک ہے تو صرف دو تین انگارے املی کے کوئلے کے رکھ کر چو طرفہ حرکت دیتے رہیں اور اگر طباق ہے تو بہت سے انگارے املی کے اس پر جمع دیں۔ بس تیل نکلکر کاسے میں آجائیگا اور کاغذ وغیرہ میں ذرا دھبہ بھی نہ لگیگا اور چاہیے کہ کاسہ چینی کا یا شیشے کا ہو اور نا جاری درجہ تانبے کا ہو اور ابرک موٹی ہو نہ ایک دو پرت ہو۔ اس آلے کا تیل نکلا ہوا دوا نہایت قوی الاثر ہوتا ہے بالخصوص لونگ وغیرہ کا اور اس آلے میں انھیں اشیا کا تیل نکل سکتا ہے جن میں کچھ بھی چکناہٹ ہوگی اور جیسے بال یا مٹی وغیرہ کا تیل نہیں نکلتا ہے

قدر ریغنیہ یعنے دو ہانڈی میں روغن نکالا جاتا ہے یہ آلہ تین چیزوں سے مرکب ہے دو سبوے گلی یا مسی اور ایک کاسے سے اور ترکیب اس میں تیل نکالنے کی یہ ہے کہ ایک سبوچے میں دوا کی گولیاں بھر کے دوسرے خالی سبوچے کے منھ سے اسکا منھ اوندھا کے گندھے ہوئے آٹے سے وصل کر دیں اور گولیوں والے سبوچے کو اوندھا کے چولھے پر جما کے آگ خوب دیں بس تیل گولیوں سے نکل نکل کے پیالے میں آجائے گا مگر یہ ضرور چاہیے کہ خالی سبوچہ کسی قدر جھکا ہو تاکہ تیل سیلان کر کے بآسانی پیالے میں آجائے اور یہ بھی چاہیے کہ دونون سبوچے اگر گلی ہوں تو چکنے کر لیے جائیں اور شیشے یا چینی یا تانبے کے ہوں تو چکنے کرنے کی ضرورت نہیں گلی میں چکنے ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جو روغن دوا کی گولیوں سے نکلے وہ اس میں جذب نہ ہو جائیں اس آلے میں انھیں چیزوں کا تیل نکلسکتا ہے جو خود چرب ہوں یا چربی یا موم یا تیل ملا کے پسی ہوئی دواؤں کی گولیاں بنا لی گئی ہوں

مجمریہ یعنی بذریعہ انگیٹھی کے روغن نکالنے والا آلہ۔ یہ مرکب ہے پانچ چیزوں سے ایک انگیٹھی۔ دوسرے شیشی۔ تیسرے بالو یعنی ریت۔ چوتھے پیالہ ہے اور کبھی بالو نہیں بھی ڈالتے ہیں صرف گلی ابلو کی آنچ دیتے ہیں اور پانچویں تار آہنی شیشی کے منھ میں پیچ دیکے لگاتے ہیں تاکہ

گولیاں نہ گرجادیں اور تیل بھی اُسکے ذریعہ سے بخوبی ٹپکے اس آلے کے دو نام ہندی میں ایک
پاوجنتر جو یہ دوسرے جو یہ جنتر اور اس میں تیل نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ آتشی شیشی میں باریک
پسی ہوئی دوا کی گولیاں بھرکے بعدہ ایک تار اُس کے موتھ میں لگائیں پھر گلی انگیٹھی میں نیچے سوراخ
کرکے شیشی کو اوندھا کرکے اُس میں نصب کریں اور اُس کے اوپر برابر صرف پاچکہ ختی بھرکے
آنچ دیں اور نیچے انگیٹھی کے ایک پیالہ محاذی شیشی کے موتھ کے رکھیں تاکہ تیل ٹپک ٹپک
کے اُس میں جمع ہو اس آلے میں تیل اُنھیں چیزوں کا نکلتا ہے جو کسی قدر چرب ہوں اور
ایسی چیزوں کا بھی تیل نکلتا ہے جو بالکل خشک ہیں جیسے مٹی وغیرہ مگر بدقت اور احتیاطاً
اسکی آتشی شیشی کو گل حکمت کر دینا چاہیے تاکہ آنچ کی تیزی سے شیشی ٹوٹ نہ جائے اور اس
آلے میں کھلا ہوا تیل اُنھیں چیزوں کا نکالا جاتا ہے جن کا تیل ہوا میں اُڑ نہیں جاتا ورنہ دوسری
ترکیب سے یعنی مغاربہ میں جس کا ذکر آگے آتا ہے نکالا جاتا ہے

مغاربہ جس کو ہندی میں نیال جنتر کہتے ہیں اس آلے میں صرف تین جز ہیں ایک تار آہنی
جو اس شیشی میں لگا ہوتا ہے جس پر دوا رکھتے ہیں دوسرے آتشی شیشی تیسرے ریت
اور اس آلے میں تیل نکال لینے کی یہ ترکیب ہے کہ زمین میں ایک گڑھا کھودیں اور ایک
گل حکمت کی ہوئی آتشی شیشی میں پسی ہوئی دوا کی گولیاں بھرکے دوسری گل حکمت کی ہوئی خالی
شیشی کو اُسکے مُنہ سے مُنہ ملا کے مُحکم کر دیں مگر تار آہنی پہلے دوا والی شیشی میں لگا دیں تاکہ گولیاں
خالی شیشی میں نہ اُتر آئیں بس نیچے خالی شیشی کو کریں اور دوا والی کو اوپر کر کے گڑھے میں رکھیں
اور اوپر سے تمام گڑھے میں ریت بھردیں پھر اس کے اوپر جوالہ کے (جنگلی اُپلے) جلاکے آنچ
دیں بس آہستہ آہستہ تمام تیل دوا سے نکل کے خالی شیشی میں آجاتا ہے اس آلے میں ہر چیز کا
تیل نکل آتا ہے لیکن جیسی قوی چیز ہوگی ویسی تیز اور قوی آنچ اُس کے لیئے درکار ہوگی اور اس
آلے میں اُن چیزوں کا بھی تیل نکلتا ہے جنکا تیل ہوا میں اُڑ جاتا ہے

طابیہ فتیلیہ یعنے بذریعہ بتی کے کڑاہی میں تیل نکال لینا اس آلے میں صرف ایک پیالہ اور ایک
سیخ ہے اور ترکیب تیل نکالنے کی یہ ہے کہ ایک گز کپڑے کو گھی یا تیل یا چربی میں خوب تر کرکے
اُس میں پسی ہوئی دوا خشک اُس پر چھڑکے بتی بٹ لیں اور ایک سرا اُس کا سیخ کے سرے میں باندھ
کے دوسرے سرے میں آگ لگائیں اور جو تیل اس میں سے ٹپکے اُس کو ایک پیالے میں جس میں
سرد پانی بھرا ہو لیں۔ بعدہ پانی پر سے اُس تیل کو اتار لیں یہ تیل کسی قدر آگ اور دواؤں کا اثر ضرور
رکھتا ہے جیسا فتیلے کا کپڑا کسی چکنائی میں چرب کیا جاتا ہے تو دوا چاہے خشک ہو یا چرب سب
قسم کی دوا کا تیل اس ترکیب سے نکل آتا ہے

طابیہ مصعدیہ یعنی کسی حیوان وغیرہ کو سیخ میں چبھو کے اور بغیر مشتعل کئے ہوئے تیل نکالنا
اس ترکیب میں بھی صرف ایک سیخ اور ایک پیالہ ہے اور اس میں کسی حیوان کا خواہ مسلم ہو

یا اسکا کڑوا تیل نکالا جاتا ہے یا کسی ایسی چیز کا جو چرب ہو تیل نکالا جاتا ہے اس ترکیب میں اُس شے میں آگ نہیں لگائی جاتی ہے بلکہ پیالے کے چوطرفہ اُپلے یا چک دشتی جلائے جاتے ہیں جنکی آنچ سے اس میں گرمی پہونچتی ہے اور تیل بھلانوں کے تیل وغیرہ پیالے میں ٹپک آتا ہے یہ تیل کسی قدر کم اثر ہوتا ہے اور وہ تیل جو آگے کی ترکیب سے نکالا جاتا ہے اس سے قوی ہوتا ہے بہ نسبت یہ ترکیب اور وہ جو آگے مذکور ہوگی حیوانات کے تیل کے واسطے ہے

قدریہ حیوانیہ یعنی کسی حیوان کا بذریعہ دیگ کے تیل نکالنا اس آلے میں صرف دو جزء ہیں ایک ہانڈی اور ایک پیالہ اس ترکیب میں مسلم کسی جانور کا تیل یا ٹکڑے ٹکڑے کرکے اور سوا اسکے ہانڈی کی گردن میں دوا کی پوٹلیاں باندھ کے بھی اسی ترکیب میں روغن نکالتے ہیں مگر اس ترکیب میں صرف بعض جانوروں کی چربی اور روغندار چیزوں کا روغن نکل سکتا ہے اور اس ترکیب سے تیل نکلا ہوا قوی ہوتا ہے بہ نسبت اوپر والی ترکیب کے مگر ایسی ترکیب میں آنچ کا بچانا شرط ہے ورنہ تیل بھی سوختہ اور چیکٹ نکلتے ہیں اور اس ترکیب کے سوا کل ترکیبوں مذکورہ بالا میں جن میں کہ آگ کا کام ہے ضرور آنچ کو بہت بڑا دخل ہے۔ کبھی تو ایسا کرتے ہیں کہ مٹی کی ہانڈی کے پیندے میں سوراخ کرکے اور اُس میں وہ جانور رکھ کے ایک بڑے سے مٹی کے طاس میں اس ہانڈی کو رکھدیتے ہیں اور اُس طاس کے پیندے میں بھی سوراخ کرکے دونوں کے پیندوں کے سوراخ ملا دیتے ہیں اور اُسکو ایک چولھے پر رکھ کر چولھے میں پیالہ رکھدیتے ہیں اور اُن سوراخوں کے منھ میں ایک نلی کا منھ دیکر دوسرے سرے کو پیالے میں رکھدیتے ہیں جسکے ذریعہ سے تیل ٹپک ٹپک کر پیالے میں آتا ہے۔ اور اس طاس میں جنگلی اُپلے چن کر آنچ کرتے ہیں اور کبھی ایسا کرتے ہیں کہ ایک گڑھا کھود کر اُس میں ہانڈی رکھتے ہیں جسکے پیندے میں سوراخ ہوتا ہے اور اُس سوراخ کے نیچے ایک پیالہ واسطے جمع ہونے اور گرنے روغن کے رکھدیا جاتا ہے اور ہانڈی کے آس پاس گڑھے میں ریت بھر دیتے ہیں اور ہانڈی کے منہ پر جنگلی اُپلے چن کر آنچ دیتے ہیں۔ اس بیان میں اور سوائے اسکے اوپر کے دونوں بیانوں میں اور بھی بہت سے آلات متفرق باقی ہیں بلکہ جہاں تک غور کیا جاتا ہے تو ہر ملک و دیار میں انھیں آلات تصعید و روغن کشی کے متعلق بہت سے جزئیات ہیں جن سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے اور ہماری یہ کتاب بھی گنجائش نہیں رکھتی اسلیے ہم نے مختصر طور پر ضروری آلات کا جنکے ذریعے سے قریب قریب کل کام اجرا ہو سکتے ہیں ذکر کر دیا ہے باقی ماہرین تو خود ماہر ہیں اور جو ذکی ہیں وہ بھی اُنکے دیکھنے سے اور بہت کچھ ایجاد و استخراج کرلیں گے اور متوسط الحال بھی اس مختصر بیان سے بے بہرہ نہ رہیں گے بلکہ ضرور تھوڑا بہت فائدہ اٹھائیں گے ہاں جو بالکل غبی ہے اُس کو تو اس سے کیا کسی چیز سے کچھ فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا ہے

فصل بعض کیمیاوی آنچون کا بیان

مطابق رواج ہر ملک و دیار کے کیمیاوی آنچون کے انداز و طریقے و شکلین بے حد و بے شمار
ہین جنکو تفصیل وار ہم دو وجہ سے نہین لکھ سکتے ایک یہ کہ ہم اکثر سے خود واقف ہی نہین ہین
دوسرے یہ کہ یہ کتاب تطویل مخل سے پر ہو جاے گی مزید بران یہ ہے کہ کسی قدر فضول بھی ہے
اس لیے جو ضروری چند طریقے ہین انھین کے ذکر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ پس یاد رکھو کہ کیمیاوی تین
قسم کی آنچین کیمیاگرون نے مقرر کی ہین اور ہر ایک کے متعدد مرتبے رکھے ہین اور وہ تین قسم
کی آنچین یہ ہین

اول ادنے درجے کی آنچ اور اُسکے دو مرتبے ہین پہلے مرتبے کی آنچ سحق کی یعنی رگڑ دی کی آنچ
ہے اور اسکو طول کی آنچ بھی کہتے ہین کیا معنے کہ دوا حل ہونے مین ایک آنچ کھا جاتی ہے
لیکن اس آنچ کے لیے کوئی مقرر نہین ہے کہ کس قدر ہو اور کتنی دفعہ ہو بلکہ ہر ایک قسم کی دوا
کے لیے ایک حد مقرر ہے چنانچہ بعض کے لیے سات شبانہ روز کی ہے اور بعض کے لیے
ایک ماہ کامل متواتر شبانہ روز کی ہوتی ہے اور بعض کے لیے شبانہ روز ایک سال کامل کی
سحق ہے۔ علی ہذا ہر دوا کے لیے کم و بیش مخصوص اوقات حل ہونے کے ہین اور دوسرے
مرتبے کی ادنے آنچ کھچڑی کی آنچ ہے یعنی بدستور کھچڑی پکا کے اُس مین دم کے وقت دوا کو
دفن کرنا اس آنچ کے لیے بھی متعدد حدود ہین اور یہ بھی مقرر نہین ہے کہ کے دفعہ ہو بعض دوا
ابتدا سے کھچڑی مین رکھ کے پکائی جاتی ہے اور بعض پکتے مین رکھی جاتی ہے اور بعض دم کے وقت
اس مین دفن کی جاتی ہے ان دونون قسم کی آنچون مین یہ بات کہ کس دوا کے واسطے کتنی آنچ کا
اندازہ مقرر ہے۔ ہر ہر دوا کی ترکیب مقررہ سے جو اپنے اپنے نسخے مین لکھی ہوتی ہے اور جسکی
تصریح خود ہموسین یا معالجین نے کر دی ہے معلوم ہوتی ہے لہذا اس امر کی بابت کوئی قاعدہ
کلیہ نہین ہے جو یہان پر ذکر کیا جاے اسکے متعلق بس اسی قدر کافی تھا جو اوپر بیان کیا گیا

دوسرے اوسط درجے کی آنچ یہ آنچ مخصوص ناری حرارت کے ساتھ ہے برخلاف پہلی قسم
کی آنچ کے مگر تیسرے قسم کی آنچ سے کہ جو اعلی درجے کی آنچ ہے موافق ہے ہان اتنا فرق ہے
کہ یہ کم مرتبہ کی ناری حرارت کی آنچ ہے اور وہ انتہا مرتبہ کی ناری حرارت کی آنچ ہے اس آنچ
کے طریقے ہر ملک اور ہر قوم کے لوگون مین مختلف طور پر ہین جنکے کل کا احاطہ مشکل ہے لیکن
بعض طریق کی اشاعت جو قریب قریب اکثر لوگون مین ہے وہ ذکر کیے جاتے ہین۔ اس آنچ کو
عربی مین یونانی و مغربی زبان سے ترجمہ کر کے حمام کہتے ہین اور ہندی مین اسکو بتال اگن بولتے
ہین۔ اسکی بہت سی مختلف صورتین ہین مگر ہم اُن تین صورتون کو جن سے قریب قریب کل کام
نکلتے ہین اور جو قریب قریب اکثر صورتون کی جامع ہین بیان کرنا کافی سمجھتے ہین منجملہ ان تین کے

(۱) حمام خیرا ہے جسکو ہندی مین دیگ اگن کہتے ہین یہ آنچ اس طور پر ہے کہ ایک
مٹکا آدھا توڑ کے اُسکے مُنھ پر دوا کی ہانڈی یا کٹھیا رکھین اور اُس کے نیچے بالکل محاذات مین
چراغ جلائین تاکہ اسکی لَو اس دوا والے ظرف کے پیندے مین لگے اور اس مٹکے کے ادھے
مین نیچے قریب زمین کے ایک یا ایک سوراخ کردین تاکہ ہوا جانا نہ بند ہو ورنہ چراغ بجھ
جاوے گا اور مٹکے کے منھ پر دوا کا ظرف رکھ کے آٹے سے چارون طرف بند کردین اور اگر
مٹکا نہ ہو تو زمین مین اسی طرح کا گڑھا تنگ دہن اور اندر سے فراخ کھود کے بدستور مذکورہ
بالا کام نکال لین اس طریقے کی آنچ مین دوا پھونکی اور پکائی جاتی ہے اور اس مین تصعید کا بھی
کام ہو سکتا ہے اس حمام کے متعلق یہ بات کہ کتنی مدت تک روشن رہنا چاہیئے ہر ہر دوا کے
ساتھ جداگانہ ہے (۲) حمام مائیہ ہے جسکو ہندی مین جل اگن کہتے ہین اس قسم کی آنچ کے بھی بہت
سے مختلف عنوان ہین مگر ترکیب کا قاعدہ ہے اس لیئے ہم اس حمام کی ایک مشہور آنچ کی ترکیب کے لکھنے پر
جس سے کل حاجتین رفع ہون کفایت کرتے ہین اور وہ اس طرح ہے کہ ایک دیگ سگلے تک
پانی سے بھر کے جتنی باجتے رکھین اُسکے اوپر ایک بڑا مٹکا جسکی پیندی مین متعدد باریک
سوراخ ہون رکھین اور اُن سوراخون تھوڑا سا پھونس بچھائین اور وہ نیچے ہائین دونون پہلو مین
دو سوراخ اوپر نیچے کسی قدر بڑے کرکے اوپر نیچے اوپر آئینہ جا کے چوگرد دار دکے آٹے سے بند
کردین پھر دوا کی ہانڈی یا کٹھیا یا گل حکمت کیا ہوا گولا جس ظرف مین دوا ہو اُسکو بذریعہ دو آہنی
تارون کے مٹکے کے گلے سے باندھ کے اُسکے اندر بالکل محاذی دونون آئینون کے لٹکائین
اور پھر اس مٹکے کا منھ سرپوش سے بند کرکے گل حکمت کردین اور دیگ کے نیچے آگ جلائین
پہلے ایک دفعہ خوب تیز آنچ کردین تاکہ پانی گرم ہو جاوے پھر برابر دھیمی آنچ رہے اس حمام مین بھی
دوا پھونکی اور پکائی جاتی ہے اور جو ہر دوا کی تصعید بھی اس مین ہو سکتی ہے اور عرق بھی کھنچ سکتا
ہے اور اس حمام کی مدت بھی ہر ایک قسم کی دوا کے مطابق ہے کہ کسی کے واسطے کم ہے اور
کسی کے واسطے زیادہ مٹکے کے دونون پہلو مین جو دو آئینے لگائے جاتے ہین اُن سے یہ
غرض ہے کہ اُن مین دیکھتے رہین کہ دھوئین کے سے بخارات مٹکے مین تو بہت نہین بھرے
ہوئے ہین اگر ایسا ہو تو آنچ کم کردین (۳) حمام تنوریہ ہے جسکو ہندی مین اگن کنڈ کہتے
ہین اس قسم کی آنچ کی صورت و شکل ایک ہے مگر عنوان مختلف ہین اس حمام مین دوا پھونکنے یا
پکانے کے چار عنوان اکثری ہین ایک یہ کہ تنور مین آگ روشن کرکے اسی مین دوا کا ظرف رکھدین
اور سرپوش ڈھک دین دوسرے یہ کہ تنور مین آگ ایک مدت تک خوب جلا کے آگ کو نکال لین
اور تنور کو صاف کرکے دوا یا ظرف دوا اُس مین رکھ کے اوپر سے تنور کو سرپوش کردین تیسرے
یہ کہ تنور مین آگ روشن کرکے اُسکے منھ پر ظرف دوا کا رکھدین اور آگ جلا کرے چوتھے یہ کہ
تنور مین خوب آگ جلا کے پھر تنور کو خوب صاف کرکے دوا کے ظرف کو تنور کے منھ پر رکھدین

اس حمام مین بھی سوائے پھکنے اور پکنے دوا کے جوہر دوا کی تصعید بھی ہو سکتی ہے اس حمام کی
مدت روشن رہنے کی بھی ہر ہر دوا کے نسخے کے موافق متفاوت ہے **فائدہ** سوائے ان
تینون حمامون مذکورۂ بالا کے ایک **حمام ہوائیہ** بھی ہے مگر چونکہ اس کا عمدہ طریقہ وہ ہے جو خواص
وعوام کے درمیان مشہور ہے یعنی چولہے یا بھٹی یا بھاڑ کے ذریعہ سے آنچ دوا کو پہونچانا اور یہ طریقہ
ایسا ہے جو کسی ملک یا قوم کے کل آدمی اسکو نہ استعمال کرتے ہون اسلئے ہم بلحاظ تحصیل حاصل
کے اُسکے بیان سے قطع نظر کرتے ہین

تیسرے اعلی درجے کی آنچ۔ یہ آنچ یہ ہے کہ دوا یا دوا کے ظرف کو آگ مین توپ دیتے
ہین اسکا عربی نام کورہ ہے اور ہندی مین اسکو بج اگن کہتے ہین اور اگن کنڈ بھی کہتے ہین
یعنی اسکی حرارت آگ ہے اس آنچ کی دو ہی ترکیب ہین اور عنوان مختلف ہین ایک گولا اور الاؤ
کی آنچ دوسرے خاک کھال کی آنچ اس قسم کی آنچ مین بیشتر دوا پھونکی یا پگھلائی جاتی ہے اور
کبھی اس مین پکائی بھی جاتی ہے۔ اس آنچ مین دوا یا تو سمپٹ یا گھڑیا مین رکھ کے پھونکی جاتی ہے
گھڑیا کی شکل تو سب کو معلوم ہے سمپٹ کی یہ شکل ہے یہ دونون آلے مٹی کے یا تانبے
کے یا چاندی اور سونے کے ہوتے ہین مگر زیادہ تر مٹی کے مستعمل ہین۔ ان دونون قسم کی
آنچون کی یہ صورت ہے کہ الاؤ مین بہت سے اوپلے یا بکری یا اونٹ کی مینگنیان جلا کر دوا کے
ظرف کو اس مین رکھدیتے ہین اور نعل مٹی کا ایک آلہ ہوتا ہے جسکی صورت انگیٹھی کی سی بناتے ہین
اور اسکے تلے ایک موٹا خمیدہ بطور نلی کے حقہ لگا ہوتا ہے اور اس مین ایک سوراخ ہوتا ہے
جسکے سرے مین دھونکنی کی کھال کا پتلا سرا لگا دیتے ہین اور نعل کے اندر دوا کا ظرف رکھ کر
اور جنگلی اُپلے بھر کر آگ لگا دیتے ہین اور اس کھال کی دھونکنی سے پھونک پھونک کر آنچ
دیتے ہین اور اس ترکیب کی آنچونکی تعداد مقرر نہین ہے اور اسکی مدت بھی ہر نسخے کی دوائے
مقررہ کی کیفیت پر موقوف ہے اسلئے اسکے لئے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہین ہے کبھی ایسا کرتے ہین
کہ ہاتھ بھر کا چوڑا اور اتنا ہی لمبا گڑھا کھود کر نصف کو ارنے اُپلون سے بھرتے ہین اور بیچ مین
دوا رکھ کر باقی نصف گڑھے کو بھی اُپلون سے پُر کرکے آنچ لگا کر دوا تیار کرتے ہین اسے
گج پٹ کی آگ یا آنچ کہتے ہین **فائدہ** گھڑیا کسی طرح سے تیار کی جاتی ہے ویدون کے
یہان اسکے بنانے کا یہ دستور ہے طینی مٹی آدھ سیر گوگل ایک تولہ آٹھ ماشہ کوئلے تین تولہ چار ماشہ
نمک سانبھر اڑھائی تولہ پرانی ردی یا کپڑا تھوڑا سا اور تھوڑا سا گوبر پوتانیون کے طور پر یون
تیار کی جاتی ہے طینی مٹی کوئلا نمک سانبھر آدمی کے سر کے بال بکری کے بال بان پرانی ردی
یا کپڑا اچھے دھانون کے چھلکے یعنی چانولون کا پوست اور بھنے ہوئے دھانون کے چھلکے۔
موسون کے طور پر اس طرح بنائی جاتی ہے طینی مٹی ملتانی مٹی چارپائی کے پرانے بان کترے
ہوئے کوئلا بکری کے بال پرانی ردی **تتمہ** اُن ینترون یعنی جنتر ون کے بیان مین کہ جن مین

رس اور کشتونکو آنچ دی جاتی ہے (۱) **پاتال جنتر** اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے زمین مین ایک
گڑھا ایسا کھودین کہ جسمین چینی کا پیالہ یا آتشی شیشی آجاے پس اُس گڑھے مین برتن رکھکر
اُسکے منھ پر ماش کا آٹا لگادین اور اُسپر ایک مٹی کا برتن رکھین اور اُس کے پیندے مین چھید
کردین اور جس دوا کا جوہر ٹپکانا منظور ہو اُس برتن مین بھر کر منھ اُس کا بند کرکے خواہ گل حکمت
کرکے اُپلون کی آنچ دین جب وہ سرد ہو جاے جوہر نکالکر کام مین لائین (۲) **نولکا جنتر**
اب اسے **نالکا جنتر** بھی کہتے ہین ترکیب اسکی یہ ہے کہ مٹی کا ایک گھڑا لیکر اُسکے عرض مین
سے دو ٹکڑے کرین اور گلے کی طرف سے اُسے لیکر اُس گلے پر مٹی لگادین اور اُس مین ایسا
سوراخ رکھین کہ آتشی شیشی کا گلا اس مین سے باہر آجاے پس بوقت حاجت ادویۂ مطلوبہ آتشی
شیشی مین ڈالکر اُسے گل حکمت کرکے جنتر مین اس طرح رکھین کہ نال شیشی کی گلوے جنتر سے باہر
آجاے پس جنتر مین بالو ریتا بھر کر اُسکے اوپر کونلے کی آنچ دین اور دوسری شیشی لیکر پہلی گل حکمت
شدہ شیشی کے منھ سے اس کا منھ ملا کر مضبوط کردین جب سرد ہو جاے اس وقت دونون
شیشیان جدا کرلین اگر چاہین تو گل حکمت شدہ شیشی کے منھ کے تلے پیالہ رکھین اور دوسری
شیشی نہ لائین (۳) **اُردہ جنتر** اسکی ترکیب یہ ہے مثلاً اگر روغن بیضہ نکالنا ہو تو پہلے بیضہ
پانی مین اُبالکر سفیدی جدا کرکے زردی کو ہاتھ سے ملکر آتشی شیشی مین بھر کر اُسکے منھ مین
چند تار آہنی لگادین اور اُسے گل حکمت کرکے خشک کرین اور ایک مٹی کا گھڑا لیکر اُس کے
پیندے مین چھید کرکے اُسے چولھے پر رکھکر آتشی شیشی اُس مین رکھین اس طرح پر کہ شیشی کا
منھ اُس چھید سے باہر آجاے اور نیچے اُسکے چینی کا پیالہ رکھین مگر پیالہ پانی کے برتن مین
رہے تاکہ ٹوٹ نہ جاے اور شیشی کے اوپر بھی اُپلے رکھکر آنچ [illegible] رکھین اور یہ احتیاط رہے
کہ چارون طرف آگ برابر رہے جب روغن ٹپکنے لگے اُسے گرد و غبار سے محفوظ رکھین اور
کام مین لائین (۴) **اوروہ جنتر** اسکی ترکیب یہ ہے کہ جس دوا کا روغن نکالنا منظور ہو اُسے
نیم کوب کرکے ایک قلعی دار دیگچی مین رکھین اور اُس مین ایک پیالہ پر آب رکھکر اُس مین ایک
چھوٹی کٹوری قلعیدار رکھین پھر منھ دیگچی کا مضبوط بند کرین کہ دھوان نہ نکلے مگر دیگچی کے منھ پر ایک
برتن پانی سے بھرا ہوا رکھین پھر اُس مین دوسرا کوزہ پانی سے بھرا ہوا رکھین اور اُسکے نیچے [illegible]
جلانے کی آنچ کرین جب پانی کوزہ بالا کا نیم گرم ہو جاے اُسی وقت اُسے کھولکر کٹوری روغن
سے بھری ہوئی نکالکر کام مین لائین (۵) **ڈولکا جنتر ڈولک جنتر ڈولا جنتر**
ڈول جنتر یہ سب ایک ترکیب کے نام ہین جو یہ ہے کہ جس دوا کو بھاپ دینا منظور ہو
اُسے کپڑے مین باندھکر ایک چینی ٹونٹی دار مین ایک ڈورے سے باندھین پہلے ایک دیگچہ پر آب
یا پر از شیر چولھے پر چڑھاکر اُس چینی کو اوندھا کرکے دیگچے پر ڈھانک دین کہ پوٹلی دوا کی کسیقدر پانی سے
اوپر رہے اگر پانی کم ہو جاے تو اور پانی ڈالدین بخارات اٹھ اٹھ کر اُس پوٹلی کو لگتے رہین گے

کبھی ایسا کرتے ہین کہ دیگچے یا ہانڈی کے اوپر لکڑی رکھ کے اُس لکڑی مین دوا پوٹلی اور دوڑی مین باندھکر اور لٹکا کر بھاپ دیتے ہین

فصل - اصول ڈاکٹری کے موافق آنچ پہونچانیکا طریق

اب تھوڑا سا بیان حرارت پہونچانے کا پراکٹیکل فارمیسی یعنی علم وہنر دواسازی قاعدہ ڈاکٹری کے طور پر سنو۔ حرارت دینے کے دو طریقے ہین اول بغیر وساطت اور دوسرے وساطتاً

بغیر وساطت حرارت پہونچانا

بغیر وساطت حرارت پہونچانی اسے کہتے ہین کہ آگ اور اُس چیز کے مابین جسکو حرارت پہونچانا چاہتے ہین کوئی اور شے حائل نہو جس چیز کو حرارت پہونچانی منظور ہو اسکو آگ پر رکھدین اور آگ پر رکھنے کے واسطے چولہے یعنی بھٹیان پختہ جیسی مطبخ مین ہوتی ہین بناتے ہین یا لوہے کی انگیٹھیان جسکو فرنس کہتے ہین بہت [illegible] ہین۔ لوہے کے چولھون مین دو خانے ہوتے ہین بیچ مین مضبوط لوہے کی جالی رہتی ہے جسپر کوئلے کی آگ رکھی جاتی ہے اور نیچے کے خانے مین راکھ جمع ہوجاتی ہے آگ سلگانے کے واسطے چھوٹی دھونکنی سے بڑی آسانی ہوجاتی ہے علاوہ اسکے حرارت پہونچانے کے واسطے لیمپ یعنی چراغ بہت مستعمل ہین یہ تین طرح کے ہوتے ہین۔ اسپرٹ لیمپ اور آئل لیمپ اور گیس لیمپ اسپرٹ لیمپ یعنی شراب کا چراغ نہایت مفید اور بڑے کام کی چیز ہے شیشے کا یا دھاتی ہوتا ہے اور اس مین اسپرٹ آف وائن یعنی شراب مقطر جلاتے ہین۔ آئل لیمپ یعنی روغن کا چراغ بہت کام نہین آتا اس واسطے کہ برتن سیاہ پڑجاتا ہے اور جس شہر مین گیس کی روشنی نہین ہوتی وہان گیس لیمپ بیکار ہے ورنہ گیس لیمپ ایک عمدہ طریقہ حرارت پہونچانے کا ہے۔ حرارت پہونچانے کے طریقے کو اچھی طرح سے سمجھ مین آنے کے لیئے اول اُس آلے کو جاننا چاہیے جس سے کمی وبیشی حرارت کی جو موسم مین ہو معلوم کرتے ہین اور جس سے حرارت کے درجے ناپتے ہین اسکا نام تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحر ہے۔ ویدون اور ایشیائی طبیبون مین آنچ کے دریافت کرنے کے لیئے چونکہ قاعدہ مقرر نہین تو انکے ہان سولے بے اختیاری کے کچھ اختیار نہین ہے اسلیئے اکثر دواساز وہمین نقصان اٹھاتے ہین۔ کیونکہ کبھی کم آنچ پہونچنے کی وجہ سے دوا خام رہجاتی ہے اور کبھی زیادہ آنچ ہوجانے کی وجہ سے دوا سوختہ و خاکستر ہوجاتی ہے اکثر موہین کی زبانی یہ جملہ سننے مین آیا ہے کہ ایک آنچ کی اور کسر ہے یا ایک آنچ زیادہ ہوگئی۔ اور بوجہ تھرمامیٹر کے ڈاکٹری دواسازی مین یہ نقصان نہین ہے مگر اس آلے کا استعمال وہ قیمتی ادویہ مین کرتے ہین۔ اور ہمارے دیسی موہین تو ہمارے دوہی کوڑی کی ترکیب سے کام نکالنا چاہتے ہین سچ ہے کم ہانگی کنوین جھکاتی ہے۔

تھرمامیٹر

جاننا چاہیے کہ قدرتی قاعدہ ہے کہ اکثر اجسام حرارت پانے سے پھیلتے ہین اور سردی سے سکڑتے اور کم ہوتے ہین اسی قاعدۂ قدرتی کے بموجب یہ آلہ بنایا گیا ایک شیشے کی نلی جو دس بارہ انچ لمبی ہو اور جسکا نیچے کا سرا ایک گولی مین پھولا ہوا ہو لیتے ہین نلی مین بہت پتلا سوراخ گھوڑے کے بال کے برابر ہوتا ہے اور اندر سے خالی گولی مین پارہ بھرتے ہین جو گردن سے کچھ دور اوپر تک رہتا ہے اور نلی مین سے ہوا نکالکر اوپر کا سرا بند کر دیتے ہین گولی کو برف مین رکھنے سے پارہ نیچے اترتا ہے اور جہان تک اترے وہان ہندسہ ۳۲ کا لکھتے ہین بعد اسکے گولی کو کھولتے ہوئے پانی مین رکھتے ہین حرارت پاکر پارہ اوپر چڑھتا ہے اور جہانتک چڑھکر پارہ ٹھہر جاتا ہے وہان ۲۱۲ کا ہندسہ کرتے ہین اور اُس کے بیچ مین ناپ کر برابر کے درجے کئے جاتے ہین اور اسی ناپ کے درجے ۳۲ ہندسے سے نیچے بھی کر دیتے ہین ۳۲ وہ نقطہ ہے جہان پانی جم جاتا ہے اور ۲۱۲ وہ ہے جہان جوش کھاتا ہے حاصل مین پانی جمنے اور کھولنے کے مابین ۱۸۰ درجے ہین اس آلے کو فرنہائٹ کا تھرمامیٹر کہتے ہین قریب دو سو برس کے ہوئے جب یہ آلہ ایجاد ہوا تھا اور پانی وغیرہ کا تھرمامیٹر بناتے تھے مگر بعد ازان دریافت ہوا کہ تھرمامیٹر بنانے کے واسطے پارہ سب سے بہتر چیز ہے کیونکہ ایسا کوئی سیال نہین ہے کہ جو کھولنے اور جمنے مین بحساب درجون کے اسقدر فاصلہ ہو ۶۰۰ درجے مین کھولتا ہے اور صفر سے ۴۰ درجے نیچے اسکے جمنے کا درجہ ہے پس کل ۶۴۰ درجے ہوئے

دو اور قسم کے تھرمامیٹر ہین ایک رامر صاحب کا اور دوسرا [illegible] صاحب کا جسکو سنٹی گریڈ تھرمامیٹر بھی کہتے ہین رامر صاحب کے تھرمامیٹر مین جہان پانی جمنے کا نشان ہے وہان صفر ہے اور پانی کھولنے کی جگہ ۸۰ کا ہندسہ ہے پس اسکا درجہ برابر ہے ۲¼ درجون فرنہائٹ کے جب فرنہائٹ کے درجون کو رامر مین بدلنا چاہین تو اسکا سہل قاعدہ یہ ہے کہ ۳۲ کے عدد نکال ڈالین اور باقی کو جو مین سے ۴ کے عدد سے ضرب دیکر ۹ سے تقسیم کرین مثلاً اگر یہ جاننا چاہین کہ جب فرنہائٹ کے تھرمامیٹر مین پارہ ۱۶۷ درجے پر ہو تو رامر مین کہان ہو گا اول ۳۲ کو نکالین ۱۳۵ رہے اسکو ۴ سے ضرب دیا تو ۵۴۰ ہوئے اسکو ۹ سے تقسیم کیا تو ۶۰ نکلے یہی نشان ہے جہان رامر کے تھرمامیٹر مین پارہ ہو گا پس ۱۶۷ برابر ہے ۶۰ کے اگر اس کا بالعکس کرنا چاہین یعنی اگر پارہ رامر کے تھرمامیٹر مین ۴۰ درجے پر ہے تو فرنہائٹ کے تھرمامیٹر مین کون سے درجے پر ہو گا پس جو مین سے ۹ کے عدد سے ضرب دیکر اور ۴ سے تقسیم کر کے اس مین ۳۲ جمع کرین مثلاً ۴۰ کو ۹ سے ضرب دیا تو ۳۶۰ ہوئے اور ۴ سے تقسیم کیا تو ۹۰ حاصل ہوئے اس مین ۳۲ جمع کئے تو ۱۲۲ ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ رامر کے تھرمامیٹر مین جب پارہ ۴۰ درجے پر ہو گا تو فرنہائٹ مین ۱۲۲ درجے پر ہونا چاہیے علٰے ہذا القیاس اسی قاعدے سے سنٹی گریڈ اور فرنہائٹ کے

درجے معلوم ہوتے ہیں سنٹی گریڈ کا درجہ مساوی ہے فرنہائٹ کے ۹/۵ یعنی درجے کے اور کے تھرامیٹر کا ایک درجہ مساوی ہے سنٹی گریڈ کے ایک درجے اور ایک درجے کے پانچویں حصے کے یعنی اسقدر رکھا گیا ہے

وساطۃً حرارت پہونچانا

وساطۃً حرارت پہونچانی اسے کہتے ہیں کہ آگ اور اُس چیز کے درمیان جسکو حرارت پہونچانی چاہتے ہیں کوئی اور شے حائل ہو اسکی تین بڑی بڑی ترکیبیں ہیں۔ سینڈ باتھ۔ واٹر باتھ۔ اسٹیم باتھ **سینڈ باتھ** ریت کے ذریعہ سے حرارت پہونچانے کو کہتے ہیں اور گرم ریت پر اُس چیز کو رکھتے ہیں جسکو حرارت پہونچانی منظور ہے فائدہ اس سے یہ ہے کہ حرارت یکایک زیادہ اور کم نہیں ہونے پاتی اور جس قدر درجے کی حرارت دینی چاہیں اس درجے کی پہونچا سکتے ہیں **واٹر باتھ** کھولتے ہوئے پانی کے ذریعہ سے حرارت پہونچانے کو کہتے ہیں واٹر باتھ ایک دوہرا برتن ہوتا ہے اندر کا برتن قریب نصف دور تک باہر کے برتن کے بیچ پہنچتا ہے جسکے چاروں طرف پانی کھولتا رہتا ہے اور دونوں برتنوں کے کنارے بند کر دیتے ہیں کنارے کی طرف ایک جانب پانی داخل کرنے کے لیئے سوراخ ہوتا ہے جسکو پیچ وغیرہ کے ذریعہ سے بند کر دیا جاتا ہے واٹر باتھ دھات کا ہوتا ہے یا اندر کا برتن کسی دھات کا اور اندر چینی کا یا صرف چینی کا فائدہ اس سے یہ ہے کہ جس چیز کو واٹر باتھ کے ذریعہ سے حرارت دیتے ہیں وہ ۲۱۲ درجے سے کم ہوتی ہے ۲۱۲ درجے کی حرارت سے پانی کھولتا ہے اور یہ حرارت دوسرے برتن میں ہوکر گذرنے سے ایک یا دو درجہ کم ہو جاتی ہے اس طریقے سے کسی شے کو یکساں حرارت پہونچا سکتے ہیں **اسٹیم باتھ**۔ پانی کے انجروں سے حرارت دینے کو اسٹیم باتھ کہتے ہیں۔ اس ترکیب کے لیئے بھی ایک دوہرا برتن درکار ہوتا ہے جسکے دونوں جانب کنارے پر سوراخ ہوتے ہیں ایک سوراخ میں اُس برتن کی نلی جس میں پانی کھولاتے ہیں لگا دیتے ہیں اور دوسرا سوراخ انجروں کے نکلنے کے لیئے کھلا رکھتے ہیں

فصل ۲ نسخہ مرکب کے مزاج کا لیکا بیان

واضح ہو کہ جو شے انسان معتدل یا قریب بہ معتدل جوان ذکی الحس کے معدے میں پہونچی ہے اور حرارت غریزی بدن کی اُس میں اثر کرتی ہے اور دوا کی کیفیت حواس میں جیسی ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہے یہ کیفیت اگر کیفیت بدن کے مثل ہے اور کئی بار استعمال کرنے اور مقدار خوراک سے زیادہ لینے سے بھی کوئی کیفیت اور تاثیر غالب مزاج اصلی بدن کے سوا نہیں کرتی اور ارواح و قوٰی کو اصلی کیفیت سے متغیر نہیں کرتی اور نہ کسی فعل کو ناقص و خراب کرتی ہے تو اُس کو معتدل کہتے ہیں ورنہ خارج از اعتدال کہتے ہیں مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خارج از اعتدال

کیفیت کے آثار جلد ظاہر ہو جاتے ہین بخلاف چیز معتدل کے کہ وہ کسی کو موافق آتی ہے اور کسی کو
مخالف پڑتی ہے اور آثار مختلفہ کے ساتھ اثر ظاہر کرتی ہے جسکے ساتھ قرائن خفیہ مختلفہ شامل ہوتے
ہین۔ خارج از اعتدال شے کا خروج اگر ایسے مرتبے ہین ہے کہ مقدار اسکی کم قدر خوراک سے
بدن مین کیفیت غالب اور زائد نہین پیدا کرتی مگر مقدار خوراک البتہ بدن مین تغیر پیدا کرتی ہے
لیکن بدن کے کسی فعل کو ناقص وخراب نہین کرتی اسکو **درجۂ اول** کہتے ہین اور اگر اسکی خوراک
کی مقدار بدن مین کوئی کیفیت غالب وزائد پیدا کرکے کسی فعل کو ناقص وخراب کرتی ہے مگر اس
سے کوئی فساد ونقصان نہین پیدا ہوتا یہ **دوسرا درجہ** ہے اور اگر ضرر اور نقصان پیدا ہو جاتا
ہے لیکن ہلاکت کی حد کو نہین پہونچتا یہ **تیسرا درجہ** ہے اور اگر ہلاکت کی حد کو پہونچتا
ہے یہ **چوتھا درجہ** ہے بشرطیکہ اس درجے کی دوا وہ شخص کھاے جسکا مزاج معتدل نہو بلکہ
دوا کے نامناسب ہو اسلئے کہ گرم مزاج والے کے لئے گرم دوا اور سرد مزاج والے کے لئے
سرد دوا چوتھے درجے کی باعث ہلاکت کا ہوتی ہے ہر دواے صحرائی وکوہی دواے بستانی
سے ہر ایک کیفیت مین بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اطبا نے ان چارون درجون کے تین تین
مرتبے مقرر کئے ہین۔ اول۔ اوسط۔ آخر جس قدر کیفیت درمیانی مرتبے مین محسوس ہوتی ہے
اتنی مرتبہ اول مین نہین محسوس ہوتی اور آخر مرتبے مین سب سے زیادہ اثر دکھلاتی ہے یعنی
جو دوا مثلاً گرم پہلے درجے کے مرتبۂ اول مین ہے اسکی کیفیت زائد بالکل ہی محسوس نہوگی اور
جو دوا پہلے درجے کے مرتبہ درمیانی مین گرم ہوگی اسکی کیفیت زائد کسیقدر محسوس ہوگی اور
جو دوا پہلے درجے کے مرتبۂ آخر مین گرم ہوگی اسکی کیفیت زائد درمیانی مرتبہ والی سے زیادہ
محسوس ہوگی حق یہ ہے کہ مراتب اور درجات کیفیات کی تقسیم چندان اصلی اور کلی نہین بلکہ اکثری اور
استقرائی ہے نہ تحقیقی۔ چارون کیفیت کے چوتھے درجے کی دوا کی تاثیر کو **سم** اور اس دوا کو
سمی کہتے ہین بشرطیکہ صورت نوعیہ اسکی تریاقی نہو اور یہ بھی اطبا کے نزدیک مقرر ہے
کہ جس دوا کی سمیت اسکے پہلے مرتبے مین ہوگی اسکا ازالہ ممکن ہے اور وہ ممکن العلاج ہے
اور جس دوا کی سمیت اس درجے کے مرتبۂ آخر مین ہوگی اسکا ازالہ وعلاج ناممکن ہے۔
قانون کے بعض شارحون کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز چوتھے درجے مین ہو اور
اسکا کھانا باعث ہلاکت ہو وہ **دواے سمی** ہے سم مطلق نہین **سم مطلق** کے لئے ضرور ہے
کہ اس مین چارون کیفیات کی صورتون سے قوت چوتھے درجے سے بھی زائد ہونا چاہئین
چنانچہ فرفیون کہ چوتھے درجے مین گرم وخشک ہے دواے سمی ہے اور افعی کا زہر جو کہ
سم مطلق ہے چوتھے درجے سے بھی اسکی حرارت بڑھی ہوئی ہے اسی واسطے قاتل ہے
فائدہ۔ بعض ترکیبون خاص کر ویدون کے نسخون مین کہ امراض مزمنہ جیسے فالج رعشہ مرض آتشک
گٹھیا وغیرہ مین سمیات مستعمل ہین انسے خوف نکرنا چاہئے کیونکہ اطباے حاذق نے انکے مضار کی

اصلاح اپنی ترکیبوں میں کر دی ہے۔ صاحب طب فرشتہ لکھتا ہے کہ قانون وغیرہ میں مذکور ہے کہ جس وقت طبیعت انسانی صورت نوعیہ سم کو دور کر دیتی ہے تو آپ اُس سے متضرر نہیں ہوتی ہے اور وہ سم دوا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ سمیات کو ادویہ میں کم مقدار سے داخل کرتے ہیں تاکہ طبیعت اس سے متضرر نہ ہو۔ اسی طرح حرارت لرزہ کے وقت ضروری گرم چیز کے کھانے سے نذرین بشرح اقصرائی میں مندرج ہے کہ جس وقت مادہ تپ صفراوی کا بلغم سے مخلوط ہو جائے تو چاہیئے کہ دوائے گرم قوی مریض کو دیویں تاکہ بلغم غلیظ جلدی چھنٹ جائے یا تحلیل ہو جائے پھر صفرا جو سریع التحلیل ہے بآسانی دفع ہو جائے گا۔ قطع نظر ان تمام وجوہات کے جبکہ تجربے سے عدم ضرر اور حصول نفع معلوم ہوا تو پھر اندیشہ ان کے استعمال سے نکرین تنبیہ مخفی نرہے کہ جو دوا گرم و تر ہوگی اُسکی گرمی پہلے درجے سے زائد نہوگی اسلیئے کہ اگر گرمی اُسکی پہلے درجے سے زائد ہوگی تو وہ رطوبت کو فنا کرنے والی ہے وہ دوا گرم و تر نرہے گی بلکہ گرم خشک ہوگی اسلیئے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جو دوا دوسرے درجے میں گرم ہوگی وہ خشک ہوگی خواہ پہلے درجے میں خشک ہو خواہ دوسرے درجے میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا اور جو دوا گرم تیسرے یا چوتھے درجے میں ہوگی وہ ضرور خشک اسی درجے میں ہوگی جس درجے کی وہ گرم ہے یعنی دوائے گرم تیسرے درجے کی تیسرے درجے میں خشک ہوگی اور دوائے گرم چوتھے درجے کی چوتھے درجے میں خشک ہوگی اور یہ بات اکثری بلکہ کلی اور عام ہے اسیطرح جو دوا سرد و تر ہوگی اُسکی سردی دوسرے درجے سے زائد نہوگی اسلیئے کہ دوا سرد تیسرے اور چوتھے درجے کی تری کو کثیف کر دیتی ہے سردی کی شدت کے سبب سے اور کثافت کا اطلاق خشکی پر کیا جاتا ہے اسلیئے دوا سرد تیسرے اور چوتھے درجے کی خشک ہوگی سرد دوا پہلے درجے کی پہلے یا دوسرے درجے میں تر ہوگی اور اسی طرح دوا سرد دوسرے درجے کی پہلے یا دوسرے درجے میں تر ہوگی۔ اکثر ایسا ہے کہ جو دوائیں قوی فادزہر اور تریاق ہیں وہ ضرور خشک ہوتی ہیں گرم ہوں یا سرد یہی حال زہریلے حیوانات کے زہروں کا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ گرمی و سردی جیسا کہ خشکی کے ساتھ قوت سے تاثیر کرتی ہیں تری کے ساتھ اسطرح نہیں کر سکتیں۔ تری کے ساتھ انکے فعل کمزور ہوتے ہیں۔

قیاسی جملہ درجے کیفیات اربعہ کے سولہ ہوتے ہیں اب دو درجے یعنی تیسرے اور چوتھے درجے کے تر منہا کئے جو دہ درجے باقی رہے دوا کی گرمی اور سردی کا حکم بہ نسبت اسی نوع کے ہے جس میں اُسکا تجربہ کیا جائے اس لیئے کہ بہت سی دوائیں بدن انسان میں اور خاصیت رکھتی ہیں اور دوسرے حیوانات کے بدن میں اور خاصیت جیسے گھوڑے کو بادام کا ایک دانہ کھلائیں تو بہت گرمی پیدا کرتا ہے اور بہت پسینہ لاتا ہے یہی حال آدھا یا ایک چھوہارہ کھلانے سے ہوتا ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ جو دوا پہلے درجے میں ہے اور اسکی ایک بار کی مقدار خوراک مثلاً ۳ ماشہ ہے پس اگر ۶ ماشہ یا ۵ ماشہ

کھائی جاے اور اسکا اثر محسوس ہو تو یہ جاننا چاہیئے کہ مرتبۂ اوسط مین ہے اور اگر بغیر ۱۲ ماشہ یا زیادہ
استعمال کئے اثر معلوم ہو تو یہ جاننا چاہیئے کہ مرتبۂ اول مین ہے اسی پر اور درجات کو قیاس کرو
نکتہ بعض طبیب تو یہ کہتے ہین کہ درجے کی تعیین محض اعتباری ہے مثلا جو دوا پہلے درجے
مین ہے اور مقدار خوراک اُسکی معین ہے اگر زیادہ مقدار سے تناول کرین اس طرح کہ اثر
محسوس ہو تو دوسرے درجے مین ہوگی و علے ہذالقیاس پس ہر ایک دوا مین مقدار ہی کی کمی
بیشی دوا کی کیفیت کو ایک درجے سے دوسرے درجے مین منتقل کر دیتی ہے۔ شرح ثبت
یعنی مقدار خوراک کی تعیین بوجہ کیفیات اربعہ کے نہین بلکہ اور غرضون کی وجہ سے ہے کہ حصول
ان غرضون کا اسی قدر مقدار سے متعلق ہوتا ہے مثلا سنا کا سفوف ۱۰ ماشہ مزاج معتدل مین
مواد کا تنقیہ بخوبی کر دیتا ہے اور جو شاندے مین اسکام کے لیے دو تولہ کافی ہے اسی طرح جو جو غرضین
جن جن دواؤن سے متعلق ہوتی ہین پوری ہو سکتی ہین پس مقدار خوراک غرضون کے اعتبار پر مقرر کی
گئی ہے اور بعد تعیین مقدار کے ادویہ کی کیفیات کے آثار کو تلاش کیا تو جس درجہ مین پایا اُسی درجہ
سے منسوب کر دیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درجون کی تعیین مقدار خوراک کے اعتبار سے نہین
ذات دوا کے اعتبار پر درجے متعین ہوے ہین اور مقدار خوراک کی تخصیص اغراض مختلفہ کی
وجہ سے ہے غرضکہ جو کچھ ہو اس مین شک نہین کہ درجات کا تحقق کیفیات اربعہ کی وجہ سے ہے اور
بعض کی یہ راے ہے کہ درجات کا تعین دوا کی ذات کے اعتبار پر ہے مقدار خوراک کو اس
مین دخل نہین ہے مقدار کی زیادتی اور تکرار تناول سے یہ نہین ہو سکتا کہ دوا ایک درجے
سے نکل کر دوسرے درجے مین داخل ہو جاے۔ علامہ سدید نے کلیات قانون کی شرح مین
لکھا ہے کہ یہ گمان نکرنا چاہیے کہ دوا مکرر کھانے اور زیادہ استعمال کرنے سے اپنے درجہ
مخصوص کو چھوڑ سکتی ہے کیونکہ ہر ایک دوا من حیث الذات جس کسی درجے سے خصوصیت
رکھتی ہے اُس درجے مین سے نہین نکل سکتی خواہ کتنی ہی کم و زیادہ کر کے استعمال کی جاے اگرچہ
اسکی تاثیر زیادتی سے بڑھ جاتی ہے اور کمی سے کم ہو جاتی ہے کیونکہ تاثیر کا اختلاف مقدار
کی کمی بیشی پر منحصر ہے اس باب مین اُس نسبت کو جو دوا کے اجزاے گرم و سرد کے درمیان
مین ہے دخل نہین تاکہ دوا اپنے درجے مین سے نکل کر اور درجے مین داخل ہو جاے
مثلا ایک دوا پہلے درجے مین گرم ہے اب ہم فرض کرتے ہین کہ اس مین دو جز گرم ہین اور
ایک جز سرد ہے ایک اور دو مین نسبت ضعف یعنی دُگنے کی ہے یعنی گرم جز سرد جز سے
دُگنا ہے اور نسبت مذکور بالضرور اُسکے تمام جزون مین ساری ہے لیکن ظہور اثر کے سبب
سے کہ کیفیت نامحسوس حادث ہوئی ہے ایک مقدار معین کر لی گئی گو کہ اُسکے ضمن مین اور
غرضین بھی حاصل ہو جاتی ہین اگر سنکھیا مقدار سے زیادہ کھائی جاے تو اسکی تاثیر مین مرتبہ
مقرری سے ترقی ہوگی مگر اس زیادتی سے اُس نسبت مین جو اجزاے گرم و سرد مین ہے

اختلاف واقع نہوگا پس دوا کو مقدار سے زیادہ کھالینا ایسا ہے جیساکہ دو دوائیں متحد الدرجہ کیفیت اپنی مقدار کامل کے موجب کھالی جائیں۔ ظاہر ہے کہ جو کیفیت ایک دوا پیدا کرتی ہے وہی کیفیت دوسری دوا بھی پیدا کرتی ہے پس دونوں کے جمع ہونے سے ایک طرح کی دو کیفیتیں جو بہ نسبت ایک کیفیت کے زیادہ ہونگی پیدا ہوجائینگی پس مقدار معین سے زیادہ کھانا باوجود اس بات کے کہ آثار زیادہ ظہور میں آینگے دوا کو اس درجے سے نہیں نکالے گا۔ بعض اطبا نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مثلاً سونٹھ کی مقدار معین ۲ ماشہ ہے اور تیسرے درجے میں گرم ہے پس قاعدے کی رو سے اس میں چار جزء گرم ہیں اور ایک جزء سرد ہے اور اسکی خوراک کی دو مقداروں میں کہ ۴ ماشہ ہوگی آٹھ جزء گرم ہونگے اور دو جزء سرد اور تین مقداروں میں ۱۲ جزء گرم ہونگے اور ۳ جزء سرد ہونگے اور چار مقداروں میں ۱۶ جزء گرم ہونگے اور چار جزء سرد وعلیٰ ہذا القیاس تمام اجزائے گرم و سرد میں یہی دو گنے کی نسبت جاری ہوگی اور عدم تخالف نسبت کے سبب سے دوا اپنے درجۂ مخصوص سے نہیں نکلیگی ہاں مقدار میں سے جتنا زیادہ کرینگے اتنی ہی کیفیت کی تاثیر میں قوت آجائیگی۔ اسی واسطے طبیبوں نے تعین درجہ کی تصحیح کے لیے ہر دوا کی مقدار معین کرکے درجہ کی صحت کی ہے پس اگر خوراک کی مقدار معین کو کم کردیں تو اجزائے گرم و سرد کی وہی نسبت کمی میں آجائے گی۔ چنانچہ سونٹھ کی ایک مقدار خوراک میں چار جزء گرم اور ایک جزء سرد ہے اور نصف مقدار میں دو جزء گرم اور آدھا سرد ہوگا اور چوتھائی مقدار میں ایک جزء گرم ہوگا اور پاؤ جزء سرد وعلیٰ ہذا القیاس جسقدر خوراک معین سے کمی کی جائے اتنی ہی اجزائے گرم و سرد کی نسبت میں کمی آتی جائے گی پس باوجود اسکے کہ آثار کیفیات میں کمی اور مقدار معین سے وزن میں بھی کمی ہوگی مگر نسبت تناقص میں تخالف پیدا نہونے کی وجہ سے جو مساوی الحساب اجزائے مذکورہ میں ہے درجۂ مخصوص سے تجاوز واقع نہوگا اور افراط و تفریط مقدار خوراک کی اس مرکب میں جس کی ہر ہر دوا کی مقدار خوراک اور درجے مساوی ہوں ایک درجے سے دوسرے درجے میں نہیں پہونچاتی ہے۔ ہم توضیح کے لیے پانچ مثالیں ایسے مرکبات کی جن کے درجے اور اوزان مساوی ہوں اربعہ متناسبہ کے ضابطہ کے مطابق لکھتے ہیں تاکہ یہ بحث بالتفصیل ذہن نشین ہوجائے

مثال اول چار دواؤں سے ایک نسخے کی ترکیب دی جنہیں کی ہر ایک دوا پہلے درجے میں گرم ہے اور وزن بھی ہر ایک کا ایک ایک ہو۔ قاعدے کے مطابق اگر مزاج اسکا نکالینگے تو پہلے درجے میں ہوگا نہ چوتھے درجے میں گو کہ چار دوائیں باہم ملگئی ہیں

درجات	گرم ۱	گرم ۱	گرم ۱	گرم ۱	کل ۴
ادویات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اوزان یعنی مقدار دوا	۱	۱	۱	۱	[illegible]
حاصل ضرب	۱	۱	۱	۱	[illegible]

گاوزبان پہلے درجے مین گرم ہے اور ایک وزن ہے جب ایک کو ایک مین ضرب دیا ایک ہی حاصل ضرب ہوا اسی طرح الائچی کے بیج پہلے درجے مین گرم ہین اور ایک ہی وزن ہے ایک کو جب ایک مین ضرب دیا ایک ہی حاصل ہوا اسی طرح ست گلو اور ببول کے گوند کو بحسب الدرجہ وزن مین ضرب دیا تو ایک ایک حاصل ضرب ہوا ہر ایک خانے مین لفظ گرم کے تلے لکھدیا اور کل اجزا سے گرم حاصل ضرب چار ہین جب انکو تعداد ادویہ پر کہ اُنکے چارون وزنون سے مراد ہے تقسیم کیا تو خارج قسمت ایک ایک ہوا پس مزاج اس نسخے کا پہلے درجے مین گرم ہوگا

مثال دوم چارون دوائین دوسرے درجے مین گرم ہین اور ہر ایک کا وزن ایک ایک ہے پس بعد امتزاج کے اُسکا مزاج دوسرے درجے مین گرم ہوگا

درجات	گرم	گرم	گرم	گرم	کل ۸
ادویات	سونف	دارچینی	دارفلفل	سنا	کل ۴
اوزان	۱	۱	۱	۱	کل ۴
حاصل ضرب	۲	۲	۲	۲	کل ۸

سونف۔ دارچینی۔ دارفلفل اور سنا ہر ایک انمین سے دوسرے درجے مین گرم ہے اور ہر ایک کا وزن متحد ہے جب سونف کے دو درجون کو ایک وزن مین ضرب دیا تو دو ہی حاصل ہوئے انھین حاصل ضرب کے خانے مین لکھدیا اسی طرح دارچینی۔ دارفلفل اور سنا کو بحسب الدرجات اوزان مین ضرب دیا تو ہر ایک حاصل ضرب دو دو ہوئے اپنے خانے مین لکھدیا پس جملہ اجزائے حاصل ضرب آٹھ ہین انکو تعداد اوزان پر کہ چار ہین تقسیم کیا خارج قسمت دو دو ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ دوسرے درجے مین گرم ہے

مثال سوم چارون دوائین تیسرے درجے مین گرم ہین اور سب کا وزن ایک ایک ہے بعد ترکیب کے اسکا مزاج تیسرے درجے مین گرم ہوگا

درجات	گرم ۳	گرم ۳	گرم ۳	گرم ۳	کل ۱۲
ادویات	عاقرقرحا	لونگ	سیاہ مرچ	قسط	کل ۴
اوزان	۱	۱	۱	۱	کل ۴
حاصل ضرب	۳	۳	۳	۳	کل ۱۲

عاقرقرحا۔ لونگ۔ سیاہ مرچ اور قسط ان چارون کا مزاج تیسرے درجے مین گرم ہے اور ایک ایک مقدار خوراک یعنی وزن ہے جب عاقرقرحے کے تین درجون کو ایک وزن مین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳ ہوئے اسی طرح لونگ۔ سیاہ مرچ اور قسط کو بحسب الدرجات

کہ تین تین ایک ایک مقدار خوراک مین ضرب دیا تو حاصل ضرب تین ہوے اُسے اپنے اپنے
خانے مین لکھدیا جملہ اجزاے حاصل ضرب بارہ ہین انھین چارون خوراکون پر تقسیم کیا تو خارج
قسمت ۳ ہوے اس سے معلوم ہوا کہ مزاج اس نسخے کا تیسرے درجے مین گرم ہے
مثال چہارم چار دواؤن کا مزاج چوتھے درجے مین گرم ہے اور وزن ایک ایک ہی پس
بعد امتزاج کے اسکا مزاج نکالینگے تو چوتھے درجے مین گرم ہوگا

درجات	گرم ۴	گرم ۴	گرم ۴	گرم ۴	کل ۱۶
ادویات	فرفیون	بچھناگ	سنکھیا	بھلانوان	کل ۴
اوزان	۱	۱	۱	۱	کل ۴
حاصل ضرب	۴	۴	۴	۴	کل ۱۶

فرفیون۔ بچھناگ۔ سنکھیا اور بھلانوان چارون چوتھے درجے مین گرم ہین اور وزن ہر ایک کا
ایک ایک ہے ان مین سے فرفیون کے چارون درجون کو لیکر جب اُسکے قدر خوراک مین ضرب
دیا تو چار حاصل ضرب ہوے کیونکہ مضروب فیہ ایک ہی ہے اس حاصل ضرب کو اُسکے خانے
مین درج کر دیا پھر بچھناگ کے چارون درجون کو اُسکے وزن مین کہ ایک ہے ضرب دیا تو
حاصل ضرب چار ہوے اسی طرح سنکھیا اور بھلانوین کو حسب الدرجات خوراکون مین ضرب دیا
تو ہر ایک کے حاصل ضرب چار چار ہونگے انکو جمع کیا تو ۱۶ ہوے خانۂ میزان مین جہان لفظ
کل لکھا ہوے انکو تحریر کر دیا اور اس مجموعہ حاصل ضرب کو مجموعۂ اوزان پر کہ چار ہین تقسیم کیا تو
حاصل قسمت چار آئے پس مزاج اس نسخے کا چوتھے درجے مین گرم ہوا
اسی طرح امثلہ مذکورہ مین ہر ایک کی مقدار خوراک دو دو یا تین تین یا چار چار کر کے اور درجات
کو خوراکون مین ضرب دیکر بھی مزاج نکال سکتے ہین اور اسی طرح نسخے کا مزاج دوسرے یا تیسرے
یا چوتھے درجے مین نکلے گا مثلاً پہلی مثال مین

درجات	گرم ۱	گرم ۱	گرم ۱	گرم ۱	کل ۴
ادویات	گاوزبان	دانۂ الائچی	ستِ گلو	ببول کا گوند	کل ۴
وزن	۲	۲	۲	۲	کل ۸
حاصل ضرب	۲	۲	۲	۲	کل ۸

گاوزبان پہلے درجے مین گرم ہے اور ایک وزن ہے جب اس کا وزن دو کر کے ایک
کو دو مین ضرب دینگے تو حاصل ضرب دو ہونگے اس عدد کو حاصل ضرب کے خانے مین
لکھدین اسی طرح الائچی سفید کے بیج پہلے درجے مین گرم ہین اور قدر خوراک دو ہے

ایک کو دو مین ضرب دیا تو دو حاصل ہوے اُسی خانے مین مقابل دوا کے لکھدیا اسی طرح ست گلو اور ببول کا گوند بھی دو دو درم وزن مقرر کرکے ہر ایک کے ساتھ درجے کو ضرب دیکر حاصل ضرب کو اپنے محل پر لکھدیا جملہ حاصل ضرب آٹھ ہین انکو عدد ادویہ پر کہ آٹھ خوراک ہین تقسیم کیا تو خارج قسمت ایک ہی نکلا پس اسکا مزاج پہلے درجے مین گرم ہوگا۔ اسی طرح اگر اس مثال مین ہر ایک دوا کا وزن مین تین یا چار چار کرکے مزاج نکالینگے تو بھی مزاج نسخے کا ہر ایک دوا کے درجے کے مطابق پہلے ہی درجے مین گرم نکلے گا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ دوا کی ایک مقدار خوراک معین با وجود ازدیاد آثار کے دوا کو درجہ مخصوص سے خارج نہین کر سکتی۔ جب نسخے کی ترکیب کی ضرورت واقع ہو تو ہر ایک دوا کی مقدار خوراک پر لحاظ کرنا چاہیئے کہ کس سے کتنی غرض متعلق ہے پس اگر سب سے اغراض متساوی ہین تو ہر ایک دوا کی مقدار خوراک کا ایک جز اُن ادویہ کے خاص سمی عدد سے لینا چاہیے اور اگر اغراض مختلف ہین تو ہر ایک کی مقدار مقرر کرنا چاہیئے اور بعد اس کے مقدار خوراک جو ہر ایک کے لیئے متعین ہے حسب احتیاج لینا چاہیئے مثلاً اگر بعض کی احتیاج زیادہ ہے تو اسکی مقدار خوراک زیادہ کرنا چاہیئے اور جو دوسری دوا کی حاجت کم ہے تو مقدار خوراک اسکی کم لینا چاہیئے

مطلقاً ترکیب کی کیفیت یہ ہے کہ جب چار امر ضرورتمین پیش ہون۔ ۱۔ بلغم غلیظ کا نکالنا۔ ۲۔ صفرے غلیظ کا نکالنا۔ ۳۔ بلغم رقیق کا نکالنا۔ ۴۔ صفرائے رقیق کا نکالنا۔ اور اس کام کے لیئے کوئی مفرد دوا میسر نآئے تو اس وقت مرکب مصنوعی بنانا چاہیئے جیسے سقمونیا اندراین کے پردے ایلوا اور فسوت۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ہر ایک جز کی ضرورت برابر ہے اگر ایسا ہے تو ایک ایک جز اُن اجزا مین سے لین جنکا عدد اُن ادویہ کا سمی عدد ہوگا یعنی دواؤن کے عدد کو کسور اجزا کا مخرج بنا کر اس مین سے کوئی جز لیا جائے۔ سمی عدد اُس جز کو کہتے ہین جسکا مخرج وہی عدد ہو جیسے چوتھائی کا مخرج چار ہے اور تہائی کا مخرج تین ہے چنانچہ اس مثال مین دواؤن کے عدد چار ہین تو سب کی چوتھائیان مقرر کرکے ہر ایک کا ربع شربت یعنی چوتھائی مقدار خوراک لی ظاہر ہے کہ عدد ادویہ کو مخرج قرار دیکر اُسی کے اعتبار سے کسور قائم کیئے چونکہ انکی تعداد چار تھی تو ایسی کسرین تلاش کین جنکا مخرج چار پڑتا ہے اور جتنی دوائین تعین اتنی ہی گنتی کی کسرین لین اور چونکہ وہ چار تھین تو کسرین بھی چار ہوئین جنکا مخرج اصطلاحی انھین ادویہ کی تعداد ہے۔ اور اگر وہ دوائین تعداد مین پانچ ہوتین تو پانچ کو مخرج اعتبار کرکے اُسی کے مطابق پانچوین حصے کی کسر پانچ جگہ لی جاتی جسکا مخرج عدد صحیح پانچ واقع ہوتا ہے کیونکہ عدد ادویہ پانچ ہے اور وہ صحیح ہے کہ پانچ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے تو جز وسمی اسکا یعنی کسر ہم نام پانچوان حصہ ہی ہوگا یا اُن چارون دواؤن مین سے ہر ایک دوا کی پوری مقدار خوراک لیکر مرکب کی ترکیب کرین اور چوتھائی اس جز کی دیوین۔ بعض کہتے ہین کہ سمی عدد ادویہ دو معنے مین مستعمل ہے ایک تو لغوی حقیقی ہین

دوسرے مجازی اصطلاحی میں حقیقی معنے یہ ہیں کہ اُس جز میں مخرج اُس عدد کا حقیقۃً موجود ہو اور معنی مجازی سے مقدار خوراک معینہ مراد ہے مثلاً فلان دوا ایک رتی یا ایک ماشہ یا ایک تولہ ہے تو اس میں کتنی مقدار خوراک ہیں۔ پس اگر اسکی ایک خوراک کی مقدار ایک ماشہ ہوگی تو اتنا ہی حسب حاجت لیا جائے اور اگر دو خوراکون کی احتیاج ہے اور وہ دوا ماشہ بھر ہے تو وہ دو خوراک نہ رہے گی بلکہ ایک خوراک ہوگی اسلیئے ماشہ بھر دوسری خوراک پوری کرنے کو اور ملانے کی احتیاج پڑے گی مگر یہ کلام کئی وجہ سے محل تامل ہے۔ اور اگر بعض دوا کی زیادہ ضرورت ہے اور بعض کی کم تو موافق حاجت کے تعین کر کے اُسی نسبت کے مطابق مقدار خوراک مقرر کرلیں۔ مثلاً اندرائن کے بعل کی طرف احتیاج آدھی ہے اور ایلوے کی طرف اس سے دو گنی اور سقمونیا کی طرف اُس سے تگنی اور ترنسوت کی طرف اُس سے چوگنی تو اُسی اندازے پر پہلی دوا میں سے ایک ربع اور دوسری میں سے دو ربع اور تیسری میں سے تین ربع اور چوتھی میں سے چار ربع لیکر نسخے کی ترکیب دیں پھر اس میں سے عدد وادویہ کا جزو وہمی مقرر کرنا چاہیے اور عدد ایک ربع ہے اس لیئے کہ کل دوائیان چار ہیں تو کسر بنام انکی ربع ہوگی جسکا مخرج وہی چار ہے اور عدد ادویہ سے مراد دو جنکا جزو وہمی لیتے ہیں) وہ دوائین ہیں جو مقصود بالذات ہون اور جو دوائین مقصود بالذات نہون بلکہ صرف بدرقہ یا کسی دوا کی اصلاح و اعانت کے واسطے شامل کی گئی ہون اُنکا جزو وہمی لینا ضرور نہین ہے۔ چنانچہ مصطکی اور رب السوس کہ اصلاح کے واسطے ترکیب میں ڈالتے ہیں یا مقعد کو نقصان نہ پہونچنے کی وجہ سے گوگل وغیرہ کو شریک کر دیتے ہیں۔ اطبا ان ادویہ کے شمار میں جن کا جزو وہمی محسوب ہوتا ہے نہیں لگاتے۔ اسی طرح شکر سفید۔ شہد۔ [illegible] بشیرہ۔ قند۔ اور بتاسون وغیرہ کو معجونون کے اندر ایسی دواؤن میں جنکا شمار جزو وہمی کے اعتبار سے ہوتا ہے نہیں محسوب کرتے مگر ان میں سے بعض چیزین ایسی ہیں جیسے شہد۔ قند۔ مصری وغیرہ کر انکو اس اندازے سے شامل کرتے ہیں کہ انکی مقدار خوراک اجزائے معجون کی مقدار خوراک کے مناسب حال ہو اور جوشاندہ اور عرق اور شربت میں پانی کی مقدار وزن بھی مناسب حال تقسیم باقی ہے اور اکثر اطبا انکے اجزائے گرم و سرد اور تر و خشک بھی سمی عدد وادویہ میں محسوب کر کے استخراج مزاج کرتے ہیں کیونکہ مسہلات و مبدرقات و معینات یعنی شکر و قند و شہد وغیرہ اجزائے گرم و سرد اور تر و خشک سے خالی نہیں ہوتے اور یہی یاد رکھنا چاہیے کہ جوشاندے اور شربت اور عرق میں دوا کو مقدار خوراک معین سے دو گنا یا تگنا زیادہ کر کے ڈالنا چاہیئے۔ اور درجات کے حساب لگانے میں وہی ایک مقدار خوراک محسوب کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی ترکیبون میں سب دوا نہیں کام میں آتی ہے بلکہ کسیقدر کا جرم ثفل (پھوک) ہو کر نکل جاتا ہے تاثیر صرف مقدار خوراک کے ہی مطابق آتی ہے چنانچہ

صاحب مفرح القلوب ادویہ مسہلہ کی ترکیب کے قاعدے مین لکھتا ہے کہ اگر اجزاے مختلفہ سے جوشاندہ یا خیساندہ بنائین تو جو دوا ان مین ایسی شامل ہو کر گھل اور گل سکتی ہو جیسے نمک اور گوند وغیرہ اسکو ایک خوراک کی مقدار کے موافق ڈالنا چاہیے اور جسکا ثقل نہ گل جاتا ہو اور تاثیر جوشاندے یا خیساندے مین آجاتی ہو اسکو دو چند سہ چند ڈالنا چاہیے۔ تاکہ ثقل نکلکر قوت اسقدر کی مقدار خوراک کے موجب نکل آئے مثلاً کسی شخص کو ہڑ کی چھلکی ۶ ماشہ دینا ہو تو جوشاندے مین ۱۲ ماشہ ڈالنا چاہیے اور کم سے کم ۱۴ ماشہ تو ضرور ہو اسی طرح مثلاً نسوت کی مقدار خوراک ۷ ماشہ ہے تو جوشاندے مین ۷ ماشہ داخل کرنا چاہیے وعلے ہذا القیاس اور اسی طرح جب کئی دوائین ترکیب دیجائین تو ہر ایک کا وزن اُس مقدار سے کہ تنہا استعمال باقی سے کم کرکے ملانا چاہیے تاکہ مجموعہ سے مقدار خوراک مستقل مرتب ہو جاے مثلاً جس جگہ نسوت تنہا ۷ ماشہ کفایت کرسکتی ہے اور ہڑ ۱۴ ماشہ اور غاریقون ۴ ماشہ اور ایلواء ۳ ماشہ تو جب ان چارون کو ملا کر دین تو نسوت ۳ ماشہ اور ہڑ ۳ ماشہ اور غاریقون ۱ ماشہ اور ایلوا ۱ ماشہ داخل کرنا چاہیے مگر یہ بھی اُس شخص کے لیے ہے جسے دواے منفرد کی کامل مقدار خوراک دیجاتی اور وہ عمل پورا کرتی تو ترکیب کے وقت مقدار کو گھٹانا ضروری ہے تاکہ دوا کے عمل مین افراط واقع نہو لیکن اگر شخص ایسا ہو کہ ایک دوا کی اسکو کامل خوراک دینے سے پورا اثر نہین ہوتا ہے اور زیادہ کرنے کی احتیاج رہتی ہے تو اسکے لیے ترکیب کے وقت اگر ہر ایک دوا کی مقدار خوراک کامل رکھکر نسخہ بنایا جاوے تو کچھ مضائقہ نہین ہے بہرصورت احتیاط شرط ہے بہت سے تجربے کے بعد یہ حال معلوم ہوسکتا ہے دوا کی مقدار خوراک مین بلاتحقیق زیادتی ممنوع ہے اور دواے مصلح کے ڈالنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس دوا کی کیفیت گرم یا سرد کے درجے کو اپنی کیفیت مخالف سے توڑ دیتی ہے اور جس قدر اجزاے گرم و سرد باقی رہتے وہ کم رہتے ہین انطاکی کا قول ہے کہ کوئی دوا مضرت سے خالی نہین سواے مشک عنبر موتی اور سونے کے مصلحات کی احتیاج بسبب استقرار پانچ باتون کے لیئے ہوتی ہے

۱۔ کسی دوا کی مضرت دفع کرنے کو جیسے اندراین کے پھل اور سونٹھ کے ساتھ کتیرا اور افیم کے ساتھ زعفران اور نسوت یا املتاس کے ساتھ روغن بادام اور ہلیلہ زرد یا کالے دانے کے ساتھ گلاب کے پھول

۲۔ عضو بعید مین نفوذ کرنے کے لیئے جیسے زعفران کافور کے ساتھ حرارت قلب اور خفقان کی حالت مین اور شراب رقیق مارالحم کے ساتھ غشی اور ضعف دل کی حالت مین

۳۔ ادویہ سریع النفوذ کے روکنے اور ٹھہرانے کے لیئے جیسے موم یا قیروطی اینٹ کے روغن کے ساتھ جبکہ یہ ارادہ ہو کہ دوا عضو مخصوص مین ٹھہری رہے۔ اسی طرح ادویہ مفتحہ جگر جو سریع النفوذ ہوتی ہین انکے ساتھ مولی کے بیج ملا دیتے ہین کیونکہ یہ قسم معدہ کیطرف

جاذب ہیں تاکہ اس کشش میں سرعت نفوذ سے رُک رہے اور جگر کو بخوبی نفع پہونچ جائے اور موضع مقصود میں ٹھہر کر اپنا اثر پورا کر دکھلائے

۴۔ ادویہ کی قوت بڑھانے کو جیسے سونٹھ نسوت کے ساتھ شریک کر دیتے ہیں تاکہ دستوں کی راہ بلغم غلیظ کو بخوبی نکالتے ہیں اُسے مددوے اور ایسے ہی سیاہ مرچ سورنجان یا افتیمون کے ساتھ

۵۔ دوا کا مزہ تبدیل کرنے اور بدبو کھونے کو جیسے شہد اور کھانڈ اور مصری دوا کے ساتھ ملا کر استعمال کرتے ہیں اور گل سرخ یا سونف المناس کے ساتھ شریک کر دیتے ہیں تاکہ معدہ قبول کرنے سے نفرت نکرے نسخہ مرکب میں اجزاے گرم و سرد مفرد کا لحاظ ہوتا ہے مثلاً جو دوا گرم پہلے درجے میں ہے اُس میں دو جز گرم ہیں اور ایک جز سرد ہے اور جو دوا کہ گرم دوسرے درجے میں ہے اُس میں تین جز گرم ہیں اور ایک جز سرد ہے اور جو دوا کہ گرم تیسرے درجے میں ہے تو اُس میں چار جز گرم ہیں اور ایک جز سرد اور جو دوا کہ چوتھے درجے میں گرم ہے تو اس میں پانچ جز گرم ہیں اور ایک جز سرد اسی طرح اجزاے سرد اور تر و خشک کا خیال کر لینا چاہیے پس جسوقت مرکب نسخے کا مزاج نکالینگے تو اُن گرم دواؤں میں سے اجزاے سرد دور کئے جائینگے اور اُن کے مقابل اُسی قدر اجزاے گرم بھی دور کئے جائینگے اور وزن شربت (یعنی ایک بار کے کھانے کی مقدار) کے اخراج کا طریقہ یہ ہے کہ جس مرکب نسخے کی مقدار خوراک معلوم ہو تو یہ چاہیے کہ اول ادویہ کے اوزان اور اُنکی تعداد خوراک کے عدد کی تحقیق کر لیں پھر اوزان مرکب کے مطابق کسی عدد اور کے اجزا بنا کر اُن میں سے ایک جز لے لیں جبکہ ادویہ کی تعداد مقدار خوراک کی تعداد کے موافق ہووے مثلاً اگر کسی مرکب میں دس دوائیں ہوں اور اُس کا وزن تیس تولہ ہو اور مفردات کی مقدار خوراک کا عدد دس ہو تو اسکا دسواں حصہ کہ تین تولہ ہوتے ہیں لے لیں یا مرکب کا ایک ایسا جز لے لیں جسکی نسبت وزن مرکب کے مجموعے کی طرف وہ ہو جو نسبت ایک کو اُسکی مقدار خوراک کے عدد کے ساتھ حاصل ہو مثلاً اگر مرکب کا مجموعہ ۳۰ تولہ ہو اور مقدار خوراک کے عدد دس ہوں تو ایک کو لے لیں اس واسطے کہ اس ایک کی نسبت دس کی طرف ایسی ہے جیسے ۳ کو نسبت ہے ۳۰ کی طرف جو ادویہ کا وزن ہے یعنی نسبت عشری ہے پس مقدار خوراک ۳ تولہ ہوگی اور اگر اُس کے بالعکس ہے یعنی مقدار خوراک کا عدد ۳۰ ہے اور مرکب کا وزن دس تو اسکی مقدار خوراک تہائی تولہ ہوگی اسلئے کہ دس کو نسبت ثلثی حاصل ہے یا اوزان کے عدد کو مطلقاً مقدار خوراک کے عدد پر بدون لحاظ مصلحات و سبدرقات کے تقسیم کریں پس خارج قسمت مقدار خوراک کا عدد ہوگا۔ مثلاً کوئی معجون مرکب ہو تین دواؤں سے کہ ایک کا وزن تو ۱۵ تولہ ہے اور دوسری کا ۲ تولہ اور تیسری کا وزن ۶ تولہ اور پہلی تین خوراک ہے اور دوسری اور تیسری ڈھائی پس مجموعہ اوزان کو کہ ۲۳ تولہ ہے عدد خوراک پر کہ ساڑھے سات ہے جب تقسیم کیا تو خارج قسمت ۳ ۱/۱۵ تولہ ہے یہی مرکب کی مقدار خوراک ہوگی۔ دوسری مثال اگر مجموعہ وزن تو مثلاً ۴۰ تولہ ہے اور مقدار خوراک کی تعداد ۱۵ ہے جب ۴۰ کو ۱۵ پر تقسیم کیا تو فی خوراک

دو تولہ ۸ ماشہ (۲ ۲/۳) ہوے یہی مرکب کی مقدار خوراک ہے اور اگر بالعکس ہے یعنی ادویہ کا وزن
۱۵ تولہ ہے اور مقدار خوراک ۳۴ ہین تو فی خوراک ایک تولہ کا چوتھا حصہ اور آٹھوان حصہ
(یعنی ۳/۸) ہوگا جسکے ۴۸ ماشہ ہوتے ہین اس واسطے کہ دو صحیح اور دو تہائی کو ۱۵ کے ساتھ وہ
نسبت ہے جو نسبت ۱۵ کو ۳۴ کی طرف ہے کہ دواؤنکا وزن ہے

فائدہ جن دواؤن کی مقدار خوراک برابر ہوتی ہے انھین مساوی الوزن کہا کرتے ہین
اگرچہ حجم اور وزن مین اختلاف ہو ورنہ مختلف الاوزان سمجھتے ہین اور اسی طرح جنکے اوزان برابر
ہون اور درجات مین اختلاف ہو اگر مقدار خوراک بھی برابر ہون تو مساوی مانے جاینگے مگر
جنکی مقدار خوراک مین اختلاف ہو انھین مختلف الاوزان کہا کرتے ہین گو وزن اور حجم مین
مساوی ہون جب درجہ مرکب کا معلوم کرنا ہو تو مفردات کے اجزاے گرم و سرد کو جمع کرکے
زیادہ مین سے کم کو نکال ڈالا جاے اور باقی جز وہی عدد ادویہ سے لے لیا جاے پس وہی
درجہ مرکب کا ہے مثلاً ایک مرکب نسخے مین دو دوائین ہین ایک گرم دوسرے درجے مین
اور دوسری گرم پہلے درجے مین پس جو پہلے درجے مین گرم ہے اُس مین دو جز گرم ہین
اور ایک جز سرد اور جو دوسرے درجے مین گرم ہے اس مین تین جز گرم ہین اور ایک
جز سرد پس جسوقت دو جز سرد دور کیے جاتے ہین اور اُنکے مقابلے مین دو جز گرم بھی دور کیے جاتے ہین
تو دور کرنے کے بعد تین جز گرم باقی رہینگے اور دوائین دو ہین اور عدد بھی اس کا نصف ہے پس
مرکب ڈیڑھ درجے مین گرم ہوگا اسی طرح ایک نسخہ مرکب ہے تین گرم دواؤن سے جن مین سے
ایک دوسرے درجے مین گرم ہے اور دوسری تیسرے درجے مین اور تیسری چوتھے
درجے مین گرم ہے مثلاً

درجات	گرم ۲	گرم ۳	گرم ۴	کل ۹
ادویات	سونٹھ	عاقرقرحا	سنکھیا	کل ۳
اوزان	۲ درم	۲ درم	۲ درم	کل ۶ درم
مقدار خوراک	۱	۲	۱۱۲	کل ۱۱۵
حاصل ضرب	۲	۶	۴۴۸	کل ۴۵۶

اس نقشے مین تین دوائین ہین سونٹھ کہ دوسرے درجے مین گرم ہے۔ عاقرقرحا کہ تیسرے
درجے مین گرم ہے اور سنکھیا کہ چوتھے درجے مین گرم ہے اور ہر ایک کا وزن دو درم ہے
اور سونٹھ کی مقدار خوراک ایک ہے اور عاقرقرحے کی دو اور سنکھیا کی ۱۱۲ خوراکین ہین
پس دو درم کو سونٹھ کی ایک مقدار خوراک مین ضرب دیا تو دو حاصل ضرب ہوے اُسی
کے خانے کے تلے ہندسے مین لکھدیا اور تین کو عاقرقرحے کی دو مقدار خوراک مین ضرب دیا

تو ۶ حاصل ہوئے اُسے بھی اُسی کے خانے کے تلے لکھدیا پھر چار کو ۱۱۲ مین جو سنکھیا کی خوراک کی مقدار ہین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۴۴۸ ہوئے اس حاصل ضرب کو اسی کے خانے کے تلے درج کردیا۔ چونکہ جملہ اجزاے گرم ۴۵۶ ہین اور انکی میزان کے خانے مین مرقوم ہین اور مقدار خوراک بھی کہ ۱۱۵ ہین وہ بھی اپنی میزان کے خانے مین لکھے ہوے ہین۔ جب اجزاے گرم کو مقدار خوراک کے اجزا پر تقسیم کیا تو چار حاصل ہوئے پس اس نسخے کا مزاج چوتھے درجے مین گرم ہوگا اور اسکی مقدار خوراک اس طرح معلوم ہوسکتی ہے کہ اوزان ادویہ کے عدد کو کہ ۶ وزن ہین سہولت تفہیم کے لیے رتیان کرلیا جاے تو ۱۶۸ رتیان ہونگی کیونکہ ایک درم ۳½ ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک ماشہ آٹھ رتی بھر کا۔ پھر انکو مقدار خوراک کے عدد پر کہ ۱۱۵ ہین تقسیم کیا تو ڈیڑھ رتی حاصل قسمت ہوئی پس معلوم ہوا کہ ڈیڑھ رتی اسکا وزن تخمینی ہے اسی نسخے کا یون بھی مزاج نکال سکتے ہین

درجات	گرم ۲	گرم ۳	گرم ۴	کل ۹
ادویات	سونٹھ	عاقرقرحا	سنکھیا	کل ۳
اوزان	۴ درم	۲ درم	یک رتی	کل ۶ درم و یک رتی
مقدار خوراک	۲	۲	۲	کل ۶
حاصل ضرب	۴	۶	۸	کل ۱۸

سونٹھ دوسرے درجے مین گرم ہے اور اس کا وزن ۴ درم ہے اور مقدار خوراک دو ہین اور عاقرقرحا تیسرے درجے مین گرم ہے اور اس کا وزن دو درم ہے اور مقدار خوراک اس کی بھی دو ہے اور سنکھیا چوتھے درجے مین گرم ہے اور وزن اُس کا ایک رتی ہے اور مقدار خوراک اسکی دو ہین پس سونٹھ کے دو درجون کو اسکی دو خوراکون مین ضرب دیا چار حاصل ضرب ہوئے ۴ کو اُسکے خانے کے تلے لکھدیا اور عاقرقرحے کے تین درجون کو اسکی دو خوراکون مین ضرب دیا ۶ حاصل ہوئے ۶ کو بھی اُس کے تلے کے خانے مین لکھدیا پھر سنکھیا کے چار درجون کو ۲ خوراکون مین ضرب دیا ۸ حاصل ہوئے اسکو اُس کے تلے کے خانے مین لکھدیا اور جملہ اجزاے حاصل الضرب ۱۸ ہوئے جنھین میزان کے خانے مین مندرج کردیا پھر انھین چھوؤن خوراکون پر تقسیم کیا تو خارج قسمت تین نکلے پس اس نسخے کا مزاج تیسرے درجے مین گرم ہے اور مقدار خوراک اس طرح معلوم ہوگی کہ وزن سبکا ۶ درم اور ایک رتی ہے انھین چھوؤن خوراکو نیز تقسیم کیا ایک درم اور ½ رتی حاصل ہوے فائدہ حق یہ ہے کہ ادویہ مفردہ کی خوراک کی مقدارین اور اُنکے درجے کے اجزا اکثر تخمینی بات ہے اور اسکی کثرت و قلت فصلون اور ملکون اور کھانیوالے کی قوت و ضعف اور عمر کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے

فصل ۔ دوا سازی کے بعض اعمال کا بطور ڈاکٹری کے بیان

۱۔ "لوی گیشن"

اس لفظ کے معنے پیسنے کے ہیں۔ تعریف یہ ہے کہ کسی ثقیل شے کو بذریعہ پانی کے جس میں وہ حل نہیں ہو سکتی ہو پیکر سیال کو نتھار لیں تو اسکو لوی گیشن کہتے ہیں چنانچہ کسی چیز کو پانی کے ہمراہ پیس لیں اور باریک ذرون کو مع سیال نتھار کر بقیہ شے کے ساتھ پھر اسی طور پر عمل کریں جب وہ کل چیز پس جاے بعد اسکے سیال کو نتھار کر دور کر دیں یہ عمل بھی مثل الیوٹری ایشن یعنی غسل کے ہے مگر فرق یہ ہے کہ الیوٹری ایشن کا عمل صاف اور خالص کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے اور جو غیر جنس شے بچتی ہے اُسے پھینکدیتے ہیں بخلاف اسکے لوی گیشن میں ثقیل شے تمام و کمال بتدریج پیس لیتے ہیں

لکزی وی ایشن +

ایک ثقیل شے میں سے بذریعہ پانی کے کسی حل ہونے والی چیز کو حل کرکے نکال لینے کی ترکیب کا نام لکزی وی ایشن ہے چنانچہ اس ترکیب سے ماجو پھل کے سفوف میں سے ٹینک ایسڈ نکالتے ہیں یا لکڑیوں کی راکھ میں سے کاربونیٹ آف پٹاسیم جسکو پرل آئش کہتے ہیں۔ ترکیب عمل یہ ہے کہ ثقیل شے کو پانی میں ملاتے ہیں تو حل ہونیوالی چیز غیر حل ہونیوالی شے سے علحدہ ہو کر حل ہو جاتی ہے پھر اس سولیوشن کو نتھار کر پانی خشک کر دیتے ہیں

پرسی پی ٹیشن یعنی تہ نشین کرنا

کسی سولیوشن میں دوسرا سولیوشن یا کوئی سیال ملانے سے ایک ثقیل شے علحدہ ہو کر تہ نشین ہو جانے کو پرسی پی ٹیشن کہتے ہیں اور یہ عمل دو طرح پر ہوتا ہے اول تو دو ایسے سولیوشن جن میں دو قسم کے نمک حل ہوں ملانے سے ایک ثقیل شے علحدہ ہو کر تہ نشین ہو جاے گی مثلاً پر کلورائڈ آف مرکیوری کے سولیوشن میں آیوڈائڈ آف پٹاسیم کا سولیوشن ملانے سے آیوڈائڈ آف مرکیوری بنکر تہ نشین ہو جاتا ہے دوم یہ کہ کسی سولیوشن میں ایک ایسا سیال ملاتے ہیں جس میں سولیوشن مذکور کی شے حل نہ ہو سکتی ہو تو وہ علحدہ ہو کر تہ نشین ہو جاے گی۔ مثلاً شراب میں کافور حل ہو تو اس میں پانی ڈالنے سے کافور علحدہ ہو جاے گا۔

فلٹریشن اور اسٹرے ننگ +

جب کسی سیال کو کچے کاغذ یا کسی اور مسامدار شے کے ذریعہ سے قطرہ قطرہ چھانیں اس غرض سے کہ ثقیل ذرے جو سیال مذکور میں حل نہیں ہیں علحدہ ہو جائیں تو اس ترکیب کا نام

فلٹریشن ہے جس چیز کے مساموں میں سے سیال ہوکر گذرے اور اُسکے اوپر کی سطح پر ثقیل ذرے
جدا ہوکر رہجائیں اُسے فلٹر (صافی) کہتے ہیں چھنا ہوا سیال بالکل صاف اور شفاف ہو، جب کوئی
سیال گاڑھا مثل شربت ہو تو اُسکے چھاننے کے لئے فلالین کی صافی لیتے ہیں فلٹر کو قیف پر رکھتے
ہیں قیف کو انگریزی میں فنل کہتے ہیں۔ جب کسی سیال کو کسی تہ نشین سے جو برتن کے پیندے
میں بیٹھا ہوا ہے نتھارتے ہیں تو اسکو ڈیکنٹ کرنا کہتے ہیں اور بہتر ترکیب نتھار لینے کی سیفن کے ذریعہ
سے ہے جو ایک خمدار شیشے کی نلی ہوتی ہے

پرکولیشن

جب ایک چیز کا سفوف کریں اور کوئی سیال اس سفوف کے ذروں میں سے گذر کر اور اُسکے
تمام اجزائے موثرہ جو حل ہونے والے ہیں اپنے میں حل کر کے قطرہ قطرہ چھنے تو اس ترکیب کا نام
پرکولیشن ہے۔ اس ترکیب سے کسی چیز کے ایسے اجزا جنپر اسکی تاثیر منحصر ہے اور جو حل ہونے والے
ہیں نکال لیے جاتے ہیں پرکولیشن میں اسی طور سے دوا کے ذروں میں سے سیال کے حصے یکے
بعد دیگرے ہوکر گذرتے رہتے ہیں اور اسکے حل ہونے والے اجزا اپنے میں حل کر لیتے ہیں
جس آلے سے یہ ترکیب عمل میں آتی ہے اس کا نام پرکیولیٹر ہے۔ قیف سے بھی پرکیولیٹر کا کام
خوب لیا جاتا ہے

ڈلے اس

جدا کرنے کی ترکیب کو انگریزی میں ڈلے اس کہتے ہیں اور بنیاد اسکی اس قاعدہ قدرتی پر
منحصر ہے جس کی رو سے ایک سیال کی شے پانی کے مقابلے میں آنے سے سیال مذکور میں سے
گذر کر پانی میں چلی جاتی ہے مثلاً ایک گاڑھا اور وزنی سیال ایک گلاس میں ہو اور اُس کے اوپر پانی
اس طریق سے ڈالا جائے کہ نیچے کے وزنی سیال کو مطلق حرکت نہ ہو پہنچے تو ہم پاینگے کہ بھاری
سیال میں جو شے حل ہے وہ اوپر چڑھ کر پانی میں پھیل اور مل جائے گی حالانکہ برتن کو کسی طرح
حرکت نہ دی گئی ہو اس طریقے سے بھاری سیال میں جو شے حل ہے اُسکے بتدریج اوپر چڑھ کر
خالص پانی میں ملنے کو سیال کا آپس میں مل جانا یا انکا اختلاط کہتے ہیں۔ اس طریق سے ملنے
کی قابلیت اور قوت کی رفتار اقسام اشیا میں بہت مختلف ہے

اوے پوریشن

جب بذریعہ ایسی حرارت سے جو کھولنے کے درجے سے کم ہو کوئی سیال اوپر کی سطح سے انجرات
میں تبدیل ہوکر اُڑتا ہے تو اُس کو اوے پوریشن کہتے ہیں یا یہ تعریف بھی ہو سکتی ہے کہ جب
کوئی ثقیل شے کسی سیال میں حل ہو تو کل سیال یا اُسکے کچھ حصے کو بذریعہ حرارت جو کھولنے کے درجے
سے کم ہو خشک کرنے کو اوے پوریشن کہتے ہیں۔ جب کسی سیال کو اُسکے جوش کھانے کے
درجے یا اس سے زیادہ حرارت دیں اور برتن کے نیچے کسی سطح سے ابخرے بباعث لچکدار

ہونے کے سیال ہین سے نکلکر اور بلبلے بنکر باہر نکلین تو اس ترکیب کا نام ڈکاکشن یعنے جوش دینا ہے
لیکن جب حرارت جوش کھانے کے درجے سے کم دین اور انجرے سیال کے اوپر کے سطح سے جو ہوا
کے مقابلے مین ہے باہستگی نکلتے رہین تو یہ اوے پوریشن ہے ۔ ڈکاکشن کی ترکیب مین جسقدر برتن
کی سطح آگ کے مقابلے مین ہوگی اُسی قدر سیال بخارات مین جلد تبدیل ہوجاے گا بخلاف اس کے
اوے پوریشن مین یہ امر بڑے ہونے سیال کے سطح پر جو ہوا کے مقابلے مین ہو منحصر ہوگا اسیواسطے
اس ترکیب مین ایسے برتن لیتے ہین جو چوڑے اور کم گہرے ہون ۔ اوے پوریشن کی ترکیب
اکثر ربوب اور شربتون کے بنانے اور انکے گاڑھے یا خشک کرنے کے لیئے کام مین لاتے ہین

ڈسٹرکٹیو یا ڈرائی ڈسٹلیشن

یہ وہ ترکیب ہے جس سے کسی ثقیل شے کی حرارت کے باعث سے اجزا متفرق کیے جائین اور ان
اجزا سے ایسی بھاپ سے نئی چیزین حاصل ہون جو پہلے اس ثقیل شے مذکور مین نہ تھین اور وہ شے
محصلہ سیال ہو مثلاً لکڑیون و جمادات دیگر سے تارکول حاصل کرتے ہین

کرسٹیلائزیشن یعنی قلم بندھنا

یہ وہ عمل ہے جس سے اجسام سیال یا لطیف حالت سے گذرکر علم ہندسہ کی رو سے باقاعدہ ثقیل
خاص صورت اختیار کرتے ہین ۔ ہر ایک جسم کی شکل بندھی ہوتی ہے جب وہ سیال یا لطیف
صورت سے بصورت ثقیل تبدیل ہوتا ہے تو وہ اپنی خاص شکل مین تبدیل ہوجاتا ہے اور کبھی ایسا
نہین ہوتا کہ کسی یا مرتبہ ایک طرح کی شکل اور مرتبہ ثانی دوسری طرح کی صورت اختیار کرے
اور ہر ایک شے جسکی قلم بندھ جاتی ہے اپنی خاص شکل سے پہچانی جاتی ہے ۔ قلم بندھنے کی ترکیب
سمجھنے کے واسطے یہ بات جاننی ضرور ہے کہ قریب قریب تمام چیزین گرم پانی مین بہ نسبت
سرد پانی کے بہت زیادہ حل ہوتی ہین ۔ پس اگر کسی شے کو ایک خاص مقدار گرم پانی مین
جسقدر وہ حل ہوسکتی ہے حل کرکے علٰحدہ رکھدین تو پانی ٹھنڈا ہوجانے کے وقت جسقدر وہ
چیز سرد پانی مین حل ہوسکتی ہے حل رہے گی اور باقی اپنی شکل کی قلم بندھ کر تہ نشین ہوجائیگی
اور یاد رکھو کہ جب ایک شے پانی مین حل ہوجاے تو اسکو اُس چیز کا سولیوشن کہتے ہین اور
جب کسی قدر ٹھنڈے یا گرم پانی مین کوئی شے جسقدر زیادہ سے زیادہ حل ہوسکتی ہے حل
کرین تو اسکو شے مذکور کا سیچوریٹڈ سولیوشن کہینگے ۔ جب کسی چیز کا سیچوریٹڈ سولیوشن جو گرم
پانی مین ہو ٹھنڈا ہونے کے واسطے علٰحدہ رکھدین تو ٹھنڈا ہونے کے بعد اس چیز کی قلمین
بندھ جائینگی اور یہ قلم باندھنے کی یہی ترکیب ہے مثلاً جب کسی چیز کی قلمین باندھنی ہوتی
ہین تو اسکو پانی مین گھول کر اس قدر حرارت دیتے ہین جب تک پانی کے اوپر ایک

پپڑی جمنے لگے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرم پانی بھی ثقیل چیز کے حل رکھنے کے واسطے کافی نہ ہوا
اس صورت میں پانی سرد ہونے کے وقت ایک بڑا حصہ ثقیل چیز مذکور کا قلمیں بندھ کر تہ نشین
ہو جائے گا باقی جو بچے گا اُسے پھر اسی طرح اور اسیقدر حرارت دیکر ٹھنڈا کرینگے۔ مثلاً ایک سیر
شورہ چار سیر ٹھنڈے پانی میں حل ہو جاتا ہے اور چار سیر کھولتے ہوئے پانی میں آٹھ سیر حل
ہو جاتا ہے پس پانی ٹھنڈا ہونے کے بعد سات سیر شورہ کی قلمیں بندھ کر نیچے بیٹھ جائیں گی
پھر اگر چار سیر ٹھنڈے پانی کو جس میں ایک سیر شورہ حل ہے اسقدر حرارت دیں کہ دو سیر
پانی رہجائے تو ٹھنڈا ہونے کے وقت آدھ سیر شورے کی اور قلمیں بندھ جائیں گی۔ اسطرح
کئی مرتبہ حرارت دیکر ٹھنڈا کرنے سے قریب قریب کل شورے کی قلمیں حاصل ہو جائیں گی۔ غرض
بڑی ترکیب قلم باندھنے کی یہی ہے کہ سیال کو جسمیں قلم بندھنے والی شے حل ہے ٹھنڈا کریں یا
حرارت دیں۔ عجیب امر یہ ہے کہ اکثر نمکوں کی قلموں کے اندر پانی رہجاتا ہے جسکو قلمی پانی کہتے ہیں
اور یہ پانی بچشم ظاہر معلوم نہیں ہوتا مگر حرارت دینے سے وہ پانی نکل جاتا ہے اور نمک مذکور
اُس وقت پگھلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور جن نمکوں کی قلموں میں پانی رہجاتا ہے انکا قلم کی
صورت میں ہونا اُس پانی پر موقوف ہے اس پانی کو نکال دیں تو اُس نمک کی قلمی صورت
باقی رہتی ہے اور سفوف کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ مثلاً پھٹکری کو جو ایک قسم کا نمک ہے حرارت
دیں تو وہ اپنے پانی میں پگھلے گی اور پانی نکل جانے کے بعد ایک اسفنجی قابل سفوف شے رہجائیگی
اسکو پھر پانی میں گھولکر اور اوپر کے پورش کی ترکیب کرکے ٹھنڈا کرنے سے پھٹکری کی ویسی ہی
قلمیں دوبارہ بندھ جائینگی۔ اگر ایک اونس پھٹکری اور ایک اونس توتیا کو علیحدہ علیحدہ سفوف
کرکے دو برتنوں میں رکھیں اور پھٹکری میں دس اونس پانی اور توتیا میں چھ اونس ملا کر اسقدر
حرارت دیں کہ دونوں نمک پانی میں بخوبی حل ہو جائیں۔ بعد حل ہونے کے ٹھنڈا ہونے کے
واسطے علیحدہ رکھدیں پانی ٹھنڈا ہونے کے بعد دیکھینگے کہ دونوں نمکوں کی بہت خوبصورت
قلمیں برتن کے پیندے میں بندھ جائیں گی۔ اوپر کے پانی کو نتھار کے پھر اتنی حرارت دیں کہ
نصف یا چوتھائی پانی رہجائے یا پانی پر خفیف پپڑی بندھنے لگے اسکو علیحدہ رکھدینے سے
ٹھنڈا ہونیکے وقت اور قلمیں بندھ جائیں گی۔ واضح ہو کہ قلمیں بندھنے کے واسطے پانی کا رہنا
ضرور ہے یعنی اگر کوئی نمک پانی میں حل ہو تو اگر اسکو اتنی حرارت دیں کہ بالکل پانی نکل جائے
تو ہرگز قلمیں نہ بندھینگی۔ علاوہ اسکے بالکل پانی خشک کر دینے میں نمک کے اجزا متفرق
ہوکے یا اُڑ جانے کا بھی احتمال ہے۔ بعض ترکیبیں قلم باندھنے کی اور بھی ہیں جو بعض صورتوں میں
کبھی کبھی عمل میں آئی ہیں مثلاً بذریعہ پگھلانے کے جیسا کہ بعض دھاتوں کی قلم اسطور پر باندھتے ہیں
دوم بذریعہ تصعید کرنے کے چنانچہ ست لوبان اور رسکپور کی صورتیں سوم یہ ترکیب تہ نشین
کرنے کے چنانچہ ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکیوری کی قلمیں اسطور پر بنجاتی ہیں

فصل اسرار مکتومہ کے بیان مین

اُن دواؤن کا مذکور ہے کہ جن سے عجیب وغریب افعال صادر ہوتے ہین اور طبی قاعدے کے طور پر کسی کیفیت کی انپر صریح دلالت نہین ہوتی جالینوس نے ایک کتاب بھی اسرار ادویہ مکتومہ کے نام سے لکھی ہے اگرچہ کم و بیش اُن تمام اطبا نے جنھون نے مفردات مین کچھ کلام کیا ہے بعض بعض دواؤن مین کچھ ایسی باتین بھی لکھی ہین۔ مگر حکیم ابو العلا ابن زہر نے جو خواص ادویہ کے بیان مین عربی مین رسالہ لکھا ہے اُس مین زیادہ تر ایسی ہی باتین جمع کی ہین اُن مین سے بعض باتین ایسی معلوم ہوتی ہین کہ انکو عموماً لوگ مشکل سے تسلیم کرینگے مگر انکو حکیم موصوف کے مجربات سے بتایا جاتا ہے بہرصورت مین تفنناً ناظرین کی ضیافت طبع کے لیئے اُن مین سے تھوڑی سی باتین نقل کرتا ہون اُن مین سے بعض باتین ایسی ہین کہ وہ دوسری کتب مین نظر سے گذری ہین اس نادر کتاب سے بھی یہ کتاب خالی نہ رہیگی جس خاص خاص دوا مین کچھ لکھا گیا تو وہان اُسکا حوالہ دیدونگا باقی جو کچھ ہوگا وہ کتاب خواص منقولہ ابن زہر سے ہوگا گر ابن زہر کی بعض باتین بہت ہی عجیب وغریب ہین مثلاً (۱) شحمۃ الارض نام ایک چھوٹا سا کیڑا ہے خوشبودار آگ مین نہین جل سکتا آگ مین ایک جانب سے گھستا ہے اور دوسری جانب کو نکل جاتا ہے اسکی چربی اور خون لگانے سے آگ ضرر نہین کر سکتی (۲) سبر والذہب ایک درخت ہے اس مین آگ اثر نہین کر سکتی اگر گرم بھاڑ یا بھٹی مین ڈالدین تو ٹھنڈا ہوجاوے بخار زدہ پر اسکو باندہ دینے سے اسیوقت اُتر جاتا ہے درد والے کے باندھ دینے سے بھی اسیوقت اُتار رہتا ہے

آدمی۔ جو کوئی آدمی کے بال چمگادڑ کے گلے مین باندھ دے تو اُسے نیند نہ آوے یا چمگادڑ مرجاوے **دیگر** عورت کے بال جو کنگھی کرنے مین ٹوٹ پڑتے ہین جلا کر شہد مین ملاکر سر ذکر پر طلا کرکے اُس سے مجامعت کرے تو اُس عورت پر پھر کوئی مرد قادر نہین ہوسکتا **دیگر** آدمی کا بھیجا آدمی کے پیشاب مین ملاکر کسی آدمی کو کھلا دیا جاوے تو تابعدار ہوجاوے گا اور براوہ پرڈالدینے سے بھی ایسا اثر ہوجاتا ہے **دیگر** مرد کے دونون قدمون کا میل عورت کو بے علمی کی حالت مین کھلا دینے سے وہ اُس مرد پر عاشق ہوجاتی ہے **دیگر** جو مرد احتلام کے بعد نہانے سے قبل عورت سے صحبت کرے گا پس اگر حمل رہے گا تو بچہ معتوہ یا مجنون یا مجذوم پیدا ہوگا

آلوسن محیط مین لکھا ہے کہ جس کو جمود کا عارضہ ہو یا سردی نے سر پر بہت اثر کیا ہو وہ آلوسن کی طرف دیکھے تو گرمی پیدا ہوتی ہے اور نفع عجیب حاصل ہوتا ہے **ایضاً** مکان کے دروازے پر لٹکانے سے اُس مکان کے رہنے والونکو نظر نہین لگتی اور مصائب سے محفوظ رہتے ہین **ایضاً** سرخ کپڑے مین باندھ کر آدمی کے سر پر باندھین یا چوپائے کے اُس عضو مین باندھین جس مین درد ہو تو صحت ہوجاوے

آئینہ اگر مینڈک یا کتے کا مواس کو لگا دیا جائے اور پھر کوئی اُس مین اپنا منھ دیکھے تو کتے کا سا نظر آئے۔
اجوائن خراسانی یا اور جلوزی کی جڑ لیکر اور کپڑے مین باندھکر کسی آدمی کے تکیے کے تلے رکھدیا جائے تو اسکی نیند طویل ہوجاتی ہے **دیگر** اسکو اپنے پاس رکھنے سے جس کام کا قصد کیا جاتا ہے وہ پورا ہوجاتا ہے
اخروٹ کا درخت خزان کے موسم مین جب اسکے پتے جھڑ جائین تو ایسا کرین کہ مازو ون کو روغن زیتون مین اسقدر جوش دین کہ سیاہ ہوجائین انکو صاف کرکے بوتل مین بھرکے اخروٹ کے درخت کی جڑ مین گڑھا کھود کر ایک ریشہ موٹا سا اسکی جڑ کا کاٹ کر وہ سرا اُس کا جو جڑ سے ملا ہوا ہو بوتل کے منھ مین دیدین اس طرح کہ روغن مین تر رہے اور بوتل کے پیندے تک نہ پہونچے پھر منھ کو خوب بند کرکے اوپر سے مٹی ڈالکر گڑھا بند کردین یہانتک کہ درخت مین پھل آجائین بعد اسکے بوتل کو گڑھے مین سے نکال لین اُس مین ایک سیال لکھنے کی گھلی ہوئی سیاہی کی طرح پایا جائے گا اس کو سفید بالونپر لگانے سے سیاہ ہوجاتے ہین اور اسکا بالونپر لگانا ضرور نہین صرف کنگھی کو لگا کر بالونمین پھیرنا کافی ہے اسکی سیاہی کا مدت تک بالونپر اثر رہتا ہے۔ اگر بال نکلنے سے پہلے حمام کے اندر جاکر خصیونپر اسکو لگالین تو پھر کبھی سفید بال ہی نہ نکلین کندی کہتا ہے کہ یہ بات مجرب ہے کذا فی المحیط
اژدہا اسکا دل نکالکر ہرن کی کھال مین لپیٹ کر عاشق کے باندھدین تو عشق جاتا رہے۔
اسقولوقندریون محیط مین لکھا ہے کہ عورت اسکو اپنے پاس رکھے خاصکر اونٹ کی تلی کے ساتھ جبکہ چاند شعاع کے تلے ہو تو حمل نرہے۔
اصابع الصفر ملک فارس مین چوپایون کے چرانے والے رات کو اسکو اپنے باجون مین رکھ لیتے ہین اور جب بجاتے ہین تو اُنکے قریب کوئی درندہ نہین آسکتا جہان جہان تک اُس باجے کی آواز پہونچتی ہے وہان سے درندہ بھاگ جاتا ہے اور یہ تاثیر اُسکی ایک ہی شب تک باقی رہتی ہے **دیگر** اصابع الصفر کی پوری ہتیلی لیکر ایک سوراخ طول مین اور ایک عرض مین کیا جائے اور جو آدمی اسکو اپنے بدن مین باندھے جب تک وہ اُسکے پاس رہے بادشاہ ظلم نکرے **دیگر** جس گروہ یا گھر مین فتنہ و فساد برپا ہوا اسکا ایک ٹکڑا اُن لوگون کی لاعلمی کی حالت مین سلگا دیا جائے جس سے اُنکے دماغون مین بو پہونچ جائے تو اُن مین صلح ہوجائے **دیگر** مفلس اور مسافر لوگ جب جنگلون مین خوراک نہین پاتے ہین تو تھوڑی سی اصابع الصفر لیکر اُسپر چراغ رکھکر جلاتے ہین روشنی ہونے سے اسکے پاس ہونڈار اور درندے جمع ہوجاتے ہین وہ جسقدر چاہتے ہین اُنہین سے شکار کر لیتے ہین
افسنتین جو کوئی شخص اسکو بھگو کر ملکر نہار پی لے اور پھر کوئی نشے کی چیز استعمال کرے تو نشہ نہ آئے اور یہ کیفیت دن بھر رہے

الّو اسکا پیٹ چاک کرین اور اندر سے تمام آنتین وغیرہ نکالڈالین اور رہنے دین پس جب ایسا بادل جسمین ادے ہون آئے اور وہان تک ہو پہنچے جہان الّو کو چیرا گیا ہے وہین اس الّو کوزمین کھود کر دفن کردین بادل وہان سے چلا جائے گا اور اُس بستی مین اولے نہین پڑینگے **الّو** جب الّو کو ذبح کرتے ہین تو ایک آنکھ اسکی کھلی رہتی ہے اور دوسری بند ہو جاتی ہے پس اگر کھلی ہوئی آنکھ کو لیکر انگوٹھی کے نگینے کے نیچے رکھ کر پہن لین اور رات کو سو رہین تو نیند نہ آوے اور اگر بند آنکھ رکھکر سو رہین تو نیند خوب آوے یہی حال تکیے کے نیچے رکھنے سے واقع ہوتا ہے اسی طرح کھلی ہوئی آنکھ کو پاس رکھنے سے نیند نہین آتی اور بند کو پاس رکھنے سے نیند آتی ہے اگر آنکھین نکال لینے کے بعد یہ شبہ پڑجائے کہ کونسی کھلی ہوئی تھی اور کونسی بند تو دونون کو پانی کے بھرے ہوے برتن مین ڈالدین جگانے والی آنکھ اوپر تیرنے لگے گی اور سلانے والی ڈوب جائے گی **دیگر** الّو کی چربی آنکھ مین لگاکر کسی تاریک مقام مین جائین تو روشن نظر آئے **دیگر** الّو کا دل اگر سوئی ہوئی عورت کے الٹے ہاتھ پر رکھدین تو وہ اپنے اچھے اور برے کام کئے ہوے بیان کر دیتی ہے۔

بارہ سنگھا اسکی دم جلاکر مرد یا حیوان نر کے ذکر پر اُس کا لیپ کیا جائے تو فوراً شہوت ہو جاوے

بجور الیموا اُس اقلیم مین جو مشتری سے تعلق رکھتی ہے آدمی کھاکر سو جائے تو بھنگا ہو کر اُٹھے

بکری اسکا چمڑا بھیڑیے کے چمڑے کے ساتھ جمع کیا جائے تو پھٹ جاوے **دیگر** محیط مین ہے کہ دو شخصون کی عداوت کا تعویذ ایسی بکری کی کھال پر جسکو بھیڑیے نے کھایا ہو لکھین تو ان مین محبت باقی نہین رہتی۔

بگلا محیط مین ہے کہ اسکے خون مین سر ذکر کو تر کرکے عورت سے جماع کرے تو پھر دوسرا آدمی اُسپر قادر نہین ہوتا ابن زہر نے خون کی جگہ گوہ لکھا ہے

بلی محیط مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص سیاہ بلی کا تھوڑا سا گوشت کھالے اُسپر جادو عمل نکرے اور کبھی اسکو نظر نہ لگے **دیگر** اگر ابلق بلی کی آنکھ کو سکھاکر اور جلاکر انسان اُسکی دھونی لیلے تو اسکی حاجتین برآجائین **دیگر** جو کوئی ابلق بلی کی پچلیان پاس رکھلے تو نیند مین نہ روے **دیگر** جو کوئی اُسکے دل کو سکھاکر پاس باندھے تو اُسپر دشمن اُس کا کبھی فتحیاب نہو سکے **دیگر** ابن زہر کے رسالے مین آیا ہے کہ سیاہ بلی کا پتا لیکر اُسکے ساتھ تھوڑا کاجل ملاکر آنکھ مین لگاوین اگرچہ علاج بیس برس کھو چکی ہو وہ بھی باریک سے باریک چیز کو دیکھ سکے گا اور گہرے پانی مین کوئی چیز ہوگی تو وہ بھی اسکو نظر آجائے گی اور جب مونھ دھولیگا تو یہ بات جاتی رہے گی **دیگر** سیاہ بلی کا پتا لیکر اُس مین سفید خاکی مرغی کی چربی ملاکر آنکھ مین لگانے سے وہ چیزین نظر آتی ہین جو آدمیونکی آنکھونسے مخفی ہین اور شراب سنے دھونے سے یہ بات جاتی رہتی ہے۔

بلی لوٹن۔ اسکی جڑ۔ بیج اور پتے سکھاکر کتان کی تھیلی مین بھرکر ریشم کے ڈورے سے مونھ

باندھکر جیب مین رکھین لوگونکی نظرون مین عزت ہوجائے گی ہرشخص محبت کرنے لگیگا اور حاجات کو برلائے گا جب تک یہ جیب مین رہے یہ اثر ظاہر رہے اور غم و وحشت شامل رہین کذا فی المحیط
بندر کا موت قاتل ہے اگر اسکو آدمی کے خون کے ساتھ ملاکر چہ رتی کسی کو کھلا دیا جائے تو جو کچھ طرف دیکھے گا اُس پر ہیبت طاری ہوجائیگی **دیگر** تھوڑی سی زرد گندک پگھلاکر گرم گرم مین بندر کا لہو ذرا سا ملا دیا جائے اور سرد کرکے مرد اسکو اپنے پاس رکھ لے جو عورت اس مرد کو دیکھیگی وہ یہ چاہے گی کہ یہ مجھ سے مجامعت کرے **دیگر** اگر چہ رتی کی مقدار مین بندر کا لہو آدمی کے کھانے مین ملا دیا جائے اور وہ اُسے کھائے تو بدن اسکا کانپنے لگے اور نیند آنے لگے اور سحر زدہ سا معلوم ہو
بورہ ہانڈی مین گوشت اور مصالح وغیرہ بھر کر اس مین بورہ ڈالین تو بغیر آگ کے پکنے لگیگا اور اگر بھونکر آدمی اپنے بدن مین باندھے تو جب تک بندھا رہے نیند نہ آئے
بھلاوان اسکے درخت کے پاس چمگادڑ نہین پھٹکتی اگر پاس آتی ہے تو فوراً مرجاتی ہے
بھنگرہ کی جڑ کو پان کے ساتھ کھلانے سے آدمی مطیع ہوجاتا ہے کذا فی المحیط
بھی اسکے پتے اور نام کے بتے چار نے دو دو ماشہ لیکر انکی دھونی کسی کے نام پر کرنے سے اسکو روحانی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔
بھیڑیا محیط مین ہے کہ بھیڑیے کا پتا ذکر پر لگاکر عورت سے صحبت کرین تو پھر دوسرا مرد اُس پر قادر نہوسکے **ایضاً** بھیڑیے کا پتا مونھ پر لگاکر مرد عورت کے سامنے جائے تو وہ مرد پر عاشق ہوجائے۔
پھٹکری آدمی کے تکیے کے تلے رکھنے سے بری خواب مین دکھائی نہین دیتین اور نہ نیند مین خراٹے لیتا ہے اور نہ ڈرتا ہے۔
پیاز دشتی لومڑی اسکو اپنے سوراخ مین رکھتی ہے تو اُس سے تمام حیوان ڈرتے ہین **دیگر** خوف کے مقام مین اسکو ساتھ رکھکر سویا جائے تو حیوانات اور حشرات الارض سے امن ہے **دیگر** محیط مین لکھا ہے کہ اگر اس کے پتے زمین پر گرجائین اور بھیڑیا انپر کھڑا ہوجائے تو لنگ کرنے لگے بلکہ کبھی مر بھی جاتا ہے۔
تل اور سلیخہ دونون کا تیل نکالکر سیدھی بھونپر اسکو ملا جائے تو اُسی دن حاجت پوری ہو۔
تیز پات یہ اور انگور کی بیل کی جڑ بارہ بارہ رتی اور عناب کے پتے لیکر جسکے نام پر جمع کیے جائینگے اور کھانے مین ملاکر اُس کو کھلا دیے جائینگے تو اسکو محبت پیدا ہوجائے گی یہی حال اُس وقت مین ہوگا کہ تیز پات اور گلاب کے چہ چہ رتی پتے کھلا دیے جائین۔
چقندر اسکے خشک پتے عاقرقرحا کے پتے بانخود عاقرقرحا چہ چہ رتی لیکر کسی شخص کے نام کے ساتھ کھانے مین ملاکر اُسے کھلا دیا جائے تو کھلانے والے کے ساتھ اسکو بہت محبت پیدا ہوجائیگی **دیگر** چقندر کے پتے اور عاقرقرحا پیسکر حمام کے پانی کے بہنے کی جگہ ڈالدیا جائے تو حمام سرد

ہو جائے گا گرمی جاتی رہے گی

چنڈول کی چربی وہ شخص اپنے ذکر پر طلا کرے جسکی عورت کو اُس سے نفرت ہو مجامعت کرے عورت کی نفرت جاتی رہے گی بلکہ محبت پیدا ہو جائے گی اور جب ہرن کی چربی لگائیگا تو وہ تاثیر جاتی رہے گی اور یون بھی لکھا ہے کہ جب اسکے ذکر کو ہرن کے پتے کے ساتھ لگائے گا تو یہ اثر جاتا رہے گا۔

چوراہے کی مٹی مخزن مین ہے کہ طلوع آفتاب سے قبل سنیچر کے دن اسکو الٹے ہاتھ سے اُٹھا کر نیلے کپڑے مین باندھ کر ساتھ رکھین تو جادو اثر نکرے اور اس کا نقصان دفع ہو جائے **دیگر** حمام کے اندر عورت اس کے ساتھ اپنے سر کو دھوئے تو اُسے نظر نہ لگے **دیگر** اگر بدھ کے دن تیسری ساعت عداوت دو دشمن کے بیچ لیا جائے تو اثر کرے۔

چونا جس پانی مین چونے کو کر رکھو لا اور صاف کیا جائے اُس مین کوئی چیز پکا کر کھانے سے فوراً مرجاتا ہے از محیط۔

چھچھوندر اس کو تین رطل (۲۰ تولہ ۱۰ ماشہ) پانی مین بھگو کر اُس پانی کو جو کوئی پی لیگا تو جس علم کی بات اُس سے دریافت کی جائے گی وہ بذیان کے بیالیس دن تک بتاتا رہے گا اور یہ بھی لکھا ہے کہ طلا جو ایک قسم کی شراب ہے جوش کرتے ہوئے پانی کے ساتھ ملا لین اور دوسری چھچھوندر کی پیچھے باندھ دین **دیگر** ہدہد کی دونون آنکھین نکالکر اور چھچھوندر کا دل لیکر دونون کو ہدہد کی کھال مین باندھکر جو شخص ایسی حالت مین اپنے پاس رکھے کہ خود پاک ہو اور پاک ہون عورت اور بدبودار چیز سے قربت نکرے تو اللہ تعالیٰ اسکو ابتدائے دنیا سے انتہا تک کا علم بخشدے گا **دیگر** طلوع شمس سے قبل اسکا گوشت بھونکر کھانے سے تمام چیزون کا علم آجاتا ہے۔

چیونٹی کالی اور موٹی چیونٹیان لوگون کو اپنے پاس آہستہ آہستہ چلتے پھرتے ملین تو انکو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بارش قریب ہی ہے اور اگر سرخ اور باریک چیونٹیان دوڑتی پھرتی نظر آئین تو سمجھ لینا چاہیے کہ بارش دور ہے۔

حب المحلب مخزن مین لکھا ہے کہ اس سے دو دشمن آپس مین ملجاتے ہین اور نیلے کپڑے مین باندھکر پاس رکھنا جادو کو باطل کرتا ہے اسکی لکڑی پاس رکھنے سے مطلب بر آتا ہے۔

خچر سیاہ خچر کا سم دروازے کی چوکھٹ کے تلے دفن کرنے سے مکان مین چوہے داخل نہین ہوتے کذا فی المحیط **دیگر** ابن زہر نے لکھا ہے کہ خچر کے کان کا میل چاندی کے تعویذ مین رکھکر عورت کے باندھ دیا جائے تو جب تک بندھا رہے وضع حمل نہو۔

خرگوش کا بھیجا چار جو کے برابر لیکر دو تولہ اور تین ماشہ اور چھپڑی گائے کے دودھ مین ملا کر پی لینے سے کبھی بڑھاپا نہین آتا **دیگر** چھپڑی خرگوش کا بھیجا گھلا کر چار جو کے برابر کافور اس مین ملا کر کھا لیا جائے تو جو کوئی کھانے والے کو دیکھے گا اُسے اسپر پیار آئے گا اور جو عورت اُسے دیکھے گی

اُس سے ہم صحبتی کی خواہش مند ہوگی **دیگر** خرگوش کا پتا زنبق کے تیل میں ملاکر ہاتھ کو لگا کر اُس ہاتھ سے
جسکا ہاتھ پکڑا جاے گا وہ حاجت پوری کردے گا **دیگر** بھیڑ کا بھیجا اور خرگوش کا پنیر مایہ اور خون
یہ سب چیزین برابر برابر جمع کی جائین تو جادو دا اثر جاے **دیگر** جس مقام پر اسکی کھال سلگائی جاے
کوئی درندہ باقی نہ رہے **دیگر** خرگوش کی چربی سوتی ہوئی عورت کے تکیے کے تلے رکھ دینے سے اپنے
تمام کام بیان کردیتی ہے **دیگر** خرگوش کی مادہ نر بن جاتی ہے اور نر مادہ بن جاتا ہے۔
درمنہ جس وقت بچہ پیدا ہوا سے درمنہ چبا دین عمر بھر کسی شے سے نہین ڈرے گا۔
ڈھنک جو کوئی چاہے کہ حاکم وقت اسکی حاجات کو پورا کردے تو وہ ڈھینک کی سیدھی آنکھ تعویذ
مین رکھ کر سیدھے بازو پر باندھ لے اور الٹی آنکھ کی رطوبت منھ پر مل لے اور سامنے جا کر اپنی حاجات
بیان کرے وہ پورا کردے گا اور عزت کریگا۔
ریوند چینی اگر دونون مونڈھون کے درمیان لگا دین تو دکا خوف نکل جاے۔
سراج القطرب جو شخص ماہ کانون کے زمانے مین اسکو تھوڑا سا باندھے اسپر سے رئیس کا غضب و
غصہ بجھ جاے۔
سقمونیا کو ریچھ کے چمڑے مین لپیٹ کر اگر عورت کے باندھ دین تو جب تک بندھی رہے حمل نہ رہے
سقنقور کا گوشت پکا کر جو شخص اسکا شوربا پی لے اسکی باہ بڑھ جاے شہوت کا غلبہ ہو مگر مصر مین
ایسا نہین ہوسکتا سواے مصر کے اور ہر جگہ ہوسکتا ہے۔
سنگ برام کو جب کسی حیوان کی مادہ دیکھتی ہے تو انکو شہوت جماع کا غلبہ ہو جاتا ہے۔
سوسن اسکے پتے پیسکر شہد مین ملاکر کانچ کے برتن مین بھر کر چونے کے گڑھے مین دفن کر دین اُس مین
کیڑے پیدا ہو جاینگے جن کا رنگ سفید اور سر سیاہ ہوگا جو کوئی یہ کیڑا اپنے پاس رکھے گا محبوب اور
وجیہ ہوگا۔
سونا مکھی اسکو ایسا آدمی پاس رکھ کر سو جاے جسکا بدن اور کپڑے پاک ہون مکان بھی پاک ہو
اور اُسنے بچھونے کو کندر اور میعہ کی دھونی دی ہو تو اُس سے ارواحین نیند مین باتین کرینگی اور
وہ اُن کا کلام سنے گا۔
شتر مرغ جو دھاتین شتر مرغ کھاتا ہے اور پھر اسکو نکالتا ہے اسکی چھری یا تلوار بنائی جاے تو بہت
کاٹ کرے کوئی چیز اُسکے سامنے ٹھہر نہ سکے۔
شیر جو کوئی اسکی چربی مل لیگا تمام درندے اُس سے بھاگ جاینگے اور کوئی کیڑہ اسکو نہین ستائیگا
ہوگا **دیگر** شیر کا گوہ جو شخص پی لیگا پھر وہ ہمیشہ شراب سے متنفر رہے گا **دیگر** محیط مین لکھا ہے
کہ شیر کے دونون آنکھون کے درمیان کی چربی لیکر روغن گل مین ملاکر منہ پر مل لینے سے نظروں مین
ہیبت دکھلائی دیتا ہے۔
عورت اگر کوئی عورت حائضہ اپنے گرد و پر گرد رہے جو فرح و نشاط مین مصروف ہو تو انکا مزہ جاتا رہے

ایضاً اگر حائضہ عورت کا خون ایک کپڑے میں لیکر مصروع کے منھ پر ڈالدیا جاوے تو وہ اچھا ہو جاوے اور عورت بیمار ہو جاوے **ایضاً** حائضہ عورت اپنی فرج کھولکر چت لیٹ جاوے اسکو دیکھ کر بادل نفرت کر جاوے گا اور جس بادل میں اولے ہونگے وہ وہان نہ ٹھہرے گا۔

فاوانیا کا ایک بڑا ٹکڑا بکری کے گلے میں باندھ دیا جاوے تو ریوڑ میں بھیڑیا نہ آوے۔

قاطائیقی بوعلی سینا کے قانون کی شرح میں گیلانی لکھتا ہے کہ اسکے پھل کو جو چنے کے برابر اور سرخ رنگ اور سوراخ سوراخ ہوتا ہے عاشق کے باندھ دینے سے عشق جاتا رہتا ہے اور باہم دو شخصوں کے پینے سے ان میں تعشق پیدا ہو جاتا ہے اسکی ایک اور قسم بھی ہے مٹر کے دانے کیطرح دونوں قسم دانوں کے دانے تعشق پیدا کرتے ہیں اس طرح بھی پیتے ہیں کہ جسپر عشق ہوتا ہے اُسکا اور اسکی ماں کا فصد کر کے پیتے ہیں اسکو محبت پیدا ہو جاتی ہے بعض دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس کے پتے آس یا زیتون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔

قطا اس پرند کا سر لیکر ایک کتان کے نئے کپڑے کی تھیلی میں باندھ کر عورت کی ران پر سوتے میں باندھ دیں تمام باتیں جو اسکے دل میں ہونگی کہدیگی اور جو کچھ اُس نے دن میں کیا ہوگا وہ بھی بیان کر دیگی۔

کاسے پھل اسکے درخت کی لکڑی کو کندر ذکر (دھونی دیکر ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر قمری مہینے کی چودھوین تاریخ ایسا شخص جسکو کوئی ضرورت [illegible] ہو بچھونے کے تکیے رکھ کر اپنی حاجت کا استخارہ کرے اُسکو خواب میں اُسکے متعلق نیک و بد [illegible] معلوم ہو جاوے گا کذا فی المحیط۔

کُتّا جب کتیا سے جفتی کرتا ہو اور لینڈی جڑ جاوے اُس حالت میں اُسکی دم جڑ سے کاٹ لیں اور زمین میں گاڑ دیں اور چالیس دن تک رہنے دیں تاکہ صرف ہڈیاں رہجائیں اور گوشت چھوٹ جاوے اُنکو ڈورے میں باندھکر کمر سے باندھ لیں اس سے امساک بے حد پیدا ہوگا اور جماع سے تکلیف حاصل نہوگی یہ بات شریفی اور دو کالی میں مذکور ہے۔

کتان کا کپڑا شلجم کے پانی میں بھگویا جاوے اور انڈے کی سفیدی میں پھٹکری کا سفوف ملا کر اس سے لت کیا جاوے پھر آگ میں نہ جلے گا۔

کُنّابی۔ اسکو صندل سرخ کے ساتھ پیسکر بدن پر ملیں جو کوئی یہ خوشبو سونگھے گا محب و مسخر ہو جاوے گا۔

کلونجی اور اسپند دونوں چھ چھ رتی لیکر دو دوستوں میں اسکی دھونی کرنے سے دشمنی پیدا ہو جاوے گی **دیگر** کلونجی بارہ رتی بلسان چھ رتی اور دراصن کی چھال بھی چھ رتی انکو کسی آدمی کے نام سے کھانے میں ملا دیں تو اُسے سخت محبت پیدا ہو جاوے گی۔

گوا اس کا دل سکھا کر پیسکر سرکے میں ملا کر گرمی کے موسم میں پی لیا جاوے تو پورے ایک ماہ تک پیاس نہ لگے اور اُس ماہ بھر پانی پینے کی ضرورت واقع نہو۔

کیکڑا جب چاند کامل ہو جاوے تو سرطان کو جلا کر اُسپر چاند کے نام پڑھے جائیں جسکے پاس یہ ہوگا

جو کوئی اُسے دیکھے گا بھاگنے لگے گا اُسکے بغیر چین نہو گا دیگر اسکی آنکھیں چاند کے کمال کے زمانے میں جسکے باندھ دی جائیں گی تو وہ نہیں سوئے گا اور چاند کے ایسے موجود ہونے کے وقت میں کہ ابھی کمال کو نہ پہونچا ہو یہ آنکھیں باندھی جائیں گی تو سو جائے گا دیگر قاموس میں ہے کہ اگر اسکا پاؤں کسی درخت پر باندھ دیا جائے تو بغیر کسی سبب و علت کے اُسکے پھل گر جائینگے۔

گدھ کا سیدھا بازو تمام لیکر ایک ہانڈی میں پکایا جائے یہاں تک کہ خوب گل جائے پھر اسکو ایک غار پر لیجا کر اوندھا کرے اور اوندھانے والا وہاں سے غائب ہو جائے تاکہ اس پکے ہوئے کی بو اُس تک نہ پہونچے اتنی دیر توقف کرے کہ بو دفع ہو جائے پھر وہاں جا کر بڑی بڑی دو ہڈیاں اٹھائے اور پانی میں ڈالدے ایک اُن میں سے اندر بیٹھ جائے گی اور دوسری تیرنے لگے گی جو بیٹھ جائے اُسے لیکر اس شخص کے دونوں مونڈھوں کے درمیان لگائے جس سے حاجت متعلق ہو وہ ضرور پوری کر دے گا دیگر اگر گدھ کو بھیڑیئے کی کھال میں رکھکر اُس کھال کو آدمی اپنے پاس رکھے تو سب کی نظر میں مہیب اور پیارا معلوم ہو اہل دولت وغیرہ اسکی حاجات پوری کرویں اور کوئی درندہ اُسکو نہ ستائے۔

گدھا محیط میں ہے کہ جسکے بچھو کاٹے وہ گدھے پر اُلٹا بیٹھے اور چند قدم چلے اور گدھے کے کان میں کہے کہ مجھے بچھو نے کاٹا ہے درد جاتا رہیگا۔

گلنار اسکی دھونی گھر میں کریں اور جس کے بلانے کا ارادہ ہو اسکا نام لیں وہ ضرور اور فوراً حاضر ہوگا

گھوڑا اس کا پسینا سور کی چربی بلی کا خون یہ تینوں برابر لیکر کھانے میں ملا کر آدمی کو کھلا دیا جائے تو اُسے عورت کی خواہش نرہے اور اگر عورت کو کھلا دیا جائے تو ایسی ہو جائے کہ کوئی مرد قربت نہ کر سکے

گیدڑ کا دل بازو پر باندھ لینے سے تمام درندوں سے امن حاصل ہو جاتا ہے

گیرو اور پھٹکری اور ابرک تینوں ہم وزن لیکر سرکے میں پیسکر ہاتھ کو لگا دیں اور آگ میں ڈالیں تو نہ جلے

لومڑی لومڑی کے خصیے اگر دیے جکو دیے جائیں اور وہ پہنے تو وہ محبت کرنے لگے گا۔

مالکنگنی تالیف شریفی میں ہے کہ اگر چاند کی پہلی تاریخ اتوار کو واقع ہو تو مالکنگنی کا روغن نکالکر اس کا کاجل پار کر آنکھوں میں لگانے سے مال مدفون ظاہر ہو جاتا ہے۔

مرزنجوش اسکو گھر میں رکھنے سے تمام گھر والوں میں محبت دوستی ہے اختلاف واقع نہیں ہوتا دیگر اگر مرزنجوش کے پتے اور سداب کے پتے اور بیر وج الصنم تینوں چھ چھ رتی دو دوستوں کا نام لے لئے جائیں اور اُنکو اُنکے درمیان لگایا جائے اور کسی کھانے میں ملا کر انکو کھلا دیا جائے تو عداوت پڑجائے

مرغابی نر کے خصیے بھون کر مرد کھائے اور عورت سے صحبت کرے تو فوراً حاملہ ہو جائے۔

مرغی کالی مرغی کا پتا مرد اپنے ذکر پر ملے اور عورت سے صحبت کرے تو پھر دوسرا شخص اس عورت پر قادر نہو سکے۔

دیگر سیاہ مرغی کا سر مٹی کی کلھیا میں بند کرکے ایسے مرد کے سونے کی جگہ زمین میں داب دیا جائے جو اپنی عورت سے لڑتا رہتا ہو تو وہ اسی وقت سے سیدھا ہو جاتا ہے۔

مرودوس جس گھر میں اسکو رکھا جائے گا تو وہاں کے لوگوں میں الفت پیدا ہو جائے گی اور اختلاف واقع نہ ہوگا **دیگر** مرودوس کے پتے سداب کے پتے اور بیروج چھ چھ رتی دو دو دوستوں کے نام سے لیجاویں اور ان میں سلگا کر دھواں انکی ناکوں میں پہونچایا جائے اور کھانے میں ملا کر بھی انکو کھلایا جائے تو ان میں نہایت عداوت پڑ جائے گی۔ اس کا پورا حلیہ اور پتہ ابن ہرنے نہیں بتایا۔

مونگا اس کو جو کوئی اپنے ساتھ رکھتا ہے اسپر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔

مینڈک اسکی زبان اور دل اور نرگس کی جڑ اور بیخ کی لکڑی انکو کتان کے کپڑے میں باندھ کر سوتی ہوئی عورت کے دل پر رکھے سے جو کچھ اسنے دن میں کیا ہوتا ہے نیند میں کہہ دیتی ہے۔

تمام کے پتے اور اکلیل الملک ہر ایک تین رتی اس کے پتے پونے دو ماشہ انکو جمع کرتے جس کے نام سے سلگائے جائیں گے انکو محبت پیدا ہو جائے گی **دیگر** تمام کے پتے جتنا حصہ نعناع کے پتے ایک تہائی حصہ کدوستی کی بیخ آدھا حصہ لیکر کسی کے کھانے میں ملا کر کھلا دینے سے اسکو بہت محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

نیل گائے کا پتا تین رتی اور بچھا ساڑھے چار ماشہ ملا کر اس میں سے دو دو دوستوں کو تین رتی کھلا دینے سے دشمنی ہو جائے گی۔

نیولا اسکا خون چوہے کے خون میں ملا کر اور پانی میں ملا کر گھر میں چھڑک دیں تو اہل خانہ میں خصومت پیدا ہو جائے۔

ہُدہُد اسکا دل سوتی ہوئی عورت کے دل پر رکھ دیا جائے تو جو کچھ کام اسنے کئے ہونگے بتانے لگے گی **دیگر** جو کوئی اسکا دل جا کر اپنے تکیے کے تلے رکھ دے اسکو خواب میں وہ سب چیزیں نظر آجائیں گی جو کچھ اسکی عمر میں واقع ہونے والی ہیں **دیگر** اسکی آنکھ پاس رکھے تو جو چیز بھول گیا ہوگا یاد آئیگی **دیگر** اسکے پر پاس رکھنے سے آدمی کو دشمن سے بھی نفع پہونچتا ہے اور حاجت بر آتی ہے **دیگر** اسکی کھال ٹوپی میں رکھ کر ایسی حالت میں پہنے کہ پاک بدن اور صاف کپڑے ہوں تو اسپر دنیا کے کام ظاہر ہو جائیں **دیگر** محیط میں لکھا ہے کہ ہدہد کو ذبح کرکے گھر کے دروازے پر لٹکانا اس گھر کے رہنے والوں کو ہر بلا اور جادو اور نظر بد اور مرگی اور چور سے محفوظ رکھتا ہے **دیگر** اسکے گوشت کی دھونی جادو اور بزدلی کو دور کرتی ہے **دیگر** اسکے ناخن اور پر ریشم کے زرد کپڑے میں باندھ کر دو دشمنوں کے سر کے نیچے رکھنے سے ان میں محبت پیدا ہو جاتی ہے خاصکر اس وقت میں کہ قمر سنبلہ میں ہو اور دوستی کی نظر زہرہ کے ساتھ رکھتا ہو۔

ہونڈار جس کو جرکھو بھی کہتے ہیں اس کا ذکر سایہ میں خشک کرکے برادہ کرکے پانی یا شراب میں ملا کر عورت کو بے خبری کی حالت میں کھلا دینے سے اسکی شہوت جاتی رہتی ہے **دیگر**

جو شخص اسکی کچلیون کو پاس رکھے گا اُسے کتے سے ڈر نہ لگے گا دیگر۔ بوزنہ کی مادہ کی فرج کا ٹکڑا کاٹ کر پاس رکھنے سے خلایق کی نظر مین مقبول ہوتا ہے دیگر نر کے خصیے سکھا کر بیکرین کے تیل مین ملا کر اُس سے سر ذکر پر لیپ کر کے عورت سے صحبت کی جائے تو اُسپر کوئی دوسرا آدمی قادر نہو سکے

فصل قوت ادویہ نباتی وحیوانی کے ذکر مین

نباتات کے تمام اجزا کو گیارہ قسمون مین داخل کیا ہے۔

۱۔ گوند جیسے ببول کا گوند۔ کتیرا۔ اشق۔ جاؤشیر۔

۲۔ پھول اور کلی جیسے گل نیلوفر۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ اور انار کی کلی بیلے کی کلی موتیا کی کلی اذخر کی کلی۔

۳۔ عصارے جیسے اقاقیا اور رسوت۔

۴۔ دودھ اور رطوبت جیسے فرفیون اور سقمونیا اور افیم وغیرہ۔

۵۔ روغن جیسے روغن بلسان روغن زیتون۔

۶۔ پتے جیسے سنا تیزپات ہلسنہ گاؤزبان۔

۷۔ پھل جیسے عناب سپستان حب بلسان آلو بالو سیب انار اخروٹ جائے پھل آنولہ ہڑ بہیڑہ۔

۸۔ بیج جیسے سونف زیرہ کاسنی کے بیج کدو کے بیج خشخاش تل۔

۹۔ شاخ جیسے عود بلسان ادا اور دشکاعی چرائتہ وغیرہ۔

۱۰۔ جڑ جیسے اصل السوس سونف کی جڑ کاسنی کی جڑ سونٹھ مصری نسوت چوب چینی۔

۱۱۔ چھال جیسے دارچینی تج سنکونا وغیرہ۔

گوندون کی قوت تین برس تک باقی رہتی ہے اور عصارون کی قوت اُن سے تھوڑے دنون رہتی ہے اور پھولون اور پتون کی قوت ایک عدد دو برس تک رہتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے بلکہ جاتی رہتی ہے درختون کے دودھ کی قوت باعتبار حدت اور تیزی درخت کے مختلف طور پر رہتی ہے چنانچہ سقمونیا کی قوت بیس برس تک قوی رہتی ہے اور فرفیون کی چار برس تک اور افیون کی پچاس برس تک مگر اصطلاح قدیم مین اسکو عصارون مین داخل سمجھتے ہین بہر صورت اکثر قسم کے دودھون کی قوت دس برس تک باقی رہتی ہے اور تیلون مین سرد تیلونکی خاصکر سرد وتر تیلونکی دو تین ہفتہ تک اور گرم وتر یا گرم وخشک تیلونکی قوت ایکسال تک باقی رہکر پھر فاسد ہوجاتے ہین لیکن روغن بلسان اُنکی قوت بہت زیادہ رہتی ہے۔ روغن زیتون بھی جتنا پرانا ہو زیادہ قوی ہوتا ہے کہتے ہین کہ اسکی قوت چار ہزار برس تک رہتی ہے اور پھلون کی قوت مختلف طور پر ہے جن مین چکنائی ہوتی ہے اگر وہ پوست کے اندر ہون تو ایک برس تک اور بغیر چھلکے کے ایک ہفتہ تک قوی رہتے ہین اور جن بیجون مین چکنائی کم ہے اُنکی قوت دو تین برس تک بشرط حفاظت رہ سکتی ہے اور جن مین چکنائی زیادہ ہے اور خاصکر

کھیرے ککڑی کے بیجوں اور تخم خشخاش وغیرہ کی قوت اُن سے کم اور بطور میوؤں کے رہتی ہے اور
بیجوں کی قوت ایک دو برس سے زیادہ نہیں رہتی بلکہ پتے عمدہ تو ایک ہی برس تک رہتے ہیں
اور جو احتیاط سے رکھے جائیں تو دو برس تک بھی قوی رہتے ہیں۔ پھر ضعیف اور بیکار ہو جاتے
ہیں چھالوں اور ڈالیوں اور جڑوں کی قوت انکی سختی و نرمی اور ٹھوس یعنی ٹھسے ہونے اور تیزی اور
پھیکے ہونے کے اعتبار سے ہوتی ہے چنانچہ قسط اور درونج اور بچھ اور دارچینی اور ہلدی اور بیخ وغیرہ
کی قوت دس برس تک رہتی ہے اور دارچینی میں اس سے بھی قوت زیادہ ہے بشرطیکہ ان میں
رطوبت فضلی نہ ہو ورنہ جلد فاسد ہو جاتے ہیں جیسے چوب چینی سونٹھ زرنبورا اور شقاقل وغیرہ اور
جو سخت ہیں انکی قوت تین برس تک رہتی ہے۔

حیوانات میں سے چربی کی قوت بشرطیکہ نمک سود کر لیا ہو ایک برس تک رہتی ہے۔
مگر ایسی چربی مرہموں میں نہیں ڈال سکتے۔ اور جانور کے پتے کی قوت انڈے سے زیادہ
رہتی ہے۔ اور [illegible] کے بعد برسوں قوت باقی رہتی ہے اور [illegible] کی قوت دو برس تک
رہتی ہے اور سینگ اور [illegible] کی قوت برسوں تک رہتی ہے اور [illegible] اور لبید اور گوبر اور
بیٹ کی قوت برس بھر قائم رہتی ہے [illegible] خون کی قوت بیس روز تک رہتی ہے اور خصیہ
کی قوت دو برس تک اور مشک جب تک [illegible] ہے اسکی قوت تین برس تک رہتی ہے
اور بغیر نافے کے [illegible] روز تک

فصل۔ موالید ثلثہ اور سبعہ سیارہ

اربعہ عناصر کے ملنے سے اور سبعہ سیارہ کے تاثیر کرنے سے موالید ثلثہ پیدا ہوتے ہیں۔ سبعہ سیارہ
ان سات ستاروں کا نام ہے زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ شمس۔ زہرہ۔ عطارد اور قمر یہ تمام اپنی
حرکت سے آپ چلتے ہیں۔ آسمان کو بارہ حصوں پر تقسیم کر کے ہر حصے کا نام برج رکھا ہے جسکو ہندی
میں راس کہتے ہیں برجوں کے یہ نام ہیں حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔
عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو اور حوت۔ زحل کا شرف میزان میں ہے مشتری کا شرف سرطان
میں ہے مریخ کا شرف جدی میں ہے آفتاب کا شرف برج حمل کے نویں درجے میں ہے
زہرہ کا شرف حوت میں ہے عطارد کا شرف سنبلہ میں ہے اور چاند کا شرف برج ثور کے تیسرے
درجے میں ہے سیارے کی رجعت اسے کہتے ہیں کہ سوائے چاند اور سورج کے کوئی سیارہ اپنی
طبعی رفتار کو چھوڑ کر مشرق کی طرف لوٹ جائے سیارات کے شرف کی ضد کا نام ہبوط ہے
پس جو دوا جس سیارے سے تعلق رکھتی ہے اگر وہ اسکے شرف کے وقت میں پیدا ہو گی تو
عمدہ ہو گی اور اگر ہبوط کے وقت میں پیدا ہو گی تو خراب ہو گی پس جو دوائی جانے وہ ایسے
وقت میں لیں کہ جس سیارے کی طرف وہ منسوب ہو وہ درجہ شرف میں ہو اور سعادت کی

نظر رکھتا ہوا اسی طرح کھلانے وقت ان باتوں کا خیال رہے مگر یہ کام فرصت کے ہیں اگر فرصت نہو تو مضائقہ نہیں جمادات پر مٹی اور خشکی غالب ہے نباتات پر مٹی اور تری اور ہوا غالب ہے اور آگ کم ہے اور حیوانات میں چاروں اعتدال کے قریب موجود ہیں بعض نبات اور پتھر باعتبار اپنی دو کیفیتوں کے دو ستاروں سے منسوب ہوتے ہیں جیسے پیاز گرمی اور تیزی کی وجہ سے مریخ کی طرف منسوب ہے اور تری کے سبب سے زہرہ کی طرف افیم سردی کی وجہ سے زحل سے نسبت رکھتی ہے اور خشکی کی وجہ سے زحل اور عطارد دونوں کی طرف منسوب ہے اور اکثر ایسا بھی ہے کہ ایک چیز کئی کیفیات مشترکہ کی وجہ سے کئی ستاروں کی طرف منسوب ہوتی ہے جیسے زدوب جینی جدوار فادزہر اور دوائے مرکب القوی اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جنس اور ایک نوع باعتبار جنسیت اور نوعیت کے ایک ستارے سے نسبت رکھتی ہے اور اختلاف اوصاف اور اشکال وغیرہ کی وجہ سے دوسرے ستارے کی طرف منسوب ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نباتات میں ایک ہی چیز باعتبار کیفیت اور رنگ اور خواص کے کئی ستاروں سے نسبت رکھتی ہے یا جڑ ایک ستارے کی طرف منسوب ہوتی ہے اور چھال دوسرے ستارے کی طرف اور پھل تیسرے ستارے کی طرف اور پھول چوتھے ستارے کی طرف اور پتا پانچویں ستارے کی طرف اور بیج چھٹے ستارے کی طرف وغیرہ وغیرہ جیسے بجورا۔ کرنا۔ آڑو آنب اور انار۔

منسوبات زحل اس ستارے کی طبیعت نہایت سرد خشک ہے اور نہایت منحوس ہے اس ستارے سے وہ دوائیں نسبت رکھتی ہیں جیکے رنگ کالے یا خاکی ہیں یا ان میں کانٹے ہیں یا انکا مزہ کسیلا اور کبسا ہے اُن میں بدبو آتی ہے اور طبیعت سرد و خشک ہے اور زہریلی ہیں جب ایسی دوائیں زحل کے شرف اور طبعی رفتار اور استقامت کے وقت میں پیدا ہونگی تو امراض زحال کو نفع ہوچگانگی اور رجوعت اور ہبوط کے وقت اور بُرے زمانے میں پیدا ہونگی تو نقصان دینگی۔ نباتات میں جتنی قسمیں زحل سے تعلق رکھتی ہیں اُن میں سے اکثر کے نام ترتیب حروف تہجی یہاں لکھتا ہوں (الف) آبنوس اور آس اور آلو بخارا اور ابہل اور ابو فانس اور اثل اور اجاین خراسانی اور اذخر اور اسد العدس اور اسقولو قندریون اور اقاقیا اور السی اور امسوخ اور املی اور انار ترش اور انگور ترش اور انگور کی بیل اور ایذا اریفا (ب) بارتنگ اور ببول اور ببول کی پھلی اور بچھوا اور بستباج اور بسفائج اور بقلہ یہودیہ اور بلوط اور بولا موخیون اور بنسلیجن اور بہی اور بہیڑہ اور بھی اور بید سادہ اور بیر اور بہنٹ (پ) پچبری اور اسکی وہ تمام قسمیں جن سے چٹائیاں بنتے ہیں اور پنجکشت اور پیلو (ت) تمی اور تن اور تودری (ث) ثمام (ج) جار النہر اور جوز العبہ اور جو شیصا اور جھاو اور جیدار (چ) چاندنی بیل اور چقندر اور چنار اور چنے کا ساگ اور چھوارے کا پھول اور کچا چھوارہ (خ) خشیشۃ الزجاج اور خلاب اور

حلفا اور طلق اور حماض (خ) خربق سیاہ اور خرنوب اور خندریلی (د) دق اور دردار اور درونقیون اور دم الاخوین اور دھنبا اور دھتورہ (ذ) ذنب الخیل اور ذنب السبع (ر) رسوت اور روئی اور ریباس اور ریحان (ز) زرشک اور زعرور اور زبیبار اور زیتون اور زیتون الماء (س) سپاری اور سداب اور سرخس اور سرو اور سعد اور سماق اور سماق الدباغین اور سنا اور سنجد اور سندرلیس اور سوسن (ش) شاہ بلوط اور شاہ چینی اور شمشاد اور شوکران (ص) صندل (ط) طالیسفر اور طراثیث (ظ) ظفر القط (ع) عصے الراعی اور عنب الدب اور عنقود (غ) غرب (ف) فرقمان اور فرنجمشک اور فقع (ق) قطلب (ک) کافور اور کباب چینی اور کبر (کرِیل) اور کبوتر اور کنگنی اور کچلہ اور کلغہ اور کنگھی اور کنوچ اور کھجوری کی کو اور کھجور اور کھمبی اور کھیرا (گ) گوگل اور گوکھرو (ل) لحیۃ التیس اور لحیس اور لوبیا خیوس اور لیف البحر (م) مازو اور مامیثا اور مچھلی امین اور مشر کابلی اور مچھے جھی اور مرچ اور مرطوس اور مرچ عجل اور مرز مار الراعی اور مسور اور مکا اور موسا کنی اور موبزج اور سینڈیمی (ن) نوارس اور نبات اور نیلم (و) وسمہ (ہ) ہرطان اور ہڑا اور ہلیل اور ہنسراج (ی) یبرج اور یتعمہ۔

انکے سوا نباتات میں سے جو چیز سرد و خشک ہے اور ہر ایک درخت کسیلا جیسے بلوط اور رمانہ اور ہجر بہیڑہ اور مرچ سیاہ اور دار بڑے کے درخت اور ہر ایک درخت بدمزہ اور بدبودار اور وہ درخت کہ چھال انکی موٹی اور سخت اور کسی ہو جیسے اخروٹ اور بادام اور ناریل اور سپاری اور پستہ اور فندق کے درخت یہ سب زحل کی طرف منسوب ہیں۔ اشیائے ذیل بھی زحل سے نسبت رکھتی ہیں (۱) حیوانات میں سے ہر سیاہ جانور اور وہ جانور جو زمین کے اندر سوراخ اور گھر بنا کر رہتا ہے جیسے چوہا۔ چھچھوندر۔ سانپ بچھو اور افعی۔ اور دوسرے حشرات الارض اور بھینسہ اور بیل۔ بکری۔ سور۔ بلی۔ اور سنجاب وغیرہ اور پرندوں میں مرغابی۔ جل کوا۔ ہنس۔ سرخاب وغیرہ تمام دریائی پرند اور چڑیا۔ کوا۔ ابابیل اور گدھ اور چمگادڑ اور گنا (۲) اعضائے مفردہ میں سے چمڑا۔ بال۔ ناخن۔ پیہ۔ رواں۔ ہڈی اور سینگ اور اعضائے مرکبہ میں سے۔ تلی۔ چوتڑ۔ آنتیں۔ سر اور نیچے کے اعضا جیسے مقعد۔ عورت کی شرمگاہ پیشاب اور پاخانہ (۳) کالی چیز دانے میں سے مرداسنگ سفید اور لوہے کا میل اور وہ پتھر جو سخت اور خاکی یا سیاہ ہوں (۴) فلزات میں سے سیسا (۵) عناصر میں سے خاک (۶) اخلاط میں سے سودا و بلغم خام (۷) مکانوں میں سے خشک پہاڑ کہ وہاں کچھ نہ بچے اور کنوئیں اس سے متعلق ہیں (۸) آلات حس میں سے سننے کی طاقت اور داہنا کان اس سے تعلق رکھتے ہیں (۹) امراض میں سے نقرس اور اندرونی امراض اور سوداوی بیماریوں کا اس سے تعلق ہے۔

منسوبات مشتری اس ستارے کی طبیعت اعتدال کے ساتھ گرم و تر ہے اور نہایت سعد ہے

نباتات میں سے ہر گلی اور پھول اور خوشبودار اور نافع اور عمدہ اور چکنی اور میٹھی اور خوش مزہ اور سرخ یا آسمانی پھول والی اور صاف تیون اور میٹھے پھلون والی روئیدگی اس سے نسبت رکھتی ہے اس سے نسبت رکھنے والی نباتات کا پتا صاف اور بڑا چکنا اور عمدہ ہوتا ہے اچھی جگہ میں پیدا ہوتی ہیں جیسے انجیر اور زرد آلو اور آلو بالو اور آڑو کے درخت اور تمام ترو شاداب اور مزہ دار پھلون میں یہ زہرہ کی شریک ہے اسکی طرف نسبت رکھنے والی چیزیں جگر کو نفع پہونچاتی ہیں خون کو خشک کرتی ہیں زخم کو بھرتی ہیں (۱) جو نباتات اس سے منسوب ہیں اُن کی تفصیل بترتیب حروف تہجی یہ ہے (الف) آذان الارنب اور آس اور اجزار اور ارغوان اور اسرار اور اسلنج اور اطراطیقون اور افتیمون اور اکلیل الملک اور الائچی اور املتاس اور انار میٹھا اور بیدانہ اور انکلیس اور انجبار اور انف العجل اور انگور اور اومالی اور ایارا قوطانی (ب) بابونہ اور بادآورد اور برنجاسف اور برسیان اور بسفائج اور بنجبین اور بطم اور بقلة الاوجاع اور بلسان اور بلوطی اور بنک اور بولاموئیون اور بہار کراقحوان کی جسے بابونہ گاؤ بھی کہتے ہیں چھوٹی قسم ہے اور بیل (پ) پان اور پستہ اور پنڈ کھجور اور پھلوا اور پیارانگا (ت) ترس اور ترنجبین اور تل (ث) ثعلب مصری (ج) جوار اور جوز جندم اور جوز السرو (چ) چاندنی بیل اور چاندی اور چقندر اور چنبا اور چنبیلی اور چھوارے کا وہ عصارہ جو بغیر پکائے دھوپ میں خشک کر لیا جائے جسے سیلان کہتے ہیں اور چھوارے کے درخت کی گلی (ح) حب السمنہ اور حب المحلب اور حب الفلفل اور حزنبل اور حلفا کہ چٹائی بننے کی ایک قسم ہے (خ) خربوزہ اور خطمی (د) دنب الخروف اور ذنب القط (ر) ربل (بفتح راے حطہ و بائے موحدہ) اور روئی اور ریباس اور ریوند چینی (ز) زرشک اور زفت (س) سپستان اور سروالی اور سکر العشر اور سلدانیون اور سوسن اور سیب اور سیندھا اور سیوتی (ش) شاہترہ اور ششرنت اور شطیہ اور شقاقل اور شلجم اور شوندر کہ قریب چقندر کے ہے اور شہتوت (ص) صاصلی صغیر (ض) ضنیوک کہ ایک روئیدگی ہے لیموں کی طرح (ع) عناب اور عود الحیہ (غ) غار (ف) فرنجمشک اور فنجاردھن (ق) قاطانیقی اور قرصعنہ اور قرط اور قنطوریون اور قوطولیدون (ک) کانج اور کاسے بیل اور کتیرا اور کچری اور کرم کلا اور کسموفا اور کشمش اور کشوث اور کف آدم اور کف الضبع اور کف النسر اور کنگھی اور کیا ذریوس اور کنوچیا اور کوٹھ (قسط) اور کھانڈ اور کھجور اور کھوپرا اور کھیرا اور کیلا اور کیوڑہ (گ) گاجر اور گاؤزبان اور گڑہل اور گنا اور گندنا اور گیہوں اور جنگلی گیہوں (ل) لوبیا (م) مٹر اور مجیٹھ اور مخلصہ اور مرد بول اور مرمار الراعی اور مسی اور مشط الراعی اور مکو اور مونگا اور میدہ لکڑی اور میتھی (ن) نارمشک اور نوفارس (ھ) ہاسمونا اور ہلیون (ی) قطرات اور معذبات

نباتات میں سے ہر کلی اور پھول اور خوشبودار اور نافع اور عمدہ اور چکنی اور میٹھی اور خوش مزہ اور سرخ یا آسمانی پھول والی اور صاف پتوں اور میٹھے پھلوں والی روئیدگی اس سے نسبت رکھتی ہے اس سے نسبت رکھنے والی نباتات کا پتا صاف اور بہت پھلنا اور عمدہ ہوتا ہے اچھی جگہ میں پیدا ہوتی ہیں جیسے انجیر اور زرد آلو اور آلو بالو اور آڑو کے درخت اور تمام تروشاداب اور مزہ دار پھلوں میں یہ زہرہ کی شریک ہے انکی طرف نسبت رکھنے والی چیزیں جگر کو نفع پہونچاتی ہیں خون کو خشک کرتی ہیں زخم کو بھرتی ہیں (ا) جو نباتات اس سے منسوب ہیں اُن کی تفصیل بترتیب حروف تہجی یہ ہے (الف) آذان الارنب اور آس اور اجزار اور ارغوان اور اسرار اور اسلنج اور اطریطیقون اور افتیمون اور اکلیل الملک اور الائچی اور املتاس اور انار میٹھا و بیدانہ اور انکلیس اور انجیر اور انف العجل اور انگور اور اوحالی اور ایارا قوطانی (ب) بابونہ اور باد آورد اور برنجاسف اور برسیان اور بسفائج اور بشنین اور بطم اور بقلۃ الاوجاع اور بلسان اور بلنگو اور بلوطی اور بنک اور بولاموسیون اور بہار کراقحوان کی جسے بابونہ گاو بھی کہتے ہیں چھوٹی قسم ہے اور بیل (پ) پان اور پستہ اور پنڈ کھجور اور پھلوا اور پیارانگا (ت) ترس اور ترنجبین اور تل (ث) ثعلب مصری (ج) جوار اور جوز جندم اور جوز السرو (چ) چاندنی بیل اور چاندی اور چقندر اور چنا اور چنبیلی اور چھوارے کا وہ عصارہ جو بغیر پکائے دھوپ میں خشک کرلیا جاوے جسے سیلان کہتے ہیں اور چھوارے کے درخت کی کلی (ح) حب السمنہ اور حب المحلب اور حب الفلفل اور حرنبل اور حلفا کہ چٹائی بننے کی ایک قسم ہے (خ) خربوزہ اور خطمی (د) دب الخروف اور ذنب القط (ر) ربل (بفتح را بے حطی و بائے موحدہ) اور ردنی اور ریباس اور ریوند چینی (ز) زرشک اور زفت (س) سپستان اور سرو الی اور سکر العشر اور سلدانیون اور سوسن اور سیب اور سیندھا اور سیوتی (ش) شاہترہ اور شرشنت اور شطیہ اور شقاقل اور شلجم اور شونیز کر قریب چقندر کے ہے اور شہوت (ص) صاصلی صغیر (ض) ضنبوک کہ ایک روئیدگی ہے لیمون کی طرح (ع) عناب اور عود الحیہ (غ) غار (ف) فرنجمشک اور فرسکاروعن (ق) قاطانیقی اور قرصعنہ اور قرط اور قنطوریون اور قوطولیدون (ک) کائنج اور کاسے بیل اور کتیرا اور کھری اور کرم کلا اور کسموفا اور کشمش اور کشوث اور کف آدم اور کف الضبع اور کف النسر اور کنگرہی اور کماذریوس اور کنوچا اور کوٹھ (قسط) اور کھانڈ اور کھجور اور کھوپرا اور کھیرا اور کیلا اور کیوڑہ (گ) گاجر اور گاؤزبان اور گڑبل اور گنا اور گندنا اور گیہوں اور جنگلی گیہوں (ل) لوبیا (م) مٹر اور مجیٹھ اور مخلصہ اور مرد بول اور مزمار الراعی اور مسی اور مشط الراعی اور مکو اور مونگا اور میدہ لکڑی اور میس (ن) نارمشک اور نوارس (ھ) ہاسونا اور ہلیون (ی) ظفرات اور معذبات

میں سے رانگ اور ہیرا اور توتیا اور گندک اور سونا مکھی اور روپا مکھی اور ہرتال اور سب سفید و زرد
پتھر اسکی طرف منسوب ہیں (۳) عناصر میں سے ہوا کو اس سے تعلق ہے (۴) جاندارون
میں سے آدمی اور پالتو جانور اور کھر اور سم والے چوپائے جیسے بیل اور بکری اور اونٹ
وغیرہ اور ہر حیوان خوشرنگ جس کا گوشت حلال ہے اور ہر وہ جانور جو شکار کے لئے سدھایا
گیا ہو جیسے کتا اور چیتا اور باز اور بہری اور شکرہ اور ہر وہ پرند جسکی چونچ سیدھی ہو اور دانہ کھاتا ہو
اور رنگ اس کا کالا ہو اور کبوتر اور تیتر اور مرغیان ہدہد اور رام چھلی اسکی طرف منسوب ہیں
(۵) اعضائے بسیطہ میں سے رگیں اور پٹھا اس سے تعلق رکھتے ہیں (۶) اعضائے مرکبہ میں
سے جگر اور معدہ اور غذا کے اعضا اور حلق اور رانون کو اس سے تعلق ہے (۷) آلات
حس میں سے چکھنے کی قوت اور بایان کان اسکی طرف منسوب ہے (۸) اخلاط میں سے خون
طبعی صاف اور منی اس سے تعلق رکھتے ہیں (۹) امراض میں سے صحت اور اعتدال مزاج
کو اس سے تعلق ہے

منسوبات مریخ اسکا مزاج نہایت گرم و خشک ہے اور تھوڑا سا نحس ہے اس سے متعلق وہ وہ ہیں
ہیں جو کھردری اور خاردار اور جلانے والی ہیں اور خشک مقامات میں پیدا ہوتی ہیں اور کڑوی
اور کھاری اور زہردار ہوتی ہیں اور اس سے جتنے درخت منسوب ہیں انکے پھل تیز و
ترش ہوتے ہیں دودھ بھی ان پیڑوں اور پھلوں کا تیز ہوتا ہے اس سے تعلق رکھنے والے
نباتات تھوڑے مفرد اور زیادہ نافع ہیں اس سے نسبت رکھنے والی دواؤں کی تفصیل یہ ہے
(**الف**) آرد برید اور آزاد درخت اور اطریلال اور [illegible] اور اجوان اور ادارمال اور
ارمنین اور اسپند اور اسلیخ اور اشترغاز اور اشخیص اور اشق اور اشنان اور افتیمون اور
اکلیل الجبل اور چھوٹی الائچی اور انا غالس اور انجدان اور انجرہ اور اندرائن اور انزروت اور
انوا اور انیسون (**ب**) باد آورد اور بادام تلخ اور بائے برنگ اور بابونہ گاؤ اور بھنگ
اور بچھا اور بخور الاکراد اور بنفشہ اور بقتوفرن اور بقلۃ البرارا اور بید مشک اور بوزیدان اور
بھلاویں کا درخت اور بیل جو ایک پھل ہے اور بیگن (**پ**) پنواڑ اور پودینہ اور پیاز اور
پیاز دشتی اور پیپل کا درخت اور پیلا مول اور پیلو کا درخت (**ت**) تاکول اور تیزپات
(**ث**) ثافسیا (**ج**) جاوشیر اور جائے پھل اور جلاہنگ اور جرجیر اور جل پیپل اور [illegible]
اور جمجم اور جنطیانا اور جوز الکوثل (**چ**) چترک یعنی چیتا اور چرچٹہ (**ح**) حاشا اور حب الزلم
اور حبۃ الخضرا اور حرمل اور حسن یوسف اور حماما (**خ**) خاماسوفی اور خراسقان اور خصی الکلب
اور خیری (**د**) دار فلفل اور درمنہ اور درونج اور دیطارس اور دوقو اور دیودار
اور تمام زہریلے درختوں کے دودھ (**ذ**) ذاقنی وبداس اور ذنب العقرب (**ر**) رائی
اور رتم اور رعی الابل اور رعی الحمار اور ریحان الکافور (**ز**) زعفران اور زنجبیل الکلاب

اور زروان اور زوفائے تر وخشک اور زیرہ (س) سجی اور سداب اور سرخس اور سطرونیون اور سعد اور سقمونیا اور سکبینج اور سلیخہ اور سورنجان اور سولان اور سونٹھ اور سونف (ش) شیرم اور شیبہ (ص) صریمۃ الجدی اور صعتر اور صنوبر کا گوند (ض) ضجاج (ط) طباق اور طراخیون اور طرطیلن اور طریقونیون (ظ) ظفرہ (ع) عاقرقرحا اور عرطنیثا اور عشق پیچاں اور علیق اور عوسج اور عینون (غ) غار (ف) فاشرا اور فاشرشین اور فرفیون اور فرنجمشک (ق) قرون السنبل اور قسط اور قطرون اور قفیل اور قنطوریون اور قیصوم (ک) کاکڑا سنگی اور کشکی اور کریل اور کرویا اور کف الضبع اور کف الھرہ اور کلمنتی اور کلونجی اور کلیجن اور کنوش اور کندری کہ ایک روئیدگی ہے جسکے افعال وخواص کندر کے سے ہیں اور کوچہ اور کنبیر (گ) گندنا (ل) لاشہ اور لالہ اور رلامی اور لشوپی اور لحیس اور لسن اور لسان الابل اور لونگ (م) مازریون اور ماہودانہ اور ماہی زہرہ اور مشتان اور سیاہ مرچ اور مرزنجوش اور مرمیخ اور مصطگی اور موبرنج اور میعہ (ن) نانخواہ اور نوشادر اور نمام (و) وسمہ اور ولب (ھ) ہالون اور ہنکوٹ اور ہوفاریقون اور ہینگ۔

(۲) حیوانات میں سے شیر اور چیتا اور تیندوا اور بھیڑیا اور ہونڈارا اور دیوانہ کتا اور ہر قسم کا سانپ اور ہر درندہ موذی وخبیث اور وہ جنکی چونچ ٹیڑھی ہے اور گوشت کھاتا ہے اور ہر پرند سرخ رنگ والا اس سے منسوب ہے (۳) اعضائے بسیطہ میں سے گوشت اس سے متعلق ہے (۴) اعضائے مرکبہ میں سے دل اور گردہ اور مثانہ مع پتھری کے اور پیشاب کرنے کے اعضا اس سے نسبت رکھتے ہیں (۵) اعضائے حس میں سے سونگھنے کی قوت اور داہنا نتھنا اس سے منسوب ہیں (۶) امراض میں سے یہ امراض اس سے متعلق ہیں تپ۔ تیز اور سوداوی ودموی امراض۔ یرقان۔ حمل کا ساقط ہونا۔ نکسیر کا پھوٹنا۔ خون حیض۔ بواسیر۔ امراض رحم۔ (۷) معدنیات میں سے مقناطیس اور شادنہ اور شنگرف اس سے منسوب ہیں (۸) فلزات میں سے لوہے اور تانبے کو اس سے تعلق ہے (۹) عناصر میں سے آگ اس سے نسبت رکھتی ہے (۱۰) مکانات میں سے سخت اور وہ زمین جس میں کھاری اور نمک پیدا ہوتی ہے اس سے منسوب ہے (۱۱) اخلاط میں سے صفرائے تیز کا اس سے تعلق ہے۔

منسوبات آفتاب یہ سیارہ اعتدال کے ساتھ گرم وخشک ہے نظر سے سعد ہے اور بالذات نحس ہے اس سے وہ دوائیں نسبت رکھتی ہیں جو کہ خوشبودار لذیذ میٹھی ہیں پتے اور پھول انکے لال ہیں کھلے مقاموں میں پیدا ہوتی ہیں جہاں سورج کی شعاع انکو پہونچتی ہو اور دل اور روح اور آنکھ کو طاقت پہونچاتی ہیں اور جو چیز لطیف شیریں نافع ہے اسکو آفتاب کی طرف نسبت ہے اور ہر وہ درخت کہ اسکا پھل کھایا جاتا ہے اور چکنا ہے جیسے ناریل اور چلغوزہ اور

بادام اور جو درخت ایسا ہے کہ اس کا سوکھا پھل استعمال کرتے ہیں جیسے چھوارے کا پیڑ اور سپاری
وغیرہ کے پیڑ یہ سب بھی سورج سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) وہ نباتات جو آفتاب سے متعلق ہیں یہ ہیں (الف) اکثار اور ابزار اور اذخر اور
ارقیطون اور اسارون اور اسطوخودوس اور اصابع الصفر اور افیقطس اور اکلیل الجبل اور اگر اور
الائچی اور ایلیغ اور انتلہ اور انجرہ اور انجبار اور اندر جو اور رار بڈی اور انگور اور ایرسا اور ایلوا
(ب) بالچھڑ اور بان اور بجورا اور بندال اور برنجاسف اور بسفائج اور بطم اور بقلۃ الاوجاع
اور بلبوس اور بلوط الارض اور بلی لوٹن اور بہمن اور بیل (پ) پستہ اور پنجنکشت اور پنڈ کھجور
(ت) ترنجبین اور تل اور جنگلی تلسی اور تودری (ج) جائے پھل اور جعدہ اور جفت آفرید
اور جوا اور جندبیس اور جوز الشرب اور جوشیما (چ) چرائتہ اور چنبیلی (ح) حب السمنہ اور
حب الکلی اور حب المحلب اور حب المشم اور حرشف اور حلبوب اور حلبیب (خ) خربوزہ اور
خصی الدیک اور خلنج (د) دارچینی اور داذی اور دوبادام اور دوابا اغریا اور دونا (ذ) ذنب
الخروف (ر) راسن اور ریوند چینی (ز) زراوند اور زرنب اور زعفران
(س) سپستان اور سداب اور سعد اور سفندولیون اور سنبل جبلی اور سنبل رومی اور سوبا
(ش) شنبلید اور شیر خشت (ص) صامریوما (ض) ضرد کہ ایک درخت ہے اور ضریع
(ط) طرخون (غ) غار اور غاریقون (ق) قنابل الرہبان اسکی پیدائش مصر اسکندریہ
میں کثرت سے ہے وہاں اسکو زنجبیلہ کہتے ہیں اور ریوں (ق) قرۃ العین اسکو جرجیر الماء
اور کرفس الماء بھی کہتے ہیں (ک) کاکے پھل کباب چینی اور ایک قسم کا لیموں ہے اور کڑھا اور
کماذریوس اور کندر اور کھانڈ (گ) گندہ بہروزہ اور گنا (م) مردا اور مستعجلہ اور مشتعی اور میٹھا پھل
(ن) نرکچور اور نعناع (و) ورس یہ ایک چیز ہے سرخ خالص شبیہ بزعفران (ہ) ہرن
ایک غیر معروف دوا ہے اور ہرنوہ ایک قسم کا بیج گول مائل بزردی ہے اور ہلدی اور ہوفاریقون
(۲) حیوانات میں سے بکری اور بکرا اور بھیڑ اور گھوڑا اور مگر اور ابلق کوا اور بچھو اور باز اور
قمری اور ربنگلہ اور کبوتر صحرائی اسکی طرف منسوب ہیں (۳) کانی اور دھاتی چیزوں میں سے
لاجورد اور سندروس اور سنگ مرمر اور گندک اور زفت اور یاقوت وغیرہ قیمتی پتھر اور خالص
سونے کو اس سے نسبت ہے (۴) اعضائے بسیط ومرکبہ میں سے دماغ اور پٹھے اور بدن کا
داہنا حصہ اور سر اور سینہ اور دل اور پھیپھڑہ اور پسلی اور دانت اس سے منسوب ہیں (۵)
آلات حس میں سے دیکھنے کی قوت اور داہنی آنکھ کو اس سے تعلق ہے (۶) امراض میں سے
صفراوی اور خونی امراض کا اس سے تعلق ہے (۷) عناصر میں سے وہ آگ جو ہوا سے قریب
ہے اس سے کیف ہے (۸) اخلاط میں سے صفرائے معتدل اور حرارت غریزی کا اس سے تعلق
ہے (۹) مقامات میں سے پہاڑ اور کانیں اس سے نسبت رکھتی ہیں۔



منسوبات زہرہ باعتدال کے ساتھ سرد و تر ہے اور سعد اصغر ہے جن دواؤں کے مزے
میٹھے اور خوشبو عمدہ اور پھول یا مدور پتے نرم ہیں اس سے نسبت رکھتی ہیں ان دواؤں سے
قوائے شہوانی اور عورتوں کی بیماری اور رحم اور عضو تناسل کے امراض اور ان امراض کو جو
نہایت سرد و تر ہوں نفع پہونچتا ہے ان سے چربی اور موٹاپا اور منی بڑھتی ہے اور ہر ایک
دانہ چکنا اور ہر ایک روغن دار بیج اور ہر ایک خاردار اور رنگین پودا اور ہر ایک چکنا اور
خوش شکل اور خوشبودار درخت جیسے سرو اور سیب اور بہی اور رسال کے درخت اس سے
منسوب ہیں نباتات میں سے میوہ وغیرہ بھی اس سے متعلق ہے انجیر اور انگور اور کجور الیمو
اور بصل الزیر اور ثعلب مصری اور جوا اور خرما اور خربوزہ اور سوسن سفید اور سیوتی اور گیہون
اور منقی اور نرگس اور نیلوفر (۲) حیوانات میں سے ہر ایک سم والا جانور اور ہر ایک تر اور رحم
والا جنگلی جانور اور فاختہ اور بلبل اور تیتری اور ہر وہ پرند جو دانہ چگتا ہے اور ہر ایک پانی کا پرند
اس سے نسبت رکھتا ہے (۳) دھاتی اور کانی چیزوں میں سے موتی اور زبرجد اور اسفیدہ اور
سنگ سلیمانی اور تانبا اور سیسہ اس سے تعلق رکھتے ہیں (۴) اعضائے بسیطہ و مرکبہ و آلات حس
وغیرہ میں سے چربی اور منی اور رطوبت کے رحم اور عضو تناسل اور جماع کرنے کے اعضا اور
سونگھنے کے حس اور رائیں سمجھنے اور رنج غریزی کو نسبت ہے (۵) عناصر میں سے وہ ہوا جو
پانی سے قریب ہے اس سے متعلق ہے (۶) مکانات میں سے پانی والی زمین اسکی طرف
منسوب ہے (۷) جو امراض غیر مفرط سردی و تری سے پیدا ہوں وہ اس سے منسوب ہے
منسوبات عطارد اس ستارے میں سردی و خشکی دونوں ہیں مگر خشکی غالب ہے اور
جس ستارے سے ملتا ہے اسکا مزاج قبول کر لیتا ہے اور بالذات سعادت کی طرف مائل ہے
(۱) اس سے وہ نباتات نسبت رکھتے ہیں جنکے پتے ریزہ اور ترش اور ملائم ہوں ان میں
رطوبت بھی ہو جو زمینوں میں اگیں اور تمام سبزیاں اور ترکاریاں اور ہر ایک تیز بو والا درخت
جیسے صندل اور اگر اور رو بودار اور سرو اس سے نسبت رکھتے ہیں اور یہ چیزیں بھی اس سے
متعلق ہیں اخروٹ اور بادنہ اور باقلا اور سکبینج اور خشیشہ الزجاج اور خان کبیر اور دبق جسے
مویزج غسلی بھی کہتے ہیں اور دھنیا اور زیرہ سیاہ اور عرعر اور لوبیا اور ماش (۲) حیوانات
میں سے شکاری کتا اور بھیڑیا اور لومڑی اور خرگوش اور خشکی و پانی کا ہر ایک چھوٹا جانور اور طوطا
اور مینا اور ہر ایک وہ پرند جو ابلق یا دورنگا ہو یا اسکے پر و نیز نقش ہو دیں اور ہر وہ پرند
جو باتیں کرے اور باتوں میں آدمی کی تقلید کرتا ہو یہ سب اسکی طرف منسوب ہیں (۳)
حجریات اور دھات میں سے چونا اور ہرتال اور کہربا اور پارہ اور فیروزہ اور پیتل اس سے
علاقہ رکھتے ہیں (۴) اعضائے بسیطہ و مرکبہ و آلات حس میں سے کان اور آنکھ اور ناک
اور پھیپھوں اور زبان اور چکھنے کی قوت کو اسکی طرف نسبت ہے (۵) عناصر میں سے مٹی

پانی سے ملی ہوئی اس سے متعلق ہے (۶) اخلاط میں سے سودا کو جو بلغم سے ملا ہوا ہو اس سے نسبت ہے (۷) مکانات میں سے ریت کی زمین اس سے نسبت رکھتی ہے (۸) جو امراض غیر مفرط سردی وخشکی سے ہوں وہ اس سے متعلق ہیں۔

منسوبات ماہ یہ ستارہ سرد و تر ہے اور سردی اسکی معتدل ہے اور نظر سے سعد ہے اور بالذات مائل بنحوست ہے (۱) نباتات میں سے اس سے وہ چیزیں متعلق ہیں جنکی بیل زمین پر پھیلے اور کھڑی نہ ہو سکیں جیسے ککڑی کھیرا کدو خربوزہ تربوز اور درختوں میں سے ہر ایک وہ درخت اس سے متعلق ہے جسکی ڈنڈی چھوٹی ہو ٹہنیاں بہت ہوں جیسے میٹھا انار اور میٹھا بادام اور جو چیزیں سرد و تر ہیں اور پانی میں پیدا ہوتی ہیں اُن سب کا تعلق اس سے ہے اور اشیاء ذیل بھی اس سے متعلق ہیں (الف) اخروٹ اور اسپغول اور السی اور انار (ب) باقلا اور روغن بنفشہ اور بید سادہ (پ) بالک اور بیربہوٹی اور بویا بنکے کی دوسری چیزیں جو پانی میں پیدا ہوں اور پیاز (ت) تربوز (ج) جو (چ) کچا چھوارہ (ح) خبازی اور خرفہ (ر) روئی اور ریحان (ز) زرد آلو (س) سیب (ف) فاوانیا (ک) کاسنی اور کاہو اور کائی اور کدو اور ککڑی اور کھیرا (ن) نیلوفر۔

(۲) حیوانات میں سے بیل اونٹ بکری اور ہر ایک اہلی اور مانوس جانور اور بلخ اور کلنگ اور ہر ایک پانی کا پرند اور ہر ایک چھوٹا پرند اور چڑیا اور لٹورہ اور چمگادڑ اس سے نسبت رکھتے ہیں (۳) جوہری اور دھاتی چیزوں میں سے ہر ایک صاف شفاف پتھر اور سب نرم و سفید پتھر اور وہاں فرنگ اور موتی اور بلور اور چاندی اس سے متعلق ہیں (۴) اور اعضائے بسیطہ و مرکبہ میں سے کھال اور بال اور ناخن اور بدن کی بائیں جانب کا حصہ اور گردن اور پاتھ اور پاؤں اور بائیں آنکھ کو اس سے نسبت ہے (۵) عناصر میں سے پانی کو اس سے تعلق ہے (۶) اخلاط میں بلغم اور جو چیز کہ بلغمیت اُسپر غالب ہے اس سے منسوب ہے (۷) مکانات میں سے زمین ہموار برابر اور رتالی کو اس سے تعلق ہے (۸) وہ امراض اس سے نسبت رکھتے ہیں جو سردی وتری اور بلغم کی وجہ سے پیدا ہوں +

بعض اوزان طب وغیرہ کی کیفیت وکمیت جو اس کتاب و دوسری کتب میں آئے ہیں

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
اباب الذہن	ڈیڑھ من۔ پہلی بائے موحدہ کی جگہ یائے تحتانی بھی نظر سے گذری ہے
اباب العسل	اڑھائی رطل ایضاً
ابریق	دو من طبی اور بعض نے پانچ رطل لکھا ہے بعض کے نزدیک دو من دو رطل اور ہر رطل بیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا اور مثقال ایک درم اور ۳/۷ درم

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
	پس ابریق = (۱۰۰) استار = (۴۵۰) مثقال = (۲۴۴۲ ۶/۷) درم = ۲ ۱/۲ سیر شاہجہانی
ابولوا وربولو	تین قیراط
ابوس	چھٹا حصہ مثقال کا قرابادین کبیر میں کہا ہے کہ یہ ابولو کا مرادف ہے کہ بعض کے نزدیک مثقال سے ایک دانگ ہے اور بعض کے نزدیک درم سے ایک دانگ ہے اور یوحنا بن سراپیون کے نزدیک تین قیراط ہے ابولو بھی نظر سے گذرا ہے
اخلاط	ایک وزن ہے روغن زیتون سے نو رطل اور شراب سے دس رطل اور شہد سے ساڑھے تینتیس رطل
ادویہ	ایک اوقیہ
ادن	بفتح الف وسکون دال مہملہ اوقیہ بعض کتابوں میں یوں ہی لکھا ہے واو سے مشہور ہے
ارتوب	بکسر ہمزہ وتشدید تا ے فوقانی ایک وزن ہے چوبیس صاع کے برابر اور ارتوب کو فارسی میں چاول کہتے ہیں جنگلی رائی کے دو دانے کے برابر ہے مستفاد از خاتمہ تقالی
اردَبّ	بکسر اول شامیوں کا پیمانہ ہے جیسا کہ قفیز عراقیوں کا پیمانہ ہے اردب نو مکیال کا ہوتا ہے اور صاع سے چوبیس صاع کے برابر ہے اور من سے چونسٹھ من طبی ہے مستفاد از بحر الجواہر وغیرہ
ارزہ	چاول کو کہتے ہیں اور اس سے متوسط چاول مراد ہے کہ دو رائی کے دانے کے برابر اسکا وزن ہو اور بعض کے نزدیک رائی کے چار دانوں کے برابر اور ہندی زمانے میں یہی متعارف ہے
استار	الفاظ الادویہ میں رسالہ میر محمد مومن استرآبادی سے ایک تولہ آٹھ ماشہ نقل کیا ہے قاموس منتخب کنز اللغات شرح وقایہ شرح سفر السعادت میں ساڑھے چار مثقال لکھا ہے اور مثقال سونے کے وزن کا ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ استار ۶ ۱/۲ درم چاندی کے وزن سے ہے جسکے ایک تولہ آٹھ ماشہ دو رتی ہوئے حاشیہ چلپی اور شرح مجمع اور خزانۃ الروایت میں حاشیہ کنز سے اور فتح المبین اور کمال الدرایہ اور برہان قاطع میں ساڑھے چھ درم وزن استار کا بتایا ہے بعض کہتے ہیں کہ ہندی حساب سے ایک تولہ پانچ ماشہ سات رتی استار کا وزن ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ڈیڑھ تولہ یا سوا بیس ماشہ ہے اقسرائی کہتا ہے کہ چھ درم اور ساتواں حصہ درم کا ہے اور صاحب تذکرہ کہتا ہے کہ استار طبی چھ درم اور دو ثلث درم کا ہے شیخ بو علی نے لکھا ہے کہ استار کا وزن ساڑھے چھ درم ہے پس قدر معتبر استار کی فقہا اور اطبا اور اہل لغت کے نزدیک بیس ماشہ سے اکیس ماشہ تک ہے مگر صراح میں دس درم بیان کیا ہے

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
اطراطوس	(بفتح اول وواو معروف) ڈیڑھ اوقیہ
اطالیطون	بیائے معروف وواو مجہول ایک سو پچیس رطل کا وزن ہے
افریق	ایک وزن ہے سترہ اوقیہ سے بیس اوقیہ تک
اکسونافن	بفتح الف وسکون کاف تازی وضم سین مہملہ وسکون واو ونون والف وکسر فا وسکون نون دوم بعض نے لکھا ہے کہ پہلے نون کی جگہ یائے تحتانی ہے اور بعض کتابوں میں پہلے نون کی جگہ بائے موحدہ ہے اس کا وزن ساڑھے بائیس درم کا ہے بعض تیرہ درم کا بتاتے ہیں ابن ہبل نے کہا ہے کہ اگر روغن زیتون میں مذکور ہو تو اٹھارہ درخمی مراد ہوتے ہیں اور شراب میں مذکور ہو تو دو اوقیہ اور نصف درخمی مراد ہوگا اور شہد میں مذکور ہو تو تین اوقیہ اور چوتھائی اوقیہ اور آٹھواں حصہ اوقیہ کا مراد ہوگا بعض کہتے ہیں کہ مطلق اکسونافن سے آٹھ قیراط مراد ہوتے ہیں اگر اس کا ذکر روغن میں ہو تو سولہ درم مراد ہونگے اور مائعات میں مذکور ہوگا تو ساڑھے اٹھارہ مثقال مقصود ہونگے
آنہ	پانچ رتی کہ سولھواں حصہ ہندی روپیہ کا ہے اور روپیہ سکہ کا آنہ اس سے ایک چاول زیادہ ہے قرابادین کبیر میں اسی طرح ہے۔ راجپوتانہ میں سیر کے سولھویں حصے کا نام ہے
انطالیقی	آٹھ جو ہیں کہ سات ہزار اور دو سو مثقال ہوتے ہیں
اوالقیس اور اوبقوس اور اوبقوش	تحقیق الاوزان میں لکھا ہے کہ قانون اور بحر الجواہر اور تحفۃ المومنین اور قلانسی میں ایک اوقیہ کا وزن ہے یہ لغت کسی دوسری کتاب میں نہیں ملا بعض نے ڈیڑھ اوقیہ لکھا ہے اور اوبقس بیان کیا ہے اور بعض نے اوبقوس لکھ کر ایک اوقیہ بتایا ہے
اوبولوس واوبولو اوبوسین	قانون میں ڈیڑھ دانگ لکھا ہے تحفہ میں لکھا ہے کہ ایک دانگ مثقال سے ہی اور بعض کے نزدیک ایک دانگ درم سے ہے اور یوحنا بن سرافیون تین قیراط کہتا ہے لیکن قلانسی اور ذخیرے میں کہا ہے کہ اوبولو تین قیراط ہے اور اوبولوس چھٹا حصہ مثقال کا ہے اور یہ بھی تین قیراط ہوتا ہے
اوبولات	نو قیراط
اوبولہ	مثقال کا چھٹا حصہ
اوقیش	اوقیہ کذا فی بحر الجواہر
اوقیہ	بضم الف وتشدید یائے تحتانی اسے وقیہ بھی کہتے ہیں اگلے زمانے میں اوقیہ چالیس درم بھر وزن کا ہوتا تھا اور یہی حدیث سے مستفاد ہوتا ہے اسلئے کہ حدیث کا مضمون یہ ہے کہ پانچ اوقیہ بھر میں زکوٰۃ واجب ہے اور فقہا کا اس امر پر اتفاق ہے



وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
	کہ زکوٰۃ واجب نہین ہوتی مگر دو سو درم بھر پر مگر اس زمانے مین اوقیہ ایک رطل کے چھٹے حصے کا نصف یا ایک رطل کے بارہ جزو ن مین سے ایک جز ہے جیسا کہ صاحب نہایہ نے کہا ہے اور یہ ہر شہر کے رواج کے مطابق مختلف ہوتا ہے چنانچہ صاحب صحاح و قاموس نے ایک استار اور ایک استار کے تین حصون مین سے دو حصے لکھے ہین اور صاحب منتخب اللغات و کنز اللغات نے چاندی کے دس درم اور ایک درم کے سات حصونمین سے پانچ حصے لکھے ہین پس صاحب غیاث اللغات کا منتخب کے حوالے سے چالیس درم اوقیہ کا وزن لکھنا اور اس قول کو چھوڑ کر دوسرے کا ڈالدونا سخت غلطی ہے۔ صاحب ذخیرہ نے سونے کے مثقال سے ساڑھے سات مثقال اوقیہ کا وزن بتایا ہے کہ دو تولہ اور تین ماشہ اور چہ رتی ہوے صاحب بحرالجواہر کے قول کے مطابق اطبا کا اوقیہ یہی ہے اور ریاض عالمگیری مین بعض کتب سے نقل کیا ہے کہ بعض کے نزدیک اوقیہ سات مثقال ہے اور بعض کے نزدیک آٹھ مثقال اور بعض کہتے ہین کہ ساڑھے چار مثقال وزن اوقیہ کا ہے
اواقی	باعتبار لفظ کے جمع اوقیہ کی ہے اور اطبا لفظ اواقی کو جمیع اوقیہ پر اطلاق کرتے ہین
ادن	بفتح الف و سکون واو بحرالجواہر مین اوقیہ ہے اور قلانسی نے سات مثقال لکھا ہے شیخ کا بھی یہی قول ہے اور شرح قانون مین گیلانی نے یہی اعتبار کیا ہے
ایات درین	یاے تحتانی کے ساتھ بعض کتابون مین ڈیڑھ درم کا وزن مرقوم ہے
ایات عسل	یاے تحتانی کے ساتھ اوقیہ معانی من بعض کہتے ہین کہ وزن کا نام ہے
بادام	بعض ترکیبون مین لکھا ہوا ہے کہ ہر روز مقدار بادام یا پوست بخورد
باقلا	مطلق باقلاے باقلاے یونانی مراد ہوتا ہے جوامع الادویہ مین ہے کہ باقلا جو بیس حبہ کے برابر ہے
باقلاے یونانی	اسکا وزن صاحب تحفہ نے آدھا درم بھر لکھا ہے اور ذخیرہ و بحرالجواہر مین جو بیس جو کے برابر بتایا ہے اور قلانسی مین کہا ہے کہ چھ قیراط کے برابر ہے اور ان تینون قولون مین کوئی منافات نہیں لیجئے کہ چاندی کا درم بارہ قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط چار جو متوسط کے برابر
باقلاے اسکندرانی	نو قیراط یعنی ۳۶ جو۔ اسکو اسکندریہ کا باقلا بھی کہتے ہین
باقلاے مصری	اڑتالیس جو کے برابر کہ ڈیڑھ ماشہ ہوتا ہے بعض نے بارہ قیراط لکھا ہے پہلی بات قلانسی مین آئی ہے اور دوسری ذخیرے مین اور یوحنا بن سرافیون نے چار سامونا کہا ہے کہ ایک درم ہوتا ہے اور بقائی مین ہے کہ نو قیراط ہے کہ چھتیس جو ہوے
باقلاے شامی	ترمسہ کے برابر کہ دو قیراط ہوتے ہین اور بعض نے کہا ہے کہ باقلاے مصری اور باقلاے شامی ایک ہین جسکو باقلاے مصری کہتے ہین اسیکو باقلاے شامی بھی کہتے ہین

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
باش زر	آٹھ مثقال اور دو دانگ سونا
باش نقرہ	آٹھ درم اور دو دانگ چاندی
بردار	شہد سے چار مثقال ورروائز سے ایک مثقال جیسا کہ لعقہ کا حال ہے اور بردار صغیر ایک درم کے برابر ہے
برسہ	دو قیراط
برنج	ارزہ ۔ چاول چار رائی کے دانے کے برابر وزن ہے
بسطون صغیر	جوزہ ملکیہ کی طرح چھ درمی کا وزن ہے
بسطون کبیر	تین اوقیہ کا وزن ہے
بنجاہ	ایک کتاب میں بندقہ سے اول ذکر کیا ہے اور من کا آٹھواں حصہ بتایا ہے اور تحقیق الاوزان میں بائے فارسی سے ہے
بندقہ	بعضے ایک درم اور بعضے ایک مثقال کہتے ہیں اور بعضوں کی دانست میں چار دانگ سے
بوس و بولوس	ایک دانگ [illegible] کے وزن سے
بہار	بقسم اول تین سو یا چار سو یا ہزار رطل کا وزن ہے ایک کتاب میں لکھا ہے سونے چاندی سے تین قنطار ایک کتاب میں ہے کہ دو ہزار رطل کے برابر ہے
بہلولی	ایک دام اور بعض نے چودہ ماشہ لکھا ہے
پیسہ	تحقیق الاوزان میں ایک دام کا ہم وزن لکھا ہے ۔ اور عالمگیری پیسہ بارہ ماشہ یعنی ایک تولہ کا ہے اور اس زمانے کا پیسہ مختلف ہے ساڑھے دس ماشہ کا اور پیسہ قبل انگریزی پونے سات ماشہ اور [illegible] کا کوک ۶ ماشہ ۲ رتی ہے اور بڑا ڈبل یعنی ادھنا ساڑھے بارہ ماشہ ہوتا ہے
پنجاہ	ایک من تبریزی کا آٹھواں حصہ
پانزدہ	من تبریزی کا [illegible] حصہ اسکو اصفہان میں دہ نا کہتے ہیں
پل	بفتح بائے فارسی وسکون لام لفظ ہندی ہے عبارت چالیس ماشہ سے ہے
پول	دام ۔ فلوس
ترمس	باقلائے مصری صاحب ریاض کا یہی قول ہے یا ترمسہ کا مرادف ہے دو قیراط کا ہم وزن ہوتے ہیں
ترمسہ	باقلائے شامی کہ باقلائے مصری کا مرادف ہے ۔ صاحب قلانسی اور صاحب ذخیرہ دو قیراط کہتے ہیں اور صاحب تحفہ نے دس قیراط مثقال سے بتائے ہیں
تسو	اسکا معرب طسوج ہے اور بیان اسکا منتہی الارب میں اس طرح ہے سیر سے را کہ بست و چہار تولہ ہست یک تولہ را در وزن قسمت یک تسو خوانند



وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
	اور قاموس میں اسکا وزن چہارم دانگ لکھا ہے اور منتخب میں بھی درم سے چہارم دانگ ہے کہ دو حبہ ہوتے ہیں اور تحفہ میں ہے کہ دو حبہ ہے درم سے اور اڑھائی حبہ ہے مثقال سے جس کے دس ارزہ ہونگے ریاض الفوائد اور علاج الامراض اور الفاظ الادویہ میں دو جو لکھا ہے
تولہ	بارہ ماشہ کہ چھیانوے رتی ہوتے ہیں
ٹانک	چار ماشہ اور بعض کے نزدیک چوبیس گھنگچی بھر آئین اکبری سے چار ماشہ ایک رتی تین چاول بھر ثابت ہے ایک قلمی کتاب میں مثقال کا ہم وزن لکھا ہے۔
جرجر	ایک جرہ دو جیم تازی باقلائے صغیر بعض نے مطلق باقلا لکھا ہے بعض کتابوں میں مثقال کا دو تہائی لکھا ہے اور بعض نے ایک تہائی اسکو جرجیر بھی کہتے ہیں
جرجر مصری	ترمس۔ باقلائے مصری
جربوہ شامیہ	ایک قیراط
جرہ	ایک وزن ہے روغن زیتون سے ۷۲ بہتر رطل اور شراب سے اسی رطل اور شہد سے ایک سو آٹھ رطل بعض نے کہا ہے کہ مطلق جرہ چوبیس قسط کا ہے
جرہ انطالیقی	اسرائیل نے اڑتالیس قسط کا لکھا ہے
جرہ صغیر	چار قسط کا وزن ہے
جریب	تین سو پچاس تولہ
جو	اس کا وزن چار چاول یا آٹھ دانہ سرسوں یا چوبیس دانہ رائی کے برابر ہے
جورمہ	جوامع الادویہ میں چار مثقال بتایا ہے
جوز	نو درہمی بعض تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ بندقہ کے برابر ہے
جوزہ	سات درم اور بعض نے جوزہ سا موتا اور بعض نے بندقہ کی برابر وزن لکھا ہے بعض تحقیقات سے یہی درست معلوم ہوتا ہے
جوزۃ المطلقہ	نو درہمی اور بعض نے چار مثقال لکھا ہے
جوزہ ملکیہ	۶ درہمی
جوزہ نبطیہ	ایک درہمی قلانسی اور ذخیرہ اور تحفہ میں ایک مثقال ہے
جوق و جوق و جوقا	تین رطل
جوح	چار مثقال
جونین	چھ قسط رومی قسط سے
جوہر	چھ قسط ہے قسط رومی سے کہ نو سو مثقال ہوتا ہے

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
چاول	آٹھ خشخاش کے دانونکے برابر
چٹکی	جو تین انگلیون کے پورون سے اٹھے وہ چٹکی بھر کہلاتا ہے مفتاح الطب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وزن دو درخمی کی برابر ہے
چرچٹہ	دو تہائی مثقال
چرچرہ	ایضاً
چھٹانک	ہندی مین سیر کے سولھوین حصے کو کہتے ہین ایک چھٹانک عالمگیری سیر کا چار تولہ ہے
حامائے صغیر	دو مثقال
حامائے کبیر	تین مثقال
حبہ	صحاح و قاموس مین حبے کا وزن ایک جو متوسط لکھا ہے اور منتخب اللغات مین نصف تسو یعنی ایک دانگ کا آٹھوان حصہ بتایا ہے اور فقہا کے نزدیک حبے سے مراد مثقال کے چھیانوین جزو ن مین سے ایک جز ہوتا ہے اور وہ دو جو اور ایک جو کے تین حصو نمین سے دو حصے ہین۔ یاد رکھو کہ حبہ اور سرخ فقہا کے استعمال مین برابر ہین۔ اور طبیبون نے اُن سے کچھ اختلاف کیا ہے قرابادین قادری مین لکھا ہے کہ حبہ جو اوزان ولایت مین مذکور ہے ایسے تین جو کے دو سرخ معتدل المقدار ہوتے ہین اور مجربات اکبری مین حبے کا وزن دو جو متوسط کہا ہے صاحب بحر الجواہر نے بھی دو جو لکھے ہین اور الفاظ الادویہ سے گھونگچی کا ہم وزن معلوم ہوتا ہے غیاث اللغات مین مرقوم ہے کہ حبہ ایک سرخ کے برابر ہے جسکو ہندی مین رتی کہتے ہین اور بعض نے ایک جو متوسط کے برابر بیان کیا ہے علاج الغربا کے آخر مین مندرج ہے کہ حبۂ ذہبی جس سے سونا تولا جاتا ہے دو جو یا چار چاول کی برابر ہوتا ہے اور حبۂ فضی جس سے چاندی تولی جاتی ہے تخمیناً اڑھائی چاول کے برابر ہے
حبۃ الخرنوب	ایک قیراط
حبۃ الباقلاء الیونانی	چھہ قیراط
حبۃ الباقلاء المصری	بارہ قیراط
حزمہ	(بزائے معجمہ) اُس قدر مقدار سے عبارت ہے جو انگوٹھے اور اُسکے برابر کی اُس انگلی سے جسے شہادت کی انگلی کہتے ہین اُٹھے یا ان دونون کی چٹکی مین سما سکے اور بعض نے کہا ہے کہ جسقدر ہتیلی کو بھر سکے۔ تحفہ اور بحر الجواہر مین چار مثقال لکھا ہے بعض نے حبہ مثقال کے قریب لکھا ہے بقائی مین اسی طرح ہے

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
خزنہ لطیفہ [illegible]	سدیدی نے کہا ہے کہ تین درم کے قریب ہے اور ابو الفرج نے چار مثقال بتایا ہے اور صاحب تحفہ نے قریب چھ مثقال کے لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسقدر ہو جس سے ہتھیلی بھر جائے
حب	ایک قیراط یعنی سوا چار جو
حمصہ	تین درم ہے بعض نے چوتھائی درم اور بعض نے تہائی درم اور بعض نے تین جو لکھا ہے
خردل و خردل بری	تخمے ہیں آدھے چاول کی برابر لکھا ہے اور علاج الامراض اور مجموعہ بقائی میں چوتھائی چاول بتایا ہے اور [illegible] میں بھی مشہور ہے اور ریاض الفوائد میں لکھا ہے خشخاش کے ایک دانے کے برابر ہے اور بعض نے آٹھ دانہ خشخاش کے برابر بتایا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ خردل بارہ فلس کے برابر ہے اور ایک فلس چھ فتیل کے برابر ہے اور ایک فتیل چھ قطمیر کے مساوی ہے اور ایک قطمیر بارہ ذرہ کے برابر ہے اور ایک ذرہ اٹھارہ ہباء کے برابر ہے اور ہباء وہ غبار ہے کہ شعاع آفتاب سے روزن میں پیدا ہوتا ہے۔
خرما	ایک کتاب میں لکھا ہے ڈیڑھ دانگ کا وزن ہے
خرنوب	ایک قیراط
خرنوبہ	بحر الجواہر میں لکھا ہے تین درم کے برابر ہے اور بعض نے چار جو کے برابر بتایا ہے تحفہ اور ریاض عالمگیری میں چار حبہ فضی اور تین حبہ ذہبی کے برابر لکھا ہے
خرنوب شامی	تین حبہ ذہبی کا ہے اور بعض نے ایک قیراط لکھا ہے
خروار	دس من خامی ہے اور یہ بوجھ خر عجمی کا ہے اور خر عربی کا بوجھ چالیس صاع کا ہے اسے وقر کہتے ہیں
دام	ایک تولہ آٹھ ماشہ اور بعض نے لکھا ہے کہ دام پختہ ایک تولہ نو ماشہ ہے اکثر اطبا کا یہی معمول ہے اور دام خام ایک تولہ دو ماشہ اسی کو دام عالمگیری بھی کہتے ہیں شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ دام کا وزن ساڑھے چار مثقال ہے اور تھوڑے سے آدمیوں نے بائیس ماشہ کہا ہے دام طبی عبارت ہے دام پختہ سے
دانق	بکسر نون دانگ کو کہتے ہیں
دانگ	مثقال طبی کا ایک دانگ پونے چار رتی اور شرعی مثقال کا چار رتی اور پون چاول اور درہم طبی کا ایک دانگ اڑھائی رتی اور درہم شرعی سے تخمیناً دو رتی ہوتا ہے ایران میں دانگ سوا اکیس جو بھر ہے علاج الغربا کے خاتمے میں اسی طرح مذکور ہے قاموس وکنز اللغات وکمال الدرایہ میں ایک درم کا چھٹا حصہ لکھا ہے



وزن کی کیفیت وکمیت	وزن کا نام
اور ریاض عالمگیری مین تین قیراط بیان کیا ہے اور تحفے مین کہا ہے کہ دانگ درہم سے دو قیراط ہے کہ تیس چاول بھر ہوا اور مثقال سے تین قیراط ہے ایک حبہ ہے کہ چالیس چاول بھر ہوا الفاظ الادویہ مین چار رتی اور چھٹا حصہ رتی کا لکھا ہے کہ چھٹا حصہ درہم شرعی کا ہوتا ہے مجربات اکبری مین آیا ہے کہ اطبا کے عرف مین دانگ آٹھ جے سے عبارت ہے صاحب تحقیق نے کہا ہے کہ تمام ہندوستان مین دانگ سے مراد چھ رتی ہے کہ سولہ جو اور کچھ حصہ جو کا ہوتا ہے اور یہ چھٹا حصہ مثقال کا ہے اور اس زمانے مین عمل اسی پر ہے	
بسیط مین ابو قانس مین لکھا ہے کہ درخمی مثقال یونانی ہے جو پانچ دانگ کا ہوتا ہے اس حساب سے ساڑھے چار ماشہ نہین ہو سکتا اس لیے کہ دانگ متعارف چھ رتی کا ہوتا ہے جو چھٹا حصہ مثقال کا ہے اس حساب سے کل چونتیس رتی ہوئین اور یہ دو رتی کم چار ماشہ ہے اور دوسری کتابون مین درخمی کا وزن مطلقاً ایک مثقال لکھا ہے اور بعض نے ایک درہم بتایا ہے تحقیق مین ہے کہ ابن سرافیون چھ اولو لکھتا ہے اور توافق تینون قولون مین اس طرح ہو سکتا ہے کہ وزن درم کو سونے کے ایک مثقال کے برابر سمجھتے ہین اور اولو کا چھٹا حصہ ہے اس حساب سے بھی ساڑھے چار ماشہ ہوا کیونکہ مثقال کا چھٹا حصہ چھ رتی کے برابر ہے اور بحرالجواہر مین ہے کہ ابن ہبل کہتا ہے کہ ایک درخمی ڈیڑھ درم کے برابر ہے اس حساب سے ایک مثقال سے زیادہ ہوا اور استاد ابوالفرج بن ہندو نے مفتاح الطب مین لکھا ہے کہ شاید درخم معرب درخمی کا ہے اور رازی کی کتاب مین بھی لکھا ہے کہ جو مین انگلیون مین آسکے وہ دو درخمی کے برابر ہے اور جو ہتیلی مین آئے وہ چھ درخمی کی برابر قانون مین اس طرح بیان کیا ہے کہ چھ اولو اور اولو مین قیراط کا اور ہر قیراط چار جو کا پس درخمی اس بیان کے مطابق بہتر جو کے برابر ہے بعض کہتے ہین درہم درخمی سے معرب ہے تجنبی نے اصول التراکیب مین لکھا ہے کہ وہ تام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی	درخم و درخمی
طبی تین ماشہ اور بقول بعض ساڑھے تین ماشہ اور بعضے دو ماشہ دو رتی کہتے ہین۔ ریاض عالمگیری مین درم طبی کے اجزا چھ دانگ لکھے ہین اور تحفۃ المومنین مین درم ناقص سے مراد رکھا ہے اور بعض نے نصف مثقال اور مثقال کا چھٹا حصہ کہا ہے بحرالجواہر مین نصف مثقال اور ایک مثقال کا پانچوان حصہ تحریر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ مثقال ۹۶ جو کا ہوتا ہے جسکے نصف ۴۸ ہوے اور پانچوان حصہ مثقال کا ۱۹ جو کے برابر ہے پس اُسکے نزدیک درم ۶۷ جو بھر ہوا اور یہ درم شرعی کے قریب ہے اور	درم اور درہم

Hakeem Shaukat Ali 

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
	ریاض الفوائد میں چار دانگ اور چار جبہ مذکور ہے لیکن دسقوریدوس سے چار دانگ اور ایک دانگ کا دو تہائی حصہ نقل کیا گیا ہے کہ ان شہروں کے حساب سے ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے صاحب میزان الطب اور علاج الامراض نے بھی ساڑھے تین ماشہ فرمایا ہے صاحب تحفۃ المومنین لکھتا ہے کہ درم تام کہ اُسے درم عنبری بھی کہتے ہیں قدیم زمانے میں آٹھ دانگ کا تھا اور جدید زمانے میں چھ دانگ کا ہے کہ بارہ قیراط فضی ہوتا ہے اور بحساب تسوم ۲ تسو ہے اور بحساب حبہ کے اڑتالیس حبہ ہے اور بحساب جو کے ۹۶ جو اور بحساب چاول کے ایکسو بانوے چاول اور درم ناقص کہ طب میں یہی مراد ہے عبارت چار دانگ اور نیم مثقال سے ہے اور درم طبری کہ منسوب طبریہ کی طرف ہے جو شام میں ایک مقام کا نام ہے چار دانگ کا ہوتا ہے درم مصری چونسٹھ حبہ ہے زمانہ جاہلیت میں درم دو قسم کے چلتے تھے ایک چھوٹا دوسرا بڑا چھوٹا چار دانگ کے برابر تھا بڑا آٹھ دانگ کے اسلام کے زمانہ میں چھ دانگ کے برابر ہو گیا ایک دانگ دو قیراط کا اور ایک قیراط دو طسوج کا اور ایک طسوج دو حبہ متوسط کا ہوتا ہے اس حساب سے درم شرعی اڑتالیس جو متوسط بھر ہوا اسکو درم نقلی بھی کہتے ہیں
دمڑی	ادھائی ماشہ
دورق	بفتح دال حملہ فلانسی اور ذخیرہ اور ریاض الفوائد میں آٹھ رطل کا وزن بتاتا ہے اور بحر الجواہر میں تین رطل کا اور شیخ نے کہا ہے کہ چار رطل بغدادی کے برابر ہے اور تحفہ میں تین رطل کا بتایا ہے بعض نے کہا ہے کہ تین سو مثقال کے برابر ہے
دورق انطاکی	ایک من شاہ جہانی اور بحر الجواہر میں چوبیس قسط کہا ہے
دوغازی	ایک تولہ چار ماشہ کہ رتی کے حساب سے ایک سو ۲۸ رتی ہوئی اور رتی چار جو متوسط کی اور ماشوں سے ۱۶ ماشہ
دہ نار	۳۷ مثقال یعنی ساڑھے بارہ تولہ پنج نار اور نیم نار بھی اس حساب سے ہوتے ہیں
دینار	بیس قیراط کی برابر ہے اور مثقال شرعی کا بھی یہی وزن ہے اسی لیے بعض محققین نے اسکی تفسیر مثقال شرعی کے ساتھ کی ہے لیکن بحر الجواہر میں چھ دانگ کہا ہے کہ ہندوستان کے حساب سے ساڑھے چار ماشہ ہوا اور صاحب تحفہ نے جو ایک مثقال اور تہائی مثقال لکھا ہے یہ بات دوسری کتب میں نظر نہیں آئی
ذرہ	وزن میں سو ذرے ایک جو کے برابر ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ذرے کا کوئی وزن نہیں

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
رتی	بنگالے میں گل چاندنی کے بیج کو کہتے ہیں۔ چار چونسوسط کے برابر ہے اور شاہ جہانی بار (دہلی) میں ایک گھنگچی کے برابر ہو جسکا وزن تین جو بھر ہو بعض نے سرخ اور حبہ کا مرادف لکھا ہے
رائی	خردل کا مرادف سرسون کے دانے سے ½ سرسون کے برابر اور چاول سے ½ چاول کے برابر
رطل	مطلق رطل سے اطبا رطل عراقی و رطل بغدادی مراد لیتے ہیں اور وہ بارہ اوقیہ ہے کہ ہندی حساب سے اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوتا ہے علاج الامراض میں لکھا ہے کہ رطل مطلق سے رطل بغدادی مراد ہے کہ نوے مثقال ہے جسکے سوا چھبیس تولہ ہوتے ہیں کیونکہ مثقال کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور بحساب درم کے ایک سو اٹھائیس درم اور چار سبع درم (۴/۷) ہے کہ ۳۷ تولہ ۴ ماشہ ۶ رتی ہوتا ہے اسلئے کہ درم ساڑھے تین ماشہ کا ہے اور یہ بارہ اوقیہ اور ربع استار کے مساوی ہے اور مخزن کے مولف نے ۱۳۰ درم لکھا ہے اور خزانۃ العلم کا مولف کہتا ہے کہ رطل ۹۰ مثقال کا ہوتا ہے جس کے ۱۲۸ اور چار سبع درم ہوتے ہیں کہ بارہ اوقیہ کے مساوی ہوا اور ابن سرافیون کہتا ہے کہ شہد کا رطل بہ نسبت شراب کے رطل کے بہ قدر ربع زائد ہوتا ہے اور بہ نسبت روغن کے رطل کے بقدر نصف اور شراب کا رطل روغن کے رطل کی بہ نسبت بقدر ساتوین حصہ رطل کے زائد ہوتا ہے
رطل شرعی	اس کا اطلاق عراقی اور حجازی پر ہوتا ہے
رطل عراقی	۸۰۰ اقراط = ۲۳۰۴ حبہ = ۹۰۰۰ جو = ۴۰۵ ماشہ و تولے ۲۰۴ ماشہ بعض کتب میں اسی طرح لکھا ہے کتب لغت میں نصف من کہا ہے قاموس میں بارہ اوقیہ کتب فقہ میں بیس استار شرح سفر السعادت میں بیس پیسہ جو مساوی ہے ۳۳ تولہ ۹ ماشہ کے اور بقولے ۳۵ تولہ کے
رطل حجازی	رطل عراقی کا ڈیوڑھا
رطل مدنی	رطل حجازی کا نام ہے جو ۱۳۵ مثقال ہے اور تحفہ میں ۱۲۰ مثقال لکھا ہے
رطل مکی	عراقی رطل کا دونا ہوتا ہے اور تحفہ میں سو مثقال لکھا ہے
رطل دمشقی	۱۶۲۳ اوقیہ جسکے ۴۲۰ مثقال یا ۶۰۰ درہم ہوتے ہیں
رطل ہندی	۳۲ دام عالمگیری ذکائی میں اسی طرح لکھا ہے
رطل طبی	رطل عراقی جسکے ۹۰ مثقال اور بحساب درہم ۱۲۸ درہم اور بعض کے بیان کے مطابق ۱۳۰ درہم ہوتے اور قادری میں آدھا سیر شاہ جہانی لکھا ہے تحفہ میں لکھا ہے کہ ابن سرافیون کے نزدیک رطل شراب کی بہ نسبت چوتھائی زیادہ ہو اور روغن کے رطل کی بہ نسبت نصف رطل زیادہ



وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
رطل بغدادی	رطل عراقی کے برابر ہے جسکے ۹۰ مثقال ہوتے ہیں اور درم کے حساب سے ۳۶ درم کے برابر ہے اور یہ آدھ سیر اکبری کے مساوی ہے شیخ کے نزدیک اسکا وزن بارہ اوقیہ ہے جسکے بیس استار ہوئے
روپیہ	کہیں دس ماشہ کا کہیں ساڑھے دس ماشہ کا اور کہیں گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے انگریزی روپیہ ۱۱ ماشہ اور ۴ رتی کا ہے
زورق	ایک کیلا اور بعض نے دو قسط بتایا ہے اور شیخ نے تین رطل لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بیس اوقیہ ہے کیونکہ ہر اوقیہ بارہ درم کا ہوتا ہے
زورق نطالیقی	جو قسط رومی قسطون سے اور بعض کے نزدیک آٹھ جو ہیں کے برابر ہے
ساتوتن وساتو	ونیم غرملکے برابر ہے اور بعض نے تین قیراط لکھا ہے
سرخ	فقہا اسکو جو کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں الفاظ الادویہ میں لکھا ہے کہ سرخ تین جو متوسط کے برابر ہے جو برابر آٹھ چاول سے ہے اور علاج الامراض اور بقائی اور ذکائی میں ایک سرخ دو جو متوسط کے برابر لکھا ہے اور جو چار چاول کا ہوتا ہے اور ان شہرون میں متعارف یہی ہے کہ سرخ آٹھ چاول کا ہوتا ہے اور علاج الغربا کے خاتمے میں مذکور ہے کہ سرخ گھنگچی کو کہتے ہیں جو تین جو بھر ہے
سرسون	اسکا ایک دانہ برابر ہے تین دانہ رائی کے
سکرجہ	مطلق سکرجہ سے سوا چھ استار مراد ہے اور سکرجہ کبیرہ نو اوقیہ بقول بعض سات اوقیہ اور سکرجہ صغیرہ تین اوقیہ ہے
سکورہ	ایضاً
سمطیس	جرہ صغیرہ کے برابر ہے جو چار قسط کا وزن ہے
سونوقس	دو سو ستر درم یا ڈھائی قسط
سُوَرن	بضم سین مہملہ و فتح واو و سکون رائے مہملہ و نون ہندی کا وزن ہے سولہ ماشہ کا
سیر	چھوٹا سیر چوبیس تولہ کا ہے اور بڑا سیر سو روپیہ بھر کا اور مراد مطلق سیر سے شاہجہانی سیر ہوتا ہے جس کا وزن چالیس دام پختہ ہے کہ تولہ کے حساب سے ستر تولہ اور ماشے کے حساب سے آٹھ سو چالیس ماشہ ہے اور اکبری سیر تیس دام پختہ کا جسکے ساڑھے باون تولہ ہوتے ہیں عالمگیری سیر چالیس دام پختہ کا جسکے ستر تولہ ہوتے ہیں جہانگیری سیر چھتیس دام پختہ کا جسکے ترسٹھ تولہ ہوئے فرخ سیری سیر اڑتالیس دام پختہ کا جسکے چوراسی تولہ ہوتے ہیں کابل کا سیر اسّی روپیہ کابلی کے برابر ہے اور ہر روپیہ کا وزن ڈیڑھ مثقال ہے پس تولہ کے حساب سے پینتالیس تولہ اور ماشہ کے حساب سے



وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
	پانچسو چالیس ماشہ ہوتا ہے خراسان کا سیر پندرہ مثقال ہے جسکے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ ہوے سیر شاہی اور سیر طبی دونون اکیس ماشہ بھر ہوتے ہین لکھنؤ کا سیر پختہ اٹھاسی تولہ کا ہے اور انگریزی سیر جسے نمبری کہتے ہین اسی روپیہ کلدار چہرہ شاہی کا ہے کہ تولونکے حساب سے چھتر تولہ چار ماشہ اور ماشون کے حساب سے نوسو چھبیس ماشہ ہوا اور پونڈ سے اسکا وزن اڑھائی پونڈ ہوا اور اونس سے تیل وزن
سیہ	سولھوان حصہ من تبریزی کا
شانج	بعض نسخون مین جیم تازی سے ہے اور بعض مین حاے حطی سے چھپا لفظ تحقیق الاوزان کا ہے یہ وزن آدھے قفیز بغدادی کے برابر ہے
شامونہ	بحر الجواہر مین ساڑھے دس من لکھا ہے اور تحقیق الاوزان مین شامونا واو معروف کے ساتھ چھیالیس تولہ لکھا ہے جسکے ۴ ۱/۲ طبی اور مثقال سے ۱۰۸ مثقال ہوے
شتروار	وسق اور وہ ساٹھ صاع ہے
شعیرہ	تحفۃ المومنین مین ایک چاول بھر ہے اور متعارف ہندوستان مین جو کا وزن چار چاول کے برابر ہوا اور بعض بارہ دانہ رائی کے برابر کہتے ہین اور بعض کے نزدیک چھ دانہ رائی کے برابر ہے۔
صاع عمر	آٹھ رطل کا تھا عراقی رطل سے اور شریک نے کہا ہے کہ زیادہ سات رطل سے اور کم آٹھ سے تھا
صاع عراقی	آٹھ رطل عراقی کے برابر ہوا اور رطل عراقی = ۱۳۰ استار ۸۲ = ۱۶۰ استار - اور ایک استار برابر ہے ۴ ۱/۲ درم یا ۳ ۱/۲ مثقال کے جو مساوی ہے ۶ ۳/۷ درم کے پس صاع پہلے قول کے مطابق ایک ہزار چار سو درم کے برابر ہوگا جیسا کہ درمختار مین ہے اور یہ برابر ہے ایک سو ساٹھ دام پختہ کے جسکے دو سو چالیس دام خام ہوتے ہین اور اسکے دو سو آٹھ تولہ اور تین ہزار دو سو چالیس ماشہ ہوتے ہین اور دوسرے قول کے موافق ایک ہزار اٹھائیس درم اور ۴/۷ درم ہوگا کہ چار سیر شاہ جہانی کے مساوی ہے
صاع بغدادی	آٹھ رطل عراقی کے برابر ہے
صاع کوفی	ایضاً
صاع نبی	ایضاً
صاع رسول	ایضاً
صاع حجازی	پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہے حجازی رطل سے کہ ایک رطل حجازی تیس استار کا ہوتا ہے
صاع مدنی	۵ ۱/۳ رطل اور بعض نے لکھا ہے کہ چار مد کے برابر ہے

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
صاع ہاشمی	چار صاع عراقی کے برابر
صاع طبی	قلانسی مین چار من کے برابر لکھا ہے اور بحرالجواہر مین چار مد کے برابر اور رطالاتفاق ا [illegible] اکثر کے نزدیک دو رطل بغدادی کے برابر ہے اس صورت مین صاع طبی آٹھ رطل کا ہوگا جیسا کہ صاع عراقی کا حال ہے اور صاحب تحفہ نے صاع طبی کا وزن [illegible] لکھا ہے
صایم	چار سُرُ
صرفہ	سکرجہ کبیرہ
صدفہ کبیرہ	چودہ سامونات
صدفہ صغیرہ	جہ یا سات سامونات
طالون	ذوادبیہ
طاموں	بندقہ
طالیقون	ایک سو بیس رطل ہی رطل ہے جس کا وزن بارہ اوقیہ ہے قرابادین کبیر مین ایک ہی عنوان کے تلے ایک جگہ ڈیڑھ سو رطل بتایا ہے اور دوسری جگہ سوا سو رطل قلمبند کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس مین کچھ غلطی ہوگئی ہے
کُطسُوج	(سین مہملہ کی تشدید اور جیم تازی کے ساتھ) درم کا ایک طسوج دو حبے کے برابر اور مثقال کا ایک طسوج ڈھائی حبہ اور دو دیار [illegible] بعض نے مثقال سے صرف ڈھائی جبے کے برابر لکھا ہے جو دس چاول کے برابر ہوگا۔ قلانسی ریاض الفوائد علاج الامراض اور الفاظ الادویہ مین لکھا ہے کہ طسوج کا وزن نصف قیراط [illegible] دو جو متوسط کے برابر ہے منتخب اللغات مین بیان کیا ہے کہ طسوج معرب ہے تسو کا چوتھائی دانگ کو کہتے ہین کہ دو حبہ بھر ہے اور رسالہ اوزان مین لکھا ہے کہ طسوج ہر چیز کے چھبیسوین حصہ کو کہتے ہین
طوطون	ایک وزن ہے جو شراب کا بیس اوقیہ ہوتا ہے اور روغن زیتون کا نو اوقیہ اور
وطلون	شہد کا تیرہ اوقیہ قلانسی اور ذخیرہ مین مطلقاً نو اوقیہ لکھا ہے
طول	تحفہ مین لکھا ہے کہ ساڑھے تین مثقال اور تین قیراط کا وزن ہے شاید تولہ کا معرب ہے
وطولہ	جو ہندوستانی وزن ہے کہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے لیکن تحفہ کے بیان سے بارہ ماشہ سے زیادہ معلوم ہوتا ہے شاید تولہ سے غیر ہو
عدس	طب کی کتابون مین لکھا ہوتا ہے کہ اس دوا کو عدس کے برابر کھائین یا عدس سے زیادہ کھائین اور مراد یہ ہوتی ہے کہ مسور کے دانے کے برابر کھائین
عرما	چوتھائی مثقال سے ایک مثقال تک اور مفتاح الطب مین چوتھائی درم سے دو دانگ



وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
	تک ہے مستفاد از قرابادین کبیر
عری	(عین مہملہ اور میم کے ساتھ) ۷ اوقیہ کے مساوی ہے مستفاد از قرابادین کبیر اور تحفہ میں میم کی جگہ فا ہے
غراما	(غین نقطہ دار سے) ڈیڑھ دانگ سے دو دانگ تک اور بعض نے ایک مثقال تک بھی لکھا ہے مستفاد از قرابادین کبیر
غرما و غرمانا	(بفتح غین نقطہ دار) چوتھائی درم اور بعض نے نصف درم کہا ہے بعض نے ڈیڑھ دانگ لکھا ہے بعض نے دو دانگ کی برابر بتایا ہے قلانسی میں چوتھائی مثقال سے تہائی مثقال تک بتایا ہے ذخیرہ اور تحفہ اور ریاض عالمگیری میں ڈیڑھ دانگ یا دو دانگ کا ہم وزن ذکر کیا ہے
غازابیگی	دو مثقال صیرفی کہ آٹھ ماشہ ہوتے ہیں
فاموس	جوامع میں [illegible] چھ درم کے برابر ہے
فتیل	(بفتح اول و یائے معروف) فلس کا چھٹا حصہ
فرق	(بفتحتین) اہل مدینہ کا [illegible] اور وہ تین صاع یا سولہ رطل ہے کذا فی القاموس تحقیق الاوزان میں ہے کہ وہ ایک پیمانہ ہے ۱۶ [illegible] رطل کا اور وہ بارہ مد یا تین صاع اہل حجاز کے نزدیک ہے بعض کے نزدیک پانچ رطل اور ہر قسط آدھا صاع کا اور کتب فقہ میں ۳۶ رطل ہے بعض نے رائے مہملہ کے سکون سے ایک سو بیس رطل کا وزن بتایا ہے
فرالوس	تین اوقیہ
فل	پانچ مثقال
فلس	ایک وزن ہے چھ فتیل کے برابر ہندی اسکی پیسہ ہے اور پیسہ کا وزن مختلف ہے فلوس اسکی جمع ہے اہل ہند مفرد کی جگہ اس جمع کو بولتے ہیں
فلاطوس	غیاث اللغات میں فرہنگ سے نقل کیا ہے کہ ایک درم بھر وزن کا نام ہے
فلنجار	بالفتح بحر الجواہر میں ڈیڑھ مثقال لکھا ہے قلانسی میں کہا ہے کہ فلنجار ایک [illegible] ہے فلنجارین کو تحفہ میں ڈیڑھ درم بتایا ہے گیلانی کی شرح قانون شیخ الرئیس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو فلنجار ڈیڑھ مثقال کے برابر ہیں
فلنجیون	ایک مثقال
فلوس	(بفتحتین) فلس کی جمع ہے ہندوستان میں فلس کی جگہ فلوس کو بولتے ہیں اور دام پختہ اور دام خام سے عبارت ہے
فنجان	بکسر فا و سکون نون کٹوری یا پیالہ قہوہ خوری فنجانہ بھی یہی ہے



وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
قاؤوس	قا اور بعض علماء کے ساتھ ڈیڑھ اوقیہ مستفاد از بحر الجواہر
قبضہ	تر و خشک دوا اسقدر مقدار میں کہ ہتھیلی میں آجائے اور بعض نے اسکی مقدار ایک مٹھی لکھی ہے
قدح مصری	۲۸ ۱/۲ اوقیہ یا ۲۰۵ ۱/۲ مثقال یا ۳۶۷ ۱/۲ درم کذا فی تحقیق الاوزان
قسط	(بالضم والکسر) مطلق سے چار رطل بغدادی مراد ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے بعض نے بیس اوقیہ کہا ہے۔
قسط رومی	ایک رطل اور نصف سدس رطل (۱ ۱/۱۲ رطل) یا (۱ ۱/۱۲ رطل) اور یہ بیس اوقیہ ہوتے ہیں تحفہ میں ۱۵۰ مثقال لکھے ہیں۔
قسط انطاکی	(اس کو قسط انطابقی بھی کہتے ہیں) ڈیڑھ رطل بغدادی جیسا کہ تحقیق الاوزان میں ہے اور بحر الجواہر میں تیرہ اوقیہ بتایا ہے تحفہ میں ۱۳۵ مثقال لکھے ہیں ابن سرافیون نے سولہ اوقیہ لکھا ہے اور بعض نے چار رطل اور شیخ الرئیس نے ڈھائی رطل بتایا ہے
قسط مصری	قسط انطاکی = (۱ ۱/۲) رطل بغدادی
قسط فطری	(قسط فیروطی یا فیروقی بھی اسکے نام ہیں) قلانسی میں اسکا وزن ۲۴ اوقیہ لکھا ہے اور وہ ایک سیر شاہ جہانی ہوتا ہے
قسط شہد	یونانیوں کے نزدیک ایک رطل ہے ... کے نزدیک ڈیڑھ رطل قلانسی نے اسیطرح لکھا ہے۔ ابن سرافیون نے ڈھائی رطل بتایا ہے اور ابن ہبل کے نزدیک ستائیس اوقیہ ہے اور کتاش ابن ساہر میں ایک سو آٹھ رطل لکھا ہے اور ابن زہر نے اپنی کتاب خواص ادویہ میں چار رطل بتایا ہے
قسط روغن زیتون	ابن ساہر اور ابن ہبل کے نزدیک اٹھارہ اوقیہ کے برابر ہے
قسط شراب	بیس اوقیہ کے برابر ہے
قطس	قسط
قطمیر	
قفیز	بارہ وزنوں کے برابر بعض کے نزدیک ایک من اور آٹھ سیر شاہ جہانی ہے اور صاحب صحاح و قاموس نے آٹھ مکوک لکھا ہے اور منتخب اللغات میں بارہ صاع کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ پیمانہ ۲۵ کیلہ یا ۱۴۴ کیلجہ کے برابر گنجائش رکھتا ہے اور قلانسی کے نزدیک بڑے منوں سے پچیس من ہے۔ صاحب ذخیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ پچیس من یا آٹھ مکوک یا ڈیڑھ صاع یا ثمن کیلجہ ہے
قفیز ہاشمی	کمال الدرایہ میں ہے کہ ۱۲ من کے برابر ہے اور ہر من (۲۶۰) درم کا اور مہذب الاسماء میں ۸ رطل بتایا ہے

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
قفیز حجازی	(اسے قفیز حجاجی بھی کہتے ہین) ایک صاع عراقی کے برابر ہے
قنطار	جوامع و ذخیرہ و قلانسی مین ایک سو بیس رطل عراقی لکھا ہے صحاح اللغۃ مین کہا ہے کہ قنطار بعض کے نزدیک ایک ہزار اور دو سو رطل ہے معاذ ابن جبل سے منقول ہے کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہے اور ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا
قوانوس	ایک وزن ہے کہ روغن زیتون کا بارہ درخمی کے برابر ہوتا ہے اور شراب کا ڈیڑھ اوقیہ اور نصف اور تہائی درخمی اور شہد کا سوا دو اوقیہ بحر الجواہر مین اسی طرح آیا ہے اور بعض نے اسکا وزن تین اوقیہ اور شیخ نے ڈیڑھ اوقیہ لکھا ہے بعض نے شہد کا چھتیس درم اور دوسرے مائعات کا بیس درم لکھا ہے قرابادین کبیر کے نسخے مین قواتوس لکھا ہے جو کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے
قوطولی	قاف مضموم و واو مجہول و طائے حطی مضموم و واو معروف ولام مکسور و یائے تحتانی معروف سے کتاب تنویر مین لکھا ہے کہ اسکا وزن سات مثقال کے برابر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شراب کا چھ اوقیہ اور ابن جبل کے نزدیک شراب کے قوطولی کا وزن دس اوقیہ ہے اور زیتون کے تیل کا نو اوقیہ اور شہد کا تیرہ اوقیہ ہے اور بعض کتابون مین ہے کہ سات اوقیہ کے برابر ہے قرابادین اور ذخیرے مین قوطولی کا وزن نو اوقیہ لکھا ہے۔
قوطیل	قلانسی اور ذخیرہ مین بہتر مثقال ہے
قیاثا	سات مثقال
قیراط	صاحب کمال الدرایہ نے ابن اثیر سے اور صاحب بحر الجواہر نے نہایہ سے نقل کیا ہے کہ قیراط دینار کے اجزا مین سے ایک جز ہے پس اہل شام کے نزدیک دینار کے چوبیس جزون مین سے ایک جز ہے اور علماے فقہ کے نزدیک دینار کا بیسوان جز ہے یہی اکثر شہرون مین مروج ہے اور چونکہ دینار اور مثقال کا وزن جو سے سو جو کے برابر اور حبہ سے چھبیس حبہ کے برابر مقرر ہے پس قیراط ذلعی اور عینی اور کمال الدرایہ اور در مختار کے قول کے مطابق پانچ جو متوسط کے برابر ہوگا اور فتاوی حمادیہ اور خزانۃ الروایۃ اور ترجمہ شرح وقایہ اور شرح صراط المستقیم کے قول کے موافق ایک حبہ اور حبے کے پانچ حصون مین سے چار کے برابر ($1\frac{4}{5}$) ہوگا لیکن قیراط کا وزن درہم شرعی سے $\frac{1}{14}$ درہم ہوگا اور یہ جو بعض کتب فقہ مین لکھا ہے کہ قیراط آدھے دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ درہم کا چھٹا حصہ ہے یہ مذہب فقہا کے خلاف ہے اور قاموس مین قیراط کا وزن دو طسوج بتایا ہے جو سولہ چاول کی



وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
	مقدار ہے اور مثقال سے اڑھائی طسوج ہے جسکے پچیس چاول ہوتے ہین اور بحر الجواہر مین اقسرائی سے نقل کیا ہے کہ قیراط طبی چوتھائی دانگ کے برابر ہے جسکے چار جو ہوتے ہین اور قانون اور قلانسی اور ذخیرہ اور ریاض الفوائد اور الفاظ الادویہ مین لکھا ہے کہ قیراط چار جو کے برابر ہے اسلئے کہ دانگ درم کے چھٹے حصے کے برابر ہے اور درم تمام چھیانوے جو کے برابر ہوتا ہے بعض نے یون بیان کیا ہے کہ طبی قیراط سوا چار جو کے برابر ہے اور شرعی قیراط پونے چار جو کے ۔
قیراتو	ڈیڑھ اوقیہ
کُر	بضم اول وسکون رائے مہملہ ایک پیمانہ ہے جو بارہ وسق کے برابر ہے اور ہر وسق ساٹھ صاع کے برابر ہے ۷۲۰۰ رطل بھی کہا ہے
کُرمتہ برائے مہملہ	بالضم قلانسی کہتا ہے چہارم حصہ درم سے چہارم حصہ مثقال تک اور ذخیرے مین ڈیڑھ دانگ سے دو دانگ تک بتایا ہے اور بعض نے چھ قیراط لکھا ہے اور شیخ نے مفردات مین تفسیری گرکستان ای عشر قیراط
کرمہ شامیہ	بعض کے نزدیک ڈیڑھ عدس اور بعض کے تین قیراط اور ایک حبہ ہے اور بعض نے چوتھائی درم سے چوتھائی مثقال تک لکھا ہے
کرمہ بزائے معجمہ	بالفتح چھ قیراط کے برابر ہے قلانسی کہتا ہے کہ چوتھائی درم سے چوتھائی مثقال تک ہوتا ہے کرمہ برائے مہملہ کا مرادف ہے
کسوفافن	باعتبار ناپ کے آٹھ درم اور باعتبار وزن کے آٹھ قیراط ہے شیخ نے اٹھارہ درمی لکھا ہے مستفاد از قرابادین کبیر بعض کتابون سے **کسوقافون** فا کی جگہ دونون قاف سے معلوم ہوتا ہے ذخیرہ اور قلانسی مین **کسوناقی** ہے اور بحر الجواہر مین **کسوناقی** ہے
کف	یعنی ایک مٹھی وزن اس کا چھ مثقال قرار دیا ہے اور مفتاح الطب مین چھ درمی کے برابر لکھا
کفوان	یہ وزن اور پیمانہ دونون مین مستعمل ہے وزن کے حساب سے آٹھ قیراط ہے اور پیمانہ کے حساب سے اٹھارہ درم
کوب	بعض نے تین رطل لکھا ہے اور بعض نے تین قسط
کوز وکوزہ	قلانسی وذخیرہ وبحر الجواہر مین دو قسط کے برابر لکھا ہے اور بعض نے تین رطل بتایا ہے اور بعض یون کہتے ہین روغن کا کوزہ اڑتالیس استار کا ہے اور شراب کا ساٹھ استار کا اکواز جمع ہے
کناش	۶۰ درم

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
کول	دو ٹانک کے برابر ہے اور یہ ہندی کا لفظ ہے اور قرابادینی کے بعض نسخوں میں بھی کول کا آیا ہے اور تین کیلچہ کے برابر ہے
گیل	قلانسی اور تحفۃ المومنین اور ریاض الفوائد میں چھتیس من کا وزن لکھا ہے بعض کے نزدیک تین من اور ایک من کا آٹھواں حصہ ہے (٣ پلہ) بعض کے نزدیک چھیاسٹھ من کا وزن ہے
کیلجہ بالکسر	ایک پیمانہ ہے کہ چار رطل کی گنجائش رکھتا ہے بعض کے نزدیک ڈیڑھ رطل کا بعض کے نزدیک چھ سو درم کا قاموس اور تحفے میں ایک من اور من کے آٹھ حصوں میں سے سات حصے (١ پلہ) اور قلانسی میں چھ حصوں میں سے پانچ حصے (پلہ) کیالجہ بھی جمع میں سو درم تحفۃ المومنین اور ذخیرہ میں اسی طرح ہے اور قلانسی میں آٹھ سو درم ہے
گھنگچی (له)	ایک سرخ اور ہے کہ تین جو بھر وزن ہے
ماشہ بشین معجمہ	مخزن الادویہ میں ہے کہ بنگالے کا ماشہ آٹھ رتی بھر کا ہے اور شاہ جہان آباد کا ماشہ آٹھ سرخ (گھنگچی) کا بھی مستعمل ہے اور بعضوں کے نزدیک چھ سرخ ہے کہ ہر سرخ اسکا ہم جو بھر ہے اور تحفے کے نزدیک آٹھ سرخ ہے وہ ہر سرخ کو دو جو متوسط قرار دیتے ہیں اور ہر جو چار چاول کا اور ہر چاول چار دانہ رائی کے برابر ہے ماسہ بسین مہملہ معرب ہے ماشہ کا اور ماسہ کا اور ماسجات جمع ہیں
ماطاطیس	ایک وزن کا نام ہے کہ بہتر قسط ہے شراب کے قسط سے
مثقال کبیر	حسب بیان ریاض عالمگیری چھ دانگ ہے اور ایک مثقال سے تین قیراط ہے پس اٹھارہ قیراط ایک مثقال کے ہوئے اور اٹھارہ قیراط کے اونٹے جو ہوتے ہیں جو مساوی ہیں ٣٢ پلہ حبہ کے اور قیراط اسکا تین حبہ اور چار چاول اور دو دانہ رائی کے برابر ہے اس حساب سے ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ ہوا اور یہی اطبا کا معمول ہے اور تحفۃ المومنین میں ایک درم ناقص اور ساتواں حصہ درم کا کہا ہے کہ ایک سو بیس جو بھر ہوا کہ تین ماشہ چھ رتی ہوتا ہے اور بعضوں نے تین ماشہ پونے دو رتی لکھا ہے اور شیخ رئیس کے قول سے بہتر جو بھر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسنے مثقال کو درخمی کہا ہے اور کہا ہے کہ درخمی چھ ابولو کے برابر ہے اور ہر ابولو تین قیراط کا اور ہر قیراط چار جو بھر کا جخندی نے اصول التراکیب میں لکھا ہے کہ مثقال طبی سلف سے آج تک ایک قرار پر ہے اور وہ سونے سے (پلہ ١ درم ہے) کہ آدھا مثقال اور ایک مثقال کا پانچواں حصہ ہوتا ہے کیونکہ تجربے سے معلوم ہوا کہ سونا چاندی سے اسقدر وزنی ہے پس چھ دانگ کے

له یہ وزن محیط اعظم سے بیان ہوا ہے [illegible] ١٢

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
مثقال یونانی	چھ دانگ تک ہے اور قیراط سے بیس قیراط اور طسوج سے ۲۴ طسوج اور حبہ سے ساٹھ حبہ اور شعیرہ سے ایک سو بیس شعیرہ اور ارزہ سے دو سو چالیس ارزہ ہیں اور دانگ اس مثقال کا تین قیراط اور ایک حبہ اور چار طسوج اور دس حبہ اور بیس ارزہ کا ہے اور قیراط اس مثقال کا تین حبہ اور بارہ ارزہ ہے اور طسوج اس مثقال کا دس حصہ اور آدھا اور دسواں حصہ ایک ارزہ کا ہے اور حبہ اس مثقال کا چار ارزہ کا اور ارزہ دو خردلہ کے برابر۔ علوی خان کے نزدیک مثقال طبی ۲۵ رتی اور ۵/۷ رتی کے برابر ہے کہ ۴ ماشہ اور ۵/۷ ۱ رتی کے قریب ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے لکھا ہے کہ چار مثقال صیرفی پانچ مثقال طبی کے برابر ہوتے ہیں محیط میں ابو قانس میں کہا ہے کہ یونانی مثقال پانچ دانگ کا ہوتا ہے اور خجندی نے اصول الترکیب میں کہا ہے کہ یونانی مثقال اطبا کے مثقال سے دو قیراط کم ہے
مثقال شرعی	بیس قیراط کے برابر ہے قیراط پانچ جو کا
مثقال صیرفی	عبارت درم نام جدید سے ہے جو چھ دانگ کا ہے
درم شرعی	دو رطل عراقی اور حجازی رطل ہے ایک رطل اور تہائی رطل جو ساڑھے چالیس استار کے
درم طبی	دو رطل بغدادی ہے اور تحفہ میں سوا رطل کہا ہے
سطرون صغیر	جوزہ کے تکیہ کے برابر ہے کہ چھ درمی کے برابر ہوتا ہے مستفاد از قرابادین کبیر
سطرون کبیر	تین اوقیہ مستفاد از قرابادین کبیر
سطون صغیر	بحر الجواہر میں لکھا ہے کہ روغن زیتون سے حبہ درمی اور شراب سے بیس غراما اور شہد سے نو درمی اور تحقیق الاوزان میں شراب سے بیس درمی ہے۔
سطون کبیر	روغن زیتون سے تین اوقیہ اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ غراما اور شہد سے ساڑھے چار اوقیہ اور تحقیق الاوزان میں شراب سے آٹھ درمی ہے
مشربہ	سوا چھ اسطار
مصطون صغیر	چھ مثقال
مصطون کبیر	تین اوقیہ
مسطرہ صغیر	مصطون صغیر
مسطرہ کبیر	مصطون کبیر
مکوک	دکاف تازی اول کی تشدید سے تنبور کے وزن پر، بحر الجواہر میں تین اسطار کا نام لکھا ہے اور قاموس میں ہے کہ آدھا صاع یا آدھے رطل سے آٹھ اوقیہ تک یا آدھے ویبہ سے تین کیلجہ تک



وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
کیال	چوبیس کیلہ کا وزن ہے مستفاد از بغائی
کیل و مکیلہ	ایضاً
ملعقہ	چمچے کو کہتے ہیں شہد وغیرہ کا ایک ملعقہ چار مثقال کا ہوتا ہے اور خشک ادویہ کا ایک مثقال سے دو مثقال تک انطاکی کہتا ہے کہ مراد ملعقہ سے طبیبوں کے نزدیک ایک مثقال ہے یعنی ساڑھے چار ماشہ اور شہد و شکر کے وزن میں چار مثقال ہے یعنی ڈیڑھ تولہ اکثر کہتا ہے کہ ملعقہ صغیر سے چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ محیط سے معلوم ہوتا ہے کہ ملعقہ کبیر و پانچ مثقال ہے
من	مطلق من سے اطبا و رطل عراقی مراد لیتے ہیں کہ ۵۶ تولہ ۹ ماشہ ہوتا ہے علاج الغربا کے آخر میں یوں ہی لکھا ہے اور دوسری کتب میں یوں بیان کیا ہے کہ مطلق من سے مراد من صغیر ہے جو چوبیس اوقیہ یا چالیس استار کا ہوتا ہے اور درہم سے ۲۵۷ ۱/۲ درہم [illegible] مثقال سے ۱۸۰ مثقال اور تولوں سے ۶۷ ۱/۲ تولہ اور صاحب قرابادین قادری کے نزدیک ایک سیر شاہ جہانی کے برابر ہوتا ہے
من شرعی	بعض نے لکھا ہے کہ ۸۰ دام پختہ = ۷۰ تولہ = ۶۰ دام خام ہے اور کتب فقہ میں ۴۰ استار لکھا ہے
من عراقی	من شرعی کہ ۴۰ استار ہے
من بغدادی	من شرعی کہ ۴۰ استار ہے
من صغیر	من شرعی کہ ۴۰ استار ہے
من کبیر	۶۰۰ درم
من مکی	قلانسی نے لکھا ہے ۲۶۰ درم اور تحفہ میں لکھا ہے ۱۶۰ مثقال
من رومی	تحقیق الاوزان میں لکھا ہے کہ قسط رومی کی طرح ہے اور بحرالجواہر میں ۱۲۰ اوقیہ بتایا ہے
من اسکندرانی	۳۰ اوقیہ
من قطری	۱۶۵ مثقال اور شیخ نے ۱۸۰ مثقال لکھا ہے
من انطاکی	۱۱۶ اوقیہ جسکے ۱۲۰ مثقال ہوے
من مصری	من انطاکی
من تبریزی	چالیس استار خراسانی کہ ہر استار ۱۵ مثقال کا ہے جسکے چھ سو مثقال ہوے کہ دو سو تولہ کے مساوی ہے
من شاہی	۲۶۶ ۲/۳ سیر شاہی = ۱۲۰۰ مثقال = ۴۰۰ تولہ
من خانی	۸ سیر کابلی جسکے تین سو ساٹھ تولہ ہوتے ہیں

وزن کا نام	وزن کی کیفیت وکمیت
من اکبری	۴۰ سیر اکبری = ۹۰ دام پختہ = ۱۵۷ ½ تولہ
من جہانگیری	۳۶ سیر جہانگیری = ۲۲۶۸۰ تولہ = ۱۲۹۶ دام پختہ
من شاہجہانی	۴۰ سیر شاہجہانی جسکے ۱۶۰۰ دام پختہ = ۲۸۰۰ تولہ ہوئے
من ہندی	پختہ چالیس سیر رائج اور خام بیس سیر رائج مگر مطلق من ہندی سے مراد پختہ ہی ہوتا ہے اور ہندوستان کے سیر مختلف ہیں اسیوجہ سے من کے اوزان بھی مختلف ہیں
مہر	جسے ہندوستان میں اشرفی کہتے ہیں تام کا وزن ۹ ماشہ ۷ رتی کے برابر ہے اور ناقص کا وزن ۹ ماشہ ۳ رتی کے برابر اور بعض کے نزدیک ۹ ماشہ ۵ رتی کے برابر اور بعض کہتے ہیں کہ اشرفی کامل الوزن تولہ بھر کی اور ناقص الوزن دس ماشہ کی ہوتی ہے پس بنگالہ اور کلکتہ کی پرانی ضرب ۱۲ ماشہ اور چوتھائی رتی بھر ہے اور سورتی دس ماشہ اور سات رتی اور جیپوری واکبری وجہانگیری وشاہجہانی وعالمگیری جملہ دس ماشہ اور ساڑھے پانچ رتی اور احمد شاہی و محمد شاہی دس ماشہ اور پانچ رتی ہے
ناطل	شراب اور دودھ وغیرہ کا پیمانہ ہے اور ایک گھونٹ پانی کا اور ناطل دعا ستار کا بھی نام ہے بعض نے وہ اوقیہ کا نام لکھا ہے مفتاح الطب میں سات درم کے برابر بتایا ہے اور بعض نے سات مثقال کے برابر کہا ہے
نیطل	ایضاً
نشک	نون کے کسرے اور شین نقطہ دار کے سکون اور کاف تازی کے وقف سے ایکسو آٹھ سورن کے برابر ہے اور بہ ہندی کا وزن ہے ایکسو بائیس تولہ کا
نواۃ	پانچ درم ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تین مثقال ہے اور قلانسی وذخیرہ میں دو دانگ لکھا ہے اور ثُرّہ کے وزن سے کہ ½ مثقال ہوتا ہے اور بعض نیم درم فضی بیان کرتے ہیں اور قاموس میں ایک اوقیہ سونے سے یا چار دینار یا تین درم یا ساڑھے تین درم یا پانچ درم بعض کہتے ہیں کہ نواۃ گٹھلی کا نام ہے اور مطلق سے مراد چھوارے کی گٹھلی ہے خاصکر جبکہ اوزان میں یہ لفظ مطلق بولا جاتا ہے تو یہی مراد ہوتی ہے
وسیون	ڈھائی مثقال
وسق	بفتح واو و سین مہمل کوفیوں کے نزدیک ساٹھ صاع نبی کے برابر ہے جسکے ۴۰ ۲ من ہوئے اور ایک اونٹ کا بوجھ ہے مہذب الاسماء میں لکھا ہے کہ پانچ وسق تین سو صاع کے برابر ہوتے ہیں صاع نبی سے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے فتاوی شافعی میں شمس الائمہ سے لایا ہے کہ یہ قول اہل کوفہ کا ہے اور اہل بصرہ کے نزدیک وسق تین سو من کا ہوتا ہے
وشق	شین نقطہ دار سے آدھا صاع شرعی

وزن کا نام	وزن کی کیفیت و کمیت
وَقر	(واو کے فتحہ قاف کے سکون اور را مہملہ کے وقف سے) عربی گدھے کا بوجھ ہے اور وہ چالیس صاع کا ہے
وَیبہ	بائیس مد یا چوبیس مد
باقلا	باقلا
باہین	پانچ استار اور بیس درم اور چار او بولو کے برابر ہے
ہوطل	اکسیر اعظم میں تین اوقیہ بھر لکھا ہے دوسری کتاب میں نہیں ہے
یمینا	پون اوقیہ

فائدہ یہ وہ وزن جو ملکوں میں مشہور ہیں اس طرح پر ہیں کہ چار رائی کے برابر ایک چاول اعتبار کرتے تین اور چار چاول کے برابر ایک جو اور دو جو کے برابر ایک رتی اور آٹھ رتی کے برابر ایک ماشہ اور ساڑھے تین ماشہ کے برابر ایک درم اور ساڑھے چار ماشہ کے برابر ایک مثقال ہے پس آدھا ماشہ درم کا ساتواں حصہ ہے اور مثقال کا نواں حصہ اور بارہ ماشہ بھر کا ایک تولہ ہوتا ہے اور چودہ ماشہ بھر کا ایک دام عالمگیری اور اکیس ماشہ بھر کا ایک دام پختہ اور سوا تولہ دس ماشہ ۴ رتی کا ایک چھٹانک انگریزی یعنی نمبری اور دو چھٹانک کا آدھ پاؤ اور دو دھیلوں کا ایک پاؤ اور دو پاؤ کا آدھ سیر اور دو آدھ سیروں کا ایک سیر انگریزی کہ بالفعل مروج ہے اور ڈھائی سیر کی ایک پنسیری اور پانچ سیر کا ایک دھڑا اور چار دھڑی کا ایک من خام اور دو من خام کا ایک من پختہ اور ڈیڑھ سو من پختہ کا ایک پلہ ہوتا ہے فقط

فہرست کیفیت اوزان بعض کتب طبیہ ہندی (یعنی ویدک)

آتم پرکاش مؤلفہ آتما رام جی

۱۲	سرسون	جو	۲	جو	رتی
۶	رتی	ماشہ	۴	ماشہ	ٹانک
۴	ٹانک	کرک	۴	کرک	پل
۴	پل	پاؤ	۴	پاؤ	سیر

اوزان مادھونداں

۸	چاول	رتی	۸	رتی	ماشہ
۱۲	ماشہ	تولہ	۳	تولہ	ٹکہ
۲۰	ٹکہ	سیر	۵	سیر	پنسیری

اوزان مالگمدی جو لیلاوتی مین اختیار کئے گئے ہین +

۲	جو	رتی	۳	رتی	دال (دا و سے)
۸	دال	دھرن (دال سے)	۲	دھرن	گدھیانک
۱۴	دال	دھنک	۱۲	دال	ٹانک
۷۲	ٹانک	سیر	۴	سیر	من

اوزان سارنگ دھر

۳۰	پرمالو	تریس رینو یا ونشی	۶	ونشی	مریچی
۶	مریچی	رائی	۳	رائی	سرسپ
۸	سرسپ	جو	۴	جو	رتی
۶	رتی	ماشہ			

اوزان امرت ساگر

۸	رتی	ماشہ	۳	ماشہ	ٹانک
۴	ٹانک	تولہ	۱	تولہ	پیسہ
۲	پیسہ	ٹکہ	۱۸	ٹکہ	سیر
۴۰	سیر	من	۲۰	من	کھارٹی

ہمارے یہان کے اوزان مستعملہ اکثر یہ ہین

ایک ماشہ اور ایک رتی برابر ہے آدھی سکہ۔ اور دو آدھی کی ایک دمڑی اور دو دمڑی کی چھدام اور دو چھدام کا دھیلا (منصوری پیسہ) اور دو دھیلے کا ایک پیسہ

اوزان ڈاکٹری

انگریزون کے ہان دو طرح کے وزن ہین (۱) ایپوتھی کیریز ویٹ یعنی عطاری وزن (۲) ایورڈی پاروپٹ جسکو سوداگری وزن کہتے ہین

عطاری وزن یہ ہین

پونڈ	اونس	ڈرام	اسکروپل	گرین
۱	۱۲	۹۶	۲۸۸	۵۷۶۰
	۱	۸	۲۴	۴۸۰
		۱	۳	۶۰
			۱	۲۰



مگر بالفعل کتب ڈاکٹری میں سوداگری وزن مستعمل ہیں اور وہ یہ ہیں۔
ایک اونس = ۴۳۷٫۵ گرین - ایک پونڈ = ۱۶ اونس = ۷۰۰۰ گرین
ایک گرین برابر ہے پانچ چاول کے
اسکروپل اور ڈرام کے وزن موقوف ہوگئے ہیں پس اگر اسکروپل یا ڈرام کام میں لائیں تو اُن سے ۲۰ گرین اور ساٹھ گرین مراد ہونگے نہ کہ وزن مذکورہ بالا کے حساب سے ۱۸٫۲۴ گرین اور ۵۴٫۶۸ گرین

ہندوستانی اور انگریزی اوزان کی مطابقت

سیر	چھٹانک	تولہ	ماشہ	رتی	پونڈ	اونس	عطاری وزن			گرین
							پونڈ	اونس	ڈرام	
۱	۱۶	۸۰	۹۶۰	۷۶۸۰	۲ پونڈ ۴۰۰ گرین	۳۲ اونس ۴۰۰ گرین	۲ ½	۳۰	۲۴۰	۱۴۴۰۰
	۱	۵	۶۰	۴۸۰		۲ اونس ۲۵ گرین			۱۵	۹۰۰
		۱	۱۲	۹۶					۳	۱۸۰
			۱	۸					¼	۱۵
				۱						۱٫۸۷۵

سیال چیزوں کے پیمانے کو منسر کہتے ہیں

گیلن	پائنٹ	فلوئڈ اونس	فلوئڈ ڈرام	منم
۱	۱	۱۶۰	۱۲۸۰	۷۶۸۰۰
	۱	۲۰	۱۶۰	۹۶۰۰
		۱	۸	۴۸۰
			۱	۶۰

ناپنے کے لئے دو طرح کے گلاس ہوتے ہیں ایک منم میثر جس سے قطرات ناپتے ہیں اور دوسرا اونس میثر جس کے ذریعہ سے اونس اور پائنٹ یا فلوئڈ پونڈ ناپ سکتے ہیں۔ فلوئڈ پونڈ مساوی ہے سولہ اونس یعنی ۴۸۰ منم کے۔ منم میثر سے ایک فلوئڈ ڈرام ناپ سکتے ہیں اور بعض سے دو فلوئڈ ڈرام تک۔ ساٹھ منم کے منم میثر میں ۱۲ لکیریں ہوتی ہیں اور ہر دو خطوں کے بیچ پانچ منم ناپے جاتے ہیں اور ایک خط چھوڑ کر دوسرے کے مقابل میں ہندسہ انگریزی لکھا ہوتا ہے مثلاً ۱۰ اور بعد ازاں ایک خط چھوڑ کر ۲۰۔ اور یہ واضح رہے کہ ایک منم ایک فلوئڈ ڈرام کا ساٹھواں حصہ ہے قطرہ اور منم ایک بات نہیں ہے۔ ہر ایک سیال کا ایک قطرہ ایک منم کے مساوی

نہین ہوسکتا۔ مختلف سیالون کا قطرہ مساوی ہے۔ ایک منم کے تہائی حصے سے ڈیڑھ منم تک۔ قطرہ کی مقدار کئی سببون کی وجہ سے مختلف ہوسکتی ہے۔ اول تو منحصر ہے سیال کی حالت یعنی اُسکے پتلے اور گاڑھے ہونے پر۔ دوم برتن یا شیشی کے کنارے یا لب کی صورت اور وضع پر۔ سوم قطرات کے گرانے مین کمی و بیشی عجلت پر بہ لحاظ جس سے اونس نیچے مین میثر گلاس سے مراد ہے اکثر ایک فلوئڈ اونس کے گلاس کو اونس میثر کہتے ہین جس مین اونس تک کا گلاس ہوتا ہے پیشانی پر میثر کی علامتین لکھی ہوتی ہین۔ ہر پیمانے کے اوپر کنارے مین سیال کو بآسانی گرا لینے کے لئے جو ایک لب بنا ہوتا ہے اسکی جانب چھوٹی علامت اور اُسکے مقابل مین دوسری طرف بڑی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً منم میثر مین لب کی طرف منم کی علامت اور دوسری طرف فلوئڈ ڈرام کی پس جو ہندسے منم کی علامت کے نیچے لکھے ہین اُن سے قطرات مراد ہین اور دوسری جانب کے ہندسون سے فلوئڈ ڈرام - اونس میثر کے بعض گلاسون مین لب کی جانب فلوئڈ ڈرام کی علامت اور دوسری طرف اونس کی یا لب کی طرف [illegible] کی شکل اور مقابلے مین بوتل یا پائینٹ کی علامت ثبت ہوتی ہے اکثر پائینٹ کا لفظ عبارت مین لکھا ہوتا ہے

ناپ و تول طریقہ مطریقی کے موجب

انگلستان کی کل ولایتون مین اب یہی طریقہ جاری ہے جو بحث اور تجربون سے زمین کے دور کا طول معلوم کیا ہے اور اُس کے چار کرور وین حصے کے طول کے برابر ایک لکڑی تیار کی جو ایک گز سے ذرا زیادہ ہے اور جس کو میطر کہتے ہین اُس کو دس اور سو اور ہزار سے ضرب دیتے یا اسی قدر گھٹانے سے اُسکے ناپون مین تقسیم کیا ہے اور بڑھانے مین میطر کے لفظ کے اول ایسے الفاظ جن کا اخراج یونانی زبان سے ہے لگائے ہین اور گھٹانے مین لاطین زبان کے

کلو میطر	= ۱۰۰۰	دسی میطر	= $\frac{1}{10}$
ہکتو میطر	= ۱۰۰	سنٹی میطر	= $\frac{1}{100}$
دی کے میطر	= ۱۰	ملی میطر	= $\frac{1}{1000}$
میطر			

واضح ہو کہ میطر ۳۹٫۳۷۰۷۹ انچ کے مساوی ہے اسی سے پیمانے حجم ناپنے کے لئے بنائے گئے ہین یعنی پیمانہ جو حجم مین ایک سنٹی میطر مکعب ہو اس کا نام لائطر رکھا ہے اور یہ مساوی ہے ۱٫۷۶ پائینٹ کے لائطر کی تقسیم بھی بشکل ترکیب بالا کے یون کی گئی ہے

کلو لائطر	دسی لائطر
ہکتو لائطر	سنٹی لائطر
دی کے لائطر	ملی لائطر

اوزان کی بابت یہ ترکیب کی ہے کہ سنٹی گریڈ تھرمامیٹر کے بموجب ۴ درجے کی حرارت میں جو مساوی ہے ۲، ۳۹ فرنہائٹ کے سنٹی میٹر مکعب خالص پانی کے وزن کو پہلا وزن قرار دیا ہے اور نام اس کا گرام رکھا ہے پھر انکی بھی تقسیم اس طور پر کی ہے

کلوگرام	دسی گرام
ہکٹو گرام	سنٹی گرام
دی کے گرام	ملی گرام
گرام	

گرام مساوی ہے ۴۳۲، ۱۵ گرین کے

فصل وزن متناسبہ

وزن متناسبہ کو انگریزی میں اسپسفک گراوٹی کہتے ہیں اور غرض اس سے یہ ہے کہ مختلف اشیاء مساوی الحجم کے اوزان میں فرق معلوم ہو جاوے اور اس مطلب کے لئے خالص پانی کو واسطے دریافت کرنے وزن متناسبہ تمام اشیاء رقیق و جامد کے قرار دیا ہے اور سطح ہوائی ہوا واسطے کل مفرد اور مرکب اجسام لطیف کے۔ جب اس طریقہ سے چیزوں کا وزن متناسبہ ایک شے معینی کی رو سے دریافت ہو گیا تو پھر آپس میں وزن متناسبہ معلوم ہو جاتا ہے گا مثلاً دریافت ہوا کہ چاندی کا وزن متناسبہ ۵، ۱۰ ہے یعنی پانی کی نسبت سے ساڑھے دس حصے بھاری ہے اور سونے کا وزن متناسبہ ۳، ۱۹ ہے پس چاندی اور سونے میں فرق معلوم ہو گیا۔ یعنی سونا چاندی کی نسبت دو چند بھاری ہے۔ رقیق اور ثقیل اور لطیف چیزوں کے وزن متناسبہ نکالنے کی ترکیب یہ ہے جس سیال شے کا وزن متناسبہ نکالنا منظور ہو اسکے وزن کو شے معینی کے وزن پر تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت ہو وہی اسکا وزن متناسبہ ہوگا۔ مثلاً ایک شیشی کا وزن کر کے اس میں پانی بھر کر وزن کریں بعدہ اس پانی کو نکال کے اسی شیشی میں دوسری رقیق چیز کو جسکا وزن متناسبہ نکالنا منظور ہو بھر کر وزن کریں لیکن اسکا لحاظ رہے کہ حرارت اس شے کی مطابق حرارت پانی کے ہو اس شے کے وزن کو پانی کے وزن پر تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت ہو وہ وزن متناسبہ اس چیز کا ہے مثلاً پانی کا وزن دس ماشہ ہے اور دوسری اسی قدر شے کا وزن بیس ماشہ تو بیس کو دس پر تقسیم کرینگے اور دو جو خارج قسمت نکلا وہ اس چیز کا وزن متناسبہ ہے۔

ثقیل چیزوں کا وزن متناسبہ دریافت کرنے کے لیے یہ عام قدرتی قاعدہ جاننا ضرور ہے کہ اگر ایک جسم کو پانی میں ڈبو کے وزن کریں تو اسکا وزن اسقدر گھٹ جاتا ہے جو جسم مذکور کی جسامت کے برابر پانی کا وزن ہے مثلاً ایک برتن پانی سے لبالب بھرا ہے اس میں کوئی ثقیل چیز جب ڈبو کر چھوڑ دیجئے تو اس کی جسامت کے برابر پانی ہٹ کر گر جائے گا اب اس پانی کو وزن کریں

تو یہ مساوی ہوگا اُس وزن کے جو جسم مذکور کو پانی مین ڈبونے کی وجہ سے گھٹ گیا تھا پس سخت چیز جسکا وزن متناسبہ نکالنے کا یہ عام قاعدہ ہے کہ جس ثقیل شے کا وزن متناسبہ نکالنا منظور ہو اُس کے وزن کو اُسی کے گھٹے ہوے وزن پر جو پانی مین ڈبو کر تولنے سے دریافت ہو تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت حاصل ہو وہی شے مذکور کا وزن متناسبہ ہے مثلاً جس چیز کا وزن متناسبہ دریافت کرنا ہے اُس کو اول تولین اور پھر اُسکو پانی مین ڈبو کر تولین تو اسکا وزن اتنا ہی کم ہو جائے گا جتنا کہ پانی اُسنے اپنے قامت کے برابر گرا دیا یا ہٹا دیا ہے اور جو اُس گرے یا ہٹے ہوے پانی کا وزن ہے اس گھٹے ہوے وزن پر اصلی وزن کو تقسیم کرنے سے اس چیز کا وزن متناسبہ نکل آئیگا مثلاً ہم کو چاندی کا وزن متناسبہ نکالنا منظور ہے تو ہم ایک ٹکڑا چاندی کا لیکر تولین فرض کرو اسکا وزن ۱۰۰ ہے اور پھر ہم نے اُسے پانی مین ڈبو کر تولا تو اس کا وزن ۹۰ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس وزن کا دس گھٹ گیا اور یہ دس برابر ہوگا اُس پانی کے وزن کے جسکو چاندی نے اپنی قامت کے برابر ہٹا دیا ہے اب اسی کو دس پر تقسیم کرین تو خارج قسمت دس وزن متناسبہ چاندی کا ہوگا لطیف اجسام کا وزن متناسبہ نکالنے کی ترکیب بہت مشکل ہے۔ اول ایک شیشی کو جس مین ہوا بھری ہو تولین پھر اُس ہوا کو بذریعہ ہوا نکالنے والے آلے کے نکالکر اس جسم لطیف کو جسکا وزن متناسبہ نکالنا مطلوب ہے وزن کرین اور جو وزن اُسکو سطح جہان کی ہوا کے وزن پر تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت نکلے وہی لطیف جسم مذکور کا وزن متناسبہ ہوگا۔

مقیاس الماء یعنی ہیڈرومیٹر

یہ ایک آلہ ہے جس سے وزن متناسبہ مختلف سیال چیزون کا بہت جلد دریافت ہو جاتا ہے اور بنا آلۂ مذکور کی اُس عام قاعدہ قدرتی پر ہے کہ جب کوئی جسم کسی سیال کے اندر ڈبو یا جائے تو وہ سیال سے اس قدر سہارا پاتا ہے جسقدر کہ جسم مذکور کے حجم کے برابر ہٹے ہوے سیال کا وزن ہے دو طرح کے ہیڈرومیٹر مستعمل ہین ایک اس قسم کا جو واسطے دریافت کرنے وزن متناسب ایسے سیالون کے کام آتا ہے جو پانی کی نسبت سے بھاری ہین۔ اور دوسرا وہ جو پانی سے ہلکے سیالون کے کام آتا ہے۔ اول قسم کے ہیڈرومیٹر کو ایسڈومیٹر یا سکرومیٹر یعنی مقیاس الحموضات یا مقیاس السکر کہتے ہین اور دوسری قسم کے ہیڈرومیٹر کو اسپرٹ ہیڈرومیٹر یعنے مقیاس الخمر۔ قسم اول کے بنانے کی ترکیب یہ ہے ایک شیشے کی نلی چند انچ لمبی لیتے ہین۔ اُس کے نیچے کا سرا دو گرہون مین پھولا ہوتا ہے نیچے کی گرہ بہت چھوٹی ہوتی ہے جس مین وزن کے لیے پارہ بھرتے ہین۔ نلی کے اندر ایک لمبا پتا کاغذ کا یا ہاتھی دانت کا جو طول مین نلی کے مساوی ہو ڈالدیتے ہین جسپر درجے بنائے جاتے ہین اس آلے کو خالص آب مقطر مین ڈبو لین اور پارہ چھوٹی گرہ مین اس قدر بھرین کہ سب آلہ پانی کے اندر ڈوب جائے صرف بالائی سرا پانی کے

اوپر دکھلائی دے اور ٹھیک اُس جگہ نلی پر جہانتک وہ پانی مین ڈوبی ہے صفر کا نشان کردین پھر آٹے کو نکالکر ایک ایسے سیال مین ڈالین جس مین نمک اس انداز سے گھولا ہو کہ سو حصے مین چالیس حصے نمک اور پچپن حصے خالص پانی ہو اور جسقدر وہ اوپر اُٹھے وہان چالیس کا ہندسہ کردین۔ اب کاغذ یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے پر جو نلی کے اندر رکھا ہے یہ دونون نشان بجنسہٖ کے نشانوزن کے مقابلے مین کرکے انکے بیچ مین سات خطوط درجات جنکے مابین فاصلہ مساوی ہو پرکار سے کھینچ دین اور اسی طرح کے درجے برابر نیچے تک بنائین پانچ پانچ درجون کا فاصلہ مابین خطوط کے ہوگا دوسری قسم کا ہیڈرومیٹر جو پانی سے ہلکے سیال کا وزن تناسبہ دریافت کرنے کے لیئے کام مین لاتے ہین اسطور سے بنایا جاتا ہے کہ اول ہیڈرومیٹر کو ایسے سولیوشن مین ڈبوتے ہین جسکے ۱۰۰ حصون مین صرف دس حصے نمک اور ۹۰ حصے خالص پانی ہو اور بارہ وزن کے لیئے صرف اسی قدر بھرین کہ ایک بڑا حصہ نلی کا سولیوشن کے اوپر رہے بعدہ اسکے آٹے کو خالص آب مقطر مین ڈبوئین اور جہانتک نیچے ڈوب جائے اُس فاصلے کو مثل تدبیر سابق دس مساوی درجون پر تقسیم کرین اور جس نقطے تک نلکین پانی مین ڈوبا تھا وہان صفر لکھین اور اسی طرح کے درجے پرکار کے ذریعہ سے کاغذ کے ٹکڑے یا ہاتھی دانت پر جو نلی کے اندر رکھا جاتا ہے کھینچ لین۔

مقیاس البول یعنی یوری نومیٹر

یہ وہ آلہ ہے جس سے وزن تناسبہ پیشاب کا ایک دم معلوم ہوجانے کی وجہ سے مختلف امراض گردہ وغیرہ کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ اس نلی کو ساٹھ مساوی درجون مین تقسیم کیا ہے صفر وہ جگہ ہے جہان مقیاس البول خالص پانی مین ڈوبتا ہے پیشاب مین ڈالنے سے وہ جس درجے تک ڈوبے اُسی قدر گویا وہ خالص پانی سے بھاری ہے مثلاً ۳۰ درجہ تک ڈوبا تو پانی کو ۱۰۰۰ فرض کرنے سے پیشاب مذکور کا وزن تناسبہ ۱۰۳۰ ہوا تندرست پیشاب کا وزن تناسبہ ۱۰۱۰ سے لیکر ۱۰۲۰ تک ہوتا ہے اور جب ۱۰۳۰ سے لیکر ۱۰۴۰ تک ہو تو اس سے مرض ذیابطیس ہونے کی دلالت ہو۔ ذیابطیس کے بیمارون کے قارورے کا وزن تناسبہ انھین درجونکے مابین ہوتا ہے۔

مقیاس اللبن یعنی لیکٹومیٹر

اسکے بنانے کی بھی وہی تدبیر ہے یعنی اول آٹے کو خالص پانی مین ڈبویا اور جہانتک نلی ڈوبی وہان نشان کردیا بعدہ اسکے دودھ ڈالا تو ظاہر ہے کہ دودھ کے بھاری ہونے کی وجہ سے وہ اوپر اٹھیگا وہان دودھ کا نشان کردیا اور مابین کے سطح کو چار نہایت مساوی حصون مین تقسیم کردیا اس آلے سے دودھ کا خالص ہونا معلوم ہوجاتا ہے۔ مثلاً اگر پانی ملے ہوئے دودھ مین اس آلے کو ڈالین

اور فرض کرو کہ وہ ایسا دودھ ہے جس مین چوتھائی حصہ پانی اور پون حصہ دودھ ہے تو آلہ مذکور کی نلی دودھ کے نشان سے ایک خط اوپر تک ڈوبے گی

اسپسفک گراوٹی گلابیولز یعنی وزن متناسبہ دریافت کرنیکے دانے

شیشے کے دانے مثل گنڈیون کے بنائے جاتے ہین اور اُنپر ہندسے کیئے جاتے ہین اور اُسی قاعدہ قدرتی پر بنائے گئے ہین جسکا بیان شروع مین کیا گیا یعنی اگر کسی جسم کا وزن کسی سیال کے وزن کے جو جسم مذکور کے حجم کے مساوی ہو برابر ہے تو وہ جسم سیال مذکور کے نہ تو اوپر تیرے گا اور نہ نیچے بیٹھیگا بلکہ اُس کے بیچ مین لٹکا رہے گا چنانچہ ہر سیال کے لیئے ایک ایک دانہ بنا لیا گیا ہے مثلاً خالص پانی کے لیئے ایک ایسا وزنی خالص دانہ بنایا جو اُسکے بیچ مین لٹکا رہے اور اُسپر ہندسہ ۱۰۰۰ کا لکھدیا جو سیال پانی سے جسقدر بھاری ہے اُسکے لیئے جو دانہ بنایا گیا ہے اُسکے اوپر ویسا ہی ہندسہ ہوتا ہے مثلاً جس سیال کے بیچ مین ایسا دانہ جسپر ۱۰۰۵ کا ہندسہ لٹکا رہے گا تو اُس سے معلوم ہوگا کہ وہ پانی کی نسبت ڈیوڑھا بھاری ہے جو اُس سیال مین وہ دانہ جسپر ۱۰۰۰ کا نشان ہے سطح پر تیرتا رہے گا مقیاس ایلا اولکی قسم کے مقیاس کے وسیلے سے وزن متناسبہ دریافت کرنے کے لیئے یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جن دو سیالون کا وزن متناسبہ دریافت کرنا منظور ہے اُنکی حرارت بھی یکسان ہو اگر حرارت یکسان نہوگی تو وزن متناسبہ درست دریافت نہوگا اور حرارت کا یکسان ہونا تھرمامیٹر سے معلوم ہو جائیگا ایک ہی سیال کا وزن متناسبہ حرارت کے مختلف درجون مین مختلف ہوگا مثلاً پانی کا وزن متناسبہ کسی شئے کی نسبت سے ۶۰ درجے مین ہوگا تو وہ ۳۲ درجے مین مختلف ہوگا اور ۲۱۲ درجے مین اور ہی ہوگا

فصل ۴ مطالب ضروری کا بیان جو اس کتاب سے متعلق ہے

مقدار خوراک ادویہ جو کتب قدیمہ مین مندرج ہے اور وہ سے ہی منقول ہوتی چلی آتی ہے وہ اُس زمانے کے قوی آدمیون کے مناسب تھی فی الحال موافق نہین آتی بلکہ موجب نقصان ہوتی ہے اسلیئے مجوز کو مناسب ہے کہ اشخاص کے مزاج کے موافق کمی بیشی کرے کیونکہ ہر دوا کا حقیقۃً تعین ہر وقت و مزاج کے موافق معالج کی رائے پر ہے نہ مقدار تحریر پر۔ ڈاکٹر ونکی اصطلاح مین مقدار خوراک ادویہ کے علم کو پوسولوجی کہتے ہین۔ اسطرف طالب علم کی بہت بڑی توجہ ضرور ہے۔ سب دوائونکی کھلانے کی مختلف مقدار خوراک جاننا لازم ہے۔ مقدار خوراک دوا مین ان باتو نپر نہایت لحاظ کرنا ہوگا۔ عمر۔ عورت۔ مرد۔ عادت۔ مزاج۔ مرض۔ قوم۔ موسم۔ کاذرونی نے قانون کی شرح مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ مقدار خوراک ادویہ قویہ و مسہلہ کی مقرر کرنا ضرور ہے اسلیئے کتاب مین اسکو التزام کے ساتھ ذکر کرتے ہین لیکن مقدار خوراک

شہرون اور موسمون اور عمرونکے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے اور اس بات کے مسلم ہونے مین
کوئی شبہہ نہین بس اسی طرح مقدار خوراک کا تعین طبیبون اور معالجون کے ہاتھ مین ہے وہ
جیسا موقع دیکھتے ہین عمل مین لاتے ہین طبیبونکی اصطلاح مین اُسقدر دواے تر و خشک کو جو
ایکبار کھائی جاے **شربت** کہتے ہین اور یہ لفظ حرف اول و سوم کے فتحونکے ساتھ ہے لغوی
معنی بھی اسکے ایک مقدار کھانے کی چیز کے ہین پانی وغیرہ سے جیسا کہ منتہی الارب مین لکھا ہے
اور اس معنی مین حرف اول کے ضمہ کے ساتھ بھی آیا ہے مگر مشہور فتحہ اول کے ساتھ ہے ۔ جو
دوا پرانی ہوجاتی ہو اسمین قوت نہین رہتی ہے اور اگر استعمال مین لائین تو کوئی فائدہ اُس سے
ظاہر نہین ہوتا ہے پس طبیب کو چاہیے کہ ہر نسخہ جو مریضونکے لیے تجویز کرے اسکی ادویہ ملاحظہ کر لیا
کرے اگرچہ اس مین ایک قسم کی دقت ہے مگر غربا کا فائدہ ہے اور مریض بھی جلد صحت پاتے ہین
کیونکہ ہر دوائی جاے قوت کے واسطے ایک زمانہ مقرر ہے ۔ معدنیات تو ایک ایسی چیز ہین جنمین
ہمیشہ قوت قائم رہتی ہے بلکہ کشتہ جس قدر پرانا ہوتا ہے اُسیقدر بہتر اور عمدہ ہوتا ہے اور اسکے
استعمال سے ضرر کم ظاہر ہوتا ہے ۔ ڈاکٹرون کا یہ قول کہ تجربات چونکہ کوئی ذائقہ ادویہ نہین رکھتے
اسلیے بدن انسان مین کوئی تاثیر ظاہر نہین ہوتی بالکل ناتمام ہے ۔ جن دواؤنکی طبائع مین اطبا کی راین
مختلف ہین انہین سے صرف وہی طبیعت زیادہ قابل وثوق ہے جسپر کثرت رائے کی ہے یا کہ
تجربہ و قیاس سے قرین صحت ہے چونکہ تاثیر دوا کے درجات کا امتیاز صرف کھانے پینے سے
ہوتا ہے اسلیے جو ادویہ صرف معالجات خارجی مین آتی ہین ان مین تعین درجات کا محض استقرائی
و قیاسی ہے ۔ ڈاکٹرون کی تمام دواؤنمین اور بہت سی ہندوستانی دواؤنمین بسبب عدم تحقیق کامل
کے تعین درجات نہ لکھا جائے گا ۔ سوا اسکے ڈاکٹرون اور ویدون نے خود بھی طرف استخراج
درجات کے توجہ نہین کی ہے ۔ ویدون نے کیفیت دوا کی صرف دو حدین قائم کی ہین ایک
معتدل یعنی کم اس مین درجہ اول و دوم آجاتا ہے دوسرا اعلیٰ یعنے زیادہ اس مین درجہ سوم و چہارم
داخل ہے اور نہ ویدون نے کوئی مقدار خوراک کی حد مقرر کی ہے ۔ مین نے ہندی دواؤنکو
ویدون کے نگھنٹون سے نقل کیا ہے پنڈتون اور ویدون سے مل کر سنسکرت کے نگھنٹ اپنے
سامنے پڑھوا کر ترجمے کرا کر اور زبانی تفتیش و تحقیق کرکے لکھا ہے ۔ جہان کسی بیان مین شک پیدا
ہوا متعدد نگھنٹون کا مقابلہ کرایا ۔ انگریزی دواؤن کا حال اپنے دوست ڈاکٹرون سے دریافت
کیا اور مٹیریا میڈیکا سے تحقیق کیا جس مین ادویہ کی ماہیت و صفات و خواص و فوائد اور انکے مرکبات
بنانے کی ترکیب کا بیان ہوتا ہے ۔ اسکے سوا انسائکلوپیڈیا بریٹانیکا وغیرہ سے بھی ترجمے لیے
اکثر افراد کے اجزا فرداً فرداً مستعمل ہوتے ہین ۔ مگر بغرض رفع طوالت کے بعض افراد کے اجزا کی
خاصیت اسی کے ساتھ لکھی جائیگی ۔ اکثر اشیاے مفردہ جمادات اور نباتات اور حیوانات جو امراض
انسان کے معالجے مین مستعمل ہین انکی پیدائش اور صفت و شناخت اور کون کون مرض مین کس سطرح سے

استعمال کیئے جاتے ہین اور بدن مین کس کس عضو کو انکی تاثیر سے فائدہ ہوتا ہے اور کس مقدار تک استعمال کرسکتے ہین اور اس سے زیادہ ہونے سے کون کون سے علامات پیدا کرکے ہلاک جان ہوتے ہین اور اسوقت اسکے لیئے کیا معالجہ کرنا لازم ہے یہ سب باتین اس کتاب سے دریافت ہو سکتی ہین جس دوا کی اصلاح کا کوئی قاعدہ خاص مقرر ہے تو اسکے بدل کی اصلاح اسی طرح پر نزکی جائیگی بدل بحال خود مستعمل ہوگا یا باصلاح خود۔ بدل اُس دوا کو کہتے ہین جو فعل و تاثیر مین قائم مقام دوسری دوا کی ہوجاے جبکہ وہ میسر نہ آسکے اہل تحقیق کہتے ہین کہ یہ چار چیزین ایسی ہین جنکا بدل نہین ۔ زعفران۔ انزروت۔ سکبینج اور الیوا کوئی چیز ایسی نہین جو ہر طرح نافع ہو یا ہر طرح مضر ہو بلکہ کسی قسم کا نفع ہو بجائے خود ہین اور کسی قسم کا ان مین ضرر بھی ہوتا ہے سو یہ کہتے ہین کہ دافع باد و صفرا کو بڑھاتی ہو اور دافع صفرا بلغم زیادہ کرتی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ ہر دوا خواہ مخواہ کسی عضو کی مضر نہین ہے کہ جس اسکے مصلح کی ضرورت ہو یا مضرت اسکی بہت کم تر منفعت سے ہے تب بھی مصلح کی حاجت نہین ہے تقدم نام افراد مین التزام [illegible] خاص کا اگر کیا جاتا تو تحفۃ الاکثر اشیا کا متعذر و مطلب نفع رسانی معدوم ہوتا اسلیئے اسکا التزام نہ کیا جاے گا۔ بعض لوگون نے ادویہ مفردہ اکثر اجنبی زبان مثل عربی سریانی۔ یونانی غیر مشہور الفاظ مین درج کی فرمائی ہین کہ جن کے سمجھنے سے کم استعداد والون کی عقلین عاجز آئی ہین مثلاً صاحب مخزن نے ارنب کو آجر گاؤ زبان کو لسان الثور [illegible] کو حندقوقی انجیر کو تین بازو کو عفص اسپغول کو بذر قطونا [illegible] حمص نوبے کو ابن عرس بارہ سنگھے کو ایل کاسے پھل کو داخیشمان گیر کو مغرہ گڑیل کو افر انجر بر کیا ہے [illegible] حکیم جی یہان لکھتے ہین بھر بھلا اعطار کہ پورے سواد خوان بھی نہین ہوتے ان لغات ناموس [illegible] سمجھتے ہین ۔ اولا قوہ ہی نہین جانتے کہ اسپغول کی عربی کیا ہے اسی طرح نہین پہچانتے کہ بذر قطونا کی ہندی کیا ہے اسلیئے مین نے ادویہ کو مشہور الفاظ مین بترتیب حروف تہجی بالتزام تنسیق ما بعد کے لکھا ۔

ایک ہی دوا ہے کہ وہ ہندوستان کے بعض ملکون مین ایک نام سے مشہور ہے اور بعض مین وہی دوا دوسرے نام سے شہرت رکھتی ہے ایسی دوا کو مین نے نفع عام کی غرض سے مشہور اردو نام کے ساتھ شروع کیا ہے تاکہ عام و خاص کے فہم و ادراک کو بخوبی مدد دے اور اگرچہ اردو مین مضاف الیہ پر مضاف ہمیشہ مقدم ہوا کرتا ہے بخلاف فارسی کے چنانچہ فارسی مین دل من بولتے ہین اردو مین میرا دل بولنا چاہیئے علی ہذا القیاس ہمارا دل انکا دل اسی طرح صفت بھی موصوف پر مقدم ہوتی ہے جیسے چالاک گھوڑا اور بہادر سپاہی نہ یہ کہ گھوڑا چالاک وغیرہ ۔ مگر مین نے دواؤن کے نام بیان کرنے مین اس قاعدے کی پابندی سے ضرورۃً کہین کہین انحراف بھی کیا ہے تاکہ الجھن نہ پڑے اور بغرض اختصار عبارت کے کہین بہ اشارے لکھے جائینگے ھ علامت لفظ ہندی کی ف فارسی کی ع عربی کی س ش انگلش یعنی انگریزی کی ل لاطن کی وغیرہ وغیرہ۔ اور جن دواؤن کے سامنے نبطی کا لفظ لکھا ہوا ہے اسکی اصطلاح علیحدہ ہے لغات مین جب نبطی کا لفظ آتا ہے تو اس سے

مراد ایک خاص قوم کا لغت ہوتا ہے منتہی الارب میں لکھا ہے کہ نبط نون اور بائے موحدہ کے فتحون اور طائے حطی کے سکون سے اُس گروہ کا نام ہے جو اُن ہموار سی نشیبی زمینوں میں جو درمیان عراق اور عجم اور عراق عرب کے واقع ہیں آباد ہے عراق عجم میں خراسان اور اصفہان داخل ہیں اور عراق عرب دجلے کے کنارے کے اُس خطے کا نام ہے جس میں بغداد داخل ہے نبطی نبنی کے وزن پر نبط کی طرف منسوب ہے اور ادویہ کے بیان میں نبطی گیاہ خودرو کو کہتے ہیں اور گاذرونی نے بغدادی کے بیان میں لکھا ہے کہ دجلے کے کنارے اور نشیب کی زمین کا نام نبط ہے مگر مشہور یہی ہے کہ نبطی اُس روئیدگی کو کہتے ہیں جو خود بخود اُگے بوئی نہ جاوے۔

عربی کی کتابوں میں اور انکی اتباع سے فارسی کی کتابوں میں نباتات کو تین طرح سے بیان کیا ہے جو بہت بڑے ہیں انکو شجر و درخت کہا ہے اور جو بہت چھوٹے ہیں انھیں گیاہ اور گھاس وغیرہ الفاظ کے ساتھ یاد کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان کی قسموں کو ثمنشی کے نام سے ذکر کیا ہے جس میں ثائے مثلثہ مضموم میم ساکن نون مضموم شین معجمہ مکسورہ اور یائے تحتانی معروف نسبتی ہے ثمنش یونانی زبان کا لفظ ہے جسکی طرف ثمنشی منسوب ہے پس ثمنشی وہ روئیدگی یا نبات ہے جو بڑے پیڑ اور گھاس کے درمیان میں ہے بحر الجواہر میں کہا ہے کہ ثمنشی وہ روئیدگی ہے جو درخت کے قریب ہو اور گیلانی کہتا ہے کہ ثمنشی وہ نبات ہے جس کا عود اور درخت کو نہ پہنچے مگر گھاس سے بڑا ہو اسکا ترجمہ نہال اور پودا ہو سکتا ہے میں نے اگرچہ یہ التزام کرنا چاہا کہ بڑی قسم کو درخت یا پیڑ لکھوں اور درمیانی قسم کو پودا یا نہال تحریر کروں اور چھوٹی قسم کو گھاس کے نام سے یاد کروں مگر اردو میں یہ التزام دلپذیر معلوم نہیں ہوا کیونکہ گھاس کا اطلاق باعتبار محاورہ ہند کے خاص معمولی گھاس پر ہوتا ہے جسے جنگلوں میں جانور چرتے ہیں ہندوستان میں ہر روئیدگی اور نبات کو بڑی قسم ہو یا چھوٹی پیڑ اور درخت بولتے ہیں ویدوں نے بھی تفریق کی ہے کسی کو گلم لکھا ہے کسی کو ورکش کسی کو جھاڑ کسی کو کشپ کسی کو بوٹا کہتے ہیں گلم کاف فارسی کے ضمے اور لام اور میم کے سکون سے چھتے کو کہتے ہیں ورکش واو اور رائے مہملہ کے فتحون اور سکاف تازی اور شین نقطہ دار کے سکون سے بڑے درخت کا نام ہے جھاڑ چھوٹے درخت کا نام ہے جو پودے سے بڑا ہوتا ہے کشپ کاف تازی و شین نقطہ دار مضموم و بائے فارسی ساکن سے جس درخت کی شاخیں اور جڑ چھوٹی باریک ہوتی ہیں وہ عرف عام میں اسکو پودا بولتے ہیں بوٹا واو معروف سے پودے سے بھی چھوٹی روئیدگی جو زمین پر نکلتی سی لکڑی ہو۔

آبنوس (معرب)

بمد الف وکسر بائے موحدہ وضم نون وسکون واو معروف وسین مہملہ اور مشہور بائے موحدہ کے سکون سے ہے

صفات وشناخت ایک درخت ہے بہت بڑا دو قسم کا ہوتا ہے۔ حبشی۔ ہندی

رنگ کے اعتبار سے تین قسم پر ہے (۱) سفیدی اور زردی سے ملا ہوا (۲) سرخی وسفیدی
سے ملا ہوا (۳) نہایت سیاہ یہ نسبت ہندی کے حبشی زیادہ سیاہ۔ سخت۔ چکنا اور بھاری ہوتا
ہے۔ اطبا حبشی کو بہت پسند کرتے ہیں اُسکے دوسرے درجے میں وہ ہندی ہے کہ جو سیاہ۔
سخت اور چکنا ہو اس میں پٹ چھار نہیں ہوتا اس کے چھل میں سُرخی اور کسیلاپن ہوتا ہے لکڑی
چابنے سے زبان کو کاٹتی اور قبض پیدا کرتی ہے بہتر وہ ہے جو سیاہ براق چکنا ورنگی اور سخت ہو
اُس میں خطوط رنگین نہوں آگ پر رکھنے سے خوشبو دے پانی میں ڈوب جائے چابنے سے
زبان کو کاٹے اور قبض پیدا کرے جو لوگ اسے تیندو جانتے ہیں یہ اُنکی غلطی ہے البتہ تیندو کے
پُرانے درخت میں سے سیاہ لکڑی نکلتی ہے جسکو مالوے میں آبنوس بولتے ہیں مگر درحقیقت
دونوں جدا جدا ہیں۔ **طبیعت** شیخ بوعلی سینا کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم وخشک
ہے انطاکی کہتا ہے کہ تیسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے
خواص وفوائد مصفی خون ہے خون کی تیزی کو کم کرتا ہے باوجودیکہ خود گرم ہے اور ریاح کو
تحلیل کرتا ہے قابض بھی ہے سیلان منی کو بند کرتا ہے۔ سونف کے پانی میں اسکو پیس کر آنکھ
میں لگایا جائے اور رتوندی کو کھو دیتا ہے پلکوں کے بالوں کو جماتا ہے اکثر امراض چشم کو مفید ہے
آنکھ کے پُرانے مرضوں اور پربالوں کے لئے ایک اعلیٰ درجے کی دوا ہے اسکو پیس کر آنکھ میں
لگانے سے بینائی کو قوت ہوتی ہے دو ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہتی ہے جالے کے لئے بھی نافع
ہے پانی کے ساتھ پتھر پر پیسکر لگانا چاہیے آنکھ سے رطوبت جاری کو بھی بند کرتا ہے اور آنکھ کی دھند
اور چکچوندھی کو بھی نافع ہے اس کے برادے کو ایک ظرف میں رکھکر جلا کر مغسول کر کے استعمال کرنا
بہتر ہے اسکے لگانے سے پلکیں بھی نہیں گرتیں بارتنگ کے پتوں کے پانی میں پیسکر ناک میں
سعوط کرنے سے نکسیر کا خون بند کر دیتا ہے اسکو باریک پیسکر تازے زخموں پر چھڑکنے سے
خون بند ہوتا ہے اور زخم بھی بھر آتا ہے اگر پانی کے ساتھ پتھر پر گھسکر پھوڑوں پر لگائیں تو کیسے ہی
پُرانے پھوڑے ہوں بھر جائیں تلوار وغیرہ سے عضو کٹ جائے اور خون نہ رُکتا ہو تو اسکے چھڑکنے
سے بند ہو جائے گا۔ اسی طرح فصد کا خون بند نہو تو اُس کو استعمال کریں یہ اس میں خاصیت ہے
کہ خون جاری کے جوش کو بجھاتا ہے خون کے بند کرنے اور پرانے زخموں کے بھرنے کے لئے
یہ ایک مفید دوا ہے اسلئے کہ اس میں قبض اور تشفی ہے اسکا برادہ جلا کر اور حسب قاعدہ مغسول کر کے استعمال
کریں تو وہ پرانے زخموں اور جرب پر جلد اثر کرتا ہے۔ جلے ہوئے عضو پر اول روغن گل کو
انڈے کی سفیدی کے ساتھ ملیں اوپر سے آبنوس کو چھڑکیں تو فائدہ ہو نیز جلایا ہوا آبنوس
مدر بول ہے سکنجبین کے ساتھ ہمیشہ کھانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے
بانجھ عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد ساڑھے چار ماشہ برادۂ آبنوس روزانہ سات دن تک
پانی اور شہد کے ساتھ پھانکے بعد اسکے صحبت کرے تو حاملہ ہو جائے **مضر** معدہ اور

گرم مزاج کی آنکھ کو **مصلح** معدے کے لیئے شہد اور ببول کا گوند اور آنکھ کے لیئے شیاف سفید ببول ہری کی لکڑی **مقدار خوراک** نو ماشہ تک

آبیل

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے جس کے پتے لکھیرے کے پتوں کی طرح اور بیج گاجر کے بیجوں کی طرح اور جڑ شلجم کی طرح ہوتی ہے اسکا مزہ اچھا ہوتا ہے اور ندیوں کے کنارے پیدا ہوتی ہے دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے پیشاب کھول کر لاتی ہے ورم طحال کو نافع ہے **مقدار خوراک** سات ماشہ تک ہے۔

آپٹا (ھ)

بسکون باے فارسی و فتح تاے ہندی

صفات و شناخت ایک درخت ہے جو سخت زمین میں اور پہاڑی جگہ اکثر پیدا ہوتا ہے اسکی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں پتے اونٹ کے پاؤں کی طرح قریباً ایک انگلی کی برابر یا اس سے زیادہ پھٹے ہوئے ہیں اسکے پھول تین تین پتیاں رکھتے ہیں اور ان پتیوں کے اندر ریشے ہوتے ہیں اور شہد کی طرح شیرین جن میں سیندھی کی سی بو آتی ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اسکا بیج پھلی کے اندر ہوتا ہے جو اسکے کی پھلی کی طرح ہوتی ہے اور یہ پھلی اسکی ٹیڑھی بھی ہوتی ہے کچی پھلی کو ملنے سے کھیرے کی سی بو نکلتی ہے پھر خوشبو نکلتی ہے مزہ کسیلا اور پھیکا ہوتا ہے اسکے بیجوں سے تیل نکالتے ہیں۔ ایک قسم کے پھول کا رنگ سرخ ہوتا ہے اسکی چھال اور شاخیں نرم ہوتی ہیں بندوق توڑا اس سے بناتے ہیں اسکی آگ بجھتی نہیں بعض کتابوں میں یوں لکھا ہے کہ اسکے پتے دو ہرے گول روپے کی برابر ہوتے ہیں دسہرے کے روز ہندو بھی کے عوض تبرکاً اسکے پتے لوٹتے ہیں اور آپس میں سونا کر کے بانٹتے ہیں مزہ تلخ۔ تیز اور کسیلا ہوتا ہے خاصکر چھال کسیلی ہوتی ہے رنگ چھال کا سفید ہوتا ہے **طبیعت** سرد و تر ہے بعض گرم پہلے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں اور بعض گرم و تر پہلے درجے میں اور بعض معتدل کہتے ہیں اسکا پھل سرد و خشک ہے

خواص و فوائد چھال بلغم۔ صفرا۔ کھانسی اور کرم شکم دور کرتی ہے ہاضم ہے۔ اسکے تنے کی چھال ایک ماشہ سے تین ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھانا سیلان رحم کے لیئے مفید ہے اسکے پھول آنکھ کی بیماریاں دفع کرتے ہیں بینائی کو قوت دیتے ہیں مثانے کی سردی دفع کرتے ہیں بھوک پیدا کرتے ہیں نشہ لاتے ہیں ان سے شراب بھی تیار کرتے ہیں دست بند کرتے ہیں فساد صفرا و خون و زہر اور پیٹ کے کیڑوں کو دفع کرتے ہیں شرے کی پوشیدگی کو بھی نافع ہیں کانچ نکلنے کے مرض کو دفع کرتے ہیں خون حیض اور بواسیر کو روکتے ہیں مگر یہ پھول بلغم پیدا کرتے



اسکے پھول تلی کا ورم پر سیہ یعنی جہربان گرمی سوزش سردی تپ لازمی چوتھیا آسیب جن بھوت پتھری ریت کو دستہ کنڈ مالا اور دوسرے اعضاکے زخم خناق فساد خون انجبرتی کو مفید ہین بعض کہتے ہین کہ فساد بلغم کو بھی مٹانے والے ہین اسکی پھلیان قابض ہین ہضم ہونے مین ثقیل ہین خشرین اور خشک ہین دست آور بادی اور بلغم کو مٹاتی ہین صفرا اور ودمہ پیدا کرتی ہین اسکی سوکھی کلیون کے سفوف کی پھنکی دینے سے آنو کے دست رک جاتے ہین اسکی جڑکی اندر چھال کے جوشاندے سے تلی کی صفراوی سوجن مٹتی ہے اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے منوان جاتا رہتا ہے اور دانت مضبوط ہوتے ہین اس کے پھل مدر ہین اسکے بیجون کو سرکے مین پیس کے زہریلے کیڑون کے کاٹنے کے مقام پر یا زہر سے پیدا ہوئے زخم پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتون کے سفوف کی پھنکی دینے سے آنو کے دست مٹتے ہین اسکی اندر چھال کا جوشاندہ پلانے سے کیڑے مرجاتے ہین ایک کتاب مین لکھا ہے کہ آپکا بلغم اور منی اور براز یعنی پاخانے کو خشک کرتا ہے ۔صفرا بلغم ریح ذیابیطس التہاب عطش وکرم جوز تپ لرزہ تپ آسیب پری جنات زہر فساد خون امراض حلق بثور اور رام اسہال کو زائل کرتا ہے اسکا پھل مزہ دار رو کھا بکسا ثقیل نفاخ قابض بلغم وریح کو زائل کرتا

آتسوہ (ھ)

سلت (ع) جو برہنہ (ف)

صفات وشناخت یہ ایک قسم کا جو ہے چھوٹے ہوتا ہے جو اور گیہون مین متوسط ہے سرخ وسفید ہوتا ہے اور گیہون کی طرح مقشر ہوسکتا ہے بعض اسکو جو کی قسم سے جانتے ہین اور بعض گیہون کی اور بعض علیحدہ قسم کہتے ہین تیمی نے لکھا ہے کہ وہ جو کی قسم سے ہے اور اسی کا پودا جو کے پودے کی طرح ہوتا ہے فرق اسقدر ہے کہ اسکا پتا جو کے پتے سے باریک اور ساق نہایت پتلی ہوتی ہے اور دانہ اسکا جو کے دانہ سے دراز ہوتا ہے ابو حنیفہ دینوری نے کہا ہے کہ یہ جو کی قسم سے ہے مگر اسپر جو کا سا پوست نہین ہوتا یہ چیز زمین عرب مین ہوتی ہے گالاسعی نے کہا ہے کہ اسکی پیدایش فارس اور آذربائجان کے ملک مین بھی زیادہ ہے **طبیعت** مزاج گیہون کے قریب ہے بعض کے نزدیک سرد وخشک ہے بعض پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین تر لکھتے ہین ۔ کہتے ہین کہ جو سے تر زیادہ ہے

خواص وفوائد اس مین قبض قوی ہے بالعصر دست لاتا ہے ۔ اسکی روٹی ایک طرف سے پکاکر دوسری طرف سے بھی رکھ کر گرما گرم سر پر باندھنے سے مالیخولیا اور ہذیان کو بہت نفع ہوتا ہے یہ فعل مین جو سے بہتر ہے اور گیہون کے قریب ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ اس مین فرز کی سیلین جو سے کم ہے اور اس مین شبہ نہین کہ مکانے سے اسکی غذائیت بڑھتی ہوتی ہے لیکن اسکی تحلیل دیر مین ہضم ہوتی ہے پیٹ کو پھلا دیتی ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے اسیلئے ہمیشہ سلاوی کے بکس تیلہ

روٹی نیم گرم میٹھے اور گھی کے ساتھ کھاتے ہین اور اسکو گرم کھانے سے پاخانہ کھل کر ہوتا ہے اور عمدہ
خون بنتا ہے ایک دو روز کی باسی روٹی ہضم نہین ہوتی کھانے والے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے
پیٹ مین پتھر رکھا ہوا ہے اس سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے گردے اور مثانے کا تنقیہ ہوتا ہے
اسکو دودھ مین ملا کر کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے گردے کی چربی بڑھتی ہے اسکو پیسکر پانی کے
ساتھ لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے تلی کا ورم دور ہوتا ہے چہرے کے داغ اور جھائیان جاتی
ہین اسکو پانی مین جوش دیکر کے اسکے ساتھ دھونے سے چہرہ صاف ہوتا ہے اور اسکے جوشاندے مین
بیٹھنے سے بواسیر کے درد کو تسکین ہوتی ہے دودھ کے ہمراہ اُس کا کھانا جسم اور گردے کو فربہ و قوی
کرتا ہے اور اُس کا حریرہ گھی کے ہمراہ سینہ و گردہ و مثانہ کو صاف کرتا ہے اور انکو قوت بخشتا ہے اور
اس حریرے سے ہذیان اور مالیخولیا کو بھی نفع ہوتا ہے اور اُس سے کھانسی دفع ہوتی ہے

آدمی (ف) انسان (ع)

صفات و شناخت عورت کو حمل نو مہینے تک رہتا ہے اور ایک ہی لڑکا اکثر پیدا ہوتا ہے ایک
مہینے کے حمل کا بچہ تسو بھر لمبا ہوتا ہے اسیطرح بڑھتے بڑھتے ساتوین مہینے گیارہ تسو کا ہوتا ہے اور
نوین مہینے اٹھارہ کا لیکن جو لڑکے ساتوین مہینے پیدا ہوتے ہین اکثر مر جاتے ہین پیدائش کے وقت
ہی اُسکے قد کی چوتھائی حاصل ہو جاتی ہے اور ڈھائی برس مین آدھا قد لیکن قد کا تیسرا حصہ نہین
پاتا جب تک نو یا دس برس کا ہولے اور پورا قد [illegible] برس مین حاصل ہوتا ہے اور ہمیشہ پانچ
فٹ سے چھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے عورت مرد کے مقابل [illegible] تسو چھوٹی ہوتی ہے بعض
محققین نے انسان کی تین قسمین کی ہین (۱) چرکسی ان کا سر [illegible] کی طرح گولائی لئے ہے اور بال
رنگ برنگ کے اور چہرہ سرخ و سفید یہ فرقہ اسلئے چرکسی کہلایا کہ اسکی اصل کوہ قاف کے نواح مین
ہوئی ہوگی اب تک گرجی اور چرکسی سب قومون مین خوبصورت مشہور ہین اس قوم کی متفرق
قرابتین زبانون کے میل سے پہچانی جاتی ہین چنانچہ ایک فرقہ ہے جو سوریانی اور [illegible] کہلاتے
ہین انھین سے اسوری کالدی عرب فنیقی یہودی حبشی اور شاید مصری بھی پیدا ہوئے پھر
دوسرا فرقہ جسے ہندو والا اور جرمن بھی کہتے ہین اس سے سنسکرت بولنے والے یونانی لاطینی
اور فرنگستانی لوگ اکثر قومین ہوئی ہین (۲) مغلی انکے گال کی ہڈیان اُبھری ہوتین چہرے
چپٹے آنکھین عرض مین طول کی بہ نسبت بہت ہی کم اور ترچھی بال کالے اور سیدھے داڑھی
چھوٹی اور رنگ زرد انکی اصل کوہ قاف کے پورب سے ہے اس سے چین و تاتار اور
[illegible] باشندے ہوئے ہین (۳) نیگرو ان کا چہرہ کالا بال بھیڑ کی اُون کے سے گھونگر والے
ہین فساد صفرا و جبھی جبڑا ابھرا اور ہونٹ موٹے ان باتون مین وہ کچھ بن مانس اور بندر سے
ملتے ہین [illegible] نکلنے کے [illegible] مین [illegible] صاحب نے طلایا والون کا ذکر کیا ہے اور امریکا کے اصلی

باشندونکا کہ ان کا رنگ تامبرا ہے لیکن اور باتون مین اہل امریکا جزیرون سے ملتے ہین اور
ملایا والے ان سے متفرق نہین ہین کہ ہندوؤن اور اہل چین سے جدا کئے جائین انسان کا
پانون تمام بدن کا بار اٹھانے والا ہے لیکن شل اور اکثر حیوانات کے کسی چیز کی گرفت کرنے
یا کسی چیز پر چڑھنے کے لئے مفید نہین اسی سبب سے انسان کے پانون کو ہاتھ نہین کہتے اور چونکہ
شل اور جانورون کے ہاتھ چلنے کے لائق نہین اسلئے پانون نہین کہلا سکتا وہ ہاتھ اور دو پانون
رکھنے والا حیوان فقط انسان ہی ہے انسان کے جسم پر لحاظ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کھڑا ہونا
اسکی خاصیت ہے پانون اسلئے بڑے ہین جو رگین انتڑی کی طرف جاتی ہین انسان مین کم ہین اور بڑی
ہین اور جانورون مین جنکا سر لٹکا ہوا ہے بہت اور چھوٹی ہین اس سے یہ فائدہ ہے کہ جانورون کے
مغز مین جریان خون کم ہوتا ہے اور جب انسان کھڑا ہوا اس وقت اسکے سر مین بھی جریان کم ہوتا
ہے اگر ہاتھ پر بیٹھے تو ایسی کثرت سے جریان ہوگا کہ سکتے کے مرض کا خطرہ ہوگا اس سے ثابت
ہوا کہ انسان کھڑے ہونے کے واسطے پیدا ہوا ہے مغز کسی جانور کا انسان کی مانند نہین ہے جو اسقدر
اونچا اور وسیع ہو جیسا کہ اسکی کھوپڑی کی صورت سے صاف ظاہر ہے اعضاے حواس باوجودیکہ
انسان مین چھوٹے چھوٹے ہین نہایت ہی نازک لیکن اندازہ مین مطابق ہین آدمی کی دونون
آنکھین سامنے ہوتی ہین یہ دونون بغل اطراف ایک وقت مین نہین دیکھ سکتی ہین جیسے بعضے
جانور اور اس سے یہ فائدہ ہے کہ اسکے خیالات باہم منتشر نہون۔ انسان کے منہ پر لحاظ کرنے
سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہر طرح کا کھانا کھانے کے لائق ہے خواہ اناج ہو خواہ گوشت کیونکہ اسکے
تین طرح کے دانت ہین چار اوپر چار نیچے جو کترنے والے کہلاتے ہین اور انکی بغل مین دو دو
اوپر نیچے چیرنے والے ہین ان کے پیچھے بغل مین دس دس پیسنے والے ہین یعنی ڈاڑھ انسان
کے دانت پر نظر کرنے سے کھل جاتا ہے کہ ہر طرح کی غذا کھانے کے قابل ہے لیکن چاہیئے کہ
پکائی ہوئی ہو کیونکہ وہ کچا گوشت پھاڑنے اور کچا اناج پیسنے کے قابل کم ہے اسلئے کہ اس کے
کترنے والے دانت چھوٹے اور کمزور ہین اور انکا جبڑا ایک دوسرے پر ایسا بیٹھا یا گیا ہے
جو قینچی کے مانند کاٹتا ہے نہ چکی کے مانند پیستا ہے ولایت کے ایک نامور سائنس دان نے چند
اشیا سے انسان کے جسم کا مقابلہ کر کے ایک عجیب حساب تیار کیا ہے جس سے انسان کی
حقیقت کا اچھا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اسکی تحقیقات کے مطابق جو شخص وزن مین سوا من
ہوتا ہے جو ایک بالغ تندرست آدمی کا معمولی وزن ہے وہ بارہ سو انڈون کے برابر ہوتا
ہے اور ایک آدمی مین اتنی گیس پائی جاتی ہے جس سے ۳۶۴۹ فیٹ لمبا پائپ بھرا جا سکتا
ہے انسان کے جسم مین لوہے کا جسقدر حصہ شامل ہے اس سے ۱۲-۱۲ آنہ والی چار بڑی کیلین
تیار ہو سکتی ہین اور اسکی چربی سے ۷۵ موم بتیان اور ساتھ ہی صابون کی کئی ٹکیان بن سکتی
ہین نیز فاسفورس انسان کے اندر اسقدر موجود ہے جس سے ۸۰۶۴ دیا سلائی کے بکس تیار

ہوسکتے ہیں جسم انسان کی ساری ہائیڈروجن ایک غبارے میں بھر دی جائے تو غبارہ اُڑ کر بادلوں کے
اوپر چلا جائے گا اور کئی دن فضائے ہوا میں چکر لگاتا رہے گا مذکورہ بالا تمام اشیا نکالنے کے بعد
جسم میں جو باقی رہتا ہے اس سے چمچہ بھر نمک ایک پیالہ کھانڈ اور دس گیلن پانی نکل سکتا ہے
جس میں ۵۰۰ اعصاب ۲۰۰ ہڈیاں اور ۲۵ فٹ لمبی انتڑیاں اور کئی سو فٹ لمبے دھاگے اور
لاکھوں سوراخ موجود ہیں دل ۵ انچ لمبا اور ساڑھے تین انچ چوڑا اور اڑھائی انچ موٹا ہوتا ہے
اور آٹھ سے بارہ اونس تک وزن میں ہوتا ہے اسکے ذریعہ سے ایک منٹ میں ۱۱ سیر خون تمام
رگوں پٹھوں میں پہنچتا ہے یہ دل ایک منٹ میں ۷۲ دفعہ حرکت کرتا ہے اور ایک سال میں تقریباً
ڈیڑھ لاکھ من خون صاف رگ اور پٹھوں میں پھینکدیتا ہے۔ بہتر آدمی جوان صحیح المزاج تام الخلقت
معتدل جگہ کا رہنے والا ہے

خواص و فوائد: اسکے کان کا میل ضماد کرنا آدھاسیسی کے درد کے لیے مفید ہے چار ماشہ جلی ہوئی
ہڈی کا ہموزن شکر سفید کے ساتھ تین دن تک کھانا درد مفاصل و نقرس و رانگن کے لیے آزمودہ
ہے نہار منہ کا تھوک کان کے کیڑے مارتا ہے اور داد اور چھائیں اور آثار اور قروح اور طرفہ
اور آنکھ کی سفیدی کو دفع کرتا ہے چڑیا کی بیٹ کے ساتھ مسوں کو قطع کرتا ہے۔ حجامت اور فصد کا
خون نقرس اور مفاصل پر طلا کرنا درد کو تسکین دیتا ہے اور حیض کا خون لگانا ناسور کو بھرتا ہے
اور درد سر کو تسکین دیتا ہے اور پینا اسکا زہر قاتل ہے معمول اسکا مانع حمل ہے اور دھوون حیض
کے کپڑے کی تپ ولرزہ کے واسطے مجرب ہے زکائی نے لکھا ہے کہ جب عورت پہلی مرتبہ جنے
اور نفاس کا خون اپنے تمام بدن پر مل لے تو پھر عمر بھر حمل نہ رہے اسی طرح جو عورت پہلی مرتبہ حیض
سے ہو اور وہ خون تمام بدن پر مل لے تو عمر بھر حاملہ نہ ہو یہ عمل طوائف کے مجربات سے ہے
اور ابن زہر کہتا ہے کہ اس عمل کے بعد پیر دبیر بال بھی پھر نہیں نکلتے ہیں سائنس سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ خون میں کبھی کوئی باہر کا زہر نہیں ملانا چاہیئے یورپ اور خصوصاً انگلینڈ کے بعض
ڈاکٹروں نے ثابت کر دیا ہے کہ چیچک کے ٹیکے سے فائدہ ہونا تو درکنار بلکہ اس سے الٹا نقصان
ہوتا ہے۔ نیک آدمی کے پیشاب کا تانبے کے برتن میں جوش کرکے بنانے میں آنکھ کے جالے
اور چھائیں کے دور کرنے کے لیے آزمودہ ہے اور منی اسکی بہق اور برص اور چھائیں کو دور
کرتی ہے آدمی کی ہڈی جلا کر اور پیسکر اسکی ناس لینا صرع کو مفید ہے۔ خلاصہ میں لکھا ہے
کہ اگر آدمی کی ہڈی جلا کر اور پیسکر روز سات ماشہ تین دن تک کھلائی جائے تو مرگی بالکل جاتی
رہے اگر دوبارہ عود کرے تو سات لیموں کے سر پانی میں پیسکر ناک میں ٹپکائیں پھر عود نہ کرے گی
تحفہ ہندی میں لکھا ہے کہ ہیضے میں آدمی کا پیشاب پلانا مفید ہے اور اگر نیلا کپڑا جلا کر اسکی راکھ کے
ساتھ پلائیں تو اتنا فائدہ کرے کہ اگر ہوش جاتا رہا ہو تو آجائے مردہ آدمی کی ہڈی جو تھیلے کے مرض
کو اس طرح کھلانا کہ کھانے والا واقف نہ ہو مرض کو دور کرتا ہے بچے کے وہ دانت جو اول ہی گریں

اور زمین پر گرنے نہ پائیں چاندی کے تعویذ میں رکھ کر عورت اپنے پاس رکھے تو حاملہ نہو ابن زہر کہتا ہے کہ اگر کوئی مبروص آدمی ایسی گھاس پر چلے جس پر اوس پڑی ہو یا مینہ برسا ہو اور پھر دوسرا شخص جو مبروص نہو اسکے نشانات پا پر چلے تو فوراً اسکو بھی برص کا عارضہ ہو جائے گا آدمی کا گوہ تمام سموم مشروبہ سے نجات بخشتا ہے اور پیشاب افعی کے زہر سے نجات بخشتا ہے عورت کا دودھ تپ دق اور سل کے مریض کو دیتے ہیں جبکہ انکے بدن پر خشکی غالب آجاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ تیز بخار اور تپ عفنی نہو اور جوان صحیح البدن معتدل المزاج عورت کا دودھ دیں اور اس وقت دودھ دیں کہ بچہ پیدا ہوئے کو چالیس دن گذر گئے ہوں اور یہ اسی طرح دیا جاتا ہے جسطرح گدھی کا دودھ دیتے ہیں

آرام شیتل و آرام شیتلا (سنسکرت)

راے مہملہ مفتوح و الف دوم ساکن و میم موقوف و کسر شین نقطہ دار و سکون یاے معروف و فتح تاے فوقانی و لام ساکن اور دوسرے لفظ میں لام مفتوح اور الف آخر میں ساکن ہے

صفات و شناخت ہندوستانی دوا ہے بعضے بیدگلو کی قسم سے بتاتے ہیں مزہ کڑوا اور تر ہے **طبیعت** سرد

خواص و فوائد فساد صفرا و بلغم و خون کو دور کرتی ہے زخم اور پھوڑوں اور پھنسیوں کو بھرتی ہے خشکی اور التہاب کو مٹاتی ہے

آربا (ھ)

بکسر راے مہملہ و یاے تحتانی مفتوح و سکون الف دوم

صفات و شناخت ایک قسم کا کھیرا ہے برسات کے موسم میں پیدا ہوتا ہے **طبیعت** سرد تر

خواص و فوائد گرمی و خشکی کو دفع کرتا ہے۔ ثقیل ہے ریاح اور بلغم پیدا کرتا ہے زیادہ کھانا اسکا تپ عفنی پیدا کرتا ہے

آرگٹ (ش)

آرگوٹا (ل)

صفات و شناخت ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو جو کی بالوں میں ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو دانوں کی ہیئت اور ماہیت کو بدل دیتا ہے تب ان دونوں کو آرگٹ کہتے ہیں یہ دانہ طول میں ایک انچ کے ثلث حصے سے ڈیڑھ انچ تک ہوتا ہے شکل میں کسی قدر مثلث کے مانند اور خمدار اور دونوں جانب اکثر خصوصاً مجوف کنارے پر گہری ہوتی ہے دونوں طرف سے بلا نوک دار گت اور اوپر سے سیاہ نیلا پن لئے ہوئے اندر سے سفیدی مائل یا پیلی سرخی مائل ثقیل گر بآسانی ٹوٹ جانیوالا بو خاص طرح کی ناگوار۔ ذائقہ حب متلانے والا اور سڑا ہوا گھن کے رب کو آرگوٹین یا آرگوٹائن کہتے ہیں ✤✤

خواص و فوائد وضع حمل کے وقت اگر بچہ رحم کے ناطاقت ہونے کی وجہ سے نہ نکل سکے تو اس کو دیتے ہیں مگر اس میں اتنا لحاظ ضرور ہے کہ اگر بچہ رحم میں کسی اور وجہ سے اڑ گیا ہو تو اس صورت میں آرگٹ کا استعمال بہت مضر ہوگا۔ رحم سے مجتمع خون یا رطوبت نکالنے کے لیے بھی دیتے ہیں خون کو بند کرنے کے لیے جو بعض اوقات وضع حمل کے بعد جاری ہوتا ہے یہ دوا دیجاتی ہے صورتوں مذکورۂ بالا میں اس دوا کا اثر رحم کے سکوڑنے کا ہوتا ہے علاوہ اسکے آرگٹ کے استعمال سے چھوٹی شرائین بھی سکڑ جاتی ہیں خون کے تھوکنے خون کی قے ہونے یا دیگر سیلان خون کے امراض میں اسکے کھلانے سے بڑا فائدہ منصور ہے اور ادرار حیض کے واسطے اکثر ان صورتوں میں دیتے ہیں جب مریضہ نہایت کمزور اور ضعیف ہو اور زرد پڑگئی ہو تو بعد استعمال مرکبات فولاد کے اسکا خیساندہ پلانے سے نفع ہوتا ہے یا مرکبات فولاد کے ساتھ دیتے ہیں چھوٹی مقدار میں ہر دو دو یا تین تین گھنٹے بعد دل کے امراض میں بھی دیتے ہیں **مقدار خوراک** پانچ گرین سے تیس گرین تک جب وضع حمل کے وقت دیں تو تازہ سفوف کر کے بیس بیس گرین کی مقدار میں آدھے آدھے گھنٹے بعد عرق پیپرمنٹ یا دارچینی میں ملا کر دیں غایت درجہ تین مرتبہ دینا کافی ہوگا۔ سفوف بنانے کے وقت دیکھ لیں کہ دانے آرگٹ کے تھوتھے نہ ہوں اکثر اندر کا مغز ایک کیڑا کھا جاتا ہے صرف اوپر کا چھلکا سا اور رہ جاتا ہے۔ اس کی بڑی مقدار خوراک وضع حمل کے لیے دی جاتی ہے اور ادرار کے لیے پانچ گرین سے دس گرین تک مقدار خوراک ہے **مضر** سائڈ گرین ہے ایک اونس کے کھانے سے جی متلاتا ہے درد سر ہوتا ہے سر گھومتا ہے اور مابین بارہ اور ۲۴ گھنٹے کے [illegible] ہوتا ہے آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور نبض نہایت سست چلتی ہے مدت تک اناج کے ہمراہ آرگٹ خوراک کھانے سے جسم پر چیونٹیوں کا سا رینگنا معلوم ہوتا ہے بھوک بڑھ جاتی ہے بصارت میں فرق آجاتا ہے سر گھومتا ہے حس جاتی رہتی ہے اور آخیر میں بعض آدمیوں کو تشنج عام ہو کر ہلاکت ظہور میں آتی ہے اور بعض کے ہاتھ پیروں میں سڑن دوڑ جاتی ہے

آرنیکا رائی زوم (ش)

آرنیکا رائی زوما دل ؛

صفات و شناخت آرنیکا مونٹانا ایک چھوٹا سا پودا ہے اس کی گرہ دار جڑ مع ریشوں کے کام آتی ہے پیدائش اسکی پہاڑی اضلاع درمیانی اور جنوبی حصوں فرنگستان میں ہے جہاں الپس پہاڑ کی تہا کو کہتے ہیں ایک انچ سے دو انچ تک طول میں یا کبھی زیادہ ہوتی ہے اور ایک انچ کے چھٹے یا چوتھائی حصے تک قطر میں جسم گول ہے مگر خم کھائے ہوئے اور نشانوں کے باعث سے جہاں پتلے پتے لگے ہوتے ہیں سطح کھردری ہوتی ہے نیچے کی جانب بہت

پتلے پتلے اور لمبے لمبے ریشے لگے رہتے ہین ذائقہ تلخ اور حرپرا مرچ کے مانند اور بو خاص طرح کی
خواص وفوائد محرک اور معرق اور باہر لگانے سے مسکن کھلانے سے محرک بیان کرتے ہین
اور اسی لیے اکثر ممالک فرنگستان مین اسکا بڑا رواج ہے خراب قسم کے بخارون مین جب بعض
تقیہ ہوجاتا ہے اور وجع مفاصل مزمن اور فالج مین دیتے ہین درد سر علیٰ مین اس کے پھولون کا
ٹنکچر استعمال مین لاتے ہین اور بہت مفید سمجھتے ہین سر مین چوٹ لگ جانے سے جب دماغ الجھ جائے
حواس کی درستی کے لیے آرنیکا کی جڑ یا پھولون کا ٹنکچر دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے چوٹ پر لگانے
کے لیے یہ دوا بہت مشہور ہے ایک اونس ٹنکچر کو ۱۹ فلوئڈ اونس پانی مین ملا کر چوٹ کے مقام کو
اس سے تر رکھنے سے درد جلد جاتا رہتا ہے اور جلد کا نیل دور ہو جاتا ہے ٹنکچر تیل وغیرہ مین
ملا کر چوٹ اور وجع مفاصل مین مالش بھی کرتے ہین

آڑو (ھ) واو معروف کے ساتھ

شفتالو (ف) خوخ (ع)

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے شیرین اور چاشنی دار ہوتا ہے اصل مین
تین وضع پر ہے ایک لانبا دوسرا چپٹا تیسرا گول اسے حکیمی آڑو کہتے ہین تینون سبز قدرے
سرخی دار ہوتے ہین ان پھلون کے بیچ کو الگ پو کر ذائقہ وغیرہ مراتب مین دو سو چوبیس
قسم پر تقسیم کیا ہے جسکا پوست نازک اور رنگارنگ یعنی سفید سرخ سبز زرد اور روان دار
ہو اور گودے سے جدا ہو جائے اسکو لو کہتے ہین اور اسکے سوا کو شفتالو کے کاشغری بولتے
ہین بہتر وہ لو ہے جو بڑا اور شاداب اور لطیف ہو اور ایسا معلوم ہو کہ رطوبت جمع ہو گئی ہے
اور کسی قسم کی تلخی و ترشی نہو ملائم ہو خوشبو آتی ہو اور شفتالو مین اگرچہ یہ خوبی نہین ہوتی مگر اس مین
سے بھی بعض لطیف وشاداب ہوتا ہے اور بعض لطیف وشاداب نہین ہوتا کہتے ہین کہ ایک
قسم اس کی زرد و سرخی مائل ہے اور ایک قسم سفید ہے آڑو کی گٹھلی کی مینگ کڑوی ہوتی ہے
اور بعض قسم ایسی بھی ہے کہ اسکی مینگ کڑوی نہین ہوتی تاہم بدمزگی اور ہیک سے خالی
نہین ہوتی جسکی مینگ میٹھی ہوتی ہے وہ بہت شیرین ہوتا ہے رطوبت زیادہ ہوتی ہے آڑو
مین کثرت رطوبت کی وجہ سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہین جس مین گودا زیادہ ہو اس مین رطوبت
بھی زیادہ ہوتی ہے اور معتدل الحرارت ہوتا ہے پھیکے مین کچھ قبض بھی ہوتا ہے شیرین مین
حرارت اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے اکثر نمناک مقامون مین اسکا پیڑ ہوتا ہے بہتر وہ ہے جو خوب
پک گیا ہو اور پیڑ مین سبت دونون رہا ہو شیرین ہو خوشبو دار ہو آڑو کا درخت معمولی آلچا ی کا
ہوتا ہے اسکے اجزا یہ ہین پتے۔ پھول۔ گوند اور بیج تلخ ہوتے ہین اسکے پتے گرنے کے پہلے
لال ہو جایا کرتے ہین گلابی رنگ کے اس مین پھول لگتے ہین پوس سے بیساکھ تک

اس کے پھول لگتے رہتے ہین اور وہ نہایت کثرت سے ہوتے ہین فارسی مین انکو بہار کہتے ہین
بیساکھ سے آسوج تک پھل پکتے ہین اسکی جڑ کی چھال رنگت کے کام مین آتی ہے اسکی گٹھلی کی
مینگ سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے کڑوے بادام کے تیل کی طرح ہوتا ہے اور اسی کی جگہ کام مین
بھی آتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین سرد و تر ہے بعض نے پہلے درجے مین سرد اور
دوسرے درجے مین تر کہا ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے کے آخر مین سرد ہے اور
تر دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین ہے بعض کہتے ہین کہ درجہ اول کے پہلے مرتبے مین سرد
ہے اور اسی درجے کے آخر مرتبہ مین اور دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین تر ہے بعض کہتے
ہین کہ دوسرے درجے کے پہلے مرتبہ مین سرد و تر ہے بعض پہلے درجے مین سرد و خشک بتاتے
ہین بعض کہتے ہین کہ آلو مین سردی وتری شفتالو سے زیادہ ہے اور آلو باوجود کثرت رطوبت
کے محلل بھی ہے۔ پتے اور شاخ دونون گرم ہین اس کی گٹھلی کی گری کا تیل گرم وحاد ہے
خواص و فوائد دل کو تفریح پیدا کرتا ہے آڑو سے پاخانہ نرمی سے ہوتا ہے اگر باوجود اسکے
کچھ تھوڑا قبض بھی پیدا کرتا ہے لیکن کچا آڑو بہت قبض پیدا کرتا ہے اسی طرح سکھایا ہوا قابض
ہے مواد کے جریان کو روکتا ہے قوت شہوانیہ کو برانگیختہ کرتا ہے گرم وخشک بخارات کو روکتا
ہے پیاس اور صفرا و خون کا غلبہ مٹاتا ہے دماغ کی گرمی دور کرتا ہے ایسے مزاج مین جسمین
سوداویت سے خشکی غالب ہو تری لاتا ہے خالص صفرا اور خون کی تیزی کو دفع کرتا ہے منہ مین
خوشبو پیدا کرتا ہے جنکے مزاج گرم وخشک ہین ان مین بھوک اور شہوت بڑھاتا ہے مگر پیٹ
مین نفخ اور قراقر پیدا کرتا ہے کہتے ہین کہ بہ نسبت آلو کے زیادہ خون پیدا کرتا ہے اور اس سے
زیادہ لطیف ہے۔ گیلانی کہتا ہے کہ اس سے خون کم پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسکی مائیت کا ارضیت
کے ساتھ امتزاج بخوبی نہین ہوتا گرم وخشک مزاج کے بہت موافق ہے بلغم پیدا کرتا ہے شیخ کہتا ہے
کہ پکا ہوا آڑو پاخانہ کھول کر لاتا ہے گرم معدہ کے مناسب ہے اور دھوپ سے جنکے جگر مین التہاب
ہو گیا ہو اُنہے نافع ہے جسکی گٹھلی آسانی سے نکل جائے وہ جلد ہضم ہو جاتا ہے اور معدے سے
نیچے جلد اتر جاتا ہے جسکی گٹھلی گودے مین خوب چپٹی ہوئی ہو اور رطوبت کم ہو وہ بہت غلیظ ہے
معدے سے دیر مین نیچے اترتا ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے اور سکھایا ہوا بھی بہت دیر مین ہضم
ہوتا ہے اور قابض ہے جبکہ ہضم ہو جاتا ہے تو خون زیادہ مقدار مین پیدا کرتا ہے اور معدے
کیطرف رطوبات کو نہین آنے دیتا مناسب ہے کہ اسکو کھانے پر نہ کھائین تاکہ اسپر ٹھہر کر غذا کو فاسد
نکردے بلکہ کھانا کھانے سے پہلے کھائین تاکہ معدے کی گرمی اس سے مل جائے اور جلد ہضم کر دے
اور اُسکے اوپر زیادہ سرد پانی نہ پینا چاہیے جس معدے مین خراب اخلاط اور فاسد رطوبات جمع
ہون اُسکے مناسب آڑو نہین شیخ کہتا ہے کہ اسکی رطوبت سے جو خون بنتا ہے وہ جلد سڑ جاتا ہے
اس وجہ سے بدن مین بلغمی اورام اور بلغمی تپین پیدا ہو جاتی ہین جیسا کہ زردآلو سے یہ حال ہوتا ہے

فرق اسقدر ہے کہ زرد آلو سے جو تپین پیدا ہوتی ہین انکا لرزہ کم ہوتا ہے مگر مدت لمبی ہوتی ہے اور
آڑو بلغم رقیق اور غلیظ چپکتا ہوا پیدا کرتا ہے اور معدے مین بہت کم فاسد ہوتا ہے بخلاف زرد آلو
کے خلاصہ کلام یہ ہے کہ آڑو گرم وخشک مزاج کے موافق ہے اور سرد وتر مزاج والون کو مضر ہے
جنکے معدے اور جگر ضعیف ہون انکو آڑو کے ساتھ شہد یا مربا ے ادرک یا شراب استعمال کرنا چاہیئے
کہتے ہین کہ اگر اسکو چھلکے سمیت کھائین تو معدے مین جلد فاسد نہ ہو اس لیئے کہ اسکے پوست کی
خشونت مزاج مین اعتدال پیدا کردیتی ہے اور پیٹ سے جلد نکال دیتی ہے شفتالوے کا ردی
زیادہ غلیظ اور دیر ہضم ہے اور قوت قابضہ رکھتا ہے پیٹ پھلاتا ہے قولنج پیدا کرتا ہے خاصکر
کچا اور تلخ کا ردی یہ مضرات زیادہ رکھتا ہے پکے آڑو کو جوش دیکر پینے سے معدے کی طرف مواد نہین
گرتا پکے آڑو دانہ ملکر پانی بکریات کو رہنے دین تاکہ اسکا پھوک نیچے بیٹھ جاوے صبح کو صاف پانی
نیم رطل ایک شکر یا تمر ہندی یا شیر خشت وغیرہ کے ساتھ پینے سے صفراوی دست آتے ہین ۔ اخلاط
سوختہ وگرم نکل جاتے ہین آڑو کو اسہال اور جریان کو کھوتا ہے گرم ریاح کو دفع کرتا ہے لطافت بڑھاتا
ہے خارش کو نافع ہے آڑو کی گٹھلی کی گری کا چبانا دانتون کی گندی کو دفع کرتا ہے اور ساڑھے
تین ماشہ گری کے کھانے سے دست آتے ہین آڑو کی گٹھلی آگ مین بھونکر مغز نکالکر پیسین اور
اُن پھنسیون اور خارش پر جو بچون کے بدن اور کان کی جڑ اور گدیا مین ہوتی ہین ملین تو بہت
فائدہ ہو ۔ آڑو کے دو ماشہ پھول اور گٹھلی کی مینگ اسقاط حمل کو کافی ہے آڑو کی گٹھلی کی گری کا روغن
کان کے درد اور بہرے پن کو مفید ہے ۔ پتون کے پینے اور [illegible] لگانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین
آڑو کے پتون کے پانی مین ایلوا گس کر ناک مین ٹپکانے سے کیڑے مرجاتے ہین اور درد سر جو اسکی
وجہ سے ہوجاتا رہتا ہے ۔ ذکائی مین لکھا ہے کہ آڑو کے ادھائی پتے کالی مرچ کے ساتھ گھوٹ کر
صبح کے وقت پیتے رہنے سے پرانی تپ جاتی رہتی ہے یہانتک کہ مرقوق کو بھی نافع ہے وید کہتے ہین
کہ آڑو کے پھول کا جوشاندہ پلانے سے دست آتے ہین اسکا پھل دماغی تیزی کو کم کرتا ہے اس کے
پھل کا رس لگانے سے دانتون کی جڑ کا مرض دفع ہوتا ہے اس کے پھل کے رس مین اجوائن کا سفوف
چھڑک کر پلانے سے اپھارا اور ریاحی درد مٹتا ہے اس کے پھل کے رس مین بھنی ہوئی ہینگ چھڑک کے
پلانے سے آنتون کے کیڑے مرجاتے ہین اس کے پتونکا رس پلانے سے کدو دانے مٹ جاتے
ہین اسکے پتون کو پیس کے بغل مین ملکر گرم پانی سے دھونے سے بغل کی بدبو دفع ہوتی ہے **مضر**
بلغمی مزاج والے اور بچون کو اور ایسی تپ پیدا کرتا ہے جو عرصے تک پیچھا نہین چھوڑتی **مصلح**
شہد اور ادرک کا مربا **بدل** خوبانی

آزاد درخت (ف)

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ بہت بڑا ہوتا ہے تنہ اسکا صاف ہوتا ہے

ڈالیان کثرت سے موٹی بھی اور پتلی بھی ہوتی ہین پتے صاف اور سبز سیاہی مائل اور اکثر سفید دھان
ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پھپوندی لگی ہو اور کسی قدر لمبے اور تلخ ہوتے ہین پھول چھوٹا اور سرخ نیلا
اور کم رنگ اور خوشبو دار ہوتا ہے درمیان مین ایک سیاہ نقطہ ہوتا ہے پھل کی وضع زیتونکی سی
مگر اس سے بہت چھوٹا اور رنگ زرد ہوتا ہے اور مثل خوشے مین پیدا ہوتا ہے اس مین ایک
بیج بھی ہوتا ہے اور بعض قسم ایسی ہے کہ اسکا پھل فندق کی طرح ہوتا ہے اس مین پت جھاڑ نہین ہوتا
آخر موسم بہار مین پھل لگتا ہے اور جاڑون تک درخت پر رہتا ہے مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ریاض الادویہ
کے مؤلف نے اسے نیم سمجھا ہے بعض نے بکاین بتایا ہے لیکن یہ صحیح نہین اس لیے کہ نیم سوائے
ہند کے دوسرے مقامات مین نہین ہوتا اور آزاد درخت ایران مین کثرت سے ہوتا ہے دوسرے
آزاد درخت انسان اور حیوان کا زہر ہے داخلی معالجات مین بغیر اصلاح کے مستعمل نہین بخلاف
نیم اور بکاین کے کہ انھین دواؤن مین استعمال کرتے ہین بعض جانور کھاتے ہین اور انپر زہر کا
اثر نہین ہوتا بہتر وہ آزاد درخت ہے جو باغون مین ہو پتا سبز سیاہی مائل ہو **طبیعت** گرم دوسرے
یا تیسرے درجے مین اور خشک پہلے یا دوسرے درجے مین پھول مین گرمی پھل سے کم ہے
خواص و فوائد اسکے پتون کا پانی ناک مین ٹپکانے سے سردی اور رطوبت کے درد سر کو
فائدہ ہوتا ہے اور ناک کھل جاتی ہے اسکے پھول کے سونگھنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے ضماد
بھی کنپٹیون اور پیشانی پر مفید ہے سر کے گنج پر لگانے سے مواد صاف ہو جاتا ہے اسکے پتون کا
پانی کان مین ٹپکانے سے کان کی رطوبات کو نفع ہوتا ہے اخراج کی وجہ سے کان مین دردی اور
طنین ہو تو اسے مٹاتا ہے فم معدہ پر اسکے پتون کا لیپ تسکین پیدا کرتا ہے اسکے پھولونکے کھانے
سے اور پتون کا جوشاندہ شہد کے ساتھ پینے سے قولنج اور عرق النسا کو نفع ہوتا ہے خون حیض
اور پیشاب جاری ہوتا ہے اور مثانے مین جما ہوا خون نکل جاتا ہے اس سے سرد زہرون کا اثر
زائل ہوتا ہے اسکی چھال سوا تولہ تک دو چند ہلیلہ سیاہ اور ہموزن شاہترہ کے ساتھ جوش کرکے
پینا بلغمی کھانسی اور پرانی تپ بلغمی و سوداوی کو دفع کرتا ہے اسکے ضماد سے خنازیر جاتے رہتے
ہین اسکے پتے اور پھول لگانے اور جوش کرکے اسکے سر دھونے سے جوئین مر جاتی ہین بال
دراز ہوتے ہین اور گرتے نہین یہ اس مین خاصیت ہے۔ اسکے پھل کو مردا سنگ اور ایلوے
اور روغن گل کے ساتھ سر کے گنج پر کئی دن تک لگانا چاہیے اور روز نئی دوا پہلی دوا پر لگا دیا
کرین اور تیسرے روز حمام مین لیجاکر سب دوا صاف کرکے دھو ڈالین اور نہا دین پھر نئی دوا
تیار کرکے لگا دین اور باریک کپڑا اسپر لپیٹ دین اس سے بالکل مواد صاف ہو کر نئے بال
پیدا ہو جاتے ہین اسکا پھل زیادہ کھانے سے آنکھ پر جالا آ جاتا ہے متلی اور بے چینی اور صفراوی
قے شروع ہو جاتی ہے نبض صغیر ہو جاتی ہے دوران سر شروع ہو جاتا ہے پھیپھڑے مین زخم
پڑ جاتا ہے تدبیر اسکی دفع کرنا چاہیے جو دوسرے گرم زہرون کی کرتے ہین قے کرائین تازہ دودھ

پلائیں سیب اور انار کھلائیں **مضر** سینہ اور معدہ کو **مصلح** انجیر **بدل** بال بڑھانے کے لیے جنگ
کے پتے لکھے ہیں گر میرے نزدیک سب سے آسان چیز آنولے ہیں اور دوسرے فوائد کے لیے
ہموزن قنطوریون باریک اور کھیرے کے بیج اور نصف وزن بجورے لیمو کے بیج **مقدار**
خوراک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک اور حق یہ ہے کہ اسکا پھول اور پھل بوڑھے اور سرد مزاج
والے کے لیئے ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک بہتر ہے اور اسکے استعمال کا عمدہ
موسم صرف ربیع و خریف ہے

آس (اور مورد) (ف)

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ بستانی اور جنگلی ہوتا ہے بستانی کا پیڑ انار
کے پیڑ کی طرح اور پتے انار کے پتوں سے کسی قدر چھوٹے اور سبز رنگ گولائی مائل ہوتے ہیں
مزے میں شیرینی تھوڑی سی اور کبساپن بہت ہوتا ہے پھول کا رنگ سفید اور مزہ قدرے تلخ اور کسیلا اور
پتیاں چھوٹی چھوٹی اور جلد جھڑ جاتی ہیں اور اس میں خوشبو آتی ہے اور پھل سیاہ اور بیج سفید ہوتے
ہیں اور جنگلی اس سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے پک کر سرخ رنگ ہوجاتا ہے اور پتے زرد دھاریدار
ہوتے ہیں اور چوڑے اور موٹے [illegible] بستانی کے پتوں سے کچھ کم ہوتے ہیں نوکیں
نوک کانٹے کی طرح ہوتی ہے دونوں قسم کے [illegible] میں بت جھاڑ نہیں ہوتا آس کے درخت
کے تنے پر کف دست کے برابر ایک چیز پیدا ہوجاتی ہے [illegible] رنگ اور ساق کا رنگ ایک ہوتا ہے
اسکو جنگلہ آس بلے موحدہ کے ضمے اور سکون نون اور کاف تازی اور ہا سے کہتے ہیں یہ سبب
اجزائے قوی ہے بعض کہتے ہیں کہ ڈالیوں کی ساق پر کف دست کے برابر چھوٹا پیڑ سیاہی مائل پیدا
ہوتا ہے جسکے پتے گول اور پھول سفید ہوتے ہیں اسکو بنکہ آس کہتے ہیں اور یہ مرکب ہے بن بمعنی جڑ
اور کاف تصغیر سے جنگلی قسم کے آس کی ساق چھوٹی ہوتی ہے اور لکڑی اسکی سخت ہوتی ہے پھل اسکا
پک کر بہت سرخ ہوجاتا ہے اور بستانی آس کی ساق بڑی ہوتی ہے جنگلی کی ساق ایک ہاتھ سے
زیادہ نہیں ہوتی بعض کہتے ہیں کہ جڑ ہی سے شاخیں پھوٹتی ہیں بستانی آس کا پھل اور پھول کا
عصارہ پتوں اور پھول کے عصارہ سے بہتر ہے اور چونکہ خشک کی قوت ضعیف ہوجاتی ہے
اسلیے یہ کرنا چاہیے کہ اسکو کوٹ کر شراب عفص میں ملا کر ٹکیاں بنا کر اور سائے میں خشک کرکے
رکھ لیں یہ ٹکیاں قبض اور خشکی پیدا کرنے میں عصارے سے فائق ہیں اسکے پتوں اور پھولوں
سے روغن اور پھلوں یعنی دانوں سے شربت تیار کرتے ہیں **طبیعت** بستانی آس پہلے درجے
میں سرد اور دوسرے درجے میں خشک ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دوسرے درجے میں سرد
وخشک ہے چونکہ اس کے مزے میں تلخی کے ساتھ کبساپن اور شیرینی ہے بس تلخی و شیرینی جزو گرم
پر اور کبساپن جزو سرد پر دلالت کرتے ہیں مگر جزو گرم لطیف ہے اور سردی غالب ہے اور آس میں

جوہر ارضی ہے جسکے سبب سے قبض پیدا کرتا ہے اور قوت پہونچاتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے اور جوہر
لطیف بھی ہے جسکی وجہ سے جلا اور تفتیح اور جذب کرتا ہے اسکی سردی و خشکی کی کمی بیشی پھول اور
پھل اور بیج اور پتے اور لکڑی اور جڑ کی وجہ سے مختلف ہوجاتی ہے یعنی بیج اور جڑ پر سردی غالب
ہے اور باقی اجزا مین حالت اس کے خلاف ہے اس سے عصارہ تیار کرتے ہین اور وہ پتون کے
رس کی مانند فائدہ بخشتا ہے چونکہ اس بستانی کے گرم جز نے سردی کی تعدیل نہین کی بلکہ خود گرم
جز کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے خشکی بڑھ جاتی ہے اسلیئے محققین کی رائے یہ ہے کہ سردی پہلے درجے
سے زیادہ نہین اور خشکی دوسرے درجے مین ہے بعض نے کہا ہے کہ آس کے تمام اجزا مرکب القوی
ہین اور سرد جز اس مین غالب ہے اور گرم جز کم ہے اور اپنی ارضیت کی وجہ سے خشک اور
قابض ہے اور سردی بہت کم ہے یا پہلے درجے مین سرد ہے اور خشکی دوسرے درجے مین ہے
جنگلی آس کو دوسرے درجے مین گرم و خشک بتایا ہے

خواص و فوائد: خوشبو اور قبض کی وجہ سے روح کے مناسب ہے اسلیئے روح کا تنقیہ
کرتا ہے اسکو صاف اور روشن کرتا ہے اسکو قوت دیتا ہے اور بالخاصیت دل کو قوت بخشتا ہے
خفقان اور ضعف دل کو دفع کرتا ہے دستون کو روکتا ہے اسکے تمام اجزا کا یہی حال ہے تمام اجزا
خون اور پسینہ روکتے ہین اور منہ سے خون آنے کو بند کرتے ہین معدے اور دل اور آنتون
اور بینائی کو قوت دیتے ہین پیشاب جاری کرتے ہین پتھری توڑتے ہین بواسیر کو نافع ہین شراب
کے ساتھ مکڑا اور بچھو کے زہر کو دفع کرتے ہین گرم مثانے اور پھوڑون کو مفید ہین سرخ باد سے
اور پتی اچھلنے کو نافع ہین آس کے استعمال سے امرس کا دفعیہ ہوتا ہے ہاتھون کی ہتھیلیون اور
پاؤن کے تلوون کے زخمون کے لیئے نافع ہے آس کا لیپ خصیون کے ورم اور بواسیر کے مسون
اور چوٹ کو از بس نافع ہے گل ارمنی اور سرکے کے ساتھ خارش کو دور کرتا ہے آس کے اجزا مازو اور
اقاقیا اور گل سرخ اور مسور کے ساتھ کمزور آدمیون کے اعضا کو قوی کرتے ہین انکی دھونی بواسیر کے
مسون کو گراتی ہے اور ناف کے اوپر انکا لیپ اسہال صفراوی کو بند کرتا ہے آگ سے کوئی جل گیا
ہو تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے چوٹ لگ جائے یا کوئی عضو اکھڑ جائے تو انکو اس طرح لگانا چاہیئے
کہ میدہ لکڑی انڈے کی زردی اور روغن گل مین انکا سفوف ملا کر نیم گرم ضماد کرین زیرہ سیاہ اور
انڈے کی زردی کے ساتھ بھی اس کام کے لیئے عمل مین لاتے ہین آس کے پتون کو گل ارمنی اور
سرکے کے ساتھ ناخن پر لگانے سے جلا آتی ہے پتون کو پانی مین جوش کرکے دھارنے سے درد مفاصل
کو صحت ہوتی ہے اور اسی طرح دھارنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے بہق پر پتون کو ضماد کرین
تو دور ہوجائے اسکے پتون کو جلا کر راکھ کو بدن پر لگانے سے پسینے کی بدبو دور ہوجاتی ہے اس راکھ کو
جہا مین پر لگانے [illegible] امین دور ہوجاتی ہین اور آنکھ مین لگانے سے جالا اور ناخنہ بھی دور ہوجاتا ہے
آس کے اجزا کو پانی مین بھگو کر یا جوش کرکے اس پانی سے بال دھوئین تو بالون کی جڑین مضبوط

ہوجائین آس کے اجزا کا حقنہ معدے کے کیڑے مارتا ہے اور آنتونکی چوٹ کو اسکا لیپ بالخاصہ مفید ہے
اس کے خشک پتونکے سفوف کو موزے کی خراش اور تر و تازہ پھنسیونپر جو گرمی سے پیدا ہوتی ہون
چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتونکی راکھ توتیا کی طرح بدن کی بدبو دور کرنے اور تر و تازہ پھوڑے
پھنسیون کو کھونے مین کام دیتی ہے اسی طرح بغل اور کنج ران کی بدبو کو دفع کرتی ہے باقلا کو پانی
مین بھگو کر اس پانی مین اس کے پتونکو پیس کر جھائین پر لگانے سے صاف ہو جاتی ہے اس کے
عصارے کو سر پر لگانے سے سر کی بھوسی مٹتی ہے پتون کو چقندر کے پانی کے ساتھ پیسکر سر پر
لگانے سے سر کی پھنسیونکو نفع ہوتا ہے اور روغن گل یا روغن زیتون کے ساتھ لگانے سے خنازیر کا
عارضہ جاتا رہتا ہے مفاصل مین استرخا پیدا ہو جائے تو اسکا ضماد کرنا چاہیئے حمام کے اندر اس کے
پتونکو بدن پر ملنے سے بدن مضبوط ہوتا ہے اور بدن کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے آگ سے بدن
جل جائے تو اسکے پتونکو پیسکر روغن گل کے ساتھ اس مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اس کی راکھ
کو موم اور روغن مین ملا کر لگانے سے داحس کو فائدہ ہوتا ہے اس کا رس سرکہ اور روغن گل مین
ملا کر سعوط کرنے سے درد سر کو صحت ہوتی ہے اس کے تازہ پتونکو سونگھنے سے دماغ پر ابخرے
نہین چڑھتے دماغ اور دل کو تقویت حاصل ہوتی ہے دوران سر اور سر کے چکر اور خفقان کو نفع
پہونچتا ہے چوٹ اور صدمے کی وجہ سے درد سر ہو تو آس کے پتون کو تھوڑے سے اقاقیا اور
رامک [illegible] اور گلاب لیکر اُس مین اسکے پتے پیسکر اور
تھوڑا کافور اضافہ کرکے کپڑے پر لگا کر معدے پر رکھنے سے اُس درد سر کو نفع ہوتا ہے جو معدے مین صفرا کے
جمع ہو جانے سے پیدا ہو چوٹ اور صدمے کی وجہ سے درد سر ہو اسکے پتے روغن گل اور انڈے کی زردی
کے ساتھ پیسکر سر پر لیپ کرین اسکے پتونکے ساتھ خشخاش کے ایسے ڈوڈے کو جس مین دانے موجود ہون
پانی مین جوش دین پھر صاف کرکے عرق بنا کر جاذبین تو نزلات کو نفع ہو اسکے پتون کو پانی یا گلاب
کے ساتھ پیسکر پیشانی پر لگانے سے سر کی طرف سے مواد آنکھون مین نازل نہین ہوتا اگر آنکھ گرمی
سے دکھنے کو آئے یا آنکھ مین ریح یا اسی خلط کے جمع ہو جانے سے باہر کی طرف ابھر آئے تو اس کے
پتون کا رس اُس مین ٹپکانا چاہیئے جو کے آٹے کے ساتھ اسکو پکا کر آنکھ پر باندھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
عرب پر بھی اسکو لگاتے ہین اس کے پتون کی راکھ کان مین ڈالنے سے اُسکی پھنسی کی پیپ
نکلنا بند ہو جاتی ہے اُسکو سرکے مین پیس کر پیشانی پر لگانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اُسکے پتون کے
رس مین صندل سرخ پیسکر اور سید سادہ کا عرق اُس مین اضافہ کرکے اور گل ارمنی پیسکر ملا کے
ناک مین ٹپکانے سے بھی نکسیر کو نفع ہوتا ہے سوکھے پتون کے سفوف کو دانتون پر ملنے سے آن کی
جڑین مضبوط ہوتی ہین اُسکے پتون کو پانی مین جوش دیکر کلیان کرنے سے دانتون کا درد جو گرمی
سے ہو دور ہوتا ہے زبان کے استرخا کو اور مسوڑون کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے پتون کا رس پینے
سے اسی طرح اسکے پتون کو موزے کے ساتھ استعمال کرنے سے معدے کو فائدہ پہونچتا ہے بدبو دفع



ہوتی ہے اسکے پتون کا رس یرقان کو بھی نافع ہے اسکے لیپ سے مقعد کے قروح کو بے حد فائدہ ہوتا ہے اسکے عصارے یا رس کے پینے سے پرانے دست اور سنگرہنی اور بواسیر کا خون بند ہوتا ہے قے اور ریاحی ہچکی کو نافع ہے کہتے ہیں کہ اسکے عصارے کو پیٹ پر لگانے سے بھی صفراوی اور سوداوی دست بند ہو جاتے ہیں شیخ نے کہا ہے کہ تلونتھے تیل کے ساتھ کھانے سے آس بالعصر دست لاتا ہے شارح گازرونی اسپر یہ اعتراض کرتا ہے کہ تلون کا تیل ملین ہے اُس میں عصر نہیں ہے اسلئے اس کام کے لئے روغن گل مناسب ہے اسکی شاخون کو عورت کھائے تو دودھ اور خون حیض کھل کر جاری ہو جائے اور صفراوی دست بند ہو جائیں چہارم رطل تلون کے تیل کے ساتھ اسکے عصارے کو پینے سے تخم دستون کی راہ خوب نکلتا ہے اسکو سندروس کے ساتھ لگانے سے بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں آس کے اجزا کو جوش کرکے آبزن کرنے سے کانچ نکلنے اور رحم کے اتر آنے کو فائدہ دیتا ہے اور عورت کی فرج سے سفید رطوبت کا نکلنا بھی بند ہو جاتا ہے اگر کانچ نکل آئے اس کے پتون یا رس یا عصارے کو اسپر ملیں تو اپنی جگہ پر چلی جاتی ہے اور پھر باہر نہ آئے بستانی آس کے خواص مین سے یہ بات ہے کہ اسکی لکڑی سے چھلا بنا کر ایسے شخص کے جس کے کنج ران مین درد یا ورم ہو اس طرف کے ہاتھ کی چھنگلیا مین پہناتے ہیں جس طرف درد یا ورم ہو تو نفع ہو جاتا ہے اور یہ بھی اسکی خاصیت ہے کہ اسکی جڑ کی لکڑی سے مسواک کرنے سے جذام کو تحریک ہوتی ہے۔

جنگلی آس محلل اور جاذب اور مقوی ہے بستانی سے اس مین قوت جذب و تحلیل زیادہ ہے اور دماغ کو قوت بھی پہونچاتا ہے اسلئے جب دماغ مین رطوبات ہوں تو اس کے سونگھنے سے نفع ہوتا ہے ابن سمعون نے کہا ہے کہ [illegible] شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے معدے اور جگر کو قوت حاصل ہوتی ہے یرقان دور ہوتا ہے دست بند ہوتے ہیں دودھ کا اور اترتا ہے مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے رطوبت کے غلبے سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو تو وہ مٹتا ہے اسکو مقعد مین حمول کرنے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ جنگلی آس ضربہ اور سقطہ کے لئے بالخاصیت مفید ہے ابن ماسرجویہ کہتا ہے کہ اس مین بادآورد کی سی قوت ہے اور جس نے اسکو اذخر جانا ہے اس نے غلطی کی ہے بستانی آس کے پھل یعنی دانے حب الآس کہلاتے ہیں جن میں ان کا مذکور ہوگا **مضر** اسکو کثرت کے ساتھ سونگھنے سے بدخوابی پیدا ہوتی ہے گرمی کے دردسر اور زکام کو مضر ہے اور آنتون کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** سوسن اور بنفشہ تازہ اور نیلوفر تازہ اور رخاص آنتون کے ضرر کی انیسون اصلاح کرتا ہے **بدل** اذخر اور بابونہ بعض نے کہا ہے کہ آس کے پتون کا بدل شہتوت کے پتے ہیں اور عصارے کا بدل زرشک یا مہندی کے پھول ہیں اور ادرار کے لئے اس کا بدل رسوت ہے **مقدار خوراک** جرم ۲ ماشہ تک اور عصارہ سوا دو تولہ سے ایک ماشہ کم ۲ تولہ تک بدفعات۔

آس کا تیل

بستانی آس کے پھولون سے جو روغن تیار کیا جاتا ہے وہ سرد و خشک ہے قابض ہے اعضا کو قوت دیتا ہے جس عضو پر اسکی مالش کی جاتی ہے اسکی طرف مواد نازل نہیں ہو سکتا اسکی مالش سے اعضا سخت بھی

ہو جاتے ہین بہتر وہ تیل ہے جو سبز اور صاف ہو اور اُس سے آس کے اجزا کی خوشبو آتی ہو مزے مین تلخی
ہو اسکے لگانے سے بالون کی جڑین مضبوط ہوتی ہین اُن مین قوت آتی ہے بالون کی سیاہی قائم رہتی ہے
بال خراب نہین ہوتے یہ بالون کی نہایت عمدہ دوا ہے آگ سے جل جائے تو اسکو لگائے اسکی یہ بھی
خاصیت ہے کہ جو عضو پھڑکتا ہو اُسپر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے گرمی سے ورم پیدا ہو جائے تو اسکی
مالش سے تحلیل ہو جاتا ہے پھوڑے پھنسیون کو نافع ہے زخمون کو بھرتا ہے ڈھیلے اعضا کو محکم کرتا ہے
پسینہ روکتا ہے سر کے گنج کو نافع ہے کانون مین ٹپکانے سے درد مٹتا ہے دلپر درد ہو تو نواشہ پینے سے جاتا
رہتا ہے مریض درد کو نافع ہے اس سے سر کو تر کرنے سے وہ بدخوابی دفع ہوتی ہے جو
دماغ پر بخارات کے چڑھنے سے پیدا ہو اور اُس دوران سر کو بھی افاقہ ہوتا ہے جسکا
باعث بخارات معدی ہون۔

آس ہندی

صفات وشناخت ایک درخت ہے بعض اسکو شیشم یا کھیر کی قسم سے جانتے ہین دھاکی یعنی آپٹا
کے درخت کی طرح ہوتا ہے بہت مبالغی سیاہ لوہے کی طرح ہوتی ہے اسکے پتے آپٹا کے پتون کی طرح مگر
اُن سے کچھ چھوٹے ہوتے ہین اور ہر ایک [illegible] مین سے چرا ہوا ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک
پتے مین دو پتے جڑے ہوے ہین اس کا [illegible] سرخ و سفید ہوتا ہے تذکرۃ الہند مین لکھا ہے
کہ اس گوند کو کمرکس کہتے ہین اور یہ غلط ہے کمرکس ڈھاک کے گوند کا نام ہے جسکو چنیا گوند بھی بولتے
ہین اس درخت کو سنسکرت مین سالست اور سالساری اور راج ترپاس اور اپی اور شبنشکا
کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین سرد و خشک ہے۔
خواص و فوائد اسکی چھال جذام کو مفید ہے پتے صفرا بڑھاتے ہین۔

آسیوس (یونانی)

اس لفظ مین الف ممدودہ کے بعد سین مہملہ مکسور ہے اُسکے بعد یائے تحتانی مضموم ہے بعد اسکے واو ساکن اور سین مہملہ موقوف
صفات وشناخت سنگریزے ہین جو دریائے شور کے کنارے پیدا ہوتے ہین اور جلد ٹوٹ
جانے والی چیز ہین اُنپر اجزائے ارضی وغیرہ خشک ہو کر ایک سفید چیز نوشادر اور رہجی کی طرح
پیدا ہو جاتی ہے بعض کا رنگ زردی مائل بھی ہوتا ہے ان سنگریزون کو سنگ آسیوس اور
اس نمک کو نمک آسیوس اور زہرہ آسیوس کہتے ہین بہتر صاف اور سفید ہے جو جلد ٹوٹ سکے
اُس مین سفید رگین ہون زبان پر سوزش پیدا کرے نمی اور رطوبت سے گل جائے یہ نمک ہی قوی ہے
سنگریزے ایسے نہین بعض اسے نمک چینی خیال کرتے ہین **طبیعت** سنگریزے کی طبیعت گرم
وخشک دوسرے درجے مین ہے اور نمک کی تیسرے درجے مین۔

خواص وفوائد نمک اور سنگ زرنیخ خشکی اور جلا اور تنقیہ کرتے ہین زخم مین گوشت پیدا کرتے ہین سڑا ہوا گوشت دور کرتے ہین اور کسی قسم کی سوزش پیدا نہین کرتے اسلئے زخمونپر لگانے کے کام مین آتے ہین مگر خود بھی کچھ عفونت بڑھاتے ہین فربہ آدمی حمام مین بیٹھکر اپنے بدن پر لگاے اور کچھ دن ایسا کرے تو گوشت کم ہوجاے خنازیر کو تحلیل کرتے ہین جو زخم نہایت خراب قسم کے ہون اور گہرے ہون پرانے ہون بدگوشت انکے کنارونپر آگیا ہو انکے واسطے نمک آسیوس موم روغن کے ساتھ بے حد مفید ہے پھیلنے نہین دیتا صاف کرکے اچھا کر دیتا ہے خراب گوشت کاٹ ڈالتا ہے یہ نمک آنکھ مین لگانے سے جلا آتی ہے جالا اور پھلی کاٹ دیتا ہے بینائی کو قوت دیتا ہے اگر شہد مین ملاکر تھوڑا تھوڑا چاٹا کرین تو بلغمی دمہ اور پھیپھڑے کے زخم کو فائدہ ہو کیونکہ زخم کا تنقیہ کرکے صاف اور خشک کرتا ہے مسوڑھونپر ملنے سے خون کو بند کرتا ہے **مضر** تیج پیدا کرتا ہے **مصلح** پھول کاگوند **مقدار خوراک** اڑھائی رتی سے پونے دو ماشہ تک۔

آسا پالا (ہندی)

بفتح سین مہملہ وسکون الف وفتح باے فارسی وسکون الف وفتح لام وسکون الف مارواڑی زبان مین آسوپالو دونون واو مجہول سے سندھی مین اشوکہ بفتح الف وضم شین نقطہ دار و واو مجہول وکاف تازی مفتوح اور آخر مین ہاے مختفی سے بولتے ہین اور مشہور آشوک سکون کاف سے ہے۔

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ ہندوستان مین سب جگہ باغون مین پایا جاتا ہے اسکا درخت اکثر بہت اونچا نہین ہوتا اور بعض بہت اونچا بھی ہوتا ہے اسکے پتے اکثر ایک فٹ لمبے ہوتے ہین پھلی دو اِنچ چوڑی اور چھ اِنچ سے دس اِنچ تک لمبی ہوتی جسکے اندر مین چار سے آٹھ تک چکنے بیج نکلتے ہین اس مین نارنجی رنگ کے پھول لگتے ہین وہ آہستہ آہستہ لال ہوجاتے ہین اور یہ پھول چیت اور بیساکھ مین لگتے ہین اسکے بعض بعض درخت سایہ دار ہوتے ہین لکڑی کمزور ہوتی ہے پتے کثرت سے آتے ہین اور یہ پتے آنب کے پتونکی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے بڑے اور نوکدار انگرکھے کی کلی کی طرح ہوتے ہین ڈنڈی کی طرف سے چوڑے اور تلے قدنا اُترتا جاتا ہے پتلا پڑجاتا ہے رنگ سبز ہوتا ہے اور انکی دونون جانب کے کنارے اوپر تلے اُٹھے ہوے بھنچے ہوے پاپڑ کی طرح ہوتے ہین اسکا غنچہ گول طولانی ہوتا ہے کھلنے کے بعد بہت چھوٹے سے موتیا کے پھول کے برابر ہوجاتا ہے اندر سب مین تار تار بھرے ہوتے ہین رنگ دخانی ہوتا ہے یہ بیان ہم نے ہندی کی کتابون سے اخذ کیا ہے اور خود دیکھ کر بھی لکھا ہے اس مین گول پھل آتا ہے خامی مین سبز اور پکنے کے بعد سیاہ ہوجاتا ہے اور فالسے کی طرح معلوم ہوتا ہے مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے بعض اس کو شمشاد سمجھتے ہین مگر سراج اللغۃ مین شمشاد کے پتون کی نسبت لکھا ہے کہ اسکے پتے بسبب باریکی اور ہجوم کے معشوق کے بالون سے مشابہت رکھتے ہین اور آسا پالا کے پتونکو بالون سے کوئی مماثلث نہین لیس یہ اور شمشاد دونون

جدا جدا معلوم ہوتے ہین مشہور یہ ہے کہ آسا پالا اور آشوک ایک چیز ہین اور حق یہ ہے کہ آسا پالا اصلی آشوک نہین کیونکہ آشوک وہ ہے کہ پتے سرخ پھول کا رنگ زرد و سنہری بوضع کانگنی سی بو خوشبو آتی ہو اور شاخین زرد یا رنگا رنگ ہوتی ہین اور یہ بات آسا پالا مین بالکل نہین پائی جاتی آسا پالا اشیرین کسیلا اور کڑوا ہے **طبیعت** سرد ہے بعض ویدون نے گرم کہا ہے اور خشک ہے کیونکہ مجفف بتایا ہے۔

خواص وفوائد بلغم اور منی اور پاخانے کو خشک کرتا ہے صفرا کی گرمی اور تھکاوٹ شکم کے مرض پیٹ کے کیڑون اور بادی کے مرض زہر زخم کنٹھ مالا اور گنڈ مالا اور خون کی خرابی اور درد کو مٹاتا ہو بدن کی رونق بڑھاتا ہے اسکی چھال رحم کے امراض مین بہت کام آتی ہے اسکی چھال کے جوشاندے مین دودھ ملاکر پلانے سے استحاضے کا زور رکتا ہے اور اسکی چھال کا جوشاندہ پلانے سے خونی بواسیر کا لہو بند ہو جاتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے مین گندک کے تیزاب کی دو بوندین ڈالکر پلانے سے استحاضہ بند ہو جاتا ہے اسکے پھولون کو پانی مین پیس کے پلانے سے خونی دست مٹتے ہین اسکو پستان پر لگاکر بچے کو چوسانے سے اکثر فائدہ ہوتی ہے اسکی چھال اور رسوت کو پانی کے ساتھ پینے سے استحاضے کا مرض رفع ہوتا ہے بعض ویدون نے کہا ہے کہ آسا پالا شیرین مرغوب خوشبو ہے ہڈی کی حفاظت کرتا ہے ٹوٹی ہڈی کو جوڑتا ہے کیڑے نکالنے والا کڑوا کسیلا بدن کا رنگ اچھا کرنے والا عورتون کا غم دور کرنے والا ہے صفرا التہاب محنت باؤ گولہ مغص نفخ بواسیر اقسام پھوڑے خنازیر عطش ورم فساد خون کو دفع کرتا ہے تریاق سموم ہے۔

آشجو (فارسی)

ماء الشعیر (عربی)، یوہ گو (ہندی)

صفات وشناخت ایک غذا ہے جسکو اس طرح تیار کرتے ہین کہ عمدہ جو کے چھلکے دور کر کے پانی ڈالکر دھیمی آنچ پر پکاتے ہین اور جھاگ اتارتے جاتے ہین جب پک جاتا ہے تب صاف کر کے پانی اس کا کام مین لاتے ہین عرق کیوڑہ اور گلاب اور شربت انار یا مصری بھی ملا لیتے ہین اور پانی مین جو کو ملنا نہ چاہیے کیونکہ ملنے کے بعد آشجو نہین رہتا بلکہ کشک جو ہوجاتا ہے مواز نہ آب مین اطبا کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ جو سے دس گنا ہو اور بعض نے پندرہ گنا بتایا ہے اور بعض جو سے بیس گنا تجویز کرتے ہین شیخ الرئیس نے فرمایا ہے کہ بیس گنا ہو اور جمہور کا اتفاق چودہ گنے پر ہے اور عمدہ جو کی یہ علامت ہے کہ پکنے کے وقت پھٹ جاے اور جب پانی مین جو پکائین وہ سرخ ہو جاے اور گلا سڑا نہو اور موٹا ہونا بھی عمدگی کی نشانی ہے صاحب ذخیرہ اور دوسرے استادون نے کہا ہے کہ جب تک جو خوب نہ پک جائین آشجو استعمال کے قابل نہین ہے اور پکاتے وقت پانی بھی کئی بار تبدیل کرتے رہین اگر ساتوین پانی کی جگہ نخنی ملائین اور خوب جوش دین یہانتک کہ آشجو کا قوام ستوی ہو جاے

تو یہ آنجو محمص ہو جائیگا دوسرا طریق **آنجو محمص** کا یہ ہے کہ گوشت کو یہاں تک پکائیں کہ گل جاوے پھر آنجو کے ساتھ پکا کر صاف کرکے کام میں لائیں اور اگر جو کو مقشر کرکے بھون لیں پھر آنجو بنائیں تو اسے **آنجو محمص** کہینگے یہ قبض شکم کا فائدہ دیتا ہے اسی فائدے کی غرض سے کبھی قابض دوائیں جیسے خشخاش وغیرہ بھی ملادیتے ہیں **طبیعت** سرد و تر۔

خواص وفوائد گرم امراض میں بہت مفید ہے سردی اور تری پیدا کرتا ہے اخلاط سوختہ میں نضج پیدا کرکے انکا استفراغ کرتا ہے معدے کا تنقیہ کرتا ہے بدن میں آسانی سے پہونچتا ہے لذیذ اور معتدل الغذا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے باوجود ان خصائل کے اخلاط فاسدہ کو ہیجان میں نہیں لاتا اور معدے میں نفخ و گرانی پیدا نہیں کرتا خصوصاً جبکہ عمدہ ہوا خشا کے مواد کو دھوڈالتا ہے جلا پیدا کرتا ہے محلل اور مدر ہے بشرطیکہ جو کے آنجو میں یہ منافع نہیں ہیں اس میں صرف سردی باقی رہجاتی ہے آنجو مواد باطن کو نکالڈالتا ہے خون اور صفرا کی حدت کو توڑتا ہے اخلاط محترقہ کی تیزی کو تسکین دیتا ہے سخت و تیز بخاروں کے دور کرتا ہے اندرونی حرارت کو بالکل تسکین دیدیتا ہے جگر کا التہاب اور سوزش دباتا ہے دق اور سل اور ذات الجنب اور خشک کھانسی اور گرمی کے درد سر میں بہت نافع ہے معدے سے جلد اتر جاتا ہے عمدہ خلط پیدا کرتا ہے حکیم شریف خان لکھتے ہیں کہ اطبا کا اسپر اتفاق ہے کہ کوئی غذا ہے دوا آنجو کی طرح کثیر المنافع نہیں اس میں دس باتیں جمع ہیں (۱) سرد ہے (۲) نضج پیدا کرتا ہے اخلاط کے قوام میں تعدیل پیدا کرکے نکلنے کے قابل کردیتا ہے (۳) مواد محترقہ کو نکالتا ہے (۴) معدے کا تنقیہ کرتا ہے (۵) تمام بدن میں جلد نفوذ کرتا ہے (۶) مزہ دار ہے (۷) معتدل الغذا ہے (۸) پیاس بجھاتا ہے (۹) اخلاط فاسدہ میں ہیجان پیدا نہیں کرتا (۱۰) معدے میں پھولتا نہیں۔ یونانی نے لکھا ہے کہ امراض میں آش بنانے کے لیئے جو کو اس لیئے اختیار کیا گیا ہے کہ جو خوبیاں اس میں ہیں وہ دوسرے غلے میں نہیں۔ وہ خوبیاں یہ ہیں سردی اور تری اور جلا پیدا کرنا نفخ نہ پیدا کرنا معدے اور آنتوں سے جلد تلے اتر جانا اور اپنے ہمراہ اخلاط محترقہ کو نکالدینا پیاس کو بجھانا تپ کی حرارت کا مقابلہ کرنا اور یہ دبلے آدمیوں اور سل کے بیماروں کے لیے بہت نافع ہے خاصکر جبکہ اس میں سرطان یعنی کیکڑے کو پکالیں اور ملٹھی کے ساتھ کھانسی کو نفع دیتا ہے بہ سیاوشان کے ساتھ سینے کے امراض کو فائدہ پہونچاتا ہے عناب سپستان انجیر اور بر سیاوشان کے ساتھ سینے کے درد اور کھانسی کو دور کرتا ہے روغن بادام شیریں اور شکر کے ساتھ گرم وخشک کھانسی کو نفع پہونچاتا ہے سونف کے ساتھ دودھ بڑھاتا ہے آنجو سے سینے اور پھیپھڑے کی خشونت بھی مٹتی ہے پھیپھڑے کا زخم دور ہوتا ہے جسکے معدے میں استرخا ہوائے آنجو مناسب ہے آنجو معدے میں عمل برابر کرتا ہے اور اُس سے بالکل نکل جاتا ہے اس میں ذرا نہیں چپکتا اس لیئے تپ کے مریضوں کے لیئے بہت مناسب غذا ہے کیونکہ اکثر اناج اور حریرے معدے میں جاکر تپ کی حرارت سے خشک ہوجاتے

ہین مگر آشجو خشک نہین ہوتا اور نفخ و ریاح پیدا کرتا ہے البتہ بوڑھے آدمی اور سرد مزاج والون کے
معدے کے مناسب نہین جب ایسے لوگ آشجو کھاتے ہین تو اُنکے معدے مین نفخ پیدا ہو جاتا ہے
اس لیئے ایسے لوگون کو چکنی اور میٹھی چیزون اور گرم مصالح کے ساتھ کھانا چاہیئے شیخ کہتا ہے کہ جو کے
ستو سے آشجو مین زیادہ غذائیت ہے سلت یعنی بات جو کا آشجو معمولی جو کے آشجو سے زیادہ تر ہے کیونکہ
وہ در حقیقت مطلق جو سے زیادہ تر ہے اور تمام آشجو نفخ پیدا کرتے ہین شارح گازرونی کہتا ہے کہ یہ
بات جو کے کم و بیش جوش دینے اور اُسکے کم و بیش کوٹنے سے متفاوت ہو جاتی ہے یہانتک کہ
ایسے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے کہ آشجو کا نفخ کم ہو جاتا ہے بلکہ کبھی بالکل باقی نہین رہتا۔ جبکہ پیٹ مین
قبض ہو تو آشجو استعمال نکرنا چاہیئے آشجو کھانے کے بعد اگر سکنجبین استعمال کرین تو جگر اور تلی کے امراض کو
نفع دے اور اگر آشجو کو خطمی کے جوشاندے کے ساتھ پیوین تو بلغم لزج کو دستون کی راہ نکالدے اور
سدے دور کردے شیخ کہتا ہے کہ آشجو گرم و سادہ بیجون مین دین اور سرد بیجون مین تخم کرفس اور
سونف کے ساتھ دینا چاہیئے خشخاش کے ساتھ پکایا ہوا آشجو پرانے بلغمی بخارونکو دفع کرتا ہے اور سکنجبین
شکری کے ساتھ شطر الغب کو کھوتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بحال آشجو کے ساتھ معدے مین جمع ہوتا
ہے طبیعت اُسکے ہضم کرنے اور اُس مین تصرف کرنے سے متحیر ہوتی ہے اسلیئے کہ مخالف قوتین ظہور
مین آتی ہین بیمار کی طبیعت کے تصرف مین مضطرب ہو جاتی ہے پس آشجو کی منفعت باطل ہو جاتی ہے
آشجو کے ساتھ نہایت مناسب چیز سکنجبین ہے اسلیئے کہ سکنجبین آشجو کے قوام کی ہمواری کو باطل کردیتی
ہے اور اسکو بغیر ہضم ہوے معدے سے باہر نکالدیتی ہے اسلیئے بہتر یہ ہے کہ آشجو کے دینے سے
دو گھڑی پہلے سکنجبین کھلائین تاکہ خلط کو پتلا کر کے دفع ہونے کیلئے مستعد کردے بعد اس کے
آشجو دین تاکہ معدہ خالی ہونے کی وجہ سے آشجو کو اچھی طرح قبول کرے اور ہضم کردے اور جو خلط
سکنجبین نے پتلا کر دیا ہے دھلکر آشجو کے ساتھ نکل جائے رگین اور راستے صاف ہو جائین کبھی یون
بھی ہوتا ہے کہ پیشاب زیادہ آگیا یا پسینا آکر مواد نکل جاتا ہے اگر آشجو دینے سے چار گھڑی کے بعد دوبارہ
سکنجبین دی جائے تو بقیہ مواد آشجو نے معتدل کیا ہوگا اور اسنے نضج پالیا ہوگا جلد دفع ہو جائے گا
اور جو سردی و تری آشجو نے پیدا کی ہوگی وہ سکنجبین تمام بدن مین پہونچا دے گی اور یہ چاہیئے کہ
شروع مین آشجو رقیق دیوین بشرطیکہ مادہ تیز ہو اور قوت کی حفاظت کی ضرورت نہو اور انتہا کے
قریب ایسا آشجو دین جس مین اُسکا جرم نرملا گیا ہو تاکہ طبیعت غذا کی طرف مشغول نہ ہو جائے اور
جہان قوت کے قائم رکھنے کی ضرورت ہو اور انتہا مین گاڑھا آشجو دین اور جبکہ مدت سے پاخانہ نہ
آیا ہو اور معدے مین ثقل موجود ہو تو آشجو نہ دین۔

وید کہتے ہین کہ جو کو جیسے گنے پانی مین اتنا جوش دین کہ وہ گل جائین تو صاف کرکے کام مین لائین
تشنگی دفع کرتا ہے قابض ہے پیاس بجھاتا ہے تپ اور امراض معقدہ کو دور کرتا ہے۔ نفخ پیدا
کرتا ہے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے مضر معدے کو ڈھیلا کرتا ہے سرد معدے اور انتڑون کو

مضر ہے آنتوں میں نفخ پیدا کرتا ہے **مصلح** گلقند **مقدار خوراک** سوا دو تولہ سے ۲ ½ تولہ ہم ۔ ماشہ تک اور بعض نے سوا اٹھیس تولہ تک لکھا ہے

آطریلال (یونانی یا بربری)

الف ممدودہ کے بعد طائے حطی مکسور اور رائے مہملہ بھی مکسور ہے اور یائے تحتانی معروف ہے پہلا لام متحرک دوسرا الف ساکن ہے اور دوسرا لام موقوف ہے اور آطریلان یعنی دوسرے لام کی جگہ نون سے بھی آیا ہے

صفات وشناخت الفاظ الادویہ اور تحفہ میں ہے کہ کاک جنگلی یعنی مسی اور یہ ایک چیز ہے بعض کے نزدیک غیر غیر ہے جب آطریلال بولتے ہیں تو بیج مراد ہوتا ہے اس کا پودا چھوٹا ہوتا ہے ساق اور پتا ادرک بالشت کی وضع سوئے کی ہوتی ہے گو سوئے کا پھول زرد ہوتا ہے اور اس کا سفید ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکے پتے دبیز اور متفرق ہوتے ہیں اور ساق مربع ہوتی ہے اور پھول سفید ہوتا ہے آخر موسم بہار میں یہ پودا اُگتا ہے اور بیج اسکے جنگلی کرفس کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں اور شکل ان کی انیسون کی سی ہوتی ہے اور رنگ سُرخ مائل بہ تیرگی یا کبودی ہوتا ہے مصری آطریلال کا بیج بہتر ہے جو بہت چھوٹا ہوتا ہے رنگ اس کا تیرہ کسی قدر نیلا پن لئے ہوئے ہوتا ہے اور قدر دراز ہوتا ہے اور مزہ نہایت کڑوا اور تیز جو زبان کو کاٹتا ہے اور وزنی ہوتا ہے اور جو بیج سبز و تیرہ اور زرد رنگ ہو وہ دوسرے درجے کا ہوتا ہے وہ دو قوی کی قسم سے ہے یہ قسم اہواز کی طرف پیدا ہوتی ہے اور تخم خلال دان کی بھی ہے یہ آطریلال مصری سے غیر ہے تحقیقی اور کرفس صحرائی کے بیجوں اور آطریلال کے بیجوں میں یہ فرق ہے کہ تیجی بیجوں کی بہ نسبت تیز اور جنگلی کرفس کے بیجوں کی بہ نسبت کڑوے ہوتے ہیں بیج ہی مستعمل ہیں اس میں چرپرا پن اور تھوڑی سی تیزی اور بیج تلخی اور نا گوار بو ہوتی ہے بو علی سینا کے زمانے تک اس دوا کا شہرہ نہیں ہونے پایا تھا اسی لیے اُس کی کتاب میں مذکور نہیں

طبیعت گرم خشک دوسرے یا تیسرے درجے میں ہے بعض چوتھے درجے تک گرم خشک خیال کرتے ہیں حق یہ ہے کہ خشکی تیسرے درجے سے زائد نہیں ۔

خواص وفوائد برص اور بہق کے لیے نہایت مفید ہے کئی طور سے استعمال کرتے ہیں (۱) شریف نے کہا ہے کہ اسکے بیج کوٹ چھانکر شہد میں ملاکر ہر روز تین ماشہ کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اور اس طرح پندرہ روز تک متواتر کھلاتے رہیں (۲) شمس الدین کا مولف کہتا ہے کہ آطریلال کے بیج ساڑھے تین ماشہ اور سات رتی عاقر قرحا پیسکر شہد میں ملاکر چاٹیں اور آطریلال کے بیجوں کو سرکے میں پیسکر برص کے داغوں پر لیپ کریں اور اس مقام کو کھولکر ایک یا دو گھڑی تک دھوپ میں بیٹھ جائیں یہانتک کہ پسینہ آجائے طبیعت مادے کو اس عضو کے سطح پر دفع کر دیتی ہے وہاں آبلہ یا زخم ہو کر زردی مائل سفید رطوبت نکلنے لگتی ہے اور دوسرے کسی صحیح و سالم عضو کو تکلیف نہیں پہونچتی جب زخم ہو جائے تو دوا کا استعمال ترک کر دیں یہانتک کہ زخم بھر کر وہاں کا رنگ جلد طبعی کے رنگ کی طرح ہو جائے اسکو گرمی کے موسم میں یا دھوپ کے وقت میں کھانا بہتر ہے اور ماء الرّس دے سے

برص کا تنقیہ کریں جو برص کا موجب ہے (۳) تخم آطریلال ساڑھے تین ماشہ پیسکر اس میں سونٹھ عاقرقرحا
اور سوت کا سفوف ساڑھے تین ماشہ یا ہر ایک کا سفوف اڑھائی رتی ملا کر شہد میں لت کرکے تنقیہ
بدن کے بعد چٹایا کریں اور اسی طرح آطریلال کے بیج سرکے میں پیسکر برص والے عضو پر لیپ کریں اور
دھوپ میں بیٹھ جائیں یا بغیر لگائے ہوئے دھوپ میں بیٹھ جائیں پہلے ہی دن اور انتہا یہ ہے کہ تیسرے
دن آبلا اٹھ کر اور اس سے زرد رطوبت بہ کر بالکل صحت ہو جائے گی (۴) اول منضج استعمال کریں پھر
مادے کا تنقیہ ایارج لوغاذیا وغیرہ سے ایکبار یا کئی مرتبہ کرکے آطریلال کے بیج ساڑھے چار ماشہ شقائق
النعمان کے بیج سوا دو ماشہ عاقرقرحا ایک ماشہ اور ایک رتی جندبیدستر ساڑھے چار رتی لیکر سب کو
پیسکر شہد میں ملا کر چٹا دیں اور دھوپ میں بٹھا دیں اور اوپر سے شراب رقیق یا ماء العسل پلا دیں
اور دھوپ میں برص والا عضو کھلا رکھیں ایک مرتبہ میں یا دو مرتبہ میں اگر مادہ قوی ہوگا تو دو سے
زیادہ مرتبہ کے استعمال میں مرض زائل ہو جائے گا اگر برص کے داغ پر بھی آطریلال کے بیج پیسکر لگا دیں
تو بہتر ہو (۵) ایک حصہ آطریلال کے بیج اور ایک جزو برگ سداب اور سانپ کی کینچلی اور بعض نے
کہا ہے کہ ساڑھے تین ماشہ یا سات ماشہ آطریلال کے بیج اور بعض نے دو دو ماشہ برگ سداب اور
سانپ کی کینچلی ملا کر سب کو یا ایک کر کے یا تنہا سات روز تک شراب انگوری کے ساتھ پھانکا کریں
اور یہ حیلہ ایک خوراک ہے اگر ساتھ اس کے آطریلال کے بیجوں کا برص کے مقام پر لیپ کرکے بیٹھا کریں
تو بہتر ہے اور دھوپ میں یہاں تک بیٹھیں کہ پسینہ آ جائے (۶) گیلانی نے لکھا ہے کہ آطریلال ایک
حصہ برگ سداب اور سانپ کی کینچلی آدھا آدھا حصہ پیسکر شراب انگوری یا پانی یا ماء العسل کے ساتھ
پھنکائیں یا سفوف کو شہد میں ملا کر چٹائیں اور جہاں تک مریض کی طبیعت برداشت کرے کھلائیں
اور بہتر یہ ہے کہ ابتدا میں کم کم کھلائیں پھر بتدریج بڑھاتے جائیں اگر مریض مضبوط ہوگا تو ایک مرتبہ
کا عمل کفایت کر جائے گا ورنہ کئی بار کھانا پڑے گا کیونکہ جب ایکبار کھا کر سفید کھال کی جگہ بدن کے رنگ کا
گوشت نکل آئے گا تو وہ پھر سفید ہو جائے گا تیسرے چوتھی بار کے استعمال سے سفیدی زائل ہو جائیگی۔
جہاں گوشت خوب ہوگا وہاں اثر جلد ہوگا اور ہڈی کے قریب اور پٹھو پر اور پیشانی پر برص کا نشان ہوگا
تو زیادہ عرصے میں دوا کا اثر معلوم ہوگا۔

اگر مرض پرانا ہو یا پٹھوں اور عضلات میں ہو تو تنہا آطریلال نو یا ساڑھے دس ماشہ کی مقدار میں گرم پانی
کے ساتھ پندرہ دن تک کھانے سے مرض جاتا رہتا ہے۔ پندرہ دن تک استعمال کرنا صحت حاصل
ہونے کے لئے انتہائے مدت ہے۔ رطوبت نکلنے کے بعد ضرورت ہو تو زخم پر مرہم کا استعمال کریں
اس دوا کے لیپ سے بدن کے داغ مٹ جاتے ہیں۔ مدر بول وحیض بھی ہے۔ یرقان کو نافع ہے
کیڑے مار ڈالتی ہے اسکے پینے سے بچہ پیٹ کا گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر حاملہ پیسکر سونگھے تب بھی حمل
گر جاتا ہے اس کے ساتھ پیسکر اس آدمی کو جسے بولائے کتے نے کاٹا ہو کھلانا مفید ہے یہاں تک کہ اگر
پانی سے ڈرنے لگا ہو گا تب بھی نفع ہوگا مضر ردی الغذا اور دیر ہضم جگر گرم اور گردے کو مضر ہے

مصلح پہلے امر کے لئے دارچینی سونٹھ سیاہ مرچ وغیرہ اور جگر کے لئے سکنجبین وشربت بنفشہ اور گردے کے لئے کتیرا **بدل** سوائے برص کے دوسرے امراض میں ہموزن جنگلی کرنس کے بیج اور نصف وزن اجوائن اور برص کے لئے مسی اور لیپ کے لئے کندش۔ حکیم علوی خان نے لکھا ہے کہ ہم نے جو آطریلال کا بدل برص کے مرض میں پینے اور لگانے کے لئے پایا وہ ایک ہندی دوا ہے جسے بابچی کہتے ہیں اسے گیرو کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے **مقدار خوراک** ۳۔ ماشہ سے ۴۔ ماشہ بلکہ ساڑھے دس ماشہ تک۔

آقشرو (بربری)

الف ممدودہ کے بعد قاف مضموم اُسکے بعد شین معجمہ مکسور اور رائے مہملہ مضموم اور واو ساکن ہے

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے اسکے پتے ناخن کی طرح اور سفیدی مائل ہوتے ہیں شاخیں کھڑی ہوتی ہیں پھل شاخوں کے کنارہ و نیز ہوتا ہے رنگ زرد شکل ہلالی یہ روئیدگی پانی کے کنارے پر اور پہاڑوں میں ہوتی ہے افریقہ میں پائی جاتی ہے جس نے اُسے قنطوریون زرد سمجھا ہے یہ اسکی غلطی ہے تحلیل اور تفتیح کے لئے کھاتے ہیں اور لیپ بھی کرتے ہیں۔

آکثار (عربی)

الف ممدودہ کے بعد کاف تازی مضموم ہے اسکے بعد ثائے مثلثہ مفتوح پھر الف ساکن اور رائے مہملہ ساکن اسکو جوز ارقم بھی کہتے ہیں۔

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے جسکے پتے گاجر کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکی ساق ایک ہاتھ تک بلند ہوتی ہے اور گول اور پتلی ہوتی ہے بیخ اُس کا کھردرا رنگ سیاہ ہوتا ہے اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے پھول سفید اور بیج باریک ہوتے ہیں مزہ تیز ہوتا ہے اسکی جڑ کی گرہ اخروٹ کی طرح ہوتی ہے اور سیاہ اندر سے سفید زردی مائل مزہ شیریں اور کسی قدر تیز اسکو قحط کے زمانے میں کھاتے ہیں کھیتوں و پہاڑوں میں اگتی ہے اسپین اور مضافات شام میں ہوتی ہے مستعمل اسکی جڑ ہے قوت اسکی تین سال تک رہتی ہے پھر کمزور ہو جاتی وزنی اور تازہ اور پر مغز اچھی ہے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجے میں اور بعض تیسرے درجے میں کہتے ہیں

خواص وفوائد اسکی جڑ روٹی کے ساتھ کھلانے سے نیند لاتی ہے اگر تازہ جڑ کو بغیر گھی یا دوسری چکنائی کے کھایا جائے تو زبان میں سختی اور حلق میں خشونت پیدا ہو جائے اسکو ہمیشہ کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اور پتھری ٹوٹ جاتی ہے بلغمی ورم پر لگانے سے جلد تحلیل کر دیتی ہے **مضر** تین تولہ تک اسکو کھانے سے حبس پیدا ہو جاتی ہے قے بہت آتی ہے اور دست بھی شدت سے آتے ہیں اعضا میں استرخا پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے **مصلح** تخدیر کی اصلاح دودھ سے ہوتی ہے اور دوسرے مضرات کا علاج اس طرح کریں کہ سرد پانی ہاتھ پیر و نیز کو لوائیں اور سرد و تر قسم کی خوشبو سنگھائیں درد لیپ مالش کرائیں سرد پانی اور سرد و تر عرق و شربت پلائیں **مقدار خوراک** دو ماشہ ذریکی

آکاہولی (ھ)

بفتح کاف تازی وسکون الف وضم ہا و واو مجہول و کسر لام وسکون یائے تحتانی معروف

صفات وشناخت ایک قسم کی بوٹی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے سبز مائل بہ سرخی اور تلخ ہوتی ہے **طبیعت** پہلے درجے میں گرم وخشک ہے

خواص وفوائد یہ دوا پیٹ کے کیڑے دفع کرتی ہے بلغم اور صفرا کا فساد مٹاتی ہے سوزاک کو نافع ہے ایک دام آکاہولی اور سات کالی مرچیں آدھ پاؤ پانی میں گھونٹ کر پینے سے بواسیر خونی کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آک (ہندی)

کاف تازی کرتوتہ ہے اسے مدار بھی کہتے ہیں سعیدی میں غلطی سے کاف فارسی لکھی ہے۔ خرگ وو درخت زہرناک (دن) عشر (عربی) کیلئوٹروپس (انگلش) جائی گین ٹیکا (لاطین)

صفات وشناخت ایک ہندوستان میں خودرو بکثرت پایا جاتا ہے پتے اسکے روئیں دار ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا گرد اس پر پڑی ہوئی ہے رنگ سبز مائل بہ سپیدی مزہ تلخ ہوتا ہے سب اجزا اسکے یعنی پتے اور ڈنڈی اور شاخ شیردار ہوتے ہیں پھل اسکا چھوٹے سے کھیرے یا بول کی طرح ہوتا ہے اسکے اندر ایک شے نہایت نرم سنبھل کی روئی کی شکل ہوتی ہے اسکا تخم قرطم یا سنا کے بیج کے سیقدر مشابہ ہوتا ہے رنگ اسکا خاکی مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اس درخت کی تین قسمیں ہیں (۱) بڑا درخت ہوتا ہے پتے بڑے بڑے اور پھول بھی بڑا اور سفید ہوتا ہے دودھ بھی اس میں سے بہت نکلتا ہے یہ قسم بہتر ہے (۲) پہلی قسم سے درخت اور پتے چھوٹے پھول باہر سے سفید اور اندر سے نیلا سرخی مائل (۳) درخت دونوں قسم سے چھوٹا اور پھول بسنتی رنگ سفیدی مائل ان دونوں کا دودھ پہلی قسم سے کم ہوتا ہے پہلی قسم کا درخت اکثر آبادی کے پاس اور باغوں کے کناروں میں جمتا ہے اور پچھلی دونوں قسمیں جنگلوں اور ریتلی زمینوں میں کثرت سے ہوتی ہیں عرب میں جو قسم ہوتی ہے اس میں سے یمانی قسم سفید ہے اور حجازی سیاہی مائل اور سفید بہتر ہے ایک شخص کہتے تھے کہ ہم نے آک کا پیڑ ایسا دیکھا جسکے پتے اور پھول دونوں سفید تھے۔

ویدا کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں سرخ وسفید گل اسکے کھار بنانے کا طریق یہ ہے کہ آک کا پیڑ سلا کر راکھ کو پانی میں گھول کر تین چار دفعہ ہلائیں پھر پانچ چھ گھنٹے کے بعد مقطر کرکے پانی اتار کر پکائیں تو نمک کیطرح کھار بن جائے گا۔ کہتے ہیں کہ ایک قسم آک کی ایسی بھی ہے کہ جو کوئی اسکے سایہ میں بیٹھتا ہے مر جاتا ہے ایک قسم آک کی ایسی بھی بتاتے ہیں جسکے پتے جھاؤ کے پتوں کی طرح اور پھول سفید اور پھل چنے کی طرح جس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے **طبیعت** دودھ چوتھے درجے میں گرم وخشک ہے اور شیخ کے نزدیک تیسرے درجے میں گرم اور چوتھے میں خشک ہے شاخ اور پتا اور پھول تیسرے درجے میں گرم

وخشک ہین بعض نے دوسرے درجے مین بھی گرم وخشک لکھا ہے۔
خواص وفوائد اسکا دودھ گوشت کو کھا جاتا ہے جلد کو زخمی کرتا ہے۔ بلغم کو قطع کرتا ہے بالون کو اڑاتا
ہے چمڑے کے صاف کرنے والے اس سے چمڑے کے بال اڑاتے ہین اور اس کا لیپ سر کے گنج
اور داد کو دور کرتا ہے بواسیر کے مسون کو قطع کرتا ہے اس دودھ مین روئی بھگو کر ان دانتون پر جنمین
درد ہو رکھین تو درد کو ساکن کرتا ہے اس دودھ مین اگر اجواین کو بھگو کر سایے مین خشک کرین تو یہ اجواین
دمے اور کھانسی کو مفید ہے حکیم عبدالحمید نے تحفۃ المومنین کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ آک کا دودھ جذام
اور خارش اور پھوڑے پھنسی اور ورم طحال اور امراض جگر اور استسقا کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑے
مارتا ہے خلاصہ مین لکھا ہے تھوڑا سا آک کا دودھ لیکر روئی اس مین تر کر کے رحم کے منہ پر رکھنے
سے مردہ اور زندہ بچہ فی الفور گر جاتا ہے اور خون حیض جاری ہوجاتا ہے لیکن سوجن پیدا کر دیتا ہے
کھال ومہان کو چھیل جاتی ہے اسکا تدارک گھی وغیرہ لگانے سے کرنا چاہیے اور نازک طبیعت والی عورتون
کے لیے مناسب نہین شیخ نے لکھا ہے کہ آک مین قبض معتدل ہے گازرونی نے مفردات قانون کی
شرح مین لکھا ہے کہ اس کے اسم سے مستفاد ہوتا ہے کہ آک کی شاخون اور پتون مین زیادہ خشکی نہین ہے
جس درخت کے پھول سفید ہون انکو سایے مین خشک کرلین پھر پیسکر ۲ ماشہ اس مین سے ہر روز گاے
کے دودھ کے ساتھ کھاوین بدن کی فربہی بڑھائے دمہ بلغمی کھانسی پرانی تپ جاتی رہے پیٹ کا
پھولنا بند ہوجاے اگر بھنگرے کے پانی مین بھگو کر اور سکھا کر کھاوین تو زیادہ منفعت بخشے اسکی تازہ
روئی کو زخم پر باندھنے سے خون بند ہوجاتا ہے اور گوشت تازہ پیدا ہوجاتا ہے گیہون یا چنے
یا کنگنی وغیرہ کوئی اناج اسکے دودھ مین تر کر کے سات بار سکھا لین اور مکرر یہ عمل کرین
اس کی تھوڑی سی مقدار بھی بہت سے دست لاتی ہے اور [illegible] ضعیف ہوجاتی ہین اس کے
پتے ایک برتن مین بچھا کر اوپر اس کے کسی قسم کا اناج بچھا دین پھر اوپر سے پتے ڈھک دین
اور برتن مین منہ تک پانی بھر دین پھر منہ بند کر کے اکیس روز تک رہنے دین اسکے بعد وہ اناج
نکالکر سایے مین سکھا کر رکھ لین اس مین سے تھوڑی سی مقدار سے بھی دست آجاتے ہین اور
بادی کے امراض کو نفع پہونچتا ہے آک کی ملائم کونپلون کو ہاتھ سے ملین اور اُن مین اسکا
تھوڑا سا دودھ ملا کر ایک بڑی گولی بنالین اس گولی کو پان مین یا کسی اور پتے
مین لپیٹ کر مارگزیدہ کو کھلائین آدھے آدھے گھنٹے کے بعد یہ گولی دینی چاہیے
اور جب جسم کا ورم کم ہونے لگے تو گھنٹے کے بعد تا آنکہ جسم اصلی رنگت پر آجاے
نو گولیون تک حد ہے اور یہ مقدار نہایت زہریلے سانپ کے واسطے مقرر ہے اگر
مریض بے ہوش ہو تو گولی گھول کر پلائین غذا سریع الہضم دین مثلا چانول اور چاے
یا روٹی اور چاے گولی دینے سے اگر مریض کو استفراغ ہوجاے تو جلد آرام ہونے کی
امید ہے افاقے کے بعد ایک مسہل بھی دینا چاہیے اس درخت کے کل اجزا مین سمیت ہوتی ہے۔

ساڑھے دس ماشہ دودھ اسکا ایک یا دو روز مین مار ڈالتا ہے معدے اور آنتون اور جگر اور پھیپھڑے
مین زخم ہوجاتا ہے سوراخ پڑ جاتے ہین دست کثرت سے آتے ہین علاج یہ ہے کہ دودھ اور روغن
سے قے کرائین حتی المقدور ایسی دوا ہی کا استعمال کرین محمد بن احمد زکریا نے کہا ہے کہ مین نے مٹی کے
ایک برتن مین اسکا دودھ جمع کیا تھا اُس برتن کو مکرر گرم پانی اور اشنان سے دھویا مگر پھر بھی جس نے
اُس برتن مین پانی پیا ہلاک ہوا اور اُس کے تازہ پتون کو گرم کرکے باندھنا سردی کے درد کو تحلیل
کرتا ہے اور سردی کے درد کو تسکین دیتا ہے اور بچے پیٹ کے کیڑون کو مارتے ہین اور پھول
اسکا کھانے کو ہضم کرتا ہے اور امراض معدہ کو فائدہ مند ہے آک کی جڑ کی چھال اور مرچ سیاہ ہموزن
لیکر ادرک کے پانی مین پیسکر چنے کے دانون کے برابر گولیان بنالین۔ اُن مین سے ایک گولی مریض ہیضہ
کو کھلانا بہت مفید ہے دو تین بار کے کھلانے مین صحت ہوجاتی ہے اگر جان لب ہوگا تب بھی نفع ہوگا
آک کی چھال دو جز مرچ سیاہ ایک جز بکری کے دودھ مین پیسکر گولیان چنے کے برابر بنا کر مریض تپ
ولرزہ کو ایک گھڑی قبل باری کے ایک گولی کھلانا تپ ولرزہ کو دفع کرتا ہے اور تین روز کھلانے سے
بالکل زائل ہوجاتا ہے پاؤ بھر تازہ پتون کا پیسکر تولہ بھر پسی ہوئی ہلدی ملاکر دانہ ماش کے برابر گولیان بنا کر انمین
سے استسقا والے کو چار گولی سے شروع کرین ہر روز ایک گولی زیادہ کرکے سات گولی
تک پہونچانا پھر ہر روز اسیقدر دینا مفید ہے آک کی جڑ مرچ سیاہ نمک لاہوری مساوی الوزن پیسکر
چنے کے برابر گولیان بنا رکھنا اور ایک گولی یا دو گولی کھانا ہیضہ اور درد شکم امتلائی کو مفید ہے دمے کو
بھی دفع کرتا ہے۔ آک کی کلیان دو جز اجوائن ایک جز انکو [illegible] کرکے اور ڈیڑھ جز کھانڈ ملاکر کھانا
اور بقدر مناسب نہار کھایا کرنا دمے اور کھانسی اور بادگولے اور سول کو بہت مفید
ہے مجربات اکبری مین دمے اور کھانسی اور بادگولہ اور سینہ وشکم کے تمام امراض کے لیئے اس ترکیب کو
نہایت مفید لکھا ہے آک کی کلیان آدھ سیر اجوائن پاؤ بھر گڑ پاؤ بھر سب کو باہم ملاکر کوٹ کر چھانکر سایہ
مین خشک کرلین اور نہار یک کف کھایا کرین ترشی و بادی سے پرہیز رکھین آک کی لکڑی کا کوئلہ کرکے
ہموزن کھانڈ اور گائے کا گھی ملاکے چھ چھ ماشہ کھایا کرنا ایک ہفتہ مین آتشک کو دفع کرتا ہے آک
کے پتون کو کرچھی کرکے انکو چوعل مین رکھدین جب ملائم ہو جائین تو انکو صاف کرکے پانی نچوڑ
لین یہ پانی اس عضو پر ڈالنا جو آگ سے جل گیا ہو بے حد مفید ہے مگر یہ پانی تازہ جلے ہوے زخم پر
ڈالنا چاہیئے سوزش کو فی الفور تسکین ہوجاتی ہے بعض وقت اسکے استعمال سے ایسا دیکھا گیا ہے
کہ مریض کہتا ہے مجھکو سردی معلوم ہوتی ہے اُس کو نیند آجاتی ہے بڑے بڑے زخمون پر اسکا تجربہ کیا
ہے ایکبار پانی ڈالنا کفایت کرتا ہے تسکین کے بعد زخم کا علاج کرنا چاہیئے اور بہتر یہ ہے کہ کھوپرے
کا تیل استعمال کرتے رہین۔ اگر بچھو کاٹ کھائے تو ایسا کرین کہ ایک ظرف مین تیل بھر کر آگ پر رکھدین
جب وہ گرم ہوجائے تو اسپر آک کے پتے کا پانی ڈالین اور جو دھوان اُٹھے اُسپر بچھو کے کاٹے ہوے
مقام کو سینکین فوراً تسکین ہوجائیگی کیسا ہی زہریلا بچھو ہو صحت ہوجاتی ہے مخزن جگر اور پھیپھڑے

مصلح روغن اور مکھن اور شکر اور تل **بدل** شبرم **مقدار خوراک** ہونے دو ماشہ
علیٰ وید کہتے ہیں کہ اسکا دودھ نہایت دست آور اور جلانے والا ہے زکام کے لیے سینڈھ کے دودھ کے
ساتھ اسکا بہت سا استعمال ہے اسکے پتوں کو نمک کے ساتھ کوٹ کر مٹی کے برتن میں بند کر کے جلا کر
اس راکھ کو مٹھے کے ساتھ پھنکانے سے استسقاے زقی مٹ جاتا ہے اور تلی جو پیٹ میں بڑھ جاتی
ہے وہ اپنی حالت پر آجاتی ہے جڑ کی چھال کانجی کے ساتھ پیسکر لیپ کرنے سے باؤ ترن اور فوطوں کی
کھال جو ہاتھی کے چمڑے کی طرح موٹی پڑ جاتی ہے وہ پتلی ہو جاتی ہے اسکے اور سینڈھ کے دودھ
میں وار ہلدی کے سفوف کی بتی بنا کے مقعد کے ناسور اور ہڈی کے زخم میں رکھنے سے نفع ہوتا ہے
اسکے دودھ کو شہد میں ملا کے لگانے سے منہ کے چھالے مٹتے ہیں اس کے دودھ میں روئی بھگو کے کھٹی میں لگے
ڈاڑھ میں رکھنے سے اس کا درد مٹتا ہے دودھ لگانے سے جوڑوں کا ورم اور سوجن مٹتی ہے تازے پتوں کو
گرم کر کے باندھنے سے بھی جوڑوں کی سوجن اور درد مٹتا ہے پتوں کے سفوف کو چھڑکنے سے زخم جلدی بھر جاتا ہے
اسکی جڑ کی چھال بکری کے دودھ میں پیس کے ناک میں چھکانے سے مرگی کا دورہ رکتا ہے اور جڑ کی چھال
کا سفوف دینے سے آتشک کی وجہ سے جو بدن میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں نئے کوڑھ کو
مٹانے کے لیے اسکے سفوف کی پھنکی دی جاتی ہے اسکے اڑھائی رتی سفوف کی پھنکی دینے سے پسینا ہو کے وبائی
بخار اتر جاتے ہیں کہ جن سے بدن میں بہت کمزوری بیماری سے ملا ہو اور ہوا اعصاب میں درد یا بدن میں کھجلاہٹ
ہوا کرتی ہے اسکے تازے دودھ میں نمک ملا کے چوٹ کے مقام پر اور موچ پر لیپ کرنا چاہیے اسکے دودھ
کی زیادہ مقدار زہر کا سا نقصان پیدا کرتی ہے اس کے اڑھائی سے پانچ رتی دودھ میں پاؤ رتی افیم
ملا کے دن میں دو تین بار دینے سے آنو کے دست مٹتے ہیں اس سے پیٹ میں گرمی بڑھ کے بھوک لگنے
لگتی ہے اڑھائی سے پانچ رتی اسکی جڑ کی چھال کی پھنکی دینے سے آنو کے دست مٹ جاتے ہیں چھ
رتی اسکی جڑ کی چھال اور بارہ کالی مرچیں پیس کے دن میں دو بار دینے سے یرقان مٹتا ہے اسکی جڑ کا
جوشاندہ پلانے سے بخار میں بچوں کا بڑبڑانا اور ہاتھ پاؤں تاننا بند ہو جاتا ہے اسکے پتوں کو پیسکر لیپ
کرنے یا انکو گرم کر کے باندھنے سے نہروے کی سوجن مٹتی ہے اسکی ساڑھے سات رتی چھال میں آدھ
رتی افیم ملا کے لگاتار دیتے رہنے سے آنو کے دست جو نہایت شدید ہوں مٹتے ہیں قے کرانے کے
لیے اسکا سفوف پندرہ رتی اور پسینا کرانے کے لیے اڑھائی رتی دینا چاہیے اسکے چپٹے پتوں کو کچھ
کچھ گھی لگا کر آگ پر تپانے سے جب تتھنے لگیں تب ہتھیلی میں مسلکے کان میں نچوڑنے سے کان کا درد مٹتا
ہے اسکے پھول بلغم نکالتے ہیں ببول کی مانند چھال یعنی وہ چھال جو اوپر کی چھال کے اندر ہوتی ہے
جوش کر کے اور جوشاندے کو گاڑھا کر کے اس میں آک کے چار پھول اور انکے برابر کالی مرچیں پیسکر
گولیاں باندھ کے دینے سے کھانسی اور بلغم مٹتے ہیں جسکو قبض کا عارضہ ہو اسکے پیٹ اور ناف پر اسکے
پتوں کو گرم کر کے باندھنے سے دست صاف لگ جاتا ہے اسکی جڑ کی چھال کا دھواں پلانے سے آتشک
مٹ جاتی ہے اسکے پھولوں کی پانچ رتی کلیوں کے ساتھ کالی مرچ اور نمک ملا کے دینے سے بدہضمی

دل کا اضطراب سے قے اور ہیضہ مٹتا ہے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کے منجن کرنے سے دانت صاف
رہتے ہین اسکے دودھ مین نمک ملا کے دن کے تین بجے کے بعد لیپ کرنے سے دانتون کا درد
دور ہوتا ہے اسکی چھال کا سفوف یا خیساندہ یا جوشاندہ دینے سے خون حیض جاری ہونے لگ جاتا ہے
اسکے سوکھے پھول کا آدھا رتی یا ایک رتی سفوف شکر سفید کے ساتھ پھنکانا سوزاک مٹاتا ہے اس حالت
مین صرف دودھ چاول کھلائین پتو پر ارنڈی کا تیل چپڑ کر ذطوبہ پر باندھنے سے صفراوی سوجن مٹتی ہے
ایک اینٹ کو گرم کرکے اسپر چھ سات پتے دھر کے پانون کو تپانے سے پانون کے پھوڑے مٹتے ہین جڑ کا
جوشاندہ کرکے پلانے سے گٹھیا کا درد مٹتا ہے پھولون کو جوش کرکے باندھنے سے ایڑی کا درد مٹتا ہے
اسکی جڑ یا چھال کا جوشاندہ پلانے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے پھولون کے گچھے کو
توڑنے سے جو دودھ نکلتا ہے اسکے لگانے سے کھجلی مٹتی ہے ریت مین پیدا ہوئے پرانے آک کے پیڑ کی جڑ
چیت بیساکھ مین لیکر پانی سے بخوبی دھو کر سایہ مین اتنے عرصے تک پڑی رہنے دین کہ اس مین
چیر دینے سے دودھ کا نکلنا موقوف ہو جائے پھر اسکے اوپر کے چھلکے کو چاقو سے کھرچ کے اندر چھال کو جڑ پر
سے اتار کے سایہ مین سکھا کے پیس کے کپڑ چھان کرکے ڈاٹ دار بوتل مین بھر کر رکھنا چاہیئے اور
برص اور ہر قسم کے جذام اور آتشک اور [illegible] سٹون اور آون آنے پرانی گٹھیا پارے کی خرابی اور جلد
کے امراض بلغم استسقاء کے زقی اور بدن کے [illegible] مین رطوبت پیدا ہو گئی ہو اور ہر قسم کے پھوڑون
کو مٹانے کے لیئے اس مین سے استعمال کرنا چاہیئے اسکی جڑ کی چھال کے استعمال سے آنتون کے کیڑے
مرتے ہین ورم طحال کو تحلیل کرنے کے لیئے اور دوسرے اعضا کو اپنی اصلی حالت پر لانے کے لیئے
اور انکے اندر کی رکی ہوئی رطوبت کو دوبارہ جاری کرنے کے لیئے استعمال مین لانا چاہیئے اسکے پھول ہاضم
اور طاقت بڑھانے والے ہین بلغم دفع کرتے ہین پنس کا عارضہ ضعف قوت ہاضمہ
اور پیٹ کے ریاحی درد کی اصلاح کرنے کے لیئے بھی پھولون کا استعمال کیا جاتا ہے اسکا دودھ بلغم کو
نکالتا ہے اس کا دودھ جلد بدن کے مرض پیشاب کے وادبواسیر کو ڈھم جلندر کو اور جگر کے نزدیک
سیدھی طرف جو بیماری ہوتی ہے اُسے مٹاتا ہے اور آنتون کے کیڑون کو مارتا ہے اسکے درخت کے
تمام اجزا اسکے ساتھ مصری کو ملا کے استعمال کرنے سے ہر قسم کے ماددون کا زور مرگی اور عورتون کا آسیب
وجن کا مرض اور غسل کرنے کے اول یا بعد جو عورت سے صحبت کرنے کے بعد عضلون مین ایک قسم کا
تناؤ اور اینٹھن ہو جاتی ہے اور مجنون کا تشنج اور بدن کا بادی سے ٹیڑھا ہو جانا کسی عضو کا جکڑ جانا کا
ٹھنڈے پسینے آنا زہر دار کیڑون کے کاٹنے سے جو زہر چڑھتا ہے وہ اور آتشک وغیرہ امراض مٹتے
ہین اسکے دودھ کو چوڑے پیندے کے مٹی کے برتن مین یا پیالے مین بھر کر سایے مین سکھا لیوین
یہ سوکھا ہوا دودھ ٹھنڈے یا گرم پانی مین گلتا نہین شہد اور تیل مین پگھل جاتا ہے اس سوکھے دودھ
کی دو رتی سے زیادہ مقدار سے تیز قے یا کثرت سے دست آنے لگتے ہین یا دونون ہی ہو کر سخت
خوفناک گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ دواؤن کے استعمال مین آدھ رتی سے شروع کرکے آہستہ آہستہ

بڑھاکے ڈیڑھ رتی تک کر دینا چاہیئے اس سے تشنج دفع ہوتا ہے بادی کا زور گھٹتا ہے پٹھون مین طاقت
آتی ہے دمہ اور مرگی اور نفخ دفع ہوتے ہین درد مثانہ کے لیے اسکے پتون کو گرم کرکے باندھنا
چاہیئے اور اسکو کچھ عرصے تک گرم بنے رہنے کے لیے اسپر سوکھا سینک کرنا چاہیئے اسکے دودھ کا لیپ
کرنے سے نہروے کی سوجن اترتی ہے بیس تولہ آک کے ہرے پتے اور چودہ ماشہ ہلدی ان
دونون کو پیس کر ارد کے دانے کے برابر گولیان بناکر ہمیشہ چار گولیان تازہ پانی کے ساتھ دیوین
یا ایک گولی ہمیشہ بڑھاتے ہوئے سات گولیون تک بڑھا دینے سے جلندر مٹتا ہے آک کی کلیان
جتنی چاہین لیوین ان سب مین ایک ایک کالی مرچ رکھ کے مٹی کی ہانڈی مین بھر کر اس مین اوپر
نمک بھر کر منہ کپڑمٹی سے بند کرکے چولھے پر چڑھاکے جلا لیوین جب بالکل سرد ہوجاے اس مین سے
چار رتی کی گولی [illegible] دینے سے بلغم اور دمہ مٹتا ہے آک کی کونپل پان مین رکھکر چار مون مین ایک ایک
کونپل تین دن تک کھاوین اور چوتھے دن سے آدھی آدھی کونپل بڑھاتے ہوے چالیس دن تک
کھانے سے کھانسی اور بلغم دفع ہوتے ہین آک کے دودھ مین چار تولہ لہسون تین دن تک بھگو کر
انکو مٹی کی ہانڈی مین بھر کر اوپر سے منہ بند کرکے جنگلی اپلون کی آنچ مین جلاوین ٹھنڈا ہونے کے بعد پیس
چھان کے اس مین چار تولہ گڑ ملاکے چودہ ماشہ کی مقدار مین گولیان بناکر ایک گولی صبح کے وقت
ہمیشہ لینے سے دمہ اور کھانسی کو صحت ہوتی ہے آک کے سوکھے پتے دو سے چار تک جلاکر ان کی
راکھ کو پانی مین بھگو کر اس پانی کو نتھار کر صبح کے وقت پینے سے بلغم اور کھانسی دفع ہوتے ہین آک
کی جڑ پانی مین گھس کر آنکھ مین لگانے سے ناخنہ دور ہوتا ہے آک کی جڑ کی چھال ایک ماشہ پانی مین
بھگوکر دانت مین رکھنے سے کیڑے کے سبب سے پیدا ہوا درد مٹتا ہے آک کا پیلا پتا بغیر چھید کا لیکے
آگ پر گرم کرکے اس کا رس کان مین پندرہ دن تک نچوڑنے سے بہرا پن مٹتا ہے آک کے پتونکے
برابر سیندھا لون لیکر دونون کو کوٹ کر ہانڈی مین بھر کر گلمٹی سے منہ بند کرکے جلاکر اس راکھ کی
پھنکی دینے اور اوپر سے مٹھا پلانے سے طحال کا ورم مٹتا ہے اس کے پتون کے جوشاندے سے آتشک
کے زخم مٹتے ہین اسکے پکے ہوے پیلے پتون کو دونون طرف سے اچھی طرح پونچھ کر اسپر گھی چپڑ کر آگ
پر تپاکر کان مین نچوڑنے سے کان کی ریاح تحلیل ہوتی ہے اور درد مٹتا ہے اس کا کھار کھلانے سے
بلغم اور درد مٹتا ہے اسکی جڑ کو کوٹ کر کڑوے تیل مین اوٹاکر اس تیل کی مالش کرکے اسکے یا
ارنڈ کے پتے باندھنے سے ہاتھ پیر وغیرہ کی بادی کا درد مٹتا ہے اسکے اکیس پتے لیکر پاو بھر کڑوے
تیل مین ایک ایک پتا جلاکر اسکو اتار کر تھوڑا مین گل پیسکر اس مین ملاکر شیشی مین بھر کے رکھ چھوڑین اسکا
طلا کرنے سے خارش اور دوسرے جلد بدن کے مرض مٹتے ہین۔ سانپ کا زہر اتارنے کیلیے اسکے کاٹے ہوے مقام
پر آک کا دودھ ٹپکاتا رہے جب تک بدن مین زہر رہیگا تب تک دودھ وہ مقام چوستا رہیگا جب زہر بدن مین
باقی نہ رہیگا تب کاٹا ہوا مقام بھی دودھ نہین چوسیگا اسکی جڑ کو چانولون کے پانی مین گھس کر سنگھانے سے
یرقان مٹتا ہے اسکی زمین کو پلین گڑ مین لپیٹ کر کھلاکے اوپر سے گھی پلانے سے سانپ کا زہر اترتا ہے

بچھوکے کاٹے ہوئے مقام پر اسکا دودھ لگانے سے اسکا زہر اترتا ہے اسکی جڑ پانی کے ساتھ پیس کے پلانے سے
سانپ کا زہر اترتا ہے آک گاؤ کا دودھ آدھ پاؤ اور شہد آدھ پاؤ لیکے کڑھائی مین لوہے کے دستے سے اتنا
گھوٹئین کہ اُنکے چیپ کے سبب سے کڑھائی دستے کے ساتھ زمین سے اُٹھ آئے پھر اُس مین چار ماشہ
افیم ڈالکے گھوٹئین جب اچھی طرح سے مل جاوے تب اسکو چینی یا کانچ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور
عضو تناسل کا سر چھوڑ کر اسکا لیپ کر کے اُسپر کھانے کا پان لپیٹ کر کپڑے کی پٹی باندھ کے ایک پہر
تک بنھا رکھین پھر اُس پٹی کو کھولکر اکیس بار پانی مین دھویا ہوا گائے کا گھی عضو تناسل پر لگادین اسطرح
تین دن تک عمل مین لانے سے ضعف جماع مٹتا ہے ضعف باہ مٹانے کے لیئے آک کا دودھ اور
گائے کا گھی دونون برابر لیکے بارہ پہر تک کھرل کر کے اُس مین سے ایک رتی کے برابر عضو تناسل پر
لگانا چاہیئے دو حصہ دودھ مین ایک حصہ گھی ملاکے آنچ پر چڑھائے لکڑی سے خوب رگڑین
جب دودھ جلکر گھی باقی رہجاوے تب اُتار کے رکھ چھوڑین اور ضعف باہ مٹانے کے لیئے عضو تناسل
کی سپاری چھوڑ کر اس کا لیپ کرکے اور پرسوڑے یعنی سپستان کے پتے ایک پہر بندھے رکھ کر کھولڈالنا
چاہیئے۔ اس کا ایک پتا اور [illegible] مین لیکر پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیان بناکر سات گولی جوانکو
اور دو گولی بچے کو دمے مین دینا چاہیئے [illegible] باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر آک کا دودھ لگانا
چاہیئے اسکا دودھ سائے مین سکھا اور جلاکر کڑوے تیل مین ملاکر لگانے سے خارش اور دوسرے جلد بدن کے
مرض مٹتے ہین اسکے دودھ مین روئی بھگو کر سائے مین سکھاکر بتی بناکر سرسون کے تیل مین اُس
بتی کو جلاکر کا تیل پارے کے لگانے سے ناسور مٹتا ہے [illegible] مین اس کے پیلے پتے جلاکر چار
رتی راکھ شہد کے ساتھ چٹانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکی جڑ پانی کے ساتھ پیس کے گولی بناکے مقعد
مین رکھنے سے کھل کر دست لگ جاتا ہے جڑ کو پانی کے ساتھ پیس کر پیٹ پر لیپ کرنے سے
کھل کر پاخانہ آجاتا ہے اسکی سیر بھر جڑ کو آٹھ سیر پانی مین اوٹا دین جب دو سیر پانی باقی رہے
تب اُس مین سیر بھر ارنڈیون کا تیل ڈالدین جب یہ بھی پانی جل کر تیل رہجاوے تب برتن مین
بھر کر رکھ چھوڑین اس کا لیپ کرنے سے بادی اور ریاحی درد دفع ہوتے ہین اسکی ایک
تولہ جڑ اور پانچ ماشہ کالی مرچون کو پیس چھانکر سوا چار تولہ گڑ مین ملاکر جوار کے برابر گولیان
بناکر ہمیشہ دو گولیان دینے سے آتشک مٹتی ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ آک کے درخت کی چھال اپیکاکیوانا کی جڑ کی طرح عمل کرتی ہے اس کا سفوف
تیس گرین سے ساٹھ گرین تک قے کرانے کے لیئے عمدہ دوا ہے اور دو گرین سے پانچ
گرین تک آدھی آدھی نجومی گھڑی کے بعد دینے سے متلی پیدا ہوتی ہے اور پسینہ آتا ہے
اس کے درخت کی چھال عمدہ مبدل دوا ہے چنانچہ ایک گرین سے تین گرین تک
جذام اور آتشک کے لیئے جن مین بدن پر پھنسیان اور پھوڑے پیدا ہوجائین اور دوسرے
امراض جلد مین دیتے ہین۔

آک کا گوند (ھ)+

سکر العشر (ع) شکر عشر اور شکرک اور شکر کوہی (ف)

صفات وشناخت ایک رطوبت ہے کہ آک کے درخت کے پھول پر جمع ہوتی ہے اور سوکھ کر گوند کی طرح بن جاتی ہے سدیدی وغیرہ لکھتے ہین کہ خراسان کے ملکون مین آک کے درختون پر شبنم گر کر بستہ ہو کر نمک کے ٹکڑون کی طرح ہو جاتی ہے مزے مین اسکے شیرینی اور کسیلاپن اور تلخی ہوتی ہے صاحب مالابسع نے اسکی نسبت شبنم اور گوند دونون باتون کا ہونا لکھا ہے۔ انطاکی نے صرف شبنم بتائی ہے اور صاحب منہاج کہتا ہے کہ شبنم ہے یا گوند صاحب اختیارات و صاحب حاوی نے شکر تیغال کے ساتھ مشتبہ کر دیا ہے اور یہ غلطی ہے وہ ایک علٰحدہ چیز ہے اور حق یہ ہے کہ وہ ایک زہریلا دودھ ہے اسلئے اسکو کھانا کبھی نہ چاہئے اور اب تو اس چیز کا کتابون مین نام ہی نام باقی رہگیا ہے کبھی نظر سے نہین گذری مالابسع مین شبنم ہونے کے قول کو صحیح بتایا ہے اور کہا ہے کہ صورت اسکی نمک کے ٹکڑون کی سی ہوتی ہے بہتر سفید یمنی ہے حجازی سیاہی مائل ہے اور اس مین گرمی بھی یمنی سے زیادہ ہے انطاکی کہتا ہے کہ اسکی قوت بیس سال تک باقی رہتی ہے جو اوراق کرفس کے پتون اور ببول کے گوند مین محفوظ رہتی ہے خراب نہین ہوتی یمنی کو چکھنے سے پہلے شیرینی معلوم ہوتی ہے اور زبان کو کھچاوٹ ہوتی ہے پھر تلخی معلوم ہوتی ہے **طبیعت** مالابسع مین ہے کہ پہلے درجے مین گرم و خشک ہے اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ بعض دوسرے درجے مین گرم و خشک بتاتے ہین بعض کہتے ہین کہ گرمی و سردی مین معتدل ہے اور کچھ خشکی رکھتا ہے بعض کہتے ہین کہ معتدل ہے مگر تھوڑی سی گرمی رکھتا ہے

خواص و فوائد چونکہ اس چیز مین شہاس کم ہے اسلئے اس سے [illegible] کم پیدا ہوتی ہے آنکھ مین لگانے سے پھنسی کا نشان زائل ہوتا ہے اور بینائی تیز ہو جاتی ہے اور جالا کٹ جاتا ہے اسکو جلا کر سوا دو تولہ روزانہ ایک ماہ تک گنگنے پانی کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کا دمہ جاتا رہتا ہے اونٹ کے دودھ کے ساتھ کھانے سے استسقا جاتا رہتا ہے جلا کرتی ہے اسکے کھانے سے اجابت کھل کر ہوتی ہے جگر اور پھیپھڑے کو طاقت پہونچاتی ہے سردی کی کھانسی اور پھیپھڑے کے پھوڑے اور درد سینہ و جگر و معدہ و گردہ و مثانہ کو نافع ہے بکری یا بھیڑ کے دودھ کے ساتھ کھانسی کے مٹانے مین روغن قاوند (بھلوا) سے زیادہ موثر ہے جیسا کہ انطاکی نے کہا ہے۔ تحفۃ المومنین مین ہے کہ کیوس بن مالش کہتا ہے کہ جو ایسے آک کے پیڑ سے لین جسکے پتے جھاؤ کے پتون کی طرح اور پھول سفید اور پھل چنے کے دانے کی طرح ہو وہ باوجود شیرینی کے قاتل ہے اسکو ماشہ کھانے سے تین دن مین آدمی مرجاتا ہے **مضر** گرم مزاج مین درد سر پیدا ہوتا ہے **مصلح** روغن بادام **بدل** شکر تیغال **مقدار خوراک** سوا دو تولہ اور بہ سبق کذا فی بعض الکتب۔

آکول (ھ)

بضم کاف تازی و واو مجہول ولام موقوف



صفات وشناخت ایک درخت بے قد اور تنہ اس کا بہت بڑا ہوتا ہے پورا درخت پچیس تیس ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے پتے کا رنگ دونوں طرف سے ہرا ہوتا ہے اور ایک انگل کے برابر چوڑا اور ڈیڑھ انگل کے برابر لمبا اور کوئی اس سے بھی زیادہ لمبا وضع آڑو کے پتے کی سی مگر آڑو کے پتے کی نوک لمبی اور رگین باریک ہوتی ہیں اسکی نوک ایسی لمبی نہیں ہوتی اور رگین موٹی ہیں پھل جامن سے چھوٹا ہوتا ہے پک کر جامن کی طرح ہو جاتا اسکو **اکولا** کہتے ہیں اسکے اندر گٹھلی نکلتی ہے مزہ پھیکا ہوتا ہے پھل کھاتے ہیں جیٹھ اور اساڑھ میں لگتا ہے درخت کی چھال کا رنگ سفید ہوتا ہے چھال پر میلے رنگ کے خال بہت سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کچی لکڑی اندر سے بھی سفید ہوتی ہے پک کر زرد ہو جاتا ہے تو اب لکڑی سرخی یا سیاہی مائل پڑ جاتی ہے اور مضبوط ہو جاتی ہے مزہ لکڑی کا نہ کڑوا ہوتا ہے نہ میٹھا بلکہ کسیلا ہوتا ہے جیسے ہڑ کا مزہ ہوتا ہے اسکی لکڑی کی چھال چبائی تو تھوڑی سی تلخی معلوم ہوئی مگر بے اختیار جی متلانے لگا اور قے کی تحریک ہونے لگی اسکے پتے ٹڑ دے تو نہیں معلوم ہوئے مگر چابنے سے جی مالش کرتا ہے اور اسکے کسی جز میں تلخی کی سی بو نہیں آتی جیسا کہ انکول کی نسبت لکھا ہے اس درخت کے بڑے بڑے ڈالے زیادہ تر نہیں بڑھتے چھوٹے رہتے ہیں اس میں کانٹے زیادہ ہوتے ہیں اور وہ موٹے تو بہت ہوتے ہیں مگر لمبے زیادہ نہیں ہوتے اور پتلی موٹی ڈالیوں میں کانٹے نہیں ہوتے پتلی شاخوں پر ہوتے ہیں بڑے درخت کا تنہ موٹا ہوتا ہے جیسے نیم کے درخت کا تنہ

خواص و فوائد اگر کوئی آدمی افیم کھالے اور شدت بڑھ جائے تو اسکی لکڑی چھ ماشہ کی مقدار میں لیکر سردیائی میں پیسکر پلا دینے سے بالکل اُس کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور افیم بشکل قے کے ہو جاتی ہے جس شخص نے یہ اپنا تجربہ بیان کیا ہے وہ کہتا تھا کہ اندر کی سخت لکڑی لینی چاہئے مار گزیدہ کو پلانے سے بھی نفع ہوتا ہے اگر بالکل آرام نہو گا تا ہم قریب المرگ آدمی بھی کچھ دیر زیادہ جیئے گا اور دیہات میں جاہل عوام آدمیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اتوار کے دن اسکی لکڑی کاٹی جائے اس طرح کہ اسکو لوہا نہ لگے بلکہ کسی پتھر کے ذریعہ سے کاٹیں جس عورت کو مسان کا عارضہ ہو اور بچہ اس کا پیدا ہو کر سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہو یہ لکڑی پانی میں گھس کر اس بچہ کو اور اُسکی ماں کو پلانے سے یہ عارضہ جاتا رہتا ہے مسان میم اور سین مہملہ کے فتحوں اور الف کے سکون اور نون کے وقف و اعلان سے ہے ایک شخص دہلی کے اطراف کا رہنے والا مجھ سے بیان کرتا تھا کہ میرے بچے بہت سی دفعہ یہ لکڑی پتھر سے کاٹ کر اپنے وطن کی طرف لوگوں کو بھیجی اس کو گھسکے پینے سے بہت کو بھی فائدہ پہنچا یونانی اطبا کی کتابوں میں ایک دوا کا نام **مالیا** بفتح میم وسکون الف وکسر لام و فتح یائے تحتانی وسکون الف لکھا ہے حکیم عبدالحمید تحفۃ المومنین کے حاشیہ میں کہتا ہے کہ یہ اکول ہے اور اُس نے اکول کی نسبت لکھا ہے کہ اسکے پتے بادام کے پتوں کی طرح اور پھول سفید ہوتا ہے اسکی لکڑی چوب حیات کہلاتی ہے اسکی جڑ پیسکر مار گزیدہ کو کھلانے سے زہر اتر جاتا ہے ہیضے کو بھی نافع ہے خلط سمی اور غذائے سمی کو قے کے ذریعہ سے نکالدیتی ہے بولس کہتا ہے کہ درخت مالیا شام میں ہوتا ہے اسکے پتوں کے پینے سے افعی کا زہر اتر جاتا ہے اسکی چھال کو جلا کر برص کے داغوں پر لگانے سے جاتے رہتے ہیں اسکی لکڑی کا برادہ قاتل بتاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ مالیا مران کا نام ہے۔ اور **مُران** بضم میم و فتح رائے مشدد ایک پچلا اور لمبا درخت ہے اسکی لکڑی سے نیزہ اور

تیر بناتے ہین بعض اسکو مر (دول) کا درخت جانتے ہین۔ محیط مین اکول الف مقصورہ سے لکھا ہے مگر صحیح ممدودہ سے ہے اکول کے درخت راجپوتانے اور مالوے کے پہاڑی علاقو نمین بہت ہین یہان کے لوگ الف ممدودہ ہی سے تلفظ کرتے ہین۔

مخزن الادویہ مین انکول اور آکول دونون ایک چیز کے نام بتائے ہین اسکی ڈالی کوہستان میواڑ سے ٹھاکر جگناتھ سنگھ جی صاحب عالم گڑھ نے میرے پاس بھیجی تھی مگر پھول پھل کا وقت نقصان کا حال انھین کی معرفت زبانی تحقیق کرایا ہے۔

حکیم عبدالحمید کا آکول کے پتے کو بادام کے پتے کی طرح بتانا خلاف تحقیق معلوم ہوتا ہے کیونکہ دیکھنے والے کہتے ہین کہ بادام کا پتا بڑے پتے کی طرح اور بقول ہوے کے پتے کی طرح ہوتا ہے۔

آگ دونہ (ھ)

صفات وفوائد ایک ہندوستانی دوا ہے دھماسے کی قسم سے۔ تیز۔ گرم خشک ہے بھوک بڑھاتی ہے پیٹ کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے منہ کا مزہ سدھارتی ہے بدہضمی اور قولنج اور ورم اور درد طحال کو مفید ہے دل ودماغ کو قوت دیتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے معدے کی حرارت کو زیادہ کرتی ہے مرغوب ہے بلغم وباؤ کولہ کو نافع ہے۔

آل (ھ)

الف ممدودہ کے بعد لام موقوف ہے

صفات وشناخت بعض یونانی کتابون مین لکھا ہے کہ ایک درخت کی جڑ ہے یہ درخت پرانا اور بڑا ہوتا ہے تو اسکو آچھی کہتے ہین اور دوسالہ سہ سالہ کی جڑ کو آل بولتے ہین اس جڑ کا رنگ سرخ اور مزہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے اسے جوش کرکے کپڑا رنگتے ہین اس کا رنگ سرخ اور پختہ ہوتا ہے محیط اعظم مین لکھا ہے کہ آل ایک قسم مجیٹھ کی بھی ہے جسکو عربی مین فوہ کہتے ہین دار اشکوہی اور مفردات امامی مین آل کی عربی فوہ لکھی ہے یہ نہایت غلطی ہے آل مجیٹھ کی کسی قسم کا نام ہوا ورنہ فوہ اور مجیٹھ ایک چیز ہین بلکہ دونون غیر غیر ہین وجہ غلطی کی یہ ہے کہ آل سے بھی کپڑے رنگے جاتے ہین اور مجیٹھ سے بھی آل کا درخت بہت مشہور ہے ہندوستان مین ستلج سے پورب کی طرف اور دکھن کیطرف سیلون تک ہوتا ہے اسکی لکڑی کی چھال اور جڑ اور جڑ کی چھال سے لال رنگ نکالا جاتا ہے پہلے سال کا درخت رنگت کے کام مین نہین آتا دوسرے سال کا آتا ہے مگر تیسرے سال کا عمدہ رنگت دیتا ہے اور بعجان یہ ہو کر اسکی جڑ کمزور ہی خوب ہو جاتی ہے پھل گول ہوتا ہے اسکے کچے پھل کی ترکاری بناکر کھاتے ہین اور بکا پھل ویسے کھانے کے کام مین آتا ہے سنسکرت مین اسکے کئی نام ہین آچھک الف ممدودہ اور جیم فارسی مشدد مفتوح مخلوط ہا سے اور اچھکہ الف مقصورہ سے اور آچھکہ الف ممدودہ اور جیم فارسی مفتوح مشدد مخلوط بہا سے اور رنجن وغیرہ **طبیعت** گرم وخشک۔

خواص و فوائد آل کا پھل تلخ اور دوسرے اندرونی اعضا کی رکی ہوئی رطوبات کو بہاتا ہے خون حیض کو جاری کرتا ہے اسکی رکاوٹ کو مٹاتا ہے پھوڑے اور جاندری کو زائل کرتا ہے پتونکا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے طاقت بڑھانے کے لیئے اسکے پتون کو جوش کرکے پلانا چاہیئے اسکی جڑکا جوشاندہ پلانے سے دست آتے ہین اسکے پتون کو اس طرح جلادین کہ وہ راکھ تو نہونے پاوین صرف جل کر کوئلے ہوجاوین ان کوئلون کو مثاکر چھاچھ اور او پر رائی کا سفوف چھڑک کر پلانے سے بچون کے دست بند ہوتے ہین مسوڑھون کے مضبوط کرنے کے لیئے اسکے کچے پھل کے کوئلے اور نمک پیس کے منجن کرنا چاہیئے دست بند کرنے کی دواؤن کے ساتھ اسکے پتون کو اونٹا کر پلاتے ہین اگر اسکے پھل کو پیس کر زخم مین بھردین تو خون کا جریان بند ہوجاتا ہے

آلو (ہندی)

صفات وشناخت آلو اس وقت ہندوستان مین سب جگہ بویا جاتا ہے لیکن ایک زمانہ تھا کہ یہان اسکا کوئی نام بھی نہین جانتا تھا صرف سو برس ہی کے اندر یہ چیز اس ملک مین گھر گھر پائی گئی ہے دوسرے ملکون مین آلو ہماری طرح بطور ترکاری کے استعمال نہین کرتے بلکہ وہ اسکو بطور غذا گیہون اور چاول کی مانند کھاتے ہین آلو کا اصلی وطن امریکہ ہے اور سترہوین صدی مین سر والٹر ریلے اس کو امریکہ سے انگلینڈ لائے تھے جسکے سو ڈیڑھ سو برس بعد یہ ہندوستان مین لایا گیا مسٹر کرجی ایف ایل ایس رقمطراز ہین کہ ۱۸۳۰ء مین اول ہی اول آلو ہندوستان مین آیا تھا اور یہان اسنے اتنا فروغ حاصل کیا ہے کہ اسکے وطن مین جو اسکی حالت ہے وہ ہندوستان کے سامنے ماند پڑگئی ہے چھوٹی چھوٹی جڑین ہوئی جاتی ہین اسکی روئیدگی کی بیل ہوتی ہے پتے چھوٹے چھوٹے پودینے کی طرح ہوتے ہین اگر اسکی بیل کی شاخ کو زمین مین چھپا دیا جائے تو اسکی جڑ کے ہر تار مین آلو باقلا کے دانے کے برابر پیدا ہوکر تھوڑی سی مدت مین خوب بڑھ جاتا ہے آلو ہی اسکا بیج ہے لنکن شائر علاقہ انگلستان کے ایک زراعتی فارم مین ساڑھے پانچ سیر کا آلو پیدا ہوا ہے **طبیعت** محیط مین سعیدی کی متابعت سے کہا ہے کہ ظاہرا اس کے مزاج مین گرمی و خشکی محسوس ہوتی ہے وید سرد و خشک کہتے ہین

خواص و فوائد اجزاے منی زائد پیدا کرتا ہے اور منی کو گاڑھا کرتا ہے اور چونکہ نفخ و ریاح پیدا کرتا ہے اسلیئے باہ کو بھی حرکت مین لاتا ہے مقوی باہ ہے مثانے کو قوت دیتا ہے اسکو پیسکر آنکھ مین لگانا اسکو قوی کرتا ہے اور جالہ کاٹتا ہے قابض ہے اور سوداویت رکھتا ہے اسلیئے زیادہ کھانے سے سوداوی امراض پیدا ہوجاتے ہین۔ وید کہتے ہین کہ آلو میٹھا اور دیر ہضم ہونے مین ثقیل ہے اس کے کھانے سے براز یعنی پاخانہ گاڑھا ہوجاتا ہے اور بدن مین سستی پیدا ہوتی ہے پیشاب کو بڑھاتا ہے بادی اور بلغم پیدا کرتا ہے طاقت اور منی اور باہ بڑھاتا ہے سرخ بادے اور خون کے جوش کو مٹاتا ہے جسکی قوت ہاضمہ ضعیف ہو اور وہ اسکو زیادہ کھائے تو پیٹ پھول جاتا ہے **مضر** دیر ہضم ہے معدہ کو

غلیظ کرتا ہے **مصلح** گوشت اور گرم مصالح

آلوئے بخارا (فارسی)

اجاص (عربی)

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے کہ سرخ رنگ ہوتا ہے پرانا ہوکر سیاہی مائل ہو جاتا ہے جب مطلق آلو بخارا کہتے ہیں تو سیاہ اور بڑی قسم کا مراد ہوتا ہے اور عرف میں جب مطلق آلو مذکور ہوتا ہے تو آلوے زرد بخارائی مراد ہوتا ہے جو تازہ زرد کہربائی شفاف کھٹ مٹھا خوش مزہ ہوتا ہے اور سب جگہوں کے آلوؤں سے یہی عمدہ سمجھا جاتا ہے اور یہ پھل جنگلی اور بستانی دونوں قسم کا ہوتا ہے اہل تجربہ کا قول ہے جس میں شیرینی ذرا بھی نہ ہو بلکہ خفیف ترش مزہ زیادہ ہو وہ قابض ہے اور زرد قسم کو یونانی میں اورک فارسی میں آلوچہ کہ مصغر ہے آلو کا اور سفید قسم کو شاہلوج (معرب شاہ آلو) اور آلوچہ سلطانی کہتے ہیں انجمن آرائے ناصری میں شاہ آلو میں لکھا ہے کہ اسکو شیراز میں آلو کرچہ کہتے ہیں یہ لغت مرکب ہے اسلئے کہ اصل میں آلوکچہ ہے آلو فارسی کا لفظ ہے اور کچہ ترکی میں سبز اور کبود کو کہتے ہیں انتہٰی ترجمہ کلامہ یہ بات یہ سمجھنا چاہیئے کہ شاہ آلو سفید ہو نہ سبز یا آسمانی ملا سدید نے شرح مفردات قانون میں لکھا ہے کہ آذربائجان میں ایک قسم کا آلو ہے وہ اپنی تمام اقسام سے زیادہ دست آور ہے اس کا نام انزادی اور انزاذش ہے اور ایک قسم اور بھی ہے جس کو زرد آلو بولتے ہیں اس میں لطافت اور رطوبت سب سے زیادہ ہے اور تھوڑا سا دست آور بھی ہے آلوچہ اصفہانی کو سالن میں ڈالتے ہیں اور شکر میں مربے بھی بناتے ہیں شیخ کہتا ہے کہ بستانی سیاہ قوی ہے اور زرد و سرخ سے قوی ہے بستانی کو شاہ آلو بھی بولتے ہیں اور ما آلوے بخری یا طبری جسکا ذکر کتب طب میں آیا ہے نشوق بفتح نون و سکون یائے تحتانی و ضم شین معجمہ کہلاتا ہے جیسا کہ انجمن آرائے ناصری میں مذکور ہے اور برہان نے نیکو کے وزن پر ضبط کیا ہے کہتے ہیں کہ یہ پہاڑی قسم ہے اور بڑا اور سفید ہوتا ہے دست اس سے کم آتے ہیں اور نیشوق حرف اول کے فتح کے ساتھ اور سین مہملہ کے بھی فتح سے سرطوق کے وزن پر یونانی میں آلوچے کا نام ہے اسکو اور لفظ نیشو کو ایک نہ سمجھنا چاہیئے اور یہ لفظ شین نقطہ دار کے ساتھ بھی آیا ہے اور یہ بات تمکو اول معلوم ہو چکی ہے کہ آلوچہ زرد قسم کا نام ہے مگر بعض کتب سے ثابت ہے کہ جیلان اور آذربائجان میں ایک قسم کا آلوچہ ہوتا ہے جسکا دانہ سبز اور گول ہوتا ہے اس میں نہایت لذت ہوتی ہے تھوڑی ترشی کے ساتھ کسی قدر شیرینی ہوتی ہے اسکو نشوق نون مفتوح اور یائے تحتانی ساکن سے کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیشوق آلوچے کی ایک قسم ہے عموماً ہر آلوچہ نیشوق نہیں کہلاتا سفید آلو اگرچہ دانہ بڑا ہو مگر کم دست آور ہے ملک ارمن کا آلو سب سے زیادہ میٹھا اور خوب دست آور ہوتا ہے آلوچہ جسکا رنگ زرد ہوتا ہے بہت نازک اور سب سے زیادہ سرد اور لطیف ہے اور سرخ میں سے ایک قسم کہ بہت ترش ہوتی ہے

الی کی قائم مقام ہو حرارت کے بجھانے اور مواد کے رقیق کرنے مین اسکو آلوے کشتہ کہتے ہین یہ قسم خشک
ہو کر سیاہ و نیلی ہو جاتی ہے بخارا کا آلو سب سے بڑھکر ہے یہ قسم سوا خراسان کے اور جگہ نہین ہوتی دوسری جگہ
کے آلو اسکی برابری نہین کر سکتے اسکے بعد آلوے سیاہ فارسی کا نمبر ہے یہ قسم عربی مین قلوب الدجاج
کے نام سے مشہور ہے معنی اس لفظ کے مرغیون کے دل ہین دمشق مین ایک قسم کا آلو ہوتا ہے جو عفص
ہوتا ہے رومی زبان مین اس کا نام فقومیلاس ہے۔ پہاڑی و جنگلی قسم کا آلو بہت چھوٹا اور بہت ترش
ہوتا ہے اور کبھی شیرین نہین ہو سکتا یہ قابض ہوتا ہے درخت بھی اس کا بستانی کے درخت سے
چھوٹا ہوتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ کتب طب مین جب مطلق آلو مذکور ہوتا ہے تو اس سے بخارا
کا زرد رنگ مراد ہوتا ہے جو تازگی کی حالت مین زرد و کہربائی شفاف کھٹ مٹھا اور مزہ دار
ہوتا ہے **طبیعت** پکا ہوا اور شیرین سرد دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین ہے اور
اسی درجے کے مرتبہ آخر مین تر ہے اور کھٹا اور کچا اور کھٹ مٹھا دوسرے درجے کے
درمیان مین سرد اور [illegible] درجے کے آخر مین تر ہے بعض کہتے ہین کہ قسم سیاہ خوب پکی ہوئی
اور شیرین اور نیز سفید قسم پہلے درجے مین سرد اور دوسرے مین تر ہے اور پتے سرد
پہلے درجے مین اور خشک ہین

خواص و فوائد یاد رکھو کہ آلوے بخارا کا نام جلاب ہے اسی لیے یہ ملینات مین داخل ہے
آنتون مین پھسلن پیدا کرتا ہے صفراوی اور خونی بخار کو از حد نافع ہے جوش خون کو بجھاتا ہے
سرسام اور درد سر کو دور کرتا ہے جنون اور متلی اور جی کی مالش کو کھوتا ہے صفراوی قے کو دور
کرتا ہے کھجلی کے مادے کو مٹاتا ہے ہر ایک مادے مین نضج پیدا کرتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے باوجود
ترشی کے برخلاف املی وغیرہ اور ترشیون کے کھانسی کو مضر نہین ہے ترشی مین تلیین کی قوت
زیادہ ہوتی ہے مگر ترش بھی اپنی قوت تقطیع و تلطیف کے سبب سے اکثر دست آور ہوتا ہے
کیونکہ ترش چیزین جو مقطع اور ملطف ہوتی ہین معدہ اور امعا سے فضول دفع کرتی ہین اگر بالکل
میٹھا ہو تو معدے کو ڈھیلا کر دیتا ہے کیونکہ اس مین رطوبت زیادہ ہے البتہ ترش ایسا نہین ہے
اس لیئے کہ اس مین غلیان کی وجہ سے مائیت کم ہوتی ہے اسلیئے خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے
اور چونکہ آلو کی رطوبت مائی ہے اسلیئے اس مین غذا بھی کم ہے اور جتنا زیادہ تر ہوتا ہے مائیت
اس مین اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خشک پھل دست کم لاتا ہے مگر غذا زیادہ بخشتا ہے
اور معدے کو بھی کم ڈھیلا کرتا ہے تازہ پھل مین تلیین کی قوت بوجہ لزوجت اور رطوبت کے غلبے کے
زیادہ ہے تپ صفراوی اور درد سر کے لئے کھانا کھانے سے قبل استعمال کرنا چاہیئے کھٹا اور کھٹ مٹھا
آلو صفرا کے واسطے بہت مفید ہے میٹھا آلو کھانے سے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ معدے
مین رطوبت مائی اور سردی پیدا کرتا ہے اس لیئے سکنجبین کے ساتھ استعمال کرین خلاصہ کلام یہ ہے
کہ معدے کے موافق نہین خاصکر آلو کا گودہ معدے کو نقصان پہونچاتا ہے مگر یہ ضرر ان لوگون کو

ہوتا ہے جنکا معدہ سرد ہو گرم معدے والے کو نقصان نہین ہوتا بلکہ اسکو نفع ہوتا ہے کیونکہ اسکے معدے کی اصلاح کرتا ہے ، اعتدال پیدا کرتا ہے اور گرمی کے سبب سے صفرا جو پیدا ہوجاتا ہے اسکو تسکین دیتا ہے اسلیئے آلو بخارا کی اصلاح کے لیئے سرد مزاج والے کو شہد اور شراب دین آلو خام بھی معدہ گرم کے موافق ہے کیونکہ اسمین سردی اور قبض ہے ۔ سالن مین آلوے پختہ ڈالنے سے اگرچہ گرم مزاج والے کو نفع ہوتا ہو مگر معدے کو ڈھیلا ضرور کرتا ہو البتہ آلوے خام ڈھیلا نہین کرتا اگرچہ آلوے سیاہ صفرا کا زیادہ دست آور ہے مگر اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھٹا آلو بھی دست لاتا ہے اور اسکی وجہ وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کی کہ ترش چیزین بسبب قوت تقطیع و تلطیف کے فضول کو دفع کرتی ہین اسلیئے آلوے ترش معدے اور آنتون کے فضلے کو دفع کرتا ہے اگر فضلہ نہو تو قبض پیدا کرتا ہے ۔ آلو لزوجت اور رطوبت کی وجہ سے دست لاتا ہے اسی لیئے دستون کے واسطے جتنا تر ہے استعمال کرین کیونکہ اس مین خشک سے لزوجت زیادہ ہوتی ہے ۔ بس آلو کا دانہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے دست کم لاتا ہے کیونکہ اس مین مائیت کم ہوتی ہے کھانا کھانے سے پہلے آلو کا کھانا اس لیئے مفید ہے کہ معدے کی حرارت اُس کے ہضم کرنے پر زیادہ کوشش کرتی ہے سرد مزاج والون کے لیئے آلو کھانے مین معدے کی اصلاح کی ضرورت ہے گرم مزاج والے کسی مصلح کے محتاج نہین مگر جنکا معدہ کمزور ہو تو آلو کے گلقند شکری کھانا چاہیئے بڈھے آدمی آلوے خشک یا تر کھاوین تو اسکے بعد انکو تھوڑا سا کندر یا مصطگی کھانا چاہیئے آلوے جنگلی جب تک پورا نہ پکے قابض ہوتا ہے شاہلوج حرارت اور حدت کو خوب ہی کم کرتا ہو شاہلوج مین جو پھل زرد ہے وہ نہایت عمدہ ہے اسکو بھگو کر پینے سے گرم کھانسی فوراً جاتی رہتی ہے گرم معدے کو بہت مفید ہے شاہلوج کے کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے خون کی حرارت دفع ہوتی ہو اسکو بھگو کر ملکر پینے سے گرمی کی کھانسی مٹتی ہے اور یہ میٹھے شاہلوج کا خاصہ ہے اور چاشنی دار دل کی حرارت کو دفع کرتا ہے جب خشک ہوجاتا ہے تو اسکے کھانے سے بھوک بڑھ جاتی ہے مگر کچا اشتہا کو بگاڑتا ہے اس سے بدن کو غذا بھی کم پہونچتی ہے سفید چونکہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اسلیئے بطور میوے کے کھاتے ہین نہ بطور دوا کے جتنا زیادہ تر ہوتا ہے دست اچھی طرح لاتا ہے خاصکر شیرین خوب دست آور ہے اسکو شکر یا قند کے ساتھ جوش دیکر پینے سے دست اچھی طرح آجاتے ہین اگر اس مین سے سوکھے ہوئے کو پانی مین جوش کرکے شکر یا شہد یا ترنجبین کے ساتھ پیوین تو مرہ صفرا کو خوب دستون کی راہ نکالے ترش کم دست لاتا ہے خالص ترش جب معدے مین پہونچتا ہے اور اُس مین کچھ نہین پاتا تو صفرا پیدا کردیتا ہے اور اگر فضلہ جمع ہوتا ہے تو دست لاتا ہے اس مین سے چھوٹا اور سخت قابض ہے اسکو نہ کھانا چاہیئے اگر اسکے ساتھ ماء العسل پیوین تو دست آتین اور سرد معدے کو ضرر نہ پہونچے اور اس مین سے زرد و سفید بھی کم دست آور ہے اسی طرح سیاہ بھی کم دست لاتا ہے کیونکہ اس مین غلظ ہے اور رطوبت کم ہے اس کا پانی خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے تپ صفراوی کو دور کرتا ہے اس کے درخت کے پتون کا پانی شکم کے ہر قسم کے کیڑے مار ڈالتا ہے

یہان تک شالوج کا بیان ہ آلوچہ بھی صفرا کی تیزی کو تسکین دیتا ہے پختہ پھل طبیعت مین نرمی پیدا کرتا
ہے اور خام دست بالعصر لاتا ہے قے بند کرتا ہے اور پختہ کا نچوڑا ہوا پانی کھانسی اور تپ دق کو نافع ہے
مگر نفاخ ہے اس لیئے گلقند اس کے ساتھ کھائین جنگلی آلو معدے کو نقصان پہونچاتا ہے بلکہ یہ بات
ہر قسم کے آلو مین ہے اور جنگلی حابس بطن بھی ہے اس کے پھول چابنے سے مواد نازل رک جاتا ہے
اور سر پر پھولون کا لیپ کرنا گرمی کے درد سر کو دفع کرتا ہے اس کے درخت کے پتون اور جڑ کو جوش
دیکر کلی اور غرارے کرنے سے نزلات دماغی اور گودون کا ورم دفع ہوجاتا ہے اور مسوڑھے مضبوط
ہوجاتے ہین اسکے پتے پیٹ کے کیڑے دفع کرنے مین اسقدر موثر ہین کہ زیر ناف انکا لیپ کرنے
سے آنتون کے کیڑے جاتے رہتے ہین ویدون نے آلو بخارا کی نسبت یون لکھا ہے طبعین خفیف ملین بھی
ثقیل سرد ہے اگنی بلغم وصفرا کو دفع کرنے والا ہاضم شیرین خوش کنندہ ذائقہ ترش منہ کا صاف کرنے
والا بواسیر ذیابیطس باؤگولہ فساد خون ریح کو دفع کرتا ہے پکا آلو بخارا شیرین تھوڑا ثقیل وگرم بلغم افزا
ہاضم صفرا افزا مرغوب مصفی دہن ذیابیطس بواسیر تپ ریح کا دافع ہے **مضر** دماغ اور معدہ اور سرد مزاج
والون کو **مصلح** دماغ کیلیے عناب اور معدہ کیلیے گلقند اور بقول نظامی سکنجبین اور سرد مزاج کیلیے مصطگی اور شہد اور عسل
اور کند **بدل** اسکی **مقدار خوراک** پندرہ دانہ سے تیس دانہ اور بعض نے ۱۴ تولہ تک تجویز کیا ہے۔

آلو بالو (فارسی) قراصیا (ع)

(دونون واؤ معروف ہین)

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے چھوٹا اور گول کچا سبز اور پکا گدر سرخ و ترش
اور پکا ہوا سیاہ اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے اور بہت کم تلخی بھی ہوتی ہے جو معلوم نہین ہوتی بیج چنے
کے برابر ہوتا ہے جس مین سفید مینگ ہوتی ہے بعض قسم اسکی ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے اور بعض قسم
شیرین بھی ہے اور بعض بالکل ترش اور بعض کھٹ مٹھی اور بعض کسی ہوتی ہے ایک قسم کے درخت کا
نام کیلاس کا درخت ہے جسکا پھل بہت بڑا ہوتا ہے اور پک کر میٹھا پڑجاتا ہے اسی کو چیری کہتے
ہین اسکے درخت مین گلابی پھول آتے ہین مسیر حامدی مین اسی طرح لکھا ہے اسی کتاب مین لکھا
ہے کہ چیری سیاہ سرخ اور زرد نہایت عمدہ ہوتی ہے ایک قسم کا پھل بہت چھوٹا ہوتا ہے جو پکنے کے
بعد کسیارہتا ہے شیرین قسم کو کیلاس اور کھٹی قسم کو آلو بوعلی کہتے ہین آلو بالو عوام کا محاورہ ہے شاید
آلو بالو اور آلے بالے اور آلو بالے یہ تینون لفظ آلو بوعلی سے بگڑے ہوے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکو
آلو بالو اسلیے کہتے ہین کہ آلوے بخارا کی بعض دو جداگانہ قسمون کے باہم ملانے سے حاصل ہوا ہے
بعض کتابون مین اس کی نسبت لکھا ہے نوع من الاجاص الصغیر اس کے درخت ہندوستان
کے ممالک متحدہ پنجاب اور ہمالیہ مین ہوتے ہین کشمیر مین اسکی کئی قسمین بوئی جاتی ہین اسمین
سفید پھول لگتے ہین اسکی بلندی معمولی اور تنہ چھوٹا ہوتا ہے اس مین کوٹ کی طرح بو آتی ہے

اسکی چھال کیت کی چھال کی طرح ہوتی ہے اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہے اس کے چیت بیساکھ مین پھول لگتے ہین اور جیٹھ مین پھل لگتے ہین بہتر وہ ہے جو خوب پکا ہوا اور شاداب ہو **طبیعت** شیرین پکا ہوا پھل گرم و خشک یا گرم و تر دوسرے درجے مین ہے بعض نے گرم و تر پہلے درجے کے مرتبہ اول مین بتایا ہے اور بعض نے دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم و تر کہا ہے اور پکا ہوا کھٹ مٹھا اعتدال کے قریب ہے بعض نے اسکو دوسرے درجے کے آخر مین سرد و خشک بتایا ہے اور گدرا اور سرخ اور کھٹا دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین سرد و خشک ہے اور کچا پہلے درجے مین سرد و خشک ہے

خواص و فوائد جملہ قسم کے آلو بالو قوت قابضہ رکھتے ہین شیرین قسم مین تھوڑی سی غذائیت بھی ہے چونکہ اس مین رطوبت و لزوجت موجود ہے اسلئے معدے سے جلد تلے اتر جاتا ہے حلق اور پھیپھڑے کی خشونت کو دفع کرتا ہے قبض کو بلکہ کسی قدر دست بھی لاتا ہے خاصکر جبکہ اُسکے دانے کے ساتھ کھایا جائے اور نفوظ بھی پیدا کرتا ہے مگر جبکہ شیرین آلو بالو خشک ہو جاتا ہے تو قبض پیدا کرتا ہے اور کھٹ مٹھا جسکو چاشنی دار بھی کہتے ہین جلا کرتا ہے اخلاط و رطوبات کو کاٹتا ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے خون اور صفرا کے زور کو کم کرتا ہے متلی اور قے اور صفراوی دستون کو بند کرتا ہے گرم مزاج والون کے معدے اور جگر کو طاقت دیتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے خاصکر جبکہ سکھا لیا جائے تو پھر تکو بی قابض ہو جاتا ہے اسکے دانے کو دسوین حصے سونف کے ساتھ پیسکر پینے سے سنگ گردہ و مثانہ اور پیشاب کی سوزش کو نفع ہوتا ہے یہی فائدہ اُس وقت دیتا ہے جبکہ چاشنی دار آلو بالو کو گھروے کے جوشاندے کے ساتھ کھایا جائے اُسکے دانے کی مینگ کو پیسکر پرانی روئی کے ساتھ بارکیک پیسکر اور بتی بناکر آلۂ تناسل کے سوراخ مین رکھین تو سوزاک کو نفع ہو زخم بھر جائے پیپ اور لہو کا نکلنا بند ہو جائے پیشاب کا جلنا رک جائے ترش قسم قابض ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ یہ معدہ بلغمی کو نافع ہے کیونکہ قبض کے سبب سے اُس مین تجفیف پیدا کرتا ہے جبکہ اعضائے غذا رطوبت سکوڑتا ہے معدے اور آنتون سے دیر مین نکلتا ہے اس کا گوند جلا اور لزوجت پیدا کرتا ہے چپکنے والے اخلاط کو کاٹ کر نکالدیتا ہے اسلئے اسکو سینے کی خشونت کے دور کرنے کے لئے کھاتے ہین کیونکہ اگر اس خشونت کا سبب خشکی ہوگی تو یہ گوند لزوجت اور تری پیدا کردیگا اور اگر اس کا لزج اور چپکنے والا بلغم ہوگا تو اسکو کاٹ کے نکال دیگا اور جلا پیدا کرے گا اور رخسار کا رنگ درست کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے پتھری کو توڑتا ہے پرانی کھانسی کے لیے سرد پانی کے ساتھ پھانکنا مفید ہے بعض کہتے ہین کہ شراب کے ساتھ پتھری کو نافع ہے قبض پیدا کرتا ہے مرطوب آدمی کے موافق ہے آنکھ مین کھجلی ہو تو اسکو کیکری کے پتے کے ساتھ لگانا چاہئے اس طرح لگانے سے نگاہ بھی تیز ہوتی ہے منہ پر اسکا لیپ کرنے سے رنگ صاف ہوتا ہے اور سرکے کے ساتھ لگانے سے داد جاتا رہتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ یہ کسیلا سرد ہضم ہونے مین ہلکا مزہ چرپرا اور بھوک پیدا کرنے والا ہے منہ کے مزہ کو درست کرتا ہے بلغم خشکی بادی گرمی اور تپ دور کرتا ہے کان کا بہنا بند کرتا ہے کھجلی کو دور کرتا ہے سر کو تحلیل کرتا ہے پیٹ کے کیڑون کو مٹاتا ہے جذام وغیرہ امراض کو مفید ہے اسکے درخت کی چھال گردی اور قابض ہے اسکی چھال کا جوشاندہ



پلانے سے تپ چھوٹتی ہے اسکی منگون سے اعصاب مین قوت آتی ہے آلوبالو کا مربا اور اچار بھی بنایا جاتا ہے **مضر** میٹھا پھل کھانے سے اکثر بدہضمی پیدا ہوتی ہے معدہ ڈھیلا پڑتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے اور معدے مین جو خلط غالب ہو اُسکی طرف یہ مستحیل ہو جاتا ہے اسلئے کھانا کھانے کے بعد نہ کھانا چاہیے **مصلح** گرم اور مقوی جوارشین **مقدار خوراک** گوند ساڑھے چار ماشہ کھانا چاہیے۔

آلوسن (یونانی)

الف ممدودہ کے بعد لام مضموم ہے اُسکے بعد واو ساکن اور سین مہملہ مفتوح اور نون ساکن لفظی معنی اسکے کتے کے زہر سے چھڑانے والا ہین واو کے حذف سے اُلسن بھی آیا ہے عربی مین حزر الشیاطین و رجل الغراب کہتے ہین۔

صفات وشناخت ایک پودا ہے جو ایک گز تک لمبا پڑتا ہے اسکی ساق ایک ہوتی ہے اور سونف کی ساق کی طرح ہوتی ہے پتون پر کانٹے بہت ہوتے ہین اور انگلی کے برابر لمبے اور وضع کسی قدر گول اور انپر سفید روئے لگے ہوئے ہین پھول سُرخ وتیرہ اور بیج پھلی مین ہوتا ہے رنگ اس کا سبز وتیرہ اور کچھ چیٹا ہوتا ہے مزے مین تیزی وتلخی ادرک کی سی ہوتی ہے بعض نے کہا ہے کہ ایسے پودے کی وضع سوئے کے پودے کی سی ہوتی ہے اور خوشبو بھی سوئے کی سی آتی ہے جڑکی وضع لمبے شلجم کی طرح ہوتی ہے مزے مین اسکے ہلکی تیز ی ہوتی ہے اہل شام اسکو حشیشۃ النجات اور حشیشۃ السلحفات کہتے ہین

طبیعت گرم دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین اور خشک پہلے درجے کے آخری مرتبے مین

خواص وفوائد درد سر اور زکام اور روے اور ریاح سے اور گردہ کو مفید ہے جوڑ ون اور جوڑ مون کا درد دور کرتا ہے ایسے لرزے کو جسکے ساتھ تپ نہو نافع ہے اسکے لیپ سے چھیپ اور جھائین کو نفع ہوتا ہے اس کے بیج پیسکر شہد مین ملاکر سر پر لگانے سے سرکی وہ پھنسیان جن سے زرد پانی نکلتا ہو دور ہو جاتی ہین ان بیجون کو ساڑھے تین ماشہ کھانے سے گردے کی پتھری زائل ہوتی ہے پیٹ کے کیڑے بھی نکل جاتے ہین انکو جوش کرکے پینے سے ضیق النفس کو نفع ہوتا ہے بلغم جو قصبۂ ریہ مین جمع ہو گیا ہو وہ نکل جاتا ہے نہایت مقوی باہ ہین دیوانے کتے کے کاٹے ہوے کے لئے یہ پودا تریاق کا حکم رکھتا ہے اس نفع کے لئے کئی طرح دیتے ہین چنانچہ (۱) مریض کے کھانے مین اسکے بیج پیسکر ملاتے ہین یہ بیج بالخاصیت کتے کی سمیت دفع کرتے ہین (۲) ایسا کرتے ہین کہ گرمی کے موسم کے درمیان مین آلوسن کے درخت کو لیکر سایہ مین خشک کرکے رکھ لیتے ہین اور ضرورت کے وقت کوٹ چھان کر ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک سوا نو تولہ تک ماء العسل کے ساتھ کئی دفعہ کرکے ایک دن مین کھلا دیتے ہین پھر ایک دن درمیان مین وقفہ دیکر اسی طرح کھلاتے ہین اور اس صورت مین بھی خوب نفع ہوتا ہے (۳) اس کی تازہ جڑ کو کچلکر رس لیکر تازہ دودھ کے ساتھ سگ گزیدہ کو پلاتے ہین اگر پانی سے ڈرنے لگا ہو تب بھی نفع کرتا ہے اگر

تازہ جڑ نہ ملے تو خشک جڑ کو پیکر ساڑھے تین ماشہ سے ساتھ ماشہ تک مرض کی قوت وضعف کے مطابق دین اگرچہ زہر نے کتنا ہی اثر جما دیا ہو گا مگر فائدہ ہو پہنچے گا اور یہ تاثیر اسکے تمام اجزا مین بالخاصیت ہے **مضر** جگر گرم کو **مصلح** کتیرا **بدل** نصف وزن خب الفار اور دگنی اجوائن **مقدار** سات ماشہ اور سگ گزیدہ کے لئے دو تولہ اور تین ماشہ او رچہ رتی

آم یا آنب (ھ)

انبہ و نغزک (ف) انبج (ع)

صفات و شناخت ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے اس ملک کا خاص میوہ ہے دوسری ولایت مین نہین ملتا اور دنیا کے سب میوون کا نچوڑ ہے اسکا درخت ساٹھ ستر فٹ بڑا ہوتا ہے اسکا تنہ سیدھا اور گولائی اسکی ۱۵ فٹ تک ہوتی ہے اسکے ماگھ سے جیٹھ تک چھ انچ سے نو انچ تک لمبے اُنکے گچھے لگتے رہتے ہین یہ پتے شروع مین لال ہوتے ہین پھر گہرے ہرے رنگ کے ہو جاتے ہین یہ درخت پچاس ساٹھ برس تک پھلتا ہے پھل اول مین سال بسال بہتر ہوتا ہے اور آخر مین بالعکس اور اسکے پتون مین بھی اسکے پھل کی سی خوشبو آتی ہے اس مین کچھ پیلے رنگ کے خاص قسم کے خوشبو والے پھولون کے گچھے [illegible] یہ پھول ماگھ سے چیت تک آتے ہین بیساکھ سے اساڑھ تک اس سے بھی بعد تک پھل پکتے ہین اسکے ایک قسم کا گوند لگتا ہے اسکی چھال [illegible] سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے کچا پھل رنگ کے کام مین آتا ہے اسکی گٹھلی کی مینگ مین سے تیل نکالا جاتا ہے اسکا پھل ابتدا مین بہت کسیلا ہوتا ہے رفتہ رفتہ کھٹا پڑتا ہے بعد اسکے شیرین ہو جاتا ہے چھوٹے پھل کو کیری یا امبیا کہتے ہین اور اسکو چھیل کر ٹکڑے کرکے سکھا لیتے ہین تو امچور بولتے ہین اور انبہ سے مربا اور اچار بھی تیار کرتے ہین کرناٹک وغیرہ دکن کے بعض مقامون مین ایک قسم کا آنب ہوتا ہے کہ اسے بھونریہ کہتے ہین اسکی گٹھلی مین سے بھونرا نکلتا ہے اسکا تاریخ فرشتہ مین بھی ایک مقام پر ذکر آیا ہے بعض جگہ بعض درخت تمام سال پھلتے ہین مگر شیرینی و خوبی مین موافق فصلی کے نہین ہوتے وزن مین پانسیر تک ہوتا ہے ایک قسم کا آنب بنگالے مین ہے جسے کپوریہ کہتے ہین اس آم سے کافور کی خوشبو آتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام کپوریہ یعنی کافوریہ رکھا گیا۔ کروا ایک بہت بڑا آم بنگالے کی طرف ترہت مین ہوتا ہے یہ دو فٹ لمبا ہوتا ہے اسکے داؤن سے کیلے کی خوشبو نکلتی ہے حیدرآباد دکن مین مالغوبہ کی تعریف ہے جو درحقیقت مرغوبہ کا بگڑا ہوا لفظ معلوم ہوتا ہے۔ گیلانی نے لکھا ہے یمن مین اور افریقیہ کے اطراف مین سوڈان کے شہرون کے پاس اور عمان کے جانب مین جو آم پیدا ہوتا ہے وہ قد مین بڑے آلو بخارا اور اخروٹ اور بہی داور بڑی ناشپاتی کے ہوتا ہے اور دریائی خربوزے کے برابر بھی ہوتا ہے جو وزن مین چار [illegible] گٹھلی کو دور [illegible] ہے بہتر شیرین شاداب بے ریشہ خوشبودار ہے کہ جس مین چیپ کم ہو جو ایسا نہ ہو خراب ہے قلمی سے تخمی زیادہ لطیف ہوتا ہے رس پتلا ہونے کے

سبب سے نفخ بھی کم پیدا کرتا ہے قلمی سے نفخ اور تبخیر زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قلمی دیر ہضم اور ثقیل بھی ہے جتنا غلیظ القوام اور کم رس ہوتا ہے اتنی ہی اس میں سوداویت زیادہ ہوتی ہے ہندوستان کے سوا اور مقاموں میں بافراط نہیں ہوتا اور نہ ایسا مزہ دار ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستانی۔ قلمی آم کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور جلد پھلتا ہے۔ آم کے درخت میں ایک سال پھل زیادہ آتا ہے اور دوسرے سال کم بلکہ بعض پیڑ ایک سال بالکل ہی نہیں پھلتے۔ یہاں تفنناً آموں کی چند قسمیں لکھتا ہوں۔

(۱) آمن ابراہیم پور وزن میں تین پاؤ ماہ جون میں پکتی ہے شیرین بے ریشہ ہو پوست باریک ہوتا ہے

(۲) آمن دسہری وزن میں ایک پاؤ جولائی میں پکتی ہے شیرین خوش ذائقہ بہت قابل تعریف ہے۔

(۳) آمن پھیل والی وزن میں ڈیڑھ پاؤ جولائی میں پکتی ہو پر مغز شاداب شیرین بے ریشہ اور رنگ زعفرانی ہو

(۴) الفنسو وزن میں ڈیڑھ پاؤ جون میں پکتا ہو پوست باریک بے ریشہ پر مغز اور خوشبودار ہو۔

(۵) امرت منڈا وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہو پوست بے ریشہ شیرین اور رنگ زعفرانی ہو۔

(۶) بے مثال وزن میں ایک سیر جون میں پکتا ہو پوست باریک بے ریشہ شیرین اور کثرت سے پھلنے والا ہو

(۷) بھورا کلاں وزن میں آدھ پاؤ اگست میں پکتا ہو خوبصورت شیرین دیرپا اور بے ریشہ ہو۔

(۸) بھدیاں رنجیت والا وزن میں ... اگست میں تیار ہوتا ہو بے ریشہ شیرین دیرپا اور ہر سال میں ...

(۹) پنج سیرہ وزن میں ڈیڑھ سیر جولائی میں پکتا ہو شیرین گٹھلی چھوٹی اور خوش ذائقہ آم ہو۔

(۱۰) تحفہ وزن میں تین پاؤ جون میں پکتا ہو شیرین خوش ذائقہ پوست باریک اور خوبصورت آم ہو

(۱۱) تیموریہ وزن میں ڈیڑھ پاؤ اگست میں پکتا ہو شیرین پر مغز ... اور دیرپا ہے

(۱۲) جنگلی کیری وزن میں ایک سیر جون میں پکتا ہو شیرین پوست باریک اور گٹھلی چھوٹی ہو۔

(۱۳) خاصہ ابراہیم پور وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہو رنگ زعفرانی شیرین ... القوام اور گٹھلی چھوٹی ہو

(۱۴) سفیدہ چوہری وزن میں ایک پاؤ جون میں پکتا ہو پوست باریک شیرین لطیف اور خوشبودار ہو۔

(۱۵) سرخہ شاہ آباد وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہو خوبصورت گول اور خوش رنگ ہو۔

(۱۶) سبزہ محمد حسن خان وزن میں آدھ سیر جولائی میں پکتا ہو پوست باریک رنگ سیاہ چمکدار اور پر مغز ہو

(۱۷) سدا پھل وزن میں ایک پاؤ یہ آم سال میں دو مرتبہ پھلتا ہو شیرین اور شاداب ہو۔

(۱۸) شیر و شکر وزن میں ایک پاؤ جون میں پکتا ہو شیرین اور خوش ذائقہ ہو مگر قدرے ریشہ رکھتا ہو۔

(۱۹) طوطا وزن میں آدھ سیر جولائی میں پکتا ہو بشکل طوطا۔ رس نیلا اور عمدہ آم ہو۔

(۲۰) عنابی گولہ وزن میں آدھ سیر مئی میں پکتا ہو گول خوش رنگ شیرین اور کثرت سے پھلنے والا ہو۔

(۲۱) فجری کلاں وزن میں ایک سیر اگست میں پکتا ہو یہ آم قد و قامت میں بڑا ہوتا ہو اور پوست کا ندی ہو ...

(۲۲) فقیر والا وزن میں ایک سیر اگست میں پکتا ہو شیرین شاداب پوست باریک اور بے ریشہ ہو۔

(۲۳) کھاجہ وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہو خوبصورت شیرین بے ریشہ چھوٹی گٹھلی اور رنگ زعفرانی ہو

(۲۴) کلوا پہاڑسی وزن میں ایک پاؤ ستمبر میں پکتا ہو شیرین دیرپا اور لذیذ آم ہو۔

(۲۵) گوا چندن لال وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہے پر مغز پوست باریک گٹھلی چھوٹی ہے۔
(۲۶) لکھنوا وزن میں ایک پاؤ اگست میں پکتا ہے رنگ زرد شیریں اور رس پتلا ہے۔
(۲۷) لنگڑا بنارسی وزن میں آدھ سیر جولائی میں پکتا ہے شیریں پر مغز چھوٹی گٹھلی اور بے ریشہ آم ہے۔
(۲۸) گلشن وزن میں آدھ سیر جون میں پکتا ہے خستہ شیریں بے ریشہ اور خوشبودار ہے۔
(۲۹) مالدہ وزن میں ایک سیر جون میں پکتا ہے مشہور قدیم آم ہے۔
(۳۰) نایاب وزن میں ایک پاؤ جون میں پکتا ہے خوش رنگ شیریں بے ریشہ زرد چھلکا ہے۔

طبیعت درخت کے پتے اور چھال دوسرے درجے میں سرد و خشک ہیں جڑ بھی سرد ہے پھول بھی سو بھی دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے کچا آم یعنی کیری جسکو انبہ بھی کہتے ہیں سرد و خشک پہلے درجے میں یا سرد دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں پکا ہوا اور شیریں آم گرم و تر یا گرم و خشک دوسرے درجے میں ہے جتنی ترشی زیادہ ہوگی گرمی کم ہوگی مخزن نسخہ انبہ یعنی کچی سرد و خشک دوسرے درجے میں ہے بعض گرم و خشک ہے ویدوں کے نزدیک کچا آم گرم ہے اور پکا ہوا شیریں ہو خواہ ترش سرد و تر ہے اور اس کی چھال بھی سرد ہے حکیم شریف خان تالیف شریف میں کہتے ہیں کہ ویدوں نے اگرچہ اس میوہ کو سرد کہا ہے مگر میرے نزدیک ترش آم بھی گرمی سے خالی نہیں۔

خواص و فوائد میٹھا آم اعضائے رئیسہ از دماغ۔ معدہ۔ امعاء مثانہ۔ گردہ۔ باہ۔ سانس لینے کے اعضا اور مری کو قوت دیتا ہے۔ بدن کا رنگ صاف کرتا ہے مصفی خون ہے۔ درد سر سرد بواسیر اسہال بواسیری۔ سنگرہنی۔ قولنج کھانسی اور حرارت صفراوی کو دور کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے بدن کی سستی مٹاتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ اس سے اجابت کھل کر ہوتی ہے قبض باقی نہیں رہتا پیاس کو بجھاتا ہے۔ تالیف شریف کے مؤلف لکھتے ہیں کہ آپ خفقان کے لئے نافع کہتے ہیں لیکن میں اس کا مطلقاً خفقان کے لئے نافع ہونا تحقیق کے خلاف سمجھتا ہوں اسلئے کہ چند جگہ خفقان گرم والوں کو اسکے کھانے سے ترقی ہوگئی مضر جگر لکھا ہے اور مصلح اس کا موریز کو بتایا ہے حکیم علوی خان مرحوم کہتے ہیں کہ اگر مضر جگر ہوگا تو ترش اور سبز ہوگا۔ راقم نے ہندوستان کے ایک امیر کے ضعف جگر اور استسقا کا علاج کیا اور اس مرض سے اسکو بالکل صحت ہوگئی اس نے دو تین سال کے بعد کثرت سے آم کھائے تھوڑے ہی عرصے میں وہ مرض پھر لوٹ آیا اور دوسرے جگہ بھی ایسا ہی مشاہدہ ہوا ہے۔ حکیم علی نے شرح مفردات قانون میں لکھا ہے کہ اس میوے کی صورت سے کہ گردے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے میں نے سمجھا کہ گردے کو طاقت بخشے گا اسلئے میں نے امراض گردہ میں استعمال کیا بہت مفید پایا یہاں تک کہ تپ دق میں بھی جو گردے کی مشارکت سے تھی استعمال کرنے سے نافع پایا اور تپ دق زائل ہوگئی۔ حکیم علی کا قول اس بے مقدار کی نظر میں درست نہیں معلوم ہوتا اسلئے کہ جبکہ تپ دق عارض ہوئی تو صرف سبب کا علاج کہ عبارت مزاج گردہ کی اصلاح سے ہے کار آمد نہیں مگر یہ کہ اس کا علاج بھی فی نفسہ کیا جائے ایسے دوا کے ساتھ جو مرض مذکور کے ساتھ خصوصیت

رکھتی ہو ہان یہ کہا جاے کہ آب سرد و تر ہے اسلئے تپ دق کو مفید ہے یا بس طرح و بدمرگانگ یعنی سونے کے کشتے مین تقریر کرتے ہین ویسے ہی یہان بھی کی جاے کہ وہ مرگانگ کے تپ دق کے لئے نافع ہونے پر یون دلیل لاتے ہین کہ مرگانگ اگرچہ گرم و خشک ہے لیکن معدے اور قوے کو طاقت پہونچاتا ہے پس جب خون صالح پیدا ہوتا ہے تو مرض کی خشکی دور ہوتی ہے اور طبیعت بھی قوی ہو کر حرارت غریبہ کو زائل کرتی ہے مگر عالم فن پر پوشیدہ نہین ہے کہ دونون تقریرین تکلف سے خالی نہین یا حکیم علی کے قول کی درستی کے لئے کہا جاے کہ تپ دق سے مراد وہ تپ ہے جو دق سے مشابہت رکھتی ہو کیونکہ جب تپ زیادہ عرصے تک رک جاتی ہے تو وہ اپنی طوالت اور مریض کے لاغر ہو جانے کے سبب سے ایک قسم کی مشابہت تپ دق کے ساتھ حاصل کر لیتی ہے راقم نے بھی دیکھا ہے کہ ایران کے ایک امیر کو بسبب ضعف گردہ اور تنجیر کے تپ عارض تھی اور مدت تک آتی رہی جو طبیب اس کے معالج تھے وہ آم کھانے کی ممانعت کرتے تھے مریض نے اُن سے چھپ کر کھالئے اگرچہ بالکل حرارت زائل نہوئی لیکن نفع حاصل ہوا یا حکیم علی کے قول مین تپ سے مراد دق شیخوخت ہے۔

کچا آم صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے بلغمی و سوداوی مزاجون کو مضر ہے سودا پیدا کرتا ہے گردے اور پھیپھڑے اور باہ کو نقصان پہونچاتا ہے شکر اسکی مصلح ہے اگر کوئی کسی جگہ پھسل جاے تو ابچور کو پانی مین بھیگو کر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ابنۂ خام گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑ دیتا ہے اور بالخاصیت حمل کو گراتا ہے۔ اگر پکا ہو صفراوی مزاج کو مفید ہے بھوک بڑھاتا ہے ورم طحال کو نافع ہے۔ آم کا مربا دل اور معدے کو قوت دیتا منھ مین خوشبو پیدا کرتا ہے خفقان دور کرتا ہے بواسیر کو نافع ہے۔ اگر کچے آم کو تل کے تیل اور سیاہ... کے شیرے کے ساتھ لوہے کے برتن مین ڈالکر چار مہینہ تک زمین مین دفن رکھین بعد اُسکے نکالکر تھوڑا تھوڑا کھائین تو سفید بال سیاہ ہو جاتے ہین۔ ایسے کچے آم کو جس مین ابھی گٹھلی نہ پڑی ہو خشک کر کے پیسکر ہر روز چھ ماشہ لیکر اور کھانڈ ملا کر کھائین تو سیلان منی اور سرعت انزال دفع ہو جاے۔ جب کسی کو لو یا ہوا نے سمی دوائی ستاے تو کیری کو آگ مین دبا کر پکاتے ہین اور پوست اسکا جدا کر کے خوب ملتے ہین اور صاف کر کے تھوڑا گڑ یا کھانڈ ملا کر پلاتے ہین بہت فائدہ کرتا ہے اور اس کو بدن پر ملنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

انچور کو ترشی کے لیے غذاؤن مین استعمال کرتے ہین پیاس کو بجھاتا ہے۔ اگر آب کھا کر اوپر سے دودھ پی لین تو بدن کو نہایت قوی کرتا ہے مگر یاد رکھو کہ ترش آم پر دودھ کا پینا ممنوع ہے اسلئے کہ معدے مین جم جانے کا اندیشہ ہے۔ آب کی چونکہ قسمین زیادہ ہین اسلئے حکم کلی یہ ہے کہ جس مین زیادہ خوشبو ہوگی وہ دل و دماغ کو طاقت دینے مین زیادہ موثر ہوگا۔ اس کا سونگھنا بھی دماغ کو طاقت پہونچاتا ہے تراش کر کھانے سے چوسنا اچھا ہے اسلئے کہ تراشنے سے ریشے وغیرہ بھی پیٹ مین چلے جاتے ہین

جو ثقیل و نفاخ اور قابض ہین اور پیٹ مین درد انتون مین پیچش بھی پیدا کر دیتے ہین۔ ہان اگر بے ریشہ کو
کاٹ کر کھائین تو زیادہ مضر نہین۔ گرمی زیادہ پڑتی ہو تو سرد پانی مین یا برف مین سرد کیے بغیر نہ کھانا
چاہیے ورنہ مزاج کو منحرف کر دیتا ہے۔ بعض آدمی آم کا رس نچوڑ کر اور کھانڈ ملا کر روٹی یا چاولون سے
کھاتے ہین اسکو امرس کہتے ہین گر یہ صورت کبھی بعض نفیس مزاجون مین ثقل پیدا کر دیتی ہے اور
طبیعت اسکو قبول نہین کرتی بلکہ اپنے مقام سے علٰحدہ ہوجانے کی وجہ سے رس کے مزاج مین بھی تغیر
آجاتا ہے۔ آم کو اگر موافقت مزاج پر خیال رکھکر کھائین تو چوب چینی کے فوائد بخشتا ہے۔ جب تک
دو چار منھ نہ پڑجائین اسکو نہ کھانا چاہیے۔ ترش آم صفراوی مزاج کو بہت موافق ہے۔ صفراوی مزاج
کے معدے کو قوت دیتا ہے۔ آم کا حلوا نہایت مقوی باہ اور مولد منی ہے ترکیب اسکی یہ ہے کہ شیرۂ
آم کا شیرین سیر۔ کھانڈ ایک سیر گھی آدھ سیر دودھ دو سیر شہد پاؤ بھر۔ سونٹھ ایک تولہ۔ فلفل دراز
دبیلی، چھ ماشہ۔ ستاور ایک تولہ۔ ثعلب مصری۔ مغز بادام ہر ایک چار تولہ۔ چوب چینی۔ مغز تخم
خربزہ ہر ایک چار تولہ بہمن۔ تیز پات ہر ایک چھ ماشہ۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید ایک ایک تولہ۔
سنبھل کا موسلا ایک تولہ۔ شقاقل خشک سنگھاڑا ہر ایک چار تولہ۔ اول آم کا شیرہ اور دودھ
اور شکر و شہد کا قوام بنالین پھر ادویات کو کوٹ کر گھی مین بھون کر ملائین بعد اسکے دوسری دواؤنکا
سفوف داخل کرکے حلوا تیار کرلین۔

اس سے چٹنی بھی تیار کرتے ہین جسکی چند ترکیبین یہان لکھتا ہون (۱) ایسے کچے آم جن مین
ابھی جالی نہ پڑی ہو ساڑھے تین سیر لیکر چھیل لین اور ادرک کا پانی آدھ سیر نمک لاہوری بقدر ذائقہ
ملاکر اور چینی کے برتن مین ڈالکر خوب ملکر چند روز دھوپ مین رکھین جب خشک ہوجائے تیز و
تند سرکے مین بھگوئین بعد اسکے کشنیز مقشر جائے پھل دار الائچی [illegible] چینی سوکھا ہوا پودینہ ہر ایک
تین تولہ کلونجی رائی سیاہ مرچ سرخ مرچ جوزی لونگ ہر ایک دو تولہ سب کو باریک پیسکر ملالین
(۲) لہسن ادرک املچور ہر ایک پاؤ بھر نمک لاہوری سرخ مرچ ہر ایک آدھ پاؤ گڑ پاؤ بھر اول مرچین
کوٹ لین باقی چیزون کو تھوڑا تھوڑا سرکہ ملاکر پیسین یہانتک کہ حلوے کے شکل ہوجائے اور گڑ کو
بھی سرکے مین گھول کر ملالین اس کے بعد لونگ سیاہ مرچ پودینہ کلونجی ہر ایک سوا دو تولہ
اضافہ کرکے باریک کرکے رکھ لین (۳) کچی کیری سو عدد لیکر چھلکا اور گٹھلی دور کرلین پھر آدھ پاؤ
پودینہ سیاہ مرچ سیاہ زیرہ ہر ایک پانچ تولہ لونگ سوا تولہ کلونجی پونے چار تولہ دانہ الائچی سرخ دانہ
الائچی سفید ہر ایک سوا تولہ ادرک پاؤ بھر دار فلفل سونٹھ ہر ایک اڑھائی تولہ نمک بقدر ضرورت سوائے
لونگ کے سب کو کوٹ کر پیسی ہوئی کھٹائی کے ساتھ ملاکر سکھالین پھر سرکہ مقطر ڈالکر دوبارہ پیس کر
مرتبان مین رکھ لین اور پندرہ روز کے بعد سے استعمال کرین (۴) املچور گڑ چھیلا ہوا لہسن ایک
ایک سیر سرخ مرچ آدھ پاؤ سیاہ مرچ ادرک ہر ایک پانچ تولہ دانہ الائچی سفید پودینہ خشک ہر ایک
اڑھائی تولہ لونگ سوا تولہ سرکہ مقطر تین سیر املچور کو سرکے مین شب کو تر کرین صبح کو پیسکر پھر نمک اور

لہسن کے ساتھ دوبارہ پیس لین اور گڑ مرچ ادرک اور پودینہ بھی پیکر ملالین لونگ مسلم ملائین اگر ادرک
دل کے اسکی جگہ سونٹھ لین اس چوتھی ترکیب کا نام رنجک چٹنی ہے یہ سب چٹنیان ہاضم ہین معدہ اور
جگر کو قوت دیتی ہین بھوک بڑھاتی ہین ۔
وید کہتے ہین کہ پکا ہوا شیرین آم دل کو خوش رکھتا ہے منہ کی بے مزگی کو دور کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا
ہے چرب اور لین ہے باہ کو قوت دیتا ہے بلکہ تمام اعضا کو قوت پہونچاتا ہے صفرا کا فساد کھوتا ہے اس
سے اجابت کھل کر ہوتی ہے بھوک بڑھاتا ہے بدن کا رنگ نکھارتا ہے گر بادی پیدا کرتا ہے اور
گران ہے اور پکا ہوا ترش آم گران ہے بلغم وصفرا زیادہ کرتا ہے جس کو دست آتے ہون اُسے مضر
ہے اور پکا ہوا آم پیشاب زیادہ لاتا ہے اور کچے گھٹے پھل دست بند کرنے والے ہین اور کیسا آم
اُسے مضر ہے جسکو آتشی ہوا پیشاب کا عارضہ ہو بلغم پیدا کرتا ہے مزاج مین خشکی بڑھاتا ہے کھانسی
اور پرمیہ کے اقسام پیدا کرتا ہے کچی کیری ریاح اور بلغم اور صفرا اور امراض حلق اور امراض بلغم وصفرا
وخون ودمہ پیدا کرتی ہے اور بدن کی باد دفع کرتی ہے قبض دفع کرتی ہے اجابت خلاصہ
لاتی ہے انبہ خام کا اچار ہاضم اور بھوک لگانے والا ہے ہیضہ اور طاعون کے موسم مین آنب کا مربا
کھانے اور انبہ خام کو لگانے سے ان دونون مرضون کا اثر کم ہوتا ہے کچے ہوے آم کا رس رتھا اور
بیٹھے اور آنتون مین سے خون کے جاری ہونے کو روکتا ہے امچور کو منہ مین رکھنے سے یا پانی مین
بھگو کر اس پانی سے کلیان کرنے سے مسوڑھون کا درد دور ہوتا ہے اور یہی فائدہ آم کے رس کے
پاپڑ بنے ہوئے کھانے سے ہوتا ہے کیریون کو بھوبھل مین بھنکر اور پانی مین ملا کر کھانڈ ملا کے
پینے سے لو اور دھوپ کا اثر مٹتا ہے کچے آم کا شربت پلانے سے جی آتا ہے کچے آم کو پیسکر آنکھ پر
باندھنے سے آنکھ کا درد بند ہوتا ہے روز صبح کو کچے اور میٹھے آم چوس کر اوپر سے سونٹھ اور چھوارے
ڈالکے اونٹائے ہوے دودھ کو پینے سے طاقت بڑھتی ہے اور بدن مضبوط ہوتا ہے امچور اور سیندھے
نمک کو پانی کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے بادمٹتا ہے اسکا اچار کھانے سے تلی گھٹ جاتی ہے
برس بھر کے پرانے اچار کا تیل لگانے سے سر کا گنج جاتا رہتا ہے **مضرات** یونانی طبیبون نے
آم کے مضرات اس طرح بیان کئے ہین ۔ جگر کو مضر ہے ۔ استسقا پیدا کرتا ہے اکثر دیکھا گیا کہ اس کے
زیادہ کھانے سے ضعف جگر کا عارضہ پیدا ہو گیا اور جنکو مرض استسقا سے نجات ہو چکی تھی وہ دوبارہ
اس عارضے مین مبتلا ہو گئے بعض مزاجون مین گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم مزاج والون کو قطعاً مضر ہے
اور نہار کھانا بھی مضر ہے ۔ بھوک کم کرتا ہے قبض اور گرانی بڑھ جاتی ہے اور کسی قدر ریاح اور
نفخ بھی پیدا کرتا ہے ۔ اور دیر ہضم ہے ۔ خاسکر دو قیون مین یہ نقصانات زیادہ پیدا ہوتے ہین اور جسکا
شیرہ غلیظ ہو وہ بہت نفاخ اور دیر ہضم ہے اس سے آنتون مین مروڑ پیدا ہوتی ہے اور کبھی آم سے
دست بھی آنے لگتے ہین اور تخمی کم رس نہایت ثقیل و دیر ہضم نفاخ ہے اور جس مین ریشے ہون وہ
اور بھی بدتر و قابض ہے ایسا آم امراض سوداوی اور خارش اور پھوڑے پھنسی پیدا کرتا ہے

ترش آم دانتون اور مسوڑھون اور حلق اور سینے کو مضر ہے منی کو رقیق کرتا ہے آنتون کو نقصان پہنچاتا ہے **مصلحات** جگر اور استسقا کے لئے سونٹھ اور مویز گرم شربت زرشک یا سکنجبین یا شربت جامن انسے بہتر معلوم ہوتے ہین اور جن آدمیون مین گرمی پیدا کرتا ہو اُنکو چاہئے کہ پانی مین بھگو کر یا برف مین لگا کر کھائین یا ٹھادی یا میٹھی چھاچھ یا کسی دوسری سرد شئے سے اصلاح کرین یا اوپر سے سرد پانی پی لیا کرین۔ اور نفخ وریاح اور دیرہضمی سے بچنے کے لئے ایسا کرین کہ اُس کے گاڑھے رس کو ہاتھ سے زیتون کرکے چوسین یا سکنجبین چاٹین یا جامن کھائین یا شربت جامن چاٹین۔

وید کہتے ہین کہ سونٹھ سے آم کا نفخ بخوبی جاتا رہتا ہے اور آم کے اُوپر نمک کھانا بھی مجرب ہے اور آنتون کے خراب ہونے کی روغن بادام وغیرہ اصلاح کرتے ہین اگر آم سے دست آنے لگین تو اُسکی گٹھلی کی مینگ کھائین جن کا مزاج خشک ہو تو اُس کو آم پر دودھ پینا چاہئے اگر دودھ نفخ پیدا کرتا ہو تو ایسا کرین کہ سونٹھ کی گرہ اس مین ڈالکر جوش دین۔ ترش آم کی اصلاح شیرینی کرتی ہے۔

آم کے دوسرے اجزا کا طب مین بہت فائدہ ہے چنانچہ دو تولہ چار ماشہ اس کی کونپلون کا شیرہ ہموزن مصری ملاکر پیوین تو دست کے خون کو بند کرتا ہے۔ اور اُس کے سبز پتے تمباکو کی جگہ چلم مین رکھ کر پینے سے خوتی اور بادی دونون قسم کی بواسیر جاتی رہتی ہے اور رائی کے پتے جامن کے پتے آم کے پتے دو دو دوام لیکر پیسکر انکا شیرہ بکری کا ء کے آدھ سیر دودھ مین ملاکر پیوین یا ایسا کرین کہ پہلے خالی شیرہ پی کر اوپر سے دودھ پی لین اسی طرح ایک ہفتہ تک پیا کرین اور ترشی و بادی سے بچین دونون قسم کی بواسیر جاتی رہے گی۔ اس کے پھول یعنی بور کا سفوف جریان منی اور بلغم و خون کے فساد کو مفید ہے اور امساک پیدا کرتا ہے آم کے درخت کی چھال چھیل کر جوکوب کرکے بقدر سات ماشہ رات کو پاؤ بھر پانی مین بھگوئین اور صبح کو صاف کرکے ایک ہفتہ تک پینا سوزاک کو بہت نافع ہے آم کا چیپ گرم و خشک ہے جس عضو کو لگ جاتا ہے گرمی کرتا ہے ضلع اس کا روغن اور عورتون کا دودھ ہے اس کی گٹھلی کی مینگ نہایت قابض ہے اگر اس مین نمک ملالین تو ہاضم بھی ہو جاے اور بھون لین تو قوت قبض بڑھ جاتی ہے اگر اس پر تین برس گذر جائین تو تریاقیت اس مین پیدا ہو جاتی ہے اس کو پیسکر چھ سات ماشہ پھانکا کرین تو کیسے ہی پرانے دست ہون بند ہو جائین اور بار بار پیشاب آنا موقوف ہو جاے۔ خیر التجارب مین لکھا ہے کہ اس کا لیپ اورام پر جدوار کا کام دیتا ہے اور آم کی گٹھلی کی مینگ کا تیل معدہ کو قوت دیتا ہے صفرا پیدا کرتا ہے ریاح و بلغم کے فساد کو دفع کرتا ہے اکثر اعضا کو قوت دیتا ہے اور آگ کے جلے ہوئے پر لگانا بالخاصہ مفید ہے اور اسکے پتون اور چھال کو پانی مین پیس کر اُس سے کلی کرنا دانتون اور مسوڑھون کو مضبوط کرتا ہے اور اس کی لکڑی سے مسواک کرنا منہ کی بدبو دفع کرتا ہے جس کسی کے حلق مین زخم پڑکر ناک اور تالو کی ایک راہ ہو گئی ہو اُس کے لیے آنب کے پتے بہت مفید ہین ترکیب ان کے

استعمال کی یہ ہے کہ جو پتے ہوا سے خود بخود گر گئے ہون اُن کو کُوٹ کر چلم مین رکھ کر تماکو
کی طرح پینا چاہیے چالیس روز مین بالکل صحت ہو جاتی ہے آنب کے تر و تازہ پتے توڑ کر
اُس کی ڈنڈی کی جڑ نچوڑین جو رطوبت اُن سے نکلے اُس دانے پر جو آنکھ کی پلک مین
نکلتا ہے اور گہیری کہلاتا ہے ملین تو دور ہو جاتا ہے آنب کے پتون کی ڈونڈیان نوکالی
مرچون کے ساتھ پانی مین پیس کر گولیان بنا کر کھلانا ہیضے کے دست اور قے کو بند کرتا ہے
اور اسکی لکڑی اور پتون کی راکھ زخم پر چھڑکنا زخمون کے خون کو بند کرتی ہے۔ اُسکے پتون اور
شاخون کو پیسکر بالون پر لگانا انکو سیاہ اور دراز کرتا ہے اور بور کو باریک پیسکر ناک مین سونگھنا
نکسیر کو بند کرتا ہے

وید کہتے ہین کہ آم کا بور اور چھال روکھے اور حابس ہین آم کا بور تشنگی اور صفرا کی سوزش کو دور کرتا
ہے چھال اور بور کے استعمال سے دست بند ہوتے ہین۔ اسکے سوکھے پتون کو چلم مین دھر کر انکا
دھوان پینے سے گلے کے امراض مٹتے ہین پتون کے بیچ کی سلائی کی راکھ کو لگانے سے گہانجنی ہٹتی
ہے اسکی کچی گٹھلی کڑوی ہوتی ہے اسکے کھانے سے آنتون کے کیڑے مرتے ہین سینکی ہوئی گٹھلی
کی مینگ کھانے سے [illegible] آنتون کا ڈھیلا پن [illegible] آم کے درخت کے گوند کو لیمو کے رس مین یا تیل
مین ملا کر لگانے سے [illegible] دارش اور جلد بدن کے امراض مٹتے ہین آم کی گٹھلی کی مینگ کا دس پندرہ
رتی سفوف دینا [illegible] آنتون کے کیڑے اور خونی بواسیر استحاضہ دفع ہوتے ہین اس کی گٹھلی
کی مینگ کو [illegible] دہی مین ملا کر گھی مین بھون کر شکر ملا کر حلوا بنا کر کھلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اور
شدت سے آتے ہوئے دست بند ہوتے ہین گٹھلی کی مینگ دینے سے [illegible] ہے آم کے پتون کا دھوان
پینے سے ہچکی بند ہوتی ہے اور سینکی ہوئی کیری کی مینگ کو پیسکر بدن پر ملنے سے بھی لو اور دھوپ کا
اثر مٹتا ہے سکے ہوئے آم کی گٹھلی کی مینگ کو پیس کر اسکو پھانکنے سے دست اور آنو بند ہوتے ہین
ایک گٹھلی کی مینگ دن مین دو بار کام مین آسکتی ہے آم کے سوکھے پھولون کا جوشاندہ پینے سے یا
انکے سفوف کی پھنکی دینے سے پُرانے آنو اور دست رک جاتے ہین اور اس سے پرانا سوزاک
بھی مٹ جاتا ہے بواسیر مین آم کے درخت کا گوند بھرنے سے فائدہ ہوتا ہے آم کی گٹھلی کی مینگ
اور گوند اور اندر جو سب برابر لیکر پیسکر ایک ماشہ سفوف کی پھنکی دن مین دو تین بار دینے سے جوان
آدمی کے دست اور آنو مٹتے ہین اسکی گٹھلی کی تھوڑی سی مینگ تھوڑے پانی مین بھگو کر پیس کر
کچھ دیر کے بعد آگ پر جلے ہوئے عضو پر لگانے سے فوراً ٹھنڈ پڑ جاتی ہے پھٹے ہوئے پیرون پر یا
انگلیون کے بیچ کے زخمون پر آم کی چھال یا پتون کا رس لگانا چاہیے بچون کے دست بند کرنے کے
لیے گٹھلی کی مینگ آدھ رتی سے ڈیڑھ رتی تک تنہا یا بیل گری کے ساتھ دینا چاہیے اسکی کچی کونپلان
کو پانی کے ساتھ پیس چھانکر تھوڑی مصری ملا کر پلانے سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے اس کی
اندر چھال کو پیس چھانکر پلانے سے فوراً ہی دست بند ہوتے ہین اسکے اور جامن کے پتے اور چھال کے

جوشاندے سے مقعد کو دھونے سے بواسیر مٹتی ہے اسکی گٹھلی کی مینگ کے سفوف کی ناس دینے سے نکسیر بند ہوتی ہے آم کی گٹھلی اور بیل گری ان دونوں کو جوش کرکے اور کھانڈ ملاکے پلانے سے بیہوشی دفع ہوتی ہے اور دست بند ہوتے ہیں اسکی گٹھلی کی مینگ کے رس کے سعوط سے نکسیر بند ہوتی ہے اس کی جڑ ہاتھ میں باندھنے سے صفراوی بخار چھوٹتا ہے گٹھلی کی مینگ کو کانجی کے ساتھ پیس کر ناف پر لیپ کرنے سے دست مٹتے ہیں اس کے پتوں کے رس کو گنگنا کرکے کان میں ڈالنے سے کان کا درد دفع ہوتا ہے اسکی چھال کو دہی کے توڑ کے ساتھ پیکر ناف پر یا اُسکے آس پاس لیپ کرنے سے دست بند ہوتے ہیں اسکے اور جامن کے پتوں کو علٰحدہ علٰحدہ کچل کر سوا سوا تولہ خالص رس نکال لیں اگر نہ نکل سکے تو دودھ کے ساتھ رس نکال لیں اور پاؤ بھر دودھ میں ملاکر تھوڑی سی کھانڈ ملا آٹھ دن تک پینے سے خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر مٹتی ہے۔ اس کے اور جمنی کے پتوں کے جوشاندے میں شہد ملا کے پلانے سے قے اور پیاس بند ہوتی ہے۔

پہاڑی آم

صفات و فوائد اس کے درخت ہندوستان کے شمالی حصے میں خصوصاً نیپال کم سلہٹ اور کھاسیا وغیرہ کئی مقاموں پر ہوتے ہیں اس کا پھل گو ذائقہ دار نہیں ہوتا تو بھی کھانے کے کام میں آتا ہے اس کا کچا پھل اکثر کھٹا ہضم ہونے میں ثقیل بادی کو مٹانے والا اور تفزا کو پیدا کرنے والا ہے اس کا پکا ہوا پھل ہضم ہونے میں ہلکا گرم اور بادی اور بلغم کی خرابی کو باز کرتا ہے جذام اور کھجلی اور خون میں صفرا کے مل جانے سے خرابی واقع ہو گئی ہو اور زخم اور بلغم کی اصلاح کرتا ہے اسکا سوکھا پھل ادویہ کے کام میں آتا ہے بید دن نے اسی طرح بیان کیا ہے

آملیلس (بربری)

میم کسور ہے اور دونوں لام بھی مکسور ہیں اور دونوں لام کے درمیان یائے معروف ہے اور آخر میں سین مہملہ ہے

صفات و شناخت ایک درخت ہے افریقہ میں بہت پایا جاتا ہے جو مجہول الماہیت ہے مگر بعض بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت قد آدم تک بڑا اور پتے اسکے آس کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھل خوشوں کی شکل میں ہوتا ہے اول اول پھل کا رنگ سُرخ ہوتا ہے پکنے کے بعد سیاہ پڑ جاتا ہے پھل گول ہوتا ہے اور حب کا کنج کی سی وضع ہوتی ہے مگر اسکا پھل سب کا کنج کے دانوں سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اس درخت کی لکڑی سخت ہوتی ہے رنگ اسکا اندر سے زرد مائل بہ سفیدی ہوتا ہو اسکی باریک جڑیں زیادہ تر استعمال میں ہیں افریقہ کے ملکوں میں خاصکر مراکو کی طرف کثیر الوجود ہے **طبیعت** مرکب القویٰ ہے جس میں گرمی کم اور سردی زیادہ ہے بعض نے سردی و خشکی کو غالب لکھا ہے۔

خواص و فوائد اسکے لگانے سے چہرہ صاف ہوتا ہے اسکو بھگو کر صاف کرکے پانی پینے سے دست آتے ہیں اسی طرح اسکا جوشاندہ بھی پیتے ہیں اور دونوں طرح کے استعمال سے یرقان جاتا رہتا ہے اسکی جڑکے باریک ریشے سات ماشہ کھانے سے جگر اور رگوں میں قوت آتی ہے اُنکے سدے دور ہو جاتے ہیں استسقا جاتا رہتا ہے۔

آنبہ ہلدی (ھ)

نون غنہ اور بائے موحدہ مفتوح اور ہائے ساکن

صفات و شناخت ایک روئیدگی کی جڑ ہے کہ زمین کے اندر ہوتی ہے جب تک یہ تازی ہوتی ہے تو اس میں انبہ خام کی سی خوشبو آتی ہے رنگ اسکا اندر سرخی مائل ہوتا ہے اسکے پودے کا پتہ لمبا ہوتا ہے اور پھول ہتاب کی طرح ہوتا ہے جو برسات کے بعد آتا ہے مزہ پھول کا شیریں ہوتا ہے اس کا بیج بہت سخت ہوتا ہے اس پودے کی چھال بھی زرد ہوتی ہے مستقل جڑ ہے جسنے یہ سمجھا ہے کہ یہ میرا یا دار ہلد ہے اسکی غلط فہمی ہے اسکی پیدائش بنگالے کی طرف زیادہ ہے وید کہتے ہیں کہ مزہ اسکا میٹھا۔ کڑوا اور تیز ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے بعض گرمی و سردی میں معتدل جانتے ہیں بعض سرد و خشک مانتے ہیں۔

خواص و فوائد ریاح اور ورم کو تحلیل کرتی ہے عضو اُن پر مواد گرنے سے روکتی ہے اور خود جلد ہضم ہوتی ہے اور دوسری چیز کو بھی جلد ہضم کرتی ہے ہیضہ اور منہ اور کان کے امراض کو مفید ہے پتھری کو توڑ کر بہادیتی ہے پیشاب کے بند ہو جانے اور خارش اور چوٹ کو خواہ گرنے کی چوٹ ہو خواہ مار پیٹ کی پلانے اور لیپ کرنے سے فائدہ کامل دیتی ہے۔ بخار بھی۔ فساد خون اور داد کو دور کرتی ہے زخم کو بھرتی ہے۔

وید کہتے ہیں کہ آنبہ ہلدی۔ بائے پیدا کرنے والی۔ مقوی۔ ہلکی خشکی اور ملین ہے سنبات اور بلغم کو مفید ہے۔ پھوڑے پھنسی اور کھانسی کو نافع ہے منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے داد اور کھجلی اور خارش کو مفید ہے فساد خون کو نافع ہے اگر اپٹنے میں ملا کر منہ پر ملیں تو چہرے کی رنگت کو صاف کرتی ہے انڈے کی سفیدی میں ملا کر چہرہ کسر اور چوٹ اور موچ پر لگاتے ہیں اسکا منجن ہمیشہ لگانا منہ کے مزے کو درست رکھتا ہے اس کا لیپ آتش مرض میں کیا جاتا ہے جس میں بدن کی کھال موٹی پڑجاتی ہے اور اسکا رنگ پلٹ جاتا ہے اور کھجلی بہت ہوتی ہے اسکو سیکر ہونے چار ماشہ سے ساڑھے سات ماشہ تک پھنکانے سے پیٹ کا نفخ مٹتا ہے۔ کالے نمک کے ساتھ اسکو پھنکانے سے پیٹ کا درد دور ہوتا ہے اسکو سونٹھ کے ساتھ پھنکانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے مصری یا نمک کے ساتھ چبا نکنے سے سوکھی کھانسی بند ہوتی ہے تیل میں پکا کر گٹھیا پر لیپ کرتے ہیں اسکو سونٹھ اور رجائے بیل کے ساتھ گھسکر پلانے سے دست بند ہوتے ہیں اگر بھلانوں کے دھوئیں سے ورم آجائے تو اسکو اُتارنے کے لیے آنبہ ہلدی

ستی کے چانول اور دوب کو باسی پانی کے ساتھ پیسکر ملنا چاہیے **مضر دل مصلح** نارنج یعنی کرنا **بدل** ابھی۔ تخم پنوار۔ ہلدی **مقدار خوراک** ۳۔ ۰ ماشہ

آنول (ھ)

بروزن چانول نون غنہ کے ساتھ

صفات و شناخت ایک صحرائی درخت ہے جسکو سیسبان کہتے ہیں اور ہندوستان میں ترور اور ترور بروزن صفدر بھی بولتے ہیں ایک دو گز سے دو قد آدم تک اُونچا ہو جاتا ہے اس میں شاخیں بہت سی ہوتی ہیں اور تین سے پانچ لمبی سینکو نیر چوالی کی سینکوں کی طرح ہوتی ہیں آٹھ سے بارہ جوڑے پتوں کے لگتے ہیں پتے اسکے سکھنے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور بعض نے سنا کے پتوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور میں نے دیکھا کہ یہ پتے املی کے پتوں کی طرح اور اُن سے ذرا چوڑے ہوتے ہیں اسکی چھال کے مزے میں سیاہی اور تھوڑی سی تلخی ہوتی ہے اور پتے تھوڑے پھیکے اور لزوجت دار ہوتے ہیں اور چونکہ نہایت بدمزہ ہوتے ہیں اسلیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں خفیف سا کڑوا پن ہے ورنہ در حقیقت تلخ نہیں سیسبان میں جو لکھا ہے کہ پتے اسکے تلخ ہوتے ہیں یہ تحقیق کے خلاف ہے آسوج سے بھاگن تک زرد رنگ کے پھولوں کی بالیاں شاخوں پر لگتی ہیں ان پھولوں میں تار تار سے ہوتے ہیں جب اس میں پھول آتے ہیں تو بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور یہ پھول املتاس کے پھولوں کی طرح ہوتے ہیں اور چونکہ کاسے پھل کا پھول زرد ہوتا ہے اسلیے بعض اطبا نے سیسبان میں اس کے پھول کو دار شیشعان کے پھول سے تشبیہ دی ہے بعد اسکے پھلیاں آتی ہیں جو تین چار انچ لمبی اور آدھ انچ چوڑی اور بعض بعض میں علیحدہ علیحدہ خانوں میں آٹھ سے بھی زیادہ بیج نکلتے ہیں جنکی وضع کشمل کے قد کی سی ہوتی ہے اور اوپر سے سطح چکنی اندر سے رنگ زرد اور اوپر سے سیاہی مائل اطبا نے یونانی نے اسی لیے یوں لکھا ہے کہ رنگ انکا زردی و سیاہی کے درمیان میں ہوتا ہے اور یہ بیج سخت بھی ہوتے ہیں اور انہیں تھوڑی سی لزوجت بھی ہوتی ہے ایک قسم ایسی بھی ہے جسکا پھول سُرخ ہوتا ہے دونوں قسم کے درختوں میں گوند ہوتا ہے مگر میں نے نہیں دیکھا اس کی چھال سے چمڑا رنگتے ہیں اسکی چکنی پتلی لکڑیاں چھال اُتاری ہوئی بھیل بیچنے کو لاتے ہیں اگر اوپر کی چھال کا کچھ اثر باقی رہ جاتا ہے تو ہوا لگ کر اور خشک ہو کر اوپر سے خفیف سی سرخی جوا ینٹ کے رنگ کی طرح ہوتی ہے معلوم ہوتی ہے ورنہ عموماً لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے اسکی دو قسمیں بتاتے ہیں دوسری قسم کو ہندی آنول کہتے ہیں سیسبان میں جو کچھ اطبا نے اختلاف کیا ہے اس سب کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ یہی ہے اس کے درخت ہندوستان کے ممالک متوسط دکن سیلون اور راجپوتانہ وغیرہ میں کئی جگہ ہوتے ہیں آنول کی چھال سے پکایا ہوا چمڑہ بہ نسبت ببول کی چھال کے پکائے ہوئے چمڑے کے نرم ہوتا ہے **طبیعت** مائل گرمی اور دوسرے درجے میں خشک ہے اور بعض نے دوسرے

درجے مین گرم و تر بتایا ہے اور بعض نے سرد و تر لکھا ہے۔
خواص و فوائد سیبان مین یونانی طبیبون نے کہا ہے کہ معدے کو دباغت دیتا ہے پُرانے دستون کو روکتا ہے تھوک مین خون کا آنا بند کرتا ہے تلی کا ورم تحلیل کرتا ہے دودھ کے ساتھ زہرون کا تریاق ہے اسکے لیپ سے بھی تلی گھٹ جاتی ہے اس کے گھر مین پھیلا دینے سے پسو پیدا نہین ہوتے بعض نے کہا ہے کہ مواد کو دوسری طرف لوٹا دیتا ہے رطوبات کو خشک کرتا ہے بلغم و صفرا کو دور کرتا ہے اور آنول مین بیان کیا ہے جذام اور قے اور دست اور بادی کو مفید ہے دے کو اور درد سینہ کو نفع دیتا ہے خون کا جوش بجھاتا ہے ذہن کو قوی کرتا ہے خون کو بڑھاتا ہے اس کے پتونکا ضماد مرض یرقان کو مفید ہے بینائی کو قوی کرتا ہے کرم شکم اور خارش بدن کو دور کرتا ہے اسکی چھال استسقا کو نافع ہے چھال پیشاب کے فساد کو دور کرتی ہے اسکی چھال کو خشک کرکے اور بیکرا و مصری ملا کر ساڑھے تین ماشہ لیکر دہی کے ساتھ کھائین تو پُرانے دست بند ہو جائین سوزاک کو نفع ہو سرخ پھول داد پر ملنے سے نفع ہوتی ہے اس کا گوند سیلان رحم دمنی و کلانی شکم کو مفید ہے اسکا ضماد پستان پر کرنے سے نرم نہین ہوتے اور نہ زیادہ بڑھتی ہین اس کے لیپ سے آنکھ کا درد دور ہوتا ہے اسکی چھال بہت سکوڑنے والی اور حابس و قابض اور دابغ ہے منہ آجائے تو اسکی چھال کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے دفع ہوتا ہے اس کے پتون کو جوش دیکر ملکر چھانکر گرم پانی مین بھگو کر ملکر چھانکر پینے سے صفرا کا فساد دفع ہوتا ہے اسکی بیچوگی پھلیون کو باریک پیسکر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کا درد دفع ہوتا ہے اگر پیشاب زیادہ آتا ہو تو اس کے تمام اجزا یا بعض اجزا کو جوش کرکے پلانے سے نفع ہوتا ہے اسکی کلیون کو چانولون کے ساتھ پیس کر کھانے سے پہلے بدن پر ملنے سے بدن کی سوزش اور گرمی مٹتی ہے اس کے پتون کو اونٹ کر چارہ کی جگہ پلاتے ہین اس کے بیجون کے استعمال کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے اس کی چھال کے جوشاندے سے کلیان کرنا مسوڑھون کا درد اور ورم دفع کرتا ہے یہ ہے خلاصہ اطبائے یونانی اور ویدیکے اقوال کا جو اُنھون نے سیبان اور آنول اور ترورڑ مین کہا ہے **مضر** یونانی اطبا کہتے ہین کہ گرم مزاج والے کو مضر ہے **مصلح** دھنیا **بدل** باد آورد **مقدار خوراک** سات ماشہ اور بیج پونے چار ماشہ تک

آنولہ (ھ)

اَنگچ (ع) آملہ (ف)

الف ممدودہ کے بعد نون غنہ ہے اور واو ساکن مگر دیہاتی لوگ واو کو مفتوح بولتے ہین اور لام مفتوح کے بعد ہائے ساکن ہے اور گنوارون کا محاورہ لام کی جگہ رائے مفتوح مہملہ کے ساتھ ہے

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے یہ درخت ہندوستان کے گرم ملکون مین بوئے جاتے ہین اور اپنے آپ سے بھی اُگ جاتے ہین یہ درخت تیس چالیس فٹ اونچا ہوتا ہے اس کے تنے کی گولائی تین سے چھ اور کبھی کبھی نو فٹ تک ہو جاتی ہے اسکا تنہ اکثر مڑا ہوا اور شاخین مضبوط اور پھیلی ہوئی ہوتی ہین اسکی چھال بھوری اور پتلی ہوتی ہے اسکا پھل گودے دار ہوتا ہے مزہ اسکا کسیلا ہوتا ہے اور یہ پھل گول ہوتا ہے اسکی ایک قسم کی شکل کھجی ہے یہ گول اور بہت چپٹا ہوتا ہے زیادہ کڑوا اور کسیلا نہین ہوتا اسکو شاہ آملہ اور املج الملوک کہتے ہین ہندی مین رائے آنولہ بولتے ہین ہندی مین رائے معنی مین راجہ کے ہے عمدہ وہ ہے جو بڑا بے ریشہ زردی مائل اور تازہ ہو۔ آنولہ بنارسی مین بہت عمدہ ہوتا ہے آنولے مین تین خانے کی گٹھلی ہوتی ہے جس مین چھ بیج ہوتے ہین اسکا کچا پھل ہرا اور پکنے پر پیلا یا کچھ کچھ ہرا پن لیے ہوئے پیلا ہوتا ہے اگہن سے چیت تک اسکے پتے گر جاتے ہین پھاگن سے بیساکھ تک انکے پھول لگتے ہین آسوج سے ماگھ تک اسکے پھل پکتے ہین۔ مستعمل معجونات مین شیر پروردہ ہے کہ وقت قبض کے توڑنے کے واسطے دو تین مرتبہ دودھ مین بھگوتے ہین اور دھو کر خشک کر لیتے ہین اور غیر شیر پروردہ بھی کبھی استعمال کرتے ہین۔ اور اسکا عصارہ حاصل کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ تازہ آنولے کوٹ کر کپڑے مین رکھ کر نچوڑ لین اور اُس کو مٹی وغیرہ کے برتن مین ڈالکر آگ پر رکھ کر کسی چیز سے چلاتے رہین کہ قوام گاڑھا ہو جائے بعد اس کے اسکو کسی برتن مین رکھ چھوڑین

شیر آملہ اس سے عبارت ہے کہ آنولون کو ایک شبانہ روز دودھ مین تر رکھ کر پانی مین دھوئین پانی مین پھر اتنا جوش کرین کہ گھل جائین بعد اسکے ملکر تار والی چھلنی مین چھان لین جو چھنکر نکلے گرتا ہے وہی شیر آنولہ ہے اور پھوکس اوپر بچا آتا ہے بعض ایسا کرتے ہین کہ تر یا خشک آنولون کو دودھ مین اتنا جوش دیتے ہین کہ گل جائین اور انکے مزے سے قبض اور کسیلا پن جاتا رہے بعض دہی مین بھگو کر اور ملکر اور چھان کر تیار کرتے ہین۔ شیر آملہ اگر بڑی بڑی ترکیبون مین داخل کرین تو بے شک فائدہ بخشے شیر آملہ کا معرب شیر املج ہے جب قبض مطلوب نہو تو سادہ آنولہ کی جگہ آنولہ کا مربا استعمال کرین کہ شہد یا شکر مین بناتے ہین

طبیعت سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض کے نزدیک سرد دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین ہے بعض دوسرے درجے مین گرم وخشک کہتے ہین صحیح یہ ہے کہ تھوڑا سا سرد ضرور ہے اور سردی اسکی لطیف ہے اور اسکے خشک ہونے پر سب کا اتفاق ہے یعنی جو لوگ گرم کہتے ہین وہ بھی خشک جانتے ہین اور شیر پروردہ سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے حق یہ ہے کہ دودھ مین پالنے سے خشکی کم ہو جاتی ہے اور شیر آملہ سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے

خواص وفوائد آنولہ مصفی خون اور قابض ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے معدہ اور آنتون مین مواد بالائی گرنے نہین دیتا ہے اور خلطون کو گندہ ہونے سے روکتا ہے صفرا وخون کی حرارت کو تسکین دیتا ہے مادہ سوداوی اور بلغم کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور دل کو فرحت بخشتا ہے

اور قوت دیتا ہے۔ جگر۔ دماغ معدہ۔ آنتون۔ آنکھون اور پٹھون کو بھی قوت بخشتا ہے اور بالخاصہ باہ
کو حرکت مین لاتا ہے فعل اسکا قبض ہے اسکی خاصیت کی اعانت کرتا ہے کیونکہ ادویہ قابضہ مقوی
ہوتی ہین اور سوداوی انجرون اور سوداء صفراء سوختہ کو روح کے ساتھ ملنے سے مانع آتا ہے پیاس
کو بجھاتا ہے ذہن کو تیز کرتا ہے اسکے لیے دل کو قوت بخشنے مین عجیب تاثیر ہے دل سے بخار دخانی
کو دفع کرتا ہے اگر دل مین سردی عارضی ہو تو شہد یا دارچینی یا مصطگی کے ساتھ کھائین خفقان کو
باقی نہین رکھتا دل کو صاف کرتا ہے اور اسکے توحش کو کھوتا ہے جبکہ سبب اسکا خون کی رقت
یا کمی اور جلد اسکا تحلیل ہو جانا ہو دل کو طاقت دینے مین آنولے کی پوست اور قبض بھی مدد دیتے
ہین اور اسکی سردی کی ادنے شے سے اصلاح ہو سکتی ہے پس یہ روح کا بھی معاون ہے
گر توحش کے لیے اتنا نافع نہین۔ جتنا تقویت قلب کے لئے نافع ہے اور تمام اعضا کی حفاظت کرتا ہے
اگر پینے کے پانی مین اس کو ڈالا جاوے تو پیاس بجھا دیتا ہے منہ مین رکھنے سے مسوڑھون کے
گوشت کو مضبوط کرتا ہے زبان کا ثقل دور کرتا ہے لعاب اور رال کا بہنا دفع کرتا ہے
ہم وزن زیرہ سیاہ کے ساتھ پیس کر شہد مین ملا کر چاٹنا سونے مین پیشاب نکل جانے کو مفید ہے آنولہ
بواسیر کے خون اور دستون کو بند کرتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے سیلان منی کو دفع کرتا ہے مالیخولیا
کے لیے نافع ہے خصوصاً مالیخولیاے مراقی کو کہ جو صفراء سوختہ سے پیدا ہوا ہو مفید ہے اور ان
انجرات کو جو معدے سے سر کی طرف چڑھتے ہین روکتا ہے آنولے کو بھگو کر اسکا پانی آنکھ مین ڈالا جاوے
تو آنکھ کو قوت پہونچے بینائی کو جلا ہو اور جو باریک کرکے ہم وزن شکر ملا کر کسی قدر روغن بادام
سے چکنا کرکے ڈیڑھ تولہ کے قریب نیم گرم پانی کے ساتھ نہار کھایا کرین ضعف بصر کو بے حد
فائدہ ہو آنولون کو باریک پیس کر پانی مین گھول کر پیشانی پر لیپ گاڑھا کرنے سے نکسیر بند ہوتی ہے
قے کو روکتا ہے اور شہد کے ساتھ فالج واسترخا اور لقوے کو مفید ہے پٹھون مین رطوبت بھر کر انکو
ڈھیلا کر دے تو آنولون کے استعمال سے وہ خشک ہو جاتی ہے اسلیئے پٹھے قوت پالیتے ہین اور
مسترخی اعضا کی قوت قائم رہ کر جوانی کی حفاظت ہوتی ہے بالون کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور بالون کو
سیاہ کرتا ہے اور یہ دونون فائدے اسکے لگانے سے بھی حاصل ہوتے ہین اور کھانے سے بھی اگر
آنولون کے بھگوے ہوے پانی مین مہندی اور خضاب [illegible]
اور گرین بھی نہین اگر ایسا کرین کہ سات ماشہ آنولون کو درشت کوٹ کر پانی مین بھگو دین اور دو
تین گھڑی کے بعد انکو نچوڑ کر نکال ڈالین اور دوسرے تولہ اسی پانی مین بھگو دین آٹھ مرتبہ
ایسا کرین اور یہ پانی جانے والی آنکھ مین ٹپکائین تو جالا [illegible] ہو جاوے اگر اسکو [illegible] ساتھ استعمال
کیا جاوے تو معدے اور آنتون کو بہت قوت دے اور معدے کی رطوبت کو خشک کر دیوے اور
بھوک بڑھا دے وجہ اسکی یہ ہے کہ جو رطوبات معدے کو ڈھیلا کرنے کا باعث ہوتی ہین وہ سوکھ
جاتی [illegible] پہونچتی ہے۔ آنولے کے استعمال سے معدے کے علاوہ آنتون کو



وباغت حاصل ہوتی ہے اور اُن مین سے بالعصر بلغم کو نکالدیتا ہے کہتے ہین کہ سودا کے نکالنے کے باب
مین اس کا فعل سنا کے قریب قریب ہے ساڑھے دس ماشہ آنولون کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ گل نیلوفر کو
جوش کرے اور صاف کرکے شکر سے میٹھا کرکے پینے سے صفراوی دست بند ہوتے ہین اور وہ دست بھی بند
ہوتے ہین جو جگر کی وجہ سے یا معدے کی شارکت سے ہون اس کا سفوف پیچش کو نافع ہے اور پیٹ مین
قبض پیدا کرتا ہے سات ماشہ آنولونکا سفوف اور ساڑھے دس ماشہ بیرون کے ستو اور ان دونون سے
چوگنا کھٹ مٹھی بہی کا پانی ان سب کو کھانے سے پُرانے دست بند ہوجاتے ہین آنولون کے استعمال سے جو نکسیر
کا ہونا بند ہوجاتا ہے اور دوسرے اعضا کا جاری خون بھی رک جاتا ہے آنولون سے منی زیادہ ہوتی ہے
اعضائے اندرونی محکم ہوتے ہین اس کا شربت بناکر کھانے سے بواسیر کا پرانا آتا ہوا خون رک جاتا
ہے اور بواسیر کے مسون کی طرف مواد کا گرنا موقوف ہوجاتا ہے آنولون کو پانی مین جوش دیکر اُس پانی
مین بیٹھنے سے استرخاے مقعد کو نفع ہوتا ہے۔

آنولے کا مربا دل و اعضائے دماغی اور معدے کو قوت بخشتا ہے اس کا استعمال تپ مین مسہل کے بعد
بھی جائز ہے اور جب بارد المزاج اشخاص کے لئے استعمال کرے تو مناسب ہے کہ مصطگی یا دارچینی
وغیرہ سے اسکی تعدیل کرے وہ مربا جو شہد مین تیار کیا جاے فالج استرخا اور لقوے کو مفید ہے آنولہ گو
قابض ہے اور دستون کو روکتا ہے مگر اس کا مربا دست کے ساتھ ملین شکم ہے اور بواسیر کو نافع
ہے اس کے استعمال سے معدے اور آنتون کی طرف مواد نہین گرتا اور ضعف قلب کو بھی مفید ہے
خفقان کو فائدہ پہونچاتا ہے۔

آنولون کا تیل سرد خشک ہے بالون کو قوت دیتا ہے اُن کی سیاہی قائم رکھتا ہے اُن کو بڑھاتا ہے
اور گرنے نہین دیتا۔

وید کہتے ہین کہ آنولے کا مزہ ترش و شیرین اور کسیلا ہے اور سرد و ملین دستی ہے خون صفراوی اور
باد صفرا اور بلغم کو دفع کرتا ہے اس کی ترشی تمام ترشیون پر فائق ہے طبیعت کو خوش گوار معلوم ہوتی
ہے بالخورہ پیدا ہوجاے تو اس جگہ کو آنولون کے پانی سے دھو کر [illegible] کا سفوف ملا کر
لگانے سے ایک ہفتہ مین صحت ہوتی ہے اور [illegible] کے رس مین آنولون کو پیس کر لیپ کرنا بھی
بالخورے کو نافع ہے [illegible] کے خالص رس مین شہد ملاکے دینے سے پیشاب زیادہ
آتا ہے اس کے [illegible] کا رس [illegible] پیدا کرنے والا اور ملین شکم ہے اس کے پھل کو پیسکر
پیڑو پر لیپ کرنے سے مثانے کا درد [illegible] ہے آنولون کا عرق بھپکے مین کھینچکر وہ عرق پلانے سے یرقان
ضعف [illegible] صفرا اور بلغم مٹتے ہین آنولون کا شربت ٹھنڈا اور مدر ہے آنولون کو خوب اونٹا کر اور
ملکر [illegible] اور کھسرا وغیرہ جلد بدن کے امراض مٹتے ہین اس کے درخت کی چھال خشک کرنے
والی اور دستون کو بند کرنے والی ہے درخت کے تازی چھال کے رس مین ہلدی اور شہد ملاکے پلانے
سے سوزاک مٹتا ہے میتھی کے بیجون کے ساتھ اس کے [illegible] کا جوشاندہ [illegible] بنا کر پلانے سے سنگرہنی مٹتی ہے



اس کے دودھ کے لگانے سے وہ پھوڑے مٹ جاتے ہین جو بہت دکھ دیتے ہون ہڑ ون اور آنولون
کو پیکر پھنکی دینے سے پاخانہ صاف آتا ہے۔ اس کا مربا کھانے سے صفرا کا مرض مٹ جاتا ہے آنولون
کے خیساندے سے آنکھ دھونے سے اُسکی سوزش مٹتی ہے آنولون کو کھونٹ چھانکر شکر ملا کے پلانے سے
پیشاب کے ساتھ خون کا آنا بند ہوتا ہے اس کی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے تشنگی دفع ہوتی ہے سوکھے ہوے
آنولون کو مٹی کے کورے برتن مین رات بھر بھگوکر اُس پانی مین آنکھونکو دھونے سے اور مرض کے
موافق سرد یا گرم کام مین لانے سے آنکھ کے مرض مٹتے ہین۔ آنولون کو مٹی کے ساتھ دینے سے بلغم کے امراض
مٹتے ہین دو تولہ سوکھے آنولے اور دو یا م تولہ گڑ کو ڈیڑھ پاؤ پانی مین اوٹنا کر آدھ پاؤ رکھ کر ملکر چھان کر پلانے
سے گٹھیا مٹتی ہے اسکے استعمال کے زمانے مین روٹی دال کے ساتھ کھائین دال مین سیندھا نمک اور
کالی مرچ ڈالین اور روٹی مین نمک بالکل نہ ڈالین اور ہوا سے بچنا چاہیے درخت پر لگے ہوے آنولے
مین چھید کرنے سے جو رقیق رطوبت نکلتی ہے اسکو آنکھ کے باہر چارون طرف لیپ کرنے سے آنکھ کی سفیدی کا
ورم مٹتا ہے آنولون کو رائی کے تیل مین کچھ دنون تک رکھکے اُس تیل کو سر پر لگانے سے سر مین خون
کی خرابی آجانے سے سوزش اور درد کا ہونا اور قوت متخیلہ کی خرابی اور بالون کا گرنا موقوف ہو جاتا ہے پرانی
سوکھی کھانسی کو تر کرنے کے لئے آنولے اور مصری کے سفوف کی پھنکی دینی چاہیے گدلے پانی مین آنولے کے
درخت کی لکڑی کے ٹکڑے اور اُسکی چھوٹی شاخین ڈال دینے سے پانی صاف ہو جاتا ہے بالون کو صاف
کرنے کے لئے آنولون سے دھونا چاہیے اس کے پھول سرد اور دست آور ہوتے ہین اس کام کے لئے
پونے چار ماشہ پھول کی مقدار دن مین دو مرتبہ دینا چاہیے آنولے کے درخت کی جڑ کے ٹکڑون کے
جوشاندے کو گاڑھا کرنے سے کتھے کی طرح کی چیز بنجاتی ہے اُس کا استعمال آنولے کے درخت کی جڑ کی
جگہ کرنا چاہیے آنولون کے سفوف کی پھنکی شہد کے ساتھ چٹانے سے سیلان رحم کا عارضہ مٹتا ہے آنولے
اور کتھے کو منہ مین رکھنے سے پیاس بجھتی ہے پندرہ ماشہ آنولے اور پندرہ ماشہ سیندھی کے پتون کو ڈیڑھ
پاؤ پانی مین رات بھر بھگو کر فجر کے وقت چھانکے پلانے سے بواسیر مٹتی ہے آنولون کو کوٹ کر دو گنے
پانی مین دن مین تین دفعہ آنکھون مین ڈالنے سے جالا اور آنکھون کے دوسرے مرض مٹتے ہین آنولونکو
پانی مین بھگو کر نرم ہونے پر اُنکی ٹکیہ بنا کے سر کے تالو پر باندھنے سے نکسیر بند ہوتی ہے ہڑ بہیڑہ اور
آنولون کے جوشاندہ مین گوگل ملا کے پلانے سے ڈیرو دھتا [illegible] ہے جو گھٹنے کا ایک خوفناک ورم ہے آنولونکو
پانی کے ساتھ پیس کر فلون پر لیپ کرنے سے شانے کی چوٹ کو فائدہ پہونچتا ہے آنولون کے سفوف کو
شہد کے ساتھ چٹانے سے یا اُن کے رس مین شکر ملا کے پلانے سے صفراوی دردسر مٹتا ہے [illegible] العص رس یا
خیساندہ پلانے سے اود وار وت مٹتا ہے آنولون کے خیساندے مین گڑ ملا کے پلانے سے سوزش اور
سوزاک کا درد دفع ہوتا ہے آنولون کے رس مین شہد ملا کر چٹانے سے سب قسم کے پرمیہ مٹتے ہین
آنولون اور ملیٹھی کے جوشاندے مین شہد ملا کے کلیان کرنے سے حلق اور گلے کے زخم مٹتے ہین
آنولون کے رس مین چھوٹی الائچی کا سفوف بُرکا کے پلانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے آنولون کی



ٹکیہ بنا کے آنکھون پر باندھنے سے صفراوی ورم دور ہوتا ہے آلوؤن کا خالص رس اور کیلے کی گری بھلی اور
شہد اور مصری ان سب کو ملا کر چٹانے سے سوم کا مرض جاتا رہتا ہے آلوؤن کے رس مین مصری ملا کر
پلانے سے زنج کی جلن جاتی رہتی ہے آلوؤن کے رس مین گھی ملا کر پلانے سے امراض متعدی کو نفع ہوتا
ہے آلوؤن کو خشک کر کے پیس لین پھر تازہ آلوؤن کے رس مین تر کر کے سکھا لین اور یہ عمل اکیس بار کرین
پھر خشک کر کے پیس کر اس مین سے تین ماشہ سے ایک تولہ تک ہمیشہ چھ ماہ تک گھی اور شہد کے ساتھ
چاٹ کر اوپر سے دودھ پینے سے کمزوری دفع ہوتی ہے آلوؤن کے رس مین شہد اور ایک تولہ سفید
صندل کا سفوف ملا کر چٹانے سے قے بند ہوتی ہے آلوؤن کے رس سے درست کیا ہوا گھی کھانے سے
جنون اور گرمی دفع ہوتے ہین آلوؤن کے بیجون کو پانی کے ساتھ پیس چھان کر شہد اور مصری
ملا کے پلانے سے عورت کی فرج سے سفید رطوبت کا بہنا بند ہوتا ہے **تنبیہ** یونانی طبیب آلوے کو
شدید القبض کہتے ہین شیخ نے ادویہ قلبیہ کے بیان مین بھی اسکو قابض بتایا اور ایک موقع پر یون لکھا ہے
کہ ایک قوم کے نزدیک آلو تخفیف شکم کرتا ہے اور دستون کو بند کرتا ہے لیکن اس کا مربا ملین شکم
ہے اور رویدون کے نزدیک آلو یعنی ہلکا مسہل ہے **مضر و مصلح** تلی کو مضر ہے عرق بچہ اور
بالچھڑ اور شہد اور شربت انجیر مصلح ہین قولنج پیدا کرتا ہے روغن بادام اسکی اصلاح کرتا ہے مثانے کو
مضر ہے اور اسکا شیرہ بھی مثانے کو ضرر پہونچاتا ہے ان دونون کا مصلح دودھ اور شہد ہے **بدل** انطاکی
نے تذکرے مین لکھا ہے کہ آلوے کا بدل اباروں و ہلیلہ کابلی ہین اور دوسری کتابون مین ہلیلہ سیاہ
بریان کو بھی اس کا بدل بتایا ہے **مقدار خوراک** انطاکی نے لکھا ہے کہ جرم ۱۰ ماشہ سے ۱۷ ماشہ
تک اور جوشاندے مین تین تولہ تک بعض نے جرم ۱۰ ماشہ تک لکھا ہے اور شیرہ آلو ۷ ماشہ تک

آنیلسون (یونانی)

صفات و فوائد تذکرہ اولو الالباب تصنیف شیخ داؤد انطاکی مین ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکے
پتے مسور کے پتون کی طرح ہوتے ہین پھول سرخ ہوتا ہے پتیان جھڑ جانے کے بعد غلاف مع تخم کے
ظاہر ہوتا ہے بو بہت تیز ہوتی ہے اسکی ایک چھوٹی قسم ایسی ہے جو زمین سے اوپر نہین بڑھتی طبیعت
پہلے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے۔ سدہ کھولتی ہے پھوڑون کو درست کرتی ہے
خارش کو مفید ہے پیشاب رک جائے تو اسکے پینے سے آجاتا ہے قولنج اور صرع کو مفید ہے روغن گل
مین ملا کر رحم مین رکھنے سے اسکے ورم کو تحلیل کرتی ہے

آنس النفس

اس مین الف مقصورہ بھی آیا ہے نون مکسور ہے اسکے بعد سین مہملہ ہے دوسرا نون مفتوح
ہے اسکے بعد ف اور سین ہے

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے مصر وشام مین بہت ہوتی ہے پتے اور پھول ترہ تیزک کے پتے اور پھول کی طرح رنگ پھول کا زرد ہوتا ہے اور اوپر سے سفید پتے محیط ہوتے ہین آفتاب کی حرکت کے ساتھ یہ پھول میل کرتا ہے اور بغیر ہلانے ہوا کے آفتاب کے ساتھ حرکت کرتا ہے ساق مربع ہوتی ہے رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ بوٹا زبیع کے موسم مین ہر سال پانی کے کنارے پیدا ہوتا ہے بکری اور گدھا اسے کھاتے ہین اور دودھ انکے کثرت سے پیدا ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ گرمی اس مین اعتدال کے ساتھ ہے اس مین غذائیت اور دوائیت دونون ہین۔

خواص وفوائد اسکے استعمال سے غم رفع ہوتا ہے فرحت پیدا ہوتی ہے دماغ اور حواس باطنی کو قوت پہونچتی ہے اسکے پھلکر اور پانی نکالکر اُس سے شراب سکنجبین تو صاحبان وسواس سوداوی ومالیخولیا کو مفید ہو اور عقل مین فتور نہ آئے اسکے پھول کے کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے حافظے کو قوت حاصل ہوتی ہے اسکے استعمال سے جالا اور پھلا تے رہتے ہین اسکے ایک تولہ بیج بکری کے دودھ کے ساتھ کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے یہان تک ساٹھ برس کے بڈھے کو بھی نفع کرتے ہین دودھ زیادہ پیدا کرتے ہین حیض کا خون اور پیشاب اور پسینہ زیادہ لاتے ہین اسکے اجزا کو منہ پر ملنے سے چہرہ کا رنگ نکھرتا ہے اور کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اسکی کثرت سے جوڑون مین درد ہونے لگتا ہے **مضر** گردہ **مصلح** شہد **بدل** انگور کا پانی جوش کرکے دارچینی اور زعفران اُس مین ملاکے اسکی جگہ استعمال کرین تو وہی فائدہ ہوگا **مقدار خوراک** اسکے اجزا سوا تولہ اور عصارہ ایک تولہ تک استعمال کرسکتے ہین اور جوشاندہ وعصارہ سوا پانچ تولہ تک۔

آندروصاقاس

صفات وفوائد تذکرہ داؤد انطاکی مین لکھا ہے کہ ایک روئیدگی ہے کہ بیت المقدس کی طرف پیدا ہوتی ہے اسکی شاخون مین پتے نہین ہوتے بیج تخم خشخاش کی طرح ہوتے ہین اور غلاف مین ہوتے ہین دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے استسقا کو مطلقاً مفید ہے اور نقرس کو ضماداً نافع ہے پیٹ کے کیڑے نکالتی ہے۔

آنکھ (ھ)

چشم (ف) عین (ع)

صفات وفوائد مشہور عضو ہے گرم وتر ہے اسکی رطوبت دوسرے اعضا سے زیادہ ہے اور گرمی اسکی اعتدال کے ساتھ ہے سب سے بہتر بھیڑ کی آنکھ ہے تمام پرندون کی آنکھ خراب اور مائل بخشکی ہے۔ اس عضو کے کھانے سے منی خوب بڑھ جاتی ہے اور جلد ہضم ہوجاتا ہے گرم مزاج والون کے موافق ہے

مضر سرد مزاج والون کو **مصلح** نمک اور صعتر

آنبھورہ (ھ)

نون غنہ و بائے موحدہ مضموم و ہائے مخلوط و سکون واو و فتح رائے مہملہ و سکون ہا

صفات و فوائد ایک قسم کا سالن ہے چند قسم کے ساگ پات جنگلی کھانے کے قابل جمع کرکے پکاتے ہین دکھن مین اسکو طوئی کہتے ہین ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے رنگ صاف کرتا ہے اور بلغم اور صفرا کو دور کرتا ہے منہ کی بے مزگی کو درست کرتا ہے منی بڑھاتا ہے خوشی پیدا کرتا ہے دستو نکو مفید ہے لیکن بعض طبیب لکھتے ہین کہ چند قسم کی سبزیان جمع کرکے اور انکو پانی مین جوش کرکے نچوڑ لیتے ہین پھر مصالح اور گھی اور گوشت کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین امراض چشم اور تپ اور درد شکم کو مفید ہے اور تمام ساگون مین پرہیز کے لئے یہ پانچ ساگ بہتر ہین جیونتی۔ چندن بتھوا اپنا گھی پچولائی اور سفید بسکھپرہ اگر پانی مین جوش دیکر نچوڑ نہ لین تو امراض پیدا کرتے ہین بلغم اور صفرا اور تپ اور گرمی حادث کرتے ہین۔

ایڈآریڈ (یونانی)

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے جس کے پتے جنگلی آس کے سے ہوتے ہین اور ریتون کی جڑ سے ایک لمبا تار نکلتا ہے جو انگور کے تارون کی طرح ہوتا ہے اُس کے سر پر پھول ہوتا ہے گیلانی نے شرح مفردات قانون مین لکھا ہے کہ ایڈاریڈ مذکور ہوگا پہ سرد وخشک دوسرے درجے مین ہے اس کو کھانے سے زبان مین قبض معلوم ہوتا ہے چونکہ سب اجزاء قوی ہے اسکے سارے اجزا بدن کے اعضا کے خون جاری کو روکتے ہین دستون کو بند کرتے ہین آنتون کے پھوڑونکو مفید ہین رحم کی رطوبت اور خون کو بند کرتے ہین **مقدار خوراک** نو ماشہ تک **فائدہ** اسکو الف مقصورہ مین بھی دیکھنا چاہیے۔

آیوڈائڈ آف آرسی نی ام (ش)

آرسی نی آئی آیوڈا اوڈم (ل)

صفات و شناخت آیوڈائن اور آرسی نیم دھات کو ملانے سے بنتا ہے یا آرسی نی اس ایسڈ اور ہیڈرو آیوڈک ایسڈ کو پانی مین حل کرکے ملا کر خشک کر لیتے ہین اسکو آیوڈائڈ آف آرسنک و آرسی نی اس آیوڈائڈ بھی کہتے ہین چھوٹی قلمین ہوتی ہین نارنجی رنگ کی پانی اور شراب مقطر مین بیشک حل ہو جاتا ہے

خواص و فوائد نہایت عمدہ مبدل مزاج ہے **قدر خوراک** ایک گرین کا تیسوان حصہ

آیوڈائڈ آف پٹاسیم (ش)

پٹاسی آئی آیوڈائی ڈم (ل)



صفات وشناخت اس میں پتاس اور آیوڈین ہے۔ سولیوشن آف پوٹش اور آیوڈائن اور لکڑی کے کوئلے کے سفوف سے بناتے ہیں اس کی قلمیں بے رنگ لیکن اکثر غیر شفاف چھ پہلو کی ہوتی ہیں پانی میں بآسانی حل ہوجاتا ہے۔ شراب میں کم۔

خواص وفوائد آتشک کے مختلف تپیوں میں مثلاً امراض جلد و استخوان و درد مفاصل وغیرہ میں اس سے زیادہ مفید اور زود اثر کوئی دوا نہیں جوڑوں اور ہڈیوں کے درد کو اسکے استعمال سے فی الفور تخفیف ہوتی ہے بعض اوقات اس سے شدت زکام و سقوط اشتہا و تپ وغیرہ نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان علامتوں کا پیدا ہونا آتشک کے مریضوں میں نہایت کم دیکھا گیا ہے اس کی علامتیں پیدا ہونے سے اس کا استعمال موقوف کرنا چاہئے پرانی گنٹھیا اور ایسے امراض جلد میں بھی جو آتشک کے باعث سے نہ ہوں دیتے ہیں جس حیض میں بھی مفید ہے **مقدار خوراک** دو گرین سے بیس گرین تک۔ اس کے نقیضات تیزاب اور معدنی تیزابوں کے نمک ہیں۔

آیوڈائڈ آف سوڈیم (ش)

سوڈیائی آیوڈائڈم (ل)

صفات وشناخت یہ بھی آیوڈائڈ آف پوٹاشیم کی طرح بنایا جاتا ہے لیکن یہاں سولیوشن آف پوٹیس کی جگہ سولیوشن آف سوڈا کام میں لاتے ہیں سفید رنگ کا قلمدار اور خشک سفوف ہے گھلنے والا اور ذائقہ نمکین اور کسی قدر تلخ پانی اور شراب میں بخوبی حل ہوجاتا ہے

خواص وفوائد وہی ہیں جو اوپر آیوڈائڈ آف پٹاشیم کے بیان میں ہیں بعض طبیب اس کے استعمال کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ آیوڈائڈ آف پٹاشیم کی بہ نسبت یہ اسقدر دافع [illegible] نہیں ہے **مقدار خوراک** تین گرین سے دس گرین تک۔

آیوڈائڈ آف سلفر (ش)

سلفیورس آیوڈائڈم (ل)

صفات وشناخت اس میں گندک اور آیوڈائن ہے اسکو سلفر آیوڈینیم بھی کہتے ہیں سیاہ رنگ کی ڈالیوں میں ہوتا ہے بناوٹ ریشہ دار اور قلمدار بو آیوڈاین کی سی اور مثل اس کے بدن پر لگنے سے زرد داغ پڑجاتا ہے ساٹھ حصہ گلیسرین میں حل ہوجاتا ہے پانی میں نہیں۔

خواص وفوائد کھلانے سے مبدل مثل آیوڈائن کے ہے مگر صرف بیرونی استعمال کے کام آتا ہے پرانے امراض جلد میں مبدل و محرک ہے ہر قسم کی پھنسیوں اور دانوں اور مہاسوں میں اسکا مرہم لگاتے ہیں خصوصاً ایسے جلد کے امراض میں جن میں بدن پر سے چھلکے اترتے ہوں یا سخت ثور نکلتے ہوں ٭

Hakeem Shaukat Ali 

آیوڈائڈ آف ایمونیا (ش)

(ایمونیائی آیوڈائڈم (ل)

صفات وشناخت سفید رنگ کا گھل جانے والا دانہ دار سفوف ہے۔ ہوا یا روشنی مین اس کا رنگ آیوڈائن کے نکلنے سے زرد پڑجاتا ہے جب سفید رنگ ہوتا ہے تو کوئی بو نہین ہوتی ہے اگر زرد رنگ ہو گیا ہو تو ایک شیشی مین رکھ کر ایک ٹکڑا کاربونیٹ آف ایمونیا کا رکھدیتے ہین تو پھر سفید رنگ ہو جاتا ہے برابر حصہ پانی مین حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد وہی ہین جو آیوڈائڈ آف پٹاسیم کے بیان کئے گئے بلکہ بہ نسبت اُسکے یہ بہت کم دافع اثر خراب ہے اس وجہ سے اسکو آتشک اور گٹھیا مین زیادہ ترجیح دیجاتی ہے **مقدار خوراک** دو گرین سے پانچ گرین تک یا زیادہ تین مرتبہ دن مین۔

آیوڈائڈ آف ایتھائل (ش)

(ایتھائل آیوڈائڈم (ل)

صفات وشناخت سفید رنگ کا عرق ہے۔ تیز ایتھر کی خوشبو پانی مین کم حل ہوتا ہے۔ شراب اور ایتھر مین جلد حل ہوتا ہے۔

خواص وفوائد آتشک مین اسکو آیوڈائڈ آف پٹاسیم کے ساتھ دیتے ہین۔

آیوڈائڈ آف لڈ (ش)

(پلمبائی آیوڈائی ڈم (ل)

صفات وشناخت اس مین سیسہ اور آیوڈاین ہے یہ زرد رنگ کا سفوف ہے بلا بو اور بلا ذائقہ پانی مین حل نہین ہوتا ہے۔

خواص وفوائد یہ تک کھلانے سے مبدل مزاج ہے مگر کھلاتے بہت کم ہین تاہم بعض طبیب کہتے ہین کہ خنازیر کے مرض کے باعث سے جب یہ گلٹیان بڑھ گئی ہون تو اس دوا کے کھلانے اور اُسکے مرہم لگانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے تلی جب مدت سے بڑھگئی ہو تو اسکے لیے عمدہ دوا ہے اسکا پلاسٹر بھی پُرانی گلٹیون کے تحلیل کرنے اور پھولے ہوے جوڑونپر لگاتے ہین اسکا مرہم جلدی امراض مین بہت مفید ہے

آیوڈین (ش)

(آیوڈم (ل)

صفات وشناخت یہ ایک مفرد شے ہے جو اسفنج اور مونگا اور اکثر سمندری گھانسون اور سمندر کے پانی مین موجود ہے سمندری اشجار کی خاک سے نکالتے ہین۔ قلمین اسکی پتلی اور چپٹی ورق کے مانند بو خاص طرح کی

رنگ سیاہ چمکدار شکل وہات کے ہوتا ہے پانی مین بہت کم حل ہوتا ہے مگر شراب اور ایتھر اور آیوڈائڈ آف پٹاسیم کے سولیوشن مین اچھی طرح سے گھل جاتا ہے۔

خواص وفوائد اسکے استعمال سے بھوک زیادہ لگتی ہے جسم مین قوت اور موٹائی آجاتی ہے پیشاب مقدار مین زیادہ آتا ہے بعض اوقات آیوڈائن کے استعمال سے علامتین زکام کی پیدا ہو جاتی ہین دردسر کثرت سے ہوتا ہے سر گھومتا ہے دست آنے لگتے ہین بخار آجاتا ہے بھوک جاتی رہتی ہے لاغری آجاتی ہے بعض دفعہ منہ بھی آجاتا ہے یہ سب بری علامتین ہین اس کیفیت کو آیوڈزم کہتے ہین یہ دوا آتشک کے نتائج اور خنازیر کے مرض کے لیئے نہایت عمدہ ہے علاوہ ازین تحلیل اورام کے لیئے مثلاً جگر اور تلی اور مختلف گلٹیون کے بڑھ جانے مین دیتے ہین گلٹیون کے بٹھلانے اور پرانے اورام کے تحلیل کے لیئے لگاتے ہین ہپانی جو نہ اور وجع مفاصل مین لگانے سے فائدہ ہوتا ہے ایک بار طاعون کے نو مریضو جن مین سے دو کی نسبت ڈاکٹر دو گھنٹے مین مرجانے کا فتوے دے چکے تھے آیوڈین سے آرام ہو گیا طریق علاج یہ ہے کہ اول ارنڈ کے تیل کی ایک خوراک دی جاے اور اسکے بعد ہی فوراً ٹنکچر آیوڈین کے پانچ سے سات قطرے تک پانی مین ملا کر پلا دیئے جائین اور گلٹیو نپر آیوڈین کا لیپ کیا جاے غذا کے بجاے دودھ دیا جاے دوسرے دن دس قطرے آیوڈین کے تھوڑے سے پانی مین ملا کر پلاے جائین اگر بخار ہو تو کونین کھلائی جاے بعض مریضو نکو ۵۔ ۶ قطرے آیوڈین کے ایک دم پلانے کے بجاے ایک ایک قطرہ دو دو گھنٹہ کے بعد دیا گیا تھا اور باقی علاج یہی رکھا گیا تھا **مقدار خوراک** چوتھائی گرین سے ایک گرین تک۔

آیوڈوفارم (دش)

آیوڈوفارم (دل)

صفات وشناخت کاربونیٹ آف پٹاسیم کو پانی مین حل کر کے اور اس مین شراب ملا کر آیوڈین داخل کرنے سے آیوڈوفارم حاصل ہوتا ہے اسکے قلمدار ورق ہوتے ہین چمکدار لیموے رنگکے زرد چھونے سے دہنیت دار معلوم ہوتا ہے بو اور ذائقہ ناگوار ٹھنڈے پانی مین نہین حل ہوتا ہے شراب مقطر مین اس سے زیادہ اور کلورا فارم اور ایتھر مین حل ہوتا ہے۔

خواص وفوائد زخمو نپر اس دوا کا مفید اثر ہوتا ہے بگڑے ہوے اور آتشک کے زخمو نپر لگانے سے بہت جلد فائدہ نظر آتا ہے۔ سڑے ہوے زخمون کی بدبو کو جلد دور کر دیتا ہے مگر اس دوا کی بو خود بڑی ناگوار ہے اگرچہ اس مین آیوڈین بہت ہے تاہم بجاے خراش پیدا کرنے کے نہایت عمدہ مسکن ہے چنانچہ بطور شیافے کے باسیر اور دردناک امراض امعاے مستقیم مین اسکے استعمال سے تسکین ہوتی ہے کھلانے کے لیئے بجاے آیوڈین کے بالفعل اسکا استعمال ہے امراض کنٹھمالا اور حبس حیض اور آتشک مین دو دو تین گرین کی خوراک مین دینے سے بہت مفید ہے گولی بنا کر دن مین تین مرتبہ دو

سل کے مرض مین ایک یا دو گرین دن مین دیتے ہین - سل اور کنٹھ مالا کے امراض مین اسکو مچھلی کے تیل کے ہمراہ بھی دیتے ہین گٹھیا کا درد دفع کرنے کیلیئے بھی کھلایا جاتا ہے پھیپھڑون سے خون آتا ہے تو اس کو ⅓ گرین کی خوراک مین تین سے پانچ مرتبہ تک دیتے ہین **مقدار خوراک** آدھے گرین سے تین گرین تک -

باب الف مقصورہ

ابہل (ع)

یہ لفظ جعفر کے وزن پر ہے الف کے ضمے اور ہا کے فتحہ اور الف کے فتحہ اور ہا کے ضمے سے اور الف و ہا کے ضمون و کسرون سے بھی آیا ہے ؛

صفات وشناخت بعض یونانی طبیبون کا بیان ہے کہ یہ سرو کوہی کی ایک قسم ہے جسکو عرعر بھی کہتے ہین اور بعض نے خیال کیا ہے کہ ابہل اور عرعر دونون ایک چیز ہین صحاح اللغۃ کے مصنف جوہری نے بھی ایسا ہی توہم کیا ہے محققین ان دونون قولونکو رد کرتے ہین بیچارے ویدون کو کیا خبر انھون نے غلط سلط کسی یونانی کتاب مین ابہل کا عربی نام عرعر دیکھ پایا وہی اپنے ہان ہاؤبیر مین لکھ لیا یہ اُن ویدون کا کام ہے جو اپنی قابلیت کے اظہار کے لیئے عربی اسما بھی بتانے کی کوشش رکھتے ہین مگر مجھے یونانی اطبا سے بڑا تعجب ہے کہ وہ ابہل اور عرعر کے درمیان مغائرت بھی ثابت کرتے ہین اور ابہل کے پھل کو حب العرعر اور ثمرۃ العرعر اور فارسی مین تخم ہل لکھتے ہین ہل را سے ہلہ سے عرعر کا نام ہے بہر صورت اسکی دو قسمین ہین (۱) درخت بہت بڑا اور گول اور عریض ہوتا ہے اور عرض اسکا طول سے زیادہ ہوتا ہے اسکے پتے سرو کے پتونکی طرح ہوتے ہین جن مین بہت سے شعبے اور کانٹے لگے ہوتے ہین پتے اسکے دھونیون مین مستعمل ہین تمیمی نے کہا ہے کہ یہی قسم حقیقت مین ابہل ہے اسکا پھل گول اور چھوٹے سے فالسے کے برابر اور کوئی بڑا بھی اور رنگ سیاہ ہوتا ہے ابن سمحون نے لکھا ہے کہ اس قسم کی بو خراب ہوتی ہے (۲) درخت پہلی قسم کے درخت سے چھوٹا اور پتے جھاؤ کے پتون کی طرح ہوتے ہین اس قسم کا پھل پہلی قسم کے پھل کی طرح بلکہ اُس سے کچھ بڑا ہوتا ہے رنگ سرخ اور جھربیری کے بیر کی طرح ہوتا ہے اندر متعدد بیج ہوتے ہین باریک پوست مین لپٹے ہوئے مزہ شیرین اور کسی قدر نارکول کی طرح ہوتا ہے جب یہ پھل پک جاتا ہے تو اوپر کا چھلکا سیاہ پڑجاتا ہے قاموس مین ابہل کی تعریف مین یہی لکھا ہے کہ پتے اسکے جھاؤ کے پتون کی طرح اور پھل بیر کی طرح ہوتا ہے اگرچہ ابہل کے پتے اور پھل دونون مستعمل ہین لیکن جب مطلق ابہل بولتے ہین تو اسکا پھل مراد ہوتا ہے مارواڑی مین اسکو ہاؤبیر بولتے ہین ہمزہ کے ضمے اور واو اول معروف سے ہندی اور پنجابی مین ہاؤبیر کہتے ہین ہا اور بیر کے درمیان کا الف مضموم پڑھتے ہین مگر اُسکو کھینچتے نہین عمدہ وہ پھل ہے جو کالا موٹا اور بھاری اور تھوڑی سی شیرینی اور قبض زبان اور حدت اور خوشبو کے ساتھ ہوتے وہ

بہتر ہین جو سبز اور تازہ ہون اسکے پتون مین جھاؤ کے پتے اور پھلون مین جوز السرو لا دیتے ہین پھلون
مین تیز رنگ کی سیاہی ہے اور پتون مین رنگ کی سبزی ہے ہو سکتا ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہین کہ اہل
ہندی کو ہندی مین دیودار کہتے ہین یہ غلطی ہے دیودار اور چیز ہے بیدون نے دیودار اور ہا اُبیر
مین فرق بخوبی کر دیا ہے ہاؤبیر یعنی اہل کی نسبت وہ لکھتے ہین کہ ہندوستان مین اسکے درخت ہمالیہ
پہاڑ مین کمایون سے مغرب کی جانب ہوتے ہین یہ درخت چھ سات فٹ اونچا ہوتا ہے اس کے تنے
کی گولائی ڈیڑھ دو فٹ کی ہوتی ہے اور فرنگستان مین یہ درخت تیس چالیس فٹ اونچا ہو
جاتا ہے اور تنے کی گولائی چار پانچ فٹ کی ہوتی ہے اس کی چھال کچھ سفید بھورے رنگ کی ہوتی
ہے اس کی چھوٹی شاخون مین خوشبو آتی ہے اس کا پھل میٹھا اور خوشبودار ہوتا ہے اس کے
پتے کچھ بھورے رنگ کے ہوتے ہین اس مین چھوٹے چھوٹے پھل لگتے ہین انکے اندر اکثر تین تین
بیج نکلتے ہین جب یہ پھل پورے بڑھ جاتے ہین اور ابھی پکنے نہین پاتے ہین تب تک اُنمین بہت تیل
رہتا ہے جب وہ پک جاتے ہین تو اُس تیل کی رال کی طرح ایک چیز بن جاتی ہے جس کا رنگ بہت ہلکا
پیلا ہوتا ہے اور اُس مین پھل کی [illegible] تیز بو ہوتی ہے اسکی لکڑی مین سے بھی رال کی طرح ایک چیز نکلتی ہے
سو تولہ ہاؤبیر کو پانی مین بھگو کر اُن کا عرق کھینچنے سے چھ ماشہ سے سوا تولہ تک اُڑنے والا
تیل نکلتا ہے اسکی لکڑی اور ملائم ٹہنیون مین سے بھی اُڑنے والا تیل نکلتا ہے اس کے پھل
گول گہرے کچھ بینجنی کالے رنگ کے اور قد مین مٹر کے برابر بڑے ہوتے ہین اُن مین سوا تیل کے ایک
اور بھی چیز ہوتی ہے اُس کو انگریزی مین گلوکوس کہتے ہین سو تولہ بیجون مین سے ۳۲ تولہ نہین
اُڑنے والا تیل نکلتا ہے جب اس پھل کو توڑتے ہین تو اسمین سے عمدہ اور تیز خوشبو
آتی ہے اہل کا مزہ کچھ گرم مصالحہ کی طرح کچھ میٹھا کچھ تارپین کی طرح ہوتا ہے **طبیعت**
دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور جالینوس نے تیسرے درجے مین گرم و خشک
کہا ہے بعض کہتے ہین کہ اس کی خشکی گرمی سے زیادہ ہے بعض یہان تک کہتے ہین کہ گرمی
اس مین حد اعتدال پر ہے بو علی سینا نے کہا ہے کہ پہلی قسم مین گرمی دوسری قسم سے
زیادہ اور خشکی دوسرے قسم سے کم ہے بعض یہ لکھتے ہین کہ اسکی دوسری قسم کی گرمی دارچینی
کی گرمی سے نصف سمجھنا چاہئے اور خشکی دارچینی کی خشکی سے بہت زیادہ بعض لوگ یہ کہتے
ہین کہ وید اس مین گرمی اعتدال کے ساتھ مانتے ہین مگر مین نے ان کی کتابون مین اس
کو گرم لکھا ہوا دیکھا ہے اور اعتدال و عدم اعتدال کی قید نہین دیکھی۔

خواص و فوائد تحلیل کرتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے اور اس قدر لطف ہے کہ کثرت استعمال
سے التہاب پیدا ہو جاتا ہے خراش پیدا کرتا ہے شہوت بڑھاتا ہے صفرا کو بواسیر کو ریاح
کو زیادہ دست آنے کو بائے گولا کو دور کرتا ہے سودا اور بلغم کو آہستگی کے ساتھ نکال دیتا ہے
شہد کے ساتھ چاٹنے سے تنگی نفس اور ضیق کو دور کرتا ہے فالج اور استسقا کو مفید ہے

شہد کے ساتھ پلانے سے حیض کے بند خون کو جاری کرتا ہے حمل گراتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے معدے کے کیڑوں کو
فنا کرتا ہے اسکو پیسکر شہد اور گائے کے گھی میں ملاکر چاٹنا دمے اور پھیپھڑے کے درد کے واسطے مفید ہے
اہل کے پھل میں سے بیج نکالکر تین تولہ لیں اور اُسپر گائے کا گھی اتنا ڈالیں کہ چھپ جاے پھر آگ پر رکھیں
یہانتک کہ روغن کو خوب جذب کرلے بعد اسکے پیسکر اور تین تولہ کھانڈ ملاکر اس میں سے ہر روز نہار
سات ماشہ گرم پانی کے ہمراہ اس شخص کو کھلایا کریں جسکو بواسیر کا عارضہ ہو اور مزاج اُسکا سرد ہو بہت
نفع دیگا اور درد کو تسکین ہوگی اور اس سے پیٹ کا درد اور مقعد کا درد جاتا رہے گا۔ بواسیر بادی
کو نفع ہوگا کھل کر دست آنے لگینگے پیٹ کے کیڑے اور کدو دانے مرجائیں گے۔ اسکے پھلوں سے تلوں کا
تیل درست کرتے ہیں کہ تلوں کے تیل میں ڈالکر لوہے کے برتن میں جوش دیتے ہیں یہاں تک کہ
کالا ہوجاے اس روغن میں سے تھوڑا سا کان میں ٹپکانے سے بہرہ پن اور کان کے درد کو فائدہ پہنچتا
ہے اہل کے جوشاندہ میں شہد ملاکر اس سے کلی کرنا دانتوں کی جڑوں کے زخم کو فائدہ دیتا ہے اسکا
لیپ شہد کے ساتھ اُن زخموں پر جو پھیلتے ہیں نافع ہے اور اندمال کے بعد اُنکے سیاہ داغوں کو بھی
دور کردیتا ہے آکلہ دہن کو بھی مفید ہے اُسکے زخم کو پھیلنے نہیں دیتا اسکو پیسکر سرکے میں ملاکر بالخورے
کے مقام پر لیپ کرنا فائدہ مند ہے اہل میں تھوڑا سا قبض بھی ہے اسکے پھل کو منہ میں رکھنے سے
منہ میں خوشبو آنے لگتی ہے انجیر کے ساتھ پیسکر ہاتھ پیروں پر ملنے سے جمود کو نفع دیتا ہے اسکے پتے پانی
میں پیسکر سر پر لگانے سے سرسام گرم کو نفع ہوتا ہے اہل کو ہمیشہ مصروع کو کھلاتے رہیں تو مرض
جاتا رہے اسکے ساڑھے دس ماشہ سفوف کے کھانے سے معدے میں قوت آتی ہے اور اُسکے اجزا کو
دباغت حاصل ہوتی ہے اور ریاح تحلیل ہوکر قراقر دفع ہوتے ہیں اسکو ہمیشہ کھانے سے صفرا کا بھی
فساد دور ہوتا ہے اور معدے کے تمام امراض خاصکر زلق معدہ کو جسکا ہندی نام سنگرہنی ہے نفع پہنچتا
ہے ایسی قوت سے ادرار کرتا ہے کہ پیشاب میں خون آنے لگتا ہے اور حیض کا خون اتنا جاری ہوجاتا
ہے کہ اسکا بند ہونا مشکل ہوتا ہے۔ ساڑھے چار ماشہ پیسکر چھانکر اول پھانک لیں اور نو ماشہ موٹا کوٹکر
جوش کرکے صاف کرکے اوپر سے پی لیں تو خون حیض نہایت قوت سے جاری ہوجاے اور پیٹ کا
بچہ اور آنول نکل جاے اور بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوجاے یہ عمل مجرب اور صحیح ہے اسکو خشک پیسکر
اور شہد میں ملاکر ساڑھے دس ماشہ چاٹنے سے بھی خون نفاس بخوبی جاری ہوجاتا ہے اور جسکا حیض رک
گیا ہو کھل جاتا ہے اگرچہ اہل امراض رحم کے موافق ہے مگر نقصان اس میں یہ ہے کہ بچے کو رحم میں
خراب کرکے حمل گرادیتا ہے اور یہ فعل اسکا رحم میں رکھنے اور کھانے اور رحم کو اسکا دھواں پہونچانے
اور اوپر لگانے سے سب طرح واقع ہوتا ہے۔ اسکا پلانا فالج اور استرخا کے مریض کو مفید ہے مناسب
یہ ہے کہ گرم مزاج والا اور حاملہ عورت اور بچہ اس کے استعمال سے بچایا جاے کیونکہ جگر گرم کو
نقصان پہونچاتا ہے حمل گرادیتا ہے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔
وید کہتے ہیں کہ اہل چرپرا کڑوا گرم بھاری حرارت کو اُبھارنے والا اور کسیلا ہے پیٹ کا بادی کا درد

مثانے والا ہے جوش پیدا کرتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اسکا تیل گردون مین بہت جوش پیدا کرتا ہو اسلیے
بہت احتیاط کے ساتھ اسکا استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اسکی زیادہ مقدار دینے سے گردون مین سوزش اور
پیشاب کرتے وقت درد معلوم ہوتا ہے جو استسقاے زقی گردے کی وجہ سے ہو بلکہ جگر اور دل کے مرض
سے ہو اسکو زائل کرنے کے لیئے پیشاب زیادہ لانے کے لیے اسکے تیل کی ایک سے چار بوند تک دینی چاہیئے
سوزاک جدید وقدیم اور عورت کے سیلان رحم کے مرض مین اسکا تیل استعمال کیا جاتا ہے جلد بدن کے
امراض مین پیپ روکنے کے لیئے بھی استعمال کرتے ہین جلد بدن کے امراض مثانے کے لیئے اس کے
صابون کی مالش نہایت مفید ہے سوزاک مثانے کے لیئے اسکے پھلون کا سفوف پھنکانا چاہیئے ۔
مضر یونانی طبیب کہتے ہین کہ معدہ وحلق وجگر گرم کو نقصان پہونچاتا ہے پیٹ سے بچے کو گراتا ہے
پیشاب مین خون لاتا ہے **مصلح** جگر اور پیشاب کے خون اور اسقاط حمل کے لیئے گل ارمنی یا بیخ یا کلیجین یا حماما
یا تار رشک یا زرشک اور حلق و معدہ کے لیئے گاے کا گھی یا شہد یا زرشک **بدل** معجونون مین ہموزن یا
نصف وزن دارچینی اور [illegible] بلسنج اور غرض حیض جاری کرنے اور رحم مین بچے کے فاسد کرنے کے لیئے
سلیخہ اور جوز السرو اور بعض اسکا بدل مطلقاً سلیخہ اور جوز السرو بتاتے ہین **قدر خوراک** ساڑھے
تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک

ابابیل

پرستوک و پرستک (ف) خطاف [illegible] (ع)

صفات وشناخت ایک مشہور پرند ہے بعض اہل لغات نے جو یہ کہا ہے کہ ابابیل گروہہاے
مرغان کے معنے مین اِبالہ کی جمع ہے اور اِبالہ الف کے کسرے اور بائے موحدہ کی تشدید سے گروہ مرغان
کے معنے مین ہے پس لفظ ابابیل کا جانور مذکور پر اطلاق کرنا صحیح نہین اور زبان ہندی مین اسکا نام سُننا
نہین گیا ہے یہ قول خلاف تحقیق ہے کیونکہ اسکے ہندی مین بھی نام ہین چنانچہ سیانی ۔ کنھیا ۔ بت دیوڑی
اور جام حرچی کہتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا اُس جانور پر مجازاً کرتے ہین کیونکہ طائر مذکور گروہ گروہ بن کر
اُڑتا ہے اسکی تین قسمین ہین ایک قسم ایسی ہے کہ وہ دریا کے کنارے رہتی ہے اور اسی کے ساتھ اُسکو رغبت
ہے اپنے گھونسلے ندیون کے کرارون مین بناتی ہے اسکا قد بہت چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ خاکی ہوتا ہے
اسکو سنونو سین مہملہ مضموم اور دونون نون مضموم سے کہتے ہین دوسری قسم ایسی ہے کہ پہاڑون مین
رہتی ہے اور چیونٹیان کھاتی ہے اسکے بازو لمبے اور بچے ہوتے ہین اسے سعال کہتے ہین تیسری قسم ایسی ہے
کہ اسکو آبادیون اور بستیون مین رہنے کے ساتھ الفت ہے آدمیون کے قرب وجوار مین رہنے کو پسند کرتی
ہے مکانون کی چھتون مین اور بلند جگہون پر گھونسلے بناتی ہے اسکا جثہ چڑیا کے برابر ہوتا ہے پشت کے پرونکا
رنگ سیاہ اور شکم کے پرون کا رنگ سفید ہوتا ہے چونچ زردی مائل ہوتی ہے عجب بات یہ ہے کہ کسی
شخص نے اُسکو کچھ کھاتے اور نر و مادہ کو باہم جفتی کرتے نہین دیکھا ہے یہ پرند پرانے گھونسلے مین بچہ نہین نکالتا

بلکہ بناتا تیار کرکے اُس مین بچہ نکالتا ہے اور نہ گھونسلے کے اندر بیٹ ڈالتا ہے بلکہ باہر ڈالتا ہے عوام یہ سمجھ رہے ہین کہ جن پرندون نے اصحاب فیل پر سنگباری کی تھی وہ یہی ابابیل ہین حالانکہ آیۂ قرآن مین ابابیل کے معنے گروہ کے ہین نہ کہ پرند مخصوص کے **طبیعت** اسکا گوشت تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک ہے اور گوشت کی خاک سرد وخشک اور بیٹ مین گرمی وخشکی بہت بڑھی ہوئی ہے جلے ہوئے گھونسلے کی خاک سرد وخشک ہے۔

خواص و فوائد اسکا گوشت سدہ کھولتا ہے یرقان اور امراض طحال اور سنگ مثانہ کو دور کرتا ہے اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ اسکا سر جلاکر رکھو اسکی شراب مین ڈالین تو وہ شراب نشہ نہ لائے اسکی بیٹ کو سیاہ بالون پر لگانے سے جلد سفید ہو جاتے ہین بعض یہ لکھتے ہین کہ اسکی بیٹ سفید بالون کو سیاہ کرنے والی ہے اسکو گائے کے پتے مین حل کرکے لگانا چاہیئے جس آدمی کے بال وقت سے قبل سفید ہو جائین اگر وہ اسکے پتے کا سعوط کرے تو بال سیاہ ہو جائین کہتے ہین کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کے سعوط سے دانت بھی سیاہ ہو جاتے ہین اسلیئے یہ مناسب ہے کہ سعوط کے وقت منہ مین دودھ کی کلی بھرے اسکی بیٹ مین جلا بہت قوی ہے کہ لگانے سے بہق اور کلف اور بدن کے دوسرے داغ جاتے رہتے ہین یہی فائدہ اُسکے گرم گرم خون کے لگانے سے ہوتا ہے اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جب ایک سال مین دو بار بچہ دیوے اور بچے نر و مادہ کی زیادتی کے زمانے مین ہوین اور وہ پہلا بچہ ہو اور اُسکے پیٹ کو چاک کرین تو دو کنکریان اس مین ملتی ہین ایک یکرنگ ہوتی ہے دوسری کے کئی رنگ ہوتے ہین پہلی پتھری کو گوسالے کے چمڑے مین قبل اس سے کہ زمین سے لگے لپیٹ کر مصروع کے بازو پر باندھین تو جب تک یہ بندھی رہے گی دورہ نہین پڑیگا اگرچہ برسون تک لگا رہے اور دوسری پتھری جو رنگارنگ ہوتی ہے اسکے لٹکانے سے خوف اور ڈر زائل ہو جاتا ہے ابن سینا نے صرف اسی قدر ہی لکھا ہے کہ اسکے بچے کا پیٹ چاک کرکے پتھری اُس مین سے نکالکر مصروع کو پلائی جاوے تو صحت حاصل ہو جاوے اور عسر البول کو بھی فائدہ مند ہے اگر عورت کے بچہ پیدا ہونا مشکل ہو جاوے تو ابابیل اور جنگلی کسی اور کہین سے جلد پیدا ہو جاتا ہے اگر کسی کو سنگ یرقان کی ضرورت ہو تو اسکے بچے کو پیلا رنگ دے ابابیل اسکے واسطے سنگ یرقان گھونسلے مین لائی گی وہ لیکر صاحب یرقان کے باندھنا چاہیئے اچھا ہو جائے گا اسکے سیدھے بازو کے شہپر اکھیڑوائے جائین جن سے اُڑتی ہے اور کسی قسم کے تیل مین ڈالا جاوے تو جو عورت اُسے اپنے منہ پر لگائیگی جو شخص اس عورت کو دیکھے گا تابع ہو جاوے گا ابابیل کو ذبح کرکے گوشت کھالیا جاوے اور نہین جرجیر کے بیج اور ہم وزن ماشہ روغن زیتون ملایا جاوے اور سات دن تک ایک گھڑیا مین رکھا جاوے جو شخص اسکو کھاوے گا کبھی نیند نہ آئے گی اسکی دونون آنکھین نکالکر کسی کپڑے مین باندھکر پلنگ سے باندھ دی جائین تو جو اُسپر سوئیگا اُسے نیند نہ آئے گی جو شخص اسکی آنکھین خشک کرکے پیسکر خوشبودار تیل مین ملاکر کسی عورت کو دے اور وہ اُسے لگائے اُس مرد پر پیاری ہو جائیگی اسکا لہو کھوپڑی پر ملا جاوے تو ہر قسم کا درد سر جاتا رہے اسکا خون سر کے تالو پر لگانے سے درد سر کو صحت ہوتی ہے اسکے گوشت کو سکھا کر پیسکر اُس مین سے ساڑھے

چار ماشہ کھانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے اگر اس کا گوشت جلاکر تنہا یا تھوڑی سی بالچھڑ یا شہد کے ساتھ آنکھ مین لگائین تو بھی فائدہ حاصل ہو کیسا ہی موٹا جالا آنکھ پر ہو اسکی بیٹ کے لگانے سے کٹ جاتا ہے اس کا بھیجا تنہا یا شہد کے ساتھ ابتداے نزول الماء مین آنکھ مین لگانے سے نفع ہوتا ہے اگر اسکے بھیجے کو جلاکر راکھ کو شہد مین ملاکر لگائین تو بھی نزلہ رک جاے اسی طرح اس کے لگانے سے آنکھ کی خارش جاے ۔ سبل اور پھولی کو نفع پہونچتا ہے اس کا جلا ہوا گوشت اور بھیجا بہت جلاکر نے والا ہے ۔ جلا ہوا گوشت شہد مین ملاکر منہ کے کوّون کے پاس لگانے سے خناق اور حلق کے دوسرے امراض دفع ہوتے ہین اگر سرکے مین ملاکر باہر سے حلق پر لگایا جاے تب بھی نفع پہونچتا ہے اس کا نمک لگاکر سکھایا ہوا گوشت پیسکر ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک نگلنے پانی کے ساتھ پھانکنا بھی نافع ہے خناق بالکل جاتا رہتا ہے جلے ہوے گوشت کی خاک کو پانی اور شہد مین ملاکر غرغرہ کرین تو بھی خناق کو ۔ ۔ ۔ ی کو بہت نفع ہو اگر کوتے ورم سے جھک گئے ہون تو انکو نفع ہو بچے اس کا دل سکھا کر پیسکر شراب مین ملاکر پھانکنے سے باہ کو بہت طاقت حاصل ہوتی ہے اس کا خون اگر عورت کو بغیر اسکی اطلاع کے کھلادین تو اُسکی شہوت جماع جاتی رہے اس کا گوشت عورت کپڑون سے فارغ ہونے کے بعد کھالے تو پھر کبھی کپڑون سے نہو اور نہ حمل رہے اسکے گھونسلے کا کوزا پانی مین ملکر پلانے سے بچہ فوراً پیدا ہوجاتا ہے اس کے گھونسلے کو مٹی کے کوزے مین جلاکر ساڑھے چار ماشہ یہ راکھ کھانے سے بھی بچہ فوراً پیدا ہوجاتا ہے اگر کسی کے کڑکاٹ کھاے تو اس کی بیٹ کو شراب مین حل کرکے لگانے سے فوراً اچھا ہوجاتا ہے **مضر** اس کا گوشت کھانے سے نیند اُڑ جاتی ہے پھیپھڑے اور احشا کو نقصان پہونچتا ہے **مصلح** سکنجبین پھیپھڑے کے لیئے اور عود یا قرنفل احشاے کے لیئے **مقدار خوراک** نمک لگاکر سکھایا ہوا گوشت اور بغیر نمک کے سکھایا ہوا گوشت سات ماشہ کھانا چاہیے اور گوشت کی خاک ۔ ۔ ۔ سی ۔

آبْرَک (ھ)

بفتح الف وسکون باے موحدہ و فتح راے مہملہ و سکون کاف تازی

ستارۂ زمین (ف) طلق و کوکب الارض (ع)

صفات و شناخت کانی شے ہے پتھر کی قسم سے سفید شفاف چمکدار پرت پرت ہوتی ہے۔ مزہ پھیکا ہوتا ہے تین قسم کی ہوتی ہے یمانی ۔ اندلسی اور ہندی عمدہ یمانی ہے کہ چاندی کی طرح شفاف ہوتی ہے ورق اُسکے سفید اور نازک ہوتے ہین بعد اُسکے ہندی ہے کہ سفیدی و نازکی مین یمانی سے کمتر ہے اور اندلسی کے ورق نازک نہین ہوتے اور رنگ بھی اُسکا سیاہی مائل ہوتا ہے +

وید کہتے ہیں کہ ابرک پاربتی کی منی سے پیدا ہوئی ہے اور اسکی چار قسمیں ہیں ایک پناک ابھرک (بکسر بائے فارسی و نون مفتوح والف ساکن وکاف تازی مفتوح) یعنی زرد۔ اسے جب آگ پر رکھتے ہیں تو زرد دھواں اس سے نکلتا ہے دوسرے ناگ ابھرک (نون مفتوح الف ساکن اور کاف فارسی مفتوح سے) یعنی سیاہ جب اسے آگ پر رکھتے ہیں تو کالے سانپ کی سی آواز نکلتی ہے تیسرے منڈک ابھرک (بفتح میم وسکون نون وضم دال ثقیل و واو معروف وکاف تازی مفتوح) اسکا رنگ مینڈک کی طرح ہوتا ہے اور جب آگ پر رکھتے ہیں تو مینڈک کی طرح کودتی ہے چوتھے وجرمتی ابھرک (بواو مفتوح و سکون جیم تازی وفتح راے مہملہ وکسر میم وتاے فوقانی ویاے تحتانی ساکن) یا الماس یعنی ہیرے کیطرح سفید ہوتی ہے آگ پر رکھنے سے ساری اڑجاتی ہے۔ ویدک کی بعض کتابوں میں اسکی آٹھ قسمیں بتائی ہیں۔ مارواڑی میں بھوڈل کہتے ہیں بیدک میں بیچو تارس گنا جاتا ہے ویدوں کے نزدیک سب میں بہتر سیاہ ہے شہد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں تو اعضاے باطنی میں نہیں چمٹتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں سرد اور تیسرے درجے کے آخر میں خشک ہے بعض پہلے درجے میں سرد اور دوسرے میں خشک کہتے ہیں۔

خواص و فوائد مقوی ہے جذام جریان و سرسام کو دور کرتی ہے دستوں کو روکتی ہے گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑ کر خارج کرتی ہے اور جو بخار گرمی سے آتا ہے اسکو زائل کرتی ہے خونی بواسیر کو مفید ہے شہد کے ساتھ گرم کھانسی کے واسطے نافع ہے۔ ابرک سیاہ تولہ باریک پیس کر آک کے دودھ میں ٹکیہ بنا کر ناروے کے زخم کو شراب سے دھو کر اسپر باندھ دیں اور اوپر سے برگ تنبول بھی رکھ دیں صبح سے شام تک بندھا رہنے دیں تمام نارو نکل جائے گا خون کو روکتی ہے جب بارتنگ کے پانی کے ساتھ پیسیں اور ڈھیلے اور ملائم اعضاے پر جو نیز لگائیں جیسے عورت کی پستان کان کے پیچھے کا مقام کنج ران اور بغل تو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے عضو تناسل کے ایسے زخم کو جس میں رطوبت ہو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے ایسے ہی اعضاے عصبانی کے تر و تازہ زخموں پر اسکا لیپ نافع ہے تر و خشک کھجلی اور ایسے جذام پر جس میں زخم ہو جائیں اسکو لگانا چاہیئے جلد بدن کے سیاہ نشان مٹانے کے لیے اسکا لیپ بڑا موثر ہے اسکو پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر آگ سے جلے ہوئے عضو پر لگانے سے صحت ہو جاتی ہے سوا دو ماشہ ابرک بارتنگ کے ہرے تخم کے پانی میں پیسکر کھانے سے منہ رحم اور مقعد سے خون کا آنا بند ہوتا ہے اور سل کو مفید ہے اسکا محلول کے لیے مغسول بہت مفید ہے شہد کے ساتھ گرم کھانسی کو دفع کرتی ہے جس مرض کے واسطے استعمال کریں اسکے مناسب دوا کے ہمراہ دیں اور یہ مناسب ہے کہ اسکو بغیر محلول کئے نہ کھائیں کیونکہ معدے کے خمل اور حلق اور مری میں چپٹ جاتی ہے اور اسکے محلول کرنے کے لیے ببول کے گوند کا پانی بہتر ہے کیونکہ یہ اسکا مصلح ہے۔ بعشری خطمی گیرو۔ سرکہ اور انڈے کی سفیدی کے ساتھ اعضا پر لیپ کریں تو آگ کے جلانے کو نفع آوے۔ ابن زہری کی کتاب میں انڈے کی سفیدی اور سرکہ نہیں جو باقی اجزا ہمراہ ہیں

وید کہتے ہیں کہ زرد ابرک کھانے سے قبض شکم اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور زندگی کم ہوتی ہے سیاہ ابرک کا کھانا کوڑھ کے مرض کو دور کرتا ہے اس کا مصلح سیاہ تلسی اور برگ تنبول ہے اور تیسری قسم کے کھانے سے خارش سنگ مثانہ اور سب امراض دفع ہوتے ہیں عورتوں کی شرمگاہ سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے وہ اس کے استعمال سے مٹتی ہے اور سرخ بادہ وصفرا کو نافع ہے اسکا مصلح درخت پلاس (ڈھاک) کی چھال ہے اگر سیاہ ابرک کا کشتہ بخوبی تیار ہو جاے تو بہت سے مرضوں کو دور کرتا ہے لاغر کو فربہ کرتا ہے بدن کی گرانی منہ کی بدمزگی کھوتا ہے قوت سامعہ کو قوی کرتا ہے اور امراض مزمنہ سل و دق ونزلہ و استسقا و سوء القنیہ وسقوط اشتہا وہزال بدن کے لیے بہت مفید ہے۔

(کشتے کے استعمال کے طریق)

یہ کشتہ لونگ اور شہد کے ساتھ کھانے سے منی بڑھتی ہے اسکی خوراک کھا کے اوپر سے کچے دودھ میں مصری ملا کر پینے سے صفرا کا مرض مٹتا ہے طفل وراز اور شہد کے ساتھ چٹانے سے بدہضمی دفع ہوتی ہے ست گلو اور شہد کے ساتھ چٹانے سے منی کا نکلنا بند ہو جاتی ہے پرمیہ مٹتا ہے مصری اور جواکھار کو پانی میں ملا کے اسپر ابرک کا کشتہ برگ کے پلانے سے عضو تناسل کی چوٹ اور سوزاک دور ہوتا ہے ایک ماشہ سے تولہ بھر تک خمیرہ صندل میں ایک رتی سے چار رتی تک ابرک کا کشتہ ملا کے چٹانے سے سوزاک دور ہوتا ہے مصری کے سفوف میں اسکو ملا کر اس میں روغن صندل کی تین بوندیں یا گندہ بیروزہ کے تیل کی بیس بوندیں یا دونوں کی دس دس بوندیں ملا کے دینے سے سوزاک کو نفع پہونچتا ہے ادرک کے رس کو گرم کرکے ٹھنڈا کر لیں اس میں ابرک کا کشتہ اور شہد ملا کے چٹانے سے صفراوی کھانسی مٹتی ہے کٹیلی کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے بلغم کی کھانسی جاتی رہتی ہے لونگ اور شہد کے ساتھ چٹانے سے بادی کی کھانسی دفع ہوتی ہے ابرک کے کشتے اور زمین قند کی راکھ کو شہد میں ملا کر چٹانے سے سل اور تپ دق کا استیصال ہوتا ہے خون کے جوش کو دبانے کے لیے اسکو چھوٹی الائچی کے بیج اور مصری کے ساتھ یا اڑوسے کے پتوں کے رس یا جوشاندے کے ساتھ یا گلو کے خالص رس یا گلو کے جوشاندے کے ساتھ دینا چاہیے اسکو برگد کی چھال کے ساتھ گڑ میں ملا کے گولی بنا کر دینے سے یا ستاور اور مصری کے ساتھ پھنکی دینے سے جذام مٹتا ہے اسکو شہد اور گھی اور ترپھلے کے ساتھ دینے سے آنکھوں کی بیماری مٹتی ہے صاف کیا ہوا سلاجیت طفل وراز اور شہد کے ساتھ چٹانے سے جریان منی کا عارضہ دور ہوتا ہے زمین قند کو بھوبل میں بھونکر میں کے سکھا کے اس میں ابرک کا کشتہ اور گڑ ملا کے گولی بنا کے دینے سے بادی بواسیر مٹتی ہے صاف کیا ہوا بھلانواں ایک حصہ کالے تل ایک حصہ ایک برس گذرا ہوا پرانا گڑ دو حصہ ابرک کا کشتہ بھلانوں کا سولھواں حصہ ملا کر گولیاں بنالیں انمیں سے ایک ماشہ سے چار ماشہ تک کھانے سے صفراوی بواسیر دفع ہوتی ہے ادرک کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے بلغمی بواسیر دور ہوتی ہے اسکو کالے تل اور مکھن کے ساتھ چاٹنے سے خونی بواسیر کو نفع ہوتا ہے

سونٹھ کے ساتھ دینے سے بادی کے دست بند ہوتے ہیں رال اور مصری کے ساتھ یا ناگرموتھے کے ساتھ پھنکی دینے سے دستوں میں خون آتا ہو تو نفع ہوتا ہے پٹھانی لودھ اور مصری کے ساتھ یا بیلگری اور مصری کے ساتھ پھنکی دینے سے صفراوی دست رک جاتے ہیں امیس کے ساتھ یا سونٹھ اور فلفل سیاہ اور دار فلفل کے ساتھ اس کا استعمال کرنے سے بلغمی دست بند ہو جاتے ہیں مربے کی ہڑ کے ساتھ یا سونف اور گلقند کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے دستوں میں آنو آنا بند ہوتا ہے **مضر** تلی اور گردہ اور غیر محلول معدے کے ریشوں اور مری وحلق میں چپٹ جاتی ہے **مصلح** تلی اور گردہ کے لئے کتیرا اور ماجو کے بیج اور اعضائے باطنی کے چپٹنے کی اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اُس کو حل کرکے ببول کے گوند کے پانی کے ساتھ استعمال کریں گائے کا گھی اور گرم پانی بھی یہ مضرت دفع کرتے ہیں اور شہد کے ساتھ بھی اعضائے باطنی کو نہیں چپٹتی۔ **بدل** کھریا مٹی **مقدار خوراک** ابرک سوا دو ماشہ اور کشتہ ایک رتی سے چپ رتی تک۔

ابرنجین (یونانی)

بفتح اول و سکون بائے موحدہ و جیم تازی و یائے معروف و نون

صفات وشناخت گیلانی شرح قانون میں لکھتا ہے کہ ابرنجین یونانی لفظ ہے عربی میں شوکۃ الیہود کہتے ہیں ایک پودا ہے جو اپنی ساق پر کھڑا ہوتا ہے طول اس کا ڈیڑھ بالشت اور اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے وضع خبازی کی سی اور پتے چوڑے چوڑے ساق پر برابر کانٹے ہوتے ہیں پتے اور شاخیں سفید ہوتی ہیں شاخوں کے سر گول ہوتے ہیں اکثر ریت کے مقاموں میں اُگتا ہے **طبیعت** پہلے درجے میں گرم و خشک ہے **خواص وفوائد** اس کی جڑ کو ہم وزن سداب کے پتوں کے ساتھ جوش دیکر صاف کرکے اُس میں سے سوا تولہ پیویں تو کوکھوں اور پسلیوں کا درد جاتا رہے ایک جزیہ اور ایک جز جو کا آٹا لیکر ترس کے پانی میں ملاکر آن اورام پر لگائیں جو پنڈلیوں پر ہوتے ہیں اور ان سے رطوبت جاری رہتی ہے تو نفع ہوتا ہے اور داء الفیل کو بھی نافع ہے ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرصعنہ کی ایک قسم ہے۔

ابوطیلون

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے جنگل میں اُگتی ہے پھل اس کا کدو کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے بہت چھوٹا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے پھل تازہ زخموں کو فوراً بھر دیتا ہے قے اور متلی بھی لاتا ہے اس کا عصارہ چند بار کھانے سے معدے کا تنقیہ خوب ہوتا ہے اگر تازہ پھل نہ ملے تو سوکھا ہوا لیکر اُسکو اندر سے خالی کرکے پانی بھر کر رکھ دیں پھر اُس پانی کو کام میں لائیں اس سے بھی تنقیہ خوب ہو جائے گا اسکے عوض زخموں کے لئے دیودار

٭ کو کام میں لائیں اور تنقیہ کے موقع پر بین پھل اندرکا گودا کو

ابزار

بفتح اول وسکون بائے موحدہ وفتح زائے معجمہ اسکی جگہ رائے مہملہ کے ساتھ بھی آیا ہے بعد اسکے الف ساکن اسکے بعد را مہملہ و توت عوام اسے ابزار کہتے ہیں
صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے ربیع مین پیدا ہوتی ہے ساق اسکی جلد ٹوٹ جاتی ہے ساق کی انتہا مین پھول کی جگہ پتے ہوتے ہین آپس مین پلٹے ہوئے اس کے مزہ مین تیزی اور تلخی اور لذع ہوتا ہے بغداد و موصل کے لوگ اسکو دودھ مین پکا کر کھاتے ہین ایسے مقامون مین پیدا ہوتی ہے جہان سردی غالب ہو اور برف رہتا ہو دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بھوک پیدا کرتی ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے ثقیل ہے اس کا عصارہ ڈھیلے اور ریحی اور مرکب اورام کو تحلیل کرتا ہے اگر اسکو پانی اور نمک مین تر کرین یہان تک کہ اسکی تلخی وتیزی جاتی رہے اور پھر اسے کھایا جائے تو باہ مین قوت آجائے **مضر** ثقیل ہے **مصلح** پودینہ۔ کلونجی۔ کرویا اور سرکہ۔

ابوقانس (ع)

بفتح الف وضم بائے موحدہ وسکون واو وفتح قاف وسکون الف وکسر نون وسکون سین مہملہ اسکو ابوقادس بھی کہتے ہیں
صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے انطاکیہ کے شہرون مین بہت ہوتی ہے دریا کے کنارے وغیرہ اور ریت کی زمینون مین پیدا ہوتی ہے اسکی دو قسمین ہین (۱) پتے چھوٹے چھوٹے زیتون کے پتون کی طرح مگر ان سے باریک ہوتے ہین پتون کے درمیان باریک باریک کانٹے ہوتے ہین جن کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے پھول سفید ہوتا ہے اور وضع اسکی چاند کے پھول کی سی ہوتی ہے شاخین پراگندہ ہوتی ہین جڑ موٹی اور دودھ سے بھری ہوئی اور تلخ مزہ ہوتی ہے علاج مین مستعمل اسکی جڑ اور عصارہ اور دودھ ہے اسکی جڑ سے کپڑے دھوتے ہین اس کا دودھ شربت مین ملا کر سکھاتے ہین اور خالص دودھ کو بھی خشک کر لیتے ہین اس کا پھول خوشبودار ہے اس سے ہاتھ دھوتے ہین اور صابون کی طرح کپڑے اور ہاتھ کو صاف کر دیتا ہے (۲) پودا زمین سے ملا ہوا ہوتا ہے اور شاخین نرم ہوتی ہین پتے باریک باریک اور پلٹے ہوئے ساق نہین ہوتی کانٹے نرم ہوتے ہین اس مین پھول نہین آتا جڑ موٹی اور نرم ہوتی ہے اسکے کانٹون سے کپڑے دھوتے ہین اسکو ابوقسطین بفتح قاف وسکون سین مہملہ وفتح طائے حطی وسکون سین مہملہ دوم کہتے ہین بعض اس دوا کو اشنان کے قریب سمجھتے ہین مگر انطاکی نے جو اپنے تذکرہ مین لکھا ہے کہ پہلی قسم کو اشنان کہتے ہین یہ غلطی ہے اس کا عصارہ لینے کی یہ ترکیب ہے کہ پتون اور جڑ کو کچل کر پانی اس کا نچوڑ کر دھوپ مین سکھا لین **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے
خواص وفوائد پہلی قسم جلا کرتی ہے بلغم وصفرا ورطوبت مائی کو دستون کی راہ نکالتی ہے استسقا کو نافع ہے اسکے پتون اور جڑ کے عصارے کے ساتھ دست لوانا ان لوگون کے لیے مناسب ہے جنکو اوجاع اعصاب کا عارضہ ہو عسر النفس اور نفس الانتصاب کو مفید ہے اسکا دودھ جو شربت مین ملایا ہوا ہو دو ماشہ اور ایک رتی اور خالص دودھ پونے تیرہ رتی ماء العسل کے ساتھ کھائین

اس سے صفرا اور بلغم اور زرد رطوبت دستوں کی راہ نکل جاتی ہے اور وہ استسقا زائل ہو جاتا ہے جسکا سبب حرارت جگر ہو ساڑھے آٹھ رتی اسکی جڑ باریک پیسکر کھانے سے بھی یہی عمل ہوتا ہے یہی عمل اسکا عصارہ چار ماشہ و نیم رتی کرتا ہے اسکو بھی ماءالعسل کے ساتھ استعمال کریں۔ دوسری قسم منفعت میں پہلی قسم کے قریب قریب ہے صرع اور ضیق النفس اور پٹھوں کے درد اور استسقا کو نافع ہے عسرالنفس اور انتصاب النفس کو بھی مفید ہے **مضر** احشا و معدہ کبھی اس سے تشنگی زیادہ پیدا ہوتی ہے **مصلح** احشا و معدہ کے لیئے شہد اور پیاس کے لئے سرد پانی پینا اور سرد پانی میں بیٹھنا **قدر خوراک** چار ماشہ و نیم رتی اور خالص دودھ ساڑھے چھ رتی۔

اپراجتا (سنسکرت)

بفتح الف و فتح بائے فارسی و فتح رائے مہملہ و سکون الف و کسر جیم تازی و فتح تائے فوقانی و سکون الف آخر اور بول چال میں بائے تازی کے سکون سے ہے اسکو ہندی میں نیلی کوئل اور مرہٹی میں گوکرنی کہتے ہیں اور گری کرنی بھی سنسکرت کا نام ہے محیط میں گوکرنی اور گری کرنی دونوں سنسکرت کے نام لکھے ہیں +

صفات وشناخت ہندوستانی دوائے محیط میں لکھا ہے کہ اسکا پودا آدھا ہاتھ ہوتا ہے اور بعض اس سے بڑا بھی ہوتا ہے اسکی صورت کنگھی درخت کی سی ہوتی ہے فرق اس قدر ہے کہ کنگھی کا پتا چکنا اور اپراجتا کا کھردرا ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں دوسری قسم کو نیل اسبند کہتے ہیں گرانٹ بھوت پنکسا ساگر میں لکھا ہے کہ یہ بیل ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم کے پھول سفید ہوتے ہیں اور دوسری قسم کے نیلے اور نیلے پھولوں والی بیل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک کے اکہرا اور دوسری کے دوہرا پھول لگتا ہے یا یہ کہ پھول میں پھول ہوتا ہے اسکے پھلیاں لگتی ہیں جس بیل کے نیلے پھول لگتے ہیں اس کی پھلیوں میں سے آڑو کے برابر کالے بیج نکلتے ہیں آگے انگور جیسے بھونگے کی جگہ چھلکے کا رنگ سفید اور دونوں سرے بالکل چپٹے ہوتے ہیں اسکی ایک سینک پر سات پتے ہوتے ہیں جس کے سفید پھول لگتے ہیں اسکے بیج بھورے دھبے دار رنگ کے اور مزے میں کڑوے اور تیلیا ہوتے ہیں تازی جڑ سفید چوڑی تار اور مغز دار ہوتی ہے اس میں بارہوں مہینے پھول اور پھل آتے ہیں اور ہندوستان میں اکثر جگہ یہ چیز پیدا ہوتی ہے۔ اسکے بیج رنگ کے کام آتے ہیں بیل پر ہی سوکھے ہوئے بیج لینا چاہیے کیونکہ پہلے توڑے ہوئے بیجوں میں فائدہ بہت کم ہوتا ہے **طبیعت** محیط میں لکھا ہے کہ دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے۔

خواص و فوائد محیط سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا قوت بینائی کو بڑھاتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے نرخرے کو بھی صاف کرتی ہے گلے کے درد کو کھوتی ہے اسکے عصارے کا شیاف بینائی کو طاقت دیتا ہے آنکھ کی حفاظت کرتا ہے اسکا غرغرہ حلق کے درد کو کھوتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے اس کے

جوش کئے ہوے پانی مین بیٹھنا بواسیر کو نافع ہے استرخاے مقعد کو مفید ہے اسکی شاخ کو بچے کے گلے مین لٹکانا
بھوت پریت کو فائدہ مند ہے یہ دوا خون کو صاف کرتی ہے بادی اور صفرا کے فساد کو رفع کرتی ہے بلغم
خام کو جو آنتون سے آتا ہو مٹاتی ہے فساد زہر اور پھوڑے پھنسی کو سودمند ہے ویدک کی کتاب مین اس کے
افعال وخواص یون لکھے ہین اسکی جڑ بہت دست آور ہے اسکی جڑ دوسری دست آور اور پیشاب لانے
والی دواؤنکے ساتھ دینے سے تلی کا ورم اور جلندر وغیرہ مرض جاتے رہتے ہین اسکا ست اڑھائی رتی سے
پانچ رتی تک دینے سے اچھے دست آنے لگتے ہین جڑ کے استعمال سے پیشاب کے مقام کی سوزش اور
گرمی مٹتی ہے اسکے پانچ یا چھ ماشہ بیج کو نمک اور سونٹھ کے ساتھ پیسکر دینے سے آدھاسیسی مٹ جاتی ہے
پتون کا جوشاندہ پلانے سے پھوڑے مٹتے ہین اسکے بیج ٹھنڈے ہین انکے رس کو ناک مین ٹپکانے سے
آدھاسیسی مٹ جاتی ہے اسکی جڑ نفخ لاتی ہے جڑ کے استعمال سے گٹھیا مٹ جاتی ہے بیج نظر کی کمزوری گلے
اور چمڑے کے مرضون اور گانٹھون اور بلغم کے مرضون کو مٹاتے ہین پتون کے رس مین ادرک کا رس
ملاکے دینے سے وہ بخار زائل ہوتا ہے کہ جس مین پھوڑے پھنسیان اور پسینے بہت ہوتے ہین تازی
جڑ یا اسکی چھال کو دینے سے پھیپھڑے کے مرض رفع ہوتے ہین دو برس کے بچون کو ایک جڑ تین سے چھ
برس والے کو دو جڑ اور جوان کو چار یا پانچ جڑ دینی چاہئیین تازی جڑ کو دینے سے قے اور متلی ہوتی ہے
جڑ کی زیادہ مقدار جوان کو دینے سے پیشاب کا زور اور بار بار پیشاب کا ہونا دور ہوتا ہے یہ چرپراہٹ
مٹانے والی اور پیشاب لانے والی ہے پتون کے رس مین نمک ملاکے کان کے چارون طرف لیپ
سے کان کا درد اور آس پاس کی گانٹھون کی سوجن اتر جاتی ہے اسکی جڑ کے ساتھ کے کرنے سے
نرخرے کی وہ سوجن جاتی رہتی ہے جو صفرا سے ہو اس کا ست کھانے سے پیٹ مین درد اٹھتا ہے اور بار بار
دست کی حاجت ہوتی ہے بچون کی بہت زیادہ خوراک دینے سے [illegible] ہین اس کے
استعمال کرنے کے وقت مین مریض کی طبیعت خراب رہتی ہے بچون کے پیٹ کے مرض مٹانے کے
لیے اسکا استعمال کرنا چاہیے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانے سے دست آکر گٹھیا مٹتی ہے تازی جڑ یا جڑ کی چھال
کو اونٹا کے پلانے سے بچون کے پھیپھڑے کی بیماری دفع ہوتی ہے نیلی کول کی جڑ کے استعمال سے
سانپ کا زہر اترتا ہے اس کی جڑ کے سفوف مین شہد گھی اور شکر ملاکے چاٹنے سے پیٹ کا درد رفع ہوتا
ہے اسکے بیج پیس کے چلم مین رکھ کر دھوان پینے سے ہچکی بند ہوتی ہے پتون کو پیسکر اور گرم کرکے لیپ کرنے
سے خصیون کی سوجن بکھر جاتی ہے اسکے بیج اور جڑ کو پانی کے ساتھ پیس کر ناک مین سڑکنے سے
آدھاسیسی مٹتی ہے اسکو بکری کے دودھ مین پیسکر اور چھانکر شہد ملاکے پلانے سے حمل گرتا ہوا ٹھہر جاتا ہے
اسکی چھال یا چھاچھ مین پیسکر لیپ کرنے سے رگون کا درد مٹتا ہے کانجی کے ساتھ اسکو پیس کے لیپ کرنے
سے پھوڑے پھوٹ کر بالکل زائل ہو جاتے ہین سفید کول کی جڑ کو پیس کے گھی کے ساتھ استعمال
کرنے سے خنازیر کو آرام ہوتا ہے اسکو پیسکر چھاچھ کے ساتھ پینے سے یرقان جاتا رہتا ہے اسکے پتونکے
رس کو ناک مین سڑکنے سے اکا نشہ اتار چھوٹتا ہے لال سوت کے سات دھاگون سے اسکی جڑ کو

کمر میں باندھنے سے تجاری کا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکی جڑ کو جلا کر اُسکی راکھ مکھن کے ساتھ لیپ کرنے سے چہرے کی جھائیاں مٹتی ہیں۔

اُپتی (ھ)

بضم الف وکسر بائے فارسی مشدد و سکون یائے تحتانی کو

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت ہے کہ قدآدم کے برابر اور اُس سے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کانٹے اُس میں چیل کے ناخونکی طرح لگے ہوتے ہیں اور پتے موتیا کے پتونکے مثل مگر اُنسے کسی قدر چھوٹے اور موٹے اور مزہ انکا تیز ہوتا ہے اسکا پھل گول اور سفید موتی کی طرح ہوتا ہے اور چار چار دانے برابر لگے ہوتے ہیں ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ اول شاخ ہوتی ہے اور چار کانٹے اور بعد شاخ اور چار کانٹے اسی طرح انتہا تک کانٹے اور پتے اور پھول اور پھل لگے ہوتے ہیں اُس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید ایک سیاہ سفید قسم کو تلاپی بفتح تائے فوقانی وفتح لام وسکون الف اور قسم سیاہ کو تلا اُپی بفتح نون وتائے مشدد مفتوح وسکون الف کہتے ہیں پھل کا مزہ شیریں اور تیز ہے اور قسم سفید کے مزے میں کسی قدر شیرینی ہے اور ریکساپن بھی ہے **طبیعت** گرم پہلے درجے میں اور خشک ہے۔

خواص وفوائد سیاہ قسم جریان منی اور پیشاب کے فساد اور رستانے کو مفید ہے صفرا پیدا کرتی ہے اور قسم سفید دافع تپ وبلغم وسردی وصفرا ہے اگر مریض سے بد پرہیزی بھی واقع ہو جائے تب بھی اسکا دینا ضرر نہیں کرتا مریض کی ایسی حفاظت کرتی ہے جیسے ماں بچے کی تمام بدن اور ہڈیوں کا درد دور کرتی ہے۔ اہل تجربہ کہتے ہیں کہ قسم سفید کی جڑ اور چھال استعمال میں بہتر ہے بچوں کے پیٹ کے درد اور فساد خون اور پھوڑے پھنسی کے لیے نہایت مفید ہے۔ سوزاک کو بھی دفع کرتی ہے۔

اپیکا کیوانا (ش)

اپیکا کیوآنا (ل)

صفات وشناخت ایک چھوٹے سے پیڑ کی جڑ ہے جسکو خشک کر لیتے ہیں ٹکڑے ہوتے ہیں کم وبیش بل کھائے ہوئے اکثر دو اینچ سے چار اینچ تک طول میں اور موٹائی میں بر قلم کے برابر مشتمل دو حصو نپر اندرونی پتلی اور سفید اور بے اثر لکڑی اور اوپر موٹی چھال جس پر اثر اس دوا کا منحصر ہے رنگت اسکی بھورا پن لیے ہوئے یا بھوری خاکی مائل یا بھوری سرخی مائل چھال کے گرد گہری بے قاعدہ لکیریں ہوتی ہے اور ٹوٹی ہوئی سطح رال دار یا مثل موم کے ذائقہ تلخ اور خراشدار بو ہلکی اور خاص طرح کی خصوصاً جب سفوف کیا جائے۔

خواص وفوائد مقی۔ مولد غثیان۔ دافع بلغم۔ عرق آور۔ دافع پیچش۔ قے لانے کے لیے عمدہ

اور بےخطر دوا ہے اسکی تاثیر سخت نہین ہے اسی واسطے بچون کے امراض مین اسکا بہت بڑا استعمال ہے۔ شروع بخارون مین اور معدے سے فاسد اور زہریلی اشیا نکالنے کے لیئے قے لانے کیواسطے دیتے ہین دمہ اور کھانسی مین بھی خصوصاً جب بلغم کا اخراج کم ہو اور دم گھٹتا ہو اسکو کمزور اور ضعیف آدمیونکو بھی دے سکتے ہین کیونکہ قوی قے آور نہین ہے تھوڑی مقدار مین بار بار دینے سے بلغمی جھلی خصوصاً پھیپھڑے کی ہوائی نالیونکی بلغمی جھلی سے بلغم بآسانی تراوش پاکر دفع ہوتا ہے چنانچہ کھانسی مین نہایت مفید ہے اور ایسی مقدار مین پھیپھڑے سے خون آنے اور تشنجی دمہ اور پیچش اور اسہال وغیرہ مین کھلاتے ہین ڈاکٹر رنگر صاحب کہتے ہین کہ اپیکاکیوانا وائن ایک ایک قطرے کی خوراک مین ایک ایک گھنٹہ کے بعد دینے سے قے روکنے کے لیئے مفید علاج ہے افیم اور معرق ادویہ کے ہمراہ ملاکر دینے سے پسینہ آتا ہے پیچش حاد مین بڑی مقدار اپیکاکیوانا سے بہت فائدہ ہوتا ہے تیس گرین کی مقدار مین دیتے ہین اور اسلیئے کہ قے نہو اول رائی کا پلاسٹر معدے پر لگاتے ہین اور افیم کے ٹنکچر کے ہمراہ دیتے ہین آٹھ گھنٹے بعد ضرورت ہو تو پھر اسی قدر کھلاتے ہین پرانی پیچش مین ایک گرین سے تین گرین تک چوتھائی یا نصف گرین افیون اور تین گرین بلیو پل کے ہمراہ ملاکر دینے سے فائدہ ہوتا ہے بعض شخصون کو اسکے سونگھنے سے تشنجی دمہ کی علامات عائد ہو جاتی ہین **قدرِ خوراک** دے گرین سے دو گرین تک دافع بلغم ہے اور پندرہ گرین سے تیس گرین تک قے آور۔ بچونکو قے لانے کے لیئے ایک گرین سے تین گرین تک **بدل** مدار یعنی آک کی جڑ۔

اتیس (ھ)

بفتح الف وکسر تائے فوقانی ویائے معروف وسین مہملہ موقوف کر

صفات وشناخت ایک پودا ہے کہ کدارناتھ اور کوہی اضلاع ہمالیہ مین کمایون سے ہانسی تک اور شملہ اور اُسکے آس پاس اور جہیل ندی کے کنارے بہت ہے یہ پودا ایک فٹ سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے اسکی ڈنڈی سیدھی اور پتے دار ہوتی ہے اس مین جڑ سے اسکی شاخین لگتی ہین اسکے پتے دو سے چار انچ تک چوڑے اور نوکدار ہوتے ہین کچھ ہوتے چکیلے اور اوپر سے ہرے اور نیچے سے پیلے رنگ کے ہوتے ہین اس مین پھول بہت لگتے ہین وہ ایک یا ڈیڑھ انچ لمبے چکدار نیلے یا پیلے کچھ ہرے رنگ کے کپنی دھاری والے ہوتے ہین اسکے چلنے چھلکے کے نوکدار بیج لگتے ہین جڑ اسکی دوا اور کام مین آتی ہے اکثر چھوٹی انگلی کے برابر کسی قدر گاؤ دم ایک انچ سے ڈیڑھ انچ تک یا بعض اوقات زیادہ طول مین اور اوپر سے ہلکا خاکی یا خفیف بادامی رنگ اندر سے دودھیا سفید ذائقہ مین خالص تلخ کچھ ترشی یا کسیلا پن نہین ہے اسی جڑکو اتیس کہتے ہین اسکی شکل ہاتھی کی سونڈ کی طرح ہوتی ہے جو اوپر سے موٹی اور نیچے کی طرف پتلی ہوتی چلی آتی ہے ہر ایک جڑ توڑ کر دیکھ لینا چاہیئے اندر سے سفید نہ نکلے یا ذائقہ مین کچھ فرق ہو یا چبانے سے لب یا زبان مین سن پن یا جھجھی معلوم ہو تو ہرگز کام مین نہ لائین

سرخ وسیاہ قسم بھی ہے سرخ کو سنسکرت میں اُپُوشا اور مرہٹی میں رگت اُپُوش اور سیاہ کو سنسکرت میں
اُپُوشانیکا اور کرشن اُپُوش کہتے ہیں **طبیعت** گرم دوسرے درجے اور خشک پہلے درجے میں اس میں
رطوبت فضلیہ بھی ہے۔

خواص وفوائد باہ کو قوی کرتی ہے اور کھانے کو ہضم کرتی ہے دستوں کو بند کرتی ہے بخار
کھوتی ہے اور بلغم کو دفع کرتی ہے بلغمی کھانسی اور بچوں کی کھانسی کو مفید ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے
بواسیر اور استسقائے زقی کو نافع ہے اور تر کرکے ملکر پوست اسکا دور کرکے سفوف بناکر اس میں سے ایک
ماشہ قبل آمد تپ کے پھانکنا تپ کے دورے کو دفع کرنے میں شل کونین کے ہے کڑا کی چھال کہ نہایت
تلخ ہوتی ہے اور رسوت اور اندرجو اور اتیس مساوی الوزن کوٹ کر شہد میں معجون تیار کرکے ساٹھی کے
چاولوں کی دھوون کے ساتھ تھوڑی سی کھالیا کریں بواسیر کو آرام ہوجائے گا کبھی سوا دو ماشہ اتیس کا
سفوف روزانہ تین دن تک دینے سے بہت نفع ہوا کبھی رسوت اسکے ساتھ شامل کی گئی اور خون بواسیر
بند ہوگیا وید کہتے ہیں کہ اتیس کو ارنڈ کے تیل اور سونٹھ کے ساتھ دینے سے تپ کے پیچھے کی کمزوری مٹتی
ہے اسکو شکر اور دودھ کے ساتھ دینے سے طاقت بڑھتی ہے تپ کے زور کو رفع کرنے کے لیے اسکا دس سے
سولہ رتی تک سفوف تین تین چار چار گھنٹوں کے عرصے سے تین چار بار دینا چاہیے چڑھے ہوے بخار
میں اسکی پھنکی دینے سے پسینا آکے بخار اتر جاتا ہے پرانے دست اور آنو کے دست مٹنے کے لیے اس کے
دو ماشہ سفوف کی پھنکی دیکر اوپر سے آٹھ پہر بھیگی ہوئی دو ماشہ سونٹھ کو پیس کے پلا دینا چاہیے جب تک دست
نہیں مٹتے تب تک ہمیشہ دینا چاہیے اسکے پانچ رتی سفوف کی پھنکی دینے سے تپ کی گرمی کم ہوتی ہے
اس سے قے اور ابکائی نہیں آتی اسکا سفوف دو ماشہ سے چار ماشہ تک دینے سے فوراً پھیلنے والا بخار
چھوٹ جاتا ہے بدن کی کمزوری مٹنے کے لیے تازہ اتیس کا استعمال کرانا چاہیے اسکے سفوف کو بائے بڑنگ
کے ساتھ پھنکانے سے بچوں کے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں یا باہر نکل جاتے ہیں اسکا سفوف شہد کے ساتھ چٹانے
سے کھانسی مٹتی ہے اتیس اور پوہکر مول کے سفوف کو شہد میں ملا کے چٹانے سے دمہ جاتا رہتا ہے اسکے
سفوف کو سونٹھ یا دار فلفل کے ساتھ شہد میں چاٹنے سے قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے بخار دفع کرنے کے لیے
اسکے چھ رتی سفوف میں ڈیڑھ رتی ہیرا کسیس ملا کے دینا چاہیے الائچی سفید کے بیج اور بنسلوچن کے ساتھ
ڈیڑھ ماشہ سے اڑھائی ماشہ تک سفوف کی پھنکی دینے سے طاقت پیدا ہوتی ہے اندرونی تپ خفیف
چھٹانے کے لیے اسکے ایک ماشہ سفوف میں آدھا رتی کونین ملا کے اتنی خوراک دن میں تین بار دینا چاہیے
ایک تولہ اتیس اور ڈیڑھ رتی سنکھیا کو پیس کے اس میں سے چار رتی خوراک دن میں تین چار بار دینے
سے بار بار آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے خراب آب وہوا وغیرہ سے پیدا ہوئے بخار کو روکنے کے لئے اس کے
سفوف کی پانچ پانچ رتی کی خوراک دن میں تین چار مرتبہ دینا چاہیے اسکے سفوف کی پھنکی دیکے اوپر سے
چرائتہ کا عرق پلانے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہیں اتیس کے دو ماشہ سفوف کو مربے کی بڑ میں ملا کر کھلانے
سے آنو کے دست بند ہوجاتے ہیں ناگ کیسر اور اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے قے بند ہوتی ہے اتیس

اور کڑا چھال کے سفوف کو شہد کے ساتھ چاٹنے سے دست اور خون کے امراض مٹتے ہین ایک ماشہ سے ایک تولہ تک انیس پانی مین پیس کے موافق طاقت کے دینے سے دست رک جاتے ہین اس کے جوشاندہ کی بہ نسبت اسکے جرم مین بخار کو مٹانے کی طاقت زیادہ ہے اس مین کسی قسم کا زہر نہین ہے اسلیے اس کی خوراک کم و بیش بھی ہوجاے تو اس سے کوئی بھاری نقصان نہین ہوتا ہے اسکی خوراک پونے چار ماشہ سے پونے دس ماشہ تک دن بھر مین دینے سے کوئی نقصان نہین ہوتا ہے یہ مقدار خوراک جوان آدمی کے لیے ہے اسی سے بچے کو دینے کے لیے انداز کر لینا چاہیے ۔

اُتلی (ھ)

بضم الف و سکون تاے فوقانی و کسر لام و سکون یاے تحتانی ہ

صفات و فوائد ایک ہندوستانی دوا کا نام ہے کہ نباتات کی قسم سے ہے اور کوکن مین پیدا ہوتی ہے مزہ اسکا کبسا اور کسی قدر ترش ہوتا ہے طبیعت سرد ہے صفرا کی تیزی کو دفع کرتی ہے

اُٹنگن (ھ)

بضم الف و فتح تاے ثقیل و نون مختصر و فتح کاف فارسی مشدد و سکون نون ہ

صفات و شناخت آزبیے او شدہ مین لکھا ہے کہ اسکے بیج کام مین آتے ہین جنکا رنگ خاکی ہوتا ہے مزہ کچھ میٹھا اور کڑوا معلوم ہوتا ہے اور انکو بھگونے سے چلپلا لعاب نکلتا ہے بعض کا بیان ہے کہ عربی مین اُٹنگن کو حرصادق (دماے محلہ سے) کہتے ہین صاحب مخزن نے لکھا ہے کہ تخم انجرہ اور یہ ایک چیز ہے مگر محققین کہتے ہین کہ دونون غیر غیر ہین انجرے مین کچھ سمیت بتاتے ہین اور اسکو طبیبون نے نہایت شد و مد سے بیان کیا ہے یہ بات اُٹنگن مین کہان ہے مگر انجرہ کا ہندی نام اکثر یہی لکھتے ہین ۔ اطبانے کنجج مین جو تخم انجرہ کا ذکر کیا ہے اُس سے اُٹنگن مراد نہین لے سکتے کیونکہ اسکو نہایت سمی بتایا ہے اور اسہالات مین سے ہے اسکو خون نہایت سوزش پیدا کرتا ہے بلکہ تخم انجرہ پیکر پھانکنے سے حلق مین بھی سوزش پڑجاتی ہے نگھنٹ سنگرہ مین ذکر کیا ہے کہ اُٹنگن کا پیڑ چھوٹا ہوتا ہے اور درخت مین چار پتے ہوتے ہین اور اُن پتون مین کلی آتی ہے جس مین دو بیج نکلتے ہین **طبیعت** معتدل ہے بعض گرم خشک پہلے درجے مین بتاتے ہین ۔

خواص و فوائد اُٹنگن کے بیج مقوی باہ ممسک منی اور مقوی کمر ہین بند کشا اور جریان منی اور رقت منی کو دور کرتے ہین گردے کو قوت دیتے ہین ۔ پیشاب کی جلن کو مٹاتے ہین ۔ مدر بول ہین گرمی اور بلے دونون کو مٹاتے ہین **مضر** معدہ **مصلح** مصری یا کھانڈ **بدل** بھلی **مقدار خوراک** ۴ ماشہ

اجواین (پنجابی)

بفتح الف و سکون جیم تازی و کسر یاے تحتانی ہندی مین یاے تحتانی کے حذف سے بولتے ہین غیاث اللغات

مین نانخواہ کے اندر لکھا ہے کہ اصل اس نام کی ان جواین ہے ان ہندی مین غلے کو کہتے ہین اور جواین کے
معنی خورانندہ کے ہین تخفیف کے بدلے پہلے نون کو حذف کر دیا ہے

صفات وشناخت ایک پودے کا بیج ہے جسکی بو اور مزہ تیز ہوتے ہین اور تھوڑی سی تلخی بھی ہوتی ہے
اس کی ہر سال زراعت کی جاتی ہے اور بغیر بوئے خود بخود بھی ویرانون جنگلون اور پہاڑون مین پیدا ہو جاتا ہے
اس کا پودا سوئے کے پودے کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے باریک رنگ سفیدی مائل اس کے پتے کچھ کچھ دھنیا
کے پتون سے بھی مشابہت رکھتے ہین اور ان پتون مین تھوڑی سی تیزی و تلخی ہوتی ہے اسکے اجزا مین زیادہ
نفع اس کے بیج مین جن کی قوت چار سال قائم رہتی ہے بہتر وہ بیج ہے جو زرد مائل بسرخی و سفیدی ہون
مین بھاری ہو مزہ اور بو تیز ہون اسکی دو قسمین ہین دوسری قسم کو جوار بضم جیم فارسی و واو مجہول جیسا کہ گھنٹ
پرکاش مین لکھا ہے ہین اور کرمانی اجواین بھی اسکو کہتے ہین اور یہ جنگلی قسم ہے جیسا کہ نگھنٹون سے صریح طور پر
معلوم ہوتا ہے سنسکرت مین اسکو دن یانی کہتے ہین حضرت مولف محیط کو یہ بات نہین کھل سکی **طبیعت** شیخ نے
لکھا ہے تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے گازرونی نے
لکھا ہے کہ تیسرے درجے کے ابتدا مین گرم وخشک ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دوسرے
درجے کے آخر مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد تحلیل کے ساتھ تلیین بھی رکھتی ہے اور اس مین تریاقیت بھی ہے سبک اور ہاضم ہے
بلغم کے فساد اور ریاح اور پیٹ کے نفخ اور استسقا کو دور کرتی ہے جھینپ اور پیٹ کے کیڑون کو کھوتی ہے
رگ کے سدے کو کھولتی ہے جگر کی سختی کو نافع ہے پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے اور بعض سمیات کے
واسطے تریاق ہے اور بالخاصہ پتھری کو توڑنے والی ہے فالج اور لقوہ کو مفید ہے ہچکی کو دور کرتی ہے اسکا
کان مین ڈالنا ثقل سامعہ کو نافع ہے فرزجہ اور حقنہ اس کا رطوبات رحم کو پاک کرتا ہے اگر کوئی بدمزہ دوا کھا کر قے
ہو جانے کا خوف ہو اور یہان تک کہ طبیعت قے کو آمادہ ہو تو اس کے تھوڑے سے دانے چاب لین فوراً
قے رک جاے گی اور منہ کا مزہ خراب ہو تو اس سے صاف ہو جاتا ہے بچھو جہان کاٹے تو اس کا لیپ
نافع ہے بچے کی ناف پھول جاے تو اسکو انڈے کی سفیدی مین ملا کر لگانے سے صحت ہوتی ہے اور حالت
اصلی پر آجاتی ہے اسکے کھالینے سے مری ڈکارون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اسکو لیمو کے رس مین تر کرین اتنا
رس ڈالین کہ اوپر ایک انگل کھڑا رہے جب خشک ہو جاے پھر اسی طرح تر کرکے سات بار ایسا کرین
پھر خشک کرکے سفوف بنالین اس کے کھانے سے آدمی کی بھوک کھل جاتی ہے جسکی بالکل جاتی رہی ہو اس
سے افیم کی عادت چھوٹ سکتی ہے اور یہ افیم کی مضرت کو دفع کرتی ہے اسکا لیپ بالخاصیت بشرے کا
رنگ زرد کرتا ہے خاص کر کثرت سے استعمال کرنے سے ضرور زردی پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہق اور برص
کی ادویہ مین شامل کرتے ہین جس کے سبب سے انکی تاثیر مین قوت آجاتی ہے کسی جگہ خون جم کر بدن
نیلا معلوم ہو تو اسکو شہد مین ملا کر لیپ کرنا چاہئے کسی روغن مین ملا کر چہرہ پر لگانے سے جھائین دفع ہو
جاتے ہین آنکھ مین خون جم جاے تو اس کا پانی ٹپکانے سے تحلیل ہو جاتا ہے شہد ملا کر چاٹنے سے پیٹ کے

ہر قسم کے کیڑے دفع ہوجاتے ہیں استسقا کو مفید ہے اگر سرد مزاج والے کا پیشاب بند ہو جاے تو شہد کے ساتھ دینا چاہئے معدے کی سردی دفع کرتی ہے اگر گرم مزاج والا سرکے میں تر کرکے یا سکنجبین کے ساتھ کھاے تو اُسکی حدت کم ہو جاتی ہے ۔

وید کہتے ہیں کہ اجوائن گرم ۔ تیز ۔ بھوک لگانے والی ۔ ہضم کرنے والی ۔ بھوک کی خواہش پیدا کرنے والی چرپری کڑوی ۔ ہضم ہونے میں لگی ۔ دل پسند ۔ اور ہاضانہ خلاصہ لانے والی ہے ۔ ڈیڑھ ماشہ اجوائن کو آگ پر گرم کرکے باریک کپڑے میں ڈھیلی باندھکے سونگھنے سے چھینکیں آکر اور ناک بہکر پیشانی و سر کا بھاری پن مٹ کر زکام کا زور کم ہوجاتا ہے تین ماشہ سے چھ ماشہ تک اجوائن میں ڈیڑھ ماشہ کالا نمک ملا کے گرم پانی کے ساتھ پھنکانے سے پیٹ کا نفخ دور ہو جاتا ہے اسکو اور سونٹھ کو چار پہر تک بھگو کر پیسکر چھانکر گرم کرکے نمک ڈال کے پلانے سے ضعف ہاضمہ زائل ہوتا ہے اجوائن کالی مرچ اور نمک کو پیسکر گرم پانی کے ساتھ صبح کو پھنکانے سے پیٹ کا ریاحی درد نفخ اور ضعف ہاضمہ ہفتے میں گھٹیا دفع کرنے کے لئے دواؤں میں اجوائن ضرور ملانا چاہئے چھوٹے بچے کی قے اور دست بند کرنے کے لئے اُسکی ماں کے دودھ کے ساتھ اجوائن دینی چاہئے اسکو چبانے سے سستی دفع ہوتی ہے اجوائن کو پان میں رکھ کر چاب چاب کر پیک نگلنے سے سوکھی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکے استعمال سے دست بند ہوتے ہیں تین ماشہ اجوائن کی ہمیشہ پھنکی لینے سے کوئلے یا مٹی کھانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے گھی کھانا ہضم کرانے کو گڑ کے ساتھ اسکے لڈو وغیرہ بنا کے کھانے سے ضعف ہاضمہ جاتا ہے ریاح تحلیل ہوتی ہے جتنی اجوائن کھانے میں آتی دونوں وقت کھانے سے تلی کم ہوجاتی ہے جو دواؤں میں اپنی بدمزگی کی وجہ سے جی کی ماش پیدا کرتی ہیں یا جن دواؤں سے پیٹ میں مروڑی پیدا ہوتی ہے اُن میں اجوائن ملانا چاہئے جنگلی اجوائن کڑوی ۔ تیز ۔ گرم ۔ بھوک لگانے والی ۔ ہلکی ۔ منی زیادہ کرنے والی ۔ قوت باہ بڑھانے والی ہے سرسام بدہضمی پیٹ کے ریاحی درد اور آنوں دفع کرتی ہے آنتوں کے کیڑے مارنے کے لئے جنگلی اجوائن کا استعمال بہت اچھا ہے یہ جوش پیدا کرتی ہے اور آنتوں اور معدے کی ریاح تحلیل کرتی اور درد دشتاتی ہے مضر گرم مزاج میں درد سر پیدا کرتی ہے اسکو کثرت سے کھانا بینائی کم کرتا ہے ۔ بدن کو زرد کرتا ہے دودھ اور منی کو کم کرتا ہے مجھے تعجب ہے کہ بعض بید اسکی جنگلی قسم کو مولد منی جانتے ہیں حق یہ ہے محرک منی ہے نہ مولد منی مصلح درد سر اور بینائی اور زردی بدن کی مضرت کا دفعیہ مصلح ہے منی اور دودھ کی مضرت ترش دفع کرتا ہے اور عناب بھی اس کا مصلح ہے بدل کلونجی اور زیرہ سیاہ مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ سے سات ماشہ بلکہ ساڑھے دس ماشہ تک اور ویدوں نے جنگلی اجوائن کی مقدار خوراک پونے چار ماشہ تک لکھی ہے ۔

اجوائن کا عرق

متعارف طریقے پر کھینچا جاتا ہے گرم وخشک ہے فالج اور رعشہ اور پٹھوں کے امراض کو مفید ہے سانس کی

تنگی دفع کرتاہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے پرانے دردوں اور ادرام سرد کے لئے بہتر دوا ہے وید کہتے ہیں کہ ہیضے سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جائیں تو اجوائن کا عرق پلانا چاہیے اجوائن کا عرق پلانے سے آنوں کے دست بند ہوجاتے ہیں پیٹ کا نفخ مٹانے کے لئے یہ عرق پلاتے ہیں شیر خوار بچے کے پیٹ کا ریاحی درد بند کرنے اور اسکو ہوشیار رکھنے کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔

اجوائن کا تیل

اسکے نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ اسکو پانی میں اوٹانے سے یا بھبکے میں اسکا عرق کھینچنے سے اس عرق کے اوپر اسکا پچیسواں حصہ تیل نکل آتا ہے اس تیل کی دو دو بوندیں برگ تنبول پر لگا کے کھانے سے ضعف باضمہ جاتا رہتا ہے اگر فائدہ نہ ہوے تو بوندیں بڑھا دینا چاہیے دار چینی کے ایک ماشہ سفوف میں اسکے تیل کی بوندیں ڈال کر پھنکانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے ڈیڑھ ماشہ شونا شنگ میں اسکے تیل کی بوندیں ڈال کے پھنکی دینے سے وہ ہیضہ بند ہوتا ہے جو بدہضمی کی وجہ سے ہوا سکے تیل کی مالش سے جوڑوں کا درد دور ہوتا ہے

اجوائن کے پھول

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تملدار شے جو بازار میں اجوائن کا پھول کرکے بکتی ہے اجوائن کے درخت کا جوہر ہے اور تھائی مول کے مطابق ہے بید کہتے ہیں کہ جب اجوائن کا عرق کھینچتے ہیں تو اس عرق پر ایک شے آکے جم جاتی ہے اسکو اجوائن کا پھول کہتے ہیں۔ اجوائن کے ایک یا دو رتی پھول سونف کے عرق کے ساتھ دینے سے نفخ دفع ہوتا ہے اور اس میں سونف کے تیل کی پانچ بوندیں ڈال کے پلانے سے پیٹ کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے اجوائن کے پھول اور اسکا تیل ملا کر مالش کرنے سے تشنج دفع ہوتا ہے

اجوائن خراسانی

تخم بنگ (ف) بزرالبنج (ع) ہینگ بیٹن (س)

صفات و شناخت بیج نامی ایک چھوٹے سے پیڑ کے بیج ہیں یہ پیڑ خودرو بھی ہوتا ہے اور باغات انگلستان میں اسکو بوتے بھی ہیں اسکی پیدائش اکبرآباد میں بھی ہے اور ہمالیہ میں کشمیر سے گڈھوال تک بھی ہوتا ہے اسکی تازی شاخیں مع پتوں کے بھی کام میں لاتے ہیں اور صرف پتوں کو بھی بڑی احتیاط سے خشک کرکے کام میں لاتے ہیں اور اس وقت توڑتے ہیں جب قریب دو ثلث کے پھول کھل گئے ہوں ساق اسکی موٹی ہوتی ہے جسپر اون کی طرح رواں ہوتا ہے پتے بہت دبیز ہوتے ہیں طول انکا مختلف ہوتا ہے بعض اوقات دس انچ تک لمبے ڈنٹھل یا بغیر ڈنٹھل کے لگے ہوے اور مقابلے میں ایک دوسرے کے مابعد شکل میں بیضوی اور کسی قدر مثلث کے مانند یا لمبے یا بیضوی نوکدار اور کئی حصوں میں تقسیم اور کنارے بے قاعدہ طور پر دندانہ دار اور رنگت پیلی سبز اور روئنگٹے دار جو روئنگٹے پشت کی جانب زیادہ ہوتے ہیں

اور شاخین بھی رونگٹے دار ذائقہ قدرے تلخ اور خراشدار اور تھوڑا سا تند و تیز اور معمولی اجواین کے کسی قدر مشابہ
ہوتا ہے اور تمام پیڑ مین تیز اور بھاری بو کچھ نہ کچھ معمولی اجواین کی سی ہوتی ہے اسکا رس آنکھ مین ڈالنے
سے پتلی پھیل جاتی ہے اور شاخین اس طرح ہوتی ہین کہ ایک دوسری کے تلے ہوتی ہے شاخون پر پتون کے
تلے پھل لگتے ہین جو انار کے پھول کی سی وضع کے غلاف مین ہوتے ہین یہ غلاف طول مین ایک دوسرے
مین گھسا ہوا ہوتا ہے اور پھلون کے اندر بیج بھرے ہوتے ہین یہ بیج تین قسم کے ہوتے ہین سفید و سیاہ
و سرخ سفید بجون کے پودے کا پھول سفید اور پتے نرم ہوتے ہین اور نہ زیادہ دبیز ہوتے ہین اور نہ
رنگ گہرا ہرا ہوتا ہے اور پودے مین چپچپا دار رطوبت نکلتی ہے اور اوپر غبار اور پھپوندی کی طرح ایک
چیز بھی ہوتی ہے جو رونگٹے ہین اس قسم کے پودے دریا کے کنارے و نیز اور ویرانون مین ہوتے ہین سیاہ
بجون کے پودے کا پھول نیلا اور پتے کوبیہ کے پتون کی طرح جنکا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور بجون کی
وضع تخم ریحان کی سی ہوتی ہے مگر سیاہی اُنسے کم ہوتی ہے سرخ بجون کا پھول زردی مائل وضع سیب کے
پھول کی سی اور پتے اسکے سیاہ قسم کے پتون سے زیادہ نرم مگر سفید قسم کے پتون سے نرمی مین کم ہوتے ہین
سرخ بجون کی وضع تودری کی سی ہوتی ہے سفید بیج مستعمل ہین اور سرخ و سیاہ سے زیادہ کمیاب ہین
اگر یہ نہ ملین تو ایسا کرین کہ سرخ بجون کو استعمال مین لائین سیاہ اور سرخ دونون قسم کے بیج ردی اور زہریلے ہین اور اسکے
زہریلے پن کی وجہ سے قاتل ہین کبھی ایسا کرتے ہین کہ سیاہ قسم کی شاخون اور پتون کا عصارہ نکال کر
افیم کی جگہ استعمال کرتے ہین سفید قسم کے تازہ اجزا کو مع تخم کے کچل کر اُس سے عصارہ بھی نکالتے ہین اگر
تازہ اجزا نہ ملین تو خشک سے پانی کے ذریعہ سے عصارہ لیتے ہین اور دھوپ مین خشک کر لیتے ہین اور
ضرورت کے وقت کام مین لاتے ہین اسکا جوہر قلمی بھی ہوتا ہے اور [illegible] ہے اسکو ہائی اوسائی امائن
کہتے ہین کیونکہ لاطینی مین اسکے درخت کا نام ہائی اوسائی امائی فولیا ہے اور انگریزی زبان مین ہین بینج
بولتے ہین قلمی جوہر کی برف کی مانند سفید ڈلیان ہوتی ہین اور یہ قلمی شکل ہے نہایت چھوٹی چھوٹی قلمین بے
کچھ بو نہین ایک حصہ کے حل ہونے کے لیئے ۱۲۰ حصہ پانی درکار ہے شراب مین بخوبی حل ہوتا ہے
گندک تیزاب کے ہمراہ سلفیٹ آف ہائی اوسائی امائن بناتے ہین غیر قلمی جوہر غیر خالص اور ارزان ہے
کبھی اسکے پودے کو کوٹ کر گیہون کے آٹے مین ملا کر ٹکیان بنا کر اور دھوپ مین خشک کرکے رکھ لیتے ہین
اور ضرورت کے وقت کام مین لاتے ہین ان بجون کی قوت ایک سال تک باقی رہتی ہے پھر ضعیف
ہو جاتی ہے عصارہ اسکا گوند سے بہتر ہے جس مرکب دوا مین اجواین خراسانی شامل ہو اُسے چھ ماہ
رکھکر استعمال کرین **طبیعت** سیاہ قسم تیسرے درجے کے آخر مین سرد و خشک ہے بلکہ چوتھے درجے
کے اول مین سمجھنا چاہیئے اور سرخ قسم تیسرے درجے کے اول مین سرد و خشک ہے اور سفید مین سردی
و خشکی سرخ سے بھی کم ہے بعض نے یون کہا ہے کہ سفید تیسرے درجے کے اول مین سرد و خشک
ہے اور سرخ تیسرے درجے کے آخر مین سرد و خشک ہے اور سیاہ چوتھے درجے مین سرد و خشک ہے
بعض نے کہا ہے کہ تمام قسمین چوتھے درجے مین سرد و خشک ہین مگر یہ قول مخدوش ہے اس لیئے کہ اس

دوا کا جوہر ارضی سرد وخشک ہے اور سردی کی شان یہ ہے کہ تر جسم میں سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک میں
سیاہی اسلیئے سیاہ قسم میں سردی وخشکی بہت ہونا چاہیئے اور سفید کی سردی کم ہونا چاہیئے اسی طرح خشکی بھی
کم ہونا چاہیئے ورنہ سفید نہ ہوتی اسلیئے سفید اجواین خراسانی بہتر اور سلیم تر ہے اسلیئے کہ اعتدال کے قریب ہے
پس سرخ اجواین خراسانی بہ نسبت سیاہ کے اعتدال سے کم خارج ہے اور سفید کے مقابلے میں زیادہ
خارج ہے اسلیئے سرخ سفید سے زیادہ خراب اور سیاہ سے کم خراب ہے۔

خواص و فوائد یونانی طبیب کہتے ہیں کہ اسکی تمام قسمیں سُن کرتی ہیں نیند لاتی ہیں روح کو غلیظ کرتی ہیں
روح کے مزاج کے بالکل مخالف ہیں بوجہ سُن کرنے کے ان دردوں کو جن میں ٹیس ہو ساکن کرتی ہیں اور
دردسر کو بھی تسکین دیتی ہیں جوڑوں کی ٹیس اور عرق النسا اور نقرس کو نافع ہیں ہر ایک عضو کے خون
جاری کو روکتی ہیں اگر تھوڑے سے بیج اجواین خراسانی کے لیکر ہموزن افیون میں ملاکر پیس کر شہد میں
ملاکر اس میں سے ذرا سا چاٹ لیں تو ٹیس کو نفع ہو درد تھم جاے اجواین خراسانی کی ہر قسم نزلے کو
دفع کرتی ہے اور سیلان رطوبت کو قطع کرتی ہے آنکھ کی طرف نہیں آنے دیتی دماغ کی رطوبت خشک
کرتی ہے قولنج کے مریض کے ناف پر باندھ دینے سے صحت ہو جاتی ہے پانی میں بھگو کر عضو تناسل کو اُس سے
دُھویا جاے تو نعوظ بہت پیدا ہو جاتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ اجوائن خراسانی کے بیج عورت کے خوج میں
میں بھگو کر تو ماشہ کھا لینے سے خون بڑھ جاتا ہے جسم کے بال اُکھیڑ کر اجوائن خراسانی کا سفوف اُس مقام پر چھڑکنے
سے پھر نہیں نکلتے اسکا دھواں کرنے سے اہل بکا کو نیند آتا ہے اور سو جاتے ہیں سرکہ یا شہد کے ساتھ کان کے ہر طرح
کے درد کو تسکین بخشتی ہے اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور خون تھوکنے کو بند کرتی ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے
اور خشکی زیادہ کرتی ہے ہاضم ہے جوش کو دفع کرتی ہے اور اعضا میں سستی پیدا کرتی ہے اسکا فرزجہ
قروح رحم کو دفع کرتا ہے اور زخم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے اور بالخاصہ قابض و حابس حیض ہے
سفید اجواین خراسانی اُن دواؤں میں داخل کی جاتی ہے جو فربہ کرتی ہیں کیونکہ یہ خون کو جاتی ہے افیون
اور اجواین خراسانی دونوں ہموزن لیکر گولیاں بنا کر چنے کے دانوں کے برابر ایک گولی نگلنے سے بہت نیند
آتی ہے اسکے لیپ سے آنکھ کی ٹیس اور درد کو بہت نفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے میں سرکہ اور روغن گل ملاکر
کلیاں کرنے سے دانتوں کے درد کو نفع ہوتا ہے نلکی کے ذریعے اسکے دھوین کو پہونچانے سے دانت
کند ہونے کو نفع ہوتا ہے اور دانت کے کیڑے مر جاتے ہیں جس دانت کو کیڑا کھاے اجواین خراسانی
کچل کر باریک کپڑے میں باندھ کر اُس میں رکھنے سے نفع ہوتا ہے رطوبی کھانسی کی دواؤں میں داخل
کرنے سے اسکو نفع ہوتا ہے اور گرم نزلے کو بھی فائدہ پہونچتا ہے اگر حمل کے بعد پستان پر ورم آجاے
تو اسکے لگانے سے تحلیل ہو جاتا ہے اجواین خراسانی کو جلا لیں پھر ایک جزو لیں اور ایک جزو سونٹھ
اور دو جزو دارچینی لیں اور زیتون کو پیس کر شہد میں ملاکر اُس میں سے ساڑھے تین ماشہ نہار چاٹیں تو
معدے کا درد جاتا رہتا ہے سفید اجواین کے ساتھ انجیر پیس کر فتیلہ بنا کر بواسیر اور امراض مقعد میں رکھنے
سے نفع ہوتا ہے پیشاب کو روکتی ہے اسلیئے کہ پیشاب کے مادے کو جما دیتی ہے اسلیئے وہ جاری نہیں

ہوتا اور پیشاب نہیں آتا ساڑھے چار ماشہ اجواین خراسانی کھانے سے بہت نیند آتی ہے سفید اجواین خراسانی کے
بیج کوٹ کر گرم پانی مین گوندھ کر دھوپ مین رکھدین تاکہ تھوڑی سی خشکی آجاے پھر اسکو نچوڑ لین جو روغن
نکلے وہ سر مین لگانے سے جوئین مرجاتی ہین اور کنپٹیو نپر لگانے سے معتدل نیند آتی ہے اور سر کی صفراوی
پھنسیان اور قروح خشک خارش جاتی رہتی ہے اسکے سعوط سے گرمی کا درد سر اور بے خوابی دور ہوتی
ہے اسکو کان مین ٹپکانے سے اسکا درد مٹتا ہے۔ سفید اجواین خراسانی سے نصف وزن کاہو کے
بیج اور تہائی وزن تخم خشخاش لیکر کوٹ کر اسکا تیل نکال لین تو یہ تیل زہرون کا تریاق ہو اسکے پینے
اور سعوط اور مالش سے سرسام اور مالیخولیا اور وسواس اور سانس کی تنگی کو نفع ہو اسکے پتون کو
تنہا یا جو کے آٹے کے ساتھ پیکر لگانے سے درد کی ٹیس بند ہوتی ہے اسکا عصارہ بھی تنہا یا دوسری
ادویہ کے ساتھ لگانے سے درد بند ہوتا ہے اسکے پتون کے لیپ سے مواد دوسری طرف پھر جاتا ہے
مگر لگانے کے بعد زیادہ عرصے تک نرکھین جلد چھڑا لین ورنہ مادہ وہین جم جاے گا اور پھر اسکا
تحلیل ہونا مشکل ہوجاے گا اسکے پتون کو دقاق کندر کے ساتھ پیکر دانتون پر ملنے سے گندی دور ہوتی
ہے اسکے تین چار پتون کو شراب کے ساتھ کھانے سے ہنسلی کا درد دفع ہوتا ہے انکا لیپ بھی ہڈی کے
درد کو بند کرتا ہے کسی عضو کے بال اکھیڑ کے اسکے پتون کا لیپ وہان کردین اور کئی بار ایسا کرین تو پھر
وہان بالون کا نکلنا بند ہوجاے آنکھ مین شدت سے درد ہو تو اسکے پتون کے لیپ سے بہت نفع
ہوتا ہے یہی فائدہ اسکا عصارہ پہونچاتا ہے اگر زکام کا پانی آنکھون کی طرف رجوع کرے تو اسکے
پتون کو پیکر لیپ کرتے رہین اسکا رجوع ہونا رک جاے گا کان مین شدت سے درد ہو تو اسکے عصارے
کو تنہا یا سرکے یا شہد کے ساتھ کان مین ٹپکانے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو پانی مین جوش کرکے
کلیان کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اگر قولنج کے مریض کے
عضو پر اسکی جڑ باندھ دیجاے تو صحت ہوجاے اسکے عصارے کے حمول سے رحم کا درد دفع ہوتا ہے
اسکے پتون کو پکا کر انڈے کی زردی اور چربی ملا کر لیپ کرنے سے کنج ران اور خصیون کا درد دفع ہوتا ہے
اگر اسکے پتے باقلا کے آٹے کے ساتھ خصیون اور عورتون کی چھاتیون پر لگاے جائین تو انکا بڑھنا
رک جاے اور ان مقامو نپر شہد کے ساتھ یا تنہا ان پتون کے لیپ سے درد دفع ہوجاتا ہے انکا
لیپ نقرس اور وجع مفاصل اور پنڈلیون کے درد کو مٹاتا ہے اسکے تین چار پتون کے کھانے
سے اکانترے کا دورہ بند ہوتا ہے۔

وید کہتے ہین اجواین خراسانی ہاضم اور خشک اور قابض اور منشی اور غشی پیدا کرنے والی ہے ہیضہ مرگی ان
اور جریری ہے درد دفع کرتی ہے۔ سرخ بادے کی سوجن۔ گٹھیا۔ چھوٹے جوڑون کی سوجن اور دکھتی
ہوئی آنکھ پر اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکو رال کے ساتھ پیس کے دکھتے ہوے دانت کے کھوکھل مین رکھنا
چاہیے رحم کا درد مٹانے کے لیے اسکی بتی بنا کے فرج مین رکھنی چاہیے اسکے رس کو یا اسکے بیجون کو
سولہ گنے پانی مین اوٹا کر ایک حصہ باقی رکھ کے چھانکر اسکی بوندین آنکھ مین ڈالنے سے آنکھ کا درد دفع

ہوتا ہے یہ جوش پیدا کرنے والی اور ہاضمہ بڑھانے والی ہے جنون تے اور بے خوابی اور اعصاب کے ضعف کو مٹانے کے لیئے استعمال کرتے ہین دمہ اور کھانسی مین اسکو دیا جاتا ہے اسکو پیکر کرد مین گولی بناکے دینے سے پیٹ کا بادی کا درد دور ہوتا ہے اعضائے بول دمنی کی گرمی اور جلن دور کرنے کے لیے اسکو کام مین لاتے ہین اعصاب کا درد پھوڑون کی گرمی دفع کرنے کے لیئے دیتے ہین بواسیر پر اسکا لیپ کرتے ہین اسکا تیل بنا کے مالش کرنے سے تشنج دفع ہوتا ہے صبح کے وقت مین پہلے تھوڑا گڑ کھلا کے پھر اسکے سفوف کو باسی پانی کے ساتھ دینے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین۔

ڈاکٹر کہتے ہین کہ اجواین خراسانی خدر پیدا کرتی ہے نیند لاتی ہے تشنج دور کرتی ہے دل کے اضطراب مین دیتے ہین اور دمہ دور ہو اسکا ضماد کرتے ہین اسکے درخت کے پتے اور ڈالیان نشہ اور غفلت اور چین اور نیند لاتی ہین اسکے حیوانی اور نباتی اشیاء رکھنے سے سڑتی نہین دافع درد ہین مختلف امراض دردانگیز مین درد کم کرنے اور نیند لانے کے لیئے دیتے ہین کھانسیون اور عصبی دردون کے امراض مین اس سے بہت نفع ہوتا ہے گردہ اور آلات بول کے مرضون مین بھی اس سے درد دفع ہوتا ہے اور بہت تاثیر تسکین کی ہوتی ہے مسہل دواؤن کی مروڑ دور کرنے کے لیئے انکو ملا کر دیتے ہین درد کی جگہ پر اسکے پتون کا لیپ بھی کرتے ہین۔ تشنج بھی دفع کرتے ہین جلانے کے لیئے گٹھیا اور سوزش وغیرہ مین دیتے ہین چونکہ افیم تیز ہے اور جس حالت مین افیم کے استعمال سے دردسر اور قبض سے ڈرتے ہین اس حالت مین یہ پتے دیتے ہین بچون کے مرضون مین بھی اور نیند لانے کے لیئے اکثر افیم کے عوض مین دیتے ہین زیادہ مقدار مین استعمال سے ہاتھ پاؤن سن ہو جاتے ہین آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہین بصارت مین کمی و بیش فرق پڑ جاتا ہے نشہ اور ہذیان ہو جاتا ہے انسان یا تو بہت خوش معلوم ہوتا ہے یا غضبناک ازان بعد بیہوشی مطلق ہو کر مر جاتا ہے تدبیر کے لیئے قے کرائین اور تھوڑا تھوڑا نوشادر برانڈی کے ساتھ پلائین۔ اسکا جوہر دیوانگی مین خصوصاً جب مریض غضبناک ہو اور نیند نہ آتی ہو مفید ہے کھلاتے ہین اور جلد کے نیچے بطور پچکاری کے استعمال مین لاتے ہین عصبی درد اور رعشہ مین اور فالج مین جو رعشہ کے ساتھ ہو نہایت مفید دوا ہے شراب کے جنون اور زچہ کے جنون مین بھی اس سے بہت نفع ہوتا ہے قولنج مین بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکی اور بھی بہت سی ترکیبات مستعمل ہین **مضر** یونانی اطبا کہتے ہین کہ اجواین خراسانی خناق اور جنون اور سر مین چکر اور سبات اور عقل مین فتور اور ورم زبان اور کم سننا پیدا کرتی ہے خاصکر سیاہ سے یہ باتین ضرور پیدا ہوتی ہین اور سرخ اسی کے قریب ہے اسکے درخت کی جڑ اور پتون کا جوشاندہ عقل زائل کرتا ہے **مصلح** شہد اور انیسون ابن زہر کہتا ہے کہ جس نے خراسانی اجواین کھائی ہوا سے بھیڑ کا دودھ نافع ہے **بدل** سن پیدا کرنے کے واسطے افیون اور بعض نے کہا ہے کہ بابچھڑ اور لفاح اور خشخاش سیاہ یہ تمام چیزین مساوی بالوزن اسکا بدل ہین ابن زہر نے اسکا بدل تخم کرفس کو بھی لکھا ہے **مقدار خوراک** ڈاکٹر کہتے ہین کہ درخت کی شاخون اور پتون کی مقدار خوراک پانچ گرین سے دس تک اور انکے جوہر قلمی کی ۱/۲۰ حصہ ایک گرین سے ۱/۵ تک اور سخت دیوانگی مین ایک گرین کے سولھوین حصے تک بڑھا سکتے ہین

اور غیر قلمی کی خوراک ایک گرین کے سولھوین حصے سے آدھے گرین تک ذرا سے پانی لے ہوے تیزاب
مین حل کر کے اور ہائی سائی ہیڈرو برومس کی مقدار خوراک ۱۲ گرین ہے اور پلیے سے پانچ تک جلد
کے نیچے پہونچاتے ہین یونانی اطبا کہتے ہین کہ اجواین خراسانی کی سفید قسم چہ رتی سے سوا دو ماشہ تک
کھانا چاہیے اور سرخ قسم چہ رتی تک اور سیاہ قسم چار رتی تک اور سیاہ قسم سات ماشہ اور بقول بعض
چودہ ماشہ قاتل ہے اسقدر کے کھانے سے اول باطن مین سردی پیدا ہوکر حرارت غریزی دب جاتی
ہے ہچکیان آنے لگتی ہین آنکھون کے آگے اندھیرا آجاتا ہے عقل و فکر مین فتور پڑجاتا ہے اور دیوانون کی
سی باتین اوٹ پٹانگ کرنے لگتا ہے پھر ہاتھ پاؤن سرد ہوکر ڈھیلے ہوجاتے ہین حلق مین خناق نکل
آتا ہے سانس تنگی سے لی جاتی ہے بدن کا رنگ زرد آنکھین سرخ ہوجاتی ہین بعد اسکے منہ سے بات
نہین نکل سکتی منہ مین جھاگ آجاتے ہین زبان خشک ہوجاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے اگر علاج مین جلدی
نکرین تو دوران مین مریض مرجاتا ہے اُس کا علاج یہ ہے کہ گرم پانی اور گھی اور شہد سے یا ماء العسل اور
انجیر کے جوشاندے اور بورہ ارمنی کے ذریعہ سے یا انجیر کو دودھ مین جوش دیکر اسکے ساتھ قے کرائین
تاکہ معدہ اجواین خراسانی سے صاف ہوجاے بعد اسکے گاے یا بکری یا گدھی کا دودھ پلائین کہ
بالخاصیت اسکے ضرر کو دفع کرتا ہے اور فربہ مرغی کا شوربا کر پلائین۔ اور طلقوزے کی مینگ بھی کھلانا
نافع ہے اور طلا کہ ایک قسم کی شراب ہے بھی نفع کرتی ہے۔ اخروٹ کا چھلکا۔ شلجم۔ بادان۔ پیاز۔
لہسن اور انجیر بھی جوش کر کے پلانا سودمند ہے اسکے جوشاندے گرم گرم پلائین اور جو کچھ افیون خوردہ
کی تدبیر کی جاتی ہے وہ اسکی بھی کرین۔

اِجَلْ (دھ)

الف کے کسرے اور جیم تازی کے فتحہ اور لام کے سکون سے سنسکرت مین اس لفظ کو جیم تازی مشدد
مفتوح سے بولتے ہین اور الف کی جگہ ہا سے بھی آیا ہے مگر سنسکرت مین اسی طرح جیم تازی مشدد
مفتوح ہے اور ہندی مین مخفف مارواڑی اور مرہٹی مین پہل باے فارسی مفتوح اور یاے مجہول سے
مشہور ہے اور مرہٹی مین پہل باے فارسی اور راے مہملہ مفتوح سے کہلاتا ہے۔ یہی جل کنیر ہے
رویل کھنڈ مین گندر کاف فارسی کے فتحہ اور نون خفی اور یاے معروف سے کہتے ہین۔

صفات و شناخت اسکے پودے ندیون اور تالابون کے پاس یا اسکے اندر ہوتے ہین اسکی
ڈنڈی لال اور پتے کنیر کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر لمبائی مین کنیر کے پتون سے کم ہوتے ہین پتے
اوپر سے صاف چکنے اور نیچے سے کھردرے ہوتے ہین اس پودے مین لال پھولون کی بالیان لگتی
ہین مزہ چرپرہ کسیلا اور کڑوا ہے **طبیعت** گرم

خواص و فوائد ورم کو تحلیل کرتا ہے شکم بڑھ جاے تو اُسے حالت اصلی پر لاتا ہے جریان منی کو
مٹاتا ہے بلغم کو نافع ہے زہر کو دفع کرتا ہے بھوت کو دور کرتا ہے بادی کو مفید ہے شکم کے

امراض کو نفع پہونچاتا۔

اجان و اجاین (ھ)

لفظ اوّل بفتح الف و فتح جیم تازی و سکون الف و نون موقوف ہے اور دوسرے لفظ میں یائے تحتانی مفتوح اور نون ساکن ہے۔

صفات و شناخت ایک ہندوستانی درخت ہے جس کا قد نیم کے برابر ہوتا ہے اور پتے آم کے پتوں کی طرح مگر اُن سے کسی قدر کم چوڑے اور زیادہ لمبے ہوتے ہیں یہ درخت بہت سایہ دار ہوتا ہے اسکی پھلی آدھ گز کے قریب لمبی ہوتی ہے اور پتلی انگلی کے برابر ہوتی ہے بعض نے اسکی دو قسمیں بتائی ہیں سرخ و سفید مزہ تلخ ہے۔ محیط اعظم میں اسی طرح لکھا ہے میں نے اس کے متعدد درخت دیکھے ہیں پرانے درخت کا تنہ بہت موٹا ہوتا ہے موٹائی اسکی بہت بڑے اور موٹے املی کے درخت کے برابر ہوتی ہے اور جب یہ درخت کاٹ ڈالا جاے یا خود گر کر سوکھ جاے تو نہایت موٹے تنے میں سے ڈبل پیسے کے برابر موٹا ڈنڈا نہیں بن سکتا؛ ایک مضبوط پتلا سا تختہ نکل سکتا ہے تمام لکڑی بکھر جاتی ہے اور بودے پرت اُترتے ہیں جو نہایت ہلکے اور کمزور ہوتے ہیں جلانے کو جلتے ہیں تیز شعلہ نہیں اٹھتا اسکے پتے موسم خزاں میں بالکل جھڑ جاتے ہیں موسم بہار میں نکلنے لگتے ہیں اور اُن کے نکلنے کے بعد موسم گرما کے درمیان میں ٹہنیوں پر ہری ہری اور گول کلیاں آتی ہیں اور رفتہ رفتہ بڑھکر چھوٹے سے گیند کے برابر ہو جاتی ہے برسات کے قریب پھٹ کر اندر سے پھول کی پتیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے اور انکے آس پاس اُس پھٹی ہوئی کلی کے ہرے ہرے ورق بن جاتے ہیں پھول کے درمیان میں ایک طرہ ہوتا ہے جس میں بہت سے باریک تار ہوتے ہیں اُن تاروں کا رنگ سفید ہوتا ہے اُن تاروں کے سروں پر باریک باریک دانے اجوائن کی طرح ہوتے ہیں پھول قد میں بڑے سے گیند کے برابر ہوتا ہے پھلی اس میں نہیں آتی پتے اس کے جامن کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اُن سے ذرا چھوٹے اور کم دبیز اور بہت ملائم اور مزہ ان کا بالکل پھیکا ہوتا ہے اور ان میں سے چیپ دار رطوبت نکلتی ہے پھلی کے پتلا اور آدھ گز تک طویل ہونے کا قصہ تالیف شریف اور نسخہ سعیدی میں بھی لکھا ہے **طبیعت** محیط میں گرم و خشک لکھا ہے مگر میرے اگلے بیان سے سرد و تر ہونا ثابت ہو جائے گا۔

خواص و فوائد محیط اور اسکی منقول عنہ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس درخت کی چھال فساد خون کو بہت مفید ہے اسکے استعمال سے بدن کی ریاح تحلیل ہوتی ہیں بڑھی ہوئی تلی گھٹ جاتی ہے بواسیر اور مقعد کی کھجلی اور درد شکم کھوتے ہیں جن جن مقامات پر یہ درخت ہوتا ہے وہاں کے آدمی بیان کرتے ہیں کہ اسکے پتوں کو پیسکر مصری ملاکر حرارت دفع کرنے کے لئے پیتے ہیں اور ان پتوں کو پانی میں پیسکر سوزاک والے بھی پیتے ہیں

اجمود (ھ)

بفتح الف و سکون جیم تازی و ضم میم و واو مجہول و دال مہملہ موقوف

صفات وشناخت اجمود کے پودے باڑون مین بوئے جاتے ہین اسکی
ڈالیون پر بڑے بڑے چھتے لگتے ہین ان مین سے سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول نکلتے ہین
پھول گرنے کے بعد اُن مین دانے پیدا ہوتے ہین اُن کو اجمود کہتے ہین اس کے پتے
کٹے ہوے ہوتے ہین اور بیجون کے گچھے لگتے ہین اجمود کے دانون کا مزہ تلخ وتند
ہوتا ہے بنگال مین زیادہ ہوتی ہے کہتے ہین کہ اجمود اور کرفس ایک چیز ہے مگر عند التحقیق دونون
مین یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ اجمود کا دانہ کرفس کے دانے سے دگنا ہوتا ہے اور رنگ بھی دونون کا
ایک سا نہین ہوتا شاید اختلاف آب وہوا اور سرزمین کے سبب سے ہندی ورومی مین فرق ہو کرفس
کی کئی قسمین ہین جس طرح کی زمین پر پیدا ہوتی ہے اُسی کی طرف منسوب کردیتے ہین مثلاً بستانی جنگلی کوہی
وغیرہ وغیرہ مگر جب مطلق کرفس بولتے ہین تو بستانی مراد ہوتی ہے یعنی وہ اجمود جسکی کاشت کی جاتی ہے
کرفس سے بنگلی اور لکھوان کنارون کے اور پھول زرد اور شاخین پتلی ہین پودا ایک گز تک اونچا
ہوتا ہے جڑ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور باریک ریشے اُس مین لگے ہوتے ہین جڑ مین قوت سب جزون
سے زیادہ ہے اُسکے بعد بیجون مین جڑ کی قوت تین برس تک باقی رہتی ہے اور بیج کی دو برس تک
اسکے بیج کو عربی مین بزرالکرفس اور فارسی مین تخم کرفس کہتے ہین رنگ تیرہ مزہ تیز اور گول ہوتا ہے
سطح پر چکنا پن نہین ہوتا اور پہاڑی کرفس کو کرفس ماقدونی اور کرفس صخری بھی کہتے ہین اسکے پودے کی
بلندی صرف ایک بالشت کی ہوتی ہے اسکی جڑ پتلی ڈالیون کے سرون پر چھوٹے چھوٹے چھتر ہوتے
ہین اسکے بیج سیاہ اور لمبے اور پتلے زیرے کی طرح اور تیز خوشبودار ہوتے ہین یہی اسکے بہترین اجزا
مین سے ہین اور کرفس نبطی اور اقوسالیون اُسے کہتے ہین جو چٹانون کے سائے مین اور اندھیری جگہ
اور جہان پانی رُکا ہوا ہو اور گھاس وغیرہ جھاڑ جھنکاڑ ہون پیدا ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ بھی
بستانی کی ایک قسم ہے پتے اسکے چوڑے اور سبز سرخی مائل ہوتے ہین بائع اسکے بیجون کو پہاڑی کی
جگہ دیتے ہین جو گول طولانی سیاہ مرچ کی مقدار ہین اور باہر سے سیاہ اندر سے سفید زردی مائل اور چرپرے
اور تیز ہوتے ہین پھول اسکا سوے کے چھتر کی طرح ہوتا ہے ایک قسم ایسی ہے جو پانی کے کنارون پر
اور پانی مین اُگتی ہے اُسے کرفس مائی اور کرفس الماء اور جرجیر الماء اور قرۃ العین اور کرفس نہری
کہتے ہین یہ کرفس بستانی سے بڑی قسم ہے شیخ کے نزدیک اسکی قوت بستانی کی طرح ہے اور بعض کے نزدیک
اسکے افعال وخواص ہر قسم کی کرفس سے ضعیف ہین اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایک اور بوٹی ہے چونکہ اسکی خوشبو
اور مزہ مین کرفس اور جرجیر کی سی کیفیت ہے اسلئے اسکو کرفس الماء اور کرفس مائی ونہری اور جرجیر الماء
کہتے ہین اور قرۃ العین کے نام سے زیادہ مشہور ہے اور کرفس بری یعنی جنگلی قسم کرفس بستانی کے قریب
قریب خواص وفوائد رکھتی ہے مگر پہاڑی سے کمزور ہے اسکے پودے کی ساق بستانی قسم کے پودے کی طرح
اور سخت ہوتی ہے ڈالیان بہت ہوتی ہین پتے چوڑے اور زردی مائل ہوتے ہین اُن مین تھوڑی سی
رطوبت ہوتی ہے جو ہاتھون کو لگنے سے چپکتی ہے انمین تیز خوشبو ہوتی ہے ڈالیون پر سوے کی طرح چھتر ہوتے

ہیں بیج گرم سکے کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں وضع گول اور رنگ سیاہ ہوتا ہے مزہ چرپرا ہوتا ہے جڑ بھی بہت
چرپری ہوتی ہے جسکا رنگ اوپر سے سیاہ اور اندر سے زرد ہوتا ہے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجمود کو کرفس
ہندوستانی اور کرفس کو ولایتی اجمود کہنا چاہیئے **طبیعت** بستانی کرفس اور ہندوستانی اجمود دوسرے درجے
کے اول میں گرم و خشک ہے بعض نے کہا ہے کہ کرفس بستانی تر ہے اور اسکی جڑ خشک ہے گر گیلانی کا بیان
ہے کہ تمام اجزا دوسرے درجے میں گرم و خشک ہیں بعض کے نزدیک بیج دوسرے کے آخر میں گرم و
خشک ہیں پہاڑی کے بیج تیسرے درجے میں گرم خشک ہیں۔

خواص و فوائد وید وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ **اجمود** سبک ہے بھوک پیدا کرتی ہے قابض ہے دلکو
قوت دیتی ہے منی زیادہ کرتی ہے فساد بلغم و ریح کو دور کرتی ہے تلی کو شافی ہے پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے
ہچکی دفع کرتی ہے سنگ گردہ و مثانہ کو توڑتی ہے۔ مدر بول ہے فہم کو زیادہ کرتی ہے کالے نمک
کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے پیٹ کا درد زائل ہوتا ہے اسکے سفوف کی گڑ میں گولی بنا کے دینے سے پیٹ کا
نفخ تحلیل ہوتا ہے اسکو گڑ کے ساتھ اونٹا کے پینے سے پیٹ کا بادی کا درد دفع ہوتا ہے پسلی کا درد یا ہر ایک
عضو کا بادی کا درد مٹنے کے لئے اجمود کو گرم کر کے جتنی دور میں درد ہو اتنی دور میں بچھونے پر بچھا کر اوپر ہلکا
مہین کپڑا ڈھانکے اسپر مریض کو سلا دینا چاہیئے بادی سے پیشاب رک جاوے تو اجمود اور نمک کو کپڑے میں
باندھ کر گرم کر کے ناف پر سینک کرنا چاہیئے اور نمک کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے بھوک لگنے لگتی ہے
جسکو کھانا کھانے کے بعد ہچکی آتی ہو تو اسکو چاہیئے کہ اجمود کو چوس چوس کر پیک نگلا کرے دانتوں کا درد مٹانے
کے لئے اجمود کی دھونی دینی چاہیئے اسکی دھونی دینے سے کوکھ کی مقعد کے چھوٹے چھوٹے کیڑے جنکو چنچنے
کہتے ہیں مر جاتے ہیں اجمود اور گڑ کو تیل میں پکا کے دن میں چار بار باندھنے سے پھوڑا جلدی پک
جاتا ہے اجمود اور لونگ کی ٹوپی کو پیسکر شہد کے ساتھ چاٹنے سے قے بند ہو جاتی ہے اجمود کو پان میں رکھ کر
چاب چاب کر نگلنے سے سوکھی کھانسی بند ہو جاتی ہے اجمود کو تیل میں پکا کر اس تیل کو ملنے سے بادی کا درد مٹ
جاتا ہے ناشتہ پھر سونف کے سفوف میں اس تیل کی دس بوندیں ڈالکر پھنکی دیکر اوپر گرم کیا ہوا سونف کا عرق
پی لینے سے پیٹ کا درد مٹتا ہے سانس کا فساد مٹانے کے لئے اسکا استعمال کیا جاتا ہے اسکو پیسکر گڑ کے ساتھ سات
دن تک کھلانے سے تپ کا عارضہ مٹتا ہے تین ماشہ اجمود کے سفوف کی پھنکی دیکر اوپر سے مولی کے پتوں کا ایک تولہ
رس پلانے سے پتھری گل جاتی ہے اور پیٹ میں سوزش پیدا کرتی ہے۔ اب **کرفس بستانی** کی نسبت یونانیوں کے
اقوال سننا چاہیئے اسکے بیج مفتح و محلل و معرق ہیں خوشبو پیدا کرتے ہیں درد کو تسکین دیتے ہیں انکو پیسکر
ورموں پر لگانے سے اتر جاتے ہیں انکو پیسکر روغن گل اور سرکے میں ملا کر ایک ہفتہ تک کھجلی پر ملنے سے جاتی رہتی ہے
نوشادر کے ساتھ مسوں پر لگانے سے کٹ جاتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ملنے سے داغ مٹ جاتے ہیں اگر انکو
جو کے آٹے کے ساتھ آنکھ کے ورم پر لگایا جائے تو اتر جائے عورت کے پستان پر ورم ہو تو انکو روٹی کے گودے کے ساتھ لگانا
چاہیئے انکو جوش دیکر پینے یا کھانے سے دمہ اور کوکھ کا درد اور استسقا کی وجہ سے ہچکی اور آنتوں اور معدے کی سردی جاتی رہتی ہے
قے اور پیٹ کی گڑگڑ بند ہو جاتی ہے بیماری کی حدت بھی دفع کرتے ہیں انکے کھانے سے بھوک لگتی ہے ذکر کا رائی ہے باہ کو طاقت پہنچتی ہے

دست لانے والی دواؤن کے ساتھہ کو شریک کرنے سے اُنکے فعل مین قوت بڑھ جاتی ہے انکے کھانے سے جگر اور تلی کا سدہ دور ہو جاتا ہے پیشاب اور حیض کھلکر ہوتا ہے پیٹ کا بچہ نکل جاتا ہے گردے اور مثانے اور رحم کا تنقیہ ہوتا ہے مثانے کی پتھری ٹوٹکر نکل جاتی ہے تپ بلغمی کا لرزہ رُک جاتا ہے انکے کھانے سے جوڑون اور رانگھن اور نقرس کا درد جاتا رہتا ہے تمام امراض سرد بلغمی کو نفع پہونچتا ہے یہ فوائد جتنے زیادہ بیجون سے حاصل ہوتے ہین اتنے پتون سے نہین ہوتے اگرچہ پتے بھی نافع ہین انکے پتے جو کے آٹے کے ساتھہ لیپ کرنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے بعض کہتے ہین کہ کرفس کی تمام قسمین معدے کو نافع ہین روفس کہتا ہے کہ یہ قول درست نہین بلکہ کرفس رطوبات ردیہ مادہ کو معدے کی طرف جذب کرتی ہے اگر یہ زیادہ معدے مین جمع ہو جا تو قے آنے لگتی ہے مگر بستانی کرفس معدے کے لیئے موافق ہے اور یہ ہیضے کی ابتدا مین نافع ہے اسکو جوش دیکر شکر ملا کر پینے سے وہ تشنگی رفع ہوتی ہے جو معدے اور آنتون مین بلغم شور پیدا ہونے سے حادث ہو اسکے بیج اور پتون مین قوت اسہالیہ نہین البتہ جڑ مین دست لانے کی قوت ہے اور یہ مثانے کی طرف دواؤن کی تاثیر کو پہونچاتی ہے اسکے خواص مین سے ہے کہ اگر قبل کاٹنے بچھو وغیرہ ہوام کے اور بعد اسکے کھائی جاے تو زہر بدن مین جلد اثر کرتا ہے پھر کسی چیز سے اچھا نہین ہو سکتا حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتون کی باہ کو چونکہ حرکت مین لاتی ہے اسلیئے انکو کرفس استعمال نکرنا چاہیئے اسکی جڑ بھی کل بلغمی امراض کو نافع ہے اور ہاضم غذا بھی ہے اور استسقا کو فائدہ دیتی ہے اور اپنے اثر مین بیجون سے قوی ہے کھانسی اور اندرونی اعضا کی سردی کو فائدہ مند ہے پیٹ کے کیڑون کو مارتی ہے اسکی جڑ کو گلے مین لٹکانے سے دانتکا درد جاتا رہتا ہے مگر دانت ٹوٹ جاتے ہین۔

پہاڑی کرفس کے افعال و خواص سب قسمون سے قوی ہین اسکی جڑ اور بیجون کے کھانے سے خون حیض اور پیشاب کثرت سے آتا ہے اسکے بیجون کو پیسکر اس سے کپڑا آلودہ کرکے رحم مین رکھنے سے بچہ گر جاتا ہے بہت تیز ہے لزوجات کو کاٹتی ہے قولنج کو مٹاتی ہے نہایت مفتح ہے پہلو کے درد اور استسقا کو دفع کرتی ہے جگر مین گرمی پیدا کرتی ہے اس آنت کے درد اور مروڑ کو نفع پہونچاتی ہے جس کا نام قولون ہے درد گردہ و مثانہ کو مفید ہے گردے اور مثانے اور رحم اور جگر کا تنقیہ کرتی ہے پتھری اس سے ٹوٹکر نکل جاتی ہے اسکے حمول سے بچہ اور آنول دونون نکل جاتے ہین باہ کو بہت قوت دیتی ہے جو سرد مزاج ہین انکا اثر مثانی ہے اسکا ایک مشہور نام فطراسالیون بھی ہے بوعلی سینا کہتا ہے کہ پہاڑی اجمود کو فطراسالیون نہین کہتے بلکہ خاص اُسی کو کہتے ہین جو پتھریلی زمین مین پیدا ہوتی ہے اس سے تعجب نکرنا چاہیئے کیونکہ پہاڑیون مین جنگلی قسم بھی پیدا ہوتی ہے پس کرفس کوہی اور صخری ایک خاص قسم ہے

کرفس نبطی مدر اور معرق ہے عرق النسا کے درد کو مٹاتی ہے اعضا کا تشنج دفع کرتی ہے اسکا حمول کرنے سے بچہ گر جاتا ہے بعض کہتے ہین کہ اسکی طبیعت اور افعال و خواص بستانی اجمود سے بھی ضعیف ہین

کرفس مائی بھی بستانی سے ضعیف ہے اسکا حال قرۃ العین مین مفصل مذکور ہے۔

کرفس بری افعال و خواص مین بستانی سے بڑھی ہوئی ہے مگر پہاڑی کو نہین پہونچتی۔ اسکے کھانے سے

بھی خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور اسکے تمام اجزا عرق النسا کے درد کو مفید ہیں اسکے حمول کرنے سے بھی پیٹ کا بچہ گرجاتا ہے اسکے پتوں کو نمک کے ساتھ پردرش کرکے کھانے سے دست بند ہوجاتے ہیں اسکی جڑ کو جوش دیکر پینے سے کھانسی اور سانس کی تنگی دفع ہوتی ہے اور پیشاب کھل جاتا ہے کوئی زہریلا کیڑا کاٹ لے تو اسکو کھانا اور لگانا چاہئے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے تشنج کھتا ہے کہ یہ زخم ڈالتی ہے اور تکلیف پیدا کرتی ہے باخورے اور ناخون تنگے بیٹھے کو اس کا لیپ نافع ہے اس کے لگانے سے گرجاتے ہیں کھجلی اور داد کو شافی ہے اسکے بیجونکے کھانے سے معدے کا نفخ دفع ہوتا ہے ڈکاریں آتی ہیں اسکے استعمال سے تلی اور گردے اور مثانے کا درد جاتا رہتا ہے پتوں کو بھی نافع ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ تخم کرفس مصروع کی دواءمیں داخل نکریں کیونکہ یہ دوا ایسے مریض کو نقصان پہونچاتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اس میں قوت تفتیح بہت ہے پس اتنی تفتیح کرتی ہے کہ فضولات گرم معدے اور رحم کیطرف رجوع ہوجاتے ہیں مرگی کے پیدا کرنے میں کرفس کو یہانتک مداخلت ہے کہ اگر حاملہ عورت کثرت سے کھائے تو بچہ مجنون صفت مرگی میں گرفتار پیدا ہوا اور اسی لیئے دودھ پلانے والی عورت کو بھی کرفس سے بچاتے ہیں **مضر** گرم مزاج میں مرگی ابھارتی ہے تبخیر پیدا کرتی ہے ۔حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو مضر ہے کیونکہ باہ کو حرکت میں لاتی ہے اور معدے میں گرمی پیدا کرکے بخارات گرم پیدا کرتی ہے اسی لیے اس سے دردسر لاحق ہوجاتا ہے اور یہ مضرات بہ نسبت بیجوں کے اور اجزا کے زیادہ ظہور میں آتے ہیں اور تازہ نفاخ ہے اور جڑ پھیپھڑے کو بھی مضر ہے بعض یعنی مروڑ پیدا کرتی ہے اور کرفس کے بیجوں سے متلی اور تے بھی پیدا ہوتی ہے **مصلح** کاہو و گلقند و شہد اور انیسون نفخ شاتے ہیں پھیپھڑے کیلئے تخم کاسنی اور حماما مصلح ہیں مروڑ کے لیئے کتیرا مصلح ہے اور جوش دیکر لینے سے متلی اور تے نہیں پیدا ہوگی **بدل** تمام اجزا کا بدل سوفت کے تمام اجزا اور بیجونکی جگہ اجوائن اور زیرہ بھی استعمال کریں اور پہاڑی کی جگہ نصف وزن افتیمون اور دگنی کرفس بستانی کام میں لائیں **مقدار خوراک** تازہ پتوں کا رس ۲ تولہ تک اور سفوف ۱۰ ماشہ تک اور جڑ جوشاندے میں ۷ ۱۰ ماشہ تک اور بیج ۳ ۴ ماشہ تک۔

اجیون (یونانی)

بفتح الف وسکون حاے حطی اور خاے نقطہ دار کے ساتھ بھی آیا ہے وضم یاے تحتانی وسکون واو اسکے لفظی معنی افعی کا سر ہیں ۶

صفات وشناخت ایک پودے کا پھل ہے جسکی شکل سانپ کے پھن کی سی ہوتی ہے اس پودے کی ساق نہیں ہوتی جڑ سے شاخیں نکلتی ہیں اور ان میں کھردراپن ہوتا ہے شاخیں باریک روئیں غبار کی طرح ہوتے ہیں اور باریک کانٹے بھی ہوتے ہیں شاخوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے اور انکے اطراف میں چھوٹے چھوٹے پتے سوے کے پتوں کی طرح لگے ہوتے ہیں اگرچہ وضع ان

ان پتوں کی سوے کے پتوں کی سی ہوتی ہے مگر قد مین اُنسے بہت چھوٹے ہوتے ہین شاخون مین جب دار رطوبت نکلتی ہے پتوں کے پاس پاس پھول لگتے ہین رنگ انکا نیلا ہوتا ہے جڑ اسکی سیاہی مائل اور انگلی کے برابر لمبی ہوتی ہے **طبیعت** پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین تر ہے۔

خواص و فوائد اس سے پیشاب کھلکر ہوتا ہے رُکا ہوا خون حیض جاری ہوجاتا ہے اس سے پسینہ خوب آتا ہے اور دودھ بھی بڑھ جاتا ہے اسکی جڑ تمام حیوانات کے زہرون کو مفید ہے خاصکر سانپ کے زہر کو بہت نافع ہے کمر کا درد دور دفع کرتی ہے **مضر** اس کے کھانے سے بدن مین خارشت اور پھنسیان پیدا ہوتی ہین **مصلح** دودھ **مقدار خوراک** آٹھ ماشے تک۔

اخروٹ (ح)

الف وسکون خاے نقطہ دار وضم راے مہلہ و واو مجہول و تاے ثقیل موقوف فارسی مین گردگان ہے چارمغز اور عربی مین جوز کہتے ہین +

صفات و شناخت ایک درخت کا پھل ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک اصلی دوسرا صحرائی الگ جگہ صحرائی کا حال لکھا جاے گا۔ اصلی کا حال یہ ہے کہ اسکی بھی دو قسمین ہین ایک کا درخت بویا جاتا ہے اور دوسرا اپنے آپ اُگتا ہے بوے ہوے کا چھلکا پتلا ہوتا ہے اُسکو کاغذی اخروٹ کہتے ہین اپنے آپ اُگنے والے کا چھلکا موٹا ہوتا ہے اس کا درخت ہند مین کشمیر سے لیکر منی پور تک اور دوسرے ملکون مین بھی ہوتا ہے یہ درخت ایک سو فٹ سے ایک سو بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے اس پیڑ کی گولائی بارہ فٹ سے اٹھائیس فٹ تک ہوتی ہے اسکے پتے گول اور کچھ لمبائی لئے ہوے موٹے ہوتے ہین جن کی وضع ساذج ہندی کے پتوں کی طرح ہوتی ہے لکڑی سیاہی مائل بے ریشہ اور جوہر دار ہوتی ہے اسکے پتے جاڑون مین گر جاتے ہین اور ماگھ کے مہینے سے چیت تک دوسرے پتے نکل آتے ہین اس مین سفید پھولون مین گچھے لگتے ہین جن کی شکل مدن پھل کے پھولون کی سی ہوتی ہے یہ درخت جب تیس چالیس برس کا ہوجاتا ہے تب اس مین پھل آنے لگتے ہین پھلون کو اکھٹا کرنے کے تین مہینے کے بعد اُن مین سے تیل نکالا جاتا ہے کیونکہ اس زمانے تک ان مین دودھ کی طرح ایک رطوبت رہتی ہے بعد اسکے وہ جمکر مینگ بن جاتی ہے۔ چیت بیساکھ مین اسکے پھول لگ جاتے ہین اور ساڑھ اسوج تک پھل پک جاتے ہین اسکا تیل دو طرح سے نکلتا ہے (۱) اسکے مغز کو باریک کوٹ کر گاڑھے کپڑے کی تھیلی مین بھر کر کل مین دابنے سے تیل نکلتا ہے وہ سفید پتلا اور میٹھا ہوتا ہے پیچھے اسکے پھوکس کو پانی مین اُبالنے سے جو تیل نکلتا ہے وہ ہرے رنگ کا ہوتا ہے اس مین جلانے اور پھپولا ڈالنے کی قوت ہوتی ہے اسی کے تیل کی نسبت اسکے تیل مین پھپولا ڈالنے کی قوت زیادہ ہے تازی مینگ سے نکالے ہوے تیل کی تیزی پُرانے نکالے ہوے تیل سے زیادہ ہوتی ہے اور نہ پُرانے تیل مین نئے کی سی خوشبو رہتی ہے اور یہ تیل جتنا پُرانا پڑتا جاتا ہے پھپولا ڈالنے کی قوت بڑھتی جاتی ہے

(۲) اگر دس سیر مینگ میں سے تیل نکالنا چاہیں تو پہلے آٹھ سیر مینگوں کو کوٹھو میں ڈال کے پیلیں جب وہ باریک پسکر تیل چھوڑنے لگیں تب باقی کی دو سیر مینگیں ڈالدیں جب وہ ادھ پسی ہوجائیں تب سیر بھر مصری کے بڑے بڑے ٹکڑے کرکے کوٹھو میں ڈالکے پیسنے سے اسکا پھوک جم کر تیل الگ ہوجاتا ہے اسکو چھانکر چینی یا کانچ کے برتن میں کچھ دن تک پڑا رکھنے سے وہ صاف ہوجاتا ہے اور کانسی یا پیتل کے برتن میں رکھنے سے وہ نیلا پڑجاتا ہے اسکا روغن مینگ سے بہتر ہے اور گوند پھول سے عمدہ ہے اگر چاہیں کہ اسکی مینگ اوپر کے پتلے چھلکے سے صاف کرلیں تو ایسا کریں کہ آگ میں ملاکر ایک برتن میں رکھکر تھوڑا بھون لیں پھر ہاتھ سے ملیں وہ چھلکا جدا ہوجائے گا **طبیعت** گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں اس میں رطوبت غلیظ ہے پرانا ہونے کے بعد وہ جاتی رہتی ہے بعض نے کہا ہے کہ گرم تیسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم و تر ہے بعض کہتے ہیں کہ تازہ پہلے درجے میں تر ہے اسکی خشکی تھوڑی بتاتے ہیں خاصکر تازہ میں گرمی و خشکی کم ہے پرانا ہوکر رطوبت تحلیل ہوجاتی رہتی ہے اور گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہے بہر صورت بادام تازہ سے گرمی زیادہ ہے پھول اور پتے خشک ہیں اور ان میں حرارت معتدل ہے اور اخروٹ کا رُب گرم و خشک ہے اور صحیح یہ ہے کہ مرکب القوی ہے۔

خواص و فوائد اسکی مینگ لطیف ہے اور بہت خلاصہ لاتی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچاتی ہے خصوصاً دماغ کو قوت دیتی ہے حواس کو بھی قوت پہونچاتی ہے بوڑھوں کو موافق ہے تازہ کھانا چاہیے کیونکہ پرانی زیادہ مفید نہیں خون لطیف پیدا کرتی ہے انجیر کے ساتھ معدے کے کیڑے نکالتی ہے اگر چاب کر ورم سوداوی اور ورم خانغرایا پر لگائیں تو فائدہ پہنچائے پرانی مینگ کو چاب کر خراب زخموں اور جمرہ اور آکلہ اور رتواصیر اور داء الثعلب پر لگانا نافع ہے چوٹ کے نشان پر تازہ مینگ کا لیپ کرنے سے نشان جاتا رہتا ہے اسکے لگانے سے چھائیں جاتی رہتی ہے اسکا لیپ سداب اور شہد کے ساتھ پٹھے کے التوا کے لیئے مفید ہے اسکی مینگ نہار چاب کر داد پر لگانے سے جاتا رہتا ہے اسکی مقشر مینگ بادام کی مینگ سے معدے کے زیادہ موافق ہے پرانی مینگ معدے کے لیئے ردی ہے خاصکر گرم معدے کے لیئے اور اسکا مغز لطافت اور چکنائی کی وجہ سے اور خاصکر پرانا جلدی فاسد ہوجاتا ہے خلط صفراوی اور دخانیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے اخروٹ کی مینگ باہ اور حافظے کو بھی قوت بخشتی ہے آتشک کی بیماریوں کو مفید ہے ریاح کو دور کرتی ہے مادہ ردی کو تحلیل کرتی ہے بدہضمی کو دافع ہے بھنی ہوئی مینگ کھانسی کو فائدہ مند ہے جو سردی سے ہو کہتے ہیں کہ اسکی مینگ کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ جب اسکو تانبے کے ساتھ کوٹیں یا اسکو تانبے پر ملیں تو اسکو توڑ ڈالے اور ریزہ ریزہ کر ڈالے اخروٹ کی مینگ بالخاصہ مروڑ کو کھوتی ہے اسکو پیس کر ناف پر لیپ کیا جائے تو مروڑ جاتی رہے اگر زیرہ سیاہ کے ساتھ باریک پیسکر شہد میں ملاکر ایسے شخص کے سر و بدن پر جسکو سردی کے سبب سے وجع مفاصل ہو یا فالج یا لقوے کا عارضہ ہو یا درد سے

بلغمی تپ مین گرفتار ہو حمام یا دھوپ یا گرم مکان مین گرم فرش پر مالش کرین بعد اسکے لقوے اور فالج مین تو
عضو علیل کی جانب مخالف سے اور بخار وغیرہ مین چت لٹا کر اوپر سے بھاری سا لحاف اُڑھا دین یہانتک
کہ بہت سا پسینا آجائے پھر بدن کو پونچھکر اُس مین سے نکال لین اور سوائے سر و سے بدن کو بچاتے رہین
اور سرد پانی بھی نہ پینے دین تو اس ترکیب سے ایک دو بار مین بالکل آرام ہو جائے گا اگر حمام ہو تو اُسکے
گرم حصے مین اس دوا کو گرم کرکے بدن اور سر پر مالش کرین اور مریض کو عارضہ لقوہ و فالج ہو تو اسی ہیئت سے
لٹا بھی سکتے ہین پھر اتنا اس حصے مین ٹھہرائین کہ اچھی طرح پسینہ آجائے اسکو پانی مین جوش دیکر پانچ روز
تک پینے سے سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے ذہن اور فکر مین تیزی آجاتی ہے سر کے مین پرورش کی ہوئی مینگ
ضعف معدہ کیلیے تریاق کا حکم رکھتی ہے اور سبل اور دمعہ کو اسکا آنکھ مین لگانا مفید ہے اخروٹ کی پُرانی
مینگ کو چاب کر لُوخ چشم کے ناسور پر لگانا مفید ہے اخروٹ کی مینگ کو منہ پر ملنے سے منہ کا تشنج جاتا رہتا ہے
ساڑھے دس ماشہ اخروٹ کی مینگ ہموزن مصری کے ساتھ سات روز تک کھانے سے وجع الورک کو فائدہ ہوتا
ہے انجیر خشک اور سداب اور اسکے ساتھ کھانے سے ہر قسم کے زہر کو نفع دیتی ہے خاصکر کسی زہر سے
قبل اسے کھالیا جائے تو زہر اثر نہین کرتا کیونکہ اخروٹ مین ایک قسم کی تریاقیت ہے ابن زہر کہتا ہے
کہ انجیر کے ساتھ کھانے سے زہر کا اثر نہین ہوتا اگر شہد اور نمک اور پیاز کے ساتھ دیوانے کتے کے کاٹے
ہوئے مقام پر لگائین تو نفع دے اخروٹ کی مینگ مین قبض نہین اور اس مین خشونت ہے البتہ اُس کے
اندرونی چھلکے مین جو مینگ پر ہوتا ہے تھوڑا سا قبض ہے لیکن وہ بھون لینے سے زیادہ قابض ہو جاتا
ہے گیلانی کہتا ہے کہ اس درخت کے تمام اجزا مین قوت قابضہ ہے اور اخروٹ کے سب سے اوپر کے
ہرے چھلکے مین قبض ظاہر ہے اور تمام اجزا مین تلخی ہے پُرانی مینگ مین روغن جلا قوی ہے اسکی مینگ
کمزوری جلدی ہو جاتی ہے۔

مضر و مصلح قلیل الغذا ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے معدے کو ڈھیلا کرتی ہے حلق مین درد پیدا کرتی ہے
زیادہ کھانے سے سر مین درد ہونے لگتا ہے منہ اور حلق مین پھنسیان پیدا ہو جاتی ہین کووون مین ورم
آجاتا ہے خاصکر گرم مزاج والے مین یہ عوارض جلد پیدا ہو جاتے ہین کیونکہ گرم مزاج والے کو ناموافق ہے
جس کے معدے مین گرمی ہو اُسے نقصان پہونچاتی ہے صفرا پیدا کرتی ہے آنتون کی سطح مین خشونت
پیدا کرتی ہے خاصکر اُس آنت مین جسکا نام اعور ہے تشنگی پیدا کرتی ہے زبان چھلنے لگتی ہے اور اُس مین
ثقل آجاتا ہے خصوصاً بچون مین یہ عوارض زیادہ ہوتے ہین پُرانا مغز اخروٹ معدے کے لئے نہایت
نامناسب ہے یہی اثر پُرانے تیل کا ہے کبھی پُرانی مینگ کے کھانے سے متلی اور غشی اور کرب پیدا
ہو جاتا ہے جیساکہ پیاز دشتی یعنی کوی کاندے سے حال ہوتا ہے وہی اس سے ہو جاتا ہے اس کا
علاج بھی وہی ہے جو کوی کاندے کے موقع پر کیا جاتا ہے بہتر یہ ہے کہ اسکے کھانے کے بعد منہ کو گرم پانی سے
خوب دھو کر سکنجبین کے ساتھ غرغرہ کرین اور کھٹے میٹھے انار کے دانے کھائین یا سکنجبین سادہ یا تھوڑی
سی خشخاش یا مغز بادام یا رب ریباس یا رب غورہ یا کوئی دوسرا ترش میوہ کھائین سیب بھی اس کا

مصلح ہے گرم مزاج کے لیے اسکا تریاق سکنجبین ہے اٹجاصہ اور سرکہ بھی اسکی اصلاح کرتے ہین سرد مزاج والے
کے لئے اصلاح کی ضرورت نہین کیونکہ اُسکو کم نقصان کرتا ہے منہ مین پھنسیان پیدا ہونے اور ثقل زبان
کے لئے سکنجبین اور سماق سے خوب اصلاح ہوتی ہے اگر مینگ کے اوپر کا باریک چھلکا دور کیا جاے
تو نقصان کم ہوتا ہے اسکی مینگ جب بدبو دار ہوجاے اور پرانی پڑجاے تو اُس مین سمیت آجاتی ہے
اسلیے نہ کھانا چاہیے اگر کھالین تو اس کا علاج قے کرنا اور ترشی کھانا ہے **بدل** ہم وزن کھوپرہ و جستہ انجیر
اور فندق **مقدار خوراک** ساڑھے دس ماشہ سے ایک ماشہ کم تین تولہ تک۔

اخروٹ کی مینگ کا مربے شہد مین پڑا ہوا اگرچہ سرد مزاج والیکے معدے کو نافع ہے اور
شہد سے کیفیت حاصل کرکے معدے کو جلا دیتا ہے تنقیہ کرتا ہے قوت دیتا ہے سرد مزاج والے کے گردے
مین گرمی پیدا کرتا ہے گردے کو فربہ کرتا ہے باہ کو حرکت دیتا ہے منی بڑھاتا ہے جگر کی سردی دفع کرتا ہے
قبض دفع کرتا ہے اُس بیت کو جسکا نام انحور ہے قوت پہونچاتا ہے اسکے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ
تازہ مینگین لیکر اوپر کا باریک چھلکا بالکل دور کردین پھر مٹی کی ہانڈی مین بھر کر انکے اوپر تک پانی
بھر دین اور نمک بھی ڈالدین اور پھر ایک رات دن تک رہنے دین پھر انکو نکال کر شیرین پانی سے
خوب دھووین تاکہ چھلکے کا نام نہ رہے پھر ایک دن چھاؤن مین خشک کرکے شہد یا کھانڈ اتنی بھر کہ مینگین
چھپ جائین جوش دین جب بالکل پانی خشک ہوجاے مرتبان مین بھر کر رکھدین اگر شہد مین کچھ بھی پانی
باقی ہو تو مکرر جوش دیکر ڈال کر دین۔

اخروٹ کی مینگ کا تیل یہ خواص مین روغن بادام کی طرح ہے بہت گرم ہے اور نہایت محلل
ہے گرمی پیدا کرتا ہے اسکو ہر روز ساڑھے دس ماشہ ایک ہفتہ پینے سے ریح ورک کو مٹاتا ہے سرد
مزاجون کو اور سرد مرضون کو بہت مفید ہے اسکے لیپ سے آکلہ اور آنکھ کے ناصور کو بہت نفع ہوتا ہے
پٹھون کو نرم کرتا ہے پٹھون مین سردی سے درد ہو تو اسکی مالش سے جاتا رہتا ہے اسکے لگانے سے
داد مٹتا ہے بال خورے کے مقام کے بال جم جاتے ہین اسکے سر مین لگانے سے جوین باقی نہین
رہتین اسکی مالش سے اور اسکو ناک مین سڑکنے سے فالج اور لقوہ اور تشنج کو فائدہ پہونچتا ہے۔
شیخ نے کہا ہے کہ اخروٹ کی مینگ کا پرانا تیل پرانے روغن زیتون کی طرح کام دیتا ہے **بدل** روغن سیب

اخروٹ کے درخت کے دوسرے اجزا اخروٹ کے درخت کا گوند بہت گرم اور خراب
زخمون پر چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے اور ان مرہمون مین بھی اسکو ملاتے ہین جنکو اندمال کے لیے بناتے ہین
گوشہ چشم کے ناصور پر اسکا لگانا مفید ہے خواہ ابتدا مین لگائین یا منہ کرنے کے بعد لگائین جس دانت
مین درد ہو اُسپر لگانے سے درد کو نفع ہوتا ہے اخروٹ کی مینگ کے اوپر جو سخت چھلکا ہوتا ہے
اُسکو پانی مین جوش کرکے اُس سے غرارہ کرنا ورم کو تحلیل کرتا ہے مسوڑھون اور دانتون کو مضبوط
کرتا ہے اسکو باریک کرکے زخمون پر چھڑکانے سے خشک ہوجاتے ہین اور اسکو جلا کر اسکی راکھ بھی
زخمون پر چھڑکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اسکے اُس چھلکے کو جو سخت چھلکے کے اوپر ہوتا ہے اور رنگ اُسکا ۲

سبز ہوتا ہے تازہ لیکر لوہے کے میل کے ساتھ پانی میں پیس کر ایک ہفتہ تک رکھ چھوڑیں اور رد نہ
جلائے رہیں پھر بالوں پر لگائیں تو سیاہ ہو جائیں یہی فائدہ اُس وقت بھی ہوتا ہے کہ لوہے
کے میل اور سرکے کے ساتھ پکا کر اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھ کر بالوں پر لگائیں بلکہ یہ
ترکیب اول سے بہتر ہے۔ اخروٹ کے اوپر کے ہرے چھلکے کو برابر کے مہندی کے پتوں
کے ساتھ پیسکر لگانے سے زکون اور پرانے دردِ سر اور شقیقہ اور فالج اور تمام سردی کے دردوں کو
جیسے نقرس وغیرہ میں فائدہ ہوتا ہے اور ان ہرے چھلکوں سے رب تیار کرتے ہیں جسے
رب جوز کہتے ہیں طریق اس کے تیار کرنے کا یہ ہے کہ تازہ اور تر چھلکے لیکر اور کوٹ کر
پانی نچوڑ کر آگ پر پکائیں جب تیسرا حصہ جل جائے تو اُتار لیں اس رب سے غرارے کرنے
سے بلغمی اور گرم اورام تحلیل ہو جاتے ہیں بلغمی قے کو نفع ہوتا ہے اس رب کو شہد میں ملاکر
چاٹنے سے منہ اور حلق اور نرخرے کے ورموں کو آرام ہوتا ہے اور حلق کے عضلات
کے ورم کو بھی صحت ہوتی ہے اور منہ کی پھنسیاں جاتی رہتی ہیں اس رب کا بدل بقوت
کا رب ہے اخروٹ کے اوپر کے ہرے چھلکے کے عصارے کو شہد کے ساتھ جوش دیکر
اُس سے غرارہ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اس کے علاوہ دانتوں کی جڑوں سے
خون کا آنا رک جاتا ہے مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں دانتوں میں درد ہو تو اس ہرے چھلکے
کو سکھا کر پیس کر ملیں اور اخروٹ کے اوپر کے اس ہرے چھلکے کو شکر کے ساتھ کھانے سے
بدن فربہ ہوتا ہے جوہر دماغ اور منی بڑھتے ہیں اور انجیر کے ساتھ کھانے سے بھوک بڑھتی
ہے معدے کو قوت پہونچتی ہے اس کے درخت کی جڑ کی تازہ چھال کو ہر پانچ پانچ دن کے
بعد دانتوں پر ملنے سے رطوبت منہ سے بہکر دماغ سے اخلاط خارج ہو جاتے ہیں اور نسیان کا
عارضہ جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کی چھال دانتوں پر ملنے سے گلنے اور خراب ہونے کا عارضہ
جاتا رہتا ہے اور رطوبت منہ سے ٹپک کر نکل جاتی ہے۔ اسکو پانی میں جوش کرکے غرارے
کرنے سے بھی حلق اور منہ کے اورام مٹتے ہیں اور معدے کے ورم کو بھی نفع ہوتا ہے اسکی
جڑ کی چھال کو دس درم تک لیکر پانی میں جوش کرکے اُس پانی کو پینے سے قے کی راہ چیپدار
اخلاط بلغمی نکل جاتے ہیں اور تنقیہ ہونے سے دونوں چوتڑوں کے درمیان کی ہڈی کا درد دفع
ہوتا ہے اور تلے کے دھڑ کے دوسرے امراض بھی مٹتے ہیں۔ اسکے جڑ کی چھال کو زیتون کے
تیل میں اتنا جوش دیں کہ گل جائے اور پھر بواسیر و مقعد کے امراض پر لگائیں تو فائدہ خوب ہو
جسکو استرخاء مثانے کی وجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو اُسے چاہیئے کہ اخروٹ کے درخت کی چھال
[illegible] نو ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ لیکر پیسکر پھانکے اسی طرح کئی دن تک لگاتار پھانکتا رہے بہت
فائدہ ہوگا اور انجیر خشک کے ساتھ اسکو پھانکنے سے سلس البول کا عارضہ دور
ہوتا ہے اخروٹ کی مینگ کے اوپر کا سخت چھلکا جو ہرے چھلکے کے تلے ہوتا ہے

پیسکر زخمون پر چھڑکنے سے خشک ہو جاتے ہین اور اسکو پیسکر سرکے مین ملا کر منہ پر لگانے سے رخسارون پر سرخی آتی ہے اسکو پیسکر روغن زیتون مین چند روز تر رکھ کر بالون پر لگانے سے جوئین پیدا نہین ہوتین جس روغن یا کھانے کا مزہ متغیر ہو جائے اُس مین مسلم اخروٹ ڈالکر جوش دینے سے تغیر جاتا رہتا ہے کہتے ہین کہ اسکے درخت کا یہ خاصہ ہے کہ اُسکے تلے متواتر سونے سے لاغری آتی ہے اور سونے والا جب بیدار ہوتا ہے تو اس وقت اُسکے حواس باختہ ہوتے ہین۔

وید کہتے ہین کہ اخروٹ کے درخت کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے آنتون کے کیڑے مر جاتے ہین زخم اور پھوڑے کو صاف کرنے کے لیئے انکو اسکے جوشاندے سے دھونا چاہیئے اسکے درخت کے پتے قابض اور مقوی ہین پتون کا جوشاندہ پلانے سے کیڑے مرتے ہین اسکے پتون کا جوشاندہ پینے اور اُسی سے گانٹھ کو دھونے سے گنڈمالا مٹتی ہے اخروٹ کی مینگ شیرین اور گرم اور گران وملین ہے اعضا کو قوت دیتی ہے بادکو دفع کرتی ہے اور دماغ اور معدے کو قوت دیتی ہے اسکے کھانے سے خون صاف ہوکر گٹھیا جاتی رہتی ہے مینگ کھانے اور لگانے سے زہر اترتا ہے اخروٹ کی مینگ کا روغن نکالنے کے بعد پھوک یعنی کھل باقی رہجائے تو اسکو پانی کے ساتھ پیسکر گرم کرکے ناروہ پر لیپ کرکے پٹی باندھ کے سینکنے سے سوجن اتر جاتی ہے اس طرح پندرہ بیس دن تک ہمیشہ استعمال کرنے سے ناروہ گل کے نکلتا ہے اخروٹ کی تازہ مینگ کو پیسکر اسکا لیپ کرکے اینٹ کو گرم کرکے اُسپر پانی چھڑک کر کپڑا لپیٹ کر اس مقام پر سینک کرنے سے بادی کا درد فوراً اترتا ہے صبح کے وقت باخور منہ دھونے سے پہلے دانتون سے مینگ کو مہین چاب کر لیپ کرنے سے داد جاتا رہتا ہے اخروٹ کے درخت کی چھال سے ملنے سے دانت صاف رہتے ہین اور اُن مین کیڑے نہین پڑتے کبری گھٹنے سے یا بیٹھنے مین جو تشنج ہوجاتا ہے اسکو مٹانے کے لیئے اسکا تیل ملنا چاہیئے پاؤ بھر گائے کے پیشاب مین ایک سے چار تولہ تک یہ تیل ملاکے پلانے سے سب بدن کی سوجن اتر جاتی ہے بادی سے پھولے ہوئے بواسیر کے مسونپر اسکا تیل لگانے سے سوجن کم پڑجاتی ہے بادی کے مرض مین اسکے تیل کی مالش کرکے بادی مٹانے والی دواؤن کے جوشاندہ کا بھپارہ دینے سے بہت نفع ہوتا ہے بھلاوین کو اسکی مینگ کے ساتھ کھلانے سے اُسکے زہر کا اثر نہین ہوتا اسکی گری کھلانے سے افیم کا زہر اترتا ہے اور اس سے بھلاوین کے زہر کے نقصانات بھی دفع ہوتے ہین موم کو برابر میٹھے تیل مین گھلا کر اس مین اس کی پسی ہوئی مینگ ملاکے لیپ کرنے سے ناصور جاتا رہتا ہے دو اخروٹ اور ہڑ کی تین گٹھلیان انکو جلاکر اس راکھ کے ساتھ چار کالی مرچون کو کھرل کرکے آنکھ مین لگانے سے بینائی مین قوت آتی ہے اخروٹ کی مینگ کے اوپر کے چھلکے کو جوش کرکے پلانے سے دست لگتے ہین اس چھلکے کی راکھ کسی حابس خون دوا کے ساتھ کھلانے سے بواسیر کا خون بند ہوتا ہے اسکی پرانی مینگ کھانے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے اسکے درخت کی چھال اور پھل کے چھلکے رنگت کے کام مین آتے ہین اسکی تازہ مینگ کو کھانا چاہیئے سڑی ہوئی مینگ کو کھانے سے مرض پیدا ہوتے ہین۔

جنگلی اخروٹ

صفات وشناخت یہ درخت ملایا کے ٹاپو سے ہندوستان میں لایا گیا ہے اب یہ ہندوستان کے دکھنی ملک میں سب جگہوں میں اور کلکتے کے آس پاس بھی پیدا ہونے لگا ہے لیکن مدراس کی زمین اس کے بہت موافق آئی ہے اسکے پتوں اور چھوٹی شاخو نپر کچھ بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے روئیں ہوتے ہیں شاخوں پر سفید پھولوں کے گچھے لگتے ہیں گرمی کے موسم میں اس میں پھول آتے ہیں اور ساون بھادوں میں اسکے پھل لگتے ہیں اسکے بیج کی لکیریں دو انچ لمبی ہوتی ہیں اسکی ٹہنیوں اور پھلوں کے اوپر گوند لگتا ہے اکثر کھانے کے کام آتا ہے اسکی گری میں سے آدھا تیل نکلتا ہے اور وہ اُس طرح نکالا جاتا ہے جیسے اصلی اخروٹ کا نکالا جاتا ہے اس تیل کا رنگ کہربا کی طرح ہوتا ہے اس میں خوشبو نہیں ہوتی ہے یہ صابون کی طرح جم جاتا ہے اور جلدی سوکھ جاتا ہے

خواص وفوائد سوا تولے سے پانچ تولے تک اسکا تیل پلانے سے دست لگتے ہیں اسکے پینے سے تین سے چھ گھنٹوں میں دست آنے لگتے ہیں یہ دست لانے میں ارنڈی کے تیل سے اچھا ہے اسکے استعمال سے اکثر آدمیوں کے پیٹ میں جلن درد اور [illegible] نہیں ہوتی اور جی نہیں متلاتا ہے اسکا مزہ اخروٹ کی مینگ کی طرح ہوتا ہے اسکے تیل یا مینگوں میں ہول [illegible] بچوں کے پیٹ اور ناف پر لیپ کرنے سے کسی ثقیل چیز کے کھانے سے جو قبض ہو جاتا ہے وہ مٹ جاتا ہے طاقت بڑھتی ہے اور بدن مضبوط ہوتا ہے اس کی کھل بھی اچھی دست آور ہے

اَخَرسَلَج رف

بفتح الف و فتح خائے نقطہ دار و سکون رائے مہملہ و فتح سین مہملہ و سکون الف [illegible] جیم تازی

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ گرم وخشک مقاموں میں پیدا ہوتا ہے اور قد آدم سے کچھ زیادہ بلند ہوجاتا ہے اسکی لکڑی اوپر سے کھردری اور نرم اور اندر سے کھوکلی ہوتی ہے پتے انجیر کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں گر اُنسے ذرا چھوٹے اور چکنے ہوتے ہیں پھل کچھ میٹھا اور کچھ پھیکا ہوتا ہے اس میں بیج نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو بہت نرم ہوتا ہے کہ کھانے کے وقت چھپ جاتا ہے اسکے کھانے سے ڈکاریں آتی ہیں معدے کے منہ کو کاٹتا ہے اسکی شاخوں اور جڑ پر چھوٹی چھوٹی کڑیاں پیدا ہوکر سفید جالے تن دیتی ہیں جب اُن جالوں کو دور کرتے ہیں تو کڑیاں اندر سے نکلتی ہیں اس لیے اکثر آدمی اُس کے کھانے سے نفرت کرتے ہیں گیلانی نے شرح مفردات قانون میں اسی طرح لکھا ہے۔

خواص وفوائد اسکے پھل اور پتوں کو جوش دیکر اُس پانی سے نطول کرنا درد نقرس کو مفید ہے ہر عضو کے ضربان کو تسکین دیتا ہے اسکی راکھ کو سرکے میں ملاکر زخموں اور تر وخشک خارش اور پھوڑے پھنسی پر لگانا نافع ہے

اخینوئوسیں

بفتح الف وسکون خاے نقطہ دار وکسر نون وسکون یاے تحتانی وضم نون دوم وسکون واو وسین مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک پودا ہے جو نہروں اور چشموں کے قریب اور تر زمینوں میں پیدا ہوتا ہے کبھی اس کی ہری شاخ زمین میں لگا دیتے ہیں وہ اُگ جاتی ہے اس کا پتا جنگلی تلسی کے پتے کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے کسی قدر چھوٹا اور اوپر کا حصہ پتے کا پھٹا ہوا ہوتا ہے اور ہر پودے میں پانچ یا چھ شاخیں ہوتی ہیں کہ ہر شاخ کا طول ایک بالشت کا ہوتا ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے پتوں اور شاخوں میں رطوبت بھری ہوتی ہے پھل سیاہ اور چھوٹا ہوتا ہے۔

خواص وفوائد قابض ہے رطوبات کو خشک کرتا ہے مواد عضو پر گرنے نہیں دیتا اسلئے اُس وقت کو استعمال کرتے ہیں جب آنکھ اور کان کی طرف مواد گرنے لگے اس کا پھل ایک جزا ور شہد دو جز لیکر اور پھل کو پیسکر شہد میں ملا کر آنکھ میں لگانے سے رطوبت کا ٹپکنا بند ہو جاتا ہے اسکو چلکر پانی لیکر گندک اور نطرون کے ساتھ ملا کر کان میں ٹپکانے سے درد جاتا رہتا ہے۔

اخیروس

بفتح الف وکسر خاے نقطہ دار وسکون یاے تحتانی وضم راے مہملہ وسکون واو وسین مہملہ موقوف بروزن پری روش

صفات وفوائد برہان قاطع اور بحر الجواہر میں لکھا ہے جنگلی گیہوں کا نام ہے جو بویا اور کاٹا نہیں جاتا بعض کودرد کا نام بتایا ہے جو مرہٹی میں کودون کا نام ہے اور وہ جو لکھا ہے گجراتی میں کودا کے نام سے مشہور ہے مخزن میں ہے کہ جنگلی گیہوں نہیں اور نبات ہے اسکے پودے پانی کے اندر اُگتے ہیں اسکے اجزا انگشنی کے اجزا کی طرح ہوتے ہیں پھل اس کا سیاہ اور چھوٹا اور طولانی ہوتا ہے پھول سفید میرے نزدیک یہ بھروا ہے جسے راجپوتانے کے مقاموں میں ساما اور سانوان کہتے ہیں اور حقیقت میں جنگلی سنوان ہے اس کا پھل آنکھ اور کان کے علاج میں مستعمل ہے خشکی پیدا کرتا ہے مواد کو تحلیل کرتا ہے قابض ہے۔

اَخیَلُ (ع)

بفتح الف وسکون خاے معجمہ وفتح یاے تحتانی وسکون لام

صفات وشناخت ایک پرندہ ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جیسا کہ مہذب الاسماء میں لکھا ہے اور پروبال پر بہت سے خال ہوتے ہیں جن میں سے کوئی سبز کوئی سرخ کوئی سیاہ کوئی سفید ہوتا ہے حرم اور روم اور شام اور خراسان میں پایا جاتا ہے تاج شرح قاموس وکنز اللغات وغیرہ میں اسی طرح ہے بحر الجواہر میں ہے کہ عرب اسکو نحوس خیال کرتے ہیں صاحب قاموس کہتا ہے کہ اخیل نحوس پرندہ ہے وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ مختلف رنگ سیاہ وسفید رکھتا ہے اسکو صرد اور شقراق بھی کہتے ہیں۔ نفائس اللغات میں صُرَدْ بضم صاد مہملہ وفتح راے مہملہ وسکون دال مہملہ لکھا ہے اور شقراق بفتح وکسر شین معجمہ وفتح قاف وفتح راے مہملہ

مشد و نیلکفتہ کا عربی نام بتایا ہے اور یہ نہایت اشتباہ کی بات ہے صحیح یہ ہے کہ اخیل ایک قسم کا کوا ہے بغوی اسکے گوشت کو حرام بتاتا ہے اکثر کا عمل اسی پر ہے اور بعض حلال جانتے ہیں اہل گیلان اسے دادہ کو کہتے ہیں اور بغوی کے قول سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ یہ نہ تو داہ ہے نیلکفتہ **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور بعض تیسرے درجے میں بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد اسکے خواص میں سے یہ بات ہے کہ اگر اسکے پتے میں بھیکے اور کرنگ سونے کو تر کیا جائے تو سرخ ہو کر نکھرا ہو جائے اور جب اسکے پتے کو لومڑی کے پتے کے ساتھ ملا کر سونے پر لگائیں تو وہ خراب اور پھیکا ہو جائے اور سرخی اسکی جاتی رہے اسکا پتہ سفید بالو نپر لگانے سے سیاہ ہو جاتے ہیں اسکی بیٹ جھائیں اور سیاہ داغو نپر لگانے سے صاف ہو جاتے ہیں اسکے گوشت میں بدبو آتی ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے درد سر پیدا کرتا ہے سرکے کے ساتھ پکانے سے اسکی بدبو جاتی رہتی ہے اور درد سر بھی پیدا نہیں کرتا اور جو کھا کر گلقند کھالیا جائے تو ہضم ہوجاتا ہے ریاح کو خوب توڑتا ہے بلغم غلیظ کو قطع کرتا ہے۔

ادرک (ھ)

بفتح الف وسکون دال مہملہ وفتح راے مہملہ وسکون کاف تازی کو

صفات وشناخت ایک جڑ ہے جو ہری کی زمین کے اندر ہوتی ہے تر و تازہ کو ادرک اور خشک کو سونٹھ کہتے ہیں اسلئے اطباء نے زنجبیل رطب بوتے ہیں اور بعض نے سونٹھ کی قسم سے بتایا ہے اور بعض کے قول سے ظاہر ہے کہ سونٹھ سے غیر ہے بحالت تری مشابہ سونٹھ کے اور خشک ہونیپر مغائر اسکے ہوتی ہے اور تر رہنے تک کامل الخواص ہے اور خشک ہونے پر ضعیف مگر یہ قول تحقیق سے عاری ہے جیسا کہ مجھے پورے طور پر تحقیق ہو چکا ہے کہ ادرک ہی سے سونٹھ بنتی ہے کوہی ادرک زیادہ قوی ہے ادرک میں سے دو ایک شاخ نکلتی ہیں ہر ڈالی ہری اور سیدھی اور ہاتھ دو ہاتھ تک لمبی اور جنگلیا کے برابر پتلی ہوتی ہے جڑ کے قریب اوپر کا رنگ سرخ ہوتا ہے اسپر گون کے تونکی طرح پتے لپٹے ہوتے ہیں جو نل کے پانگو نکے تو نکی طرح اور ملائم اور بہت سبز ہوتے ہیں ہر پتا بالشت طول یعنی بالشت لمبا اور اُس سے چھوٹا بھی ہوتا ہے **طبیعت** گرم و گران ہے بعض نے تیسرے درجے میں گرم و خشک لکھا ہے بعض گرم تیسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں کہتے ہیں نفائس اللغات میں غلطی سے لکھدیا ہے گرم ست در دوم و خشک ست در سوم۔

خواص و فوائد ملین شکم ہے دماغ کو گرم کرتی ہے ہاضم ہے اگر قبل غذا کو وقت کھاویں تو جلدی ہضم ہو جاتی ہے اور اگر کھانے سے قبل نمک لاہوری کے ساتھ کھائیں تو قبض دور کردے ہاضمہ کو قوت دیتی ہے ریاح کو دور کرتی ہے اور بھوک پیدا کرتی ہے بلغم اور رطوبت معدہ کو دفع کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کی قوت بڑھاتی ہے اسکے رس میں شہد ملاکر چاٹنا بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور اُرد کی دال میں ڈالنا اسکی اصلاح کرتا ہے سرد مزاج والونکے لئے بہت ہی مفید ہے بعض دیدے کہتے ہیں کہ گرمی بدن کے موافق گرم ہے طبیعت کو خوش کرتی ہے ورم اعضا سقوط اشتہا۔ لاغری اور پیری کی دفع اور بلغم اور بلغمی درد اور باد اور سینے اور کان اور ناک اور گلے کے امراض کیلئے نافع ہے بواسیر گٹھیا اور استسقا کو دور کرتی ہے

کھانسی و دمہ ثقل سمع اور خروج مقعد کو مفید ہے مدر ہے۔ دار الثعلب کو نفع دیتی ہے اور ریحی بارد اور بادی
کے لیے تو بے حد مفید ہے سردی کے درد کو دفع کرتی ہے ادرک کا مربا بلغمی مزاجوں اور سرد مزاج والوں کو
بہت مفید ہے اسکا مربا سونٹھ کے مربے سے لذیذ ہوتا ہے اس میں بمقابلے اسکے گرمی بھی کم ہے ادرک
ساڑھے دس ماشہ پرانا گڑ ساڑھے سترہ ماشہ دونوں کو نہار کھائیں اور کئی دن ایسا کرنے سے بند آواز
نکل جاتی ہے ادرک کا دو سیر پانی پاؤ بھر تل کے تیل میں ملا کر یہانتک جوش دیں کہ پانی خشک ہو جائے
اور روغن باقی رہجائے تو اسکی مالش درد ریاحی کے لیے اور جوڑوں کے درد اور جوڑوں کی سختی کے
لیے نافع ہے کھانا کھانے سے پہلے ادرک کے ٹکڑے پر نمک چھڑک کر کھانے سے کھانے کی طرف سے
نفرت اور اشتہا کا نہونا موقوف ہوتا ہے بعض ثقہ آدمیوں کا بیان ہے کہ ادرک مضعف باہ ہے اور
مجھے بھی انھوں نے اسکے زیادہ استعمال سے منع کیا مگر یہ قول تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ سونٹھ مقوی
باہ ہے اور ادرک سے یہ بنتی ہے تو پھر کیا وجہ کہ ادرک مقوی باہ نہو اور یہ تو نہایت تعجب کی بات ہے
کہ مضعف باہ ہو اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ ادرک کا رس بالخاصہ مضعف باہ ہے سونٹھ میں وہ باقی نہیں
رہتا ادرک کے رس میں دودھ ملا کر سونگھنے سے ماتھے کا درد اور دوسرے مرض دفع ہو سکتے ہیں ادرک
کے رس میں شہد ملا کے چاٹنے سے ضیق النفس، زکام اور کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے ادرک کے رس میں
مصری ملا کے گرم کر کے پلانے سے سردی اور کھانسی زائل ہوتی ہے اس کے رس میں لیموں کا رس
ملا کر پینے سے وہ ضعف قوت ہاضمہ درستی پر آتا ہے جسکا سبب صفرا ہو اس کے رس میں تلسی کے پتوں کا
رس شہد اور مور کے پر کے چندوے کی راکھ ملا کر دینے سے قے بند ہوتی ہے اسکے ٹکڑوں پر نمک چھڑک
کر کھانے سے زبان اور گلا صاف ہو جاتے ہیں اور بھوک بڑھتی ہے اسکے رس کی دو تین بوندیں
آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھوں کا درد دفع ہوتا ہے اسکے رس کو کھانے سے تپ کی بے ہوشی دفع
ہوتی ہے اسکو ہر ایک موسم میں منہ میں رکھنے سے روٹی کے ساتھ کھانے سے پانک کے ساتھ تھوڑا
تھوڑا سات دن تک کھانے سے سینہ در کے نقصان دور ہوتے ہیں ادرک کے ٹکڑوں کو نمک میں
لپیٹ کر دانت میں دبانے سے سردی کی وجہ سے جو دانتوں میں درد ہو وہ جاتا رہتا ہے بادی
سے خصیے بڑھ جائیں تو اس کے خالص رس میں شہد ملا کے پلانے سے نفع ہوتا ہے ادرک ترپھلا اور
گڑ کو اکٹھا کر کے دینے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے اسکو شہد کے ساتھ کھانے سے ضعف اشتہا جاتا رہتا ہے اسکے
رس میں شہد ملا کے چٹانے سے دمہ کھانسی زکام اور بلغم مٹتے ہیں اسکے رس میں اجوائن کو پیس کے
بدن پر مالش کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے اسکے خالص رس میں پرانا گڑ ملا کر پلانے سے سب
بدن کی سوجن اترتی ہے مگر اسکے استعمال کے وقت میں مریض کو بکری کا دودھ پلانا چاہیے اسکا رس
کنکنا کر کے کان میں ٹپکانے سے کان کا بادی کا درد دفع ہوتا ہے اس کا رس شہد نمک لاہوری اور
تیل ان سب کو ملا کر گرم کر کے کان میں ڈالنے سے کان کا بادی کا درد دفع ہوتا ہے اس کے ایک سیر
رس میں تل کا آدھ سیر تیل ڈالکر آگ پر رکھیں جب صرف تیل باقی رہجائے دھر رکھیں بوقت ضرورت

لگنا کرکے ملنے سے جوڑون کا سردی کا درد دفع ہوتا ہے اسکا اچار کھانے سے بھوک لگتی ہے۔

جنگلی ادرک

صفات وشناخت یہ ہندوستان کے کئی مقامون مین خاصکر کوکن بہار بنگال کارومنڈل اور سلہٹ وغیرہ ملکون مین پیدا ہوتی ہے تازی جنگلی ادرک مین کافور کی سی تیز خوشبو ہوتی ہے اسکا مزہ تیز اور کچھ کڑوا ہوتا ہے مگر سوکھ جانے کے بعد یہ سب باتین کم ہوجاتی ہین اس مین اساڑھ اور ساون مین پھول آتے ہین کاتک اور مگسر مین پھل آتے ہین گرم ہے۔

خواص وفوائد عورتون کے بہوت پلید کے امراض کو مٹانے کے لیے اسکے رس مین نمک ملا کے پلانا چاہیے جس شخص کا بدن کاص جاتا رہے اُسپر کالی مرچ کے ساتھ اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکو بھوبل مین سینک کے چھیل کر نمک لگاکر کھلانے سے پیٹ کا نفخ شکتا ہے دھنئے کے ساتھ اسکا جوشاندہ بناکر پلانے سے دست بند ہوتے ہین ہیضے مین بھی اسکا استعمال کیا جاتا ہے اسکے رس مین گڑ ملاکے کھلانے سے مرگی دفع ہوتی ہے

اذخر (عربی)

بکسر الف وسکون ذال معجمہ و خائے نقطہ دار و سکون رائے مہملہ

صفات وشناخت ایک بوٹا ہے اس مین بہت سی پتلی پتلی شاخین جڑ کے پاس سے اُگتی ہین جڑ اسکی موٹی ہوتی ہے اور زمین کے اندر گھسی ہوئی ہوتی ہے اس کے پتے سرخی و زردی مائل ہوتے ہین انکی خوشبو تیز ہوتی ہے اہل مکہ اسکے پتے اور جڑ پیسکر ہاتھ دھوتے ہین اور انکی اصطلاح مین اسکو غسول کہتے ہین اس مین پھول بہت آتے ہین اور انکے گچھے لگتے ہین رنگ سفید ہوتا ہے۔ خوشبو تیز ہوتی ہے چابنے سے زبان مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے گرم مقامون ریگستان اور پتھریلی زمین مین اسکا پودا اُگتا ہے افریقہ اور ہندوستان مین بہت ہوتا ہے اذخر ہندوستانی کو روسا کہتے ہین بعض نے اسکا نام مرچیا گندھ بھی لکھا ہے اس کا حال روسے مین بیان کیا جائے گا عربی اذخر ہندوستانی اذخر سے عمدہ ہوتا ہے خاصکر مکے کا بہت اعلےٰ درجے کا ہوتا ہے اس مین اچھی خوشبو آتی ہے پھول بہت لگتے ہین شاخین باریک اور سرخ و سخت ہوتی ہین اور پودا زیادہ بلند نہین ہوتا اور نہ بہت سخت اور کھردرا ہوتا ہے بلکہ نرم اور چھوٹا سا ہوتا ہے پتے کثرت سے لگتے ہین سوکھکر سفید پڑجاتا ہے عراقی و بابلی اذخر خراب ہے بعض نے کہا ہے کہ عربی اذخر کے بعد مصری اور بابلی کا درجہ ہے انکے سوا دوسرے ملکون کا خراب ہوتا ہے شیخ نے کہا ہے کہ عربی اذخر خوشبودار اور مشہور ہے یہی طب مین مستعمل ہے اور ایک قسم اسکی اجامی بھی ہے اور وہ استعمال مین پہلی قسم سے کم ہے جاذخر باریک ہوتا ہے اُس مین خوشبو خوب آتی ہے اور یہ سخت ہوتا ہے اور جو موٹا ہے وہ خوشبو نہین رکھتا اور نرم ہوتا ہے دیسقوریدوس نے اذخر کی یون تقسیم کی ہے کہ ایک قسم مین بیج نہین آتا اور دوسری قسم مین سیاہ بیج آتا ہے گیلانی کے قول سے

معلوم ہوتا ہے کہ جو قسم موٹی ہے وہ جنگلی اور ضعیف ہے اور اسکے بیج مخذر ہین صاحب مخزن کہتا ہے کہ اذخر کی ایک
قسم ہے جو اذخر اجامی کہلاتی ہے ہندوستان مین خس خانے تیار کرتے ہین اور وہ خس کے نام سے مشہور ہے
اجام نیستان کے معنی مین ہے اذخر کی دو قسمین ہین بری اور بستانی بری اذخر کا پودا موٹا ہوتا ہے اور بستانی
کا پتلا اور تیسری قسم اجامی ذکر کی ہے اور شیخ نے لکھا ہے کہ اجامی سردی پیدا کرنے کی قوت رکھتا ہے سدید
گازرونی نے اس قول پر تعجب کیا ہے اور کہا ہے کہ جس نوع کی طبیعت گرم ہے پھر اسکی ایک قسم کیسے سرد ہو سکتی
ہے جب تک اسکے ساتھ کوئی دوسری چیز نہ مل جائے معلوم ہوا کہ مؤلف مخزن کے قول کی بھی شیخ کا یہی قول
سے ہے جس کو یہ لوگ اذخر اجامی بتاتے ہین وہ نوع علیحدہ ہے اذخر کی قسم سے نہین روضۃ الاطبا مین بھی یون
ہی تحقیق کیا ہے گیلانی لکھتا ہے کہ اذخر اجامی سے چٹائیان اور بورئیے بنے جاتے ہین اور اسکو عربی مین اذخر نہین
کہتے یونانی مین [illegible] نام کے ساتھ پکارتے ہین مگر مطلقا نہین بلکہ اجامی کی قید کے ساتھ۔ اول اشتباہ رازی
کو ہوا کہ اسنے اذخر عربی کو ایک قسم اذخر اجامی بھی سمجھی اور حاوی کبیر مین اپنے قول پر استدلال جالینوس کے
قول سے کیا حالانکہ دونون اذخرون مین نہ لفظی مشارکت تھی نہ معنوی اور نہ جالینوس نے وہ بات کہی تھی جو
رازی نے اسکی طرف منسوب کی ہے اسکے شیخ الرئیس وغیرہ حذاق کی ایک جماعت نے رازی کی اتباع کی اور
دونون اذخرون مین فرق معلوم کرنے کی توفیق حاصل نہ ہوئی خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب اذخر کا لفظ مذکور
ہو تو اس سے ولایتی رو سے مراد ہوگا اور جب اذخر اجامی بولا جائے تو اصل مقصود ہوگا اور خس گھانس کی جڑ
خس ہے وہ ہندوستان مین بھی اذخر سے بالکل [illegible] ہے اذخر کو روسا کہتے ہین اور مرچیا گندھ بھی بولتے
ہین اور خس کے پیڑ کا نام گانڈل ونترا ہے جس کو کاٹ کر چھپر چھاتے ہین اور مزاج بھی دونون کا
متضاد ہے یعنی اذخر کا سار (پیڑ ہندی ہو یا دوسرے بلاد کا) گرم ہے اور خس سرد وخشک ہے
جنھون نے اسکو گرم کہا ہے محققین نے اسکی تردید کی ہے اذخر کے پھول اور کلیان اور جڑ اور شاخین
مستعمل ہین اور زیادہ منفعت انھین مین ہے بلکہ جب مطلق فقاح کا لفظ مذکور ہوتا ہے تو اصطلاح
مین اذخر کی کلی اور پھول مراد ہوتے ہین اور یہ اذخر کے تمام اجزا سے لطیف ہین اور خوشبو بھی ان مین زیادہ
ہوتی ہے اسلئے انکو دوسرے اجزا سے بہتر جانتے ہین۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ جس اذخر کی کلی سرخی مائل
ہو اور کھلنے کے بعد نیلی پڑ جائے اور ساق باریک ہو اور اسکو ملنے سے گلاب کے پھول کی سی خوشبو آتی ہو اسکو
چاہئیں تو زبان کو کاٹے اور سوزش پیدا کرے ایسا اذخر بہت ہی تحفہ ہے اور ایسا اذخر عرب کا ہوتا ہے طبیعت
شیخ نے کہا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور تمیم حجازی کے قول کے مطابق پہلے درجے کے
آخری مرتبے مین گرم وخشک ہے بعض نے تیسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے بعض نے دوسرے درجے
مین گرم اور پہلے مین خشک بتایا ہے اور بعض نے پہلے یا دوسرے درجے مین گرم وتر کہا ہے اور ابن جریج
نے کہا ہے کہ اذخر کی تمام قسمین سرد ہین اور یہ قول تحقیق کے خلاف ہے یہ حال اذخر کے شاخون اور
پتون اور جڑ کا ہے اس کا شگوفہ صحیح طور پر پہلے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے اذخر کا تیل
دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد اذخر کی جڑ میں قبض شدت سے ہے اور نقاح اذخر تھوڑی سی گرمی پیدا کرتے ہیں اور
جتنی گرمی پیدا کرتے ہیں اتنا قبض پیدا نہیں کرتے اس دوا کی ترکیب ایسے اجزاء سے ہوئی ہے کہ اس میں
قبض وتحلیل دونوں جمع ہیں بلکہ باوجود قبض کے ملطف ملین منضج اور مفتح ہے اور قبض ہی کی وجہ ہے کہ
اسکے پھول خون کے جریان کو روکتے ہیں اور چونکہ اس دوا میں قبض وتقویت کے ساتھ تفتیح کی قوت بھی ہے
اسلئے جب خون رگوں کے ضعف اور انشراخ کی وجہ سے آتا ہے تو اس سے نفع ہوتا ہے اپنی قوت تفتیح
کے سبب سے رگوں کے منہ کو کھولدیتی ہے اس وجہ سے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسکے زیادہ استعمال سے
رحم اور مقعد اور عضو تناسل سے خون آنے لگتا ہے اور پیٹ میں تھوڑا سا قبض پیدا کرتی ہے کیونکہ ہاضم بھی ہے
چونکہ اسکی گرمی بہت زیادہ نہیں ہے اسلئے مادے میں نضج اور تلئین پیدا کرتی ہے اور رطوبات کو نکالدیتی
ہے اور زیادہ خشکی اور تحلیل پیدا نہیں کرتی اور اپنی خوشبو کی وجہ سے دلکو قوت دیتی ہے جگر اور رگوں کے
منہ کا سدہ کھولدیتی ہے غلیظ اور لزج اخلاط میں نضج پیدا کرکے انکو خارج کردیتی ہے اور سردی کے
دردوں میں اسکے استعمال سے مادہ تحلیل ہوکر تخفیف ہوتی ہے اور باوجود اسکے قوت بھی بڑھ جاتی ہے
کیونکہ یہ دوا قابض ہے پس اسکا قبض طاقت کی حفاظت کرتا ہے اسکی جڑ معدے کو قوت دیتی ہے بھوک
پیدا کرتی ہے پیٹ کا پھولنا مٹاتی ہے قبض پیدا کرتی ہے سردی سے جوڑوں میں درد ہو تو اسے نافع ہے
ساڑھے چار ماشہ یہ جڑ اور ساڑھے چار ماشہ [illegible] پیسکر کھانے سے بلغمی قے اور متلی بند ہوتی ہے تشنج
امتلائی کو بھی نفع ہوتا ہے استسقا کو بھی نافع ہے اسکے پتے اور شاخیں وغیرہ پانی میں جوش دیکر اس سے
نطول کرنا رعشہ اور لقوہ اور خدر کے لئے مفید ہے اسکی جڑ کے کھانے سے دماغ سے فضول نکل جاتے
ہیں۔ فالج کا مریض اگر اسکی جڑ چبائے تو فائدہ ہوتا ہے اور فالج کے پٹھوں کے پیدا ہونے کے مقامات
پر اسکا لیپ کرتے ہیں اذخر کو جوش کرکے آنکھوں کو اس جوشاندے سے دھوئیں تو سردی کا درد مٹ جائے
مواد سرد تحلیل ہوجائے دانتوں میں سردی سے درد ہو تو اسکے جوشاندے سے کلیاں کریں اس کے
جوشاندے کے پینے سے پیٹ کے اندر کے اورام اور درد کو نفع ہوتا ہے اسکو گرم کرکے اسکے ساتھ
سینکنے اور ضماد کرنے سے بدن کی ریاح تحلیل ہوتی ہیں خاصکر معدے کی ریاح بالکل مٹ جاتی ہیں
تلی میں ورم ہو تو اسکو سکنجبین کے ساتھ کھانا چاہئے گردے اور پھیپھڑے کے امراض کو بھی نافع ہے
اسکے جوشاندے کے پینے سے پیٹ کا نفخ دور ہوتا ہے اسکے آبزن سے رحم کے درد کو بہت نفع ہوتا
ہے اور اسکا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکے استعمال سے پیشاب اور خون حیض جاری ہوتے ہیں گردے
اور مثانے کی پتھریاں ٹوٹ کر نکل جاتی ہیں اسکے پتے اور پھول ساڑھے چار ماشہ جوش دیکر پینے سے ادرار
خوب ہوتا ہے اسکو پوٹلی میں باندھکر اور گرم کرکے مثانے پر سینک کرنے سے اسمیں گرمی پیدا ہوجاتی ہے
اسکو زیادہ پینے سے قبض پیدا ہوجاتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ اس کی طبیعت میں قوت قبض ہے یا اسلئے
کہ زیادہ پیشاب آکر بالعرض قبض واقع ہوجاتا ہے بلغمی تپوں کے آخر میں اسکو سکنجبین کے ساتھ دینا مفید ہے
اگر زہریلے کیڑے مکوڑے کاٹ کھائیں تو اسکی جڑ کے پاس کے پتے پیسکر اس جگہ لگانا چاہئے معدے کے

منہ پر یا جگر اور تلی اور مثانے مین ورم ہو تو اسکے لیپ سے فائدہ ہوتا ہے ایک بڑے برتن مین جوش کرکے
اس پانی مین بیٹھنے سے سردی کا درد مفاصل مٹتا ہے رگون کے منہ کھل جاتے ہین ورم تحلیل ہوجاتے ہین
اور جو پکنے کے قابل ہوتے ہین وہ پک جاتے ہین اور سخت ورم ملائم ہوجاتے ہین اسکے بیجون کا سفوف
کھانے سے بلغمی مادہ تحلیل ہوجاتا ہے درد دنکو نفع ہوتا ہے اسکے پھول اور کلیون کو ہمیشہ سونگھتے رہنے سے دماغ
کا تنقیہ ہوجاتا ہے انکو جوش کرکے پینے سے لقوہ۔ فالج۔ نسیان۔ پھیپھڑے اور معدے کے درد دن معدے
اور جگر کے اورام سرد کو بہت نفع پہونچتا ہے انکے استعمال سے حفظ کی قوت بڑھتی ہے اسلیئے کہ سر سے رطوبات
بلغمی اور فضلات ردی کو نکالدیتے ہین انکا لیپ بھی امراض مذکورہ کے لیئے بہت نفع مند ہے۔ اور بادے
مین نفخ پیدا کرتا ہے خون حیض کو روکتے ہین اور تھوک مین خون آنے کو بند کرتے ہین انکو جوش دیکر پینے سے
پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے پیشاب اور خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اپنی قوت قابضہ
کی وجہ سے تو خون کو روکتے ہین اور اپنی تفتیح کے سبب سے خون جاری کرتے ہین گردے اور رحم کے
درد دنکو دفع کرتے ہین اور مقعد کے امراض کو مفید ہین۔ اذخر کا تیل محلل ہے اور قبض بھی رکھتا ہے اگر
برص پر اسکے مناسب دواؤن کے ساتھ لگائین تو بہت نفع دے اگر ہمیشہ اسکو ملتے رہین تو ڈاڑھی کے
بال جلد نکل آئین اسکے پینے سے باطنی اورام تحلیل ہوجاتے ہین اگر منہ مین چھالے اور پھنسیان ہوجائین
تو اسکو منہ مین لینا چاہیئے معدے پر اسکی مالش سے طاقت اسکی بڑھتی ہے اگر پیٹ پر اسکی مالش کی جائے
تو آنتون کی مروڑ اور ریاح اور نفخ تحلیل ہوجاے اورام پر اسکا لیپ مفید ہے جانورون کو خارش کا عارضہ ہو
تو یہ تیل ملنا چاہیئے اسکی مالش سے اعضا پر اُن مین طاقت آتی ہے اور ان کا دُکھنا موقوف ہوجاتا ہے
جن کتابون مین یہ لکھا ہے کہ اذخر کا ہندی نام مرچیا گندھ ہے کہا ہے بیدون کے نزدیک مزہ اسکا
شیرین ہے اور یہ گھانس نازک ہوتی ہے جریان منی کو فائدہ پہونچاتی ہے اسکا رس آنکھ مین ٹپکانے
سے ناخنہ مٹتا ہے اور آنکھ کی کھجلی کو تسکین ہوتی ہے صفرا بڑھاتی ہے تھم روسہ کا حال راے عطا کے
باب مین لکھینگے بعض کہتے ہین کہ اذخر کا ایک نام گندھیل بھی ہے مگر محققین کی تحقیقات سے معلوم ہوتا
ہے کہ گندھیل اور چیز ہے ویدون نے ایک گھاس سگندھ ور دھش کے نام سے لکھی ہے اسکے تیل مین
لیمو کی سی خوشبو آتی ہے بعض ہندی کتابون مین اذخر کی ہندی پیلا والا بتائی ہے جسکو سنسکرت مین لامجہ
اور مارواڑی مین لامجک کہتے ہین بفتح میم وجیم تازی مشدد مفتوح اور یہ اُن ریدون کا حال ہے جو
چاہتے ہین کہ ہماری کتابین ایسی ہون کہ عربی فارسی کی مطابقت بھی انمین پائی جائے **مضر** اذخر درد سر پیدا
کرتا ہے اور گرم مزاج والے کے معدے اور گردے کو نقصان پہونچاتا ہے گردے کو مضرت کی یہی وجہ
ہے کہ ادرار کرتا ہے **مصلح** درد سر کے لیئے آس کو سونگھنا چاہیئے گلاب اور عرق نیلوفر اور صندل کا استعمال
کرنا چاہیئے گردے اور معدے کے لیئے بھی گلاب مصلح ہے اور انطاکی نے گرم مزاج والون کے گردے
کے لیئے مصلح شہد بتایا ہے اور یہ بات قابل اعتراض کے ہے **بدل** اذخر کا بدل مطلقاً قرار دیا ہے اذ
معجونون مین راسن اور قسط تلخ بدل ہے بعض نے کہا ہے کہ اذخر کا بدل عموماً ہموزن بالچھڑ ہے اور آٹھوان حصہ

زعفران اور فقاح اذخر کا بدل جانتہ ہے **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک

اذارفیون (یونانی)

بفتح الف اول و فتح ذال نقطہ دار و سکون الف دوم و راے مہلہ موقوف و کسر فا و ضم یاے تحتانی و سکون واو و نون اسکو اذارانی بھی کہتے ہین اور عربی مین زبدالبحیرہ بولتے ہین ÷

صفات وشناخت تحفہ البیان مین مسطور ہے کہ اذارفیون سمندر جھاگ کی ایک قسم ہے نمک کی طرح ہوتا ہے اور سمندر جھاگ سے مشابہت رکھتا ہے نرم اور سوراخ دار اور بہت ہلکا ہوتا ہے فرنگستان سے لاتے ہین بڑی بڑی گھانس اور کانس وغیرہ پر جم جاتا ہے کبھی دریا کے کنارے پر اور ریت پر پڑا ہوا ملتا ہے برف کی طرح سفید ہوتا ہے تمام افعال مین سمندر جھاگ سے قوی ہے جالینوس کے نزدیک یہ سمندر جھاگ کی چوتھی قسم ہے شاید یہ وہ ہو جسے کستوری کہتے ہین جسکا ذکر سمندر جھاگ مین ہے بالاستیعاب ہو **طبیعت** چوتھے درجے مین گرم وخشک

خواص وفوائد اسکو کھانے کے کام مین نہ لانا چاہیے اسلیئے کہ نہایت تیز زہر ہے اسکے تین رتی کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اعضاے اندرونی کو کاٹ ڈالتا ہے خارجًا بھی ایسی حالت مین استعمال کرنا چاہیے کہ اسکی حدت کم کر دی گئی ہو اسکے لیپ سے خراب سرد مزاج بدل کر عمدہ مزاج ہو جاتا ہے بعض اسکو قولنج ریحی کے علاج مین استعمال کرتے ہین اور ان کی آنکھون مین بالا پڑ جاے تو اسکے لگانے سے کٹ جاتا ہے اسکو پانی مین پیسکر لیپ کرنے سے عرق النسا ورم پستان اور داءالثعلب خارش کو جس مین رطوبت اور پھنسیان ہون اور جھائین اور شور لعنیہ ابرص دادکو نفع ہوتا ہے۔

آرنڈ خربوزہ و آرنڈ ککڑی (ھ)

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے جسکو پپیتا اور ارنڈ پپیتا بھی کہتے ہین یہ درخت کئی گز تک بلند اور سیدھا ہوتا ہے اسکی لکڑی کمزور اور پولی ہوتی ہے رطوبت زیادہ ہوتی ہے یہ درخت دہلی سے سیلون تک ہندوستان کے سب باغون مین بویا جاتا ہے اس کے اُگنے سے ڈیڑھ برس کے بعد پھل لگنے لگتے ہین ایک پھل کی پانچ قاشین ہوتی ہین اور سال بھر تک پیڑ پر رہتا ہے گرمی کے موسم مین پکتا ہے کچے پھل کا رنگ اوپر سے سبز اور گودا اندر سے سفید ہوتا ہے اور اس وقت اس مین دودھ بہت سا ہوتا ہے پک کر پوست زرد اور گودا نرم اور زرد ہو جاتا ہے شیرینی آجاتی ہے دودھ کم ہو جاتا ہے اب بھی مزے مین کسی قدر بہک ہوتی ہے بہتر وہ ہے جس مین بہک کم ہو بڑا اور پختہ ہو اسکے اندر بیج سیاہ گول کالی مرچ کے برابر ہوتے ہین اُن کا چھلکا موٹا اور چکدار ہوتا ہے بعض قسم مین بیج نہین ہوتے ان بیجون کا مزہ رائی کیطرح ہوتا ہے اسکا پکا ہوا پھل چھوٹے سے خربوزے کے برابر بلکہ بعض بعض متوسط خربوزے کے برابر بھی ہو جاتا ہے

اسکی ایک ایک ڈنڈی پر بہت بڑا ایک ایک پتا لگتا ہے اسکے پتے ارنڈ کے پتوں کی طرح اور اُنسے کیقدر نرم
اور موٹے ہوتے ہیں اسکا درخت بہت برسوں تک نہیں رہتا ہے اسکے رال کی طرح سفید گوند لگتا ہے

طبیعت پختہ پھل گرم و تر اور خام گرم و خشک اور بعض کہتے ہیں کہ سرد و تر ہے۔

خواص و فوائد کچے پھل کو بطور انجیر کے گوشت کے گلنے کے لئے ڈالتے ہیں بلکہ اسکو سکھا کر اکثر اس کام
کے لئے رکھ لیتے ہیں اسکے گوشت کے گلانے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں تیز اور گرم اور جاذ دودھ ہوتا ہے
اس کا سرکے میں اچار ڈالکے ورم طحال کے لیئے کام میں لاتے ہیں بواسیر اور اعضا کے ورم کے
لیئے بھی نافع ہے۔ پختہ پھل میں غذائیت زیادہ ہے معدے سے جلدی تلے اترتا ہے ملین شکم ہے پیاس
بجھاتا ہے ہچکی اور بواسیر اور ورم طحال اور حلق کی خشونت اور گردے کی لاغری اور دق کے لئے مفید ہے
فضلات گندہ کو بدن کی جلد اور ہاتھ پاؤں کیطرف دفع کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے نسیان اور خشکی دور
کرتا ہے نفث الدم اور نزف الدم اور سوزاک اور دل و معدہ اور جگر کے التہاب کو کھوتا ہے۔ ہاضم ہے بلغم
اور خون بلغمی اور ریاح [illegible] پیدا کرتا ہے۔ سرد مزاج کو نقصان کرتا ہے خاص کر جبکہ بدن میں بلغم اور
رطوبات بھرے ہوئے ہوں۔ بہتر ہے کہ دو کھانوں کے درمیان میں اُسے کھائیں اسکے گدر پھل کو پانی
میں جوش دے کر گھی میں بھون لیں چینی اور کھانڈ بقدر ضرورت داخل کرکے حلوا بنائیں تھوڑا زعفران
اور مشک بھی گلاب میں حل کرکے ڈالیں تو یہ حلوا بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے بہت مفید ہے اسکا دودھ گرم
اور تیز ہے جہاں لگائیں وہاں زخم ڈالدیتا ہے اس دودھ کو داد پر لگایا جائے تو اُس سے بہت سی زرد رطوبت
نکلے اور تھوڑی سی خارش بھی معلوم ہو مگر دو تین دن میں جاتا رہے اور اگر زن حاملہ اس دودھ کو رکھے تو
فوراً حمل ساقط ہو جائے مگر رحم میں زخم پڑجائے اور عفونت آجائے علاج اس کا یہ ہے کہ عورت کے
دودھ کی پچکاری لگائی جاتی ہے بیج بھی اسکے تیز ہیں ان میں قوت بلا ہے اسکے درخت کی چھال جوش
کرکے پینے سے کدو دانے نکل جاتے ہیں اسکے کچے پھل کا دودھیا رس کیڑے مار ڈالتا ہے اسکو پلانے میں
خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہ آنتوں کو بہت نقصان پہونچاتا ہے اسکے دینے کا یہ دستور ہے کہ تازے پھل کا
سوا تولہ دودھیا رس کو سوا تولہ شہد میں اچھی طرح ملاکے اُس میں چار پانچ تولہ تیز گرم پانی ملاکے ٹھنڈا
ہونے پر پلا دیویں پھر اسکے دو گھنٹے بعد ارنڈی کے تیل میں لیموں کا رس یا سرکہ ملاکے پلا دیویں اگر طاقت
ہو تو دوسرے دن بھی ایسے ہی اتنی خوراک پلا دیں یہ خوراک جوان آدمی کے لئے ہے سات سے دس
برس تک کے بچے کے لئے اس سے آدھی اور تین سے سات برس کے بچے کو اس سے چوتھائی مقدار
پلانی چاہئے اگر اس سے پیٹ میں مروڑ پیدا ہو تو گرم پانی میں کھانڈ ملاکے حقنہ کرنا چاہئے پیٹ کے
کیڑے مارنے کے لئے سوا ماشہ سے پونے چار ماشہ تک دودھیا رس پلانا چاہئے اس کا اثر آنتوں کے
کیچوؤں پر زیادہ اور کدو دانوں پر کم ہوتا ہے اس کے بیجوں کی پھنکی دینے سے آنتوں کے کیڑے
مرتے ہیں اس کے بیج حاملہ عورت کو کبھی نہ کھلانا چاہئے اس کا دودھیا رس رحم کے منہ پر لگانے سے
بچہ آرام سے پیدا ہو جاتا ہے اسکے کچے پھل کے چھلکے اتارنے سے جو دودھ نکلتا ہے اسکو جمع کرکے

بالو ریت پر ایک گاڑھا کپڑا بچھا کر اُس پر اُس دودھ کو ڈال دیوین جب اُس کا پانی سوکھ کر سفید سفوف سا ہو جاوے تب اُسکو بوتل مین بھر رکھنا چاہئے اس مین سے جوان آدمی کو کھانا کھانے کے بعد آدھی رتی سے ایک رتی تک کھانڈ یا دودھ کے ساتھ دینے سے کھانا سہولت سے اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے بچے اور نازک عورت کو اس کے سفوف کا شربت بنا کے دینا چاہئے اس کا پکا ہوا پھل خون کو درست کرتا ہے قبض مٹانے کے لئے اسکے پکے ہوئے پھل کو کئی دن تک لگاتار صبح کے وقت کھلاتے رہنا چاہئے۔

آرُوِی (ھ)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وکسر واو ویائے معروف

صفات وشناخت ایک قسم کی ترکاری ہے جس کو گھیان بھی کہتے ہین یہی بیج اور یہی جڑ ہے اسکی شاخین ایک گز کے قریب ہوتے پتے بڑے بڑے ڈھال کی طرح جنکے لب اندر کی طرف ہوتے ہین صاف اور چکنے کیلے کے پتون کی طرح۔ اسکی جڑ بائی انگلی کے برابر اور کوئی چھوٹی بھی ہوتی ہے ہندوستان مین یہ تین قسم کی بوئی جاتی ہے ایک سفید دوسری سیاہ تیسری سُرخ اگرچہ کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ سات قسم کی ہوتی ہے مگر اسکی اور قسمین دیکھنے مین نہین آتین جب اس کا پوست دور کرتے ہین تو اندر سے سفید نکلتی ہے اسکو گوشت کے ساتھ اور تنہا بھی پکا کر کھاتے ہین بلکہ اسکے پتے بھی کئی طرح سے پکاتے ہین اس مین شوریت کے ساتھ قبض اور تیزی ہے جب اُسکو چکھا جاوے تو یہ سب باتین معلوم ہوتی ہین اس کی رطوبت منہ اور زبان کو کاٹتی ہے جوش دینے سے یہ تیزی اور شوریت جاتی رہتی ہے یہ بوئی جاتی ہے اور خود رو جنگلی بھی ہوتی ہے جنگلی قسم غیر مستعمل ہے کیونکہ اس مین حدت اور لزوجت بہت ہے بنگالے مین جو جنگلی قسم اسکی پانی کے کنارون اور گڑھون کے پاس خود بخود پیدا ہو جاتی ہے وہ کچو کہلاتی ہے جنگلی اروی کی ایک قسم اور بھی ہے جسے مونڈھا یم کے ضمے اور واو مجہول اور ڈال ثقیل سے کہتے ہین یہ اگرچہ باڑیون مین بوئی بھی جاتی ہے مگر مزیدار نہین ہوتی اور پکانے سے گلتی نہین ہر اروی مین شوریت اور چیپ پایا جاتا ہے حلق مین خراش پیدا ہو جاتی ہے پکانے سے حدت اور شوریت اور لزوجت دور ہو جاتی ہے بعض اول جوش دیکر پانی پھینک دیتے ہین اس سے بھی درست ہو جاتی ہے صحرائی کی پہلی قسم کی حدت اور شوریت اور لزوجت جوش دینے اور پکانے سے بھی نہین جاتی سلئے لوگ اسے نہین کھاتے اور نہ اسکے پتے کھاتے ہین اروی کی لزوجت پکانے سے جاتی رہتی ہے مگر جوش دینے سے اسمین ایک قسم کی لزوجت آجاتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُس مین بالقوہ موجود تھی جو پکانے سے ظاہر ہو گئی۔

طبیعت حکیم شریف خان نے لکھا ہے کہ مزاج اسکا سردی کیطرف مائل معلوم ہوا ہے یونانیون نے مطلقاً اس کو دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین تر بتایا ہے بعض گرمی وسردی مین معتدل اور دوسرے درجے مین تر بتاتے ہین شیخ کے نزدیک گرم وخشک پہلے درجے مین ہے سفید اروی کو وید بھی معتدل کہتے ہین

خواص و فوائد مقوی باہ ہے منی کو گاڑھا اور پیدا کرتی ہے گردے کے دبلے پن کو کھوتی ہے کھانسی
اور بواسیر کو بھی مفید ہے اور چونکہ اس میں لزوجیت ہے اسلیئے معدے کو قوت دیتی ہے بدن کو فربہ کرتی
ہے اور بلغم پیدا کرتی ہے اور دودھ بھی پیدا کرتی ہے آنتوں کی خراش کو دفع کرتی ہے سینہ کی خشونت
اور خرخرے کے کھردرے پن کو مفید ہے بولس لکھتا ہے کہ پکی ہوئی اروی معدے کے لیئے مفید ہے
پیشاب جاری کرتی ہے بعض نے یہ لکھا ہے کہ وہ جلد ہضم ہو جاتی ہے آنتوں کے پیچ کو اور دستوں کو
مٹاتی ہے اسکا چھلکا دستوں کے بند کرنے میں قوی ہے استسقا کو مفید ہے جلد ہضم ہونے کا قول صحیح
نہیں معلوم ہوتا اسکو جوش کرکے پیس کر شہد میں ملا کر چوٹ اور درد کی جگہ باندھنے سے آرام ہوتا ہے
مونڈھا اور ورام پر ضماد کرنے سے اُن میں نضج پیدا کر دیتا ہے اسکو جلا کر پھوڑوں پر برکانے سے
بھر جاتے ہیں منہ آجائے تو اُسپر بھی اسکے چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے بالوں کو قوت دیتا ہے ویدوں نے
سفید و سیاہ کے علحدہ علحدہ خواص و فوائد بتائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سفید اروی بالضم ہے اسکا مزہ
شیریں ہے۔ رشائے کی بیماری اور پیشاب کے فساد کو دور کرتی ہے پیٹ کے کیڑے مار ڈالتی ہے
طبیعت کو خوش رکھتی ہے منی کو پیدا کرتی ہے پاخانہ کھولکر لاتی ہے یعنی قبض دفع کرتی ہے تمام
جلدی امراض جیسے داد چھیپ جذام [illegible] وغیرہ کو مفید ہے اور پرہیزی غذاؤں میں سے ہے
اور سیاہ قسم بھوک گھٹاتی ہے ہضم کے وقت گران ہے۔ بادی بھی ہے۔ بلغم پیدا کرتی ہے مصلح اسکا
زیرہ سیاہ ہے امراض جلدی اور صفرا کو مفید ہے آواز صاف کرتی ہے قوت گویائی بڑھاتی ہے
مدبول ہے قبض دور کرتی ہے۔ پرہیز کے لئے خوب ہے اسکو تھوڑا پانی میں ملکر گھڑی بھر رہنے
دیں پھر صاف کرکے تین گھونٹ پی لیں مسہل اچھا خاصہ ہے جب دست بند کرنا چاہیں تو ہاتھ پاؤں
سرد پانی میں رکھدیں۔ اسکے پتوں میں سے رس نکال کے لگانے اور پلانے سے تمام رگوں میں
سے نکلتا ہوا لہو بند ہو جاتا ہے اس کے رس کے لگانے ہی فوراً اچھی طرح زخم میں سے خون کا نکلنا بند
ہو جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں زخم بھر جاتا ہے سیاہ اروی کے پتے اور انکی ڈنڈیوں سے رس نکال کے
اُس میں نمک ڈال کے لیپ کرنے سے گلٹیوں اور گانٹھوں کی سوجن بھر جاتی ہے سیاہ اروی کا
رس نکالکر لگانے سے بالوں کا گرنا بند ہو جاتا ہے اور نئے اگنے لگتے ہیں اسکا رس پلانے سے قبض
دفع ہوتا ہے بھڑ یا دوسرے زہردار کیڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکا رس لگانے سے زہر اُترتا
ہے اسکا رس پلانے سے بواسیر دفع ہوتی ہے جگر میں جو خون جم جاتا ہے اسکو تحلیل کرنے کے لیئے اسکا
رس پلاتے ہیں۔

شریفی میں لکھا ہے کہ قلقاس اروی کا عربی نام بتاتے ہیں لیکن دونوں کے پتوں میں خلاف ظاہر ہے
اسلیئے کہ صاحب تحفۃ المومنین نے کہا ہے کہ قلقاس کے پتے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر یہ کہا جائے
کہ یہ کاتب کی غلطی ہے اور دوسرے چہرے کی تطبیق کر دی جائے قلقاس کا مزاج یونانیوں نے گرم
دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں

اور ہندوستان کے اہل تجربہ سرد جانتے ہین حکیم شریف خان کہتے ہین کہ بعض عربون سے پوچھا گیا تو کہا کہ قلقاس اروی کا نام ہے اور میرے علم ادب عربی کے استاد فاضل اجل مولانا محمد طیب صاحب مکی نے جو عرصہ دراز سے ہندوستان مین مقیم ہین اور علوم عقلی مین مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی سے مستفید ہین قلقاس کے متعلق میرے سوال کے جواب مین فرمایا کہ یہ اروی کا نام ہے اور اروی کی تمام قسمون پر قلقاس کا اطلاق ہوتا ہے **مضر** ریاح اور سدہ پیدا کرتی ہے دیر ہضم و لزج ہے نرخرے کو نقصان دیتی ہے زیادہ کھانے سے سودا پیدا کرتی ہے غلیظ الغذا ہے معدے کو مضر ہے **مصلح** ترشی اور گرم مصالحہ اور شہد و سکنجبین اور معدے کی مضرت اور غلط غلیظ پیدا کرنے کی اصلاح ہی کے رس سے ہوتی ہے اور خوب ملکر دھونے پانی مین جوش دینے اور املی کے پتون مین پکانے سے بورقیت بھی جاتی رہتی ہے۔

آرارُوٹ

صفات وشناخت ایک درخت کی جڑ سے ملتا ہے جسکی پیدایش امریکہ مین ہے اور اس ملک مین بھی اسکی کاشت شروع ہوئی ہے ہر برس اسکے درخت کو مع جڑ اُکھاڑ کر اچھی طرح پانی سے دھوکر پیسکر اور پانی مین گھول کر خوب طرح ہلاتے ہین جو چیز سوت کی طرح بنتی ہے اُسے نکال ڈالتے ہین تب اُس دودھ سے پانی کو لیکر نہایت باریک چھلنی سے چھان کر علٰحدہ رکھ چھوڑتے ہین تب جو چیز نیچے تہ نشین ہوگی اُسکو جما کر دھوکر خشک کرنے سے اراروٹ بنتا ہے یہ سفید سفوف ہوتا ہے ہاتھ مین ملنے سے مانند ریت کے معلوم ہوتا ہے بے بو اور بے ذائقہ ہے۔

خواص وفوائد نہایت ہلکی غذا ہے اکثر لڑکون کے مرضون مین استعمال کیا جاتا ہے دودھ اور شکر کے ساتھ ملا کر پکا کر کھیر بنا کر دیتے ہین اعضا کو نرم اور چکنا کرتا ہے مقوی ہے پیچش وغیرہ مین عمدہ غذا ہے جلد ہضم ہوتا ہے۔

اَرِشَاد (ھ)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وفتح شین نقطہ دار وسکون الف

صفات وشناخت ایک ہندوستانی روئیدگی ہے کہ قدآدم تک بلند ہوجاتی ہے اسکی شاخین گاؤزبان کی طرح گرہ دار ہوتی ہین پتے بھی گھانس کی طرح ہوتے ہین اسکا پھول گل بنفشہ کی طرح اور مختلف الالوان ہوتا ہے اسکے درمیان مین ایک تے بال کی طرح ہوتی ہے اسکا پھل الائچی کی طرح سہ پہلو ہوتا ہے **طبیعت** سرد و خشک۔

خواص وفوائد قابض ہے دست بند کرتی ہے اگر عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد تین روز تک اسے کھائے تو حمل رہنے کے لیے مستعد ہوجاتی ہے

ارنی (ھ)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وکسر نون ویائے تحتانی معروف

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت ہے آڑو کے درخت کے برابر بڑا ہوتا ہے اور شاخین بہت سی ہوتی ہین اور یہ سب شاخین تنہ درخت مین سے نکلتی ہین یہانتک کہ انکی کثرت کی وجہ سے بعض بعض درخت کا تنہ معلوم بھی نہین ہوتا اسکے پتے سنبھالو کے پتون کی طرح ہوتے ہین پھل اس کا گول ہوتا ہے پکنے کے بعد سُرخ پڑجاتا ہے اور بے مزہ معلوم ہوتا ہے اور غیر ماکول ہے اس درخت کی لکڑی سے حقے کی نے بناتے ہین بید کہتے ہین کہ چرب اور گران ہے **طبیعت** گرم پہلے درجے مین خشک تیسرے درجے مین **خواص وفوائد** ارنی باد اور ورم کو دفع کرتی ہے قبض کو دور کرتی ہے آنتون کا سُدہ کھولتی ہے اشتہا بڑھاتی ہے استسقا کو نافع ہے ضعف جگر اور یرقان کو دور کرتی ہے اسکے پتو نکو پانی مین جوش کرکے انکباب کرنا عرق النسا اور درد مفاصل کو مفید ہے اسکا حمول رحم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے خون حیض جاری ہو تو اُسے روکتا ہے فرج کو تنگ کرتا ہے اسکے پتے پانی مین جوش دیکر انقلاب رحم کے لئے نطول کرنا مفید ہے اس کے پتون کا لیپ خنازیر پر مفید ہے اور دو بحر زخمون اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے اس کے پتے پکا کر درد کی جگہ باندھنے سے فوراً تخفیف ہوتی ہے اس کے پتون کا رس اُس مرہم مین داخل کیا جاتا ہے جو پانون مین جوتے سے خراش پڑجانے کے لئے بناتے ہین بعض کتب یونانی مین اسی طرح بیان ہوا ہے۔

ویدک کی بعض کتب مین لکھا ہے کہ اس کی دو قسمین ہین ایک چھوٹی دوسری بڑی سفید اور کالے رنگ کے پھول کی وجہ سے بھی دو طور کی ہوتی ہے۔

بڑی ارنی

صفات وشناخت دکن سیلون بنگال بمبئی اودھ گڑھوال اور راجپوتانہ وغیرہ مین اس کی پیدائش ہے اس کا پیڑ تیس فٹ اونچا ہوتا ہے اس کے پتون کے کنارے کٹے ہوئے کنگورے دار ہوتے ہین اس کی بڑائی شاخون مین آمنے سامنے مضبوط کانٹے ہوتے ہین چھوٹی ٹہنیون کے کانٹے نہین ہوتے اس کے کچھ نیلے سفید رنگ کے پھول لگتے ہین اُن کی پکھڑیان کچھ موٹی ہوتی ہین اور اُن کی بو کچھ اچھی نہین ہوتی اس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اسپر بیجنی رنگ کی دھاریں ہوتی ہین ماگھ کے مہینے مین اس کے پتے گرجاتے ہین اور ماگھ سے چیت تک نئے پتے نکل آتے ہین جو درخت تر زمین مین ہوتا ہے اُس کے پتے جلدی نکل آتے ہین اور جو سوکھی زمین مین ہوتا ہے اُس کے کچھ دیر سے نکلتے ہین چیت بیساکھ مین اس کے پھول لگ جاتے ہین اُن کے گرنے کے بعد کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھل لگتے ہین اسکے پتے اور جڑ کڑوے ہوتے ہین اس کے پتون کو پکا کر روٹی سے بھی کھاتے ہین۔

خواص و فوائد اسکی جڑ ہاضمہ قوی کرتی ہے اسکے استعمال سے پیٹ کا درد۔ تپ۔ استسقاے زقی اور سب بدن کا ڈھیلا ورم مٹ جاتا ہے اسکی جڑ کو پانی مین پیسکر گھی کے ساتھ سات دن تک چاٹنے سے ارد ورو گ کہ ایک قسم کی تپ ہے دفع ہو جاتا ہے اس کا جوشاندہ سوا چھ تولہ دن مین دو تین مرتبہ پلانے سے بخار والے کے احشا کا درد ساکن ہو جاتا ہے اسکی جڑ کو گنگی کی جڑ کے ساتھ پیس کے اور گرم کرکے لیپ کرنے سے بدن کی ڈھیلی پڑی ہوئی سوجن اتر جاتی ہے اسکے جوشاندے پر سونٹھ چرک کے پلانے سے بدہضمی رک جاتی ہے اسکے پتون کے استعمال سے پیٹ کا درد اور جلدی جلدی سانس لینا موقوف ہوتا ہے اسکے پتے اور دھنیے کے بیج جوش دیکر صاف کرکے پلانے سے دل کا ضعف جاتا رہتا ہے اس کے پتون کا جوشاندہ پینے سے آنتون اور معدے کا درد جاتا رہتا ہے اس کے پتون کی ترکاری بنا کر دہی سے کھانے سے پیٹ کی بادی دفع ہوتی ہے پتون کو کالی مرچ کے ساتھ پیسکر پلانے سے سردی کا زکام جاتا رہتا ہے اور اسطرح پینے سے بخار بھی چھوٹ جاتا ہے اس کے پتے اور ہڑ دن کو جوش کرکے پینے سے قبض جاتا رہتا ہے پتونکو پانی مین پیسکر دو اسیر کے مسون کے پھر باندھنا چاہئے اس کے اجزا کو جوش کرکے پینے سے گٹھیا کا درد اور پٹھون کا بادی کا درد دور ہوتا ہے اسکی جڑ کا سفوف گھی کے ساتھ لیشر عس کے مریض کو چٹانے سے سات دن مین پورا نفع ہو جاتا ہے اور اسکے جوشاندے سے جریان منی کو بھی نفع پہونچتا ہے۔ یہ دش مول مین بھی داخل ہوتی ہے۔

چھوٹی ارنی

صفات و شناخت یہ ہندوستان کے ہر مقام مین ملتی ہے پنجاب سندھ میرواڑہ دکھن بہار بنگال اودھ اور لنکا وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے اس کا درخت دو تین گز اونچا ہے اسکی جڑ موٹی ہوتی ہے رنگ اس کا بھورا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس مین کچھ کچھ خوشبو بھی ہوتی ہے اسکے پتے ایک دو انچ لمبے ہوتے ہین اس مین خوشبودار سفید پھول لگتے ہین اس مین کالے رنگ کے پھل لگتے ہین جن مین چار چار بینگین نکلتی ہین اس مین بارہ مہینے ہی پھول لگتے ہین۔

خواص و فوائد اسکی جڑ کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے یہ طاقت بڑھاتی ہے پتون کے استعمال سے امراض کے پیچھے کی کمزوری دفع ہوتی ہے اس کے پتون کے رس مین شہد ملا کے پلانے سے خون صاف ہوتا ہے پتون کا سوا تولہ یا اس سے کچھ زیادہ رس دن مین دو بار کچھ دنون تک پینے سے پرانا سوزاک جاتا رہتا ہے چوپایون کا ہانپنا مٹانے کے لئے اس کے پتے پھل پھول چھال جڑ کھلاتے ہین دست اور پیٹ کے کیڑے مٹانے کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ارجن (مارواڑی)

بفتح الف و سکون راے مہملہ و ضم جیم و سکون نون محیط مین غلطی سے جیم تازی کے فتح سے لکھا ہے۔

صفات وشناخت یہ درخت اسّی سے سو فٹ تک اونچا ہوتا ہے اسکے پتے پت جھڑ میں گر جاتے ہیں مگر سب کے سب نہیں گرتے اسکا تنہ سیدھا نہیں ہوتا ہے اور اسکی گولائی دس سے بیس فٹ تک کی ہوتی ہے اور چالیس پچاس فٹ بڑھ جانے کے بعد اس میں شاخیں پھوٹتی ہیں اسکی چھال ہرا پن لیے ہوئے سفید خاکی بھوری یا بجھی رنگ کی اور صاف ہوتی ہے یہ درخت ہندوستان کے ممالک متحدہ - دکھن - بہار - چھوٹا ناگپور اور راجپوتانہ وغیرہ بہت سے مقاموں میں ہوتا ہے چیت بیساکھ میں اسکے پھول لگتے ہیں جاڑے میں پھل پکتے ہیں اسکے ایک قسم کا صاف سنہری بھورا اور شفاف گوند لگتا ہے وہ کھانے کے کام میں آتا ہے اسکی چھال میں سے خاکی رنگ نکلتا ہے اسکی لکڑی کی راکھ رنگ کے کام میں آتی ہے مزہ اسکا کسیلا ہے **طبیعت** گرم ہے بعض نے سرد لکھا ہے۔

خواص وفوائد اسکی چھال کو پانی یا دودھ میں اونٹا کے پلانے سے دل کا مرض دفع ہوتا ہے یا اسکا رن کر اونٹانے کے وقت اس میں تھوڑا سا گڑ بھی شامل کر دیں یا اسکی جڑ کو پیس کر دودھ کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے گر پڑنے یا چوٹ کے لگ جانے سے جو نیل جم جاتا ہے اسکو مٹانے کے لیے بھی اسکے جڑ کے سفوف کی پھنکی دودھ کے ساتھ دیتے ہیں اسکے جوشاندے سے پھوڑے اور زہریلے زخم کو دھونا چاہیے اسکا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اسکے سفوف میں تل کا تیل ملا کے کلیاں کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہو جاتا ہے اسکے پتوں کا خالص رس کان میں ڈالنے سے کان کا درد دفع ہوتا ہے زہر دار کیڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکی چھال کا لیپ کرنا چاہیے اسکے خیساندے سے خونی دست مٹتے ہیں اسکی چھال کو پیس کر گرم کرکے لیپ کرنے سے چوٹ سے پیدا ہوئی سوجن اتر جاتی ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بھی یہی لیپ کرنا چاہیے اسکی چھال کھانے سے پیٹ کے احشا کے فضلے کے اخراج کی رکاوٹ مٹتی ہے موت کے روکنے سے جو حبس بول اور مثانے میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اسکے مٹانے کے لیے اسکی چھال کا جوشاندہ پلانا چاہیے پانی کے ساتھ اسکی چھال کے سفوف کی پھنکی کو دینے سے صفرا کے امراض دور ہوتے ہیں اسکی اندر چھال یعنی اندرونی چھال کا جسے گابھا بھی کہتے ہیں جوشاندہ پلانے سے پیشاب کے رہنے کی جگہ کی چوٹ کو نفع ہوتا ہے اسکی اندر چھال کے سفوف کو گھی یا مکھن کے ساتھ چٹانے سے دل کے مرض دفع ہوتے ہیں دودھ کے ساتھ اندر چھال کے سفوف کی پھنکی لینے سے خون کی گرمی کو تسکین ہوتی ہے گڑ کے شربت کے ساتھ اندر چھال کی پھنکی لینے سے پرانا بخار اتر جاتا ہے بیل کی جڑ کے جوشاندے کے ساتھ اندر چھال کی پھنکی دینے سے دل کا مرض دور ہوتا ہے اسکی اندر چھال کے سفوف اور گیہوں کے آٹے کو تیل اور گڑ یا گھی میں پکا کر چٹا کے اوپر دودھ پلانے سے سب قسم کے دل کے امراض دفع ہوتے ہیں گیہوں کے آٹے اور اسکی اندر چھال کو بکری کے دودھ اور گائے کے گھی میں پکا کر اس میں مصری اور شہد ملا کر چٹانے سے دل کے سخت مرض دور ہو جاتے ہیں اسکی اور لنگیرن کی جڑ کی چھال کے سفوف کی پھنکی دیکے اوپر سے دودھ پلانے سے بادی کے امراض جاتے رہتے ہیں - ارجن چوٹ کے واسطے عمدہ دوا ہے اسکا پلانا اور لگانا دونوں

مفید ہین یہانتک کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے اسکی چھال کا سفوف مقوی باہ ہے جریان کو نفع پہونچاتا ہے
اسکے جوشاندے سے کلی کرنا دانتون کی جڑون کو مضبوط کرتا ہے اگر کسی شخص نے زہر کھایا ہو اور اوپر سے
اسکے پتے یا چھال یا پھل پیسکر پلائین تو اثر زہر کا جارہتا ہے۔

اَرہر (ھ)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وفتح ہا وسکون رائے مہملہ ✣
شاخل وکشاخل ودُرشمر (ف)، دُجح وشاض (ع)

صفات وشناخت تالیف شریفی مین لکھا ہے کہ دلی مین ارہر کو تور بھی کہتے ہین اور دوسرے
مقامون مین تور کو ارہر کی قسم سے جانتے ہین جسکا درخت کلان ہوتا ہے اور اکھیر کے کنارے پر بوتے
ہین وہ تور کہلاتی ہے ارہر کا درخت تور کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے ارہر کا درخت گز ڈیڑھ گز کے
قریب بڑھتا ہے۔ کہتے ہین کہ ارہر تور سے مزہ دار ہے۔ تور کو گیہون کے ساتھ بوتے ہین تور کا دانہ
بڑا اور ارہر کا چھوٹا ہوتا ہے اور خشک ہوتی ہے بعض آدمی یہ جانتے ہین کہ تور اور ارہر ایک چیز ہے مگر
عند التحقیق دونون مین فرق ثابت ہے جیسے کہ تور کا درخت ڈیڑھ گز کے قدر بڑا ہوتا ہے اور ارہر کا اس
سے بھی بڑا نہ چھوٹا ہوتا ہے اور ارہر کو آخر خریف مین بوتے ہین اور آخر ربیع مین گیہون کے ہمراہ کاٹتے
ہین اور تور کو اول خریف مین بوتے ہین اور ربیع کے آغاز مین کاٹتے ہین ارہر کا دانہ تور سے بڑا ہوتا
ہے نہ چھوٹا تور ملک مالوہ و راجپوتانہ و دکھن مین کثرت سے ہوتی ہے اور ارہر ملک دوآبہ مین بہت ہوتی
ہے تور کا مزہ ارہر سے بہتر ہوتا ہے ارہر کے دانے مین سفیدی آتی ہے جو بھاڑ مین بھون
لینے سے جاتی رہتی ہے حکیم شریف خان نے جو لکھا ہے کہ ارہر تور سے مزہ دار ہوتی ہے یہ مشاہدے
کے خلاف ہے خاندیس کے ملک کی تور بہت مزیدار ہوتی ہے دانہ بڑا ہوتا ہے **طبیعت** سرد وخشک
دوسرے درجے مین و بعض معتدل بھی کہتے ہین حکیم شریف خان نے گرم دوسرے درجے مین اور
خشک تیسرے درجے مین لکھا ہے یہ تو درست نہین معلوم ہوتا مگر گرم وخشک کچھ اس سے
کم ہونا قرین قیاس ہے ✣

خواص وفوائد یونانی اطبا کی کتابون مین لکھا ہے کہ پیٹ پھلاتی ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے
خون اس سے کم بنتا ہے قبض پیدا کرتی ہے اور اس سے تبخیر ہوتی ہے صفراوی دست اور ذرب کو
نافع ہے بلغم اور خون کا فساد اس سے جاتا رہتا ہے صفرا کو دفع کرتی ہے گرم مزاج والونکو نقصان پہونچاتی
ہے البتہ جنکو عادت ہو وہ اس سے نقصان نہین پاتے وید کہتے کہ ارہر اور تور سبک وقابض ہے فساد
خون وصفرا وبلغم کو کھوتی ہے اور فساد زہر کو بھی دور کرتی ہے اور بادانگیز ہے اور بعض کہتے ہین کہ تپ
اور کف اور غصہ اور خوف کو دور کرتی ہے ذرا کسیلی اور شیرین ہے بھوک بڑھاتی ہے پیشاب کے
امراض کو مفید ہے باد کو دور کرتی ہے اور اس قے کو جو کھانے کے بعد ہوتی ہے مفید ہے قوت سامعہ



فائدہ بخشتی ہے تشنگی اور سارے بدن کی سوزش کو زائل کرتی ہے قوت گویائی کو ترقی دیتی ہے یرقان اور سوداالقینہ کو دفع کرتی ہے مقوی معدہ ہے اگر پکانے کے وقت ایک دو جوش دیکر وہ پانی پھینک کر دوسرے پانی میں پکائیں تو اسکی خشکی زائل ہو جاے اور اگر دودھ یا دہی کے ساتھ استعمال کریں تب بھی خشکی جاتی رہے کہتے ہیں کہ تور کی دال تپ کو کھوتی ہے ارہر کی دال پانی میں بھیگو دیں میں دو بار بالخورے پر ضماد کریں اور دوسرے روز بالخورے کو اسے اپلے سے صاف کرکے تھوڑا سا گھی ملکر دھوپ میں بیٹھ جائیں تو اس طرح دو تین بار کرنے سے بال نکل آئیں ارہر کو بھیگو پانی میں ملا کر نمش پر ضماد کرنا مفید ہے ارہر کی دال زیادہ کھانے سے بصارت میں تاریکی آتی ہے پینے میں جلن پیدا ہوتی ہے کیونکہ ادیبوں کو موافق نہ آنے سے اس سے انکے دل پر گرمی ہو جاتی ہے اسکی پھلی اور پتوں کو بھبکرا اور گرم کرکے پستان پر لیپ کرنے سے دودھ کی حرکت اور جوش بند ہو جاتا ہے اسکے کچے پتوں کو چبانے سے منہ کو نفع ہوتا ہے اور بھولے ہوے سوڑے بیٹھ جاتے ہیں اسکے پتوں کے رس سے کلیاں کرنے سے منواں [illegible] ہے اس کی دال کو پانی میں بھگو کر اس پانی سے کلیاں کرنے سے بھی مسوڑوں کو آرام ہوتا ہے اس کے پتوں کا رس پلانے سے افیم کا زہر اترتا ہے دوب اور اس کے پتوں کے رس کو سونگھنے سے آدھا سیسی دفع ہوتی ہے اسکے پتوں کے رس کو کچھ گرم کرکے یا اسکی دال کو پانی میں بھگو کے اس پانی کو گنگنا کرکے غرارہ کرنے سے زخرہ اور گلا کا ورم اتر جاتا ہے اس کی بھوسی چلم میں بھر کر پینے سے ہچکی بند ہوتی ہے۔ اسکو پانی میں پیس کے لگانے سے پھوڑے پھنسی بڑے چھوٹے ہو جاتے ہیں اس کے درخت کی جڑ کو پانی میں گھس کر آنکھوں میں لگانے سے جالا کٹتا ہے ارہر کے پتے جوش دیکر کلی کرنے اور پتوں کو دانتوں کے تلے دابنے سے دانتوں کے درد کو تسکین ہوتی ہے **مضر** بلغم اور ریاح پیدا کرتی ہے اور بے خوابی لاتی ہے پیٹ پھلاتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے اسکے کھانے سے سینے میں جلن [illegible] ہے بصارت میں دھند پیدا کرتی ہے **مصلح** گھی میں بھوننا۔ شہد۔ ادرک۔ گرم مصالح۔ دودھ۔ گوشت اور [illegible]

ارقطیون

بفتح الف وسکون راے مہملہ وفتح قاف وسکون طاے مہملہ وضم یاے تحتانی وسکون واو ونون۔

صفات وشناخت ایک گھاس ہے جس کے پتے گول ہوتے ہیں اور اُنپر رونگٹے بہت ہوتے ہیں ساق کمزور اور لمبی ہوتی جڑ سفید وشیریں ہوتی ہے بیج زیرے کے چھوٹے چھوٹے دانوں کی طرح ہوتے ہیں

طبیعت گرم ہے مگر زیادہ گرم نہیں۔

خواص وفوائد خشکی پیدا کرتی ہے دانتوں میں درد ہو تو اس کی جڑ اور پتوں اور بیجوں کے جوشاندے سے کلی کرنا نفع دیتا ہے پیشاب رک جاے تو اس کے پینے سے کھل جاتا ہے عرق النسا کو بھی نافع ہے آگ سے بدن جل جاے تو اس کو پانی میں پکا کر اس سے دھارنا نافع ہے ناخنوں کی جڑوں کے زخموں کو بھی فائدہ پہونچاتی ہے ہوائی سردی سے ہاتھ پانوں پھٹ جائیں تو اس کے استعمال سے نفع ہوتا ہے۔

ارقیطون

بفتح اول وسکون راے مہملہ وکسر قاف وسکون یاے تحتانی وضم طاے حطی وسکون واو ونون یونانی لفظ [illegible] کا معرب ہے
صفات وشناخت اسکے پتے کدو کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے بڑے اور زیادہ سخت اور اُنپر رونگٹے ہوتے ہین رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے جڑ بڑی اور نرم اور سفید اور میٹھی ہوتی ہے ساق مربع اور ایک ہاتھ سے کم ہوتی ہے اور بیج زیرۂ سیاہ کی طرح ہوتا ہے اور اس مین اکلیل یعنی چتر ہوتا ہے سُرخ رنگ **طبیعت** دوسرے یا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔
خواص وفوائد جالی۔ مجفف اور محلل ہے اور قوت قابضہ رکھتی ہے اسکے ساتھ کلی کرنے اور اسکو منہ مین رکھنے سے دانتون کے درد کو نفع ہوتا ہے اگر آگ سے جل جاے یا سردی سے بدن پھٹ جاے تو اسکا پانی لگانا چاہیے اسکو ساڑھے تین ماشہ لیکر اسی قدر مغز چلغوزہ کے ساتھ کھانے سے سینے کے زخم کو نفع ہوتا ہے اگر سینے مین پیپ ہو تو اس کا تنقیہ ہو جاتا ہے درد سینہ کو آرام ہوتا ہے اسکو جوش دیکر چودہ تولہ جوشاندہ پینے سے پیشاب کی تنگی عرق النسا اور درد مفاصل کو صحت ہوتی ہے اسکے تازہ اجزا کا ضماد سردی سے بدن پھٹ جانے اور جوڑون کے درد [illegible] عضو کو مفید ہے پُرانے اور خراب زخمون پر اسکے پتے پیسکر لگانے سے نفع ہوتا ہے **مضر** گردہ **مصلح** [illegible] **مقدار خوراک** پانچ دو تولہ تک **بدل** اسکے پتونکا اسکی جڑ ہے

اِرُوڑ (ھ)

بکسر الف وسکون راے مہملہ وضم واو وسکون راے ثقیل
صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت ہے بہت سیاہ اسکا پھول گول اور طوطے کی چونچ کی طرح سُرخ ہوتا ہے **طبیعت** گرم وخشک تیسرے درجے مین ہے بعض بید [illegible] بتاتے ہین۔
خواص وفوائد اس کا دھوان لینا بدن کو تیز کرتا ہے۔ اسکے کھانے سے خلط سیاہ پیدا ہوتا ہے اس سے وست آگے ہین جل گرجاتا ہے بعضے وید کہتے ہین کہ باد اور کھانسی اور بلغم کو دور کرتا ہے۔

آرنا (ھ)

بفتح الف وسکون راے مہملہ۔ گاؤمیش صحرائی (دشت)
صفات وفوائد جنگلی بھینسا ہے اور بڑا خوفناک جانور کسی کے سینگ تو دس فٹ تک لمبے ہوتے ہین اکثر افعال وخواص مین اہلی بھینس کے مثل ہے اس کا گوشت اُن لوگون کو مفید ہے جو دن بدن لاغر ونحیف ہوتے جاتے ہین۔

ارتکان وارتکن (ف)

بفتح الف وسکون راے مہملہ وسکون تاے مثنات فوقانی وفتح کاف تازی وسکون الف ونون گیلانی نے کہا ہے کہ فارسی لفظ ہے

صفات وشناخت ایک قسم کا پتھر ہے سُرخ وزرد جلانے سے سُرخ ہوجاتا ہے بہتر وہ ہے جو ہلکا زرد ہو
طبیعت سرد وخشک درجۂ اوّل میں۔
خواص وفوائد زخموں میں گوشت بھرلاتا ہے اور اعضا کے ورم کو دور کرتا ہے اور زخم میں جلا کرتا ہے
اور مدرات کے ہمراہ اس کا استعمال کرنا گردے اور مثانے سے پتھری وریت دور کرتا ہے۔

ارنڈ (ھ)

بفتح الف وفتح رائے مہملہ وسکون نون ودال ثقیل بیدانجیر (ف) خروع (عربی)

صفات وشناخت یہ درخت دو قسم کا ہوتا ہے سفید اور سُرخ سفید قسم کا درخت دو طور کا ہوتا ہے ایک
کے بیج بڑے ہوتے ہیں اسکا تیل جلانے کے کام میں آتا ہے اور دوسرے کے بیج چھوٹے ہوتے ہیں اسکا تیل
دواؤں میں مستعمل ہے چھلکا اسکا خاردار ہوتا ہے اسکے بیجوں کو ارنڈی کہتے ہیں مغز بیج کا سفید روغن دار ہے سُرخ
درخت بالکل اور زیادہ سُرخ نہیں ہوتا بلکہ بھورا اور اودا بھی ہوتا ہے سفید سے سُرخ قوی ہے سُرخ کو گویا ارنڈ اور لال
ارنڈ کہتے ہیں جب مطلق ارنڈ کا لفظ کتب طب میں آتا ہے تو اس سے اسکا بیج مراد ہوتا ہے اور سب سے بہتر بیج سُرخ ہے
طبیعت ارنڈ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض تیسرے درجے میں گرم وخشک
بتاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے درجے میں گرم وتر ہے بعض نے گرم پہلے درجے میں
اور خشک دوسرے میں کہا ہے۔
خواص وفوائد بیج ارنڈ بیان پورا نشہ پیدا کرتی ہیں اور بیجوں کے کھانے سے قے آتے آتے
مرجاتا ہے اسقدر مقدار کتے کے لئے بھی زہر ہے اور اسکا چھلکا نہایت مہلک زہر ہے اگر کوئی شخص
ساڑھے دس ماشہ کھالے تو مرجائے اگر ایسا واقع ہو تو یوں علاج کریں [illegible] سے چار ماشہ کسلوجن پیس کر
گھولا [illegible] سکنجبین اور ٹھنڈے پانی میں [illegible] کر پلا دیں اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے وہ عوارض لاحق
ہوتے ہیں جو دھتورے سے پیدا ہوتے ہیں انکے لئے انار کے دانوں کا پانی اور ریباس تریاق کا حکم
رکھتا ہے ارنڈی کی مینگ کا لیپ جھائیں اور مسے کھوتا ہے بلغمی اورام کو تحلیل کرتا ہے نقرس اور وجع مفاصل
کو تسکین دیتا ہے سرکے میں ملا کر لیپ کرنا پستان کے ورم اور سرخ بادہ پر نہایت مفید ہے ارنڈی
کی مینگ سے اعصاب میں نرمی آتی ہے اسکے کھانے سے بلغم خام اور استسقا کا پانی نکلتا ہے رگوں کا
تنقیہ ہوتا ہے اعضا میں قوت آتی ہے درد سر فالج لقوہ رعشہ وکساد اور سردی کی کھانسی دفع ہوتی ہے
ریاح کو تحلیل کرتی ہے صلابات کو ملائم کرنے کے لئے جو اشیا کام میں آتی ہیں ان سب میں اسکی مینگ
کا کھانا زیادہ موثر ہے کمر اور مثانے کے درد کو بہت نافع ہے حیض کا ادرار کرتی ہے آنول اسکے استعمال
سے نکل جاتی ہے اسکی دس مینگیں پیس کر ماء العسل کے ساتھ کھانے سے دستوں کی راہ بلغم اور رطوبت
مائی پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں اور خلط خام نواجبی طرح نکل جاتا ہے انکے کھانے اور لگانے سے سردی
بھی دفع ہوتی ہے ابتدائے جذام میں ارنڈی کی مینگ سات ماشہ روزانہ متواتر چالیس دن تک

کھائی جاوے تو نفع ہو پٹھے سخت ہوجائیں تو اسکی مینگ نہار منہ کھائیں اور اُنپر لگائیں مینگ پیسکر ستوؤں میں
ملا کر آنکھ پر لگانے سے ورم اور درد کو نفع ہوتا ہے قولنج کے مریض کے پیٹ پر ارنڈی کی مینگوں کا لیپ
بہت مفید ہے کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور دونوں طور سے قبض رفع ہوتا ہے مولفصاحب رموز اعظم میں لکھتے ہیں
کہ اگر عورت ارنڈ کا بیج جسکو ارنڈی کہتے ہیں ایک عدد چھیلکر کھاوے تو ایک سال تک حاملہ نہو اور جو دو کھاوے تو دو سال تک استقرار
ہے ایک تجربہ کار عورت نے بیان کیا تھا کہ حیض سے پاک ہونیکے بعد ایک ارنڈی کی مینگ کے ورنہ عورت سات آٹھ روز تک نگل لے تو عمر بھر بچہ نہ ہو
ارنڈ کے پتوں میں بہ نسبت بیج کے قوت اسہال کم ہے مگر تریاقیت بڑھی ہوئی ہے ارنڈ کے تازہ پتوں کا
پانی اس شخص کو پلا پلا کے قے کرانا جس نے افیون یا بچھناگ کھایا ہو یا اُسے سانپ وغیرہ نے کاٹا ہو نہایت
مفید ہے۔ ارنڈ کے پتوں کو پیسکر جو کے آٹے میں ملا کر ضماد کرنا آنکھوں کے گرم ورموں اور گلے کی گلٹیوں
اور اعضا کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور اس پانی کو سمندر جھاگ کے ساتھ داء الثعلب اور آب گندنا کے
ساتھ بواسیر کے مسوں پر لگانا مفید ہے ارنڈ کے پتوں کے پانی کو تانبے کے برتن میں بھر کر اور منہ چھپا کر
آگ پر رکھیں جب خوب گرم ہوجاوے تو برتن کا منہ کھولکر ہر ایک مثقال کے مقابلے میں ایک ایک
حبہ کافور خالص گرما گرم میں ڈالکر اُسی وقت بند کر دیں جب کافور تحلیل ہوجاوے تو اُتار کر کسی شیشے یا بوتل
میں رکھ چھوڑیں جب قضائے حاجت استنجے سے فارغ ہوں تو مسوں کو خشک کر کے اُسپر تھوڑا گرم
کر کے لگایا کریں بواسیر بالکل زائل ہوجاتی ہے بعض کتابوں میں اس ترکیب میں ارنڈ کے پتوں کے پانی کی
جگہ ارنڈی کا تیل لکھا ہے نرم پتے پیسکر کاغذ پر لگا کر قولنج کے مریض کی ناف پر لگا دیں اور اسکا تیل پلا دیں
تو نفع ہو ارنڈ کے پتوں کا پانی تل کے تیل میں ملا کر گنٹھیا کی جگہ پر ملنے سے درد بھی جاتا رہتا ہے۔
اسکے پتے بھی روغن میں جلا کر درد کی جگہ گرما گرم باندھنے سے تسکین ہوتی ہے اور اسکے پتے
آٹے کی روٹی میں رکھکر اور روٹی کی طرح بڑھا کر توے پر پکائیں اور اُسکا روغن نکالکر صبح کے وقت بقدر
ناخن کے پان میں رکھ کر کھائیں تو کھانسی اور دمہ جاتا رہے دستور ہے کہ بچوں کے لیے اسکے
پتے تریاق کا حکم رکھتے ہیں اور ان پتوں کا پانی آگ سے جلے ہوئے عضو پر لگانا مفید ہے۔ ان پتوں کو
پانی میں پیسکر نقرس پر ضماد کرنا مفید ہے۔ ارنڈ کی جڑ پانی میں گھس کر سر پر لیپ کرنے سے درد سر جاتا
رہتا ہے اور اس جڑ کا پانی نکالکر پیالہ بھر کے پینے سے افیم کا زہر بالکل دفع ہوجاتا ہے۔ ارنڈ کے
درخت کی نرم سی لکڑی لیکر ارنڈی کے روغن میں تر کر کے عورت کے رحم میں رکھدیں فوراً بچہ ساقط
ہو وید کہتے ہیں ارنڈ شیریں گرم گران دافع قولنج و رفع شکم ہے اعضا کے ورم کو دور کرتا ہے کمر اور مثانے
کے درد کو نافع ہے۔ کھانسی تپ بلغمی اور جذام کو مفید ہے اگر ارنڈی کی مینگیں گائے کے چوگنے
دودھ میں پیسکر جوش دیں جب کھوئے کی طرح ہوجائے تو ان مینگوں کے برابر کھانڈ ملا کر حلوا بنا لیں
اور اس میں سے روز تولہ ڈیڑھ تولہ کھانے سے قولنج اور فالج وغیرہ امراض سرد کو نفع ہوتا ہے اس
حلوے سے اجابت خلاصہ اور صاف آتی ہے اگر گردے میں پتھری ہو تو اس سے دفع ہوتی ہے
ارنڈی کی مینگ کے لیپ سے ورم خصیہ کو صحت ہوتی ہے اسکی مینگ کو دہی میں ملا کر ایک دن

رہنے دین تاکہ سڑ جائین اسکی مالش سے ایک ہفتہ مین خارش جاتی رہتی ہے ارنڈی کی مینگوکو پیسکر اور گرم
کرکے لیپ کرنے سے چھوٹے جوڑون کی اور گٹھیا کی سوجن دور ہوتی ہے عورت کی پستانون کے ورم کو بھی
اس کا لیپ فائدہ کرتا ہے جڑ پانی مین پیسکر کے کھلانے سے مرجاتا ہے اسکے پتون مین مینگو کی طرح طاقت
نہین ہے نشہ پیدا کرنے والے زہرون کے اتارنے کے لئے اس کے پتون کا خالص رس پلا کے قے کرانا چاہئے
اسکے پتون کی جو کے آٹے کے ساتھ ٹکیہ بنا کے باندھنے سے آنکھون کی صفراوی سوجن دفع ہوتی ہے تلی کا
بڑھانا ورم کم کرنے کے لئے اسکی جڑ سے دست لوانا چاہئے اسکی جڑ کا لیپ کرنے سے خون کی خرابی کی وجہ سے
پھوڑے پھنسی وغیرہ ہوتے ہین اسکے پتے گرم کرکے عورت کی پستان پر باندھنے سے دودھ کا اجتماع کم ہوتا ہے
اسکے تیل کی بہ نسبت اسکی مینگوئین دست لانے کی قوت زیادہ ہے یہانتک کہ دو تین بیجو کی مینگون سے بھی بہت
دست آتے ہین اسکے پتون کا خالص رس پلانے سے دودھ کا بننا عورت مین کم ہوجاتا ہے اسکے پتون کو پیسکر
بگڑے ہوئے زخمون اور پھوڑون پر پیسکر لگانے سے صاف ہوکے مٹ جاتے ہین پتون کو گرم کرکے پیٹ پر باندھنے
سے خون حیض اچھی طرح آنے لگتا ہے اسکے پھول دست آور ہین اس کے پتون کو گرم کرکے باندھنے
سے نہروکا ورم اترتا ہے اسکی سبھی جڑ کو جوش دیکر پلانے سے بخار دفع ہوتا ہے اس کی جڑ کو جوش دیکر
پلانے سے جلد بدن کے امراض نافع ہین اس کی جڑ کو پانی مین پیس چھان کے پلانے سے افیم کا زہر اتر
جاتا ہے اس کے پتون کا رس مقعد مین پچکاری دینے سے تین بار لگنے سے پیٹ کے کیڑے باہر نکل آتے ہین اس کی
کونپلون کو پیس چھان کر پلانے سے افیم کا زہر اترجاتا ہے اس کی کچی کونپلون کو پیس کر لیپ کرنے سے بنفش
کا زخم مٹتا ہے اس کی جڑ کو سرکے یا پانی کے ساتھ پیسکر لگا کے لیپ کرنے سے خصیون کا ورم اترجاتا ہے
اس کے پتون کا رس پلانے سے کیڑون کا مرض دفع ہوتا ہے اس کے پتون کو گیلی زمین پر بچھا دین پھر اسکو
لیے تپ والے کے بدن پر باندھ دین جس کو گرمی بہت معلوم ہوتی ہو اس سے گرمی اور بخار کم ہو
جائے گا اس کے پتون کے رس مین دارفلفل کا سفوف ملا کے سکھا کے یا آنکھ مین لگانے سے یرقان
جاتا رہتا ہے اس کی جڑ کو پیس کر سفوف کو شہد مین ملا کے چٹانے سے بھی یرقان کو نفع ہوتا ہے اسکے
بیجون کی مینگین دودھ چاول مین ملا کر کھیر پکا کر کھانے سے بادی کی آنو اور مروڑ کے درد کو آرام
ہوتا ہے بادی کے دوسرے درد بھی مٹتے ہین اس مینگین سونٹھ اور شکر سب برابر لیکر گولی بنا کے
دینے سے بادی کی آنو کو نفع ہوتا ہے اس کی ایک تولہ جڑ کو آٹھ گنا پانی مین اوٹنا دین جب چہارم
حصہ باقی رہے تو اس مین تھوڑا سا جواکھار ملا کے پلانے سے دل کے پچھلے حصے کا درد اور بغلی درد
دفع ہوتا ہے اس کے اور نیم کے بیجون کو نیم کے پتون کے رس مین پیس کر گولیان بنا کر فرج مین رکھنے
سے اس کا درد دفع ہوتا ہے اس کی جڑ کا چھ ماشہ رس دودھ مین ملا کر پلانے سے یرقان کو نفع
ہوتا ہے اسکی جڑ۔ پھول۔ بیج۔ پتے اور چھال لیکر ہانڈی مین بھر کر اس کا منہ کپڑمٹی سے بند کرکے
آگ پر رکھ دین جب جل جائے تو اس کی راکھ ایک تولہ لیکر چار تولہ گائے کے موت مین گھول کر
ایسے شخص کو پلائین جس کی تلی بڑھ گئی ہو تو اس سے نفع ہوگا اس کی مینگ کو پیسکر لنگنا لیپ کرنے سے

گردے کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے اسکی مینگ کھانے سے دمہ جاتا رہتا ہے اسکے پتے سرکے مین پیسکر لیپ کرنے سے عورت کی پستان سخت ہوجاتی ہین اسکی لکڑی کی ایک تولہ راکھ کھانے سے ریاحی درد دفع ہوتا ہے اسکے ہرے پتون کو پیسکر مقعد پر باندھنے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسکی مینگ بواسیر کو شافی ہے اس کی مینگ اور میٹھا تیل دونون برابر لین اور اُن کو جوش کرکے ملنے سے عضو تناسل کی کمزوری دفع ہوتی ہے اسکی مینگ پہلے دن ایک دوسرے دن دو اسی طرح سات دن تک روز ایک ایک بڑھاتے ہین بعد اس کے روز ایک ایک کم کرتے ہوئے ایک تک دے آدین بادی کا درد اجیرن ہاتھ پاؤن کا رہ جانا ان چیزون کو نفع ہوتا ہے ارنڈ کے پتے اور مہندی کے پتے دونون کو پیس کر لیپ کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے جہان کے بال اُکھیڑ کر اس کی مینگ کو پیس کر لگایا جائے وہان بال دوبارہ نہ اُگین۔

وید کہتے ہین لال ارنڈ کسیلا چرپرا کڑوا اور ہضم ہونے مین ہلکا ہے بادی بلغم دمہ کھانسی کیڑون اور بد اور خون کی خرابی اور یرقان [illegible] بے ہوشی اور سقوط اشتہا کو نفع پہونچاتا ہے اس کے پتے وات پت کو بڑھاتے ہین اور سوزاک اور [illegible] اور کیڑون کے عارضہ کو دور کرتے ہین اس کے پھول بادی بلغم پت اور پیشاب کے امراض کو نافع ہین [illegible] رکت پت کو بڑھاتے ہین اس کے بیج کی مینگ بہت گرم چرپری میٹھی اور چکنی اور دست آور ہے [illegible] کو دور کرتی ہے گرمی بڑھاتی ہے۔ بادگولہ ورد بلغم جگر کے امراض پیٹ کی بادی اور بادی بواسیر کو دور کرتی ہے **مضر** یونانی اطبا لکھتے ہین کہ ارنڈی معدے کو سست کرتی ہے بھوک کو خراب کرتی ہے کرب اور [illegible] پیدا کرتی ہے **مصلح** کتیرا مصطگی ببول کا گوند اور نعناع **بدل** مینگ کا دسوان حصہ جمال گوٹہ **مقدار خوراک** فالج ولقوہ وغیرہ کے لئے پانچ دانون سے گیارہ بلکہ پندرہ تک اور دوا در حیض وغیرہ کے لئے ساڑھے چار ماشہ تک بعض نے سترہ دانون تک لکھا ہے۔

ارنڈی کا تیل

روغن بیدانجیر (ف) دہن الخروع (ع) کیسٹر آئل (ش)

صفات و شناخت ارنڈ کے بیج سے نکلتا ہے گاڑھا شفاف رنگ قدرے زرد ہوتا ہے ذائقہ اول مین کچھ نہین معلوم ہوتا مگر اخیر مین خراش دار۔ حجم کی رو سے ایک حصہ شراب اور دو حصہ شراب مقطر مین حل ہوتا ہے بازار مین دوسرا تیل ملا کر بیچتے ہین اس کی شناخت شراب سے کی جاتی ہے یعنی ارنڈی کا تیل شراب مین بالکل حل ہوجاتا ہے مگر کوئی دوسرا تیل ملا ہوا ہے تو وہ جدا ہوکر شراب پر تیرتا ہے اسکے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بیجون کو پوست سے جدا کرکے ایک مضبوط ٹاٹ کے تھیلے مین بھر کر دبائین تو یہ روغن نکل آئے یا انکو پانی کے ساتھ جوش دینے سے وہ تیل بیج سے نکل کر پانی پر تیرتا ہے تب اُس کو چمچے سے نکال لیتے ہین کبھی یون بھی تیل نکالتے ہین کہ ارنڈی کی مینگون کو بھون کر ایک

پھیکر پانی مین جوش دیتے ہین اور جھاگ اُتار کر ایک برتن مین جمع کرتے جاتے ہین جب صرف پانی رہجاتا ہے تو جھاگون کو جوش دیتے ہین روغن صاف ہوکر تیر آتا ہے یاد رکھو کہ دوا کے واسطے اسکے تیل نکالنے مین آگ کا استعمال اور گرم پانی کا عمل نہین ہونا چاہئے ایسے نکالا ہوا تیل روغن چراغ سے زیادہ لطیف ہے جلانے مین دوسرے سب تیلون سے زیادہ اُجالا دیتا ہے اسکی روشنی ٹھنڈی اور آنکھون کو نقصان نہین پہونچاتی یہ جلنے مین دوسرے تیلون سے کم جلتا ہے اور اس کا عمل کم ہوتا ہے **طبیعت** گرم و خشک ہے اور بیج سے زیادہ گرم ہے۔

خواص وفوائد روغن زیتون سادہ سے تیز و لطیف ہے اس سے محلل بھی زیادہ ہے معدے کو جلا دیتا ہے اور اعضا کو قوت پہونچاتا ہے صحت اور رونق جوانی کا نگہبان ہے خوشی پیدا کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے اور چہرے کے رنگ پر رونق دیتا ہے منی کو زیادہ کرتا ہے عورتون کی فرج کے امراض کو نافع ہے آنتون کا سدہ پھیلا کے نکالتا ہے استسقاے زقی کو مفید ہے۔ خصیون کے ورم کمر اور گردے کے دردون اور قولنج کو فائدہ مند ہے۔ تنقیہ کرتا ہے بلغم کو معدے اور آنتون سے نکالتا ہے اخلاط غلیظ کو پتلا اور لطیف کرتا ہے اسکو سانپ کی کچلی اور رائی کے ساتھ ہمکار کر ملنے سے کزاز اور داء الحیہ اور ہر قسم کے داد اور چھائین کو آرام ہوتا ہے اور اسکو کان مین ٹپکانے سے بہرے پن اور درد کو نفع ہوتا ہے ابتدائے نزول الماء مین رنڈی کا تیل آنکھ مین لگانا بہت مفید ہے اس امر مین اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہین سرکے مین ملاکر کھجلی اور سر کے گنج پر لگانا فائدہ پہونچاتا ہے سردی سے دل مین درد ہو تو رنڈی کا تیل نو ماشہ پانی مین ملاکر پلانا چاہئے ماء العسل کے ساتھ اعضاے بعیدہ سے بلغم لزج کو خوب خارج کرتا ہے اس کے کھانے سے کدو دانے پیٹ سے نکل جاتے ہین قولنج کے دفع کرنے کی اس مین عجیب تاثیر ہے معدے کے اورام کو تحلیل کرتا ہے رحم بند ہوجاے اور سکڑ جاے یا منقلب ہوجاے یا اسکی رگین پھٹ جائین تو اسکو لگانا اور پلانا چاہئے گندنے کے پتون کے رس کے ساتھ بواسیر کو بہت نافع ہے نہایت عمدہ بکا مسہل ہے بچون کے لئے تمام صورتون مین اس سے بہتر اور کوئی مسہل دوا نہین ہے۔

وید کہتے ہین کہ رنڈی کا تیل گرم اور محلل ہے سردی کے تمام امراض کو نافع ہے قولنج اور فالج وغیرہ امراض سرد مین اسکا استعمال بہتر ہے۔ شیرین ہے بھوک بڑھاتا ہے کھانے کے بعد جو قے ہوتی ہے اسکو دور کرتا ہے۔ بواسیر کو نافع ہے پیٹ بڑھ جاے تو اسکے استعمال سے چھوٹا ہوجاتا ہے۔ اعضا کی سوجن اور درد کمر کے لئے مفید ہے کف بائی سوزش امراض چشم اور گرمی اور تشنگی اور بلغم اور باد کو دفع کرتا ہے اور پینے کے لئے بہتر ہے مگر منھ مین بدمزگی پیدا کرتا ہے اور اسہال اور قے اور جریان اور سوزاک اور خفقان اور سنگرہنی کی حالت مین نہ دینا چاہئے۔ صفراوی مزاج کو بھی مضر ہے صفرا بڑھاتا ہے دست لاتا ہے اس سے نقصان نکرنے والا تیز مسہل لگتا ہے مریض کی طاقت اور بدن کی قوت جاتی ہے جیسی گرمی اور کھجلی نہین ہوتی ہے پاخانے کی حاجت زور کے ساتھ ہوتی ہے مگر کبھی کبھی کسی کو دست نہین بھی آتے ہین بچے کو پیدا ہونے سے تین ہفتہ تک روز تھوڑا تھوڑا یہ دینا چاہئے بادی کا زور کا درد دور

کرنے والی دواؤن کے ساتھ یہ تیل شامل کیا جاتا ہے اسکو گاے کے پیشاب کے ساتھ پیٹ کے امراض
مین دینا چاہیئے سونٹھ کے ساتھ ملا کے دینے سے بھی بادی کے امراض دفع ہوتے ہین خون کی خرابی کی وجہ سے
بدن پر کھجلی اور پھوڑے پھنسی ہو جاتے ہین تو ارنڈی کا تیل لگانا چاہیئے آنکھ کے سفید حصے مین رگڑ لگ کر جو
درد پیدا ہو جائے تو اس تیل کی بوندین ڈالنے سے نفع ہوتا ہے دست لانے کے لیے اسکے تیل کو تگنے ترپھلے
کے جوشاندے یا دودھ کے ساتھ دینا چاہیئے اسکی سیر بھر جڑ کو دو سیر پانی مین اوٹائین جب ایک سیر
رہجاے تو صاف کرکے سیر بھر ارنڈی کا تیل ملا کر اتنا جوش دین کہ صرف تیل باقی رہجاے اس تیل کو
بدن اور جوڑون پر ملنے سے ہاتھ پیر وغیرہ کا بادی کا درد مٹتا ہے اس تیل کو گاے کے پیشاب مین
ملاکے ہمیشہ تھوڑی تھوڑی مقدار مین ایک ماہ تک پلانے سے بادی کے امراض اور کزاز کو نفع ہوتا ہے
اسکا تیل دودھ مین ملا کے پلانے سے باے گولہ دفع ہوتا ہو بادی کے مٹانے کے لیے بھی اسکا استعمال ایک ماہ تک دودھ
کے ساتھ کرنا چاہیئے اور گاے کے موت کے ساتھ اسکو استعمال کرنے سے بڑا بادی کا ورم دفع ہوتا ہو تیل گرمی کے
جوشاندے مین تیار کیا ہوا تیل دودھ مین ملا کے پلانے سے باے گولہ اور آنتون کا ورم اور درد مٹتا ہو ارنڈی کے تیل مین
ارنڈ کی جڑ کے مغز کے سفوف کو ملا کر پلانے سے [illegible] آنتون کا ورم اور بادی کو صحت ہوتی ہو اسکا پانچ ماشہ تیل [illegible] دودھ مین
ملا کے پلانے سے پارے اور سنگرف کے نقصان دفع ہوتے ہین اسکا تیل اور دودھ [illegible] پلانے سے خصیہ کا ورم
موقوف ہو جاتا ہو اسکے تیل مین ہڑ کو سینک کر گاے کے موت مین ملا کے پلانے سے علیپد رگ دفع ہوتا ہو ارنڈی کے تیل اور
گوگل کو گاے کے موت مین ملا کے پلانے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہو لال ارنڈ کے بیجون کا تیل شیرین
گرم کسیلا چرپرا تیز اور ہضم ہونے مین بھاری ہوتا ہے یہ تیل [illegible] کا درد باے گولہ بادی کا فساد خون
کا فساد دل کے امراض پرانے بخار بدہضمی اور پشت کے درد [illegible] اور قبض کو مٹاتا ہے
عقل کی تیزی۔ تندرستی قوت حافظہ اور عمر کو بڑھاتا ہے دل کو قوی کرتا ہے مضر [illegible] معدہ کو نقصان
پہونچاتا ہے متلی اور قے پیدا کرتا ہے مصلح [illegible] مقدار خوراک نو ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک
بعض اہل تجربہ مسہل مین تین تولہ تک تجویز کرتے ہین بدل بعض احوال مین روغن قرطم اور تحلیل کے لیے
روغن زیتون اور تل کا تیل اور رومی کے بیجون کا تیل بھی اسکی جگہ بعض موقعون پر کام دے جاتا ہے

اردد (تامل) جیسا کہ الاجیات مین ذکر۔

بضم الف وسکون راے مہملہ ودال مہملہ موقوف جیسا کہ ویدک کی کتابون مین ہے اور عرف مین عوام کے الف کے ضمے
اور راے ثقیل کے فتحہ اور دال مہملہ کے سکون سے مشہور ہے۔ بنوسیاہ۔ ماش ہندی اور
ماش سیاہ اسی سے عبارت ہو

صفات وشناخت اردد دو قسم کے ہوتے ہین ایک کالے جو موسم برسات کے شروع مین بوے
جاتے ہین اور ساون بھادون مین پکتے ہین دوسرے ہرے رنگ کے جنکو مگیا ارد کہتے ہین یہ بھی
اسی طرح بوے جاتے ہین اور آسوج کاتک مین پکتے ہین گھے اردون کو کبھی کبھی بسنت کے موسم مین

ہوتے ہین یعنی ماگھ مین بوتے ہین اور بیساکھ مین کاٹتے ہین سو تولہ اردون مین چھپن تولہ میدہ اور سوا دو تولہ تیل نکلتا ہے **طبیعت** پہلے درجے مین گرم اور تر دوسرے مین ہے وید گرم بتاتے ہین بعض کے نزدیک سرد ہے **خواص و فوائد** ارد چکنا، ہضم ہونے مین بھاری ہے رس اور کیلوس کا مزہ شیرین ہوتا ہے بھوک بڑھاتا ہے دافع ریاح ہے قوت بڑھاتا ہے حافظ صحت ہے اعضا کو قوی کرتا ہے بلغم اور صفرا پیدا کرتا ہے منی اور دودھ پیدا کرتا ہے چربی بڑھاتا ہے تراوت لاتا ہے مغز کو طاقت دیتا ہے بادی کے مرضون کو مٹاتا ہے مادے کو پیشاب سے جدا کرتا ہے اور لقوے کو دفع کرتا ہے **پسلی کے** اور دادہائے گولہ اور سانس کی تنگی کو دور کرتا ہے اُردون کو سونٹھ کے ساتھ اوٹا کے پلانے سے فالج دفع ہوتا ہے ارنڈی جڑ کی چھال کے ساتھ ارد کو اوٹا کے پلانے سے گٹھیا دفع ہوتی ہے ایک رتی سفید سنکھیا کے سفوف کو ارد کے جوشاندے پر کھا کے پلانے سے اعصاب مین طاقت آتی ہے حکیم شریف خان اس کا نفع باد گولہ اور قولنج اور دوسرے بادی کے امراض کو خلاف قیاس اور با عقل سمجھتے ہین کیونکہ اُرد مولد ریاح ہے اگر تازہ پیسکے برص کے داغ پر لگائین اور چند روز اس کا استعمال جاری رکھین تو بہت مفید ہو اور اگر اسکے آٹے کو پانی مین گوندھ کر سر پر ضماد کرین نکسیر بند کر دے اسکی دال پانی مین اُبال کر بالو پر ملین تو بال بہت اور کثرت سے پیدا ہون تازہ ارد کو پیسکر پانی مین ملا کر بدن پر مالش کرنے سے تیاری آتی ہے اُردونسے اکھوئی [illegible] زیادہ ہوتی ہے اکھو پانی مین پیسکر پینے سے ہر قسم کا جریان منی جاتا رہتا ہے اسکا حلوا منی کو غلیظ کرتا ہے ترکیب اُسکی یہ ہے [illegible] دال مقشر لیکر گائے کے تازہ دودھ مین بھگو دین جب تمام دودھ جذب ہو جائے سائے مین سکھا دین اور اسکو پیس لین بعدہ اسکے بیچ بطور بھونے کے بھاڑ مین بھنوا کر اُسکی مینگین نکلوا لین اور موصلی سفید اور سنگھاڑا بھی لین اور ان سب کو ہموزن کوٹ کر رکھلین صبح کو اس مین سے ساڑھے تین تولہ لین اور ساڑھے تین تین تولہ شکر و گھی ملا کر حلوا بنا کر کھا لین اور چند روز اسیطرح کھاتے رہین اردون کا آٹا پانی مین گوندھلین اور تھوڑا سا نمک بھی اُس مین ملائین اور روٹی بنا کر توے پر ایک طرف سے پکائین دوسری طرف سے کچی رہے اُدھر تل کا تیل یا روغن گل ملین اور جس عضو مین درد ہوتا ہو کچی طرف پر باندھین اگر نمک کے ساتھ سونٹھ اور مین پھل بھی شریک کر دین تو قوی ہو اگر ہینگ کی بو ناگوار خاطر نہو تو تھوڑی سی وہ بھی شامل کرین یہ روٹی ہر جگہ کے درد کو بہت نفع بخشے گی اُرد کی بیل کی جڑ نشہ لانیوالی ہے اسکو جوش کرکے پلانے سے ہڈیون کا درد دفع ہوتا ہے جن پھوڑون مین پیپ ہو اُن پر اُردون کا پلٹس باندھنا چاہئے ان کی دال پکا کر کھانے سے عورتون کے دودھ بڑھتا ہے صفراوی ورم پر اُردون کو پکا کر ضماد کرین ہیضے کے دنون مین بنگال کے لوگ اُرد کی دال کھانا اچھا سمجھتے ہین کیونکہ وہ اسکو ٹھنڈی اور جلد ہضم ہونے والی مانتے ہین حالانکہ اس کے ثقیل ہونے مین اہل فن کا اتفاق ہے اپنے اپنے ملک کا رسم ہے اُرد کے آٹے کے بڑے تل کے مکھن کے ساتھ کھانے سے سات دن مین بادی کا مرض مٹتا ہے تر و تازہ اُردون کو چھیلکر رس نکال کر سعوط کرانے سے آدھا ہٹ روگ دفع ہوتا ہے اُن کو چلم مین رکھ کر تمباکو کی طرح ان کا دھوان پینے سے ہچکی بند ہوتی ہے ہلدی ادرک کی چھال اور ان کو ملا کر دھوان پینے سے بھی بھی فائدہ ہوتا ہے **مضر** نفاخ اور دیر ہضم ہے **مصلح** مرچ ۔ ادرک اور ہینگ ۔

بن اردی یا جنگلی اُرد ہ

صفات وشناخت نگھنٹ سنگرہ مین لکھا ہے کہ جنگلی اُرد کی بیل ہوتی ہے دانے اسکے اُرد کے دانون کی طرح ہوتے ہین مزہ کڑوا اور کسیلا اور کچھ میٹھا پن بھی ہوتا ہے چکنا بھی ہوتا ہے تو پھر اسکے روان ہوتا ہے مرہٹی مین اسکو ران اُڑد اور سنسکرت مین ماش پرنی کے ساتھ موسوم کرتے ہین **طبیعت** سرد خشک **خواص و فوائد** منی پیدا کرتا ہے صفرا کے غلبے کو دفع کرتا ہے زبان کی خشکی کو نافع ہے خراب خون کو صاف اور فساد خون کو دفع کرتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے تپ کو اور شکم کی جلن کو دور کرتا ہے باد کو دفع کرتا ہے تپ دق اور کھانسی کو مفید ہے۔ دست روکتا ہے باوجود دیگر طبین بھی لکھا ہے قد کو دراز کرتا ہے اسکے تو نسے بالونکو دھوئین تو مضبوط ہون تل کے تیل کے ساتھ کھانے سے بادی کو مٹاتا ۔ لاغری کو دفع کرتا ہے منی کو گاڑھا کرتا ہے مقوی باہ ہے کف پت یعنی شرخ بادے کو نافع ہے سل کے مرض کا استیصال کرتا ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ بلغم بڑھاتا ہے اور بعض مین لکھا ہے کہ بلغم کو دفع کرتا ہے تاہم اسقدر بالاتفاق ثابت ہے کہ تردوش یعنی باد کف دبلغم، پت دصفرا کو مٹانے والا ہے **بدل** شاہترہ۔

ارغوان (ف)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وفتح غین نقطہ دار و فتح واو وسکون الف و نون عربی مین ارجوان بولتے ہین۔

صفات وشناخت ایک درخت ہے جسکی شاخین باریک ہوتی ہین اس کا پھول بہت سرخ کچھ نیلاپن لئے ہوے ہوتا ہے اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے موسم بہار مین تمام درخت پھولون سے سرخ ہو جاتا ہے اور کچھ بھی پتے نہین رکھتا دوسرے موسم مین پتے بھر جاتے ہین اسکے پھول مین خوشبو کم ہوتی ہے مزہ تھوڑا سا شیرین ہوتا ہے فارس مین شراب پیکر اس کا پھول کھاتے ہین اور دیکھتے ہین کہ تفریح پیدا کرتا ہے اسکی لکڑی نرم اور ہلکی ہوتی ہے اس مین پھل نہین لگتا **طبیعت** اس کے اجزا غالباً پھول معتدل مائل بحرارت اور جڑ گرم ہے بعض نے یون لکھا ہے کہ گرم مائل باعتدال ہے۔

خواص و فوائد لسدار مادے کو نکالدیتا ہے گردے اور معدے کی سردی کو دفع کرتا ہے سانس لینے کے اعضا کو پاک وصاف کرتا ہے اگر منہ سے خون آتا ہو تو اسکو جلا کر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اسکا بیج آنکھون کے امراض مین جاکسو کا قائم مقام ہے گرمی سے آنکھ دکھنے کو مفید ہے اسکے پھولونکو شراب مین شریک کرین تو خمار نہ آئے اسکے پھول جوش دیکر پینے سے بہت قے ہوتی ہے سینے اور معدے سے مادہ نکل جاتا ہے سات ماشہ اسکی جڑ کی چھال کا جوشاندہ پینے سے بہت قے آتی ہے **مضر** قے لاتا ہے **مصلح** برگ عناب و تمام **بدل** ہموزن صندل اور نصف وزن گل سرخ۔

ارمنیس (یونانی)

بفتح الف وسکون رائے مہملہ و فتح میم وکسر نون وسکون یائے تحتانی معروف و نون بروزن مہ جبین۔

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جنگلی اور بستانی دو قسم کی ہوتی ہے ہر سال جمتی ہے جنگلی قسم غیر مستعمل ہے بستانی کے پتے اکلیل یعنی فراش کے سے ہوتے ہین ساق مربع اور آدھے ہاتھ کی ہوتی ہے اس مین پھلیان آتی ہین جنگلی وضع لوبیے کی پھلیون کی سی ہوتی ہے انکے اندر لمبے اور سیاہ بیج ہوتے ہین اور جنگلی قسم کا بیج گول اور خاکی ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ یہ حب القلقل ہے مگر ابن بیطار کہتا ہے کہ حب القلقل سے غیر ہے برہان قاطع اور فرہنگ رشیدی مین اسکو جنگلی انار بتایا ہے اور کہا ہے کہ ارمنین رومی لغت ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے گیلانی نے دوسرے درجے مین گرم وخشک کہا ہے
خواص وفوائد اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جب اسکے اجزا تازہ لیکر پیسکر یا خشک کو پانی مین جوش دیکر اس مقام پر باندھین جہان عضو مین کانٹا یا تیر رہگیا ہو تو وہ گوشت مین سے کھنچکر باہر کی طرف آجاتا ہے اسکا ضماد اورام بلغمی کو تحلیل کرتا ہے اسیطرح جس ورم کا مادہ پک نہ سکے اسکو تحلیل کردیتا ہے آنکھ مین ایک قسم کا پھوڑا ہوجاتا ہے جسکا نام اہرغامن ہے اسکا رس شہد مین ملاکر آنکھ مین ٹپکانے سے صحت ہوتی ہے اگر جالا آنکھ مین پیدا ہو اسکے لگانے سے وہ بھی کٹ جاتا ہے اسکو ساڑھے تین ماشہ ہمراہ شراب کے کھانے سے باہ کو بہت قوت پہنچتی ہے قوت باہ کے لیے اسکے تمام اجزا مفید ہین خاصکر جنگلی قسم اس امر مین بہت نافع ہے اور پیٹ سے بچہ نکالدیتی ہے۔

ارمال

بفتح الف وسکون رائے مہملہ وفتح میم وسکون الف ولام موقوف

صفات وشناخت یوحنا ابن ماسویہ کہتا ہے کہ ایک ہندوستانی دوا ہے جو قرفے کی طرح ہوتی ہے بوعلی سینا کہتا ہے کہ چین کے ایک درخت کی چھال یا لکڑی ہے جس مین قرفے کی سی خوشبو ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ اس لکڑی سے اونٹ کا پالان بناتے ہین اور رنگی ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ قرفے کی قسم سے ہے رنگ اسکا زردی مائل ہوتا ہے جہان قرفہ پیدا ہوتا ہے وہان ہی یہ چیز بھی پیدا ہوتی ہے داؤد انطاکی کے تذکرہ مین ہے کہ اسکا پودا ایک گز کا ہوتا ہے پتے قاقی اور سبز ہوتے ہین پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہے پھل نہین آتا اسکی چھال مستعمل ہے بہتر وہ ہے جو زردی مائل ہو حکیم علوی خان کہتے ہین کہ کیوڑے کے درخت کی چھال ہے مگر کلام اس مین یہ ہے کہ کیوڑے کا درخت تو ایک گز سے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور پھول اسکا آسمانی نہین ہوتا اور جہان یہ پیدا ہوتا ہے وہان قرفے کا ہونا ضرور نہین بلکہ ہم نے جہان جہان کیوڑہ دیکھا ہے وہان قرفہ نہین دیکھا اور نہ کیوڑے کی لکڑی سے اونٹون کے پالان بناتے ہین حکیم عبد الحمید نے لکھا ہے کہ وہ لودھ ہے جسے پٹھانی لودھ بھی کہتے ہین مگر محققین اس قول کو نہین مانتے اور ان دونون کو غیر غیر جانتے ہین کیونکہ لودھ مین یہ خوشبو کہان اور وہ خوشبویات مین کب داخل ہوتی ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین بعض نے دوسرے درجے مین گرم وخشک بتایا ہے۔



خواص و فوائد اسکے سونگھنے سے دماغ کو قوت پہونچتی ہے اسکو قرفا دروارچینی اور لونگ کا قائم مقام
جانتے ہین دل اور احشا کو قوت دیتی ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتی ہے اسکی مالش سے منہ کی بدبو جاتی
رہتی ہے اور اسکے استعمال سے بخارات کریہ بند ہوجاتے ہین سردی وتری کی وجہ سے آنکھ دکھنے کو
آئے تو اسکے کھانے سے آرام ہوتا ہے آنکھون کا درد جاتا رہتا ہے اور صحت چشم کی حافظ ہے اس کو
پیسکر دانتون پر ملنے یا پانی مین جوش دیکر اُس سے کلی کرنے سے مسوڑھون مین قوت آتی ہے دانتون کا
درد جاتا رہتا ہے اسکے کھانے سے قبض پیدا ہوجاتا ہے مگر پیشاب کی راہ فضلات کا ادرار ہوجاتا ہے
اسکے لیپ سے پھوڑے پھنسیون کو نفع ہوتا ہے وہ پھیلتے نہین اسکو پیسکر زخمون پر چھڑکنے سے خشکی پیدا ہوتی
ہے اور تحلیل کسی قسم کی نہین ہوتی اسکے لیپ سے ناخن کی اصلاح ہوتی ہے اسکو پیسکر اسکے برابر گیہونکا
میدہ اور کھانڈ ملاکر سب کو گھی مین بھونکر لپٹری بناکے دردناک عضو پر باندھنے سے درد مٹتا ہے
سردی سے آنکھ دکھنے آئے تو اس کے ساتھ سینک کرنے سے آرام ہوا اور رفوٗ ادرد جاتا رہے **مضر**
کرب پیدا کرتی ہے گرم مزاج مین دردسر لاتی ہے **مصلح** تخم اسپغول کا لعاب اور دھنیا **بدل** کیوڑے کی لکڑی
سلیخہ اور کباب چینی اور آنکھ کے امراض مین میرے نزدیک اسکا بدل پھٹکری ہے **مقدار خوراک** نوماشہ

کھارسی نی ایٹ آف آئی رن (ش)

فیرائی ارسی نی اس (ل) کو

صفات و شناخت بلا ذائقہ غیر قلمی سبز رنگ کا سفوف ہے سلفیٹ آف آئرن اور ارسی نی آف
سوڈیم اور بائی کاربونیٹ آف سوڈیم اور کھولتے ہوئے پانی سے بناتے ہین پانی مین حل نہین ہوتا
مگر نمک کے تیزاب مین جلد حل ہوجاتا ہے

خواص و فوائد عمدہ مبدل مزاج اور مقوی ہے امراض جلد مین نقیہ آدمیون کے لیے نہایت مفید ہے
مقدار خوراک ایک گرین کے سولھوین حصے سے آدھے گرین تک

آرسی نی ایٹ آف سوڈیم (ش)

سوڈی آئی ارسی نی آس (ل)

صفات و شناخت بیرنگ قلمدار شفاف نمک ہے سنکھیا اور نائٹریت آف سوڈیم اور خشک
کاربونیٹ آف سوڈیم اور کھولتے ہوئے پانی سے بناتے ہین پانی مین حل ہوجاتاہے

خواص و فوائد مثل سنکھیا کے **مقدار خوراک** ایک گرین کے سولھوین حصے سے آٹھوین تک

اروسادا ڑوسا دا کرڑوسا (ھ)

لفظ اول مین پہلا الف مفتوح اور رائے مہملہ مضموم اور واو معروف اور سین مہملہ مفتوح اور آخر کا الف

ساکن ہے دوسرے لفظ میں رائے مہملہ کی جگہ رائے ثقیل ہے باقی بدستور ہے تیسرے لفظ میں الف مفتوح کے بعد رائے مہملہ ساکن اسکے بعد رائے ثقیل مضموم باقی بدستور ہے اور آخر میں الف ساکن کی جگہ ہائے ساکن سے بھی آئے ہیں اسکو بانسا اور بسونٹھی بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں خواجا عربی میں حشیشۃ السعال نام ہے۔

صفات وشناخت اطبائے یونانی کہتے ہیں کہ ایک روئیدگی ہے جو گھاس اور درخت کے درمیان میں ہے اسکا پودا دو تین ہاتھ کا لمبا ہوتا ہے اسکا پتا ابتدا میں بید سادہ یعنی اولے کے پتے کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے کسی قدر چوڑا اور لمبا اور نوکدار ہوتا ہے اور جب درخت بڑھ جاتا ہے تو پتے جامن کے پتوں کی طرح ہو جاتے ہیں اسکی شاخیں زیادہ ہوتی ہے اور جڑ کے پاس سے نکلتی ہیں اور گرہ دار ہوتی ہیں لکڑی سفید بے ریشہ ہوتی ہے اکثر اس سے خلال اور سرمے کی سلائی تیار کرتے ہیں اسکی لکڑی کی آگ تیز ہوتی ہے اسکا کوئلہ بارود میں ڈالا جاتا ہے اکثر اسکا پھول سفید ہوتا ہے سرخ اور نیلا بھی ہوتا ہے جسکا پھول زرد ہوتا ہو اُسے پیا بانسہ کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اسکا پھل جنگلی گوُلر کے برابر ہوتا ہے رنگ اسکا سبز ہوتا ہے اسکے اندر ننھے ننھے بیج ہوتے ہیں حکیم میر محمد [illegible] خان نے تحفۃ المومنین کے حاشیہ میں ہوفاریقون کے بیان میں لکھا ہے کہ ہوفاریقون کو ہندی میں اڑوسہ کہتے ہیں اور اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں (۱) پتے گل عباسی کے پتوں کی طرح اور بیج ہوتی شکل کے چگھوٹی کی طرح کی [illegible] ہوتے ہیں اور ڈالی کے سر پر پھول سفید رنگ کا لگا ہوتا ہے پیڑ ڈیڑھ دو ہاتھ کا ہوتا ہے (۲) پھول زرد ہوتے ہیں شاہجہان پور اور بریلی وغیرہ کی طرف اُسے پیا بانسہ کہتے ہیں (۳) پھول سرخ اور نیلے ہوتے ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں بستانی و صحرائی۔ سب افعال و خواص میں صحرائی بستانی سے قوی ہوتا ہے ہندی کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ سفید اور کالے پھولوں کے اعتبار سے اڑوسہ دو طور کا ہوتا ہے کوئی اسکو سرخ اور سفید پھولوں کی وجہ سے دو قسم کا بتاتا ہے اسکا پیڑ دس فٹ تک اونچے ہوتے ہیں اسکے پتے تھوڑے چوڑے اور چوڑائی سے دگنے لمبے نوکدار اور ملائم ہوتے ہیں اسکا پھل اکثر ایک انچ سے لمبا جو آگے سے آدھی دور تک ایک سا موٹا اور پیچھے سے پوڑی اونار کچھ چپٹا ہوتا ہے اس کے پھول اور پھل کا مزہ کڑوا اور چرپرا ہوتا ہے اس میں ایک سال میں دو بار پھول آتے ہیں پہلے خریف کے موسم میں پیچھے ربیع کی فصل میں۔ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یونانی کتابوں میں جو اس پودے کا قد دو تین ہاتھ کا لکھا ہے اور ہندی کتابوں میں دس فٹ تک اونچا بتایا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اڑوسہ پھولوں کے رنگ کے علاوہ باعتبار قد کے بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) چھوٹا (۲) بڑا۔ اسی وجہ سے ایک گجراتی کی کتاب میں بڑی قسم کا نام اڑوشہ اور چھوٹی قسم کا نام اڑوشی لکھا ہے اور اسی کتاب میں بیان کیا ہے کہ اڑوشہ یعنی اڑوسہ کو ہندوستانی میں واکس اور گجراتی میں اڑوشو بولتے ہیں اس کا درخت نیم کے برابر ہوتا ہے اور پھول نیم کے سے ہوتے ہیں اور پھلی پیلے رنگ کی لمبی سینک کی طرح ہوتی ہے اسکی موٹی لکڑی سکھا کے پیالہ بنا کے اُس میں پانی بھر کے رات بھر رکھ کے صبح کو پی لینے سے بخار جاتا رہتا ہے اور اس پیالے کو درکرپاتا کا پیالہ کہتے ہیں اسکے پتے نیم کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کا مزہ کسیلا ہے اور ارڑوسی یعنی ادوکا درخت چار پانچ فٹ اونچا ہوتا ہے اس میں سفید پھول آتے ہیں اسکا مزہ کڑوا اور کسیلا ہوتا ہے

کہتے ہین کہ اڑوسے کے پتونکو اونٹاکر پیلا رنگ نکالتے ہین۔ بڑا چھوٹا ہونے مین پیڑ ہین کہ بعض بعض بڑے بڑے املی کے درخت کے برابر ہوتے ہین اور کانٹے نہین ہوتے پتے آس پاس سے ایسے کٹے ہوتے ہین جیسے نیم کے پتے اور نوکدار ہوتے ہین اور بیچ مین سے بعض بیتا دو تین انگل تک چوڑا ہوتا ہے اور بعض پتے نیم کے پتون سے ڈیوڑھے اور دوگنے چوڑے ہوتے ہین پھولکی کلیان سبز اور باجرے کے بڑے دانے کے برابر اور کھلکر زرد پھول ہوجاتے ہین اور بڑی بڑی لمبی شاخون مین بھرے ہوتے ہین اور شیشم کی سی پھلیان لگتی ہین جن کا رنگ زرد ہوتا ہے ہر پھلی کے بیچ مین ایک چپٹا بیج ہوتا ہے اُس بیج کے آس پاس پھلی کے اجزا ایسے چپٹے ہوتے ہین کہ بیج صاف معلوم ہوتا ہے بیج مین کچھ مٹر کا سا مزہ ہوتا ہے آخر مین چابنے کے بعد تھوڑا نکساپن اور بیک معلوم ہوتی ہے اسکو بڑا اڑوسہ کہتے ہین۔

چھوٹا اڑوسہ پانچ چھ ہاتھ کا اونچا ہوتا ہے اس کے پتے آس پاس سے کٹے ہوئے نہین ہوتے نہ نیم کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین لمبائی اُن کی چوڑائی سے زیادہ ہوتی ہے چوڑی اور نار ہوتے ہین پھول سفید آتے ہین مخروطی شکل کی گھنڈیون مین چپٹے بیج آتے ہین خطمی کی طرح ہوتے ہین رنگ انکا سبز دبیز اور ذرا چوڑے خام سبز بعض ولسیون کے آدمی اڑوسے کا اطلاق اسی پر کرتے ہین اور بڑے کو اڑوا بولتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہے بعض کہتے ہین کہ سرد تر ہے اور پھول کا مزاج بھی سرد بتایا ہے۔

خواص و فوائد اطباے یونانی کا بیان ہے کہ اسکا پھول دق اور صفرا کو نافع ہے خون کی حدت اور پیشاب کی سوزش کو تسکین دیتا ہے پیشاب کی تلخی کو دور کرتا ہے اس کی جڑ کھانسی اور دمے اور تپ بلغمی و صفراوی کو نافع ہے اور جریان اور یرقان اور متلی اور قے اور جذام اور سوزاک کو نافع ہے اس کے پتون کے جوشاندے سے کلی کرنا دانتون کے درد کو فائدہ مند ہے اس کی جڑ کی چھال کو پیس کر بقدر تین ماشہ لیکر گائے کے گھی مین ملاکر کھانا پرانی آتشک کو دفع کرتا ہے۔ اڑوسے کے پتے پیسکر ٹکیہ بناکر آنکھ پر تین رات تک باندھنے سے رمد زائل ہوجاتا ہے اگر بانسے کے پتے سنبھالو۔ اور آک کے پتون کے ساتھ پیسکر تل کے تیل مین جلالین اور دو تین قطرے کان مین ٹپکاین تو کان کی بھنسی کی پیپ کو صاف کردے اسکے سوکھے پتے آدھ تولہ اور ہرے پتے ایک تولہ پیسکر شہد مین ملاکر کھائین تو نکسیر کا خون بند ہوجاے اور تھوک مین خون آتا ہو تو اسے بھی نفع ہو یہ علاج نہایت مجرب ہے اسکے پتے حیض جاری کرتے ہین تپ اور کھانسی اور ضیق کے لیئے سات پتے پیسکر روز پلایا کرین اسکے پتون کا عرق کھینچکر پینا بھی ان امراض کو مفید ہے اسکے پھولون اور پتون کا شربت بھی کھانسی کے لیئے بناکر پلاتے ہین اگر تولہ ڈیڑھ تولہ اڑوسے کے پتے پیسکر اسی قدر شہد کے ساتھ کھائین تو آواز کھل جاے اور یہ ترکیب خونی قے کو بھی نافع ہے اسکے پتون کو پیسکر دار فلفل کے ساتھ کھانے سے بلغم دفع ہوتا ہے بھوک پیدا ہوتی ہے دانت ہلتے ہون تو اسکے پتون کے جوشاندے سے کلی کرین اڑوسے کے پتے پیسکر تھوڑے سے نمک کے ساتھ بعض نگر

لہ رائے قفل اردوادے ۱۲

باندھنے سے نفع ہوتا ہے اگر پیشاب رک جائے یا اس میں جلن ہو یا سفید رطوبت آتی ہو یا سوزاک ہو تو اسکی
کونپلیں تین چار ماشہ روز پیسکر نہار پینا چاہیے درد سر غلبہ خون کی وجہ سے ہو تو اسکی جڑ تولہ ڈیڑھ تولہ
جوش دیں اور ڈیڑھ تولہ شہد ملا کر پلائیں اسکی جڑ کی چھال کے استعمال سے گردے کی پتھری اور تپ دق
کو نفع ہوتا ہے سات سات ماشہ دضاسہ اور جوائنہ اور مغز تخم کدو کے ساتھ جوش دیکر پینے سے تپ بلغمی کو
نفع ہوتا ہے اسکا کھار ببول کے گوند کے ساتھ کھانے سے کھانسی اور ضیق کو نفع ہوتا ہے اسکا عصارہ
تھوک میں خون آنے کو بند کرتا ہے اسکا پھل بچوں کے گلے میں لٹکانے سے کھانسی کو نفع ہوتا ہے
چوٹ کے صدمے سے پیشاب میں خون آنے لگے تو اسے شہد کے ساتھ دیتے ہیں۔
وید کہتے ہیں کہ اڑوسے کے پتے اور جڑ کو سونٹھ کے ساتھ اونٹا کے پلانے سے سب طرح کی کھانسی مٹتی ہے
پتوں کے خالص رس میں شہد ملا کے پلانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے اسکے پتوں اور کالی مرچوں کو جوش
کرکے چھانکے ٹھنڈا کرکے شہد میں ملا کے پلانے سے بھی سوکھی کھانسی مٹتی ہے اڑوسے کی چٹنی بنا کے چاٹنے سے پرانی کھانسی مٹتی
ہے اڑوسے کے پتوں اور پیپل کا جوشاندہ بنا کے پلانے سے کھانسی مٹتی ہے اسکے تازے پھولوں کو گرم کرکے آنکھ پر
باندھنے سے آنکھ کے ڈھیلے کی سوجن مٹتی ہے اسکے پھولوں کو سونٹھ کے ساتھ اونٹا کے پلانے سے تشنج دفع ہوتا ہے اسکی
جڑ پتے اور پھول کا جوشاندہ پینے یا چٹنی چاٹنے [illegible] قے اور تشنج دفع ہوتے ہیں اسکے پھولوں اور چھال کو تیل
میں اونٹا کر اس تیل کی مالش کرنے سے ہاتھ پیروں کی اینٹھن جاتی رہتی ہے تازے پتوں کو سکھا کر چلم میں رکھکر
یا چرٹ بنا کر دھواں کھینچنے سے سانس کی تنگی جاتی رہتی ہے زکام مٹانے کے لیے اسکے پتوں کا
جوشاندہ پلانا چاہیے اسکی سوکھی چھال کو چلم میں رکھ کر پینے سے سانس کی تنگی کا زور مٹتا ہے اسکی چھال
کا جوشاندہ پلانے سے سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے پتوں کو جوش [illegible] سے بھپارا لینے سے گٹھیا کو
نفع ہوتا ہے اڑوسے اور ارنڈ کے پتے اور ارنڈی کے تیل کو پانی میں اونٹا کے بھپارا لینے سے پیڑو کا
درد زائل ہوتا ہے ہر ایک عضو کی سوجن اتارنے کے لیے بھی یہ بھپارا اچھا ہے اسکی جڑ کے سفوف کی
پھنکی دینے سے موسمی بخار چھوٹ جاتا ہے اڑوسے کے رس میں قلمی شورہ ڈالکے پلانے سے ادرار بیت
ہو کر یرقان دفع ہوتا ہے استسقاے زقی میں یا جبکہ سب بدن سفید ہو جائے اُس میں اسکے پتوں کا خالص
رس پلانے سے پیشاب جاری ہو کے سارے مرض دفع ہو جاتے ہیں اڑوسے کے پتوں کا جوشاندہ
پلانے سے چڑھے ہوئے بخار میں جو پیاس ہوتی ہے بجھ جاتی ہے اڑوسے کے پتوں کو مصری کے ساتھ
اونٹا چھان کے پلانے سے بخار کی گرمی سے بڑھی ہوئی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اڑوسے کے
پتوں کے جوشاندے میں صندل کے تیل کی تیس بوندیں ڈالکے پلانے سے خون کے دست بند
ہوتے ہیں اڑوسے کے پتے۔ صندل اور دم الاخوین ان سب کو پیسکر پھنکی دینے سے خونی بواسیر کا
خون رک جاتا ہے اس کے پتوں کا خالص رس پلانے سے خون کا زور اور خون کے دست زائل
ہوتے ہیں ۔ اسکے پتوں کو پیس کے ٹکیہ بنا کے تین دن تک آنکھوں پر باندھنے سے آنکھوں کا درد جاتا
رہتا ہے اسکے پتوں کو پیس کے نمک ملا کے باندھنے سے بھگندر کی سوجن جاتی رہتی ہے پتوں کے

خالص رس مین مصری ملاکے پلانے سے سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہے پتون کے خالص رس مین سنٹھ کا سفوف ملاکے لیپ کرنے سے بدن کی بدبو مٹتی ہے پتونکی کونپلون اور ہلدی کو گائے کے موت کے ساتھ پیس کے تین دن لیپ کرنے سے کھجلی مٹتی ہے نیم گلو اور اسکے پتون کے خالص رس مین شہد ملاکے چٹانے سے عورت کی شرمگاہ سے سفید رطوبت کا بہنا موقوف ہوجاتا ہے اسکے خالص رس مین مصری اور شہد ملاکے چاٹنے سے خونکی قے بند ہوتی ہے۔ اڑوسہ۔ موبز منقے اور مصری کا جوشاندہ بناکے پینے سے سوکھی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکے رس مین تالیس پتر کا سفوف اور شہد ملاکے پلانے سے آواز کھل جاتی ہے اسکے پتون کو پیس کر حاملہ عورت کی ناف اور نل اور شرمگاہ پر لیپ کرنے سے بچہ سہولت سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اس کے پھول پھل جڑ اور چھال اور پتون کے رس مین مصری اور شہد ملاکے پلانے سے یرقان جاتا رہتا ہے اسکے پتو نپر کمہار اور مٹی لپیٹ کر اور بھلبھلاکے انکا رس نکال کے شہد ملاکے پلانے سے صفراوی کھانسی اور بخار جاتے رہتے ہین اسکے پتون کو جوش کرکے کلیان کرنے سے مسوڑھون کا درد مٹتا ہے۔

اسکی چھوٹی قسم کے پیڑ کی چھال پھول پھل جڑ پتے سایہ مین سکھاکے پیس کے کپڑے مین چھان کے اُسمین سے ہمیشہ ایک تولہ بھر کی پھنکی دینے سے سانس کی تنگی اور بلغم دفع ہوتے ہین اسکی چٹنی یعنی لوق چٹانے سے سل کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے پتے اور چھوٹا ٹک عطر اجاین اور ربع ماشہ سپند معالون انکو دو ڈھائی سیر پانی مین اتنا جوش دین کہ پاؤ بھر رہے صاف کرکے ایک شیشی مین بھر رکھین اُس مین سے دن مین تین چار مرتبہ دو دو چار چار بوندین بلکہ بلغمی کھانسی کے مریض کو پلائین تو بہت نفع ہو اور گجراتی یعنی ذات الجنب کو بھی بے حد مفید ہے میرے ایک دوست نے اسکو بار بار امتحان کیا اور مین نے بھی آزمایا گھسنٹ سنگرہ مین اڑوسہ اور اڑوسی کے افعال جدا جدا علحدہ علحدہ اس طرح لکھے ہین کہ اڑوسہ کسیلا اور ٹھنڈا اور بھوک لگانے والا ہے گرمی کو مٹاتا ہے سرسام اور بلغم اور آنو اور پیٹ کے کیڑون اور قے اور دستون اور کوڑھ کو دفع کرتا ہے اور اڑوسی کڑوی کسیلی ہے اسکے پتون کا رس شہد کے ساتھ پلانے سے خون کے دست بند ہوتے ہین اور خون کی قے رکتی ہے سل کے مرض کو مفید ہے کھانسی کو بہت نافع ہے۔ بلغم کو دور کرنے والی ہے پیاس کو بجھاتی ہے تپ اور یرقان اور دمے کو فائدہ پہونچاتی ہے **مقدار خوراک** یونانی اطبانے اسکا تولہ ڈیڑھ ماشہ تک لکھی ہے

اژدہا (

بفتح الف وسکون زاے فارسی وفتح دال مہملہ ابجد (م) اژدر واژدہا (ف) تنین وابو مرداس (ع)

صفات وشناخت ایک جانور ہے کہ بحری وبری ہوتا ہے بری مانند سانپ کے منہ سے اور بحری مانند بچھو کے دم سے کاٹتا ہے اور اسکے سر پر بالون کا دستہ کاکل کی طرح ہوتا ہے کتب مین ایسا ہی لکھا ہے مگر عام طور پر بال سر پر نہین ہوتے بعض بالون والے بھی ہوتے ہونگے اژدہا ہاتھی کا

دشمن ہے یہ دونوں آپس میں لڑتے ہیں ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہے اسکی آنکھ میں پتھری ہوتی ہے نہایت قیمتی شب کو چمکتی ہے یہ بات ابن زہر نے لکھی ہے مگر ہندوستان میں ایسا نہیں سنا گیا اور آنے خاص ہندوستان کے اژدہا کی نسبت ایسا لکھا ہے اجگر دکھن کے جنگلوں میں چالیس فٹ تک لمبے ہوتے ہیں
طبیعت چوتھے درجے میں گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد اسکو جلا کر راکھ کو شہد میں ملا کر لیپ کریں تو داء الحیہ کے مسے کٹ جائیں چھیپ اور برص کے داغ جاتے رہیں اُس کے تازہ گوشت کو اُس جگہ باندھ دیں جہاں اُس نے کاٹا ہو تو زہر کو چوس لے اور تکلیف دفع ہو جائے۔ اسکے کاٹے ہوئے کا معالجہ قرد ح خبیثہ کے معالجے کے موافق ہے ابن زہر کہتا ہے کہ اسکا سر مکان میں رکھنے سے خیر و برکت کا سبب ہوتا ہے۔

اسارون (سُریانی)

بفتح الف بروزن طاعون ہندی میں اس کو بقول ابھے و نگھنٹ تیتر والا اور سگندھ والا اور بقول عام مولفون کے تگر کہتے ہیں

صفات و فوائد گیلانی کہتا ہے کہ لفظ اسارون دراصل الف ممدودہ سے تھا محاورے میں الف مقصورہ سے ہو گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ دو لفظ آسا اور رون سے مرکب ہے آسا الف ممدودہ سے زبان سریانی میں آس کو کہتے ہیں اور رون خاصیت و منفعت کے معنے میں ہے حاصل مطلب یہ ہے کہ اسارون فائدہ پہونچانے میں آس کی طرح ہے کیونکہ وہ لوگ آس کو بہت نفع رساں جانتے تھے اسلیئے کثرت فوائد کی وجہ سے اس دوا کو اسارون کہنے لگے یہ چیز ناردین کے نام سے بھی مشہور ہے وہ ایک گھاس کی جڑ ہے اس گھاس میں بیج کثرت سے لگتے ہیں اسکے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے گل بنفشہ کے نیلے پھول کی طرح اس کے بیج پھل میں ہوتے ہیں سوکھے ہوئے کی وضع مویز یا اجوائن خراسانی کے پھل کی سی ہوتی ہے بربان نے جو لکھا ہے کہ اسارون بیج گیا ہے کہ غلاف بزرالبنج ست یہ مہمل سی بات ہے صاف بات یہ ہے کہ اس کے پھل بزرالبنج کے پھلوں کی طرح بھی ہوتے ہیں ابن ماسویہ نے اسکے بیجوں کی شکل تخم قرطم کی سی لکھی ہے اسی وجہ ابو المظفر ہروی نے اسکی تعریف جنگلی قرطم کے ساتھ کی ہے اس پودے کے تمام اجزا میں سے زیادہ نافع جڑ ہے جس کو فرنگستان روم افریقہ اور شام سے لاتے ہیں ہمدان کے پہاڑ میں بھی بکثرت موجود ہے اس جڑ کی کئی قسمیں ہیں (۱) ریشہ دار اور بہت گرہ دار کچھ لانبی اور ٹیڑھی خالص زرد رنگ تند تیز بو خوشبودار ہوتی ہے (۲) خاکی زردی مائل اور سخت (۳) گرہ سخت ہوتی ہے مزہ عمدہ اور خوشبودار ہوتی ہے (۴) گرہ دار بو تیز تلخ مزہ اور زبان کو کاٹتی ہے (۵) نرم اور زرد رنگ تلخ مزہ خوشبودار یہ سب قسموں میں ضعیف ہے۔ عمدہ پہلی قسم ہے۔ اس کے بہتر ہونے کی شناخت یہی ہے کہ تیز اور خوشبودار ہو زبان کو کاٹے بعض نے اسکی صرف دو قسموں کے بیان پر اختصار کیا ہے موٹی اور پتلی اور اسکی گھاس کی چار قسمیں بتائی ہیں ان میں سے بہتر اسکو کہا ہے کہ جو نہ زیادہ موٹی ہو نہ زیادہ پتلی بلکہ متوسط ہو **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے

قانون میں جو تیسرے درجے مین گرم و خشک لکھا ہے سدیدگازرونی اسکو کاتبون کی غلطی بتاتا ہے انطاکی نے تذکرے مین کہا ہے کہ افریقہ کی اسارون تیسرے ہی درجے مین گرم و خشک ہے اور دوسرے مقامات کی دوسرے درجے مین گرم و خشک بعض نے عموماً ہر جگہ کی اسارون کو تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک لکھا ہے۔

خواص و فوائد ۔ بڑمادے کو لطیف کرتی ہے ورم اور ریح کو تحلیل کرتی ہے اور اپنی قوت حرارت کی وجہ سے بہت محلل اور مفتح ہے باطن کے دردون کو بوجہ تحلیل کرنے مادے کے تسکین دیتی ہے سرو اعضا مین گرمی پیدا کرتی ہے ایسے معدے اور جگر کو جس مین سردی و رطوبت غالب ہو اس کے استعمال سے قوت حاصل ہوتی ہے جو فضول اور پیشاب کی راہ سے اُن کے فضول نکل جاتے مین جگر کا سدہ ہٹاتی ہے جگر کے ورم کو شافی ہے خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے مثانے اور گردے کو قوت دیتی ہے۔ دماغ۔ پٹھے۔ معدہ۔ جگر۔ تلی۔ گردہ اور پیشاب کی نالیون سے سرد و تر مادے کو نکال ڈالتی ہے۔ مرگی۔ لقوہ۔ فالج۔ استرخا۔ تشنج امتلائی اور خدر کے واسطے بہتر دوا ہے دماغ اور پٹھون مین گرمی و قوت پیدا کرتی ہے۔ جبکہ مشارکت سے سرپر درد ہو تو اُس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے نسیان کو دفع کرتی ہے اس کے استعمال سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین اور اُنکی رطوبت خشک ہوجاتی ہے۔ چونکہ دماغ مین اعتدال لاتی ہے اسلئے اس کے استعمال سے سردی کا درد سر دور ہوتا ہے اسکو پیسکر آنکھون مین لگانے سے نزول الماء کو نفع ہوتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری نکالدیتی ہے سدے کی وجہ سے یرقان ہو تو اس سے زائل ہوجاتا ہے سرین اور کولھون اور رانون کے درد اور نقرس کو نافع ہے اس کام کے لئے یون استعمال کرنا چاہئے کہ ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اسارون کو ساڑھے چار رطل انگورون کے پانی مین دو مہینے تک بھیگا رکھین پھر صاف کرکے چند روز تک پیوین۔ استسقا کو بھی مفید ہے گھٹنون کے درد کو بھی نافع ہے اسکے استعمال سے بزدلی جاتی رہتی ہے کیونکہ یہ خشکی و حرارت بڑھاکر رطوبات فضلیہ کو خشک کردیتی ہے اسکو پیسکر شہد مین ملاکر چاٹنے یا بکری یا اونٹنی کے دودھ کے ساتھ ایسے لوگون کو جنکا مزاج سرد و تر ہو پھنکانے سے باہ مین قوت آتی ہے معدے اور جگر مین قوت اور گرمی پیدا کرتی ہے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک پیسکر ماء العسل کے ساتھ پھانکنے سے اسیطرح دستون کے ذریعے سے بلغم و سودا نکل جاتا ہے جس طرح خربق سفید سے نکلتا ہے۔ اسکا روغن نسیان کو دفع کرتا ہے کوئی زہریلا کیڑا کاٹ لے تو اسکو دینے سے نفع ہوتا ہے سانپ اور بچھو کا زہر اس سے دفع ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ کو نفع دیتی ہے۔ جلد بدن کو صاف کرتی ہے **مضر** پھیپھڑے اور گردے کو نقصان پہونچاتی ہے پٹھون کو خشک کرتی ہے **مصلح** مویزج روغن بادام مین چکنا کرکے اور گوگل

بدل امراض جگر مین حب بلسان اور دوسرے امراض مین زرنجور بلیخہ سونٹھ اور اس سے تہائی وزن حماما اور نصف وزن کلیجن اور اسی قدر بچھ اور بعض نے بچھ ہموزن لکھی ہے **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ اور بقولے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک

اسطوخودوس (یونانی)

بضم الف و سکون سین مہملہ و ضم طائے حطی و سکون واو معروف و ضم خائے نقطہ دار و واو معروف و ضم دال مہملہ و سکون واو معروف و سین مہملہ موقوف

صفات و شناخت ایک پودا ہے ربیع کے موسم میں جنگلوں اور پہاڑوں میں تر زمینوں پر ہوتا ہے ڈنڈی اسکی ایک ہاتھ تک لمبی ہوتی ہے اور وہ کھردری ہوتی ہے اسکے آس پاس بھی پہلو کے خوشے نکلتے ہیں اور پتے بھی چھو کی شکل میں ہوتے ہیں جنکی صورت صعتر کے پتوں کی سی ہوتی ہے مگر اُنسے پتلے اور لمبے ہوتے ہیں پھول ایک ایک خوشے میں بہت بہت سے بھورے بڑے ہوتے ہیں انکا خوشہ جو کی بالی کی طرح معلوم ہوتا ہے لیکن جو کی بالی بڑی ہوتی ہے یہ چھوٹا ہوتا ہے رنگ پھول کا نیلا سفیدی مائل ہوتا ہے اور اُس میں کسیقدر زردی و سرخی بھی پائی جاتی ہے اور بر باریک روان ہوتا ہے جو چھونے سے نرم معلوم ہوتا ہے بو تیز ہوتی ہے جسکو سونگھنے سے چھینک آتی ہے مزے میں تھوڑی تلخی اور تیزی ہوتی ہے بیج باریک اور تھوڑا لمبا اور زرد تیرہ مائل بسیاہی ہوتا ہے گشنیز کے چھوٹے سے دانے سے مشابہت رکھتا ہے اسکے ملنے سے کافوری خوشبو آتی ہے مزہ اسکا بھی تلخ و تیز ہوتا ہے حجاز اور روم اور فرنگ اور دوسرے مقامات کا قوی ہوتا ہے اسمیں بیج بھی ہوتا ہے مزے میں تلخی ہوتی ہے اور نرم ہوتا ہے اور بر سفید روان جما ہوتا ہے عظیم آباد اور بنگالے میں بھی ہوتا ہے مگر زمین کی ناموافقت کی وجہ سے یہاں کا اسطوخودوس کم قوت اور کمتر درا بعض سیاہ تیرہ رنگ بعض سفید ہوتا ہے جس میں تھوڑا نیلا پن بھی ہوتا ہے اور اسپر روان نہیں ہوتا بعض میں بیج نہیں ہوتا بعض میں بیج نہایت باریک سفید رنگ زردی مائل ہوتا ہے بعض کے خوشے کے پھول پیچیدہ ہوتے ہیں بنگالے کے آدمی اسکو تنتنا بضم تائے فوقانی و سکون نون و ضم تائے فوقانی دوم و فتح نون دوم و سکون الف کہتے ہیں اور تالیف شریفی میں لکھا ہے کہ اسکو شاش بلائے موحدہ کے کسرے سے بھی بولتے ہیں مگر الفاظ الادویہ کے مولف کی یہ غلطی ہے جو کہتا ہے کہ اسطوخودوس کی ہندی منڈی ہے اسلیئے کہ منڈی گول گھنڈی کی طرح ہوتی ہے اور اسطوخودوس خوشہ ہے بہتر وہ ہے کہ تازہ ہو خوشے کے اجزا باہم ملے ہوے ہوں رنگ خاکی ہو مزے میں تھوڑی تلخی و تیزی ہو اس پودے میں سے زیادہ کارآمد پھول اور پتے ہیں **طبیعت** شیخ کہتا ہے پہلے درجے میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے تمیمی کے نزدیک پہلے درجے کے پچھلے مرتبے میں گرم و خشک ہے اور عبداللطیف کے نزدیک دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم و خشک ہے بعض اہل تجربہ نے عبداللطیف کے قول کو صحیح مانا ہے اور کہا ہے کہ عرب کے ملک کا اسطوخودوس تو ضرور ایسا ہی ہوتا ہے انطاکی نے گرم دوسرے درجے کے آخر میں اور خشک تیسرے درجے کے پہلے میں بیان کیا ہے بعض نے پہلے درجے میں سرد بتایا ہے بعض کہتے ہیں کہ مرکب القوی ہے جسمیں سرد اجزا گرم اجزا سے کم ہیں ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ اسکے بیج پہلے درجے میں گرم اور خشک دوسرے درجے میں ہیں۔



خواص و فوائد ردی مادے کو تحلیل کرتا ہے۔ جلا کرتا ہے۔ تلطیف کرتا ہے۔ سدے کو ہٹا دیتا ہے
بدن اور دل اور دماغ اور معدے اور جگر اور تلی اور آنتوں کو قوت دیتا ہے۔ جو بو پیدا نہیں ہونے دیتا
مواد کو نکال ڈالتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے تنقیہ کرتا ہے سودا و بلغم میں نضج پیدا کرکے انکو دستوں کی راہ
نکالتا ہے سرد پٹھوں کی عمدہ دوا ہے۔ مرگی مالیخولیا جنون۔ نسیان۔ جمود۔ وسواس سوداوی استرخا
تشنج امتلائی۔ خدر اور اختلاج کو نافع ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے پٹھوں اور پسلیوں کا درد دفع ہوتا
ہے۔ جسکے پٹھے کمزور ہوں اور سردی کا اسپر غلبہ ہو ایسے شخص کو ہمیشہ اسطوخودوس استعمال میں رکھنا چاہئے
پیشاب کے اعضا اور راستوں کو قوت پہونچاتا ہے۔ اس میں قوت تریاقی ہے۔ امراض سینہ و نزلات
اور کھانسی میں زوفا کی طرح ہے بلکہ زوفا سے زیادہ نافع ہے شیخ نے ادویہ قلبیہ میں لکھا ہے کہ اس دوا
کو سودا کے نکالنے میں عجیب خاصیت ہے اور سودا کو خاص سر و دماغ سے تو خوب ہی نکالتی ہے دل و
دماغ کی روح کے جوہروں کو سودا سے پاک صاف کرتی ہے اور چونکہ اس میں تھوڑا سا قبض بھی ہے
ان دونوں روحوں کو قوت بخشتی ہے یا یہ کہ اپنی خاصیت کی وجہ سے ایسا کرتی ہے اور قبض کو
اتنا دخل نہیں بلکہ تمام قوائے ظاہری و باطنی کو قوت پہونچاتی ہے اسطوخودوس سے روح کو تفریح حاصل
ہوتی ہے دماغ کے واسطے مخصوص چیز ہے خراب اخلاط اور مواد سوداوی و بلغمی کے نکالنے میں جھاڑو کا
کام دیتا ہے دماغ میں سرد مواد اور سردی باقی نہیں رہنے دیتا خراب ریاح کے ابخرے دماغ پر چڑھ گئے
ہوں تو انکو تحلیل کرکے روح کو لطیف کردیتا ہے گویا وجود اسکا فرشتہ سی ریاح کو معدے میں روک
بھی دیتا ہے اسلئے شربت لیموں کے ساتھ دینا چاہئے سر میں چکر آتا ہو یا چوٹ اور صدمے اور سخت آواز سے
دماغ ہل گیا ہو یا رعشہ داخلی ہو تو اسکو ماء العسل کے ساتھ دینا چاہئے۔ غم و اندوہ اور فکر کو زائل کرتا ہے
اسلئے کہ دماغ کو سوداوی مادے سے جو ان کا موجب ہے صاف کر دیتا ہے پٹھوں پر نزلے گرنے
نہیں دیتا پٹھوں کو گرم کرتا ہے انکو قوت دیتا ہے ساڑھے چار ماشہ اسطوخودوس پیسکر گلقند میں ملاکر
ماء العسل کے ساتھ روز شب کو سوتے وقت کھاتے رہنے سے سوداوی وسواس دماغ بالکل جاتا رہتا ہے
اسکو پیسکر شہد میں ملاکر کھانے سے فکر کی اصلاح بخوبی ہوجاتی ہے ذہن کو پوری قوت حاصل ہوتی ہے
اور دماغ کا تنقیہ ہوجاتا ہے اسکے پھولوں کا شہد یا شکر میں خمیرہ بناکر اسقدر استعمال میں لایا کریں
کہ ساڑھے چار ماشہ پھول کھانے میں آجائیں اور اس طرح ہمیشہ کھاتے رہیں تو سودا بالکل زائل
ہوجائے اور نفس کو تفریح حاصل ہو ساڑھے تین ماشہ اسطوخودوس کے سفوف کو ساڑھے تین ماشہ
ایارج فیقرا میں ملاکر کھاتے رہنے سے بیس تیس دن میں اختلاج اور رعشہ کو پورا نفع ہوجاتا ہے۔ بلغمی
اور سوداوی مرگی میں اسکو ماء العسل کے ساتھ ناک میں سعوط کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے کیونکہ
دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے اس میں طاقت آتی ہے اسکی دھونی استرخا کے لیئے مفید ہے اور لیپ اسکا
سر پر نسیان اور جمود کے لیئے نافع ہے اسکا جوشاندہ پٹھوں اور پسلیوں اور جوڑوں کے درد کو نفع کرتا
ہے موسم ربیع میں اسکو معجون کے طور پر کھانے سے نفس کو تفریح ہوتی ہے معدے اور دوسرے

اندرونی اعضا سے اخلاط فاسدہ اور دوسرے سرد فضول مواد نکل جاتے ہین دو حصہ اسطوخودوس اور ایک حصہ بیخ کبر و پیپل کر شہد مین ملا کر چاٹنے سے معدے کی سردی اور بواسیر کو نفع ہوتا ہے جگر کے سدد ورم استسقا. تلی اور گردے کے دردون کو فائدہ پہونچاتا ہے مقعد کے امراض کو نافع ہے کسی نے زہر کھا لیا ہو تو اسکے شراب کے ساتھ دینا چاہئے. نمک لاہوری اور سکنجبین کے ساتھ کھانے سے خوب دست لاتا ہے۔ اسکے ساتھ سینک کرنا اور اس کا لیپ کرنا درد مفاصل اور پسلی کے درد کو مفید ہے. حقنہ اور کرفس کے ساتھ جوش دیکر کسی دست آور دوا کے ساتھ پینے سے پیٹ کی پھلی و ریاحی مروڑ تھمتی ہے بھڑ کاٹ لے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے **مضر** جن لوگون کے مزاج پر صفرا غالب ہو اُن مین اسکے کھانے سے کرب اور قے اور تشنگی پیدا ہوتی اور پیاس بڑھاتا ہے پھیپھڑے کو اور تلے کے دھڑ کو نقصان پہونچاتا ہے گرم مزاج والونکے معدے مین صفرا پیدا کرکے نہایت نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** قے اور تشنگی اور کرب اور قلق کے لئے سکنجبین مصلح ہے پھیپھڑے کے ضرر کو کتیرا ببول کا گوند اور حماما دور کرتے ہین تلے کے دھڑ کے نقصان کی اصلاح گوگل سے ہوتی ہے معدے کی ضرر رسانی سکنجبین دفع کرتی ہے بلکہ سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنے کے بعد پھر کسی مصلح کی ضرورت نہین پڑتی اس کے ضرر کا مصلح شربت لیموں ہے **بدل** سانس لینے کے اعضا کے لئے خراطیون اور دوا کے تنقیے کے لئے نصف وزن قیمون اور بادرنجبویہ نیز بلی لوٹن **مقدار خوراک** دوسری ادویہ کے ساتھ جوشاندے مین ساڑھے ماشہ سے دو ماشہ تک اور تنہا ساڑھے سترہ ماشہ تک ابن جزلہ کہتا ہے کہ ساڑھے دس ماشہ اسکی مقدار خوراک ہے اور انطاکی نے مطلقاً ساڑھے سترہ ماشہ مقدار خوراک بتائی ہے۔

اسبند (صر)

بکسر الف و سکون سین مہملہ و فتح بائے موحدہ و سکون نون و دال مہملہ موقوف

صفات و شناخت اسبند کا پودا دو طرح کا ہوتا ہے (۱) پتے بید سادہ یعنی اولے کے پتونکی طرح ہوتے ہین مگر انسے چھوٹے پھول اس کا سفید اور چنبیلی کے پھول کی طرح ہوتا ہے خوشبو اسکی تیز اور بھاری ہوتی ہے سفید رنگ کی لمبی لمبی پھلیان لگتی ہین اُن مین اسبند کے دانے ہوتے ہین پھلیوں کے رنگ کی وجہ سے اسکو **حرمل ابیض** کہتے ہین اور **حرمل عربی** بھی اسی سے عبارت ہے (۲) پتے گول گول دو پودا ایک ہاتھ کا لمبا اور ساق مین ٹہنیان لگتی ہین گول اور مثلث اضلاع غلاف اس مین لگتے ہین ہر ایک غلاف مین تین تین خانے ہوتے ہین غلافون کا رنگ تھوڑا سا سرخ ہوتا ہے ان غلافون مین رائی کے دانونکی طرح اسبند کے دانے ہوتے ہین رنگ اُن دانونکا سیاہ ہوتا ہے اُن کی بو سخت اور بھاری ہوتی ہے جب مطلق حرمل یا اسبند بولتے ہین تو یہی قسم مراد ہوتی ہے اسی کو فارسی مین **اسپند سوختنی** کہتے ہین قوت اسکی چار سال تک باقی رہتی ہے اس دانے مین سے جلتے وقت صرف ایک آواز نکلتی ہے بعض نے کہا ہے کہ اسبند کا پودا گاجر کے پودے کی طرح ہوتا ہے پتے اسکے گاجر کے پتونسے بہت چھوٹے ہوتے ہین اور ابن جلجل نے کہا ہے



کہ حرمل کے پودے کے پتے وسمہ کے پودے کی طرح ہوتے ہیں اس کا پودا زمین پر بچھا ہوتا ہے اور پھول گل خیری کی طرح اور سفید رنگ ہوتا ہے جڑ چھوٹی اور شاخیں قریب چار چار ہاتھ کے لمبی ہوتی ہیں اسکے کے صرف بیج ہی مستعمل ہیں۔ سوید کہتے ہیں کہ اسپند کا پودا ایک سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے اس کے بیجوں میں سے لال رنگ نکالا جاتا ہے اسکے بیجوں سے تیل نکلتا ہے اسکو عربی میں حرمل کہتے ہیں سنسکرت میں بھی ہرمل بولتے ہیں اور اس لفظ میں سب حروف مفتوح ہیں پنجاب میں اسپند لاہوری کہلاتا ہے ہندوستان میں سندھ پنجاب کشمیر سے دہلی آگرہ دکن اور مغربی حصے تک ہوتا ہے **طبیعت** گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں بعض نے دوسرے درجے میں گرم خشک کہا ہے صاحب کامل و منہاج کے نزدیک تیسرے درجے میں اور بعض نے چوتھے درجے میں گرم خشک کہا ہے

خواص وفوائد سینے اور تلی اور پھیپھڑے کو رطوبات لزجہ سے پاک کرتا ہے آنتوں کی ریاح اور مواد غلیظ کو تحلیل کرتا ہے بدن میں گرمی پیدا کرتا ہے حیض کے خون اور پیشاب کو جاری کرتا ہے دودھ بڑھاتا ہے سودا اور بلغم غلیظ کو دستوں کی راہ نکالتا ہے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اس کام کے لئے کافی ہے اسکا پینا اور سونگھنا بدن میں گرمی پیدا کرتا ہے اسکے کھانے سے تحیر بہت ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات نشہ ہو جاتا ہے اسکے پانی میں گیہوں بھگو کر سکھا لیں اور پھر وہ گیہوں مرغا مرغی کو کھلائیں کچھ عرصے تک انکو یہی گیہوں چگا کر حلال کرکے انکے گوشت کھائیں بدن فربہ اور مضبوط ہو جائے گا۔ مرگی کی عمدہ دوا اُن میں سے ہے کہ اٹھائیس تولہ اسپند کو آٹھ سو اسی تولہ آب یا آب انگور کے ساتھ جوش دیں جب چہارم جل جائے صاف کرکے تین تولہ یا ساڑھے چار تولہ اسمیں سے روزانہ تیس دن تک پئیں اس سے پرانا درد سر اور مرگی جاتی رہتی ہے اگر اسکو پانی میں جوش کرکے مصروع کے سر پر ڈالیں تو ہوش آ جائے اسکی دھونی سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے ساڑھے دس ماشہ اسپند کو روزانہ سات دن تک کھانے سے بلغمی کھانسی جاتی رہتی ہے سرد مزاج اور سوداوی مزاج کو نافع ہے پیٹ کے کدو دانوں کو دفع کرتا ہے۔ استسقا۔ یرقان۔ دمہ۔ قولنج۔ عرق النسا۔ فالج۔ جنون۔ نسیان۔ اور سردی کی تمام بیماریوں کو فائدہ مند ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ گٹھیا کو نفع پہونچاتا ہے۔ اسکو مولی کے پانی اور روغن زیتون میں جوش کرکے کان میں ٹپکانا ثقل سامعہ کری۔ دوی اور طنین کو دور کرتا ہے گھر میں ڈالنا تفرقے کا باعث ہے پھر اسکی دھونی سے یہ اثر جاتا رہتا ہے گلے کی بیماریوں کو مفید ہے آنکھ کے درد کو اور جذام کو دفع کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکے کھانے سے قبض رفع رہتا ہے مناسب یہ ہے کہ پیسکر شہد میں ملا کر چاٹتے رہیں اسکو پانی اور گھی کے ساتھ حریرے کی شکل بنا کر پینے رہنے سے چہرے کا رنگ اچھا ہو جاتا ہے اور اس سے بدن میں گرمی اور فرحت بھی آتی ہے اگر اسکو پیسکر ضماد کریں تو فالج استرخا خدر اور ریحی امراض کو نفع ہوتا ہے اسکو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کھانے سے دماغ کی سردی اور سدہ دفع ہوتا ہے اسکو شراب یا شہد یا مرغی کے پتے یا زعفران یا سونف کے عرق کے ساتھ پیسکر آنکھ میں لگانے سے بینائی میں طاقت آتی ہے بشرطیکہ سبب اسکا سردی ہو

اسکو پانی مین جوش کرکے پینے سے آنکھ کی سرخی اور نزلہ جاتے ہین اسکی دھونی سے زکام کو صحت ہوتی ہے اسکے ساتھ قے کرنے سے پیٹ کا بخوبی تنقیہ ہوجاتا ہے اور رطوبت کی کھانسی اور دمہ جاتا رہتا ہے اور اس کام کے لیے اسکو تین طرح استعمال کرتے ہین (۱) سوا دو تولہ اسپند میکر چار حصہ پانی مین جوش دین پھر صاف کرکے تین حصہ شہد اور دو حصہ تل کے تیل مین ملاکر پلادین (۲) سوا دو تولہ یا چار تولہ ۴ ماشہ اسپند کو میٹھے پانی سے خوب دھوکر خشک کرکے کوٹ چھان لین اور اسپر نو تولہ گرم پانی ڈال کر گھول کرکے گاڑھے کپڑے مین چھان لین چھنے ہوے پانی مین پونے سات تولہ شہد اور ۲ تولہ اور ۸ ماشہ تل کا تیل ملاکر پلادین (۳) ایک تولہ دو ماشہ اسپند اٹھائیس تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جل جائے تو صاف کرکے سوا چار جو بھر نمک ملاکر گنگنا کرکے پلادین۔

اسپند کے چوتھائی السی کے بیجون کے ساتھ پیکر شہد مین ملاکر ہمیشہ چاٹنے سے ضیق النفس کو بیحد نفع ہوتا ہے اگر سوسن کے تیل کے ساتھ اسکے سفوف کو ناف اور چوتڑون پر ملین تو قولنج کا درد دفع ہوجائے اور آنتون کی ریاح تحلیل ہوجائین اسکی [illegible] کے پودے کی جڑ پیکر ایرسا کے تیل مین ملاکر عورت اپنی شرمگاہ مین رکھے تو رحم کی رگون کے منہ کھل جائین اگر اسکے ساتھ منقے کا آٹا ملا لیا جائے تو قوی ہوجائے مقعد مین اسکو رکھنے سے سوسن کا منہ کھل کر لہو بواسیر کا جاری ہوجائے جس عورت کے ایک بار بچہ ہوکر پھر حمل کا رہنا بند ہوجائے تو اسکو ایسا کرنا چاہیے کہ اسپند کو تین دن تک کھائے جو فضول رحم مین موجود ہوکر حمل رہنے کو مانع ہوتے ہین وہ اسکے استعمال سے نکل کر حمل رہنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے اصلاح کی علامت یہ ہے کہ تیسرے دن قے ہوجائے گی۔ بہرصورت اسپند سرد مزاج والے کے اور سوداوی مزاج والے کے موافق ہے مگر بعض کتابون مین یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے زیادہ عرصے تک استعمال مین رکھنے سے سودا پیدا ہوتا ہے اور اس مین اعتراض کی جگہ ہے جبکہ مزاج گرم ہو اسکے لیے مناسب نہین **مضر** اسکو ہمیشہ کھاتے رہنے سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے گرم مزاج مین متلی اور کرب پیدا کرتا ہے جگر کو بھی مضر ہے **مصلح** سوائے جگر کے دوسرے مضرات کی اصلاح ترش چیزون سے کرین ترش میوے کھاوین اور اس کے کھانے کے بعد سکنجبین پیا کرین جگر کے لیے کثیرا مصلح ہے **بدل** ہموزن فرومانا یا سداب بیج یا مولی کے بیج یا پودینہ یا سویا اور دکنی اجوائن **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک

وید کہتے ہین کہ اسپند خون صاف کرنے والا ہے قوت باہ اور دودھ بڑھاتا ہے صفراوی مرضون مین اسکا استعمال بہت نافع ہے اسپند کے استعمال سے بخار چھوٹتا ہے اسکے پودے کے پتون کو اونٹا کے جلانے سے گٹھیا کو صحت ہوتی ہے اسکی جڑ کو پیس کر سرسون کے تیل مین ملاکر بالون پر لگانے سے جوئین اور لیکھین مرجاتی ہین اسکے پودے کے پتونکو جوش دیکر پینے سے خون حیض اچھی طرح آنے لگتا ہے اسکے پتونکے جوشاندے کے پینے سے آنتونکے کیڑے مرتے ہین اسکے بیج تشنج اور بادی کے درد کو دفع کرتے ہین انسے متلی اور قے ہوتی ہے۔ دمہ ہچکی۔ عورتونکے رحم کا مرض۔ گٹھیا۔ اور صفرا کی وجہ سے تھوڑی دیر ۔ درد ریاحی یرقان۔ عورتون کو حیض مشکل سے ہونا اور اعصاب کا درد ان سب امراض مین اسکے

بچون کا استعمال نافع ہے ان سے نیند بھی آتی ہے مریض کے پاس اسبند کی دھونی کرنے سے بھوت پریت کا اندیشہ نہیں رہتا بیٹھنے والے کے پاس اسکے درخت کے اجزا کی دھونی دیتے ہین جمن مین درد چشم اثر اور آتشک کے زخمون پر اسکے بیجون کی دھونی دیتے ہین اسبند کے بیجون کی دھونی مستعمل ہوتی ہے جس مکان مین زخمی سوتا ہو اس مین اسبند کو جلانا چاہیے اسبند کو تیل مین جلا کر اور مرہم کرکے زخمون پر لگاتے ہین ؎

اسبند کا تیل تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے اور دماغ کو نفع کرتا ہے اسکے لیپ سے فالج اور لقوہ اور استرخا اور رعشہ اور صرع اور اختلاج اور خدر اور عرق النسا کو نفع پہنچتا ہے اسکو بدن پر ملنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے بچون کی ریاح تحلیل کرتا ہے مرے کے چونے کے ساتھ سونگھنے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے سدہ ریاحی کو دور کرتا ہے حقنہ اسکا درد کمر اور عرق النسا اور سردی گردہ ورحم کے لیے مفید ہے۔

اسریلی ع

بکسر الف و سکون سین مہملہ وکسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی مجہول وکسر لام و سکون یاے تحتانی دوم ہندی مین اوسر ویلی کہتے ہین

صفات وشناخت و فوائد ایک حیوان ہے اسکا رنگ سبز ہوتا ہے وضع گرگٹ کی سی ہوتی ہے زمین کو چپٹ جاتا ہے پھر ہوا سے بھر کر چلنے لگتا ہے۔ سانپ کی طرح جھوم مارتا ہے۔ کے وقت سر اٹھا کر اور پیٹ کو خم دیکر آہستہ آہستہ مستانہ جھومتا چلتا ہے ہوا سے جیتا ہے اگر چند روز بند رکھین غذا اور پانی ندین تو صرف ہوا سے زندہ رہے زہر قاتل ہے۔ ایک شخص اس پانی سے نہایا جس مین یہ جوش ہوگیا تھا سمیت تمام بدن مین پھیل گئی رنگ اسکا سبز ہوگیا کئی بار اسکو قے کرائی اور بار بار دودھ پلایا اور بدن پر انڈے کی زردی اور روغن بادام کی مالش کی تو صحت ہوگئی

اسپغول (ف)

بفتح الف وسکون سین مہملہ وسکون باے فارسی وضم غین نقطہ دار و واو مجہول دم موقوف (بذر قطونا ع)

صفات وشناخت اسکا پودا مزروعہ زمین مین اگتا ہے دو بالشت سے لیکر ایک ہاتھ تک بڑھ جاتا ہے اس سے زیادہ نہین بڑھتا چھوٹے چھوٹے پتے چڑیا کی زبان کی طرح ہوتے ہین انپر باریک رونگٹے ایسے کھڑے ہوتے ہین جیسے ننھے ننھے کانٹے بعض نے اسکے پتون کو دونے کے پتون کے ساتھ مشابہ بتایا ہے پودا اسکا چاول کے پودے کی طرح ہوتا ہے مگر اسکے پودے سے بالا اور چھوٹا اور اسپر ہدان بھرا ہوتا ہے جڑ زمین سے ایک پتلی ساق نکلتی ہے اس ساق کے سر پر گیہون کی بالی کی طرح

بالی ہوتی ہے بالی پر ایک [illegible]ٹ ہوتا ہے جس کے اندر اسپغول کے بیج بھرے ہوتے ہیں یہ بیج گرمی میں حاصل
ہوتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ گرمی اور سردی دونوں موسم میں حاصل ہوتے ہیں یہ بیج تین طور کے ہوتے ہیں
سفید سرخ اور سیاہ [illegible]ول بھی ہر ایک قسم کا بیجوں کے رنگ کے موافق ہوتا ہے یعنی سفید بیجوں والے پودے کا
پھول سفید اور سرخ بیجوں والے پودے کا سرخ اور سیاہ بیجوں والے پودے کا سیاہ۔ یہ سفید قسم کے بیج
بہتر ہیں بعض سرخ کو بہتر جانتے ہیں خاصکر جسکا دانہ بڑا ہوا اور ریانی میں تہ نشین ہوجاے اور سیاہ قسم خراب ہے
استعمال کے قابل [illegible] بعض نے کہا ہے کہ مصری سرخی مائل بہتر ہے بعض کہتے ہیں کہ جرجانی بہتر ہے اسمیں لعاب
زیادہ ہوتا ہے [illegible]انی عمدہ ہے اسکے بعد خوزی کہ جس کا رنگ سفید ہوتا ہے انطاکی کہتا ہے کہ سرخ قسم کو بہ لیبیا
[illegible]الیس سے لاتے ہیں اور سیاہ کو صعیدی بولتے ہیں کیونکہ صعید اعلےٰ سے لاتے ہیں ہندوستان
[illegible] منڈل کے کنارے اور پنجاب میں بویا جاتا ہے **طبیعت** شیخ نے کہا ہے کہ دوسرے درجے
میں سرد تر [illegible]سرے درجے میں سرد اور تھوڑا اسا تر بتایا ہے بعض نے کہا ہے کہ دوسرے درجے میں سرد
ہے اور تری [illegible] معتدل ہے اسی قول کی تصحیح کی گئی ہے بعض نے کہا ہے کہ سفید تیسرے درجے میں سرد اور دوسرے میں
میں تری اور [illegible]ے درجے تر ہے اور سیاہ خشک ہے سفید میں سیاہ سے زیادہ سردی ہے اور سرخ میں گرمی
زیادہ ہے بعض [illegible] علاوہ بیان کیا ہے [illegible] کہ اسکو کوٹ لینے سے گرمی بڑھ جاتی ہے۔

خواص [illegible]ری کو اور پیاس کو اور گرمی کے بخار کو اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے دست
صاف لاتا ہے [illegible]ہ دفع کرتا ہے آنتوں میں پھسلن پیدا کرتا ہے حلق اور سینہ اور زبان کی خشونت کو دور
کرتا ہے آنتوں [illegible] زخم اور مروڑا اور آنکو فائدہ مند ہے بغیر کٹا ہوا قابض ہے اسکو پانی میں بھگو کر
اس سے کلی کرنا [illegible]ے جوش اور اس کے دانوں کو مفید ہے۔ اسپغول کو ایک کف دست صبح کے
وقت پھانکا [illegible] مہینے تک اسی طرح پھانکتے رہنے سے مرض ضیق میں تخفیف پیدا ہوجاتی ہے پھر
روز بروز کم ہوتا [illegible]ے پانچ چار ماہ میں بالکل جاتا رہتا ہے مگر احتیاطاً برس دو برس تک استعمال میں
رکھیں مجربات [illegible]ں میں لکھا ہے کہ بیس بیس برس کا دمہ اس سے جاتا رہتا ہے سرکے میں پیسکے اسکا لیپ
کرنا گرمی کے درد [illegible] کو دور کرتا ہے اگر سرکہ اور گلاب اور چنبیلی کے تیل میں ملا کر پیشانی پر ضماد کریں تو درد سر کو
جو گرمی سے ہو دور [illegible] کرتا ہے کوٹ کر بدن پر ملیں تو اس کو ملائم کرتا ہے جلد بدن کو باریک کرتا ہے اور رنگ
صندل حار [illegible]غری جس کا باعث گرمی ہو اس کو نافع ہے اسپغول کچھ نہ کچھ تحلیل ظاہری رکھتا
ہے خصوصاً کٹا ہو [illegible]مرور تھوڑی سی قوت تحلیل رکھتا ہے اس کا ضماد کرنے سے ورم پک کر پھوٹ جاتے ہیں
خاصکر [illegible]کے ساتھ ان دونوں فائدوں کے لئے بہت کارآمد ہے۔ سرکہ اور روغن گل میں
ملا کر [illegible] حرارت بجھ جاتی ہے کرب دور ہوتا ہے دردوں کو نفع ہوتا ہے بدن پر گرمی سے
ورم ہو تو تحلیل [illegible] ہے سخت ورم ملائم ہوجاتا ہے گنٹھیا لا اور حمرہ اور نملہ اور جمرہ کو نفع ہوتا ہے
کان کے پیچھے کا [illegible]ر کان کے پیچھے کا ورم جاتا رہتا ہے اگر اسپغول کو کوٹ لیا جاے تو پھر ورم کو نہ بڑھنے
[illegible]ر اگر زخم پر اس طرح لگایا جاے تو اس کا میل صاف کردے اگر بدن کے اندر زخم ہو

ورم ہو تو اُس موقع پر بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔ سخت بالون پر اسپغول کے لگانے سے نفع ہوتا ہے
اُن کو ملائم کر دیتا ہے گنہہ اُن کے پھٹنے نہین دیتا اور نہ گرنے دیتا ہے اگر خشکی کی وجہ سے پٹھے مین
تشنج یا التوا پیدا ہو جائے تو اُس کو سرکہ اور روغن گل کے ساتھ لگانا چاہیے اسی طرح لگانا گرمی کے
درد مفاصل اور گرمی کے نقرس کو نفع دیتا ہے ایک حصہ اسپغول اور ایک حصہ تخم خشخاش پیکر روغن گل
مین پکا کر گرمی کے ورمون اور دردون پر لگانے سے نفع ہوتا ہے بچون کے جیسے بڑھ گئے ہون تو
اسپغول کو بھگو کر پانی مین گوندھ کر لگانے سے نفع ہوتا ہے روغن گل اور گلاب اور روغن بنفشہ
کے ساتھ گرمی کے درد سر پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے دماغ اور پٹھون مین تری پیدا کرتا ہے
اگر اس کو شکر کے ساتھ پیوین تو معدے سے سر کی طرف تبخیر نہو منھہ اور سینے اور زبان کی خشونت
اور خشکی اور کھانسی مٹ جائے۔ اس کا شربت اس طرح بناتے ہین کہ ایک اوقیہ
اسپغول کو ایک رطل پانی مین بھگو کر لعاب اُس کا نکال کر ڈیڑھ رطل شکر سفید یا مصری ملا کر
آگ پر رکھ کر قوام کر لیتے ہین یہ شربت پھیپھڑے کی خشونت اور صفراوی کھانسی کو بہت نافع ہوتا
ہے تخمہ اور خفقان صفرا کے احتراق کی وجہ سے واقع ہون تو اُن کو نافع ہے اسپغول کا لعاب
گلاب یا عرق بید مشک کے ساتھ بھی ان دونون کو نافع ہے اسپغول کے لعاب مین روغن بادام
ملا کر پلانے سے شدت کی تشنگی جس کا باعث صفرا ہو اور معدہ کا التہاب اور لذع جاتے رہتے
ہین مریض برسام کو اس کا لعاب پلانے سے نفع ہوتا ہے پیاس دب جاتی ہے سوا تولہ اسپغول
کے لعاب مین چھ ماشہ روغن بادام ملا کر پلانے سے قولنج کو نفع ہوتا ہے قبض جاتا رہتا ہے روغن
بنفشہ کے ساتھ پلانے سے بھی قبض دفع کرتا ہے حمیات حادہ و دق و مطبقہ و سرسامیہ وغیرہ
مین اسپغول کے لعاب سے نفع ہوتا ہے خون کی حرارت جاتی رہتی ہے اسپغول کو تنہا پھانکنے سے
سردی پیدا ہوتی ہے قبض دفع کرتا ہے صفرا سے یا دست آور دواؤن سے آنتون مین خشکی آجائے
تو دور ہوتی ہے گرم و تیز دواؤن کے کھانے سے آنتون مین خرابی اور گرمی آجائے تو سردی اور
اعتدال پیدا ہوتا ہے شیخ کہتا ہے کہ سات ماشہ اسپغول کو روغن گل مین ملا کر کھلانے سے قبض پیدا
ہو جاتا ہے سحج کو آرام ہوتا ہے سات ماشہ سے ایک تولہ تک اسپغول لے کر گرم پانی مین بھگو کر
شکر یا سکنجبین کے ساتھ کھانے سے آنتون سے لیس دار خلط جلد نکل جاتا ہے اگر صفراوی دستون کا بند کرنا مقصود
ہو تو روغن بادام مین بھون کر کھلائین اس کے لعاب سے بچون کے دستون کے آنون اور لہو
مٹتے ہین۔ اسپغول کو کوٹ کر کھانا منع ہے کتا ہوا اسپغول تین تولہ تک قاتل ہے اس سے اوّل بدن سرد
ہو جاتا ہے بعد اس کے خدر اور استرخا اور کرب اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہے پھر غش آتا ہے
نبضین ساقط ہو جاتی ہین آخرکار مرجاتا ہے علاج اس کا یہ ہے کہ ماء العسل اور نمک اور
سوے کے بیجون کے جوشاندے سے کئی مرتبہ قے کرائین اور انڈے کی زردی نیم برشت
کھلائین اور گوشت کے شوربے مین گرم مصالحہ ڈالکر پلائین

دیدیا کرتے ہین کہ تین ماشہ اسپغول کو پندرہ بیس منٹ تک پانی مین بھگو کے کھلا دینے سے پرانے دست اور آنؤن بند ہوتے ہین آنتون کی سوجن اور سوزش اور کاٹ کو بند کرنے کے لیے اسپغول مسلم یا اسکی بھوسی کو مصری کے ساتھ پھنکانا چاہیے یا اسکو تھوڑے سے پانی مین بھگو دین جب پھول جائے تو کھلا دینا چاہیے اس کا لعاب نکالکر بورا ڈالکر پلانے سے پرانے آنؤن کے دست بند ہوتے ہین صفراوی مزاج کے زکام مین اسکا لعاب نہایت مفید ہے اسکے لعاب مین شکر سفید ملا کے پلانے سے سوزش بول کو صحت ہوتی ہے اسکو بھونکر پھنکانے سے دست اور آنؤن بند ہوتے ہین اسکو شکر کے شربت مین ملا کر پلانے سے مثانے اور پیشاب کی نالی کی سوزش اور پیشاب کی جلن مٹتی ہے جب پیشاب کا پیدا ہونا بند ہوگیا ہو یا جلتا ہوا پیشاب اترتا ہو یا مثانے اور پیشاب کے راستے مین گرمی اور جلن معلوم ہو تو اسکو تنہا یا دوسری مدر بول ادویہ کے ساتھ دینا چاہیے اسکا شربت پلانے سے بواسیر کا خون بند ہوتا ہے بگڑے ہوئے زخم اور پھوڑے پر اسپغول کی پلٹس باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے ۔ سیتل مرچ اور قلمی شورے کے ساتھ اسکی پھنکی دینے سے سوزاک کو بہت فائدہ ہوتا ہے سوا تولہ اسپغول کو سوا سیر پانی مین جوش دین جب آدھا رہجائے تو اسکو دن بھر مین پلا دینے سے دست اور آنؤن بند ہوتے ہین گٹھیا اور جھوٹے جوڑون کی گانٹھو پر اسکا لیپ فائدہ دیتا ہے اگر خشکی کی وجہ سے درد سر ہو تو اسکا لعاب لگاوین بلغم اور دمہ کی بیماری مین اسکا جوشاندہ پلانا چاہیے اسکو سرکے مین پیس کر کنپٹیون پر لیپ کرنے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکا لعاب آنکھ مین لگانے سے وہ درد دفع ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے غلبے سے ہو اسکو گل خیرو کے پھولون کے ساتھ پیسکر کنپٹیون پر لیپ کرنے سے وہ درد سر مٹتا ہے جو دھوپ کی وجہ سے پیدا ہو ہونٹ یا زبان پھٹ جائین تو اسکے لعاب مین کتیرا ملا کے لیپ کے استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے لعاب مین پیاز کا رس ملا کر تھوڑا سا گرم کر کے کان مین ڈالنے سے کان کا درد مٹتا ہے اس کو سرکے مین بھگو کر دانت کے نیچے داب رکھنے سے دانتون کا درد جو گرمی کی وجہ سے ہو بند ہوتا ہے ۔ اسکے لعاب مین نیلوفر کا شربت ملا کے پلانے سے تشنگی رفع ہوتی ہے منہ آجائے تو اسکے لعاب سے کلیان کرین تین چار مہینے تک لگاتار دن مین دو بار ایک تولہ اسپغول کی پھنکی لیتے رہنے سے سب قسم کے دمے کے امراض رفع ہوتے ہین اسکو سرکے مین بھگو کر لعاب نکالکر پلانے سے مینڈک کا زہر اترتا ہے مضر بھیجون کو کمزور کرتا ہے بھوک کھو دیتا ہے کثرت سے کھانا اعضاے رئیسہ کو کمزور کرتا ہے حاملہ عورتون کو مضر ہے مصلح شہد اور سکنجبین عسلی اور گیہون کے ستو ۔ بدل نفخ کے مقام پر السی کے بیج اور قبض رفع کرنے اور خشونت سینہ و حلق اور کھانسی کے مقام پر تخم کنوچہ اور بہدانہ اور تخم بارتنگ اور نرمی کے موقع پر تخم خرفہ مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک دیتے ہین تین ماشہ سے چھ ماشہ تک تجویز کرتے ہین

اسپست (ف)

بکسر و فتح اول و سکون سین مہملہ و اول و کسر بائے فارسی و سکون سین مہملہ دوم و تائے فوقانی موقوف عربی مین رطبہ کے نام سے مشہور ہے

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکی صورت بکھیڑے کی سی ہوتی ہے پھول زرد سرخی مائل ہوتا ہے اس میں پھلیاں لمبی اور ٹیڑھی آتی ہیں جن میں بیج ہوتے ہیں چوپایوں کو بطور چارے کے کھلاتے ہیں تو وہ فربہ ہوجاتے ہیں سبز دو رہے جیسے پتے سبز اور چکنے ہوں اسکی دو قسمیں ہیں بستانی اور جنگلی محیط میں لکھا ہے کہ جنگلی قسم کا نام فلفل الماء ہے مگر یاد رکھو کہ فلفل الماء ایک مشہور چیز کا نام بھی ہے جو ہندیانیوں میں پیدا ہوتی ہے بعض آدمی اسکے دانوں کو کالی مرچوں کی جگہ کام میں لاتے ہیں **طبیعت** گرم و تر پہلے درجے میں اور بعض دوسرے درجے میں گرم و تر بتاتے ہیں اور بعض دوسرے درجے میں گرم وخشک کہتے ہیں جنگلی قسم میں گرمی وخشکی زیادہ ہے ؎

خواص وفوائد یہ روئیدگی تلین پیدا کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے پیٹ پھلاتی ہے اسکو شکر کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہے اسکے پتوں کو پیس کر اگر شہد کے ساتھ ورم سرد پر لگائیں تو نفع ہو اور چربی کے ساتھ لگائیں تو گرم ورم کو فائدہ ہو اسکے پتوں کو بکالر ہر روز دو بار ایسے ورم پر لگانے سے جو تحت [illegible] نفع ہوتا ہے اور رعشہ پر لگانے سے بھی صحت ہوتی ہے اسکے پتے اور شاخوں کو کچل کر رس نکال لیں اور [illegible] رس کو تل کے تیل یا روغن زیتون میں اتنا جوش دیں کہ خشک ہوجائے باقی روغن جو رہے اسکی مالش ہے اور پینے سے لقوے اور رعشہ کو نفع ہوتا ہے اسکے تر و تازہ پتے یا بیج اور خشک قابض ہیں پھول اسکا بیجوں سے ضعیف ہے اسکی دھونی ہمیشہ لینے سے لقوے کو نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو کچل کر اور پانی نکالکر تھوڑے سے روغن بادام میں ملاکر اور گرم کرکے ناک میں ٹپکانے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے اسکی جنگلی قسم کو کچل کر ملنے سے منھ کا تیل چھیل اور سیاہ کو نشانات صاف ہوجاتے ہیں اور بیادرام سخت کو بھی تحلیل کرتا ہے بدل [illegible] ؎

اسگندھ (ھ)

پنجابی اور ہندی میں الف مقصورہ کے فتح سے اور مارواڑی میں الف ممدودہ سے اسکے بعد سین مہملہ ساکن و فتح کاف فارسی و سکون نون و دال مہملہ موقوف مخلوط الہا

صفات وشناخت ایک ہندوستانی پودے کی جڑ ہے یہ پودا ہندوستان کے اکثر سوکھے ملکوں میں ہوتا ہے مگر ملک بنگال میں کم ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں ناگوری دکھنی ناگوری کا نہال زمین سے زیادہ اونچا نہیں ہوتا تین چار گرہ سے ایک گز تک لانبا ہوتا ہے اور کوئی کوئی اس سے بھی بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ قد آدم تک پہونچ جاتا ہے پتے اسکے بانسے کے پتوں کیطرح ہوتے ہیں جسکو اڑوسہ بھی کہتے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ کیت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر انسے چھوٹے اور نرم اور باریک شاخیں اسکی جڑ سے نکلتی ہیں دکھنی کا پتا بھی نرم کیطرف سے چوڑا اور دراز اور نوکدار اور موٹا اور اسبز ملائم رواں ہوتا ہے پھول اسکا بینگن کے پھول کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت سے پھول ملکر گچھے لگتے ہیں پھل خامی میں سبز اور پکنے کے بعد زرد اور دو ایک دن کے بعد سرخ ہوتا ہے بڑا چنوئی

یا چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے وضع حب کا کنج کی سی ہوتی ہے مزہ پکنے کے بعد شیرین اور کسی قدر کسیلا
اور کڑوا ہوجاتا ہے اس مین بیج حب کا کنج کے بیجون کی طرح ہوتے ہین شاید اسی وجہ سے بعض نے
اسکو کاکنج کی جڑ لکھدیا ہے ہر سال فصل بہار مین یہ پودا اگتا ہے اور اسی موسم مین پھل لگتے ہین۔
اور ویدک کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک یا دو ہاتھ کا اونچا پودا پانچ چھ برس تک قائم رہکر پھر سوکھ
جاتا ہے اس کی جڑ کام مین آتی ہے جو انگلی کے برابر لانبی اور اس سے کم بھی ہوتی ہے بعض کتابون
نے یہ شبہ قائم کر دیا ہے کہ لمبائی اس کی ایک انگلی کے برابر سے آدھ گز تک ہوتی ہے شاید کاتبون
کی وجہ سے آدھ گرہ کا لفظ آدھ گز بن گیا ہوا اور یہ جڑ پتلی ہوتی ہے رنگ اندر اور باہر سے سفید زردی
مائل بہتر ناگوری ہے اور ناگوری مین بھی وہ عمدہ ہے کہ جڑی ہو کیڑے نے نہ کھایا ہو۔ اسکو کیڑا جلد کھا جاتا ہے
دو سال مین اس کی قوت فنا ہوجاتی ہے مزہ اس کا کڑوا کسیلا اور چرپرا ہوتا ہے۔ اس درخت کے تازہ
اجزا سے گھوڑے کے بدن کی سی بو آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکو سنسکرت مین اشوگندھا کہتے ہین
اسلئے کہ اشو شین نقطہ دار سے گھوڑے کے معنے مین ہے اور گندھ بو کے معنے مین اور آخر مین الف کا
اضافہ چیز کا نام ہونے کی وجہ سے ہے اور بغیر الف کے یعنی اشوگندھ اس چیز کا خاصہ ہے اور
محیط مین لکھا ہے کہ اسپ الف ممدودہ [illegible] سے ہندی مین گھوڑے کے معنے مین ہے اور گندپوت
کے معنے مین اور باج گند بھی کہتے ہین باج بائے موحدہ اور جیم تازی سے گھوڑے کے معنے مین ہے
یہ غلطی ہے اسلئے کہ نہ اس گھوڑے کے معنے مین ہے اور نہ گندپوت کے معنے مین **طبیعت** تیسرے
درجے مین گرم وخشک ہے اور رطوبت فضلیہ بھی اس مین ہے بعض کہتے ہین کہ گرم دوسرے
درجے مین اور سرد پہلے مین ہے۔

خواص و فوائد یونانی طبیب اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ کھانسی اور دمے اور اعضا کے ورم کو مفید ہے
بدن اور باہ اور رحم کو قوت دیتا ہے بلغم کے فساد کو دور کرتا ہے گٹھیا کے لئے سورنجان تلخ کا قائم مقام
ہے جریان منی کو دور کرتا ہے برص کے لئے مفید ہے سات تولہ اسگندھ کو کوٹ چھان کر آدھ سیر
دودھ مین جوش دین اور ہموزن مصری ملاکر دونون وقت کھائین بدن کا رنگ سرخ ہوجائے
قوت باہ اور تیاری بڑھ جائے اگر اسکو پانی مین باریک گھسکر طاعون کی گرہ پر لیپ کرین مریض بیہوش
ہوگا تو بھی کچھ دیر کے بعد ہوش مین آجائیگا اور اسگندھ سب مادے کو جا بجا سے کھینچ کر اسی ایک
مقام پر لے آئیگا اور اس کو پکا کر پھوڑے گا اور ہر قسم کی گانٹھ پر لگانے سے وہ پک کر پھوٹ جاتی ہے
چاہئے کہ جہان تک سوجن اور سرخی ہو اس سب پر لیپ کر دین۔ اسکو پیسکر اور شکر ملاکر ایک تولہ
روز کھائین تو خون حیض بند ہوجائے اگر تازہ کو آدھ پاؤ کے قریب لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین
چار پہر تک تر رکھین اور اس مین کا زلال تشنگی کے وقت پیین تو تین دن مین بواسیر کا لہو بند
ہوجائے اسگندھ کا سفوف اور اُپلے کی راکھ ہر ایک ڈیڑھ پیسہ بھر لیکر ملا کے اور خوب باریک کرکے
آٹھ پڑیان بنائین ایک پڑیہ پھینک کر سات مریض آتشک کو اس طرح کھلائین کہ روز ایک پڑیہ

گائے کے دودھ کے ساتھ کھلا دی جاوے اور ایک ماہ تک ترشی و بادی و شیرینی سے پرہیز کرایا جاوے اہل ہند
اسکو رسایں میں سے جانتے ہیں اور بہمن سفید کا قائم مقام مانتے ہیں اسلئے اکثر قوت باہ کی دواؤں میں
اور وضع حمل کے بعد عورتوں کی دواؤں میں استعمال کرتے ہیں بعض طبیبوں نے لکھا ہے کہ وہ گردے
اور حواس کو قوت دیتا ہے قبض دفع کرتا ہے پاخانہ نرمی سے لاتا ہے سنگ گردہ و مثانے کو توڑ کر نکال
دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے ورم خصیہ اور دوسرے اورام کو تحلیل کرتا ہے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو نافع
ہے پیسکر زخم پر چھڑکنے سے اُسے درست کرتا ہے دارا شکوہی میں لکھا ہے کہ بیاو تل اور اسلندہ پیس کر
شہد میں ملا کر ایک تولہ روز چاٹنے سے نسیان جاتا رہتا ہے حافظہ قوی ہوتا ہے اسکو منھ میں رکھنے سے کیڑے
دانت سے نکل جاتے ہیں وید کہتے ہیں کہ اسکے پتوں پر اَرنڈی کا تیل چپڑ کر گرم کرکے سرطان پر باندھنا چاہئے
دودھ کے ساتھ اسکی پھنکی لینے سے طاقت بڑھتی ہے اسکے بیجوں کو پیسکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ پھانکنے سے
پیشاب صاف آتا ہے اسکے بیجوں کو دودھ میں ڈال رکھنے سے دودھ جم جاتا ہے اسکی تازہ جڑ چھال پھول
پھل پتوں کو جلا کر پانی نچوڑ کر اس میں سے ڈیڑھ تولہ سے پانچ تولہ تک پینے سے گنٹھیا مٹتی ہے اسکا حلوا
بنا کر کھانے سے بادی کے تمام امراض دفع ہوتے ہیں اڑوسے کے جوشاندے کے ساتھ اسکے سفوف کی
پھنکی دینے سے بلغمی امراض دفع ہوتے ہیں [illegible] چینی کے ساتھ پھیلے شہد کے ساتھ چاٹنے سے خون
صاف ہوتا ہے سفید موصلی یا دوسری منی زیادہ کرنے والی دواؤں کے ساتھ اسکو استعمال کرنے سے
طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے اسکی سفوف کی پھنکی لیکے اُوپر سے انگور کھانے سے یا اُن کا رس یعنی پانی
پینے سے بدن فربہ ہوتا ہے دودھ کے ساتھ اسکے بیجوں کی پھنکی دینے سے نیند آنے لگتی ہے اسگندھ کے سفوف
کی پھنکی ٹھنڈے پانی کے ساتھ دینے سے پیشاب کثرت سے ہوتا ہے اسکو پانی میں ملا کر گٹھیا پر ضماد کرنے
سے نفع ہوتا ہے بادی کی وجہ سے خون خراب ہو جائے تو چوب چینی کے ساتھ جوش کرکے پلانا چاہئے اسگندھ
اور بہیڑہ دونوں کو لیکر پیسکر چھانکر گڑ میں ملا کر گولی بنا کر گرم پانی کے ساتھ دینے سے دل کا صدمہ اور دھڑکنی
جاتی رہتی ہے اسکے سفوف کو شکر اور گھی میں ملا کر چاٹنے سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے اسگندھ کا بھلکا ایک
حصہ گھی ایک حصہ دودھ آٹھ یا دس حصہ لیکے آگ پر رکھدیں اور اس گھی کو تیار کرکے استعمال کرنے
سے طاقت اور عقل بڑھتی ہے بدن مضبوط ہوتا ہے اگر عورت اس گھی کو کھائے اور حیض سے
پاک ہونے کے بعد مرد سے جماع کرائے تو حمل رہجائے گا چھ یا تل میں اس کو پیس کے لیپ
کرنے سے نارو جاتا رہتا ہے اس کے سفوف کے برابر کھانڈ ملا کے ایک تولہ کی مقدار میں پانی کے ساتھ
دینے سے حیض کے زمانے میں ضرورت سے زیادہ خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے اسکو پیسکر ساڑھے تین
ماشہ سے سات ماشہ تک پھنکی حیض کے شروع ہونے سے پہلے سے دینا شروع کرکے دودھ چاول
کھلایا کریں اور نہانے کے بعد عورت سے صحبت کریں حمل رہجائے گا تذکرہ الہند کے مؤلف نے تجربہ
کرکے لکھا ہے کہ اول عورت کا تنقیہ فصد اور مسہل کے ذریعہ سے کریں پھر اسکو استعمال اسطرح سے
کرائیں جیسا کہ ویدوں کے قول میں چھے لکھا ہے اور استعمال کے زمانے میں نمک اور ترشی سے پچیں

اگر ہوا اور عوارض نفسانی سے بھی حفاظت کی جائے تو اولٹے ہے اور اس طرح استعمال کرنے سے علاوہ حمل رہنے کے فائدے کے رنگ سدھرتا ہے ریاح وفخ ہوتی ہیں بانئمہ کو قوت پہونچتی ہے جوڑ مضبوط ہوتے ہیں شہوت کے اعضا قوت پاتے ہیں اگر ایک دام اس کا سفوف شکر اور دودھ کے ساتھ بانجھ عورت روزانہ اکیس دن تک کھائے تو حاملہ ہو جائے اور اس طرح کھانے سے مردگی باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے **مضر** حلق کو اور گرم مزاج والوں کو **مصلح** غرغرہ شہتوت شیرین کے پانی یا جوشاندے سے اور گرم مزاج والے کے لئے کتیرا اور مٹی بھی اس کا مصلح ہے **بدل** قسط و سورنجان **مقدار خوراک** ۴ ماشہ تک

اَسْپَابُوٹہ (ھ)

بفتح الف وسکون سین مہملہ و باے فارسی مفتوح وسکون الف دوم وضم باے موحدہ و واو معروف وتاے ثقیل مفتوح وہاے مختفی ساکن مگر ہندی باے تازی سے سین مہملہ کے بعد زیادہ سنا ہے۔

صفات وفوائد بعض کہتے ہیں کہ سپاو رگبن ایک چیز ہے مگر دونوں کی تحقیق سے فرق معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ کبن کے پتے دراز اور نوکدار ہوتے ہیں اور اسپابوٹہ کے پتے سم اسپ کی طرح ہوتے ہیں نوک ان میں نہیں ہوتی بلکہ کنارے دندان آرہ کی طرح کٹے ہوتے ہیں اور سامنے سے چوڑے ہوتے ہیں اور ڈنڈی کی طرف ذرا پتلے۔ جیسا کہ گھوڑے کے سم کی کیفیت ہو کہ سامنے سے چوڑا اور پاؤں کے پاس سے بہ نسبت آگے کے پتلا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسکو اسپابوٹہ کہتے ہیں یعنی ایسی روئیدگی جو سم اسپ سے مشابہت رکھتی ہے یہ بوٹی زمین پر پھیلتی ہے اور قد نہیں رکھتی اگر پتوں کو خوب چبایا جائے تو تھوڑی تلخی معلوم ہوتی ہے رنگ سبز ہوتا ہے پتے دبیز ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں پھول آتا ہے تلے اسکے ڈنڈی بند سی ہے یہاں تک کہ وہ کچھ پھل کے برابر لمبی ہو جاتی ہے یہی اسکا پھل ہے لمبائی میں لکیریں ہوتی ہیں جن پر برابر ریزے منڈی کے رنگ کے سے ہوتے ہیں اور ایک لکیر ایسی اور ایک ذرا چوڑی سبز رنگ کی ہوتی ہے اسی طرح طول میں چاروں طرف یہ لکیریں ہوتی ہیں پھول میں نہایت باریک ریزے کچھ منڈی کے سے رنگ کے اور کچھ سفید ہوتے ہیں پھل کسی قدر مخروطی اور لمبا ہوتا ہے صفائی خون کے لئے اسکو پیتے ہیں ہرے پتوں کو کچل کر پانی نچوڑ کر آگ پر پھاڑ کر کوئی مصفی شربت ملا کر استعمال کرتے ہیں عورتیں پانچ یا سات کالی مرچیں بھی پیسکر ملا لیتی ہیں تین دن تک اور کبھی پانچ دن تک اور کبھی سات دن تک پیتی ہیں اگر تین دن پیا جائے تو علاوہ پینے کے دنوں کے پانچ روز تک پرہیز رکھا جائے اور جو پانچ دن پیا جائے تو بعد کو بھی نو یا گیارہ دن تک پرہیز رکھا جائے اور اگر سات دن تک پئیں تو اسکے بعد ۱۴ دن تک پرہیز رکھیں اگر زہر باد کا زور زیادہ ہوتا ہے تو بغیر پھاڑے بھی پیتے ہیں نمک بھی اچھی طرح کھاتے ہیں مصفی خون ہے پھوڑے پھنسی اسکے پینے سے نہیں نکلتے کہتے ہیں کہ وہ اسپابوٹہ

زیادہ مفید ہوتا ہے جو بستی سے دور پیدا ہو بچوں کو زیادہ پلاتے ہیں یہ ایک گھریلو علاج ہے اسکے پینے کے دنوں میں بادی اور ترشی اور تیل اور گڑ اور مرچ سرخ سے بلکہ بعض آدمی نمک سے بھی پرہیز رکھتے ہیں خاصکر پینے کے دنوں میں اور موسم بہار میں پیتے ہیں روہیلکھنڈ کے بعض عوام ہنود اسکو جل پیپل کہتے ہیں کہ یہ خشکی میں پیدا ہوتا ہے اور جل پیپل رکے ہوئے پانی میں اور نمی کی جگہ اگتا ہو گر پانی کے اندر نہیں اگتا

اسپنج (انگلش)

بکسر الف وسکون سین مہملہ وفتح باے فارسی وسکون نون وجیم تازی مجوف موا بادل (ھ) ابر مردہ
دابر کہن (ف) اسفنج (ع)

صفات و ماہیت ایک جانور کا ڈھانچہ ہوتا ہے جو سمندر کی تہ میں ساحل پر رہتا ہے جو ہمیشہ گرم رہتے ہیں اس جانور کا گوشت بہت ہی ملائم ہوتا ہے اس جانور کے گوشت میں ہزاروں چھوٹے بڑے سوراخ ہوتے ہیں خوراک اس جانور کے اندر بذریعہ سمندر کے پانی کے پہونچتی ہے پانی اس جانور کے اندر ہر وقت رہتا ہے بیرونی سوراخ جو اندرونی سوراخ سے ملے ہوتے ہیں پانی کو اندر کے حصے میں لیجاتے ہیں جہاں صانع نے پانی کے دوران کا خاص انتظام کر رکھا ہے اندرونی حصے میں بہت سے بال ہوتے ہیں جو ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہیں وہ پانی پر اسطور سے تھپیڑا مارتے ہیں کہ پانی کو جو باہر سے اندر کو جاتا ہے اکسا دیتے ہیں پھر یہ پانی بڑے سوراخ کے ذریعہ سے باہر کو نکل جاتا ہے پانی جو اس طرح سے دورہ کرتا رہتا ہے اپنے ساتھ بہت سے چھوٹے چھوٹے زندہ جانور اور پودے (جو بجاری خوردبین کے ذریعہ سے دیکھے جاسکتے ہیں) اس جانور کے اندرونی حصے میں لیجاتا ہے اور یہی چھوٹے چھوٹے جانور اور پودے اسکے پیٹ میں بذریعہ پانی کے پہونچکر اس جانور کی زندگی کو قائم رکھتے ہیں جسوقت یہ پانی مع زندہ جانوروں اور پودوں کے اس جانور کے اندرونی حصے میں پہونچتا ہے اسوقت اندرونی بال پودوں اور چھوٹے چھوٹے جانوروں کو پکڑ لیتے ہیں اور اندر کو ڈال دیتے ہیں اگر پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز جو اسکی خوراک میں شامل نہیں ہے اندر پہونچتی ہے تو اسکے بال پانی کے دوران کے ساتھ واپس کر دیتے ہیں جسوقت یہ جانور سمندر کے ساحل سے خشکی پر لا پایا جاتا ہے اسکو کارآمد بنانے کے لیے اسکا گوشت علحدہ کیا جاتا ہے اور کوئی ترش چیز اس کے بدن سے ریتیلے ریزے جو تھوڑے سے بہت ضرور ہوتے ہیں چھڑانے کیواسطے لگائی جاتی ہے

عمدہ اسپنج بحرین میں یا بابین البحرین میں پایا جاتا ہے خاصکر شام کے ساحل پر۔ امریکہ کے مختلف سمندروں میں بھی یہ جانور پیدا ہوتا ہے۔ یہاں کا اسپنج بہت سخت ہوتا ہے۔ اسپنج سمندر کے اندر دنیا کو نیز پیدا ہوتا ہے غوطہ خور اسکو صحیح وسالم نکالنے کے لیے چٹانوں کے اس حصے کو جہاں وہ رہتا ہے تیز ہتھیاروں سے کاٹ ڈالتے ہیں۔ غوطہ خور ایک بھاری پتھر میں رسی باندھ دیتے ہیں اور اس رسی کے ذریعہ سے سمندر کی گہرائی میں پہونچکر اتنے جسقدر اسپنج پکڑے جا سکتے ہیں پکڑ کر بغل میں دبا لیتے ہیں

اور اسی رسی کے ذریعہ سے کشتی والون کو اشارہ کرتے ہین اس اشارہ پر کشتی کے ملاح اُس کو اُس رسی کے ذریعہ سے اوپر کو کھینچ لیتے ہین۔ مور یا اور اس کے متصل جزائر کے غوطہ خور ایک دوسرے طریقے سے اسپنج کو پانی کے اندر سے نکالتے ہین وہ نکیلے تیز ہتیار کے ذریعہ سے جو شکل برچھی کے ہوتا ہے اسپنج کو نکالتے ہین لیکن اس طریقے سے اسپنج جابجا خراب خستہ اور کم قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ تازہ اسپنج مین مچھلی کی طرح بو ہوتی ہے خشک کرکے استعمال کرتے ہین۔ جلانے سے اور سب حیوانی چیزون کی طرح بو نکلتی ہے۔ اسپر شورے کا تیزاب ڈالنے سے زرد ہوجاتا ہے چونکہ یہ پولا ہوتا ہے اسلئے ہر ایک پولی اور متخلخل چیز کو اسفنجی کہتے ہین۔ سوراخ جسکے چوڑے ہون اور نرم ہو جیسے سوراخدار غدد جلے اطبا کی اصطلاح مین مادہ بولتے ہین اور جو سخت ہو سوراخ چھوٹے اور تنگ ہون اُسے نر کہتے ہین طبیعت پہلے درجے مین گرم اور دوسرے مین خشک بعض کے نزدیک تیسرے مین خشک ہے۔

خواص و فوائد ورم کو تحلیل کرتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے۔ زخمون اور پھوڑون کو خشک کرتا ہے گو کتنے ہی گہرے ہون اور گو وہ پرانے ہون عضو سے خون بہنے کو بالخاصیت روکتا ہے۔ اسکو جلاکے باریک پیس کے بطور سرمہ کے لگانا آشوب چشم کو کھوتا ہے بینائی کو جلا دیتا ہے اگر حلق مین جونک چپٹ گئی ہو یا کانٹا چبھ گیا ہو تو اسپنج کا اسقدر ٹکڑا لین جو حلق مین نگل سکین اس ٹکڑے کو ریشمی ڈورے مین باندھکر نگل جائین اور ڈورے کے سرے کو ہاتھ مین پکڑے رہین اور تھوڑی دیر توقف کرین کہ وہ ٹکڑا رطوبت کو جذب کرکے بھر جائے بعد اسکے ڈورے کو حلق سے اس طرح نکالین کہ ٹوٹنے نہیین اس ترکیب سے جونک اور کانٹا نکل آتا ہے اس کو جوش کرکے پینا چاہین یا کسی سفوف کی صورت مین ڈالین تو قینچی سے باریک کترلین یا وندہ مین نہیین کٹ سکتا۔ اسکی خاصیت مین سے یہ بات ہے کہ جس پانی مین شراب ملی ہوئی ہو اس کو اس مین ڈالین تو پانی کو جذب کرے گا اور شراب باقی رہجائے گی جب تازہ اور خشک اسپنج کو قفرالیہود یا موم یا زفت کے ساتھ آلودہ کرکے ایک سرے کو اُسکے آگ سے جلائین اور دوسرے سرے کو ایسے زخم پر رکھدین جس سے خون جاری رکنا ہو تا کہ اسکی گرمی اُس مقام پر پہونچتی رہے اور راکھ اُس مقام پر گرتی رہے تو یہ عمل داغ دینے کے قائم مقام ہو جائے اور فوراً خون رک جائے کیونکہ رگون کے منھ پر وہ راکھ چپک جاتی ہے اور ان کو بند کرتی ہے کبھی ایسا کرتے ہین کہ روغن زیتون مین چکنا کرکے جلاتے ہین اور راکھ کو اُس مقام پر جہان سے خون بند نہوتا ہو چھڑک دیتے ہین۔ اس مین خشکی پیدا کرنے کی قوت اچھی طرح سے مگر جذب کرنے کی قوت نہیین اسی لئے یہ بات ہے کہ اگرچہ زخمون کو بھر دیتا ہے اور رگون کا منھ بند کر دیتا ہے مگر اندر نہیین پہونچ سکتا۔ گوشت شہد یا پانی کے ساتھ ضماد کرنا ابھی پرانے زخمون کو بھرتا ہے جلا ہوا ابھی زخمون کو بھرتا ہے اور خون روکتا ہے سر و در رمون پر تنہا رکھنا نافع ہے اگر مادہ غلیظ سے ورم ہو تو سرکے کے ساتھ تر کرکے ورم پر رکھین اسلئے کہ سرکہ اپنی کاٹنے اور لطافت پیدا کرنے کی قوت سے اسفنج کو تحلیل کرنے کے باب مین مدد دے گا تازہ کی بتی بناکر ایسی رگون کے منھ مین جو بند ہوگئی ہون تو کھولدیتا ہے اور سخت اورام کو بھی کھولدیتا ہے جب اُسکو زفت کے ساتھ جلاکر شہد

کے ساتھ چاٹین تو سل کو نفع دے **مضر** شکم کے اندرونی اعضا کو اور پھیپھڑے کو **مصلح** مضرت اول کے لئے انگور کا پانی اور ریباس اور مضرت دوم کے لئے مصری اور جلاب **بدل** جبلا یا ہوا کاغذ **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک۔

فائدہ اسپنج مین ایک قسم کی پتھری پائی جاتی ہے جتنی سفید اور سخت ہو عمدہ ہے خشکی اور جبلا اور لطافت پیدا کرتی ہے ہر عضو کے خون کے جریان کو روکتی ہے ورمون اور زخمون کو مفید ہے مثانے کی پتھری کو توڑ کر نکالدیتی ہے گرجالینوس اس کا معتقد نہین وہ کہتا ہے اس پتھری کی طاقت کا مثانے تک پہونچ سکنا بعید ہے البتہ گردے کی پتھری کو توڑنے والا وہ بھی مانتا ہے یرقان کو دافع ہے سپیکر سرکے مین ملاکر گرم ورم دور ہون پر باندھنے سے اسکو تحلیل کرتی ہے کہتے ہین کہ اس کے خواص مین سے یہ بات ہے کہ گردن مین لٹکانے سے سخت کھانسی کو نفع ہوتا ہے۔

استحل پدمنی (ھ)

بکسر الف وسکون سین مہملہ و فتح تاے فوقانی ط بہاد سکون لام و فتح باے فارسی دسکون دال مہملہ و فتح میم و کسر نون و سکون یاے تحتانی ہ

صفات وشناخت جس مقام پر پانی نہین ہوتا ہے اس مقام پر شل کنول کے اسکا درخت جمتا ہے ایک قسم کا کنول ہے **طبیعت** سرد و تر۔

خواص وفوائد اسکی جڑ اور پھول اور بیج بقدر چھ ماشہ پیکر ان بچون کو پلاتین جنکو قے آتی ہو تو بند ہو جاے اور دستو نکی حالت مین بھی دیتے ہین جو بند ہو جاتے ہین اور جو بخار کہ دستے ہو ردی جاتا دیتا ہے بعض کہتے ہین استحل پدمنی گلاب کے پھول کا نام ہے۔

اسد العدس (ع)

صفات وشناخت بعض نے لکھا ہے کہ یہ ایک قسم طراثیث کی ہے اور یہ درست نہین بلکہ ایک اور رونیدگی ہے مسور کی طرح ہوتی ہے جو نیز رونگٹے ہوتے ہین اور انگین چسپیدہ ہوتا ہے اسکی ساق پتلی ڈوری کی طرح ہوتی ہے رنگ خاکی سرخی مائل ہوتا ہے پھول زرد اور سفید ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم اور تیسرے درجے مین خشک ہے اور کچھ سردی کی قوت بھی ہے گیلانی نے پہلے درجے مین گرم کہا ہے۔

خواص وفوائد یہ دوا بلغم اور اس سودا کو جو جلا ہوا ہو تحلیل کرتی ہے مقوی باہ ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے سنگ گردہ اور مثانہ کو توڑتی ہے سکنجبین کے ساتھ یرقان کو نافع ہے اور کرفس کے ساتھ پتھری کو مفید ہے اس کو پکا کر یا کچا سرکے کے ساتھ کھانے سے فربہ بدن لاغر ہو جاتا ہے گرگسی اور قسم کا

نقصان پیدا نہیں ہوتا اسکو گوشت کے ساتھ پکانے سے جلد گل جاتا ہے نملہ پر اسکو لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسکی زیادتی زُرک جاتی ہے **مضر** ہے یعنی پیدا کرتی ہے اس کے کھانے سے متلی پیدا ہوتی شانہ اور دانتون کو نقصان دیتی ہے درد سر پیدا کرتی ہے **مصلح** بنفشہ چاچھ جسے مٹھا بھی کہتے ہین **بدل** افیمون اور لاغری پیدا کرنے کے لئے ہم وزن صعترا اور چہارم وزن سندروس **مقدار خوراک** ساڑھے سترہ ماشہ تک۔

استبوب (ف)

صفات وشناخت اس لفظ مین اول الف مفتوح ہے اس کے بعد سین مہملہ اُس کے بعد تاے فوقانی اُسکے بعد باے موحدہ اسکے بعد واؤ اُسکے بعد باے موحدہ مگر نسخۂ قدیمہ مین تاے فوقانی کے بعد یاے تحتانی ہے اور مصر کے چھاپے کے نسخے مین استیبون ہے جس مین تاے فوقانی کے بعد باے موحدہ اُسکے بعد واؤ اُسکے بعد نون ہے اور بعض نسخون مین استنبوب ہے یعنی تاے فوقانی کے بعد نون اُسکے بعد باے موحدہ اُسکے بعد واؤ اُسکے بعد باے موحدہ ہے یہ الفاظ فارسی کی ہین عربی مین زنبوع کہتے ہین انطاکی کہتا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ بجورے لیمو کی شاخ کو کرنے کی شاخ سے پیوند کرین اور اسکو عرف مین کباد کہتے ہین دوسری قسم یہ ہے کہ بجورے کی شاخ کو کاغذی لیمو کے ساتھ پیوند کرین اور وہ کاغذی لیمو کی طرح پھل دے لیکن بجورے کی طرح لانبا اور یہ قسم مصر مین بہت ہے اسے وہان حامض شعیری کہتے ہین یہ پھل سرد وخشک تیسرے درجے مین ہے اور چھلکا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے محیط مین استنبوب کے پھل کی نسبت لکھا ہے کہ مرکب القوے ہے اور بجورے کے قریب طبیعت رکھتا ہے اور چھلکا اسکا گرم ہے۔ اس چیز کے نام مین بڑا اختلاف کیا ہے گیلانی نے شرح مفردات قانون مین کہا ہے اسینوب الف کے فتح اور سین مہملہ کے کسرے اور یاے معروف اور نون مضموم اور واؤ معروف اور باے موحدہ موقوف سے فارسی زبان مین ایک درخت کا نام ہے اسکا پھل مرکب القوے ہے اور طبیعت اسکی بجورے کے قریب قریب ہے اور چھلکا اسکا گرم وخشک ہے محیط مین اس لفظ مین جسکو گیلانی نے وارد کیا ہے لکھا ہے کہ تمیمی نے کہا ہے کہ یہ لفظ فارسی کا ہے دیسقوریدوس نے اس چیز کے ذکر سے غفلت کی ہے اور یہ نام ایک درخت کا ہے جسکا پھل مرکب القوے ہے اور بجورے کے قریب طبیعت رکھتا ہے اسکا چھلکا گرم ہے بہرصورت ان حذاق کو اشتباہ ہوا ہے کہ ایک ہی چیز کے نام کے حروف مین تصحیف واقع کر کے ایسا کیا ہے خواص وفوائد سب نے دونون کے گو علاحدہ علاحدہ نامون کے نیچے لکھے ہین مگر ایک سے لکھے ہین اور ایک باب اور ایک حرف مین ایسا ہونا اور سلسلہ وار ہونا تعجب سے خالی نہین

خواص وفوائد انطاکی کہتا ہے کہ استنبوب اثر مین بجورے سے ضعیف ہے اور کاغذی لیمو سے قوی ہے التہاب کو تسکین دیتا ہے پیاس کو بند کرتا ہے صفرا کا زور توڑتا ہے کھانے پینے کی بے رغبتی کو

دفع کرتا ہے اسکا رس جواہرات کو تحلیل کرتا ہے پرانے دستون اور سنگرہنی اور بخار کو نافع ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسینوب کی ترشی سے شربت بناتے ہین محیط مین اسینوب مین لکھا ہے کہ اسکا چھلکا خشکی پیدا کرتا ہے اسکی ترشی کا پانی نچوڑ کر اسکے ہموزن شکر سفید ملا کر شربت تیار کرلین یہ شربت گرم امزجہ والون کے لیئے مفید ہوگا اسکے پھول نکال دہن تیار کرکے مریض فدر پر مالش کرنے سے نفع ہوتا ہی عورت کی فرج مین اس تیل کو رکھنے سے رحم کا ورم جاتا رہتا ہے اسکے پھل کو پیس کے شہد مین ملا کے چاٹنے سے زہرون کو نفع ہوتا ہے زہرون کے لیئے تریاق کا حکم رکھتا ہے جسکو بچھو کاٹے اسکو اسکے سات ماشہ پتے پیسکر پلانا چاہیئے نفع ہوگا اسینوب مین بھی یہی لکھا ہے اور گھیہ کے زہر کے دفعیہ کے لیئے کہا ہے کہ اسکی جڑ کے ریشے سات ماشہ پیسکر پانی کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔

اسپرارغ

بفتح ہمزہ بکسر اول و سکون سین و فتح راے حطی و الف ساکن و راے حطی دوم و غین فرانسیکا لفظ ہے

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے کہ جھاڑ کے پاس بحر محیط کے کنارے پیدا ہوتا ہے جو سے کے ساحل پر بھی ملتا ہے اور جب پانی سے اوپر چڑھتا ہے تو ایک شاخ ایک گز لمبی یا کم و زیادہ اور حی العالم کی وضع پر بلند ہوتی ہے اور جڑ اسکی جسکو عربی مین عرق الطیب کہتے ہین بار یک ہوتی ہے اور پانی کے اندر گھسی ہوتی ہے اور جب تک یہ شاخ پانی مین رہتی ہے نہ بنا ہوتا ہے نہ پھول نہ پھل جب پانی کی سطح کے محاذی واقع ہوتی ہے تو پتے اور شاخین اور پھول پیدا ہوتے ہین پتون اور پھول کی وضع آس کے پتون اور پھول کی سی ہوتی ہے پھل فندق کے برابر گول اور طویل ہوتا ہے اسپیرفان بھی ہوتا ہے مزہ اسکا میٹھا اور کسی قدر بکسا اور بدمزہ بعض کہتے ہین کہ پھل اسکا سبز ہوتا ہے اور وضع بھلانوین کی سی ہوتی ہے اور پتون کے مزے مین تھوڑی تلخی ہوتی ہے اس پودے مین چیپ دار گوند پیدا ہوتا ہے یہ گوند جب خشک ہو جاتا ہے تو کندر کی طرح معلوم ہوتا ہے اور قوت بھی کندر کی سی رکھتا ہے بعضے اسے شورہ بھی کہتے ہین اس مین رطوبت فضلیہ ہے اور حرارت کندر سے کم ہے

طبیعت گرم وخشک دوسرے درجے مین ہے بعض مرکب القوئے اور سخن بتاتے ہین

خواص وفوائد اسکے تھوڑے سے پھل کو کھانے سے سر مین چکر آنے لگتے ہین اور زیادہ کھانے سے سبات کا عارضہ ہوجاتا ہے دانتون مین درد ہو تو اسکو پیسکر ملنا اور ملا کر دھونی لینا مفید ہے اگر گرم مزاج والا دودھ کے ساتھ اور سرد مزاج والا شراب کے ساتھ پونے دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک کھائے تو باہ کو خوب قوت حاصل ہو تازہ ورم اور سختی کو مٹاتا ہے سددون کو کھولتا ہے حرارت غریزی کو ابھارتا ہے بخارات کو روکتا ہے اسکا گوند سرد مزاج والے کو نافع ہے جوڑون مین سے بلغم نکالتا ہے دانتون کے درد کو دفع کرتا ہے قوت باہ کے امر مین اسرار مکتومہ سے ہے مضر سرمصلح ...

قدر خوراک سوا دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک۔

اسقولوقندریون (یونانی)

بضم الف وسکون سین مہلہ وضم قاف وسکون واؤ وضم لام وسکون واؤ وفتح قاف دوم وسکون نون وفتح دال مہلہ وسکون رائے مہلہ وضم یائے تحتانی وسکون واؤ ونون - فارسی میں گیاہ جالینوس اور زنگی دار و کہتے ہیں

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے جو کنکریلی زمینوں اور پہاڑوں اور تر مقاموں میں پیدا ہوتی ہے پرسیاؤشان کی طرح ہوتی ہے اس میں نہ ساق ہوتی ہے نہ پھول ہوتے ہیں نہ پھل آتے ہیں اس کے پتے چھوٹے اور ذرا لمبے اور کنگوان کنارے لیے ہوتے ہیں ان پتوں کی پشت کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور نیز باریک اور نرم رونگٹے ہوتے ہیں اور ان پتوں کی دوسری جانب کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے پتوں کے اندر ایک زرد رنگ چیز ہوتی ہے کیڑے کی طرح جو اس کا بیج ہے اسکی جڑ کا رنگ باہر سے سبز ہوتا ہے اور رونگٹے بھی ہوتے ہیں اور گتھی گتھے ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ پیاز دشتی کی قسم سے ہے بعض کہتے ہیں کہ کبر روی ہے بعض کہتے ہیں کہ جنگلی کبر کی جڑ ہے بہرحال اسکی ماہیت مجہول ہے **طبیعت** شیخ گرم پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں کہتا ہے بعض اعتدال کے ساتھ گرم اور خشک دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں کہتے ہیں بعض گرم وخشک اعتدال کے ساتھ جانتے ہیں بعض گرم دوسرے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں لکھا ہے +

خواص وفوائد اسکو روغن بنفشہ کے ساتھ سونگھنے سے فالج لقوہ اور سکتہ کو فائدہ ہوتا ہے نسیان و وسواس سوداوی اور صرع ولقوہ کو مفید ہے اس کے پینے سے ورم طحال دفع ہوجاتا ہے اگر اس سے سکنجبین تیار کرکے چالیس روز تک چاٹیں تو تلی کا سخت سے سخت ورم جاتا رہے یہاں تک یہ دوا تلی کی دشمن ہے کہ جو جانور اسے چرتے ہیں اُن کو ذبح کرکے دیکھا جاتا ہے تو اُن کی تلی بہت چھوٹی ہوتی ہے اسی لئے اس کو حشیشۃ الطحال بھی کہتے ہیں اور بقراط کا قول ہے کہ بوجہ اس بات کے کہ یہ دوا طحال کے ورم اور سختی کو نافع ہے اس کو اسقولوقندریون کہتے ہیں جس کے معنے تریاق الطحال ہیں بعض نے یوں لکھا ہے کہ یہ دوا تلی کے رہنے کے ہر کو بے حد مفید ہے اسلئے اسقولوقندریون کہلاتی ہے کیونکہ لغت یونانی میں سقولوکت ندر تلکھور کا نام ہے ورم طحال کے لئے اس دوا کو شہد کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں یہ دوا سنگ گردہ ومثانہ کو بھی توڑتی ہے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو بھی مفید ہے **مضر** معدہ ودل ومثانہ - **مصلح** معدے اور دل کے لئے ببول کا گوند - کتیرا - گلاب کے پھول اور مصطگی - مثانے کیلئے شہد **بدل** دو چند کماذریوس اور ہم وزن پوست بیخ کبر اور نصف وزن انجودے کے بیج اور بعض دو چند قافث اس کا بدل بتاتے ہیں اور بعض جلا ہوا مونگا لکھتے ہیں **مقدار خوراک** سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

اسطراغالیس (یونانی)

بکسر الف وسکون سین مہملہ و فتح طائے حطی و فتح رائے مہلہ وسکون الف و فتح غین معجمہ وسکون الف و کسر لام وسکون یائے تحتانی و سین مہملہ

صفات وشناخت وفوائد ایک ردئیدگی کی جڑ ہے اس کا پودا چھوٹا سا ہوتا ہے جو زمین پر بچھا ہوتا ہے اسکی شاخیں اور پتے چنے کی شاخوں اور پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول چھوٹا اور نیلا ہوتا ہے یہ جڑ گول ہوتی ہے اور اس میں تنکے لگے ہوتے ہیں جو سیاہ اور سخت حیوانات کے سینگ کی طرح اور ایک دوسرے کے اندر رکھے ہوئے ہوتے ہیں اس جڑ کے چابنے سے زبان کو قبض اور کچاوٹ معلوم ہوتی ہے یہ جڑ بڑی سختی کی وجہ سے بہت مشکل سے کٹتی ہے اپنے ٹیلوں پر پیدا ہوتی ہے جہاں برف بھی ہو اور رسائے میں بھی اگتی ہے ابن بیطار نے لکھا ہے کہ یہ جڑ اسپین میں پائی جاتی ہے اسکی جڑ ہی مستعمل ہے قابض ہے پھوڑے میں خشکی پیدا کرتی ہے دست بند کرتی ہے پیشاب زیادہ لاتی ہے اس کام کیلئے شراب میں جوش کرکے پینا چاہئے اسکو پیکر پرانے پھوڑے پر چھڑکیں تو ان میں اصلاح پیدا ہو خون بند کردے۔

اسطیفا لینوس (ع)

بکسر الف وسکون سین مہملہ و فتح فا و کسر لام وسکون یائے مثنات تحتانی و فتح نون و سکون الف و فتح سین مہملہ

صفات وشناخت مجہول الماہیت دوا ہے جالینوس نے کہا ہے کہ قنابری کا نام ہے مالیقی اسکا انکار کرتا ہے دیسقوریدوس نے لکھا ہے کہ ایک گھاس ہے شاخیں اسکی طولانی ہوتی ہیں اور پتے طویل ہوتے ہیں وضع جنگلی چاندنی بیل کے تو تکی سی ہوتی ہے باریک ریشے سے ہوتے ہیں جن میں تھوڑی سی خوشبو آتی ہے پھول کی خوشبو ثقیل ہوتی بیج باریک ہوتے ہیں پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے **طبیعت** گرم وخشک پہلے درجے میں۔

خواص وفوائد اگر گوشت یا دودھ کے ساتھ پکا کر کھائیں تو عمدہ خون پیدا ہو گرم وسرد دونوں مزاجوں کے لئے مفید بتاتے ہیں کیونکہ اعتدال کے قریب ہے اسکی جڑ کو پینا پیچش کو نافع ہے اس سے زہر دار جانوروں کا زہر بھی دفع ہوتا ہے پستان اور رحم میں زخم ہو جائے تو اسکے پتوں کے استعمال سے آرام ہوتا ہے

اسل (ع)

بفتح الف وسکون سین مہملہ و لام ــ ودخ (ف)

صفات وشناخت ایک گھاس ہے جس سے چٹائیاں اور بوریے بنتے ہیں اس کا ہندی نام کسراتی لکھا ہے اور میں ایسا جانتا ہوں کہ کسیرا ہوگا کاف تازی کے فتح اور سین مہملہ کے کسرے اور یائے مجہول اور رائے مہملہ کے فتح اور الف کے سکون سے ہندوستان میں اس سے ٹٹیاں وغیرہ چھاتے ہیں غیر مزروعہ زمینوں میں میلوں تک کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو یونانی میں اذخرا جامی کہتے ہیں یہ گھاس

پانی مین اور پانی کے پاس تر زمینون مین اُگتی ہے اسکی دو قسمین ہین ایک نر دوسری مادہ نر کا بیج مادہ کے بیج سے بڑا ہوتا ہے رنگ سیاہ اور کچھ گول نرکی پتی مادہ کی پتی سے موٹی اور کھردری ہوتی ہے یہ پتے لمبے لمبے اور باریک ہوتے ہین اور اُن مین ڈالیان نہین ہوتین عراق مین اس سے رسیان اور آٹا چھاننے کی چھلنیان بھی بناتے ہین - حکیم دیسقوریدوس نے لکھا ہے کہ اسکی تین قسمین ہین ایک قسم مین سیاہ بیج آتے ہین اور دوسری قسم مین نہین آتے ان دونون کو بوجونس کہتے ہین تیسری قسم کو بنجونس کہتے ہین اس قسم مین بھی بیج ہوتا ہے پہلی دونون قسمون سے اس کی پتیان موٹی اور زیادہ اور دونون قسم سے قوی ہوتی ہے بعض نے یون بیان کیا ہے کہ ایک قسم کی پتیان باریک اور سخت ہوتی ہین اور دوسری قسم کی نرم اور موٹی ہوتی ہین **طبیعت** سب قسمین مرکب القویٰ ہین جن مین جوہر ارضی سرد غالب ہے اور جوہر مائی گرم تھوڑا ہے داؤد انطاکی کے تذکرے مین لکھا ہے کہ گرم دوسرے درجے کے پہلے مرتبہ مین ہے اور خشک تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین -

خواص و فوائد - غلیظ مواد کے انجرات کو دماغ سے تلے اتارتی ہے نیند لاتی ہے مگر اسکو کثرت کے ساتھ سونگھنا سر مین بوجھ پیدا کرتا ہے اور نیند لاتا ہے کبھی اسکے بیج کے سونگھنے سے درد سر سخت عارض ہوتا ہے باریک قسم کے بیجون کو ساڑھے [illegible] ماشہ تک شراب مین ملا کر پینے سے قبض شکم ہوتا ہے خون آتا ہوا بند ہوجاتا ہے پیشاب رک کر آنے لگتا ہے موٹی قسم کے بیجون کو کھانے سے نیند زیادہ آتی ہے یہانتک کہ ساڑھے سترہ ماشہ کھا لینے سے مرض سبات پیدا ہوجاتا ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے درد کو تسکین ہوتی ہے بدخوابی اور مالیخولیا اور استسقا کو مفید ہے جسکی پتی تلی ہے اسکو بچھا کر اسپر ایسے لوگون کو سلانا جو زیادہ فربہ ہون یا انھین استسقا کا عارضہ ہو مفید ہے اور موٹی پتی کی قسم کا فرش اُن لوگون کے لیے نافع ہے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہے اگر دیابیطی کو دکات کھائے تو اس گھاس کی جڑ کے پاس جو تازہ پتی نکلتی ہے اسکا لیپ کرنا چاہیے اسکی جڑ کی راکھ کر کے استعمال کرنے سے تمام اعضا کا خون جاری ہو رک جاتا ہے خنازیر اور سلعہ کو بھی رفع کرتی ہے - اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ یہ گھاس ردی الکیفیت ہے صلاحیت کھانے کی نہین رکھتی - اسکے زیادہ کھانے کی مقدار ساڑھے سترہ ماشہ ہے اتنا کھانے سے نقصان واقع ہوتا ہے تذکرے مین ہے کہ اس قدر مقدار سے آدمی مرجاتا ہے اگر کوئی احیاناً اسکو کھائے تو علاج اس طرح کرے کہ قے کرے اور مشک سونگھے اور فلافلی کھائے اور حمام مین جائے - **مضر** درد سر اور سبات کا عارضہ پیدا کرتی ہے **مصلح** گلقند و فلافلی **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ تک **بدل** خون روکنے کے لیے جلایا ہوا کاغذ -

اُسْلُنج (ع)

بروزن شطرنج بعض نے حرف اول مکسور لکھا ہے

صفات و شناخت برہان قاطع مین لکھا ہے کہ لحیۃ التیس اور ذنب الخیل کا نام ہے محیط اعظم

مین لکھا ہے کہ صاحب بحر الجواہر نے لحیۃ التیس کا نام بتایا ہے اور یہ بے اصل ہے انتہٰی مگر بحر الجواہر کے چند نسخون مین اسلیخ کی جگہ اسقلیخ ہے اور اُسے البتہ لحیۃ التیس لکھا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ ایک مشہور روئیدگی ہے دو قسم کی ہے بستانی و بری۔ بستانی قسم راستون مین اگتی ہے اسکی شاخین باریک اور دراز زردی مائل کھوکھل نلی کی طرح ہوتی ہین پتے جرجیر کی طرح اور باریک اور خاکی ہوتے ہین گیلانی نے لکھا ہے یعرف بالمغرب بالکبروت یعنی ملک مغرب مین کبروت کہلاتی ہے افریقہ کے رنگریز اسے سبز کی جگہ استعمال کرتے ہین اور جنگلی قسم کے پتے بستانی کے پتون سے چھوٹے اور مائل بسرخی ہوتے ہین شاخون مین بہت سے شعبے ہوتے ہین اور شاخین زمین پر بچھی ہوتی ہین اور شاخون کے سر پر پھلیان لگتی ہین جو کثرت سے ایک دوسرے کے اوپر تلے ہوتی ہین جنکے اندر باریک اور سیاہ بیج ہوتے ہین جڑ مین اسکی انگلی کے برابر موٹی اور رنگ درمیان سرخی اور زردی کے ہوتا ہے اور مزہ بے حد تیز ہوتا ہے یہ بھی راستون اور کوہ پایہ پر اشجار مین اگتی ہے جنگلی قسم بستانی سے تیز ہے استعمال مین اسکی جڑ اور بیج آتا ہے

طبیعت بستانی گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین اور جنگلی مین یہ دونون کیفیتین بڑھ کر ہین ۔

خواص و فوائد یہ دوا اخلاط غلیظ مین لطافت پیدا کر کے تحلیل کرتی ہے ورمون اور زہرون اور پھوڑے اور ریاح کو دفع کرتی ہے اسکے پتے مٹی کی ہانڈی مین پکا کر اورام بلغمی پر باندھنے سے تحلیل ہو جاتے ہین اگر جو کا آٹا بھی ملا دین تو اسکے لیپ سے حمرہ کو نفع ہو اسی طرح مثانے پر لیپ کرین تو پتھری ٹوٹ کر نکل جائے جنگلی قسم کے بیج اور جڑ بونے دو ماشہ کھانے سے قولنج کا درد اور ریاح غلیظ اور معدے کے کیڑے اور قولنج ریحی دفع ہو جاتے ہین اسکے ایک درم کھانے سے بچھو کا زہر اور ہر قسم کا زہر اُترتا ہے اسکے کھانے اور لگانے سے خصیے چھوٹے ہو جاتے ہین اور جو ورم ان کا دیر پا رہتا ہے ایک حصہ یہ دوا اور بیج اور جند بیدستر اور کندش آدھا آدھا حصہ لیکر گولیان باندھ کر روز سات ماشہ کھانے سے خصیون کی ریاح بالکل دفع ہو جاتی ہے **مضر** پھیپھڑے **مصلح** ببول کا گوند **بدل** ہموزن کلیجن اور نصف وزن اسارون اور چھٹا حصہ فرد مانا اور رنگریزون کے کام کے لیے اس کا بدل سمسم

مقدار خوراک سوا دو ماشہ سے سات ماشہ تک

اسٹے وسے کرسیڈزدش ،

اسٹے فیگری سمنیادل ،

صفات و شناخت دیسی نیم اسٹے فیگر یا درخت کے پختہ اور خشک کیے ہوئے بیج ہین شکل کے بے قاعدہ پتلے اور چوتھائی انچ کے قریب طول مین ہوتے ہین۔ تازہ ہونے سے رنگت بھوری سیاہ کچھ عرصے تک رکھے رہنے سے رنگت ہلکی بھوری خاکی مائل ہو جاتی ہے اوپر کا چھلکا جھریدار اور مغز ملائم اور سفید اور روغنی اور ذائقہ میں تلخ اور خوشبودار

خواص و فوائد بیج کے سفوف کو پہلے تے لانے اور کیڑے مکوڑے مارنے کے لیے استعمال میں لاتے تھے مگر بالفعل استعمال اس کا ان فائدون کے لئے بالکل ترک ہے اس کا مرہم جون مارنے کے لئے نہایت عمدہ اور سریع التاثیر دوا ہے۔

اسٹارانیسی فروٹ (س ش)

؏ اے نیسائی اسٹے ٹے نائی فرکٹس (ل)

صفات و شناخت یہ ستارے کے مانند پھل ہے اور شکل ہے آٹھ حصون پر جو مرکز کے چارون طرف اسرطرح سے لگتے ہین جن سے اسکی شکل ستارے کے مانند معلوم ہوتی ہے ہر ایک حصہ کشتی نما ایک انچ کے قریب لمبا بیلے بھورے رنگ کا ہے۔ اکثر اوپر کی جانب سے پھٹا ہوتا ہے جسکے اندر ایک بیج دکھلائی دیتا ہو بیج چپٹا صاف اور چمکدار اور رنگت مین بھورا سرخی مائل پھل و بیج کی خوشبو اور ذائقہ مثل انیسی کے ہے

خواص و فوائد محرک اور دافع بلغم ہے۔

اپیپرمنٹ (س ش)

منتھی پپرٹیس (ل)

صفات و شناخت اس کا درخت سپیرمنٹ کا سا ہے مگر اس مین مثل اُسکے خوشبو نہین خاص طرح کی تیز بو ہے جو اکثر لوگو نکو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ ذائقہ تیز اور گرم۔ جب اس مین پھول آجائین تو کل درخت کو پانی کے ہمراہ ملا کر کشید کرنے سے اپیپرمنٹ کا روغن حاصل ہوتا ہے۔

خواص و فوائد درد شکم اور جی متلانے اور نفخ اور تشنجی امراض مین بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازین خوشبو کے لئے اور دوا کی خراش دور کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہین۔

اشنان (ف)

بضم الف اور بعض کے نزدیک بفتح الف وسکون شین معجمہ و نون مفتوح الف ساکن اور آخر مین نون

؏ کٹول (ھ) اشنان گازران (ف) حُرض اور غاسول و غسول (ع)

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے کئی قسم کی ہوتی ہے (۱) پتے نہین ہوتے پتو نکی جگہ پتلی پتلی شاخین ہوتی ہین اور ان مین گرہ کی طرح چیزین ہوتی ہین پودا بڑا ہوتا ہے اور لکڑی موٹی ہوتی ہے جو جلانے کے کام مین آتی ہے اسکی آنچ بہت تیز ہوتی ہے دھوان اس کا بدبودار ہوتا ہے یہ پودا ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے اور شاخون مین رطوبت بھری رہتی ہے کھاری ہونے کی وجہ سے اسکو جانور نہین کھاسکتے یہ قسم شورہ زار زمینون اُجاڑ اور ویران مقامون اور خشک جگہون مین پیدا ہوتی ہے (۲) پودا دو ہاتھ کا اونچا اور شاخین پتلی اور چھال کا رنگ سرخی مائل اور پتے چھوٹے چھوٹے

اور دیر تیون کی ایک جانب کا رنگ سبز نیلاپن لئے ہوئے اور دوسری طرف کا رنگ سبز تیرہ۔ اس پودے مین سے سیاہ رنگ کی رطوبت نکلتی ہے کہ وہ جس چیز پر لگتی ہے اُسے سیاہ کر دیتی ہے اس پودے کے مزے مین شوریت کے ساتھ تلخی ہے اور جہان یہ پودا ہوتا ہے وہان کی زمین ہمیشہ تر رہتی ہے ملتان اور سندھ مین اس کی پیدایش کثرت سے ہے اور ایسی زمین مین اُگتا ہے جہان کھاری پیدا ہوتی ہے اور خشکی غالب ہوتی ہے (۳) سبز رنگ اس کے پانی مین لاکھ حل کرکے روشنائی کی جگہ اُس سے لکھتے ہین اس کو غاسول فارسی اور غاسول یابس کہتے ہین (۴) سفید رنگ یہ سب قسمون سے عمدہ ہے اس کو خرءالعصافیر کہتے ہین اسلئے کہ شکل اس کی چڑیا کی بیٹ کی طرح ہوتی ہے۔ بارق ایک مقام ہے کوفے کے قریب وہان کا اشنان اچھا ہوتا ہے۔ برہان قاطع اور فرہنگ رشیدی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اشنان کو جلاکر سجی تیار کرتے ہین۔ اثیرالدین اخستکی موسم گرما کے بیان مین کہتا ہے **شعر** اشنان کہ برندکرده سراز باد بان خاک ✤ کرتابش سموم شده در زمان شخار ✤ اشنان اور ابوقانس علحدہ علحدہ چیزین ہین اگرچہ ابوقانس سے بھی کپڑے دھوتے ہین اور اشنان سے بھی اور یہی وجہ اشنان کو عربی مین غاسول کہنے کی ہے اور اشنان عربی کا لفظ نہین جیسا کہ محیط کے مؤلف مرحوم نے سمجھ لیا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض نے گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین کہا ہے **خواص وفوائد** جلا کرتا ہے۔ مادے کو دور کرتا ہے پونے دو ماشہ پیشاب کو جاری کرتا ہے غلیظ فضولات کو تحلیل کرتا ہے۔ استسقا کو نافع ہے ۔۔۔ سے زرد رطوبت کو دستون کی راہ نکالتا ہے حاملہ عورت کو ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دینے سے مردہ اور زندہ بچہ ساقط ہوجاتا ہے دو تولہ گیارہ ماشہ قاتل ہے اسکو پیس کر زخمون پر لیپ کرنا زائد گوشت کو کاٹتا اور صاف کردیتا ہے ساڑھے تین ماشہ حیض جاری کرنے کے لئے اثر قوی رکھتا ہے اسکو پیس کر دانتون پر ملنے سے اُجلے ہوتے ہین مگر اسکا ہمیشہ استعمال دانتون کو فاسد کرتا ہے مصلح اسکا مغز تخم کدو اور روغن بنفشہ ہے تر و تازہ کو مکان مین سُلگانے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین اسکا پانی شہد مین ملاکر آنکھ مین لگانے سے آنکھ کے پھوڑے کو صحت ہوتی ہے ساڑھے چار ماشہ اشنان ساڑھے چار ماشہ شکر سفید کے ساتھ کھانے سے سردی کا درد معدہ جاتا رہتا ہے پونے دو ماشہ اس کا دودھ رُکے ہوئے پیشاب کو کھول دیتا ہے اس کا استعمال تنہا مناسب نہین بلکہ کسی مصلح مثلاً تخم خشخاش وغیرہ کے ساتھ دین۔ اہل عرب صابون کی جگہ اس سے کپڑے دھوتے ہین اور رنگین ریشمی کپڑے اس سے صاف کرتے ہین **مضر** شانے کو اور خارش پیدا کرتا ہے **مصلح** خارش کے لئے کتیرا اور شانے کے لئے خشخاش اور گلقند اور خربوزے کے بیج اور بنفشہ اور شہد **بدل** صابون **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک بلکہ استسقا مین تر و تازہ کو مائیت کے اخراج کے لئے ساڑھے دس ماشہ تک دیتے ہین اور دو تولہ گیارہ ماشہ زہر قاتل ہے۔

اشراس (ع)

بفتح یا بکسر الف وسکون شین معجمہ وفتح رائے مہملہ وسکون الف اور سین مہملہ آخر میں مگر الفاظ الادویہ اور برہان قاطع میں حرف آخر شین نقطہ دار لکھا ہے فارسی میں سریش کہتے ہیں پہلے سین مہملہ اور دوسرے شین معجمہ سے

صفات وشناخت ایک نبات کی جڑ ہے جسکو خنثےٰ کہتے ہیں چنانچہ شیخ رئیس قانون کے اندر بحث قوبا میں کہتا ہے الخنثےٰ ہوالاشراس مگر یوسف بغدادی اس قول کی تغلیط کرتا ہے اشراس کی ساق عریض اور بلند ہوتی ہے اور پھول سفید مائل بسرخی اور پھل گول اور تیز اور کسیلا اور خنثےٰ کا پھول سفید ہوتا ہے اس میں سرخی ذرا نہیں ہوتی اور ساق چھوٹی ہوتی ہے اور دوسرے اجزا میں بھی فرق بیان کیا ہے۔ اشراس کی ترکاری پکا کر کھاتے ہیں اور سکھا کر موچی کام میں لاتے ہیں داؤد انطاکی نے تذکرے میں لکھا ہے کہ اشراس میں خنثےٰ کا بھی بدل کرتے ہیں اور فرق اسکی سختی اور سرخی کی وجہ سے ہے

طبیعت یہ جڑ پہلے درجہ میں گرم وخشک ہے اور جلا لینے کے بعد دوسرے درجے میں گرم اور تیسرے درجے میں خشک ہو جاتی ہے۔

خواص وفوائد اسکے پینے سے ذات الجنب کو صحت ہوتی ہے صفراوی یرقان اور خشونت حلق کو کھوتی ہے جلی ہوئی مدر بول وحیض ہے ورم بلغمی کو تحلیل کرتی ہے سرکے کے ساتھ داء الثعلب اور حیہپ اور درد کو مفید ہے، ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتی ہے فتق ... پھوڑے پھنسی اور ورم خصیہ کو نافع ہے خارش کو دفع کرتی ہے اسکا بیج جلا پیدا کرتا ہے اخلاط غلیظ کو ... ہے جڑ سے زیادہ گرم ہے خون تھوک میں آتا ہو تو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے **مضر** یہ جڑ معدے کو ... کرتی ہے اور سدہ پیدا کرتی ہے **مصلح** معدے کے لئے گلقند مصلح ہے اور سدے کی اصلاح سکنجبین کرتی ہے **بدل** اکثر افعال میں سریشم ماہی **مقدار خوراک** جڑ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تک اور جلی ہوئی ساڑھے چار ماشہ تک اور بیج سات ماشہ تک

اشق (ع)

بضم الف وفتح شین معجمہ وسکون قاف اور مہذب میں الف مفتوح سے ہے اور منتخب میں الف کے ضمے اور فتح شین مشدد سے اور بعض نے الف اور شین دونوں کو مضموم لکھا ہے کاندر (ھ) اوشہ (ف) لذاق الذہب (ع) ایموناکم (ش)

صفات وشناخت ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دُرر یا ایمونا کم ایک درخت ہے جو ایران و پنجاب میں پیدا ہوتا ہے اس میں سے ایک رطوبت گوند اور رال ملی ہوئی نکل کر جم جاتی ہے جو اشق ہے گول دانے اشک کی مانند ہوتے ہیں یا دانے ملکر مختلف قد کی ڈلیاں بنجاتی ہیں دانوں کا قد چنے کے بیج سے لیکر جنگلی بیر تک۔ دانے چینی کی سی رنگت باہر اور توڑنے سے چکنی صاف اور سفید اور غیر شفاف

سطح نکلتی ہے۔ سخت اور جلد ٹوٹ جانے والا ہے مگر خفیف حرارت سے جلد نرم ہوجاتا ہے۔ بو ملکی فی الفقہ
تلخ اور خراشدار اور جی متلانے والا پانی کے ہمراہ سفید رنگ کا ایلشن بنتا ہے۔ کاسٹک لوشن سے
زرد اور کلوری نیٹڈ سوڈیم کے سولیوشن سے خوشرنگ نارنجی ہوجاتا ہے۔ یونانی طبیب کہتے ہیں بہتر
وہ ہے جو سفید اور نرم اور صاف خالص ہو جلدی گل جائے کبھی اس میں گیہنچ ملا کر بیچتے ہیں مگر اسوقت رنگ
اسکا زرد ہوجاتا ہے کبھی ہینگ ملا کر دیتے ہیں اور اسوقت بو سے حال معلوم ہوجاتا ہے خالص جو ہے
وہ سفید ہوتا ہے مگر خفیف سی نیلے پن کی جھلک ہوتی ہے صاف ہو کر ہی اور لنگر اور سیل اس میں نہو
کندر یا جندبیدستر کی سی خوشبو آتی ہو مزہ کڑوا ہو برہان نے یہ لکھا ہے کہ اشق گوند ہے بدران کا جسے
عربی میں طرثوث کہتے ہیں اور طرثوث کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک روئیدگی ہے جو کھنبی کی طرح زمین سے
نکلتی ہے اور بدران کی نسبت لکھتے ہیں کہ ایک روئیدگی ہے جو نہایت بدبودار ہوتی ہے اسے گندگیا
بھی بولتے ہیں اسکا نام صمغ الطرثوث عربی میں ہے طرثوث بروزن محبوس اور طراثیث بروزن
نوامیس ایک معنی میں ہیں اشق ہے ازبدران اور طرثوث کو ال شیرین بولتے ہیں **طبیعت** شیخ نے
دوسرے درجے کے آخر میں گرم اور پہلے درجے میں خشک کہا ہے بعض نے دوسرے درجے کے
اول میں گرم اور پہلے درجے کے آخر میں خشک اور تیسرے درجے میں گرم اور پہلے میں خشک اور بعض دوسرے
درجے میں گرم و خشک سمجھتے ہیں اور بعض نے ترش کہا ہے۔

خواص و فوائد محرک ہے۔ ورم و ریاح کو تحلیل کرتا ہے خشکی پیدا کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے
جلا کرتا ہے۔ بدن کے اندر سے رطوبت جذب کرتا ہے جگر اور تلی کے سدد کو دور کرتا ہے مسہلات
کا مصلح ہے اسکو شہد کے ہمراہ چٹانا مرگی اور فالج اور خدر اور لقوے کو مفید ہے۔ امراض چشم کو نافع ہوا اسکا
لیپ طحال کے ورم اور سختی کو نرم کرتا ہے جوڑوں کے ورم اور سختی کو بھی نافع ہے۔ اس میں قوت
ادرار اتنی قوی ہے کہ رگوں کے منہ سے خون جاری کر دیتا ہے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے
اگر بغل میں لگائیں تو بدبو جاتی رہے روغن زیتون میں ملا کر جمائیں اور جیب پر لگانے سے نفع ہوتا
ہے سرکے میں ملا کر خنازیر اور سخت ورموں پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے پونے دو ماشہ اشق پیس کر
سکنجبین میں ملا کر چاٹنے سے مفاصل کی صلابت دفع ہوتی ہے اسکو سر پر لگانے سے سر کا گنج جاتا
رہتا ہے سوا دو ماشہ لیکر شہد کے ساتھ مرگی والے کو کھلانا چاہئیے نفع دیگا اسکا لیپ بہوٹو نیر کرنے
سے سختی جاتی رہتی ہے اسکو آنکھ میں لگانے سے جالا اور پھلی کٹ جاتے ہیں آنکھ کی کھجلی دفع ہوتی
ہے ساڑھے تین ماشہ اشق پیسکر سرکے کی سکنجبین میں ملا کر چاٹیں اس سے تلی اور جگر کا ورم جاتا رہیگا
یہی فائدہ اسکو تلی اور جگر پر لیپ کرنے سے حاصل ہوتا ہے اسکو شکم پر لگانے اور کھانے سے استسقا کو
نفع ہوتا ہے زرد پانی نکل جاتا ہے معدے پر لیپ کرنا ورم اور ریاح کو دور کرتا ہے اسکو رحم میں
رکھنے سے حمل گر جاتا ہے سرکے میں ملا کر خصیوں پر لیپ کرنے سے ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکو جلانے سے
جو دھواں اٹھتا ہے اس سے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہیں بواسیر کے مسوں پر لیپ کرنے سے

اُنکے مُنہ کھل جاتے ہین ساڑھے تین ماشہ کی مقدار مین پیکر ماء الشعیر یا ماء العسل کے ساتھ جیسا موسم اور مزاج ہو پی جائین تو رعشہ وغیرہ اعصابی امراض کو نفع ہوتا ہے اور عسر النفس اور انتصاب النفس بھی دفع ہو فضول نکل جاوین اسکو پیکر پانی مین ملا کر نیم گرم سے غرارہ کرنے سے دماغ کے تمام سرد و تر امراض جیسے دوار سدر استرخا لقوہ وغیرہ جاتے رہتے ہین دماغ اور اعصاب دماغی اور حلق و زخرے وغیرہ سے بہت سا بلغم اور رطوبت مُنہ کی طرف لاکر تحلیل کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ غرارہ کرنے سے خناق بلغمی وسوداوی کو بھی نفع ہوتا ہے خفقان سوداوی وبلغمی کو نافع ہے۔ اسکو کھانے سے کدو دانے مر کر نکل جاتے ہین اس کام کیواسطے افسنتین کے جوشاندے کے ساتھ کھانا چاہئے اسکو کھانے اور پیٹ پر لگانے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے بلغم خود مستون کی راہ خوب نکالتا ہے بلغم ریح کے امراض کو بہت نفع دیتا ہے مرکی کے ساتھ کھانے سے زہرون کے واسطے فادزہر کا کام نکالتا ہے ڈاکٹر کہتے ہین کہ پھیپھڑے کے امراض کہنہ مین مریض ناتوان ہو اور بلغم اچھی طرح نہ تراوش پاتا ہو یا سینے مین جمع ہو تو اشق کو دیتے ہین تشنجی دمے مین اس سے اکثر نفع ہوتا ہے اور اس کا پلاسٹر سینے پر لگاتے ہین جوڑون کے پُرانے مرضون یعنی وجع مفاصل یا نقرس کے نتائج مین اسکا پلاسٹر جو پارے کے ہمراہ بنتا ہے لگانے سے نفع ہوتا ہے **مضر** گردے اور معدے کو اور پیشاب مین خون جاری کر دیتا ہے **مصلح** گردے کے لئے کثیرا اور بادام شیرین اور نشاستہ اور معدے وغیرہ کے لئے لیموں اور مطلقاً مصلح تخم کرفس ہے بہتر یہ ہے کہ کم مقدار مین استعمال کرین **بدل** سرسون اور شہد کی مکھیون کا چھتا اور سکبینج اور جاوشیر ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جہان اشق کو دست لانے کے لئے مفید ہے وہان جاوشیر بھی نافع ہے **مقدار خوراک** سوا دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک اور سات ماشہ تک بھی تجویز کیا ہے۔ مگر یہ مقدار قوی مزاج کے لئے ہے۔

اشبہ

بفتح الف وسکون شین معجمہ وفتح بائے موحدہ وسکون ہائے ہوز

صفات و شناخت ایک بیلدار پودا ہے اسکے پتے عشق پیچے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور پھول چنبیلی کے پھول کی طرح اور خوشبودار ہوتا ہے پھل چھوٹا سرخی مائل اور تیز مزہ جڑ اتنی لمبی ہوتی ہے کہ جسکی انتہا معلوم نہین ہوتی یہ بیلین جاڑون مین خشک ہوجاتی ہین باقی موسمون مین سبز رہتی ہین یہ اور عشبہ دونون جدا جدا ہین ایک نہین کذا فی تذکرۃ الہند **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد اسکی جڑ مستعمل ہے اور تریاقیت رکھتی ہے سودا اور صفرا کو مفید ہے خنازیر کو دفع کرتی ہے طحال کا ورم اسکے لیپ سے جاتا رہتا ہے درد مفاصل کو مفید ہے آتشک کا مرض ہو تو اول تنقیہ کرکے پھر اسکو صندل سفید اور گلاب کے پھول کیساتھ جوش کرکے دیوین اور ہوائے سرد سے حفاظت رکھین اور روٹی کیساتھ مرغی کے چوزے کا شوربا دین اور ہفتے مین تین روز متواتر پلا کر چھوڑ دیا کرین پھر دوسرے ہفتے مین ایسا ہی دین تاکہ گرمی پیدا کرے اس سے آتشک کی جڑ جاتی رہتی ہے۔

اخیص (عربی)

بکسر الف وسکون شین معجمہ وکسر خائے معجمہ وسکون یائے تحتانی وصاد مہملہ



صفات وشناخت یونانی طبیبون نے اسکے باب مین بڑا اختلاف کیا ہے حکیم عبدالحمید نے تحفۃ المومنین
کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ اتخیص کو ہندی مین گھم کہتے ہین اور سندربن کے راستے مین بنگالے کی طرف بہت
ہے انطاکی وغیرہ نے لکھا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین سفید وسیاہ جنگلی و پہاڑی۔ سفید کا بیج تخم قرطم کی طرح
ہوتا ہے اور پھول نیلا اور باریک بالون کے مشابہ پتے کاہو کے پتون سے بڑے اور پتلے درمیان مین کٹے
ہوتے ہین اسکے گوند کو جو جڑ کے پاس پیدا ہوتا ہے عورتین مصطگی کی جگہ کام مین لاتی ہین اسکی جڑ مین خوشبو
کے ساتھ بساندھ بھی ہوتی ہے مزہ مین ذراسی شیرینی پائی جاتی ہے جڑ کا رنگ سفید ہوتا ہے ساق اسمین
نہین ہوتی پھل کریل کے پھل کی طرح ہوتا ہے سیاہ قسم کے پتے سفید قسم سے ذرا چھوٹے اور نرم بھی ہوتے
ہین پتے جبتک تروتازہ ہوتے ہین رنگ سُرخ ہوتا ہے خشک ہونے کے بعد سیاہ پڑجاتے ہین ساق ایک
بالشت کے برابر ہوتی ہے رنگ سُرخ ہوتا ہے اور اُسپر گھنڈی ہوتی ہے پھول مین نقطے اور کانٹے ہوتے
ہین جڑ موٹی اور سیاہ ہوتی ہے اندر سے رنگ سُرخ ہوتا ہے اسکی کسی جڑ مین سوراخ بھی ہوتے ہین اسکو
چابنے سے زبان جلتی ہے تلخ ہے اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جو گھاس اور پودے اسکے پاس
اُگتے ہین اُنکو خراب کردیتی ہے پہاڑون اور پتھرون اور دریاؤن کے کنارہ وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسکو پیس کر آٹے
مین ملا کر جانور کو کھلاتے ہین تو مرجاتا ہے طبیعت سفید قسم دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک
ہے اور اسمین قوت تریاقیہ ہے اور سیاہ قسم تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین گرم وخشک ہے بلکہ چوتھے
درجے تک گرم وخشک مانتے ہین۔

خواص وفوائد اگر روغن زیتون مین جوش دیکر سردی سے ٹھٹھرے ہوئے اعضا پر لگائین تو نفع ہو اس کا
لیپ بہق اور جرب اور داد اور اُن پھوڑون کو جو پھیلتے ہون نافع ہے اسکی جڑ تھوڑی سی لیکر شراب کیساتھ
کھانا استسقا کو نافع ہے پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اس مین سے آدھا قیراط لیکر شراب کے ساتھ کھائین
تو قبض پیدا ہوجائے اور پودینے کے ساتھ کھائین تو کدو دانے نکل جائین اسکا جوشاندہ پینے سے پیشاب کھلکر
ہوتا ہے زہریلے جانور کاٹین تو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے اسکو کھانے سے دست آکر استسقا کا زرد پانی
نکل جاتا ہے اسکا گوند اندرونی اعضا کو قوت دیتا ہے اور اورام اندرونی کو تحلیل کرتا ہے سرکے کیساتھ لیپ کرنے
سے سرد ورم تحلیل ہوجاتا ہے اسکے گوند سے کرم خوردہ دانت گرجاتا ہے سیاہ قسم کو کھانا نہ چاہئے کیونکہ بوجہ گرمی
اور تیزی کے قاتل ہے البتہ بیرونی استعمال مین لانا مضائقہ نہین اسکو کھانے سے زہر ہوجائے تو چاہیئے کہ
گاے کے دودھ سے غرغرے کرائین سرد وتر شربت گلاب اور کیوڑہ ملاکر پلائین سرد پانی بدن پر
ڈالین نہایت سرد دوائین دین فربہ مرغ کا چکنا شوربا کھلائین حقنے سے تنقیہ کرین دہی اور
چھاچھ پلائین اسپغول کا لعاب۔ روغن بادام شیرین۔ کتیرا۔ انجیر۔ شہد۔ سداب
رب انگور اور مکھن استعمال کرائین اگر اس کو نوباشہ کھائین تو پھر کسی علاج سے صحت
ممکن نہین **مضر** سفید قسم دردسر پیدا کرتی ہے **مصلح** کھانڈ **مقدار خوراک**
سفید قسم ساڑھے سترہ ماشہ تک۔

اشران

صفات وشناخت داود انطاکی کے تذکرے مین مذکور ہے کہ ایک پودا ہے جسکے پتے سرخی مائل پھول سفید ہوتا ہے ساق یعنی ڈنڈی باریک ہوتی ہے چہ شاخون سے زیادہ نہین نکلتین فروری مین پیدا ہوتا ہے اسکی جڑ مین دو گرہین انسان کے خصیونکی طرح ہوتی ہین جن مین سے ایک گرہ سخت ہوتی ہے دوسری نرم ہوتی ہے یہی جڑ گاجر کی طرح ہوتی ہے بغداد مین آذان القسیس کے نام سے مشہور ہے یونانی مین لاؤنہ اور لاطینی مین فرشتین کہتے ہین **طبیعت** پھول دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے **خواص وفوائد** دو گانٹھ جو سخت ہوتی ہے باہ کو نہایت قوت دیتی ہے یہانتک کہ نامرد مخنث کو عورت سے صحبت کرنے پر قادر کردیتی ہے اور نرم گانٹھ نامرد کردیتی ہے اسکے بیج پیشاب کا ادرار کرتے ہین **مضر** گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتی ہے پیشاب مین خون آنے لگتا ہے **مصلح** پہلی مضرت کی اصلاح خرفہ کرتا ہے اور دوسری کی انجو **بدل** بوزیدان وشقاقل **مقدار خوراک** چار ماشہ

اشترغاز

بضم الف وسکون شین معجمہ وضم تاے فوقانیہ وسکون راے مہملہ وفتح غین معجمہ وسکون الف وسکون زاے معجمہ بعضے تفسیر اسکی شوک الجمال یعنی اونٹ کے کانٹے کے ساتھ کی ہے یہ اسکی غلطی ہے اور یہ وہم اسکو شاید اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اشترغار کا معرب سمجھا ہے لفظ فارسی ہے اور معنے اسکے اونٹ کے کانٹے کے ہوتے ہین بلکہ صحیح یہ ہے کہ فارسی اشترغاز کی اشترکان ہے اسلئے کہ کان فارسی مین دانت کو کہتے ہین اور یہ دوا بھی اونٹ کے دانت سے مشابہت رکھتی ہے گیلانی نے شرح قانون مین اسی طرح لکھا ہے **صفات وشناخت** قانون مین بوعلی نے اور اسکی شرح مین گیلانی نے کہا ہے کہ محروث سے جسے اشترغاز بھی کہتے ہین انجدان کی جڑ ہے اسکا گوند ہینگ ہے بعض نے لکھا ہے کہ ایک خاص قسم کے انجدان کی جڑ ہے جسکا پھل سیاہ ہونے کی وجہ سے انجدان سیاہ کہلاتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ انجدان خراسانی کی جڑ ہے بعض کہتے ہین کہ کاشم کی جڑ ہے اسکو اہل عرب زنجبیل العجم وزنجبیل الفارس اور افریقہ کی زبان مین محروث کہتے ہین۔ خراسان۔ نجران۔ کوہستان موصل۔ آذربیجان۔ روم اور بغداد وغیرہ کے صحرا مین پیدا ہوتی ہے اسکے پودے مین گوند نہین آتا اور بدبو آتی ہے مزہ خراب اور تند اور تیز اور کڑوا ہوتا ہے اسکو اونٹ کھاتا ہے بہتر رومی ہے اسکے بعد خراسانی ہے اس جڑ کو جب زمین سے نکالتے ہین تو تازہ شیرین ہوتی ہے ہوا لگنے کے بعد اسکی قوت زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ خشکی بڑھ جاتی ہے اسکے پودے مین دودھ بہت ہوتا ہے بدن پر لگنے سے زخم ڈالدیتا ہے انطاکی کہتا ہے کہ یہ جڑ دو طرح کی ہوتی ہے ایک طویل دوسری غیر طویل طویل کو شارب عنبر کہتے ہین یہ خراب ہے اسکے پودے مین اور باد آورد مین یہ فرق ہے کہ اشترغاز کے بیج چھوٹے ہوتے ہین جنکو ہمارے یہان عصیفر کے نام سے پکارتے ہین اسکے پتون اور دوسرے اجزاے تر و تازہ کو موصل مین کاہو کیطرح کھاتے ہین

اور اہل خراسان بھی گوشت مین پکاتے ہین باد آورد کے بیج زرد و سفید ہوتے ہین کانٹے اسکے لمبے ہوتے ہین
خلاصہ کلام یہ ہے کہ انجدان متعارف کے پودے کی یہ جڑ نہین ہے بلکہ اسکے مشابہ یا اسکی قسم کے ایک
پودے کی جڑ ہے اور یہ جڑ انجدان کی جڑ سے باریک ہوتی ہے اور اغال مین بیخ انجدان کے قریب
قریب ہے بہتر وہ ہے جو بربوہ سے لائی جاتی ہے اور بظاہر اسکے عمدہ ہونے کی یہ شناخت ہے کہ
چمکدار ہلکی زردی اور سیاہی سے خالی اور تھوڑی سی تلخ ہو اور چابنے سے زبان پر قبض معلوم ہوگا نضین کم
ہون جرم معتدل ہو مزہ تیز ہو اور حلق کو پکڑتی ہو سفید اور محسوس ہونا بھی خوبی مین داخل ہے بعض کہتے
ہین کہ اس مین انجدان وغیرہ کی جڑ ملا دیتے ہین یہ بات صحیح نہین تنہا کھانے سے یہ بہتر ہے کہ اس کو
سرکے مین ڈالکر کھائین **طبیعت** گرم وخشک دوسرے درجے مین بعض گرم وخشک تیسرے
درجے مین کہتے ہین۔

خواص و فوائد یہ جڑ سدہ کھولتی ہے معدے مین گرمی پیدا کرتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے
قوت تریاقیہ رکھتی ہے زالعلم جب سرکے مین پالا جائے اُس مین قوت تریاقیہ ضرور ہوتی ہے جسکو چوتھیا
آتی ہو اسکو چاہیے کہ اسکو ساڑھے [illegible] ماشہ روز کھایا کرے نفع ہوگا اسکے کھانے سے بھوک بڑھ جاتی
ہے کھانا ہضم ہوتا ہے معدے کی رطوبات صاف ہوتی ہین معدے مین قوت آتی ہے یرقان دفع
ہوتا ہے بدہضمی کے دست بند ہوتے ہین وجع المفاصل کو نفع ہوتا ہے یہ دوا سرد زہرون کے لیئے
بھی نافع ہے اسکو پیسکر سرکے مین ملاکر لیپ کرنے سے اورام مواد سردی کے مدد سرکو نفع ہوتا ہے اسکا
لیپ خنازیر کو تحلیل کرتا ہے اسکو سرکے مین ڈالکر وہ سرکہ کھانا بہ نسبت اسکے جرم کے بہتر ہے اسکے
سرکے سے معدے کو قوت پہونچتی ہے بھوک بڑھتی ہے گردہ کو [illegible] ہوتا ہے اگر غلیظ اور دیرہضم غذاون
کے ساتھ اسکو کھایا جائے تو وہ ہضم ہوجائین اس سے معدے مین [illegible] پیدا ہوتی ہے پیٹ کی
ریاح تحلیل ہوتی ہین اسکا عرق گردہ اور جگر اور طحال کو نفع پہونچاتا ہے **مضر** جرم اسکا دیرہضم ہے
معدے کو خراب کرتا ہے متلی اور قے پیدا کرتا ہے دماغ اور پھیپھڑون اور گردے اور مثانے کو مضر ہے
پیشاب اور پاخانے مین بدبو پیدا کرتا ہے اسکی بو ڈکار مین دیر تک رہتی ہے نہ اس سبب سے کہ
یہ دیر مین ہضم ہوتی ہے جیسا کہ انجدان کا حال ہے بلکہ اس وجہ سے کہ معدے کے اجزا مین جلد نفوذ
کرکے دیر تک ان مین باقی رہتی ہے **مصلح** شربت غورہ اور شربت انار ترش اور سرکہ اور اس سے
معدے مین سوزش اور پیاس پیدا ہوجاتی ہے اسلئے مناسب یہ ہے کہ اوپر سے ہلکے میٹھے انار چوس
لین اور بعض نے شربت اناناس بھی مصلح لکھا ہے **بدل** انجدان **مقدار خوراک** اسکا جرم ساڑھے
تین ماشہ سے سات ماشہ تک اور سرکہ ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تک اور شربت ۲ تولہ گیارہ ماشہ دو سرخ تک

اشٹبرک

بفتح الف وسکون شین معجمہ وفتح تاے مثقل وفتح باے موحدہ وفتح راے مہملہ وسکون کاف

صفات وفوائد دیدون کی ایک ترکیب کا نام ہے جس میں یہ آٹھ دوائیں ہیں روہ اور بیرہ اور کاکولی اور جھیر کاکولی اور مید اور مہا مید اور آسا پالا اور ریبوک۔ کہتے ہیں کہ یہ دوا اگلے زمانے میں کثیر تیار آتی تھی اب اس کا آنا موقوف ہوگیا ہے گرم وخشک ہے پٹھوں کے امراض سرد کو نافع ہے طحال کا ورم تحلیل کرتی ہے سات ماشہ کے قریب جوش دیکر دیتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ ترکیب سرد ہے باہ میں قوت پیدا کرتی ہے دوسرے اعضا کو بھی قوت دیتی ہے منی اور عورتوں کا دودھ بڑھاتی ہے اسکے استعمال سے حل رہجاتا ہے صفرا اور باد کا فساد دفع کرتی ہے اعضا کی سوزش کو تسکین دیتی ہے اعضا کا ورم تحلیل کرتی ہے جذام کو نافع ہے۔

اشٹگن منڈ

بفتح الف وسکون شین معجمہ وتائے ثقیل وضم کاف فارسی وسکون نون وفتح میم وسکون نون ودال ہندی موثوق

صفات وفوائد دیدجاولوں میں ایک حصہ مونگ ملا کر کچھ بھون کر پیس لیں پھر اس میں ہینگ نمک لاہوری دھنیا سونٹھ کالی مرچ پلپل باریک پیکر ڈالکے ٹریاں بنادیں یہ غذا تپ کو دور کرتی ہے صفرا اور بلغم اور سودا کا فساد مٹاتی ہے پیچش خون ہے بھوک بڑھاتی ہے مثانے کو قوت دیتی ہے اور اس کا تنقیہ کرتی ہے ÷

اصابع الصفر (ع)

پنجہ مریم (ف)

صفات وشناخت بحرالجواہر وغیرہ میں ہے کہ ایک روئیدگی کی جڑ ہے کھردری جھپر پھپوندی کی طرح رواں ہوتا ہے بعض کا رنگ ابلق ہوتا ہے جسمیں زردی وسفیدی ہوتی یا زرد ہوتا ہے جسمیں سفیدی تو نہیں ہوتی مگر کچھ خاکی پن پایا جاتا ہے اور زیادہ تر زردی مائل ہوتی ہے مزہ میں تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اور رطوبت لعابیہ اسمیں بھری ہوئی ہوتی ہے اور مقدار میں بچے کی ہتھیلی کے برابر ہوتی ہے اور اسمیں پانچ پھ شبے ہونیکی وجہ سے چھوٹے سے پنجے کے ساتھ مشابہت پیدا ہوجاتی ہے بعض کی وضع شیر اور تیندوے کے پنجے کی سی ہوتی ہے اور اسی جڑ کا رنگ خالص زرد ہوتا ہے بعض نے یوں لکھا ہے کہ ابتدا میں خاکی ہوتی ہے جب اسکی پیدائش پوری ہوجاتی ہے تو زرد ہوجاتی ہے اسکی بعض قسم تیرہی بھی ہوتی ہے اسکی تقسیم وضع کے اعتبار سے کرکے بھی دو قسم قرار دی ہیں اور رنگ کے اعتبار سے تقسیم نہیں کیا ہے اسکے پودے کے پتے گندنے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ساق یعنی ڈنڈی پتلی اور لمبی ہوتی ہے اور ساق پر گٹے سے اوپر تک نیلے پھول لگتے ہیں پانی کے پاس ندیوں اور تالابوں کے متصل اور ریتے کے مقاموں میں اسکی پیدائش ہے اسمیں سورنجان کی جڑوں کو ملا بیچتے ہیں فرق دونوں میں تختی کے ہونے اور لیس کے بے چھلکے ہونے کیسا تھ کیا جاتا ہے گازرونی نے کہا ہے کہ اس جڑ کو آذربائجان میں پنجکشت کہتے ہیں اور بعض نے صاف پنج انگشت لکھا ہے حالانکہ پنجکشت پانچ انگشت

علیحدہ چیز ہے صاحب تقویم نے بھی اسے پنجانگشت ہی سمجھ لیا ہے بعض متاخرین کے کلام میں آیا ہے کہ اسے کف
مریم اور کف عائشہ اور شجرۃ الکف بھی کہتے ہیں انطاکی کہتا ہے کہ کف عائشہ اور کف مریم ہے یہ علیحدہ ہے
اور اصابع الرصا بھی یہی ہے جیسا کہ تذکرہ داؤد انطاکی سے ثابت ہے اور وہ دوسری کتب سے اصابع الرصائی
اور اصابع الرصا ایک معلوم ہوتے ہیں بعض اطبا کہتے ہیں کہ اصابع الصفر کا نام ہندی میں ہنس پدی ہے
بعض ہنس پدی علیحدہ جانتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور بعض گرم دوسرے درجے
میں اور خشک تیسرے درجے میں جانتے ہیں۔

خواص وفوائد لطافت پیدا کرتی ہے گاڑھے فضلے کو تحلیل کرتی ہے اکثر اعضا میں سے فضول اور
مواد ردی کو تحلیل دیتی ہے اور حشرات الارض کے زہر کو نافع ہے جنون اور وسواس اور امراض سوداوی
کو مفید ہے [illegible] صفرا اور سوزش احشا کو مشتاق ہے اگر کڑی پھل جائے تو وہاں اسکا پھل نفع پہنچاتا
ہے امراض بلغمی اور درد مفاصل کو نافع ہے قولنج اور رعشہ کو دفع کرتی ہے اسکی دھونی سے چھپکلی اور چوہے
بھاگ جاتے ہیں خالص زرد رنگ جو شیر کے پنجے کے مشابہ ہوتی ہے وہ زیادہ گرم اور تیز ہے اس سے
پیٹ کا بچہ گر جاتا ہے ابن زہر نے ادویہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کسی گھر میں اسکا بوٹا پنجہ لٹکا دیا جائے
تو اس گھر میں کسی کو مرگی کا عارضہ نہو اور کوئی خوف میں مبتلا نہو اگر یہ پنجہ کسی کے بستر کے تلے رکھ دیا
جائے تو پھر پیدا اسکے پاس نہ آئیں جس عورت کو رحم کا عارضہ ہو جائے تو اصابع الصفر پونے دو ماشہ لیکر باریک
پیسکر ایک نلی کے ذریعہ سے رحم میں پھونک دیا جائے صحت ہو جائے گی بشرطیکہ تین چار بار یہ عمل
کیا جائے اگر کسی کو چھینک آتی ہو تو ثابت ٹہنی اسکے باندھ دیجائے یا ایک ٹکڑے کو سلگا کر اسکے تلے
دھونی دیجائے صحت ہو جائے گی اگر اسکی دھونی پیڑو کو دیجائے تو ذرا بال گر جاتے ہیں اگر ہمیشہ ایسا کرتے
رہیں تو بالکل نکلنا ہی بند ہو جاتے ہیں مگر یہ خاصیت پیر کو میں ہے نہ دوسرے اقسام میں **مضر** دل اور گرم
مزاج والے کو اور پیشاب کے راستوں کو **مصلح** دل کے لئے ببول کا گوند اور گرم مزاج کے لئے سکنجبین
اور پیشاب کے اعضا کے لئے بلوط وحب الآس **بدل** جنون اور امراض سوداوی میں ڈیوڑھا فاشرا
اور بعض نے اسبند لکھا ہے اور دو تہائی سعد **مقدار خوراک** نو ماشہ تک ساڑھے چار ماشہ کتیرا کے ہمراہ

اصابع الرصائی

صفات وشناخت محیط اعظم میں اسکو اصابع الصفر سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ایک [illegible]
کی جڑ ہے جو ایسی ہتھیلی سے مشابہت رکھتی ہے جس میں انگلیاں بھی جڑی ہوئی ہوں رنگ ابلق ہوتا ہے
جس میں سبزی وسفیدی ہوتی ہے اس میں حدت کم ہے اور بعض زرد ولمع ہوتی ہے اور بعض بالتمام
سفید ہوتی ہے سفید کا نام خرو العصافیر ہے جو سبز ہو یا جس میں سبزی غالب ہو وہ دوسرے رنگ
والی سے بہتر ہے گیلانی کی شرح مفردات قانون میں اصابع الرصا کی قسمیں بیان کرکے اسکی خالص
سفید قسم کا نام خرو العصافیر بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصابع الرصائی جسکا نام محیط میں لکھا ہے

وہی اصابع البرصا ہے اور انطاکی کے تذکرے میں اصابع الصفر والبرصا کی ایک غریف کی ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے ۔

خواص وفوائد تحلیل کرتی ہے سدہ کھولتی ہے غلیظ فضول کو گھلاتی ہے جنون کو نافع ہے اسکو دو تولہ کے قریب کھایا جائے تو زرد رطوبت دستوں کی راہ نکل کر استسقا مٹ جاے ساڑھے تین ماشہ کھانے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے اگر حاملہ عورت ساڑھے ستر و ماشہ کھائے تو حمل گرجائے اور ساڑھے دس ماشہ کھانے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے مکان میں اسکی دھونی کرنے سے حشرات الارض نکل جاتے ہیں تین تولہ تک کھانے سے آدمی مرجاتا ہے حشرات الارض کے زہر کو نافع ہے **بدل** فاشرا بعض کے نزدیک سعد

اصابع فرعون / اصل فرعون

صفات وشناخت ایک قسم کا پتھر ہے انگلی کے برابر لانبا اور کھوکھل نلی کی طرح ہوتا ہے اور اس میں گرہ ہوتی ہے تھوڑا سا چوڑا ہوتا ہے جب یہ آپس میں ٹکراتے ہیں تو انسے جھروں کی سی آواز نکلتی ہے یمن اور ہجر اور عمان کے ضلعوں میں ہوتا ہے ایک قسم اسکی ایسی ہے جس میں سیاہ رطوبت ہوتی ہے اس رطوبت کو اعمال میں مومیائی کی طرح برتتے ہیں بہتر وہ ہے جو ہلکا ہو اور جلد ٹوٹ سکے اور اسپر خط ہو **طبیعت** دوسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے انطاکی نے تیسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک لکھا ہے

خواص وفوائد کسی عضو اور زخم سے خون جاری ہو تو اسپر اسکا چھڑکنے سے رک جاتا ہے اس سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے زخموں کو بھر دیتا ہے

اطراطیقوس (یونانی)

بفتح الف وسکون طاے حطی و فتح راے حطی وسکون الف وکسر طاے حطی دوم وسکون یاے تحتانی وضم قاف وسکون واو و سین حطی ۔

صفات وشناخت ایک پودا ہے جسکی ساق ایک ہاتھ سے کم ہوتی ہے اور سخت اور مضبوط ہوتی ہے اسکی شاخوں کے آس پاس پھول زرد رنگ گل بابونہ کی طرح لگے ہوتے ہیں اور بعض کا رنگ کچھ نیلا ہوتا ہے آس پاس انکے پتے لگے ہوتے ہیں اور یہ پتے اور پھول ملکر ستاروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں چنانچہ اطراطیقوس کے لفظی معنی شبیہ الکواکب کے ہیں اسکی ساق کے پتے باریک ہوتے ہیں انپر رونگٹے ہوتے ہیں بیجوں کا رنگ خاکی ہوتا ہے مزہ تلخ ہوتا ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ اسکے بیج کو زود فرا بروزن رو نما کہتے ہیں وضع انجدان کی سی ہوتی ہے یہ پودا عربی میں حالبی کے نام سے مشہور ہے اسلیئے کہ اسکے لگانے سے بالخاصہ وہ ورم جاتا رہتا ہے جو حالب میں واقع ہوتا ہے اور حالب

ایک نالی ہے جو تر دون میں جس مین ہوکر پیشاب گردے سے مثانے کی طرف جاتا ہے ابن واحد نے غلطی سے اسے قصعہ جانا ہے اور بعض نے خوب کلان بتایا ہے **طبیعت** شیخ کہتا ہے کہ گلاب کے پھول کی طرح مرکب القوے ہے اور اس مین سردی کی قوت حرارت کے ساتھ ہے بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور بعض کے نزدیک پہلے درجے مین سرد و خشک ہے بہر صورت جنھون نے گرم کہا ہے انکا یہ بھی قول ہے کہ سردی پیدا کرنے کی بھی اس مین قوت ہے اور خشکی بھی اعتدال کے ساتھ پیدا کرتی ہے **خواص و فوائد** شیخ کے نزدیک اس مین قوت قابضہ ہے اور جنھون خوب کلان جانا ہے انکے نزدیک اس مین قوت قبض نہین بغیر قبض کے قوت دافعہ مبردہ محللہ رکھتی ہے اسکا جوشاندہ ام العبیان اور خفقان کو نافع ہے اسکی جڑ مرگی کے مریض پر باندھنے سے نفع ہوتا ہے گرمی سے آنکھ آجائے اور آنکھ سوج جائے تو اسکے پتون کا لیپ نفع کرتا ہے اور آنکھ کے ورم کو مٹاتا ہے اسکا لیپ کرنا اور کھانا اور باندھنا کنج ران کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور ہر ایک جگہ کے پھوڑے کو نفع دیتا ہے اسکا نیلا پھول سات ماشہ روز کئی دن تک کھانے سے خناق کو نفع ہوتا ہے معدے پر اسکے پتون کے ضماد سے التہاب جاتا رہتا ہے **مضر** گردہ **مصلح** شہد **مقدار خوراک** سات ماشہ

اطرمالہ

بفتح الف وفتح طاے حطی وسکون راے مہملہ وفتح میم وسکون الف وفتح لام وسکون ہا

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے جسکی ساق ایک ہاتھ کے قریب لانبی ہوتی ہے اُس مین شاخ کوئی نہین ہوتی پتے اسکے بھنگ کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُسسے چھوٹے ہوتے ہین اور چار صفون مین ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہین پھول باریک اور زرد ہوتا ہے خوشہ قریب ایک بالشت کے غلاف اُسکے پھل کا گول منہ کھلا ہوا ریٹھے کے غلاف کی طرح ہوتا ہے اسکا بھی رنگ زرد ہوتا ہے اور یہ خوشے باہم ملے ہوے ہوتے ہین ایک صف دوسری صف کے اوپر ہوتی ہے آخر تک اور پھل چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے پھل کے اندر ریزہ ریزہ بیج ہوتا ہے جسکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس روئیدگی پر چیپ دار رطوبت ہوتی ہے جو ہاتھ کو شہد کی طرح چپکتی ہے زمین خشک اور ایسے جنگل مین جہان گھاس نہ ہو اُگتی ہے اسکا بیج آنکھ کے امراض مین کام آتا ہے اگر سردی سے آنکھ دکھنے آئے تو ابتدا مین لگانے سے فائدہ ہوتا ہے سلاق اور ضرب عین کو بھی مفید ہے۔

اظفار الطیب (ع)

بفتح الف وسکون ظاے معجمہ وفتح فا وسکون الف وضم راے مہملہ والف ولام وکسر طاے حطی و سکون یاے تحتانی و باے موحدہ

نکھ و نکھم (ھ) ناخن پریان و ناخن بویا و ناخن دیو و ناخن خرس و ناخن صدف (ف)

صفات وشناخت ایک جسم ہے سخت اور صدفی ناخن کے مشابہ کسی قدر گولائی کے ساتھ اس مین خوشبو آتی ہے اس لئے عطریات کے کام مین لاتے ہین خالی جلاتے ہین تو تھوڑی سی بدبو پیدا ہوتی ہے اور روغن مین بھونتے ہین تو خوشبو پیدا ہوتی ہے بعض محققین کا بیان ہے کہ وہ دریائی کیڑے کا گھر ہے سیپ کی قسم سے بعض دریائی جانور کا کان خیال کرتے ہین دریاے ہند کے کنارے سے ملتا ہے کئی قسم کا ہوتا ہے بعض سفید مائل بسرخی اسے ہندی کہتے ہین بعض بالکل سرخ اسے قرشی کہتے ہین بعض بالکل سفید اور بڑا اور کسی قدر زرد بعض نیلا بعض سیاہ اسکو بابلی بولتے ہین ناخن وید کا اطلاق خاص اسی قسم پر ہوتا ہے عمدہ قسم ہندی یعنی سفید سرخی مائل اور بالکل سفید ہے بعض کے نزدیک عمدہ وہ ہے جو یمن کے اور بصرے کے ساحلون سے لایا جاتا ہے ساحل بحر قلزم کے پاس جو سفید رنگ ملتا ہے اُسے بھی قرشی کہتے ہین یہ بھی اچھا ہے اسکے بعد کی اچھا ہے اسکے بعد جدی اچھا ہے **طبیعت** گیلانی کہتا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے شیخ نے لکھا ہے کہ خشکی اسکی تیسرے درجے تک ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ خشکی سے گرمی زیادہ ہوتی ہے انطاکی نے بھی تیسرے درجے کے آخر مین گرم لکھا ہے ابن ماسرجویہ نے گرم وخشک تیسرے درجے مین کہا ہے

خواص و فوائد فضلات رطوبتی کو پیشاب کی راہ دفع کرتا ہے گاڑھے خلطون کو لطیف کرتا ہے مرگی اور سکتہ اور خفقان رطوبی کو نافع ہے درد جگر اور درد معدہ اور درد سر اور درد رحم کو جنکا سبب سردی ہو مفید ہے اختناق رحم اور دوسرے تمام امراض بارده رحم کو فائده پہونچاتا ہے قلب وجگر کو قوت دیتا ہے بواسیر کو مٹاتا ہے اسکی دھونی مرگی سکتہ اختناق رحم اور خون حیض بند ہو جانے کے لئے بالخاصہ مفید ہے خون مثانے اور گردے مین جم جائے تو اظفار الطیب سات ماشہ پیکر گرم پانی کے ساتھ پھنکانے سے تحلیل ہو جاتا ہے جذام اور امراض باطنی اور سوداوی اور جریان منی خارش اور ہر ایک قسم کے زہر کے واسطے نافع ہے رحم کی تمام بیماریون کی اصلاح کرتا ہے جسطرح چاہین استعمال کرین کیموس غلیظ اسکے کھانے سے لطیف ہو جاتا ہے بدن پر اسکو طلی کرین تو اس مین خوشبو پیدا ہو جائے اسکے سونگھنے سے سرد دماغ کو بہت قوت پہونچتی ہے زہرے کی رطوبات کو اسکی دھونی نفع کرتی ہے خشک کر دیتی ہے دلکو فرحت پہونچاتا ہے اور روح کے مزاج کا مددگار ہے اسکی دھونی رحم کو ہمیشہ دینے سے اُسکی رطوبات خشک ہو جاتی ہین فضول کا تنقیہ ہو جاتا ہے بدبو دفع ہو کر خوشبو آنے لگتی ہے۔

وید کہتے ہین کہ نکھ کا مزہ شیرین ہے اور سبک ہے فساد بلغم وباد وخون وزہر کو نافع ہے دل کو قوت دیتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے جذام اور امراض بلغمی وسوداوی اور جریان منی اور خارش اور زخمون کو مفید ہے اسکو پیکر سرکے مین ملاکر پینے سے دستون کی تحریک ہوتی ہے **مضر** اسکو زیادہ کھانے سے [illegible] پیدا ہوتی ہے آنتون اور پیشاب کی نالیون کو نقصان پہونچتا ہے سر مین بوجھ اور درد پیدا کرتا ہے **مصلح** سر کے لئے سکنجبین اور آنتون کی خراش کیلئے گل ارمنی وگل قبرسی وگل مختوم **بدل** اقحوان یا جرانت

مقدار خوراک پونے دو ماشہ اور بعض نے ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک لکھا ہے

افتیمون (یونانی)

+ بفتح الف و سکون فا و کسر تائے فوقانی و سکون یائے تحتانی و ضم میم و سکون واو معروف و نون +

صفات وشناخت ایک قسم کی بیل ہے شاخیں اسکی باریک مثل سوت کے ہوتی ہے دوسرے پیڑ وغیرہ پر پھیل جاتی ہے کہتے ہیں کہ اس میں پتے اور پھول اور بیج بھی پیدا ہوتے ہیں پتے بہت چھوٹے اور بیج رائی کے دانوں سے بھی باریک جن کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے پھول کی پتیاں بہت باریک بال کی طرح اور رنگ سرخ تیزی مائل ہوتا ہے جس درخت پر یہ بیل لپٹتی ہے اُسے خشک کر دیتی ہے مزے میں اسکے تلخی اور تھوڑی سی تیزی ہوتی جسقدر سرخ اور باریک ہو عمدہ ہے پہاڑوں اور جنگلوں میں اور دریائے غربی و شمالی کے جزیروں میں پیدا ہوتی ہے جزیرۂ اقریطش میں عمدہ ہوتی ہے اسکو اقریطشی اور اقلیطشی کہتے ہیں اور مشہور اقریطی کے نام سے ہے اور اسکو انطاکی بھی بولتے ہیں کیونکہ اکثر اقریطش سے انطاکیہ میں اور وہاں سے اور ملکوں میں لیجاتے ہیں اس کے بعد مقدسی کا مرتبہ ہے جو جزیرۂ مقدس میں پیدا ہوتی ہے رنگ اسکا سرخ ہوتا ہے اور باریک ہوتی ہے بتہ ہوتی ہے مزہ چرپرا ہوتا ہے بیج کا رنگ سرخ ہوتا ہے قوت اسکی حاشا کی قوت کے قریب ہے بلکہ حاشا اس سے ضعیف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حاشا کی قسم سے ہے اسکے تار او بیج استعمال کرتے ہیں کبھی اسمیں حاشا اور اسد العدس کو شامل کر دیتے ہیں فرق اسطرح ہو کہ افتیمون کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور حاشا کا رنگ سرخ نہیں ہوتا اور اسد العدس کا رنگ [illegible] ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ افتیمون مقدسی اصلی افتیمون نہیں ہے بلکہ ایک دوسری چیز ہے جو صعتر پر لپٹتی ہے اسکو ملنے سے صعتر کی سی بو آتی ہے یہی اسکی شناخت ہے یہ افعال وخواص میں افتیمون کی طرح ہے بلکہ دست آوری میں اُس سے سخت ہے ریحان نے کہا ہے کہ جب اسکو اسکی بوٹی کی طرف منسوب کرتے ہیں تو صعتری کہتے ہیں اور جب جائے پیدائش کی طرف نسبت کرتے ہیں تو جزمخانی بولتے ہیں اور یہ افتیمون کی سب قسموں سے خراب ہے۔ ہندوستان میں بھی ایک ایسی [illegible] درختوں پر پھیل جاتی ہے جسکو امربیل اور آکاس بیل کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ خالص زرد رنگ رہتی ہے اسمیں سرخی ذرا بھی نہیں ہوتی بیری کے پیڑ اور ولائتی ببول پر بھی زرد ہی دیکھی گئی اور افتیمون کا رنگ سرخ یا سرخ زردی مائل ہوتا ہے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ اسکی جڑ گاجر کی طرح ہوتی ہے مدت تک زمین میں رہتی ہے بعض نے کہا ہے کہ اسکی جڑ نہیں ہوتی **طبیعت** شیخ نے لکھا ہے کہ تیسرے درجے میں گرم ہے اور پہلے درجے کے آخر میں خشک ہے اور صاحب کامل نے کہا ہے کہ جالینوس کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم ہے اور بعض نے خشک بھی دوسرے درجے میں کہا ہے اس حساب سے دوسرے درجے میں گرم و خشک ہوئی بعض نے کہا ہے کہ جالینوس کے نزدیک تیسرے درجے میں مسخن و مجفف ہے۔

خواص و فوائد دردوں اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ سدے کھولتا ہے مادۂ سوداوی و بلغمی و صفراوی کو دستوں کے ذریعے سے نکالتا ہے مرگی۔ مالیخولیا۔ کابوس۔ فالج۔ لقوہ۔ خدر۔ وسواس۔ مانیا اور اکثر دماغی امراض کو مفید ہے تمام امراض سوداوی اور نفخ اور کرم شکم اور سرطان کو نافع ہے اگر ایک ہفتہ تک ہر روز دو تولہ گیارہ ماشہ یا دو بھر تازہ دودھ میں بھگوئیں اور [illegible] چار تولہ کے قریب یا شکر سفید دو تولہ ملا کے تناول

کرین درد سر سوداوی اور مالیخولیا اور تشنج امتلائی اور توحش اور خفقان دور کرنے مین مجرب ہے دودھ
سے اسکی حدت اور خشکی کم ہو جاتی ہے اگر بکری کے تازہ دودھ کے ساتھ پیا کرین تو سوداوی مرگی کو بہت
نفع ہو مگر پہلے منضجات سودا کا استعمال کر لیا جاے غرض کوئی دوا مالیخولیا اور امراض سوداوی کے واسطے
افتیمون سے بہتر نہین ہے خون کو صاف کرتا ہے اور اکثر امراض جلد کو نافع ہے اور ورم طحال مین اسکا ضماد
فائدہ مند ہے تنہا استعمال کرنے سے سودا و بلغم کو نکالتا ہے اور بنفشے کے ساتھ صفرا کو دستونکی راہ نکالتا ہے
مار انجبین کے ساتھ صفرائے سوختہ کو دفع کرتا ہے سرد مزاج والون کے واسطے بھی موافق ہے بعض کہتے ہین
کہ دستون کے واسطے اسکا عمل دیر سے ہوتا ہے جب اسکے ساتھ سیاہ مرچ یا اور کوئی لطیف دوا ملائین تو
دست جلد آتے ہین بعض کہتے ہین کہ جن لوگون مین مرہ صفرا غالب ہے انکو یہ موافق نہین ہے انکو
اسکے پینے سے متلی اور قے پیدا ہوتی ہے بوڑھے اور عمر رسیدہ کے لیے یہ دوا موافق ہے گیلانی کہتا ہے
کہ اس دوا کا جوہر نہایت شدید اللطافت ہے اسلیے یہ بہت منفع ہے مگر ایسی زیادہ محلل نہین ہے اس کو
کسی چیز و نکے ساتھ استعمال کرتے ہین کبھی دودھ کے ساتھ کبھی مویز کے ساتھ کبھی سرکہ بنفشہ کے ساتھ
کبھی بادرنجبویہ کے ساتھ کبھی گاؤزبان کے ساتھ کبھی مارانجبین کے ساتھ کبھی تخم قرطم کے ساتھ کبھی [illegible] کے
ساتھ کبھی گلقند کے ساتھ کبھی خربق اور سقمونیا کے ساتھ۔ اور مناسب ادویہ کے ساتھ اس مالیخولیا
کو جو سودا سے یا کثرت شراب خواری سے ہو اور وسواس سوداوی کو اور پیٹ کے کیڑون کو اور مانیا اور
جنون اور مالیخولیا ے مراقی کو اور مالیخولیا ے مخانی کو اور اس کابوس کو جو بوجہ اٹھنے انجرات سوداوی کے
معدے سے ہو اور صرع سوداوی و بلغمی کو اور فالج و لقوہ و تشنج امتلائی و خدر کو اور سرطان متقرح کو نہایت
نفع پہونچاتا ہے کیونکہ سودا کو دستونکی راہ نکالتا ہے بلغم غلیظ کو دفع کرتا ہے بچون کے مزاج مین اعتدال
پیدا کرتا ہے دماغ کا تنقیہ کرتا ہے چودہ ماشہ افتیمون کو پیسکر تھوڑے سے شہد مین ملاکر اور ذرا سا نمک
اضافہ کرکے چاٹنے سے سودا و بلغم دستون کی راہ اچھی طرح نکل جاتے ہین۔ بغدادی نے اس ترکیب مین
تھوڑا سا یہ بھی اضافہ کیا ہے افتیمون کے بیچ سات ماشہ چھلکر اور پوٹلی مین باندھکر اٹھارہ انیس
تولہ شراب انگوری مین ڈالکر رات کو آسمان کے تلے رکھدین اور صبح کو نچوڑکر چھانکر سوا دو تولہ شربت
ورد مکرر اور ساڑھے چار تولہ شربت بنفشہ داخل کرکے اور ساڑھے چار ماشہ بادام شیرین کا روغن
اضافہ کرکے صبح کے وقت نیم گرم پلادین اس سے مالیخولیا اور وسواس سوداوی کو نفع ہو مرہ سودا قوت کیساتھ
بذریعہ دستون کے نکل جائے اور کسی قسم کا ضعف اور مضرت پیدا ہو اگر سوا دو تولہ مغز املتاس ملادین تو
بہتر ہے۔ یاد رکھو کہ افتیمون لطیف اور ضعیف الترکیب ہے اسکو بہت باریک نہ کوٹنا چاہیے اور نہ بہت
جوش دینا چاہیے اسواسطے کہ زیادہ کوٹنا اور زیادہ جوش دینا اسکے فعل کو باطل کرتا ہے بلکہ غیر مطبوخ مین
موٹا کوٹنا چاہیے اور جوشاندے مین اگر اسکو علیحدہ پوٹلی مین باندھکر آخر جوش مین ڈالکر اتارلین بعد سرد
ہونے کے پوٹلی کو نچوڑکر پھینکدین تو بہتر ہے۔ ساڑھے تین ماشہ پیسکر اور نبیذ مین ملاکر پینے سے باہ کو
بہت قوت حاصل ہوتی ہے اسکے بیجون کو بھی باریک نہ کوٹنا چاہیے اور جب بیجون کا سفوف استعمال کرین

تو روغن بادام سے چکنا کرلیں ورنہ مرطوڑ پیدا کرتے ہیں اور اگر جوشاندے میں استعمال کریں تو اس میں بھی بادام کا روغن ڈال لیں کیونکہ بریج روغن بادام سے مرطوڑ پیدا نہیں کرتے **مضر** صفراجہاں غالب ہو وہاں کرب بڑھاتا ہے غشی لاتا ہے تشنگی اور خشکی پیدا کرتا ہے پھیپھڑے کو اور گرم مزاجوں کو مضر ہے **مصلح** کتیرا۔ زعفران۔ روغن بادام سے چکنا کرلینا۔ شربت صندل۔ انار۔ رب سیب اور خاص پھیپھڑے کے لئے ببول کا گوند اور کتیرا مصلح ہیں۔ بہتر تدبیر اصلاح کی یہ ہے کہ ایسی چیز کے ساتھ استعمال کریں جو تری پیدا کرے جیسے گل بنفشہ یا گاؤزبان **بدل** اسطوخودوس یا بسفائج اور دستوں میں حجر ارمنی اور لاجورد اور مرہ کو سودا کے نکالنے کیلئے ہموزن تربد اور تہائی حاشا اور بعض کے نزدیک ہموزن حاشا اور نصف وزن غاریقون اور بقولے تہائی غاریقون **مقدار خوراک** سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک بعض کے نزدیک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک اور جوشاندے میں چودہ ماشہ سے دو تولہ تک بعض نے دو تولہ اور آدھا ماشہ تک تجویز کیا ہے بعض نے اس سے بھی زیادہ یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تک بتایا ہے معجون کی مقدار ایک [illegible] سات ماشہ تک اور دوسری نسخے کے ساتھ چودہ ماشہ تک

افعے (عبرانی)

بفتح الف وسکون فا و فتح عین مہملہ والف بصورت یا [illegible] گر فارسی وار دو میں عین کے کسرے و یائے معروف سے بولتے ہیں فارسی میں [illegible] ماران کہتے ہیں

صفات وشناخت ایک قسم کا سانپ ہے ڈیڑھ یا دو [illegible] اسکی پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے گویا بنڈا معلوم ہوتا ہے اور سر بڑا اور چوڑا اور تکونیا ہوتا ہے گردن پتلی ہو [illegible] چلنے میں اسکے آواز آتی ہے کہتے ہیں کہ یہ آواز اسکے چمڑے کی ہے بعض کہتے ہیں کہ جب چلتا ہے تو [illegible] دانت آپس میں رگڑتے ہیں بہت قوی اور زور دار ہوتا ہے اور وہ سانپوں کی تمام قسموں سے زیادہ شریر ہے اسکی دم اگر کاٹ ڈالی جائے تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہے اگر اسکے زہریلے دانت اکھیڑ ڈالے جائیں تو تین دن کے بعد نئے نکل آتے ہیں حالانکہ سنا جاتا ہے کہ اگر دوسری قسم کے سانپوں کے زہریلے دانت اکھیڑ کر بند رکھا جائے تو دوسرے دانت دو سال میں نکلیں اور اگر چھوڑ دیا جائے تو چھ مہینے کے بعد نئے دانت نکلیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسکا سر کاٹ ڈالا جائے تب بھی تین دن تک بدن اسکا لہراتا رہتا ہے۔ انسان سے بہت دشمنی رکھتا ہے رنگ بعض کا بالکل سیاہ ہوتا ہے اسے اسود سالخ کہتے ہیں بعض کا سیاہ زردی مائل بعض کا سیاہ سرخی مائل بعض کا سیاہ تیرگی مائل بعض چت کبرا بعض سرخ زردی و سیاہی مائل بھی ہوتا ہے بعض میں زہر بہت ہوتا ہے بعض میں کم بعض میں اعتدال کے ساتھ گو نر مادہ سے زیادہ زہریلا نہیں ہوتا مگر چونکہ مادہ سے زیادہ خراب ہوتا ہے اکثر مادہ میں سمیت قوی ہوتی ہے گر نر کا سم حدت زیادہ رکھتا ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ مادہ کے تین یا چار دانت ہوتے ہیں اور نر کے دو دانت ہوتے ہیں تریاق فاروق میں اسکی مادہ جسکا رنگ سرخ زردی و سیاہی مائل جسم سخت اور پتلا

آنکھ سرخ مونھ کشادہ سر چوڑا ہو معتدل مقام مین پانی اور تری اور آبادی اور عفونت اور شورہ زار
اور پہاڑ سے دور رہتی ہو منتقل ہے اور اس کو موسم بہار کے آخر یا گرمی کے اول مین پکڑنا چاہیے اور
ایسی آسانی اور احتیاط سے پکڑا جائے کہ کوئی چوٹ اور زخم نہ پہونچے اور جوان ہو اور جوان کی پہچان
سر کو اٹھائے رکھنا اور جلدی چلنا ہے اور چاہیے کہ اسکو پکڑتے ہی چھیڑین جب غصے مین بھر جائے تو فوراً سر
و دم کی طرف سے چار چار انگل ایک ہی وار مین کاٹ ڈالین تاکہ سمیت دور ہوجائے پھر پیٹ چاک کرکے
آنتین اور پتا وغیرہ سب الائش احتیاط سے صاف کر ڈالین اگر خون کم نکلے اور تڑپے نہین تو استعمال
نکرین اور اس بات کی احتیاط رکھین کہ اسکا پتا پھٹ نجائے اور گوشت مین پتے کی رطوبت نمل جائے
کیونکہ وہ بہت قاتل ہے افعی کے کٹنے کے بعد گوشت کسی کام کا نہین رہتا۔ اور کھال اتار کر گوشت کو پانی
اور نمک سے خوب دھو کر کسی مٹی یا چاندی کے یا تانبے کے قلعیدار برتن مین بھر کر اوپر سے اتنا پانی ڈالین
کہ گوشت ڈھک جائے اور تھوڑے سے سوے کے بیج اور تھوڑا سا نمک ملا کر منہ بند کرکے ملائم آنچ پر
اتنا پکائین کہ گل جائے یہ دیر مین گلتا ہے پھر سرد کرکے ہڈی سے گوشت جدا کرکے جسطرح چاہین استعمال
کرین اگر مرضی ہو تو پیسکر چوتھائی حصہ آٹا ملا کر ہاتھ کو روغن بلسان سے چکنا کرکے پتلی پتلی ٹکیان بنا کر چھلنی پر
رکھ کر سکھالین قرص افعی انھین سے بنتا ہے جسکو اندروماخس ثانی نے تریاق فاروق مین بڑھا کر تکمیل
کو پہونچایا ہے لیث نے خلیل سے روایت کی ہے کہ افعی پر سفید و سیاہ نقطے بھی ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ
اسکی ایک قسم ایسی ہے کہ اسکے سینگ بھی ہوتے ہین بہت زہریلا ہوتا ہے کہ جسکے کاٹتا ہے اسکے مسامات سے
خون جاری ہوجاتا ہے اور پیشاب مین خون آنے لگتا ہے بعض افعی ایسا ہوتا ہے کہ وہ ریت مین اسطرح گھس
جاتا ہے جیسے مچھلی پانی مین ایک قسم کا ایسا ہے کہ وہ تین بالشت سے زیادہ لمبا نہین ہوتا مگر اتنا زہریلا ہوتا
ہے کہ اسکی پھنکار سے مرجاتے ہین ایک قسم کا افعی بلوط کے درختون مین رہتا ہے جس کو کاٹتا ہے اسکی
کھال پھٹ پھٹ کر گرنے لگتی ہے ایک قسم ایسی ہے کہ جسکے کاٹے ہوئے کی پانی سے کبھی سیری ہی نہین ہوتی
یہانتک کہ مرجاتا ہے ایک قسم ایسی ہے کہ جس کے منہ کے لعاب اور بدن کی بو سے مرجاتے ہین کہتے ہین
کہ افعی جسے کاٹ کھاتا ہے اسکی پیشانی پھٹ جاتی ہے اسکے کاٹنے سے بہ نسبت اعضاے بعیدہ کے دل و
دماغ پھیپھڑے اور جگر جلد اثر پذیر ہوتے ہین اور خاص اُلٹی طرف کے اعضا پر اثر زیادہ پڑتا ہے اسکے
کاٹے ہوئے کو کوئی عمل اور کوئی تریاق فائدہ نہین بخشتی یہ جو مشہور ہے کہ زمرد سے افعی اندھا ہوجاتا
ہے بالکل غلط ہے آصف الدولہ نے افعی کو پکڑوا کر اسکی آنکھو نپر زمرد دکھوایا بینائی مین کچھ بھی فرق نپڑا
طبیعت پانی کے پاس کا اور آبادی کا رہنے والا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور جنگلی تیسرے
درجے مین گرم وخشک اور پہاڑی مین خشکی ان سب سے زیادہ ہے حتے کہ چوتھے درجے مین خشک ہے
خواص وفوائد اگر مجذوم کی قوت قوی ہو تو افعی کا شوربا اور گوشت کھانا بہت نافع ہے چاہیے کہ ایک
بالشت کے قریب سر کی طرف سے اور اسیقدر دُم کیطرف سے کاٹ ڈالین بعد اسکے نمک سے دہوکے سوے کے
ساگ اور روغن زیتون کے ساتھ پکا کر کھلادین اسکے کھانے سے مادہ کثیف تو بدن کی کھال پھٹ کر

پھلی کے ستون کی طرح دفع ہوتا ہے اور لطیف جوین بن کر نکل جاتا ہے اس طور سے آخر کار آرام ہوجاتا
ہے مگر زیادہ نہ کھلانا چاہیے اور جب بدن پر تازہ عمدہ گوشت آئے تو مناسب حال مرہم اور موم روغن اور
مکھن کی مالش کریں شراب لطیف اور ماء اللحم پلائیں بلکہ مار سیاہ غیر افعی بھی مجذوم کو مفید ہے اگر
اس کا گوشت اسی طرح پکا کر ہر سال میں کئی دن تک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روزانہ کھایا کریں تو
عمر بڑھ جائے اور فضول بدن سے نکل جائیں ذہن و فکر قوی ہوجائیں جوانی بنی رہے حواس درست
ہوجائیں پٹھوں اور جوڑوں میں قوت آجائے اور اس گوشت کے کھانے سے ہر قسم کے جانور کا زہر
اور دوسرا زہر دفع ہوتا ہے نگاہ قوی ہوتی ہے پٹھوں کا درد جاتا رہتا ہے برص مٹ جاتا ہے کنٹھ مالا
اور انجیر بڑھنے سے رک جاتی ہیں قوائے حیوانی و نفسانی کو قوت حاصل ہوتی ہے لقوہ اور
رعشہ اور پٹھوں کے سرد امراض دفع ہوتے ہیں اسکے گوشت کے ساتھ چنے ڈالکر پکایا جائے تو وہ چنے
افعال و خواص میں قرص افعی کی طرح ہوں اور نمک جو اس کے بدن کے اندر بھرا جائے وہ گوشت سے
ضعیف ہے اسکے خواص میں عجیب بات ہے کہ اگر اس کا دل سکھا کر پاس رکھا جائے تو جب تک
پاس رہے جادو اثر نہ کرے اور اگر اس کا دانت عورت کے باندھ دیا جائے تو جب تک بندھا رہے
حاملہ نہو ریشم کا سرخ رنگ ڈورا لیکر اس سے افعی کو پھانسی دی جائے اور ایک گرہ لگا دی جائے
پھر اسی ڈورے سے دوسرے افعی کو پھانسی دیکر دوسری گرہ لگا دی جائے یہانتک کہ سات کو
پھانسی دیکر سات گرہیں لگائی جائیں اگر زیادہ کو پھانسی دیکر زیادہ گرہیں لگائی جائیں تو اور بھی اچھا ہے
جس شخص کو خناق کا عارضہ ہو یا اسکے کوٹوں میں ورم ہو تو اسکے گلے میں اس ڈورے کو باندھ دیا جائے
اس سے خناق و ورم کو بالخاصہ نفع پہونچے گا اس کا پکا ہوا گوشت خنازیر پر لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے اس کا پتا آنکھوں میں اسوقت لگائیں کہ نزولے کا پانی اترنا شروع ہوا ہو تو نفع حاصل ہوگا اگر جالا
ہوگا تو اسکے لگانے سے وہ کٹ جائے گا یہی فائدہ اسکی چربی اور خون کے لگانے سے ہوتا ہے اسکی
کیچلی پانی میں جوش دیکر کانوں میں ٹپکانے سے درد جاتا رہتا ہے۔ اسکی کیچلی سینے اور مقعد کے امراض و درد استسقا
اور یرقان اور دمکی اور نزلات کو نافع ہے پیشاب زیادہ لاتی ہے پتھری کو توڑ کر بہا دیتی ہے اسکو جسطرح
چاہیں استعمال کریں۔ تمام منافع حاصل ہوتے ہیں اسکی کیچلی کو جلا کر دھواں گھر میں پھیلانے سے
حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں اس کا گوشت پکا کر انجیرنی اور کنٹھ مالا پر باندھنے سے تحلیل ہوجاتے ہیں
اور سرطان پر لگانے سے وہ پک جاتا ہے سردی و تری کے غلبے سے درد سر ہو تو اسکے گوشت کا شوربا پینا
چاہیے جبکو اس کا گوشت کھانا اچھا نہ معلوم ہو اسے اسکے گوشت کی راکھ کھلانا چاہیے اسکی راکھ سرکے میں
ملا کر داء الثعلب اور داء الحیہ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اور خنازیر پر بھی اسکا لیپ سودمند ہے بلکہ ہر سانپ
کے گوشت کی راکھ یہی فائدہ بخشتی ہے روغن زیتون میں ملا کر لگانا چاہیے کم سے کم اتنا تو فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ
خنازیر کی گلٹیاں بڑھتی نہیں اسکی آنکھ کو شہد میں ملا کر آنکھ میں لگانے سے بینائی کو بہت قوت ہوتی ہے اسکے کچے گوشت کو پیس کر
اس مقام پر باندھیں جہاں افعی نے یا کسی دوسرے سانپ نے کاٹ لیا ہو تو بہت نفع ہو اور سردی کے

پرانے دردوں کو بہت نافع ہے اسکی کینچلی جلاکر دار الثعلب اور داء الحیہ پر لگانا فائدہ بخشتا ہے اگر افعی
کاٹ لے تو افعی کا پیٹ چاک کر کے گرم گرم اُس مقام پر رکھنے سے درد جاتا رہتا ہے زہر اتر جاتا ہے۔
سموم کے دفع کرنے میں افعی کے گوشت کو نہایت قوت حاصل ہے اندروماخس ثانی سے حکایت کرتے
ہیں کہ اسکا بھائی بڑا سیاح تھا ایک دن راستے میں ایک درخت کے تلے سو گیا ایک افعی نے
سوراخ سے نکل کر اسکے ہاتھ میں ڈس لیا تکلیف کی وجہ سے بیدار ہوا تو غش اور اضطراب اسکو عارض تھا
اور تشنگی نے غلبہ کیا اس درخت کے قریب ہی ایک گڑھا تھا پانی سے بھرا ہوا اُسنے اُس میں سے تھوڑا سا
پانی لیکر پیا تو فوراً قلق اور اضطراب کو تسکین ہو گئی اور تھوڑی دیر کے بعد بالکل اصلی حالت پر آگیا اسکو
بڑا تعجب ہوا دل میں سوچا کہ اس پانی میں ایسی خاصیت کس وجہ سے ہے تحقیقات کی غرض سے اپنی
لاٹھی سے پانی ڈھونڈنے لگا معلوم ہوا کہ دو مرے ہوئے افعی باہم لپٹے ہوئے اُس میں پڑے تھے اور
دھوپ کی گرمی سے اُن کے بدن گھلنے کے قریب ہو گئے تھے سفر سے واپسی کے بعد اُسنے یہ سارا
واقعہ اپنے بھائی اسقلیبوس ثانی (واندروماخس) سے کہا اسقلیبوس نے یقین کر لیا کہ افعی کا گوشت
سانپ کے زہروں کا مقابلہ خوب کرتا ہے دوسرا تجربہ اندروماخس ثانی کا یہ ہے کہ وہ کاشتکاروں کی
ایک جماعت کے لیے کھانا اور شراب کا گھڑا روزانہ بھیجا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن اُن کسانوں نے
کھانا نکالکر شراب پینا چاہا تو اُس میں افعی پڑا ہوا اور گلا ہوا پایا اُنھوں نے وہ شراب نہ پی اور آپس میں
یہ مشورہ کیا کہ فلاں کوڑھی جو بستی سے باہر پڑا ہوا ہے اور لوگوں نے اُسے باہر نکال دیا ہے اسے یہ شراب
پلا دو بچارہ تاکہ وہ مر کر اس عذاب سخت سے نجات پائے یہ شراب کو تھوڑے سے کھانے کے ساتھ
لیجا کر اُسے دیدیا اُسنے کھانا کھا کر خوب شراب پی ایک گھڑی کے بعد بیہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا
تو دیکھا کہ بدن کی تمام کھال گر گئی ہے اور مسامات میں سے ایسا بدبودار پانی نکلا ہے کہ اس سے
زیادہ نکلنا متصور نہیں اور بالکل تندرست ہو گیا جب یہ حال اندروماخس کو معلوم ہوا تو سمجھا کہ افعی
کا گوشت ایسے امراض کو نافع ہے نمبر ۳ تجربہ حکیم موصوف کو یہ ہوا کہ اس زمانے کا بادشاہ ایک غلام رکھتا
تھا جو نہایت چغل خور تھا جس وجہ سے بادشاہ اُس کی بہت خاطر کرتا تھا مگر لوگوں کو بہت تکلیف تھی
بڑے بڑے آدمیوں نے اُسکی ہلاکت پر اتفاق کر کے دعوت کے بہانے سے سات ماشہ افیم شراب
میں گھول کر اسے پلا دی ایک ساعت کے بعد وہ بیہوش ہو گیا حاضرین کو یقین ہو گیا کہ وہ مر گیا ہے
اسلیئے اُس مکان کو مقفل کر کے بادشاہ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ غلام مذکور اثنائے صحبت میں ناگہانی
طور پر مر گیا ہے اُدھر باغ کے نگہبانوں نے یہ دیکھا کہ ایک افعی باغ میں سے نکل کر اُس مکان میں
گھسا اور تھوڑی دیر کے بعد اندر سے غلام کی آواز آئی اور چلانے لگا کہ دروازہ کھولو مجھے افعی نے
کاٹا ہے آدمیوں نے دوڑ کر دروازہ توڑ ڈالا غلام باہر نکل آیا اور کوئی تشویش نہیں رکھتا تھا یہ سارا
ماجرا جب اندروماخس کو معلوم ہوا تو سمجھ لیا کہ افعی کے زہر کی گرمی نے افیم کی سردی کا مقابلہ کیا
ان تینوں باتوں کی وجہ سے گوشت افعی کے متعلق تجربے کرنے لگا پندرہ سال کے بعد افعی کے

گوشت سے قرص تیار کی جسکو قرص افعی کہتے ہیں ملا احمد نے تاریخ الحکما میں اور دوسرے بعض مؤلفین نے اسی طرح لکھا ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اسکے گوشت کے کھانے پر جسارت نکرنا چاہیے کہ تمام بدن میں پھپھولے پیدا کر کے خراب کر دیتا ہے اسکے کھانے کی سوائے مجذوم اور صاحب خناق کے دوسرے کو احتیاج نہیں ہے اسکا گوشت زیادہ کھانے سے اخلاط میں احتراق آجاتا ہے درد سر پیدا ہو جاتا ہے اسکی اصلاح تازہ دودھ اور فواکہات کے پانی سے ہوتی ہے اسکا پتہ سم قاتل ہے بغیر مہلت کے ہلاک کر دیتا ہے اخلاط اور اعضا کو گلا دیتا ہے فوراً ارواح اور حرارت غریزی کو فاسد کر دیتا ہے اور یہ اسکی خاصیت ہے اسلیے پتے کا کھانا کسی طرح جائز نہیں ہے جو کوئی یہ کھا لیتا ہے اسے پے در پے غش آتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ ریٹھے کے پانی سے قے کرتے کرائیں اسی طرح دوسری قے آور ادویہ دیں اور تل کا تیل اور مکھن گرم پانی کے ساتھ یا گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ دیں اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور دوا المسک اور رفادزہر دینا چاہیے اور مرغ جوان کا شوربا پلائیں سرطان نہری کا شوربا دیں یا مشک کھلائیں یا بکری یا گدھی یا عورت کا دودھ دیں۔

افسنتین (یونانی)

بفتح اول وسکون فا و فتح سین مہملہ وسکون نون وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی و نون ++

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جو درخت اور گھاس کے بین بین سمجھی جاتی ہے اقحوان سے جسے فارسی میں بابونہ گاو کہتے ہیں مشابہت رکھتی ہے اسکی ساق بلند ہوتی ہے اور شاخیں بہت سی ہوتی ہیں جن میں پتے بھرے ہوتے ہیں پتوں کی وضع صعتر کے پتوں کی سی ہوتی ہے اور اسپر روان اور غبار سا ہوتا ہے پھول اسکا بابونہ کے پھول کی طرح ہوتا ہے مگر اسکے پھول سے کچھ چھوٹا رنگ پھول کا اوپر سے سفید اور اندر سے زرد اور بیچ میں پھول کے چھوٹی سی گھنڈی ہوتی ہے جس میں ننھے ننھے بیج بھرے ہوتے ہیں جو سپندے کے دانوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں چابنے سے مزہ تلخ و تند ہوتا ہے اور زبان کھچتی ہے اور تھوڑی سی قبض بھی محسوس ہوتی ہے اور خفیف سی خوشبو کی لپٹ آتی جاتی ہے مگر بو بہت ثقیل ہوتی ہے جو طبیعت پر ناگوار گذرتی ہے اسکے پتوں اور دوسرے اجزا کا مزہ ایلوے کے مزے سے ملتا جلتا ہے اسکی پانچ قسمیں ہیں سوسی۔ طرسوسی۔ نبطی۔ خراسانی۔ اور رومی اور بعض نے رومی و نبطی کی جگہ مشرقی اور بکامی لکھی ہیں بکام ایک پہاڑ کا نام ہے اس میں پیدا ہوتی ہے نبطی قسم خوشبودار ہے اسلیے معدے اور جگر خصوصاً فم معدہ کو بہت نافع ہے ایک قسم اسکی ایسی بھی ہے جسکے پتے گاجر کے پتوں کی طرح اور رنگ سفید ہوتا ہے اور پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے جسمیں بیج نہیں ہوتے اسکو اہل مصر دمسیسہ کہتے ہیں جو افسنتین شرقی بلاد شمالیہ اور خراسان اور عراق میں ہوتی ہے وہ خراب ہے شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ افسنتین شیح کی ایک قسم ہے اسی لیے بعض

اطبا اسے شیخ رومی کہتے ہیں اور بعض کشوثا ے رومی بولتے ہیں اور بعض کوہی برنجاسف جانتے ہیں
سب سے بہتر رومی طرسوسی سفید رنگ ہے بعد اسکے سوسی جسپر غبار سا روان ہو اور جب اسکی شاخ کو
توڑ کر ہتیلی پر ملیں تو اہلوے کی سی بو آئے اور مزہ چرپرا کڑوا ہو اور زبان کو سکوڑے بعض کے نزدیک
رومی سرخ رنگ عمدہ ہے جس میں خوشبو آئے مزہ کڑوا ہو اور اوپر غبار سا ہو اور گرہیں ہوں جزیرہ
نبطس سے جو افسنتین لائی جاتی ہے اسکو چابا جائے تو اور قسموں سے زیادہ زبان کو سکوڑتی ہے
پھول اور پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں **طبیعت** شیخ نے پہلے درجے میں گرم اور تیسرے میں خشک
لکھا ہے بعض نے دوسرے درجے میں خشک کہا ہے بعض نے دوسرے درجے کے اول میں گرم اور
اسی درجے کے آخر میں خشک بتایا ہے اور اسی قول کو صحیح مانا گیا ہے۔ مگر اسکے بیج اور پھول پتوں اور
شاخوں سے زیادہ گرم اور قوی ہیں۔

خواص و فوائد مسام کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ جلد کو نرم کرتی ہے خون حیض کو جاری
کرتی ہے مادہ سوداوی و صفراوی کو بدن سے نکالتی ہے۔ بھوک پیدا کرتی ہے رگوں۔ سینے اور
پھیپھڑے سے مواد دفع کرتی ہے اسکا جوشاندہ غلطی بخاروں اور مرکب بخاروں کو مفید ہے اُس تپ کو
جو اخلاط میں عفونت آجانے سے پیدا ہوا ہو اور پرانی بدگی ہو دور کرتی ہے۔ پسینہ خوب لاتی ہے
امراض بلغمی مثل فالج و استرخا و لقوہ و تشنج و درد سر و رعشہ و مرگی و سکتہ و کابوس و سبات و دوار و سدر و
کزاز و مالیخولیا کو مفید ہے آنکھ اور کان اور مسوڑوں اور معدہ اور پتہ اور تلی اور رحم کے امراض کو
دور کرتی ہے۔ بواسیر اور پٹھوں کے درد اور داء الثعلب اور داء الحیہ کے واسطے استعمال کرتے ہیں اور
نفع ہوتا ہے۔ زہر مشروب اور جانوروں کے زہر کو دفع کرتی ہے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو مار کر
نکالدیتی ہے۔ نبطی کے سوا سب قسمیں معدہ گرم کو اور تقویۂ فم معدہ و تلطیف کرتی ہیں تحقیق یہ ہے کہ
افسنتین کے اجزا سوائے عصارے کے معدے کو قوت دیتے ہیں اور خاصکر بھوک بڑھانے میں تو عجیب
الفعل ہیں اگر رطوبت و برودت کے غلبے سے جاتی رہی ہو انکو پانی میں جوش کرکے صاف کرکے
سات آٹھ تولہ روز پئے تو دس دن میں پورا فائدہ ہو جائیگا۔ افسنتین بوجہ تلخی و حرافت کے جلاء تفتیح و
لطافت و خشکی پیدا کرتی ہے اور قابض ہے قبض اسکا تلخی سے بڑھا ہوا ہے اور نبطی میں قبض بہت ہی
قوی ہے اور حرارت کمتر ہے اسلیئے دست نہیں لاتی البتہ صفراوی اخلاط کے اسہال کا افسنتین سے
ضرور فائدہ ہوتا ہے تخم کے دست لانے کا اس سے فائدہ بالکل مقصود نہیں خواہ وہ معدے میں ہو یا
آنتوں میں اخلاط میں نضج آنے سے پیشتر اسکا استعمال اچھا نہیں اس میں دست لانے اور بند کرنیکی
دونوں قوتیں ہیں اسلیئے نضج مواد کے پہلے استعمال نکرنا چاہیئے پس جب نضج کے پہلے استعمال کرینگے
تو مادہ تحلیل ہونے میں وقت واقع ہوگی قوت مسہلہ چاہیگی کہ مادہ نکلے اور قوت قابضہ روکے گی اسلیئے دونوں
قوتوں میں کشمکش ہوگی اور طبیعت کو اس سے تعب ہو کر اذیت حاصل ہوگی اور جب نضج مادہ کے بعد افسنتین
کو استعمال کرینگے تو دونوں قوتوں میں نزاع نہوگا بلکہ وہ متفق ہو کر مادے کو خارج کردینگی قوت مسہلہ کا خارج کرتا تو

ظاہر ہے اور قوت قابضہ قوت دافعہ کو مدد دیتی ہے اس طرح کہ جوہر اعضا اور ذات اعضا کو مضبوط کرتی ہے
اور اس سے قوت مسہلہ کو اس کے کام میں مدد ملتی ہے اسکے خواص میں سے ہے کہ کپڑے میں رکھدینے
سے کیڑا نہیں لگتا ہے اگر سیاہی میں ڈالدیں تو سیاہی نہ بگڑے اور اس سیاہی سے لکھے ہوئے کاغذ کو کیڑا
نہ لگے بچھو کے زہر کو دفع کرنے میں عجیب وغریب ہے اسکے جوشاندے سے کوئی کپڑا تر کرکے بچھا دیں تو
جسقدر پسو وہاں جمع ہوں مرجائیں۔ افسنتین سے معدے کا صفرا اور زرد رطوبت سودا سے پہلے نکلتی ہے
بعد اسکے سودا خارج ہوتا ہے اگر افتیمون بھی شریک کردیں تو سودا خوب نکلے گر بلغم کے تنقیے کے لئے مفید نہیں
جب افسنتین کا جرم بطور سفوف کے استعمال کریں تو قبض توڑنے کے لیے روغن بادام سے چکنا کرلیں
اگر افسنتین کا جوشاندہ شراب پینے سے قبل پی لیا جائے تو خمار اور درد سر خماری سے امن رہے اگر دماغ
کے پچھلے حصے میں کوئی ورم پیدا ہو کر درد سر ہو جائے تو اسکو شیح ارمنی کے ساتھ جوش دیکر صاف کرکے اور
تھوڑا سا ایارج فیقرا اس میں حل کرکے سعوط کرانا چاہیئے اس کے سعوط سے ریاح دماغی بھی تحلیل ہوتی
ہیں لقوہ اور فالج اور استرخا اور غشیہ اور صرع اور سکتہ اور کابوس کو بھی یہ سعوط نفع پہونچاتا ہے لقوے
کے مریض کو اسکا غرغرہ مفید ہے اگر کوئی شخص کے گرم دواؤں کے پینے سے معدے میں گرم اخلاط جمع
ہوگئے ہوں تو وہ افسنتین کا جوشاندہ سرکے کے ساتھ پیوے وہ اخلاط نکل کر بالعرض سردی پیدا
ہوجائیگی افسنتین کو پیکر پوٹلی باندھ کر گرم پانی میں بھگو بھگو کر آنکھ کو سینکیں تو میرا ناطرفہ زائل ہوجائے
کیونکہ یہ اس کا خون اپنے میں جذب کرلیتی ہے بد نیز اگر کہیں خون جم جائے تو اسکو شہد میں ملا کر لگانا چاہیئے
اسکے لگانے سے آنکھ کے جالے اور رمد کو نفع ہوتا ہے [illegible] پانی یا شراب یا کسی روغن میں پکا کر
کان کو دھواں پہونچائیں تو درد اور بناگوش کا ورم جاتا رہے کان میں [illegible] پیپ یا رطوبت بہتی ہو یا کیڑے
یا ریاح کی وجہ سے درد ہو تو اسکو استعمال کرنا چاہیئے اس سے کیڑے مرجاتے ہیں ریاح اور پیپ [illegible] تحلیل
ہوجاتے ہیں روغن بادام تلخ میں افسنتین کو اسقدر جوش دیں کہ سب قوت روغن میں آجائے پھر اسمیں
تھوڑا سا بکری کا پتہ ملا دیں اور ایسے کان میں جس میں ریاح ہوں یا زخم ہو اسکے قطرے ٹپکائیں فوراً
صحت شروع ہو جائے بلکہ یہ چیز بہرے پن کو بھی نافع ہے افسنتین کا فتیلہ شہد میں آلودہ کرکے کان میں
رکھنے سے رطوبت کا بہنا موقوف ہو جاتا ہے سینے اور پھیپھڑے اور انکی رگوں میں اخلاط صفراوی
بھر جائیں تو افسنتین کو پلانا چاہیئے سرکے میں پکا کر پھیپھڑے کے مقام پر لگانے سے ورم کو مٹاتی ہے
دودھ کو بڑھاتی ہے دل کو قوت دیتی ہے خاصکر نبطی قسم کو جو اپنی خوشبو کے مقوی قلب ہے اس لیئے
خفقان کو بھی زائل کرتی ہے بابونہ کے ساتھ اس کو جوش کرکے پینے سے معدے کا درد دفع ہوتا ہے
ورم تحلیل ہوتا ہے شکم کا نفخ جاتا رہتا ہے اسکا لیپ بھی ان باتوں کے لیئے نافع ہے مگر اور جو تربوزوں اور
جگر میں ورم اور ریاح کر نفخ ہو تو اسکو قیروطی اور روغن حنا کے ساتھ لگانا مفید ہے اور معدے پر گلسرخ
یا روغن گل کے ساتھ کام میں لائیں اسکو پیکر شہد میں ملا کر عورت کی شرمگاہ میں رکھنے سے کھلکر خون حیض جاری
ہوجاتا ہے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر تشنج ہو یا کسی دوسرے عضو پر ورم ہو تو اس کا ضماد کرنا چاہیئے

استسقا اور درد مفاصل اور ابتداے سوء القنیہ مین بھی اسکا لیپ فائدہ کرتا ہے مقعدے کے سرد امراض کو دفع
کرتا ہے مگر ان امور کے لئے غافث اس سے قوی ہے اور شکاعی افسنتین کے قریب قریب عمل کرتی ہے
لیکن اس سے ضعیف ہے اسکے پینے سے بھی ہاتھ پاؤن اور چہرے کا تہیج جاتا رہتا ہے اسکا شربت
احشا کو بہت نافع ہے طویل بخارون مین افسنتین سے بہت فائدہ منصور ہے اسکے جوشاندے کے پینے سے یرقان
مٹ جاتا ہے۔ اسکو استسقا اور ورم طحال کیلئے شہد اور افتیمون اور انجیر اور نطرون اور سرکہ اور سوسن اور
اکلیل الملک اور روغن زیتون وغیرہ کے ساتھ کام مین لاتے ہین۔ گیلانی نے لکھا ہے کہ اسکا لیپ باطنی اورام
کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے اور پینا ظاہری اورام کے ساتھ مخصوص ہے لیپ ظاہری اورام کو زیادہ فائدہ نہین پہونچاتا
اور پینا باطنی اورام کو بہت نفع نہین دیتا اسکو بکثرت مرہم پھانکنا معدہ جگر اور آنتون وغیرہ اندرونی اعضا کے ورام کے خلاف
ہے اور یہ جانا کہ اسکا جوشاندہ یا خیساندہ اندرونی اعضا کے اورام کے لئے تھوڑی مقدار مین
ہوتی ہین اور جو اعضا ایسے ہین کہ دواؤن کے داخل ہونے کی جگہ سے دور ہین جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ
ان مین ورم ہو تو اسکا مرہم کھانا نفع بخشتا ہے شقاق مقعد اور درد مقعد اور بواسیر اور ورم رحم
مین اسکو استعمال کرنے سے کامل منصور ہے اسکو جوش کرکے چانولون یا سور یا شہد کے ساتھ پینے
سے پیٹ کے کیڑے مرکر دستون مین نکل جاتے ہین موم کے ساتھ مقعد مین اسکو رکھنے سے بھی کیڑے
مرجاتے ہین اسکا شربت بناکر پینے سے کوفون کا نفع اور کھجاوٹ دفع ہوتی ہے معدے مین قوت
آتی ہے بواسیر کو صحت ہوتی ہے رگون سے اخلاط ردی وعائی پیشاب مین نکل جاتے ہین مگر جب
معدے یا سینے یا پھیپھڑے مین بلغم جمع ہو تو اس سے نفع حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ اسکی تلخی پر قبض غالب
ہے شرح گیلانی مین یہی مذکور ہے نزلات کو افسنتین بہت نافع ہے اسکے استعمال سے سانس کی
تنگی اور بے ترتیبی جاتی رہتی ہے اگر مفاصل مین گرمی سے درد ہو تو اسکے جوشاندے مین سرکہ ملاکر لگانے
سے نفع ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ اور نمش اور کلف اور خال کو اسکا لیپ زائل کرتا ہے رخسار پر اسکے
ملنے سے رنگ نکھر جاتا ہے کھمبی کے کھانے سے خناق نکل آے تو اسکو سرکے کے ساتھ استعمال کرین۔
ڈاکٹر افسنتین کو مقوی اور ملین کہتے ہین **مضر** دماغ کو خشک کرتی ہے درد سر پیدا کرتی ہے گرم معدہ کو مضر
ہے قسم معدہ کو ضعیف کرتی ہے مگر نبطی قسم معدہ کو ضعیف نہین کرتی **مصلح** سرد مزاج والون کے لئے
انیسون و مصطکی اور حماما اور روگل اور گرم مزاج والون کے لئے نیلوفر اور شربت انار اور ببول کا گوند اور
کتیرا اور گلاب اور سکنجبین **بدل** جعدہ اور ڈیوڑھا کشوث اور کشوث کا بدل افسنتین ہے جگر کے لئے
عصارہ غافث یا قیصوم اور دستون مین غافث یا شیح ارمنی امراض معدہ اور تقویت معدہ کے لئے ہموزن
اسارون یا نصف وزن پوست ہلیلہ زرد شکاعی بھی اکثر افعال مین اسکے قریب ہے مگر اس سے
ضعیف ہے **مقدار خوراک** بطور سفوف کے تنہا ساڑھے چار ماشہ سے سات ماشہ تک بلکہ قوی مزاجون
مین نو ماشہ تک بھی جائز ہے جوشاندے اور خیساندے مین ساڑھے چار ماشہ بلکہ سات ماشہ سے نو ماشہ
تک بعض کے نزدیک ساڑھے سترہ ماشہ سے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ تک

افسنتین کا عصارہ ٭

تازہ افسنتین کو کچل کر اسکا پانی نچوڑ کر دھوپ میں خشک کر لیتے ہیں یہ افسنتین کے پتے ڈالی۔ پھول اور بیج سے زیادہ گرم اور قوی ہے اسکو پانی میں حل کرکے گلے میں ٹپکانے سے سلعے کو نفع پہونچتا ہے صفرا و بلغم کی وجہ سے سر میں چکر آتے ہوں تو اسکو جوش دیکر ایلوے کے ساتھ پینا چاہئے اسکو بھگو کر صاف کر کے پینے سے سبات کا عارضہ جاتا رہتا ہے افتیمون کے ساتھ اذنشاگر پلانے سے مالیخولیا کو آرام ہوتا ہے اگر مالیخولیا کا مادہ صفراویت کی طرف مائل ہو تو چودہ رتی یہ عصارہ پانی میں گھول کر مریض کو پلادیں مالیخولیائے مراقی کو بھی نافع ہے پٹھوں کے ضعف کے لیئے نادر دوا ہے پلکیں موٹی ہوجائیں تو انکو بھی بہت فائدہ دیتا ہے خشکی افسنتین جہاں جہاں مفید ہے یہ بھی وہاں فائدہ پہونچاتا ہے اور اُن امراض میں زیادہ موثر ہے شیخ اور خجندی وغیرہ نے لکہا ہے کہ افسنتین کے تمام اجزا معدے کے لیئے نہایت موافق ہیں اور اسکو قوت دیتے ہیں اور عصارہ معدے کو کمزور کرتا ہے اس وجہ سے کہ جو قبض افسنتین کے اجزا میں پایا جاتا ہے عصارے میں نہیں رہتا گیلانی لکہتا ہے کہ چونکہ عصارے میں جزو ارضی کم ہے اسلیئے پتوں سے زیادہ مفتح و ملطف ہے اور پتوں میں چونکہ جزو ارضی بڑھا ہوا ہے اسلیئے وہ عصارے سے زیادہ قابض ہیں کیونکہ جزو کثیف ارضی کی شان سے قبض ہے اور جوہر لطیف [illegible] ناری کی شان سے تفتیح اور تلطیف ہے اس لیئے فم معدہ کو مضرت پہونچاتا ہے اسی وجہ سے ابتدا میں سے [illegible] پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اپنی حدت کی وجہ سے فم معدہ میں سوزش پیدا کر دیتا ہے اور اپنی رطوبت کی وجہ سے ڈھیلا کر دیتا ہے اور نہ اس میں فم معدہ کو قوت پہونچانے کی صلاحیت ہے اسلیئے کہ وہ جوہر ارضی سے [illegible] ہے اور وہ عصارے میں بہت کم ہے شیخ کے نزدیک افسنتین کا عصارہ فراسیون کے عصارے کے [illegible] پتوں سے قوی ہے یہ عصارہ ہر قسم کی پرانی تپ کو کھوتا ہے اسکو پینے سے معدے سے اخلاط صفراوی [illegible] جاتے ہیں بھوک بڑھ جاتی ہے ابتدائے سوء القنیہ اور استسقا میں اس سے نفع ہوتا ہے یرقان کو دفع کرتا ہے۔ فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہے رخساروں کا رنگ درست کرتا ہے اسکے کھلانے اور لگانے سے چہرے کا تشنج اور تلی کا ورم اور داء الثعلب اور داء الحیہ جاتے رہتے ہیں **مضر** کرب اور درد سر پیدا کرتا ہے پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** سرد مزاج والوں میں افیون اور ریوند چینی اور گرم مزاج والوں میں انار کے دانوں کا پانی **بدل** ہم چند غافث اور افسنتین اور شکاعی مگر یہ ضعیف ہے **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ تک ٭

افیوکوس دیوناتی،

بفتح اول وسکون فا و ضم یائے تحتانی وسکون واو وسین مہملہ

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے کہ بہت بلند نہیں ہوتی اسکی ساق پر سفید روان ہوتا ہے اور اسکی ساق پتلی ہوتی ہے اور قصاد میں دو رتین ہوتی ہیں اذخری شاخوں کی طرح پتے سداب کے

پتوں کی طرح اور بہت ہرے ہوتے ہیں پھل چھوٹے سے کھیرے کی طرح صنوبری شکل ہوتا ہے رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے پھول زرد اور انسان کی آنکھ کے ڈھیلے کے مشابہ ہوتا ہے جڑ ناشپاتی کے برابر اور مولی کی وضع پر اسی لئے اس کو جنگلی مولی کہتے ہیں یہ جڑ گول اور طولانی ہوتی ہے اور اس میں رطوبت بھری ہوتی ہے جب یہ خشک ہو جاتی ہے تو پوست سیاہ پڑ جاتا ہے لیکن اندر سے سفید ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور جالینوس کے نزدیک سرد دوسرے درجے میں اور خشک پہلے میں ہے اسکے پھل کو گرم پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں جانتے ہیں عبداللطیف بغدادی اور دوسرے ماہرین گرم و تیز مانتے ہیں **خواص و فوائد** نہایت سخت قے لاتی ہے دست آور بھی ہے اسکی جڑ کا اوپر کا حصہ نہایت زور سے قے لاتا ہے اور نیچے کا حصہ نہایت قوت سے دست لاتا ہے اور تمام حصہ قے بھی لاتا ہے اور صفرا و بلغم کا مسہل بھی ہے اگر بچوں کے اسکے پتے پر رکھیں تو احتلام دیر سے ہو اور مدت کے بعد بال نکلیں اس کا پھل یرقان کو مفید ہے اس کے رس سے قے اور دست آتے ہیں اسکے رس کا پھل اورام سخت کو تحلیل کرتا ہے آنکھوں میں لگائیں تو جالا اور پھلی کٹ جائیں اس کی جڑ کا عصارہ اس طرح حاصل کرتے ہیں کہ تازہ کو چھیلکر نچوڑتے ہیں اور اسکو پیالے میں ڈالکر اوپر سے پانی ڈالتے ہیں اور ہلا کر رکھدیتے ہیں پس جو کچھ اوپر تیر آتا ہے وہ عصارہ ہے جسے دمعہ اور دمعۃ الاصل کہتے ہیں اسکو کسی پرندے کے پر سے اٹھا کر جمع کر لیتے ہیں اسمیں سے پونے تیرہ جو کی مقدار میں کھانے سے قے اور دست خوب آتے ہیں **مقدار خوراک** [مقدار خورفع؟] پودے کے اجزا پونے تیرہ جو تک اور دمعہ یعنی رطوبت سوا الیس [؟] جو تک ۔

افیمیدن (یونانی)

بفتح الف و کسر فا و سکون یائے تحتانی و کسر میم و سکون یائے تحتانی دوم و ضم دال مہملہ و سکون واو و نون ۔

صفات و فوائد ایک بوٹی ہے جسکی ایک شاخ باریک سی ہوتی ہے اور پتے سوسن کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور دس بارہ سے زیادہ نہیں ہوتے اس میں نہ پھول آتے ہیں نہ پھل آتے ہیں جڑیں باریک اور سیاہ ہوتی ہیں بو تیز ہوتی ہے مزہ پھیکا جس زمین میں پانی زیادہ ہوتا ہے وہاں پیدا ہوتی ہے ۔ اسمیں سردی و تری پیدا کرنے کی قوت ہے اگر اسکے پتوں کو پیسکر روغن زیتون میں ملا کر عورت کی پستان پر لیپ کریں تو بڑھنے سے رک جائیں اگر اسکے ساڑھے دس ماشہ پتے یا جڑ پیسکر شراب کے ساتھ عورت یا مرد کھائے تو بانجھ ہو جائے ۔

افنیقون (یونانی)

بفتح الف و سکون فا و کسر نون و سکون یائے تحتانی و ضم قاف و سکون واو و نون

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جو گیہوں کے کھیتوں اور زراعت کی زمینوں میں اگتی ہے شاخیں چھوٹی اور پتے سداب کے سے ہوتے ہیں اگرچہ افیقطس کی طرح ہوتی ہے مگر اسمیں ترنج کی سی خوشبو نہیں آتی قوت اسکی افیون کی طرح ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے ۔

خواص و فوائد نہایت سردی پیدا کرتی ہے اور عضو کو سُن کر دیتی ہے اور درد کو تسکین دیتی ہے اسلئے دانے کے پھیرنے کیواسطے عضو پر اسکا لیپ کرتے ہیں اسکے پتے گرم اورام پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے اسی طرح درد کے مقاموں پر ضماد کرتے ہیں کھلانا اس کا جائز نہیں ہے۔

افیقطیس (یونانی)

+ بفتح الف و کسر فا و سکون یائے تحتانی و فتح قاف و ضم طائے حطی و سکون سین مہملہ +

صفات و ماہیت ایک گھاس ہے ربیع کے موسم میں جمتی ہے ایک ہاتھ سے چھوٹی ہوتی ہے ساق بہت پتلی ہوتی ہے پتا چھوٹا اور چوڑا اور ذرا لمبا اور رنگ سداب کیطرح ہوتا ہے جسپر سفید روان کاسنی کے پتوں کی طرح ہوتا ہے [illegible] درمیان سے تین یا چار شاخیں باریک اور لمبی ایک انگلی کے برابر اوپر کی جانب اٹھتی ہیں پھول کی وضع بنفشے کے پھول کی سی ہوتی ہے رنگ اکثر خاکی یا سیاہ ہوتا ہے سفید و سُرخ بھی ہوتا ہے مگر بہت کم اسکے بیجوں کی [illegible] موٹی کی سینگریوں کی طرح ہوتی ہیں پتے اور شاخوں سے ترنج کی خوشبو آتی ہے چکنی اور خوشبودار اور بے ریشہ اور [illegible] ہوتا ہے۔ تر زمینوں میں اور پانی کے قریب اور ندی کے کنارے پر اور کیھون اور رحبا اور صور اور موزنگ اور رارود [illegible] میں پیدا ہوتی ہے دریائے شام کے کناروں پر اور اسکندریہ اور مصر اور انکے علاقوں میں بہت پیدا ہوتی ہے صعید [illegible] میں اسکو شلم کہتے ہیں بیج اسکے تخم شلغم کی طرح ہوتے ہیں مگر اُس سے ذرا بڑے بعض لوگ ان بیجوں میں شلغم کے بیج ملا [illegible] ہیں فرق اس طرح ہے کہ اسکے بیج بڑے ہوتے ہیں بہتر وہ بیج ہیں جو پکے اور بھاری ہوتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے بعض تیسرے درجے تک گرم و خشک کہتے ہیں۔

خواص و فوائد اس میں حدت ہے اسلئے مسوں پر لگاتے ہیں اگر روزانہ دو ماشہ تین دن تک کھائیں تو پیٹ کا پھولنا بند ہو جاتا ہے یہ دوا تمام اعضا کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے اس کے تمام اجزا جگر اور طحال کا سدہ کھولتے ہیں اور اعضا کے ورم کو تحلیل کرتے ہیں تلی کا ورم مٹاتے ہیں بالوں کا دور رفع کرتے ہیں انکے کھانے اور لگانے سے تمام قاتل زہروں کو نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کا عصارہ تمام افعال مذکورہ میں نہایت قوی ہے چاہئے کہ فصل بہار میں اس کی جڑ کا عصارہ لیں کیونکہ غیر زمان ربیع میں اس میں رطوبت نہیں رہتی کہتے ہیں کہ اسکے پینے کا بہتر موسم گرمی میں تو صبح کا وقت ہے اور جاڑوں میں دوپہر کا وقت ربیع اور خریف میں کچھ دن چڑھے پینا چاہئے اس کے بیجوں کے تیل کو زیت البلحم کہتے ہیں یہ تیل بدن کے نشان اور داغ دور کرنے میں بے حد مفید ہے **مقدار خوراک** اجزائے درخت نو ماشہ تک اور بیج سوا دو ماشہ تک۔

افیم

+ افیون و لبن الخشخاش (ع) اوپیم (انگلش) +

صفات وشناخت افیم خشخاش کے پودے کے کچے پھل کا منجمد رس ہے۔ نکالنے کی صورت یہ ہو
جب گل خشخاش کی پنکھڑیاں گر جائیں اور صرف خام کوزہ رہجائے جسکو بوڈی اور ڈوڈہ کہتے ہیں اور پوست
کے نام سے مشہور ہے اُس میں شام کے وقت چار دن طرف شگاف طول میں کرتے ہیں لیکن شگاف
بالکل خانے کے اندر تک نہ جانے پائے ان شگافون سے دودھ کے مانند رطوبت خارج ہو کر پوست پر جم
جاتی ہے جسکو علی الصباح جمع کرکے ہوا دار جگہ میں خشک کر لیتے ہیں اسکا رنگ گندمی قدرے سیاہ ملائم
بو ناس طرح کی ذائقہ بھی متلانے والا تلخ ہوتا ہے شراب اور پانی میں حل ہوتی ہے اور اُس عرق کا رنگ
سرخ ہوتا ہے اور اس میں نیلے رنگ کا کاغذ ڈبانے سے سرخ معلوم ہوتا ہے اور تیزاب زرد پانی میں ملاکے
اس میں ڈالنے سے سفید رنگ کا مرکب تہ نشین ہوتا ہے۔ انگریزی میں اسکا نام مارفیا اور مارفائن ہے
افیون کئی قسم کی مشہور ہے اول سمرنا کی افیم یعنی ترکستانی افیم اس میں مارفیا یعنی جوہر افیم ایک سو حصہ میں
دس حصہ کے قریب پایا جاتا ہے ہندوستان میں بہت اچھی افیم پیدا ہوتی ہے خصوصاً باغات پٹنہ میں
مالوے میں بھی افیم عمدہ ہوتی ہے۔ طب یونانی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ سب سے بہتر افیم مصری ہے
پھر روم کی پھر فارس کی پھر ہندوستانی مگر ہندوستانی افیون جو شہرت خوبی میں رکھتی ہے وہ مصری افیم سے
کم نہیں عمدہ افیم کی یہ پہچان ہے کہ گوشت بھاری کڑوی تیز بو ہو توڑیں تو اندر سے سرخی مائل نکلے
اسکا جرم چکنا ہو گرم پانی میں جلد حل ہو جائے اور اسکے حل شدہ اجزا فسادی ہوں یہ نہو کہ بعض گاڑھے
ہوں بعض پتلے اور تلے ثفل نہ بیٹھے جب چھانیں تو کچھ باقی نہ رہے جب اس کی ڈلی کو دھوپ میں
رکھیں تو ملائم ہو کر لعوق کی طرح بن جائے اور پھر جلد جم جائے جب آگ میں ڈالیں یا چراغ کی لو پر رکھیں
تو فوراً اجل اُٹھے اور جلنے کے بعد اس سے زیادہ حصہ باقی نہ رہے اسکا دھواں صاف ہو دھندلا نہو جب
اُسکو بجھائیں تو اُس سے تیز اور قوی بو نکلے اور جس میں یہ اوصاف نہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس میں
دوسری چیزوں کی ملاوٹ ہے کبھی اس میں ایلوا بار تنگ یا مسور کا آٹا یا مامیثا یا کاہوے صحرائی کا عصارہ
ملا دیتے ہیں مگر میں نے مالوے اور راجپوتانہ میں دیکھا ہے کہ خشخاش کے خشک پتے پسوا کر ملاتے ہیں
افیون کے تازہ دودھ کو اول تیل میں رکھتے ہیں کچھ عرصے کے بعد نکالکر کام میں لاتے ہیں کیونکہ
بغیر اسکے بہت نقصان پہونچاتی ہے تیل میں پلنے سے زور گھٹ جاتا ہے اور برائی سے نقصان کم
واقع ہوتا ہے یہ تیل بادی کے درد پر ملتے ہیں اور افیم کا تیل کہلاتا ہے جس زمانے میں خشخاش
کی کھیتی نہوتی تھی تو جنگلی خشخاش سیاہ کا دودھ لیکر افیم کی جگہ کام میں لاتے تھے بعض ایسا کرتے تھے
کہ ہرے درخت خشخاش کو کچل کر اسکا عصارہ لیکر دھوپ میں رکھ کر جما لیتے تھے۔ افیم میں فیصدی
دس حصہ مارفیا ہونا چاہیے یعنی سو حصہ خشک افیم کے سفوف میں سے ۵ و ۹ سے کم نہو اور اگر زیادہ
ہو تو ۵ ر ۱۰۔ ایلیسومن ایک خاص قسم کا عطر ہے اسکی ماہیت میں مُسہر افیم کی بو منحصر ہے اور جس کو
ابھی تک جدا نہیں کر سکتے ہیں۔ افیم میں بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں مارفیا۔ نارکوٹین۔ کوڈی
آئن اور نارسی آئن اور میکانک ایسڈ وغیرہ۔ قوت اس کی پچاس برس تک رہتی ہے چاہیئے کہ افیم کو

اس طرح رکھیں کہ گرمی وسردی تری وخشکی اور گرد وغبار سے محفوظ رہے کیونکہ ان سے اُسکی صورت نوعیہ بدل جاتی ہے اور ضعیف وفاسد ہو جاتی ہے فارسی مین اسکو تریاک بھی کہتے ہین حالانکہ دوائے سمی ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ **طبیعت** اطبائے یونانی کے نزدیک سرد وخشک چوتھے درجے مین بعض کے نزدیک سرد چوتھے درجے مین اور خشک تیسرے درجے کے آخر مین بعض کہتے ہین کہ چوتھے درجے کے اول مین سرد اور تیسرے درجے مین خشک ہے بالفعل جو بات اطبا مین مشہور ہے یہ ہے کہ خشخاش سیاہ جنگلی سے بنائی ہوئی سرد وخشک چوتھے درجے مین اور خشخاش سیاہ بستانی سے بنائی ہوئی تیسرے درجے کے آخر مین سرد وخشک ہے اور خشخاش سفید بستانی سے بنائی ہوئی تیسرے درجے کے اول مین سرد وخشک ہے اور گل لالہ کے کوزے یعنی بونڈے سے بنائی ہوئی اکثر کے نزدیک گرم ہے اور بعض کے نزدیک سرد بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ افیم باوجود سرد ہونے کے مرکب القوائے ہے یعنی اُس مین دو جزو ہین ایک جز گرم لطیف ہوائی ہے دوسرا جز کثیف ارضی پچھلا جز غالب ہے اسکے مزے مین تلخی اور بو مین تیزی آگ سے جلد جل اٹھنا بدن مین پہنچکر گرمی پیدا کر دینا یہ سب باتین جزو گرم کی وجہ سے ہین مگر یہ جز بہت کم اور لطیف ہے اسلیئے جلد زائل ہو جاتا ہے اور جزو سرد چونکہ زیادہ ہے اسلیئے بہت باقی رہتا ہے بعض کہتے ہین کہ افیم کے کھانے سے مزاج مین ضرور گرمی پیدا ہوتی ہے اسلیئے ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ افیم کی طبیعت گرم ہے اکثر متقدمین اور بعض متاخرین کا یہی مختار ہے۔ اور اکثر متاخرین محققین کہتے ہین کہ اسکے کھانے اور لگانے سے حرارت کا پیدا ہونا طبعی گرمی کے سبب سے نہین بلکہ اسکا سبب یہ ہے کہ افیم سُن کر دیتی ہے اس سے مسامات بند ہو جاتے ہین جو بخارات مسامات کے ذریعے سے نکلنا چاہیئے وہ بند ہو کر مزاج مین گرمی آ جاتی ہے اور اوپر سے بدن گرم پڑ جاتا ہے بھوک نہ (?) ہو جاتی ہے پھر رفتہ رفتہ یہ سب باتین زائل ہو جاتی ہین بدن کمزور اور لاغر رنگ زرد اور بے رونق ہو جاتا ہے کیونکہ حرارت غریزی اور قوے وارواح کو افیم کی طبعی سردی دبا دیتی ہے پس افیم سے جو کچھ گرمی کے آثار پیدا ہوتے ہین وہ بالعرض پیدا ہوتے ہین اور حقیقت مین سرد ہے۔ جنکا مذہب یہ ہے کہ افیم بالطبع سرد ہے وہ اپنے قول پر یہ دو دلیلین پیش کرتے ہین (۱) جنکو افیم کھانے کی عادت ہو جاتی ہے اُنکا بدن جلد کُملا اور کمزور ہو جاتا ہے گو وہ جوان ہی کیون نہون اور یہ علامت اس بات کی ہے کہ اُسکے کھانے سے سردی غالب ہو کر حرارت کم ہو جاتی ہے (۲) درد دن کو بطور تخدیر کے ساکن کر دیتی ہے اور یہ کام قوی سردی کا ہے۔ اور یہی مذہب حق ہے جن مرکب دواؤن مین افیون داخل ہو انھین چھ ماہ رکھ کر پھر استعمال مین لائین۔

ویدا افیم کو گرم وخشک بتاتے ہین انکے نزدیک افیم کی چار قسمین ہین **اول** سفید اسکو چھارن کہتے ہین **دوسری** سیاہ اسکو مارن کہتے ہین **تیسری** زرد اسکو دھارن کہتے ہین **چوتھی** مختلف رنگ یعنی کبری اسے سارن کہتے ہین۔ سیاہ بہت خراب ہے بلکہ زہر ہے۔

خواص وفوائد ورم کو تحلیل کرتی ہے۔ بے حس وحرکت کرنے والی ہے۔ قبض پیدا کرتی ہے

اور یہ مرکبہ اور معاجین کی قوت کی محافظ ہے۔ اخلاط میں تعفن اور فساد نہیں آنے دیتی۔ سدہ پیدا کرتی ہے۔ کل دردون کو تسکین دیتی ہے اور نیند لاتی ہے پیچش کو دور کرتی ہے آنتون کے زخم کو مفید ہے قرشی نے لکھا ہے کہ اگر تھوڑی افیم آنجو میں حل کر کے کھلائیں تو فتور عقل اور ماناپا اور دار الکلب ایک دن میں جاتا رہے۔ افیم کھانے والون کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ ابتدا میں کسی قدر اس سے آسایش حاصل کرتے ہیں مگر عادت پڑ جانے کے بعد ان کو اسی قدر زیادہ نیند لاتی ہے اور سن کرتی ہے کہ ذہن۔ فکر۔ اور عقل برباد ہو جاتے ہیں اس کے لیپ سے زخم خشک ہو جاتے ہیں لکھتے ہیں کہ وہ گرم ورمون کو اپنی خاصیت اور کیفیت کی وجہ سے مٹاتی ہے اور نیم برشت انڈے کی زردی اور زعفران کے ساتھ حمرہ اور پھوڑون کو مفید ہے اور لڑکی کی ماں کے دودھ اور زعفران کے ساتھ گرمی کے نقرس کو دفع کرتی ہے اگر اس کو دواؤن میں ملا کر جوڑون اور نقرس کے لئے کام میں لائیں تو التہاب اور ضربان کو مٹاتے موم اور روغن کے ساتھ خشک خارش کو دفع کرتی ہے سر اور پھوڑون اور آنکھ اور کان کے امراض اور نزلات اور عطاس اور ربو اور ضیق النفس کو جن کا سبب حرارت ہو نفع پہنچاتی ہے پرانی تپون کو دفع کرتی ہے [illegible] اگر درد سر ہو تو اس کو پیشانی پر لیپ کرنا چاہئے جسم اور ذہن کو خراب کرتی ہے کیونکہ روح کا مزاج فاسد کرتی ہے مگر جس شخص کا مزاج نہایت گرم ہو یہان تک کہ کثرت حرارت سے روح دماغی کے افعال مشوش اور پریشان ہون تو اس کو تھوڑی سی افیم یا ایسی چیز جس میں افیم ہو نفع پہنچاتی ہے یہانتک کہ ایسے شخص کے سر پر لگانا بھی فائدہ سے خالی نہیں اس کو سونگھنے سے بھی نیند آتی ہے اگر تھوڑی سی کھالیجائے تو اعتدال کے ساتھ نیند آئے اگر اس پر تھوڑی اور زیادہ کر دی جائے تو بہت گہری نیند آئے اور اگر اس پر بھی کچھ اور زیادہ کر دی جائے تو ایسی نیند آئے کہ سونے والا مشکل سے بیدار ہو سکے اور اگر اس پر بھی کچھ اور زیادہ کی جائے تو ایسی نیند آئے کہ سونے والا مسکوت کی طرح ہو جائے اور اگر کچھ اس پر بھی بڑھا دی جائے تو مر جائے کبھی اس کو روغن گل میں حل کر کے اور زعفران ملا کے ناک کے نتھنے کے اندر لگاتے ہیں اور نیند آجاتی ہے سخت درد سر جاتا رہتا ہے اس کے سنگھانے سے بھی صاحب سرسام کو نفع ہو جاتا ہے اگر قرانیطس کے مریض کو سات رتی اور بتدریج سوا نو رتی کی مقدار میں آنجو کے ساتھ دیں تو نفع دے نیند آجائے سرسام صفراوی کے مریض کو اس سے نیند آجاتی ہے اگرچہ پیشانی یا ناک پر لگایا جائے مگر اس کا استعمال ایسی حالت میں کریں کہ قوت قوی ہو ورنہ استعمال نہ کریں تھوڑی سی زعفران کے ساتھ حل کر کے لخلخہ کرنے سے نیند لاتی ہے سوا چار جو کی مقدار تک ایسے شخص کو کھلانے سے جس کی نیند جاتی رہی ہو اس کو نیند آجاتی ہے تھوڑی سی افیم کے کھلانے یا سر پر لگانے سے مجنون کے خراب خیالات کی اصلاح ہوتی ہے نزلے اور زکام کے ابتدا میں تھوڑی سی زعفران

یا سونٹھ کے ساتھ کھلانا نفع بخشتا ہے زعفران یا ہلدی کے ساتھ اس کو آنکھ کے آس پاس لگانے
سے گرمی سے آنکھ کے آنے کو نفع ہوتا ہے اور انتہا مین آنکھ کے رضون کو اس لیپ سے
ضرور فائدہ پہونچتا ہے تھوڑی سی زعفران اور عورت کے دودھ کے ساتھ پیسکر لگانے سے آنکھ
کا رمد اور درد جو گرمی کے سبب سے ہو مٹتا ہے مگر اس کو آنکھ مین نہ پہونچانا چاہئے کیونکہ تخدیر کی وجہ
سے بینائی کو کمزور کرتی ہے بعض نے کہا ہے کہ بینائی کو تیز کرتی ہے بعض کہتے ہین کہ سوائے مصری
افیم کے اور کوئی آنکھ کے مناسب نہین شادنج مغسول کے ساتھ آنکھ مین لگانے سے آنکھ دکھنے
اور اس کی سرخی اور پھنسیون کو نفع ہوتا ہے کہتے ہین کہ متقدمین اس کو آنکھ دکھنے کے موقع
پر استعمال نہین کرتے تھے کیونکہ بینائی کو نقصان پہونچاتی ہے اسلئے کہ روح کو غلیظ کرتی ہے
مگر بان ورم کی وجہ سے روح مین تحلل ہوکر رقیق ہوجائے تو افیم کو آنکھ مین لگانا چاہیے کیونکہ یہ تحلل
سے حفاظت کرتی ہے افیم کو جندبیدستر یا مُر اور زعفران کے ساتھ روغن گل یا روغن بادام تلخ یا لڑکی کی ماں کے
دودھ مین حلکر کے کان مین ٹپکائین تو درد اور ... آرام ہوجائے اسکو جلا کر راکھ کر کے جندبیدستر مین ملا کر کان مین ڈالنے
سے درد اور زخم مٹتے ہین سفیدا جوان خراسانی کے ساتھ روغن بنفشہ مین پیس کر کان مین ٹپکانے سے وہ درد
جس کا سبب حرارت ہو جاتا رہتا ہے اگر کان مین پھنسی ہو اور اس کا درد بے چین کرے تو
اس کو دودھ مین پیس کر ٹپکائین مگر افیم کا کان مین ٹپکانا اس وقت چاہئے کہ بے حد درد ہو جس سے
تشنج یا عقل مین فتور پیدا ہونے یا غش آجانے کا خوف ہو پھر بھی ہمیشہ اس کا ٹپکانا جائز نہین
اسلئے کہ اس کے ٹپکائے جانے سے آدمی اونچا سننے لگتا ہے اگر ایسی حالت کو نوبت نہ پہونچی
ہو تو افیم کان مین نہ ڈالین دانت مین درد ہو تو جندبیدستر یا عاقرقرحا وغیرہ کے ساتھ اس کو
دانت پر رکھین فوراً درد جاتا رہے گا اس کے کھانے سے کھانسی رک جاتی ہے اگر گرمی ورطوبت
کی وجہ سے معدہ ڈھیلا پڑجائے تو اس کے استعمال سے مضبوط ہوجاتا ہے ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے
مگر اس کام کے لئے جندبیدستر کے ساتھ کھانا چاہئے بغیر اس کے تنہا کھانے سے قوت ہاضمہ
زائل یا خراب ہوجاتی ہے تیز مادے کی وجہ سے ہچکیان آتی ہون تو اس کے استعمال سے
جاتی رہتی ہین آنتون مین زخم ہوجائے یا صفراوی دست آتے ہون تو اس کو سفوفات مین
ملا کر پھنکانا چاہئے ہم وزن مر اور زعفران کے ساتھ شافہ بنا کر رکھنا چاہئے ذرا سی افیم
مر اور زعفران ان تینون کو پیس کر اسپغول کے لعاب مین ملا کر استعمال کرنے سے
پٹھون مین مواد کی سوزش کم ہوجاتی ہے تپ کے دورون کا جلد جلد آنا موقوف ہوکر
دیر دیر سے واقع ہونے لگتے ہین اور انکا زور کم ہوجاتا ہے اگر سفر مین تھکاوٹ مین رنج وغم مین
ضعف دل مین بھوک مین قحط کے زمانے مین کھانا نہ ملنے کے وقت مین سخت سردی مین روزے مین
دانتون کے اکھیڑنے کے وقت مین پیشاب کی سوزش مین حدت منی مین سرعت انزال مین قوت
باہ کی شدت مین قولنج کے درد مین تھوڑی سی افیم کھائی جائے تو نفع حاصل ہوتا ہے کیونکہ اسکے

فوائد سُنے اسکے نقصانوں پر بھی غور کرو کہ اسکے زیادہ کھانے اور ہمیشہ کھانے سے قوائے ظاہری و باطنی کو نقصان پہونچتا ہے حس و ادراک اور اراواح خراب ہو جاتے ہیں فالج لقوہ کزاز اور دق بیخوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے فہم و فکر کم ہو جاتے ہیں بد خلقی پیدا ہو جاتی ہے اکثر اوقات رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے تھوڑی سی بات میں دل پر خوف آجاتا ہے دیکھنے ۔ سننے چکھنے اور سونگھنے کی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں دل و جگر گردہ اور مثانہ اور دماغ کو ضعف پہونچتا ہے بھوک کم ہو جاتی ہے قوت باہ بھی کمزور ہو جاتی ہے تقیح پیدا ہو جاتا ہے کبھی کبھی قولنج حادث ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بھی رُک جاتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے سہ حضرت افیون کہ دار الشفاست ۔ خود مرض و حیلہ مرض را دواست ۔ ابن زہر کی کتاب خواص ادویہ میں لکھا ہے کہ اگر افیم سرکے میں پیسکر اس کا لیپ گدھے کی ناک پر کیا جائے تو اُسکی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور رونے لگے ۔

فائدہ جلیلہ چھوٹے بچوں کو افیم کھلانا نہایت نقصان دہ ہے (۲) افیم کھلانے سے ہاضمے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے قبض ہونے کے باعث بخار آتا ہے اور اگر بچہ تندرست ہو تو بیمار ہو جاتا ہے (۳) افیم کھلانے سے بچے کے قد و قامت پر بھی ناگوار اثر پڑتا ہے (۴) چھوٹے بچے کو افیم دینے سے جسم کی بناوٹ عمدہ ہو جاتی ہے یہ لغو خیال ہے (۵) والدین کو فرصت حاصل کرنے کے لئے بچوں کو افیم کھلانے کا رواج نقصان کا باعث ہے (۶) افیم دینے سے بچے کے دماغ پر بھی ناگوار اثر پڑتا ہے (۷) افیم چھڑاتے وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ اسلئے بچوں یا مرکب افیم کھلانا سودمند نہیں ہے ۔

مصلحات دماغ کے نقصان کی اصلاح جدوار زعفران اور مشک کرتے ہیں آنکھ کے کام میں زعفران اور ہلدی مصلح ہیں ۔ جندبیدستر و افرفیون سونٹھ سیاہ مرچ عاقرقرحا بھی اسکے مصلح ہیں لیپ کے موقع پر عموماً اسکی اصلاح زعفران سے ہوتی ہے اور کھانے میں تریاق جندبیدستر ہے ۔

بدل ہم وزن اجوائن خراسانی کی سفید قسم اور نصف وزن لحیۃ التیس کا عصارہ اور ہموزن لفاح کے بیج اور لفاح کی جڑ کی چھال اور لفاح کا عصارہ اور خون بند کرنے کے واسطے اسکا بدل نسیلوچن اور گل مختوم اور کافور اور کہربا ہیں بعض نے کہا ہے کہ اسکا بدل ہموزن تودری ہے **مقدار خوراک** دانگ سے سترہ جو بھر تک اور اڑھائی رتی سے جسکو زیادہ عادت ہو اُسے نہ دینا چاہیے اور جسکو عادت ہو وہ سات ماشہ کی مقدار سے مرجاتا ہے ۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بخار میں جب مریض بے چین ہو اور اسکو نیند نہیں آتی ہو اور جو بخار کے ساتھ پیٹ چلے تب اسکو دینے سے بہت نفع ہوتا ہے لیکن بخار میں جب سر میں درد آنکھیں سرخ نبض تند اور منہ خشک ہو تب افیم مضر ہے اور سوزش میں بھی بعد فصد اور جونک اور جلاب وغیرہ کے افیم دیتے ہیں تاکہ سستی آجائے بھیلنے کے شروع میں تھوڑی سی دو تین رتی کی مقدار میں دینے سے دست اور دستے موقوف ہو جاتی ہے گٹھیا میں بھی نافع ہے ۔ دیوانگی اور جھنجھک بائی میں دیتے ہیں تشنج دفع کرنے اور مرگی اور دمہ اور درد شکم اور قولنج اور بادگولہ اور بواسیر اور پتھری ہونے میں افیم دیتے ہیں

اور زکام نزلہ کھانسی وغیرہ مین بھی مریض کو دیتے ہین لیکن جب مریض ضعیف وناتوان ہو تب مضر ہے
اسلیئے کہ اُس حالت مین افیم دینے سے بلغم گاڑھا ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور مریض سانس مشکل سے لیتا ہے
اور دود فع کرنے کے لیئے اور رسن اُترنے کے لیئے زخم وغیرہ مین دیتے ہین اور خون بند کرنے کے لیئے بھی
نافع ہے مرض آتشک مین ہمیشہ پارے کے مرکبات کو افیم کے ساتھ ملاکر استعمال کرنا چاہیئے اسلیئے کہ بغیر
افیم کے وہ سب دوا پیٹ مین نہین ٹھہرتی ہے۔ جب کسی کو سنکھیا یا نیلا تھوتھا یا رسکپور یا تیزاب وغیرہ
سے زہر ہوا ہو یا جمال گوٹے وغیرہ کا سخت جلاب زیادہ مقدار مین لیا ہو تو افیم مفید ہے آنکھ مین سوزش ہوتی ہو
تو کئی قطرے آنکھ مین ڈالتے ہین۔ زخم مین جلن ہو تو مرہم مین افیم ملاکر لگانے سے دفع ہوتی ہے گٹھیا
وغیرہ مین افیم کو تیل یا شراب وغیرہ مین ملاکر درد کی جگہ پر مالش کرتے ہین سحج پیچش مین اسکو حقنے یا شیافے
کے ہمراہ استعمال کرتے ہین چھوٹے لڑکون کے واسطے افیم بہت مضر ہے اسلیئے لڑکون کے مرضون مین بہت
ہوشیاری سے اور نہایت کم مقدار مین افیم استعمال کرین حاملہ عورتون کو بھی افیم بہت ہوشیاری سے دین
کیونکہ پیٹ کے اندر بچے کی جان کا بہت خوف ہے دودھ پلانے والی دائی کو بھی افیم بہت ہوشیاری سے
دین اسلیئے کہ بعد افیم کھانے کے خون کے ساتھ آمیز ہوکر اسکے دودھ مین آمیز رہتی ہے اس ملک مین
بہت سے آدمیون کی عادت افیم کھانے اور پینے کی ہے اکثر پُرانے مرض مثل کھانسی دست گٹھیا
وغیرہ سے دق ہوکر افیم کھانا شروع کرتے ہین اور بعض شخص شراب ہمیشہ پی کر اسکو چھوڑ دینے کے
لیئے افیون کی عادت کرتے ہین جس شخص کو افیم کی عادت ہے اسکا چہرہ پھیکا ہوجاتا ہے اور دونون
آنکھین بیٹھ جاتی ہین بھوک کم ہوجاتی ہے سیدھا نہین چل سکتا ہے بیٹھے سامنے جھک جاتا ہے پیچھے
ناتوان اور نامرد ہوجاتا ہے خدر اخلاط وارواح مین افسردگی اور کاہلی اور پراگندگی حواس طاری
ہوتے ہین۔ سانس تنگی سے لی جاتی ہے نیند آجاتی ہے بدن مین کھجلی چلتی ہے اور بدن سے سرد پسینہ
نکلتا ہے افیون کی بو منہ سے آتی ہے ناخن سیاہ ہوجاتے ہین دماغ معطل ہونے سے سانس لینے کا
عمل بند ہوجاتا ہے گردون مین خون مجتمع اور دہنے جوف قلب مین خون بھرا ہوا پایا جاتا ہے۔
وید کہتے ہین کہ افیم مسک منی قوی مجفف ریح ہے صفرا پیدا کرتی ہے مفرح ہے آنکھون مین
خار و سرخی لانے والی ہے منی کو گاڑھا کرتی ہے میٹھی۔ کڑوی ہے فساد بلغم وصفرا و ریح کی اصلاح
کرتی ہے پانڈو روگ کشی روگ اقسام ذیابیطس کھانسی دمہ تاب تلی جریان کو دور کرتی ہے۔ افیم
کے کھاتے ہی پہلے تو بدن کی سستی اور ڈھیلا پن مٹ کے پھرتی پیدا ہوجاتی ہے اور بعد اس کے
نیند آنے لگتی ہے اعضا شکنی اور سفر کی تھکاوٹ مٹانے کے لیئے اسکی تھوڑی تھوڑی مقدار دینی
چاہیئے۔ بدن کی کھال کے سوا بدن کی سب رطوبتون کو خشک کرتی ہے اس سے پیشاب کی
کثرت گھٹتی ہے پسینا پیدا ہوتا ہے جس مرض کے آخر مین غفلت آجاتی ہے اس مین اسکو نہین
دینا چاہیئے اسکا لیپ کرنے سے ہاتھ کا بادی کا درد مٹتا ہے اسکو سرکے اور کافور کے ساتھ لگاکر
دینے سے پُرانا بخار چھوٹتا ہے اسکے لینے سے گھبراہٹ مٹتی ہے اسکے لینے سے نیند آنے لگتی ہے

جن امراض مین آنکھون کی پتلی سکڑی ہوئی ہو اُن مین افیم کو نہ دینا چاہئے اس کے تیل کو پیشانی پر
لگانے سے نیند آتی ہے اس کا اثر مغز کی طاقت پر اور مؤخر دماغ مین جو رگین ہین اُن کی جڑ مین
ہوتا ہے دبانے سے رگون کے ذریعہ سے بدن کے جا بجا اعضو پر ہوتا ہے پھیپھڑے دل اور مقعد
وغیرہ پر ایک قسم کی جھلی ہوتی ہے اُس کی سوجن اُتارنے کے لئے صرف افیم یا رسکپور یا سیسہ
یا دوسری دواؤن کے ساتھ لیپ وغیرہ کرنے کے بہت کام آتی ہے جس سوزش سے یا جن رگون
سے آدمی بے ہوش ہوکے یا گلا دُکھ کے مرجاتا ہے وہان اس کو لیپ کے کام مین نہین لانا
چاہئے مقعد کی جھلی کی سوزش کے مرض مین اس کا لیپ ضرور کرنا چاہئے اس سے خون اور
نبضون کی تیزی کم ہوجاتی ہے آنکھ کے دُکھنے مین اور آنکھ کے دوسرے امراض مین اس کا لیپ
بہت نافع ہے بدن کے عضو ننگے ہوجانے سے جو پھیلنے والا زخم ہوجاتا ہے اُس پر اس کا بہت جلد لیپ
کرنے سے نفع ہوتا ہے رگون کے تعلقات اور بازی کے درد پر اس کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا
ہے افیم اور نوشادر پیس کے دانت کے سوراخ مین رکھنے سے دانت کا درد مٹتا ہے چار رتی افیم اور
دو لونگ پیکر گرم کرکے لیپ لگانے سے بادی اور سردی سے سر کا درد مٹتا ہے تھوڑی افیم کھانے
سے سردی سے پڑا ہوا گلا درست ہوتا ہے افیم کو جلا کر چار چانول بھر راکھ لیکر روغن گل مین ملا کے
کان مین ٹپکانے سے کان کا درد مٹتا ہے افیم اور گندر دونون برابر لیکر پانی کے ساتھ پیس کے
سنگھانے سے نکسیر بند ہوتی ہے افیم کھلانے سے گھوڑے کا ہول دل مٹتا ہے افیم کو تل کے تیل مین
ملا کے مالش کرنے سے کھجلی مٹتی ہے۔

فائدہ۔ بیدون نے افیم کی چارون قسمون کے علحدہ علحدہ و یدن افعال و خواص بیان کئے ہین۔ سفید قسم
کھانا ہضم کرتی ہے سیاہ بالکل خراب اور سم قاتل ہے اور زرد قسم سردی کے امراض کو نافع ہے بوڑھون کو
جوانون کی سی قوت دیتی ہے اور بڑھاپا نہین آنے دیتی اور مختلف الالوان یعنی کبرے رنگ کی قابض ہے
ادرک کے رس مین اکیس بار افیم کو بھگو بھگو کر سکھا لینے سے افیم کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ادرک
کا رس اور سونٹھ اس کے مصلح ہین۔

مرنے کیلئے جو افیم کھائی جاتی ہے اسکی اکثر پہچان یہ ہے کہ اول اول اُسکے بدن مین قوت ہوتی ہے مگر بعد
اسکے فوراً ہی بدن مین سردی پیدا ہوجاتی ہے پھر بدن سُن ہوجاتا ہے نیند آنے کی سی حالت ہوکے بہت بیہوشی
ہوجاتی ہے اور آنکھ کی پتلیان سکڑ جاتی ہین اس وقت تک تو مریض کا علاج ہوسکتا ہے مگر جب گدگدی
اور چوٹ کا شعور نہین رہتا ہے تب ہوش مین لانے والی دواؤن کا نفع بہت کم ہوتا ہے گدگدی کا شعور
موقوف ہونے کے بعد بدن ٹھنڈا پڑنے لگتا ہے ہونٹھ اور چہرہ مرجھا جاتے ہین نبض ضعیف ہونے
لگتی ہے اور بخوبی کمزوری پیدا ہوجاتی ہے زخرہ سکڑ جانے سے سانس کا قاعدہ بگڑ جاتا ہے خراٹے سے
سانس لیتا ہوا مرجاتا ہے زہر کی مقدار مین کھانے اور کھلانے کے بعد خبر ہو تو فی الفور بذریعہ اسٹومک
پمپ کے معدے کو خالی کرین۔ مین پھل سیندھا نمک اور دار فلفل سے یا نیم کے جوشاندے یا تمباکو کے

جوشاندے سے یا گھی اور نمک کو چٹا کر یا نیلا تھوتھا یا سنگ بصری یا رائی اور نمک اور مولی اور سویا اور شہد کے پانی سے قے کرائیں جب تک دودھ اور گھی ہضم ہونے نہیں لگے یا قے ہوتی رہے تب تک دودھ اور گھی پلاتے رہنا چاہئے اور ریٹھے کا استعمال کریں اور سرکے سے تکمید کریں اور چھینٹا لوائیں اور گرم پانی میں بٹھائیں اور ساڑھے تین ماشہ کے قریب جند بیدستر۔ مشک۔ سیاہ مرچ ہینگ اور جدوار مجرب ہے دار چینی اور رائی کو پیکر شہد کے ساتھ کھلانا مفید ہے منھ پر سرد پانی کی چھینٹیں دیں مریض سے چیخ کر بات کریں اسکو خوب ہلائیں اور دو آدمی اسکو پکڑ کر چلاتے رہیں گردن کے پیچھے رائی کا پلاسٹر لگائیں جند بیدستر اور زعفران اور مشک سونگھائیں امونیا کا سولیوشن یا کاربونیٹ آف امونیم اور گرم قہوہ اور امونیا کا اسپرٹ گرم پانی میں پلائیں کافور یا مشک اور چلغوزے اور میٹھے کھانے جیسے کھیر کھلائیں لہسن اور اجوائن اور اخروٹ بھی فائدہ کرتے ہیں جسقدر افیم کھائی ہو اسیقدر جند بیدستر کھلانا بہت مفید ہے زیادہ بیہوشی ہو تو سانس لوائیں یا دو برقی کے شرایے دیں سانس لوانا نہایت عمدہ عمل ہے۔ مریض کو سونے نہ دیں بلکہ اچھا ہو جانیکے کئی گھنٹے کے بعد بھی کسی قسم کی شراب بار بار اندی ہرگز نہ دیں پانی کی دھار اونچی سر پر چھوڑیں اگر ایسے آدمی کو جس نے افیم کھائی ہو اور مرنے کے قریب ہو تو ہینگ ہو کسوم کا پھلا رنگ جسمیں گھنٹے میں آدھا یا ڈیڑھ یا دو یا زیادہ سن و سال کے مطابق پلائیں تو فوراً اچھا ہو جاتی ہے افیم کا اثر باطل ہو جاتا ہے نوشادر کے جوشاندے سے بھی اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے اگر افیم پر سرسوں کا یا تل کا تیل پی لیں تو لا علاج ہے اور ترشی اور سرکہ اور دہی افیم پر نہایت مضر ہے سخت قولنج پیدا ہو جاتا ہے

جاے پھل ایک حصہ ارنڈ کے درخت کی کونپل دو حصہ دونوں کو پیسکر گولیاں بنائیں جتنی افیم کھاتے ہوں اتنی ہی اس میں سے لیکر وقت معین پر کھالیا کریں افیم چھوٹ جائیگی ایضاً تیر سفید کی جڑ ساڑھے دس ماشہ ہلیجی اکیس ماشہ اسپند ساڑھے تین تولہ درخت کندر کے پتے سات تولہ املی کے بیج چودہ تولہ کوٹ چھانکر گولیاں بنا کر جتنی افیم کھاتے ہوں اُس سے دگنی کھالیا کریں۔ سونٹھ اور مولی کے بیج ہموزن کوٹ کر سرکے میں ملا کر کھانے سے افیم کا نشہ فوراً اتر جاتا ہے۔ فرفیون افیم کا تریاق ہے۔

مارفیا کو تو ہم میم کے باب میں لکھیں گے۔ نارکوٹین۔ کوڈی آئن۔ نارسی آئن اور مکانک ایسڈ کا تھوڑا سا حال یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

نارکوٹائن افیم کا جوہر ہے قلمدار سفید رنگ کا ہوتا ہے پانی میں حل نہیں ہوتا ایک گرین سے تین گرین تک کی مقدار میں باری کا بخار روکنے کے لئے مفید دوا ہے غفلت آور نہیں۔

کوڈی آئن کی قلمیں سفید یا قریب قریب سفید رنگ کے اور شش پہلو ہوتی ہیں اسی حصہ پانی اور امونیا کے سولیوشن میں حل ہو جاتا ہے شراب اور پانی ملے ہوئے تیزابوں میں بخوبی حل ہو جاتا ہے عمدہ خواب آور ہے نیند کے بعد طبیعت ایسی بھاری نہیں ہو جاتی جیسی مارفیا سے کھانسی کے لئے اس سے بڑا نفع ہوتا ہے خصوصاً سل کی کھانسی میں۔ ذیابیطس کے لئے بھی بڑی مفید چیز ہے ایک چوتھائی گرین سے دو گرین تک کھلاتے ہیں۔

نارسی آئن بھی افیم کا جوہر ہے قلمین اسکی نرم مثل ریشم کے ہوتی ہین ایک حصہ کے لیئے چار سو حصہ پانی حل کرنے کے لیئے چاہیئے شراب مین بخوبی حل ہوجاتا ہے اتھر مین نہین نہایت عمدہ خواب آور ہے مارفائن اور کوڈی آئن سے بھی زیادہ- اور اس سے نیند خوب آتی ہے اور قبض نہین ہوتا اور درد سر مارفائن کی نسبت سے بھی کم کھانسی کی شدت کم کرنے کے لیئے دیتے ہین آدھی گرین سے ایک گرین تک

ملکونک لیسڈ افیم کا تیزاب ہے چمکدار قلمین ہوتی ہین قریب بے رنگ پانی مین بہت کم حل ہوتا ہے شراب مطلق مین بخوبی۔

اقاقیا (یونانی)

بفتح الف و فتح قاف و سکون الف دوم و کسر قاف دوم و فتح یاے تحتانی و سکون الف سوم

اکاکیا دش (سار (ھ)

صفات وشناخت بعض نے کہا ہے کہ وہ ببول کے پتون یا پھلیون کا یا دونون کا عصارہ ہی بعض نے کہا ہے کہ وہ خرنوب شامی کے درخت کے پتون کا عصارہ یا رب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انار کے چھلکون کا عصارہ ہے اور یہ اقوال خلاف تحقیق ہین صحیح یہ ہے کہ وہ ببول سے حاصل کیا جاتا ہے مگر وہ گوند یا پھل نہین ہے جیساکہ جالینوس سے روایت کی گئی ہے بلکہ عصارہ ہے اور عموماً ہر ایک ببول کی پھلی سے اقاقیا تیار نہین ہوتا بلکہ ببول ہی سے ایک قسم ہے جسکو شوکہ مصریہ کہتے ہین اور اسکی پھلی کو قرظ بولتے ہین اور بعض نے خود اس ببول کی ذات پر قرظ کا اطلاق کیا ہے اگر ہندی ببول کی پھلی سے بنائین تو اس مین بھی مضائقہ نہین اس درخت کی پھلیون اور چھال سے چمڑے رنگتے ہین اس درخت کی پھلیان جو پکنے پر آئی ہون کوٹ کر نچوڑ کر صاف کرکے دھیمی دھیمی آنچ پر پکا کر قالبون مین جما کر دھوپ مین خشک کر لیتے ہین رنگ اسکا سیاہ ہو جاتا ہے اسیکا نام اقاقیا ہے اگر پھلیان ابھی کچی ہون تو اقاقیا کا رنگ سبز مائل بسرخی و سیاہی ہوتا ہے مزہ تلخ اور قدرے خوشبودار ہوتا ہے بہتر اقاقیا مصر کا ہوتا ہے کہ خوشبودار سبز سرخی یا سیاہی مائل سخت اور وزنی ہوتا ہے۔ بعضے پھلیون کے پانی کے ساتھ پتون کا پانی بھی ملاتے ہین ایک بھید لکھتے ہین کہ اسکے ٹکڑے کو آنکھ کے سامنے رکھ کر اس مین سے روشنی کی طرف دیکھنے سے وہ ٹکڑا بوتلی نیلے رنگ کا دکھائی دیتا ہو اور ثابت کالے رنگ کا دکھائی دیتا ہو اقاقیا مین حدت اور تیزی ہوتی ہے جو دھونے سے جاتی رہتی ہے کیونکہ جوہر لطیف اسکا باعث ہے وہ زائل ہوجاتا ہے اقاقیا دو جوہر سے مرکب ہے ایک جوہر لطیف گرم اور تیز اور سوزش پیدا کرنے والا ہے اور دوسرا جوہر کثیف ارضی سردی پیدا کرنے والا دھونے سے جوہر لطیف جاتا رہتا ہے اسلیئے بعض موقعو پر جیسے ورم غیر مغسول ہی مستعمل ہے اور بعض مقامون مین

Hakeem Shaukat Ali

جیسے امراض چشم مغسول مطلوب ہے **طبیعت** مغسول سرد وخشک ہے دوسرے درجے مین اور غیر مغسول سرد پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین اور بعض نے کہا ہے کہ یہ تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین خشک ہی

خواص وفوائد اگر اسکو بدن کے کسی عضو پر ملا جاے تو فوراً اکھاوٹ اور خشکی معلوم ہونے لگتی ہے خشکی پیدا کرتا ہے مادے کو عضو ماؤف پر گرنے سے باز رکھتا ہے قبض پیدا کرتا ہے مُنھ سے خون آنے کو روک دیتا ہے زخمون کے خون کو بند کرتا ہے معدے اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم نزلات کو بند کرتا ہی ان فوائد کے لئے اسکو کھلاتے بھی ہین اور لگاتے بھی۔ جن امراض مین آس کام آتا ہے اُن مین یہ بھی نفع پہونچاتا ہے اسکو بالون پر لگانے سے سیاہ ہو جاتے ہین اور گرتے نہین اسکو پانی مین بھگوکر اُس سے بالون کو دھونا بھی نافع ہے سردی سے بدن پھٹ جاے تو اسکو موم روغن مین ملا کر لگانا چاہئے اس کے لگانے سے اس ورم گرم کو نفع پہونچتا ہے جو ناخن کی جڑ مین عارض ہوتا ہے اور اُس مین شدت سے درد اور تپش ہوتی ہے کبھی بخار بھی آتا ہے۔ ٹوٹی ہڈی پر لگانے سے جڑ جاتی ہے گرمی کے ورمون کو تحلیل کرتا ہے اور اُنکی طرف مواد کو نہین آنے دیتا جوڑ اور اعضا ڈھیلے پڑجائین تو اسکے لگانے سے مضبوط ہو جاتے ہین آس کے پتون اور گلاب کے پھولون کے ساتھ اسکو پیسکر لگانے سے پسینے کا آنا بند ہو جاتا ہے اور اُسکی بدبو جاتی رہتی ہے بدن اور چہرے پر ملنے سے انکا رنگ نکھر جاتا ہے اگر کسی مقام سے خون بند نہو سکے تو اُسکو پیسکر وہان بھرکنا چاہئے آنکھون کی روشنی بڑھاتا ہے اور آنکھونکے درد کو نفع پہونچاتا ہے اگر دکھتی ہوئی آنکھ مین شادنج کے ساتھ پیسکر لگائین تو نفع دے اسکے استعمال سے آنکھ کی سرخی اور پھنسیان مٹ جاتی ہین کہتے ہین کہ سواے اقاقیا کے جو مصری ہے دوسری جگہ کے اقاقیا کا آنکھ مین لگانا مناسب نہین آنکھ دکھنے کو آے تو اسکو لیپ کرنا چاہئے انڈے کی سفیدی کے ساتھ آگ کے جلے ہوے پر لگانا نافع ہے اگر جلے ہوے عضو پر اسکو لگائین تو چھالہ نہ پڑے روغن گل کے ساتھ بھی جلی ہوئی جگہ پر لگاتے ہین منھ آجاے تو اسکو بھگوکر کلی کرنے سے نفع ہوتا ہے اس کے سفوف کا چھڑکنا بھی مفید ہے آنکھ کا ڈھیلا باہر کی طرف نکل آئے تو اسکا لیپ کرنا چاہئے اس کو کھانے اور اس سے حقنہ کرنے اور اسکا پیٹ پر لیپ کرنے سے دست بند ہوتے ہین صفراوی پیچش اور خونی دستونکو بند کرتا ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو اسکے استعمال سے موقوف ہو جاتی ہے اسکے ساتھ حقنہ کرنے سے آنتون مین قوت آتی ہے اگر بچون کے دست بند نہوتے ہون تو اسکو روغن گل یا لادن کے ساتھ پیٹ پر لیپ کرین لڑکون کی ناف کے پھول جانے اور کلیج نکلنے کے مرض مین اسکو لیپ کرنا اور کھلانا مفید ہے اگر عورت اسکو فرج مین رکھے تو خوب تنگ ہو جاے **مضر** سدہ پیدا کرتا ہے اور سانس لینے کے اعضا کو مضر ہے **مصلح** اول کے لئے روغن بادام اور دوم کے لئے لعوب **بدل** دسوت۔ صندل سفید۔ مسور کی دال۔ آس۔ دم الاخوین اور خرنوب کا عصارہ **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک اور انطاکی نے سوا دو ماشہ تک لکھا ہی

اقسون (یونانی)

بفتح الف وسکون قاف وضم سین مہملہ وسکون واو ونون

صفات وشناخت ایک گھاس ہے خاردار جسکو اندلس مین راس الشیخ کہتے ہین اس کے پتے اور پھول بادآورد کی طرح ہوتے ہین ساق اسکی بادآورد کی ساق سے چھوٹی اور موٹی ہوتی ہے جب تر ہوتی ہے تو چھال اُترجاتی ہے اور اُسے کھاتے ہین جب خوب پک جاتی ہے تو مزہ کڑوا اور تیز ہوجاتا ہے اور زبان کو سکوڑتی ہے اسکے پتون مین کانٹے ہوتے ہین جو سوئی کی طرح باریک ہوتے ہین اس مین پھول بھی آتے ہین اس کا بیج زرد ہوتا ہے اور تخم قرطم سے چھوٹا ہوتا ہے اگر اس کی جڑ کو چابا جاوے تو گرمی بہت معلوم ہو موسم گرما کے آخر مین ہوتی ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین۔

خواص وفوائد بہت لطیف ہے اسکی جڑیا پتے ساڑھے دس ماشہ لیکر شراب کے ساتھ کھائین اور ریپ بھی کرین تو تشنج کو جو خشکی سے ہو بہت فائدہ ہو اس کے لگانے سے فالج اور کزاز کو بھی نفع ہوتا ہے گردن کے ورم کو اور عضلے کے نقصان کو بھی مفید ہے اس کے بیج شراب کے ساتھ زہرون کو دفع کرتے ہین بعض گردہ **مصلح** شراب **بدل** شکاعی **مقدار خوراک** ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک اور بیج سات ماشہ تک۔

اکلیل الملک (ع)

بکسر الف وسکون کاف تازی وکسر لام وسکون یاے معروف ولام ودوم والف ولام وفتح میم وکسر لام وسکون کاف تازی لفظاً بے کہا ہو کہ اہل فلاحت اسکو نقل اور خشیم کہتے ہین ... گیاہ قیصر اور شاہ افسر نام ہے

صفات وشناخت ایک روئیدگی کا پھل ہے جو ٹہنیون کے سر دبیز چیز کی طرح ہلالی شکل مثل ناخن کے ہوتا ہے اور گول اندر سے کھوکھلی ہوتا ہے مگر سخت ہوتا ہے اور اُسمین بیج بھرے ہوتے ہین جو دالی کے دانون سے بھی چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہین اور نہ اُنیر کسیطرح کی بو غالب ہوتی ہے پتے چھوٹے اور گول اور چکنے اور سخت اور زردی مائل صعتر کے پتون کی طرح ہوتے ہین اسکی دو قسمین ہین دونون قسمونکے پودے باہم مشابہت رکھتے ہین لیکن پھلو مین فرق ہے ایک قسم کے پھل کی وضع ہلالی ہوتی ہے اور پھلو مین ہوتا ہے پھلیان مولی کی پھلیو نکی طرح ہوتی ہین جو سینگری کے نام سے مشہور ہے اس پھل مین گول گول بیج ہین جنکا قد رائی کے دانون سے بھی چھوٹا ہوتا ہے اسی قسم مین سے بعض کا پھل ہلالی نہین ہوتا اور بیج اُس مین ایسے ہوتے ہین جیسے میتھی کے دانے اور دوسری قسم کا پھل نہایت پتلا اور کم ہلالی اور بیج گول ہوتا ہے شاخین پتلی اور سخت اور پراگندہ ہوتی ہین بعض زمین پر بچھی ہوتی ہین بعض کی ساق ہاتھ بھر کی طویل ہوتی ہین اور پھول زرد اور چھوٹا ہوتا ہے اور بعض کا پھول نیلا اور بعض کا پھول سفید ہوتا ہے اور بعض کے پتے بارتنگ کے پتونکی طرح اور بعض کے پتے بارتنگ کے پتون سے چھوٹے غرض کہ

آب و ہوا اور سرزمین کے اختلاف کی وجہ سے یہ بوٹا مختلف طرح کا ہوتا ہے کسی جگہ کا بڑا ہوتا ہے کسی جگہ کا چھوٹا اور کہین کا قوی ہوتا ہے اور کہین کا ضعیف ہوتا ہے یہی حال اُسکے ہلال نا پھل کا ہے سب سے بہتر وہ ہے جسکے پتے گول اور سبز اور شاخین بہت پتلی ہون اور پھول چھوٹا اور پھل گول چھوٹی سی چوڑی کی طرح ہو اور اُس پھل کے اندر گول گول بیج رائی کے دانوں سے چھوٹے ہون انھین پھلون سے اکلیل عبارت ہے اور یہی مع بیجون کے استعمال مین ہین اور سب سے بہتر وہ اکلیل ہین جو تازہ اور سخت ہون رنگ اُنکا زرد تھوڑی سی سفیدی کے ساتھ ہو مزہ کڑوا ہو اور کچھ خوشبو آتی ہو اندر زرد رنگ اور چھوٹے چھوٹے بیج بھرے ہون **طبیعت** شیخ نے لکھا ہے کہ پہلے درجے مین گرم و خشک ہے اور بعض کے نزدیک گرمی و سردی مین معتدل اور پہلے درجے مین خشک ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کسی قدر گرمی رکھتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مرکب القوی ہے لیکن گرم و خشک جز بڑھا ہوا ہے اسمین جزو گرم کے ہونے پر یہ دلیل ہے کہ محلل ہے اور قوت تحلیل حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے اور جزو سرد ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ قابض بھی ہے اور قبض سردی کی وجہ سے ہوتا ہے مگر گرمی و سردی کچھ زیادہ نہین ہین گرمی کے زیادہ نہونے پر دلیل یہ ہے کہ وہ بغیر جذب مواد کے تحلیل کرتا ہے اور سردی کے زیادہ نہونے کا ثبوت یہ ہے کہ زیادہ قبض پیدا نہین کرتا مگر گرمی سردی سے بڑھی ہوئی ہے اسیوجہ بہ نسبت قابض ہونے کے محلل زیادہ ہے اور خشکی تری سے بڑھی ہوئی ہے کیونکہ محلل ہونے کے لئے خشکی لازم ہے کیونکہ تحلیل کی وجہ سے رطوبتون کو زائل کردیتی ہے دوسرے رطوبت مزاج قبض کے منافی ہے

خواص و فوائد ورمون کو تحلیل کرتا ہے مواد کو پکاتا ہے خشکی و لطافت پیدا کرتا ہے اور ورام سخت مین نرمی پیدا کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے اس کا جوشاندہ درد معدہ و جگر و طحال کو مفید ہے مصطگی رومی کے ساتھ ضماد کرنا بھی ورم جگر و طحال کو نافع ہے شراب مین پکا کر سر پر لگائین تو سر کا گنج دفع ہوجاتا ہے چونکہ اس مین قبض اور تحلیل دونون طرح کی قوت موجود ہے اسلئے ہر قسم کے ورم کو موافق ہے یہانتک کہ گرم اور سخت ورمون کو بھی مفید ہے بنفشہ اور راسن اور میتھی کے دانے کے ساتھ اورام سخت و صلب کے لئے کام مین لانا چاہیے تخم خشخاش اور مرغی کے انڈے کی سفیدی کے ساتھ اورام گرم پر استعمال کرین اور گلاب کے ساتھ معدے کے دردون کے لئے کام مین لائین اور زعفران کے ساتھ تمام اعضا کی تپش اور ضربان کے لئے استعمال کرین سرکے اور روغن گل کے ساتھ سر پر لیپ کرنے سے گرمی کا درد سر جاتا رہتا ہے اسکو جوش کرکے پینے سے استرخاے عصب اور فالج اور تمدد اور کزاز اور تشنج امتلائی وغیرہ کو نفع ہوتا ہے معدے اور جگر اور تلی کا درد جاتا رہتا ہے بول کو نفع ہوتا ہے پتھری نکل جاتی ہے منی اور دودھ بڑھاتا ہے پیشاب اور خون حیض خوب لاتا ہے۔ طبعی خشکی کو مٹاتا ہے اس کا حقنہ کرنے سے آنتون کو طاقت پہونچتی ہے اور انکا مواد نکل جاتا ہے درد دفع ہوجاتا ہے تپ ولرزہ کے وقت ساڑھے چار ماشہ اکلیل الملک کھانا نافع ہے اور اس سے پاخانہ بھی کھلکر ہوتا ہے اس کو پانی مین جوش کرکے اور صاف کرکے وہ پانی کان مین ٹپکانا درد کو تسکین دیتا ہے مقعد اور خصیون مین درد ہو تو اس کا لیپ فائدہ کرتا ہے اس کو پانی مین جوش کرکے اس سے نطول کرنا سدر و دوار

اور اختلاج۔ سکتہ۔ لقوہ کو مفید ہے اور اسکے تیل کی مالش امراض مذکورہ کے لئے نافع ہے اور اسکو ملنے سے ذہن کی خرابی رعونت رحمق۔ کند ذہنی۔ مالیخولیا اور نسیان جاتے رہتے ہیں فالج میں اسکو عضو سترخی کے پٹھے کے پیدا ہونے کی جگہ پر لیپ کرنا چاہئے جس کو وسواس سوداوی کا عارضہ ہو اسکو سات ماشہ پیسکر شہد ملا کر چٹا کر اسکے جوشاندے کا نطول حمام میں بیٹھ کر سر پر کرائیں اور ہمیشہ تیسرے دن یہ عمل کرتے رہیں **مضر** ڈھیلے اعضا اور خصیوں کو **مصلح** آس۔ شہد۔ مویزا ور انجیر **بدل** ہموزن بابونہ۔ لوبان۔ السی کے بیج میتھی کے بیج۔ فراسیون۔ اور نصف وزن انجیر کے پتے ضماد میں **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے نو ماشہ تک اس کا عصارہ ساڑھے پانچ تولہ تک۔

اکلیل الجبل (ع)

بکسر الف وسکون کاف تازی وکسر لام وسکون یاے تحتانی معروف وضم لام والف ولام وفتح جیم تازی وباے موحدہ وسکون لام

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جو اندلس اور اسکندریہ اور مصر میں پیدا ہوتی ہے چونکہ زیادہ تر پہاڑوں میں اور زمین سخت وکم آب اور جنگلوں میں ہوتی ہے اسلئے اکلیل الجبل کہلاتی ہے کیونکہ جبل پہاڑ کو کہتے ہیں بعض لوگ اسکی کاشت بھی کرتے ہیں اور ربیع کے موسم میں ہوتی ہے گرمی کے آخر تک رہتی ہے ایک گز سے زیادہ اسکا پودا اونچا ہو جاتا ہے پتے اسکے لمبے اور باریک اور رانگوہ اور سیاہی مائل ہوتے ہیں شاخیں سخت ہوتی ہیں پھول پتوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے اور کسی قدر نیلا اور سفید ہوتا ہے اور تھوڑی سی خوشبو آتی ہے پھل سخت اور قدرے گول ہوتا ہے خشکی کے بعد بیج پھل سے جھڑ جاتا ہے فدامس بیج کالا ہی کے دانے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے مزہ اسکا تلخ اور تیز ہوتا ہے چابنے سے کسی قدر زبان پر قبض معلوم ہوتا ہے اور خوشبو بھی آتی ہے بعض اسکو قرومانا خیال کرتے ہیں اور یہ غلطی ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے انطاکی نے تذکرے میں دوسرے درجے میں گرم وخشک لکھا ہے

خواص وفوائد اسکے کھانے سے ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں ریو اور رطوبی کھانسی کو مفید ہے اگرچہ پرانی ہو پھیپھڑے کا تنقیہ کرتا ہے خفقان سرد اور استسقاے زقی کو جسکے ساتھ زیادہ حرارت اور زیادہ تشنگی نہو نافع ہے جگر اور تلی کا سدہ دور کرتا ہے درد جگر کو دفع کرتا ہے یرقان سوداوی کو مٹاتا ہے سنگ گردہ ومثانہ کو توڑتا ہے پیشاب اور خون حیض کو جاری کرتا ہے پیشاب کی نالیوں اور رحم کو صاف کرتا ہے اسکے لیپ سے پچھانا ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے اسکے پتے تمام افعال وخواص میں دوسرے تمام اجزا سے قوی ہیں اگر آنکھ کے آس پاس اسکا لیپ کریں تو سردی کا درد دفع کر دے اور آنکھ کی فوراً اصلاح کر دیتے ہیں کہ اسکا استعمال تمام افعال میں اکلیل الملک کی طرح ہے شکار کئے ہوے جانور کا شکم چاک کرکے آنتیں اور اوجھ وغیرہ نکالکر اس کے پتے اور دوسرے

اجزا ابھرین تو سڑنے نہ پائے گوشت کو سڑن سے بچانے کے لیئے نمک سے زیادہ موثر ہے **مضر** گرم مزاج والونکو نقصان پہونچاتا ہے گرم مزاج مین درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** سکنجبین **بدل** افسنتین اور نصف وزن مرینی بول **قدر خوراک** ساڑھے دس ماشہ تک بعض نے لکھا ہے کہ سدہ کھولنے اور استسقا کے لیئے نو ماشہ تک استعمال کرین اور انطاکی نے عموماً قدر خوراک ساڑھے ستر ہ ماشہ تک بتائی ہے۔

اکاس بیل (ھ)

بفتح الف و فتح کاف تازی و سکون الف دوم و سکون سین مہملہ و کسر بائے موحدہ و سکون یائے مجہول و لام موقوف اسکو امر بیل بھی بولتے ہین

صفات و شناخت ایک گھاس ہے زرد رنگ اور سویون کی طرح بڑی اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے دو قسم ہوتی ہے بڑی امربیل کی بڑی بھاری پیلے رنگ کی بیل ہوتی ہے یہ درخت پر پھیلتی ہے اسکی ہر ایک شاخ اور چھوٹی جھاڑ کو ڈھک دیتی ہے یہ زمین پر اگتی ہے مگر درخت پر چڑھ کے زمین سے اپنا تعلق توڑ دیتی ہے اور اسی پر پھیلتی رہتی ہے اسکے پھولون مین میٹھی خوشبو آتی ہے پھل اسکا گول سیاہ مرچ کے برابر اور کڑوا ہوتا ہے پتے اور جڑ نہین ہوتی کبھی سوائے زمین کے اول سے درخت پر پیدا ہوجاتی ہے آکاش سنسکرت مین آسمان کے معنے مین مشہور ہے چونکہ اسکی جڑ زمین پر نہین ہوتی اس واسطے اسکو آکاش بیل کہنے لگے اور الف مقصورہ اور سین مہملہ سے اکاس بیل زبان زد ہوگیا۔ بعضون نے اس کو اور افتیمون کو ایک جانا ہے اسواسطے علٰحدہ اسکا ذکر نہین کیا فقیر نے کتب معتبرہ او رمشاہدے سے دونون مین تغایر معلوم کر کے افتیمون سے علٰحدہ درج کتاب کیا مجربین ہند اکاس بیل کو امراض سوداوی مین افتیمون کی جگہ استعمال کرتے ہین اور فائدہ دیتی ہے مگر افتیمون قوی التاثیر ہے اور اکاس بیل ضعیف ہے اکاس بیل افتیمون ہندی ہے **طبیعت** گرم و خشک دوسرے درجہ مین بلکہ تیسرے مین ہے

خواص و فوائد پیشاب کے راستون کے چرک کا تنقیہ کرتی ہے سدہ کھولدیتی ہے اورام سوداوی و بلغمی و مالیخولیا کو پینے سے نفع ہوتا ہے اسکے پینے سے معدے کے کیڑے مرجاتے ہین جو پھوڑن اسکے پھول کے پتون کو جونئے پیدا ہوئے ہون سائے مین خشک کر کے کوٹ چھانکر چھ ماشہ ایک پیالہ دہی کے ساتھ چودہ روز کھائین اور ترشی و بادی سے پرہیز کرین پرانے سوزاک کے واسطے مجرب ہے اور جوا کاس بیل کو مع پھل کے سائے مین خشک کر کے پیسکر ہر روز نو ماشہ سفوف شہد مین ملا کر ایک چلہ تک چاٹین تو قوت بصر مین بہت تیزی آجائے۔ قوت باہ بڑھاتی ہے۔ وید کہتے ہین کہ کلیجے کا ورم اور تختی مٹانے کے لیئے اکاس بیل کا لیپ کرنا چاہیئے جگر کی طاقت بڑھانے کے لیئے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیئے اسکا جوشاندہ پینے سے تشنگی بڑھتی ہے عشبے کے ساتھ اسکو اونٹا چھانکر شہد ملا کر پلانے سے خون صاف ہوتا ہے اسکے بیجون کو (جو پھل بھی کہلاتے ہین) ابالکر پیٹ پر باندھنے سے مقعد کے ذریعے سے ریاح نکل کر

اور ڈکارین آکر پیٹ کا درد اور بادی کا مرض مٹتا ہے یہ دست آور ہے اس کو پلانے سے قبض دفع ہوتا ہی اسکے پھلون کے سفوف کی پھنکی لینے سے خون صاف ہوتا ہے اسکو جوش کرکے پلانے سے صفرادی امراض مٹتے ہین اسکو کھانے سے بدہضمی کا بخار اور نفخ دور ہوتا ہے اسکو پیسکر لیپ کرنے سے تر و خشک کھجلی دور ہوتی ہے اسکے سفوف مین سونٹھ اور دہی ملاکر لیپ کرنے سے پرانا زخم بھرتا ہے اسکو تونکے تیل مین ملاکر لگانے سے بالونکی جڑ مضبوط ہوجاتی ہے اسکے رس مین مصری ملاکر آنکھ مین ٹپکانے سے آنکھ کی سوجن مٹتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے شیمہ یعنی آنول جلدی گرجاتی ہے اسکے جوشاندے سے پسینا لوانا استسقاے زقی کو نفع پہونچاتا ہے یہ منی کو بڑھاتی ہے پلکون کے خون کو روکنے کے لئے امربیل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر (ھ)

(بفتح الف و فتح کاف فارسی و سکون رائے مہملہ۔ عود درع)

صفات وشناخت ایک درخت کی لکڑی ہے کہ جلنے سے خوشبو دیتی ہے اس کا درخت سلہٹ ملابار ملیاچل اور منی پور وغیرہ ملکون مین ہوتا ہے اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے اور شاخین اکثر ٹیڑھی ہوتی ہین اور لکڑی کمزور اور جابجا کھوکھل ہوتی ہے اسکے پتے بڑے بڑے ہوتے ہین اور بہت جھاڑ مین نہین گرتے ہین اُن مین اور اسکی لکڑی مین اکثر کیڑے لگ جاتے ہین جب تک درخت پُرانا نہ ہوجاے اور کاٹنے کے بعد اسکو مدت تک نہ رکھین تاکہ کچا حصہ گل کر دور ہو جائین خوشبو نہین دیتا اور جلدی گلانے کے واسطے لکڑی کو کاٹ کر اُس کے ٹکڑے زمین مین گاڑ رکھنے سے وہ کالے بھاری تیلیا اور خوشبودار ہوجاتے ہین جو لکڑی گلنے کے بعد پختہ نکلتی ہے غرقی کہلاتی ہے کیونکہ پانی مین غرق ہوجاتی ہے اور جس مین تھوڑی سی خامی رہتی ہے تو کچے اجزا کو لوہے کے اوزار سے جدا کر دیتے ہین اس کا نام غرقی مستعمل ہے سلہٹ کا اگر سب جگہ کے اگر سے عمدہ ہوتا ہے یہ دوا دُن مین ڈالنے کو اچھا ہے اس درخت مین پھول اور پھل نہین لگتے ہین اسکی ٹہنیون مین گوند کیطرح ایک چیز پیدا ہوتی ہے اُس مین بہت اچھی خوشبو ہوتی ہے اگر کی بہت سی قسمین ہین ہندی۔ سمندوری۔ قماری۔ مندلی۔ صنفی۔ قاقلی۔ قطعی۔ چینی۔ حلاتی۔ قمطانی۔ مانظامی۔ لوامی۔ اور زیلطاقی۔ شیخ نے ان سب قسمون مین بہتر مندلی کو سمجھا ہے اور یہ عموماً اچھا ہوتا ہے اس مین خوشبو بہت ہوتی ہے اور وسط بلاد ہند سے آتا ہے بعض نے کہا ہے کہ ہندی اچھا ہے اور مراد ہندی سے پہاڑی ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مندلی سے بھی بہتر ہے اسلئے کہ اس کے دھوین کے لگانے سے کپڑون مین جوئین نہین پڑتین سمندوری بھی عمدہ مانا گیا ہے خاص کر وہ جو زرد ہو یا سیاہی مائل ہو بھاری اور سخت اور موٹا اور بڑا ہو اور اُس مین سفیدی ذرا نہو اور آگ پر مدت تک باقی رہے اس کی دہنیت عود ہندی پر غالب ہے سمندور ایک مقام کا نام ہے اُس کی طرف منسوب ہے اس کے بعد قماری کا درجہ ہے خاص کر جو سیاہ ہو سفید کی اُس مین

ذرا نہو بھاری اور موٹا اور چکنا ہو آگ پر مدت تک باقی رہے قماری ایک مقام کا نام ہے جسکی طرف یہ منسوب ہے قماری کمرنگ بھی ہوتا ہے اس کے بعد چینی کا مرتبہ ہے اسے قشمور کہتے ہین اس کے بعد صنفی حلانی قمطانی وغیرہ کا نمبر ہے۔ پہاڑی مین خطوط سیاہ اور جنگلی مین خطوط سفید ہوتے ہین بعض نے اس کے برخلاف کہا ہے جو پانی مین بیٹھ جاے اور بھاری اور سیاہ اور چکنا ہو اس کو غرقی کہتے ہین یہ سیاہ ہوتا ہے اور سب سے بہتر ہے اور جو آدھا غرق ہو اسکو نیم غرقی اور سملہ اعلے کہا کرتے ہین اور جو مطلق پانی کی تہ مین نہ جاے اسکو سملہ بولتے ہین ایسا بہت ملتا ہے اور سیاہ نہین ہوتا بلکہ خاکی اور بعض تیرہ اور بعض کمرنگ ہوتا ہے جو غرق نہین ہو سکتا وہ بالکل خراب ہے اس مین کچھ جان یعنی قوت نہین بہت ضعیف ہے

وید اسکی پانچ قسمین بتلاتے ہین سیاہ۔ سفید۔ زرد اور زمرد کی طرح وغیرہ کہ ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ ہے اور خواص و فوائد تھوڑا اسا باہم تفاوت رکھتے ہین مزہ کڑوا کسیلا اور تیز اور گرم اور خوشبودار ہے بعض ویدون نے دو قسمین لکھی ہین سفید اور سیاہ کتب طب یونانی مین جب مطلق عود مذکور ہوتا ہے تو ہندوستان کا عود مراد ہوتا ہے اور اکثر مخزن مین مختار بنگال کا سلہٹی غرقی ہے جس مین خوشبو ہوتی ہے مزہ تلخ ہوتا ہے اور دہنیت ہوتی ہے چابنے سے زبان کو تھوڑا سا قبض معلوم ہوتا ہے اس کی خوبی کو اور جگہون کے نہین پہونچتے۔ اختیارات کا مؤلف لکھتا ہے کہ جاوے سے دو روز کی راہ پر ایک بندر ہے چینان نام ہے اس مین ایسا عمدہ اگر ہوتا ہے کہ کہین کا ایسا نہین ہوتا ویسے اس مین خوشبو نہین جب ہاتھ مین پکڑین اور گرم ہو جاے اور ہاتھ مین پسینا آجاے تو بے حد خوشبو دیتا ہے اکثر نسخون اور ترکیبون مین عود ہندی خام لکھتے ہین اس قید کی وجہ یہ ہے کہ دستور ہے کہ عود کی لکڑی کو بھگو کر نیکوب کر کے عرق نکالتے ہین اور اس عرق سے عطر تیار کرتے ہین بعض نامقید لوگ ایسے ثفل کو سکھا کر عود کی جگہ بیچتے ہین یہ بالکل ضعیف ہوتا ہے بعض تھوڑا سا مغز بادام اس ثفل مین شامل کر کے شیشون مین بطریق تقطیر کے تیل نکالتے ہین اسکو ہندی مین چوا کہتے ہین اس مین وہ خوشبو نہین ہوتی جو خالص مین ہوتی ہے کہ برادۂ عود سے بدون عرق نکالنے اور مغز بادام ملانے کے بناتے ہین یہ ہندوستان مین ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے سختی اور دہنیت اور ہیئت مین عود کے مشابہ مگر خوشبو ویسی نہین آتی ہے مگر کہتے ہین اکثر عود کے دھوکے مین اسے بیچ ڈالتے ہین

طبیعت دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے کے آخر مین گرم ہے اور تیسرے درجے مین خشک ہے بعض نے تیسرے درجے مین گرم و خشک لکھا ہے بعض کے نزدیک گرمی اس کی پہلے درجے مین اور خشکی تیسرے درجے مین ہے۔

خواص و فوائد روح اور دل کو فرحت بخشتا ہے۔ سدہ کھولتا ہے باہ اور حواس اور قوائے دماغی اور دماغ اور پھیپھڑون اور دل و جگر اور معدہ اور مثانہ اور آنتون اور رحم اور گردہ اور پیشاب کی

تالیون کو قوت پہونچاتا ہے ہاضم ہے امساک پیدا کرتا ہے۔ نقرس کا درد دفع کرتا ہے منھ کی بدبو کو دور کرتا ہو
بلغم کو نکالتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے رحم کی سردی کو مٹاتا ہے اسکی رطوبت خشک کرتا ہے دستون کو بند
کرتا ہے اسہال ذوسنطاریا خصوصاً سوداوی کو روکتا ہے کیونکہ اس مین قوت قابضہ ہے حاملہ عورت
اور اسکے شکم کے بچے کی محافظت کرتا ہے۔ دمہ اور خفقان سرد اور کھانسی اور استسقا اور غشی کے واسطے
نافع ہے۔ اسکی دھونی سے دماغ کی رطوبات تحلیل ہوتی ہین اسکو جلاکر پیسکر ملنا دانتون اور مسوڑھون
کو قوت دیتا ہے اور دانتون کو اجلا کرتا ہے اسکی کلی کرنے سے بھی دانتون اور مسوڑھون مین قوت آتی
ہے تھوڑا سا عود آگ پر ڈالین اور جست کا برتن اُسکے دھوین پر اوندھا دین تاکہ وہ دھوان اُس مین
خوب جمع ہو جاوے جو بچہ کہ قے کرتا ہو اور کسی تدبیر سے بند نہوتی ہو اسکی مان کا دودھ اُس برتن مین دوھ کر
اُس بچے کو پلاوین دو تین مرتبہ کے پلانے سے قے بند ہو جاتی ہے پیشاب اور منی اور ودی اور مذی
کو روکتا ہے جنکا سبب سردی و تری اور مثانے کا ضعف اور منی کے ظرف کی کمزوری ہو اسکو جوش
دیکر شراب کے ساتھ پینے سے حشرات الارض کا زہر دفع ہوتا ہے کپڑون کو اسکی دھونی دینے سے اُنمین
جوین نہین پڑتین حاملہ عورت کے پیٹ کے بچے کی حفاظت کرتا ہے ذات الجنب کو نافع ہے معدے
کی رطوبات کو خشک کر دیتا ہے [illegible] اسکی قوت بڑھ جاتی ہے گیلانی کہتا ہے کہ اگرچہ حرارت
اور خشکی اور خوشبو کی وجہ سے حرارت غریزی کو طاقت پہونچاتا ہے اسی لیئے معدے کی بدبو دور کرتا
ہے اسکی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے اسکو پانی مین [illegible] کر یا جوش دیکر صاف کر کے پینے سے آنتو نکا

زخم اور مروڑ جاتی [illegible] ہے ۔

ویدکہتے ہین کہ دل کو طاقت بڑھانے والی دواؤن مین اگر کو ملایا جاتا ہے گٹھیا اور چھوٹے جوڑون
کی سوجن پر اسکے گوند کا لیپ کرنا چاہیئے ہاتھ پیر یا کسی عضو کا سن پڑ جانے کے لیئے اسکا لیپ کرنا
چاہیئے اگر اور سونٹھ کو جوش کر کے پلانے سے بدن کے ہر ایک عضو کی کمزوری اور بادی دفع ہوتی
ہے اگر اور انیس کے سفوف کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہین کنول گٹے کی سفید مینگ کو
بھون کر اگر کے ساتھ پیسکر اور شہد مین ملاکر چاٹنے سے قے بند ہو جاتی ہے سر کا گھومنا بند کرنے کے لیئے
عمدہ اگر کی لکڑی سنگھانا چاہیئے اسکا جوشاندہ پلانے سے بخار سے بڑھی ہوئی تشنگی کم ہو جاتی ہے
اسکو پیسکر گرم کر کے لیپ کرنے سے پیٹ کا درد بند ہوتا ہے اسکو پانی مین پیسکر ٹھنڈا لیپ کرنے سے
بدن کی سوزش کو تسکین ہوتی ہے اگر اور سناور کا جوشاندہ پلانے سے بخار چھوٹتا ہے اور اُس کے
بعد کی کمزوری دفع ہو جاتی ہے اسکو باریک پیسکر چھانکر بدن پر ملنے سے پسینے کا بہت آنا بند ہو جاتا ہے اسکے
سفوف کی پھنکی لینے سے بخار چھوٹتا ہے اسکو پانی مین گھس کر پلانے سے صفراوی قے بند ہوتی ہے
اسکی لکڑی سے روغن بنا کے ملنے سے بدن کا درد مٹتا ہے اسکو پیسکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے دل
کی طاقت بڑھتی ہے اور قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے مضر گرم مزاج والون کو اور خاصکر اُن کے
[illegible] کے دھڑ کو مصلح گرم مزاج والون کے لیئے کافور گلنگبین اور سر کے لیئے گل سرخ اور تلے کے

دمفز کے لیے گلاب **بدل** معجونوں میں دارچینی اور لونگ اور زعفران اور مصطگی اور [illegible] ورزراوند مدحرج اور قبض شکم کے لیے صندل سرخ اور درد نقرس کے لیے دگنا قنطوریون دقیق **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔

اگر کا تیل (ھ)

دہن العود (ع)

مشہور ہے اسکی مالش پٹھوں کو قوت دیتی ہے گٹھیا اور خارش کو مفید ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے عضو تناسل پر اسکو لیپ کرنے سے استادگی پیدا کرتا ہے قوت باہ بڑھتی ہے۔

اگنی چار (ھ)

بفتح الف وسکون کاف فارسی وکسر نون ویاے تحتانی وفتح جیم فارسی وسکون [illegible] سے مہملہ موقوف **صفات وفوائد** ایک دوا ہے [illegible] بحر مغرب کے ساحل پر ہوتی ہے [illegible] سرخ رنگ ہو تیز اور نہایت گرم ہے خشک بھی ہے [illegible] باد اور سینے کی بلغمی بیماریوں [illegible] اور درد مفاصل کو مفید ہے **مضر** گرم مزاج والے کو **مصلح** [illegible]

اگنی جوالہ

بفتح الف وسکون کاف فارسی وکسر نون وسکون یاے تحتانی [illegible] وفتح واو ساکن وسکون الف وفتح لام وہاے مختفی ہو

صفات وفوائد ایک ہندوستانی دوا ہے نہایت تیز اور گرم وخشک ہے جس عضو پر رکھتے ہیں اس میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جیسے آگ سے جل گیا ہو آبلہ پڑ جاتا ہے سردی پیدا ہو گئی ہو اور جلد جلد سانس آتی ہو تو اسکا دینا مفید ہے بھوک پیدا کرتی ہے اسکو [illegible] کہتے ہیں

اگیا (ھ)

صفات وشناخت ایک کتاب میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ ایک [illegible] ہے سبز وتلخ وتیز ہوتی ہے اکثر کیمیاگر اسکے متلاشی رہتے ہیں **طبیعت** گرم تیسرے درجے میں خشک [illegible] درجے میں **خواص وفوائد** اگر گندک کو اسکے عرق میں چالیس روز تر کریں اور خشک [illegible] دور [illegible] میں پان میں کھایا کریں تو باہ میں قوت بے انتہا پیدا ہو جاے بھوک پیدا [illegible] عرق میں کشتہ کریں تو وہ کشتہ کھانسی اور دمے کو بہت نفع کرے [illegible] کے ساتھ ملا کر لگانا خارش کو دفع کرتا ہے **مضر** جلد کو گندہ کرتی ہے اور [illegible]

مروارسنگ اور گاسے کا گھی **مقدار خوراک** دو رتی۔

تنبیہ آگیا الف ممدودہ اور سکون کاف فارسی کے ساتھ مارواڑی زبان مین گزندور کش کا نام ہے جسے لوپری کہتے ہین ان سطون کے افعال وخواص سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہین اسلئے کہ لوپری خارش پیدا کرتی ہے اور یہ خارش کے علاج مین مستعمل ہے۔

اگستیہ (سنسکرت)

بفتح الف وفتح کاف فارسی وسکون سین مہملہ وکسرہ تاے فوقانی وسکون ہاے ہوز اور بغیر ہاکے بھی آیا ہے اسکو مارواڑی مین اگتیو بفتح الف وفتح کاف فارسی وسکون تاے فوقانی وضم یاے تحتانی وواو مجہول اور ہندی مین اگیا بفتح الف وفتح کاف فارسی وکسرہ تاے فوقانی مخلوط بہا وفتح یاے تحتانی وسکون الف اور گجراتی مین اگتھیو یاے تحتانی مضموم اور واو مجہول سے بولتے ہین اور مرہٹی مین اگستا بفتح الف وفتح کاف فارسی وسکون سین وفتح تاے فوقانی وسکون الف کہتے ہین۔

صفات وشناخت پھولون کے رنگ اور قسمون کے اعتبار سے یہ درخت چار طور کا ہوتا ہے اسکی اونچائی بیس تیس فٹ تک ہوتی ہے اسکی لکڑی نرم ہوتی ہے اسکے پتے وضع مین املی کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُسے بڑے ہوتے ہین وہ ایک دوسرے کے سامنے جوڑے مین لگتے ہین ایک سینک پر بیس تیس تک پتے جوڑے لگا کرتے ہین اسکے تین انچ پھول لگتے ہین جو آخر مین موڑے ہوے ہوتے ہین انکی پنکھڑیان دلدار ہوتی ہین اسکے ایک فٹ لمبی اور پتلی پھلیان لگتی ہین یہ درخت سات آٹھ برس کا ہوکے سوکھ جاتا ہے اسکے برسات مین پھول آنے لگتے ہین اختتام برسات تک رہتے ہین اور آسوج مین پھلیان آتی ہین اسکی ٹہنیون پر لال گوند لگتا ہے جو دیکھنے پر کچھ کالا پڑجاتا ہے یہ زبان کو نہایت سکوڑنے والا اور قبض پیدا کرنے والا ہوتا ہے اسکے پتون مین سے چکنا رس نکلتا ہے بعض کہتے ہین کہ اگستہ۔ واسن ہے اس کا درخت ہندوستان کے دکھن اور پوربی حصے مین اور گنگا اور جمنا کے درمیان کے ملک مین اور راجپوتانے وغیرہ مین ہوتا ہے **طبیعت** سرد وخشک ہے +

خواص وفوائد اسکی کونپلین اور پھول اور پھلیان ترکاری پکانے کے کام مین آتی ہین مگر بہت دنون تک لگاتار اور زیادہ کھانے سے دست پیدا کرتی ہین اسکی چھال بہت حابس ہے چھال کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہین مسوڑیے چیچک مین اور ایسے بخار دن مین جن مین پھوڑے پھنسیان ہوجایا کرتی ہین اس کا جوشاندہ پلانا چاہئے اسکے پتے اور پھولون کا رس سنگھانے سے بند زکام موقوف ہوتا ہے اسکے پتے یا پھولون کا رس سنگھانے سے ناک کے ذریعہ سے سر سے بہت سی خراب رطوبت بہ کر سر کا درد جاتا رہتا ہے اور بھاری پن مٹ جاتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پینے سے قبض مٹ جاتا ہے چوٹ کے اوپر پتون کا پولٹس باندھنے سے سوجن اُتر کے درد جاتا رہتا ہے پتون یا پھولونکا

رس سنگھانے سے تجاری چھوٹ جاتی ہے لال پھول والے درخت کی جڑ کو پانی میں پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے کنٹھیا کی سوجن اترتی ہے پھولونکے رس کو آنکھ میں ڈالنے سے دھندلا پن مٹتا ہے اور شبکوری دفع ہوتی ہے پھولونکی ترکاری بناکر کھانے سے شبکوری یعنی رتوندھی دفع ہوتی ہے اسکے پتونکے رس کا لیپ کرنے سے کھجلی دفع ہوتی ہے اسکے عام اجزا صفرا و بلغم کو دور کرتے ہیں اسکا پھول پینس کے عارضے کو کھوتا ہے اسکے پھولونکے سونگھنے سے قوت شامہ میں ترقی پیدا ہوتی ہے۔

السی (ھ)

بفتح الف وسکون لام وکسر سین مہملہ ویاے معروف یہ لفظ ہندی کا ہے مگر فرہنگ ترکی میں السی کو لفظ ترکی کہا ہے۔ زغیر (ف) کتان (ع) لن سیڈ (یاے معروف سے) (ش) لالی نالی سمنیا (ل)،

صفات وشناخت السی کے پودے کی ساق پتلی اور قریب ایک ہاتھ کے لانبی پتا پتلا پھول [illegible] ہوتا ہے اسکی گھنڈی جس میں بیج ہوتے چنے کے دانے کے برابر ہوتی ہے اس میں بیج بھرے ہوتے ہیں یہ بیج چکنے ہوتے ہیں بعض کا رنگ زردی وسبزی مائل اور بعض کا سرخی مائل اور بعض کا سیاہی مائل اور بعض کا سفید ہوتا ہے اس پودے کی چھال سے ایران وغیرہ میں کپڑے بنتے ہیں اور کپڑے کو کتان کہتے ہیں جب مطلق السی بولتے ہیں تو بیج مراد ہوتے ہیں گیلانی نے لکھا ہے کہ طبیبوں کی یہ عادت ہوگئی ہے کہ جب مطلق بزر بولتے ہیں تو بزر کتان یعنی السی مراد ہوتی ہے بعد اسکے یہ اصطلاح مقرر کرلی ہے کہ جب مطلق بزر بولیں تو اس سے السی کا تیل مراد ہو بہتر وہ بیج ہیں جو تازہ اور بھاری اور موٹے ہوں

طبیعت تمام اجزا مع تخم کے پہلے درجے میں گرم وخشک ہیں [illegible] لکھا ہے کہ السی کے بیج پہلے درجے میں گرم ہیں اور تری وخشکی میں معتدل ہیں اور ماسرجویہ نے کہا ہے گرمی وسردی تری وخشکی ان چاروں کیفیات میں معتدل ہیں بعض نے کہا ہے کہ گرمی وسردی میں معتدل ہیں اور پہلے درجے میں خشک ہیں بعض نے کہا ہے کہ گرم وخشک ہیں مگر گرمی خشکی سے بڑھی ہوئی ہے اس قائل نے درجے کی کوئی تعیین نہیں کی ہے دوسرے اجزا کی قوت بھی بیجوں کے قریب قریب ہے السی کے تمام پودے میں رطوبت فضلیہ مزور ہے خاصکر جب تک تر وتازہ ہو امیر اللغات میں لکھا ہے کہ السی کے لعاب کا مزاج دوسرے درجے میں سرد وتر ہے خدا جانے یہ بات انھوں نے کہاں سے اڑائی ہے۔ السی کے کپڑے کا مزاج سرد وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ معتدل اور سردی کی طرف مائل ہے

خواص وفوائد السی کا کپڑا پہننا حرارت کو دور کرتا ہے پسینہ کم کرتا ہے خارش اور ورم سخت کو نافع ہے اس میں جوئیں کم پڑتی ہیں شریف نے لکھا ہے کہ اگر یہ چاہیں کہ بدن دبلا ہو جائے تو جاڑوں میں کتان کا کورا کپڑا بغیر دھلا ہوا پہنیں اور گرمیوں میں اسکا کپڑا دھلا ہوا پہنیں اور اگر یہ چاہیں کہ بدن فربہ ہو جائے تو جاڑوں میں کتان کا کپڑا دھلا ہوا پہنیں اور گرمیوں میں کورا پہنیں۔ اسکا [illegible] دماغ کا سدہ کھولتا ہے زکام کو نافع اسکا دھواں خرابی رحم کی اصلاح کرتا ہے۔ اسکو جلاکر راکھ تازہ زخموں پر چھڑکنے سے

ہو بند ہو جاتا ہے سوزش اور درد بھی بند ہو جاتے ہیں زخموں میں اسکا کپڑا بھرنا مفید ہے زخم کو بھر دیتا ہے
اسکا پھول مفرح و مقوی دل ہے اسکے بیجوں کا لعوق بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے اور سینے کی رطوبت پاک
کرتا ہے اسکے بیج قبض دفع کرتے ہیں اور سینے کو جلا دیتے ہیں اور ورم کو تحلیل کرتے ہیں گردے اور
مثانے کے زخم بھرتے ہیں پیشاب خوب لاتے ہیں قوت باہ بڑھاتے ہیں منی کو گاڑھا کرتے ہیں
مثانے اور گردے کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتے ہیں تخم کتان یعنی السی پیسکر دو چند شہد یا مصری کے
قوام میں ملاکر چاٹنے سے بلغمی کھانسی جاتی رہتی ہے تخم کتان میں رطوبت فضلیہ ضرور ہے خاصکر تازہ میں
اسی وجہ سے نفخ پیدا کرتے ہیں اور یہ بہ نسبت بابونہ کے درد کی تسکین کم کرتے ہیں انکے لیپ سے
جھائیں اور داد جاتے رہتے ہیں اگر سر کے بال شہد میں ملاکر لگائیں تو اور بھی نفع ہوتا ناخنوں میں خشکی
آجاے اور پھٹنے اور چھلکے اترنے لگیں تو انکو پیسکر شہد کے ساتھ لگانا چاہیے صحت ہو جاے گی پیسکر تل کے
تیل میں ملاکر لگانے سے ہر قسم کے ورم کو نفع دیتے ہیں درد اور سوزش دفع کرتے ہیں گرم پانی میں پیسکر
درد سر وری کے لیے لگانا مفید ہے تین بار کے لگانے میں بالکل جاتا رہتا ہے سر کے داد اور نفخ کو دفع
کرتے ہیں انکی دھونی سے زکام جاتا رہتا ہے ناک کا سدہ کھل جاتا ہے انکا لعاب آنکھ میں ٹپکانے اور
لیپ کرنے سے اسکی سرخی دفع ہو جاتی ہے ماشے دس ماشہ السی کے بیج چنوں کے جوشاندے کے ساتھ
کھانے سے سینے کے درد کو نفع ہوتا ہے مواد نکل جاتا ہے اور فضول تھوک کی راہ دفع ہو جاتے ہیں سات
دس ماشہ کھانے سے اعضاے باطنی خاصکر جگر کا تحلیل ہو جاتا ہے انکو بھونکر استعمال کرنے سے قبض
شکم پیدا کرتے ہیں تھوک میں خون آنے کو بند کرتے ہیں کھانسی کو مفید ہیں اگر السی کے بیجوں کو
کوٹکر پانی میں جوش کرکے سات تولہ کے قریب یہ پانی پئیں تو قے سہولت سے آجاے کسی
آدمی کو کیسی ہی دشواری سے قے آتی ہو اس سے آسانی سے آجاتی ہے السی کے بیج پانی میں
جوش کرکے اور روغن گل ملاکر حقنہ کرنے سے آنتوں کے پھوڑوں کو بہت نفع ملتا ہے انکا لعاب
روغن گل کے ساتھ پینے سے بھی گردے اور مثانے اور رحم کے زخموں کو نفع پہونچتا ہے ہر روز
سوا دو ماشہ السی کے بیج کھانے سے آنتوں کا درد جاتا رہتا ہے پیشاب اور پسینہ اور دودھ اور
حیض جاری ہو جاتا ہے قبض دفع ہو جاتا ہے منی بڑھتی ہے گردے اور مثانے کے زخم اور
پھوڑے کو نفع پہونچاتا ہے لیکن پیشاب جاری کرنے کے بارے میں انکی طاقت ضعیف ہے البتہ
بھوننے سے قوت آجاتی ہے اسلیے کہ قبض شکم ہو کر مثانے کی طرف رطوبات رجوع ہو جاتے ہیں
ایک تولہ السی کے بیج پانی میں جوش دیکر سکو پیسکر پی لیں اور کئی دن ایسا کریں تو مثانے کی پتھری گل جاے
اگر کوٹکر تھوڑی سی کالی مرچوں کے ساتھ شہد میں چاٹا کریں تو باہ کو بے حد فائدہ ہو کیسی ہی کمزوری ہو جاتی
رہے اور تنہا بھی بھونے دو ماشہ روز کھانے سے منی بڑھتی ہے آنتوں کا درد جاتا رہتا ہے شیخ نے کہا ہے
کہ السی کے بیجوں کی قوت میتھی کے بیجوں کے قریب قریب ہے انکے استعمال سے مواد میں نضج پیدا ہو جاتا
ہے انہیں یہ عجیب بات ہے کہ سرد اور گرم دونوں قسم کے ورموں کو خواہ وہ اعضاے ظاہری میں ہوں

یا باطنی ہین تحلیل کرتے ہین انکو پیسکر سرکے ہین ملاکر داد اور چھائیون اور بثور لبنیہ پر لگانے سے زائل ہوجاتے
ہین کیونکہ جلا کرتے ہین ظاہر بدن پر زخم ہو تو انکے لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے شہد اور موم کے ساتھ
انکے لعاب کی قیروطی بناکر اور بورہ ارمنی ملاکر سوئن اور داد پر لگائین تو بالکل جاتے رہین شراب ہین
پکاکر قروح شہدیہ اور غلیہ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے انکے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بھون
لینے سے قبض شکم پیدا کرتے ہین اور بغیر بھونے ہوے دست آنے اور قبض پیدا کرنے کے متعلق شکم کی
حالت کو اعتدال پر لاتے ہین انکو پانی ہین جوش کرکے اُس ہین بیٹھنے سے رحم اور انتون کا درم اتر جاتا
ہے رحم کی سوزش اور اختناق کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے لعاب کے لگانے سے شقاق مقعد کو نفع ہوتا ہے
مقعد ہین زخم ہوجاے تو اسکو جلاکر اُسپر چھڑکنے سے پیپ خشک ہوجاتی ہے السی کے بیجون کا لعاب لگانے سے
مفاصل اور عرق النسا اور نقرس کے دردون کو تسکین ہوتی ہے گاؤن کے لوگ اسکا لعوق شہد ہین
بناکر چاٹتے ہین پانی کے سے پتلے دست خوب آتے ہین پیٹ کا بچہ جلد نکل جاتا ہے تلی کا درم تحلیل ہوتا
ہے چھٹانک بھر السی کے بیج اور ایک بھر اسپغول کی بھوسی دونون کو یکجا کرکے آدھ پاؤ کھانڈ ملاکر
سات حصے کرین روزانہ ایک حصہ [illegible] کے آدھ سیر دودھ کے ساتھ پھانک لیا کرین کھٹائی
تیل نمک مرچ مٹھائی سے پرہیز رکھین سوزاک [illegible] ہے کا اگر بھوسی نہو تو اسپغول کو کوٹ لین اکثر لوگ
ایسا ہی کرتے ہین اور یہ جو مشہور ہے کہ کٹا ہوا اسپغول سمیت پیدا کرتا ہے کبھی ایسا اس نسخے ہین
وقوع ہین نہین آیا ڈاکٹر السی کے بیجون کا جوشاندہ کھانسی [illegible] کام اور درد ستون اور [illegible] ہین مفید
خیال کرتے ہین اور اسکی کھلی کی پلٹس بناتے ہین اسکو اصل [illegible] کے ساتھ ملاکر بھی دیتے ہین
وید کہتے ہین کہ السی کا پلٹس باندھنے سے پھوڑے جلدی پک جاتے ہین السی کے بیجون کے [illegible]
کو مصری کے ساتھ پھانکنے سے سوزاک مٹتا ہے السی کے پھولون کو شہد ہین چاٹنے سے قوت حافظہ
بڑھتی ہے السی کے بیجون کو مصری کے ساتھ پیسکر پھانک کر اوپر سے دودھ پینے سے طاقت بڑھتی
ہے اور منی زیادہ ہوتی ہے انکو بھونکر کوٹ کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے کھانسی مٹتی ہے اسکے پتون کا
جوشاندہ پلانے سے کھانسی مٹتی ہے ببول کی گری کا سفوف پھنکا کے اوپر سے یہ جوشاندہ پلانے سے
دست بند ہوتے ہین ان بیجون کو کھانے کے کام ہین لانے سے دست اور کھانسی مٹتی ہے السی
کو پیاز کے رس ہین پکاکے کان ہین ڈالنے سے کان کے اندر کی سوجن مٹتی ہے اسکے بیجون کا جوشاندہ
پلانے سے سوزاک مٹتا ہے السی کی راکھ کے برکانے سے مقعد کا زخم بھرجاتا ہے سفید پھول کی
السی کے بیج کھانے کے کام ہین زیادہ آتے ہین مضر السی معدے کو نقصان پہونچاتی ہے دیر
ہین ہضم ہوتی ہے معدے سے نکلے دیر ہین اترتی ہے خون اس سے کم بنتا ہے نگاہ کو خراب کرتی ہے
دھند پیدا کرتی ہے باہ کو کمزور کرتی ہے خصیتون کو نقصان پہونچاتی ہے مصلح معدے کے نقصان اور دیر
ہین ہضم ہونے اور دیر ہین معدے سے نکلے اترنے اور کم خون پیدا ہونے اور بینائی کو نقصان
پہونچنے کی اصلاح ہیں لودانہ اور شہد کرتے ہین آنکھ ہین دھند پیدا ہونے کی اصلاح [illegible] سے

ہوتی ہے ہاضمے کی کمزوری کی اصلاح سکنجبین کرتی ہے خصیون کا نقصان شہد اور گلقند دور کرتے
ہین **بدل** میتھی کے بیج اور تحریک باہ مین باقلا کے بیج **مقدار خوراک** ساڑھے دس ماشہ بعض نے ۴ ماشہ لکھا ہے

✣ السی کا تیل ✣

ایک وید نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ سو تولہ سفید السی مین سے ۳۶ تولہ لال مین سے ۳۱ تولہ اور چھوٹے
بیجون مین سے ۲۶ تولہ تیل نکلتا ہے۔ جب تم عربی کی کسی کتاب مین مطلقاً القطحبہ پاؤ تو اس سے السی
کا تیل مراد سمجھو یہ تیل گرم و تر ہے درد دن کو اسکی مالش سے تسکین ہوتی ہے بھوک پیدا کرتا ہے
عضا کو قوت دیتا ہے فساد بلغم کو دفع کرتا ہے پیشاب اس سے کھلکر ہوتا ہے اسکے لگانے سے داد و [illegible]
پھوڑے پھنسی کو زائل کرتا ہے بدن کے چمڑے کی خراش اسکے لگانے سے جاتی رہتی ہے لگانے اور پلانے
سے دل کے درد کو زائل کرتا ہے روغن گل کے ساتھ حقنہ کرنے سے آنتونکے زخم اور خراش کو فائدہ پہونچاتا ہے
اسکے پلانے سے قولنج کو نفع ہوتی ہے خاصکر اسمین ڈالکر جوش کرکے پلانا اس کام کیلئے بہت مفید ہے
جسکے کہ چوپایہ کا قولنج بھی کھلتا ہے اسکی مالش بدن کی خشکی دفع کرتی ہے السی کا تیل چونے کے پانی کے ہمراہ
ملاکر جلی ہوئی جگہ پر لگانا ملائم کرنیوالی [illegible] کرنیوالی دوا ہے وید کہتے ہین کہ اس تیل کو کچھ گرم کرکے
کانون مین چکانے سے کان درد دفع ہوتا ہے اس تیل کی پانچ بوندین پچکاری کے ذریعہ سے عضو تناسل
کے سوراخ مین پہونچانے سے سوزاک مٹتا ہے اس تیل مین سونف کا سفوف ڈال کے گرم کرکے
کمر پر مالش کرنے سے درد جاتا رہتا ہے بدن پر ملنے سے پھوڑے پھنسی مٹتے ہین۔ مضر بینائی اور باہ کو
کمزور کرتا ہے معدے کیواسطے ردی ہے مصلح سکنجبین اور دھنیا

✣ الائچی سرخ ✣

بکسر الف و فتح لام و سکون الف دوم و کسر یائے تحتانی و جیم فارسی و یائے معروف اسی کو بڑی الائچی
بھی کہتے ہین۔ ہیل کلان دف، قاقلہ کبار۔ و قاقلہ ذکر۔ و ہیل ذکر۔ و قاقلہ زنجی۔ (ع) ✣
صفات و شناخت ایک درخت کا پھل ہے جسکی لمبائی دو تین ہاتھ کی ہوتی ہے تنہ ایک ہوتا
ہے بتونگی وضع انار کے بتونگی سی ہوتی ہے اور انطاکی نے لکھا ہے کہ اسکے پتے چوڑے ہوتے ہین
حکیم عبد المجید حاشیہ تحفہ مین کہتا ہے کہ اسکے پتے جوار کے پتونکی طرح ہوتے ہین رنگ سبز و تیرہ ہوتا ہے
طول انکا ڈیڑھ بالشت کے قریب ہوتا ہے اور عرض مین چار انگل کے قریب پھول و پھل ساق کے
تلے کے حصے مین لگتے ہین بعض نے لکھا ہے کہ اسکے پتے دو بالشت تک لمبے ہوتے ہین پھول چھوٹا اور سفید
سرخی مائل ہوتا ہے وضع اسکی باقلا کے پھول کی سی ہوتی ہے پھل اسکا صنوبری شکل مثلث پہلو دار
ہوتا ہے اور انگلی کی پورے کے برابر لمبا ہوتا ہے اور کوئی اس سے چھوٹا اور کوئی بڑا بھی ہوتا ہے
چھلکا اسکا خاکی تیرہ اور مضبوط ہوتا ہے اور طول مین اس پر لکیرین ہوتی ہین پکنے کے بعد بعض کا

چھلکا خود بخود پھٹ جاتا ہے بیج کا رنگ بھی خاکی تیرہ ہوتا ہے جب تک یہ بیج تازے ہوتے ہیں
ان میں رطوبت چپچپ دار شیرین مزہ رہتی ہے خشک ہونے کے بعد یہ رطوبت جاتی رہتی ہے یہ بیج
جب تک چھلکوں میں ہیں دو سال تک قوت باقی رہتی ہے بعد اسکے مزہ اور خوشبو جاتے رہتے ہیں قوت
باقی نہیں رہتی اور غلاف سے نکلے ہوئے بیجوں کی قوت ایک سال تک باقی رہتی ہے ان میں سے تیل نکلتا ہے
وہ طبیعت کو خوش رکھنے والا جوش پیدا کرنے والا اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے یہ مزے اور خوشبو میں
بیجوں کی طرح ہوتا ہے اسکے درخت حبشہ۔ یمن اور ہند کے بعض مقاموں میں ہوتے ہیں **طبیعت**
شیخ الرئیس اور مصنف درر المفاخر وغیرہ نے تیسرے درجے میں گرم و خشک لکھا ہے غافقی اور
گیلانی اور صاحب تحفہ کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور مخزن الادویہ کے مؤلف
نے پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک بتایا ہے یہ قول غالباً شارح گازرونی کے کلام سے
+ اخذ کیا ہے جو انہوں نے الائچی سفید کے مزاج کے متعلق لکھا ہے +

خواص و فوائد روح کو قوت دیتی ہے گرمی پیدا کرتی ہے تحلیل کرتی ہے دل اور معدہ اور مسوڑھوں کو
قوی کرتی ہے کھانے کو ہضم کرتی ہے منہ آجائے تو اسکے سفوف کے برکنے سے نفع ہوتا ہے بھوک
کھولتی ہے ڈکار لاتی ہے سدے دفع کرتی ہے غذا اور جلا پیدا کرتی ہے منہ اور پسینے کو خوشبودار کرتی ہے
جگر کے درد کو جو سردی سے ہو مٹاتی ہے جگر کا سدہ دور کرتی ہے اس کام کے لیے ساڑھے تین ماشہ
اسکے بیج مع سکنجبین کے ساتھ تین دن تک استعمال کریں سات ماشہ دانہ الائچی اور سات ماشہ تخم
خیارین مع سکنجبین کے ساتھ پینے سے گردے کی پتھری کو نفع ہوتا ہے اگر سات ماشہ اسکے بیج سکنجبین
میں ملا کر چاٹیں اور سات دن تک ایسا کریں تو فائدہ ہو بیچ اسکو سونگھنے سے چھینک آتی ہے
اور درد سر اور صرع کے لیے کہ ریح غلیظ کی وجہ سے ہو نافع ہے غفلت اور جنون کو نفع دیتا ہے۔
یہ قسم بعض مزاجوں میں بہ نسبت سفید کے زیادہ موافق آتی ہے اسکے دانے دستوں کو بند کرتے ہیں
خاصکر بھونے ہوئے جی کی ماش کو دفع کرتے ہیں معدے کی ریاح کو دور کرتے ہیں ہیضہ اور درد
جگر کو مفید ہیں جبڑوں کو کھولتے ہیں اسکے چھلکوں کا لیپ کرنا گرمی کے درد سر کو نافع ہے ان چھلکوں کا
منجن مسوڑھوں کو قوت دیتا ہے یہی حال دانوں کے منجن کا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ الائچی سرخ الائچی
سفید سے قوی ہے تیز اور گرم اور سبک ہے بلغم اور صفرا کو دور کرتی ہے سوزش معدہ اور درد
اور بیہوشی کو مفید ہے تشنگی کو اور منہ کی بیماریوں کو دفع کرتی ہے درد سر اور قے اور کھانسی کو روکتی ہے
بعض وید کہتے ہیں کہ باد اور بلغم پیدا کرتی ہے۔ مصری کے ساتھ اسکے بیجوں کے سفوف کی پھنکی
لینے سے سوزاک دفع ہوتا ہے انکے سفوف کو سفید موصلی اور مصری کے ساتھ کھانے سے طاقت
بڑھتی ہے بیلگری کے ساتھ انکے سفوف کی پھنکی لینے سے دست بند ہوتے ہیں سونف کے ساتھ
کھانے سے ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہے اسکے بیجوں کے دو ماشہ سفوف کو گونین کے ساتھ دینے سے
اعصاب کا درد مٹتا ہے اسکا پانچ رتی سفوف لینے سے جگر کے زخم دفع ہوتے ہیں کالے ناگ کے

ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی لینے سے پیٹ کا درد اور نفخ دفع ہوتا ہے مصری کے ساتھ اسکو پھانکنے سے گرمی اور سوزش شکم کی مٹتی ہے الائچی سرخ کو جوش دیکر کلیان کرنے سے دانت اور مسوڑھون کے امراض مٹتے ہین خربوزے کے بیجون کی مینگیں اور الائچی کے بیج پیسکر پھانکنے سے لوت روگ دفع ہوتا ہے آنتون مین سے جو تھوڑا تھوڑا اور گاڑھا رس نکلنے سے بدہضمی ہوتی ہے اسکو دفع کرنے کیلئے اسکا استعمال بہت مفید ہے اسکے بیج تھی جنگلی رائی کے سفوف کے ساتھ لینے سے جگر مین جو خون جم گیا ہو وہ تحلیل ہو جاتا ہے اسکے سفوف مین برابر کی مصری ملاکر چاول کے دھوون کے ساتھ سے اسکی بھوک بڑھتی ہے مضر آنتون اور پھیپھڑے کو **مصلح** آنتون کے لیے کتیرا اور پھیپھڑے کیلئے قند **بدل** ہوزن کباب چینی ڈیوڑھی چھوٹی الائچی **قدر خوراک** ساڑھے چار ماشہ بعض نو ماشہ تک کہتے ہین

مورنگ الائچی

اسکے درخت بنگال کے پورب کی طرف گانوون مین ہوتے ہین انکے پھلون کو مورنگ الائچی کہتے ہین انکے پھل بڑی الائچی کے پھلون سے کم ملتے ہین مگر بیجون کا مزہ اور صورت ملتی جلتی ہے اسکے پھل بھادون یا آسوج مین پکتے ہین

خواص و فوائد بیج سکوڑنے والے اور قبض کرنے والے ہین انکو پیسکر دانتون پر ملنے سے دانت مضبوط اور صاف رہتے ہین۔

الائچی دانہ

آئن ہوت چکسلما گرین لکھا ہے کہ یہ الائچی دانے چین اور سنگاپور سے آتے ہین اور دکن کے ہر ایک بڑے بڑے شہر مین ملتے ہین یہ بیج نوکدار کوئی گول کوئی دبے ہوئے اور کوئی چپٹے ہوتے ہین اور صورت مین الائچی کے بیجون سے چھوٹے اور پیلے بھورے رنگ کے ہوتے ہین طبیعت کو فرحت پہونچانے والے اچھی خوشبو والے اور مزے مین کچھ چرپرے ہوتے ہین مالابار کی الائچی کے بیجون سے انکی خوشبو اور مزہ زیادہ تیز ہوتے ہین پر بھی انکے عرق سے طبیعت بہت خوش رہتی ہے

خواص و فوائد یہ جوش پیدا کرنے والے اور بادی کو ہٹانے والے ہین اور ان سب امراض مین مفید ہین کہ جن مین معمولی الائچی کے بیج کام مین لائے جاتے ہین انکے سفوف کو مکھن مین ملاکے چٹانے سے آنتون کی اینٹھن [illegible] دست اور بار بار پاخانے کی خواہش اور بار بار پاخانہ آنا اور آنو بند ہوتے ہین **مقدار خوراک** سوا ماشہ سے اڑھائی ماشہ تک۔

الائچی سفید

صفات و شناخت اسکے درخت ہندوستان کے مشرقی اور دکھنی حصون مین کنارا۔ میسور۔ کرگ۔ ٹراونکور۔ مدورا۔ اور ملابار وغیرہ پہاڑی تر جنگلون مین بہت ہوتے ہین

انکی جڑین کند یعنی گانٹھ نکلتی ہے اُنکے سفید اور لال پھول لگتے ہین اُن مین الائچی کے بیجون کی سی خوشبو
ہوتی ہے اسکے پھل گچھے ہین مین سبز بعد پکنے کے زرد اور بعد خشک ہونے کے سفید ہوتے ہین انکو
خشک کر لیتے ہین انکے اندر کے بیج جنکو الائچی کے دانے اور انگریزی مین کارڈمے مخر اور لاطن
مین کارڈمے موائی سمینا کہتے ہین کام مین لاتے ہین کونے ہوتے ہین مگر کونے تیز نہین چھٹا حصہ
ایک انچ کا قطر ہین اور رنگت سیاہ سرخی مائل اور اندر سے سفید ذائقہ چرپرا خوشبودار اور خوشگوار
اور بو بھی علی ہذا القیاس ایسی ہی ہوتی ہے اسکے مزے مین سرخ الائچی کے بیج سے تیزی زیادہ ہوتی
ہے اور قبض کم ہوتا ہے قوت اسکی تین برس تک رہتی ہے اور بکا چھلکا الائچی سفید کا سا گوشہ ہوتا ہی
عمدہ الائچی کے بیج کالے رنگ کے ہوتے ہین اسکے بیجون کا جو تیل کھینچے مین نکالا جاتا ہے وہ ہلکے پیلے رنگ کا
ہوتا ہے مزہ اور خوشبو الائچی کے بیجون کی سی ہوتی ہے الائچی کے بیس تولہ بیجون سے ایک تولہ تیل نکلتا ہے
اسکے بیج ہوا لگنے سے بگڑ جاتے ہین اسلیے ضرورت کے بغیر انکو چھلکے مین سے نہین نکالنا چاہیے
الائچی سفید کو بیل یوا خیر یوا ہال یا بیل اسکے گجراتی الائچی چھوٹی الائچی بھی کہتے ہین بہتر وہ ہے کہ تازہ
اور موٹی ہو اور خوشبو تیز ہو **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور شیخ نے تیسرے درجے
مین گرم و خشک بتایا ہے اور شارح گاذرونی کہتا ہے کہ پہلے درجے کے آخر مین گرم ہے اور دوسرے
درجے مین خشک ہے دیدا اسکو سردی کی طرف مائل بتاتے ہین اور مزہ تلخ ۔

خواص و فوائد اس مین قوت تریاقیہ اور قابضہ ہے روح کو فرحت پہونچاتی ہے اور لطیف کرتی
ہے جلا پیدا کرتی ہے ۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے ۔ سینہ اور معدے کی رطوبات کو جذب و خشک
کرتی ہے ۔ ہاضم ہے ۔ سر اور معدہ و دل کو قوت دیتی ہے ۔ خفقان دل کو مفید ہے ۔ منھ کی بدبو کو
دور کرتی ہے ۔ قے اور متلی اور ابکائی کو نافع ہے ۔ اسکو پیسکر ناک مین پھونکنے سے چھینک آتی
ہے مرگی اور بیہوشی اور درد سر ریحی کے لیے مفید ہے ہوا کو خوشبودار کرتی ہے ۔ گردے اور مثانے
کی پتھری کو نکالتی ہے قابض ہے ۔ خصوصاً بریان ۔ اسکو مع پوست کے کوب کرکے گلاب یا پانی مین
جوش کرکے پینا ہچکی کی مالش اور غثی و ہیضے کے لیے مفید ہے ۔ مصطگی اور آب انار مین کے ساتھ بھی
قے اور متلی کو دور کرتی ہے اور معدے کو قوت دیتی ہے اگر پودینے یا نعناع کے پتون کے ساتھ
پانی یا گلاب مین جوش کرکے صاف کرکے پیوین تو ان باتون کو نفع پہونچاوے اور طباشیر اور کھٹے
انار کا پانی اور شربت ورد و نیز ان کے ساتھ الائچی کے بیجون کو استعمال کرین تو صفراوی قے بند
ہو جاوے اسکا روغن مرتو ندی کے لیے آنکھ مین لگانا اکسیر کا حکم رکھتا ہے پیسنے مین خوشبو پیدا کرتی ہے
اسکے چھلکے ملنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین سر درد دونو کو مفید ہے خاصکر دماغ کے درد سر کو
بہت مفید ہے اسکو کان مین ڈالنے سے درد کو فائدہ ہوتا ہے حلق اور سینہ اور معدے کی رطوبات کو
دفع کرتی ہے ہاضمہ کو بہت مدد دیتی ہے معدے کی رطوبت کو دفع کرتی ہے ڈکار لاتی ہے معدے سے
اخلاط لزجی چھانٹتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے ۔ ابن ماسویہ کے نزدیک سب افعال مین بڑی سے چھوٹی

مگر معدے کی تقویت مین اُس سے کمزور ہے لیکن شیخ اور دوسرے حذاق کی رائے اسکے برخلاف
ہے شاید وہ الائچی سُرخ جو حبشہ اور زنج اور دوسری جگھون مین سوائے بنگالے کے ہوتی ہے
ایسی ہوتی ہوگی ورنہ بنگالے کی الائچی سُرخ جو دیکھی اور استعمال کی گئی ہے تجربے سے ایسی
نپائی گئی عاقلی اور گیلانی بھی کہتے ہین کہ معدۂ سرد کو قوت دیتی ہے اور کھانا ہضم کرنے مین سُرخ الائچی
سے بڑھکر ہے اور اُس سے زیادہ لطیف بھی ہے معدے کی رطوبت خشک کرتی ہے اور شیخ نے بھی
خیر دوا مین لکھا ہے کہ وہ لونگ کی قوت مین ہے اور بڑی الائچی سے زیادہ لطیف ہے اور معدے
کے لئے اُس سے زیادہ مناسب ہے

ویدک کہتے ہین کہ نہایت سُبک ہے۔ صفرا اور بیمار پہلے باد و بلغم کو دفع کرتی ہے پھوڑے پھنسی اور
ہڈی کی نار شی کو دور کرتی ہے۔ قے کو روکتی ہے۔ شہوت جماع اور سینہ اور بواسیر کو مضر ہے
سفید الائچی کے بیج کھانے سے دمہ کی بدبو دفع ہوتی ہے انکو باریک پیسکر سونگھنے سے سر کا درد جاتا ہے
انکو پھونکر مصطگی کے ساتھ پیکر دودھ کے ساتھ پھنکانے سے مثانے کی سوزش مٹتی ہے انار کے
شربت مین اسکے بیجون کے سفوف کو یا اسکے تیل کی پانچ بوندین ڈالکر پلانے سے متلی اور قے بند ہوتی
ہے ہیضے سے جو بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو انار کے شربت کے ساتھ دینا چاہئے صفرا کا زور ہو تو بھی
اس طرح دینا چاہئے مگر بلغم اور سردی اور بادی کا زور ہو تو اُس کو استعمال نہ کرین اور
دوسری چرپری چیزون کے ساتھ الائچی کے بیجون کی پھنکی دینے سے نفخ اور پیٹ کا درد جاتا ہے
پان کے بیڑے مین الائچی کے دانے ڈالکر کھانے سے منہ کی بدبو دفع ہوتی ہے تولہ بھر الائچی کا عرق
لے کر اُس مین سے تھوڑا تھوڑا پلانے سے نکسیر بند ہوتی ہے الائچی کے بیجون کے سفوف کو گائے
کے پیشاب یا کیلے کے رس کے ساتھ یا شراب کے ساتھ پلانے سے بھی سوزاک دفع ہوتا ہے
سفید الائچی کے ایک یا دو تولہ چھلکون کو آدھ سیر پانی مین اوٹاکر آدھا رکھ کے پلانے سے
ہیضے کو نفع ہوتا ہے سفید یا سُرخ الائچی کے بیجون کا لعوق بناکے چٹانے سے قے بند ہوتی ہے
ان کا جوشاندہ پلانے سے پیاس رُکتی ہے مضر یونانی اطبا کے نزدیک گرم مزاج والون
کے سینے اور پھیپھڑے اور آنتون کو نقصان پہونچاتی ہے مصلح سینے اور پھیپھڑے کے لئے کتیرا
اور آنتون کے لئے خرفہ بدل ہم وزن لونگ اور الائچی سُرخ اور نصف وزن کباب چینی و حب بلسان
مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک

الب (ع)

بکسر الف و سکون لام و بائے موحدہ

صفات و فوائد ایک خاردار صحرائی درخت ہے بجورے لیمون کے درخت کی طرح ہوتا ہے مگر
اسکے پتے زیتون کے پتون کی طرح ہوتے ہین بجورے کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین کانٹے اسمین بہت

کثرت سے ہوتے ہین تروتازگی اور سبزی اس مین بہت زیادہ ہوتی ہے تمام حیوانات کا زہر ہے اور کنیر سے بھی قوی ہے اگر اسکو کھانے مین ملاکر کسی حیوان کو کھلایا جاے تو فوراً مرجاے اگر نہ کھاے صرف سونگھ لے تب بھی اندھا اور بہرا ہوجاے ملک تہامہ اور شراۃ کے پہاڑون مین ہوتا ہے اور وہان اس کا علاج اس طرح کرتے ہین جس طرح خانق النمر اور کنیر کے کھاے ہوے کا کرتے ہین اور یہ مناسب ہے کہ دافع ضرر دافوراً دیدین دیر نکرین ورنہ جان بری نہوگی۔

الومالی (یونانی)

بضم الف ولام وسکون واو وفتح میم وسکون الف وکسر لام وسکون یاے تحتانی ✤

صفات وشناخت ملک شام مین ایک درخت ہوتا ہے اسکی ساق سے روغن حاصل کرتے ہین اور کبھی اُسکے پھول سے حاصل کیا جاتا ہے شہد کی طرح گاڑھا ہوتا ہے اور سلارس سے کچھ مشابہت رکھتا ہے مزے مین تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے بہتر وہ ہے جو نہایت گاڑھا صاف براق اور شیرین ہو اور جتنا پرانا پڑجاے بہتر ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم ہے اور پہلے مین خشک ہے ✤ اور انطاکی نے دوسرے درجے مین تر بتایا ہے ✤

خواص و فوائد اخلاط کو نکالتا ہے لزوجات کا تنقیہ کرتا ہے نیند لاتا ہے چھ تولہ اور گیارہ ماشہ یہ روغن لیکر گنگنے پانی مین ملاکر پینے سے صفرا اور رطوبت دستونکی راہ خوب نکل جاتی ہے مگر اس سے کمزوری اور سستی پیدا ہوجاتی ہے سو اسمین کوئی حرج نہین مگر اسکے پینے کے بعد سونا نہ چاہیے اُسوقت تک کہ بخوبی عمل ختم نہ ہوجاے ترخارش اور درد مفاصل پر ملنے سے نفع ہوتا ہے اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ شاخونکو پانی مین جوش دیکر اور اسمین جو شاندے کو تل کے تیل مین ملاکر یہان تک پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے آنکھ مین لگائین تو دھند کو فائدہ پہونچے اور اسکے ملنے سے پھوڑے درد کو فائدہ ہوتا ہے **مضر** کسل اور زیادہ نیند لاتا ہے **مصلح** سکنجبین۔ نبیذ اور میبہ **بدل** تذکرۂ انطاکی کے نسخے مین عسل القرض لکھا ہوا ہے **مقدار خوراک** ۲ سے سات تولہ تک سہ چند پانی کے ساتھ ✤

الوین (یونانی)

بضم اول وفتح لام وسکون واؤ وفتح یاے تحتانی وسکون نون انطاکی کے تذکرے مین یاے تحتانی کی جگہ تاے فوقانی بھی مذکور ہے۔

صفات وشناخت ایک پودا ہے جو ایک ہاتھ سے کم لانبا ہوتا ہے اور رنگ سرخی مائل ہوتا ہے شاخین پتلی اور سخت اور چھال اوپر کی نازک ہوتی ہے پتا چھوٹا اور باریک ہوتا ہے اور پھول نرم اور کچھ سرخی وزردی مائل ہوتا ہے جڑ چقندر کی طرح ہوتی ہے اور اس مین رطوبت بھری ہوتی ہے جسکا مزہ تیز ہوتا ہے بیج افتیمون کے بیجون کی طرح ہوتا ہے پانی کے کنارے اور ریتلی زمینون اور

تری کے مقامون مین یہ بوداپیدا ہوتا ہے بعض نے اسکو طرانقیلون سمجھ لیا ہے گیلانی کہتا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ وہ اور چیز ہے اور وجہ اس غلطی کی یہ ہے کہ اسکے یونانی مین متعدد نام ہین کہ ان مین سے بعض طرانقیلون کے قریب ہین اس وجہ سے اشتباہ واقع ہوگیا ہے بعض اسے نسوت سمجھتے ہین یہ بھی غلطی ہے جب اسکی جڑ کو زمین سے نکالتے ہین تو اسکا گودا دور کر دیتے ہین اس لیے نلکی کی شکل پر رہجاتی ہے بہتر وہ جڑ ہے جو سفید ہو اور نلکی کی شکل پر ہو جلد ٹوٹ سکے اور جو ایسی نہو وہ خراب ہے چڑا اسکی سب اجزا سے قوی ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد جلا اور تفتیح کرتی ہے اور غسال ہے سودا کو دستون کی راہ نکالتی ہے جنون کو مفید ہے اگر اسکے بیج ساڑھے تین ماشہ سے نو ماشہ تک لیکر ساڑھے تین ماشہ نمک اور سوا نو تولہ پانی اور سوا دو تولہ سرکے کے ساتھ دین تو قوت کے ساتھ سودا دستون کی راہ نکل جاے اور ایسا جنون جو نہایت قوی اور مستحکم ہو اسکو بھی فائدہ ہو اور یرقان سیاہ کو بھی مفید ہے **مضر** آنتون مین خراش پیدا ہوتی ہے پھیپھڑے کو بھی نقصان پہنچتا ہے **مصلح** اول کے لیے کتیرا و عناب اور پھیپھڑے کے لیے کتیرا یا ترنجبین **بدل** نسوت **مقدار خوراک** ساڑھے دس ماشہ تک اور جڑ کا چھلکا سات ماشہ تک بعض کہتے ہین کہ سات ماشہ سے زیادہ نکھانا چاہیے کیونکہ اس سے معدے اور آنتون کو نقصان پہونچتا ہے

اُلّو (ھر)

بضم الف وضم لام مشدد و واو معروف

صفات و شناخت مشہور و معروف پکھیرو ہے کہ ویرانون مین رہتا ہے دن کو سورج کی روشنی کی وجہ سے بینائی اسکی نہایت ضعیف ہوجاتی اسلیے نہین نکلتا اسکی چار قسمین ہین (۱) بڑا جسکو فارسی مین بوق اور شاہ بوم اور ہندی مین اُلّو بولتے ہین (۲) متوسط قد کا سیاہ رنگ اسکو فارسی مین چغد اور شکابن مین کوربوم اور ہندی مین چیلہ اور کھکوسٹ کہتے ہین (۳) دونون قسمون سے چھوٹا اسکو ترکی مین بیلاق کہتے ہین (۴) سب سے چھوٹا اسکا قد فاختہ کے برابر اور سر چھوٹی سی نارنگی کے برابر اسکو فارسی مین مرغ حق اور ہندی مین بچیم کہتے ہین۔ آدمی اسکو شوم جانتے ہین۔ عربی مین اسکو بوم اور بومہ کہتے ہین لیکن بومہ کا اطلاق واحد پر ہوتا ہے کنیت اسکی مادہ کی ام الخراب اور ام الصبیان ہے اور غراب اللیل بھی الّو سے عبارت ہے اسکی چھوٹی قسم کے نر کو عربی مین بُوہ بضم باے موحدہ و سکون واو اور آخر مین ہا سے کہتے ہین اور اسکی مادہ کو بومہ بولتے ہین حیوۃ الحیوان مین اسی طرح لکھا ہے صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ بوہ بضم باے موحدہ بومہ کو کہتے ہین اور بوہ نر کو بہر صورت بومہ کا اطلاق بعض کے نزدیک نر و مادہ دونون پر ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک صرف مادہ پر اور مہذب الاسما سے معلوم ہوتا ہے کہ تاء وحدت کے لیے ہے محققین یہ کہتے ہین کہ کھکوسٹ اور الّو غیر ہین

زرد و مُغبر کا اُلو بھی پایا جاتا ہے اور سفید و سیاہ اُلو بھی ہوتے ہیں جنکا قد راج ہنس بط کے برابر ہوتا ہے **طبیعت** اسکا گوشت دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد اسکا گوشت کھانے سے کل کاموں میں آدمی احمق اور بے وقوف ہو جاتا ہے۔ جنون پیدا ہو جاتا ہے اسکے پتے کو جھاؤ کی لکڑی کی راکھ کے ساتھ شہد میں ملا کر کھانا انگھر سی بکثرت پیشاب آنے کو اور سوتے میں پیشاب کر دینے کو نافع ہے اسکے خون اور پتے کا سرمہ رتوندی کو مفید ہے اسکے بھیجے کو روغن بنفشہ میں ملا کر ناک کے نتھنے میں اُس طرف جدھر آدھا سیسی کا درد ہو سعوط کرنا نہایت مجرب ہے اسکے خون کو کسی روغن میں ملا کر کھانا جوؤں کو مارتا ہے اسکے پتے کے لگانے سے آنکھ کی دھندجاتی رہتی ہے اسکے خون کو سکھا کر سات ماشہ کھانے سے تین دن میں ربو کے مرض کو فائدہ ہوتا ہے یہی حال اسکے گوشت کا شوربا پینے سے ہوتا ہے اسی طرح اسکے گوشت کو سکھا کر شراب کے ساتھ کھانے سے ربو کو فائدہ پہونچتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسکا کوئی جز نہ کھایا جائے۔

ویدکتے ہیں کہ اُلو کا گوشت سخت خفقان پیدا کرتا ہے اور ریاح بہت پیدا کرتا ہے۔ ہندوستان کی بعض عورتیں اپنے شوہروں کو جنہیر قابو حاصل کرنا چاہتی ہیں کھلاتی ہیں اور جب اسکے قوائے مدرکہ میں فتور پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اپنی بی بیوں سے تابعدار ہو جاتے ہیں۔

اِلَّنْدا (ھ)

بکسر الف و تشدید لام مفتوح و سکون نون و فتح دال مہلہ و سکون الف اور دال مہلہ کی جگہ تائے فوقانی بھی آئی ہے یعنی اِلَّنْتا

صفات و شناخت ایک درخت ہے اسکی ڈالیوں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ کانٹے لگے ہوتے ہیں پتے موتیا کے پتّوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اُس کے پتوں سے اُسکے پتے کسی قدر چھوٹے اور نرم ہوتے ہیں اور کچھ روان بھی اُن پر ہوتا ہے جڑ اس کی ٹیڑھی ہوتی ہے پھل فالسے کی طرح ہوتا ہے خامی میں سبز و ترش ہوتا ہے پکنے کے بعد سیاہ سرخی مائل اور کھٹ مٹھا ہو جاتا ہے اسکے اندر بیج مثلث نما ہوتا ہے **طبیعت** اجزائے درخت گرم و خشک اور پھل معتدل مائل بگرمی

خواص و فوائد محلل ورم ہے چھال اور جڑ فساد خون اور برص کو دفع کرتے ہیں اسکی جڑ سانپ کے زہر کے واسطے نافع ہے یہانتک کہ جب سانپ اس درخت کو دیکھتا ہے تو اپنا پھن زمین پر ڈالدیتا ہے سر نہیں اٹھا سکتا پھل مقوی ہے خون صفراوی پیدا کرتا ہے مادے کو گھلاتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے قے اور متلی کو دفع کرتا ہے دست روکتا ہے قابض ہے مضر نفاخ و قابض ہے قولنج پیدا کرتا ہے مصلح گلقند و سکنجبین

الاٹیزیم (ش)

صفات و شناخت ایک چھوٹا سا پیڑ ہے اسکے پھل کو اکبیلائی فرکٹس لاطن مین اور انگریزی مین اسکو اسکوارٹنگ کیو کمبر فرروٹ کہتے ہین جس کے معنی پھٹ جانے والا کھیرا ہے یعنی جب یہ پھل قریب پختگی کے آتا ہے تو وہ خود بخود پھٹ جاتا ہے اندر کے رس کے تلچھٹ کو الاٹیزیم کہتے ہین۔ حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے۔ پھل کو طول مین کاٹ کر اس کا رس آہستہ سے دبا کر نکال لیتے ہین اور بالون کی چھلنی مین چھان کر رکھدیتے ہین تاکہ تلچھٹ تہ نشین ہو جائے اوپر کے سیال کو باحتیاط تمام نتھار کر تلچھٹ کو کپڑے پر رکھ کر اسفنجی کھپرون پر خفیف حرارت کے ذریعے سے خشک کر لیتے ہین۔ سیال جو نتھار لیا ہے اسمین پھر دوبارہ تلچھٹ تہ نشین ہو سکتی ہے اسکو اسی طرح خشک کر لین۔ ہلکے ٹکڑے ہوتے ہین انگلی کے ذریعہ سے پس جانے والے چپٹے اور غیر شفاف کسی قدر مڑے ہوئے قریب انچ کے دسوین حصے کے دبیز۔ رنگت سبز زردی مائل یا خاکی مائل ٹوٹی ہوئی سطح پر باریک دانے نظر آتے ہین۔ بو ہلکی چاہ کی سی ذائقہ تلخ اور خراشدار تیزابونکے ہمراہ ملانے سے جوش نہین آتا کھولتی ہوئی شراب مقطر مین باعتبار وزن کے نصف حل ہو جاتا ہے الاٹیزیم کے جز موثرہ کو لاطن مین الاٹیری نم اور انگریزی مین الاٹرن کہتے ہین۔ اور اس کے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کلوروفارم مین حل کرکے ایتھر ڈالنے سے جو شے تہ نشین ہو اُس کو ایتھر مین دھوتے ہین صاف کرنے کے لئے پھر کلوروفارم مین حل کرکے قلم باندھتے ہین چھوٹی بیرنگ قلمین ہوتی ہین۔ پانی مین حل نہین ہوتین۔ شراب مقطر مین نہایت کم ذائقہ تلخ ہوا مین حرارت دینے سے اول یہ شے پگھلتی ہے پھر جل جاتی ہے اور پیچھے کچھ باقی نہین رہتا ہے

خواص و فوائد اس سے بہت پتلے دست آتے ہین خاصکر مرض استسقا مین بہت مفید ہے دماغ کے امراض اور قبض شدید مین بھی اس کا استعمال کرتے ہین چونکہ اس سے قے اور مروڑ اکثر اوقات بہت ہوتی ہے اسواسطے کیلومل یا سونٹھ یا سرخ مرچ کے ساتھ گولی بنا کر دیتے ہین مقدار خوراک الاٹیزیم کی ایک گرین کے سولھوین حصے سے آدھے گرین تک اور الاٹرن کی مقدار خوراک ایک گرین کے چالیسوین حصے سے ایک گرین کے دسوین حصے تک۔

الیمائی (ش)

صفات و فوائد ایک درخت کا گوند اور رال ہے تازہ ہونے سے ملائم دانہ دار اور رالدار اور بلا رنگ مگر دیر تک رکھنے سے زیادہ سخت اور ہلکے زرد رنگ کا ہو جاتا ہے خوشبو تیز اور کسی قدر مشابہ سونف اور لیموں کے شراب مقطر مین حل کرین تو چھوٹے ریزے بین آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے اور خوردبین کے شیشے سے دیکھین تو سوئی کے مانند قلمین نظر آتی ہین اسکو صرف بطور مرہم کے استعمال مین لاتے ہین حرکت دینے کا فائدہ ہوتا ہے پرانے اور مکرو زخمون پر اسکا مرہم لگاتے ہین۔

الڈفلوورزدشش ،

سیم پوسائی فلورس د ل ،

صفات وشناخت چھوٹے سے درخت کے پھول ہین جو چھوٹے اور سفید رنگ کے گچھون مین ہوتے ہین اور بہت خوشبودار۔

خواص وفوائد پھولون کا مرہم ٹھنڈا الام کرنے والا ہے۔ایک پونڈ پھولونکو ایک پونڈ چربی مین جوش دیکر چھان لیتے ہین۔پھولون کا عرق اور دواؤن کے لئے خوشبودار بدرقہ ہے۔

امار یطن ریونانی ،

بفتح الف وفتح میم وسکون الف وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی وضم طاے حطی وسکون نون +

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جو روم اور فرنگستان کے ملک مین اور ان ملکونمین پیدا ہوتی ہے جو دریا کے پاس ہین اور سرد ہین بعضون نے اقحوان یعنی بابونہ گاؤ سمجھا ہے اور یہ درست نہین اور ابن بیطار نے کہا ہے کہ قیصوم کی ایک قسم ہے اسکی صفت یہ ہے کہ ایک ہاتھ کے برابر لانبا پودا ہوتا ہے پتے پتلے پتلے اور پراگندہ اور شاخین مین گھنڈیان آتی ہین جن مین سے بعض سفید ہوتی ہین اور بعض سرخ اور فندق کے قدمین ہوتی ہین اور گھنڈی کے آس پاس زرد دائرہ ہوتا ہے بیج باریک ہوتا ہے پہاڑی مقامون مین جہان درخت نہوان یہ پودا اگتا ہے۔**طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد یہ دوا تیز ہے لطافت پیدا کرتی ہے اخلاط کو کاٹتی ہے تنگی نفس کو مفید ہے معدے پر مواد نہین گرنے دیتی معدے کی رطوبت خشک کردیتی ہے حیض اور پیشاب رک جائین تو اسکے استعمال سے جاری ہوجاتے ہین ماءالعسل کے ساتھ اسکے پتے اور ڈالیان پینے سے معدے اور مثانے کا جما ہوا خون اور فضول تحلیل ہوجاتے ہین اور معدے کیطرف رطوبات کے آنے کو روکتی ہے اور نزلے کو بھی نافع ہے اسکی گھنڈیونکو شراب کے ساتھ پینا پیشاب کی تنگی اور کیڑے کوڑونکے زہر کو اور عرق النسا کو اور عضلات کے صدمات کو نافع ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکے پتے وغیرہ کپڑون مین رکھنے سے کیڑا نہین لگتا **مضر** معدہ **مصلح** یہی **مقدار خوراک** نو رتی اور سواد و جو بعر۔

املبید رھ ،

بفتح الف وفتح میم وسکون لام وضم باے موحدہ وسکون یاے تحتانی وسکون دال مہملہ اور دال مہملہ کی جگہ تاے فوقانی سے بھی آیا ہے اور اسکو املتیس بھی کہتے ہین

صفات وشناخت ہندوستانی درخت کا پھل ہے نارنج سے مشابہت رکھتا ہے بڑے لیموکی قسم سے ہے اسکا چھلکا زرد اور پتلا ہوتا ہے اس کی دو قسمین ہین ایک نہایت ترش یہان تک کہ اگر اس مین

سوئی چبھو دیں تو دو ما ایک دن میں گل جاتی ہے دوسرا کم ترش بعض اسکو بڑی قسم کا کاغذی لیمو خیال
کرتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجے میں سرد و تر ہے اور بعض نے سرد خشک لکھا ہے۔
خواص وفوائد اکثر امراض قلب کو مفید ہے اور صفرا کو دور کرتا ہے ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے بادگولہ
کو دور کرتا ہے صفرا و بلغم و فساد خون کو دفع کرتا ہے جوش خون کو بجھاتا ہے پیٹ کے درد کو مفید ہے
بواسیر و استسقا کو نافع ہے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے اسکے پتوں اور پھلوں اور پوست کا سفوف سرعت انزال
کو اور عورت و مرد کے جریان منی کو مٹاتا ہے پتے اسکے قابض ہیں کونپل کو گھونٹ کر پینے سے سوزاک جاتا
ہے۔ ہندوستان کے آدمی اہل بیت کی بہت ترش قسم میں اجوائن اور سیاہ مرچ اور دار فلفل اور سونٹھ اور
ہڑ اور نمک کا سفوف بھر کر خشک کر لیتے ہیں اسکی طبیعت گرم ہوتی ہے بہت ہاضم ہوتا ہے اور قبض کو دفع کرتا
ہے پاخانہ اس سے صاف اور ملائم ہوتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے قولنج ریحی کو دفع کرتا ہے پیٹ کے
درد کو مٹاتا ہے بواسیر کو نفع پہونچاتا ہے بلغم کو دفع کرتا ہے ریح کو تحلیل کرتا ہے تلی کے ورم کو فائدہ پہونچاتا
ہے استسقا کو دفع کرتا ہے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اگر اجوائن اور نمک لاہوری سات بار اس کے عرق میں
خوب تر کرکے سکھا لیا جائے تو اکثر بادی و بلغمی امراض کو فائدہ پہونچائے۔ اس لیمو کی شرکت چورن میں
بہت مفید ہے **مضر** اہل بیت کی نزلہ پیدا کرتی ہے **مصلح** بکین یا آپٹا کے درخت کی چھال بعض نے
لونگ اور مرچ سیاہ مصلح بتائے ہیں۔

امرود ([illegible])

بفتح اول و سکون میم و ضم رائے مہملہ و سکون واو معروف اسکو جام پھل اور سفری بھی کہتے ہیں
صفات وشناخت ایک درخت کا مشہور و معروف پھل ہے۔ ہندوستان میں جابجا ہوتا ہے اوپر
سے سفید اندر سے سفید یا سرخ۔ خام کسیلا پختہ شیریں یا کھٹ مٹھا ہوتا ہے اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے
یہ پانچ سات برس کا ہونے کے بعد پھلتا ہے اور بعض اس سے بھی جلدی۔ درخت پرانا ہو جاتا ہے
تو پھل کم اور چھوٹے آنے لگتے ہیں اگر اسکے تنے کو کاٹ ڈالا جائے تو پھر شاخیں نکل کر ایک دو سال
میں پھل آنے لگیں۔ اسکی لکڑی بے ریشہ ہونے کی وجہ سے عمارت کے کام میں نہیں آتی **طبیعت**
گرم و تر پہلے درجے میں بعض گرمی و سردی میں معتدل بتاتے ہیں اور رطوبت فضلیہ اس میں ہے
جناب ماسو صاحب مائل بسردی مانتے ہیں خاصکر جس میں چاشنی بھی ہو۔
خواص وفوائد فرحت بخشتا ہے دل کو قوت دیتا ہے ابتدا میں پاخانہ کھول کر لاتا ہے اسکے بعد قبض
پیدا کرتا ہے مگر غذا کے بعد کھائیں تو قبض دفع کرے اور قبل اسکے کھائیں تو قبض پیدا کر دے مدر بول
ہے بواسیر خونی کو دفع کرتا ہے پتھری کو توڑتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے کہتے ہیں کہ دستوں کو روکتا
ہے خاصکر جبکہ چھلکے اور بیجوں کے ساتھ کھائیں اور گدر پھل زیادہ قابض ہوتا ہے حکیم شریف خان
لکھتے ہیں کہ کسیلا امرود مقوی معدہ اور قابض شکم ہے ایک دوست کو دست آتے تھے اسے بخوبی نفع کیا

اگر رطوبت کی وجہ سے دست آتے ہون تو ایسا کرین کہ ایسے درخت کی جس مین ابھی پھل آنا شروع ہوے
ہون ایک تولہ چھال لیکر شب کو بھگو کر صبح کو ملکر صاف کرکے تھوڑی سی شکر سفید ملاکر پلادین تین چار دن
ایسا کرنے سے دست بند ہوجاینگے اسکی کثرت مرقیون کو مضر ہے مصلح اسکی کوفی ہے سرد وتر مزاجون اور
صاحبان قولنج کو بھی مضر ہو درد سر پیدا کرتا ہے نزلے کو اور اخلاط ساکنہ کو حرکت دیتا ہے نفخ اور قراقر اور
ریاح پیدا کرتا ہے اور ان جسمون مین تپ پیدا کرتا ہے جو اس کے لیے مستعد ہون اور اسکی کثرت
بہت مضر ہے نمک اور سیاہ مرچ کے ساتھ کھانا چاہیے کہ یہ اسکے مصلح ہین وید کہتے ہین کہ صفرا اور
بلغم تپ اور باد کو دور کرتا ہے دل کو خوش رکھتا ہے بدن کو گرم کرتا ہے کرم قی دور کرتا ہے کھانسی کو کھوتا
ہے تپ صفراوی کو درد شکم کو نافع ہے قے کو جو غذا کے بعد ہوتی ہے دفع کرتا ہے مگر اس بیان مین بعض
باتین تجربے کے خلاف معلوم ہوتی ہین کچا امرود آگ مین جھلسا کر کھانے سے کھانسی کو مفید ہے اور یہ
ایک گھریلو دوا ہے وید اسکے کچے پھل کو قابض مانتے ہین کہتے ہین کہ کچے پھل کے کھلانے سے دست
بند ہوجاتے ہین اسکی جڑ کی چھال بھی قابض ہے بچون کے دست بند کرنے کے لیے اسکی سوا تولہ جڑ کی
چھال کو پندرہ تولہ پانی مین جوش دین جب آدھا پانی جل جائے تو چھ چھ ماشکی مقدار مین دن مین دو تین
بار پلانا چاہیے کیسے ہی پرانے دست ہون بند ہوجاینگے جسکو کانچ نکلنے کا عارضہ ہو اسکی کانچ پر اسکی
جڑ کی چھال کا باتمام جڑ کا گاڑھا کیا ہوا جوشاندہ چھڑکنا چاہیے اسکے پتے جڑ اور پھل سے کچھ کم قابض
ہوتے ہین اگر زخم خراب ہوجائین تو انپر اسکے پتون کا ضماد کرنا نافع ہے اسکے پتون کو جوش کرکے
اس سے غرارہ کرنے سے منہ کا ورم دفع ہوتا ہے اور مسوڑھے جو ہلتے ہوے دانت مضبوط ہوجاتے
ہین دانتون کے درد کو تسکین ہوتی ہے ہیضے والے کو اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے قے اور دست
بند ہوجاتے ہین اسکا پکا پھل ملین ہے اسکی جڑ کی چھال یا کچے پتون کو جوش دیکر پلانے سے پرانے دست
بند ہوتے ہین اسکے کچے پتون کے ساتھ انار کی کلی ببول کے پتے پانی مین بھگو کر ملکر بچون کو پلانے سے
دست رک جاتے ہین دست بند کرنے کے لیے کچے جام پھل کو بھی اونٹا کے پلاتے ہین حکیم شریف خان
کہتے ہین کہ اسکی بو طبیعت کے منافر ہے مگر یہ درست نہین اسلیے کہ امرود بہت خوشبودار پھل ہے
بعض آدمی سونگھنے کے لیے اکثر ہاتھ مین رکھتے ہین

املتاس (ھ)

بفتح الف وفتح میم وسکون لام و فتح تاے فوقانی وسکون الف وسین مہملہ موقوف اسکو ہندی مین
گرمالا بھی کہتے ہین۔ خیار چنبر (فارسی) خیار شنبر (عربی) کیشلا ملپ (ش) کے شی پلیلہ (ل)
صفات وشناخت املتاس کا درخت بہت اونچا نہین بڑھتا ہے اسکا تنا چھوٹا ہوتا ہے اور
اسکی گولائی تین سے پانچ فٹ تک ہوتی ہے اسکی ایک ڈیڑھ فٹ لمبی سیک پر چار سے آٹھ جوڑے پتون
کے لگتے ہین پھاگن مین اسکے پتے گر جاتے ہین چیت بیساکھ مین نئے نکل آتے ہین اور انھین کے

ساتھ اسکے پیلے پھولون کی اکثر ایک ہاتھ لمبی بال لگتی ہے مگر پت جھڑ کے دنون مین کبھی کبھی پھولنکی بال
دوبارہ آجاتی ہے اسکے ایک فٹ سے ڈیڑھ دو فٹ تک لمبی گول کچھ چپٹی پھلی لگتی ہے وہ جاڑے مین
پک جاتی ہے پھلی ایک انچ قطر مین نوکدار رنگت مین بھوری سیاہی مائل بہت سخت کہین سے پھٹی ہوئی
نہین ہوتی اور جوڑ کے دندانونکے اہین دو سیدھے بل ہین صاف لکیرین ہوتی ہین اور اندر آڑے بل ہین
بہت سے خانے ہوتے ہین ہر ایک خانے مین صاف اور چپٹا بیضوی بھورے رنگ کا سُرخی مائل ایک بیج
ہوتا ہے جسکے گردا گرد چیپ گودا لپٹا رہتا ہے اور اسی وجہ سے پھل کو ہلاتے ہین تو اسکے اندر سے کچھ آواز
کھڑکھڑاہٹ کی نہین آتی اور مغز سیاہ رنگ کا سرخی مائل ہوتا ہے لزوجت دار بوجی متلانے والی۔ اول
سے گودا چھلکے سے نہ نکالین بلکہ چاہئے کہ حاجت کے وقت پھلی کو آگ پر گرم کرکے توڑ کر تھوڑا گودا اس
کا نکال لین کبھی ایسا کرتے ہین کہ پھلی پر کپڑا لپیٹ کر اور گارا لگا کر خشک کرکے بھوبل مین گاڑ دیتے
ہین جب گرم ہوجاتا ہے تو نکال کر توڑ کر گودا نکال لیتے ہین اس طرح آسانی سے مغز نکل آتا ہے پہلے سے
نکال رکھنے سے قوت اسکی ضعیف ہوجاتی ہے قوت اسکی دس برس تک باقی رہتی ہے بہتر یہ ہے کہ جسپر ایکسال
گذر گیا ہو اُسے استعمال کرین بہت تازہ سے کبھی پیشاب مین خون آنے لگتا ہے ہندوستان کا املتاس مصر
اور کابل وغیرہ کے املتاسونسے اچھا ہے گرم ملکونمین پیدا ہوتا ہے باغ مین بھی ہوتا ہے اور جنگل مین بھی
باغ کے املتاس مین گودا زیادہ ہوتا ہے بہتر وہ پھلی ہے کہ وزن مین بھاری اور گودے سے بھری ہوئی
ہو اور گودا چکنا ہو اور رنگ سیاہ ہو پھلی کا چھلکا پتلا اور چکنا ہو اور پھلی پک گئی ہو گودا شیرین اور دسم
بو ہو مناسب یہ ہے کہ اسکو دھوپ مین اور گرم ہوا مین رکھین بلکہ ریت مین گاڑ کر پانی چھڑک دین اسکو
بادام کے روغن سے چکنا کرکے استعمال کرین تاکہ آنت کو نہ چپکے **طبیعت** اس کا مغز پہلے درجے
مین گرم وتر ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وتر ہے شیخ نے گرمی وسردی مین معتدل
اور تر کہا ہے بعض نے پہلے درجے مین سرد وتر بتایا ہے گیلانی نے شیخ کے قول پر یون دلیل بیان کی
ہے کہ اسکے مزے مین کوئی کیفیت قوی معلوم نہین ہوتی اسلئے اعتدال کے قریب ہونا چاہئے اور نہ اس
مین کوئی ایسی کیفیت ہے جس سے معدہ اور آنتونکو ضرر پہونچے کیونکہ نہ اسمین لذع ہے نہ جلاہٹ نہ چرپرا
ہے نہ کسیلاپن ہے وغیرہ وغیرہ اس سے ثابت ہے کہ نہ وہ گرم ہوگا نہ سرد بلکہ معتدل ہوگا ویدون
مین دو گروہ ہین بعض اسکو بہت گرم جانتے ہین اور بعض شیرین اور گران اور سرد مانتے ہین۔

خواص وفوائد پھلی کا گودا ہلکا مسہل ہے سینے کی خشونت دور کرتا ہے اسلئے تھوک آسانی سے نکلتا
ہے۔ بالخاصیت جوش خون کو سکون دیتا ہے گرم ورمون کو تحلیل کرتا ہے نہایت آسانی سے مادے کو
براہ دست نکالتا ہے حتی کہ حاملہ عورتون اور بچون کو دینا جائز ہے مگر چونکہ بو اسکی کریہ ہے اسلئے پیٹ
کا بچہ اس سے کبھی کراہیت کرتا ہے جس خلط کے نکالنے کی دوا کے ساتھ اسکو دیا جاتا ہے اسی خلط کو
نکالتا ہے املی کے ساتھ صفراے سوختہ کو نکالتا ہے نسوت کے ساتھ بلغم کو کاسنی اور بید سادہ یعنی اودے
اور شاہترہ کے پتونکے پانیون اور افتیمون اور بسفائج کے ساتھ سودا کو نکالتا ہے ریشہ خطمی اور

بہدانہ اور اسپغول کے لعابون اور روغن بادام کے ساتھ آنتون کا سدہ دور کرتا ہے خارشت اور مروڑ کو بھی
نافع ہے رنگ کی زردی دفع کرتا ہے املتاس کا ضماد جوڑون کے درد اور نقرس کے واسطے مفید ہے
سخت ورمون کو ملائم کرتا ہے خصوصاً مکو کے پتون کے ساتھ۔ کاسنی اور مکو کے پتون کے پانی اور تخم
کشوث کے ساتھ جگر کے سدے کو کھولتا ہے اُسکے درد کو دفع کرتا ہے کہتے ہین کہ جوش کرنے سے اسکی قوت
جاتی رہتی ہے آنتون کو چپک جاتا ہے اسکے لیپ سے ورمون کی جلن جاتی رہتی ہے اسکے پینے سے درد
سر اور شقیقہ کو بہت نفع ہوتا ہے ابتداے اورام حلق مین ہرے دھنیے کے پتون کے پانی یا ہری مکو کے
پتون کے پانی یا ان دونون کے ساتھ یا لعاب اسپغول یا مسور کے جوشاندے یا دونون کے ساتھ
اس سے غرغرہ کرنا خناق کے مادے کو بٹھاتا اور تحلیل کرتا ہے اور ابتدا مین گاے کے دودھ یا جوشاندہ
انجیر یا مویز یا گاجر کے ساتھ ملنا خناق کے مادے کو تحلیل کرتا ہے اور پھوڑتا ہے اگر اسکو منہ مین لیکر گودا
نگلین تو خناق اور ذبحہ اور آواز پڑ جانے کو نفع دے کاسنی اور مکو کے پتون کے پانیون کے ساتھ
احشا کا ورم تحلیل کرتا ہے اور اندرونی پھوڑون کو تحلیل کرتا ہے مکو اور کاسنی کے پتون کے پانیون کے
ساتھ پینا یرقان کو نافع ہے بنفشے کے جوشاندے کے ساتھ قبض دفع کرتا ہے۔ آنتون اور معدے
مین صفرا اور رطوبات کو ٹھیرنے نہین دیتا اور بغیر سوزش وغیرہ ہر قسم کے خلط انسے دور کر دیتا ہے
معدے اور آنتون مین فضلہ براز اگر سخت اور خشک ہو جاوے اور چپٹ جاوے تو نہایت سہولت کے
ساتھ اسکو پھسلا کر نکال دیتا ہے قولنج کی ریاح کو قوت کے ساتھ تحلیل کرتا ہے مکو یا کاسنی یا ہرے دھنیے کے
پتون کے پانیون کے ساتھ نقرس اور وجع مفاصل کو مفید ہے بنفشے کے جوشاندے کے ساتھ تپون کو
دفع کرتا ہے گرم تپون کو ہر حالت مین مفید ہے املتاس کے پھول کو نرت مین ڈالکر یا بغیر گوشت کے
پکا کر کھانا تلین پیدا کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے اسکے پھولون کا خمیرہ بھی گلقند کے تیار کرتے ہین
دافع قبض ہے حتی کہ اسکے پھولون کے سونگھنے سے بھی قبض دفع ہوتا ہے اسکی کونپلین بھی قبض دفع
کرتی ہین اسکے سیاہ چھلکے کو جوش کر کے پینے سے بچہ سہولت سے پیدا ہو جاتا ہے حل کر جاتا ہے ان
چھلکون کو مع کیسر زعفران اور شکر اور گلاب کے ساتھ کھانا عسر ولادت اور اخراج مشیمہ کے لیے مجرب ہے
مغز املتاس کا لیپ داد کو مٹاتا ہے۔ ساڑھے دس ماشہ مغز خیار شنبر پانی یا سونف کے عرق یا
گلاب مین ملکر اور صاف کر کے آٹھ ماشہ ارنڈی کا تیل ملا کر پینے سے قولنج کھل جاتا ہے اور بند پیشاب
جاری ہو جاتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ املتاس کا مغز درد کو دفع کرتا ہے بلغم کو دور کرتا ہے پیٹ بڑھ جاوے
تو اُسے حالت اصلی پر لاتا ہے پرمیہ اور پھوڑے پھنسی کو فائدہ پہونچاتا ہے کھانا کھانے کے بعد تے ہو کر
درد ہو جاوے تو اس درد کو مفید ہے بچون کے مزاج کے موافق ہے اسکے دھوین سے بھوت پریت
بھاگتے ہین صفرا نکالتا ہے تپ کو دفع کرتا ہے جگر کی بیماری کو دور کرتا ہے خون اور سل اور قولنج کو نفع
پہونچاتا ہے اسکا پھول بادی اور قابض اور تیز ہے صفرا اور بلغم کو دفع کرتا ہے املتاس کے بیجون کی
مینگ ہضم مین شیرین اور چرب ہے صفرا اور ریح کو دفع کرتی ہے اسکی جڑ کو پیکر لگانے سے ورم

اور پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہین اسکے مغز کو جوش کرکے پلانے سے ہلکا سہل ہوتا ہے اور دوے کی رکاوٹ مٹتی ہے
اسکے ساتھ املی کے گودے کو گرم پانی مین ملکر پلانے سے خراب صفراوی دستون کے ذریعہ سے نکل جاتا ہے
اسکے پھولون کے گلقند سے بخار چھوٹتا ہے اسکا ڈیڑھ تولہ گلقند سوتے وقت کھاکے اوپر سے گرم دودھ پینے
سے کمزور معدے والے کو صبح کے وقت ملین پاخانہ آجاتا ہے اسکے پتے اور چھال کو پیسکر تیل مین ملا کر
ناک کی چھوٹی چھوٹی پھنسیون پر لگاتے ہین اسکے پتون اور چھال کا لیپ کرنے سے جلد بدن کے مرض مٹتے
ہین اسکے پتون کو گرم پانی مین بھگوکر ملکر پینے سے تسکین ہوتی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ زور سے دست لاتا
ہے ۔ اسکے پتون کی ترکاری بگھار کر دال کے ساتھ کھانے سے قبض مٹتا ہے اسکی پھلی کے مغز کو بچون کی
ناف کے آس پاس لیپ کرنے سے نفخ اور ریاحی درد مٹتا ہے اسکے اور املی کے گودے کو بھگوکر مل کر
چھانکر رات کو سوتے وقت پینے سے صبح کو صاف طور پر پاخانہ ہوجاتا ہے اسکے پتون کو گرم کرکے یا ان کو
پیس کر باندھنے سے بادی بدن کا سُن پن مٹتا ہے بدن کو ہوا لگ جائے یا گٹھیا ہوجائے تو یہ اُسے مٹاتا
ہے ۔ پتون کا جوشاندہ گھی کے ساتھ پینے سے بدن کے ہر ایک عضو کا سُن پن اور پیشانی کے مرض مٹتے
ہین چھوٹے جوڑون کی سوجن کے لئے اسپر اسکے پتون کا ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتے زبان پر
ملنے سے منہ آنا مٹتا ہے اسکے ڈیڑھ تولہ مغز دس تولہ پانی مین اوٹاکر ڈھائی تولہ رکھ چھانکر اُس مین
تین تولہ گھی ملاکر کھڑا ہوکے ذرا گرم گرم پینے سے خصیون کا بڑھنا مٹتا ہے اسکے نئے پتے یا کچی پھلی کا مغز
پیس کے لیپ کرنے سے داد مٹتا ہے اسکے پتون کو [illegible] تیل مین تلکر چاولون مین ملاکے کھانے
سے ہوا کی خرابی سے سر مین چکر آنا اور دل گھبرانا وغیرہ موقوف ہوتا ہے اسکا تیل پلانے سے باؤگولا دفع
ہوتا ہے ۔ اسکا جوشاندہ پلانے سے بگڑا ہوا پرمیہ دفع ہوتا ہے اسکو [illegible] چاولون کے پانی کے ساتھ پیسکے
سنگھانے سے یا لیپ کرنے سے گنڈ مالا جاتی رہتی ہے اسکے پتون کو [illegible] کے ساتھ پیس کے لیپ
کرنے سے تر و خشک خارش دفع ہوتی ہے اگر بدن کی کھال ہاتھی کی کھال کی طرح ہوجائے تو اُسے
بھی اس سے نفع ہوتا ہے اور داد وغیرہ جلد کے امراض مٹتے ہین ۔ اسکو جوش کرکے صاف کرکے وہ
پانی کان مین ڈالنے سے کان سے پیپ کا بہنا بند ہوتا ہے اسکے پتون کو سہاگے کے ساتھ پیس کے
لیپ کرنے سے جذام اور داد وغیرہ جلد بدن کے امراض دفع ہوتے ہین ۔ اسکے پتون کے جوشاندے
سے دھونے سے آتشک کی ٹانکیان دفع ہوجاتی ہین اسکو منہ مین رکھنے سے زخرے کے امراض
مٹتے ہین اسکا گلقند دو تولہ کھانے سے سوکھی کھانسی تر ہوجاتی اسکے گودے کو پانی مین گھونٹ کے
اُس مین نمک اور اڈالکر [illegible] چاشنی بناکر چاٹنے سے سوکھی کھانسی دور ہوتی ہے املتاس کے چھلکے
اور تنا کے اسمین [illegible] ملاکر چھانکے حاملہ عورت کو پلانے سے بچہ آرام سے پیدا ہوجاتا ہے مضر معدہ اور
پھیپھڑون کو اور کرب و دلی پیدا کرتا ہے اور چکنے کی وجہ سے تشنج اور آنتون مین خراش پیدا کرتا ہے
اور گلے کے دھڑ کو مضر ہے مصلح مصطگی وانیسون معدے اور پھیپھڑون کے لئے اور تشنج وخراش
کے لئے بادام کا تیل اور املی ۔ اور کرب و دلی کے لئے املی اور گلے کے دھڑ کے ضرر کے لئے عناب کا پانی ۔

اور املی ویدون کے نزدیک جنگلی بھنڈی مصلح ہے **بدل** دہی اور رنگنا موہر منقے تھوڑی سی نسوت کے ساتھ یا دگنا موہر رب السوس کے ساتھ اور اُس سے نصف وزن ترنجبین اور اسکا چھٹا حصہ نسوت

مقدار خوراک ساڑھے سترہ ماشہ سے پانچ تولہ دس ماشہ تک اور بعض کے نزدیک پونے نو تولہ تک اور بعض نے کہا ہے کہ مغز فلوس خیار شنبر صاف کیا ہوا تین تولہ سے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تک استعمال کریں ⁂

املی (ھ)

بکسر الف وسکون میم وکسر لام و یائے معروف ہو

آنبلہ (ف) التمر الہندی (ع) ٹے مے رنڈس (ل)

صفات وشناخت ہندوستان کے ایک مشہور درخت کا پھل ہے اسکے پیڑکی اونچائی اکثر اسی فٹ تک ہوتی ہے اور گولائی پچیس فٹ تک ہوتی ہے اسکے پتے ایک انچ لمبے چوتھائی انچ چوڑے انکی لمبائی کے دونوں طرف کے کنارے گول ہوتے ہیں اور پت جھڑ میں نہیں گرتے ہیں اسکے پیلے رنگ کے لال لال چھینٹے دار پھول لگتے ہیں اسکا پھل چپٹا اور آدھ انچ تک لمبا ہوتا ہے برسات کے موسم میں اس میں پھول آتے ہیں بھادوں میں اسکے پھل لگتے ہیں اور جاڑے کے موسم میں پکتے ہیں اس درخت میں بھورے رنگ کا گوند لگتا ہے اسکے پتوں میں سے لال رنگ نکالا جاتا ہے اسکے سو تولہ بیجوں میں سے بیس تولہ تیل نکلتا ہے وہ گاڑھا اور کہربائے رنگ کا ہوتا ہے اس میں بو اور مزہ نہیں ہوتا یہ تیل سوکھتا نہیں اسکے گیلے بیجوں میں سے پانچواں حصہ تیل نکلتا ہے سوکھے بیجوں میں سے اتنا نہیں نکلتا اسکے پھل کا گودا دوا مستعمل ہے ذائقہ شیریں چاشنی دار اور بعض درخت کا پھل بالکل ترش جسکو [illegible] رکھتے ہیں تاکہ گرنے نہ پائے پکے ہوئے پھل میں رطوبت چپکتی ہوئی ہوتی ہے یہی جمی ہوئی رطوبت اسکا گودا ہے خامی میں رطوبت کا رنگ سفید ہوتا ہے اور پتلی ہوتی ہے مزہ کھٹا اور کسیلا ہوتا ہے اسکے گودے کے اندر سفید اور باریک پوست ہوتا ہے جسکے اندر بیج موجود رہتے ہیں جنکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور سخت اور چکنے ا ور چکنے ہوتے ہیں گول اور چپٹے ہوتے ہیں اگر اوپر کا چھلکا اتار دیا جائے تو بیجوں کے اندر سے سفید مینگ نکلے جسکی دو پھانکیں ہوتی ہیں ہر بیج علحدہ علحدہ گرہ میں ہوتا ہے املی کے درخت کے پتے اور پھول بھی ترش ہوتے ہیں انکی دو قسمیں ہیں (۱) سرخ رنگ خاصکر بھی املی نہایت ہی سرخ ہوتی ہے یہ قسم کم ہے اور لطیف زیادہ ہے اسکا مربا تیار کرتے ہیں [illegible] میں ہوتی ہے اور کم دوسرے ملکوں میں بھی اسکا بیج چھوٹا ہوتا ہے (۲) سرخ کم رنگ سبزی مائل [illegible] خامی میں سفید ہوتی ہے اسکے بیج بڑے ہوتے ہیں لوہے کا ٹکڑا مصقل املی کے گودے کے مقابلے میں ایک گھنٹہ تک رکھنے سے تانبا اسپر نہیں جمتا۔ بہتر وہ املی ہے جو پک گئی ہو بلکہ سیاہ بن اس میں نمو اور تھوڑی سی پرانی ہو یعنی توڑنے کے بعد چھ سات ماہ سے لیکر ایک سال تک اسپر گذر چکا ہو اکثر برسات میں خراب ہوجاتی ہے اسکو اس طرح رکھتے ہیں کہ پختہ املی کے چھین

یعنی بیج کا لکڑا ور ریشے چھیلکر رکھین یعنی نکلے صاف کرکے بڑے بڑے لڈو بنا رکھین اور انکو ذرا سا چکنا کر دینا
چاہیئے کیونکہ بغیر اسکے رطوبت خشک ہوکر ترشی کم ہوجاتی ہے اور بیج باقی رہجاتے ہین توانکو کیڑا لگ جاتا ہے
بعض نے کہا ہے کہ ملک شام کی املی اچھی ہوتی ہے جسمین خوشبو اور شیرینی ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ سب
سے عمدہ وہ املی ہے جو تازہ اور نہایت ترش ہو دکن کے آدمی اسے زیادہ فائدہ مند جانتے ہین اور بہت
کھاتے ہین افشرہ مربا اچار چٹنی شربت قلیہ وغیرہ بناتے ہین مربون اور جوارشون مین ڈالتے ہین حق یہ ہے
کہ گرم ملک اور خاصکر خط استوا کے پاس کے رہنے والونکو بہت مفید ہے سیلون کی املی نہایت خوش وضع
آلوچے کی شکل ہوتی ہے چاشنی رنگ اور املی کا سا مزہ **طبیعت** پھل پہلے درجے مین سرد اور دوسرے
درجے مین خشک ہے مگر شیخ سرد بھی دوسرے درجے مین بتاتا ہے بلکہ بعض تیسرے درجے مین سرد
وخشک جانتے ہین بیج تیسرے درجے مین سرد وخشک ہین کہتے ہین کہ سرخ قسم مین خشکی زیادہ ہے
بعض کہتے ہین کہ شیرین زیادہ شیرین ہو اعتدال کے قریب اور حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے۔

خواص وفوائد آلو بخارا سے زیادہ لطیف ہے یعنی معدے اور آنتون پر اسکا بوجھ آلو بخارا سے کم ہوتا ہے
اور آلو بخارا سے اسکی رطوبت تھوڑی ہے دل اور معدے کو قوت دیتی ہے صفرا کو اور جلے ہوئے خلطونکو
دستون کی راہ نکالتی ہے ملائم جلاب ہے جو ضعفات مین سوا اسکے اور کوئی مسہل نہین پی سکتے ماش اور
صفراوی قے اور ہیضہ صفراوی اور پیاس تپ گرم اور بےچینی اور غشی کو دفع کرتی ہے جوش خون کو نافع
ہے خفقان گرم کو مٹاتی ہے دوران سر کو مفید ہے دوائے دبائی کی سمیت دور کرتی ہے اسکا غرغرہ
خناق کے لیے اور کلیان گرمی سے منہ آنے کو نافع ہین انکو پانی مین بہت نہ ملنا چاہیئے کیونکہ زیادہ
ملنے سے سدہ اور قے اور متلی اور طبیعت کو نفرت پیدا ہوتی ہے ازالہ یہ ہے اگر دل پر گرمی ہو تو اسکے
پینے سے جاتی رہتی ہے اگر قے کی کثرت سے معدہ ڈھیلا ہوجاے تو اسکو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی
ہے تین تولہ ساڑھے پانچ ماشہ املی کو چودہ تولہ سوا دو ماشہ پانی مین ملکر ایک تولہ دو ماشہ شکر ملا کر پینے سے
تر وخشک خارش کو بہت نفع ہوتا ہے۔ املی کا بیج جسکو چیان کہتے ہین قابض ہے اسکی مینگ کا کھانا جریان
کے لیے مجرب ہے اور جو اسکو خوب باریک پیسکر اور چھانکر فرج مین لین تو فرج تنگ ہوجاے اسکو پیسکر
چربی مین ملا کر موچ کے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی کونپل پانی مین پیسکر پینا گرمی کو دفع کرتا ہے
اور یہ پانی مین پسی ہوئی کونپل آنوہ کی بیماری کے لیے بھی جسے بنگالے مین اکثر لوگ جانتے ہین نافع
ہے تپ صفراوی اور سوزاک کے لیے بھی کونپل کا پینا مفید ہے۔ کونپلون کا ضماد سوزش کو تسکین دیتا
ہے گرمی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے املی کے پتون کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنا خناق کو مفید ہے اسکے درخت
کے پوست کو باریک پیسکر زخم پر چھڑکنا اسکو بھرتا ہے اسکے پھول قابض اور مسکن ہین بواسیر خونی کو
نفع پہونچاتے ہین لکڑی جل جاے تو اسکے پتے دار فلفل کے ساتھ نہایت نفع دیتے ہین املی کے
بیجون کے چھلکے کوٹ چھانکر چنے کے برابر گولیان بناکر ایک ایک گولی تین چار روز تک کھانے سے
خون بواسیر کا بند ہوجاتا ہے ان بیجون کو آگ مین ڈالین جب انکا چھلکا پھول جاے اور جلے نہین

تو اُتار کر اور پیکر ایک ماشہ کی مقدار مین لیکر پچکے دودہی مین ملاکر سات روز تک کھائین ترشی
اور مبخرات اور جماع سے پرہیز کرین خون بواسیر بند ہو جاوے گا۔ ماموں صاحب قبلہ مصنف اکسیر اعظم
ایکبار فرماتے تھے کہ مولی کے کھالینے کے بعد املی کی کونپل کھانے سے بدبودار ڈکارین نہین آتین مگر
مین نے تجربہ مین اسکو کافی نہین پایا۔

وید کہتے ہین کہ اسکے درخت کا سایہ مضر ہے بیماریان پیدا کرتا ہے اسکے درخت کے نیچے بہت عرصے
تک کپڑا پڑا رہنے سے گل جاتا ہے برسات مین اسکے سایے مین رہنا بہت مضر ہے اسکے پھول پکاکر
کھانے سے بلغم دفع ہوتا ہے بھوک پیدا ہوتی ہے مگر صفرا بڑھتا ہے پکی ہوئی املی بلغم اور بادکو دور کرتی ہے
بعض وید کہتے ہین کہ اسکے پھل کے استعمال سے بگڑے ہوے صفرا سے پیدا ہوے مرض مٹتے ہین
اسکے پھول پکاکر کھانے سے بلغم دفع ہوتا ہے املی بھوک پیدا کرتی ہے مگر صفرا بڑھاتی ہے پکی ہوئی املی
بلغم اور بادکو دور کرتی ہے۔ بعض وید کہتے ہین کہ ترش املی گران اور دافع باد ہے صفرا اور خون بالکل
بڑھاتی ہے اس کا مسخ شدہ اور سونٹھ اور شکر سے تیار کی ہوئی املی بہتر ہے۔ بھوک پیدا کرتی ہے معدے
کی گرانی کھوتی ہے خشک اور سبک اور مقوی دل ہے ریتے کی مانند کی دفع کرتی ہے دوران سر کو
آرام ہو جاتی ہے تشنگی اور متلی کو تسکین دیتی ہے حرارت دور کرتی ہے صفرا کی تیزی کو دفع کرتی ہے
اسکا زلال بہت مفید ہے۔ لُو کی سمیت کو دفع کرتا ہے اسکے تولہ بھر پتے اور ایک ماشہ نمک کوٹ کر
پینے سے تپ ولرزہ دفع ہوتا ہے پُرانا ہو یا نیا اس درخت کی چھال کی راکھ اور بھنے ہوے چنے
اور زیرہ سفید کا سفوف اور شکر مساوی الوزن ملاکر اس میں سے ایک تولہ نہار منہ کھایا کرنا ہاتھ
پانون کی سیاہی اور اُنکے پھٹنے کو دفع کرتا ہے۔ اسکے بیج چھلکون سمیت کوٹ کر کھانے سے پُرانے
دست بند ہوتے ہین اسہال بواسیری کو بھی مفید ہین املی کی کھٹائی دھتورے اور شراب کے
نشون کو کم کرتی ہے اسکے گوند کا لیپ کرنے سے سوجن مٹتی ہے کچے پھل گاڑھا پیاس لگاتا ہے اسکا
پھل صفراوی قے کو روکتا ہے اسکے پانی سے کلی اور غرارہ کرنے سے گلے کا درد مٹتا ہے اسکے بیج
تشنگی پیدا کرتے ہین اسکے بیجونکی پلٹس باندھنے سے پھنسیان مٹتی ہین پیشاب کی گرمی مٹانے کیلئے
اسکے پتون کا رس پلانا چاہئے پتون کی پلٹس بناکے ورم پر باندھنے سے اسکا درد مٹ جاتا ہے۔
پھولونکی پلٹس باندھنے سے آنکھ کی سوجن اُترتی ہے پھولونکا رس پلانے سے خونی بواسیر جاتی رہتی ہے
اسکی چھال پیاس لگانے والی اور مقوی ہے گرمی اور صفراوی مرض مٹانے کے لئے اسکے کچے پتون اور
پھولونکی ترکاری بناکر کھلانا چاہئے پتون کے جوشاندے سے زخم کو دھونے سے بہت دنون تک
رہنے والا زخم زائل ہو جاتا ہے اسکے بیجون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے رات بھر بھگوکر صبح کو
کھانے سے منی گاڑھی ہوتی ہے پکے ہوے بیجون کے چھلکونکا سفوف چار ماشہ زیرہ چھ ماشہ اور
مصری چھ ماشہ ان سب کو ملاکے تین حصے کرکے ہر ایک حصے کو تین تین گھنٹے بعد دینے سے پُرانے
آنونکے دست مٹ جاتے ہین پتون کے رس مین لوہا بجھاکر دینے سے بھی آنونکے دست بند ہوتے ہین

ایک برس کے پودے کی جڑ اور کالی مرچ دونون برابر لیکر دہی کے مٹھے کے ساتھ پیسکر گولیان بنا کر
دن مین تین بار دینے سے کم سے کم دو زیادہ سے زیادہ بیس اور اوسط چھ دن مین آنو کے دست
مٹ جاتے ہین پھل کے گودے کو ٹھنڈے پانی مین پیسکر سنڈے ہوے سر پر لگانے سے لو کا
اثر اور بے ہوشی رفع ہوتی ہے پکی ہوئی املی کے گودے کو ہاتھ اور پیرون کے تلوون پر ملنے سے
لو کا اثر مٹتا ہے پکی ہوئی املی کو پانی مین ملا کر اس پانی مین کپڑا بھگو کر سر کی طرف سے پیرون تک بدن
پر پھیر کر چھوڑ کا چھڑکا کر سات دفع پھیرنے سے لو کا اثر مٹتا ہے املی کے بیجون کو پانی مین بھگو دین
اور ان کے چھلکے دور کر کے سوکھا دین اور باریک پیسکر دگنی مصری ملا کر پھنکی دیجے اور بڑے دودھ
پلانے سے عورتون کی فرج سے سفید پانی نکلنا بند ہو جاتا ہے اور مردون کی منی گاڑھی پڑ جاتی ہے
اسکے پتون کو پیسکر لیپ کرنے سے نارو کی جلن اور ورم مٹتا ہے اسکے بیج انگ یعنی جڑ ببول کی
چھال اور بیجون کا کھار دینے سے بدہضمی رفع ہوتی ہے اسکے پتے کیڑے مارنے کے کام مین آتے
ہین چھلکے دور کئے ہوے بیجون کے دینے سے دست اور آنو بند ہوتے ہین اسکے بیجون کے سوا اولہ
چھلکے چھ ماشہ زیرہ اور میٹھا ہو جانے کے لائق تاڑی کی شکران بیجون کو باریک پیسکر تین حصے کر کے تین تین چار
چار گھنٹے کے عرصے سے پھنکی دینے سے آنو کے دست بند ہو جاتے ہین املی کے لال چھلکے سنگن
اور تھوڑے سکوڑنے والے ہین اڑھائی تولہ املی اور اڑھائی تولہ چھوارے سیر بھر دودھ مین اوٹا کے
چھانکے بخار والے کو پلانے سے اسکی گرمی اور گھبراہٹ مٹتی ہے پتون کا جوشاندہ پلانے سے آنو کے
دست بند ہوتے ہین دواؤن مین پرانی املی کام مین لائی جاتی ہے مندرجہ قبض مٹانے کے لیے پندرہ
بیس برس کی پرانی املی کا شربت پلانا چاہیے عورتون کا دودھ بڑھانے کے لیے پرانے درخت کا
رس پلانا چاہیے اسکے بیج تین چار دن پانی مین بھگو کر انکے کالے چھلکے دور کر کے پیس کے برابر بورا
ملا کے چنے کے برابر گولیان بنا کے دو گولی ہمیشہ دینے سے جریان رفع ہوتا ہے اور منی جمتی ہے چھٹانک
املی کو دو سیر پانی مین اونٹا کر آدھا پانی رکھ کر اس مین تولہ بھر گلاب ملا کر کلیان کرنے سے نرخرے کی
سوجن جاتی رہتی ہے املی کا پانی پینے سے پیٹ کی طاقت اور بھوک بڑھتی ہے اور آنتون کا زخم
مٹتا ہے صفراوی بے ہوشی اور گرمی کے بخار پر املی کا شربت پلانا چاہیے اسکے بیجون کی راکھ
ایک سے دو ماشہ تک دہی کے ساتھ چٹانے سے خونی بواسیر جاتی رہتی ہے املی کے بیجون کو پانی
مین بھگو کر انکے چھلکے دور کر کے پیس کے بتی پر لیپ کر کے اس بتی کو ناسور مین رکھنے سے جاتا رہتا
ہے املی کی چھال کے سفوف کو گھی مین ملا کر لگانے سے آگ کے جلے ہوے زخم کو فائدہ ہوتا ہے
اسکے پتون کا رس پلانے سے بھلاوین کے زہر کا اثر مٹتا ہے اسکے پتون کی پلٹس باندھنے سے پھوڑا
پھنسی جاتے رہتے ہین دو تولہ املی کو رات بھر پانی مین بھگو کر صبح کو انکے نتھرے ہوے پانی کو
چھانکر اس مین تھوڑا بورا ملا کر اسپغول کی پھنکی دیکر اوپر پلانے سے صفراوی بخار رفع ہو جاتا ہے
املی کو لیمون کے رس مین مسلکر چھانکے چٹانے سے ہچکی کی پیاس بجھتی ہے املی کے بیجون کی مینگ

اور بابچی دونوں برابر لیکر پانی کے ساتھ پیس کے لکڑی سے لگانے سے سفید داغ مٹتے ہیں اسکے بیجوں کو لیموں کے رس میں پیس کے لگانے سے داد مٹتا ہے۔ اسکی جڑ کا کھار ہاضم ہے بھوک پیدا کرتا ہے۔ ترکیب کھار بنانے کی یہ ہے کہ جڑ کے ٹکڑے کر کے جلائیں اور راکھ کو پانی میں حل کر کے آب صاف لیکر برتن میں ڈالکر جلائیں پانی کے جل جانے کے بعد نمک تہ نشین رہجائیگا مضر کثرت سے کھانا آواز کو نقصان پہونچاتا ہے اور کھانسی پیدا کرتا ہے اور تلی کو اور پھیپھڑوں خاصکر سینے کے پٹھوں کو اور اعضائے اعصابی کو اور پھیپھڑے کو مضر ہے اور اپنی شدت ترشی کی وجہ سے خشکی پیدا کرتی ہے کچی املی اور تازہ املی بہت نفاخ اور دیر ہضم ہے معدے سے دیر میں نیچے اترتی ہے اور سدہ پیدا کرتی ہے نہار کھانا بھی مضر ہے مصلح کتیرا اور خشخاش اور بنفشہ اور لعاب بہدانہ اور شیرخشت بدل سیاہ آلوبے بجائے دو چند صفرا اور سکنجبین خونکے لئے آلوے ترش اور ایسے مقاموں پر جہاں دست منظور ہوں خشک مقدار خوراک اڑھائی تولے سے اور بقولے ساڑھے چار تولہ سے سوا گیارہ تولہ تک اور بعض کہتے ہیں کہ چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تک دیں اور بعض صرف تین تولہ تک تجویز کرتے ہیں شیخ اسکا جوشاندہ چودہ تولہ سوا دو ماشہ تک سوا دو تولہ گھانڈ کے ساتھ تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خالص املی کا گودا سوا دو تولہ سے سات تولہ سوا ماشہ تک دیں اور بعض جوشاندہ چار تولہ آٹھ ماشہ تک دینا تجویز کرتے ہیں

ام الکلب

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے ریت میں پیدا ہوتی ہے جس کا طول ایک ہاتھ کا ہوتا ہے رنگ زردی مائل ہوتا ہے پتے سعدی کے پتوں کے قریب ہوتے ہیں مگر کسی قدر چوڑے ہوتے ہیں اور کنارے انکے گول اور کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے اس میں خراب بو آتی ہے اگر ہوا چلتی ہے تو نہایت کریہہ بو اس سے نکلتی ہے ملک مصر میں اس مقام کے اندر جو مراعی کہلاتا ہے کھیتوں میں پیدا ہو جاتی ہے اور عرب کے مقام ینبوع میں بہت ہوتی ہے سانپ اور بچھو کے زہر کو نافع ہے بورا نا کتا کاٹ کھائے تو اس سے نفع ہوتا ہے اس طرح استعمال کرنا چاہیے اسکو چل کر پانی نچوڑ کر نو ماشہ پانی لیں اگر پانی نہ حاصل ہو سکے تو سات ماشہ سوکھے پتے لیں اور انکو پیس لیں پھر اُس پانی یا سفوف کو روغن زیتون کے ساتھ کھائیں تمام زہر قے کی راہ نکل کر دور جاتا رہے گا بغیر روغن زیتون کے استعمال ناجائز ہے مستفاد از مخزن و شرح مفردات قانون مولفہ شارح گیلانی۔

اَلُ کچائی (ھ)

بفتح الف و فتح میم و سکون لام و ضم کاف تازی و فتح جیم فارسی و الف و یائے تحتانی +

صفات و شناخت ایک ہندوستانی گھاس ہے جنگل میں پیدا ہوتی ہے اس میں کانٹے ہوتے

ہین پتے املی کے پتون کی طرح اور اُنسے تھوڑے چھوٹے **طبیعت** سرد و تر
خواص و فوائد اس کے پتون کا پانی تیز تپون کو مفید ہے اس کے خشک پتون کا جوشاندہ بھی یہی
نفع پہونچاتا ہے انکا بخار بدن پر پہونچانا بھی نافع ہے گرا کے پینے کے دنون مین بادی اور ملغمی چیز دین
اور دودھ دہی سے پرہیز رکھین اس کے پتون کو کچلکر پانی نچوڑ کر ایک لوہے کے برتن کو آگ پر گرم
کرکے اُس مین وہ پانی ڈالکر اوپر سے ایک دو ماشہ لاہوری نمک چھڑک کر پھر یہ پانی دوسرے برتن
مین نکال کر پیتے ہین +

اُکل کنند (ھ)

بفتح الف و فتح میم و سکون لام و فتح کاف تازی و سکون نون و دال مہلہ موقوف +
صفات و شناخت ایک جنگلی گھاس کی جڑ ہے جسکی پتے برگ تنبول کی طرح اور پھول سفید اور پھل
بیر کی طرح ہین مزہ ترش ہوتا ہے **طبیعت** سرد و خشک
خواص و فوائد صفرا کو دستون کی راہ نکالتی ہے تلی کو کہ ہمیشہ رہتی ہوا سکا پینا قطع دیتا ہے خون کے
جوش کو کھودیتی ہے اور بچھو کے زہر کیلئے بیحد مفید ہین ۔

اُمبلی (ھ)

بفتح الف و سکون میم و کسر بائے موحدہ و سکون لام
صفات و شناخت ایک غذا کا نام ہے چاول دھوکر اور پیسکر یا جو کو مقشر کرکے اور پیسکر چھاچھ
مین ڈالکر دھوپ مین رکھدیتے ہین جب ترش ہو جاتا ہے نمک ملاکر اور پکاکر دوسری چھاچھ مین ملاکر کھاتے
ہین **طبیعت** سرد و تر +
خواص و فوائد پیاس بجھاتی ہے ہوائی گرمی اور سر کی گرمی اور حرارت بدن کو تسکین دیتی ہے صفرا و
خون کی تیزی کو تسکین دیتی ہے گرمی کے دنون مین اکثر آدمی پیاز خام اور اچار اور چٹنی کے ساتھ کھاتے ہین
دیر سکتے ہین کہ تھوڑا بلغم پیدا کرتی ہے بھوک کم کرتی ہے اور ریاح خلاصہ لاتی ہے خون صفراوی کو دفع کرتی ہے

ام دریان (یونانی)

بفتح الف و سکون میم و ضم دال مہلہ و سکون رائے مہلہ و فتح یائے تحتانی والف ساکن و سکون نون ۔
صفات و شناخت ایک درخت ہے کبر کے درخت کی طرح جسکو ہندوستان مین کریل سمجھتے ہین لیکن
کریل کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے اور پتونکی وضع کریل کے پتو کی سی ہوتی ہے اسکے پتو کی بو تیز ہوتی ہے
بیج ایک غلاف مین ہوتا ہے کوئی بیج مرچ کے برابر اور کوئی چنے کے اسکے رنگ مین سفیدی غالب در سیاہی
کم ہوتی ہے ان بیجون سے تسبیح بناتے ہین اسلئے عربی مین شجرۃ التسبیح کہتے ہین اکثر اسکندریہ اور شام اور

بیت المقدس اور دمشق مین پیدا ہوتا ہے اور وہان مقبرون مین زیادہ پایا جاتا ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین اور بعض دوسرے درجے مین گرم وخشک کہتے ہین بعض تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک بتاتے ہین پچونکی طبیعت مین تھوڑی سردی وخشکی ہے ۔

خواص و فوائد منضج و ملطف و مفتح و محلل ہے اسکے پتون کا پانی تحلیل اورام کے فائدہ مین کوہ اور کانچ وغیرہ محلل دواؤن سے زیادہ موثر اور قوی ہے اسکے بیج گرم ورمون پر لگانے سے تحلیل کرتے ہین اور خشک خارش کو بھی مفید ہین اسکے پتے سلما کر اور پیکر زخمون پر چھڑکنے سے انکو بھر دیتے ہین اسکے پتون کا پانی آنکھون مین ٹپکانے سے پھولہ کٹ جاتا ہے اسی طرح خشک پتون کو پیکر لگانا مفید ہے آنکھون کی روشنی بھی تیز ہوتی ہے کمزور جگر کو قوت دیتا ہے حیض اور ہچکی اور پیشاب کی تنگی کو نافع ہے اسکے تازہ پتون کا پانی یا جوشاندہ بھڑ وغیرہ ڈنک والے کیڑے مکوڑون کا زہر دفع کرتا ہے درد اور ورم کو مٹاتا ہے بورانے کتے اور بچھو اور سانپ کے زہر کو بھی دفع کرتا ہے خواہ لگا دین یا پلا دین جھائین کو اسکے لگانے سے نفع ہوتی ہے **مقدار خوراک** اسکا جوشاندہ ساڑھے چار تولہ ڈیڑھ ماشہ تک اور عصارہ سوا دو تولہ پون ماشہ تک دینا چاہیئے

اسمخ (بربری یا یونانی)

بفتح الف وسکون میم وضم سین مہملہ وسکون واو و فتح خائے نقطہ دار اور بعض کے نزدیک خائے نقطہ دار کی جگہ حائے حطی ہے ؎

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے اسکی دو قسمین ہین (۱) بڑی قسم جو گھاس اور درختون کے درمیان ہے اسکی ساق موٹی اور شاخین زیادہ ہوتی ہین اور زیتون کی طرح لمبی پتی ہوتی ہین اور رات مین گرمین بھی ہوتی ہین یا اکثر پتھریلی زمینون اور دریائی کے کنارون پر پیدا ہوتی ہے (۲) چھوٹی قسم ایک بالشت کے قریب اسکا پودا بڑا ہوتا ہے اور بعض اس سے بھی کچھ بڑا ہوتا ہے ساق اسکی انگلی کے برابر موٹی اور سخت ہوتی ہے اور کوئی انگلی سے بھی پتلی ہوتی ہے ساق مین سے بہت سی باریک باریک ٹہنیان نکلتی ہین جو سخت ہوتی ہین اور ان مین گانٹھین ہوتی ہین جب ٹہنی کو کھینچین تو گرہ کے پاس سے ٹوٹ جاتی ہے پتے دونون قسمون کے زیتون کے پتون کی طرح ہوتے ہین پھول نہین آتا پھل سرخ چنے کے دانے کے برابر آتا ہے جو پک کر اور سوکھ کر سیاہ پڑ جاتا ہے مزے مین اسکے تھوڑی سی تلخی اور کسیلا پن ہوتا ہے زبان پر کھنچاؤ کرتا ہے جو سخت ہوتی ہے انطاکی نے لکھا ہے کہ یہ دوا آذربیجان سے آتی ہے اور اسکا گمان یہ ہے کہ یہان کے سوا اور کہین نہین ہوتی بعضے اسکو لحیۃ التیس کی ایک قسم جانتے ہین **طبیعت** معتدل اور مرکب القوی ہے کہ تھوڑی سی سردی و تری رکھتی ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین سرد ہے اور دوسرے مین خشک ہے

خواص و فوائد قابض ہے سدہ پیدا کرتی ہے اعضائے باطنی کو قوت دیتی ہے آلات غذا اور دل کو طاقت بخشتی ہے نزلے کو روکتی ہے امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے اسکو انجیر کے ساتھ جوش دیکر پینا کھانسی اور ربو اور تنگی نفس کو نافع ہے دستون کو روکتی ہے فتق اور قیلہ کو بھی نافع ہے رنگ کو سرخ

کرتی ہے فربہ کرتی ہے خون روکتی ہے پہلی قسم عضلات کے صدمات کے لیے مفید ہے اسکو زخمون پر
لگانے سے خون بند ہو کر گوشت نکل آتا ہے دوسری قسم کو خشک کرکے سوا دو تولہ لیکر چوبیس تولہ پانی
مین جوش دین جب نصف رہے صاف کرکے پی لین اس سے اعضا کا ضعف دفع ہوتا ہے دل
اور معدہ اور جگر اور آنتون مین طاقت آتی ہے بشرطیکہ ہمیشہ ایسا کرین اکثر افریقہ کی عورتین اسکو
جوش کرکے انگورون کے پانی مین اسکا جوشاندہ ملا کر روزانہ ایک پیالہ پیتی ہین بدن انکا فربہ ہوتا
ہے رنگ سنورتا ہے رحم کی اصلاح اور تنقیہ ہوتا ہے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے

امبوتی (ھ)

بفتح الف وسکون میم وضم باے موحدہ وسکون واو مجہول وکسر تاے فوقانی وسکون یاے معروف
بعض اسکو امونی بھی کہتے ہین الف کے فتحہ اور میم کے ضمہ اور واو کے سکون سے

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے تر مقامون اور سایہ دار جگہون مین اگتی
ہے اسکے پتے میتھی کے پتون سے کچھ مشابہ ہین اور تین تین لگے ہوتے ہین سرے کی طرف سبز اور
ڈنڈی کی جانب لال بزردی ہوتے ہین اسکا پھول چھوٹا رنگ اسکا طلائی اور پھلی پتلی اور مزہ ترش ہے
پچپتا کے نام سے مشہور ہے طبیعت سرد وخشک۔

خواص وفوائد قابض ہے صفرا کی حدت کو کم کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے ہر قسم کی بواسیر کو نافع ہے
پیٹ کے کیڑے مارتی ہے دست اور بلغم کو نافع ہے۔ پیشاب کے فساد کو دفع کرتی ہے اگر اسکا تمام درخت
ابال کر آنت اتر آنے کے مقام پر باندھین تو اوپر کو چڑھ جاتی ہے اسکے پتے گوشت کے ساتھ اور کبھی
چنے کی دال کے ساتھ گھی اور مصالح ڈالکر پکاتے ہین اور روٹی سے کھاتے ہین یہ سالن صفراوی مزاج
کے لیے بہت موافق ہے اور مفید پڑتا ہے

امڑہ (ھ)

بفتح الف وسکون میم وفتح راے ثقیل وسکون ہا اور اس ہا کی جگہ الف سے بھی آیا ہے مارواڑی زبان
مین آنبڑو کہلاتا ہے اور ہندی مین آمڑا بالف ممدودہ سے اور امباڑہ اور بنگالی مین آمڑہ اور پنجابی
مین انبڑہ اور رامرہ ولے عطار کہتے ہین

صفات وشناخت اسکے درخت ہندوستان مین اکثر سب جگہ بوے جاتے ہین اور اپنے آپ
بھی اگتے ہین یہ درخت پچیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی چار فٹ تک ہوتی ہے اسکے پتے
شاخ کے دونون طرف برابر لگے رہتے ہین پکنے پر ہرے اور چمکدار ہو جاتے ہین اور انکو ملنے سے ایک
خاص طرح کی بو آتی ہے یہ پتے چھوٹے چھوٹے نرم اور باریک ہوتے ہین پہلے اس مین پھول پھل
لگتے ہین پھر پتے لگتے ہین اس مین آم کے مور کی طرح مور آتا ہے اور پھل کندوری کی طرح چھوٹے چھوٹے

ہوتے ہین اُنکے چھلکے پر پیلے اور کالے داغ ہوتے ہین چھلکون کے پاس کا گودا بہت کھٹا ہوتا ہے اور
گٹھلی کے پاس کا گودا بہت میٹھا ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ پھل جب تک کچا ہوتا ہے سبز و ترش اور
تھوڑا تلخ ہوتا ہے اور جتنا پکتا جاتا ہے زرد اور قدرے کھٹ مٹھا ہوتا جاتا ہے اور اخروٹ سے ذرا
چھوٹا ہوتا ہے چیت مین اسکے پھول لگتے ہین اور جاڑون کے شروع مین پھل پکتے ہین اس درخت مین
ایک قسم کا گوند لگتا ہے۔ اسکے پھل قلیہ۔ دوپیازہ۔ قورمہ۔ ماش کی دال۔ مسور کی دال اور چنے کی دال
مین پکا کر کھاتے ہین پتون کا مزہ ترش اور نہایت کسیلا ہوتا ہے پھول بھی ترش مزہ ہوتے ہین کونپلون
اور پھولون کو پکا کر کھاتے ہین۔ مچھلی مین ڈالنے سے نہایت خوش ذائقہ معلوم ہوتے ہین۔ امرے کا
درخت بنگالہ مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے طبیعت سرد دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین
وید گرم بتاتے ہین ٭

خواص و فوائد صفراوی دستون کو نافع ہے صفراوی بیماریون کو کھوتا ہے۔ گرم مزاج والون کے
موافق ہے اسکے پھل کی مربا کھلانے سے وہ ضعف ہاضمہ دفع ہوتا ہے جو صفرا کی وجہ سے ہو پتون کا
سفوف اور چھال کا جوشاندہ دستون مین اگر آنو آتی ہو تو دیا جاتا ہے اسکا گوند دوائی تیزی کو کم کرنے کیلئے
اُس مین ملایا جاتا ہے اگر کان مین بادی کی وجہ سے درد ہو تو اسکے پتون کا رس باہر کی طرف لگانا
چاہیئے اور اندر بھی ڈالنا چاہیئے اسکے پھل کو پیس کے زہر مین بجھے ہوئے تیر کے زخم پر لگانا چاہیئے
اور اس کے زہر کو اُتارنے کے لئے سوکھا یا تر و تازہ پھل کھاتے بھی ہین اگر اس کا پھل نہ ملے تو
اسکی جگہ پھٹکری کام مین لاتے ہین اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ بدن پر کے ایسے زخمون کو کسیلی
چیزین فایدہ پہونچاتی ہین مسوڑھون کا درد دفع کرنے کے لئے اسکے پھل کو جوش دیکر ملکر چھانکر یا سرد
پانی مین بھگو کر ملکر چھانکر یا گرم پانی مین بھگو کر ملکر چھانکر اس سے کلیان کرتے ہین اسکے پھل کی چٹنی بنائی
جاتی ہے اسکا کچا پھل کھانے کے کام مین کم آتا ہے مگر دوسرے سالون مین کھٹائی دینے کے کام
مین زیادہ آتا ہے اسکے درخت کی دو تولہ چھال پیسکر بکری کے دودھ کے ساتھ کھانا تین دن تک
مرض اہوہ کو مٹاتا ہے اور ایسے مریض کے سر اور ہتھیلی اور تلوون پر بھی ملتے ہین اہوہ ایک مرض ہے
بنگالے مین پیدا ہوتا ہے ناک مین پھنسی پیدا ہو کر بہت درد اور تیز تپ ہوتی ہے۔ اسکی گٹھلی کی
مینگ خون حیض کو بند کرتی ہے اس پھل کے زیادہ کھانے سے بدن مین خراش پیدا ہوتی ہے
بعض وید کہتے ہین کہ دودھ بڑھاتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے بھوک زیادہ کرتا ہے بیدک کی
بعض کتابون مین یہ بھی مذکور ہے کہ امرے کا پھل صفرا پیدا کرتا ہے مضر کھانسی کو مصلح عناب و انار شیرین

انار شیرین (ف)

بفتح الف و فتح نون و سکون الف و راے مہملہ موقوف لیکن یہان اضافت کی وجہ سے مکسور ہے
رُمّانِ حلو (ع) میٹھا انار (ھ)

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے اسکے درخت ہندوستان مین اکثر سب جگہ بوے
جاتے ہین بعض درخت بیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا ہوتا ہے اسکی گولائی تین چار فٹ کی ہوتی
ہے اسکی چھال کچھ نیلی یا گہرے بھورے رنگ کی ہوتی ہے ماگھ اور پھاگن مین اسکے نئے پتے نکلتے ہین
اسکے پتے ٹہنیون سے آمنے سامنے لگتے ہین کچھ لمبے نوکدار اور کچھ زردی مائل لال ہوتے ہین اسکے پھول
ایک ایک جگہ دو دو لگتے ہین انار کی درمیانی گیر دو سے ساڑھے تین انچ لمبی ہوتی ہے اسکے دانے
لال نوکدار اور کسی کسی کے سفید ہوتے ہین کسی کسی کے دانون مین گٹھلی ہوتی ہے اور کسی کسی مین بالکل
نہین ہوتی عمدہ وہ ہے جس مین گٹھلی نہو اسے بیدانہ کہتے ہین کابلی انار سب ملکون کے انارون سے
بہتر ہوتا ہے اور اس سے اترا ہوا انار پٹنے کا ہے گو وہ انار بھی اچھون مین گنا جاتا ہے اگرچہ اس کے
سب موسمون مین پھول لگتے ہین مگر چیت بیساکھ مین بہت لگتے ہین اساڑھ سے بھادون تک
پھل پکتے ہین مگر یہ قاعدہ ہر ملک کے لیے عام نہین ہے. سب سے بہتر وہ ہے جسکا دانہ بڑا ہو
رب اسکا اس طرح تیار ہوتا ہے کہ انار کے دانون کو ملکر پانی لیکر اتنا پکاتے ہین کہ تین حصہ جلجاتا ہے
تزک جہانگیری مین لکھا ہے کہ فراہ سے جہانگیر کے پاس انار آیا جسکا وزن چالیس تولہ تک تھا
ابن زہر کہتا ہے کہ اگر انارون کو انکے نمک اور شیشے کا سفوف اوپر رکھ دیا جاے تو خراب
ہو جائین اگر انار کو آہستہ سے توڑ کر زفت اسکے تلے کے حصے مین لگا کر لٹکا دیا جاے تو مدت تک
تر و تازہ رہے انارون کو لوہے کے برتن مین رکھ کر مضبوط بند کر کے زمین مین دفن کر دین جب
انکو کھود کر نکالا جاے گا تو تر و تازہ نکلینگے **طبیعت** اعتدال کے ساتھ سرد اور تر پہلے درجے مین ہے
شیخ اسکی سردی پہلے درجے تک بتاتا ہے گازرونی نے اسکی تعریف کی ہے کہ معتدل ہے مگر سردی
کی طرف مائل ہے اور تر پہلے درجے مین ہے اور گیلانی نے کہا ہے انار شیرین مین سردی کم ہے
اور تر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اعتدال کے ساتھ گرم ہے. گٹھلی دانہ انار کی سرد پہلے درجے مین
اور خشک دوسرے درجے مین ہے ویدا انار کو سرد بتاتے ہین یونانی اطبا اسکے پانی مین خفیف سی
گرمی ہونے کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ اسی وجہ سے طبین کم ہے اور تھوڑی سی قوت جلا بھی رکھتا ہے
خواص و فوائد بسبب حرارت لطیف یا رطوبت کے طبین کم ہے اور بسبب کمی ارضیت کے
لطیف ہے اسکا شربت اور رب شراب کے خمار کو دفع کرتا ہے خفقان گرم کو مٹاتا ہے گرم مزاج
والے آدمی کے فم معدہ کی جلا کرتا ہے پس بخارات فاسد جو خفقان پیدا ہونے کا موجب ہوتے ہین
زائل ہو جاتے ہین جنکو شرابنوشی کی وجہ سے تپ آنے لگے اُنکے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہین
دل و جگر کو قوت دیتا ہے استسقا اور یرقان اور متلی اور درد سینہ اور گرم کھانسی کو مفید ہے عمدہ
خون پیدا کرتا ہے صالح الکیموس قلیل الغذا ہے نفاخ بھی ہے اسی لیے گرم مزاج والون مین اسکے
کھانے سے نعوظ بڑھتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اور
پیاس لگاتا ہے سینے اور حلق کی خشونت دفع کر کے نرمی پیدا کرتا ہے اس کام مین سیب دہی سے

زیادہ ہے مخلل بھی ہے انار زیادہ کھانے سے غذا مین فساد پیدا ہوتا ہے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے مگر پیدا شدہ انار یعنی وہ انار جس مین گٹھلی نہو معدے کے موافق ہے کیونکہ اس مین تھوڑا سا قبض ہے اسکو ہمیشہ کھانے سے رنگ کی سفیدی اور زردی جاتی رہتی ہے معدے کے ضعف اور سردی کیوجہ سے جو ہونٹ سفید ہو جاتے ہین تو انکی سفیدی بھی اسکے ہمیشہ استعمال مین رکھنے سے مٹ جاتی ہے جگر کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے اکثر حمیات حادہ کے مبتلا شخص کو نقصان پہونچاتا ہے کیونکہ معدے مین پہونچکر صفرا بن جاتا ہے اسلیئے مناسب یہ ہے کہ میٹھے انار کے ساتھ تھوڑا سا کھٹا انار بھی ملاکر کھلائین کیونکہ کھٹے انار کے ساتھ ایسے شخص کو نفع پہونچایگا اگر انار کے دانون کا پانی ایک بوتل مین بھرکر دھوپ مین یہانتک رکھین کہ گاڑھا ہو جاے پھر آنکھ مین لگایا کرین تو روشنی بڑھ جاے بینائی کو قوت ہو اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے انار کے دانونکے پانی کو کسی تانبے کے برتن مین اتنا جوش دین کہ گاڑھا ہو جاے پھر آنکھ مین لگائین تو خارش اور سلاق کو نفع پہونچاے بینائی بڑھ جاے انار شیرین کو شراب مین جوش دین بعدہٗ پوست کو پیس کر کانپر ضماد کرین تو ورم کو بے حد نفع پہونچے دانۂ انار کا پانی سوا سیر لیکر تھوڑی دیر تک رکھا رہنے دین تاکہ تلچھٹ تلے بیٹھ جاے پھر چھانکر پانچوان حصہ شکر سفید ملاکر اور دس ماشہ سونف کا سفوف اضافہ کرکے بوتل مین بھر دین مگر تہائی بوتل خالی رکھین اور دھوپ مین رکھدین اور ہلاتے رہین اور ایک ہفتے کے بعد سے استعمال کرین اس مین سے تین تولہ سے نو تولہ تک پینے سے بھوک بڑھتی ہے دل اور باہ کو قوت پہونچتی ہے منی بڑھتی ہے اگر مریض تپ غذا کھانے کے بعد اسکے دانے چوسے تو سری طرف بخارات نہ چڑھین اور اگر غذا سے پہلے کھایا جاے تو بہتر ہے مگر جبکہ دست آتے ہون تو پہلے نہ کھائین یا متلی اور تے معلوم ہوتی ہو۔ اور گرم مزاج والا غذا کے بعد انار کھاے تو معدے سے غذا جلد تلے اتر جاے اسکے ستو صفراوی دست بند کرتے ہین۔

مسلم انار کو چھلکر نچوڑکر چودہ تولہ سے ۲۰ تولہ تک یہ پانی لیکر تین تولہ سے چھ تولہ تک شکر سفید ملاکر پلانے سے مرۂ صفرا دستون کی راہ نکل جاتا ہے اور معدے کو قوت پہونچتی ہے یہ گویا اہلیلہ زرد کیطرح کام دیتا ہے انار کو پوست سمیت کوٹ کر دہ پانی دستون کے مریض کو پلانے سے بند ہو جاتے ہین انار شیرین کا رب سب افعال مین اسکے پانی سے قوی ہے مگر معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے مصلح اسکی مصطگی ہے۔ انار شیرین کے سر مین سوراخ کرکے بدفعات جسقدر گنجائش ہو روغن بادام شیرین یا روغن بنفشہ اس مین بھرکر آگ پر رکھین کہ روغن جذب ہو جاے یہانتک کہ پھر روغن کو جذب نکر سکے اسکا چوسنا درد سینہ اور کھانسی کے لیئے مجرب ہے۔ دانۂ انار کا پانی اور روغن بادام شیرین ملاکر اس مین شکر داخل کرکے ببول کا گوند اور نشاستہ پیسکر اضافہ کرکے نیمگرم پینے سے بھی یہ دو فائدے حاصل ہوتے ہین۔ اسکے دانے کو شہد کے ساتھ پیس کے کان مین ٹپکانے سے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ انار کا آدھا پیٹ خالی کرکے روغن گل بھر دین اور اس کو گل حکمت کرکے آگ پر رکھین جب جوش اس مین آجاے تھوڑا سا اس مین سے کان مین ٹپکانے سے درد مٹ جاتا ہے اور ناک کے اندر لگانے سے اسکی

پھنسیاں جاتی رہتی ہین اسکے دانون کا پانی منہ مین رکھنے سے اور اس سے غرغرہ کرنے سے منوان اور
حلق کا ورم گرم جاتا رہتا ہے نہار منہ اسکا پانی کھانے سے معدے کی حرارت مٹ جاتی ہے اسکے دانونکو
پیسکر شہد مین ملاکر لگانے سے خراب زخمون کو نفع پہونچتا ہے اور داخس کے لیئے یہ لیپ بہت نافع ہے۔
وید کہتے ہین کہ انار شیرین کا پانی صفرا کی اصلاح کرتا ہے دل وجگر کو طاقت دیتا ہے بلغم وباد کو دفع کرتا اور
کبھی معدہ گرم مین صفرا پیدا کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے منی پیدا کرتا ہے اس کا تازہ رس
ٹھنڈا اور تسکین دینے والا ہے یہ پانی دل کی طاقت بڑھاتا اور پیٹ کا درد مٹاتا ہے اسکے پتون کا پانی سونگھنے
کرنے سے نکسیر بند ہوتی ہے جس کی کھال مین سے فوراً خون نکل آوے ایسے بچے کی زبان کا لہو بند کرنے
کے لیئے میٹھے انار کے دانے کھلانا چاہیئے بواسیر والے کو انار کھلانا مفید ہے انار کے دانون کے رس یعنی
پانی مین شکر ملاکر کے کچھ گرم کرکے پلانے سے تلی بند ہوتی ہے اس کے رس مین زیرہ اور شکر یا صرف شہد
ملاکے پلانے سے کھانے کی طرف سے بے رغبتی مٹتی ہے انار شیرین کو پٹ پاک مین پکاکر اسکا رس نکالکر
شہد ملاکے پلانے سے دست بند ہوتے ہین انار کے دانے کھانے سے بھوک پیدا ہوتی ہے انتہی۔
انار کے دانونکے پانی کے سوا تمام اجزا مین قبض ہے مگر چھلکا زیادہ قابض ہے بعض کہتے ہین کہ اس کی
خود بخود جھڑی ہوئی کلی سب سے زیادہ قابض ہے وید کہتے ہین کہ انار کے پتے تھوڑے پانی مین پیسکے
پلانے سے دست بند ہوتے ہین انار کی جڑ کو پانی مین گھس کر پیشانی پر لیپ کرنے سے درد بند ہوتا ہے
انار کے پتون کو پیسکر ٹکیہ بناکے سوتے وقت آنکھ پر باندھنے سے درد دفع ہوتا ہے اسکے پتے پیسکر
باندھنے سے داخس کو آرام ہوتا ہے **مضر** معدے کو اسکا کھانا اسلیئے مضر ہے کہ اُس مین جوش پیدا
کرتا ہے اور صفرا بن جاتا ہے اور مولف منہاج کہتا ہے کہ انار کو دانت حلق اور سینے مین خشونت پیدا کرتا ہے
اور پھیپھڑون کو نقصان پہونچاتا ہے اور کثرت کے ساتھ کھاجاے تو غذا خراب ہوجاتی ہے اور معدے کو
ڈھیلا کرتا ہے معدے مین نفخ اور ریاح پیدا کرتا ہے اور تپ کے مریض کو بھی اس وجہ سے مضر ہے کہ
نفخ اور مسامات مین کثافت پیدا کرتا ہے اسکا رب بھی معدہ کو ضعیف کرتا ہے **مصلح** سینا اور حلق کی
خشونت کے لیئے قند یا شہد کا حلوا اور نقصان معدہ کے لیئے مصطگی نفخ اور کثافت مسام کیلیئے انار ترش
اور سرد مزاج والون کے لیئے ادرک کا مربا اور رب کی اصلاح مصطگی کرتی ہے **بدل** انار ترش

انار ترش (ف)

رُمّان حامض (ع)، کھٹا انار (ھ)

صفات وشناخت اسکے درخت کی پیدائش کابل اور ہندوستان مین ہے اور پہاڑی انار
جو نہایت ترش ہوتا ہے اُسے دارمی کہتے ہین وید انار ترش کو کسیلا بتاتے ہین **طبیعت** دوسرے
درجے مین سرد وخشک ہے

خواص وفوائد اس مین قوت جلا قبض کے ساتھ ہے گیلانی کہتا ہے کہ انار ترش اپنی خشکی کی وجہ سے

قبض پیدا کرتا ہے جو قابض چیز خشک ہوتی ہے وہ دستوں کو روکتی ہے اسلیئے ترش میں قبض زیادہ
اور تحلیل کی تاثیر کم ہے اس میں بسبب غلیان اور عفونت کے جلا ہے اور چونکہ ارضیت اس میں کم
ہے اسلیئے لطیف بھی ہے انار ترش کا شربت اور رب دافع خمار ہے اور اس امر میں شیرین کے رب
و شربت سے بڑھا ہوا ہے خفقان گرم کو دور کرتا ہے فم معدہ کی جلا کرتا ہے جبکو شراب نوشی کی وجہ سے
تب آنے لگے اُسکے واسطے بہت مفید ہے سالم انار کو کچل کر نچوڑ کر اور صاف کر کے اسکا نچوڑا ہوا رس
چودہ تولہ لیکر تین تولہ شکر سفید ملا کر پلانے سے مرہ صفرا دستوں کی راہ نکل جاتا ہے اور معدے کو قوت حاصل
ہوتی ہے اور اس کام کے واسطے نچوڑا ہوا پانی بائیس تئیس تولہ تک بھی چھ تولہ کے قریب شکر سفید کے ساتھ
پی سکتے ہیں اور یہ مطلب زردی کی قوت میں ہوتا ہے اسکا پانی تانبے کے برتن میں رکھ کر اتنا پکائیں کہ گاڑھا پڑ جائے
اسکو آنکھ میں لگانے سے کجلی اور سلاق کو نفع ہوتا ہے نگاہ کو قوت پہونچتی ہے انار ترش جگر کی حرارت
اور سینے کی گرمی اور سوزش اور جوش خون و صفرا کو ساکن کرتا ہے انجرون کو دفع کرتا ہے آنتوں کی
طرف فضول کو جانے سے روکتا ہے یہی فائدہ اسکے شربت اور رب میں ہے گو شربت میں کھانڈ ہوتی
ہے مگر اس سے کچھ حرج نہیں ہے بلکہ اسکی تاثیر کو وہ تیز کر دیتی ہے کیونکہ جو ہر سرد و خشک کا فعل جسم
گرم سے ملکر تیز ہو جاتا ہے پتوں کی وجہ سے جو قے اور دست آویں انکو مفید ہے گرمی کے خفقان کو
نفع پہونچاتا ہے یرقان کو فائدہ مند ہے اور بوجہ خاصیت و کیفیت کے انار شیرین سے زیادہ پیشاب
لاتا ہے اسکو زیادہ کھانے سے آنتوں میں زخم اور خراش ہو جاتی ہے منہ آجائے اور منہ میں دانے
پیدا ہو جائیں تو اسکو منہ میں رکھنے اور کلیاں کرنے سے نفع ہوتا ہے سالم انار کو سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا
تر و خشک کھجلی کے لیئے جو صفرا کی وجہ سے ہو مفید ہے اسکو کھانے سے کھانے سے دماغ کی طرف
انجرے نہیں چڑھتے اسکے کھانے سے متلی بند ہو جاتی ہے جگر اور بدن کو خوب فربہ کر دیتا ہے اور دیر
میں ہضم ہوتا ہے تپ کا مریض اگر کھانا کھا لینے کے بعد اسکے تھوڑے سے دانے چوس لے تو نفع پہونچے
اسکا عصارہ آنکھ میں لگانے سے بال اور ناخنہ مٹ جاتا ہے اس کے دانوں کے پانی کو شہد کے
ساتھ تانبے کے برتن میں پکا کر آبلے پر لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ اسکے دانوں کا پانی نکال کر اتنا پکائیں کہ
گاڑھا ہو جائے پھر شہد میں ملا کر ناک میں ٹپکانے سے اسکے زخم کو نفع ہوتا ہے کان میں ٹپکانے سے
اسکا درد جاتا رہتا ہے خراب زخموں پر لگانے سے بدگوشت کو کاٹ کر زخم کو صاف کر دیتا ہے سالم انار ترش
کو شراب میں پکا کر اورام پر طلا کرنے سے تحلیل ہوتے ہیں اسکے ستو قابض ہیں انکے استعمال کرنے سے
مٹی کے کھانے کی خواہش جو اکثر حاملہ عورتوں کو ہوتی ہے جاتی رہتی ہے رب اسکا سب افعال میں زیادہ
قوت رکھتا ہے اسکا شربت بھی بہتر ہے یہ دونوں سرد و خشک ہیں خمار کے دفع کرنے میں نہایت
موثر ہیں متلی اور قے کو روکتے ہیں گرم مزاج والے آدمی کے فم معدہ کو قوت بخشتے ہیں مواد اس کی
طرف نہیں گرنے دیتے صفراوی دستوں کو روکتے ہیں انار ترش کو اندر سے خالی کر کے [illegible]
سبز کے ساتھ سرکے میں جوش کریں کہ خوب گل جائیں اور ریشہ ہو جائیں انکی گولیاں سیاہ مرچ کے برابر

باندھیں جس شخص کو بہت دنونسے دست آتے ہون اور نہایت سخت پیچش کا عارضہ ہو مقعد اور آنتون مین زخم پڑ گیا ہو اسکو پندرہ یا زیادہ گولیان کھلائین تو بہت فائدہ ہو انار ترش کو پانی مین جوش دے کر کلیان کرنے سے مسوڑھون مین قوت آتی ہے مسلم انار کو شراب مین پکا کر کان پر باندھنے

+ سے اسکے درد کو نفع ہوتا ہے +

وید کہتے ہین کہ انار ترش بادی بڑھاتا ہے صفرا کو دور کرتا ہے منھ کا مزہ سدھارتا ہے سبک ہے معدہ اور جگر کا فضول دور کرکے انھین صاف کرتا ہے بعض وید وغیرہ کی یہ رائے ہے کہ صفرا بڑھاتا ہے بعض کتابون مین یہ لکھا ہے کہ سب ترشیان صفرا بڑھاتی ہین مگر انار ترش اور آنولہ نہین بڑھاتے اور قابض ہے بھوک لگاتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے اس کے رس مین شہد ملا کے کان مین ٹپکانے سے کان کا درد بند ہوتا ہے۔ وادی شکم مین پیچش پیدا کرتا ہے ہاضم ہے بھوک بڑھاتا ہے دل و معدہ کو قوت دیتا ہے صفرا کو دفع کرتا ہے دماغ کی طرف ابخرے نہین چڑھنے دیتا خفقان گرم کو نافع ہے مضر سرد مزاج والونکو نقصان پہونچاتا ہے اور انار شیرین کی طرح معدے کو یہ بھی مضر ہے کیونکہ معدے کو کاٹتا اور تکلیف پہونچاتا ہے سردی و تیزی کی وجہ سے اعصاب کو بھی مضر ہے۔ اسکے بیج بھی انار شیرین کے بیجونکی طرح معدے کو نقصان پہونچاتے ہین۔ سینے اور حلق مین خشونت پیدا کرتا ہے کمزور دانت کو بھی جو صفرا کی وجہ سے نہو مضر ہے آواز کو خراب کرتا ہے زیادہ کھانے سے شہوت جماع اور باہ کو کم کرتا ہے انتڑیون مین زخم اور پیچش پیدا کرتا ہے جگر کی قوت جاذبہ کو گھٹاتا ہے اس وجہ سے نفخ اور ریاح پیدا کرنے لگتے ہین بلکہ کبھی کبھی اسکی کثرت سے غش آجاتا ہے کیونکہ اسکی کثرت سے معدے مین بخارات پیدا ہو جاتے ہین مصلح انار شیرین اور ادرک کا مربا اور گرم چیزین

بدل بجا اور کھٹا انگور اور املی ہین

انار چاشنی دار (ف)

کھٹ مٹھا انار (ھ) رمان مز (ع) انارے خوش (ف)

صفات و شناخت اسکا درخت ہندوستان اور کابل مین ہوتا ہے اسکے دانونکو ملکر پانی نکالکر جوش دیکر چہارم حصہ باقی رکھنے سے رُب بن جاتا ہے کبھی پودینے کے ہرے پتونکا پانی جوش دیتے وقت ملا لیتے ہین **طبیعت** سردی و تری مین اعتدال کے قریب ہے دوسرے درجے مین سرد اور پہلے مین خشک ہے **خواص و فوائد** اپنے کل خواص و افعال مین انار شیرین کے مثل ہے بلکہ شیرین سے قوی الاثر ہے حضور صفرا کی تیزی اور خون کی حدت کو اُس سے زیادہ تسکین دیتا ہے صفراوی مزاج کے لئے زیادہ لائق ہے اسکو مع پوست کے نچوڑ کر کھانڈ ملا کے پینے سے صفراوی قے اور دست اور خارش اور یرقان اور تپ صفراوی کو بہت نفع ہوتا ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے ہچکی کو بھی دفع کرتا ہے۔ اسکے عصارے کو تانبے کے برتن مین رکھکر قوام کرکے آنکھ مین لگائین تو آنکھ کی کھجلی اور سلاق کو بہت نفع دے اور آنکھ کو قوت بخشے۔ شیخ کہتا ہے کہ کھٹ مٹھا انار کبھی سیب دہی سے زیادہ معدے کو نفع بخشتا ہے لیکن اس کی

گٹھلی معدے کے مضر ہے کیونکہ اُسمین خشکی زیادہ ہے اور خشونت پیدا کرتی ہے۔ اسکا رُب قابض ہے معدے کی سوزش اور گرمی کو دفع کرتا ہے سخت پیاس کو تسکین دیتا ہے اور تیز تپ کو نافع ہے قے کو روکتا ہے خمار کو مٹاتا ہے حاملہ عورت کے مٹی وغیرہ کے کھانے کی رغبت کو کھوتا ہے رنگ رخسار کو درست کرتا ہے اخلاط مین احتراق آجانے سے غم پیدا ہو جاے تو اُسے دفع کرتا ہے اور جس رُب مین پودینے کا پانی بھی داخل ہو وہ قے کے مٹانے مین بہت نافع ہے معدے کو بہت قوت دیتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے۔

وید کہتے ہین کہ کھٹ مٹھا انار باد و بلغم کو دفع کرتا ہو سنگرہنی کو مٹاتا ہو خونی دستون کو بند کرتا ہے جگر کو قوت دیتا ہو

انار کا چھلکا

پوست انار (ف) قشرالرمان (ع)

صفات و فوائد مشہور و معروف ہے اسکو ناسپال بھی کہتے ہین طبیعت شیرین کی سرد و تر درجہ اوّل مین ترش کی سرد و خشک درجہ اوّل مین

ہر قسم کے انار کا چھلکا ترش ہو یا شیرین برابر قابض ہے پھوڑے مارتا ہے۔ گرمی کے ورم کو نفع کرتا ہے سوڑھون کو قوت دیتا ہے اس کے منجن سے اُدست کرنا خون بواسیر کو بند کرتا ہے جسکے کانچ نکلتی ہو تو انار کا چھلکا پیسکر اس پر ترکنا نفع دیتا ہے منہ یا امین زخم ہو جاے تو اسکے جوشاندے سے کلی کرنا بہت مفید ہے۔ انار کا چھلکا پانی مین جوش دین اور ایک کپڑا دھویا ہوا پُرانا اُس پانی مین ترکرین اور سکھا کر پھر ترکرین۔ اسی طرح بیس بار وہ کپڑا اُس پانی مین ترکرین ہر بار نیا پانی پوست انار کا جوش کیا ہو ترکرین پس تھوڑا سا اُس کپڑے سے پھاڑ کر عورت اپنی شرمگاہ مین جماع سے پہلے رکھے جسوقت وہ کپڑا فرج کی رطوبت سے بھیگ جائے نکال لے فرج نہایت تنگ ہو جائے گی ایک کتاب مین لکھا ہے کہ کھٹ میٹھے انار کا چھلکا اور چانول اور جو کو پانی مین جوش دیکر صاف کرکے اس سے حقنہ کرنے سے دست بند ہو جاتے ہین گو کیسے ہی شدید ہون اور پیچش کو نفع ہوتا ہی انار کا چھلکا پانی مین پیسکر سینے پر تلے کے حصے مین لگانے سے منہ سے خون آنا بند ہوتا ہے ابن زہر کہتا ہے کہ کوئی زخم کسی دوا سے نہ بھر سکے تو انار کا چھلکا جلا کر پیسکر اُسپر بُرکنے سے صحت ہو گی وید کہتے ہین کہ انار کا چھلکا پُرانے دستون اور آنو کو بند کرتا ہے انار کے پانچ تولہ چھلکون کو سوا سیر دودھ مین اوٹا کر پندرہ چھٹانک باقی رکھکر چھانکر دن بھر مین تین چار دفعہ پلاتے سے آنو کے دست مٹتے ہین کھٹے انار کے دو تولہ چھلکے اور دو تولہ شہتوت اوٹا کر چھانکر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے چھلکون کی فرج کو دھونی دینے سے مرا ہوا بچہ باہر نکل جاتا ہے اسکے چھلکے کو چھوارے کے پانی کے ساتھ پیسکے لیپ کرنے سے ورم اُتر جاتا ہے

انار دانہ (ف)

دارمی سار (ہ) حب الرمان (ع)



صفات وشناخت انار کے بیجون کو کہتے ہین مگر عرف مین خاص دارمی انار کے بیجون پر اطلاق ہوتا ہے جو بحالہ پہاڑ سے آتے ہین **طبیعت** سرد وخشک درجہ اول ہین

خواص و فوائد انار دانہ بمقابلہ رُب انار کے قوی ہے۔ کھٹے انار کے بیجون کو دھوپ مین خشک کرکے پیسکر غذا کے ساتھ کھانا معدہ اور آنتو نپر فضول نہین گرنے دیتا انار دانہ ترش کے ہموزن مویز اور پانچوان حصہ زیرہ سیاہ پیسکر کھانا معدے کی تقویت کے لیے مجرب ہے۔ قابض ہے۔ اور ہاضم ہے بھوک پیدا کرتا ہے مواد صفراوی کو معدہ وغیرہ پر گرنے نہین دیتا صفراوی قے اور متلی کو نافع ہے پہاڑی انار کا انار دانہ قے وصفرا کو مفید ہے مقوی معدہ ہے حدت صفرا کو دفع کرتا ہے قابض ہے دل کو قوت دیتا ہے ادویہ مسہلہ کی اصلاح کے لیئے اکثر داخل کیا جاتا ہے اور بالعموم دستونپر اعانت کرتا ہے۔ انار دانہ آنکھ آنے کو بے حد مفید ہے اس ترکیب سے استعمال کرین کہ انار دانہ ترش وخشک کو پانی مین بھگوئین اور اسکا پانی لے کر صاف کرکے تھوڑی سی افیون اور افیون سے دوگنی یا چارگنی پھٹکری ملاکر جوش دین تاکہ گاڑھا ہو جائے پھر اس مین سے گولیان بقدر [illegible] کے چھوڑین اور گلاب مین گھس کر لیپ کرین۔ جوا کھار ڈیڑھ حصہ مرچ سیاہ تین حصہ فلفل دراز چھ حصہ انار دانہ بارہ حصہ سب کو پیسکر گولیان بڑی بڑی بنا کر ایک گولی صبح اور ایک شام منہ مین رکھ کر پانی [illegible] نگلین تو کھانسی کو صحت ہو **تنبیہ** اس نسخے مین انار دانہ کھانسی کے لیئے ہے حالانکہ ترشی کھانسی کو مضر ہے اس سے متوحش نہ ہونا چاہیے بوعلی سینا نے قانون مین کھانسی کے بیان مین گولیون کا نسخہ لکھا ہے جس مین ایلی [illegible] ترشی کھانسی مین اُس وقت ممنوع ہے کہ اسکو تنہا دو [illegible] ترکیب کے بعد ترشی کو غلبہ ہے اگر دوسری دواؤن سے اسکا زور توڑ ڈالا جائے تو ضرورت کے لیئے مضائقہ نہین۔ چند دواؤن کے ہمراہ انار دانے کا سفوف بنایا جاتا ہے جو معدہ اور آنتون کو قوت دیتا ہے معدے اور آنتون کے دستون کو فوراً بند کردیتا ہے [illegible] کھولتا ہے اور بارہا تجربے مین آچکا ہے وہ یہ ہے انار دانہ پاؤ بھر سونٹھ اور زیرہ سفید ہر ایک ساڑھے تین تولہ سونف زیرہ سیاہ سماق زرد ہڑ کا چھلکا بہیڑے کا چھلکا ہر ایک پونے دو دو تولہ نمک لاہوری چار تولہ ساڑھے چار ماشہ سب کو کوٹ کر چھان لین مگر بہت باریک نہ کرنا چاہیے ایک تولہ یا کم وزیادہ کھانے سے قبل یا اُسکے بعد کھانا چاہیے و یا انار دانہ کو قابض بتاتے ہین **مضر** سرد مزاج والون کو مضر ہے اور کھانسی اور تحریش کو نقصان پہونچاتا ہے شیخ کا قول یہ ہے کہ ہر قسم کے انار کا بیج شیرین ہو یا ترش معدے کے لیے مضر ہے کیونکہ اُس مین خشونت ہے اور یہ معدے کے مناسب نہین خاصکر جو بیج پیسکر کھلایا جائے **مصلح** زیرہ سرد مزاج کے لیئے اور شربت بنفشہ کھانسی وغیرہ کے لیئے اور معدے کے لیئے مقویات معدہ **بدل** سماق **مقدار خوراک** چھ ماشہ سے نو ماشہ تک۔

فائدہ جلیلہ انار ترش وشیرین کے بیجون کا رس یا جوشاندہ لیکر گوشت کو بھونکر اس مین ملاکر پکاتے ہین اور یہ جب تیار ہو جاتا ہے تو اُسے رُمانیہ کہتے ہین یہ سرد وخشک ہے اگر السی کے تیل یا روغن زیتون یا اخروٹ کی مینگون کے تیل کے ساتھ پکائین تو گرمی حاصل کرکے اسکے کھانے سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے

جسکے معدے اور آنتون مین گرمی سے ضعف ہو اُسے نافع ہے یہ کھانا دست رُوکتا ہے اگر پکتے مین حماض کے پتے یا چرنے کا ساگ بھی شریک کرین تو دست قوت کے ساتھ روک دے جسکو صفرا سے دست آتے ہون اُسے بہت سودمند ہے **مضر** سرد مزاج والے اور قولنج کے مریض کو اور جسکے پیٹ مین نفخ رہتا ہو اسکو نقصان پہونچاتا ہے پھیپھڑے کو بھی مضر ہے **مصلح** پھیپھڑے کے لیے فیرنی باقی کے لیے شہد اور شراب اور گوشت کا شوربا۔

انار کا پھول

گل انار (ف)

صفات وشناخت مشہور چیز ہے گلنار فارسی اور انار کے پھول مین فرق ہے مگر عموماً عطار اسی کو گلنار کی جگہ فروخت کرتے ہین بعض طبیب بھی یہ کہتے ہین کہ انار کے پھول افعال مین گلنار فارسی کی طرح ہین **طبیعت** سرد وخشک ہے

خواص وفوائد قابض ہے خشکی پیدا کرتا ہے اُس کام کے لیے صالح ہے جسکے لیے انار صالح ہے۔ بید کہتے ہین کہ کسی جگہ سے خون جاری ہو تو انار کے پھول اور کلیون کو پیسکر چُھڑکنے سے بند ہو جاتا ہے اور زخم بھر جاتا ہے اسکے لال پھولون کا رس ناک مین ٹپکانے یا سونگھانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکی کلیون کا دو یا ڈھائی رتی سفوف کھانسی کے لیے بہت نافع ہے انکے اور گلاب کے پھولونکو پیس کے دانتونپر ملنے سے مسوڑھون کی رطوبت بند ہو جاتی ہے یونانی طبیب کہتے ہین کہ اگر دانتون کی جڑون سے خون جاری ہو تو انار کے پھول پیسکر ملنا چاہیے انار کی کلیان یا پھول مین تین عدد روزانہ ایک ہفتے تک نگل لیا کرین تو اُس سال کبھی آنکھ نہ دکھے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ اگر انار کی تین کلیان اس طرح نگل لیجائین کہ انکو ہاتھ نہ لگے تو ایک سال تک پھوڑے پھنسیان نہ نکلین اور آنکھین نہ دکھین ابن زہر نے کہا ہے کہ صرف ایک کلی نگل لینے سے سال بھر تک آنکھ نہین دکھتی انار کی کلیون کو کوٹ کر پانی نچوڑ لین یا پھولونکو پانی مین جوش دیکر دھوپ مین جلالین اور اسکو آنکھون کے آس پاس لیپ کیا کرین تو آنکھون کے پٹھون مین قوت آجائے اور مواد کو آنکھین قبول نکرین اور جو مواد وہان آگیا ہو وہ دوسری طرف پھر جائے اور یہ چاہیے کہ لیپ کرنے کے بعد جب دھونے کی ضرورت ہو تو اول گلاب سے دھو لیا جائے اسکے پھول انگور کے گچھے پتونکے ساتھ پیسکر معدے پر لیپ کرنے سے سخت قے بند ہو جاتی ہے اسکی کلی اور پھول جلا کر یا بغیر جلائے پیسکر زخمونپر چھڑکنے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ اسکے پھولونکا منجن کرنے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہین اور مسوڑھے قوت پکڑتے ہین منہ آجاتا ہے تو انار کے پھول پیسکر منہ مین مَلا کرین انار کے تر و تازہ پھول کچل کر پانی نچوڑ کر گلاب کے ساتھ آنکھ مین ٹپکانے سے اُسکی طرف مواد کا آنا رُک جاتا ہے اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے اگر انار کے پھول کے رس یعنی پانی کو ہری کو یا بارتنگ کے پتون کے پانی کے ساتھ پچکاری لگائین تو عضو تناسل کے زخم کو نفع ہو اور مواد کم



رجوع اُسکی طرف بند ہوجاے اگر آنکھ میں بسبب ورم وغیرہ کے ایسی سختی آجاے کہ اُس کا پھیرنا مشکل ہو جائے تو انار کے پھول کا رس درد خمر کے ساتھ لگانا چاہیئے۔ انار کے پھولوں کا رس سرکے کے ساتھ شرخ باد پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی کلیان تین سے سات تک بچے کی عمر کے مطابق لیں ببول کے کچے پتے اور تھوڑا سا زیرہ اس میں ملا کر پانی میں پیسکر اور چھان کر پتھر گرم کرکے اس میں بجھا کر شیر خوار یا اُس سے بڑے بچے کو پلادیں اور تین روز تک یا سات دن تک اسی طرح پلاتے رہیں تو کیسے ہی پرانے دست ہوں وہ بند ہوجائیں اور وہ دست خواہ دانت نکلنے کے سبب سے ہوں یا دوسری وجہ سے انار کے پھول کے اندر جو زرد زیرہ ہوتا ہے وہ افعال وخواص میں پھول کی طرح ہے انار کے چھلکے اور گودے کا رس یا عصارہ جو بیجوں سے علاوہ ہوتا ہے پھول کا قائم مقام ہے

انار کے پیڑ کی چھال ۶۷

پوم گرے نیٹ ریٹ بارک (ش) گرے نے ٹائی ریڈی سس کارٹکس (ل)

صفات وشناخت مشہور ومعروف ہے۔ ڈاکٹر بھی انار کے درخت کی چھال کو خشک کرکے دوا استعمال میں لاتے ہیں چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں بعض لپٹے ہوے دو انچ سے چار انچ تک طول میں باہر سے رنگت زرد وخاکی جھریاں یا داغ پڑی ہوئی اور سیدھے بل میں خفیف تکیریں اندر کی جانب رنگت زرد اور سطح صاف بو نہیں مگر ذائقہ کسیلا اور خفیف تلخ اس کا خیساندہ لوہے کا پرسالٹ ڈالنے سے گہرا نیلا سیاہی مائل ہوجاتا ہے **طبیعت** سرد خشک ہے

خواص وفوائد قاتل کرم اور نہایت قابض ہے انار ترش کی چھال کے جوشاندے سے کلی کرنا مسوڑھوں کو مضبوط کرنے کے لئے مفید ہے اس کا جوشاندہ سلس البول کے لئے بہت نافع ہے ساڑھے تین ماشہ کٹھے انار کی چھال اور خاص کر جڑ کی چھال پیسکر گرم پانی کے ساتھ پھانکیں تو معدے کے کیڑے اور کدو دانے نکل جائیں۔ انار ترش کی جڑ کو جوش دیکر سکنجبین سرکے کی ملا کر پینے سے کدو دانے دو ایک دن میں بالکل خارج ہوجاتے ہیں انکی جھلی گر پڑتی ہے اسکے استعمال کے بعد ارنڈی کے تیل کا مسہل ڈاکٹر کیڑوں کے اخراج کے لئے دیتے ہیں۔ نانا صاحب کی بیاض میں یوں لکھا ہے کہ پونے پانچ تولہ کٹھے انار کی چھال کو پانی میں جوش دیں جب نصف پانی رہجاے پلادیں اس طرح تین دن تک پلاتے رہیں اور پلانے کے بعد روٹی کے چند نوالے گھی کے ساتھ کھلادیں تاکہ متلی پیدا نہو۔ اسکی جڑ کی چھال کے جوشاندے میں چھینا کا بیج نکلنے کے عارضے کو مفید ہے۔ اسکے جوشاندے سے استنجا کرنا مقعد کو قوت دیتا ہے خون کو روکتا ہے خصیوں میں آنت اُترتی ہو تو اس کا لیپ نافع ہے اس کو پانی میں جوش کرکے اُس پانی سے کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد اور مسوڑھوں کا ورم جس کا سبب گرمی ہو دفع ہوتا ہے۔ رحم سے خون جاری ہو تو اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے رُک جاتا ہے اور اس کے جوشاندے سے استنجا کرنے سے رحم سے سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوجاتا ہے۔ اس کی

چھال کو پیکر شہد میں ملا کر لگانے سے چیچک وغیرہ کے داغوں کو نفع ہوتا ہے اور سر کے بین ملا کر لگانے سے سرخ بادہ دفع ہوتا ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ انار کی ڈالیوں سے سانپ بچھو اور دوسرے حشرات الارض ہلاک ہو جاتے ہیں اسی لئے پرندے زیادہ تر اُسپر گھونسلے رکھتے ہیں تاکہ موذی کیڑوں سے امن میں رہیں۔ وید بھی انار کی چھال کو بہت قابض کہتے ہیں انھوں نے کیڑوں کے اخراج کے لئے اسکا استعمال کئی طرح سے بتایا ہے (۱) انار کے جڑ کی چھال کو جوش کرکے اور چھانکے اسمیں لونگ وغیرہ کا سفوف ملا کر کے پلا دیں پھر اسکی پانچ تولہ چھال کو سیر بھر پانی میں اوٹائے آدھ سیر رکھکر چھانکے اسکو آدھے آدھے گھنٹے کے فاصلے سے چار بار میں پلا دیں اس سے اگرچہ کسی کسی کو متلی ہو جاتی ہے مگر پیٹ کے کیڑے ضرور نکل جاتے ہیں (۲) اسکی چھال کے جوشاندے میں تلوں کا تیل ڈالکے تین دن تک پلانا چاہئے تمام پیٹ کے کیڑے باہر نکل جائینگے مین چھالے یا گانٹھیں ہو جانے سے جلا پڑ جاتا ہے تو اسکو دفع کرنے کے لئے وید اسکی جڑ کی چھال کا لیپ کرتے ہیں رحم کا مرض مٹانے کے لئے اسکی جڑ کی چھال کے جوشاندے سے استنجا کراتے ہیں اس کی چھال کے جوشاندے میں سونٹھ اور صندل کا سفوف ملا کے اس شخص کو پلاتے ہیں جسے خون آتا ہو اور اسے سنگرہنی کے لئے بھی مفید جانتے ہیں الکاول ہے کہ آتشک کی ناسوروں پر اسکی چھال کا سفوف مل کانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

انار دشتی (ف)

(مفتح ضاد معجمہ و ر ماری بری (ع)

صفات و شناخت حکیم عبدالحمید نے تحفۃ المومنین کے حاشیے میں لکھا ہے کہ گورکھپور ملک اودھ کے ضلع میں جنگلی انار بہت ہے تین چار پتے زمین سے نکل کر پھول پیدا ہوتا ہے جسکی وضع انار کے پھول کی سی ہوتی ہے اور پتے کاسنی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھل انار کے پھل کے مثل آتا ہے جو متوسط انار کے برابر ہوتا ہے اور زمین پر رکھا ہوتا ہے مزہ شیریں ہوتا ہے گٹھلی بڑی ہوتی ہے تحفے میں لکھا ہے کہ اسی کے پھل کا نام حب قلقل ہے اور یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ تم کو حب قلقل میں بطور معلوم ہوگا کہ اس کا پیڑ بڑا ہوتا ہے گز بھر تک لمبا اور اس میں ساق ہوتی ہے اور جنگلی انار کے بوٹے میں حسب قول محشی تحفہ کے بالکل لکڑی نہیں ہوتی

خواص و فوائد اسکی جڑ ایک حصہ ایلوا ایک حصہ گل ارمنی ایک حصہ ان سب کو پیکر چوٹ اور درد کے مقام پر لگانے سے درد میں دفع میں آرام ہو جاتا ہے

اناغالس (یونانی)

بفتح الف و غین معجمہ و ضم لام و سکون سین مہملہ ؛

صفات و شناخت ایک بوٹی ہے کہ بصرے اور بغداد اور دمشق کے علاقے میں اُگتی ہے اور زمین سے آدھ بالشت اونچی ہوتی ہے جسکا پھول لاجوردی ہوتا ہے اُسے مادہ سمجھتے ہیں اور جسکا پھول

سُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے وہ نر ہے اور بعض قسم کی شاخیں ایک بالشت تک بڑھ جاتی ہیں اور پنے مسور کے پتوں کی طرح جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے بوعلی سینا نے لکھا ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک کا پھول زرد دوسرے کا آسمانی پتوں اور شاخوں پر رونگٹے ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ پتوں کی وضع مروے کے پتوں کی سی ہوتی ہے اور کسی قدر گول ہوتے ہیں شاخیں مربع زمین پر بچھی ہوتی ہیں پھل غلاف کی طرح ہوتا ہے جس میں تخشخاش کے برابر دانے ہوتے ہیں جو نہایت تیز و تلخ ہوتے ہیں مادہ کا پھول لاجوردی اور نر کا سُرخ ہوتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا جس نے اس کو موسا کنی جانا ہے اُسنے غلطی کی ہے البتہ گیلانی کے قول سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے برگ کو موساکنی کی بستانی قسم کے پتوں کے ساتھ مشابہت حاصل ہے **طبیعت** گرم و خشک دوسرے یا تیسرے درجے میں ہے بعض نر کو گرم اور مادہ کو سرد جانتے ہیں اور جالینوس سرد و تر سمجھتا ہے

خواص و فوائد نہایت محلل اور قابض ہے جلا کرتی ہے خشکی رفع تکلیف کے پیدا کرتی ہے جاذب ہے سدہ کھولتی ہے خنازیر کو مفید ہے اس پر لگانے سے ورم نہیں آتا اگر خراب قسم کے پھوڑے پر لگائیں تو اس کو پھیلنے نہ دے اسکے جوشاندہ سے دانتوں کا درد دفع ہوتا ہے تخبین کے ہمراہ اسکو نو ماشہ کھانے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے اگر شہد سے آنکھ میں لگائیں تو آنکھ کی سفیدی میں پیپ نہ جمع ہو اسکے لگانے سے بینائی بھی تیز ہوتی ہے بل اور پیپ اور رگ کو بھی نفع ہوتا ہے اگر حلق میں جونک چمٹ جائے تو اسکے استعمال سے چھوٹ جاتی ہے اور معدے میں جونک چلی جائے تو مر کر نکل جاتی ہے روغن گل میں ملا کر رحم میں رکھنے سے اُسکے ورم کو نفع ہوتا ہے **مضر** بکثرت پینے سے تشنج پیدا ہوتا ہے **مصلح** ببول کا گوند **بدل** غرطیتا **قدر خوراک** سوا دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔

انار غورس (رومی)

بفتح الف و ضم غین نقطہ دار و سکون واو و کسر رائے مہملہ و سکون سین مہملہ

صفات و شناخت یہ درخت اکثر سرزمین شام اور انطاکیہ میں پیدا ہوتا ہے اسکا پھول گلاب کے پھول کی طرح ہوتا ہے مگر اس کا رنگ کئی رنگوں سے مرکب ہوتا ہے بو نہایت ثقیل ہوتی ہے پھل اسکا انگوروں کی فصل میں آتا ہے شکل اس کی چھوٹے سے گردے کی طرح ہوتی ہے اس لئے اہل مصر اسے حب الکلے کہتے ہیں باقلا کے دانے سے ذرا بڑا ہوتا ہے اور طولانی ہوتا ہے اس بیج کے درمیان میں خط ہوتے ہیں اور رنگ مختلف رنگوں سے مرکب ہوتا ہے پھل کی قوت تین سال تک باقی رہتی ہے حکیم عبدالحمید نے تحفے کے حاشیے میں لکھا ہے کہ کوبخ یعنی کپنج کی پھلی کا بیج ہی ہے **طبیعت** اجزائے درخت دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم ہیں اور خشک دوسرے درجے کے آخر میں اور بیج دوسرے درجے کے آخر میں گرم ہیں اور خشک پہلے درجے میں ہیں اور بعض دوسرے درجے میں خشک جانتے ہیں

خواص و فوائد اسکے تمام اجزا بہت تیز ہیں البتہ تازہ پتوں میں حدت کم ہے ورم اور مادے کو تحلیل کرتے ہیں جب یہ پتے خشک ہوجاتے ہیں تو مادے کو قطع کرنے اور خشکی پیدا کرنے کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے یہی حال جڑ اور بیجوں کا ہے اسکے پتے ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک پیکر شراب کے ساتھ پیوین تو سردی کے دردسر کو صحت ہوجاوے اور بیج بھی سوا دو ماشہ کی مقدار میں شراب کے ساتھ یہی فائدہ کرتے ہیں یہ پتے اور بیج حیض کو جاری کرتے ہیں بچہ پیدا ہونے میں سہولت بہم پہونچاتے ہیں اگر سات بیج حاملہ کو وضع حمل کے وقت کھلا دیئے جائیں یا اُنسے دھونی فرج کو دی جاوے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجاوے اور آنول نکل جاوے یہانتک کہتے ہیں کہ اگر اسکے پتے یا بیج حاملہ کے بازو پر دیئے جائیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجاوے جب بچہ پیدا ہوجاوے تو فوراً کھول ڈالیں ان بیجوں کو مخدر اور مسکر بھی بتاتے ہیں ساڑھے تین ماشہ پیکر گرم پانی کے ساتھ بھانک لیں تو بلغم کا بخوبی تنقیہ ہوجاوے **مضر** کرب اور غشیان پیدا کرتا ہے اتولہ اور ۱۲ ماشہ قاتل ہے **مصلح** گھی اور سرد روغن اور بیل کا گونداور مصطگی اور انیسون **قدر خوراک** سوا دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک

انالی (ھ)

بضم الف و فتح نون و سکون الف دوم و کسر لام و سکون یاے تحتانی اور الف اول کی جگہ ہاے بھی آیا ہے **صفات و شناخت** ہندوستانی بوا ہے دو قسمیں ہیں ایک زمین پر بچھا ہوا دوسرا اٹھا ۱۲ اور ایک قسم کے پتے املی کے پتوں کی طرح اور اُنسے بڑے ہوتے ہیں دوسری قسم کے پتے تیتھی کے پتوں کی طرح اور کسی قدر سخت ہوتے ہیں اور رگیں دکھائی دیتی ہیں پتا توڑیں تو معلوم ہوتا ہے سے جھوٹ نہیں سکتا ہے ہر ایک کا پھول سفید اور سُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور جسکے پھول کا رنگ ادوہ ہے اسکو سرپھوکا مشہور کیا ہے پھلی اسکی بند انگشت کے برابر لمبی اور باریک خوشہ دار ہوتی ہے جسکا پھول سفید ہوتا ہے اُسکی پھلی ٹیڑھی ہوتی ہے اور اسپر رواں مثل اُون کے ہوتا ہے دوسری قسم کی پھلی پر رواں نہیں ہوتا پہلی قسم کا بیج پھل کے دانے سے کچھ مشابہت رکھتا ہو اور بےمزہ ہوتا ہے دوسری قسم کا بیج جنگلی مونگ کیطرح ہوتا ہے اس میں کسیقدر تلخی بھی ہوتی ہے برسات میں کثرت سے پیداہوتے ہیں اونٹ رغبت سے کھاتا ہے **طبیعت** معتدل مائل بگرمی۔

خواص و فوائد اس کا جوشاندہ تپ اور بدہضمی اور سردی مزاج اور زہر کی قسموں کو دور کرتا ہے اس کی جڑ کو اتوار کے دن زمین سے نکال کر تپ کے مریض کے بازو پر باندھیں تو تپ دور ہو جاوے اس کے درخت کے تمام اجزا کا بھپکے میں عرق کھینچ کر پھوڑے پھنسی اور فساد خون کے واسطے پلانا بہت مفید ہے جذام اور خارش اور سر کے گنج کو یہ عرق بیحد نافع ہے اگر چرائتہ اور پوست درخت بانگرہ اور نیم کے اجزا اور شاہترہ اور گاؤزبان کے ہمراہ عرق کھینچیں اور بھوک کو جلا کر اس کا کھار نکال لیں اور عرق میں حل کر لیں اور روزدو دو تولہ یا چار تولہ پیا کریں تو فساد خون کے سارے امراض کو فائدہ دے

انباڑہ (مرہٹی)

بفتح اول وسکون نون وفتح بائے موحدہ وسکون الف وفتح رائے ثقیل وسکون ہا اور ہا کی جگہ الف سے اور
رائے ثقیل کے کسرے اور یائے معروف سے بھی آیا ہے

صفات وشناخت اسکے پودے ہندوستان میں اکثر مقاموں پر بوئے جاتے ہیں اور اپنے آپ بھی اُگتے ہیں یہ بوئے ہوئے اور جنگلی ہونے کی وجہ سے دو طور پر ہوتے ہیں محیط اعظم میں لکھا ہے کہ بقولات کی قسم سے ہے جسکو ہندوستان میں عوام الناس پکا کر کھاتے ہیں خاصکر مالوے اور دکن میں اسکو پکا کر روٹی سے کھاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ رونیدگی سیراب جگہوں میں پیدا ہوتی ہے اور آدھ گز سے دو قد آدم تک بلند ہو جاتی ہے بوئی ہوئی قسم کی بھی دو نوعیں ہیں ایک قسم کے پتے ریحان کے مثل ہوتے ہیں یا کاسنی کی طرح ہوتے ہیں اور اُنپر کنگرے اور ریزیں ہوتی ہیں اور دوسری قسم کے تو ان میں تین تین شقیں ہوتی ہیں جنکی وضع بعینہٖ مرغ کے پنجے کی سی ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہوتا ہے پھول زرد اور سرخی مائل طلائی رنگ ہوتا ہے فقط زرد یا فقط سرخ یا سیاہ و سفید بھی پھول ہوتے ہیں وضع نفیری کی سی ہوتی ہے ہر ایک قسم کی شناخت کا رنگ پھولوں کے رنگ کے موافق ہوتا ہے جس قسم کے پھول کا رنگ سرخ ہوتا ہے اس کا مزہ ترش ہوتا ہے پھولوں کے بعد بیج آتے ہیں اور وہ پھلی کے اندر ہوتے ہیں اور مثلث ہوتے ہیں تیز زاویہ کے جب یہ پودا پکا ہوتا ہے تو چھال سے ریسمان بٹتے ہیں جنگلی قسم میں بدبو آتی ہے بوئی ہوئی قسم کے کچے توڑے ترکاری مزہ دار بنتی ہے خاصکر اس قسم کی ترکاری بہت اچھی ہوتی ہے جسکے پتے مرغ کے پنجے کی طرح ہوتے ہیں اور پھول سرخ ہوتا ہے حکیم شریف خان کہتے ہیں کہ سن کی قسم سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ پٹ سن یہی ہے یونانی اطبا [illegible] بحری کی قسم سے جانتے ہیں بوئی ہوئی قسم کو تنہا یا گوشت کے ہمراہ پکا کر کھاتے ہیں یا تیل کے اندر اچار ڈالتے ہیں اس سے گوشت جلد گل جاتا ہے اور کبھی ایسا کرتے ہیں کہ تنہا کو سرسوں یا تل کے تیل میں پکا کر رکھ لیتے ہیں اور مدت تک کھاتے رہتے ہیں یہ بھی اچار کیطرح ہو جاتا ہے روٹی یا چاول کے ساتھ اسکی ترکاری مزہ دار معلوم ہوتی ہے اور جوار کی روٹی کے ساتھ بہت لذت دیتی ہے **طبیعت** جنگلی گرم و خشک ہے اور بوئی ہوئی سرد و خشک

خواص و فوائد اس سے بدن کو غذائیت کم حاصل ہوتی ہے اور فضلہ زیادہ بنتا ہے صفرا کو مفید ہے قبض شکم کو رفع کرتا ہے جن لوگوں کو اس بات کی احتیاج ہو کہ معدے بھرے رہیں اور اعضا کو غذا کم حاصل ہو اُن کو دینا بہتر ہے بلغم پیدا کرتا ہے پھیپھڑے اور حلق کو مضر ہے اس کا اچار کھانے کو ہضم کرتا ہے ردی الکیموس ہے سودا اور اخلاط خام پیدا کرتا ہے مفاصل کے درد کو نقصان پہونچاتا ہے

وید کہتے ہیں کہ خام گرم اور ثقیل اور دافع باد ہے دست لاتا ہے پختہ شیرینی پیدا کرتا ہے منی کو زیادہ کرتا ہے۔ صفرا اور باد کو بھی زیادہ کرتا ہے ایک وید کا قول ہے کہ چرب اور چکنا ہے مزہ تلخ و ترش ہے اور امراض چشم کو مفید ہے صفرا پیدا کرتا ہے دل میں ہول پیدا کرتا ہے اور چیپ دار بلغم پیدا کرتا ہے

شکم کے ورم کو کھوتا ہے **مصلح** اجوائن اور بہیرے دینے اور لونگ اور ہلدی اور چنون اور مرچ سیاہ کے ساتھ تل کے تیل میں پکانا اس کے ضرر کو دفع کرتا ہے اسکے بیجون کی اصلاح سونٹھ کرتی ہے۔

ان بھیدی (ھ)

بفتح الف وسکون نون وکسر بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون یائے تحتانی مجہول وکسر دال مہملہ وسکون یائے تحتانی دوم **صفات وشناخت** ایک قسم کا نمک ہے اگر اسکو پیکر جاول کے خشکے پر چھڑک دیا جائے تو تمام چاول گل کر پانی ہو جائیں کان اسکی ملک ملیبار میں ہے کوہ جنار جن کے پاس ملتا ہے بعض کہتے ہیں کہ زمین سے کھود کر نکالتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ایک تالاب میں سے ملتا ہے اسکو اسطرح استعمال کرنا چاہیئے کہ پانی میں حل کرکے کپڑے میں چھان کر جمالیں اور یہ عمل کئی بار کریں اس صورت میں اس کی مضرت کم ہو جاتی ہے **طبیعت** گرم وخشک چوتھے درجے میں

خواص وفوائد ایک یا دو چاول کے برابر قوت ہاضمہ کے لئے کھلانا چاہئے اس سے کھانا بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے زیادہ مقدار سے اکثر معدہ خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہلاکت کے قریب نوبت پہنچ جاتی ہے جب اس سے مضرت معلوم ہو تو بار بار دودھ اور گھی پین **مضر** معدے میں خراش ڈالدیتا ہے **مصلح** دودھ اور گھی **مقدار خوراک** دو چاول

انتڑی (ھ)

امیر اللغات میں اسی طرح لکھا ہے فسانۂ مبتلا کا فقرہ ہے غریب آدمی کو ایک وقت کھانا میسر نہیں آتا اور وہ انتڑیوں کو مسوس کر رہ جاتا ہے توبۃ النصوح میں ہے مسجد میں آنے سے پہلے اس کی انتڑیوں نے قل ہو اللہ شروع کردی تھی۔

صفات وشناخت مشہور ومعروف عضو کا نام ہے اسکی ساخت پٹھے سے ہے جوان بکری کی انتڑی عمدہ ہے اور پتلی انتڑی بہ نسبت موٹی اور چوڑی کے عمدہ ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں سرد وخشک ہے بعض کے نزدیک تیسرے میں۔

خواص وفوائد دیر ہضم ہے تھوڑا سا خون پیدا کرتی ہے جس میں فساد اور احتراق جلد آسکتا ہے قلیل الغذا ہے اور اس سے غذائے ردی حاصل ہوتی ہے اسکے زیادہ کھانے سے خون ردی مائل بہ برودت پیدا ہو کر مرض دوالی پیدا ہو جاتا ہے کہ عبارت اس سے ہے کہ دونوں ساقوں کی رگیں چوڑی اور موٹی ہو جاتی ہے اور پھول جاتی ہیں اور سبز رنگ نظر آتی ہیں اس کو زعفران اور سرکہ اور دارو یہ گرم کیساتھ پکا کر کھانا اس معدے کیواسطے جس میں صفرائے رقیق پانی پیدا ہوتا ہے مفید ہے **مضر** قولنج پیدا کرتی ہے نفاخ ہے دماغ کو کمزور کرتی ہے بدن کو دبلا کرتی ہے کیونکہ خون اس سے کم بنتا ہے اور غذا کم حاصل ہوتی ہے پتھری پیدا کرتی ہے کیونکہ سدے ڈالتی ہے **مصلح** جوارش کمونی اور جوارش عود۔

انتلہ (ع)

بفتح الف وسکون نون وضم تاے فوقانی وفتح لام وہاے ساکن

صفات وشناخت گیلانی کہتا ہے ایک دوا ہے چونکہ اس کی قوت جدوار سے مشابہ ہے اسلیے اسے بھی جدوار کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین **ایک** سیاہ اسکو بلوط الارض کہتے ہین اسکی جڑین بہت سے شعبے ہوتے ہین اور مزہ آڑو کی گٹھلی کی مینگ کی طرح کڑوا ہوتا ہے پتے کوکے پتون کی طرح اور سرخی مائل ہوتے ہین اور بعض نے لکھا ہے کہ ہنسراج کے پتون کی طرح ہوتے ہین بیخ انتلہ سیاہ اور جدوار جدا جدا ہین جدوار ہلدی کی چھوٹی گانٹھ کی طرح اور بچھو کی دم کی مثل ہوتی ہے اور بیخ انتلہ پرشعبہ اور مخروط مربع اور ایک انگلی کے برابر لمبی اور موٹی متوسط گاجر کی طرح اور بہت سیاہ رنگ ہوتی ہے اور اسپر سفید نقطے ہوتے ہین **دوسری** قسم سفید ہے اسکو عوام اندلس فیق بولتے ہین اسکے پتے سناکے پتون کی طرح ہوتے ہین اور رنگ زردی مائل ہوتا ہے بو مین اسکی تیزی اور تھوڑی سی خوشبو ہوتی ہے اسکا مزہ شیرین ہوتا ہے بتا مزہرون کے لیئے فادزہر ہے اسکے پتے مستعمل ہین چین اور اندلس اور تبت اور لاسہ اور مورنگ اور ہندوستان کے بعض پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے **طبیعت** سیاہ قسم تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ خشکی اسکی گرمی سے کم ہے اور سفید قسم دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین بلکہ چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے

خواص وفوائد سفید قسم کے پتون کا لیپ گنج اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے شکم کے درد کو جو سردی سے ہو تسکین دیتا ہے حشرات الارض کے زہر کو دفع کرتی ہے لیکن اس کام کے لیئے سیاہ قسم اس سے قوی ہے اسکی جڑ سے تمام حیوانات سواے انسان کے مرجاتے ہین اور باہ کو قوت دیتی ہے گیلانی کہتا ہے کہ یہ سفید قسم زہر ہے اور ہمیت مین بچھناک کی طرح ہے اسکو کسی دوا کے ساتھ معالجات مین کھانے پینے کے استعمال مین نہ لائین کیونکہ ہلاک کردیتی ہے اسکا تریاق سیاہ قسم ہے سیاہ قسم تریاقیت مین تریاق فاروق کی قائم مقام ہے شکم اور رحم کے امراض مین بہت نافع ہے باہ کو قوت دیتی ہے معدے اور جگر مین گرمی پیدا کرتی ہے مواد بلغمی کو تحلیل کرتی ہے شراب مین پکاکر بواسیر کے مسونپر لگانے سے کٹ جاتے ہین رحم مین رکھنے سے قوت آتی ہے اور اُسکے ورم کو تحلیل کردیتی ہے بلکہ تمام اعضا کے اورام پر لگانے سے تحلیل ہوجاتے ہین اسکا روغن بالونپر لگانے سے خوب بڑھتے ہین **مضر** چار جو سے زیادہ کھانے سے خناق نکل آتا ہے ہچکی پیدا ہوجاتی ہے اور رطوبات خشک ہوجاتی ہین **مصلح** تل کا تیل اور شیرینی **مقدار خوراک** چار جو

انثلیس ع (یونانی)

بفتح الف وسکون نون وفتح ثاے مثلثہ وکسر لام وسکون یاے تحتانی وسین مہملہ موقوف ۰۰

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکے لفظی معنے دوار الرحم ہیں اسکی دو قسمیں ہیں (۱) بڑی قسم ہے اور وہ ایک پودا ہے اسکے پتے مسور کے پتون کی طرح اور نرم ہوتے ہیں اور شاخیں کھڑی اور دراز ایک بالشت کے قریب اور جڑ چھوٹی اور باریک پھول سرخ کبودی مائل اور بو اس کی اچھی نہیں ہوتی اسکا بیج پھلی کے اندر ہوتا ہے یہ پھلی باریک ہوتی ہے بو تیز آتی ہے یہ نم اور سر زمینوں میں اور دھوپ کے مقاموں میں پیدا ہوتی ہے (۲) چھوٹی قسم ہے یہ قسم زمین سے بلند نہیں ہوتی شاخیں اسکی اگلی قسم سے بڑی ہوتی ہیں اسپر روان بھی زیادہ ہوتا ہے اس کا پھول پہلی قسم سے چھوٹا اور کبودی مائل اور نہایت بدبودار ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور بعض اعتدال کے ساتھ گرم اور پہلے درجے میں خشک کہتے ہیں۔

خواص و فوائد سدہ کھولتی ہے اور بہت محلل ہے اور تھوڑا سا قبض بھی رکھتی ہے جلا کرتی ہے پھوڑے پھنسی کو دفع کرتی ہے اگر پیشاب بند ہو جائے یا رک رک کر آئے تو اس کا پھول اور جڑ اور بیج پینا چاہیے اور گردے کے درد کو بھی نافع ہے۔ مرگی کو دور کرتی ہے اسکو سکھا کر پیسکر پھوڑے پھنسی پر برکانے سے وہ خشک ہو جاتے ہیں رحم میں گرمی سے ورم یا زخم ہو جائے تو اسکو پیسکر روغن گل اور بکری کے دودھ کے ساتھ رکھنا چاہیے پہلی قسم سے پچھلی زیادہ لطیف ہے اور قوت جلا اس میں کم ہے **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ تک

انجبار (عربی یا رومی)

بفتح الف و سکون نون و جیم تازی و فتح بائے موحدہ و سکون الف و رائے مہملہ موقوف +

صفات وشناخت ایک پودا ہے قد آدم تک دراز ملک شام میں ہوتا ہے رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اکثر نہروں اور ندیوں کے کناروں پر اور جھیلوں کے پانیوں میں پیدا ہوتا ہے اگر خلیق کے درخت پر یا جو کوئی دوسرا درخت پاس ہو اسپر پھیل جاتا ہے اسکے پتے اپسست کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں انپر رمان غبار کی طرح جما ہوتا ہے رنگ ان پتوں کا سرخی مائل ہوتا ہے اسکی شاخیں اپسست کی شاخوں سے مضبوط ہوتی ہیں پھول سرخ ہوتا ہے پھول کی پتیاں جب جھڑ جاتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے غلاف ظاہر ہوتے ہیں جن میں ننھے ننھے بیج بھرے ہوتے ہیں اسکی جڑ سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے اس میں سے مستقل جڑ کے باریک ریشے ہیں انکو کھاتے انجبار کہتے ہیں اور جڑ کی چھال بھی استعمال میں ہے اور عمدہ ہے کبھی ایسا کرتے ہیں کہ اس چھال کو تازہ تازہ لیکر کچل کر نچوڑ لیتے ہیں اور جما کر کام میں لاتے ہیں یہ عصارہ کہلاتا ہے رنگ اسکا سرخ ہوتا ہے اور یہ عصارہ چھال سے بھی قوی ہے اسارون ایک ہندوستانی درخت کی چھال ہے عطار اسکو پوست بیخ انجبار کے عوض فروخت کرتے ہیں افعال و خواص میں اسکی قائم مقام ہے بہتر وہ ہے کہ رنگ اسکا سرخ ہو اور توڑیں تو اندر سے سرخ نکلے اور جب توڑ کر اسکے ٹکڑے زبان پر رکھیں تو زبان میں پھنچے معلوم ہو

اور یہ نکڑا زبانپر اسطرح چمٹ جاے کہ مشکل سے چھوٹ سکے عمدہ وہ ہے جو طبرستان کے شہر ونسے آتی ہے اگرچہ اطبامین یہ مشہور ہوگیا ہے کہ شامی بہتر ہے لیکن تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے جو شام کے شہر ونسے لائی جاتی ہے وہ مجلے ہوتے ہین اور رنگ اُن کا انجبار تازہ کا سا نہین ہوتا بلکہ سُرخی ہو زردی کے درمیان ہوتا ہے **طبیعت** سرد وخشک پہلے درجے مین اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے جالینوس گرم وخشک جانتا ہے۔

خواص وفوائد اسکی یہ خاصیت ہے کہ کل اعضاسے خون نکلنے کو بند کرتی ہے خاصکر سینہ اور پھیپھڑہ اور بواسیر کا خون روکتی ہے۔ متلی اور دستے کو روکتی ہے۔ دست بند کرتی ہے مگر اتنا قبض پیدا نہین کرتی جس سے تکلیف ہو پُرانے دست اسکے استعمال سے بند ہو جاتے ہین پیچش کو نافع ہے۔ اعضا اور آنتوں کو قوت دیتی ہے صفراکی سوزش اور خون کے جوش کو بجھاتی ہے سل کی بیماری کو نافع ہے ضعف اشتہا کیلئے مفید ہے۔ زہرون کے اثر کو مٹاتی ہے اگر اسکے خشک پتے پیسکر زخمو نپر چھڑکا جاے تو گوشت بھر آے اور خون کا نکلنا بند ہو جاے انجبار زینے کو روکتی ہے ہڈی اُکھڑ جاے تو اسکے پینے اور ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے عضوی چوٹ کو اور عضلات کے کچل جانے اور ٹوٹ جانے کو بھی مفید ہے معدے کو قوت دیتی ہے اور ریہ کے امراض کو دفع کرتی ہو مقعد کی رگون کے منہ کھل جائین تو اُس سے نفع ہوتا ہے سل کو اسقدر نافع ہے کہ اگرچہ مریض کھلنے لگے بھوک جاتی رہے تب بھی اُسے نفع پہونچاتی ہے رنج وملال دفع کرتی ہے مفردات قانون کی شرح مین گیلانی لکھتا ہے کہ بعض لوگون کی مقعد بہت پھٹ گئی اور اسوجہ سے کثرت سے خون جاری ہو گیا طبیب علاج سے عاجز آ گئے جب تازہ انجبار کھائی یہان تک کہ اسکو مرغی وغیرہ کے گوشت کے ساتھ شلجم اور گاجر وغیرہ کی طرح پکا کر کھایا خون دفع ہو گیا۔ شربت انجبار کو قرص کہربا کے ساتھ کھانے سے آنتون کے زخمون کو بہت سے آدمیون نے فائدہ اس زمانے مین جو انجبار سے ایسے منافع ظاہر نہین ہوتے وجہ اسکی یہ ہے کہ اصلی انجبار ملتی نہین اکثر دوسری دوائین اور جڑین یا چھلکے اس مین ملا کر بیچتے ہین **مضر** سرد مزاج والونکو اور مثانے کو **مصلح** اول کے لئے سونٹھ اور دوم کے لئے شکر **بدل** ہموزن زرشک ساریغ ہموزن نبات اور گاجر اور چوتھائی گل ارمنی **مقدار خوراک** جڑکی چھال ۴ ماشہ عصارہ ۳ ماشہ اور پتے ایک تولہ ۴ ماشہ۔

انجدان (معرب)

بفتح الف وسکون نون وضم جیم تازی و فتح دال مہملہ وسکون الف ونون ۔ انگدان (ف)

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جس کا گوند ہینگ ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کا پھول اور پھل سفید ہوتا ہے اور اسکی ہینگ اچھی ہوتی ہے اور کھائی جاتی ہے یہ پودا مادہ سمجھا جاتا ہے دوسری قسم کے پودے کا پھل سیاہ اور بدبودار اور اسکی ہینگ بھی نہایت بدبودار ہوتی ہے یہ کھائی نہین جاتی اور اُس کو ہینگ کے بجاے ہینگڑا کہتے ہین کیونکہ یہ قسم نر ہے اور پہلی قسم کے گوند کو

ہینگ کہتے ہیں یہ مادہ ہے دوسری قسم کا پودا نرسیاسی کی جڑ کو اشترغاز (غین منقوطہ وزائے منقوطہ سے)
کہتے ہیں اور یہ جڑ محروث کے نام سے بھی مشہور ہے بعض کتابوں سے ثابت ہے کہ اصلی جڑ کا مزہ اور مزاج اشترغاز
اور محروث کی طرح ہے اور اس صورت میں دونوں جدا جدا ہوئے جب مطلق انجدان بولتے ہیں تو اسکے
بیج مراد ہوتے ہیں یہ بیج پتلے اور چپٹے غلافوں میں ہوتے ہیں جو کسی قدر طویل ہوتے ہیں اور ان میں
بدبو آتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکے پھل گول اور چپٹے پیسے کی طرح ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ کاشم ہی ہے
اور یہ غلطی ہے انجدان کا پودا اور کاشم کا پودا اسی طرح ایک نہیں ہے البتہ دونوں کو باہم مشابہت
حاصل ہے اور بیج بھی ان دونوں کی ایک سی ہوتی ہے دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جہاں یہ پیدا ہوتا
ہے وہاں کے لوگ اسکے پودے کو ساگ کی طرح پکا کر روٹی سے کھاتے ہیں اور انہیں کچھ ضرر نہیں
ہوتا یہ پودا بیج میں پیدا ہوتا ہے اور جاڑوں کے شروع تک رہتا ہے فارس کے ملک میں اسکے پتے
بکریوں کو چراتے ہیں خوب فربہ ہو جاتی ہیں مگر گوشت میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ سفید قسم بدبودار نہیں ہوتی
سیاہ قسم بدبودار ہوتی ہے طبیعت بیج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہیں اور بوعلی سینا کے نزدیک
تیسرے درجے میں گرم و خشک ہیں بعض نے یوں کہا ہے کہ سفید کے بیج دوسرے درجے میں گرم
خشک ہیں اور سیاہ کے تیسرے درجے میں

خواص و فوائد زہروں کا تریاق ہے اسکے استعمال سے بدن کی بو بدل جاتی ہے پاخانے میں
بدبو پیدا ہو جاتی ہے سیاہ انجدان کا ضماد خطمی اور مشک کے آٹے کے ساتھ سر پر بادہ سرد سے چکر آنے
کے لئے مفید ہے اسکے پینے سے ذہن صاف ہوتا ہے قوت حافظہ بڑھتی ہے نسیان اور بے وقوفی جاتی
رہتی ہے فالج اور لقوہ اور استرخا کو مفید ہے ایسے امراض کے بیماروں کی اغذیہ میں جو مصالح ڈالا
جائے اسکے ساتھ یہ بیج ضرور شریک کئے جائیں اگر آنکھ کے تلے خون کی سیاہی کا نشان ہو جائے تو
اسکو روغن زیتون کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے انجدان کا پودا اگرچہ گرم ہے مگر اس کا جرم
غلیظ ہے اسلئے دیر میں ہضم ہوتا ہے گو کھانے کو جلد ہضم کر دیتا ہے اپنی اس قوت کی وجہ سے جو اس
میں موجود ہے اور چونکہ ڈکار میں اسکی بو باقی رہتی ہے اسلئے یہ گمان ہوتا ہے کہ ابھی ہضم نہیں ہوا
ہے۔ اپنی عفونت کی وجہ سے معدے میں دیر تک ٹھہرتا ہے خشونت پیدا کر دیتا ہے رطوبات کو
خشک کر دیتا ہے اور معدے میں غذا کو لطیف کر دیتا ہے معدے اور آنتوں اور جگر سرد کو قوت
دیتا ہے آنتوں میں گرمی پیدا کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے اس سے بھوک بڑھتی ہے ہر اعضو کو قوی
ہوتا ہے غلیظ دواؤں کا ضرر دفع ہوتا ہے تلی اور یرقان اور استسقا اور بلغمی ہچکی اور بلغم کی
وجہ سے پیشاب کی تنگی کو اس سے نفع پہنچتا ہے انجدان کا بیج پیشاب کا ادرار کرتا ہے حیض
کا خون جاری کرتا ہے دودھ بڑھاتا ہے گردے اور مثانے اور آنتوں میں گرمی پیدا کرتا ہے
باہ کو قوت دیتا ہے سردی کے سبب سے جوڑوں میں درد ہو تو اسے دور کرتا ہے اس کا جرم
ہر جگہ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ سرکے میں ڈالکر وہ سرکہ کھانا چاہئے اس کی سکنجبین چوتھیا اور بلغمی تپ

کو نافع ہے درد سینہ اور یرقان اور استسقا اور ہچکی اور عرق النسا کو سکنجبین نافع ہے اسکی جڑ اور پتے پوست انار اور سرکے کے ساتھ ملا کر بواسیر پر ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے دار الثعلب کی ادویہ میں بھی انکو داخل کرتے ہیں باطنی پھوڑوں کو بھی نافع ہیں اسکی جڑ اور پتے اور بیج تینوں خنازیر کے مراہم میں بھی شامل ہوتے ہیں اسکی جڑ اور پتے سکھا کر پیکر آکلہ پر ذرور کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتے سونگھنے سے ہچکی رک جاتی ہے انجدان کی جڑ تمام افعال میں دوسرے اجزا سے قوی ہے اسکا لیپ کرنے سے خنازیر کی گلٹیاں بیٹھنے سے رک جاتی ہیں اور زخموں میں گوشت بھر آتا ہے انطاکی کہتا ہے کہ عورت اگر حیض سے فارغ ہو کر ایک ہفتہ تک تین ماشہ روزانہ تخم انجدان پھانکا کرے تو پھر ہرگز حاملہ نہو اسکی جڑ قبض پیدا کرتی ہے خود دیر سے ہضم ہوتی ہے اور دوسری چیز کو جلد ہضم کر دیتی ہے جیسا کہ نیم کا حال ہے آنتوں اور معدے اور جگر سرد کو گرمی پہونچاتی ہے معدے کی رطوبت زائل کرتی ہے ریاح تحلیل کرتی ہے غذا میں لطافت پیدا کرتی ہے کہ ہینگ سے منافع اور قوت میں کم ہے بہتر وہ جڑ ہے جو سفید اور رنگین ہو معدے کو مضر ہے مگر سرد مزاج والے آدمی کے معدے کو مضر نہیں بلکہ فائدہ پہونچاتی ہے وحشت لاتی ہے مگر کبھی قبض پیدا کرتی ہے ابن زہر نے لکھا ہے کہ آنکھوں کے پروال اکھیڑ کر اور انجدان تھوک میں ملا کے اُس جگہ لگانے سے پھر نہیں نکلتے سونے یا چاندی کی انگوٹھی کے نگینے کے تلے اسکو رکھ کر پہننے سے قولنج کا عارضہ نہیں ہوتا ۔

وید کہتے ہیں کہ یہ چیز گرم اور خشک اور تیز اور مزہ دار ہے کھانا ہضم کرتی ہے دل کو قوت دیتی ہے دل اور مثانہ کا درد مٹاتی ہے قبض شکم دور کرتی ہے بواسیر باد گولہ اور رفع بلغم کو زائل کرتی ہے دانتوں کے کیڑے مار ڈالتی ہے ان بھوت چکتسا سار میں لکھا ہے کہ ہینگ کے درخت کے پھل محرک ہیں انجدان سیاہ کے پتوں کی ترکاری پکا کر کھاتے ہیں اسکی ٹہنیوں کے اندر کا سفید حصہ ترکاری پکانے کے کام میں آتا ہے **مضر و مصلح** زیادہ کھانے سے آنکھ کو نقصان پہونچاتا ہے بوجہ انجرات اٹھنے کے اور بیج سودا بھی پیدا کرتے ہیں اصلاح انکی سرکے کے ساتھ ہوتی ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ بغیر سرکے ہیں ترکے استعمال نکریں کیونکہ انکی حدت سرکے سے جاتی رہتی ہے اسی طرح پتوں اور جڑ کی حدت سرکے سے مٹ جاتی ہے کاہو بھی مصلح ہے مثانے کو ضرر پہونچاتے ہیں خربوزے کے بیجوں سے اصلاح ہوتی ہے آنتوں کو نقصان دیتے ہیں اسکی اصلاح ببول کے گوندے ہوتی ہے گرم مزاج والوں کو مضر ہیں سکنجبین اور شربت انار اسکی اصلاح کرتے ہیں جڑ پھیپھڑے اور معدے کو ضرر پہونچاتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے شہد مصلح ہے اور جگر کو مضر ہے زرشک جگر کے ضرر کی اصلاح کرتی ہے پیاس اور گرمی بھی پیدا کرتی ہے اس سبب سے اسکے استعمال کے بعد کھٹے میٹھے انار کے دانے چوسیں **بدل** ہینگ بارہ رتی اور بعض نے کہا ہے کہ ہم وزن زوفرا ہے اور یہ مناسب ہے اور بعض نے گاجر کے بیج اور زیرہ سیاہ کو بدل بنایا ہے اسکے بیجوں کا بدل جڑ بھی ہے اور جڑ کا بدل بیج ہیں اور یہ ہموزن ہوں **مقدار خوراک** بیج سات ماشہ سے نو ماشہ تک اور جڑ سوا دو ماشہ تک ؂

انجرہ (ف)

بفتح الف وسکون نون وضم جیم تازی وفتح رائے مہملہ وسکون ہا. قریض الکلب اور مجرب الکلاب (ع)،

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے کہ ہر سال بارشوں میں پھوٹتی ہے اور ربیع میں خوب زور پکڑتی ہے ایک ہاتھ تک بلند ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں بستانی اور صحرائی. بستانی کی ساق مربع اور مجوف ہوتی ہے پتے پودینے کی طرح اور درسبز اور انپر روان ہوتا ہے اور ننھے ننھے کانٹے ہوتے ہیں اور ساق پر بھی کانٹے ہوتے ہیں مگر وہ تیز اور ابھرے ہوتے ہیں پھول زرد بیج چوڑے اور چپٹے مسور کے دانوں کی طرح اور براق اور تیرگی مائل. بعض نے کہا ہے کہ اسکے بیج تل کے دانوں سے بڑے اور السی کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں بہتر وہ بیج ہوتے ہیں جو وزنی سیاہی مائل ہوں جنگلی قسم کی بھی یہی شکل ہوتی ہے مگر اسکے بیج زیادہ چوڑے ہوتے ہیں. ایک تیسری قسم اور بھی ہے جنکی ساق سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے دوسری قسم کے اجزا میں سے سوا بیجوں کے اور چیز مستعمل نہیں یہاں یاد رکھو کہ تخم اٹنگن کو تخم انجرہ لکھتے ہیں تالیف شریف اور الفاظ الادویہ وغیرہ میں ایسا ہی لکھا ہے مگر تخم انجرہ سی چیز ہے اور اٹنگن کے بیج سی نہیں تخم انجرہ مسہل ہے اور قابض ہے اور قوت باہ کی اکثر ہندی ترکیبوں میں داخل ہے مفردات ہندی کا مولف اسی لیے انجرہ کے اثبات ہونے کا منکر ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے کے اول میں اور خشک دوسرے درجے کے آخر میں بعض کے نزدیک بیج اور دوسرے اجزا پہلے درجے کے اول میں گرم اور خشک دوسرے درجے میں ہیں بیجوں میں اور اجزائے خشکی کم ہے روغن پہلے درجے میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے +

خواص و فوائد نہایت جاذب ہے زخم ڈالتا ہے گوشت کو جلاتا ہے بہت قوی محلل ہے خاصکر سیاہ ان افعال میں بہت قوی ہے اگر انجرے کے پتے بدن کو لگ جائیں تو خارش اور جلن اور کھجلی پیدا ہوجاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس میں سوزش کی قوت بہت زیادہ نہیں ہے اخلاط غلیظ میں لطافت پیدا کرتا ہے. خون حیض اور دودھ اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے جگر اور تلی کا سدہ دور کرتا ہے معدے کا تنقیہ کرتا ہے. بالخورے پر اسکا لیپ مفید ہے اسکی راکھ سرکے کے ساتھ غدود اور خنازیر کو تحلیل کرتی ہے ورم طحال کو بھی اسکا لیپ نافع ہے اور نمک کے ساتھ باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے اسکے پتے اور بیج انجیر کے ساتھ کھانا بلغمی کھانسی کو نافع ہے بلغم سینے سے نکالتا ہے. جس دانت میں درد ہو تو اسکے بیجوں کا لیپ کرنے سے گر پڑتا ہے اسکے بیج پیسکر شہد کے ساتھ چاٹنے سے دمے کو بہت نفع ہوتا ہے اگر کھانے کے ساتھ اسکے پتے کھائیں تو وہ ہضم تو جلدی ہو جاوے مگر پاخانے میں بدبو بہت آنے لگتی ہے اسکے بیجوں کو پیسکر روغن سوسن کے ساتھ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے سنگ گردہ توڑنے کے لیے نہایت کارآمد ہے اگر عورت اسکا بیج کھائے تو رحم کا منہ کھل جائے اور مرد کی منی لینے اور حمل رہنے کے قابل ہو جائے اسکے پتے بلغم خام اور لزج کو دستوں کی راہ نکالتے ہیں اگر کوئی شخص ہلکا مسہل لینا چاہے تو اسکے بیجوں کی گری پیسکر پھانک لے مگر تھوڑا سا روغن گل بھی اوپر سے پی لے تاکہ حلق میں سوزش

نہ پیدا ہو۔ کبھی پیسکر شہد میں ملا کر مقعد میں ان بیجوں کا شافہ رکھتے ہیں اور دست آجاتے ہیں اور وہ دوسری مسہلہ دواؤں کی طرح دست آور ہیں مگر انکو غذا کے ساتھ کھایا جائے تو وہ دست بند ہو جائیں جن کا سبب سردی ہو۔ اگر سمیات کے بدن میں پہونچنے سے قبل اس دوا کو کھایا جائے اور پھر زہر کھایا جائے تو اسکا مقابلہ کرے مگر آپ بھی ساڑھے دس ماشہ سے زیادہ مہلک ہے اور اس سے دو عوارض پیدا ہوتے ہیں جو پیاز دشتی سے پیدا ہوتے ہیں جب ایسی صورت پیش آئے تو سرد شربت اور سرد میوؤں کے پانی اور انکو پلائیں اور لعاب دار چیزیں کھلائیں اور وہ تدبیر عمل میں لائیں جو پیاز دشتی کے کھانے کے موقع پر برتی جاتی ہے۔ روغن تمام افعال میں بیجوں سے قوی ہے خاصکر نہایت مقوی باہ ہے اور دست آور بھی بیجوں سے زیادہ ہے **مضر** جگر معدہ مقعد گردہ اور آنتوں کو نقصان پہونچاتا ہے اور زیادہ کھانے سے کھانسی پیدا کرتا ہے **مصلح** جگر اور گردہ اور معدہ اور آنتوں کے لئے لعابی چیزیں جیسے ببول کا گوند اور مقعد کے لئے عناب اور کھانسی کے لئے شربت بنفشہ۔ اسکے پتے اگر گوشت کے ساتھ پکا کر کھائیں تو وہ خوب اصلاح کردے تیزی اور سوزش اور زخم ڈالنے کی قوت بالکل باطل ہو جائے **بدل** تخم گندنا۔ ہالون کالا دانہ اور رودچند گزمر قرومانا اور صنوبر انطاکی نے دو چند کی قید نہیں لگائی ہے **مقدار خوراک** بارہ رتی سے سوا دو ماشہ تک اور بعض نے ساڑھے تین ماشہ تک بھی گرم پانی اور شہد کے ساتھ لکھا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ساڑھے دس ماشہ سے زیادہ مہلک ہے۔

انجُن (ھ)

بفتح الف وسکون نون وفتح جیم تازی وسکون نون سنسکرت ہے۔ جُن الف کے فتح اور تشدید جیم مفتوح اور نون ساکن سے کہتے ہیں

صفات وشناخت اس میں پھل لگتے ہیں جن کا مزہ کسیلا ہوتا ہے اور گودا ہوتا ہے پک جانے کے بعد کھانے کے کام میں آتے ہیں اسکے بیجوں میں سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے گرمی کے موسم میں مور لگتے جامن کے رنگ کے بانگلے رنگ کے پھول آنے لگتے ہیں پھر پھل آتے ہیں یہ درخت ہندوستان میں پورب دکن اور سیلون وغیرہ ملکوں میں ہوتا ہے **طبیعت** سرد۔

خواص وفوائد اسکے پتے قابض ہیں انکو پیس چھان کر لگانے سے عورت کی فرج سے سفید رطوبت کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اسکے جوشاندہ یا خیساندے کے پانی سے آنکھ دھونے سے کھجلی اور تکلیف موقوف ہو جاتی ہے اسکی چھال کھوپرا اجوائن آنبہ ہلدی اور کالی مرچ سب برابر لیکر پیسکر گرم کرکے چوٹ پر لیپ کرنے سے یا ان سب کو پانی میں اوٹا کے بھپارا دینے سے سوجن اور درد دفع ہوتا ہے اسکے تو نکا خیساندہ پلانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے

انجیر (ف)

بفتح الف وسکون نون وکسر جیم تازی و یائے معروف و رائے مہملہ موقوف تذکرۃ الہند سے معلوم ہوتا ہے

کہ انجیر کے معنے ہاضم طعام ہین محیط مین ہے کہ اس صورت مین ہندی لفظ ہوگا انتہے اس مین نظر ہے
مین درع ، فک دش ، فائی کس دل ،

صفات وشناخت ایک درخت کا میوہ ہے ولائتی اور ہندی بستانی اور جنگلی اور پہاڑی
اور ہر ایک نر و مادہ اور رنگ سفید و سرخ و سیاہ و شیرین ہوتا ہے شاخون سے ملا ہوا ہوتا ہے درخت اسکا
پھلتا ہے مگر پھولتا نہین بخلاف اور درختون کے جب مطلق انجیر بولتے ہین تو پھل مراد ہوتا ہے یہان پر
بستانی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ملک شام کا انجیر سیاہ اور بہت بڑا ہوتا ہے جس انجیر مین گودہ زیادہ ہوتے
شاہ انجیر بولتے ہین جو انجیر کہ پتون سے پہلے یا اُن کے ساتھ لگے اُس کو نہ کھانا چاہئے اور توڑنے کے بعد ایک
رات رکھکر کھانا چاہئے عمدہ وہ ہے جس کا دانہ بڑا ہوا ور بہت شیرین ہو اور شیخ کے نزدیک سب سے
بہتر وہ ہے جس کا چھلکا سفید ہوا ور پھٹ گیا ہو پھر سرخ پھر سیاہ اور بہت پکا ہوا بالاتفاق افضل
ہے عمدہ شیرین و شاداب ہے سفید ہو یا سیاہ یا سُرخ۔ سفید و سرخ کھانے کے واسطے اور سیاہ
دوا کے واسطے مناسب ہے بعض کہتے ہین کہ سفید سب سے زیادہ ضعیف ہے یہ ملک کے فرق
اور زمین کے بدلنے سے موٹائی اور رنگ مین بہت بدل جاتا ہے انجیر کا پیڑ بوئے جانے سے پہلے
چوتھے برس مین پھلتا ہے اسکے دو پھل آتے ہین پہلا پھل اساڑھ اور ساون مین دوسرا پوس اور
ماگھ مین آتا ہے یہ بیس برس تک پھلتا ہے اور بعد اسکے سوکھ جاتا ہے سو تولہ سوکھے انجیر مین ساٹھ
ستر تولہ شکر ہوتی ہے وہ انگوری شکر کی طرح ہوتی ہے **طبیعت** شیرین و تر و تازہ بستانی گرمی و
سردی مین معتدل ہے بعض کہتے ہین کہ گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین ہے اور بعض نے
گرم و تر دوسرے درجے مین لکھا ہے شیخ کہتا ہے کہ تازے انجیر مین رطوبت کم ہے بعض گرم و تر پہلے
درجے مین بتاتے ہین انجیر خشک دوسرے درجے مین گرم اور پہلے مین تر بعض کہتے ہین کہ گرم و خشک
پہلے درجے مین ہے بعض خشکی و تری مین معتدل جانتے ہین کچا انجیر مائل بسردی ہے بعض کہتے ہین کہ
کچے تازہ انجیر کا جرم سرد غلیظ ہے دودھ گرم اور تیز ہے۔ وید انجیر کو سرد بتاتے ہین۔

خواص و فوائد تازہ لطافت پیدا کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے جلا کرتا ہے تفتیح اور تلیین پیدا کرتا ہے
دست آور ہے جگر کو قوت دیتا ہے تلی کے ورم کو دور کرتا ہے سینے کے درد کو نافع ہے بدن کو فربہ کرتا
ہے بلغمی کھانسی اور بخار کو دور کرتا ہے مرگی اور فالج اور خفقان اور ردمہ اور اکثر امراض بلغمی
کو نفع پہونچاتا ہے تازہ انجیر مین مائیت زیادہ ہے اور ردائیت کم ہے اور خون اس سے زیادہ
پیدا ہوتا ہے اتنا کسی دوسرے پھل سے پیدا نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ اس مین باوجود مائیت کے ارضیت
کثرت سے ہے اور اس کا جوہر اعضا کے جوہر کے مناسب ہے لیکن نفخ اور صفرا پیدا کرتا ہے اگر امراض
کی وجہ سے رنگ فاسد ہو جائے تو اس کے کھانے سے درست ہو جاتا ہے سریع الغذا ہے معدے
اور بدن مین جلد نفوذ کرتا ہے بدن کو قوی کرتا ہے مگر ایسا موٹا گوشت جلد تحلیل ہو جاتا ہے اگر معدے
اور مقعد اور آنتون کی طرف مواد کا رجوع ہو تو اُس وقت یہ موافق نہین آتا۔ انجیر زرد خشک گی

کو مفید ہے سینے کو موافق ہے سینے کی خشکی مٹاتا ہے حلق کی خشونت کو بھی دفع کرتا ہے۔ گردے اور مثانے
کو نافع ہے پیشاب اگر قطرہ قطرہ آتا ہو یا تنگی سے آتا ہو تو دونوں کو نفع دیتا ہے ترانجیر سے پاخانہ کھل
کر ہوتا ہے بلکہ کسی قدر قوت اسہال رکھتا ہے اور خشک کی بہ نسبت اس کی تلئین زیادہ ہے کیونکہ اس
میں لینت ہے جبکہ اچھی طرح نہ پکا ہوا سلئے کہ اس میں ابھی دودھ موجود ہوتا ہے دست اس سے
ملائمت کے ساتھ آتا ہے خاص کر جبکہ بادام کے ساتھ کھائیں رحم کی سختی اور ورم کو دور کرتا ہے مرگی
اور جنون کے مریض کے موافق ہے زہروں کو دفع کرتا ہے حرارت اور پیاس بجھاتا ہے بالخاصیت
قوت غضبی کو توڑتا ہے دل میں سردی پیدا کرتا ہے خفقان کو نافع ہے اور ربو کو بھی مفید ہے اورام
میں نفخ پیدا کرتا ہے اس کو نہار کھانا بہت مفید ہے غذا کے راستے کھول دیتا ہے خاص کر جبکہ
اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھایا جائے بادام کی بہ نسبت اخروٹ کے ساتھ زیادہ نافع ہے اگر طبیعت
پر ناگوار گذرے تو اوپر سے سکنجبین چاٹ لیں قوت باہ پیدا کرتا ہے سدہ دور کرتا ہے اس کا شربت
معدے کے موافق ہے مگر بھوک گھٹاتا ہے اور کھانسی کو مفید ہے خناق کے لئے دیتے ہیں پھیپھڑے
میں خشونت ہو تب بھی نفع کرتا ہے بواسیر کو مٹاتا ہے گردے کے دبلے پن کو مفید ہے عقل اور
جوہر دماغ کو زیادہ کرتا ہے اخروٹ کی مینگ کے ساتھ سخت زہروں کو نفع پہونچاتا ہے اور
سداب کے ساتھ تریاق کا قائم مقام ہے تخم قرطم اور بورہ ارمنی کے ساتھ اخلاط غلیظ کو دستوں کی
راہ نکالتا ہے انجیر خشک تمام افعال میں تازہ سے غلیظ ہے اور یہ تشنگی پیدا کرتا ہے بخلاف تر کے کہ وہ
تشنگی بجھاتا ہے اور [illegible] بھی ہے۔

اطبا نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ خون جو انجیر سے بنتا ہے وہ اچھا ہے یا خراب بعض کہتے ہیں کہ خراب
ہوتا ہے اسلئے کہ جوئیں پیدا کرتا ہے مگر اس دلیل پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جوؤں کا پیدا ہونا خون کی
خرابی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلئے ہے کہ خراب فضول کو بدن کے چمڑے کی طرف خارج کرتا ہے اسی لئے
پسینہ بھی لاتا ہے اور پسینہ لانے کے بعد کرب پیدا کرنے والی حرارت کو تسکین دیتا ہے پس جو لوگ
اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہے وہ اس دلیل کو باطل کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ خراب فضول کے جلد کی طرف آجانے سے جوئیں پیدا ہوتی ہیں نہ انجیر کے پیدا کئے ہوئے خون کی
وجہ سے اور گاذرونی کہتا ہے کہ انجیر جوئیں بالخاصیت پیدا کرتا ہے اس صورت میں بھی ان لوگوں کی
دلیل بالکل اٹھ جاتی ہے اگر اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھایا جائے تو جوئیں پیدا کرے اخروٹ کے ساتھ
بہتر ہے اور اس سے اتر کر بادام کے ساتھ اخروٹ کے ساتھ ریاح کو بھی تحلیل کرتا ہے اور شیخ کے
نزدیک خشک انجیر بھی بدبودار فضول کو بدن سے چمڑے کی طرف خارج کرتا ہے اسکی غذا سرد
مزاج والے کے لئے جید ہے انجیر اور سداب کے پتے اور اخروٹ کے پتے کھا لئے جائیں تو اس دن
کوئی زہر اثر نہ کرے ابن زہر نے اسی طرح لکھا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ بادام کی مینگوں اور اخروٹ
کی مینگوں کے ساتھ کھانے سے سدے کھلتے ہیں زہروں کو نفع ہوتا ہے جسکو یہ خوف رہتا ہو کہ مجھے

زہر دیا جائے تو اسکو یہ چاہیے کہ ہر روز کلونجی اور انجیر کھا لیا کرے جس دن کھائیگا اس دن زہر کے اثر سے مامون رہیگا جو کے آٹے
اور افسنتین کے ساتھ ذبابوں کو نافع ہے اور گیہوں کے آٹے کے ساتھ وسواس مٹاتا ہے اسکے کھانے سے مرگی دور ہو جاتا
رہتا ہے معدے کی بدبو دور کرتا ہے رائی کے ساتھ اسکو جوش کرکے کان میں ٹپکانے سے کان میں آواز ہونا بند ہو جاتا ہے
اور رائی کے ساتھ پیسکر کانوں میں بتی رکھنے سے خارش کو نفع ہوتا ہے اور میٹھی دانہ کے ساتھ جوش کرکے اور صاف کرکے
دونوں کے ہموزن شہد ملا کر لعوق بنا کر چاٹنے سے سینے اور پھیپھڑے کا تصفیہ ہوتا ہے دمے اور خشک
کھانسی کو نفع دیتا ہے بلغمی پیاس کو بجھاتا ہے گرمی کی تشنگی کو بڑھاتا ہے افسنتین کے ساتھ استسقا کو بہت
نافع ہے خشک انجیر گرمی بھی پیدا کرتا ہے اسکو بھگو کر یا جوش دیکر صاف کرکے اس پانی سے غرغرہ کرنے
سے خناق تحلیل ہو جاتا ہے ورم پک کر پھوٹ جاتا ہے زبان کے عضلات کا ورم دور ہو جاتا ہے کچے انجیر
میں قوت محللہ بازیادہ ہے کیونکہ اس میں دودھ ہے اسی لیے دافع قبض ہے دودھ اسکا نہایت محلل اور
جالی ہے زخم پیدا کرتا ہے انجیر خام کا لیپ بہق سفید اور تلوں اور مسوں کو مٹاتا ہے خنازیر کی گانٹھ کو
نرم کرتا ہے انجیر کے پتوں یا انجیر خام کو پیسکر اس مقام پر لیپ کرنے سے جہاں پورانے کتے نے کاٹا ہو
نفع ہوتا ہے انجیر خام کو گوشت میں ڈالیں تو جلد گل جائے انجیر کو پیسکر تنہا یا اشق یا سکبینج یا بیخ کبر کے ساتھ
ضماد کرنا ورم طحال کے لیے مجرب ہے دودھ اس کا بہت گرم و تند ہے جلا پیدا کرتا ہے زخم ڈالدیتا
ہے قوی دست آور ہے بلکہ خطرناک ہے ہر ایک سیال چیز کو بستہ کرتا ہے اور بستہ چیز کو پتلا کرتا ہے
اسکو آنکھ میں لگانا نزول الماء کے لیے مفید ہے اگر روئی کو اس میں بھگو کر ان دانتوں پر جن میں درد
ہو رکھیں تو درد کو تسکین ہو۔ اگر دانت میں کیڑا لگ کر سوراخ ہو جائے تو اس سوراخ میں یہ روئی
رکھنے سے بھی نفع ہوتا ہے اس دودھ میں جو کا آٹا گوندھ کر بہق اور [illegible] اور مسوں پر لگانے سے دور ہو جاتے
ہیں چہرہ اور آنکھ کو نفع پہونچتا ہے

وید کہتے ہیں کہ انجیر کے کھانے سے بدن اور چہرے کا رنگ نکھرتا ہے تپ اور سوزش کو دفع کرتا ہے
بدن میں گوشت زیادہ کرتا ہے حواس خمسہ کو قوت دیتا ہے باؤ گولہ کو نافع ہے صفرا اور خون اور باد کا
فساد مٹاتا ہے اسکے گودے کو شکر اور سرکے کے ساتھ پیس کے پلانے سے بچوں کے نرخرے کا مرض
مٹ جاتا ہے تازہ پھل کھانے سے خون بڑھتا ہے بدن کی گرمی کم کرنے کے واسطے انجیر کو کھانڈ میں لپیٹ
کے کھانا چاہیے سفید داغ یا برص کے انجیر کا دودھ لگانے سے انکا بڑھنا موقوف ہو کر مٹ جاتے ہیں
سوکھی کھانسی والوں کو انجیر کھلانا چاہیے انجیر کے بیج اور چھلکوں کے کھانے سے پیٹ پھولتا ہے انجیر کو سرکے
میں بھگو کے کھانے سے دست لگ کر سوجن اتر جاتی ہے سوکھے انجیر کھانے سے کھانسی مٹتی ہے انجیر کو
اونٹا کر کلیاں کرنے سے مسوڑوں کا ورم مٹتا ہے۔ انجیر کا مربہ ٹھنڈا ہے اسکے استعمال سے خون
اور گوشت بڑھتا ہے بدن کے سخت حصے پر اسکے پتوں یا پھلوں کا پلٹس باندھنے سے وہاں کی سختی
مٹ جاتی ہے تازے انجیر لگاتار کئی دن تک کھانے سے قبض مٹتا ہے اسکے پیڑ کی چھال کی راکھ کو
سرکے یا پانی کے ساتھ پیس کے پیشانی پر لیپ کرنے سے بہت سورج کرنے سے پیدا ہوا سر کا درد مٹ جاتا

اسکے دودھ میں روئی کا پھایا بھگو کے دانت کے نیچے رکھنے سے دانتوں کا درد دفع ہوتا ہے سوکھے
یا ہرے انجیر پیس کے پانی میں اوٹا کر گنگنا لیپ کرنے سے پھوڑے کی سوجن بیٹھ جاتی ہے اس کی
لکڑی کی راکھ کو پانی میں گھول کے گاد نیچے بیٹھ جانے کے بعد اُسکا نتھرا ہوا پانی نکالکر اس میں پھر راکھ گھولدیں
اس طرح سات بار راکھ گھول گھول کے نتھرا ہوا پانی پلانے سے دودھ یا خون کا جماؤ تحلیل ہو جاتا ہے **مضر**
زیادہ کھانے سے خارش اور جوئیں پیدا ہوتی ہیں دانتوں کو نقصان پہونچاتی ہے جگر اور معدہ ضعیف کو مضر ہے
خاص کر تر و تازہ انجیر ضعیف معدے کو بہت نقصان پہونچاتا ہے **مصلح** خشک کا اخروٹ و صعتر و انیسون اور
تر کا سکنجبین و شربت ترنج و ریباس اخروٹ اور بادام اور سکنجبین سے جوئیں اور صرف سکنجبین سے خارش
بھی نہیں پیدا ہوتی اور جس شخص کو انجیر کھانے کا زیادہ شوق ہو اُسے چاہئے کہ حمام جاکر ہمیشہ پسینہ لاے اور
بدن پر اشنان یا چنے کا بیسن ملا کرے اور کپڑے بدلتا رہے اور ایلوے کی گولیوں کے ذریعے سے دست
لاے اور اصل یہ ہے کہ کم کھاے بلکہ ترک کردے **بدل** مہزاد کھیچڑے کے لئے چلغوزہ اور جالینوس
کہتا ہے کہ خشک انجیر کا بدل نضج کے موقع پر مغز چلغوزہ یا انگنارا ہے **مقدار خوراک** خشک
۱۲ تولہ تک بعض کے نزدیک ۱۰ دانوں سے ۲۰ دانوں تک اور تازہ اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ
تک اور شربت ساڑھے ... تولہ تک اور تازہ کا رس تین تولہ ۴ ماشہ تک۔

انجیر دشتی (ف)

تین بری (ع)، کٹھ گولر۔ کٹھومر۔ کٹھوبسا در پیپرے بفتح باے فارسی وسکون تحتانی مجہول و
راے مہملہ و کسر نون و فتح تحتانی مشددہ

صفات و شناخت جنگلی انجیر ہے جو دو قسم کا ہوتا ہے چھوٹا بڑا بلکہ تیسری قسم اور بھی بتاتے ہیں جسکا
درخت خاردار ہوتا ہے ہندوستان میں یہ درخت چناب ندی سے پورب کی طرف اور بنگال۔ وسط ہند
دکھن اور ممالک متحدہ اور راجپوتانہ وغیرہ میں ہوتا ہے اسکی اونچائی ساٹھ فٹ تک ہو جاتی ہے پھاگن
کے مہینے میں اسکے نئے پتے نکل آتے ہیں اسکی چھال پتلی اور کھردری ہوتی ہے اسکا رنگ بھورا
یا کچھ ہرا ہوتا ہے اسکی اندرونی چھال میں دودھ نکلتا ہے چیت اور بیساکھ اور جیٹھ تک اسکے پھل پک
جاتے ہیں یہ پھل بالکل انجیر سے مشابہت رکھتا ہے مگر چھوٹا ہوتا ہے اور پک کر اودا ہو جاتا ہے گوشت میں
گلاوٹ کے لئے ڈالتے ہیں اور کبابی جنگلی انجیر قیمے میں ملاتے ہیں **طبیعت** بستانی سے بہت زیادہ
گرم ہے اور رطوبت میں اس سے بہت کم ہے وہ بھی گرم خشک بتاتے ہیں بعض سرد لکھتے ہیں مزہ تیز و شیریں کہتے ہیں
خواص و فوائد بستانی انجیر سے نہایت تیز و تند ہے اس کا لیپ سفید داغ اور سیاہ داغ اور داد کو نہ
اور داد کو مفید ہے اور بہت کھل ہے یہاں تک کہ بعض کے لیپ سے کبھی کبھی زخم پڑ جاتا ہے اسمیں
تلطیف اور تقطیع کی قوت بڑھی ہوئی ہے کلون اور مسوں پر اسکا لگانا مفید ہے کئی بار کے استعمال سے
جاتے رہتے ہیں اس کا دودھ بھی ہے اور بستانی کے دودھ سے بہت قوت والا ہے بلکہ تمام اجزا میں کچھ

نہ کچھ سمیت پائی جاتی ہے خاصکر دودھ میں زیادہ ہے اور پھل میں کم اسکے دودھ سے دست بہت آتے ہیں اور ریٹھا اسکا خطرناک ہے سر کے گنج پر کچے انجیر دن کو تھوڑا سا سرکے اور نمک کے ساتھ لگانا مفید ہے اور پکے ہوئے پھل کو خنازیر پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے جوڑوں میں گانٹھیں بند ہو جائیں تو اسکو لگانا چاہیئے اسکے پتے پیسکر تلوں اور مسوں پر لگانے سے بہت نفع منصور ہے۔

وید کہتے ہیں کہ جنگلی انجیر کے پھل بیج اور چھال اچھے قے لانے والے اور تھوڑے دست لانیوالے بھی ہیں اسکی چھال کے ایک سے دو ماشہ تک سفوف کو دن میں چار بار پھنکانے سے باری سے ہونیوالا زرد بخار بھی اسکو چار رتی سے ایک ماشہ تک کھانے سے طاقت آتی ہے اسکے پھلوں کا طلس بنا کے پیا کرتے ہیں اسکے پھل کھانے سے عورت کا دودھ بڑھتا ہے ان پھلوں کے کھانے سے حمل گرنے کا عارضہ دفع ہوتا ہے اسکے پکے ہوئے پھلوں کے بیجوں کو [illegible] میں سکھا کے شیشی میں ہوکے بند کر کھیں جب قے کرانا ہو اسوقت چار ماشے تک بیس سے گرم پانی کے ساتھ پھنکا دینا چاہئے ایسے ہی ڈھائی ماشہ سے چار ماشہ تک اسکی چھال کے سفوف کی پھنکی دینے سے خوب قے ہوجاتی ہے اور [illegible] بہت پاخانہ کی حاجت بھی ہوتی ہے اسکے پھلوں کو پیسکر برابر کا شہد اور کھانڈ ملا کر لڈو بنا کر کھلانے سے عورت کے سفید پانی کا آنا بند ہوتا ہے پھلوں کے رس میں شہد ملا کے پلانے سے استحاضہ بند ہوتا ہے اسکی جڑ اور دھتورے کے بیجوں کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پیس کے پلانے سے کتے کا زہر اتر جاتا ہے۔ وید دن نے بڑی اور چھوٹی قسم کے علیحدہ علیحدہ فوائد بیان کئے ہیں بڑی قسم پیشاب میں شکر آنے کا مرض اور خون استحاضہ کو نافع ہے خرد قسم عورت کی شرمگاہ کی بدبو دفع کرتی ہے عورت کے پیشاب میں شکر آنے کا مرض کھوتی ہے خارش اور ورم تو ند اور درد اعضا کو نافع ہے عموماً بہت محلل ہے **مقدار خوراک** وید کہتے ہیں اسکے پکے ہوئے تازہ پھل کی مقدار خوراک چار سے چھ ماشہ تک ہے

اندرائن (ھ)

بکسر الف و سکون نون و فتح دال مہملہ و فتح رائے مہملہ و سکون الف دوم و فتح یائے تحتانی و سکون نون ثانی
خربزہ تلخ و کبست (ف) حنظل (ع)

صفات و شناخت اندرائن ایک خود رو بیل ہے جو اکثر جگہ ہندوستان میں برسات میں پیدا ہوتی ہے یہ اکثر بیس ہاتھ تک بڑھ جاتی ہے اسکے دو تین ہاتھ بڑھنے کے بعد ہر ایک پتے کے پاس چھوٹا پھیلا پھول لگتا ہے اسکے نیچے گول پھل لگتا ہے جو پہلے ہرا اور پک کر پیلے رنگ کا ہو جاتا ہے اسکی بیل جو جو بڑھتی جاتی ہے وہ اسکے ہر ایک پتے کے نیچے سے جڑ پھوٹ کر زمین میں لگ جاتی ہے اور ہر ایک پتے میں پھول اور پھل لگتا جاتا ہے اسکے پتوں کا رنگ زرد ہوتا ہے وضع تربوز کے پتوں کی سی ہوتی ہے جڑ پتلی ہوتی ہے پھل اسکا گول نارنگی کے برابر ہوتا ہے مزہ تمام اجزائے درخت کا تلخ ہوتا ہے پھل نر و مادہ ہوتا ہے نر سخت اور چھوٹا ہوتا ہے مادہ بڑا اور نرم ہوتا ہے حنظل کے پکے ہوئے جنکو شحم حنظل کہتے ہیں بہتر وہ ہیں جنکا رنگ اوپر سے زرد اندر سے سفید مائل بزردی ہو اور وزن میں ہلکے اور نرم ہوں اور جو پھل کہ ساری بیل میں اکیلا ہو وہ قاتل ہوتا ہے اسکے بارہ رتی بھر کھانے سے آدمی مر جاتا ہے

اندراین کا پھل سفید بھی ہوتا ہے مگر بہت کم اسکے سوا لال بھی ہوتا ہے اور یہ بھی کمی کے ساتھ ہے لال پھل کی
بیل بھاری ہوتی ہے اسکے اندر کے پردے بھی نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں اور اس میں نیلے رنگ کے
بیج ہوتے ہیں یہ نہایت دست آور ہے زرد پھل اچھی طرح اوبال لینے سے بدن کو مضرت نہیں ہوپہنچاتا
اندراین کے پھل کے بیجوں میں سے اکثر آدھا تیل نکلتا ہے اسکے نکالنے کا یہ قاعدہ ہے کہ بیجوں کو تخم حنظل
سے الگ کرکے سینک لیویں پھر انکو پانی میں اوٹا کر تھیلی میں بھر کے ملکے اُن کے چھلکے اتار کر مینگوں کا تیل
نکال لینا چاہئیے قوت تخم حنظل کی جب تک پوست میں ہے چار برس تک رہتی ہے اور جب پوست سے
علیحدہ کیا جائے تو صرف دو برس تک رہتی ہے بلکہ ایک سال سے کم میں زائل ہو جاتی ہے مناسب
یہ ہے کہ بضرورت کے وقت تخم نکالیں پہلے نکالکر رکھنے سے خراب ہو جاتا ہے تخم حنظل شکل میں گول
قریب دو دانگ کے نظر میں ہوتا ہے رنگت میں سفیدی مائل بہت ہلکا اور اسفنجی اور جھوڑ جس میں
بیج ملے رہتے ہیں اسکو توڑ کر بیجوں سے صاف کرکے دوا کے کام میں لاتے ہیں ذائقہ اسکا نہایت
تلخ ہے آبو ڈائین ہے سفوف بنانے میں رنگت نہیں آتی اتیھر کے ہمراہ ملانے سے اور اتیھر کو پھر علیحدہ کرکے
خشک کرنے سے کوئی اُن میں حاصل نہیں ہوتا ماہیت اسکی ایک جوہر ہے جسکو کولوسن تھن کہتے ہیں
علاوہ اسکے تلخ ہوتا اور گوند اور فاسفیٹ آف کیلسیم اور میگنیشیم اور مادہ چوبی جب مطلق حنظل بولتے ہیں
تو پھل مراد ہوتا ہے اور بہتر وہ پھل ہے جو بغیر مقامو نہر پیدا ہوا ہو بارش کے پانی سے پرورش پائی
ہو نر مادہ سے قوی ہوتا ہے وہ نر جس میں سوت کے ریشے ہوں اور بھاری اور اندر سے زرد
ہوتا ہے استعمال کے لائق نہیں سیاہ اور سخت اور اندر سے زرد اور سبز بھی خراب ہے اس کو
بیل سے اُسوقت توڑنا چاہئیے جبکہ خشک ہو جائے اور جو پھل ایک ہی ہو وہ افعال میں ضعیف
ہوتا ہے اسی طرح تر و تازہ تخم بھی ضعیف الفعل ہے اور زیادہ بہتر ہے جڑ کے پاس ہو اور جب
پھل پک جائے تو توڑ کر سائے میں خشک کر لینا چاہئیے **طبیعت** گرم تیسرے درجے میں اور
بعض کے نزدیک چوتھے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں اور بعض نے کہا ہے کہ گرم
دوسرے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں اور بعض کہتے ہیں کہ گرم و خشک تیسرے
درجے میں ہے اور بیٹے گرم و خشک تیسرے درجے میں ہیں وید کہتے ہیں کہ ہضم کے وقت
تیز اور گرم اور سبک ہے

خواص و فوائد دردوں اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے غلیظ قسم کے بلغم اور سودا کو براہ دست خارج
کرتا ہے اخلاط کو باطن بدن سے جذب کرتا ہے سر کے امراض مثل دردِ سر اور آدھا سیسی اور
فالج اور لقوہ اور مرگی اور نسیان کے واسطے نافع ہے دماغ کو فضول سے پاک کرتا ہے روغن زیتون
میں جوش کرکے سعوط کرنے سے سدہ دماغی کو کھولتا ہے اور کان میں ٹپکانے سے اسکے درد کو
ساکن کرتا ہے اندراین کی بیل کے خشک پتوں کو سات ماشہ کی مقدار میں نشاستہ اور ببول کے
گوند کے ساتھ کھانا اسہال سوداوی کے لئے اور افیموں اور افتیموں اور ایارج فیقرا کے ساتھ کھانا

مالیخولیا اور مرگی اور داء الحیہ اور جذام اور باقی امراض سوداوی کے لیئے نافع ہے۔ اُس کی جڑ کو سرکے مین جوش کرکے کلیان کرین تو دانتون کے درد کو آرام ہو۔ مسوڑون کے درد کے واسطے بھی مفید ہے۔ اندراین کے پھل کا رس دو جز تل کا تیل ایک جز دونون کو اتنا جوش دین کہ پانی جل جائے یہ روغن درد اور امراض سر اور سر کے گنج کے لیئے مفید ہے اسکو کان مین ٹپکانے سے دوی اور طنین اور کان کے کیڑون کو نفع ہوتا ہے مسلم اندراین کے پھل کو جوش کرکے اُس سے حقنہ کرنا فالج اور قولنج بلغمی وریحی اور عرق النسا اور کولہون اور کمر کے درد کے لیئے نافع ہے پیٹ کے کیڑے نکالتا ہے استسقا کو مفید ہے شافہ اسکا مسہل ہے فرزجہ اسکا قاتل جنین ہے۔ اندراین کے پھل کا سر کاٹ کر اُس کے اندر سیاہ مرچین بھر کر گل حکمت کرکے ایک ہفتہ چولھے کے پاس دفن رکھین مگر جلنے نہ پاوے بعد اسکے نکالکر مرچون کو پیسکر کھائین تو ریاح دفع ہو جائین اور یہ مرچین کھانے کو بھی ہضم کرتی ہین اسکی جڑ کا جوشاندہ استسقا اور داء الفیل کے واسطے مفید ہے جمے ہوئے خون کو تحلیل کرتا ہے [illegible] سمیت کو دور کرتا ہے چنانچہ ایک شخص کے کسی جگہ بچھو نے کاٹا اسے سات ماشہ پلادیا صحت ہو گئی [illegible] اسکی خون حیض کو جاری کرتی ہے اندراین مین سوراخ کرکے دانے نکالکر بیلے کے پھولون کا روغن [illegible] بھر کر اسکے سوراخ کو اسی ٹکڑے سے بند کرکے گندھا ہوا آٹا اوپر لگا کر آگ پر رکھین تاکہ کچھ جوش آجاوے اُس روغن کو بالون پر لگانے سے سیاہ ہو جاتے ہین اسکی جڑ سانپ اور بچھو کے زہر کو دفع کرتی ہے کھانے اور لگانے سے دونون طرح نفع پہونچتا ہے خاصکر نر قسم کی جڑ ساڑھے تین ماشہ فی الحال صحت بخشتی ہے [illegible] زہر کہتا ہے کہ جو کوئی ایسی جگہ جاے جہان حشرات الارض زیادہ ہون اسکو چاہیئے کہ اپنے ساتھ اندراین کا پھل رکھے وہان سے حشرات بھاگ جاوینگے اندراین کا پھل۔ اسپند اور پودینہ بھگو کر اُنکا پانی [illegible] مین چھڑکنے سے حشرات بھاگ جاتے ہین اسکے جوشاندے کے پانی کو گھر مین چھڑکنے سے پسو مر جاتے ہین اور پھر پیدا نہین ہوتے اگر اندراین کا پھل چیر کر دو ٹکڑے کرکے ایسے گھوڑے کے بدن پر ملین جسکے چیچڑیان بہت سی ہون تو دو تین بار کے ملنے سے جاتی رہتی ہین نسخہ سعیدی مین لکھا ہے کہ اندراین سرخ جسکو انکول بھی کہتے ہین اسکے بیج پندرہ سیر لیکر تازہ آملون کے رس مین سات بار بھگو بھگو کر خشک کرکے تیلی کے کولھو مین تیل نکلوا کر اُس مین سے سات روز متواتر ناک مین سعوط کرنے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہین یہ بیان انکول کے اندر ہے پھر اسی کتاب مین انکول کے اندر لکھا ہے کہ اسکے بیج پیسکر تازہ آملون کے پانی مین سات تسقیہ دیکر خشک کرکے تیل نکالکر چالیس دن سعوط کرنے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہین یہ ترکیب حکیم نورالدین محمد کی ہے اور اول اسکو تالیف شریف مین نقل کیا ہے اُنھون نے انکول مین اسکا حوالہ دیا اور انکول مین نہ دیا اور یہ بھی غلطی ہے کہ انکول مین اسکو لکھا ہے اسلیئے کہ اندراین سرخ کو انکول نہین کہتے جن لوگون کے مزاج قوی ہین اور بدن فربہ ہین اور اخلاط اُنکے گاڑھے ہین اور بھاری پانی پیتے ہین اور دودھ اور پنیر کا استعمال زیادہ رکھتے ہین اور جنکا مزاج سرد بلغمی اور مرطوب ہے اُنکے لیئے اسکا مسہل نہایت موافق ہے اور جو کوئی اسکے استعمال کا ارادہ کرے تو اُسکو

چاہئے کہ تنہا نہ کھاوے بلکہ اس کے کسی مصلح کے ساتھ کھاوے اور وہ ببول کا گوند اور کتیرا اور گوگل اور نشاستہ ہے ببول کا گوند اس کے فعل کو کمزور کر دیتا ہے اور کتیرا اسکے فعل کی مدد کرتا ہے اور یہ چاہئے کہ خوب باریک نہ پیسیں کیونکہ درد اور مروڑ اور مروڑا اور پیچش پیدا کر دیتا ہے اور آنتوں کو کاٹ ڈالتا ہے جب اس سے دست زیادہ آئیں تو سردیائی میں ٹھنڈی سرد تر اور مقوی چیزیں کھاویں اور پرہیز بھی اسکا علاج اس طرح کرتے ہیں جس طرح خربق سیاہ کا کیا جاتا ہے **مضر** کمزور بدن اور معدہ کو مضر ہے متلی اور کرب پیدا کرتا ہے مروڑا اور پیچش شدت سے پیدا کرتا ہے اور اسکے پتے آنتوں کو مضر ہیں **مصلح** کمزور بدن کے لئے فواکہات کا رب اور دوسروں کے لئے کتیرا ببول کا گوند نشاستہ بعض نے لکھا ہے کہ فقط ببول کا گوند اسکا مصلح ہے اور مختار یہ ہے کہ کتیرا روغن بادام یا مغز پستہ کے ساتھ یا ببول کا گوند روغن بادام یا مغز پستہ کے ساتھ استعمال کریں اور ابن ہبل کہتا ہے کہ تخم حنظل کی اصلاح کیلئے مغز پستہ کی طرح دوسری چیزیں ہیں **بدل** ہم وزن رائی اور چوبیس رتی یعنی تین ماشہ بندال کا عصارہ اور [illegible] اور بعض نے لکھا ہے کہ اندرائن کے پھل کا بدل رنگ کا لا دانہ ہے اور آدھا وزن سقمونیا ہم وزن [illegible] کے ساتھ اور تہائی اسپند اور بہتر یہ ہے کہ اندرائن کے پھل کی جگہ دستوں کے لئے اسی قدر ریوند یا ارنڈی کی مینگ استعمال کریں **مقدار خوراک** پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک بعض کہتے ہیں کہ پونے دو ماشہ سے زیادہ جائز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ چار جو بھر سے ساڑھے تین ماشہ تک استعمال کریں اور بیج اس کے پونے دو ماشہ اور جڑ نو رتی استعمال کرنا چاہئے اور بعض نے لکھا ہے کہ دو ماشہ استعمال کریں اور یہ قوی مزاج کے لئے پوری خوراک ہے بعض نے خوراک قوی مزاج والے کے لئے پونے دو ماشہ بتائی ہے اور بارہ رتی یعنی ڈیڑھ ماشہ دوسری دواؤں کے ساتھ دینا چاہئے اور بعض نے لکھا ہے کہ اکثر استعمال تخم حنظل کا پونے دو ماشہ سات تولہ کے قریب ماء العسل کے ساتھ اور بعض نے نو رتی دوسری ادویہ کے ساتھ لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چھ رتی سے سوا دو ماشہ تک دیویں اور جو اسکے متحمل نہوں انہیں تنہا نہ دیں

وید کہتے ہیں کہ اندرائن کی جڑ بہت سخت دست آور ہے جن جن امراض میں دستوں کی دواؤں کی ضرورت ہے اُن دواؤں کے ساتھ اکثر اس کو بھی ملاتے ہیں عورت کی پستان پک جائے تو اسکی جڑ کا لیپ کرتے ہیں یا پکا کر باندھ دیتے ہیں اس کا مسہل لینے سے بدن میں جہاں جہاں آنو اور بلغم ہوتا ہے وہ نکل جاتا ہے اس کا بھپارا دینے سے حیض درستی سے ہونے لگتا ہے جبکہ مثانے میں پیشاب کا بنا بند ہو جاتا ہے یا پیشاب رک جاتا ہے اُس وقت اس کے گودے میں ریوند چینی ملاکے دیتے ہیں اسکو تنہا کام میں نہیں لاتے ہیں بلکہ دوسری مسہل اور بادی دور کرنے والی دواؤں کے ساتھ دی جاتی ہے اسکو تنہا دینے سے پیٹ میں مروڑے ہو جاتے ہیں اور زیادہ مقدار خوراک دینے سے آنتوں میں ورم آ جاتا ہے اور کبھی کبھی آدمی مر بھی جاتا ہے اسکے تخم کو پانی میں جوش کر کے ملکر چھان کر گاڑھا کرکے اسکی گولیاں بنا رکھتے ہیں ان میں سے ایک ایک گولی سوتے وقت کھا کر اوپر سے اد ٹنا ہوا دودھ

ٹھنڈا کرکے پینے سے صبح کے وقت ملائم پاخانہ ہوجاتا ہے اسکی سوکھی ہوئی جڑ کی پھنکی دینے سے دست
آتے ہیں بدن کے کسی حصے میں ورم اور رطوبت پیدا ہوجائے تو اُس کا بھپارا اور مسہل دینا چاہئے
یہ دست کی بہت عمدہ دوا ہے بچوں کے ڈبے کے مرض میں اسکی جڑ کا ایک ماشہ سفوف اور دو رتی سیندھا نمک
دونوں کو ملاکر گرم پانی کیساتھ دینا چاہئے تخم حنظل اور ایلوا پیسکر گرم کرکے لیپ کرنے سے نفخ رفع ہوتا ہے
اندرائن کے پھل میں نمک سانبھر اور اجوائن بھرکے اُسکا منھ بند کرکے دھوپ میں سکھاکر رکھ چھوڑیں
ضرورت کے وقت اسمیں سے لیکر گرم پانی کیساتھ دینے سے دست آکر پیٹ کا درد مٹتا ہے اسکی جڑکو پانی
کیساتھ پیسکر چھانکر پلانے سے پیشاب کی رُکاوٹ مٹتی ہے اسکے پکے ہوئے پھل کو یا اسکے چھلکے کو تیل میں اوٹناکر
کانوں میں ٹپکانے سے بہرہ پن مٹتا ہے اسکی جڑکو پیسکر گائے کے گھی میں ملاکر عورت کی فرج میں لگانے سے
بچہ فوراً آسانی کے ساتھ پیدا ہوجاتا ہے اسکی جڑکو سرکے میں پیسکے گرم کرکے لگانے سے ورم تحلیل ہوتا ہے
اسکی جڑ کے ٹکڑوں کو پانچ گنے پانی میں اوٹنادیں جب تین حصہ پانی باقی رہجائے تب چھانکر اُس میں
ہم وزن بورا ملاکر شربت بناکر پلانے سے آتشک اور بادی کا درد مٹتا ہے اس کے تخم کو گرم کرکے
پیٹ پر باندھنے سے آنتوں کے سب کیڑے مرجاتے ہیں اسکو پانی کے ساتھ پیس کے زچہ کے
بڑھے ہوئے پیٹ پر لیپ کرنے سے اسکا پیٹ بدستور اپنی حالت پر آجاتا ہے اسکی جڑ کو عورت کی شرمگاہ
میں رکھنے سے اسکا درد موقوف ہوتا ہے اسکی جڑ اور دارفلفل کو پیس کر گڑ میں ملاکے ایک تولہ کی مقدار
میں ہمیشہ کھانے سے بادی کا درد مفاصل دور ہوتا ہے اسکو پیسکر ناس کے سونگھنے سے مرگی جاتی
رہتی ہے اسکے پکے ہوئے پھل کی دھونی دینے سے دانتوں کے کیڑے مرجاتے ہیں اسکے تازہ پھل کے
رس میں روئی کا پھویا بھگوکے عورت کی شرمگاہ میں حمول کرنے سے بچہ فوراً آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے
پھل کے درخت کے توڑتے ہی ساتھ اسکی جڑ کو پیسکے استعمال کرانے سے عورت کا حمل رہجاتا ہے اسکی جڑ کو
گائے کے دودھ کے ساتھ عرصے تک استعمال کرنے سے سفید بال کالے ہوجاتے ہیں مگر جب تک
اسکو استعمال کریں اُس وقت تک صرف دودھ ہی پینا چاہئے دس تولہ اندرائن کے پھل کو دو سیر
پانی میں اوٹنائیں جب چہارم حصہ پانی باقی رہجائے ملکر چھانکر اس میں آدھا سیر ارنڈی کا تیل ڈال
کے اوٹنادیں جب صرف تیل باقی رہجائے تب اُتارکے بوتل میں بھر رکھیں اس میں سے ڈیڑھ
تولہ تیل گائے کے دودھ میں ملاکے پلانے سے آتشک وغیرہ امراض کا قلع قمع ہوتا ہے اس
کے سرخ پھل کو پیس کے کھوپرے کے تیل کے ساتھ گرم کرکے کان میں لگانے سے خراب زخم
صاف ہوکے بھرجاتا ہے سردگرمی سے جو ناک میں ایسی پھنسیاں ہوجاتی ہیں کہ جن میں سے بدبودار
پیپ نکلتی ہے ان پر بھی اس کے لگانے سے نفع ہوتا ہے اس پھل کو چلم میں رکھ کے پینے سے دمہ
مٹتا ہے سرخ پھل کی اور زرد پھل کی بیلوں کی جڑ برابر لیکر پیس کے سرطان پر لیپ کرنا نافع ہے
سرخ پھل والی بیل کی جڑ ہلدی ہڑ بہیڑہ اور آنولہ ہر ایک کو برابر لیکر ان کو جوش کرکے شہد ملاکے
پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اس کی بیل کی جڑ چھال یا پھل کے رس کو تلوں کے تیل میں اوٹناکر



اس تیل کو سر پر ملنے یا لگانے سے درد سر اور بار بار ہونے والا درد سر دفع ہوتا ہے اسکے اور سر بالی کے بیجون کا تیل نکال کر سر کے بال منڈوا کر اُسپر اس تیل کا لیپ کرنے سے بال کالے پیدا ہونے لگتے ہین یہ تمام افعال وخواص اُسی سُرخ پھل کے متعلق تھے اندراین کے پھل کا مربا بھی بنایا جاتا ہے اسکا طریق یہ ہے کہ تازہ پھلونکو چاقو سے خوب گود کر پانی مین ادنبا کے نکال لیوین جب تک انکا کڑواپن نہ جاے تب تک ادنبا ادنبا کر پانی دور کرتے رہین بعد اسکے شکر سفید لیکر ساتھ مربا تیار کرلینا چاہئے اس سے پیٹ کے امراض دور ہوتے ہین

اندرجو تلخ نمبر۱۵۲

بکسر اول وسکون نون وفتح دال مہملہ وسکون راے مہملہ وفتح جیم تازی وواو ساکن۔ زبان کنجشک (ف، لسان العصافیر (ع)

صفات وشناخت ایک درخت کا بیج ہے اسکے درخت ہندوستان کے خشک جنگلون مین بہت ہوتے ہین۔ یہ درخت بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے تنا اسکا چھوٹا اور سیدھا ہوتا ہے اور گولائی تین چار فٹ کی ہوتی ہے اسکی چھال آدھ انچ موٹی کچھ بھوری یا کچھ کالے رنگ کی ہوتی ہے اسکے پُرانے پتے ماگھ مین گر جاتے ہین اور چیت بیساکھ مین نکل آتے ہین پتون کی وضع جامن پھل یعنی امرود کے پتون کی سی ہوتی ہے اور چیت سے جیٹھ تک سفید پھول لگتے ہین انمین خوشبو نہین ہوتی اور پھلیاں گول اور ایک یا ڈیڑھ فٹ لمبی سہجنے کی پھلیون کی طرح آتی ہین جو جاڑے مین پک جاتی ہین اور اکثر پھاگن چیت مین تڑک جاتی ہین اُن مین سے لمبے بیج نکلتے ہین جنکو اندرجو تلخ کہتے ہین انکی ایک نوک پر روین کا گچھا لگا رہتا ہے جو کھل کر گول ہو جاتا ہے پھل کو ڈالی پر توڑنے سے دودھ نکلتا ہے۔ آریے اوشد مین لکھا ہے کہ دو طرح کے درخت ہوتے ہین ایک کو کالا کڑا کہتے ہین اور دوسرے کو دودلا بولتے ہین پہلے درخت کی پھلیون مین سے جو بیج نکلتے ہین وہی صحیح اور اصل اندرجو ہین کالا کڑا کا درخت بڑا اور لکڑی سخت ہوتی ہے اور عمارت بنانے کے کام آتی ہے کالا کڑا کے بیج کو کڑوا اندرجو بولتے ہین کالا کڑا کی چھال بھی دوا کے کام آتی ہے اندرجو کا دانہ پتلا لمبا چڑیا کی زبان کی طرح ہوتا ہے اوپر سے رنگ تھوڑا تیرہ اور اندر سے سفید زردی مائل ہوتا ہے مزہ کڑوا اور تند ہوتا ہے زبان پر لذع پیدا کرتا ہے اندرجو کے متعلق جو اصلی بات تھی وہ یہ ہے جو ہمنے بیان کی اسکے سوا اور جو کچھ کتب مین مذکور ہے وہ کوچہ تحقیق سے بہت دور ہے مثلاً گیلانی لکھتا ہے کہ اکثر حوضون اور تر زمینون مین اُگتا ہے یہ تحقیق کے خلاف ہے اسلئے کہ خشک سرزمین مین اسکے درخت پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ان مجموعہ چکتا سا گرہین مذکور ہے اور گازرونی نے جو لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک وہ ایک چھوٹے سے درخت کا پھل ہے یہ بھی نادرست ہے کیونکہ اسکا پیڑ تیس چالیس فٹ کا لمبا ہوتا ہے اور یہ جو بعض نے کہا ہے کہ وہ دروار کا پھل ہے



یہ بھی غلط ہے اسی طرح یہ جو بعض ویدون سے منقول ہے کہ اسکا پودا چاول کے کھیت مین ہوتا ہے اور چاول کے پودے کے برابر ہوتا ہے یہ بھی بے اصل ہے کیونکہ اس کا درخت ہوتا ہے نہ پودا اور بڑا اور تنا دار ہوتا ہے اور اس مین شاخین ہوتی ہین اگر چاولون کے کھیت مین اندرجو پیدا ہوتا تو ہم لوگون کے زیادہ دیکھنے مین آتا کیونکہ چاولون ہی کے ملک مین رہتے ہین حالانکہ ہمارے بیان کوئی آدمی اسکے پودے اور پیدائش سے واقف ہی نہین اسکی قوت دس برس تک باقی رہتی ہے **طبیعت** بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ گرم دوسرے درجے مین اور تر پہلے درجے مین ہے بعض نے گرم تیسرے درجے مین اور تر دوسرے مین لکھا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین ہے اور دوسرے درجے کے آخر مین بھی گرم و خشک کہا ہے بعض رطوبت فضلیہ ضرور ہے وید سرد بتاتے ہین

خواص و فوائد پسلی اور کوٹھے کے درد کو مفید ہے گرا اور رحم کے درد کو بھی نفع دیتا ہے اسہال کبدی کو روکتا ہے پیٹ کے کیڑون کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے اعضائے تناسل کو بھی قوی کرتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہے پرانی کھانسی اور دمے کو مفید ہے ریاح غلیظ اور سُدّے کو تحلیل کرتا ہے خفقان کو نفع دیتا ہے ذہن مین فتور ہو تو اُسے مفید ہے۔ داغ جو جسم پر سُرخ و زرد نکلتے ہین اسکا لیپ انکی سوزش کو دفع کرتا ہے آنکھ کی سوزش کو بھی مفید ہے اسکا فرزجہ شہد و زعفران کے ہمراہ حیض سے فارغ ہو کر قیام حمل مین مددگار ہے۔ وید کہتے ہین کہ اندرجو قابض ہے اور تیز ہے اور کڑوا ہے ہاضم ہے بھوک لگاتا ہے۔ بلغم اور سوزش اور گرمی اور صفراوی بخار اور درد شکم اور بواسیر اور جذام اور فساد خون اور پیٹ کے کیڑون کو نفع پہونچاتا ہے دست بند کرتا ہے بچون کے دست بند کرنے کے لیئے اسکو پیسکر ایک یا دو رتی سفوف دینا چاہیئے سب بدن کی کمزوری اور لاغری مٹانے کے لیئے دو تین رتی اسکا دینا نافع ہے اسکو پیسکر شہد ملا کر پرانی روئی کا پھویا اس مین بھر کر رحم کے منھ پر لگانے سے رحم کی صفراوی سوجن دفع ہوتی ہے اندرجو کو شہد کے ساتھ چاٹنے سے خونی اسہال کو نفع ہوتا ہے سات ماشہ اندرجو کو چار پہر تک بھینس کے دودھ مین بھگو کے پیس کر گرم کرکے عضو تناسل پر لیپ کرکے پٹی باندھ دیوین پھر گرم پانی سے دھو ڈالین اسی طرح کئی دن تک کرنے سے عضو تناسل مین بڑی قوت آجاتی ہے اور سخت ہو جاتا ہے چار تولہ اندرجو گرم پانی مین بھگو کر اس پانی کو چھان کر پلانے سے صفراوی دست بند ہوتے ہین بادی اور صفرا اور بلغم کا فساد دور کرتا ہے ان پھوڑون کو مٹاتا ہے جن سے خون اور پیپ جاری ہو اور انکی پیپ سے اور زخم پیدا ہو جائے اور گرمی کے درد سر کو مفید ہے خونی کھانسی کو دفع کرتا ہے جب پاخانہ کرتے وقت پیٹ مین درد ہونے لگتا ہے تو اس درد کو دور کرتا ہے سنگرہنی کو نافع ہے اس سے پیشاب کی بیماری دفع ہوتی ہے بلغم لزج اور سُرخ بادہ کو فائدہ مند ہے اسکے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہین معدے کو قوت دیتا ہے اسکے درخت کے اجزا کا حال کڑا مین مذکور ہوگا **مضر** زیادہ گرم مزاج مین سر کو نقصان پہونچاتا ہے اور اس مین درد

پیدا کرتا ہے گردے کو بھی مضر ہے **مصلح** گرم مزاج والے کیلئے دھنیا اور گردے کیلئے کمدکا مربا **بدل** تقویت باہ کیلئے ہموزن اخروٹ کی مینگ اور تودری سرخ اور نصف وزن بہمن سرخ اور کباب چینی **قدر خوراک** سوا دو ماشہ بعض نے کہا ہے کہ تنہا ساڑھے دس ماشہ تک اور دوسری دواؤں کیساتھ سات ماشہ تک

اندرجو شیرین

صفات وشناخت آریے اوشد مین مذکور ہے کہ اسکے پیڑ کو دُوڈلا دبضم دال مہملہ وواو معروف ودال مہملہ دوم موقوف) کہتے ہین اس مین جو بیج پیدا ہوتے ہین وہ ایسے مفید نہین جیسے کالا کڑا کے بیج مفید ہین اور وہ کڑوے اندرجو کہلاتے ہین دودلا کے درخت کی لکڑی سفید رنگ اور کمزور اور ہلکی ہوتی ہے اور یہ درخت بہت بڑا بھی نہین ہوتا دودلا کے بیج کالا کڑا کے بیجون کی طرح تلخ نہین ہوتے اس وجہ سے اس کو لوگ میٹھا اندرجو کہتے ہین اور کالا کڑا کے بیجون کو کڑوا اندرجو بولتے ہین اتنے میٹھے اندرجو کے درخت ممالک متوسطا اور راجپوتانہ وغیرہ مین ہوتے ہین میواڑ مین بانسی کے جنگل مین اجمیر اور پشکر مین ناگ پہاڑ مین ہوتے ہین اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے پتے پت جھاڑ مین گر جایا کرتے ہین اس کی ڈالیان پیلے یا ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہین اس کے پتے تین چار انچ لمبے ہوتے ہین اس کے سفید پھولون کے گچھے لگتے ہین اس کے دس سے بارہ انچ لمبی پھلیون کے جھمکے لگتے ہین پھاگن اور چیت مین اس کے پھول اور نئے پتے لگ جاتے ہین جاڑون مین اس کے پھل لگتے ہین اس کے درخت کے پتون اور پھلیون کی ترکاری پکا کر کھاتے ہین اس کے بیجون مین سے رنگ نکلتا ہے اسکے ڈھائی سن بیجون کو تین گھنٹے تک اونٹا چھانکر سکھا لینے سے آدھ سیر نیل اترتا ہے

افعال وخواص اندرجو شیرین پیکر جھربیری کے بیرون کے برابر گولیان پانی مین بنالین اور سوتے وقت دو گولیان ٹھنڈے پانی کے ساتھ بواسیر کے مریض کو کھلایا کرین بواسیر خونی ہو یا بادی دونون طرح کی جاتی رہتی ہے بچون کو شدت سے کھانسی ہو تو ایسا کرین کہ اندرجو شیرین کو کلھیا مین بند کرکے جلالین اور اس مین سے تھوڑا تھوڑا شہد مین ملا کر چٹایا کرین یہ بھی افعال وخواص مین کڑوے اندرجو کے قریب ہے

اندروصارون یونانی

بفتح الف وسکون نون وفتح دال مہملہ وضم رائے مہملہ وسکون واو وفتح صاد مہملہ وسکون الف وضم رائے مہملہ وسکون واو ونون حکیم مومن کہتا ہے کہ فارسی میں ہے قاو رایا نسبت ہے۔

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جو ایک ہاتھ سے کم ہوتی ہے گیہون اور جو کے کھیتو مین پیدا ہوتی ہے پتے اسکے چنے کے پتو کی طرح ہوتے ہین اور بیج سرخ رنگ کمان کی شکل پر ہوتا ہے

اور درمیان مین اُسکے سفید نقطہ ہوتا ہے اور پھلیون مین آتا ہے مزہ کڑوا اور بکبسا ہوتا ہے یہ پودا گرمی مین پیدا ہوتا ہے اسکو عطار فاس بفتح فا و سکون ہمزہ و سین مہملہ موقوف بھی کہتے ہین کیونکہ تبر سے مشابہت رکھتا ہے جو ایک ہتیار ہے کلہاڑی کی طرح جامع بیمی کا مؤلف کہتا ہے کہ یہ اندرجو ہے مگر اندرجو کی تعریف مین جو کچھ ہم بیان کر آئے ہین اُسپر ایک نظر ڈالنے سے اسکی تکذیب ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے کے مرتبۂ اول مین گرم و خشک ہے انطاکی نے پہلے درجے مین گرم و تر اور معتدل بھی لکھا ہے

خواص و فوائد اس مین لطافت اور تھوڑی سی قوت قابضہ ہے معدے کے موافق ہے اسکو قوت دیتی ہے معدے کی رطوبت فضلیہ کو دور کرتی ہے اسکو سات ماشہ کھانے سے آنتون کا سدہ کھل جاتا ہے روغن زیتون مین جوش دیکر کھانے سے تلی کا ورم جاتا رہتا ہے پیشاب رک جائے تو کھل جاتا ہے اسکو کھانے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہین اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ عورت حیض سے پاک ہوکر اسکو پیکر شہد مین ملاکر رحم مین رکھے بعد اسکے مرد کے پاس رہے تو بچہ حمل نر ہے درد مفاصل و عُسر نفس کو نافع ہے **مقدار خوراک** ۷ ماشہ

اندروطالیس

بفتح الف و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضم رائے مہملہ و سکون واو و فتح طائے حطی و سکون الف و کسر لام و سکون یائے تحتانی و سین مہملہ

صفات و شناخت ایک قسم کا جنگلی چنا ہے جیسا کہ گیلانی نے کہا ہے اور مؤلف تحفہ کہتا ہے کہ بظاہر حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک قسم قاقلی کی ہے اکثر دریاے رود کے کنارون پر یہ چیز پیدا ہوتی ہے ہر سال اُگتی ہے اسکے اجزا سفید رنگ اور شاخین باریک ہوتی ہین مزہ تیز اور تلخ ہوتا ہے اور اشنان کی طرح اس پودے مین پتے نہین آتے آخر مین اسکے اجزا سرخی مائل ہو جاتے ہین شاخون کے انتہائی حصو مین چنون کے جو لو کی طرح غلاف پیدا ہوتے ہین انمین اسکے بیج آتے ہین **طبیعت** گرم و خشک دوسرے درجے مین اور بعض نے تیسرے درجے مین گرم و خشک کہا ہے۔

خواص و فوائد یہ دوا محلل ہے سدہ دفع کرتی ہے خشکی پیدا کرتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے اسکو پانی مین جوش کرکے اور پیکر نقرس پر لیپ کرین تو اسکو زائل کر دے اسی طرح اسکے جوشاندے مین پانون کا رکھنا بھی نقرس کو نافع ہے اسکے جوش کئے ہوے پانی مین بیٹھنے سے حیض کا خون کھل جاتا ہے اور رکا ہوا پیشاب بھی جاری ہو جاتا ہے اسکے بیجون اور دوسرے اجزا کے پینے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے اسکے نو ماشہ بیج مستسقی کو کھلانے سے پیشاب کثرت سے ہوتا ہے سکنجبین یا شربت فواکہ کے ساتھ اسکے اجزا کو پینا بھی یہی فائدہ دیتا ہے مثانے کی پتھری کو بھی نافع ہے **مقدار خوراک** بیج ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک اور جوشاندہ دوسرے اجزا کا سات تولہ تک۔

اندگود (ھ)

بفتح الف وسکون نون ودال مہملہ و نون وضم کاف فارسی وسکون واو

صفات وشناخت ایک درخت ہے جسکی دو قسمین ہوتی ہین۔ خرد وکلان۔ یہ درخت بڑے موگرے کی طرح ہوتا ہے اور اس سے جھاگ اور گوند دخانی رنگ کے نکلتے ہین اسکو ہاتھی اور گائے خوشی سے کھاتے ہین مزہ اسکا پھیکا ہوتا ہے **طبیعت** سرد وخشک دوسرے درجے مین۔

خواص وفوائد منی زیادہ کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے صفرا کو دفع کرتا ہے اگر غلظت کی وجہ سے پیشاب رک جائے تو اسکو جاری کرتا ہے تلوار اور تیر اور برچھی کے زخم کو جلدی مندمل کرتا ہے۔

اندھاہولی (ھ)

بفتح الف وسکون نون و فتح دال مہملہ مخلوط بہا والف ساکن وضم ہا و واو مجہول وکسر لام ویاے معروف

صفات وشناخت اندھا ہولی اصل مین اوندھا ہولی ہے اسلئے کہ اسکا پھول اوندھا ہوتا ہے اسی لیے سراہی کہلاتا ہے۔ برسات مین قسم پر ہوتی ہے پتے اسکے آڑو کے پتون کی طرح ہوتے ہین ایک شاخ پر یہ پودا قائم ہوتا ہے اور قد آدم تک بلند ہوتا ہے پہلی قسم کے پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہے جو زمین کیطرف اوندھا ہوتا ہے دوسری قسم کا پھول زرد ہوتا ہے اور تیسری قسم کا پودا چھوٹا ہوتا ہے پتے انگلی کے برابر لمبے چوڑے ہوتے ہین صنوبری ہوتی ہے سخت بھی ہوتے ہین اوپر روان ہوتا ہے ہاتھ لگانے سے یہ روان ہاتھ کو لگ جاتا ہے شاخین اسکی پتلی اور گرہ دار ہوتی ہین ہر گرہ پر چھوٹے چھوٹے لال لال پھول سیاہی مائل ہوتے ہین بیج اسکے مربع ہوتے ہین لیکن انکے پہلو نہین ہوتے اسکے پودے کو زمین سے اکھیڑ کر پہر دوپہر کے بعد سونگھا جائے تو سبز کاسنی کے پتون کی سی بو آتی ہے **طبیعت** گرمی وخشکی دوسرے درجے سے تیسرے درجے تک ہے۔

خواص وفوائد سدون کو کھولتا ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے پرانے پتون کو دفع کرتا ہے۔ اسکی جڑ کو پیسکر دورے کے شروع ہونے کے وقت کھلائین اگر قے ہوجائے تو اسی روز تپ دلرزہ جاتا رہتا ہے اگر قے نہو تو تین روز لگاتار دین آرام ہوجائے گا پارے کا کشتہ تیار کرنے کے لیئے یہ پودا کام آتا ہے اسکا عصارہ پانی ملائے بغیر نہین نکل سکتا اور خون کے مثل تیرہ رنگ ہوتا ہے پیٹ کے کیڑے بھی اس سے جاتے رہتے ہین

انڈا (ھ)

تخم مرغ وخایہ مرغ (ف) بیضہ (ع) یوگ آف اگ (ش) اودا ای ڈیلس (ل)

صفات وشناخت جب مطلق انڈا بولتے ہین تو مرغی کا انڈا مراد ہوتا ہے بہتر وہ ہے کہ بڑا ہو اور اسی دن مرغی نے دیا ہو اسلئے کہ اسکو ہوا فاسد کرتی ہے خاصکر موسم ربیع کی حرارت مین اگر نمک مین دبا دین

تو فاسد نہین ہوتا جیسا کہ منی اور خون حیض بچہ دینے والے جانور مین ہوتے ہین اسی طرح انڈے کا مادہ انڈا
دینے والے حیوان مین ہوتا ہے اور جو انڈا ایسے حیوان کا ہو جسکا مزاج انسان کے مزاج سے مشابہ ہو
پس وہ ضرور انسان کی منی اور خون سے مشابہ ہوگا اور جو انسان سے زیادہ مشابہ وہی حیوان ہوتا ہے
جو انسان سے زیادہ الفت رکھتا ہے جیسے مرغی اسلئے مرغی کا انڈا تمام انڈون سے افضل ہے گو بعض
امراض مین دوسرے حیوان کا انڈا بہتر ہو انڈے کی زردی تمام اجزا سے بہتر ہے زہریلے جانورون
کا انڈا جیسے سانپ وغیرہ ہین کھانا چاہیئے کیونکہ وہ امراض پیدا کرتا ہے اور خراب ہے اور اپنی سمیت
کی وجہ سے مار ڈالتا ہے۔ تیتر اور چکور اور تیہو اور لوے اور بٹیر کا انڈا مرغی کے انڈے کی طرح ہے
جالینوس نے انڈے کے نیم برشت کرنے کے واسطے ایک حد مقرر کی ہے کہ انڈے کو کھولتے ہوئے پانی
مین ڈالین اور نکالین اور اس طرح سو عدد تک شمار کرین اس طرح نیم برشت ہو جاتا ہے اور جو سرد پانی
مین رکھکر آگ پر رکھین تو تین سو عدد تک شمار کرین زیادہ آنچ پر رکھنے سے سخت ہو جاتا ہے بہت آہستہ
سے بخوبی ہضم نہین ہوتا طبیعت انڈے کی زردی مرکب القوے ہے مگر گرمی کی طرف مائل ہے جو
درجہ اول کے مرتبہ آخر تک پہونچی ہے اور سفیدی دوسرے درجے مین سرد و تر ہے بعض نے یون
کہا ہے کہ انڈے کا تمام اندرونی حصہ اعتدال کی جانب مائل ہے اور مراد اس کلام سے یہ ہے کہ گرمی
و سردی مین غذاے معتدل ہے انمین سے سفیدی سردی کی طرف مائل ہے اور زردی گرمی کی
طرف مائل ہے اور یہ دونون تر ہین انڈے کا باہر کا چھلکا دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین
سرد و خشک ہے اور اندر کا باریک پردہ پہلے درجے مین سرد و خشک ہے اور بعض معتدل مانتے ہین
خواص وفوائد نیم برشت زردی صالح الکیموس۔ کثیر الغذا اور قلیل الفضول ہے دل و دماغ
و بدن و باہ کو قوت دیتی ہے گرم نزلات کو سینے پر گرنے سے روکتی ہے سینہ اور معدہ اور آنتون اور
مثانہ کی خشونت اور قرحہ گردہ و مثانہ اور کھانسی کو مفید ہے منہ سے خون آنے کو بند کرتی ہے جس کسی کا
خون زیادہ نکلا ہو یا فصد کی وجہ سے ضعف پیدا ہوا ہو اُسے تقویت دیتی ہے۔ سوداوی مزاج کو موافق
ہے۔ کچی زردی کا کھانا آواز کو صاف کرتا ہے مثانے کی سوزش کو دور کرتا ہے سانپ کے کاٹنے
کی تکلیف کو رفع کرتا ہے زیرہ سیاہ اور گل بابونہ کو پیکر اُس مین انڈے کی زردی بقدر ضرورت
ملاکر کورے کپڑے پر لگاکر گرم گرم چپکائین کرکے درد کو تسکین ہو جس پھوڑے کا پھوٹنا چاہین کپڑے مین
سوراخ کرکے اسپر انڈے کی زردی ملاکر گرم کرکے پھوڑے پر چپکائین ایک دو دن مین پھوٹ
جلے گا زردی کو سفیدی کے ساتھ ملاکر کھانا گرم مزاج کو موافق ہے انڈے کی سفیدی بھی مقوی ہے
کھانا اُسکا اخلاط خام اور لزج پیدا کرتا ہے اور دیر ہضم ہے اور جو خون اس سے پیدا ہوتا ہے وہ بھی
لزج اور کم ہوتا ہے شیخ الرئیس نے کتاب ادویہ قلبیہ مین کہا ہے کہ اگرچہ انڈا اول کی دواؤن مین داخل
نہین لیکن اس مین شبہ نہین کہ اُسکو دل کی تقویت پہونچانے مین بڑی مداخلت ہے اور مراد زردی
اس سے زردی ایسے حیوان کے انڈے کی ہے جسکا گوشت عمدہ ہے جیسے مرغی اور چکور اس مین

تین باتیں جمع ہیں (۱) خون جلدی بن جاتی ہے (۲) فضلہ اس میں کم ہوتا ہے (۳) اس سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ اُس خون کے قبیل سے ہوتا ہے جو دل کی غذا بنتا ہے پس انڈے کی زردی ایک ایسے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جس سے ایسا خون بنتا ہے جو تحلیل شدہ جوہر روح کی تلافی کرتا ہے کیونکہ خون دل ہی سے یہ بات حاصل ہوتی ہے انڈے کو اس طرح نہ بھونیں کہ اُسکی زردی بستہ ہو جائے اسلئے کہ جو انڈا بستہ نہیں ہوتا اُس سے خون جلدی بنتا ہے اور جب بستہ ہو جاتا ہے تو زیادہ ہضم کرنے کا محتاج ہوتا ہے یہ حال زردی کا ہے اور سفیدی اُسکی اگر بیک کر سخت ہو جائے تو نہایت خراب ہو جاتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے اور اُس سے اخلاط خام لزج ردی پیدا ہوتے ہیں بھونی ہوئی زردی میں قبض ہوتا ہے اور جو بہت بستہ ہو جائے وہ دیر میں ہضم ہوتی ہے مگر خون اُس سے زیادہ بنتا ہے۔ انڈے کا وہ خاگینہ بہتر ہے جس میں سفیدی کم ہو اور گرم مصالح زیادہ ہو اور ایسا خاگینہ اگر غلیظ ہے تو دیر میں ہضم ہوتا ہے مگر باہ کو قوت دیتا ہے۔ انڈے کو گھی میں ڈالکر ٹکیہ بنانے سے دخانی ڈکاریں آتی ہیں ثقیل اور ردی ہوتا ہے گردے میں تحجری پیدا کرتا ہے بدہضمی اور قولنج پیدا کرتا ہے اور قابض ہے بھوبھل میں بھونا ہوا دخانی ڈکاریں نہیں لاتا اور دستوں کو بند کرتا ہے۔ یہ روغن زیتون میں تلا دوسرے تمام روغنوں میں تلے ہوئے سے بہتر ہے کیونکہ اس میں بھوننے سے زیادہ ثقیل نہیں ہو سکتا بہتر یہ ہے کہ اس میں گرم مصالح ڈالیں اور اُسکے کھانے کے بعد ادرک کا مربا کھائیں نیم گرم انڈے کے پینے سے مثانے اور گردے کے پھوڑوں کو نفع ہوتا ہے۔ زردی و سفیدی دونوں ملی ہوئیں ہر قسم کے وجع مفاصل کو نافع ہیں انڈے کو اسقدر بھونیں کہ اُسکی سفیدی سیاہ ہو جائے پھر باریک پیسکر نلی سے ناک میں پھونکیں تو نکسیر کا خون جو کسی طرح بند نہ ہوتا ہو بند ہو جائے کان کی گدیا وغیرہ میں جو ورم ہو جاتا ہے اُس پر انڈا روغن گل کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے کچا انڈا پینے سے خون تے اور پیشاب میں آتا ہو رک جاتا ہے اسکو کندر کے ساتھ کھانے سے کھانسی کو نفع ہوتا ہے السی کے بھونے ساتھ کھانے سے دمے کو نفع پہنچتا ہے۔ تھوڑے سے نمک اور کندر اور انزروت کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے دم الاخوین کے ساتھ زحیر کو مفید ہے کہربا اور مسلوجن کے ساتھ خون روکتا ہے رگوں کے منہ کو بند کرتا ہے پوست انار حب الآس گلنار اور مازو وغیرہ قابض دواؤں کیساتھ قبض پیدا کرتا ہے اسہال مراری کو روکتا ہے مصطگی وغیرہ کے ساتھ شکم کا درد دفع کرتا ہے دار چینی وغیرہ کے ساتھ مقوی باہ ہے انڈے کا حلوا باہ کو قوت دیتا ہے خون عمدہ پیدا کرتا ہے انڈے گیارہ لیکر انکو گلگلا اتنا ہلائیں کہ زردی و سفیدی باہم مل جائیں پھر آدھ سیر گھی ملا کر خوب ملائیں بعد اس کے آدھ سیر کھانڈ ملا کر خوب ہلائیں تاکہ سب ایک ذات ہو جائیں پھر کوئلوں کی آگ پر رکھکر چمچے سے ہلاتے رہیں جب گھی چھوڑ دے تو مشک ایک ماشہ زعفران دو ماشہ گلاب میں پیسکر ڈال کر اتار لیں (ایضاً) لیموں ساڑھے سولہ تولہ سیر بھر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ چھ تولہ ساڑھے سات ماشہ بچ جائے آگ سے اتار کر صاف کر کے سوا انڈوں کی زردی اس میں حل کریں اور کھانڈ سوا تیرہ تولہ ملا کر اور

روغن بادام ایک چھٹانک گرم کرکے اس میں ڈالکر حلوا تیار کریں اور سات حصے کرکے ایک حصہ روزانہ کھایا کریں مفتاح التجربات میں اسی طرح لکھا ہے مگر زردی کی تعداد بہت زیادہ ہے (ایضاً) دو انڈوں کی زردی لیکر اسکو ڈیڑھ تولہ پارے کے ساتھ ایک انڈے کے چھلکے میں بھردیں دوسرا چھلکا اوپر سے ڈھک کر اسقدر گیہوں کا میدہ کہ کھا سکیں پانی میں گوندھکر انڈے پر لپیٹ کر میدے کے ہموزن گھی میں بھون لیں مگر زیادہ سخت نہونے دیں پھر اسکو نکالکر سرد کرکے پارہ علٰحدہ کرکے میدے اور زردی کو ملکر باقی ماندہ گھی میں ملاکر کھالیں اور اس طرح سات روز تک کھایا کریں اگر ہر سال اسی طرح کھالیا کریں تو دمے کا عارضہ بالکل باقی نرہے قوت باہ بھی بڑھ جائے۔ یہ خاگینہ مقوی باہ ہے انڈے کی زردی تین عدد پیاز کا پانی زردی کے برابر ادرک کا پانی پیاز کے پانی سے آدھا سب کو یکجا باہم ملاکر اور بھونکر ثعلب مصری تین ماشہ دارچینی ایک دانہ الائچی سفید چہار ایک ڈیڑھ ماشہ ملاکر ذرا سا نمک چھڑک کر چند روز تک صبح کو کھایا کریں باہ کو قوت حاصل ہوگی (ایضاً) کچھ صاف کئے ہوئے اکتولہ دارچینی چھ ماشہ دانہ الائچی سفید تین ماشہ ثعلب مصری اور شکر سفید ایک ایک تولہ باریک پیس لیں اور انمیں سے ایک ماشہ کی مقدار میں لیکر انڈے کی زردی میں ملاکر آگ پر رکھدیں جب کہ بقدر بندھنے کے قریب آجائے سرد کرکے کھالیں اور روز ایک انڈے کی زردی اور ایک ماشہ دوا بڑھاتے جائیں جب سات انڈے کی نوبت پہونچ جائے تو ایک ایک کم کریں یہانتک کہ ایک انڈے کی زردی پر آجائیں اس درمیان میں ترشی اور بادی سے بچتے رہیں (ایضاً) مرغی کے چار انڈوں کی زردی طلوان کا ایک بھیجا دو تولہ گوشت کی یخنی میں پکائیں اسمیں ادرک کا پانی پیاز کا پانی پودینے کے ہرے پتوں کا پانی پانچ پانچ تولہ ملاکر خاگینہ تیار کریں جب آگ سے اتارنے لگیں تو دارچینی قلفل سفید اجوائن لونگ ایک ایک ماشہ داخل کریں تاکہ ہضم ہو سکے کھایا کریں نہایت مقوی باہ ہے اسکا نام خاگینہ سلیمانی ہے (ایضاً) نہایت مقوی باہ ہے پیاز کاٹیں اور پیاز کے پانی اور گاجر کے پانی میں پکائیں جب سرخ ہوجائے پھر مرغی کے انڈے کی زردی اور کبوتر کے انڈے کی زردی آٹھ آٹھ عدد داخل کرکے بھون لیں اور ڈیڑھ ماشہ کلونجی باریک پیسکر اور اڑھائی رتی نمک چھڑک کر کھالیں (ایضاً) مرغی کے دس انڈوں کی زردی چڑیا اور کبوتر کے بیس بیس انڈوں کی زردی گیہوں کا میدہ دو تولہ ان سبکو ملاکر گائے کے گھی میں بھون لیں پانچ تولہ شکر سفید نو ماشہ دارچینی پیسکر ملاکر کھالیں اگر مزاج سرد ہو تو کھانڈ کی جگہ شہد ڈالیں اور مزاج کے برداشت کے موافق کھانا چاہیئے۔

انڈے کی زردی کو بھونکر شہد میں ملاکر لگانے سے جھائیں اور منہ کے سیاہ داغ جاتے رہتے ہیں موم روغن یا روغن بنفشہ کے ساتھ اسکی زردی لگانے سے ورم اور پٹھے ملائم ہوجاتے ہیں خون غلیظ کی وجہ سے کوئی ورم پیدا ہوجائے تو مرمکی اور زعفران کے ساتھ اسکو لگانے سے نفع ہوتا ہے اس کی سفیدی کے لگانے سے دھوپ کی وجہ سے رنگ سیاہ نہیں ہو سکتا اور اگر سیاہ ہوگیا تو سیاہی دور ہوجاتی ہے گیرو کے ساتھ لگانے سے بھی یہی فائدہ مترتب ہوتا ہے چونکہ اس میں چیپ ہے اسلئے ایسے دردوں میں استعمال کرتے ہیں جہاں ایسی دوا کی ضرورت ہو جس میں لذع نہو اور وہ مثانے کے پھوڑے اور آنتوں اور

معدے کے زخم وغیرہ وغیرہ مین اگر اسکی سفیدی قولنج کا مریض کھالے تو اسکو بہت نقصان ہو نیم پختہ انڈا بچون کے
حق مین دودھ کا کام دیتا ہے اسکا ضماد آنکھ کے درد اور مقعد کی گرمی اور گرم دنا کارہ پھوڑون اور آگ
اور گرم پانی سے جلنے کے واسطے نافع ہے انڈے کی سفیدی جلی ہوئی جگہ پر لیپ کرنے سے چھالا نہین پڑتا
کندر کے ساتھ پیشانی پر طلا کرنا نزلے کو آنکھ کی طرف گرنے نہین دیتا روغن گل مین ملا کر حمول کرنا ضربان
مقعد اور رحم کے لیے نافع ہے۔ انڈے کی زردی تھوڑے سے زعفران اور روغن گل اور جو کے آٹے کے
ساتھ پیشانی پر لگانے سے نزلہ رفع ہوجاتا ہے اس سے ضربان چشم اور ورم بواسیری اور مقعد کے ورم
اور اسکے ضربان کو نفع ہوتا ہے۔ انڈے کا بیرونی سخت چھلکا برائے زخم کو خشک کرتا ہے تسیر کو بند کرتا
ہے تر و خشک کھجلی کے واسطے مفید ہے اسکو جلا کر مثل چونے کے ہو جائے شہد کے ساتھ آنکھ مین لگانا
جالے کو کاٹتا ہے تازہ چھلکے پیسکر بقدر سات ماشہ کھانا باہ کو ہیجان مین لاتا ہے۔ شہد اور سرکے مین
ملا کر لیپ کرنا ورم کو تحلیل کرتا ہے اسکو باریک پیسکر زخمون پر چھڑکنا خون کو بند کرتا ہے انڈے کے چھلکے
سے جو سفید پردہ ملا ہوا ہوتا ہے اسکو پیسکر کبوتر کے بچے کے خون مین ملا کر حمول کرنے سے بکارت کا اعادہ ہوتا
انڈے کی زردی کا روغن باہ کو قوت دیتا ہے آدھ سیر دودھ مین ایک انڈے کی زردی اور اسکے
ہموزن شہد اور گھی ملا کر اوپر سے اسی زردی کے برابر اور گھی لیکر اور گرم کرکے ماشہ بھر زعفران آمیز
ڈالین جب بریان ہو جائے تو اس دودھ کو اس سے داغ کرکے علی الصباح پی لیا کرین اور دو ایک
گھنٹے تک ٹہلتے رہین اور یہ عمل سات روز تک کرین اور جماع سے پرہیز رکھین قوت باہ کو نہایت
فائدہ کرے۔ انڈے کی زردی نکال کر اسکو گرم کرین جب زردی کا رنگ سیاہ ہو جائے اور قریب
جلنے کے پہونچ جائے تب اسکو ایک کپڑے مین نچوڑ دین۔ جو چیز نکلے اسکو جس مقام پر کہ بال نکالنے
ہون لگائین امید ہے کہ چند روز کے استعمال سے بال نکل آئین۔ ایک نیٹو ڈاکٹر کہتا تھا کہ اسی دوا سے
میری داڑھی بڑھی ہے اور ایک نیٹو ڈاکٹر بیان کرتا تھا کہ مین اپنی مونچھون کے بال نکل آنے کے
لیئے استعمال مین لایا تھا تو چند روز کے بعد کچھ کچھ بال نکل آئے اسکے علاوہ اور بھی دو چار جگہ بندہ
استعمال مین لایا ہے تو تھوڑا بہت فائدہ اٹھایا ہے تو تیا اور رسکپور سے زہر ہو جائے تو انڈے
کی سفیدی پلانا مفید ہے کوکنب چھٹانک بھر یا آدھ پاؤ کو اڑھائی سیر پانی مین شب بھر بھگو رکھین
صبح کو اس مین انڈا رکھ کر اتنا جوش دین کہ گاڑھا پڑ جائے انڈے کا چھلکا گل جائے گا اور جوش کے
وقت ذرا سی پھٹکری پیسکر انڈے پر برک دین۔

ویدون کے نزدیک مرغی کا انڈا کھانا خارش خشک اور باد اور صفرا کو دور کرتا ہے بلغم کو دفع کرتا ہے
بھوک اور ہاضمہ بڑھاتا ہے مضر بہت پکانے سے انڈا دیر ہضم ہوجاتا ہے خاصکر اس مزاج مین جسمین
رطوبت غالب ہو اور جنکا معدہ کمزور ہو انکے لیئے بھی مضر ہے قولنج پیدا کرتا ہے عموماً معدے کو بھی مضر ہے
اور ہمیشہ کھانے اور زیادہ کھانے سے گردے مین پتھری پیدا کرتا ہے باوجودیکہ اسکے لگانے سے
جھائین جاتی رہتی ہے مگر زیادہ کھانے سے جھائین اور چھیپ پیدا کرتا ہے مصلح گرم مصالح۔



اُبندطرا

بضم الف وسکون نون وکسر بائے موحدہ ودال ثقیل بوقوف وفتح رائے مہملہ وسکون الف

صفات وشناخت ایک درخت ہے سیاہ رنگ اسکی چھال گھوڑ پھوڑ کی طرح ہوتی ہے تمام اجزا اسکے سیاہ ہوتے ہیں اور پھول زرد ہوتا ہے

خواص و فوائد سانس کی بیماریوں کو مفید ہے پیشاب میں شکر آنے کو نافع ہے بھوک بڑھاتا ہے دست آور بھی ہے

انرافینوس ع (یونانی)

بفتح الف وسکون نون وفتح رائے مہملہ وسکون الف دوم وکسر فا وسکون یائے تحتانی وضم نون دوم وسکون واو وسین مہملہ ✽

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکے پتے گندنے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ساق کا طول ایک بالشت کا ہوتا ہے اور چکنی ہوتی ہے اور چنگلیا سے زیادہ نیلی ہوتی ہے اسپر چھتر ہوتا ہے جس میں نیلے پھول لگے ہوتے ہیں ان پھولوں کا اندر کا حصہ زرد ہوتا ہے یہ پھول آنکھ کی طرح معلوم ہوتا ہے مگر آنکھ سے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت سے پھول ایک جگہ ہوتے ہیں اسکی جڑ نرگس کی جڑ کیطرح ہوتی ہے مصر وشام میں کثرت سے ہوتا ہے کہتے ہیں کہ نورانی ہوتا ہے رات کو شمع کی طرح چمکتا ہے اسی طرح ہری لکڑی اسکی چمکتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے کے آخر میں سرد ہے اور خشک پہلے درجے میں ہے اور بیج گرمی وسردی میں معتدل ہیں اور تیسرے درجے کے آخر میں خشک ہیں اور پتے اول درجے کے آخر میں سرد ہیں اور خشکی میں معتدل ہیں

خواص و فوائد اسکی تازہ جڑ کا لیپ بچوں کے مثانے پر کرنے سے پھر کبھی بال نہیں نکلتے اور احتلام دیر میں ہوتا ہے اسی طرح پیسکر شراب میں ملا کر بچوں کے سر وغیرہ پر لگائیں تو بال نہ نکلیں یا دیر میں نکلیں اسکی تازہ لکڑیوں اور پتوں کو بچھا کر اونپر سونے سے احتلام نہیں ہوتا اسکی جڑ کو پینے سے دست بند ہوتے ہیں پیشاب رک جاتا ہے مگر کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے بیجوں سے بڑے دست رک جاتے ہیں یرقان زرد کو نفع ہوتا ہے **مضر** گردہ **مصلح** کتیرا **مقدار خوراک** بیج سات ماشہ اور دوسرے اجزا ساڑھے دس ماشہ

انزروت

بفتح الف وسکون نون وفتح زائے معجمہ وضم رائے مہملہ وواو معروف وتائے فوقانی موقوف مؤید الفضلا میں زائے معجمہ کی جگہ ذال نقطہ دار ہے گیلانی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انزروت فارسی کا لفظ ہے بحر الجواہر میں ہے کہ عنزروت عین مفتوح کے ساتھ معرب ہے صحاح اللغۃ سے بھی یہی ثابت ہے

مجمع اللغۃ اور خلاصہ میں بھی مین سے لکھا ہے اور خلیل سے بھی یہی مروی ہے۔

صفات وشناخت ایک خاردار پودے کا گوند ہے جسکو عربی میں شائک کہتے ہیں بلندی میں دو ہاتھ تک ہوتا ہے پتے اسکے آس کے اور کندر کے درخت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول زرد اور چھوٹا ہوتا ہے یہ گوند دو قسم کا ہوتا ہے ایک سفید زردی مائل یہ درخت میں سے شب کے وقت اسطرف کے حصے میں نکلتا ہے جدھر دھوپ کا اثر کم پہنچتا ہے اُسے انزروت گوشت برآر کہتے ہیں دوسرا سُرخ ہوتا ہے یہ دھوپ لگنے کی وجہ سے ایسا ہوجاتا ہے اسے انزروت گوشت خورہ کہتے ہیں آنکھ کی دواؤں میں یہی مستعمل ہے دونوں ایک درخت کے گوند ہیں مزہ اس گوند کا نہایت تلخ ہوتا ہے بہتر وہ ہے جو سفید زردی مائل ہو تلخی کیساتھ تھوڑی سی شیرینی بھی رکھتا ہو چھوٹی چھوٹی اور پھولی ہوئی ڈالیاں کندر کی طرح ہوں **طبیعت** پہلے یا دوسرے درجے میں گرم خشک ہے بحر اور زبدہ کے مؤلف کہتے ہیں کہ گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں اور مؤلف حاوی نے [illegible] گرم پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں ہے اور ابوجریج کہتا ہے کہ نہایت گرم ہے بعض تر جانتے ہیں شیخ کہتا ہے کہ مغری ہے مگر لذع اسمیں کسی قسم کا نہیں شارح گازرونی کہتا ہے کہ اس قول سے مستفاد ہوتا ہے کہ زیادہ گرم نہیں ہے اسی وجہ سے زخموں کے مرہموں میں گوشت پیدا کرنے اور اُن کے بھرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

خواص و فوائد مفتح محلل اور مجفف ہے کسی قسم کا لذع پیدا نہیں کرتا۔ ریاح غلیظ اور ورم کو مٹاتا ہے سدے کو ہٹاتا ہے زخموں کی رطوبات کو خشک کرتا ہے جوڑوں اور رانوں اور بدن کے دوسرے اجزاء سے بلغم کو جذب کرتا ہے خاصکر جب نسوت اور سکبینج کے ساتھ اور بلغم کے عمدہ مسہلوں میں سے ہے اور بالعرض صفرا کا بھی مسہل ہے بلغم خام لزج کو اپنی خاصیت کی وجہ سے بلا قوت کیساتھ دستوں میں نکالتا ہے اسکو انزروتی کے تیل کیساتھ پینا شیخ استسقائی کے لئے مفید ہے [illegible] یا گدھی کے دودھ کے ساتھ مدبر کرکے تنہا یا ادویہ مناسبہ کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کے دُکھنے اور پلک چپکنے اور رطوبت نکلنے اور اسکی کھجلی کے لئے جس میں رطوبت بھی ہو نافع ہے آنکھ کے نزلات کو مٹاتا ہے مونگے کی جڑ جلی ہوئی اور موتی اور مصری یہ تینوں چیزیں ہم وزن اسکے ساتھ شامل کرکے سب کو پیسکر بطور سرمے کے آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے۔ پیاز کو اندر سے خالی کرکے انزروت سفید اسمیں بھر کے آگ میں رکھیں کہ جوش میں آئے پھر اُس کا پانی نچوڑ کر کان میں ٹپکائیں تو درد موقوف ہوجائے پیسکر شہد میں گھول کر بتی اس میں بھگوکر کان میں رکھنے سے کان کا مواد صاف ہوجاتا ہے جوڑوں کے درد اور کولھے اور رانوں کیواسطے مفید ہے۔ معدے اور پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔ دبلے آدمی کو موٹا کرنے کے واسطے بے حد موثر ہے ساڑھے سترہ ماشہ انزروت کو چار رتی اور پون جو کے برابر گولوچن اور ایک ماشہ کم تین تولہ شکر میں ملا کر اور پیسکر چار حصہ کریں اور چار روز تک اس طرح کھائیں کہ اول چند انڈوں کی نیم برشت زردی کھالیں پھر اُس سفوف کا ایک حصہ پھانک لیں تو فربہی آجائے اس ترکیب کو فربہ کرنے میں عجیب اثر ہے بغدادی کہتا ہے کہ مصری عورتیں اسکو تربوز کے پانی میں دو پہر تک بھگوکر پیتی ہیں اور سطح

دس دن تک فربہ کرنے کے لئے پیتی ہین۔ اسکا خارج سے استعمال کیا جانا بدگوشت کو اُڑا دیتا ہے زخمونکے میل کو صاف کرتا ہے زخمونکے خون کو بند کرتا ہے اچھا گوشت پیدا کرتا ہے زخم کو بھرتا ہے جلد کے داغون کو مٹاتا ہے چیچک کے نشانون کو صاف کرتا ہے انزروت کو آنکھ کے امراض مین بدون مدبر کئے استعمال نکرنا چاہئے انزروت پسا ہوا ساڑھے سترہ ماشہ قاتل ہے انزروت کے درخت کی جڑ کو کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین بلغم لزج جوڑون مین سے قوت کے ساتھ نکل جاتا ہے اور بالعرض صفرا کا بھی اخراج ہوتا ہے انزروت کو تنہا استعمال کرنا مناسب نہین بہتر یہ ہے کہ کسی دست آور دوا یا دست آور دوا کی مصلح دوا جیسے سکبینج یا ہیرا بولا یا انسوت یا اشق یا گوگل یا تخم کرفس بستانی وغیرہ کے ساتھ ملاکر کھائین اور کسی حالت مین ببول کا گوند ترک نکرین مضر و مصلح کثرت کے ساتھ کھانے سے پیٹ مین مروڑ پیدا کرتا ہے کیونکہ معدے اور آنتون مین چپک جاتا ہے روغن گل مصلح ہے۔ اگر تنہا انزروت استعمال کرین تو دس گنا مغز بادام سے بھی اصلاح ہوجاتی ہے اگر دوسری ادویہ کے ساتھ ہو تو تین گنا مغز بادام چاہئے اور بدبو ہونے کے لئے ہموزن مغز بادام کافی ہے یا ارنڈی کا اس قدر تیل ملائین جس سے تر ہو جائے۔ ببول کا گوند اور روغن بادام بھی مصلح ہے اسکو کم ضرر کرتا ہے ببول کا گوند اور اخروٹ کا تیل مصلح ہے اور اسکی کثرت سے پیشانی کے بال گرجاتے ہین بعض بڈھے آدمیون مین یہ امر زیادہ وقوع مین آتا ہے اس بات کی اصلاح ریباس اور اسپغول اور شکر اور روغن بادام اور اخروٹ کا تیل کرتے ہین بدل بوزن افتیمون اور سقمونیا اور بعض کہتے ہین کہ نصف وزن ایلوا اور بعض کے نزدیک دو تہائی وزن کندر اور انطاکی کہتا ہے کہ امراض احشا مین اس کا بدل سورنجان ہے اور امراض چشم مین چاکسو ہے اور صحیح یہی ہے کہ اسکا بدل نہین ہے **مقدار خوراک** سوا دو ماشہ اور بھونکر استعمال کیا جاتا ہے بعض نے تنہائی مقدار خوراک سوا دو ماشہ سے نو ماشہ تک لکھی ہے اور دوسری دواؤنکے ساتھ چار ماشہ سے اور بعض ساڑھے تین ماشہ کہا ہے اس سے زیادہ ندین اور بعض نے پونے سات ماشہ تک دینے کی اجازت دی ہے بعض کہتے ہین کہ سات ماشہ سے زیادہ ندین۔

الف العجل (افریقہ کا لفظ ہی)

بفتح الف وسکون نون وضم فا و الف و لام و کسر عین مہملہ و سکون جیم تازی و لام موقوف

صفات و شناخت ایک پھل ہے کہ گائے کی ناک کی طرح ہوتا ہے اسکا پودا ہر سال اُگتا ہے اور انگاس سے مشابہ ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ یہ پودا ربیع مین پیدا ہوتا ہے اور نجیرا اور رگھاس کے درمیان ہے پتے کاسنی کے پتونکی طرح اور اُنسے چھوٹے اور پھول نیلا گل خیری کی شکل مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہے اسکے پتے مستعمل ہین پھل **طبیعت** گرم خشک **خواص و فوائد** اسمین قوت محللہ ہے اسکو سوسن کے تیل مین گلاکر سونگھنے سے لوگونکی نظرون مین محبوبیت اور ہیبت پیدا ہوجاتی ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پینے سے زہرون کو نفع ہوتا ہے خون حیض کا ادرار ہوتا ہے اسکے نطول سے ورم تحلیل ہوتا ہے حشرات کے زہر کا درد دفع ہوتا ہے۔

انکول (ھ)

بفتح الف وسکون نون وضم کاف تازی وسکون واو مجہول ولام موقوف اسکو ڈھیرا اور ثیرا بیائے تحتانی
مجہول بھی کہتے ہین

صفات وشناخت یہ کالے اور لال اور سفید پھولون کی وجہ سے تین قسم کے ہوتے ہین محیط مین پھولون کا
رنگ زرد بتایا ہے اسکی اونچائی تیس چالیس فٹ کی ہوتی ہے اسکا تنہ چھوٹا اور سیدھا ہوتا ہے اور
اسکی گولائی اڑھائی فٹ کی ہوتی ہے اسکے پتے ایک دو انگل چوڑے اور زمین سے جہاں اوپر تک لمبے
ہوتے ہین وضع انکی آڑو کے پتون کی سی ہوتی ہے اور انپر رگین پان کی طرح نمودار ہوتی ہین رنگ
اوپر کی جانب سبز سیاہی مائل اور نیچے کی جانب سبز سفیدی مائل ہوتا ہے پت جھڑ مین گر جاتے ہین مگر
سب یکبارگی نہین گرتے اور جب بیساکھ مین نئے پتے پیدا ہو جاتے ہین ماگھ سے چیت تک اسکے
پھول لگتے ہین بیساکھ سے ساون تک اسکے پھل لگتے ہین یہ پھل بکاین کے پھل سے کسی قدر مشابہ اور
گچھون مین ہوتے ہین کچے پھلون کا رنگ ہرا ہوتا ہے جسکو بعض نے نیلے کے ساتھ تعبیر کیا ہے پکنے کے
وقت لال پڑ جاتے ہین پک جانے کے بعد بینجنی رنگ کے ہو جاتے ہین مقدار مین جھربیری کے بیر
کے برابر ہوتے ہین مزہ کھٹ مٹھا اور رسیلا اور بقول بعض میٹھا ہوتا ہے بیج نیم کے بیج کی طرح ہوتے ہین
مینگ انکی نہایت چکنی ہوتی ہے مزہ [illegible] کا کڑوا اور کسیلا ہوتا ہے اسکی لکڑی کا بیج کا حصہ بھورا
اور سخت ہوتا ہے اور چھال کے پاس کی لکڑی کا پیلا ہوتا ہے اسکے ہر جز مین نہایت بدبو مچھلی
کی سی آتی ہے اسکی دو قسمین ہین ایک خاردار دوسری بے خار [illegible] خاردار کو کالا [illegible] انکول کہا کرتے ہین
محیط کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لال اندرائن کا پھل اور [illegible] چیز ہے اور یہ نہایت فحش غلطی ہے
بہرصورت انکول کے درخت دکھن سنٹرل انڈیا بنگال اودھ ہمالیہ کی ترائی سے گنگا تک اور راجپوتانہ
وغیرہ ملکون مین ہوتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وتر ہے بعض تیسرے درجے مین
گرم وخشک کہتے ہین وید کہتے ہین کہ اسکا پھل شیرین و سرد ہے

خواص وفوائد دل کو قوت دیتا ہے بلغم اور ریاح کے فساد کو دفع کرتا ہے ورم کو دور کرتا ہے
پیٹ کے درد کو مٹاتا ہے پیٹ کے کیڑون کو مار ڈالتا ہے اسکی جڑ کو کوٹ کر مرچ سیاہ کے ہمراہ
ایک ماشہ کھانا بواسیر کو بہت مفید ہے اسکا لیپ استسقا اور ہر قسم کے ورم کو دفع کرتا ہے جانورون
کے زہر کو نفع پہونچاتا ہے اسکی چھال ایک ماشہ سے چار ماشہ تک گائے کے دودھ مین پکا کے
دینے سے قے اور دست بلا اذیت آجاتے ہین مرگی اور ام الصبیان کو آرام ہو جاتا ہے اسکے استعمال
کے بعد کھچڑی کو جوش کرکے اسکا پانی دین یا بکری کے سر کا شوربہ کم روغن اور کم نمک یا چاول کھلائین
اسکے اجزا کا عصارہ ایک تولہ روز مریض آتشک کو تین دن تک پلائین اور کھانے کو چاول بغیر نمک
کے دین اگر اول دن قے ہو جائے تو پھر پلائین مرض آتشک جلد جاتا رہے گا اسکا پھل گران اور
ثقیل بادی اور صفرا کے فساد کو دفع کرتا ہے اعضا کی سوزش کو دق شیخوخت کو سرعت انزال کو نفع دیتا ہے

منی کو کم کرتا ہے دل کو قوت بخشتا ہے بعض کہتے ہین کہ طاعون کے مریض کو ابتدا مین ایک چپل اسکا باریک
پیسکر نہار کھلانا اور ایک چپل پانی مین پیسکر گلٹ پر کر لیپ کرنا نہایت مفید ہے اسکے پتے اور جڑ پیس کر
مارگزیدہ کو دینے سے نفع ہوتا ہے اسکی جڑ ہیضے کو بھی مفید ہے خلط سمی اور غذائے سمی کو قے کے ذریعے
سے دفع کرتی ہے مؤلف تذکرۃ الہند نے لکھا ہے کہ اسکی ساق کی چھال اور بیجون کی مینگ دونون
ہموزن لیکر کوٹ کر گولیان باندھکر ایک ماشہ یا دو ماشہ دین سہولت کے ساتھ قے اور دست ہو کر معدے
کے ورم اور تلے کے دھڑکے درد اور استسقا کو فائدہ ہوگا اسکے بیجون کا تیل بہرے پن کو مفید ہے پرانے
درد سر کو دور کرتا ہے سردی کے تشنج اور نقرس اور عرق النسا اور درد مفاصل کو لگانے اور کھلانے سے
نافع ہے ناک کے کیڑے مار ڈالتا ہے بواسیر کے مسون کا منہ کھولدیتا ہے اگر رحم کا منھ بند ہو جائے تو اُسے
بھی کھولدیتا ہے ذکر پر اسکا لیپ کرنے سے وہ موٹا اور دراز ہو جاتا ہے اس کے تیل کے نکالنے کا طریق
یہ ہے کہ کپڑا اچینی کے بیچ کے پر باندھدین اور اسپر انگول کے بیجون کی مینگین بچھاکر ابرک کے ورق اُنپر رکھکر
ورقون پر آگ رکھدین آگ کی گرمی سے روغن ٹپک کر پیالے مین گرے گا۔ ایک عالم وید لکھتے ہین کہ
انگول کے جڑ کے سفوف کی پھنکی دینے سے دست لگتے ہین سفید پھولون کے انگول کی جڑ کے تین ماشہ
سفوف کی پھنکی دینے سے سہولت سے قے آتی ہے کسی طرح کی تکلیف نہین ہوتی اور اسکی پوری خوراک
دینے سے متلی اور ابکائیان آتی ہین اسکی چھال [illegible] اودی ہوتی ہے اسکو پیس کے لیپ کرنے سے بنگی
کھال کے امراض رفع ہوتے ہین اسکی جڑ کی چھال کو جذام کے شروع مین اور جبکہ جلد پر نیر داغ اور دھبے
پڑنے لگین اور جلد بدن کے دوسرے امراض مین انتہائی طاقت کے موافق کام مین لانے سے
بہت فائدہ ہوتا ہے اگر اسکا بخار لگاتار رہتا ہو اور کسی وقت نہ اترتا ہو تو اسکو پسینا لاکے اتارنے کے
لئے اسکی جڑ کی چھال کا سفوف تین رتی سے چھ رتی تک پھنکا دینا چاہیئے ورم اور جربری ہے اسکا
سفوف پھنکانے سے قبض مٹتا ہے اسکی جڑ کی چھال جائے پھل جاوتری اور لونگ ہر ایک دس رتی
لیکر اور پیسکر پھنکی دینے سے جذام کا بڑھنا بند ہو جاتا ہے اسکے اڑھائی ماشہ چورن کی گولی بنا کے
دینے سے کالے سانپ کا زہر اترتا ہے اسکی جڑ کی چھال کا تیل بنا کے مالش کرنے سے گٹھیا کی تکلیف
شدید مٹتی ہے اسکی جڑ کے جوشاندے مین گھی ڈالکے پلانے سے کتے کا زہر اترتا ہے لال پھول والے
انگول کی جڑ کی چھال کا دس رتی سفوف دینے سے سانپ کا زہر اُترتا ہے اسکے دس رتی سفوف کی
پھنکی دینے سے دست آکے استسقاء رفع مٹتا ہے خون صاف ہونے کے لئے اسکا سفوف ایک سے
اڑھائی رتی تک شہد مین ملاکر چاٹنا چاہیئے اسکی جڑ کا لیپ کرنے سے ریاحی درد اور ورم مٹتا ہے
اسکا پھل ٹھنڈا اور مقوی ہے بدن کی گرمی اور سوزش مٹانے کے لئے پھلونکو گھونٹ چھانکے بدنپر
ضماد کرنا چاہیئے اسکی پھلونکی پھنکی دیکر اوپر سے اڑوسے کے پتون کا جوشاندہ پلانے سے امراض بلغمی کو
نفع ہوتا ہے ان پھلونکو مصری کے ساتھ پیس کے پلانے سے منھ وغیرہ کی طرف سے خون نکلنا بند
ہو جاتا ہے اسکے پتون کا پلٹس باندھنے سے گٹھیا کا درد مٹتا ہے اسکے بیجون کا تیل لگانے سے پھوڑا

بھر جاتا ہے اسکے پھلوں کا تیل دست آور ہے اسکے پھلوں کا گودا کھٹا اور کسیلا ہوتا ہے اسکے پھلوں کے گودے کو شہد میں ملاکے چاولوں کے پانی کے ساتھ پلانے سے دست بند ہوتے ہیں اسکے پھلوں کے گودے اور تلوں کے کھار کو شہد میں ملاکے دہی کے توڑ کے ساتھ دینے سے آتوشتی ہے جو ہے کا زہر آتانے کے لئے اس کی جڑ کا سفوف دینا چاہئے اسکے پھل کھانے کے کام میں آتے ہیں مگر زیادہ کھانے سے منہ میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے اور منہ سے گرم بھاپ نکلنے لگتی ہے میرے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ انکول کی دو قسمیں ہیں ایک سفید ایک سیاہی مائل اور یہ رنگ چھال اور لکڑی دونوں کا ہوتا ہر موٹی شاخ بھی پتلی سیاہ انکول ہیضہ کو یہاں تک مفید ہے کہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہوتی ہے وہاں ہیضہ نہیں آتا اکثر لائے ہیں مار گزیدہ کو بھی مفید ہوتی ہے یہ مجربات سے ہے سیاہ قسم مالوے کے چندیری اور مونگا دلی کے جنگل میں بہت ہے لکڑی اس کی بہت مضبوط ہوتی ہے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ کسی جز میں مچھلی کی سی بو نہیں پائی۔

انگور (ف)

بزبان انگور عنب (ع) داکھ (ھ)

صفات وشناخت مشہور معروف میوہ ہے بہت سی قسم کا ہوتا ہے جنگلی۔ پہاڑی۔ بستانی اور گول۔ لانبا۔ اور چھوٹا۔ بڑا اور سفید۔ سرخ۔ سیاہ اور گرمی وسردی کا۔ سرخ قسم کو بغداد میں جگلی کہتے ہیں اس میں شیرینی کم کھٹاپن زیادہ ہوتا ہے چھلکا موٹا ہوتا ہے ہضم دیر سے ہوتا ہے اور پیٹ پھلاتا ہے مگر بیجوں کی وجہ سے معدے کو قوت دیتا ہے۔ لیکن اصل میں دو قسم اور دو رنگ کے زیادہ ہوتے ہیں ایک سفید دوسرا سیاہ ایک گول دوسرا لانبا بہتر وہ ہے جو گرمی کے موسم کا ہو اور شاداب ہو دانہ بڑا ہو پوست اس کا پتلا اور گٹھلی چھوٹی ہو اور دانے اسکے مقدار برابر ہوں اور آپس میں دبے ہوئے خوشے میں نہوں خوشہ چھوٹا اور پتلا نہو جاڑے کے موسم کا انگور دھوپ کے تیز نہونے کی وجہ سے اچھی طرح پک کر خوب شیریں نہیں ہو سکتا اس ولایت میں انگور کنادرسا ہیں نہیں ہوتا گچھے اور دانے بھی بڑے اور نہایت میٹھے ہوتے ہیں اور وہاں سستے بھی اتنے کہ چار پیسے کو ایک آدمی کا بوجھ لے لو۔ سفید انگور سیاہ سے بہتر ہے بلکہ سرخ سے بھی سفید بہتر ہے شارح قانون کہتا ہے کہ جس انگور کا چھلکا پتلا ہو اور رطوبت زیادہ ہو اس کو توڑ کر جلد کھالیں تاکہ خراب نہو جائے اور مزہ بگڑ نہ جائے اور جس کا چھلکا موٹا ہو اس کو توڑ کر چند روز رکھکر کھائیں یا پانی چوس کر پھوک پھینک دیں تاکہ ریاح اور نفخ کم پیدا کرے اور چھلکا گھلا کر مزہ دار ہو جائے اور کچا انگور رکھنے سے اکثر شیریں ہو جاتا ہے انگور سیاہ کو عربی میں احداق البقر کہتے ہیں اور خشک ہونے اور سوکھنے کے بعد مویز ہوتے ہیں کشمشی انگور کا نام رازقی ہے یہ بہت شیریں اور لطیف ہوتا ہے اس میں گٹھلی نہیں ہوتی ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ انگور تمام میووں سے زیادہ افضل اور معتدل ہے بہتر وہ ہے کہ درخت پر پورا پک جائے اور پک کر درخت پر کئی دن تک لٹکا رہے تاکہ وہ رطوبت فضلیہ جو پانی سے لیتا ہے تحلیل ہو جائے

اور مرجھا جاوے اسکو اس طرح کھائیں تو بہتر ہے کہ پہلا کھانا ہضم ہو چکا ہوا اور دوسرے کا وقت آگیا ہو گا زر روٹی کہتا ہے کہ انگور کو روٹی کے ساتھ کھانے سے غذا زیادہ حاصل ہوتی ہے اور پیٹ کم پھولتا ہے کیونکہ روٹی اسکی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے جبکہ انگور کے خوشے بیل میں لگے ہوں اُن خوشوں پر روغن زیتون یا کوئی دوسرا روغن لگا دیا جاوے تو پھر بھڑیں اُنکے پاس نہ آئیں اور خوشوں کو بیل سے جدا کرکے خرفے کے سبز پتوں کا پانی اُنپر لگا دیا جاوے تو عرصے تک باقی رہیں اور اگر خوشوں کو سوئے کے پانی میں تر کرکے لٹکا دیں تو ایک سال تک خراب نہوں کچے انگور کو فارسی میں غورہ اور عربی میں حصرم کہتے ہیں اور انگور کی بیل کو فارسی میں تاک و رز اور عربی میں کرم بولتے ہیں **طبیعت** پکا ہوا انگور پہلے درجے میں گرم و تر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بہت پکا ہوا دوسرے درجے میں گرم و تر ہے اور رازی نے معتدل لکھا ہے شاید مراد اُس سے کھٹ مٹھا ہو کیونکہ میٹھا اُسکے نزدیک بھی گرمی رکھتا ہے۔ کچا انگور دوسرے درجے کے اوّل میں سرد ہے اور اسی درجے کے آخر میں خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ دوسرے درجے میں سرد ہے اور تیسرے درجے میں خشک ہے بعض نے سرد پہلے درجے میں اور خشک دوسرے میں لکھا ہے اور کچے انگوروں کا عصارہ سردی و خشکی میں بڑھا ہوا ہے یہاں تک کہ اسکی سردی و خشکی تیسرے درجے تک پہنچی ہے اور یہ کچے ترش انگور کی طبیعت کا حال ہے اور جس میں کچھ شیرینی آجاتی ہے وہ کچھ گرم ہوتا ہے بعض نے ایسا ہی کہا ہے انگور کی بیل دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے انگور کا چھلکا پہلے درجے میں سرد و خشک ہے۔ وید کہتے ہیں کہ انگور سفید سرد و چرپ ہے اور انگور سیاہ گرم اور روکھا ہے

خواص و فوائد پکا انگور جلد ہضم ہوتا ہے اور جلد معدے کے منفذوں سے اُتر کے اسکے قعر میں پہنچ جاتا ہے کثیر الغذا ہے خون صالح اور عمدہ پیدا کرتا ہے خون کو صاف بھی کرتا ہے بدن کو فربہ اور قوی کرتا ہے گردے کی چربی کو زیادہ کرتا ہے سوداوی مواد کو دور کرتا ہے جلے ہوئے مواد کو دفع کرتا ہے سینے اور پھیپھڑے کی اصلاح کرتا ہے تمام میووں سے غذائیت اور عمدہ خون پیدا کرنے میں بہتر ہے جن مزاجوں میں مواد غلیظ موجود ہو اُنمیں اعتدال پیدا کرتا ہے منضج ہے جلا کرتا ہے سینے اور پھیپھڑے کے موافق ہے میٹھا انگور بالخاصیت شہوت جماع کو بڑھاتا ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے پکے انگور میں کچے انگور سے ضرر کم ہے اگر انگور ہضم نہو تو اسکی غذا خام رہتی ہے انگور سالم سے بہ نسبت اُسکے نچوڑے ہوئے پانی کے خون زیادہ بنتا ہے لیکن اسکا نچوڑا پانی معدے کے قعر میں جلدی اُتر جاتا ہے اور ہضم جلد ہوتا ہے جن کے معدے کمزور ہوں ریاح اُنمیں زیادہ ہو اور رطوبت کا غلبہ ہو اُنھیں کھانا مناسب نہیں اور نہ ایسے شخص کو کھانا چاہیئے جو رطوبت کے عارضے میں مبتلا ہو انگور شیریں اور تازہ ملین طبع ہے مگر تشنگی پیدا کرتا ہے اور جنکا مزاج گرم ہے اُنکے مزاج میں اس سے گرمی بڑھ جاتی ہے اگر اسکے اوپر کوئی شربت یا سکنجبین شکری چاٹ لیجاوے یا کوئی کھٹی غذا کھا لیجاوے یا انار ترش کے دانے کھا لیئے جائیں تو ایسا نہو اور اگر زیادہ کھایا جاوے تو اصلاح کی بھی ضرورت نہیں جس انگور میں کھٹ مٹھا پن ہوتا ہے وہ گرمی پیدا نہیں کرتا ایسا انگور معدے کیلئے مناسب ہے معدے میں فاسد بھی نہیں ہوتا جیسا کہ دوسرے پھل فاسد ہو جاتے ہیں

اسکے کھانے سے جس کسی کا پیٹ پھول جاتا ہو اُسکو چاہیئے کہ اسکا چھلکا تھوک دیا کرے اور کچا انگور بھی نہ کھائے پھر بھی پیٹ پھولے تو اوپر سے زیرہ یا کوئی دوسری ہاضم چیز کھالی جاے اور جسکو قولنج ریحی کا عارضہ ہو وہ اسے زیادہ نہ کھائیں جو خون اس سے پیدا ہوتا ہے وہ پختہ کھجور کے خون سے بہتر ہوتا ہے۔ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ انگور سے جو خون بنتا ہے اس میں انجیر کے خون کی طرح خرابی کم ہوتی ہے اور اُسی کی طرح کثرت سے بنتا ہے اگرچہ اتنا نہیں بنتا جتنا کہ انجیر سے بنتا ہے بعض نے یہ لکھا ہے کہ جس انگور کا پوست مرجھا گیا ہو وہ انجیر سے زیادہ خون پیدا کرتا ہے جس شخص کو پسینہ زیادہ آیا کرتا ہو اسکو چاہیئے کہ انگوروں کے رس اور سرد پانی ان دونوں میں مانڈو پیکر بدن پر لیپ کردے بند ہو جائے گا اگر انگور کو بیل سے توڑتے ہی کھالیا جاے تو نفخ اور تلیین پیدا کرے ایسے وقت سکنجبین کھالینا چاہیئے اور اگر اُسکا پوست مرجھا گیا ہو گا تو نفخ کم پیدا کریگا اور معدے کو نفع کریگا بھوک بڑھ جائے گا جو لوگ تپ کہنہ محرقہ یا دوسرے امراض کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں انھیں انگور نفع دیتا ہے انگور کے خوشے بیل میں سے توڑ کر دو روز رکھکر پیچ کے ساتھ انھیں کھایا جاے تو معدہ اور گردہ اور مثانہ اور آنتوں کے امراض کو نفع ہو انگوروں کا رس جوش کریں جب بستہ ہو جائے اُسکو ایسے کان میں ڈالنے سے جس میں سے پیپ نکلتی ہو نفع ہوتا ہی اسکے لگانے سے آنکھ کی کھجلی جاتی رہتی ہے اور کووں کے کٹنے کو نفع ہوتا ہے۔

جو انگور جنگلوں اور پہاڑوں میں پیدا ہوا ہو اور اسکو پانی نہ دیا گیا ہو اس سے خراب خون بنتا ہے اسکو کھانا نہ چاہیئے مگر معدے کو قوت دیتا ہے متلی کو روکتا ہے دستوں کو بند کرتا ہے پیشاب کا زیادہ آنا کم کرتا ہے کچا اور ترش انگور خون کی اور صفرا کی تیزی کو تسکین دیتا ہے صفرا کو نکالتا ہے معدے کے بلغم کو چھانٹتا ہی قابض ہے جگر کو قوت دیتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے اعضا کی گرمی دفع کرتا ہے اسکا بزر ملنا پینے کو خوشبودار کرتا ہے بدن کی سستی اور خارش کو مٹاتا ہے اسکا رُب معدے کی سوزش اور پیاس کو تسکین دیتا ہے صفراوی دستوں کو بند کرنے کے لیئے مؤثر ہے شراب کے خمار کو دفع کرتا ہے گوشت مٹھے انار کے دانوں کے ساتھ کھانے سے تپ صفراوی دفع ہوتی ہے یہی اثر اس کے عصارے میں ہے جسے دھوپ میں سکھالیا ہو یا آگ پر پکا کر جمالیا ہو خناق اور نرخرے کے ورم خونی قے اور نکسیر کو نافع ہے گندنے کے پانی کے ساتھ بواسیر پر لیپ کرنا مفید ہے اسکا فرزجہ رحم کی رطوبت کو دفع کرتا ہے اور غرغرہ حلق کے ورم کو مٹاتا ہے اسکا رس معدے کی قوت ماسکہ کو قوی کرتا ہے یہاں تک تمام بیان انگور ترش کے متعلق ہے۔

انگور شیریں کے چھلک اور پانی کو روغن زیتون میں جوش کرکے صاف کرلیں اور مکرر ایسا کریں یا دھوپ میں رکھکر پرورده کرلیں یہ روغن نہایت گرمی پیدا کرنے والا ہوگا بدن کی کھال کو نرم کریگا محلل ہوگا۔

وید کہتے ہیں کہ انگور شیریں گران اور چرب ہے کسی قدر کھٹا پن بھی رکھتا ہے قبض دفع کرتا ہے بہت ہے منی بڑھاتا ہے آنکھ کی روشنی تیز کرتا ہے پاخانہ اور پیشاب جاری کرتا ہے صفرا اور تپ کو

مٹاتا ہے پیاس اور دمہ اور آواز کے بیٹھ جانے کو نافع ہے خون کے فساد اور یرقان اور سوزش اعضا کو دفع کرتا ہے پرمیہ اور قے کو مفید ہے مقوی باہ ہے معدے کا میل کچیل دور کرتا ہے منی کی خرابی کو مٹاتا ہے سخت اجسام کو ملائم کرتا ہے انگور بیدانہ بھی سخت جسم کو ملائم کرتا ہے پھوڑے پھنسی کو پکاتا ہے انگور کے رس سے غرارہ کرنے سے گلے کے امراض کو بہت نفع پہونچتا ہے اس کے رس کے پینے سے گرمی تسکین پاتی ہے اسکے رس مین صندل پیسکر ملا کر ملنے سے بہت پسینے کا آنا موقوف ہوجاتا ہے اسکے رس مین شکر ملا کر پینے سے صفراوی درد شکم اور تشنگی دفع ہوتی ہے صفرا کی وجہ سے پیٹ مین درد ہو تو اسکے رس مین ہڑ کا سفوف اور گڑ ملا کے پلانا چاہیئے اسکا رس ناک مین سعوط کرانے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکے رس مین ہڑ کا سفوف ملا کے پلانے سے گلے کی گانٹھین جاتی رہتی ہین ۔ وید کہتے ہین کہ انگور ترش فساد بلغم کو نافع ہے بہار انار اور ترش دستک ہوتا ہے فساد بلغم کو دفع کرتا ہے تھوڑا سا صفرا زیادہ کرتا ہے ۔

ویدون نے شربت انگور کے فوائد اس طرح لکھے ہین کہ اس کا شربت پینے سے بدن مین ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے صفراوی بخار اور اسکی تشنگی مٹانے کے لیئے انگور کا شربت پلانا چاہیئے صفرا کی وجہ سے پیشاب جلن کے ساتھ اترے اور پیشاب کی نالیون مین سوزش ہو تو اس شربت کے پینے سے بہت نفع ہوتا ہے صفرا کے غلبے کی وجہ سے بھوک جاتی رہے اور معدے مین ضعف آجائے تو اس شربت مین دار فلفل کا سفوف برگ کر پلانا چاہیئے ۔ ضعف ہاضمہ دست اور آنو اور جلندر کے مٹانے والی ادویہ مین اسکا شربت ملا کے پلانا بہت ہے ۔

اطبائے یونانی کہتے ہین کہ انگور کے پتون کی ہری کو نپلین پیسکر لیپ کرنے سے دماغ پر نہین چڑھنے دیتا اور لیپ گرمی کے درد سر کو مفید ہے آنکھ کی سوزش اور ورم کو بھی نافع ہے جوکے آٹے کے ساتھ لیپ کرنا معدے کی سوزش کو کھوتا ہے انگور کے پتون کا عصارہ معدہ گرم کو قوت دیتا ہے قے کو خونی ہو یا سادہ روکتا ہے دستون کو بند کرتا ہے اسکی کونپلون کا پانی نکال کر اسکا شربت بنا کر پینے سے صفراوی خفقان اور خمار اور متلی کو نفع ہوتا ہے بھوک لگتی ہے انگور کی بیل کا گوند شراب کے ساتھ تلی کے ورم اور سنگ مثانہ کو نافع ہے اسکا لیپ داد اور خارش کو زائل کرتا ہے سرکہ اور روغن گل کے ساتھ بواسیر کو مفید ہے انگور کا پھول پہلے درجے مین سرد و خشک ہے اور خوشبو دار ہے دل کو قوت دیتا ہے ہچکی اور قے کو روکتا ہے دو ماشہ پیسکر کھانا تھوک مین خون آنے کو بند کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے دستون کو بند کرتا ہے مدر ہے انگور کے پھولون کا عرق اصل جرم سے قوی اور لطیف ہے اسکی لکڑی کی راکھ پتھری کو دفع کرتی ہے ان دردون کو جنکا نام بیضہ و خودہ و شقیقہ ہے اور بواسیر کو شرباً و ضماداً مفید ہے

وید کہتے ہین کہ انگور کی بیل کی لکڑی کی راکھ کو پانی مین گھول کر پینے سے مثانے مین پتھری کا پیدا ہونا بند ہوجاتا ہے اس راکھ کے لیپ کرنے اور پلانے سے خصیون کی بادی کی سوجن تحلیل ہوجاتی ہے اور اس کے لیپ وغیرہ سے بواسیر کے مسون کو بھی نفع ہوتا ہے بسنت کے موسم مین اسکی

کاٹی ہوئی ٹہنیوں میں سے ایک قسم کا مد نکلتا ہے جو جلد بدن کے امراض کے علاجوں میں کام میں آتا ہے اور دکھتی ہوئی آنکھ پر بھی لگایا جاتا ہے اسکی لکڑی کی راکھ کو سرکے میں ملا کے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہے گوکھرو کے ہرے پودے کو مسل کر رس نکالکر اس میں چھ ماشہ انگور کی راکھ ملا کے پتھری کے مریض کو پلانے سے نفع ہوتا ہے **مضر و مصلح** اطباء یونانی کہتے ہیں کہ پختہ پھل معدۂ مرطوب کو جس میں ریاح بھی موجود ہوں اور ایسے جگر اور تلی کو جو ضعیف ہوں اور ایسے شخص کو جس کو قولنج ریحی کا عارضہ واقع ہو اور گردے کو مضر ہے اور انگور شیرین تازہ اور خاص کر جو زیادہ شیرین ہو تشنگی اور گرمی پیدا کرتا ہے بخلاف وید دیکھے کہ انکے نزدیک پیاس بجھاتا ہے معدۂ مرطوب کے لئے زیرہ اور سونف اور ضعیف جگر و تلی اور قولنج ریحی کے لئے تخم کرفس اور پیاس کے لئے سکنجبین اور کھٹ مٹھا انار اور ترش غذائیں مصلح ہیں۔ انگور خام معدۂ مرطوب اور باہ کو ضعیف کرتا ہے قرو ثرا اور ریاح اور تشنگی پیدا کرتا ہے سینے کو بھی نقصان پہونچاتا ہے کھانسی پیدا کرتا ہے۔ سینے اور کھانسی کے لئے گلقند اور خشخاش کا شربت اور باہ کی ضعف کے لئے گلقند اور انیسون اور انجیر مصلح ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر قسم کا انگور سر کو مضر ہے کیونکہ جلد تبخیر پیدا کرتا ہے اسلئے سر میں درد ہو جاتا ہے خاص کر جبکہ زیادہ کھایا جائے اور ہر قسم کا انگور اور خاص کر جس [illegible] شرابی ہو شانے کو مضر ہے مصلح اس کا انار شیرین اور عناب ہے اور انگور کی بیل کھانسی پیدا کرتی ہے جسکی اصلاح شہد سے ہوتی ہے **بدل** پختہ انگور کا بدل مویز ہے اور انگور خام کا بدل رپیاس اور بجوڑ [illegible] ترشی اور سیب ترش کا پانی اور سماق ہے

انگور کا دوشاب

(دبس بکسر دال مہملہ و سکون باے موحدہ و سین مہملہ، عربی)

صفات وشناخت پکے ہوئے انگور شیرین کا پانی نچوڑ کر اتنا پکاتے ہیں کہ چوتھائی رہجاتا ہے اس وقت تک اسکے مزے میں ذرا سی ترشی ہوتی ہے پھر اسپر خاک دوشاب کہ ایک خاص قسم کی مٹی ہے اور بعض کے نزدیک وہ گل حرد بضم حائے حطی و تشدید راے مہملہ یعنی خاک رست ہے ڈالکر دو دن تہ نشین کر لیتے ہیں جب خوب شیرین ہو جاتا ہے اور جب تک خاک مذکور نہیں ڈالی جاتی اچھی طرح شیرین نہیں ہوتا **طبیعت** گرم دوسرے درجے میں اور تر پہلے درجے کے آخر میں اور بعض گرم بھی پہلے درجے کے آخر میں کہتے ہیں **خواص و فوائد** خون صالح پیدا کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے سداب کیساتھ مرگی کو مفید ہے افتیمون کے ہمراہ جنون اور وحشت کو زائل کرتا ہے۔ مغز تخم قرطم کے ہمراہ قے آور پھیلنے کو نہایت نافع ہے اسی دن آرام ہو جائے انجیر اور میتھی کے بیجوں کے ساتھ پرانی کھانسی کو زائل کرتا ہے زعفران کے ساتھ غم اور رنج اور غصے کو دفع کرتا ہے تازہ دودھ اور مغز بادام کے ساتھ خفقان کو نافع ہے بدن کو فربہ کرتا ہے آنتوں کے ضعف کو دفع کرتا ہے سرکے کے ساتھ یرقان اور تاپ تلی کو مفید ہے آبجو کے ساتھ پیشاب زیادہ لاتا ہے پتھری کو خارج کرتا ہے **مضر** کثرت کے ساتھ کھانے سے

خون جل جاتا ہے اور درد سر پیدا ہوتا ہے **مصلح** تخم ریحان خشخاش **مقدار خوراک** نو ماشہ سے سات تولہ تک

انگیز

بفتح الف وسکون نون وکسر کاف فارسی وسکون یائے تحتانی وزائے معجمہ

صفات وشناخت امین الدولہ مؤلف جامع الادویہ کہتا ہے کہ وہ ایک گھاس ہے گیلان کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں نر و مادہ علامت انکی یہ ہے کہ اگر آسیر پانی میں رکھکر زمین پر بچھا دیں اور دوسرے دن بدستور روز اول کیطرح کھڑی ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ نر ہے اور اگر اسی طرح بچھی رہے کھڑی نہ ہو سکے تو مادہ ہے **طبیعت** گرم وخشک۔

خواص وفوائد اسکے سوکھے ہوئے پتے تو لوگ نہ ک کے پانی میں پیسکر بہتی پر لگانے سے ایک دن میں زائل ہو جاتی ہے نر کے بیج اور جڑ مرد کی شہوت جماع کو نہایت قوت دیتے ہیں اور مادہ کے بیج اور جڑ عورت کی شہوت بڑھاتے ہیں اسکے تھوڑے سے اجزا شراب کے ساتھ پی لینے سے اتنی نیند آتی ہے کہ پینے والا تین دن رات تک سوتا رہتا ہے اگر جگانا چاہیں تو نہ جاگ سکے روغن زیتون پانی میں ملا کر پلانے سے جاگ جاتا ہے **مقدار خوراک** سات ماشہ تک۔

اناناس (ھ)

بفتح الف وفتح نون اول وفتح نون دوم مشدد وسکون الف دوقت سین مہملہ

صفات وشناخت ایک پھل ہے کہ موسم برسات میں پکتا ہے بنگالہ اور دہلی کلکتہ میں بہت ہوتا ہے اور دوسرے بڑے بڑے درختوں کے سایہ تلے اسکا پودا لگایا جاتا ہے اسکا رنگ خامی میں اوپر سے ہرا ہوتا ہے اور جب پک جاتا ہے تو سرخ ہو جاتا ہے اور اندر سے زرد ہوتا ہے اور پھل کے اوپر خانے خانے ہوتے ہیں اور ان خانوں کے آس پاس تھوڑا سا پوست نازک ہوتا ہے اور ہر خانے میں پوست کے قریب چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں جکا رنگ زرد تیرہ ہوتا ہے آسمیں نمکین اور جلا پیدا کرنیوالی رطوبت ہوتی ہے اس پھل میں خوشبو آتی ہے اور گول طولانی ہوتا ہے اور دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو چھوٹا کہ لیموں کے برابر اور اندر سے شیریں خوشبودار اور خوش مزہ اور دوسرا بڑا اور مزے میں کھٹ مٹھا اور کچا یا تھوڑا پکا ہو اترش ہوتا ہے اس میں رطوبت بہ نسبت اول کے زیادہ ہوتی ہے اس پھل کے دونوں سر پر چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں مقام جزائر چین کے پہاڑ پر جیسا کہ اناناس ہوتا ہے ایسا اناناس اور زمین کے پردے پر کم ہوتا ہے اور اس پہاڑ پر بہت کثرت سے کونلے اور کٹھل کے درختوں کے نیچے سایے میں پھلتا ہے۔ اسکو اسطرح کھاتے ہیں کہ اول اُوپر کا چھلکا چاقو سے دور کر کے تھوڑا سا نمک اسپر ملکر پانی سے دھوتے ہیں تاکہ اسکی نمکین رطوبت گھٹ جائے پھر ایک ورق اسکے اُوپر سے چھیل ڈالتے ہیں جس سے بیج اور سخت چھلکا خانوں کا دور ہو جاتا ہے پھر اسکے مغز کے نازک ورق تراش کر اور کسی برتن میں

چھن کرا نپر شکر یا قند چھڑک کر کھاتے ہین اور کبھی تھوڑا سا گلاب بھی چھڑکتے ہین اور اگر خود شیرین ہو تو قند و شکر کے ملانے کی حاجت نہین ہوتی اور جس مین ترشی غالب ہو وہ نمک کے ساتھ مزہ دار معلوم ہوتا ہے اناس کو کٹھل سفری بھی کہتے ہین اسلئے کہ اُسکا نہال برتن مین بو کر سفر مین ہمراہ رکھتے ہین پھل دیتا ہے جیسا کہ تالیف شریف مین لکھا ہے محیط مین غلطی سے کٹھل سفری کی جگہ کندل سفری آیا ہے اسکا حال اول ابوالفضل نے ائین اکبری مین لکھا تھا بعد اُسکے صاحب دارا شکوہی وغیرہ نے اُس سے نقل کیا ہے **طبیعت** سرد تر دوسرے درجے مین بعض گرم پہلے درجے مین اور تر دوسرے درجے مین کہتے ہین حکیم شریف خان کے نزدیک گرم اول مین اور تر دوسرے درجے کے وسط مین ہے۔ ویدسرد جانتے ہین۔

خواص و فوائد فرحت پیدا کرتا ہے دل اور جگر اور دماغ اور معدے کو قوت دیتا ہے خفقان کو دفع کرتا ہے صفرے [illegible] کو تسکین دیتا ہے غم کو دفع کرتا ہے رنگ کو نکھارتا ہے لاغر کو فربہ کرتا ہے مکر و کو قوت بخشتا ہے اسکے سونگھنے سے بھی دماغ مین قوت آتی ہے مربا اور شربت اسکا عمدہ اور لطیف ہوتا ہے یہ دونون اثر مین بھی قوی ہین اناس ضعف معدہ اور ضعف قلب کو بھی مفید ہے۔ اسکو کوٹ کر پانی نچوڑ کر گلاب اور مصری ملا کر شبنم مین رکھ کر صبح کو پیتا ہے اور درد سر صفراوی دو موی اور گردے و مثانے کی پتھری کو نہایت مفید ہے۔ پیاس بجھاتا ہے اخلاط مین اعتدال پیدا کرتا ہے خراب خون کو درست کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے تپ کے تمام اعراض کو تسکین دیتا ہے قلق اور اضطراب کو دور کرتا ہے گرم مزاج کو موافق ہے۔ اسکے پانی کی کلی حلق کے سوزش کو دور کرتی ہے

وید کہتے ہین کہ اناس مزہ دار اور سبک ہے بے مزگی دفع کرتا ہے منی اور بھوک بڑھاتا ہے صفرا اور بلغم لزج کو دفع کرتا ہے اور ہر قسم کے پیشاب کے فساد کو مٹاتا ہے بیمار کو کھانا چاہیئے کیونکہ صفرا بجھاتا ہے اور اس کے پکے پھل کے رس کو پینے سے صفرا بڑھتا ہے اور اسکا رس مسوڑھون کے مرض کو مٹاتا ہے اسکے رس کو پچکاری کے ذریعہ سے بدن کی کھال مین پہونچانے سے زہر کا سا اثر پیدا ہوتا ہے تپ مین اس رس کے پینے سے پیٹ کی گرمی مٹتی ہے اور پسینہ بھی آتا ہے مصری ملا کے پینے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور دل خوش ہوجاتا ہے پھل کو بہت زیادہ کھانے سے رحم سکڑ جاتا ہے خون حیض بند ہوجاے تو ایک پھل روز لگاتار کھلانا چاہیئے۔ پھل کا مربا طاقت پیدا کرتا ہے پکے پھل کا رس یرقان مین مفید ہے کچا اناس بسبب اسکے کہ اس مین تیز رطوبت ہوتی ہے منھ اور حلق مین خراش ڈالتا ہے لیکن اگر اسکو خوب پیٹ بھر کر کھالین اور اُس دن کھانا نہ کھاین تو پیٹ کے کیڑے مرجائین اور اُن کا سارا مادہ نکل جاے کچے پھل کو کھلانے سے عورتون کی آنول نکل جاتی ہے اسکے پتون کا رس پلانے سے آنتون کے کیڑے مرجاتے ہین پتون کے رس کو شکر کے ساتھ دینے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکے پتون کے سفید حصے کے تازہ رس کو شکر کے ساتھ دینے سے دست آتے ہین اور پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے پتون کے رس کو پلانے سے خون حیض جو بے وقت بند ہوجاتا ہے وہ دوبارہ جاری ہوجاتا ہے اسکی جڑ آنکھ آنے اور دستون کو نافع ہے

مضر نرخرے اور سانس لینے کے دوسرے اعضا کو اور سرد و تر مزاج کو آنتوں اور جگر سرد اور پھیپھڑے کو اور نفاخ ہے **مصلح** شکر اور نمک اور ادرک اور سونٹھ نمک پڑی ہوئی اور اوپر سے نمک کھالینا مربا اسکا بے ضرر ہے اس کو تراش کر قند یا شکر سفید ملاکر عرق بید مشک یا گلاب اضافہ کرکے ایک دو گھڑی رکھ کر کھانے سے مضرت رفع ہو جاتی ہے اور قوت دل بڑھ جاتی ہے وید کہتے ہین کہ اناس کو بھون کر کھانے سے اسکا زہریلا اثر مٹ جاتا ہے

اننت مول ہو

بفتح الف وفتح نون اول وسکون نون دوم وتاے فوقانی موقوف وضم میم وواو معروف ولام موقوف گجراتی مین انتو لاہل سری اور مارواڑی مین گورسیرا اور مرہٹی مین سفید انگل سری اور سنسکرت مین شوریت ساریوا اور ساروا اور گوپی اور انگریزی مین ہمی ڈسمس روٹ اور لاطن مین ہمی ڈسمائی انڈکس اسکے نام ہین ان بھوت چلتّ ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ اننت مول ہندی کا لفظ ہے اور تحفہ شکرہ مین لکھا ہے کہ اننت مول زبان مرہٹی کا لفظ ہے اسکو ساریوا اور گریا ساؤ اور گوریا ساؤ بھی کہتے ہین اسکی [illegible] قسم اور ہے اسکو کالیسر مین دیکھو

صفات وشناخت اننت مول کی بیل ہندوستان مین باندا سے ادوھا اور سکم تک اور دکن مین تراونکور اور سیلون تک ہوتی ہے اس بیل کا رنگ سیاہ ہے اور دوسرے درخت سے لپٹنے والی ہے اسکے پتّے نکے نیچے لوہے کے رنگ کے رنگین ہوتے ہین ڈنڈی پر اسکے پتّے آمنے سامنے لگتے ہین وہ کچھ لمبے اور انار کے پتّوں کی طرح ہوتے ہین جنپر سفید دھاریان ہوتی ہین اس مین چھوٹے اور سفید رنگ کے پھول لگتے ہین ان مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی اس بیل کی پھلیان لگتی ہین جو دو تین انچ لمبی لمبی ہوتی ہین ذائقے مین شیرینی اور تلخی ہے ان مین لمبے لمبے بیج نکلتے ہین انکی جڑ پر لمبے تارون کا گچھا رہتا ہے اسکی جڑ لمبی چلی جاتی ہے اور اس مین کہین کہین شاخ پھوٹتی ہے اس جڑ سے کھجور کچری کی سی خوشبو آتی ہے یہ جڑ زیادہ دوا کے کام آتی ہے موٹائی مین قلم سے لگا کر انگلی کے برابر اور طول مین مختلف ہوتی ہے کم و بیش بل کھائے ہوئے اس جڑ کی پولیان بندھی ہوئی بکتی ہین چھ انچ یا بارہ انچ طول مین اور سیدھے بل مین اسپر نالیان بھی ہوتی ہین اوپر کی چھال پتلی اور بھوری زردی مائل جو نیچے کی چھال سے بآسانی اتار سکتے ہین نیچے کی چھال اکثر چھلون مین ترکی ہوئی اور خوشبودار ذائقہ شیرینی لیے اور بہت خفیف خراشدار بعض اسکو چنبیلی کی قسم سے بتاتے ہین

طبیعت وید سرد بتاتے ہین

خواص و فوائد ڈاکٹر کہتے ہین کہ اسکی جڑ مدر معرق مبدل اور مقوی ہے جلد کے پرانے مرضون مین جو آتشک کے باعث ہا کسی اور وجہ سے ہون اور درد مفاصل مزمن اور نتائج آتشک مین مفید ہے عشبہ کی جگہ کام مین لا سکتے ہین بلکہ بعض طبیبون کی راے مین اُس سے بہتر دوا ہے۔ تاثیر دافع



بہت خوب ہوتی ہے اور ہاضمے کو بڑھا کر بھوک لگاتی ہے دو اونس جڑ کو ایک پائنٹ کھولتے ہوئے پانی میں دو گھنٹے تک بھگو کر نچوڑ کر دو اونس سے پاؤ اونس کی مقدار میں پلائیں۔

وید کہتے ہیں کہ اننت مول سرد شیرین ہضم ہونے میں بھاری چرب تر ذری ہے منی کو بڑھاتی ہے کھجلی اور جذام اور تپ کو دور کرتی ہے منھ کی بدبو کو دفع کرتی ہے بدہضمی اور دمے کو نافع ہے خون کو صاف کرتی ہے طاقت بڑھاتی ہے ہاضمے کے ضعف کو دفع کرتی ہے جلد بدن کے امراض آتشک اور عورت کی فرج سے سفید رطوبت کے آنے کو نافع ہے دست اور دوا اُن کے ساتھ بھی اسکو استعمال کرتے ہیں اس کی جڑ کو پیکر گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکانے سے پتھری کو نفع ہوتا ہے اور درد کے ساتھ پیشاب آنے کو بھی فائدہ پہونچتا ہے اسکو اور سفید زیرے کو جوش دیکر پلانے سے خون صاف ہوجاتا ہے اور صفرا کی تیزی دفع ہوتے ہیں پھوڑے پھنسی۔ گنٹھالا آتشک کی قسم کے امراض دفع کرنے کے لئے اسکا ساڑھے سات تولہ سے دس تولہ تک جوشاندہ دن میں تین بار پلانا چاہیئے بچوں کے منھ کے سفید چھالوں کو زائل کرنے کے لئے اسکی جڑ کو پیس کر شہد میں ملا کے لگاتے ہیں یا اسکی سوکھی ہوئی چھال کو پیس کے گھی میں بھون کر رات دن میں ایک ماشہ سے پونے چار ماشہ تک چٹاتے ہیں۔ آنکھ میں چھوٹی چھوٹی لال پھنسیاں ہوتی ہیں اُن کے اُوپر اننت مول کی بیل کا دودھیا رس لگاتے ہیں اسکی چھوٹی جڑ کو کیلے کے پتے میں لپیٹ کر پاک کر کے پتے میں سے نکال زیرے اور شکر کے ساتھ پیسکر گھی میں ملا کر چٹانے سے منی اور پیشاب کے متعلق کے اعضا کے امراض دفع ہوتے ہیں اس کی جڑ کا ضماد کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے اس کی جڑ عشبے کی جگہ کام میں آتی ہے اس کی تازہ جڑ کام میں لانی چاہیئے پُرانی ہونے سے اور سوکھ جانے سے اس کا نفع کم ہوجاتا ہے بدن کی کمزوری مٹانے کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہے اس کے ساتھ کتائی کو اونٹا کر پلانے سے پُرانی کھانسی دور ہوتی ہے اسکے جوشاندے کے ساتھ آتیس کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہیں بچوں کا خون صاف کرکے کمزوری دفع کرنے کے لئے اننت مول کو دودھ اور کھانڈ کے ساتھ اونٹا کے پلانا چاہیئے اننت مول اور ہینگ کو پیسکر تھوڑا سا اس میں سے کھلانے سے قے بند ہوتی ہے اس کے پتوں کو پیسکر دانتوں میں دبانے سے کیڑے نکل جاتے ہیں اس کی جڑ کو استعمال میں رکھنے سے بدن صاف ہوجاتا ہے

انوما (یونانی)

صفات و شناخت اس لفظ کے معنے بچوں کا گرانے والا ہیں اور وہ ایک قسم شنجار کی ہے جسے خس الحمار اور ابو خلسا اور رہو جہ بھی کہتے ہیں اسکے پتے شنجار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اسکے پتوں سے ذرا زیادہ لمبے اور باریک اور نرم ہوتے ہیں پتے کا طول چار انگل کا اور چوڑائی ایک انگلی کے برابر ہوتی ہے رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ پتے زمین پر بچھے ہوتے ہیں اس پودے میں

ساق اور پھول اور پھل نہین ہوتا جڑ پتلی اور لمبی اور کمزور ہوتی ہے اور رنگ سُرخ خون کا سا ہوتا ہے یہ
بودا سخت زمینون مین ربیع کے موسم مین اگتا ہے مزہ تلخ ہے **طبیعت** مرکب القوےٰ جوہر گرم تیز اور آتشی
ہے بعض سے ہے بعض کہتے ہین کہ بہت گرم اور بہت تیز ہے۔
فوائد اس مین سمیت ہے کھانا اسکا خطرناک ہے اگر سوا سات رتی اسکا پتا شراب کے ساتھ کھالین تو
پیٹ کا بچہ مر کر نکل جاے ساڑھے تین رتی اسکے کھا لینے سے بچہ جلد پیدا ہو جاتا ہے بلکہ اسکے پتے کو حاملہ
باندھ بھی لے تو حمل گر جاے اسکے لیپ سے مواد غلیظ تحلیل ہو جاتا ہے۔

انیسون

بفتح الف وکسر نون وسکون یاے معروف وضم سین مہملہ وواو معروف ونون موقوف
بادیان رومی وزیرہ رومی (ف)

صفات وشناخت ایک گھاس کا بیج ہے یہ گھاس ایک ہاتھ تک بلند ہوتی ہے اور ساق اُسکی
مربع اور باریک ہوتی ہے پتا بھی باریک ہوتا ہے اور اُس سے خوشبو آتی ہے پھول کا رنگ
سفیدی مائل ہوتا ہے اور یہ بیج طولانی غلاف مین ہوتا ہے سونف کے دانے سے چھوٹا اور اس سے
زیادہ سبز اور رنگ سفیدی وزردی مائل ہوتا ہے اور شکل مین اسکی کچھ مثلث پن پایا جاتا ہے اوپر کا
چھلکا اس کا بھوسی کی طرح ہوتا ہے مستعمل یہی بیج ہے بہتر وہ ہے جس کا دانہ بڑا ہو اور اُس سے
خوشبو آتی ہے اور یہ خوشبو تیز ہو اور تازہ ہو کہ چھلکا اُسکا آسانی سے جدا ہو سکتا ہو اور چاہیے کہ
دیکھ لین کہ چھلکا جدا نہو گیا ہو اسلیے کہ اکثر زیادہ تر تاثیر بیجون کے چھلکون مین ہوا کرتی ہے اور مزہ کا
تلخ و تیز ہو افریقہ کا انیسون مصری انیسون سے عمدہ ہوتا ہے اور ہندوستانی انیسون کا دانہ نہایت چھوٹا
ہوتا ہے اور یہ عمل مین بھی ضعیف ہوتا ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک گرم دوسرے درجے مین خشک تیسرے
درجے مین ہے جالینوس نے تیسرے درجے مین گرم وخشک بھی کہا ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے
خواص وفوائد لطافت پیدا کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے جلا پیدا کرتا ہے۔ دردون کو تسکین دیتا ہے
پیشاب اور دودھ اور پسینہ زیادہ پیدا کرکے جاری کرتا ہے رخسارون کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ فالج
اور لقوہ اور استرخا اور صرع کا جن شخصون کو عارضہ ہو انکی غذا مین داخل کرتے ہین اس کا بخور
و سعوط سردی کے دردسر اور آدھا سیسی اور سر کے دوران اور نزلات سرد اور کان کے درد کے لئے نافع
ہے انگور کے سرکے مین اسکو بھگو کر اور خشک کرکے بھونین اور کتان کے نیلے کپڑے مین پوٹلی باندھ کر ہمیشہ
سونگھین تو سردی کا زکام اور نزلہ دور ہو جاے بونے دو ماشہ انیسون کو چھ رتی مصطگی کے ساتھ اور
تین تولہ گلقند مین ملا کر کئی دن متواتر استفراغ بلغم کے بعد کھانا لیثرغس اور سبات بلغمی کو مفید ہے
کیونکہ دماغ کے مزاج کو تبدیل اور معدے کو قوی کرتا ہے سات ماشہ انیسون کو پانی مین جوش کرکے اور
صاف کرکے تین تولہ گلقند عسلی ملا کر پینا سبات کے لئے جو خارجی سردی یا ادویہ مخدرہ کے پینے سے پیدا ہو مفید ہے

اسوقت مین مریض کو غذا مین جوان مرغ کا گوشت دین جس مین گرم مصالح بالکردہ کی گری پڑی ہو انیسونکو
میپکر گلقند مین ملاکر مالیخولیا کے مریض کو خصوصاً جسکو مراقی مالیخولیا ہو دیتے ہین انیسون کا جوشاندہ شہد
ملاکر کابوس کے لیئے نافع ہے۔ جسکو فالج کا عارضہ ہو تو اُسکو چار دن یا سات دن تک وہ پانی پلاتے
رہین جس مین انیسون کو جوش کیا ہو اگر اس مین گلقند عسلی ملالین تو اور بھی بہتر ہے اسکا آنکھ مین لگانا
پُرانے سبل کے لیئے مجرب ہے اسکو پیسکر دانتون پر ملنے سے دانت صاف ہوتے ہین منھ کی بدبو جاتی
رہتی ہے سانس لینے کے عضو کو انیسون کا چابنا صاف کرتا ہے فم معدہ کو قوت دیتا ہے اُس کی
رطوبات کو دفع کرتا ہے ہلّی کے ساتھ جوش دیکر صاف کرکے سردی کے دردِ سر اور شقیقہ اور رکھنی
اور دمہ اور سردی کے خفقان اور امراض سینہ اور پھیپھڑے کے لیئے پینا مفید ہے جگر اور تلی کا سدہ
دور کرتا ہے پتھری کو خارج کرتا ہے پُرانی طبعی تپ کو مفید ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو اُسکو
روکتا ہے۔ قولنج کو دور کرتا ہے۔ قراقر اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ باہ اور گردے کو قوت دیتا ہے
قاتل زہرونکے اثر کو باطل کرتا ہے۔ منھ او رہاتھ پانون کے تشنج اور اسہال رطوبی کو مفید ہے
خصوصاً بھنا ہوا اس کام کے لیئے بہت مفید ہے اور پیسکر پانی کے ساتھ استعمال کرنا بواسیر کو نفع
ہے خصوصاً بواسیر ریحی کو بہت نافع ہے۔ انیسون کو جوش دیکر کھانڈ ملاکر اُس عورت کو پلائین
جسکے رخسار و غیرہ زردی بچہ جننے کی وجہ سے ہو زردی اسکی جاتی رہے۔ انیسون کو سرکے مین جوش
دیکر پیسکر اورام پر لیپ کرین تو تحلیل ہو جائین اسکی دھونی حاملہ عورت کو دینے سے حمل ساقط ہو جاتا ہے
اور مشیمہ نکل آتا ہے اُسکو باریک پیسکر روغن گل کے ساتھ کان مین ٹپکانا درد کو تسکین دیتا ہے
بہرے پن اور ثقل سامعہ کو جو چوٹ اور صدمے سے پیدا ہو نافع ہے مضر مثانے کو نقصان دیتا ہے
اور آنتون اور معدے اور پھیپھڑے سے ادرار زیادہ کرتا ہے اور گرم مزاج مین سر پر درد پیدا کرتا ہے مصلح
مثانے کے لیئے رب السوس اور آنتون اور معدے اور پھیپھڑے کے لیئے اسپغول اور کرویا شکر کے
ساتھ اور سونف اور دردِ سر کے لیئے تحقیق محیط مین سونف کی جگہ بادیان غلطی لکھا ہے خدا جانے یہ قید
کس لیئے لگائی ہے ورنہ موٹا سونف ہی مصلح ہے بدل سوئے کے بیج اور سونف اور کرویا اور تقویت
باہ مین تخم گزر مقدار خوراک تنہا پونے دو ماشہ اور بقول بعض سوا پانچ ماشہ تک اور سات ماشہ سے
ساڑھے سترہ ماشہ تک بھی لکھا ہے

انیسی فروٹ (ش)

انیسائی فرکٹس (ل)

صفات وشناخت یہ ایک درخت کے پھل ہین سونف کی قسم سے عوام مین انیسیڈ کہتے ہین
چھوٹا سا پھل ہوتا ہے پانچوان حصہ ایک انچ کا طول مین کسی قدر بیضاوی اور دو حصون مین تقسیم ہو جاتا
ہے ہر حصے پر پانچ خط ہوتے ہین خوشگوار بو اور ذائقے مین شیرین اور گرم اور خوشبو دار۔

خواص و فوائد عمدہ محرک اور خوشبودار ہے دواؤں کی مزہ کم کرنے کے لیے اسکو ملاتے ہیں نفخ اور قولنج اور پیٹ کے درد میں استعمال کرتے ہیں اور دواؤں کے خوشبودار کرنے کیلئے بھی مستعمل ہے

اوجھڑی (ھ)

بضم اول واو مجہول و سکون جیم تازی مخلوط بہا و کسرا ے ثقیل و یائے معروف فارسی میں شکنبہ کہتے ہیں
صفات و شناخت شکنبہ اور ہزار خانے کے مجموعے کو اوجھڑی کہتے ہیں امیر اللغات میں لکھا ہے کہ اوجھڑی جانوروں کا معدہ ہے اور طبیبوں نے یوں کہا ہے کہ اوجھڑی حیوان میں ایسے ہے جیسے انسان میں معدہ ہوتا ہے عربی میں شکنبے کو کرش اور ہزار خانے کو قبۃ بکسر قاف و بائے موحدہ مفتوحہ مشددہ و تائے آخر کہا کرتے ہیں عمدہ وہ اوجھڑی ہے جو جوان بکری اور جوان بھیڑ کی ہو اطبا کی اصطلاح میں مطلقاً اوجھڑی کے ذکر سے بکری اور بھیڑ کی مراد ہوتی ہے **طبیعت** گرم و تر ہے اور گیلانی سرد و خشک بتاتا ہے اور جتنی زیادہ چکنی ہوتی ہے اتنی ہی گرمی کی طرف مائل ہوتی ہے۔
خواص و فوائد گوشت کی بہ نسبت اس سے خون کم بنتا ہے اور جو خون بنتا ہے وہ بھی عمدہ نہیں بنتا اور کیموس اس سے خراب بنتا ہے اگرچہ خوب ہضم ہو جاوے مگر بھیڑ بکرے کے گوشت سے اس میں غذائیت زیادہ ہے اسکو زیادہ کھانے سے بلغم بہت پیدا ہوتا ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے اور غلیظ خلط بنتا ہے بے وقوفی اور سکتہ اور مرگی اور آنکھوں میں تاریکی پیدا ہوتی ہے نظر کمزور ہو جاتی ہے اسکی اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ خوب پکائیں گرم مصالح اور سرکے کے ساتھ کھائیں گیلانی لکھتا ہے کہ جو چیز اسکو جلد ہضم کرتی ہے اور اسکو بنا دیتی ہے وہ پودینا سرکا اور سداب اور کرفس ہے کہ انکو ڈالکر پکائیں جس شخص کی بے مزگی مٹانا اور مائی خون پیدا ہو اسے چاہئے کہ اوجھڑی کھایا کرے اور جس شخص میں کھانا کھانے کے بعد کھانے میں دو خاشیت آتی ہو اسے بھی اسکا استعمال مناسب ہے اوجھڑی پیٹ میں زیادہ ٹھہرتی ہے اسلئے جو لوگ اسکو نہ کھاتے ہیں انکو چاہئے کہ جوارشات استعمال کریں

اود (ھ)

بکر بضم الف و سکون واو مجہول و دال مہملہ موقوف اسکو اودبلاؤ بھی کہتے ہیں
صفات و شناخت ایک دم دار حیوان ہے دریاؤں میں رہتا ہے اور میں نے بڑے بڑے تالوں میں بھی دیکھا ہے اسکے خصیوں کو جند بیدستر کہتے ہیں یہ پانی کی بلی ہے مگر اسکی دم بلی کی دم سے بڑی ہوتی ہے اور قد بھی اسکے قد سے بڑا ہوتا ہے اون بھی بڑا اور نرم ہوتا ہے بلی سے اون میں یہ بات نہیں مچھلی کا بہت شکار کرتا ہے اور مچھلی کھاتا ہے آواز اسکی شکرے کی سی معلوم ہوتی ہے اسکے گوشت میں بساندھ ہوتی ہے مگر مچھلی سے میں بساندھ کم ہوتی ہے بعض کتابوں سے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سگ آبی ہے مگر محققین کہتے ہین کہ سگ آبی نہین لیکن جسکو جل مانس کہتے ہین یہ وہی ہے کہتے ہین کہ پانی کے باہر بھی رہتا ہے مگر بالکل خشکی کا باشندہ بھی سمجھنا غلطی ہے ایسا ہوتا ہے کہ پانی کے کنارے سوراخون مین سوتا ہے انھین مین بچے دیتا ہے اسکے بال موٹے ہوتے ہین رنگ سیاہ مائل بسرخی ہوتا ہے صاحب صیدنہ کہتا ہے کہ سفید رنگ بھی ہوتا ہے بلگیریا کے ملک مین ایک قسم کا اود بلاؤ ہوتا ہے اُسے قندس بضم قاف وسکون نون وضم دال مہملہ وسکون سین مہملہ کہتے ہین اس سے بھی جندبیدستر حاصل کرتے ہین اور اسکی کھال سے پوستین اور فرش وغیرہ بھی بناتے ہین **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے میٹھے پانی مین رہنے والے اود بلاؤ مین رطوبت زیادہ ہوتی ہے جسکی وجہ سے اسکی طبعی خشکی کم ہوجاتی ہے

خواص و فوائد اسکی زبان بورائے کتے کے کاٹے ہوے زخم پر باندھنے سے سمیت کو چوس لیتی ہے اسکی زبان کو جلاکر زخمون پر چھڑکنے سے صحت ہوجاتی ہے مرہم مین داخل کرنے سے زخمون کو جلد بھرتی ہے اسکے پیشاب مین بھی سان کر چوتھیا کے مریض کے گلے مین باندھنے سے دورہ بند ہوجاتا ہے اسکی ہڈی کی دھونی سے آدھاسیسی کا درد جاتا رہتا ہے اسکے پتے کے کھانے سے آدمی فوراً مرجاتا ہے اور کوئی علاج فائدہ نہین کرتا اور بطور [illegible] آنکھ مین لگانے سے جالا اور پھلی کٹ جاتی ہے اسکا تازہ پھیپھڑہ نقرس کو نافع ہے اسکے بھیجے کو ویسے ہی [illegible] بطور سرمے کے آنکھ مین لگانے سے دھند دفع ہوتا ہے اگر اسکے چمڑے سے موزے بناکر پاؤن مین پہنین تو نقرس کو نفع ہو اسکا گوشت نمک لگاکر سکھایا ہوا ریح کرد و نا کو نافع ہے اسکی کچلیان بچے کے گلے مین لٹکانے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے اسکا پوستین پہننے سے بدن مین بہت گرمی پیدا ہوتی ہے اسکی پوستین پہنکر گوشت بوڑھون اور سرد مزاج والون اور مفلوج لوگون اور نقرس کے مریضون کو نافع ہے اس کی کھال کو اگر پاؤن کے نیچے رکھنے سے بالخاصہ نقرس کو نفع پہونچتا ہے وید بھی کہتے ہین کہ اسکے بھیجے کو آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی تاریکی جاتی رہتی ہے اور درداد اور چھیپ پر بھی اسکا لگانا نافع ہے قولنج کو بھی مفید ہے اور دست آور ہے استسقا دفع کرتا ہے اسکی چربی کی مالش سے پُرانی گٹھیا زائل ہوجاتی ہے

اودبھدلون (ھ)

بفتح الف وسکون واو و دال مہملہ موقوف وکسر بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون دال مہملہ وضم لام و واو و واو مجہول و نون [illegible]

صفات وشناخت کھاری نمک کی قسم سے ہے پانگالون بھی کہتے ہین مزہ اسکا کڑوا اور تیز اور کھاری ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ نمک تلخ جسکو عربی مین ملح مر بولتے ہین یہی ہے ہندی مین نمک تلخ کو پادالون کہتے ہین جسکا اطلاق اودبھدلون پر بھی ہوتا ہے اور نمک سانبھر بھی [illegible] حکیم غلام امام نے اپنی مفردات مین [illegible] نمک نفطی [illegible]

خواص و فوائد ہضم جلد ہوتا ہے باریک مجاری مین نفوذ کرتا ہے انہین سے باد کو نکالتا ہے بعض کہتے ہین کہ [illegible] نزدیک مفسد خون ہے باد کو زیادہ کرتا ہے اسکے استعمال سے خون خشک ہوتا ہے استسقا کو دفع کرتا ہے حکیم شریفخان کا قول ہے کہ اس سے صاف خون پیدا ہوتا ہے اور رگون مین جلد نفوذ کرتا ہے باد کو دفع کرتا ہے

اوسیوس (یونانی)

بضم اول

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے جسکو آگ کے جلانے کے کام مین لاتے ہین اسکی لکڑی ابتدا مین سیاہی مائل ہوتی ہے اور آخر مین سرخی مائل ہوجاتی ہے شاخین اسکی پتلی ہوتی ہین اور مشکل سے کٹ سکتی ہین پتے آس کے پتونکی طرح ہوتے ہین مزہ تلخ ہوتا ہے اسی لیے زیادہ مقطع ہین اسکو پینے سے جگر کا سدہ کھل جاتا ہے یرقان کو نفع ہے یہانتک کہ اگر اسکی لکڑی کا پیالہ بنا کر اس سے پانی پیا جائے تب بھی نفع ہو

اوفیموبذاس (ی)

بضم الف وسکون واو وکسر فاء وسکون یاے تحتانی وضم میم وسکون واو وفتح باے موحدہ و ذال معجمہ مفتوح والف ساکن وسین مہملہ

صفات و شناخت گیلانی کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے معنی اسکے جنگلی تلسی کی طرح ہین افریقہ مین اسکو لسیعہ کہتے ہین اسکی شاخین ایک بالشت کی برابر لمبی ہوتی ہین اور انپر رونگٹے ہین رنگ تیرگی مائل ہوتا ہے بیج کلونجی کی طرح ہوتا ہے رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اجواین خراسانی کے سے غلاف مین ہوتا ہے جو پھول کے بعد ظاہر ہوتا ہے مستعمل اسکی جڑ ہے گیلانی کہتا ہے کہ جڑ مین کوئی نفع نہین صرف بیج مستعمل ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد لطافت اور خشکی پیدا کرتی ہے اور کسی طرح کا لذع اس سے پیدا نہین ہوتا اگر سانپ یا کوئی دوسرا کیڑا مکوڑا کاٹ کھائے تو ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک اسکو شراب کے ساتھ استعمال کرین اور ساڑھے تین ماشہ کی مقدار مین مُرکی اور سیاہ مرچ کے ساتھ عرق النسا کو مفید ہے دلکو اصلاح کرتی ہے **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

اوک بارک (ش)

کویرکس کارٹکس (ل)

صفات و شناخت موسم بہار مین اوک کے درخت کی چھوٹی شاخونسے چھال اُتار کر خشک کر لیتے ہین لپٹے ہوئے ٹکڑے ہوتے ہین اوپر سے چھلکا خاکی رنگ کا چمکدار ہوتا ہے اندر سے رنگت چھال کی دارچینی کے مانند بناوٹ ریشہ دار اور بہ آسانی ٹوٹ جانے والی بو کچھ نہین اور ذائقہ بہت کسیلا۔

خواص و فوائد قابض ہے اسکا جوشاندہ بہت مستعمل ہے خصوصًا بیرونی استعمال کے لیے پرانے اسہال مین بعض اوقات اسکے جوشاندہ سے فائدہ ہوتا ہے ایک یا دو اونس کی مقدار مین دین استحاضے مین اسکا جوشاندہ تنہا یا ایک پائنٹ مین ساٹھ گرین پھٹکری ملا کر بطور پچکاری کے استعمال مین لانا بہت مفید ہے رحم کے سرطان مین اس نسخے سے بہت آسایش ہوتی ہے جوشاندہ

اوک بارک چار اونس ماجو پھل کا سفوف آدھ ڈرام پچکاری کے ذریعہ سے دن میں کئی بار استعمال میں لائیں مرض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے کوون کے انٹالک نے بھی اسکے جوشاندے سے غرارہ کرانا مفید کہا

اوکسائڈ آف انٹی منی (دکمدش)

انٹی مونیائی اوکسائڈم (دل)

صفات وشناخت سولیوشن آف کلورائڈ آف انٹی منی اور کاربونیٹ آف سوڈیم سے تیار کرتے ہیں سفید سفوف ہے خفیف میلاپن لیئے ہوئے حرارت سے پگھلتا ہے پانی میں حل نہیں ہوتا نمک کے تیزاب میں بخوبی حل ہو جاتا ہے اور ایسڈ ٹارٹریٹ آف پوٹاشیم کے ہمراہ جوش دینے سے بالکل حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد مقدار مناسب میں بار بار دینے سے جی متلاتا ہے اور پسینہ آتا ہے اسیواسطے بخار میں دیتے ہیں **مقدار خوراک** ایک گرین سے چار گرین تک۔

اوکسائڈ آف بسمتھ (ش)

بسمیوتھائی اوکسائڈم (دل)

صفات وشناخت سب نائٹریٹ آف بسمتھ اور سوڈا کے سولیوشن سے تیار کرتے ہیں لیموں کے چھلکے کی رنگت کا سفوف ہے مگر ماند ذرا سرخ کرنے کے بعد تولیں تو وزن کم نہ ہونا چاہیئے پانی میں حل نہیں ہوتا نائٹرک ایسڈ میں جس میں باعتبار حجم کے نصف پانی ملا ہو حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد مقوی ہے معدے پر تاثیر تسکین کی پیدا کرتا ہے قے اور اسہال کو روکتا ہے ہاضمے کے قصور میں جب معدے میں درد ہوتا ہو اور اسہال بھی ہوں مفید ہے معدے کی پرانی سوزش اور معدے کے زخم کے لیئے کھلاتے ہیں اسہال کہنہ اور پیچش اور سل کی بیماری کے اسہال میں بھی مفید ہے بچوں کے دستوں کو مفید ہے۔

اوکسائڈ آف زنک (ش)

زنسائی اوکسائڈم (دل)

صفات وشناخت ملائم سفید رنگ کا بلا بو اور بلا ذائقہ سفوف ہے گرم کرنے سے زرد ہو جاتا ہے ڈائلیوٹیڈ نائٹرک ایسڈ میں بغیر جوش کھانے کے حل ہو جاتا ہے۔

خواص وفوائد مقوی دافع تشنج اور قابض ہے مرگی اور عصبی درد اور بچوں کے عام تشنج اور معدے کے عصبی درد اور فالج اور عام ناطاقتی میں دیتے ہیں مگر فائدہ اسکا جو مدت تک استعمال کرنے سے ظہور میں آتا ہو سل کے مرض میں پسینہ روکنے کیلئے بھی مفید ہے باہر لگانے سے عمدہ قابض اور خشک کرنیوالی دوا ہے خشک کو زخم پر چھڑکتے ہیں

یا بطور مرہم کے لگاتے ہیں چنانچہ نئے زخم پر لگاتے ہیں اور بستر پر پڑے رہنے سے جو زخم ہو جائیں اُن پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے علاوہ ازیں بہت سے امراض جلد میں جب عفونت زیادہ ہوتی ہو نہایت مفید ہے **مقدار خوراک** ایک گرین سے دس گرین تک

اوکسائڈ آف سلور (ش)

(ارجنٹائی اوکسائڈم دل)

صفات وشناخت قلمی نائٹریٹ آف سلور اور لائم کے سولیوشن سے تیار کرتے ہیں - زیتون کے پھل کے رنگ کا ہیولیٰ لئے ہوئے سفوف ہے حرارت سے اوکسیجن نکل جاتا ہے اور چاندی رہ جاتی ہے اور نائٹرک ایسڈ میں بخوبی حل ہو جاتا ہے انتیس گرین کو حرارت دینے سے ستائیس گرین چاندی حاصل ہوتی ہے -
خواص و فوائد مقوی اور دافع تشنج ہے چنانچہ مرگی میں دیتے ہیں معدے کے عصبی درد میں بھی مفید ہے اور استحاضہ میں قبض کی تاثیر ہوتی ہے **مقدار خوراک** آدھے گرین سے دو تک -

اوکھراڈی (ھ)

صفات وشناخت اسکا پیڑ ایک سے تین فٹ تک لانبا ہوتا ہے اس میں سے بیجنی نیلا رنگ نکالا جاتا ہے یہ سوکھی تلاؤں کی تہہ میں اور ندیوں کے کنارے ہندوستان کے گرم ملکوں میں سب جگہ ہوتا ہے -
خواص و فوائد اسکی جڑ کی راکھ بچوں کو بلغم کی بیماری میں دی جاتی ہے جڑ کے جوشاندے سے دھونے سے زخم صاف ہو جاتا ہے اسکے بیج کی پھنکی دینے سے دست لگتا ہے اسکی اور گروند کی جڑ کوٹ کر ٹکیہ بنا کے باندھنے سے چھالا اُٹھ جاتا ہے سوکھے پیڑ کے پھل پتے چھال جڑ پھول جوش کر کے اسپر شہد ملا کے [illegible] کے پلانے سے خون صاف ہو جاتا ہے اور ان سب چیزوں کو جلا کر اس راکھ میں کالی مرچوں کا سفوف ملا کر تیل میں ڈال کے لگانے سے سر کے پرانے زخم مٹتے ہیں جسکا پیشاب رکجاے اسکو اسکے اجزا اور کالی مرچیں گھونٹ کر پلادیں -

اُولا (ھ)

بضم الف و سکون واو و لام [illegible]
صفات مشہور و معروف ہے **طبیعت** سرد و تر کبھی بالعرض اس سے گرمی و خشکی بھی ظاہر ہوتی ہے -
فوائد سب خیال میں برف کی طرح ہے اور اس سے زیادہ کثیف ہے بد معدے کے ناموافق ہے اسکا پانی دانتوں کے درد کیلئے جو گرمی سے ہو مفید ہے اگر جونک حلق میں چپٹ جائے تو اسے بھی فائدہ پہنچاتا ہے اسکو کپڑے پر پھیلا کر ایسے شخص کی گردن پر جسکے گلے میں گھینگے کا عارضہ ہو باندھیں تو اسکو تحلیل کر دے مگر درد اور سوزش بہت ہوتی ہے اور جلے ہوئے عضو پر ملنے سے درد اور سوزش کو تسکین ہوتی ہے اولے کو زمین پر ڈالدیں کہ پانی ہو جاے اس مقام کی مٹی لیکر پھوڑے پر ملیں تو سوزش اور درد موقوف ہو جاے اور جو اس مٹی کی گولی بنا کر سکھالیں اور ضرورت کے وقت اسکو پانی میں بھگو کر لیپ کریں تو بھی یہ اثر ظاہر ہو اور ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اولے کی مٹی لیکر اس زخم پر

چھڑکین جو جلنے سے پیدا ہوا ہو تو متعفن گوشت دور کر دیتی ہے اور عمدہ گوشت جما دیتی ہے اور کوئی چیز اس باب مین اسکے برابر اثر نہین رکھتی مگر یہ بھی خیال رکھین کر زیادہ گوشت نہ جم جائے اور جلے ہوئے زخم کو ادوے کے پانی سے دھونا بھی مفید ہے اسکے کھانے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے خاصکر ایسے آدمی مین جسکے معدے مین سردی غالب ہو گرم مزاج کے پٹھون اور ہاضمے کو قوت دیتا ہے تشنگی پیدا کرتا ہے *

اوے کالڈو (ھ)

قندکرر (ف) ابلوج (عربی)

صفات و شناخت شکر سفید کو پانی مین ملکر کے انڈے کی سفیدی یا کف شیر سے صاف کر کے قمین اپچکر باندھتے ہین اسکی طبیعت گرم درجۂ اول مین ہے بعض نے ایسا ہی کہا ہے مگر کھانڈ سے زیادہ گرم ہے

خواص و فوائد کھانڈ سے زیادہ غلیظ ہے کھانسی اور درد سے اور سینے کے درد کو مفید ہے اجابت اس سے کھل کر ہوتی ہے رحم اور انت کی سردی کو دفع کرتا ہے ۔

اون (ھ)

بضم اول و واو معروف و سکون نون (پشم (ف) صوف (ع)

صفات و فوائد اون کی کئی قسمین ہین ان مین سے ایک قسم کے تار بہت لمبے ہوتے ہین اور دوسری قسم کے تار بہت چھوٹے ہوتے ہین اور بیچ ایک درمیانی قسم بھی ہے ویسی ہی بارسکی اور موٹائی اور نرمی کے اعتبار سے بھی اون کی بہت سی قسمین ہین جو اون اس ملک مین پیدا ہوتی ہے وہ بہت موٹی اور کردی ہوتی ہے یہان کے اون کے بگڑنے کا ایک سبب یہ ہے کہ بھیڑین کچھ بھی پالی نہین جاتین اور دوسرا سبب اقلیم کی زیادہ گرمی ہے اگر انھین بھیڑون کو پہاڑ پر لے جائے اور ولایتی طور پر انکی خوب خبرداری کرتے تو رفتہ رفتہ انکی خاصیت بدل جاتی چنانچہ ملک اسپین مین ایک قسم بھیڑ کی ہے جسکو میرینو کہتے ہین اسکی اون ایسی باریک اور نرم ہے کہ بانات جو اس سے بنی جاتی ہے ریشم کی سی چمک رکھتی ہے اور بہت ملائم ہے اور وہی بھیڑین انگلستان سے کنین اور اسپین کی کوہستانی آب و ہوا کے سبب سے انکی خاصیت تبدیل ہو گئی اون سرخ و سیاہ و سفید ہوتی ہے سیاہ مین سرخ سے زیادہ گرمی ہے اور سرخ سفید سے زیادہ گرم ہے اور مطلقاً اون کی طبیعت دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے اور جلی ہوئی تیسرے درجے مین خشک ہے بہتر وہ ہے جو نرم اور خالص ہو گیلانی نے لکھا ہو کہ پہننے کے لئے سب سے عمدہ بھیڑ کی وہ اون ہے جو اسکی کھال سے ملی ہوئی ہو یہ ملائم ہوتی ہے اسکو عربی مین میم کے فتح اور

اور راے حملہ کے سکون اور عین مہملہ کے فتحہ اور زاے معجمہ کے کسرے وراے معروف سے کہتے ہین اور
اس مین سے بھی وہ بہتر ہے جو گردن اور ران اور بچھونہر سے لی جاے اور ران کی اون بہت ہی عمدہ
ہوتی ہے اس مین خشکی کم ہوتی ہے اور گرمی زیادہ رکھتی ہے اور یہ بھی حد اعتدال کے قریب قریب ہوتی ہین
ابن رقیہ نے کہا ہے کہ دوسری قسم کے اونون سے خاص اس اون کا کپڑا اچھا ہوتا ہے اور بہ نسبت
اُنکے اسکی گرمی بھی زیادہ ہوتی ہے اسکا کپڑا ہر قسم کے مزاج کے موافق ہے اپنی نرمی کی وجہ سے بدنکو نرم
کرتا ہے گردے کو گرم رکھتا ہے گرکو قوت دیتا ہے باہ کو حرکت مین لاتا ہے سرد مزاج والون کو فربہ کرتا ہے
اون کو جلانے کے بعد اسکی قوت حارہ تھوڑی سی لطافت کے ساتھ ہوجاتی ہے اسی لیے زخمون پر لگانے
سے اُنکے ڈھیلے گوشت کو گھلا دیتی ہے اور ایسے ضمادون مین داخل ہوتی ہے جو خشکی پیدا کرتے ہین
اور چرک سے بھرے ہوے اون کو اُس عضو مین بھر دین جو پھٹ جاے اور ایک رات دن رکھ کر
بدل دین جلد نفع ہوگا چوٹ لگے ہوے اور اکھڑے ہوے عضو پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکو جلا کر
اور دھوکر آنکھ کی دوا مین داخل کرتے ہین سرخ اون بتی اُچھلنے کے لیے بے نظیر ہے روغن گل کے
ساتھ ورمون کو تحلیل کرتی ہے اور ڈسے گئے کے کاٹے ہوے کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے اونی
کپڑے سے بدن مین گرمی وخشکی پیدا ہوجاتی ہے اور کھال سخت ہوجاتی ہے اور کھجلی بھی چلنے لگتی ہے
اور ڈھیلے اعضا سخت ہوجاتے ہین جنکا مزاج گرم ہو اُنکے نامناسب ہے اور گرمی کے موسم مین بھی
مناسب نہین مناسب یہ ہے کہ اُسکے تلے روئی کا یا کتان کا کپڑا رکھین اونٹ کے اون کے کپڑے مین
گرمی وخشکی زیادہ ہے اگر اکلیل الملک اور کمون کو اون مین رکھکر حمول کرین تو خون حیض جاری ہوجاے
اور بچہ نکل جاے۔ نو مہینے اور سال بھر کے بچون کی اون بہت نرم ہے اور پہننے کے لیے نہایت عمدہ
ہے پشت اور گردے کے لیے بہت موافق ہے بدن کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے اور خوبصورتی آجاتی
ہے اسکا پوستین بھی ایسے ہی فوائد رکھتا ہے باہ مین قوت آتی ہے گردے اور مثانے اور چوتڑ کو نفع ہوتا
ہے اور جو پوستین جوان کا بنایا جاے وہ اعتدال کے ساتھ گرم ہوتا ہے۔ اور جسم کے موافق ہے اور
بوڑھے جانور کے پوستین مین گرمی بہت کم ہے اون کا فرش نقرس کو نافع ہے اون کے کپڑے
سے جوں بدن مین نہین پڑتی

اونٹ (ھ)

بواو معروف ونون غنہ وتاے ثقیل موقوف۔ شتر (ف) جمل وبعیر وابل وابو ایوب (ع) ✦

صفات وشناخت صرف دو قسم کے اونٹ پاے جاتے ہین جو دونون گھریلو ہین پہلی قسم کا اونٹ جسکے
دو کوہان ہین بختی کہلاتا ہے اور ایشیا کے درمیانی ممالک ترکستانی فارس تبت تاتار اور چین مین ملتا ہے دوسری
قسم کا اونٹ جسکا صرف ایک ہی کوہان ہے عربی کہلاتا ہے اور عربستان ہندوستان اور افریقہ کے شمالی اطراف
مین رہتا ہے۔ یہ جانور کئی دن تک بھوک پیاس کی تکلیف اُٹھا سکتا ہے حالانکہ اور جانور ایسی حالت مین

مرجاتے ہین اسکی پیٹھ پر جو بیڈول سا کوہان ہوتا ہے وہ چربی کا پنڈا ہے جسوقت اونٹ اُن ملکون مین سفر کرتا ہے
جہان اسکو خوراک میسر نہین آتی تو وہ چربی خوراک کی قائم مقام ہوجاتی ہے یعنی بدل ماتحلل ہوکر بدنکے تغذیے
مین صرف ہوتی ہے غرض جس حالت مین اور جانور بھوک سے مرجاتے ہین اونٹ گویا اپنی کوہان کو کھاکر جیتا ہے
اور کئی روز تک خوراک نہ ملے تو اسی طرح کوہان کی چربی کے باعث زندہ رہ سکتا ہے جہان اونٹ کو دور تک
خوراک نہین ملتی وہان دن بدن اسکا کوہان چھوٹا ہوتا جاتا ہے اور جب خوراک ملنے لگتی ہے تو کوہان بھر جاتا
ہوجاتا ہے اونٹ کے معدے کے پہلو مین چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہین اور ان خانون کے منھ کے گرد
رگونکے بند ہین جسوقت اُن خانون مین پانی بھرجاتا ہے تو اُن رگون سے اُنکے مُنھ بند ہوجاتے ہین ہر
خانے کی مقدار اپنی اصل کے سولھوین حصے کے برابر ہے جب اونٹ ایسے مقام مین ہوتا ہے جہان پانی
بہت ملسکتا ہے تو ان خانون کو پانی سے بھرلیتا ہے اور اُس مین بند رکھتا ہے جب اُس کو پانی کی بہت
احتیاج ہوتی ہے تو بقدر حاجت ایک ایک خانہ کھولتا جاتا ہے بعض اوقات ایسا اتفاق ہوا ہے کہ عربوکو
پانی نہین ملا اور سخت ضرورت مین یہ تدبیر کی ہے کہ اونٹون کو ذبح کرکے اُنکے معدے مین سے پانی پیا
ہے اور اپنی جان بچائی ہے اونٹ پانچ دن تک پیاسا چل سکتا ہے مگر بہار کے ایام مین جن دنون سے
مین سبز نباتات بکثرت کھانے کو ملتے ہین پچیس روز تک بغیر پانی پینے کے چل سکتا ہے۔ بہتر یکسالہ
فربہ اعرابی اشقر یعنی سرخ مائل بزردی و سیاہی ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے مین اور خشک تیسرے
درجے کے پہلے مرتبے مین بچے کا گوشت زیادہ گرم وخشک بتاتے ہین۔

خواص و فوائد اسکا گوشت باہ کو قوت دیتا ہے اور اعضاے رئیسہ کو بھی قوت پہونچاتا ہے چوتھیا اور
عرق النسا اور کولے کے درد اور یرقان سیاہ اور پیشاب کی جلن کے لیئے نافع ہے مگر خون سوداوی پیدا
کرتا ہے بچے کا گوشت اُن لوگون کو جو زیادہ ریاضت کرتے ہین اور عرق النسا کو نافع ہے اور چوتھیا
کے آخر مین مفید ہے اونٹ کا گوشت غلیظ ردی الکیموس ہے ثقیل بھی ہے اس سے تلی بڑھ جاتی ہے
سوداوی اورام کو جیسے سرطان اور تر خارش کو مضر ہے خون سوداوی پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے
ہے اور ایسے شخص کے نامناسب ہے جس مین ریاح کا غلبہ ہو امراض سرد عارض ہون بعض کہتے ہین کہ
اس کا گوشت گرمی اور التہاب پیدا کرتا ہے باوجودیکہ نہایت غلیظ ہے اسکا موت ہمیشہ پیتے رہنے سے
ریاح غلیظ اور امراض سرد اور وجع الورک اور عرق النسا وغیرہ کا عارضہ پیدا ہوتا ہے اسیطرح اسکے گوشت سے یہ عوارض
واقع ہوتے ہین اسکے گوشت کو چقندر اور نمک اور سوے کے ساتھ خوب گلاکر کھانے سے نفع ہوتا ہے یا ایسا کرین
کہ کالی مرچ اور زیرہ وغیرہ ملادین یا رائی اوپر سے کھالین یا اُسکے بعد مربیٰ اور صاف شراب پی لین اور اچھی طرح محنت
کرنیکے بعد کھانا بھی مضرت کو دفع کردیتا ہے اور بغیر اُس شخص کے جو محنت کرتا ہو مناسب نہین اگر اسکے گوشت کے
کھانیکے بعد قولنج اور التہاب معلوم ہو تو سرد پانی سے نہالین اور اسکے کھانے کے بعد تھوڑا سا ٹہلنا چاہیئے بعدہ الٹی
کروٹ پر سونا چاہیئے تاکہ گرمی پیدا ہوکر ہضم ہوجاوے سرکہ و مری و کانجی سے بھی اصلاح خوب ہوجاتی ہے گیلانی کہتا ہے
کہ اونٹ کا بدن جسقدر فربہ زیادہ ہو اور عمر بہت ہو تو اسکا گوشت ردی ہوجاتا ہے اور ہر قسم کے سوداوی مرض پیدا کرتا ہے۔

قوت باضمہ ضعیف کرتا ہے اسکی اصلاح کا یطریق ہے کہ خربوزے کا چھلکا ڈالکر خوب گلائین اور جن کو
کھانے کا ہمیشہ اتفاق ہوتا ہو انکو چاہیئے کہ بدن سے سودا اور اخلاط غلیظ کو نکالتے رہین اور لطیف
و مرطب غذائین کھائین سرکہ اور کبر کا اچار سرکے مین پڑا ہوا اور اشترغار کھانا چاہیئے اگر مزاج
مین گرمی ہو تو ادرک کا مربا کفایت کرتا ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اسکے بدن کی گلی عاشق
کی آستین مین باندھ دینے سے عشق زائل ہو جاتا ہے جہان اسکی چربی رکھی ہوتی ہے وہان سانپ
نہین آتا۔ اسکے گوشت کو جلا کر دوا و ر لیپ کرنے سے جاتا رہتا ہے جھائین پر اسکے تازہ پھیپھڑے کو
گرا بھی گرما گرم ہو ملنے سے جاتی رہتی ہے اسکی چربی بواسیر کے مسون پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔
اس کی ہڈی کی بھینگ کو روئی یا اون مین لگا کر عورت کی فرج مین بعد فراغ حیض کے حمول کرنے
سے حمل رہنے پر اعانت ہوتی ہے اسکی مینگنی کو پیسکر ناک مین سونگھنے سے نکسیر کا خون بند ہوتا ہے
اسکی مینگنی کو ادویہ مناسب کے ساتھ پینے سے مرگی کو نفع ہوتا ہے تازہ مینگنیون کو پیسکر کنٹھ مالا پر لگانے
سے فائدہ ہوتا ہے۔ اونٹ کے منہ سے جو جھاگ مستی کے وقت نکلتے ہین انکو کھانے سے جنون
پیدا ہوتا ہے۔ پودینے کے پتون کا پانی اونٹ کے دماغ پر ٹپکانے سے اور اس زہر نے کہا ہے
کہ ناک مین ٹپکانے سے مستی جاتی رہتی ہے پیشاب اسکا استسقا کے لیئے نہایت موثر ہے اس
طریق سے دینا چاہیئے جس طریق سے اونٹنی کا دودھ دیتے ہین اسکے پیشاب کو گرم کرکے کان مین
ٹپکانا درد کو تسکین دیتا ہے ثقل سامعہ کو دور کرتا ہے اسکے بالون کو جلا کر زخمو نپر چھڑکنے سے خون
جاری بند ہو جاتا ہے اسکے بالون کو ران پر باندھنے سے رکا ہوا پیشاب جاری ہو جاتا ہے گیہون
اسکے پسینے مین بھگو کر چڑیون کو کھلائین تو وہ بیہوش ہو جائین اسکے منہ کے جھاگ بھی یہی تاثیر رکھتے
ہین اونٹ کی آنکھ سہیل ستارے پر پڑجائے تو فوراً مرجائے اسکو کھایا جائے تو پانچ انڈے
اٹھائیس تولہ روغن زیتون اور اسیقدر شراب مین ملاکر پلانے سے جاتی رہتی ہے اسکے بدن مین
جو کیڑا پڑجاتا ہے اسکو بازو پر باندھنے یا گردن مین لٹکانے سے چوتھیا جاتی رہتی ہے اسکو روغن
زیتون یا مکھن مین پیسکر کیڑے کوڑے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر اتر جاتا ہے
وید کہتے ہین کہ اونٹ کا گوشت شیرین اور سبک ہے بینائی کو قوی کرتا ہے باد کے فساد کو مفید ہو
معدے کے کیڑے مار ڈالتا ہے بواسیر کو نافع ہے۔ صفرا و بلغم پیدا کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ (ھ)

شیر شتر (ف) لبن اللقاح (ع)

صفات و شناخت سب دودھون مین لطیف اور رقیق زیادہ ہے۔ اس مین دہنیت
یعنی چکنائی کم ہے اور جو کچھ ہے بھی تو اسکو مائیت کے ساتھ اتنا سخت امتزاج حاصل ہے کہ کسیطرح
مائیت سے جدا نہین ہو سکتی اور اسکا مکھن نہین نکل سکتا اور اسی وجہ سے اسکی طبیعت خشکی کیطرف

مائل ہے مزہ اسکا تھوڑا کھاری ہوتا ہے جس اونٹنی کو بیائے ہوئے ابھی چالیس دن نگذرے ہوں یا بہت
دنوں کی بیائی ہو اسکا دودھ استعمال نکریں بُرا ہے **طبیعت** گرم مائل بخشکی۔

خواص وفوائد چونکہ اسکے مزے میں شوریت ہے اور دہنیت وجبنیت کم رکھتا ہے اس لئے
معدے میں ہو تکر کم جمتا ہے اور سدہ جگر کی تفتیح کرتا ہے استسقا کو نفع پہونچاتا ہے جلا کرتا ہے
منضج ومحلل ہے باہ کو قوت دیتا ہے مادے کو معتدل القوام کرتا ہے جسم میں لطافت پیدا کرتا ہے
اورام باطنی کو تحلیل کرتا ہے قے اور رعاش کو مفید ہے ورم طحال اور بواسیر کو نافع ہے پیشاب
اور خون حیض زیادہ لاتا ہے اسکے پینے اور لگانے سے آنکھ میں طاقت آتی ہے شکر کے ساتھ
پینے سے ضیق النفس وربو کو فائدہ دیتا ہے جگر کی خشکی دور کرتا ہے اور شکر کے ساتھ بدن کو قوت
بھی دیتا ہے بشرے کو صاف کرتا ہے باہ کو قوت پہونچاتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اگر ارنڈی کے
تیل یا کسی دوسرے محلل تیل کے ساتھ مالش کریں تو ورم کو تحلیل کردے معدے میں درد اور
نفخ پیدا کرتا ہے معدے سے جلدی تلے اتر جاتا ہے مگر بہ نسبت دوسرے دودھوں کے اس سے
غذا کم حاصل ہوتی ہے ناسکی کھیس سے بہت ہی کم غذا پہونچتی ہے اور اس سے اور اسکی
کھیس ان دونوں سے ہچکیاں اور منافی ڈکاریں آتی ہیں بعض نے کہا ہے کہ بہ نسبت دوسرے
دودھوں کے معدے سے دیر میں اترتا ہے پیاس لگاتا ہے استسقا کے لیئے بہت
نافع ہے کیونکہ اسکا سدہ کھولدیتا ہے اور اسکے مواد غلیظ کو تحلیل کرتا ہے زرداب کو دستوں
اور پیشاب کے ذریعہ سے بہا دیتا ہے اور اسکو [illegible] نہیں چیکتا کیونکہ اس میں چکنائی کم
ہے استسقا کی تمام قسموں میں اسکو استعمال کرسکتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ استسقا زقی وطبلی کو
مفید ہے اور اسکے سوا دوسرے استسقا کو مفید نہیں جگر کے امراض کو دو وجہ سے مفید ہے
(۱) بالخاصیت (۲) رطوبت خارج کرتا ہے مگر خیال رہے کہ جب تلی اور جگر کے امراض میں تپ
بھی ہو تو ندیں کیونکہ دودھ تپ کا مادہ بڑھا دیتے ہیں اور نہ اُس حالت میں کہ استسقا پیدا
ہونے کا خوف ہو کیونکہ جب تک استسقا محکم نہیں ہوتا تو یہ کچھ رطوبت نہیں چھانٹتا بلکہ جگر کو ضعیف
کردیتا ہے اور دوسرے اورام میں ابتدا میں دینا مضائقہ نہیں مگر چیچک کے اورام میں نہیں
اونٹنی کے دودھ کو استعمال کرنے کے لیئے عمدہ موسم جاڑے کا شروع یا درمیانی حصہ ہے
اور جس اونٹنی کا دودھ استعمال کرنا چاہیں اُسے ایک ہفتہ پیشتر سے ملطف اور مدر اور مسہل
چیزیں کھلائیں جیسے سونف کاسنی کو اور پچھلے دن میں جو کا دانہ تخم کرفس یا سونف یا فستین ملاکر
دیں اور ہر مرض کے موافق اُسکو چارہ دیں آٹھویں دن سے بیمار کے پاس کھڑا کرکے صاف
برتن میں دودھ دوھ کر اور جھاگ اُتار کر اُسی وقت گرما گرم پلادیں سرد نہ ہونے دیں اور پہلے
دن سات تولہ حد چودہ تولہ سے شروع کریں اور اُس میں ایک تولہ کھانڈ یا شربت بزوری یا شربت
دینار یا گلقند عسلی حل کریں اور بعض کو بڑھ تولہ شہد ملاکر یا چھٹانک کا سونف سوا دو ماشہ اسپر چھڑک کردیتے ہیں

اور اگر شہد اور بالچھڑ گرمی کریں تو دونوں میں سے ایک کو نہ ملائیں بلکہ دوسرے جز کو بھی کو داخل کریں اور اسکے
ساتھ دوا رالکرم یا دہ بید اور دیا کوئی اور مناسب نسخہ بھی دیتے رہیں۔ حکیم شریف خان ابن الحکیم اکمل خان کا سفوف
دودھ کے ہضم کے بعد دیا کرتے تھے جسکے اجزا یہ ہیں۔ عصارۂ غافث۔ غاریقون۔ سنوت۔ گل سرخ ایک ایک ماشہ
ریوند چینی۔ سنا۔ بلیلہ کابلی دو دو ماشہ یہ تمام ایک خوراک ہے تین دن تک چودہ تولہ دودھ دیکر چوتھے دن سے
پونے دو تولہ بڑھانے لگیں اور سات آٹھ دن تک روزانہ اسی مقدار سے بڑھاتے رہیں یعنی چوتھے دن
پونے دو تولہ بڑھائیں پانچویں دن ساڑھے تین تولہ بڑھائیں چھٹے دن سوا پانچ تولہ چودہ تولہ پر اضافہ کریں اسی طرح
سات آٹھ دن تک بڑھا کر تین چار روز تک توقف کریں اور نہ بڑھائیں جب اتنا دودھ مریض بخوبی ہضم کر سکے
تو پھر اسی طرح اکیس دن تک بڑھا کر توقف کریں جب اتنا بھی خوب ہضم ہونے لگے تو اور اسی طرح بڑھائیں اور
اٹھائیس تولہ یا جتنی تولہ تک نوبت پہونچا دیں بعض مزاجوں میں چوراسی تولہ تک ہضم ہو جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ
جہاں تک مریض کا معدہ گوارا کرے اور ڈکار میں دودھ کا مزہ ظاہر نہ ہو وہاں تک بڑھاتے رہیں اگر مریض کا
مزاج قوی ہو تو اکیس روز سے آگے چالیس دن تک بڑھاتے رہیں ورنہ اکیس دن تک جسقدر بڑھ گیا ہو اسی کا
اکتفا کریں اور چالیس روز تک بڑھانا بھی کوئی ضروری نہیں طبیب کی رائے پر موقوف ہے جسوقت یہ دیکھے
کہ مریض کو اس سے زیادہ کی برداشت نہیں اسی قدر پر رک جائے اور یہ چاہیئے کہ جب سے دودھ شروع
کریں غذا کم کرنے لگیں یہانتک کہ ایک وقت کی غذا موقوف ہو کر صرف دودھ پر اوقات گذاری رہے
اور غذا کم کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ جتنا دودھ بڑھائیں اتنی ہی غذا کم کرنا چاہیئے آخر کار دن میں دودھ رہے
اور رات میں غذا اور غذا میں یخنی۔ قلیہ۔ خشکہ یا پلاؤ وغیرہ روغن ہو اور غذا اسوقت کھلائیں جب
یہ معلوم ہو جائے کہ دودھ ہضم ہو چکا اور جس صورت میں ورم شدت کا اور کثرت سے ہو معدہ ضعیف
ہو دونوں چیزوں کو ہضم نہ کر سکے بھوک کم ہو تو ایسی حالت میں غذا بالکل چھوڑ کر صرف دودھ پر اقتصار
رکھیں اور اگر احشا میں ورم ہو تو ارنڈی کا تیل یا روغن بادام وغیرہ کوئی محلل روغن دودھ کے ساتھ
دیا کریں اور زیادہ تلیین کی حاجت ہو تو روغن ماذریون دودھ میں ملا دیا کریں اور استسقائے زقی
میں غذا اور پانی بالکل بند کر دیں صرف اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ پر قناعت کرائیں کبھی ایسا
بھی ہوتا ہے کہ دودھ کے استعمال سے تین دن کے بعد پاخانہ کھل کر ہوتا ہے اور کہیں قبض پیدا
ہو جاتا ہے جب دست نہ آئیں تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ بدن میں دودھ یا تو دوا کی جگہ غذا بن جاتا ہے
یا جم جاتا ہے۔ جم جانے کی صورت میں اس کی تحلیل کی فکر کریں اور اس کام کے لیئے بارہ رتی
سکنج مفید ہے اور اگر اونٹنی کو سونف یا کرفس یا سویا وغیرہ کھلاتے رہیں تو غالبا دودھ کبھی نہ جمے
اور اگر غذا بن جانے کی وجہ سے قبض ہو تو شربت دینار یا گلقند دودھ کے ساتھ دینے لگیں اور
یہ تدبیر بھی بہتر ہے مگر طبیعت مریض کی تنفر کرے گی کہ جب اجابت کھل کر نہ ہوتی ہو تو دودھ سے
آدھا وزن اونٹنی کا پیشاب شریک کر کے پلاتے رہیں جب مستسقی کا پیشاب دودھ سے زیادہ
اترنے لگے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دودھ جلد منحدر ہو جائے گا اور دست آنے لگیں اور ضعف

بڑھ جائے تو دودھ کے ساتھ قابض اور مقوی معدہ چیزیں جیسے بارتنگ مصطگی یا پھر قرص زرشک قابض وغیرہ وغیرہ یا دودھ کو دو چار دن دینا موقوف کریں ۔ یا ایسا کریں کہ ایک دن دیں اور دو دن نہ دیں۔

اونٹنی کے دودھ سے مستسقی کے لیے ماء الجبن بھی بناتے ہیں جسکی یہ صورت ہے کہ اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ دودھ دیگچی میں ڈالکر جوش کریں اور اسکے اندر سکنجبین بزوری گرم یا معتدل دمریض کے مزاج کے موافق ساڑھے تین تولہ کے قریب ڈالدیں اور انجیر کی تازہ لکڑی لیکر چھال جدا کرکے اور ایک سرا اسکا چیر کر اس چرے ہوے سرے کی طرف سے دودھ کو چلاتے رہیں اور پھر اتار کر سرد کرلیں اور ایک موٹے کپڑے میں چھانیں صاف پانی لیکر اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ پانی میں ساڑھے تین ماشہ نمک لاہوری اور ساڑھے سترہ ماشہ نسوت سفید کا سفوف داخل کرکے جوش دیں اور جھاگ صاف کریں جب جھاگ اتر جائیں تو مریض کو پلائیں اور پلانے کی مقدار ساڑھے نو تولہ سے زائد نہ ہو اور تھوڑا تھوڑا بڑھا کر اٹھائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ پر پہونچا دیں مگر جبکہ استسقا حرارت کے ساتھ ہو تو ایسی صورت میں ماء الجبن بکری کے دودھ سے کرانا چاہیئے ۔

وید کہتے ہیں کہ اونٹنی کا دودھ بہت اور دستاور کھاری اور خشک اور ہلکا ہے بھوک بڑھاتا ہے پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے نہیں دیتا بلغم کے فساد کو دفع کرتا ہے جذام کو نافع ہے ۔ نفخ اور استسقا اور ورم دور کرتا ہے اعضا کو مضبوط کرتا ہے طبیعت کو خوش اور روشن کرتا ہے قوت بخشتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے ۔ شدت کی گرمی اور قے کے لیئے نافع ہے ۔ سیاہ اونٹنی کا دودھ تھوڑا بادی ہے ۔ بلغم اور صفرا دور کرتا ہے مزہ اسکا کھاری اور شیرین ہوتا ہے بدن میں رنگ ورونق بڑھاتا ہے پیٹ کے کیڑے اور بواسیر اور گرانی دور کرتا ہے اور پرہیزی چیز ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ سفید اونٹنی کا دودھ تھوڑا سا سرد ہے گویائی کی قوت بڑھاتا ہے اور صفرا بہت سا پیدا کرتا ہے سرخ اونٹنی کا دودھ سرسام کو نافع ہے ۔

اونٹ کٹارا (دھ)

بضم الف وسکون واو و نون غنہ وسکون تائے ثقیل وفتح کاف تازی وفتح تائے ثقیل وسکون الف وفتح رائے مہلہ وسکون الف عربی میں شوک الجمال کہتے ہیں

صفات وشناخت صاحب مخزن نے لکھا ہے کہ اسکو اشترغار غین معجمہ اور آخر میں رائے مہلہ کے ساتھ بھی کہتے ہیں مگر یہ غلطی ہے اسلیئے کہ اشترغار غین اور زائے معجمتین کے ساتھ ایک جڑ ہے جسمیں بہت تیزی اور حدت ہوتی ہے وہ انجدان کی قسم سے ہے اور بوبھی اسمیں انجدان کی سی ہوتی ہے اسکو زنجبیل العجم اور زنجبیل فارسی کہتے ہیں اور اس لفظ میں آخر میں رائے مہلہ نہیں زائے معجمہ ہو اور نہ یہ لفظ اشترغار کا معرب ہے تحفہ سعیدی میں لکھا ہے کہ اگرچہ صاحب مخزن اور الفاظ الادویہ نے اشترغار کو اونٹ کٹارا لکھا ہے لیکن کسی طرح مشابہت صورت اور خواص میں مؤلف کے نزدیک نہیں رکھتا اتنے میں کہتا ہوں کہ اونٹ کٹارے پر بھی اشترغار کا اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ اونٹ کھاتا ہے اور شوک الجمال اسکا عربی کا ٹھیک ترجمہ ہے ۔ یہ ایک خاردار نہال ہے ایک گز کا لمبا ہوتا ہے

اسکی شاخون اور پتون پر بہت کثرت سے کانٹے ہوتے ہین اور ہر ایک شاخ پر اخروٹ کے برابر پھل لگا
ہوتا ہے جو اندر سے سنگھی ہوتا ہے اور اسپر چھوٹے بڑے کانٹے ہوتے ہین اور اسکے اندر ایک سفید چیز
صوف کیطرح ہوتی ہے پھول اسکے زرد اور سفید ہوتے ہین بعض قسم کا پھول نیلا بھی ہوتا ہے مزہ اس کا
تلخ اور تیز ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے

خواص و فوائد بلغم اور باد کو دفع کرتا ہے ہاضم ہے صفرا پیدا کرتا ہے۔ بدن کو قوت دیتا ہے مدر بول ہے
اگر اسکی جڑ کو ریزہ ریزہ کرکے اور چوبے کے طور پر پکا کر پان کے ساتھ آدھا ماشہ یا ایک ماشہ تک
کھائین تو قوت باہ زیادہ ہو اور امساک پیدا کرے بلکہ اسکا طلا کرنا جلق زدہ کے لیے بہت مفید ہے
اسکی جڑ سایے مین خشک کرکے پیسکر شہد کے ساتھ سات دن تک کھانا کثرت کے ساتھ پسینہ آنے کو
روکتا ہے اگر اسکی جڑ کی چھال چودہ ماشہ کچل کر پوٹلی مین باندھکر آدھ سیر گاے کے دودھ مین جوش دین
اور اس مین سیر بھر پانی بھی ملائین اور چار چھوارے بھی ڈالین جب پانی جل جاے اور دودھ باقی رہجاے
اُس دودھ کو پی لین تو قوت باہ کو بے حد نفع ہو اسیطرح اسکی آدھ سیر چھال سایے مین خشک کی ہوئی
گاے کے پانسیر دودھ مین جوش دین جب دودھ گاڑھا پڑ کر جمنے کے قریب آجاے تو موسلی سیاہ
موسلی سفید کھانا موچرس بیج بند پیسکر ملادین اور اس مین سے تولہ بھر روز صبح و شام کھایا کرین اور
ترشی سے پرہیز رکھین باہ کو بہت قوت حاصل ہو اور منی گاڑھی ہوجاے اسکی جڑ دگر پھل کے پھول کے
ساتھ پیسکر عورت کی ناف پر لیپ کرین تو فرج فراخ ہوجاے اسکی جڑ کی چھال اور گوکھرو تین تین
ماشہ اور مصری چھ ماشہ ان سب کو پیسکر دودھ کے ساتھ نگلنے سے پرمیہ مٹتا ہے چھوارے کی
گٹھلی اور اسکی جڑ کی چھال برابر لیکر پیسکر چھانکے پھنکی دینے سے قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے اسکی
جڑ کی چھال کو پیسکر پان مین رکھکر کھلانے سے کھانسی اور بلغم دفع ہوتے ہین اسکی جڑ کی چھال کو اونٹاکے
پلانے سے بچہ پیدا ہوتے وقت عورت کو زیادہ تکلیف اٹھانا نہین پڑتی تالمکھانا مصری اور اسکی
جڑ کی چھال کے سفوف کی پھنکی دینے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو پیس کے حاملہ عورت
کے پیٹ پر لیپ کرنے سے بچہ سہولت سے پیدا ہوجاتا ہے۔

اونوبروخیا اور اونوبروخیس

یونانی زبان مین ایک روئیدگی ہے اسکے پتے مسور کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے ذرا بڑے
اسکی ساق کا طول ایک بالشت کے برابر ہوتا ہے پھول کا رنگ سرخ سیاہی مائل جڑ اسکی چھوٹی
ہوتی ہے تر زمینون مین پیدا ہوتی ہے مسامات کو چوڑا کرتی ہے اسکا لیپ زخمون کو مفید ہے
خاصکر تازہ زخمون کو اسکو کچل کر روغن زیتون کے ساتھ بدن پر ملنے سے پسینا آنے لگتا ہے اسیطرح
اسکے سوکھے اجزا کی مالش سے بھی پسینے کا ادرار ہوتا ہے اسکو شراب کے ساتھ پینے سے پیشاب
رکا ہوا کھل جاتا ہے دست اس سے بند ہوجاتے ہین

اونیاد یونانی،

بضم الف وسکون واو وفتح نون وفتح دیائے تحتانی وسکون الف

صفات وشناخت ایک روئیدگی کا عصارہ ہے جسکی تحقیق مین بڑا اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہین کہ مامیثا کا عصارہ ہے (۲) بعض کہتے ہین کہ خانیدیونون سیاہ کا عصارہ ہے (۳) اناغالس مادہ کا عصارہ ہے (۴) یا خشخاش سیاہ کا عصارہ ہے (۵) ایک روئیدگی ہے جو افریقہ کے ملک مین مصر کے پاس پیدا ہوتی ہے اُسکا عصارہ ہے۔ یہ عصارہ مامیثا کے عصارے کی طرح ہوتا ہے اسکے پتے ترہ تیزک کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر انمین سوراخ ہوتے ہین جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیڑے نے کھالیا ہے اور اُن مین رس اور رطوبت نہین ہوتی اسلئے کچھ خشک معلوم ہوتے ہین اور ذرا دبانے سے ٹوٹ جاتے ہین پھول کا رنگ زرد زعفران کی طرح ہوتا ہے لیکن زعفران سے بڑا ہوتا ہے (۶) بعض کہتے ہین کہ عصارہ ایک ایسی روئیدگی کا ہے جو لاے کے قبیل سے ہے (۷) کبھی اس لفظ کا اطلاق ایک چھوٹے سے پتھر پر کرتے ہین یہ پتھر صعید مصر مین پیدا ہوتا ہے رنگ اسکا تانبے کا سا ہوتا ہے یہ پتھر لذع اور قبض پیدا کرتا ہے اسکو چکھین تو زبان کو کاٹتا ہے گیلانی وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے لیکن یہ قول بعید ہے۔ برہان نے لکھا ہے کہ سریانی زبان مین زعرور کا نام ہے جسکو خراسان مین علف شیر واں اور عربی مین تفاح البری کہتے ہین۔ بہر صورت نہایت مجہول دوا ہے **طبیعت** گرم تیسرے درجے مین ہے اور خشک دوسرے درجے مین ہے

خواص و فوائد یہ دوا بہت تیز ہے لذع پیدا کرتی ہے کبھی ایسی دواؤن مین ملاتے ہین جن سے آنکھون کے مواد کا تنقیہ منظور ہوتا ہے اس سے دھند جاتی رہتی ہے دمہ اور سلاق کو دفع کرتی ہے بہتر یہ ہے کہ اس تنہا استعمال نکرین کیونکہ لذع زیادہ ہے۔

اونومالی یونانی،

بضم الف وسکون واو مجہول وضم نون وسکون واو مجہول دوم وفتح میم وسکون الف وکسر لام وسکون یائے تحتانی معروف اور نون کی جگہ لام بھی آیا ہے

صفات وشناخت لفظ اونومالی مرکب ہے دو لفظون سے اونو کے معنے شراب کے ہین اور مالی کے معنے شہد کے ترکیبی معنی شراب العسل ہوئے یونانی زبان مین شہد کے شربت کا نام ہے اس طرح تیار کرتے ہین کہ پرانی شراب دو حصہ اور شہد ایک حصہ لیکر جوش دیتے ہین جب قوام ہوجاتا ہے تو اتار لیتے ہین اور یہی بہتر ہے کبھی انگورون کے پانی کو شہد کے ساتھ جوش دیکر قوام کر لیتے ہین

طبیعت گرم وخشک دوسرے درجے مین یا خشک پہلے درجے مین ہے

خواص و فوائد محلل ہے تفتیح کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے باد ریاح کھولکر لاتا ہے اس سے پیشاب بھی زیادہ ہوتا ہے اگر کھانا کھاکر پیوین تو معدے کو نقصان دے کیونکہ ہضم کے وقت سے قبل معدے

کھانا تلے اُتر جائے گا اور اگر کھانا کھانے سے قبل پیوین تو بھوک بند کر دے اور پھر بھوک پیدا کرے دوسرے طور سے جو شربت تیار کیا جاتا ہے وہ جلا کرنے اور تفتیح پیدا کرنے مین قوی ہوتا ہے اور دست ملائم آنیکا ارادہ ہو تو انگور کا پانی جوش کیا ہوا چہ حصہ اور شہد ایک حصہ ملالین اور سرد کر لین یہ جس قدر پرانا ہو گا سے دست آوری کی قوت گھٹتی جاتی ہے یہ شربت گرم مزاج کو مضر ہے اور سرد مزاج کو موافق ہے۔

ایارانوطانی دیوناتی)

بکسر الف و فتح یائے تحتانی و سکون الف دوم و فتح رائے مہلہ و سکون الف سوم و ضم نون و سکون واو و فتح طائے حطی و سکون الف چہارم و کسر نون و یائے ساکن

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جسکی شاخین ایک ہاتھ سے بھی کچھ بڑی ہوتی ہین اور انمین گرہین ہوتی ہین ساق پتلی ہوتی ہے اسکے پتے دور دور ہوتے ہین اور وضع مین زیتون کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اسی لئے اہل مصر اسکو زیتونیہ بھی کہتے ہین مزہ پتون کا تھوڑا سا میٹھا ہوتا ہے جڑ کسی قدر لمبی اور پتلی ہوتی ہے پھول زرد ہوتا ہے تانبے کے پتر پہ اسکے پتے وغیرہ کو رکھا جائے تو تغیر اسکے کہ اسکے جرم مین نفوذ کرے چاندی کی طرح سفید کر دے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض [illegible] کہتے ہین +

خواص و فوائد یہ دوا اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرتی ہے مفتح و مدر ہے دانتوں کی جڑون مین زخم ہو جائے تو اسکے پتون کو جوش کرکے اس جوشاندے مین شراب ملا کر اسے کلی کرنے سے نفع ہوتا ہے اگر حلق کے کوون مین درد ہو تو وہ بھی جاتا رہے زبان کے دانے بھی دفع ہو جاتے ہین حشرات الارض کے زہر کو اسکے پتونکے ضماد سے نفع ہوتا ہے اور اس کی جڑ کو جلا کر شراب کے ساتھ پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یرقان کے مریض کو اسکے ساڑھے چار ماشہ پتے اور سوا دو ماشہ کندر اسیں تولہ سوا آٹھ ماشہ شراب کہنہ کے ساتھ گرم کرکے پلائین اور اسی طرح چار روز تک پلاتے رہین تو بہت نفع ہو ورم طحال اور استسقا کو بھی فائدہ پہونچے اور پتھری ٹوٹ کر نکل جائے بور ارمنی کے ساتھ اسکا لیپ اورام بلغمی اور گرم اورام کو تسکین دیتا ہے اور پھوڑون کو جن مین پیپ بھری ہو نفع پہونچاتا ہے اسکی دھونی پیٹ سے بچہ گرا دیتی ہے اسکی شاخ کی سب سے نیچے گرہ آس پاس کے پتونکے ساتھ پینے اس بخار کو نفع دیتی ہے جو روزانہ واقع ہوتا ہے اور شاخ کی دوسری گرہ آس پاس کے پتون کے ساتھ پینے سے غبی تپ کے اس دورے کو نفع ہوتا ہے جو ایکدن کا وقفہ دیکر آتا ہے اور تیسری گرہ آس پاس کے پتونکے ساتھ پینے سے تجاری باقی رہتی ہے اور چوتھی گرہ آس پاس کے پتون سمیت پینے سے چوتھیا کو آرام ہوتا ہے مضر تلے کے دھڑکو مصلح کتیرا مقدار خوراک چار ماشہ سے نو ماشہ تک

اینھر (سِش)

اسکو اینجر سلفوری کس یا سلفیورک اینھر بھی کہتے ہین

صفات وشناخت بیرنگ سیماب طبع جلنے والا سیال ہے جسکو شراب مطلق سے تیار کرتے ہیں اور جس میں حجم کی رو سے ایتھر فی صد بانوے حصہ سے کم نہیں ہوتا۔ ایتھر میں خاص طرح کی تیز بو ہوتی ہے حرارت دینے سے بالکل اڑ جاتا ہے۔ فی صدی پانی میں دس حصہ حل ہو جاتا ہے ✤

خواص و فوائد قوی محرک سریع الاثر دافع تشنج ہے۔ ہیضہ اور خراب قسم کے بخاروں میں جب نہایت ضعیف ہو تو تحریک کے لیئے بڑی عمدہ اور سریع التاثیر دوا ہے۔ باد گولے کے مرض اور نفخ اور قولنج میں بہت مفید ہے۔ قلب کے عصبی دردوں میں اور طمث جب درد کے ساتھ ہو تو اسکے دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے سونگھانے سے حس بالکل جاتا رہتا ہے اور قبل کلوروفارم کے اسی کو عمل جراحی کے وقت کام میں لاتے تھے۔ بلکہ امریکہ کے ملک میں ابھی تک اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ باہر کسی خاص جگہ پر آبشار یا فوارے کے ذریعے جس آلے کو اسپرے کہتے ہیں چھڑکنے سے وہ مقام سن ہو جاتا ہے چنانچہ کسی عضو کے قطع کرنے کے قبل یا دنبل یا پھوڑے میں چیرا اس جگہ کو اس ترکیب سے سن کر دیتے ہیں۔ ایسا عرق جو اڑ جانے والا ہے اس دوا سے بنا کر لگانے سے ٹھنڈک کی تاثیر پیدا کرتا ہے چنانچہ سوزش اور ورم اور چوٹ کی جگہ پر اس طریقے سے لگاتے ہیں چونکہ ایتھر پانی میں کم حل ہوتا ہے اس لیئے اسکا اسپرٹ بناتے ہیں اور یہی کھلانے کے لیئے بہت مستعمل ہے ایتھر میں پانی ملا رہتا ہے اور قدرے شراب شراب دور کرنے کے لیئے پانی کے ہمراہ بھرا اور پرے نتھار لیتے ہیں پانی دور کرنے کے لیئے اس نتھرے ہوئے کو چونے اور کلورائڈ آف کیلسیم کے ساتھ ملا کر کشید کرتے ہیں اسکو پیور یعنی خالص ایتھر کہتے ہیں۔ **مقدار خوراک** تیس منم سے ساٹھ منم تک اور کمپونڈ اسپرٹ آف ایتھر کی جسکو ہاف صاحب کا انوڈائن کہتے ہیں مقدار خوراک تیس منم سے دو فلوئڈ ڈرام تک ہے۔

ایٹروپین (دھتورش)

ایٹروپیا دل، اسکو ایٹروپائن یا ایٹروپیا بھی کہتے ہیں ✤

صفات وشناخت بلاڈونا کا جوہر ہے بیرنگ سوئی کے مانند قلمدار ہوتا ہے پانی میں نہایت کم حل ہوتا ہے ایل کحال اور کلوروفارم اور ایتھر میں بخوبی۔ ذائقہ تلخ ہے تلی کو خوب پھیلا دیتا ہے ہوا کے مقابلے میں جلا میں تو کچھ خاک باقی نہیں رہتی سخت مہلک زہر ہے اسکا سلفیٹ بھی تیار کرتے ہیں۔

خواص و فوائد نہایت قاتل زہر ہے۔ مگر جلد کے نیچے ہوشیاری سے بطور پچکاری کام میں لانے کیلیئے نہایت عمدہ اور از بس مفید ہے دافع درد اور دافع تشنج ہے۔ اس مطلب کے لیئے سلفیٹ آف ایٹروپین کا سولیوشن استعمال میں لانا چاہیئے اول ایک قطرے سے شروع کریں چار قطرے تک استعمال کرتے ہیں جب کبھی ابتدائی اور خفیف علامات زہر یعنی خشکی حلق اور سر کا گھومنا پیدا ہو تو فی الفور اس کا استعمال موقوف کریں عصبی دردوں میں مثلاً عرق النسا اور چہرے کے عصب کے درد میں اس سے بہتر اور کوئی علاج نہیں ہے بیان کرتے ہیں کہ دل کی طاقت اور قوت قائم رکھنے اور بڑھانے کے لیئے نہایت بہتر علاج یہ ہے کہ اسکی پچکاری وین درد وجع مفاصل میں بھی اسکے اس طور پر استعمال سے بہت بڑا نفع ہوتا ہے

اور دوامراض میں پسینہ روکنے کے لیے نہایت سریع الاثر علاج یہ ہے کہ ایک یا دو ملیم پچکاری سے جلد کے نیچے پہونچائیں دوسرا نہایت بڑا فائدہ اٹیرو پین کا آنکھ کی پتلی پھیلانے کا ہے سلفیٹ آف اٹیرو پین کے سولیوشن کا ایک قطرہ آنکھ کے اندر ڈالنے سے چند منٹ میں آنکھ کی پتلی پھیل جائے گی چشم بین کے ذریعہ سے اندرونی طبقات کا مرض دریافت نہیں ہو سکتا جب تک آنکھ کی پتلی نہ پھیل جائے۔

ایثولیس ع (یونانی)

بکسر الف وسکون یاے تحتانی وضم ثاے مثلثہ وسکون واو وکسر لام وسکون یاے تحتانی وسین مہلہ موقوف

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے جسکے پتے قلوس کی طرح ہوتے ہیں اور ماٹیر روان کثرت سے ہوتا ہے اور یہ پتے جڑ کے آس پاس سے پھوٹتے ہیں ساق اس کی مربع اور کھردری اور موٹی ہوتی ہے اسکا پھل مٹر کے دانے کے برابر ہوتا ہے ہر غلاف میں دو دانے ہوتے ہیں اسکی جڑ سے شعبے بہت سے نکلتے ہیں جو لانبے اور موٹے ہوتے ہیں سوکھکر یہ شعبے سخت اور سیاہ ہوجاتے ہیں اسکی جڑ کے شعبے جوش دیکر پینے سے تھوک کی راہ خون آنا بند ہوجاتا ہے۔ سینے اور حلق کی خشکی۔ اور سوعصراور عرق النسا کو نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر شہد میں ملاکر معجون بھی تیار کرتے ہیں جو یہی فائدہ دیتا ہے۔

ایدامیر (یونانی)

بکسر الف وسکون یاے تحتانی مجہول وسکون دال مہلہ وفتح میم وسکون الف وکسر میم دوم وسکون یاے تحتانی معروف وراے مہلہ موقوف کذا فی المخزن والمحیط مگر برہان قاطع اور مجرب میں ایدامید لکھا ہے جسکے آخر میں دال مہلہ ہے اور برہان میں کہا ہے کہ سریانی کا لفظ ہے

صفات بحرالجواہر میں کہا ہے کہ ایک درخت ہے جسکی ڈالیوں پر اون کی طرح ایک چیز ہوتی ہے اور برہان میں کہا ہے کہ ایک درخت ہے کہ بدن اسکا اون کی طرح ہوتا ہے مخزن میں ہے کہ اس چیز کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے اس میں شاخیں بہت ہوتی ہیں اور دوسرے جنگلی درختوں پر پیدا ہوتا ہے تنکابن میں واتج کہلاتا ہے **طبیعت** سرد وخشک ہے۔

فوائد دستوں کو روکتا ہے قبض پیدا کرتا ہے کسی زخم سے خون جاری ہو تو اسکو جلا کر یا بغیر جلائے چھڑکدینے سے نفع ہوتا ہے اسکو جلا کر پھوڑوں پر ملنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے **قدر خوراک** نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک

ایدیغون (یونانی)

بکسر الف وسکون یاے تحتانی وکسر دال مہلہ وسکون یاے تحتانی دوم وضم غین معجمہ وسکون واو ونون گیلانی نے غین کی جگہ قاف سے لکھا ہے

صفات و فوائد ایک چیز ہے گوند کی طرح ہوتی ہے رنگ اسکا سرمئی ہوتا ہے نیلے رنگ کی سیپیوں میں سے جمع کر کے سکھاتے ہیں اور رنگریزوں کے رنگنے کے کام آتی ہے سرد ہے تحلیل کرتی ہے اسکے لیپ سے آنکھ کا ورم گرم جاتا رہتا ہے اور آنکھ کا نہایت خراب پھوڑا زائل ہو جاتا ہے

ایذا اریذا (یونانی)

بفتح الف وسکون یاے مثنات تحتانی وفتح ذال معجمہ وسکون الف دوم وفتح الف سوم وکسر راے مہلہ وسکون یاے مثنات تحتانی وفتح ذال معجمہ دوم وسکون الف چہارم یہ لفظ یونانی ہے مگر گیلانی کہتا ہے کہ فارسی سے زیادہ مشابہ ہے

صفات ایک درخت ہے اون کی طرح ہوتا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ اسکی شاخیں اون کی طرح ایک چیز ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک روئیدگی ہے جسکے پتے جنگلی آس کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکی جڑ اور پتون میں سے ایک چیز لمبی ڈورے کی طرح نکلتی ہے جیسے انگور کے درخت سے نکلتی ہے اور وہ آس پاس کے درخت سے لپٹ جاتی ہے ان تارون کی سر و نیز پھول لگتا ہے اسکو چابنے سے زبان پر نہایت عجاوٹ معلوم ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے جڑ دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ دوسرے اجزا سے اس میں [illegible] زیادہ ہے

فوائد اسکے نوماشہ کھانے سے خون رک جاتا ہے اور دست بند ہو جاتے ہیں آنتون کے زخموں کو آرام ہو جاتا ہے خون حیض رک جاتا ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو وہ بھی بند ہو جاتی ہے یہی فائدہ اسکے تر و خشک پتون کے ضماد سے حاصل ہوتا ہے جڑ میں قوت قابضہ زیادہ ہے تمام اعضا کے خون جاری کو بھی ہر وقت میں روکتی ہے **مقدار خوراک** نو ماشہ

ایرسا (یونانی)

بکسر الف وسکون یاے تحتانی وراے مہلہ موقوف وفتح سین مہلہ وکوالف

صفات و شناخت جنگلی سوسن آسمانی کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ جنگلی سوسن ولبوث بدال مہلہ ہے اور ایرسا پہاڑی سوسن آسمانی ہے چونکہ اس کا پھول زرد سفید اور نیلا ہوتا ہے قوس قزح کیسا تھ مشابہت ہونیکی وجہ سے ایرسا نام دیا گیا کیونکہ ایرسا یونانی زبان میں قوس قزح کے معنے میں مستعمل ہے اسکی جڑ ہو چہنی ٹیڑھی گرہ دار ہوتی ہے اور اس میں بنفشے کی سی خوشبو آتی ہے پوست اسکا نیلگون اور سرخ اور مختلف الالوان ہوتا ہے گودا اندر کا زرد سرخی مائل اور بعض نہایت سفید ہوتا ہے نام اسکا بیخ بنفشہ رکھدیا گیا ہے کیونکہ بنفشے کی سی خوشبو آتی ہے مگر در حقیقت بنفشے کی جڑ نہیں اسکے پودے کے درمیان میں سے ایک ڈالی نکلتی ہے جسکے سر پر پھول ہوتا ہے ہر پھول میں تین تیلیان بھری ہوئی ہوتی ہیں رنگ مرکب ہوتا ہے

سفیدی اور زردی اور نیلے پن سے اور انپر نقطے آمنے سامنے ہوتے ہیں تھوڑی سی خوشبو بھی آتی ہے دوسرے پتے وبزاور بلند ہوتے ہیں بہتر وہ جڑ ہے جو چھوٹی اور چوڑی اور ٹوٹنے میں سخت اور موٹی اور مائل بسرخی اور بوئے مائل بزردی اور بھاری اور کثیف ہو کہ مشکل سے کٹ سکے اور پرگرہ اور خوشبودار ہو زبان کو تھوڑا کاٹے اور خشک میں تازہ سے خوشبو زیادہ ہو بہتر یہ ہے کہ جب اس کو زمین سے نکالیں تو سوئیوں سے جابجا گود کر سایہ میں خشک کریں تاکہ بدبو نہ آجائے اور موسم ربیع کے آخر میں اور مہینۂ قمری کے آخر میں اور شب کے وقت کھودیں کمزور اور اسفنجی اور لمبی اور پتلی خراب ہے اور سفید قسم افعال وخواص میں کمزور ہے یہ روم سے آتی ہے اور سرخ قسم اقدونی ہے پرانی پڑجانے کے بعد اسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور بسبب اسکے کہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے کیڑا لگ جاتا ہے جب اسکو کوٹتے ہیں تو اسکی بو سے چھینک آتی ہے طبیعت بوعلی سینا کہتا ہے کہ دوسرے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ خشکی اس سے بھی کم ہے بعض نے تیسرے درجے میں گرم وخشک لکھا ہے کہتے ہیں کہ تازہ سے پرانا گرم وخشک زیادہ ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ ایرسا کی جڑ گرمی وسردی وتری وخشکی میں معتدل ہے۔

خواص وفوائد ایرسا لطافت پیدا کرتا ہے بدن میں گرمی لاتا ہے مادے کو معتدل القوام کرتا ہے مادہ سوداوی وصفراوی وبلغمی کو براہ دست نکالتا ہے اکثر فالج تشنج اور عضو کے پھڑکنا اور سکتے کو مفید ہے روغن اور سرکے کے ساتھ اسکا لیپ پرانے دردسر کو مٹاتا ہے چھینک لاتا ہے دماغ کھل جاتا ہے سرکے کے ساتھ جوش دیکر کانوں میں ٹپکانے سے اسکی بھن بھناہٹ کو نفع ہوتا ہے [illegible] کی کثرت اور جریان مذی اور اسہال منی کیلئے مفید ہے روغن زیتون کے ساتھ کانوں میں ٹپکانا پرانے بہرے پن کو [illegible] خون حیض کے رک جانے اور امراض رحم کو مفید ہے اسکا لیپ محلل کا ورم تحلیل کرتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی اور [illegible] کے صدمے اور چوٹ کا اسکے فساد سے نفع ہوتا ہے ورم استسقا کو زائل کرتا ہے چھائیں اور جھائیں کو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے اسکو پیسکر ہڈی پر برکنے سے ہڈی پر گوشت جمتا ہے گہرے زخم بھر جاتے ہیں اسکے کھانے سے درد مفاصل اور عضلے کے صدمے اور کٹ جانے کو نفع پہونچتا ہے سر میں پھنسیاں پیدا ہوجائیں تو انپر اسکو لگانا چاہیئے شیخ کہتا ہے کہ ایرسا سے نیند آتی ہے پرانے دردسر کو دور کرتا ہے اسکے عرق بھی دردسر دفع کرتے ہیں اور نیند لاتے ہیں تین روز برابر اسکے چھینٹے سونگھنے سے دردسر جاتا رہتا ہے اسکے جوش کئے ہوئے پانی سے نطول بھی سر کے تمام امراض کو نافع ہے بچے جو نیند میں ڈر جاتے ہیں انکو بہت نافع ہے اور نسیان دور کرتا ہے حفظ کی قوت بڑھاتا ہے اسکو پیسکر اور دو ملکر چھینک لانے سے آنکھ کے مواد خارج ہوتے ہیں اسکے تازہ اجزا کے رس کو آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے ناک سے بدبو آتی ہو تو اسکے جوشاندے کے قطرات ٹپکانے سے جاتی رہتی ہے اور اسکے جوشاندہ سے کلی کرنے سے دانتوں کے درد کو تسکین ہوتی ہے اور کوڑان کے ڈنک آنے کو نفع ہوتا ہے اسکو چابنے سے منہ سے شراب کی بدبو دفع ہوجاتی ہے کھانسی اور دمے کو جنکا سبب رطوبت غلیظ ہو اور بلغمی ذات الریہ اور خناق بلغمی اور درد پہلو اور درد سینہ اور سینے کے بند فضلوں کو مفید ہے اسکے چابنے سے سینے سے فضول تھوک کی راہ نکل جاتے ہیں اور ان تمام امراض کو نفع ہوتا ہے ریگ کا سد

اور سینے کے اخلاط غلیظ دور ہو جاتے ہیں قلب اور روح کو طاقت دیتا ہے سردی سے جگر اور تلی میں درد ہو تو اسے
دور ہو جاتا ہے اور لرزے کو دور کرتا ہے اسکے پینے سے استسقا کو نفع ہوتا ہے کیونکہ مواد تحلیل ہو جاتا ہے جگر کو قوت
پہونچتی ہے سردی اُس سے دفع ہوتی ہے یرقان کو نافع ہے بواسیر کی رگوں کے منہ کو کھولتا ہے خلط بلغمی اور جو خلط مرہ غلیظ
کے جلنے سے بنا ہوا اُسکو دستوں کے ذریعے سے نکالتا ہے اور پیٹ کو اُس سے صاف کرتا ہے اس کام کے لیے ماء العسل
کے ساتھ کھانا چاہیئے ایرسا کی پرانی اور گھنی ہوئی جڑ کھانے سے زرد رطوبت اور مرہ صفرا اور بلغم نکل جاتا ہے
بعض کہتے ہیں کہ پرانی جڑ میں دست لانے کی قوت زیادہ ہے نواصیر کی بدبو اور بد گوشت دور کرتا ہے عرق النسا
کو اسکا حقنہ مفید ہے اسکو مقعد میں رکھنے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے رحم کا
ورم رفع ہو جاتا ہے شہد کے ساتھ اسکو رکھنے سے حمل گر جاتا ہے اسکو پیکر لیپ کرنے سے یا شہد یا سرکے کے
ساتھ پینے سے تھکاوٹ کو فائدہ ہوتا ہے اور سانپ اور دوسرے حشرات اور رطیلا اور ادویہ سمیہ کا زہر دفع ہوتا ہے
مضر پھیپھڑے کو متلی اور قے لاتا ہے مصلح پھیپھڑے کے لیے شہد ہے اور تلی کے لیے زرشک ربوب بدل نصف
وزن ریوند چینی اور زرد رطوبت کے نکالنے کے لیے تہائی وزن افریون ایک ماشہ کم تین تولہ اور گھی کے
دودھ کے ساتھ قدر خوراک شیخ کہتا ہے کہ ایک تولہ ایک ماشہ سات رتی سے دو تولہ چار رتی تک گازرونی
شرح قانون میں کہتا ہے کہ اس زمانے میں اسقدر استعمال نہیں کرتے بلکہ اس سے کم دیتے ہیں پس ساڑھے
تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک دینا چاہیئے اور بعض سات ماشہ سے نو ماشہ تک تجویز کرتے ہیں۔

روغن ایرسا

گیلانی کہتا ہے کہ ایرسا کا روغن سوسن سفید کے روغن سے جسکا نام روغن رازقی بھی ہے زیادہ گرم ہے اور تمام
افعال میں اُس سے قوی ہے اسکے ملنے سے تھکاوٹ اور اختلاج کو فائدہ ہوتا ہے تشنج امتلائی کو مفید ہے
بواسیر کی رگوں کا منہ کھولتا ہے سرکے اور شراب کے ساتھ اسے پئیں تو تشنج امتلائی کو نفع ہو عضلوں کی چوٹ کو نفع پہونچاتا
ہے بلغمی اور اجوائن خراسانی کی سمیت اسکے پینے سے مٹتی ہے سردی اور تپ کا دورہ بند کرتا ہے اس سے انگلی تر کر کے
حلق میں لگا لینے سے قے آسانی سے ہو جاتی ہے سوا دو تولہ اور چھ رتی پینے سے خوب دست آتے ہیں ماء العسل
میں ملا کر غرارہ کرنے سے قصبہ ریہ کی خشونت دفع ہو جاتی ہے کانوں میں ٹپکانے سے روئی اور طنین کا پرانا عارضہ جاتا
رہتا ہے اسکو روغن زیتون میں ملا کر گرم کر کے کانوں میں ٹپکانے سے بہرے پن کو فائدہ پہونچتا ہے ناک میں ٹپکانے اور
سونگھنے سے نتھنوں کی بدبو دور ہوتی ہے زکام مٹتا ہے رطوبت غلیظ دماغ سے نکل جاتی ہے اس سے حقنہ کرنا ام رحم
رحم اور عرق النسا کو نافع ہے وہ جیسے کی ایک قسم ہے اسکی جو وہ جنون پیدا کرتی ہو انکی سمیت کو بھی [illegible] نافع ہے بدل روغن غار

ایرفاروں (یونانی)

بکسر الف وسکون یائے تحتانی وکسر رائے مہملہ وسکون یائے تحتانی دوم و فتح فا و الف ساکن و ضم رائے مہملہ دوم
و سکون واو و نون بعض نسخوں میں فون بفتحہ و فتحہ اور دونوں رائے مہملہ کی جگہ زائے معجمہ ہیں اس لفظ کے معنے شیخ نے [illegible]

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکے پتے جرجیر کے پتوں کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے چھوٹے اور پھول کا رنگ کچھ نیلا سا ہوتا ہے اور پھول کثرت سے آتے ہین جن مین سیب کی سی خوشبو ہوتی ہے اور اُنکے اندر سفید بالون کی طرح سیدھے تار لگے ہوتے ہین ربیع مین پھول آتے ہین ساق اسکی ایک بالشت کی لمبی ہوتی ہے رنگ سرخی مائل ہوتا ہے شور زمینون اور ویرانون مین یہ پودا اُگتا ہے جڑ مین اسکی کوئی منفعت نہین ہے **طبیعت** مرکب القوا ہے بعض نے لکھا ہے کہ بہت سرد ہے **خواص و فوائد** اس مین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہے اسکے پھلون اور پتون کا لیپ کندر کے ساتھ اعصاب کے زخمون اور دوسرے اعضا کے زخمون کو نافع ہے اور اسی طرح اُسکے اندر کے تار سرکے کے ساتھ فائدہ بخشتے ہین اسکے پھولون کا ضماد خصیون اور مقعد کے اورام کو نافع ہے اگر اسکو تازہ کھاوین تو فوراً اختناق پیدا ہو جائے اسکے افعال کھنبی کے سے ہین اسکے کھانے سے جو عوارض پیدا ہون اُنکا علاج کھنبی کے علاج کی طرح کرین ۔

ایرآکل ہپتا (ھ)

بکسر الف وسکون یائے مجہول وسکون رائے ثقیل و مد الف وضم کاف تازی وسکون لام وضم بائے فارسی وفتح تائے مشددہ وسکون الف

صفات وشناخت ایک درخت ہے مشابہ درخت سنبھل کے اسکے پتے ہر ایک شاخ پر سات سات ہوتے ہین دو دو جڑے ہوئے ہر ایک کے ساتھ کنگرے ہوتے ہین سات شاخون سے زیادہ نہین ہوتین پھول طرے کیطرح ہوتا ہے اور بڑا ہوتا ہے اس مین خوشبو آتی ہے اسکی پتیان بڑی اور صاف اور خوبصورت ہوتی ہین رنگ زرد ہوتا ہے **طبیعت** گرم ہے **خواص و فوائد** بلغم کو مٹاتا ہے تے کو روکتا ہے خارش کو پھوڑے پھنسی کو اور خون صفراوی کو مفید ہے صاحب تذکرۃ الہند کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ گرم تر بھی ہے اور اُس کو ترش اور قابض اور تیز بتاتے ہین فساد باد و بلغم کو دفع کرتا ہے خناق اور خنازیر وغیرہ گلے کے امراض مٹاتا ہے پھل اسکا قابض اور ثقیل ہے یہ بھی بلغم کا فساد دور کرتا ہے ۔

ایسی ٹک ایتھر (ش)

(ایتھر ایسی ٹی کس دل)

صفات وشناخت بیرنگ سیال ہے جو شراب مقطر اور گندک کے تیزاب وغیرہ سے تیار کرتے ہین بو اسکی خوشگوار ہے ایتھر اور شراب مین بخوبی حل ہو جاتا ہے ۔
خواص و فوائد محرک سریع الاثر اور دافع تشنج و بادو گولہ ہے اور اعصاب کے امراض مین مفید ہے باہر مالش کرنے سے عمدہ خوشبودار محرک ہے پرانی گٹھیا اور چوٹ وغیرہ مین فائدہ بخشتا ہے **مقدار خوراک** بیس منم سے ساٹھ منم تک

ایسی ٹیٹ آف پٹاسیم (ش)

پٹاسی آئی ایسی ٹاس (ل)

صفات وشناخت کاربونیٹ آف پٹاسیم اور سرکے کے تیزاب سے بناتے ہیں مثل پتون کے گتھی ہوئی سفید رنگ کی ملائم اور چمکدار ڈالیاں ہوتی ہیں بڑا گھلنے والا نمک ہے شراب مقطر میں بھی حل ہوجاتا ہے

خواص وفوائد مدر ہے اور چونکہ جسم کے اندر کاربونیٹ میں تبدیل ہوجاتا ہے اسلئے پیشاب میں کھار کی کیفیت بھی پیدا کرتا ہے جب کسی مقام میں رطوبت جمع ہوجائے تو بول کا ادرار کرنے کے لیئے بہت مستعمل ہے درد مفاصل شدید اور بعض امراض جلد میں کھار دار ادویہ کے ہمراہ دیا جاتا ہے پیشاب میں سہاگہ کا تیزاب اور اسکے نمک کی زیادتی ہونے سے دیتے ہیں اور گلٹیوں کے بڑھ جانے کے مرض میں بطور [illegible] کے بھی استعمال کرتے ہیں **مقدار خوراک** دس گرین سے ساٹھ گرین تک ـ

ایسی ٹیٹ آف زنک (ش)

زنسائی ایسی ٹاس (ل)

صفات وشناخت اس [illegible] کا تیزاب اور کاربونیٹ آف زنک ہے۔ پتلے نیم شفاف اور سبز رنگ [illegible] ہوتے ہیں موتی کی مانند آبدار۔ ذائقہ تیز اور ناگوار

خواص وفوائد یہ دوا صرف باہر لگانے کے کام [illegible] اور اسلئے عمدہ قابض ہے۔ سوزاک کہنہ اور عورت کے اندام نہانی سے سفید رطوبت نکلنے کے مرض [illegible] پچکاری مفید ہے۔ دو گرین فی اونس پانی میں حل کرکے [illegible] کھلانے سے یہ نمک مقوی اور دافع تشنج [illegible] ہے **مقدار خوراک** ایک گرین سے دو گرین تک مقوی اور دس گرین [illegible] مقئی ہے

ایسی ٹیٹ آف لڈ (ش)

پلمبائی ایسی ٹاس (ل)، اس نمک کو شوگر آف لڈ یعنی شکر سربی بھی کہتے ہیں

صفات وشناخت یہ سیسے کا ایک مرکب ہے سرکے کے تیزاب اور اوکسائڈ آف لڈ سے بناتے ہیں سفید رنگ کی قلمدار ڈلیاں ہوتی ہیں۔ قلمی پانی نکل جانے کے باعث سے یہ نمک کسی قدر غیر شفاف ہوجاتا ہے بو سرکے کی سی اور ذائقہ کسیلا اور شیریں

خواص وفوائد قابض اور مسکن ہے حاد اور مزمن پیچش میں تین گرین یا چار گرین ڈوورس پوڈر یا نصف گرین افیم کے ہمراہ ملاکر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور اسکو حقنے کے ذریعہ سے بھی استعمال کرتے ہیں اسہال میں مفید ہے شروع ہیضے میں دست بند کرنے کے لیئے دینے سے بعض اوقات فائدہ ہوتا ہے۔ معدے کے زخم اور معدے سے خون آنے میں دو یا تین گرین کی مقدار میں چوتھائی گرین سے چار گرین تک آدھی گرین افیون کے ہمراہ ملاکر دیں جب اجزائے حیوانی کے سڑ جانے سے

عفونت پیدا ہوا اور اسکے سونگھنے سے بخار پیدا ہو جاے اور اُس بخار میں آنتوں سے خون جاری ہو تو اس سے بہت نفع ہوتا ہے خصوصاً حقنے کی صورت میں سوزاک کہنہ اور عورت کے جریان میں ۲ گرین کو ایک اونس آب مقطر میں گھول کر پچکاری دیں اسکے لوشن سے خارش کو آرام ہوتا ہے **مقدار خوراک** ایک گرین سے چار گرین تک

ایسی ٹیٹ آف مارفائن (ش)

مارفائی نی ایسی ٹاس (ل)

صفات وشناخت سفید رنگ کا سفوف ہے شراب اور پانی میں حل ہو جاتا ہے ہیڈروکلوریٹ آف مارفائن اور ایمونیا کے سولیوشن اور سرکے کے تیزاب سے تیار کرتے ہیں۔

خواص و فوائد انواع واقسام کی دردناک بیماریوں میں اسکو نیند لانے اور درد کم کرنے کیلئے دیتے ہیں اسکے استعمال سے وہ برے اثر جو افیم سے پیدا ہوتے ہیں نہیں ہوتے یا اگر ہوتے ہیں تو بہت کم جیسے جی کا متلانا۔ درد سر۔ سقوط اشتہا خشکی حلق قبض۔ چہرے کے عصبی درد اور شقیقہ اور عرق النسا اور درد پشت میں بھی نافع ہے **مقدار خوراک** ایک گرین کے آٹھویں حصے سے آدھے گرین تک اور اسکا سولیوشن ورم میں سے سالم منہ تک دیا جاتا ہو

ایک ویر (ھ)

بکسر الف وسکون یاے مجہول وکاف تازی موقوف دواؤ مکسور یاے معروف ورا ے مہملہ موقوف

صفات وشناخت یہ ایک معمولی اونچائی کا درخت ہوتا ہے اسکی شاخیں موٹے اور تیز اور لمبے کچھ دور پر نوکدار کانٹے ہوتے ہیں اسکے پتوں کی صورت پا گھڑکے پتوں کی سی ہوتی ہے پھل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور بیر کی سی شکل ہوتی ہے اور گچھوں میں لگتے ہیں اس میں کچھ ہرے رنگ کے پھول لگتے ہیں اسکے درخت ہمالہ میں جہلم کے پورب کی طرف اور اوڑیسہ اور بنگال میں ہوتے ہیں۔

خواص و فوائد اسکی چھال کو پانی میں بھگونے سے بہت سا لعاب نکلتا ہے منی گاڑھی پڑتی ہے اسکے استعمال سے کیڑے مرتے ہیں بیگیری کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے دست بند ہوتے ہیں

ایلا

صفات وشناخت جنگلی درخت ہے خار دار اسکا پھل شیریں و ترش مثل املی کے ہوتا ہے پتے دراز ہوتے ہیں رنگ بھورا ہوتا ہے مزہ شیریں و ترش **طبیعت** شیریں گرم وتر درجہ اول میں ترش سرد و تر درجہ اول میں

خواص و فوائد پھل کی بینگ کھانے سے اجابت کھل کر ہوتی ہے قبض رفع ہوتا ہے اکثر اعضا کو قوت بخشتا ہے امراض صفراوی کو دور کرتا ہے اور ریاح غلیظ کو کھوتا ہے **مضر** گرم مزاج والوں کو۔

ایلوا (ھ)

بکسر الف ویائے مجہول وضم لام وفتح واو والف آخر ساکن جیسا کہ محیط میں ہے اور مشہور سکون لام سے ہی
ایلوز (ش) ایلوا دل، صبر (ع)

صفات وشناخت اقسام درخت ایلوا کے پتوں کو انکے جڑ کے نزدیک آڑے بل میں کاٹنے سے جو رس نکلتا ہے اسکو خشک کر لیتے ہیں قوت اسکی چار برس تک رہتی ہے اور سات برس کے بعد خراب وبیکار ہو جاتا ہے اسکو باریک پیسنا چاہیئے تاکہ معدے میں چپک کر عمدہ عمل کرے۔ کئی قسم کا ہوتا ہے (۱) جزیرۂ سقوطرہ سے لاتے ہیں جسے صبر سقوطری کہتے ہیں بمبئی اور زنجبار کی راہ سے لاتے ہیں تجارت میں سقوطرہ اور زنجبار کا ایلوا کہلاتا ہے اور یہ زرد وزعفرانی تیرہ سرخ رنگ صاف براق آبدار زود شکن اور سخت ہوتا ہے توڑیں تو اسکے ریزے ریزے بکھر جاتے ہیں اور وزنی اور بہت کڑوا ہوتا ہے رنگت کی تیزی اور ہلکے پن میں بڑا اختلاف سے ہوتا ہے۔ ہوا میں کھلا رہنے سے رنگت میلی پڑ جاتی ہے ٹوٹی ہوئی سطح صاف اور ردالدار معلوم ہوتی ہے اور بعض اوقات کھردری اور اونچی نیچی پتلا طبق [illegible] اور خوبصورت نارنجی سرخ یا بھورا نارنجی سفوف کی رنگت خوبصورت بھوری سرخ بعض صورتوں میں صبر سقوطری کم وبیش غیر شفاف اور جگر کے رنگ کا ہوتا ہے جسکو انگریزی میں ہیپےٹک ایلوز یعنی صبر کبدی کہتے ہیں صبر سقوطری پروف اسپرٹ میں قریب قریب سب حل ہو جاتا ہے (۲) بربدا اور ڈچ جزائر ویسٹ انڈیز سے لاتے ہیں اور تاجر اسکو بربادر کیورے کو آکا ایلوا کہتے ہیں۔ اسکی رنگت مختلف ہوتی ہے [illegible] بھورے سرخی مائل رنگ سے لیکر بھورا یا بھورا سیاہ ہوتا ہے توڑنے سے اکثر سطح غیر چمکدار [illegible] کی مانند معلوم ہوتی ہے بعض دفعہ صاف اور چمکدار ڈلی کی صورت میں غیر شفاف مگر پتلا طبق [illegible] نیم شفاف اور رنگت میں بھورا نارنجی سفوف کی رنگت زیتون کے مانند زرد وگر ہلکی بو تیز اور ناگوار اور ذائقہ تلخ اور جی متلانے والا۔ جو ایلوا کیورے کو آسے لایا جاتا ہے وہ عموماً صبر بربدی کی نسبت سے کسی قدر زیادہ شفاف اور چمکدار ہوتا ہے اور بو بھی خاص طرح کی ہوتی ہے اور یہ ایلوا بھی قریب قریب شراب میں کل حل ہو جاتا ہے (۳) فارس کے ملک میں پیدا ہوتا ہے یہ سیاہ رنگ بدبودار اور ہلکا اور زود شکن اور بہت خراب ہوتا ہے (۴) عرب سے آتا ہے یہ حضرمی اور یمنی اور ریاتی بھی کہلاتا ہے اس میں نسبت سقوطری کے زردی اور بھاری پن کم ہوتا ہے اور چیپ اس میں اس سے زیادہ ہوتا ہے اور اس سے زیادہ یہ سخت ہوتا ہے (۵) مقام سمنج میں پیدا ہوتا ہے اسلیئے سمنجانی کہلاتا ہے سمنج ملک یمن میں ایک قریہ ہے بعض کہتے ہیں کہ بخارا کے علاقے میں ایک شہر کا نام ہے اسکو صبر فارسی اور صبر ترکی بھی بولتے ہیں یہ سیاہ رنگ غیر صاف اور رودی کی طرح ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے اسمیں بدبو آتی ہے اور ہلکا اور بہت خراب ہوتا ہے اسکو خارجی علاج میں برتتے ہیں کھانے کے کام میں نہیں لاتے (۶) ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے یہ زرد کم رنگ سیاہی مائل غیر صاف ہے

اور صبر سقوطری کے اوصاف اس مین بہت کم پائے جاتے ہین اور اُس سے تاثیر مین بھی کمزور ہے
خاصکر اندرونی علاج مین اُسکی طرح بالکل عمل نہین کرتا ۔ سب سے بہتر سقوطری ہے اور عربی سقوطری
سے عمدگی مین کم ہے مگر سیمخانی اور ہندی اور فارسی سے بہتر ہے اور ہندی اور فارسی تاثیر و عمل مین
قریب قریب ہین اگر سقوطری سے کمزور ہین اور سیمخانی سب سے خراب ہے کھانے کے کام مین
سقوطری آتا ہے اور عربی کو کھانے کے کام مین نہین لاتے بلکہ خارجی استعمال مین رکھتے ہین یہی حال
سیمخانی کا ہے اور ملک فارس کا ایلوا کبھی کبھی ذرا سا کھانے کے کام مین لے آتے ہین اور بہتر یہ ہے
کہ سیاہ ایلوے کو کھانے کے کام مین نہ لائین سب سے بہتر وہ ایلوا ہے جو سقوطرہ سے آتا ہے اور
اس مین بھی اعلےٰ درجے کا جو کھانے اور آنکھ مین لگانے کے کام آئے وہ ہے جو ریت اور کنکریون سے
خالص ہو اور خوشبو آتی ہو اور اس مین تیزی ہو زبان پر لذع پیدا کرے اور جب گرم پھونک سکو
لگائین تو مر یا بھیڑ بکری کی سی بو نکلے ۔ سیاہ ایلوا جو دشواری کے ساتھ ٹوٹے اسی طرح وہ ایلوا
جس مین لیسدار ہو یا جس مین مٹی اور ریت اور کنکر ہو اور بو مین تیزی نہو بہت خراب ہے اس مین کبھی
اقاقیا اور ببول کے گوند وغیرہ کا بھی میل ہوتے اور مغسول ایلوا تقویت کے لیئے مناسب ہے اور
غیر مغسول تنقیہ کے لیئے ۔ جوان آدمیون اور صفراوی مزاجون اور گرم مزاج والون کے لیئے اس کا
استعمال مناسب نہین یا جنکی آنتین اور معدہ کمزور ہو اور اسہال یقا اور جگر ضعیف ہون یا بواسیر کا عارضہ
ہو یا مقعد کے مرض مین مبتلا ہون تو ایسے شخصون کو بھی اسکے استعمال سے بچنا چاہیئے اسی طرح جنکے بدن
مین خون غالب ہو اور سینے کی رگین کمزور یا درتنگ ہون تو انکو بھی اسکے کھانے سے احتراز کرنا چاہیئے
ہوا کے نہایت گرم اور نہایت سرد ہونے کی حالت مین بھی اس سے بچنا چاہیئے معدہ مین کھانا موجود
ہونے کی حالت مین بھی کھانا نا چاہیئے کیونکہ کھانے مین ملکر اُسے فاسد کر دیگا بلکہ رات کو سوتے وقت
جب غذا معدے سے نیچے اتر جائے کھایا جائے اور تنہا استعمال نکرین

یونانی طبیبون نے لکھا ہے کہ ایلوا گھیگوار کا عصارہ ہے جسے گنوار اور گنوار پاٹھا بھی کہتے ہین مگر یہ بات
تحقیق کے خلاف ہے ڈاکٹر ون نے بیان کیا ہے کہ ایلوا اسی ذات کے دوسرے درخت کا عصارہ
ہے البتہ گھیگوار جو ہندوستان مین ہوتا ہے وہ اسی ذات کا درخت ہے اور عربستان مین بھی پیدا
ہوتا ہے ان بہوت چلتا ساگر سے معلوم ہوتا ہے کہ گھیگوار سے ایلوا بنایا جاتا ہے چنانچہ لال گھیگوار
مین اُسنے اسکی تصریح کی ہے پس یہ ہندوستانی ایلوا سمجھنا چاہیئے ۔

ایلوے کو جب شراب مقطر سے نم کر کے اس کا ایک پتلا طبق خوردبین کے شیشے کے نیچے رکھکر دیکھین
تو بہت سے قلمدار ذرے دکھائی دیتے ہین ایلوے مین شورے کا تیزاب ڈالنے سے نارنجی رنگ کا
دھوان نکلتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین
گرم ہے اور بعض دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم جانتے ہین اور بعض نے لکھا ہے کہ تیسرے
درجے مین گرم اور دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین خشک ہے جالینوس نے کہا ہے کہ پہلے درجے

مین گرم اور تیسرے مین خشک ہے شیخ نے فرمایا ہے کہ گرم دوسرے درجے تک ہے اور خشک تیسرے
درجے مین ہے اور بعض نے تیسرے درجے مین گرم و خشک کہا ہے اور یہ درست نہین بعض کی رائے اور
تجربہ یہ ہے کہ دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم ہے اور تیسرے درجے کے پہلے مرتبہ مین خشک ہے اور صحیح اور حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے
درجے مین گرم خشک ہے بعض نے کہا ہے کہ مرکب القوی ہے اور دلیل اس کی یہ لاتے ہین کہ اسکے مزے مین تلخی اور قبض ہے۔

خواص و فوائد ایلوا بدن پر لیپ کرنے سے قبض اور خشکی پیدا کرتا ہے اور کھانے سے دست لاتا ہے
اور تفتیح کرتا ہے ہندوستان کے اور سقوطرے کے ایلوون مین قبض کم ہے یہ دونون خشکی بغیر لذع کے
پیدا کرتے ہین انمین سوزش اور لذع پیدا کرنے کی کیفیت اتنی خفیف ہے کہ زخمون پر لگانے سے کوئی
تکلیف معلوم نہین ہوتی نہایت خراب زخمون اور ایسے زخمون پر اسکا لگانا مفید ہے جنکا بھرنا مشکل ہو
گرمی پیدا کرتا ہے اور نہایت جلا کرتا ہے تنقیہ کرنے کے لیے گولیان بناتے ہین اور ان مین ایلوے کو شامل
کردیتے ہین تو انکی قوت قوی ہوجاتی ہے معدے اور سر اور جوڑون مین جو مواد بھرا ہو اسے اچھی طرح نکال دیتا
ہے مگر دوسرے اعضاء سے مواد کے نکالنے مین ایسا قوی التاثیر نہین ہے معدے اور رگون مین سے
تمام سیل نکال دیتا ہے ہندوستان کے ایلوے کو شراب مین گھول کر بالون پر لگانے سے بال گرتے نہین شراب
اور آس کے پتون کے ساتھ بالون پر لگانے سے سیاہ اور دراز اور مضبوط اور گھونگروالے ہوجاتے ہین
گنجے سر پر اسکا لیپ جاری رکھنے سے بال جم جاتے ہین اگر اسکو سرکے مین حل کرکے لگائین تو گنج اور
بالخورے اور سر کی بفا کو نفع ہو بالون مین جوئین ہون تو اسکے لگانے سے مرجاتی ہین داد پر لگانے سے جاتا
رہتا ہے اسکو مردے کے جسم پر مل دیا جائے تو اس مین عفونت نہ آئے اور پھٹنے سے رک جائے اگر
آنکھ کے تلے چوٹ کی وجہ سے نیلا یا بیجنی داغ پڑ جائے تو شہد مین ملا کے اسکو لگانے سے نفع
ہوتا ہے اسکو سرکے یا شہد یا شراب کے ساتھ ہر قسم کے پھوڑے پھنسی اور خارش اور سرخ بادے پر
لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے یہانتک کہ ناصور کا زخم بھی بھرجاتا ہے اسکے استعمال سے خراب زخم
پھیلنے نہین پاتا اسکو پیسکر زخمون پر چھڑکنے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ عضو تناسل کے زخم اور اعضاے
عصبانی کے زخم کے لیئے بھی اس کا استعمال فائدہ سے خالی نہین۔ درزون کو اسکا لیپ تحلیل کرتا ہے
اگر مسوڑون پر پرانی ہڑی کے ساتھ پیسکر برکا جائے تو آکلہ اور ناصور اور خراب زخمون کو بہت نفع پہونچے
اسکے برکنے سے آکلے کا پھیلنا بند ہوجاتا ہے ہاتھ پھٹ جائین تو اسکو پانی مین پیسکر لگانا چاہیے اکھڑی
ہوئی ہڈی اور چوٹ پر اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے اور درد کو تسکین ہوتی ہے ہرے دھنیے کے
پتون کے پانی اور سرکے مین پیسکر لگانے سے سرخ بادے اور پتی کے اچھلنے کو نفع ہوتا ہے سودا کو
دستون کے ذریعہ سے خارج کرتا ہے اور مالیخولیا کو نفع پہونچاتا ہے سر سے صفرا اور بلغم کو خارج کرتا ہے
بالعرض ذہن کو تیز اور سر کے ثقل کو دور کرتا ہے خراب خیالات کو بدل دیتا ہے عقل کو قوی اور ذہن کو
صاف کرتا ہے ان فوائد کے لیئے فارسی ایلوا تخصیص کے ساتھ کارآمد ہے اکثر دماغی امراض کو جو معدے
کی شرکت سے ہون فائدہ مند ہے نیند لاتا ہے روغن گل اور سرکے کے ساتھ پیسکر پیشانی اور کنپٹیون پر

لیپ کرنے سے درد سر کو تسکین ہوتی ہے اور دماغ سے صفراوی مواد جھڑ جاتا ہے نمک اور نطرون کے ساتھ
پیسکر مقدم سر پر لیپ کرنے سے سرد نزلات کو نفع ہوتا ہے دماغ مین گرمی آتی ہے اور رطوبات خشک ہو جاتی
ہین مصطگی کے ساتھ کھانے سے دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے بارتنگ کے پتون اور سرکے کیساتھ پیسکر پلکون کے سر پر
لگانے سے ایسی پھنسیان جاتی رہتی ہین جنمین رطوبت ہو اور بارتنگ کے پتون کے پانی اور سرکے مین پیسکر آنکھ
مین لگانے سے اسکا درد اور خارش دور رطوبت دفع ہوتی ہے اور آنکھ کا درد اور کوؤن کی کھجلی تھی یہ سلاق اور صفراوی
رمد کو بھی نفع ہوتا ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایلوے کے کھانے سے آنکھ کو نفع ہوتا ہے یہ اسکی غلطی ہے البتہ بالعرض
ایلوا آنکھ کو نفع پہونچاتا ہے بعض یون کہتے ہین کہ ایلوے کے کھانے سے لطیف بخار اٹھتا ہے اور وہ عصب مجوف مین پہونچتا ہے جسکو بینائی کو تعلق ہے اور
اسکا مواد صاف کر دیتا ہے اسوجہ سے بینائی کو قوت پہونچتی ہے آنکھ کی جلا بڑھ جاتی ہے اسوجہ سے
ایلوے کو ایارجون اور معجونون مین ملاتے ہین اور اسکو تنہا یا دوسری دواؤن کے ساتھ آنکھ مین لگانے
سے بھی بینائی مین تیزی آتی ہے آنکھ مین نزلے کا پانی اترنے لگے تو ابتدا مین اس سے بڑا فائدہ ہوتا
ہے پلکون کے بال گرنے لگین یا پلکین موٹی پڑ جائین تب بھی فائدہ بخشتا ہے اگر پلکون مین زخم پڑ جائین
تو اسکے لگانے سے وہ جاتے رہتے ہین سات ماشہ تک کھانے سے آنکھ کی یرقان کی وجہ سے زردی کو
نفع ہوتا ہے۔ کان چل جائے تو پیسکر شراب انگوری کے ساتھ لگانا چاہیئے۔ بارتنگ کے پتون کے پانی
مین پیسکر ناک اور کان کی پھنسیون پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور تخم کدوے شیرین کے روغن مین
حل کرکے ناک کے زخمون پر لگانا مفید ہے شہد مین پیسکر لگانے سے منھ کے اندر کے زخمون اور
ناسورون کے زخمون کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور ابن زہر کہتا ہے کہ شہد مین ملاکر خارش پر لگانے سے
فائدہ ہوتا ہے معدے مین صفرا کے موجود ہونے سے جو کو وہان حرارت ہوتی ہے اسکو ایلوا
کھانے سے صحت ہوتی ہے غاریقون کے ساتھ ایلوے کے استعمال سے مفاصل کے درد کو نفع
ہوتا ہے ربو کو فائدہ پہونچاتا ہے سینے کا تنقیہ ہوتا ہے اگر ایسا کیا کرین کہ آگ پر ڈالکر اسکا دھوان نلکی کے
ذریعہ سے حلق مین پہونچایا کرین تو کچھ دنون ایسا کرنے سے ربو کی جڑ اکھڑ جائے ساڑھے تین ماشہ
کی مقدار مین سرد پانی کے ساتھ کھانے سے تھوک مین خون آنے کو نفع ہوتا ہے۔ ایلوا معدے کے
لیئے نہایت عمدہ دوا ہے اُس مین گرمی پیدا کرتا ہے مادے کو اُس کے خارج کرتا ہے کھٹی ڈکار کو
روکتا ہے اگر بھوک جاتی رہی ہو تو از سر نو پیدا کر دیتا ہے اشتہائے فاسد کو مٹاتا ہے معدے مین اگر
صفراوی اور بلغمی مواد جمع ہو گیا ہو تو بالکل نکالڈالتا ہے اگر صفرا کے معدے مین گرنے سے متلی اور
قے اور لکائی اور التہاب ہو تو اسکو کھانا چاہیئے صفرا کے معدے مین موجود ہونے سے جو تشنگی پیدا ہو جاتی
یا کسی کے بدن مین چیونٹیون کا رینگنا معلوم ہو تو اسکے لیئے اس کا استعمال مناسب ہے شیخ نے لکھا ہے
کہ دو سے سات ماشہ ایلوا گرم پانی کے ساتھ دست لاتا ہے اور ساڑھے تیرہ ماشہ کھانے سے اچھی
طرح تنقیہ ہو جاتا ہے اور نو ماشہ کی مقدار مین ماء العسل کے ساتھ کھانے سے بلغم اور صفرا کو دستون کے
ذریعہ سے خارج کرتا ہے بعض محققین اسقدر مقدار کہ شیخ نے بیان کی ہے علی العموم ہر ایک کو دینا ثابت



نہیں کرتے بلکہ جنکا مزاج مرطوب ہو اور اُن میں مواد بھرا ہو انکو اسقدر روک سکتے ہیں اور جو کمزور ہوں مواد
اُن میں کم ہو انکو پونے دو ماشہ بھی ماء العسل یا پانی کے ساتھ دینا کافی ہے کہ صفرا و بلغم و سودا و سب کو نکی
راہ نکالدیتا ہے اگر راتینج اور شہد میں ملاکر کھایا جائے تو دست آجائیں اور معدے میں کھانا فاسد ہو
اور معدے کے امراض ایک دن میں زائل ہو جائیں گلاب کے پھول اور مصطگی کے ساتھ امراض
معدہ کو بہت مفید ہے دست آور دواؤں میں ایلوے کے داخل کرنے سے انکا ضرر معدے کی نسبت
جاتا رہتا ہے۔ اطبا نے بیان کیا ہے کہ ایلوا بدن کے دور دور کے حصوں سے مواد کو کھینچ لیتا ہے
مگر گیلانی نے شرح قانون میں لکھا ہے کہ جو خلط دور کے اعضا میں ہوتا ہے اُسکو نکالنے کے لیئے
ایلوے کی قوت زیادہ کام نہیں دیتی البتہ قریب کے اخلاط کو خوب نکالتا ہے اسلیئے ایلوے سے تمام
بدن کا تنقیہ کما حقہ نہیں ہو سکتا مناسب یہ ہے کہ جس خلط کے اخراج کی ضرورت ہو اُسکے نکالنے
والی دوا اُسکے ساتھ ملائیں۔ گلاب کے پھول مصطگی ہلیلہ زرد شہد گوگل اور کتیرا وغیرہ دوائیں ایسی ہیں
کہ اسکے فعل کو قوت دیتی ہیں جس سے مادہ غلیظ کو اچھی طرح نکال سکتا ہے اور شیخ کا یہ قول ہے کہ بدن کے
گہرے اور دور کے اور قریب کے مقامات سے جس مادے کا نکلنا دشوار ہو ایلوا اُسکو نکالدیتا ہے اور
اخلاط بلغمی کو مفاصل سے آسانی کے ساتھ نکالتا ہے اگرچہ یہ قول شیخ کا علی الاطلاق ہے مگر اس میں
شبہ نہیں کہ دور کے مقامات سے مادہ نکالنے کے لیئے ایلوے کو کسی مناسب دوا کی مدد کی ضرورت
ضرور ہے جنکی آنتوں میں ریاح مجتمع ہوں اسکے لیئے ایلوا بہتر چیز ہے جگر اور ماساریقا سے سدہ دور
کر دیتا ہے اگر سدہ پڑکر یرقان ہو جائے تو سدے کے مادے کو دستوں کی راہ نکالکر یرقان مٹاتا
ہے گردے اور تلی کے امراض کو دفع کرتا ہے معدے اور آنتوں کے کیڑے اس سے نکل جاتے
ہیں اور چھوٹے کیڑوں پر اسکا اثر خوب پڑتا ہے اگر شیر خوار بچے کو کسی مناسب دوا کے ساتھ کھلا دیں
تو پیٹ کے کیڑے دفع ہو جائیں اگر بچے کو نہ کھلائیں بلکہ دودھ پلانے والی کو کھلا دیں تو دودھ کی تاثیر
سے کیڑے بچے کے پیٹ سے نکل جائیں ہمارے ملک کی عورتوں کا دستور ہے کہ جب بچے کو
قبض واقع ہوتا ہے جسکی وجہ سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو ایلوے کو پانی میں گھولکر بنگلے پان پر
لگاکر گرم کرکے ناف کے تلے الٹی جانب کو مائل جگر کو بچاکر چپکا دیتی ہیں کیونکہ جگر کو نقصان ہوتا ہے
اس سے دست آکر درد جاتا رہتا ہے اگر بواسیر کے مسے پھول جائیں تو اسکو شراب میں گھول کر
لگانے سے نفع ہوتا ہے خون بند ہو جاتا ہے تنہا ایلوا یا سانپ کی کینچلی کے ساتھ گندنے کے پانی میں
پیسکر بواسیر کے مسوں پر بار بار لگانے سے گر جاتے ہیں اور مقعد کے مرض کو بھی نفع ہوتا ہے جب مسے
گر جائیں تو پیسے کو روغن گل یا روغن بنفشہ میں گھس کر انکی جڑوں پر لگاتے رہیں اگر تپ کا دورہ تیز
ہو تو اسکے کھلانے سے نفع ہوتا ہے اسکو زیادہ کھانے سے خون کے دست آنے لگتے ہیں کم مقدار
میں خون کو صاف کرنے والا ہے اگر نہروا نکلنے کو ہو اور آبلہ ظہور کرے تو پہلے دن پونے دو ماشہ ایلوا
کھلائیں دوسرے دن ساڑھے تین ماشہ تیسرے دن سوا پانچ ماشہ اور آبلے کی جگہ ایلوے ہی کا

لیپ کرین اگر حرارت ہو کاسنی کے پانی کے ساتھ کھائین بالکل مرض جاتا رہے گا تکملہ ہندی مین لکھا ہے کہ ایلوے کو سرسون کے تیل مین حل کرکے جہان لگائین وہان کے کیڑے مرجائین اشق اور رسوت اور افیون اور اقاقیا کے ہمراہ سرکے مین حل کرکے تلی پر لگانے سے ورم جاتا رہتا ہے مغسول ایلوا غیر مغسول سے ضعیف العمل ہے اس مین تیزی اور حدت کم ہے اسلیے کہ اجزاے لطیفہ مسہلہ اُسکے نکل جاتے ہین لیکن نفع اسکا معدۂ ضعیف کے واسطے غیر مغسول سے زیادہ ہے مغسول مادے کو دور کے اعضا سے جذب کرنے کی قدرت نہین رکھتا بلکہ صرف معدے اور آنتون سے مادہ نکالتا ہے جس کے پاس وہ پہونچتا ہے اسکی قوت معدے سے بڑھکر صرف جگر تک پہونچتی ہے اس سے آگے نہین بڑھتی اسلیے مناسب یہ ہے کہ اسکی مقدار خوراک بڑھادی جاے چنانچہ متقدمین مغسول کو نو ماشہ اور اس سے زیادہ دیتے تھے اور متاخرین نو ماشہ تک دیتے ہین شیخ کہتا ہے کہ ایلوا جاڑے کے موسم مین کھانا خطرناک ہے اکثر اس سے لہو کے دست آنے لگتے ہین ایسی دواؤن کے ساتھ جو جلد دست لاتی ہون ایلوا پیٹ مین زیادہ نہین ٹھہرتا ورنہ کبھی کبھی دو تین دن تک معدے کے پردون اور خانون مین رک جاتا ہے جس سے قلق اور کرب پیدا ہوتا ہے اس لیے اسکو ترک کردینا بہتر ہے اگر ضرورت واقع ہو تو مصلحات کے ساتھ دو یا غسل سے بھی اسکی اصلاح ہوجاتی ہے ڈاکٹر کہتے ہین کہ مسہل کی تاثیر ایلوے سے دیر مین ہوتی ہے اور خصوصاً بڑی آنتو پر بعض شخصون کو اسکے کھانے سے امعاے مستقیم کی بلغمی جھلی پر بڑا خراش ہوتا ہے جس سے دست کی حاجت بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے جب بڑی آنتون اور جگر کا فعل نہایت سست ہو تو ایسی صورت مین ایلوے کا استعمال دست لانے کے لیے کرنا چاہیے لیکن جب مسہل کی تاثیر کی ضرورت ہو تو اس کو نہین دینے قبض دائمی مین جب بڑی آنتون مین فضلہ بھرا ہو اور جگر کا فعل سست ہو تو فضلہ رفع کرنے کے لیے دیتے ہین یا رحم کا فعل سست پڑجانے کی وجہ سے حیض نہ جاری ہو تو ایسی حالت مین بھی کبھی کبھی اسکا استعمال کرتے ہین جگر یا آنتون کی سوزش یا حاد امراض معاے مستقیم و رحم و بواسیر مین اسکا استعمال نامناسب ہے حمل کے زمانے مین بھی اسکو نہین دیتے حبس حیض کے مرض مین مفید ہے خصوصاً جبکہ مریضہ کمزور اور زرد ہو اور احتباس طمث اور ضعف سے ہو دیکھتے ہین کہ اسکی تھوڑی مقدار دینے سے پیٹ کا درد بند ہوتا ہے اسکی زیادہ مقدار دینے سے دست آتے ہین آنتون کے پٹھون کی کمزوری سے جو قبض پیدا ہو جاے تو اُسکے مٹانے کے لیے اسکا استعمال کرنا چاہیے ضعف اشتہا کو اور ضعف قوت ہاضمہ کو اس سے فائدہ ہوتا ہے یرقان اور بدن کی زردی مٹانے کیلیے نہایت نافع ہے اس کو سرکے کے ساتھ لیپ کرنے سے جلد کے مرض دفع ہوتے ہین اسکو افیم کے ساتھ پانی مین پیس کے صفراوی ورم پر لگانے سے تحلیل ہوجاتا ہے اور سر پر لیپ کرنے سے اسکا درد جاتا رہتا ہے ناف کے آس پاس اسکا لیپ کرنے سے دست آکر لگ جاتا رہتا ہے پیڑو یا ناف پر اسکا لیپ کرنے سے رک کر خون حیض کا آنا موقوف ہوکر

کھُل کر آتا ہے حیض کے رکے ہوئے خون کے نکلنے کے لئے اسکی زیادہ مقدار کھلانا بھی چاہیئے جو بچہ دست آور
دوا نہیں پی سکتا ہے اسکے پیٹ پر صابن کے ساتھ اسکا لیپ کرنے سے دست صاف آجاتا ہے چوٹ یا
موچ کو دفع کرنے کے لیے چونے کے پانی کے ساتھ یا گرم پانی کے ساتھ اسکا لیپ کرنا چاہیئے ایلوا
افیم بول یعنی مر اور انڈے کی سفیدی کا لیپ کرنے سے ہر طرح کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اور اسکا درد
تسکین پاتا ہے ایلوے کے ہموزن کتھا لیکر دونوں کو پیسکر لگانے سے رگ کا زخم دفع ہوجاتا ہے ایلوا
اور ارنڈی دونوں برابر لیکر پیسکر پیشانی پر لگانے سے درد دفع ہوتا ہے ایلوا پیسکر کھپلی کے تیل میں ملاکر
گرم کرکے کان میں ڈالنے سے کھجلی دفع ہوتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے کان میں کیڑے پڑجاویں تو ایلوا پیس کے
کان میں ڈالنے سے مرجاتے ہیں ایلوا سہاگہ اور ہیجا بول کی گولیاں چنے کے برابر بنا کر دن میں دو دو
مرتبہ دو دو گولیاں دینے سے عرصہ تک استعمال کرنے سے دمہ جاتا رہتا ہے سبزی دور کیا ہوا جمالگوٹہ
اور ایلوا دونوں ہموزن لیکر گائے کی بچھیا کے پیشاب کے ساتھ لوہے کی کڑاہی میں لوہے کے دستے سے
گھونٹ کر مونگ کے دانوں کے برابر گولیاں بنالیں اور بچہ کی عمر دیکھکر ماں کے دودھ کے ساتھ گولی
دینے سے پسلی کا مرض اور ڈبہ [illegible] ہے ایلوے کا لیپ کرنے سے نارو گل جاتا ہے مضر اسکی زیادتی
وکثرت سے پیچش پیدا ہوجاتی ہے رگوں کے منھ کھل جاتے ہیں خون کے دست آنے لگتے ہیں۔
معدے اور آنتوں اور کمزور جگر کو نقصان پہونچتا ہے اور مقعد کی رگیں ڈھیلی پڑجاتی ہیں اُنکے منھ کھل
جاتے ہیں اور خراب قسم کے ناسور [illegible] اور بیخوابی سے کبھی کرب اور مروڑ پیٹ میں پیدا ہوجاتی ہے
مصلح پیچش اور رگوں کے منھ کھل جانے اور خون کے رسنے آنے کی بندش نقاح اذخر سے ہوتی ہے
آنتوں کے ضرر کی اصلاح کتیرا کرتا ہے معدے اور جگر کے نقصان کی اصلاح گلاب کے پھول اور مصطگی سے ہوتی
ہے اور کاسنی کے پانی میں بھگونے سے بھی جگر کو نقصان نہیں پہونچتا اور مقعد کے لیے مصلح ہے روغن گل روغن بنفشہ
یا بکری کی چربی کی مقعد پر مالش کرنے سے بھی ایلوا مقعد کو نقصان نہیں پہونچاتا۔ اور عام طور پر اسکی اصلاح دو ہیلئے
اور گلاب کیساتھ استعمال کرلینے سے ہوجاتی ہے اسیطرح گلاب کے پھول اور مصطگی اور افسنتین اور گوگل اور ماء العسل بھی
علی العموم اسکے مصلح ہیں اور یہ تو ہمیشہ خیال رہے کہ سرد مزاج والے کو گوگل کے بغیر اور گرم مزاج والے کو کتیرے کے بغیر نہ دینا
چاہیئے۔ **بدل** قروح اور اورام اور جراحات میں اسکا بدل دکھنی رسوت ہے دستوں کے لیے اسکا بدل
نصف وزن رسوت تھوڑی سی سقمونیا کے ساتھ اور نصف وزن اور ربع اسکے ہموزن افسنتین اسیطرح
نصف وزن اور ربع اسکے چوتھائی وزن زعفران بھی اسکے بدل ہیں بعض کہتے ہیں کہ اسکا بدل ہے
جسکو ہندی میں بول اور لال بول کہتے ہیں **مقدار خوراک** تنہا ہو تو دو ماشہ سے ساڑھے تین
ماشہ تک اور بعض نے سات ماشہ تک اور بعض نے ساڑھے دس ماشہ تک لکھا ہے اور دوسری
دواؤں کے ساتھ پونے دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک اور بعض نے تین رتی سے بارہ رتی تک
لکھا ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکی معتدل مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ ہے اور سوا پانچ ماشہ دست لانے
کے لیے اور ساڑھے دس ماشہ اخلاط فاسد نکالنے کے لیے دینا چاہیئے

ایلوان دش،

ایلوان دل،

صفات وشناخت جوہر ہے کہ ایلوے کی قسمون سے نکالتے ہین ایلوے کے آبی سولیوشن کو فلٹر کرنے کے بعد نمک کے تیزاب سے تیزابی کر کے خشک کرنے سے قلمین ایلوان کی حاصل ہوتی ہین جسکو شراب مین حل کر کے دوبارہ قلمین باندھ لیتے ہین یہ جوہر اگرچہ ایلوے کی قسمون سے نکالا جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کسی قدر صفات مین مختلف ہے لیکن خواص مین یکسان ہے۔ سوئی کے مانند باریک قلمون کے گچھے ہوتے ہین زرد رنگ کے بلا بو ذائقہ مین اول شیرین زان بعد ازبس تلخ سرد پانی مین کم حل ہوتا ہے مگر گرم پانی اور شراب مقطر مین بخوبی حل ہو جاتا ہے ایتھر مین حل نہین ہوتا۔

خواص وفوائد بہت عمدہ مسہل دوا ہے بغیر مروڑ کے دست آجاتا ہے **قدر خوراک** آدھے گرین سے دو گرین تک

ایمدیون ریونانی،

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے کہ جہان پانی جمع ہو پیدا ہوتی ہے اسکی ساق ہوتی ہے اس مین پتے بارہ سے زیادہ نہین ہوتے پھول اور پھل نہین آتا اسکی جڑ پتلی اور سیاہ ہوتی ہے بو تیز ہوتی ہے مزہ پھیکا ہوتا ہے سردی پیدا کرتی ہے رطوبت مائیہ رکھتی ہے اسکو پیکر عورت کی پستان پر لیپ کرنے سے انکی حفاظت ہوتی ہے اگر روغن زیتون ملا لین تو اور بھی مفید ہو اگر مرد اسکی جڑ یا پتے ساڑھے دس ماشہ لیکر شراب کے ساتھ کھائے تو بانجھ ہو جائے اسی طرح اگر عورت حیض سے پاکی کے بعد کھائے تو وہ بھی بانجھ ہو جائے

ایمونی ایٹڈ مرکیوری دش،

ہیڈرار جرائی ایمونی ایٹم دل،

صفات وشناخت پر کلورائڈ آف مرکیوری اور رایمونیا کے سولیوشن سے بناتے ہین غیر شفاف سفید سفوف ہے جسپر پانی اور شراب اور ایتھر کا کچھ اثر نہین ہوتا حرارت سے بالکل اڑجاتا ہے اس مین فی صدی ۵ء ۷۰ حصہ پارہ ہونا چاہیئے۔ اسکے یہ بھی نام ہین ہیڈرار جرائی ایمونیو کلورائڈم اور ایمونیو کلورائڈ آف مرکیوری اور ہیڈرار جرائی پرسی پی ٹیٹم البم اور وائٹ پرسی پی ٹیٹ اور رائمی دو کلورائڈ آف مرکیوری ہے

خواص وفوائد یہ دوا کھلانے کے کام نہین آتی صرف امراض جلد مثلاً اہماسون اور ہر قسم کی پھنسیون مین اسکا مرہم لگاتے ہین وادپہ بھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور خارش مین بھی نفع ہوتا ہے گندھک کے ساتھ ان بیماریون مین لگانے سے اور بھی زیادہ نفع ہوتا ہے

اینٹ (ھ)

بکسر اول و سکون یائے معروف و نون غنہ و تائے ثقیل موقوف۔ خشت (ف) آجر (ع) +

صفات و شناخت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) سفید رنگ جو لوہاروں کی بھٹی میں پکائی جاتی ہے یہ قسم بہتر ہے اور طب کے اعمال میں مستعمل ہے (۲) سرخ رنگ جو پزاوے میں پکائی جاتی ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجے میں ہے اور خشک چوتھے درجہ میں

خواص و فوائد اسکو پیسکر زخم پر چھڑکنے سے خون رک جاتا ہے اور ترش انگور کے پانی کے ساتھ اسکا لیپ پتی پر کرنے سے نفع ہوتا ہے بلکہ اُسکی ترقی اور ظہور رک جاتا ہے اور اسکو پیسکر نمک اور سرکہ میں ملا کر لگانے سے سر کی بفا کو آرام ہوتا ہے گائے کے گوبر کے ساتھ ورم بلغمی پھنسیوں پر یا استسقاء کے بھی ورقی و سوء القنیہ پر لگائیں تو فائدہ پہونچاتے جسکو مدت سے درد سر ہو نزلے اور سردی دماغ کا عارضہ ہو اُسکے لیے یہ بہتر ہے کہ کوری سفید اینٹ آگ میں جلا کر کے پانی یا شراب میں بجھائے اور اس وقت چادر اوڑھ کر بخارات دماغ کو پہونچائے اور جب اسکو گرم کر کے کسی درد کے مقام پر سینکنا چاہیں تو چاہیے کہ تھوڑا سا پانی یا شراب اسپر چھڑک کر کسی کپڑے میں لپیٹ کر سینکیں گرم اینٹ پر بیٹھنا بواسیر اور سردی کے دردوں کو اور رطوبی پیچش کے لیے مفید ہے۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے دہی میں ڈالکر ایک رات پڑا رہنے دیں صبح کو صاف کر کے اس دہی کو استعمال کریں تو پرانا زخم بھر جاتا ہے کئی دن ایسا کرنا چاہیے۔ اگر نزلہ بند ہو جائے تو کلونجی کو تیز سرکے میں پیسکر گرم اینٹ پر ڈالکر چادر اوڑھ کر بھاپ ناک میں پہونچائیں نزلہ ناک کی طرف رجوع کر جائے گا۔

بند کشادہ کے لیے اینٹ کا سفوف نہایت مجرب ہے اس طرح بناتے ہیں کہ پرانی اینٹ جو سو برس کے قریب ہو لیکر پیسیں اور چھان لیں اور بڑے کے دودھ میں تر کرکے ان کی ٹکیاں بڑی بڑی بنا کر کوئلوں کی آگ میں رکھدیں جب سرخ ہو جائیں تو سرد کر کے اور پیسکر دوبارہ بڑے کے دودھ میں تر کرکے اسی طرح کوئلوں کی آگ میں پکائیں جب سات عمل پورے ہو جائیں تو پیسکر چھان لیں اور برابر کی کھانڈ ملا کر روز ہتھیلی بھر کے پھانک لیا کریں۔

اینٹ کا تیل

دہن المبارک اور دہن المنقذ (ع) ۔

اس طرح تیار کرتے ہیں کہ پکی ہوئی سرخ اینٹ جسکو پانی نہ لگا ہو لیکر اُسکے ٹکڑے بادام کے برابر کرکے آگ میں ڈالدیں تاکہ سرخ پڑ جائیں پھر سنڈاسی سے ہر ٹکڑے کو لیکر روغن زیتون میں بجھالیں پھر روغن زیتون سے نکالکر چھوٹے چھوٹے کر کے ایک آتشی شیشی میں بھر کر گل حکمت کر کے اسکے منہ میں گھوڑے کے بال لگا کر موافق دستور کے ٹپکا لیں جیسا کہ چوہ کو ٹپکاتے ہیں اور احتیاط سے شیشی میں رکھ کر کام میں لائیں نہایت گرم و خشک ہے اور تمام گرم روغنوں سے زیادہ لطیف ہے بعض اسے روغن بلسان کے برابر سمجھتے ہیں گیلانی کہتا ہے کہ بعض افعال میں اسکے قریب نفط ہے اور رموز میں لکھا ہے کہ یہ نفط سفید سے زیادہ گرم و لطیف ہے

اس مین قوت نفوذ بہت ہے محلل ہے پسینہ لاتا ہے لقوے اور فالج اور مرگی کے لیئے اسکا سعوط اور ہینا دونون مفید ہین اسکا ٹپکانا کان کے درد کو نافع ہے شربت زوفا کے ساتھ چاٹنے سے دمہ جاتا ہے آنکھ مین لگانے سے نزول الماء کا عارضہ دفع کرتا ہے ساڑھے چار ماشہ مقدار مین کھانے سے معدے اور آنتون کے کیڑے مرجاتے ہین مثانے کی پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے مثانے کے تمام سرد امراض کو نفع پہونچاتا ہے پیٹ مین سردی سے مروڑ ہو اور پھول جائے تو اس سے فائدہ پہونچاتا ہے جمے ہوے خون کو تحلیل کرتا ہے گٹھیا اور رانگھن اور کمر کے درد کے لیئے بے نظیر ہے اشق پیسکر اس مین ملاکر لیپ کرنے سے تلی کا ورم تحلیل ہوتا ہے فرج مین رکھنے سے حیض جاری کرتا ہے مردہ یا زندہ بچے کو نکال ڈالتا ہے بچھو کا زہر اتارتا ہے انجم اور اجوائن خراسانی کے زہر دن کو بھی دفع کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے مضر معدہ و گردہ مصلح اول کے لیئے سکر اور دوم کے لیئے کتیرا **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک

اینٹی پائرن (ش)

اسکا ترجمہ ضد الحر ہے

صفات و شناخت یہ ایک جوہر ہے جسکو سنتھی سس یعنی وصال العناصر کی ترکیب سے تیار کرتے ہین اور کولتار سے بھی بناتے ہین جو سنکونا بارک کا جوہر ہے سفید رنگ کا قلمی سفوف ہوتا ہے بو کچھ نہین اور ذائقہ اسکا تلخ پانی مین بخوبی حل ہوجاتا ہے

خواص و فوائد نقیض الحر ہے جس سے بخار کی حرارت تھوڑے عرصے مین پسینہ آکر زائل ہوجاتی ہے عام بخار دن اور حاد امراض کے بخار دن اور سل مین دیتے ہین نقرس حاد مین اسکے کھلانے سے تین یا چار روز کے عرصے مین درد اور جوڑ کی سوجن بالکل جاتی رہتی ہے جب وضع حمل کی تکلیف زیادہ ہوتی ہو تو ۳۰ گرین پانچ یا چھ اونس پانی مین ملاکر مقعد کے راستے عمل کرنے سے تکلیف کم ہوجاتی ہے اور وضع مین کچھ فرق نہین آتا اور اسکے کھانے سے دودھ اترنا بند ہوجاتا ہے مرض ذیابیطس مین بہت مفید بیان کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل حالتون مین اینٹی پائرن نہین دینا چاہیئے (۱) ایام حیض مین اور جبکہ خون حیض کا تکلیف سے آتا ہو (۲) قلب کمزور ہو یا مریض بہت نقیہ ہوگیا ہو (۳) جب سیلان گنگ زیادہ ہوگیا ہو (۴) مرض گردہ

اسکے استعمال سے بعض اوقات متلی ہوتی ہے قے ہوجاتی ہے بدن پر سوزشی دانے ابھر آتے ہین زیادہ مقدار مین زہر کی علامات نمودار ہونے لگتی ہین فاد زہر اسکا ایجر و ہین ہے مقی اور دست آور دوا بھی دیتے ہین سنکونا اور اس کے مرکب کے ہمراہ اسکو نہین دینا چاہیئے اور جہانتک ممکن ہو اور ادویات کے ساتھ نہ ملائین **مقدار خوراک** پانچ گرین سے بیس گرین تک دن بھر مین ساٹھ سے پچھتر گرین تک

انیٹی فیبرن (دش)،

اسکواے سی ٹی نی لائڈ بھی کہتے ہین ۔ اسکا ترجمہ ضد اسہال لکھے ہے ۔

صفات وشناخت فیرانی سرکے کے تیزاب اور انیٹی لائن سے تیار کرتے ہین چھوٹی اور سفید اور چمکدار قلمون مین ہوتا ہے بلا بو اور زبان پر لگنے سے جلن پیدا ہوتی ہے ٹھنڈے پانی مین حل نہین ہوتا شراب مین بخوبی حل ہوتا ہے

خواص وفوائد بخارون مین نہایت عمدہ اور تحقیق عرق آور حرارت زائل کرنے والی دوا ہے ۔ چیچک مین اس سے بہت نفع ہوتا ہے سل کے بخارون مین فائدہ بخش دوا ہے بخار جاتا رہتا ہے پسینہ کم ہو جاتا ہے ۔ درد مفاصل اور عصبی مین دردون کو اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکو مدت دراز تک لگاتار استعمال کرنے سے زہر کی علامتین لاحق ہو جاتی ہین کہ چہرے کی رنگت بھوری نیلگون ہو جاتی ہے زبان اور ہونٹون کی رنگت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا ان مقامات مین گہرے نیلے رنگ کی ایک ہلکی تہ لگا دی ہو اور جسم کے دوسرے مقامات کی رنگت بھی مثل چہرے کے بھوری نیلگون ہو جاتی ہے ۔ لیکن یہ رنگت بہ نسبت اور مقامات کے کانون کی لوون اور ناخنون پر زیادہ نمایان ہوتی ہے اور آنکھون کی تیلی جھلی زردی مائل ہو جاتی ہے اور پیشاب اور فضلے کے ہمراہ خلاف معمول بہت زیادہ مقدار خارج ہوتا ہے **مقدار خوراک** تین گرین سے پندرہ گرین تک

باب باے موحدہ

بانچی (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون الف وفتح باے موحدہ دوم مگر روزمرہ مین باے موحدہ دوم کو سکون سے بولتے ہین وکسر جیم فارسی وسکون یاے معروف ۔ اور بچی باے موحدہ کے ضمے اور کاف تازی کے سکون سے بھی کہتے ہین ۔ اور بابچی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت ایک ہندوستانی پودہ کا بیج ہے یہ پودا ساق پر قائم ہوتا ہے اور ساق پتلی ہوتی ہے اور قد آدم تک بڑھتا ہے شاخین پتلی پتلی بہت سی ہوتی ہین پتے سبز اور گول ہوتے ہین پتیلی سے چھوٹے ہوتے ہین آس پاس انکے کنگرے ہوتے ہین ہر پتے کی جڑ مین ایک خوشہ شہتوت کی طرح لگتا ہے اس مین چھوٹے چھوٹے سفید اور گلابی پھول آتے ہین بعد اسکے بیج پیدا ہوتے ہین جو گول اور ذرا سے لمبے اور چپٹے گردے کی طرح ہوتے ہین انپر چھیدار رطوبت ہوتی ہے باہر سے رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اندر سے سفید ہوتا ہے اور سخت اور تلخ اور تیز ہوتے ہین زبان کو کاٹتے ہین انکو چابنے سے زبان مین سختی آجاتی ہے یہ بیج گول گول غلافون مین پیدا ہوتے ہین تین تین چار چار غلاف ملے ہوئے سکوہ کے

گوشون کی طرح ہوتے ہین اس پودے مین سے بھی بیج مستعمل ہین وید انھین رسائن سے جانتے ہین
ان بیجون مین سے تیل نکالا جاتا ہے اسکے پودے ہندوستان مین ہر مقام پر پیدا ہوتے ہین **طبیعت**
گرم وخشک دوسرے درجے سے لیکر تیسرے درجے تک۔

خواص وفوائد بیج ریاح کو تحلیل کرتا ہے دل اور معدے کو قوت دیتا ہے مفرح ہے بھوک بڑھاتا
ہے بلغمی تپ کو نفع پہونچاتا ہے پیٹ کے کیڑون کو نکالتا ہے سفید داغ اور سیاہ داغ اور کھجلی اور
کوڑھ اور فساد خون کو مٹاتا ہے ان امراض کو اسکے کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور لگانے سے بھی دو
تین ماشہ پیسکر تنہا یا دوسری مناسب دواؤن کے ساتھ رات کو گرم پانی مین تر کرکے صبح کو صاف کرکے وہ پانی
پی لین اور بھوک کو برص اور بہق کے داغون پر لیپ کرین تو بہت نفع پہونچے اگرچہ کہ ایک قسم کا داد ہے
آتشپر اس ترکیب سے لگانے سے نفع ہوتا ہے کھلا کر پیسکر سرسون کے تیل مین ملاکر لیپ کرین قبض دفع
کرتا ہے باد اور بلغم اور صفرا کا فساد دفع کرتا ہے سوزاک کے زخم کو صاف کرتا اور اس کو بھرتا ہے اگر عورت
حیض سے فارغ ہوکر بابچی کے بیج تل مین پیسکر مقام نہانی مین رکھے تو بانجھ ہو جاوے ورم کو تحلیل کرتا ہے
مادے مین نضج پیدا کرتا ہے گاڑھے بلغم کو پتلا کرتا ہے اور بدن کے دور دور کے مقامات سے بلغم
کو کھینچ لیتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے منھ سے رطوبت جاری ہو تو اسے روکتا ہے نزلے اور
کھانسی کو مٹاتا ہے مسوڑھون کو مضبوط کرتا ہے حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے اور فضول اور
زائد رطوبت کو تحلیل کرتا ہے اگر اس کو پیس کر بدن پر ملا جاے تو رنگ اول زرد ہو جاتا ہے پھر سرخ
پھر سیاہ اگر بابچی کو ہلدی اور مولی کے بیجون کے ساتھ لگانے کے دہی کے توڑ مین جو اوس کی رات
کو جمایا گیا ہو ملاکر روز گھنٹہ بھر تک برص اور بہق کے داغون پر ملا کرین تو بہت نفع ہو اگر گیرو پاؤ بھر بابچی
آدھ پاؤ آملہ سار گندک آدھ پاؤ لیکر اول گیرو کو باسی پانی مین چھ پہر کھرل کرین پھر بابچی کا
سفوف ملا کر ایک پہر تک کھرل کرین پھر گندک کا سفوف ملاکر چار پہر تک کھرل کرین بعد اس کے
گولیان باندھ کر ایک رات دن دھوپ اور شبنم مین رکھ کر ضرورت کے وقت پانی مین پیس کر برص
کے داغون پر لگایا کرین تو بہت نفع ہو مجمع الجوامع مین لکھا ہے کہ بابچی اور گندک ایک ایک جز
اور گیرو چھ جز لین اور ادرک کے پانی مین ملاکے گولیان باندھین بعض کہتے ہین کہ بابچی آدھ سیر نمک
تین پاؤ دونون کو کوٹ چھان کر روزانہ کف دست کی مقدار مین کھاتے رہین اور سواے چنون کی
روٹی کے کچھ نہ کھائین اور اس کے کھانے کے دنون مین پاؤ بھر بابچی نمک آدھ سیر علٰحدہ پیسکر گاے کی
چھاچھ مین ملاکر رکھ چھوڑین اور اس مین سے ہر روز برص کے داغون پر ملتے رہین تو بیحد نفع ہو مسلی اور
تالمکھانے کے ساتھ کہ ہر ایک کی مقدار ساڑھے تین ماشہ ہو گاے کے دودھ مین جوش دین جب
آدھا رہجائے تو پیین قوت باہ زیادہ ہو امساک پیدا کرے بابچی کے کھانے سے دمے کو بھی نفع
ہوتا ہے۔ بابچی کے بیج گاے کے اس قدر موت مین بھگوئین کہ چار انگل اوپر ٹھہرا رہے پھر انکو چھاؤن مین
خشک کرلین اور اس سے نصف حصہ زیرہ سفید ملاکر پیسکر پانی مین سانکر چنے کے برابر گولیان باندھ لین

ان میں سے روزانہ ایک گولی کھاتے رہیں اور کدو اور دودھ اور مچھلی اور رائی کے اچار اور تل کے تیل اور کھٹی سے پرہیز رکھیں اور ترشی زیادہ استعمال کریں اس تدبیر سے کچھ عرصے کے بعد برص کے داغ جاتے رہیں اور جب گلے کے موت میں بچون کو بھگو دیں تو اسکا خیال رکھیں کہ نکلیں پھوٹ نہ آئیں اسکے پودے کی جڑ تانبے کی مصلح ہے باکچی کے بیج پانی میں پیسکر لیئی کی طرح پکا کر بدبا گلکیاری پر باندھنے سے ایک دن میں بیٹھ جاتی ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ باکچی کے بیج گرم اور خشک ہیں بعض وید یہ کہتے ہیں کہ سرد و خشک ہیں یہ دست آور اور جوش پیدا کرنے والے اور مقوی ہیں خون میں فساد آجانے سے جو جذام ہو جائے اور جلد بدن میں مرض پیدا ہو جائیں تو انکو یہ بیج دفع کرتے ہیں اسکے بیجوں کی پھنکی دیکے اوپر چرائتے کا عرق پلانے سے بخار چھوٹ جاتا ہے اسکی پھنکی دیکے اوپر سے نیم کا رس شہد ملا کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہیں اسکے پتے اور گلو پانی میں بھگو کر ملکر چھانکر پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اجوائن کے عرق کے ساتھ باکچی کے بیجوں کی پھنکی دینے سے پیٹ کا ریحی درد دفع ہوتا ہے تلی وغیرہ اعضاء کے بہادی رکاوٹ مٹانے کے لیے ان بیجوں کا استعمال اچھا ہے اسکے تیل کو برص کے داغوں پر کچھ دنوں تک لگاتے رہنے سے لال ہو جاتے ہیں یا آخر پھنسیاں ہو جاتی ہیں انکو یسی طرح ہی رہنے دینا چاہیئے یعنی پھوڑنا یا ملنا نہیں چاہیئے وہ سوکھ کر کالے داغ ہو جاتے ہیں اور اُنکے آس پاس کے مقام اور ویسے ہی اُن سفید دھبوں کے کنارے کالے پڑنے لگتے ہیں آخر میں وہ سب آپس میں مل جاتے ہیں اور تمام سفید چمڑی کا رنگ سادی کھال کی طرح ہو جاتا ہے اسکے لگانے سے تازے سفید داغ بڑھنے سے رک جاتے ہیں کسی کسی کے اس تیل کا اثر تھوڑے دن تک نہیں ہوتا ہے باکچی کے بیج ۲۱ دن تک گرم پانی کے ساتھ پینے سے برص دفع ہوتا ہے مگر اسکے استعمال کے دنوں میں صرف دودھ پینا چاہیئے بعض وید کہتے ہیں کہ باکچی آنکھ کی روشنی کو کم کرتی ہے منی کو خشک کرتی ہے کھانسی کو نقصان پہونچاتی ہے مضر تپ کو مضر ہے صفرا بڑھاتی ہے مصلح کھجین اور دوسری ترشیاں **مقدار خوراک** سفوف ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک اور خیساندے میں سوا تولہ تک

بابونہ (ف)

بفتح بائے موحدہ و سکون الف و ضم بائے موحدہ دوم و واو معروف و فتح نون و سکون ہا
بابونج (ع)، کیمومائل (ش)، ابن تھلی سیڈس توبی لس (ل)، سونا موتی (ھ) ✣ ✣
صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جو خود رو بھی ہوتی ہے اور بوئی بھی جاتی ہے پتے چھوٹے اور باریک اور تھوڑے سے طولانی ہوتے ہیں شاخیں سبز اور نازک اور باریک ہوتی ہیں انکا طول ایک بالشت سے ایک ہاتھ تک لمبا ہوتا ہے اور ان میں کثرت سے ننھی ننھی شاخیں نکلتی ہیں اسکے پھول اکثر مستعمل ہیں اور جب بابونہ بولتے ہیں تو پھول ہی مراد ہوتے ہیں اسکے پھول نکلی

اکھری یا وردوہری گھنڈیان ہوتی ہین اکھرے پھول مشتمل ہین دو طرح پر یعنی زرد اور سفید پنکھڑیون سے زرد گلی کے مانند اور سفید اور لمبی اور پتلی ہوتی ہین دوسرے پھولون مین صرف سفید رنگ کی ہوتی ہین اور دونون قسم کے پھولون مین یہ پنکھڑیان گھنڈی کے گرد لگی رہتی ہین ایک قسم کا پھول نیلا بھی ہوتا ہے جن اطبا نے فرفیری لکھا ہے انکی یہی مراد ہے یہ قد مین سداب کے پھول کے برابر ہوتا ہے اسکو اطبا انقاحی کہتے ہین یہ قسم کمیاب اور سب سے عمدہ ہے زرد پھولون والا بابونہ پہاڑی ہے اسے ریحان الثعالب کہتے ہین ان مین عمدہ وہ ہے جو چھوٹا اور خوشبودار ہو انقاحی ہین بھی خوشبو ہوتی ہے زرد پھول کی خوشبو تیز ہوتی ہے سفید پھول کی اتنی تیز نہین ہوتی یہ پھول ذائقے مین پھیکے اور کچھا کلاتے ہے مصر مین سفید پھولون والا بڑی قسم کا بابونہ ہے اسے ارکاش کہتے ہین لاطن مین پھولون کو اینتھی میڈس فلورس اور انگریزی مین کیمومائل فلورز اور فارسی مین گل بابونہ کہتے ہین

عرب کے لوگ اسے اقحوان سمجھتے ہین اطبا کے نزدیک اقحوان اسکی ایک قسم ہے جیسے بابونہ گاو بھی بولتے ہین **طبیعت** بوعلی سینا نے کہا ہے کہ پہلے درجے مین گرم وخشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم اور پہلے مین خشک بتایا ہے بعض اس مین گرمی وخشکی اعتدال کے ساتھ مانتے ہین بعض نے کہا ہے کہ گرم دوسرے درجے اور خشک تیسرے درجے مین ہے اور جالینوس کے نزدیک اسکی قوت گلاب کے پھول کی قوت کے قریب لطیف ہے لیکن گرم ہے اور گرمی اسکی روغن زیتون کی گرمی کے مثل ہے

خواص وفوائد قوے مین حرارت پیدا کرتا ہے مرغوب ہے ورمون کے مواد کو تحلیل یا جذب کرتا ہے اور یہ بات اُسکے خواص مین سے ہے ورنہ کوئی محلل چیز جذب سے خالی نہین اور بابونہ مین باوجود اسکے کہ گرمی اور قوت ارخا و تحلیل ہے مگر مواد کو جذب نہین کرتا۔ دماغ اور اعصاب اور باہ کو قوت دیتا ہے بلغمی بخار کو دور کرتا ہے درد کو تسکین دیتا ہے جگر کا اور رگون کا سدہ کھولتا ہے مزاج مین لطافت پیدا کرتا ہی پیشاب و پسینہ اور دودھ زیادہ مقدار مین لاتا ہے حیض اور تنگی بدن جو قولنج اور مثانہ اور یرقان اور خشک کھانسی کو مفید ہے امراض سر اور نزلات اور درد کو فائدہ کرتا ہی کان کی ریاح کو تحلیل کرتا ہی بدن کو اخلاط ردیہ سے پاک کرتا ہی نیند آجاتی تو اسکے چبانے سے نفع ہوتا ہی آنکھ مین درد ہو تو اسکے جوشاندے سے دھونا نفع کرتا ہی۔ اسکا لیپ سردی کے ورم کو دور کرتا ہے اسکو پانی مین جوش دیکر آبزن کرنے سے درد اور ورم کو تخفیف ہوتی ہے اسکا پھول ساڑھے تین ماشہ کھانا بالخاصیت پتھری کو توڑتا ہے اعلے درجے کی محلل ادویہ مین شمار پاتا ہے شراب یا سرکے مین جوش کرکے اسکے بخارات کان کے اندر پہونچانے سے ابتدا مین بہرے پن کو نفع پہونچاتا ہے اور اُسکے مادے کو مٹاتا ہے اور کان کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے اگر جو کے آٹے اور رب انگور کے ساتھ گرم ورمون پر اس کا لیپ کرین تو انکو تحلیل کردے سردی کی وجہ سے صلابت آجاتے تو ترمس اور پرانے روغن زیتون کے ساتھ اسکو لگانا چاہیے اس سے وہ مقام ملائم ہوجائے گا عضو کثیف کے جوہر مین تخلخل پیدا کرکے تحلیل کرنے کی ضرورت ہو تو اس سے بہتر اس کام کے لیے دوسری دوا نہین تنے ہوے عضو پر اسکے لیپ سے ڈھیلا پڑجاتا ہے اسکے بیجونکی مالش بادام تلخ کی مالش سے زیادہ مفید ہے اس کو

جوش کرکے اُس پانی سے نطول کرنا ماندگی اور تھکاوٹ کو دور کرتا ہے کیونکہ اسکی گرمی ملائمت میں حیوان
کی گرمی سے مشابہت رکھتی ہے اگر امتلا کی وجہ سے ماندگی ہو تو اس کا ضماد کرنا چاہیے تر و خشک
خارش پر اس کا لیپ نافع ہے بابونہ کی جڑ زیادہ گرم و خشک ہے اور سب فعلوں میں اس کے پھول سے
زیادہ قوی ہے اسکی جڑ کو پیس کر پوٹلی میں باندھ کے گرم کرکے سر پر سینک کرنے سے سردی کے درد
کو نفع ہوتا ہے اس کو پانی میں جوش کرکے اسکا دھواں دماغ پر پہونچانے سے نزلات کو فائدہ پہونچتا ہے
اگر سر کے اور پانی میں جوش دے کر موضع کو اُس دھوئیں پر رکھیں تو مدہ کو نفع ہو اس کے درد کو تسکین ہو
اور جو کچھ باقی رہا ہو اُسے تحلیل کردے مگر پہلے مادے کا تنقیہ کرلینا چاہئے اور متواتر دھواں استعمال
کرنا چاہئے اگر آنکھ کے کوے کے اُس ناصور پر جس نے موٹا کر لیا ہو اس کا ضماد کریں تو بہت فائدہ بخشے
اسکو پیس کر شکر ملا کر کھانا بھی مفید ہے اسکے ہر طرح استعمال سے سینے کا تنقیہ ہوتا ہے سانس کے لینے
میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے بدن کے کسی عضو میں تکاثف پیدا ہو جائے تو اُس کے استعمال سے
مٹ جاتا ہے امتلا کی وجہ سے تکلیف ہو تو اس کے لئے دینا چاہئے قولنج اور ایلاوس کے مریض کو
اس کے جوشاندے میں ناف تک بٹھاتے ہیں اور فائدہ پہونچتا ہے نفخ کو تحلیل کرتا ہے۔ بابونہ کا
اعضا کو قوت دینا اُس کے قبض کی وجہ سے نہیں کیونکہ اس میں قوت قابضہ ہوتی تو مفتح اور مرخی
نہوتا بلکہ اعضا کے مزاج میں اعتدال پیدا کرنے کی وجہ سے قوت بخشتا ہے اس کے نطول اور لیپ سے
مثانے کی سردی اور سردی کا ورم دفع ہوتا ہے اور باوجودیکہ پیشاب کا ادرار کرتا ہے گردے اور
مثانے کی پتھری کو بھی توڑتا ہو مگر قوت اور اچھوتی قسم کے بھلے دوائے میں زیادہ ہے حاملہ عورت کو
اس کے جوشاندے میں بٹھانے سے بچہ جلد آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے آنول نکل جاتی ہے اور حیض کا
خون جاری ہو جاتا ہے مقعد پر ورم آجائے تو اس کا لیپ کرنے سے تحلیل ہو جاتا ہے مرہ صفرا کی وجہ سے
جلد بدن میں تکاثف پیدا ہو کر تپ آنے لگے اور زیادہ عرصے تک ٹھہر جائے تو اس کے جوشاندے کے
نطول سے نفع ہوتا ہے اس کے استعمال سے بلغمی اور سوداوی تپوں کو بھی فائدہ پہونچتا ہے اگر احشا
میں ورم کے ہو جانے سے تپ آتی ہو اور زیادہ تیز نہو تو اُس کے دینے سے چھوٹ جاتی ہے بلکہ ہر
ایسی تپ میں جس کا باعث ورم ہو اور تیز نہو نافع ہے بشرطیکہ مادے میں نضج آچکا ہو اسکے دھوئیں
سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اسمیں قوت تریاقی ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گل بابونہ مقوی اور محرک ہے ضعف معدہ کے لئے عمدہ دوا ہے۔ تحریک کی تاثیر
سیماب طبع تیل پر منحصر ہے۔ اس کا تیز جوشاندہ ٹھنڈا کرکے لگانے سے آنکھ کو تقویت بخشتا ہے اور
گرم پلانے سے قے لاتا ہے **مضر** حلق اور اعضائے گرم کو اور پیٹ کے اندرونی اعضا کو ڈھیلا
کرتا ہے **مصلح** حلق کے لئے شہد اور شربت انار اور اعضائے گرم کے لئے روغن گل اور احشا
کے لئے رُب ریباس **بدل** تقویت دماغ اور درد سر کے لئے برنجاسف اور ضماد میں اکلیل الملک
اور سویا اور مطلقاً اس کا بدل قیصوم اور برنجاسف اور اقحوان ہے **مقدار خوراک**

گل اور جز ساڑھے تیرہ ماشہ تک بعض کے نزدیک جز ودو تولہ ساڑھے سات ماشہ تک۔

بابونے کا تیل

آئل آف کیمومائل (ش)، اولیم اینتھمی ڈس (ل)، دہن البابونج (ع)، روغن بابونہ (ف)

صفات وشناخت بابونے کے پھولوں سے کشید کرتے ہیں۔ ہلکا نیلا۔ یا نیلا سبزی مائل جو آخر کار بھورا زردی مائل ہو جاتا ہے۔ ذائقہ اور بو خاص طرح کی مثل گل بابونہ کے **طبیعت** شیخ کے نزدیک گرم دوسرے درجے میں خشک پہلے درجے میں بلکہ خشکی میں معتدل ہے گیلانی کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔

خواص وفوائد اس کی مالش اعصاب کو قوت دیتی ہے جو اعضا کھچ گئے ہوں اُنپر ملنے سے ڈھیلے پڑجاتے ہیں اگر اس میں تھوڑا سا لادن حل کر لیا جائے تو درد و دن کو بہت تسکین دے اور مسامات کو کھولدے اُس درد اور دُکھنے کو اسکی مالش نافع ہے جو جاڑوں میں مسامات کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے سردی کے دردوں کو تحلیل کرتا ہے رطوبات کو خشک کرتا ہے چوٹ اور درد و دکو مفید ہے کمر کے درد و گٹھیا اور کولے کے درد اور عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے بالخاصہ خصیوں کے ورم کو دور کرتا ہے اسکی مالش سے بلغمی اور سوداوی تپ کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے ریاح کو جو اعضا میں بند ہو تحلیل کرتا ہے اسکے کان میں ٹپکانا ثقل سامعہ کو دور کرتا ہے اگر اس کی دو چار بوندیں بتاسے میں رکھکر کھا لیا کریں تو کئی دن کے بعد باہ کو نہایت حرکت پیدا ہو۔ سیرا بخربہ ہے **مضر** درد سر پیدا کرتا ہے **مصلح** روغن نیلوفر **بدل** مالکنگنی کا تیل

بابونہ گاؤ (ف)

(اقحوان (ع)

صفات وشناخت ایک پودا ہے جو بابونے کی طرح ہوتا ہے بعض بابونے کی ایک قسم بتاتے ہیں بابونے کا اس میں پھیل کر کے فروخت کرتے ہیں فرق دونوں میں یہ ہے کہ بابونے کے بیج ہوتے ہیں اسکے بیج نہیں ہوتے اور بابونے کے پھول بجوف نہیں ہوتے اسکے پھول بجوف ہوتے ہیں اسکے پھول حجم میں بابونے کے پھولوں سے بڑے ہوتے ہیں یہ بابونہ گاؤ موسم ربیع میں پیدا ہوتا ہے مطلق بابونہ گاؤ یا اقحوان سے اس کا پھول مراد ہوتا ہو سرملکوں اور سرد پہاڑوں اور سرد مکانوں اور قبرستان میں اسکے پودے اُگتے ہیں یہ دو طرح کا ہوتا ہے چھوٹا اور بڑا چھوٹی قسم کو فارسی میں بہار کہتے ہیں یہ بھی دو طور کا ہوتا ہے ایک بستانی دوسرا جنگلی بستانی قسم کے پتے سوئف اور دھنئے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول گول اور زرد ہوتا ہے اور اس کے آس پاس چھوٹی اور سفید پتیاں ہوتی ہیں یہ پھول بابونے کے پھول سے بڑا ہوتا ہے اور خوشبو بھی اسکی اسکی خوشبو سے تیز ہوتی ہے اور مزے میں تھوڑی تلخی ہوتی ہے

جنگلی قسم پہاڑوں اور جنگلوں میں پائی جاتی ہے عموماً اسکا پودا ایک ہاتھ تک طویل ہوتا ہے شاخیں پتلی ہوتی ہیں انہیں شاخوں پر گول گول پھول آتے ہیں۔ کتابوں سے اقحوان کے پھول کے اتنے رنگ معلوم ہوتے ہیں (۱) زرد جسکے آس پاس سفید پتیاں ہوتی ہیں (۲) اندر سے سرخ اوپر سے سفید پتیاں ہوتی ہیں (۳) اندر نیلی پتیاں آس پاس زرد پتیاں (۴) آس پاس سے زرد اور اندر سے سرخ پتیاں چنانچہ چھوٹی قسم کا جسے بہار کہتے ہیں یہی رنگ لکھا ہے شیخ نے دو قسمیں بیان کی ہیں سفید پھول والا اور اشقر پھول والا اشقر یہ ہے کہ سرخ زردی مائل ہو مشعل زرد پھول ہیں نہ سرخ بہتر وہ ہے کہ پتے سبز ہوں اور پھول کا رنگ اوپر سے سفید اندر سے زرد ہو۔ مزے میں تلخی ہو اور پرانا ہو گیلانی اپنی شرح میں کہتا ہے کہ بہتر وہ پھول ہے جو زرد اور بڑا ہو شیخ نے اشقر سے سفید کو قوی کہا ہے بعض نے لکھا ہے کہ اشقر پھول سفید سے تحلیل و تفتیح میں قوی ہے اور زرد قبض اور خشکی پیدا کرنے میں قوی ہے۔ بابونہ گاو چشم اور اعداق المرفے اسی کو کہا کرتے ہیں **طبیعت** گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں یا بالعکس یا گرم و خشک دوسرے درجے میں گیلانی نے لکھا ہے کہ چھوٹی قسم یعنی بہار دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم ہے اور خشک پہلے درجے میں ہے اور بڑی قسم سے ضعیف ہے

خواص و فوائد کل خواص اسکے بابونہ کے ہیں اور محلل ریاح اور ملطف طبیعت ہے سدہ کھولتا ہے پتھری توڑتا ہے مادہ بلغمی و سوداوی کو پیشاب کی راہ خارج کرتا ہے جس گھر میں مچھر بہت ہوں اس کی چھوٹی قسم کے رکھنے سے مرجاتے ہیں اسکو چار حصہ زیتون یا تل کے تیل میں ڈالکر چالیس دن تک دھوپ میں رکھیں اور پھر صاف کرکے یہ روغن لقوہ اور پٹھے کے درد کے ورم پر مالش کریں تو نفع ہو رحم کی صلابت کو تحلیل کرتا ہے اسکی مالش سے مسامات کھلتے ہیں پسینہ آنے لگتا ہے اور ورم میں تفتیح پیدا ہوتا ہے عصبانی اعضا کا زخم درست ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے اسکی سرخ قسم سیلان کو بند کرتی ہے باوجودیکہ اس میں قوت تحلیل بھی ہے لیکن قبض اسلئے کرتا ہے کہ خشکی لاتا ہے تازہ کو سونگھنے سے خوب نیند آتی ہے اور سر کی ریاح غلیظ کو نفع ہوتا ہے کثرت کے ساتھ سونگھنے سے سبات کا مرض ہوتا ہے اگر ایسا واقع ہو تو نیلوفر کے پھول کثرت سے سونگھائیں اگر رات کے وقت بابونہ گاو اور مقشر اور بابونہ پانی میں جوش کرکے اور روغن اس پر ساداخل کرکے بڈھوں کے سر پر نطول کریں اور پے درپے کئی شب ایسا کریں تو بدخوابی جاتی رہے نیند آنے لگے مالیخولیا اور مرگی کو بھی مفید ہے کیونکہ سوداء بلغم کا تنقیہ کرتا ہے نو ماشہ بابونہ گاو دفادانیا کے ساتھ تیس روز تک پینے سے بالکل مرگی جاتی رہتی ہے اسیطرح سات ماشہ اسکے پھول روزانہ ۲۵ روز تک شراب کے ساتھ پینا مرگی کو دور کرتا ہے اسکے پینے سے لقوے کو بھی صحت ہوتی ہے اسکے پھولوں کو جلا کر آنکھ کے کوے کے ناسور میں لگانا مفید ہے آنکھ میں لگانے سے آنکھ کے طبقات میں تقویت آتی ہے دھندلا اور موتیابند کو نفع ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ خاصیت چھوٹی قسم میں ہے اگر چھوٹی قسم ساڑھے چار ماشہ کی مقدار میں لیکر شراب یا پانی کے ساتھ کھاویں تو سر سے بلغم کا تنقیہ کرے اسکے سونگھنے سے سر کی ریاح غلیظ تحلیل ہو جاتی ہیں خشک کو پیکر ماء العسل کے ساتھ

پھانکنے یا شہد مین ملاکر چاٹنے سے ربو اور کھانسی اور تھوک مین خون آنے کو نفع ہوتا ہے انجیر کے ساتھ جوش
دیکر پینا مفید ہے ساڑھے چار ماشہ اقحوان سکنجبین کے ساتھ کھانے سے بھوک بڑھتی ہے معدے مین خوشبو پیدا
ہوتی ہے ساڑھے سترہ ماشہ بابونہ گاو کھانے سے پسینا جاری ہوجاتا ہے قولنج اور قراقر کو نافع ہے اسکے پینے سے
پرانے وجع الفواد کو نفع ہوتا ہے یرقان اور استسقا دور کرتا ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے طحال کا ورم دور کرتا ہے
اور ران و رانون کے زخمون کو بھی مفید ہے اگر مثانے یا معدے مین خون جم جائے یا پیشاب رک جائے تو
شراب یا ماءالعسل کے ساتھ دین بگردے کی پتھری کو بھی توڑ کر بہاتا ہے اسکے پینے سے مثانے کا درد جاتا رہتا
ہے شراب کے ساتھ حاملہ کا حمل بھی گرا دیتا ہے خصیون مین پانی اتر آنے کو بھی نافع ہے اسکا فرزجہ استعمال
کرنے سے حیض نہایت قوت کے ساتھ جاری ہوجاتا ہے رحم کا تنقیہ ہوکر سدہ اور ورم دفع ہوجاتا ہے۔ تازہ
کے لیپ سے عضو تناسل اور خصیون اور کنج ران پر باہ کو بہت قوت حاصل ہوتی ہے دودھ یا ماءاللحم کے ساتھ
اسکو کھانے سے منی بڑھتی ہے باہ کو قوت پہونچتی ہے اس مین یہ خاصیت ہے کہ اسکے حمول سے مقعد کا
ورم گرم تحلیل ہوجاتا ہے اسکے کھانے اور لگانے سے وجع مفاصل اور عرق النسا اور نقرس کو نفع ہوتا ہے
حمرہ کے لیے اسکے پھولون کا لیپ بے حد نافع ہے اورام سرد کو تحلیل کر دیتا ہے اگر تحلیل نکر سکے تو پکا دیتا
ہے موم اور روغن مین ملاکر لگانے سے بغلیون کے ورم سخت کو تحلیل کرتا ہے کپڑون مین رکھنے سے
کیڑا نہین لگتا اسکے جوشاندے مین کپڑا بھگوکر موچ آنے کے مقام پر باندھنے سے نفع ہوتا ہے سرکے
کے ساتھ لیپ کرنے سے بانخورے کے مقام پر لگاتا ہے روغن اقحوان کو روغن زیتون کی گاد
کے ساتھ روئی پر ہمیشہ لگانے سے تحلیل کر دیتا ہے کان مین ٹپکانے سے درد کو نفع دیتا ہے تنقیے کے
بعد اسکو حب البارج کے پانی مین پیکر یا ویسے ہی سونگھنے سے بےخوابی جاتی رہتی ہے جو شور رطوبت کے
سبب سے پیدا ہوا اور بد مزعون کو نیند آنے لگتی ہے **مضر** گردہ و مثانہ و طحال دافع معدہ اور معدے
مین کرب پیدا کرتا ہے زیادہ اور لگاتار استعمال کیا جائے تو سر پر درد اور بوجھ پیدا ہوجائے
مصلح گردے اور مثانے کے لیے دھنیا اور حب الآس۔ طحال اور معدے کے لیے انیسون اور
دھنیا اور رگوی اور سکنجبین اور بنفشہ سرکے لیے گل نیلوفر و سکنجبین **بدل** اکلیل الملک اور بابونہ
اور دو چند بادآورد اور شیح یعنی درمنہ **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ
تک مگر بہتر یہ ہے کہ نو ماشہ سے نہ بڑھائین کیونکہ معدے مین کرب پیدا کر دیتا ہے فم معدہ اور طحال کو نقصان پہونچاتا ہے

باجرا (ھ)

کال وگاورس (ف) جاورس (ع)

بفتح بائے موحدہ و سکون الف و فتح جیم تازی اور محاورہ مین جیم تازی کے سکون سے ہے و فتح رائے
مہملہ و سکون الف اور آخر مین الف کی جگہ ہا بھی آتی ہے۔ دکن اور گجرات مین آخر مین الف یا ہائی حکیم
یائے معروف کا تلفظ کرتے ہین محیط مین اسی طرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تلفظ مرہٹون کا ہے گجرات

اور بار دار کے تلفظ میں راے مہملہ کو مضموم اور اُسکے بعد واؤ مجہول استعمال کرتے ہیں پنجاب میں بھی آخر
میں یاے معروف سے تلفظ کرتے ہیں

صفات وشناخت مشہور ومعروف غلہ ہے جو فصل خریف میں پیدا ہوتا ہے اسکی ڈنڈی کی راکھ رنگ
کے کام میں آتی ہے سو تولہ باجرے میں سے ساڑھے سترہ تولہ میدہ اور سوا تین تولہ تیل نکلتا ہے اسکا
رنگ خاکی سبزی مائل ہوتا ہے اسکی بال لمبی اور بڑی اور گاؤ دم ہوتی ہے جو کی بال کیطرح جیسا بعض
نے سمجھا ہے بہتر وہ دانہ ہے جو دبلی اور موٹا ہو اور یہ کنگنی اور چینہ سے افضل ہے اور تمام احوال
میں اُن سے عمدہ ہے مگر قبض میں اُن سے کم ہے بعض یونانی طبیبوں نے یہ لکھا ہے کہ باجرے کے
دانے ذخن کے دانوں سے چھوٹے ہوتے ہیں یہ انکی غلطی ہے اگر مراد انکی ذخن سے کنگنی ہے اور اگر جوار ایکا مراد
ہے تو مسلّم نہیں کیونکہ کنگنی کا دانہ سب سے چھوٹا ہوتا ہے اور باجرے کا دانہ جوار اور کنگنی کے دانوں سے
متوسط ہے اور مکا کے دانے سے بہت چھوٹا ہے باجرے کے پودے جوار کے پودوں سے پتلے اور چھوٹے ہوتے
ہیں برسات کے شروع میں بوتے ہیں سبکے دانوں میں دودھ ہوتا ہے اور مزہ شیریں ہوتا ہے خشکی اور
پختگی کے بعد شیرینی کے ساتھ ... ابکا بھی معلوم ہوتا ہے پرانا باجرا جسپر ایک برس گذر چکا ہو برا ہے طبیعت
پہلے درجے میں سرد اور دوسرے درجے ... میں خشک ہے شیخ نے سرد بھی دوسرے درجے کے آخر میں لکھا ہے
بعض نے پہلے درجے میں سرد اور تیسرے درجے میں خشک کہا ہے اور بعض نے پہلے درجے میں گرم مانا ہے
بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے ... مطلقاً گرم وخشک کہتے ہیں۔

خواص وفوائد اسمیں قبض ہے اور خشکی بھی پیدا کرتا ہے ... جسم کی اذیت نہیں ہوتی قلیل الغذا ہے عمدہ
خون اُس سے کم بنتا ہے اور جو خون اُس سے بنتا ہے وہ ... اور ... ہوتا ہے اسکی ... ہضم دیر میں ہوتی ہے
اور معدے سے دیر میں تلے اُترتی ہے ہاں اگر اُسکا چھلکا دور کردیا جائے ... آٹے کو دودھ یا گیہوں کی
بھوسی کے پانی میں گوندھا جائے تو اُسوقت اُس سے خون زیادہ اور اچھا بنے اگر اُسکو گھی یا کسی چربی یا بادام
کے تیل کے ساتھ کھائیں تو اُسوقت بھی خون عمدہ اور زیادہ پیدا کرے اور بدن کا حال درست ہوجائے باجرا
کنگنی کی بہ نسبت جلد ہضم ہوجاتا ہے اور اُس سے لطیف بھی ہے دافع رطوبت ثقیل اور باد انگیز ہے کم اور
باہ اور معدے اور بدن کو قوت دیتا ہے جو لوگ اسکو ہمیشہ کھاتے ہیں اُنھیں یہ مناسب ہے کہ ہمیشہ حمام کرتے
رہیں اور بدن پر تیل ملا کریں اور شراب میں بہت سا پانی ملا کر پیا کریں اور میٹھی چیزیں اور گھی اور دوسری قسم
کی چکنائی کھایا کریں دودھ پیا کریں اگر پردہ پھٹ جائے یا اسمیں انتوا آجائے تو اسکو پانی میں خوب گلا کر کھانا
چاہئے اسکے کھانے سے نزلے کو بھی فائدہ ہوتا ہے اسکا حریرہ بنا کر پینے سے صفراوی اور سوداوی قے بند ہوتی
ہے اسکے ستو بھی صفراوی وسوداوی قے کو روکتے ہیں اسکی روٹی قبض پیدا کرتی ہے باوجودیکہ سرد
خشک ہے مگر اس میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور بچا حمل ساقط
ہوجاتا ہے اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے جن لوگوں کے گوشت میں ڈھیلا پن ہو یا جن کو استسقا ہو
انھیں اس کا دینا مفید ہے بشرطیکہ اُن کو دستوں کی ضرورت نہو سردی سے دردسر ہو تو اسکی پوٹلی

سے سینکنا مفید ہے اگر کسی جگہ درد ہو تو اس سے سینکنا چاہیئے اس سے سینکنے سے ورم بھی تحلیل ہوتا ہے معدے میں نفخ ہو اور پیٹ میں ریاح کی وجہ سے درد ہو تو اس سے سینکیں بواسیر کے درد اور جوڑوں کے درد کو بھی اس کے سینک سے فائدہ ہوتا ہے اگر باجرے کو بھون کر گرم گرم سے سینکا جائے تو پیٹ کی مروڑ کو دور کر دے اور اس طرح سینکنے سے زیادہ پیشاب آنے کو بھی نفع ہوتا ہے اس کو پیس کر نمک ملا کر تکیہ مقعد پر رکھنا کانچ نکلنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ یہ تکیہ حیض کو بھی فائدہ کرتی ہے آنتوں میں پاخانہ بند ہو کر رہ جائے تو اُسے بھی نفع ہو جاتی ہے سرکے کے ہمراہ اسکا لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہے باجرے کو چھڑ کر اُسکے چھلکے اُتار کر روٹی پکا کر یا دوسرے طریقے سے پکا کر دودھ کے ساتھ کھانے سے منی پیدا ہوتی ہے جن کے بدن میں خون زائد یا رطوبت فاسد جمع ہوں اُن کو تازہ دودھ کے ساتھ پکا کر کھلانا مناسب ہے

وید کہتے ہیں کہ معدے اور بدن اور جگر اور باہ کو قوت دیتا ہے ثقیل ہے رطوبت کو دفع کرتا ہے نفخ اس سے پیدا ہوتا ہے اسکو پوٹلی میں باندھ کر گرم کر کے سینکنے سے زحیر اور بواسیر اور قولنج کے مرض کو نفع ہوتا ہے صفراوی مزاج والے کی منی کو پتلا کرتا ہے اور باد کو مٹاتا ہے صفرا کو بڑھاتا ہے اگنی کو قوی کرتا ہے اسکی روٹی بغیر کھانے سے سینے میں سوزش معلوم ہوتی ہے پیاس لگاتا ہے صفرا زیادہ کرتا ہے اس کو پکا کر لگاتار کھانے سے بدن میں سوجن آجاتی ہے گران ہے سخت محنت والوں کے لئے موافق ہے اور جو لوگ ریاضت اور محنت زیادہ کرتے ہیں انکے بھی موافق ہے باجرے کی بال پر جو پھول ہوتے ہیں اُنکو ایک ماشہ روز گڑ میں ملا کر گولی بنا کر سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کو کھلانا نفع کرتا ہے سات ہفتے میں صحت ہو جاتی ہے اور یا بجائے بورائے کتے کے زہر کو نفع کرتا ہے **مضر** باجرا ہمیشہ کھانا اور کثرت سے کھانا سدے اور گردے میں پتھری پیدا کرتا ہے اور خون سوداوی پیدا کرتا ہے پھیپھڑے کو نقصان پہونچاتا ہے معدہ کو مضر ہے حال گرادیتا ہے **مصلح** پھیپھڑے کے لئے مصطگی مصلح ہے باقی مضرات کی اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ گھی اور شکر اور قند اور حلوے کھائیں یا دودھ میں یا گیہوں کی بھوسی کے نشاستہ میں ملا کر پکائیں اور روغن بادام اور تل کے تیل سے بھی اصلاح ہوتی ہے بدن پر تیل کی مالش کریں حمام میں نہائیں اگر میں اسکو کھا کر کوئی چٹنی اور میٹھی چیز کھا لیا کریں ویدوں کے نزدیک اسکی اصلاح کھچڑی کے پیڑی کو نیلوفر سے ہوتی ہے **بدل** قبض پیدا کرنے کے لئے چاول یا کنگنی اور سینک کرنے کے لئے کلونجی۔

باجرو جتی

ایک درخت ہے کہ تین ہاتھ تک بلند ہوتا ہے سوکھی اور سخت زمین میں پیدا ہوتا ہے پتے کالی کچ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور بہت ہوتے ہیں پھل چنے کے برابر ہوتا ہے جس کا رنگ زرد یا سیاہ ہوتا ہے اس میں تھوڑا سا قبض ہے اس کے پھل روغن زیتون میں پیس کر ذرا سا گرم کر کے مسوں اور رسولی پر لگانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے بالکل جاتے رہتے ہیں اگر سینے اور پھیپھڑے سے خون آتا ہو

تو اسکے پتوں کا رس پینے سے ایک بار ہین بند ہو جاتا ہے سینے کی خشونت کو دور کرتا ہے قصبہ ریہ کو مضر ہے اگرچہ نیند لانے والی دواؤں مین سے نہین مگر کبھی نیند لانے کے لیے بھی اسکا استعمال کرتے ہین۔

بادآورد (ف)

بفتح بائے موحدہ و سکون الف و دال مہملہ موقوف والف ممدودہ و فتح واؤ و سکون رائے مہملہ و دال مہملہ آخر موقوف شوکۃ البیضا (ع)

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے خار دار جسکی نسبت بعض کا یہ خیال ہے کہ چوا سا ہے اور بعض کے نزدیک دھماسا ہے مگر یہ قول صحت سے عاری ہین بعض کہتے ہین کہ شکاعی اور یہ ایک چیز ہے شکاعی عربی نام ہے اور بادآورد فارسی حق یہ ہے کہ بادآورد اور شکاعی دونون قسمین قریب قریب ہین مگر ایک نہین بادآورد کو گوکھرو کے پودے سے مشابہ بتاتے ہین مگر اس مین سفیدی اس سے زیادہ ہوتی ہے اسی لیے شوکۃ البیضا کہتے ہین جسکے معنی خار سفید ہین بادآورد کے کانٹے بھی گوکھرو کے کانٹون سے لمبے ہوتے ہین پتے حماما کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور وہ رنگ مین سفید ہوتے ہین اور اثنیر روان ہوتا ہے اسکی ساق گول اور بیچ سے سفید ہوتی ہے اسکی بلندی مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ ایک بالشت کے برابر اور اس سے کچھ زیادہ بھی ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ دو ہاتھ تک اونچی ہو جاتی ہے اور انگوٹھے کے برابر موٹی ہوتی ہے بعض نے لکھا ہے کہ تمام پودے کی اسقدر بلندی ہوتی ہے اور ساق انگلی کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے اور وضع مثلث ہوتی ہے رنگ سفید ہوتا ہے اوپر رونگٹے اور کانٹے ہوتے ہین پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے بعض نے سفید بتایا ہے آس پاس اسکے تین کانٹے نرم اور باریک سوئی کی طرح ہوتے ہین اور پھول شاخ سے ملا ہوا رہتا ہے بیج کڑیعنی کسوم کے بیج کی طرح ہوتے ہین مگر انکی بہ نسبت زیادہ گول ہوتے ہین اسی لیے جامع تمیمی کا مؤلف اسکو جنگلی کسوم خیال کرتا ہے اسکی ساق کے انتہا پر سر خار دار ہوتا ہے اس سر کی وضع دریائی سیہی کے سر کی سی ہوتی ہے مگر اس سے بہت چھوٹا اور مستطیل ہوتا ہے اس لیے اسکا نام **راس القنفذ** بھی مقرر ہے پھل اس مین گھنڈی کی طرح اور طولانی آتا ہے اور بحر الجواہر مین کہا ہے کہ پھل اسکا گوکھرو کی طرح اور خار دار ہوتا ہے اور ہر خار سوئی کی مقدار مین پھل کے اندر ایک چیز روئی کی طرح ہوتی ہے جب یہ بوٹی کھیتی ہے تو ہوا کے جھونکون سے ٹوٹ کر اُڑتی ہے اسی واسطے اسکو بادآورد کہتے ہین جنگل پہاڑ کے دامن اور ریت مین پیدا ہوتی ہے انطاکی کے تذکرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک قسم کا پودا دو ہاتھ تک بڑھ جاتا ہے اور دوسری قسم چھوٹی رہتی ہے کسوم سے مشابہت رکھتی ہے اسکو کچا کھاتے ہین اور اس سے اچار بھی اشترغاز کی طرح ڈالا جاتا ہے اسکے اجزا مین پتے تازہ اور سفید بہتر ہین

طبیعت پہلے درجے مین گرم اور خشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم وخشک کہا ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین سرد وخشک ہے بعض نے کہا ہے کہ سرد پہلے درجے مین ہے

اور خشک دوسرے درجے مین بعض نے کہا ہے کہ ظاہر گرمی ہے اور بعض کہتے ہین کہ پتون اور بیجون مین سردی ظاہر ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ قبض کرتی ہے جڑ اسکی بیجون سے قوی ہے اور بیج پتون سے قوی ہین شیخ نے لکھا ہے کہ اسکی جڑ سردی اور خشکی اور تھوڑی سی تحلیل کی قوت سے خالی نہین اور بیج لطیف گرمی سے خالی نہین

خواص وفوائد اس مین تحلیل کرنے اور تفتیح کرنے اور لطافت پیدا کرنے اور تنقیہ کرنے کی قوت ہے اور ان فوائد کے لیئے اسکے بیج زیادہ موثر ہین خون آنے کو بند کرتی ہے مگر یہ تاثیر صرف اسکی صورت نوعیہ کیوجہ سے ہے کیفیت کو مداخلت نہین اسلیئے کہ اسکے بیجونکی کیفیت خون کے روکنے کے منافی ہے اس سے قبض بھی پیدا ہوتا ہے مگر ایسا نہین ہوتا جس سے تکلیف معلوم ہو بلغمی اورام کو تحلیل کرتی ہے خاصکر اس کی جڑ اس کام کے لیئے زیادہ مفید ہے ڈھیلے اعضا کے ورمون کے لیئے بہت مناسب ہے اگر بانخورے کے مقام پر اس کی تازہ جڑ سے کھجلایا کرین تو نفع حاصل ہو اسکے توانسے بیج کھانے سے تشنج اور گردہ اور کھانسی کو نفع ہوتا ہے ریاح کو جو باقی ہین جو ترڑون اور کمر کا درد جاتا رہتا ہے اسکی جڑ اور تونکے پینے سے فالج کو نفع ہوتا ہے بچونکو پلاتے ہین تو انکے عضلات کا فساد دفع ہوتا ہے اسکو پانی مین جوش دیکر اس سے کلیان کرنے سے دانتون کی جڑون کے درد کو تسکین ہوتی ہے سوڑون کا ورم جاتا رہتا ہے سینے سے خون آتا ہو تو اسکی جڑ اور پتون کے پینے سے بند ہو جاتا ہے اسکا پانی پینے سے پیاس اور التہاب دفع ہوتے ہین اسکے پتونکے پینے سے معدے اور جگر کے ضعف اور درد کو فائدہ ہوتا ہے اور انکے سدے کھل جاتے ہین۔ اگر اسکے پتے شراب مین جوش کرکے سوا تولہ کی مقدار مین پیوین تو پرانے ذات الجنب اور عرق النسا کو نفع ہوتا ہے سودا اور بلغم لزج کو دستون کی راہ نکالتی ہے اسکی جڑ اور پتے ان دستونکو جو فساد معدہ کی وجہ سے آتے ہون اور عرصے سے جاری ہون بند کرتے ہین اس سے پیشاب جاری ہوتا ہے اگر پیشاب بند ہو جائے تو اسکے پینے سے کھل جاتا ہے پتھری کو نکالتی ہے اور حیض جاری کرتی ہے پرانے بلغمی بخارون کو دفع کرتی ہے اگر معدے کی رطوبت یا ضعف کی وجہ سے تپ آتی ہو اس کو بھی دور کرتی ہے سوداوی بخار کو مفید ہے استسقا اور یرقان کو نافع ہے ان کامونکے لیئے روزانہ سوا پانچ ماشہ کی مقدار ہمیشہ استعمال کرتے رہین غرضکہ باد آورد کو پرانے بلغمی بخارون کے اور دوسرے پرانے بخارون کے دفع کرنے مین بڑی تاثیر حاصل ہے گازرونی کی شرح قانون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر معدے اور ہضم مین ضعف آجائے اور حرارت غریبی معدے مین پیدا ہو کر کیموس مین تصرف کرے جس سے اس مین عفونت آکر تپ بلغمی حادث ہو جائے تو ایسی تپ کے دفع کرنے کے لیئے بھی باد آورد عمدہ چیز ہے اگر بچھو یا سانپ کاٹ کھائے تو اس کو چبا کر اس مقام پر لگا دینے سے زہر جذب کر لیتی ہے یہانتک اسکے خواص بتاتے ہین کہ جس جگہ لٹکا دی جائے تو وہان سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہین **مضر** پھیپھڑے اور سر کو **مصلح** پھیپھڑے کے لیئے افسنتین اور کتیرا سر کے لیئے تخم کاہو **بدل** پتون مین شاہترہ اور نصف وزن بیج

مقدار خوراک پتے ساڑھے چار ماشہ اور بعض کے نزدیک سوا پانچ ماشہ جڑ ساڑھے سترہ ماشہ تک بیج ۹ ماشہ تک اور اسکے ہرے پتونکا نچوڑا ہوا پانی ساڑھے تیرہ ماشہ

بادام شیرین (ف)

لوزالحلو (ع)، سوئیٹ آمنڈ (ش)، ابک ڈیلا ڈلسس (ل)، میٹھا بادام (ھ) ÷ ÷ ÷

صفات وشناخت یہ بادام کئی قسم کے ہوتے ہین اُنمین سے ہر ایک کے افعال وخواص اور حالات علٰحدہ علٰحدہ لکھے جائینگے یہان اُن معمولی بادامون کا حال سننا چاہیے جو رواج مین ہین۔ اسکے درخت کی اونچائی معمولی ہوتی ہے انار اور بہی کے درخت کے برابر بڑھ جاتا ہے درخت کی چھال سرخی اور تیرگی مائل ہوتی ہے پتے ہرے ہلکے رنگ کے ہوتے ہین پورے بڑھ جانے پر دو مٹے سفید رنگ کے ہوجاتے ہین اور پت جھاڑ مین گرجاتے ہین یہ کنگرے دار کچھ لمبے ہوتے ہین اسکے لال چھینٹے دار سفید پھول الگ الگ یا دو دو وسے لگتے ہین جنکے اندر ریزے زرد رنگ کے ہوتے ہین۔ بستانی بادام کا درخت بونے سے تیسرے اور چوتھے برس پھل دینے لگتا ہے اور برسون تک رہتا ہے اسکے پھل کی مینگ پر تین چھلکے ہوتے ہین ابتدا مین کہ ابھی یہ چھلکے باہم متمائز نہین ہونے پاتے ہین تمام پھل کا مزہ کسا ہوتا ہے پھر کھٹا ہونے لگتا ہے گدر پھل ترش اور نازک اور لذیذ معلوم ہوتا ہے اگر نمک کے ساتھ کھایا جائے تو خوب مزہ دیتا ہے جتنا زیادہ نازک اور گدر ہوتا ہے زیادہ ترش اور لذیذ ہوتا ہے بعد اسکے اُسمین مینگ بننے اور چھلکا سخت ہونے لگتا ہے ایسی حالت مین اسکے چھلکے پھیکے پڑجاتے ہین اور مینگ مکھنی اور میٹھی ہوجاتی ہے اسوقت مین تازہ پھل کی مینگ نازک ولذیذ ہوتی ہے سب سے اوپر کا چھلکا گٹھلی یا روئیں دار ہوتا ہے جب پک کر سوکھ جاتا ہے ایسی حالت مین بھی مغز مزیدار ہوتا ہے اوپر کا گٹھلی چھلکا تھوڑا سا نازک ہوتا ہے سوکھ جانے کے بعد خود بخود جدا ہوجاتا ہے یا بادامون کو زمین پر گرنے سے جھڑ جاتا ہے اب اسکے تلے کا دوسرا سخت چھلکا ظاہر ہوجاتا ہے شکل اسکی آنکھ کی سی ہوتی ہے اور اس مین کھوکھلے سوراخ چھوٹے چھوٹے چھید ہوتے ہین یہ چھلکا دو قسم کا ہوتا ہے ایک بہت پتلا ہوتا ہے جو انگلی سے ملنے سے ٹوٹ جاتا ہے اسکو کاغذی بادام کہتے ہین اور یہ بستانی ہے دوسرا موٹا اور سخت اُسے [illegible] بادام بولتے ہین صحرائی اور پہاڑی بادامون کے چھلکے ایسے ہی ہوتے ہین کاغذی بادام کا مغز بہت مزہ دار اور لطیف ہوتا ہے دوسری قسم کا مغز نہ ایسا چکنا ہوتا ہے نہ ایسا مزہ دار اور لطیف اور میٹھا ہوتا ہے یہ چھلکا خشبی ہوتا ہے اسکو توڑتے ہین تو اندر مغز سے لپٹا ہوا ایک پتلا چھلکا سرخ و تیرہ نکلتا ہے جس کے مزے مین بکھسا ہین اور قبض ہوتا ہے یہ چھلکا گرم پانی مین بھگونے سے پھول کر جلد اُترنے کے قابل ہوجاتا ہے

طبیعت گرمی وسردی مین معتدل ہے اور تھوڑی سی تری اُس مین ہے بعض نے پہلے درجے مین گرم وتر بیان کیا ہے دیگر بھی گرم و چرب مانتے ہین پھول سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد قوتون کی محافظت کرتا ہے بدن کو غذائے معتدل پہونچاتا ہے اور بدن کو موٹا کرتا ہے ہضم دیر مین ہوتا ہے اس سے جس قدر خون بنتا ہے وہ عمدہ بنتا ہے بعض کہتے ہین کہ اس سے خون قلت وکثرت مین متوسط بنتا ہے اس مین جلا اور تنقیہ کی قوت ہے لیکن تفتیح کی قوت اس مین بادام تلخ سے کم ہے گرمی بھی پیدا کرتا ہے شیرہ اس کا شکر کے ساتھ خشک کھانسی کو نافع ہے سینے اور حلق کی خشونت کو دور کرتا ہے دمہ اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے تھوک مین لہو آتا ہو تو

دیتے ہیں اور نفع کرتا ہے کھانسی کے لئے نصف وزن زفت ملا کر دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے پیشاب
کی سوزش اور سوزاک کو دفع کرتا ہے اس میں قبض بالکل نہیں ہے بلکہ نرم اجابت ہوتی ہے
اور قبض دفع ہوتا ہے سبب اس کا یہ ہے کہ اس میں جلا ہے اس کام کے لئے شکر یا انجیر کے
ساتھ کھانا چاہئے جوہر دماغ اور باہ اور بینائی کو قوت پہونچاتا ہے سینے کے موافق ہے بادام کی سات
مینگیں اور تولہ بھر مصری شب کو سوتے وقت کھانے سے ضعف دماغ جاتا رہتا ہے گھس کر لگائیں
تو زیادہ مفید ہو آنتوں اور مثانے کے زخم کو مٹاتا ہے اگر رطوبت معدہ کی وجہ سے پیچش ہوجائے
تو اُسے بہت نافع ہے منی پیدا کرتا ہے اُس کی حدت کو مٹاتا ہے قولنج کو دفع کرتا ہے باریک پسا
ہوا اور رکھا ہوا بادام معدے پر ثقل پیدا کرتا ہے اور دیر میں اُس سے تلے اُترتا ہے البتہ دودرا
اور موٹا پکا ہوا جلد تلے اُتر جاتا ہے اگر میٹھے بادام کی مینگ کا چھلکا دور کرکے اس کے ہم وزن
کتیرا ملا کر اسپغول کے لعاب میں سان کر ساڑھے دس دس ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن کے بعد
ایک گولی کھا دیں تو نہ بھوک لگے گی نہ پیاس اس کا مربا خون خوب پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے
گردے کی اصلاح میں اس کا اثر قوی ہے اگر اسکو بھون کر کھایا جائے تو معدے کی سستی اور
ڈھیلے پن کو دفع کردے اور قبض پیدا کردے اگر اس کو نمک کے ساتھ کھایا جائے تو معدے پر اس کا
بوجھ واقع نہو یہ شراب کے لئے عمدہ نقل ہے [illegible] ہندی لگا ہوا بادام کرب اور متلی اور غشی پیدا کرتا ہے
بھوک کم کرتا ہے قے کرنے اور رب ترش اس کے بعد کھانے سے یہ نقصان جاتا رہتا ہے گدر
پھل اسکا چھلکے سمیت کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں قوت آتی ہے منھ کی گرمی کو تسکین
ہوتی ہے معدے کی رطوبت کا تنقیہ ہوجاتا ہے یہی فوائد اوپر کے چھلکے کے جاتے سے حاصل
ہوتے ہیں کتا کاٹ کھائے تو اس کی مینگ انجیر کے ساتھ کھانا چاہئے اور مینگ زخم پر لگانا بھی چاہئے
اس کا پھول قابض ہے اس کے سونگھنے سے دل و دماغ میں طاقت آتی ہے اس سے مردوں کی
باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے اور عورتوں کی باہ کمزور ہوجاتی ہے اسکے خشبی چھلکوں کو جلا کر کوٹ کے پیس کر
دانتوں پر ملنے سے مسوڑھوں اور دانتوں میں قوت آتی ہے اسکے تازہ پتے دست آور ہیں معدے
سے کیڑے نکالتے ہیں اور خشک قابض ہیں خون آنے کو روکتا ہے پتھری کو نافع ہے مضر
صفرا کو ابھارتا ہے. آنتوں کو مضر ہے سرد و تر معدے میں ثقل پیدا کرتا ہے اور اس میں دیر سے ہضم
ہوتا ہے مصلح کھانڈ سے صفرا کی اصلاح ہوتی ہے باقی نقصانات کی مصطگی اصلاح کرتی ہے اگر
شکر کے ساتھ کھایا جائے تو معدے سے جلدی تلے اُتر جاتا ہے اگر اُسکو کھانے کے بعد ماء العسل
پی لیا جائے تو معدے میں ثقل پیدا نکرے بلکہ زیادہ کھانے کے بعد بھی ماء العسل کا پینا مضرت کسی قسم کی پیدا
نہیں ہونے دیتا زیرہ اور جوارش سفرجلی مسہل بھی اسکی مصلح ہیں اور اسکے کھانے کے بعد کانجی
پی لینے سے معدے میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا بدل بعض صورتوں میں مغز فندق اور بعض موقعوں پر چلغوزہ
اور بعض جگہ پستہ اور تفریح کے لئے افسنتین

وہ کہتے ہیں کہ ہضم ہونے میں بھاری ہے بادی کو دفع کرتا ہے اور منی کو پیدا کرتا ہے۔ قوت بڑھاتا ہے۔ مسوڑھوں اور منہ کے چھالوں نیز اسکے پکے پھل کی مینگ پیسکر لگاتے ہیں بادام کی مینگ سرکے کے ساتھ پیس کے لگانے سے رگوں اور پٹھوں کا درد مٹتا ہے بادام کی مینگیں جگر اور تلی کے بند فضلات کو جاری کر دیتی ہیں۔ اسکی بتی بناکے فرج میں رکھنے سے حیض آنے کے وقت کا درد بند ہو جاتا ہے اسکو پیسکر پھوڑے پر لگانے سے اسکی کھجلی اور گرمی اور سوزش دفع ہوتی ہے اسکے درخت کی جڑ کا لیپ کرنے سے سوجن بکھر جاتی ہے اسکی جڑ کو جوش کرکے پینے سے خون صاف ہوتا ہے

بادام شیرین کا تیل

آئل آف آمنڈ دش (اوریم امیگڈیلی دل)

صفات و شناخت بادام کی مینگ سے آدھے سے کچھ کم تیل نکلتا ہے طریق نکالنے کا یہ ہے کہ مغز بادام کو چھیل کر کوٹیں اور تھوڑی سی مصری پیسکر ملا کر تانبے کے برتن میں کرکے کوئلے کی آگ پر رکھیں اور تھوڑا پانی چھڑک کر اور گرم کرکے ہاتھ سے نچوڑیں اور برتن کو ٹیڑھا رکھیں کہ روغن جدا ہو کر نیچے کی طرف جمع ہو جائے اس تیل میں تل اور خشخاش اور سرسوں کا تیل ملا دیا کرتے ہیں کبھی اسکی سینگوں کو خوشبودار پھولوں جیسے گل بنفشہ۔ گلاب کے پھول اور بید مشک وغیرہ میں بسا کر تیل نکالتے ہیں ایسے تیل سے ویسے ہی پھولوں کی خوشبو آتی ہے طبیعت گرمی و تری میں معتدل ہے

خواص و فوائد مغز بادام کے جرم سے ہلکا ہے۔ دماغ میں بہت تری پیدا کرتا ہے خاصکر تازہ اس کام کے لئے بہت موثر ہے نیند لاتا ہے درد سر کو مٹاتا ہے خشکی اور سہر سے تشنج آجائے تو اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے سرسام اور ذات الجنب کو نافع ہے کان میں ضربان ہو یا آوازیں قدرتی طور پر معلوم ہوتی ہوں تو اسکے قطرات ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اسکو گرم پانی میں ملا کر غرغرہ کرنے سے حلق کی خشونت جاتی رہتی ہے اسکو کتیرے اور شکر کے ساتھ پینے سے خشک کھانسی کو نفع ہوتا ہے آواز صاف ہوتی ہے قبض دفع ہوتا ہے اور یہ مسہل کا ضرر دور ہو جاتا ہے گرم پانی اور کسی مناسب لعاب کے ساتھ دینے سے حجیش اور مروڑ کو نفع ہوتا ہے قبض اور قولنج دفع ہوتا ہے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے حجر الیہود کے ساتھ اسکے استعمال سے پتھری نکل جاتی ہے ورم رحم اور پستان کو تحلیل کرتا ہے اسکی ہمیشہ مالش سے بدھنوں کی گرہ سختی ہو جاتی ہے گردے اور تلی اور مثانے کے دردوں اور مرضوں کو مفید ہے اسکے استعمال سے اختناق رحم کا عارضہ جاتا رہتا ہے دست آور ہے اخلاط غلیظ و سوداوی کو معدے اور اسکے حوالی سے نکالتا ہے اسکے خواص میں سے یہ بات ہے کہ اگر حاملہ عورت نویں مہینہ سے اسکو ہر روز صبح کے وقت ساڑھے دس ماشہ پی لیا کرے اور وضع حمل تک اسپر مداومت رکھے تو بچہ نہایت آسایش اور سہولت سے پیدا ہو جاتا ہے اسکے پینے سے مرہ صفرا دستوں کی راہ نکل جاتا ہے اسکے استعمال سے معدے کا درد جاتا رہتا ہے اگر سفوفوں کو اس سے چکنا کر لیا کریں تو مناسب ہے گرم اور دست آور

دوائیں کے ساتھ اسکو شامل کرنے سے اکثامضر رفع ہوتا ہے نفع بڑھ جاتا ہے۔ بقولات کے ساتھ تپ کے بیمار کو دینا مفید ہے رخسار و نیز خشونت آجائے تو اسکے ملنے سے دفع ہوجاتی ہے اسکی مالش سے ہر قسم کی خارش اور داد کو فائدہ ہوتا ہے وید کہتے ہیں کہ اسکا کاجل پاڑھ کے آنکھ میں لگانے سے نظر میں طاقت آتی ہے اور اسکے ہمیشہ کھاتے رہنے سے مثانے کی پتھری گل جاتی ہے پرانا تیل ملنے سے بال گرجاتے ہیں **مضر** ضعیف آنتوں کو **مصلح** مصطگی **مقدار خوراک** ایک مرتبہ دن میں ڈیڑھ تولہ تک اور بعض نے کہا ہے کہ ایک مرتبہ میں سوا دو تولہ سے زیادہ نہیں

بادام بربری

افریقہ میں اسکے پیڑ بہت ہیں جنپر تیز کانٹے ہوتے ہیں پھل بادام سے چھوٹا ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ چھوٹے بلوط کے برابر پھل ہوتا ہے جسکا رنگ زرد ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ صحرائی بادام کی قسم سے ہے چلغوزے کی سی وضع ہوتی ہے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے رنگ زرد ہوتا ہے دونوں جانب سے تیز ہوتے ہیں جو مغز تک نہیں پہنچتے **طبیعت** پہلے درجے میں گرم و خشک ہے بعض نے گرم و تر پہلے درجے میں کہا ہے بعض کے نزدیک گرم دوسرے درجے میں اور خشک پہلے درجے میں ہے تھوڑی سی رطوبت فضلیہ بھی رکھتا ہے بعض کہتے ہیں کہ معتدل اور حرارت کی طرف مائل ہے

خواص و فوائد بہت قابض ہے ساڑھے تین ماشہ دست بند کرنے کے لیے کھانا کافی ہے اسکے تیل کو زیت السودان کہتے ہیں اور زیت الهرجان بھی نام ہے بعض اصحاب تحقیقات کے نزدیک چلغوزہ یہی ہے اور گیلانی نے شرح مفردات قانون میں چلغوزہ کا نام لیا ہے بہر صورت منفعت میں چلغوزے کا قائم مقام ہے **مضر** طحال **مصلح** شکر **بدل** مغز بافندق

قسم دیگر

ایک قسم کے بادام کے درخت بنگال میں ہوتے ہیں بیشتر میں دبا کر اسکے پھل میں سے آدھا جما ہوا تیل نکالا جاتا ہے وہ کھوپرے کے تیل کی طرح دکھتا ہے اور مزہ دار ہوتا ہے اسکی چھال میں سے بہت صاف تیل نکلتا ہے اس میں چربی کی خوشبو آتی ہے اور وہ جگر مکھن کی طرح ہوجاتا ہے اس کے ایک قسم کا رال جیسا گوند لگتا ہے

خواص و فوائد سر و زخم پر اسکے گوند کا لیپ کیا جاتا ہے اس بادام کا تیل معمولی بادام کے تیل کی جگہ کام میں آسکتا ہے دوائی چرپراہٹ کم کرنے کے لیے اس میں اس بادام کا تیل ملا دیتے ہیں اس کے تازہ پھل کو کھانے سے یا لگاتار کھاتے رہنے سے دستوں کی بیماری ہوجاتی ہے کئی ملکوں کے آدمی اسکے تازہ تیل کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں اس کے پھل کے آٹے کی روٹی بنائی جاتی ہے

قسم دیگر

ایک قسم کے بادام کے درخت سیلون میں ندیوں کے کنارے اور ملوار۔ ٹری نے ولی (مدراس) ڑانکور میں بھی ہوتے ہیں اسکے پھلوں میں سے تیل نکالا جاتا ہے وہ مکھن کی طرح گاڑھا ہوتا ہے اور چال موگرے کے تیل کی جگہ کام میں آسکتا ہے کھجلی کے مرض میں خاصکر کوڑھ پر اس تیل کی مالش کی جاتی ہے اسکے پھلوں کو کھانے سے چکر آنے لگتا ہے کیونکہ اُن میں سمیت ہے۔

قسم دیگر

اس قسم کے درخت ہندوستان میں مغرب اور شمال کے درمیانی ملک سے سیلون تک اکثر مقاموں پر بوئے جاتے ہیں اس درخت کی اونچائی اسی فٹ تک ہوتی ہے موسم خزاں میں اسکے پتے گرجاتے ہیں اس میں ایک قسم کا دھندلے رنگ کا گوند لگتا ہے اسکی چھال اور پتوں میں سے رنگ نکالا جاتا ہے۔
یہ بادام مزہ دار اور مقوی ہے جیسے معمولی رواجی بادام کی مینگیں اور تیل کام میں آتے ہیں ایسے ہی اسکے بھی کام میں آتے ہیں اسکی چھال قابض اور حابس ہے اسکے پتوں کا رس پلانے سے درد سر دفع ہوتا ہے اسکے پتوں کے رس میں کالا نمک ملاکے پلانے سے پیٹ کا ریاحی درد دفع ہوتا ہے۔ کھجلی کوڑھ اور جلد میں کے دوسرے مرضوں میں لگانے کے لئے اسکے کچے پتوں کے خالص رس سے ایک قسم کا لیپ بنایا جاتا ہے اسکی مینگ کو سرسوں کے تیل کے ساتھ پیس کے لگانے سے دردسر دفع ہوتا ہے اس بادام کی مینگ کا مزہ اصلی بادام کی مینگ کی طرح ہوتا ہے اسکی مینگ میں سے آدھا تیل نکلتا ہے وہ رنگ اور مزے میں اصلی بادام کے تیل کی طرح ہوتا ہے اور خوبی یہ ہے کہ یہ تیل جلدی نہیں بگڑتا ہے۔

بادام صحرائی

صفات وشناخت اس جنگلی بادام کے درخت پچھم جزیرہ نما کان کان سے سمندر کے کنارے پہاڑوں میں ہوتے ہیں اسکی سو تولہ مینگ کو نیتر میں دبانے سے یا پانی میں اوٹانے سے ۴۴ تولہ تیل نکلتا ہے یہ تیل مزے میں پھیکا اور رنگ میں سفید ہوتا ہے۔
خواص وفوائد اسکے پھلوں کو پیس کر لیپ کرنے سے آنکھ کے اور بدن کی کھال کے امراض مٹتے ہیں اسکے پھلوں کو باریک پیسکر کپڑے پر لگاکے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں اسکے تیل کے برابر مقلئی ارنڈ کا تیل۔ گندک۔ کافور اور لیمو کا رس ملاکے کھجلی کی پھنسیوں پر لگاتے ہیں اسکے تیل میں چونے کا پانی ملاکے پانی سے جلے اور آگ سے جلے ہوئے عضو پر لگاتے ہیں کوڑھی کو دو دو ماشہ تیل پلانا چاہیئے چھلکے سمیت ارنڈیاں پیسکر اس کے تیل میں ملاکر خارش پر لیپ کرتے ہیں اس کے پھلوں میں جو فوائد ہیں وہ اس کے تیل کی وجہ سے ہیں اس کا تیل کھجیا۔ مدرج۔ چوٹ۔ چھاتی کے مرض بلغم۔ آنکھوں اور جلد بدن کے امراض میں کام آتا ہے جذام جلد بدن کے امراض آتشک

کے نقصانات اور پرانے درد مفاصل میں اس تیل کی سولہ بوند سے ساڑھے سترہ ماشہ تک کی مقدار دینی چاہئے اس تیل کا استعمال بڑی ہوشیاری سے کرنا چاہئے کیونکہ اس سے کبھی کبھی معدے اور آنتوں میں کھجلی اور گرمی پیدا ہو کے قے اور دست ہونے لگتے ہیں۔

بادام تلخ (ف)

لوز المر (ع)، کڑوا بادام (ھ)، بٹر آمنڈ (ش)، ایمک ڈیلا امارا (ل)، ✦ ✦ ✦

صفات وشناخت اس کا درخت بادام شیریں کے درخت کی طرح ہے مگر یہ درخت اور پتے چھوٹے ہوتے ہیں رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اسکے درخت کا پھول سفید سرخی مائل ہوتا ہے اور کچھ خوشبودار بھی ہوتا ہے اسکا پھل بادام شیریں کی طرح صورت میں ہے مگر کچھ چھوٹا اور ذرا زیادہ چوڑا ذائقہ بہت تلخ خصوصاً جنگلی اور کوہی تو بہت ہی تلخ ہوتا ہے پانی کے ہمراہ رگڑنے سے خاص طرح کی بو نکلتی ہے جو صفت شیریں بادام میں نہیں ہے اور یہ مرکب ہے نشاستہ اور روغن اور شکر اور گوند اور ایسنشل آئل سے۔ اور یہ ایسنشل آئل تقطیر کرنے سے حاصل ہوتا ہے جس میں فی صدی ۱۰/۶ سے لیکر ۳/۳ ۱/۴ ہائیڈروسیانک ایسڈ ہونے کیوجہ سے سخت زہر ہے

طبیعت دوسرے یا تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے کے آخر میں گرم اور پہلے درجے کے آخر میں خشک ہے اور پہاڑی (کوہی) بادام تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے ریشہ درخت گرم و خشک

خواص و فوائد اس سے خون بہت کم بنتا ہے اور دوا کے قریب ہے اور جو فعل حرارت کی طرف منسوب ہیں جیسے جلاء اور تفتیح اس میں قوی ہیں اسکے خواص میں سے یہ بات ہے کہ اسکے کھانے سے لومڑی مرجاتی ہے اور نیز اسکے لگانے سے جوئیں بھی مرجاتی ہیں گاڑھے خلطوں کو زائل اور درد دور کرتا ہے اسکو پیسکر تنہا یا سرکے کیساتھ لگانے سے چھائیں اور بدن کے سیاہ داغ جاتے رہتے ہیں پرانے زخم جو ہوں اسکے لگانے سے انکو نفع ہوتا ہے اور درد سر کی بقا اور کھجلی اور پتی وغیرہ پر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے نملہ ساعیہ پر شراب یا شہد کیساتھ لگانا چاہئے شراب کے پینے سے قبل پچاس عدد کھائے جائیں تو نشہ بالکل نہ ہو کیونکہ اسکا تاثیر پیشاب لانے کا ہے نشے کی نوبت نہ پہونچے گی مگر اسقدر مقدار یعنی اور سرد مزاج کے لئے ہے گرم مزاج والے کو کم کھانا چاہئے معمولی خوراک نشہ روکنے کے لئے ارسطو کے قول سے ساڑھے سترہ ماشہ معلوم ہوتی ہے سرکے میں پیسکر سر پر لگانے سے درد سر کو نفع ہوتا ہے آنکھوں میں لگانے سے بینائی میں قوت آتی ہے اسکو پیسکر کان میں ٹپکانے سے کان کی آواز اور درد کو نفع ہوتا ہے درد سر اور خشک اور تر کھانسی اور دمہ اور سینہ اور پھیپھڑے کے ورم کو مفید ہے خصوصاً نشاستے کیساتھ اور شہد کے ساتھ جگر اور طحال کے سدے کو دور کرتا ہے امراض جگر و یرقان کو نفع پہونچاتا ہے ماء العسل کیساتھ قولنج کو نافع ہے پتھری کو توڑتا ہے اسکا شافہ خون حیض کے جاری کرنے کے لئے مفید ہے ساڑھے چار ماشہ بادام تلخ کھانا دیوانے کتے کے کاٹے کو نافع ہے ضماد بھی نفع کرتا ہے بادام صحرائی و کوہی کی مینگ معدے کو قوت دیتی ہے اسکی رطوبت کو خشک کرتی ہے سرد امراض قے اور اسہال کو نافع ہے اسکے درخت کی جڑ کے ریشے ہر قسم کے درد کو نفع ہوتا ہے اسکے درخت کے پتے پانی میں پکا کر جھائیں پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے

روغن گل کیساتھ اسکا لیپ کرنے سے سردی کے درد سر اور چھائیون کو بہت نفع ہوتا ہے اسکو جوش دیکر پینے سے تلی اور گردہ کا تنقیہ ہوتا ہے قولنج کو تسکین دیتی ہے معدے کے کیڑے گل جاتے ہین جڑ کو جلا کر اسکی راکھ آگ سے جلے ہوئے مقام پر برکنے سے نفع ہوتا ہے اسکے درخت کے پتے پانی مین اونٹا کر اس پانی سے سر کو دھونے سے سر کی بفا جاتی رہتی ہو -

وید کہتے ہین کہ کڑوے بادام صاف کرنے والے ہین انکو پیسکر سر پر لیپ کرنے سے لیکھین مرجاتی ہین - بدن کے چھالے اور کھجلی مٹانے کیلئے بھی اسکو پیسکر لیپ کرتے ہین **مضر** آنتون کو **مصلح** کھانڈ اور مصری اور بادام شیرین اور خشخاش **مقدار خوراک** مغز بادام صحرائی دکوہی ساڑھے دس ماشہ تک اور پھول سات ماشہ تک

بادام تلخ کا تیل

کڑوے بادام کی مینگون مین سے تیل نکالنے کے بعد اس کی سو تولہ کھل کو صرف پانی یا پانی اور نمک مین ڈال کے عرق کھینچتے ہین پیرچہ ماشہ سے تولہ بھر تیل تیرنے لگ جاتا ہے یہ تیل نہایت زہریلا ہوتا ہے اسکو کام مین لانے مین بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و تر ہے بعض کے نزدیک اس مین حرارت بہت کم ہے شیخ کا مذہب پہلا ہے

خواص و فوائد جلا کرتا ہے محلل ہے ہنگی پیدا کرتا ہے مفتح ہے گاڑھے اور چپکتے ہوئے اور سوداوی خلطون کو معدے کے نواح سے نکالتا ہے - اگر اسکو دوا ونے کے دن اور جوشاندہ و نیم پکا کر استعمال کرین تو غلیظ اور چپکتے ہوئے اخلاط کو معدے اور آنتون سے نکالدے دمے کو مفید ہے تلی کے ورم گردے کے درد اور رک رک کر پیشاب کے آنے اور قولنج کو نفع دیتا ہے رحم کے ورم اور اسکے انقباض اور اختناق کو دور کرتا ہے پتھری کو نکالتا ہے جنین کو رحم سے گرا دیتا ہے کان کے درد اور ودی اور طنین کے لیئے اسکا ٹپکانا نافع ہے کان کے کیڑون کو دفع کرتا ہے اسکو رحم مین حمول کرنے سے جنین اور مشیمہ نکل جاتے ہین اگر جوڑ پھوٹ جائے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے سردی کے درد سر کے لیئے اسکا لیپ پیشانی پر مفید ہے اس کے لگانے سے چھائین اور بدن اور چہرے کے داغ مٹ جاتے ہین شراب کے ساتھ لگانے سے پھوڑون کو نفع ہوتا ہے سر کی بفا جاتی رہتی ہے **مقدار خوراک** ڈیڑھ تولہ تک

بادام کا گوند

صفات و منافع بہتر وہ گوند ہے جو سفید ہو اور نئے درخت سے حاصل کیا جائے اور بعض کہتے ہین کہ جوان درخت کا گوند بہتر ہے میٹھے بادام کے درخت کے گوند مین تھوڑی سردی ہوتی ہے اور کڑوے بادام کا گوند نہایت گرمی رکھتا ہے اور گیلانی یہ کہتا ہے کہ میٹھے بادام کا گوند گرم و تر ہے د ا ، شیرین بادام کا گوند قابض ہے حلق کے درد اور پرانی کھانسی اور تپ دق کو مٹاتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے تھوک مین خون کے آنے کو روکتا ہے پتھری کو نافع ہے پرانی کھانسی کے لیئے پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ اور پتھری کے لیئے بن پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ دینا چاہیئے **مضر** تلی **مصلح** تخم خشخاش اور کھانڈ (۲) کڑوے بادام کے

Hakeem Shaukat Ali

درخت کا گوند ببول کے گوند کا قائم مقام ہے قابض ہے گرمی پیدا کرتا ہے یہ بھی درد حلق اور کھانسی اور تپ دق کو نافع بتاتے ہیں ✣

بادمنڈ (ھ)

فتح بائے موحدہ و الف ساکن و کسر دال مہملہ و فتح میم و سکون نون و دال مہملہ ثقیل موقوف ✣ ✣

صفات و فوائد جیسا کہ اطبائے یونانی جو سے آشجو تیار کرتے ہیں اسی طرح وید جوار سے جوار کا آش بناتے ہیں بادمنڈ اسی کا نام ہے اول جوار کو بھون لیتے ہیں پھر پانی میں اتنا جوش دیتے ہیں کہ پیٹ پھٹ جائے بعد اسکے صاف پانی چھان لیتے ہیں یہ پانی ہلکا ہے قبض پیدا کرتا ہے پیٹ کا درد دور کرتا ہے پہلو میں ریاح بھر کر کھنچے لگے تو اسکو دور کرتا ہے صفرا و سودا و بلغم کا فساد مٹاتا ہے اکثر اسکے ساتھ ببول کا ایک ہندوستانی پھل ... اور چاول اور کالی مرچیں شامل کر کے بھی پکاتے ہیں اور تپ کی حالت میں مریض کو دیتے ہیں اسلئے کہ وید شروع میں تپ کے مریض کو غذا سے بچاتے ہیں ویدوں کی اصطلاح میں اس ترکیب کو لاجا منڈ بولتے ہیں مزاج اس کا سبک ہے قبض پیدا کرتی ہے قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے

بادیان خطائی

صفات و شناخت ایک پھل ہے جوزی رنگ ... سات آٹھ پرے ہوتے ہیں اور ہر پرے میں دو ٹکڑے آپس میں ملے اور پرے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اس کا بیج بھی جوزی رنگ کا ہوتا ہے مزہ اسکا کسی قدر سونف کے مشابہ ہوتا ہے اسی واسطے اسکو بادیان خطائی کہتے ہیں نہ اس وجہ سے کہ اسکی شکل سونف کی طرح ہوتی ہے نیپال اور چین کی طرف سے لاتے ہیں پرانی کتابوں میں اسکا کہیں ذکر نہیں اب تو بہت آنے لگی ہے ہمارے یہاں کے لوگ اسکو چاء کے ساتھ پیتے ہیں چاء میں اس کے ڈالنے سے خوشبو آجاتی ہے بہتر اور مستعمل تازہ تیز مزہ ہے پرانی سیاہ رنگ جس میں بو اور مزہ نہو غیر مستعمل ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور ریاض الفوائد میں پہلے درجے میں گرم و خشک لکھا ہے اور بعض نے گرم و تر بتایا ہے مگر یہ بعید معلوم ہوتا ہے کیونکہ چاء میں اسکے ملانے سے گرم مزاج والے کو نقصان معلوم ہوتا ہے خشکی بڑھ جاتی ہے سرد و تر مزاج والے کو نفع پہونچتا ہے۔

خواص و فوائد ریاح کو تحلیل کرتی ہے سدے کو توڑتی ہے معدے اور باضمے کو قوی کرتی ہے کھانے کی گرانی اور ریاح کو دفع کرتی ہے آنتوں کے درد کو دور کرتی ہے بلغم کو تحلیل کرتی ہے پیشاب زیادہ لاتی ہے نزلے کو نافع ہے چاء کے فعل کو قوی کرتی ہے **مضر** عضلوں اور پٹھوں کو اور درد سر پیدا کرتی ہے پیاس لگاتی ہے **مصلح** بھونا **قدر خوراک** تین ماشہ

باراہی کند (ھ)

باے موحدہ مفتوح والف ساکن و فتح راے مہملہ والف دوم ساکن و کسر ہا و سکون یاے تحتانی و فتح کاف وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک جڑ ہے زمین قند کی طرح گز اس سے چھوٹی ہوتی ہے ہندو اسکی ترکاری بنا کر کھاتے ہیں اسکی شاخ پر بیل شل آلو کے لگا ہوتا ہے اسکو سور بہت رغبت سے کھاتا ہے بارہ سور کا نام ہے اسلئے باراہی کند یعنی سور کی جڑ کہتے ہیں نمناک مقامات میں اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے اسکا چھلکا کھردرا اور موٹا ہوتا ہے مزہ شیریں اور تلخ و تیز ہوتا ہے مؤلف تذکرۃ الہند کو اسکے متعلق ایک احتمال یہ بھی ہے کہ موسلی سفید ہو مگر یہ احتمال تحقیق کے خلاف ہے دونوں کے حلیوں میں علانیہ تفاوت ہے بعض نے اسکو اور بداری کند کو ایک جانا ہے محققین اسکو صحیح نہیں مانتے **طبیعت** گرم۔

خواص و فوائد منی پیدا کرتی ہے مقوی باہ ہے بدن کو فربہ کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اعضا کو قوی کرتی ہے ریاح اور فساد بلغم کو دفع کرتی ہے اسکا لیپ پھوڑوں اور ورم کو تحلیل کرتا ہے جریان اور ریشے کیڑوں کو مفید ہے پیشاب کی جلن اور سوزاک کو دفع کرتی ہے سبزی اسکی کھانا خوب کھلاتی ہے بھوک بڑھاتی ہے چہرے کا رنگ نکھارتی ہے جذام کو دفع کرتی ہے سودا کو اس سے نفع پہونچتا ہے **مضر** صفرا پیدا کرتی ہے۔

بارتنگ (ف)

فتح باے موحدہ وسکون الف و راے مہملہ موقوف وفتح تاے فوقانی وسکون نون وکاف فارسی موقوف عربی نام لسان الحمل

صفات وشناخت اسکی کئی قسمیں ہیں (۱) پتے بڑے بڑے بکری کی زبان کی طرح اور سبز اور لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں اسکی ساق گز بھر کے قریب لمبی ہوتی ہے رنگ سرخ ہوتا ہے اسکا ساق میں پتلی پتلی شاخیں نکلتی ہیں جنکے سرے پر زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں بیج گول سیاہ رنگ ہوتے ہیں مگر اُنمیں ذرا سا نیلا پن ظاہر ہوتا ہے اسکی جڑ گز ور ہوتی ہے موٹائی ایک انگلی کے برابر اور اوپر رونگٹے ہوتے ہیں (۲) پتے پہلی قسم سے چھوٹے اور ساق اسکی پہلی قسم سے کم سرخ ہوتی ہے مگر بیج اسکے بڑے بڑے ہوتے ہیں پہلی قسم اس دوسری قسم سے قوی ہے اور منافع بھی اسمیں زیادہ ہیں اور مطلق بارتنگ سے چھوٹی قسم مراد ہوتی ہے (۳) ساق اسکی انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے اور یہ درخت ایک گز سے زیادہ بڑھتا ہے پتا پہلی قسم کے پتے کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے چھوٹا اور کھردرا ہوتا ہے رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسپر سفید نقطے گاؤزبان کی طرح ہوتے ہیں اور پھول نیلا سفیدی مائل السی کے پھول کی طرح ہوتا ہے اسکے پھول کی ڈنڈی میں چار بیج لگتے ہیں جو فندق یا چنے کے دانے کے برابر بڑے ہوتے ہیں اور کھردرے ہونے کیوجہ سے کپڑوں کو چپٹے ہیں گاذرونی نے کہا ہے کہ اسمیں کانٹے ہوتے ہیں جو کپڑوں کو لگتے ہیں اس وجہ سے بعض کے نزدیک یہ درخت لصیقی بفتح لام وکسر صاد مہملہ وسکون یاے تحتانی وکسر قاف و یاے تحتانی ساکن کے نام سے مشہور ہے جڑ میں ریشے ہوتے ہیں خمرق کی طرح رنگ جڑ کا اوپر سے سیاہ اور اندر سے زرد ہوتا ہے (۴) پتا زرد اور پھول سرخ ہوتا ہے

تیسری قسم میں لعاب ہوتا ہے اور اس میں نہیں ہوتا۔ پہلی اور دوسری قسم لسان الحمل کے نام سے مشہور
ہے اور تیسری اور چوتھی آذان الارنب اور آذان الشاط اور آذان الغزال کے نام سے پکاری جاتی
ہے طبیعت پہلی اور دوسری قسم سرد وخشک دوسرے درجے میں ہے اسکی جڑ اور بیج میں خشکی پتوں سے زیادہ
ہے مگر سردی کم ہے جڑ میں کسیقدر تحلیل بھی ہے اور ایسی خشکی نہیں جس سے تکلیف معلوم ہو اسی لئے زخموں
کے واسطے اسے زیادہ نافع جانتے ہیں اور لطیف بھی ہے خاصکر جب تک خشک نہو۔ جالینوس کے نزدیک تمام
اجزا تیسرے درجے میں سرد خشک ہیں لیکن پھول میں سردی کم ہے بلکہ مائل باعتدال ہے تیسری اور چوتھی
قسم جب تک تازہ ہے گرم و تر پہلے درجے میں ہے اور خشک ہونے کے بعد پہلے درجے کے آخر میں گرم خشک ہے
مگر تیسری قسم میں گرمی چوتھی قسم سے زیادہ ہوتی ہے۔

خواص و فوائد شیخ کے نزدیک پتے قابض اور رادع ہیں انمیں مائیت سرد ہے جو سیلان خون کو روکتی ہے اور
خشکی انکی ایذا رساں نہیں اسلئے پرانے اور نئے زخموں کے بھرنے کیلئے اُنسے زیادہ کوئی چیز عمدہ نہیں اور اپنی جلا
کیوجہ سے سدّوں کو کھولتے ہیں اسکے پتوں کا پانی پینا تمام اعضائے باطنی سے خون جاری ہونے کو روکتا ہے طلا کرنا
ہے عضو ماؤف پر مواد گرنے نہیں دیتا قابض ہے جگر کو قوت دیتا ہے جگر کے سدے کھولتا ہے اسکے تخم کے پینے اور
لیپ کرنے سے بھی اعضائے باطنی سے خون آنا تھم جاتا ہے پیشانی پر لیپ کرنا نکسیر کا خون بند کرتا ہے اسکے تازہ پتوں کو
پیسکر پانی نچوڑ کر اُسکا کان میں ٹپکانا گرمی سے درد کو تسکین دیتا ہے اسکی جڑ کے جوشاندے سے کلی کرنا دانتوں کے درد
کو اور منہ کے آنے کو مفید ہے اسکے پتے چابنے سے بھی یہی نفع ہوتا ہے سوزش ہونے سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے آنکھوں میں
اسکے ہرے پتوں کا پانی نچوڑنے سے رمد حار کو نفع ہوتا ہے اسی طرح جگر گرم اور گردے کو قوت دیتا ہے پیاس
کو بجھاتا ہے فساد ہضم کو دور کرتا ہے جگر اور تلی اور گردے کا سدہ کھولتا ہے [illegible] حیض کی جلن کو دور کرتا ہے
خون بواسیر کو بند کرتا ہے تپ حار اور دق اور سل اور سوزاک کو مفید ہے [illegible] آنتوں کے زخم کو نافع ہیں
پتی اُچھلنے اور سرخ بادے کو مفید ہیں کنٹھمالا کو دور کرتے ہیں۔ ان کا لیپ بگڑے ہوئے عضو کو بھی نافع ہے
خراب پھوڑوں پر اسکا لیپ کیا جائے تو وہ پھیلیں نہیں گیلانی لکھتا ہے کہ اگر زخم کے صاف کرنے یا انمیں
گوشت پیدا کرنے یا تسکین کی ضرورت ہو تو ان پتوں کو بغیر دھوئے استعمال کریں اگر باخورے کا عارضہ
شروع ہو تو بارتنگ کے پتے لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ داء الفیل پر لگانے سے اُسے بڑھنے نہیں
دیتا بارتنگ کے پتے کچلکر پانی نچوڑ کر غرغرہ کریں تو حلق کے لیسے ورم کو نفع ہو جس کا سبب گرمی
ہو اگر عدسیا اس ترکیب سے پکا کر کہ مسور کے ساتھ چقندر کے پتوں کی جگہ بارتنگ کے پتے ڈالیں اور مرگی
کے مریض کو روٹی سے کھلائیں تو نفع ہو سات ماشہ خشک پتے کھٹے انار کے دانوں کے
پانی کے ساتھ کھا لینے سے شراب کا نشہ نہیں ہوتا ان پتوں کا پانی پینے سے سل اور دق کو
فائدہ ہوتا ہے۔ ان کو جوش دے کر نمک اور سرکے کے ساتھ کھائیں تو آنتوں کا زخم اور پرانے
دست مٹ جائیں ان کو کچلکر پانی نکال کر چوراسی تولہ لیکر پئیں تو گرمی کے دست بند ہو جائیں
تشنگی جاتی رہے جوش دینے سے قبض بڑھ جاتا ہے اور جوش نہ دینے سے جلائی قوت زیادہ رہتی ہے

بارتنگ کے پتوں کا پانی تپ غب کو مفید ہے عصارہ اسکا نمک کے ساتھ پیکر دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے
مقام پر لگانا نافع ہے تیسری اور چوتھی قسم خون کو جلد کے اندر سے باہر کی طرف کھینچتی ہے اگر تازہ پتے
منھ پر ملیں تو رنگ اچھا اور سرخ ہو جائے اسی طرح اگر سوکھے ہوئے پتے ملیں تو وہ بھی چہرے کا رنگ
سُرخ کردیں انکو جوش دیکر شہد یا شکر کے ساتھ پینے سے کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے سینے کی خشونت جاتی رہتی
ہے خواہ بلغم سے ہو یا سوداسے یا فقط سردی سے اسکے پتوں کو پیکر روغن گل کے ساتھ ورم مقعد پر لگانے
سے تحلیل ہو جاتا ہے ضربان اور درد کو تسکین ہوتی ہے مادہ تحلیل ہو جاتا ہے اسکی جڑ کنٹھ مالا والے کے
گلے میں لٹکانا بھی موثر ہے اس میں یہ عجیب تاثیر ہے کہ تین جڑیں کھانے سے تجاری کو اور چار جڑیں کھانے
سے چوتھیا کو فائدہ ہوتا ہے سوا تولہ شراب کے ساتھ کھانا چاہیئے اسکا عرق جو بطور گلاب کے کھینچا جاتا
ہے قوت ماسکہ کے قوی کرنے میں بے مثل ہے مگر ہرے پتوں کے پانی یعنی رس سے ضعیف ہے
الصیقی میں لکھا ہے کہ یہ دوا جلا اور تحلیل کی قوت رکھتی ہے اسکو جوش کر کے شہد ملا کر پینے سے سردی کی
کھانسی اور سینے کی خشونت جاتی رہتی ہے اسکو پیکر روغن گل میں ملا کر لگانے سے ورم مقعد کی ٹیس کو
بہت نفع ہوتا ہے اسکو منھ پر ملنے سے چہرے کا رنگ سرخ ہوتا ہے اسکے بیجوں کی مینگ باہ کو قوت دیتی
ہے مضر پھیپھڑے اور تلی کو مصلح سرخ چہرے کے لئے بنفشہ و شہد اور تلی کے لئے مصطگی بدل برگ
حماض کبستانی مقدار خوراک پتوں کا پانی ۴ تولے سے ۸ تک

بارتنگ کے بیج

بزرلسان الحمل (ع)، تخم بارتنگ (ف)

صفات وشناخت گول چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں رنگ سیاہ اور سرخی لیے ہوئے ہوتے
ہیں دوسرے اجزاے درخت سے لطیف ہیں اور برگ بارتنگ کے عصارے کی قوت میں ہیں
گیلانی کے نزدیک بہتر وہ بیج ہے جو سیاہ سرخی مائل ہو **طبیعت** گیلانی کے نزدیک معتدل الحرارت
ہے بعض سرد وخشک جانتے ہیں سحاق نے گرم وخشک بتایا ہے

خواص وفوائد بارتنگ کا بیج پیاس کو تسکین دیتا ہے سوزاک کو نافع ہے تپ کلطی اور تپ دق اور
سل کو فائدہ پہونچاتا ہے جگر گرم اور تلی اور گردہ اور آنتوں کو قوت دیتا ہے فرورگو دفع کرتا ہے تلی اور
جگر اور مثانے اور گردے کا سدہ کھولتا ہے مفتح سدہ کی ادویہ کے ساتھ اسے بھی ملاتے ہیں مگر رگوں
میں سدہ پیدا کرتا ہے اور برا ایسے زخم اور پھوڑے کو نافع ہے جسکے اندمال میں چرک کے تنقیے کی حاجت
ہو سیلان خون اور آگ سے جلے ہوئے کو مفید ہے تپی اور سوزش اور ناک کی پھنسیوں اور نہایت خراب
پھوڑوں اور آتشک کو دفع کرتا ہے پھوڑے کو پھیلنے سے روکتا ہے اسکا لیپ داء الثعلب اور
داء الفیل کو مفید ہے خشک بیجوں کو پیکر پھوڑو نپر چھڑکنے سے خشکی پیدا ہوتی ہے تخم بارتنگ اور مسور کے
جوشاندے سے غرارہ کرنا خناق اور حلق کے دوسرے اورام گرم کو نفع پہونچاتا ہے سات ماشہ تخم بارتنگ

کھٹے میٹھے انار کے دانوں کے پانی کے ساتھ کھانے سے شراب کا نشہ نہیں ہوتا بعض ادویہ کے ساتھ استعمال کرنے سے مُنھ سے خون آنے اور پیشاب میں خون آنے کو نفع پہونچاتا ہے اس سے ربو اور استسقا کو بھی فائدہ ہوتا ہے آنتوں کا زخم مٹتا ہے اسہال صفراوی کو مفید ہے بارتنگ کے بیج بھوننے سے قابض ہو جاتے ہیں اور آنتوں کے لیے مغری ہیں انکی خراش کو دفع کرتے ہیں خون پیٹ سے آتا ہو یا بواسیر کا جاری ہو یا رحم سے نکلتا ہو تو اُسے روکدیتے ہیں پیٹ سے ہر قسم کے فضول جاری کو روکدیتے ہیں تحجیش کے لیے روغن بادام یا روغن گل سے چکنا کر لینا چاہیے مضر تلی اور پھیپھڑے کو مصلح سلیخا اور مصطگی تلی کے لیے اور شہد پھیپھڑے کیلئے **بدل** تخم حماض بستانی **مقدار خوراک** ۱۰ ماشہ تک

بارہ سینگھا (ھ)

بائے موحدہ مفتوح و الف ساکن و فتح رائے مہملہ و سکون ہائے ہوز و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانی و سکون نون غنہ و کاف فارسی مخلوط بہا و سکون الف بعض کتب میں اسی طرح لکھا ہے اور محاورے میں سین مہملہ کے کسرہ اور نون کے سکون اور کاف فارسی مشدد کے فتح سے ہے

صفات و شناخت مشہور و معروف چوپایہ ہے نہایت تندرست اور قوی طویل العمر ہوتا ہے۔ ہرن سے بہت بڑا نیل گائے سے ذرا چھوٹا۔ اسکے سر کے دونوں سینگوں میں موٹی موٹی چھ شاخیں ہوتی ہیں اسلیئے بارہ سینگھا کہتے ہیں چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پہاڑ کے دامن میں جھاڑی کے اندر رہتا ہے ایل کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے۔ ہرن سے بہت بڑا ہوتا ہے جاڑوں میں بال اُسکے سیاہی مائل اور گرمی میں سُرخ ہو جاتے ہیں (۲) گرم پہاڑوں میں رہتا ہے اور ایل سے بڑا ہوتا ہے اسی کو جہانک کہتے ہیں (۳) سرد پہاڑوں میں رہتا ہے یہ بقر جبلی کہلاتا ہے (۴) جنگلوں میں رہتا ہے رنگ اسکا زرد ہوتا ہے اور یہی سب قسموں سے بہتر اور بڑا ہوتا ہے۔ اسکو بقر الوحش اور گوزن اور گاو کوہی بھی کہتے ہیں اور بقر الوحش نیل گائے کا بھی نام ہے بلکہ متعارف یہی ہے۔ یہ چوتھی قسم سانپ کے سوراخ کو سونگھ کر سانپ کو اپنی سانس سے کھینچکر اسکو دم کی طرف سے کھانا شروع کرتی ہے۔ ایسی حالت میں سانپ اسکے جا بجا کاٹتا ہے جسکے صدمے سے اُسکی آنکھ سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور آنکھ کے پاس جو گڑھا ہے اُس میں بطور میل کے جم جاتا ہے۔ جب اسکو شکار کرتے ہیں تو اُس میل کو نکال لیتے ہیں اسکے خواص مثل تریاق فاروق کے ہیں۔ اور بقر الوحش جب سانپ کو کھا لیتا ہے تو سمیت کی وجہ سے اُس کے تمام بدن میں سے پسینہ نکلتا ہے اور اسکے بالوں میں میل کی طرح جم جاتا ہے اسمیں بھی قوت تریاقیہ ہے صاحب منہاج کہتا ہے کہ بقر الوحش کی دم میں سمیت ہے اگر پہلے دم کاٹ کر پھر ذبح کریں تو سمیت دم میں رہتی ہے اور باقی تمام جسم صاف رہتا ہے ورنہ اسمیں بھی سمیت آجاتی ہے مخزن میں یہ لکھا ہے کہ بارہ سنگھے کو روجھ بھی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں روجھ ایک علیحدہ جانور ہے دونوں میں نوعی فرق ہے روجھ کے گلے میں اس طرح کھال لٹکتی ہے جیسے گائے بیل کی اور رسی سی مشابہت

ہندو اسکو نہین مارتے اور بارہ سنگھے کو شکار کرتے ہین۔ روجھ کا بیان نیل گاے مین دیکھنا چاہئے۔
پولینڈ اور سویڈن وغیرہ کے جنگلون مین ایک خاص قسم کا بارہ سنگھا پایا جاتا ہے اس کو ایلک کہتے ہین
امریکا کے اتر اطراف مین بھی جہان وہ موسڈیر کے نام سے مشہور ہے رہتا ہے یہ جانور کاندھے
کی طرف سے گھوڑے سے اونچا ہے مگر ہندوستانی سانبھر کی بہ نسبت بدصورت اور بے ڈول ہے سر
بڑا اور لمبا ہے اوپر کا ہونٹھ لٹکا ہوا ملائم ہے جس سے کونپلون اور ڈالیون کو اپنی طرف جھکاتا ہی
کان بڑے اور کشادہ آنکھ چھوٹی اور بے رونق گردن چھوٹی اور مضبوط دونون کاندھون کی چوٹیان
بلند اور کم چوڑی اُن پر چھوٹے اور موٹے بال ہین بدن مضبوط اور قد میانہ ہے اور اُس کی ٹانگین
ایسی لمبی ہین کہ جھنتر اگر ہو یا ان کے بل چلتا ہے چھٹے سال کی عمر مین اُس کے سینگ جو سال
بسال گر کر نئے نکلتے ہین پوری بڑائی اور لمبائی کو پہونچتے ہین اس وقت مین بعض کے سینگ
وزن مین تیس سیر کے ہوتے ہین اسی واسطے گردن چھوٹی اور مضبوط ہوتی ہے تاکہ سینگھون کا
بوجھ سنبھال سکے گلے کے نیچے ڈھیلے چمڑے کی دو پتلی چادرین لٹکی رہتی ہین دم بہت چھوٹی ہے
اُس کے بدن کے بال گھنے اور لمبے اور موٹے اور روکھے ہین بال کے سرے کالے اور بیچ مین
بھورے اور جڑ کی طرف سفید ہین اگرچہ اس کی چال بدنما ہے لیکن وہ ایسی تیزی کے ساتھ شکاری سے
بھاگتا ہے کہ بعض وقت بڑی دیر کے بعد گرفتار ہوتا ہے وہ ہرنون کے مانند نہ کودتا ہی نہ گھوڑے کی طرح دوڑتا ہی مگر
لمبے لمبے ڈگ دھرتا ہی اور ہر قدم پر اُسکے چرے ہوے سُم کے پھیلنے اور سمٹنے سے چٹ پٹ کی آواز دور
تک سنائی دیتی ہے جب دوڑنے مین زور مارتا ہے تب وہ اپنی ٹانگون کی لمبائی اور بدن کی کوتاہی
کے سبب سے قدم بقدم اس قدر آگے بڑھتا ہے کہ اگلے پیر کی ایڑی کو لگنے کا خوف ہوتا ہے اس سے بچنے
کے لئے پچھلے پیرون کو ترچھائی سے باہر بڑھاتا ہے اسپر بھی کبھی کبھی ٹکرانے سے بڑے زور سے گرتا ہی وہ
کود نہین سکتا پھر بھی آسانی سے اکثر رکاوٹ کی چیزون مثلاً گرے ہوے درخت کے پار ہو کے آگے
بڑھتا ہے موسڈیر پانی کو بہت چاہتا ہے اور اُس مین خوب تیرتا ہے بلکہ سخت گرمی کے موسم مین مچھرون
سے بچنے کے لئے اکثر رات دن جھیل وغیرہ مین گھسا رہتا ہے اور آبی سبزی پر جو قریب آسانی سے
ملے کفایت کرتا ہے اسکی معمولی خوراک درخت کی ڈالیان اور پتے ہین جب تک ضرورت نہو مگر گھاس چرنے
کا قصد نہین کرتا کیونکہ لمبی ٹانگ اور چھوٹی گردن کے سبب اپنے مونھ کو مشکل سے زمین تک پہونچا سکتا ہی واسطے
وہ جھاڑیون اور بوٹیون کے سرے اور درختون کے پتے کھاتا ہے امریکہ کے قطبی اطراف کے اصلی باشندے
موسڈیر کے گوشت اور جیبھ کو بہت لذیذ جانتے ہین اور اسکی کھال سے اچھا چرسا بنتا ہی اسکے سینگ درختون کے
مانند بہت شاخدار ہین شاخین چپٹی اور پھیلی ہوئین جب دو سال کی عمر کو پہونچ جاتا ہے تو سینگ پھوٹتے ہین
اور وہ مکھوٹیون کی طرح ہوتے ہین تیسرے سال اُنہین سے دوسری شاخین نکلتی ہین اور پچھلے سال
ہر ایک سینگ مین چھ چھ شاخین کل ہو جاتی ہین اور پھر ہر سال ایک بار تمام شاخین گر کر صرف اصلی
دو سینگ رہجاتے ہین اسکی عمر کے برس دونون شاخون کی گرھون سے شمار کرتے ہین کہتے ہین کہ

مچھلی کو بھی کھاتا ہے سیکڑون برس کی عمر پاتا ہے ہر سو سال کی عمر کے بعد ایک نیا شانہ اُس مین پیدا ہوجاتا ہے تحفۃ المومنین کے مؤلف نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ اُسنے ایک بارہ سنگھے مین سات شانے دیکھے تھے بعض کہتے ہین کہ اسمین پتہ نہین ہوتا مگر یہ افسانہ ہی اور بس پتہ ہوتا ہی گر چھوٹا جب صفرا سے بھرجاتا ہی جلد خالی ہوجاتا ہے اور جگر سے چپٹا ہوا ہوتا ہی اسلئے کم نظر آتا ہی **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم خشک **خواص وفوائد** اس کا گوشت کھانے سے گرمی پیدا ہوتی ہے مگر نہ زیادہ اسکے گوشت مین جلا اور حدت ہونے کی وجہ سے اس سے پیشاب زیادہ ہوتا ہے ہر قسم کے بارہ سنگھے کا گوشت سودا پیدا کرتا ہے سوداوی مزاج والون کو بہت ناموافق ہے بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے کیونکہ نہایت غلیظ ہے لیکن پھر بھی معدے سے جلد تلے اُتر جاتا ہے اور یہ اُس وجہ سے ہے کہ اس مین حدت اور جلاہٹ ہے اور آنتون سے دیر مین نکلتا ہے کیونکہ خشک ہے اور خشک چیز ایسا ہی کرتی ہے اسلئے مناسب یہ ہے کہ اسکے کھانے کے بعد یا قبل ایسی چیزین کھائی جائین جو ملین شکم ہون جیسے انجیر یا انجیر کا شربت یا ماءالعسل اس سے جس قدر خون بنتا ہے وہ غلیظ اور خراب ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ خوب گلا کر پکائین اور خوب گھی ڈالین اور گرم مصالح ملائین اور کوئی ترش چیز جیسے سرکہ یا لیموں اس مین داخل کرین اس طرح اصلاح ہوجاتی ہے اسکے کھانے کے بعد شراب کا پینا بھی مفید ہے بہتر یہ ہے کہ اسے نہ کھائین خاصکر ایسے بارہ سنگھے کے گوشت کو جو اُسی وقت شکار کرکے ذبح کیا گیا ہو بلکہ جسکو شکار کیے ہوئے تھوڑا عرصہ گزرا ہو وہ بھی بہتر نہین ہے اور نہ اُسکا گوشت اچھا ہے جو کم آب مقامون مین رہتا ہے جس بارہ سنگھے کو ہوائے گرم مین دوڑنے کے بعد خاصکر جبکہ پیاسا ہو ذبح کیا ہو اس کے گوشت مین کسی قدر سمیت آجاتی ہے اسلئے چاہئے کہ دوڑانے مین اور خوب سا پانی پلانے کے بعد ذبح کرین اور جبکہ پکڑ لین تو بہت سا ترشی نہ دین اور ذبح کے بعد گوشت کو تھوڑی دیر رکھ کر پکالین مگر زیادہ دیر تک نہ روکین کیونکہ اُس مین جلدی عفونت آجاتی ہے اور شکار کرنے کے بعد فی الفور ذبح نہ کرین بلکہ دیر تک اُسکو روکے رکھین اور جب پکائین تو سوا اسکے اور گھی یا مکھن ڈالین اگر تل کا تیل ڈالا جائے تو اس مین بھی مضائقہ نہین کہتے ہین کہ اسکے خواص مین سے یہ بات ہے کہ اسکے جسم کے اجزا مین سے کوئی جز جب تک آدمی کے پاس رہے گا سانپ اور بچھو اور بھڑ وغیرہ زہریلے جانور نہین کاٹینگے اسکی چربی کی مالش عضو متشنج پر کرنے سے نفع ہوتا ہے اس کی ہڈی کی مینگ کو مفلوج عضو پر ملنے سے نفع ہوتا ہے اگر ہاتھ پاؤن پھٹ جائین تو اسکی چربی مکھن یا گھی یا روغن زیتون وغیرہ مین ملا کر لگانا چاہیے اسکی چربی سے ریاح خوب تحلیل ہوتی ہین اور اگر عضو مین سختی آجائے تو اسکی مالش سے ملائم ہوجاتا ہی اگر سردی سے بدن مین درد ہو تو اُسپر بھی اسکی مالش مفید ہی اسکی چربی کو موافق معمول کے جلا کر اور دھو کر آنکھ مین لگانے سے آنکھ سے رطوبت کا جاری ہونا بند ہوجاتا ہی آنکھ کے زخم کو نفع ہوتا ہی جالا اور پھلی کٹ جاتے ہین پھلی جاتی رہتی ہی غرضکہ آنکھ کے ہر امراض کو بہت مفید ہی اگر اسکی چربی کی راکھ کو بغیر دھوئے چھانڈی لکڑی کے کوئلے اور نمک کیساتھ پیس کر دانتون پر ملا جائے تو زردی اور سبزی جاتی رہے اگر منہ آجائے تب بھی اسکے چھڑکنے سے نفع ہوتا ہی بغیر جلائی ہوئی چربی پانی مین جوش کرکے اُس سے کُلیان کرنا دانتون کے درد کو مفید ہے

اسکا خون مغلظ ہے اسکو خشک کرکے سات ماشہ کی مقدار میں جنون کے پانی کے ساتھ کھانے سے مثانے اور گردے کی پتھریاں نکل جاتی ہیں اور دونوں جگہ کے دردونکو تسکین ہوتی ہے اور رحم سے رطوبات کا نکلنا بھی بند ہوجاتا ہے اسکے سینگ کو جلاکر ساڑھے چار ماشہ لیکر ہوزن کتیرے کے ساتھ کھائیں تو خون جو کھانسی کے ساتھ آتا ہو بند ہوجائے پُرانے دستوں کو فائدہ کرتا ہے رطوبات رحم کو جذب کرتا ہے پانی میں گھولکر پینا یا پیسکر پھانکنا درد قولنج کو فوراً بند کرتا ہے آنتوں کے زخم کو یرقان اور ورم طحال اور درد مثانہ کو سودمند ہے اسکا منجن دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے اسکے سینگ کو عورت وضع حمل کے وقت لٹکالے تو بغیر درد والم کے بچہ پیدا ہوجائے اگر اسکو گھسکر عورت کی پستان پر لیپ کریں تو دودھ کی کثرت ہوجائے اگر اس کو مثانے پر لیپ کریں تو پیشاب اور خون حیض کا ادرار ہو اسکے سینگ کو جلاکر بواسیر کے مسونکو دھونی دینے سے سوکھ کر گرجاتے ہیں جلے ہوئے سینگ کو شہد میں ملاکر چٹانے سے بچوں کی کانچ کے نکلنے کا عارضہ جاتا رہتا ہے اس سینگ کے دھوئیں سے زہریلے کیڑے کوڑے بھاگ جاتے ہیں اسکا سینگ ذات الجنب پر گھسکر لگانے اور کالی مرچ کے ہمراہ کھلانے سے نفع ہوتا ہے اسکے سینگ کو عورت کے دودھ یا سرس کے پتوں کے شیرے میں گھسکر آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے [illegible] سے منقول ہے کہ بوڑھے بارہ سنگھے کا سینگ عمدہ ہوتا ہے اسکے تخم کے دھوئیں سے فوراً جونک مرجاتی ہے اسکے عضو تناسل کو سکھاکر برادہ کرکے شراب کے ساتھ کھلانے سے باہ میں نہایت قوت آتی ہے اگر سقنقور نہ ملے تو اسکی جگہ اسکے شامل کرنے سے وہی فوائد حاصل ہوتے ہیں اگر افعی کاٹ کھائے تو ساڑھے چار ماشہ [illegible] کا برادہ دینے سے نفع ہوتا ہے زہر بالکل اتر جاتا ہے اسکی دُم اور چمڑا اور گوشت اور ہڈی ان سب کو جلاکر شراب میں حل کرکے ذکر اور کنج ران اور پیڑو پر لیپ کرنے سے فی الفور شہوت جماع پیدا ہوجاتی ہے اسکے چمڑے کو دباغت دیکر اسکو بچھانے یا پہننے سے زہریلے جانور پاس نہیں پھٹکتے۔ بچہ پیدا ہوا اور اسکو ابھی دودھ نہ پلایا ہو بارہ سنگھے کی آنکھ کے گڑھے کا میل دو رتی دودھ میں گھولکر اسکے حلق میں ٹپکائیں تمام عمر زہریلے جانوروں کی سمیت سے محفوظ رہے۔ اسکی ایک قسم کی دُم میں چونکہ سمیت ہوتی ہے اسلیئے اسکو تمام کھال کھا لینے سے آنتوں اور معدے میں بیحد قلق اور کرب پیدا ہوجاتا ہے غش آجاتا ہے ایسی حالت میں یوں علاج کریں کہ کتیرا اور گائے کا گھی اور شہد نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں اور فیلزہرج بارہ رتی سے پونے دو ماشہ تک شراب کے ہمراہ کھلائیں پستہ اور فندق کی مینگیں کھانا بھی مفید ہے بعض نسخوں میں دُم کی جگہ قضیب سالم لکھا ہے شاید کسی غلط کتاب میں ایسا دیکھ کر نقل کرلیا ہو کیونکہ اس میں اتنی سمیت کیسے ہوسکتی ہے اور کیا وجہ ہے

وید کہتے ہیں کہ بارہ سنگھے کا گوشت شیریں مزہ اور بھاری ہے باہ کو قوت دیتا ہے صفرا اور باد کے فساد کو دور کرتا ہے دل اور بدن کو بہت مفید ہے پُرانے بخار کو دور کرتا ہے۔ ناتوانی اور لاغری اور تپ دق کو نفع دیتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے بدنکو فربہ کرتا ہے

بارود (ف)

بفتح با و سکون الف و ضم راے مہملہ و واو معروف و دال مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک مشہور و معروف مرکب چیز ہے کہ گندک اور قلمی شورہ اور بارٹہ یا مدار یا اڑوسہ یا بید سادہ یعنی اولہ یا کپاس یا بینگن کی لکڑیوں کے کوئلے سے بناتے ہیں اس میں آگ کو بہی (جلدی) لگتی ہے اور آگ اسکی تیز ہوتی ہے اور وزن ہر ایک کا اغراض کے مطابق ہوتا ہے مثلاً توپ اور بندوق کیلیے جو بارود بنائی جاتی ہے تو اُس میں ایک سیر شورہ پانچ تولہ گندک ساڑھے سات تولہ کوئلے ملاتے ہیں اور بہت باریک کرتے ہیں اگر زیادہ تیز کرنا مقصود ہوتا ہے تو آدمی کے پیشاب یا شراب میں گھول کرکے بارود تیار کرتے ہیں ورنہ عموماً پانی کے ذریعہ سے بناتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض چوتھے درجے میں گرم وخشک بتاتے ہیں

خواص و فوائد جلا کرتی ہے تقطیع کرتی ہے سدہ کھولتی ہے۔ تاپ تلی اور درد پشت کو نافع ہے اسکا ذرور تازہ زخموں پر خون کو بند کرتا ہے لیکن سوزش بہت ہوتی ہے۔ درد مفاصل کی جگہ کسی تیز چیز سے کو زخم کر یا رود کو باریک پیسکر لگاتے ہیں درد دور ہو جائے۔ صاحب خلاصتہ العلاج کہتا ہے کہ بارود کے جلے ہوے کے لئے کوئی دوا اس سے بہتر نہیں کہ سفید پیاز کا پانی ملیں **مضر** گردہ و مثانہ کو **مصلح** کتیرا اور شہد

باریلوماین

بفتح با و سکون الف و کسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و ضم لام و سکون واو و فتح میم و سکون الف و ضم یاے تحتانی و سکون نون اسکے معنے انگور کے مانند ہیں یہ لفظ اندلس کی زبان کا ہے اس کو فلومائن رومی زبان میں کہتے ہیں

صفات وشناخت ایک گھاس ہے اس میں ساق نہیں ہوتی چاروں طرف پتے لگے ہوتے ہیں پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے پتے عشق پیچے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ان کے پاس چھوٹے چھوٹے تار پھوٹتے ہیں اُن میں پھل چنے کے دانے سے چھوٹا آتا ہے اور اُس پر رواں ہوتا ہے اور ایسی چپکتی رطوبت اُس میں ہوتی ہے کہ کپڑے کو لگ جائے تو چپک جاتا ہے جڑ موٹی ہوتی ہے مقبروں اور دیواروں اور پرانے کھنڈروں اور شورہ زار زمینوں میں یہ گھاس جمتی ہے اگر قریب کوئی پودا ہو تو اُسپر چپٹ جاتی ہے اسکے پھل جمع کرکے سایے میں سکھا لیتے ہیں اسکے پتے اور بیج استعمال میں ہیں جس نے اسکو صریمۃ الجدی جانا ہے یہ اُسنے غلطی کی ہے صریمۃ الجدی صاد مہملہ اور راے مہملہ کے ساتھ ایک اور روئیدگی ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے

خواص و فوائد محلل و مقطع ہے بہت خشکی پیدا کرتی ہے اگر اسکے پھل بدن کو ملین تو گرمی پیدا کردین اور خارجی سردی کو دفع کردین اگر سردی سے اعضا مین ماندگی معلوم ہو تو اسکو زیتون کے ساتھ لگانا چاہیئے اس سے بلغم و سودا کا مواد تحلیل ہوتا ہے اس کو تپ کے دورے کی ابتدا مین استعمال کرین تو لرزہ رک جائے ساڑھے چار ماشہ کی مقدار مین شراب کے ساتھ کھانے سے ضیق النفس اور انتصاب النفس کو نفع ہوتا ہے ہچکی رک جاتی ہے تھکاوٹ مٹ جاتی ہے شراب کے ساتھ ساڑھے تین ماشہ روز کھانے سے تلی کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس کے پتے اور پھل ایسے مدر بول ہین کہ ان کو کثرت کے ساتھ کھانے سے پیشاب مین خون آنے لگتا ہے اگر دفع حمل کے وقت کھایا جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہی منی کو خشک کرتے ہین یہان تک کہ اگر عورت و مرد اسے تیس دن تک کھائین تو بانجھ ہوجائین مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک۔

بازدف

بفتح بائے موحدہ و سکون الف و زائے نقطہ دار و فوقانی عربی مین بازی یائے معروف کے اضافہ سے کہتے ہین **صفات و شناخت** مشہور و معروف پرندہ ہے شکاریون نے اسکو سب جانوران پنجہ گیر کا دلاوری اور بہادری اور قوت باز و مین بادشاہ قرار دیا ہے اس کی قسمین باعتبار رنگ کے چار ہین۔ سفید و سرخہ۔ زردہ۔ اور سیاہ۔ سب سے بہتر سفید مشہور ہے اور بدخوب سے زیادہ سیاہ ہوتا ہی اسکی قسمین باعتبار اصل پیدائش کے متعدد ہین (۱) بوقلمون اسکو کہتے ہین پر اسکے حد قیاس سے باہر ہوتے ہین (۲) بازہ ہوائی ماں باپ اسکے دو قسم کے جانور ہوتے ہین یہ باز و زورداری سے شکار کرتا ہے (۳) تقریش یہ پرند ولایت عراق مین پیدا ہوتا ہے آنکھین اسکی عقیق کے مانند سرخ ہوتی ہین (۴) باد امی سکے پاؤن کے پر پنجے کی طرف زرد ہوتے ہین چنگل چھوٹا ناخن کوتاہ ہوتے ہین اسکا باپ چوبے مار ہوتا ہے اور یہ بے حوصلہ کم ہمت ہوتا ہے (۵) جان اور زمن مشہور ہے جبکہ آشیانہ سے اڑتا ہے ماں کے ساتھ رہتا ہے ماں اسکی جس جانور کو شکار کرتی ہے وہ اگر شریک ہوجاتا ہے شکل اسکی ماں کی شکل پر ہوتی ہے مگر معلوم نہین کہ باپ اسکا کونسا پرندہ ہے اسکو جان اور زمن اسواسطے کہتے ہین کہ یہ باز بچہ اس جانور کا ہے کہ شکار نہین کرتا مگر ماں کے سبب سے صورت اسکی مانند جانوران صید گیر کے ہوتی ہے (۶) بوبناز اسکا بڑا اور خوش ترکیب کوئی قسم کا باز نہین جب شکار کو گرفتار کرتا ہے ایک ہاتھ مین لیکر اور ایک ہاتھ خالی چھوڑ کر کھڑا ہوجاتا ہے جب تک میر شکار اس سے وہ جانور طلب نہین کرتا اس جانور کو بغل مین نہین چھپاتا جب جا کر طلب کرتا ہے تب سینے کے نیچے چھپا لیتا ہی یہ بات کسی دوسرے کو میسر نہین وہ جب شکار کو گرفتار کرتے ہین دائین بائین ہر طرف کو گردن دراز کرکے میر شکار کو بغور دیکھتے ہین اور سینے کے نیچے جانور کو نہان کرکے تھام نہین سکتے (۷) سیاہ اسکو اصطلاح مین سیاہ پشت کہتے ہین کیونکہ پشت اسکی سیاہ ہوتی ہے اور سینہ سفید و سرخ ہوتا ہی بہت دلاور ہوتا ہی اہل فارس اسکو زنگی باز کہتے ہین اور روم والے دوکانہ بولتے ہین بعض اسکو قرہ کہتے ہین

(۲) پوپ سرپر سرخ رنگ اوسط دم کوتاہ قامت چند سر سے ثیم ہو زبان ہندی میں چرمائی کہلاتا ہی (۹) ترکی میں
تورنی غون کہلاتا ہی اس قسم کا باز مار سرگرشیم ہوتا ہی (۱۰) بخنگ اسکی تفصیل نظر سے نہیں گذری شکاری انھیں باز کی
بند لگتے ہیں جو شکار پر چھوڑنا منظور ہوتا ہی کھولدیتے ہیں **طبیعت** گوشت گرم دوسرے درجے میں ہی اور خشک تیسرے درجے میں

خواص و فوائد اسکا گوشت دیر ہضم ردی الغذا۔ بدبو ہی ورم کو تحلیل کرتا ہی زہر کو جذب کرتا ہی اسکا پر جلاکر زخم پر چھڑکنا
زخم کو بھرتا ہی اسکا خون آنکھ میں ڈالا جائے کو دور کرتا ہی۔ اسکی بیٹ کو جلد پر داغ کھونے کیلئے لیپ کرنا فائدہ مند ہے
اسکی بیٹ کو رحم میں حمول کرنے سے حمل رہ جاتا ہی فرزجہ اور بخور اسکا حمل کی حالت میں جنین کو ساقط کرتا ہی۔ اسکی بیٹ
کو سات ماشہ کی مقدار میں بانجھ عورت کھائے تو یہ علت جاتی رہی اگر اسکی بیٹ کو شہد میں حل کر کے آنکھ کے اندر لگائیں تو
دھند کو نفع ہو اور بعض نے آنکھ کے اوپر لگانے کو لکھا ہی اسکی بیٹ شراب میں گھولکر عورت کو پلادی جائے تو حاملہ ہونے
کے قابل ہو جائے گو یہ بانجھ ہو اسکا گوشت اُبال کر اور روغن سوسن کیساتھ آنکھ پر ابتدائے نزول الماء میں لیپ کرنے
سے نفع ہوتا ہی اور پر لگانے سے نزلے کی جڑ جاتی رہتی ہی مگر یاد رہے کہ مرض کے ابتدا ہی میں لگانا چاہئے اُسی
وقت نفع ہوتا ہی استحکام مرض کے بعد مفید نہیں۔ اسکا پتا آنکھ میں لگانے سے جالا اور پھلی و دھند کٹجاتے ہیں اور آنکھ
میں پانی اترنے کے ابتدائے وقت میں پتا آنکھ میں لگانے سے مرض رک جاتا ہی اسکا اور باشے کا پتا دونوں شراب میں
حل کر کے زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہی **مضر** گوشت قولنج پیدا کرتا ہی **مصلح** گرم مصالح۔

باقلا (ع)

بفتح بائے موحدہ وسکون الف وکسر قاف وتشدید لام مفتوح وسکون الف اور لام کی تخفیف سے بھی آیا ہی اور عرف عام
میں قاف کے سکون اور لام کے فتح سے تلفظ کرتے ہیں

صفات وشناخت ایک بیج ہے جسکے سر پر ایک سیاہ رنگ کی چیز لالی کی طرح ہوتی ہی لمبی لمبی پھلیوں میں پیدا
ہوتا ہی اسکی پھلی کو گوشت وغیرہ میں پکا کر کھاتے ہیں بہتر دانہ موٹا سفید کرم ناخوردہ پھولا ہوا خشک کیا ہوا ہی اور تازہ
دانہ بُرا ہوتا ہے کیونکہ اسمیں فضول بہت ہوتا ہی اور ریح پیدا کرتا ہی اسکو ہندی میں بڑرو (بفتح بائے موحدہ تشدید لام
مفتوح اور سکون رائے مہملہ) بھی کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بڑرو اسکی قسم ہو اسطرح ایک قسم اسکی بلبہ کہلاتی ہی اور چار
قسمیں ہیں سفید زرد سرخ سیاہ **طبیعت** شیخ کے نزدیک اعتدال کے قریب ہی اور اسیقدر سردی وخشکی رکھتا ہے اور
اسمیں رطوبت فضلیہ ہی خاصکر تازہ میں بلکہ تازہ کا یہ حق ہی کہ اسکو سرد و تر کہا جائے قرشی نے تازہ کو دوسرے درجے میں سرد و تر
کہا ہی بعض نے لکھا ہی کہ سرد دوسرے درجے میں ہی اور تر پہلے درجے میں اور خشک باقلا پہلے درجے میں سرد ہی اور دوسرے درجے
میں خشک ہی صاحب حاوی نے اسکو پہلے درجے میں سرد و خشک جانا ہی گیلانی نے لکھا ہی کہ تازہ باقلا پہلے درجے میں سرد
و تر ہی اور اسمیں رطوبت فضلیہ ہی بعض نے کہا ہی کہ خشک باقلا دوسرے درجے میں سرد و خشک ہی چھلکے میں اسکے گرمی و لطافت
جیسا کہ گیلانی نے کہا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ سرد و تر ہی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ اعتدال کیساتھ گرم اور لطیف ہی ہندوستان کا
باقلا ہر حلبہ کے باقلا سے بہتر ہی اور مصری باقلا تر زیادہ ہی اور ترقا بعض بھی تمام اقسام سے ہی کبھی اسکے دانے کی دونوں جنگوں
کے درمیان سے ایک چیز چھوٹی سی تلخ مزہ نکلتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ چیز گرم و خشک ہو گی تو باقلا کو سرد بتاتے ہیں

خواص و فوائد اسکے دانون مین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہے اور نفخ پیدا کرتے ہین اور جلا کی قوت بہت ہے
اور خفیف سے منضج بھی ہین اور جبکہ سوکھ جاتے ہین تو بخوبی خشکی پیدا کرتے ہین مگر اس خشکی سے کوئی اذیت
اور دل پر گرانی معلوم نہین ہوتی دانون کے اوپر کے چھلکون مین خشکی اور قبض پیدا کرنے کی قوت ہے پھلیون کے
اوپر کا سبز چھلکا کھوکر خوب خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے اور تازہ پھلیون مین رطوبت فضلیہ بھی ہے اور جلا
کی قوت تھوڑی سی ہے اور نفخ صرف دانون سے بھی زیادہ پیدا کرتی ہین دانہ باقلا بدن کو بالخاصیت
فربہ کرتا ہے مگر اس سے جس قدر گوشت پیدا ہوتا ہے وہ سست اور کمزور ہوتا ہے اپنی جلا کی وجہ سے سدہ
کھولتا ہے مگر ہضم دیر مین ہوتا ہے البتہ مصر کے باقلا مین یہ خوبی ہے کہ وہ جلد معدے سے تلے اتر جاتا ہے
بعض مزاجون مین غلظت بھی پیدا کرتا ہے ریاح بڑھاتا ہے سودا بھی پیدا کرتا ہے تازہ بہت فضول اور نفخ
پیدا کرتا ہے اور بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے اس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے سستی اور تمدد اور اختلاج اور
تر و خشک کھجلی تمام بدن مین پیدا کرتا ہے اسکے کھانے سے پریشان خواب دکھلائی دیتے ہین ذہن مین
فساد آجاتا ہے اور حواس کند ہو جاتے ہین فکر اور ذہن کی تیزی جاتی رہتی ہے بے رونقی پیدا ہو جاتی ہے۔
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیشہ اور زیادہ کھاتے رہنے سے کھانے والا شخص غمگین اور رنجیدہ رہنے لگتا ہے
وجہ اسکی یہ ہے کہ اس سے جو بخارات اٹھتے ہین وہ روح نفسانی مین ملکر اسکو بگاڑ دیتے ہین اگر باقلا
مین یہ عیب نہو تاکہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور نفخ بہت پیدا کرتا ہے تو کشک جو سے کسی طرح کم سمجھنے کے قابل
نہ تھا بلکہ اس سے جو خون بنتا ہے وہ اسکے بنے ہوے خون سے گاڑھا اور قوی ہوتا ہے اور یہ خیال کرنا
کہ باقلا کا نفخ زیادہ جوش دینے سے زائل ہو جاتا ہے غلط ہے اسکو جو پر قیاس نکرنا چاہیئے کیونکہ جو کو
جتنی بار جوش کرکے پانی بدلا جاتا ہے اسکا نفخ کم ہو جاتا ہے جو کی ذات مین یہ بات موجود ہے کہ جتنا اوٹایا
جائے اسکی قوت برباد نہین ہو سکتی کیونکہ سخت ہے بخلاف باقلا کے کہ اسکے دانون مین بار بار جوش
اٹھا لینے کی طاقت بالکل نہین بلکہ وہ تو پہلے ہی جوش مین کھلنے کے قریب ہو جاتے ہین اسلیئے انکا نفخ
جوش دینے سے زائل نہین ہو سکتا اور نہ انکو اسلیئے جوش دیا جاتا ہے کہ نفخ مٹ جائے بلکہ غرض جوش
سے یہ ہے کہ کچا پن جاتا رہے اور دانے کا جرم اصلی بنا رہے تاکہ لذت حاصل ہو اور نفخ زیادہ اور بار بار
آنچ کھانے سے زائل ہوتا ہے۔ جس چیز سے باقلا کا نفخ جاتا رہتا ہے وہ یہ ہے کہ اسکو مقشر کرکے پکائین
اور خوب گلائین اور بھاپ دور کرکے نیم گرم کھائین بھی یا کوئی دوسرا لطف روغن اور گرم مصالح بھی شامل کرین
باقلا کو اول بھون لینے سے نفخ کم پڑ جاتا ہے اور پرانے باقلا مین بھی نفخ کم ہوتا ہے لیکن اس مین یہ عیب ہے
کہ بہ نسبت نئے کے دیر مین ہضم ہوتا ہے تازہ دانے سے فضول اور ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہین اور جو کچھ نقصانات
بیان ہوے ہین وہ تازہ سے زیادہ پیدا ہوتے ہین چھلکے سمیت اسکو پکا کر کھانے سے بہت نفخ پیدا ہوتا ہے
اسکو پیسکر روٹی پکا کر کھانے سے نفخ بہت پیدا ہوتا ہے اس بات کی اصلاح اسطرح کرین کہ ریاح شکن
چیزون اور شہد کے ساتھ کھائین اور یہ اسکے خواص مین سے ہے کہ اگر مرغیون کو باقلا کے دانے ہمیشہ کھلاتے
رہین تو وہ اتنی موٹی ہو جائین اور تہ پر ایسی چربی چڑھ جائے کہ انڈون کا دینا بند ہو جائے۔ اگر کسی نے باقلا کی

تعریف کی ہے تو اسکا صرف یہی سبب ہے کہ باوجود اس بات کے کہ اس سے غلیظ خلط پیدا ہوتا ہے سدہ پیدا
نہیں کرتا بلکہ اُن دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے جو سدہ کشا اور مفتح ہین سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتا ہے اور
دونون کو قوت دیتا ہے خاصکر مقشر بے نمک ان دونون اعضا کے لیے بہتر ہے اگر اسکو پانی مین جوش کرکے
اور صاف کرکے وہ پانی پی لیا جائے تو تھوک کے ذریعے سے رطوبت سینے اور پھیپھڑے سے نکل جائے اور
دونون کے امراض مٹ جائین حلق کی خشونت دفع ہو کر تلیین پیدا ہو جائے اسکو اور میتھی کے چھون کو پیکر شہد مین
ملا کر چاٹنے سے حلق اور کوونکے اورام کو نفع ہوتا ہے یہی فائدہ اسکے جوش کیے ہوے پانی کے ساتھ غرارہ کرنے سے
مترتب ہوتا ہے اسکو جوش کرکے اسکا پانی شہد کے ساتھ پینے سے کھانسی بند ہو جاتی ہے تھوک مین خون آتا
ہو اور رگ جاتا ہے اسکو کھانسی کے نسخون مین ملاتے ہین اسکے آٹے کا حریرہ روغن بادام اور شکر کے ساتھ بنا کر
پینے سے بھی امراض مذکورہ کو نفع ہوتا ہے اور اس حریرے سے سینے اور نرخرے کی خشونت جاتی رہتی ہے
یہ حریرہ ذات الجنب کو بھی نافع ہے باقلا کو کھانے سے رقیق نوازل کا سر کی طرف سے اُترنا بند ہو جاتا ہے
اور اسکی وجہ سے جو کھانسی پیدا ہوتی ہے وہ مٹ جاتی ہے اور اُسکی شدت کو شب کیوقت بہت تسکین ہو جاتی
ہے اگر غیر مقشر باقلا کو سرکے مین پکا کر کھائین تو تے کا آنا بند ہو جائے اور اس طرح کھانے سے پُرانے دست
بھی بند ہو جاتے ہین اور اس کام کے واسطے غیر مقشر بہتر ہے اگر سرکے کے ساتھ باقلائے مقشر کو استعمال
کیا جائے تو گردے کا تنقیہ کر دے اور روغن بادام مین ملایا جائے تو زیادہ مفید پڑے جس شخص کا مزاج سرد
ہو یا فتق عارض ہو یا قولنج ریحی کا عارضہ ہو اُسے کھانا مناسب نہین اگر سونٹھ کے ساتھ اُسے کھائین
تو باہ کو طاقت دے اسکو پانی مین جوش کرکے وہ پانی پینے سے حیض جاری ہو جاتا ہے اور مردہ بچہ
رحم سے نکل جاتا ہے گردے اور مثانے مین پتھری نہین پیدا ہونے دیتا اور سلسل البول کو مٹاتا ہے اسکے
آٹے اور چربی کا حریرہ بغیر نمک کے بنا کر سویرے کے وقت بیمار پین تو درد کو تسکین دے اسکا جوشاندہ
پُرانے دستون اور آنتون کے زخمون کو فائدہ پہونچاتا ہے کسی قسم کی چوٹ سے سر پر ورم گرم پیدا ہو جائے
تو اسکو تنہا یا جو کے آٹے کے ساتھ لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے کان کی گدیا کے اور کانکے پیچھے کے ورم پر اسکو
کیمون اور میتھی دانے کے آٹے اور شہد کے ساتھ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے عورت کی پستان مین دودھ
کے جمع ہو جانے سے یا چوٹ سے ورم آ جائے تو شراب یا سرکے کے ساتھ پکا کر باندھنا چاہیے اور ابن زہر
کی کتاب مین انڈے کی سفیدی مین لگانے کے واسطے لکھا ہے یہ لیپ خصیون کے اورام کو بھی مفید
ہے لسن کھا کر باقلا کو کھانے سے بو جاتی رہتی ہے اگر اس مین بورہ سنہ اور موم اور روغن بادام اور ہری گلو
کے پتون کا پانی بھی ملا لیا جائے تو بہت مفید واقع ہو اسکا لیپ کنٹھمالا کے لیے بہت مفید ہے اور
جبکہ اسکے ساتھ جو کا آٹا اور پھٹکری اور مُرانار روغن زیتون ہوگا تو زیادہ نافع پڑے گا اگر سرکے مین پکا کر
پھوڑونکی چوٹ اور انکے دوسرے صدمے پر لگائین تو بہت نفع دے پھٹکری اور مُرانار روغن زیتون اور
سور کی چربی کے ساتھ نقرس کے لیے مجرب ہے اگر سور کی چربی کی جگہ گائے کی چربی اور روغن بنفشہ
اور موم ڈالین تو بھی فائدہ بخشے اسکے چھلکون اور اوپر کے چھلکو کا لیپ آگ سے جلے ہوئے پر فوراً نفع بخشتا ہے

خاصکر ایسی حالت مین کہ تازہ ہون باقلا کے تازے دانے کو دو ٹکڑے کرکے اندرونی طرف سے ایسے
مقام پر لگانے سے جہان سے خون جاری ہو خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اسی طرح جونک کے موھ کے
زخم پر لگانے سے خون رُک جاتا ہے اگر باقلاے غیر مقشر کو پانی مین پیکر سوتے بالون پر بطور خضاب
کے لگایا کرین تو باریک ہو جائین اور اگر بچے کے پیڑو پر عرصہ دراز تک لیپ کرتے رہین تو وہان بہت
عرصے تک بال نہ جمین اسی طرح ایسے شخص کے پیڑو پر جس کے بال ہون بالون کو مونڈ کر لگاتے رہنے
سے بال دیر مین نکلتے ہین بعض کا یہ قول ہے کہ باقلا کے چھلکون کو ایسے مقام پر لگانے سے جہان
کے بال گر گئے ہون بال نکل آتے ہین اس کے آٹے کو پانی مین بھگو کر بطور ابٹن کے لگاتے اور
ملتے رہنے سے رنگ نکھر جاتا ہے باقلاے غیر مقشر کو پیکر کلف - بہق - اور نمش اور چہرے کے سیاہ
داغون پر لگاتے رہنے سے صاف ہو جاتے ہین اس کے ہرے پودے کو جلا کر اس کی راکھ کو
چیچک اور جھلی کے سیاہ داغون پر ملتے رہنے سے دور ہو جاتے ہین باقلا کے پھول دماغ کی گرمی کو
تسکین دیتے ہین اگر انکو [illegible] کی پیالی مین رانگ کے دستے سے پیکر دھوپ مین رکھ کر بالون پر خضاب
کرین تو سیاہ ہو جائین اگر آنکھ [illegible] نیلا داغ پڑ جائے تو باقلا اور میتھی کے دانے پیکر شہد مین ملا کر لگانے
سے جاتا رہتا ہے اگر آنکھ مین چوٹ کا [illegible] ہو جائے تو باقلا کو کندرا اور گلاب کے پھول اور انڈے
کی سفیدی کے ساتھ لگانے سے نفع ہوتا ہے اگر باقلاے مقشر کو بطور سرمے کے پیکر آنکھ مین لگایا
کرین تو مادہ کا آنکھ کی طرف رجوع ہونا رُک جائے خصیے کے فتق اور تشنج ران کے ورم پر باقلا کا آٹا
اور زیرہ شراب یا پانی مین پکا کر لیپ کرنا مفید ہے اسے [illegible] مین بچھا دینے سے پسو مر جاتے ہین
باقلا کو شراب مین پکا کر دیوانے کتے کے کاٹے ہوے مقام پر لگانا مفید ہے بلدہ مین اساتذہ نے کہا ہے
کہ سرد ہے اور خشکی غالب ہے اور تھوڑی سی قوت محللہ بھی ہے اور گرمی اس مین ہے قبض پیدا کرتا ہے اگر ہڈی
ٹوٹ جائے تو اسکے تر و تازہ دانون کو کوٹ کر پانی نچوڑ کر سوا دو تولہ پینے سے ہڈی جڑ جاتی ہے اگر عضلے مین
چوٹ اگر درست ہو جائے تو اس سے بھی نفع دیتا ہے اسکے پودے کے پتے گل ارمنی کے ساتھ پینے سے بھی فائدہ
ہوتا ہے اگر اسکے دانے انجیر کے ساتھ جوش کرکے صاف کرکے پیوین تو کھانسی جاتی رہے تھوک مین خون
آنے کو بند کرتا ہے اسکے پینے سے تحلیل کو نفع ہوتا ہے اس مرض مین گل ارمنی کا سا فائدہ بخشتا ہے
باقلا کا پودا لیکر جلائین کہ راکھ ہو جائے اس راکھ مین سے آدھ سیر کو دس سیر پانی مین جوش دین
کہ سیر بھر رہ جائے پھر اس مین سے آدھا لیکر اٹھانی یا ڈوڑھ دار فلفل ملا کر گھول کرین اور جنگلی بیر کے
برابر گولیان بنائین ایک گولی سویرے کھایا کرین [illegible] اور پرانی کھانسی کو نفع ہو اور درد سر بھی جاتا
رہے جسم مین گرمی پہونچے اور آدھ سیر باقی ماندہ جوشاندہ مین آدھ سیر اجوائن ملا کر پیکر خشک کرکے
رکھ چھوڑین سوتے وقت اس مین سے ہتھیلی بھر کے کھا لیا کرین چکنائی سے پرہیز رکھین -
وید کہتے ہین کہ باقلا گران ہے صفرا بڑھاتا ہے - بلغم دور کرتا ہے - پیاس لگاتا ہے - روشنی اور
منی کم کرتا ہے شیرین اور سرد اور قابض ہے - اشتہا کم کرتا ہے اسکا مصلح چنے اور سینہ [illegible] ہے

مضر و مصلح یونانیون کے نزدیک باقلا نفخ پیدا کرتا ہے عقل کو فاسد کرتا ہے اسکے اوپر کا چھلکا منہ مین والے پیدا کرتا ہے اُس سے حلق مین خشونت آتی ہے۔ یہانتک کہ کبھی خناق پیدا ہو جاتا ہے خصوصًا تر سے سرکہ اور تل کے تیل اور گھی کے ساتھ پکانے سے اصلاح ہو جاتی ہی جسکے معدے مین ریاح ہو وہ اُسے کھائے تو بہتر ہے اگر ضرورت پڑے تو گوشت کے ساتھ پکا کر اور گرم مصالح ملا کر کھائے تاکہ ریاح پیدا نہ کرے ورد سر بھی پیدا کرتا ہے اور تبخیر تو اس سے بہت ہوتی ہی خصوصًا تازہ نہایت تبخیر پیدا کرتا ہے یہان تک کہ سر مین چکر اور بوجھ پیدا ہو جاتا ہے حواس مین بلادت اور ذہن مین کدورت آجاتی ہے جن کو درد سر کا عارضہ ہو انھین مضر ہے و دماغ کو مضر ہے تازہ بہت ردی ہے سونٹھ۔ صعتر۔ زیرہ۔ سیاہ مرچ۔ پودینہ۔ سداب۔ نمک۔ گھی۔ اور تل کا تیل۔ جوارش مصطگی جوارش عود۔ اور خوب گلانا اور گوشت کے ساتھ پکانا اسکے مصلح ہین اور اس کا نفخ پکانے سے بالکل زائل نہین ہوتا **بدل** لوبیا اور آرد

باقلاے نبطی و باقلاے قبطی

صفات وشناخت ایک قسم باقلا کی ہے مگر مشہور باقلا کے دانون سے اسکے دانے چھوٹے اور گولائی کیساتھ ہوتے ہین زیادہ تر یہ خودرو ہے مصر مین بہت پایا جاتا ہے جہان پانی رُکا ہوا ہو وہان کثرت سے ملتا ہے اسکے پتے مشہور باقلا کے پتون سے بڑے ہوتے ہین اسکے پودے کی ساق ایک ہاتھ کے قریب طویل اور اُنگلی کے برابر موٹی ہوتی ہی اسکا پھول سرخ ہوتا ہی جیسے غنچہ گلاب کے پھول کی سی ہوتی ہی اسکو بوتے بھی ہین مگر پانی اتنا چاہتا ہے کہ اسکے دانے گارے مین ملا کر ریتے ہے پانی مین بکھیر دیتے ہین اسکے دانے تازہ کچے بھی کھاتے ہین اور پکا کر بھی رنگ اسکا مشہور باقلا کے دانون سے زردی مائل ہوتا ہی مگر سوکھ کر سیاہ پڑجاتا ہی **طبیعت** سرد وخشک ہے رطوبت فضلیہ رکھتا ہے۔

خواص وفوائد بہت قابض ہی معدے کی حالت کے مناسب ہی کیونکہ اُس سے جلدی نیچے اُتر جاتا ہی اور نفخ نہین پیدا کرتا آنتون کے لئے بھی بہت عمدہ چیز ہی پُرانے دستون کو بند کرتا ہے ان فوائد کے لئے مشہور باقلا اس کی برابری نہین کرسکتا اسکا حریرہ بنا کر بھی آنتون کے زخم اور پُرانے دستون کے لئے دیتے ہین اسکے دانے کا چھلکا اس کام کے لئے زیادہ فائدہ مند ہی اسکے ستو بھی انھین فوائد کے لئے کھائے جاتے ہین اسکے آٹے اور جو کے آٹے کا حریرہ بنا کر کھایا جاتا ہے تو اس سے بھی پُرانے دست اور آنتون کے زخم مٹ جاتے ہین اسکے چھلکے سرکے اور پانی کے ساتھ جوش کر کے پیین تو نکسیر بند ہوتی اور مروڑ پیچش کو بے حد فائدہ ہو اور مواد غلیظ کو دفع کردے

باگ نکھ (دھ)

فتح باے موحدہ وسکون الف وکاف فارسی موقوف و فتح نون وسکون کاف تازی مخلوط بہا

صفات وشناخت ایک دوا ہے شیر کے ناخن کی طرح مگر اس سے کسی قدر چوڑی اسی لیئے باگ نکھ کہتے ہیں باگ شیر کے معنے میں اور نکھ ناخن کے معنے ہیں

خواص و فوائد منی زیادہ کرتی ہے سانپ کے اور ناخن شیر کے زہر کو دور کرتی ہے اسکا طلا آلہ تناسل پر بہت نعوظ پیدا کرتا ہے

بال (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون الف ولام موقوف شعر (ع) مو (ف)

صفات وشناخت بال اور مو اور شعر بولتے ہیں تو اکثر آدمی کے بال مراد ہوتے ہیں اس قدیمی خیال کو کہ انسان کے سر کے بال گنے نہیں جا سکتے ایک جرمن عالم سائنس نے جھوٹ ثابت کر دیا جو چند سال ہوئے اس عالم نے بڑے صبر اور استقلال سے ایک آدمی کے سر کے بالونکو بغور شمار کیا اور بڑی کوشش سے انسانی سر کے بالوں کا صحیح اندازہ کرنے میں کامیاب ہوا اسنے نتیجہ نکالا کہ صاف اور ہلکے رنگ بال نہایت نفیس ہوتے ہیں اور ایک درمیانہ قد کے سر پر اس قسم کے ایک لاکھ چالیس ہزار بال پیدا ہوتے ہیں بھوری رنگت کے بال [illegible] دوسرے درجے پر ہیں اور وہ ایک معمولی سر پر ایک لاکھ ستر ہزار ہوتے ہیں سیاہ بال صرف ایک لاکھ ہوتے ہیں سرخ بال بڑے موٹے اور بھدے ہوتے ہیں اس واسطے سرخ سر والے آدمی کے سر پر صرف اسی ہزار ہوتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ بال اور اون میں کیا فرق ہے اسکا یہ جواب ہے کہ صورت اور صفتوں کے سوا خوردبین کی مدد سے اہل علم نے تجویز کیا ہے کہ اون کی حقیقت میں بڑا بھید ہے کہ بال ایک نل ہے جو اس سرے سے اس سرے تک صاف برابر ہے اور اون میں نل سے نکلتی ہوئی چھوٹی چھوٹی پتیاں دکھلائی دیتی ہیں چنانچہ ملک اسپین میں ایک قسم کی بھیڑ ہوتی ہے اسکو میری نو کہتے ہیں اسکے ایک انچ بھر لمبے اون میں دو ہزار سات سو بیس پتیاں پائی گئیں اور قسم کے اون میں پتیاں کم ملتی ہیں چنانچہ ایک انگریزی قسم کی اون آزمائی گئی اور ایک انچ میں ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ پتیاں ملیں لیکن کوئی ایسی قسم اون کی نہیں ہے جس میں یہ پتیاں نہ پائی جاتی ہوں تجربہ کار و نیز یہ بات روشن ہے کہ جسوقت اون کے اوپر گرم پانی چھوڑدیں تو وہ ایسی مخلوط ہو جاتی ہے کہ پھر اسکا جدا جدا کرنا ناممکن ہے یہ بات سمجھ کر مغرب کے ملک کے آدمی جہاں اون کثرت سے ہوتی ہے اور ولایتی لوگ بھی ایک قسم کی بانات بناتے ہیں جسکا نمدہ نام ہے بال کسی طرح سے سانٹے نہیں جا سکتے اون میں بناوٹ مطلق نہیں فقط سانوٹ ہے اور یہ بات باعث تعجب تھی جب تک خوردبین کے ذریعہ سے عالموں نے اون اور بال میں فرق دریافت نہیں کیا تھا **طبیعت** سرد و خشک ہے اور جلے ہوئے کی سردی و خشکی تیسرے درجے تک پہنچ جاتی ہے جالینوس کا یہی مذہب ہے کہ تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ جلے ہوئے کی خشکی سے کسی قسم کی اذیت نہیں پہونچتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خشکی تیسرے درجے سے کم ہو



خواص و فوائد بالونکو جلا کر زخمو نپر چھڑکنا انکو خشک کرتا ہے زفت رومی کے ہمراہ سر کے زخمونکو مفید ہے مرداسنگ اور شہد کے ساتھ آنکھ کی تر وخشک کھجلی کو نافع ہے روغن زیتون کے ساتھ آگ کے جلے ہوے کو نافع ہے سر کے بین پیکر مسونپر لگانے سے انکو دور کر دیتا ہے اسکو پیکر چھڑکنا کانچ نکلنے کو نافع ہے حمول اسکا سیلان رحم کو دور کرتا ہے رحم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے اسکا پانی اور روغن جو ٹپکانے سے حاصل ہوتے ہین داءالثعلب اور بالون کے جھڑنے مین مجرب ہین آدمی کے بالون کی دھونی سے حل گر جاتا ہے شریفی مین لکھا ہے کہ آدمی کے سر کے بال جلا کر روغن گل مین ملا کر سعوط کرنے سے جنون جاتا رہتا ہے مضر کھانے سے قے لاتا ہے اور کل اندرونی اعضا کو مضر ہے

بالچھڑ (ھو)

بفتح بلے موحدہ و سکون الف و لام موقوف و فتح جیم فارسی مخلوط بہاد سکون راے ثقیل سنبل الطیب (ع) ان بھوت چکتسا گر مین لکھا ہے کہ اسکو پنجابی مین بلی لوٹن کہتے ہین مگر یہ غلطی ہے بلی لوٹن بادرنجبویہ کا نام ہے[illegible] اور جیز ہے مرہٹی اور بنگالی مین جٹاماسی نام ہے[illegible]

صفات و شناخت اسکی پیدائش [illegible] پہاڑ مین گڑ موال سے کم تک ہے ایک گھاس ہے کہ اسمین نہ پھل آتا ہے نہ پھول لگتا ہے انگلی کے برابر [illegible] ہے اور اس سے کم و بیش بھی ہوتی ہے موٹائی مین انگلی کی موٹائی سے کم ہوتی ہے اور اس مین کئی بالین ہوتی ہین جو ایک جڑ مین ملی ہوتی ہین اور جڑ انگلی ذرا سخت ہوتی ہے رنگ کے کام مین آتی ہے بالچھڑ [illegible] دو طرح کا ہوتا ہے ایک سیاہ اس مین خوشبو بہت ہوتی ہے اسکو خوشبویات مین داخل کرتے ہین [illegible] سرخ اس مین خوشبو کم ہوتی ہے اسکو معجونون مین داخل کرتے ہین بہتر وہ ہے جو سیاہ اور خوشبودار [illegible] سخت ہو بالین باہم لپٹی ہوئی ہون اور ذرا ملانے سے غبار سا اٹھے جھڑنے لگے بعض کہتے ہین کہ بہتر وہ ہے کہ تازہ ہو رنگ سرخ سیاہی مائل ہو خوشبو تیز ہو اور کسی طرح ناگواری اس سے نہ معلوم ہو بال چھوٹی ہو اس سے دوسرے درجے پر وہ ہے جسکی بال دراز اور زرد ہو اور خوشبو مین بہت کم ناگواری پائی جائے اور ردی خراب کیونکہ اسکے سونگھنے سے طبیعت ناخوش ہو جاتی ہے۔ عمدہ کی یہ بھی پہچان ہے کہ چابین تو منہ مین بہت عرصے تک خوشبو باقی رہے مزہ کڑوا معلوم ہو اسکی خوشبو سعد کی خوشبو سے کسی قدر ملتی جلتی ہوتی ہے انبیق سے بالچھڑ مین سے ساڑھے سات تولہ تیل نکلتا ہے بالچھڑ کو سنبل ہندی بھی کہتے ہین کیونکہ سنبل کی کئی قسمین ہین ایک وہ جسکو بالچھڑ کہتے ہین اور سنبل الطیب اور سنبل العصافیر کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے دوسرے سنبل رومی جسکا دوسرا نام سنبل اقلیطی ہے تیسرے سنبل کوہی جسکو سنبل الاسد اور سنبل سوری بھی کہتے ہین بالچھڑ سنبل رومی سے بھی بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ اس مین خوشبو بہت ہے اور فعل مین بھی اس سے قوی ہے

طبیعت شیخ لکھتا ہے کہ پہلے درجے مین گرم ہے اور دوسرے درجے مین خشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم و خشک کہا ہے اور بعض نے تیسرے درجے مین گرم و خشک بتایا ہے بعض کہتے ہین

کہ اسمین گرمی زائد ہے خشکی سے بعض نے کہا ہے کہ اسمین گرمی اعتدال کیساتھ ہے اور وہ مرکب القویٰ ہے اس لئے کہ
زبان پر قبض پیدا کرتی ہے تیز و چرپری ہے گرمی پیدا کرتی ہے مفتح اور محلل ہے وغیرہ وغیرہ۔

خواص و فوائد مواد سے بدن کا تنقیہ کرتی ہے بدن کو قوت دیتی ہے سدے کھولدیتی ہے نفخ اور غلیظ مواد
کو تحلیل کرتی ہے سردی کے امراض کو شافی ہے اور بسبب خوشبودار ہونے کے اعلیٰ درجے کی گرم معجونوں اور
تریاقون اور شربتون وغیرہ مین شامل کی جاتی ہے پیسکر بدن پر ملنے سے پسینے کا آنا کم ہو جاتا ہے بدن مین خوشبو
پیدا کرتی ہے پسینے کی بدبو کو دفع کرتی ہے۔ شراب مین پکا کر بالونپر لگائین تو سیاہ اور دراز کردے منھ پر اس
کے ملنے سے جھائیان جاتی رہتی ہین اس کو پیسکر سلائی سے آنکھ مین لگایا کرنے سے پلکونکے بال گرے ہوے
نئے پیدا ہو جاتے ہین اور مازو کیساتھ پیسکر آنکھ مین لگانے سے دمعہ یعنی ڈھلکا بند ہوتا ہے آنکھ کے لگانے
کی دواؤن مین داخل کرنے سے دواؤن کی قوت کو آنکھ کے طبقات مین پہونچاتی ہے آنکھ کی رطوبت کو سکھاتی ہے
بینائی کو جو رطوبت کی وجہ سے ضعیف ہو گئی ہو قوی کرتی ہے۔ دھنیئے کے ہرے پتے کے پانی مین بھگو کر سکھا کر
پیسکر آنکھ مین لگانے سے [illegible] دور ہوتی ہے۔ مفرح ہے فم معدہ کو قوت دیتی ہے جگر مین سردی آگئی ہو تو اسے
شافی ہے تمام اعضائے سردی کو [illegible] پہونچاتی ہے خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتی ہے پتھری کو توڑتی ہے معدے
اور سینے کی رطوبت کو اور فضول دماغی [illegible] کرتی ہے سرد و تر مواد کو دماغ سے معدے اور سینے پر گرنے
نہین دیتی۔ اسکو چابنے سے منھ مین خوشبو پیدا ہوتی ہے جو اس کو صاف کرتی ہے سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ
کرتی ہے دمہ اور خناق کو نافع ہے معدے اور آنتون مین سوزش پیدا ہو جائے تو اسکے استعمال سے جاتی رہتی ہے
استسقائے لحمی کو بہت نافع ہے۔ قوت ماسکہ کو تقویت پہونچاتی ہے [illegible] ہے معدے اور آنتون مین ریاح
پیدا ہو جائے تو انکو تحلیل دیتی ہے اپنی قوت مفتحہ کی وجہ سے یرقان کو نافع ہے بدن کے ڈھیلے پن کو اس کے
پینے سے نفع ہوتا ہے اس کو پانی مین اوٹا کر اس مین بیٹھنے سے آنتون کی طرف مواد نہین گرتا رحم کا ورم تحلیل
ہو جاتا ہے گردے کے درد کو نفع ہوتا ہے حیض کا رکا ہوا خون کھل جاتا ہے اسکی پوٹلی سے سینکنے سے
بھی یہی نفع ہوتا ہے۔ اسکو افسنتین کے ساتھ جوش کر کے پینے سے معدے اور جگر کے ورم تحلیل ہوتے ہین
معدے کا نفخ جاتا رہتا ہے اگر اس مین صندل ملا لین تو معدہ گرم کو قوت پہونچاتے اور بھوک بڑھاتے
سرد پانی کے ساتھ اس کا سفوف پھانکنے سے متلی بند ہوتی ہے غثیان و قے رک جاتی ہے خفقان حار اور ضعف
قلب کو مفید ہے شراب کے ساتھ تلی کا ورم تحلیل کرتی ہے اگر رحم سے کثرت کے ساتھ خون جاری ہو
تو اسکے فرزجے کے استعمال سے وہ بند ہو جاتا ہے اور رحم کی طرف رطوبات کا آنا رک جاتا ہے اور موجودہ
رطوبات خشک ہو جاتی ہین یا نکل جاتی ہین اور باوجود اس کے اگر خون حیض رک جائے
تو اسکے فرزجے سے کھل جاتا ہے اور حمل رہنے پر اعانت ہوتی ہے اسکی دھونی سے بھی رحم کے سدے
کھل جاتے ہین شراب کے ساتھ اسکو کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے اسکے لگانے اور پینے سے بواسیر کے
دانے گر جاتے ہین اسکو پیسکر زخمونپر چھڑکنے سے بھر جاتے ہین اسکو پیسکر شراب کے ساتھ پینے سے سانپ
اور بچھو کا زہر دفع ہوتا ہے اگر بابچھڑ کو لیکر اس سے پندرہ گنا انگور ردن کا رس اس مین ملا کر اتنا جوش

وزن کا نصف رہجائے اور اکیس دن تک دھوپ مین رکھکر صاف کرکے پیا کرین تو جتنے فوائد جھنے با پچھڑ کے بیان کئے وہ اس سے بدرجہا زیادہ ظہور پذیر ہون۔

وید کہتے ہین کہ پاپچھڑ تلخ و تیز اور سرد اور مقوی بدن ہے بلغم اور باد اور صفرا کو صاف کرتی ہے امراض حلق اور زہر اور سوزش اعضا کو نافع ہے تلی وغیرہ اندرونی اعضا کی رطوبات کی رُکاوٹ اور خون حیض کی رُکاوٹ مٹانے کے لئے اور پیشاب کا اورار کرنے کے لئے اور ہاضمہ کو قوت دینے کے لئے اور اعضائے تنفس کو صاف کرنے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یرقان دور کرنے کے لئے اسکو دیتے ہین پیشانی پر اس کا لیپ کرنے سے دردسر کو نفع ہوتا ہے اسکو گھونٹ چھانکر شہد ملاکر پلانے سے خون صاف ہوتا ہے اختلاج قلب مین اس کا لیپ کرتے ہین درد شکم کو مٹانے کے لئے اسکو پیکر گرم پانی کے ساتھ پھنکانا چاہئے اسکو پیکر وانتون پر ملنے سے درد موقوف ہوتا ہے اور منھ کی بدبو جاتی رہتی ہے اس کا شربت پلانے سے دل اور بلغم کے مرض مٹتے ہین چھ تولہ پاپچھڑ ڈیڑھ سیر پانی مین اوٹاوین جب آدھا پانی رہجائے اُسمین سیر بھر شہد ڈالکر قوام کرکے رکھ لین اور سردی کے امراض مین دیتے رہین چودہ ماشہ پاپچھڑ کو لال بکری کے چھ تولہ موت مین پیکر پلانے سے استسقاے زقی جاتا رہتا ہے پاپچھڑ اور نمک کو سرکے کے ساتھ پیس کے لگانے سے بھی استسقا کا عارضہ دفع ہوتا ہے **مضر** گردہ **مصلح** کتیرا دنیلوفر **بدل** ڈیوڑھا اذخر کی اور ہم وزن ریخ وغیرہ یا ادر پوست بیخ کبر اور سنبل رومی (نار دین) اور چوتھائی دار چینی **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک بلکہ سات ماشہ تک اور معجونون مین پوتے دو ماشہ ایک ویدنے اسکی مقدار پاؤ رتی سے سوا ماشہ تک لکھی ہے۔

بالسم آف پیرو (ش)

بالسم پیرو دی (اُنگریزی)

صفات وشناخت مائی روکزی لن پریری نامے درخت ملک مریکہ کے وسط مین ہوتا ہے اسکے تنے کی چھال کو بذریعہ حرارت کے جھلسنے اور دو پر کرنے سے یہ رطوبت ٹپک آتی ہے رنگت مین سیاہ معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پتلا طبق دیکھین تو شفاف اور رنگت گہری نارنجی یا بھوری سرخ۔ بلسان کی سی خوشبو جب گرم کیا جائے۔ کھانے سے حلق مین ناگوار جلن تیچھے معلوم ہوتی ہے پانی مین حل نہین ہوتی لیکن کلوروفارم اور شراب مقطر مین حل ہوجاتی ہے

خواص وفوائد محرک اور دافع بلغم ہے۔ باہر کے استعمال سے ہلکا محرک ہے پرانی کھانسی اور دمے مین پیاز دشتی اور پوست کے شربت کے ہمراہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے اور منھ کے سڑے ہوئے زخمون پر شہد مین ملاکر لگانے سے مفید ہے عورتون کی پستانکے زخم اور ہونٹ اور ہاتھ پھٹ جانے مین چربی یا موم یا گھی مین ملاکر لگانا مفید ہے کان کے بہنے مین اول کان کو پچکاری سے صاف کرکے دو حصہ تیل کے تیے مین ملاکر اسمین سے ایک قطرہ کان کے اندر ڈالین۔ گنج اور سر کے بال اُترجانے مین یہ نسخہ مجرب ہے السی کا تیل یا زیتون کا تیل

اور سفید موم انکو ہلکی آنچ میں پگھلا کر بالسم آف پیرو میں ملالیں **قدر خوراک** ۱۰ منم سے ۱۵ منم تک

بالسم آف ٹولو (ش)

بالسم ٹولو نیم (ل)

صفات وشناخت لن ٹولو فرا درخت کے تنے کی چھال میں شگاف دینے سے نکلتا ہے ابتداً جب تیار ہوتا ہے تو ملائم اور چیلا ثقیل ہوتا ہے رکھنے سے سخت ہو جاتا ہے اور سردی کے موسم میں رال کی طرح جلد ٹوٹ جاتا ہے پتلا طبق اسکا شفاف اور رنگت میں بھورا زردی مائل بہت خوشبودار ہے خصوصاً جب گرم کیا جائے ذائقہ کسی قدر خوشبودار اور خفیف ترش شراب مقطر میں حل ہو جاتا ہے

خواص و فوائد محرک دافع بلغم اور پرانی کھانسیوں میں عمدہ دوا ہے **مقدار خوراک** دس گرین سے بیس گرین تک

بالکا (ھ)

بائے موحدہ مفتوح والف ساکن و لام و فتح کاف تازی و سکون الف آخر

صفات و فوائد کچری کی ایک قسم ہے کامزہ شیریں ہوتا ہے اور وہ سرد ہے اور کچی گرم ہے کچی ثقیل ہے خون صفرادی کو دفع کرتی ہے پکی میں بلغم ہے ہلکی ہے بھوک لگاتی ہے صفرا پیدا کرتی ہے

بام (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون الف و میم موقوف اسکو ہندی میں کچیا مچھلی بھی کہتے ہیں۔ مارماہی (ف) حریشا اور مارماہیج اور ثعبان البحر (ع)

صفات وشناخت ایک قسم کی مچھلی ہے کہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے سفید رنگ و بے فلس اور اسپر لعاب بہت ہوتا ہے اور پشت پر سر سے دم تک آری کی طرح خار ہوتے ہیں بے خار اور سیاہ بھی ہوتی ہے اور پانی کی سطح پر دوسری مچھلیوں کی طرح نہیں آتی اور لمبی ایک بالشت سے لیکر ایک ہاتھ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے محیط میں اسی طرح لکھا ہے اور حق تحقیق ادا نہیں ہوسکا۔ واقعی حال یہ ہے کہ بام اور گینڈ (بکسر کاف فارسی و یائے مجہول و نون غنہ و دال ثقیل موقوف) ایک صورت کی دو قسم کی مچھلیاں ہیں فرق دونوں میں یہ ہے (۱) بام کا منہ سانپ کا سا ہوتا ہے اور اسکی کمر پر کانٹے نہیں ہوتے اور گینڈ کا منہ چونچ دار ہوتا ہے اور کمر پر آری کے دندانوں کی طرح خار ہوتے ہیں اگر زندہ گینڈ کو کوئی نا واقفیت سے ہاتھ سے پکڑے تو ہاتھ کٹ جائے گا (۲) بام پتلی اور گول اور لانبی ہوتی ہے گینڈ چھوٹی اور چپٹی ہوتی ہے (۳) رنگ دونوں کا یکساں ہوتا ہے طبیعت گرم و خشک

خواص و فوائد جلا کرتی ہے جاذب ہے تازہ کثیر الغذا ہے۔ خون لغمی پیدا کرتی ہے قصبہ ریہ کا تنقیہ اور صفائی کرتی ہے آواز کو بھی صاف کرتی ہے اسکا گوشت سل اور نفث الدم کو نافع ہے نمک لگا کر کھائی ہوئی ان سب مرضوں مین سوائے سل اور نفث الدم کے زیادہ مفید ہے باہ کو قوت دیتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے اسکا استعمال کرنا خون کے سیلان کو بند کرتا ہے بڈھوں کیلئے عمدہ غذا ہے اسکی سرخی کو دفع کرتی ہے نمک لگا کر کھائی ہوئی کے جوشاندے مین بیٹھنا قرحہ امعا کے لیے ابتدا مین مفید ہے اور مواد کو ظاہر بدن کی طرف کھینچتا ہے اسکے کھانے سے پشت کے درد کو فائدہ ہوتا ہے اسکا لیپ بدن سے کانٹا اور پیکان جذب کر لیتا ہے۔

عمدہ طریق اسکے کھانے کا یہ ہے کہ تقویت باہ کے لیئے اسکو دارچینی اور مصطگی کے ساتھ جوش دیکر شوربا پیا جاگے اور دوسرے کاموں یا بڈھوں کے لیئے تل کر کھانا نافع ہے **مضر** گردے کو نقصان پہونچاتی ہے بلغم لزج پیدا کرتی ہے دیر ہضم ہے برص پیدا کرتی ہے **مصلح** نمک لگانا اور سرکہ اور صعتر او رنعناع اور سکنجبین۔

بانب (مرہٹی)

بائے موحدہ مفتوح والف ساکن و نون غنہ و بائے موحدہ موقوف بام بھی اس کو کہتے ہین اور بانبی بھی آیا ہے۔

صفات و شناخت ایک بوٹی ہے وہان پیدا ہوتی ہے جہان پانی کے جھاگ جمع ہون اور زمین نمناک ہو اسپر بچھی ہوئی ہوتی ہے اسکے پتے موٹے اور چھوٹے اور ابھار ہوتے ہین خرفے کے پتون کے مشابہ ہوتے ہین مگر ان سے کم چوڑے ہوتے ہین اور پھول وغیرہ خرفہ کی طرح ہوتا ہے اور تخم خرفے سے باریک ہوتے ہین کسی کا پھول سفید کسی کا سرخ سیاہی مائل کسی کا زرد ہوتا ہے زرد پھول کی قسم کمیاب ہے مزہ تلخ بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جل براہمی ہے۔ چنانچہ گھنٹ پہکا مخ مین ایسا ہی مذکور ہے **طبیعت** گرم و خشک دوسرے درجے مین ہے بعض نے تر بتایا ہے اور بعض سرد و خشک کہتے ہین

خواص و فوائد سدہ جگر کو دفع کرتی ہے تپ اور خارش کو نافع ہے جذام اور برص کو دفع کرتی ہے کاپخ نکلنے کو بند کرتی ہے مقوی ہاضمہ ہے محلل ریاح ہے کنٹھ مالا کو دور کرتی ہے اسکا شیرہ تین تولہ زیرہ سفید چھ ماشہ شکر سفید ایک تولہ متواتر تین روز تک پیوین اور غذا بے نمک کھائین تو مثانہ اور آلہ تناسل کا قرحہ جاتا رہے اور اگر بام کے پتے اور تان یعنی جل پیپل کے پتے اور دھتورے کے پتے گھی مین ملا کر شہد کے کاٹے ہوئے مقام پر لگائین تو آرام ہو جائے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی پر یا چوٹ پر اسکے پتے کوٹ کر باندھین اور اسی کا تیل موافق عمر کے پلائین تو بالکل صحت ہو جائے تیل اس طرح دینا چاہیئے کہ دو برس کے لڑکے کو دو تولہ اور تین برس کے لڑکے کو تین تولہ اور علے ہذا القیاس دیوین اور تین دن تک پلائین

بامنی (ھو)

باے موحدہ مفتوح والف ساکن ومیم موقوف ونون مکسور ویاے معروف - حرذون حاے حطی کے کسرے اور دال مہملہ کے ضمے اور واو ساکن سے عربی مین کہتے ہین مگر قانون مین حرذون کی نسبت کہا ہے ہو نصب اور صندبل الاسمار مین بھی سوسمار کا نام بتایا ہے

صفات وشناخت حشرات الارض مین سے ایک جانور ہے ہاتھ پاؤن اُسکے پتلے اور لمبے اور چار ہوتے ہین اور ہر پاؤن مین چھپکلی کی طرح ہتیلی اور انگلیان ہوتی ہین سر تیلا اور لمبا ہوتا ہے وضع بہت خوشنما ہوتی ہے پشت پر اسکی چار خط متوازی ہوتے ہین اور بہت جلد چلتا ہے مخزن کے مولف نے لکھا ہے کہ جونک سے بہت مشابہ ہوتا ہے مگر یہ تشبیہ درست نہین رنگ اسکا زعفرانی ہوتا ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ دن مین کئی مرتبہ کئی رنگ بدلتا ہے بہت بے آزار جانور ہے جنھون نے اسکو سالارمندرا سمجھا ہے یہ انکی غلطی ہے سالارمندرا نہایت موذی جانور ہے اسکے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے اور ضب یعنی سوسمار یعنی گوہ اور بامنی مین بھی زمین وآسمان کا فرق ہے اسکا نو بھی جاڑون اور کھنڈرون اور باغون اور پہاڑون مین یہ جانور رہتا ہے اسکی وہ بیٹ اچھی ہے کہ سفید اور ہلکی ہو بہ بہت سے اسکو پیس کر خمیری سی بو نکلے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے یہی طبیعت اسکی بیٹ کی ہے

خواص وفوائد اسکے دل کو سیاہ کپڑے مین باندھکر گلے مین لٹکانا تپ چوتھیہ کیواسطے مجرب ہے اور اسکی کھال کو جلاکر شہد مین ملاکر لیپ کرنا اعضا کو یہان تک کہ چوٹ اور کاٹنے سے بھی تکلیف نہین ہوتی اس کی جلی ہوئی کھال کی راکھ آنکھ مین لگانے سے ضعیف بینائی کو تیز کرتی ہے اس کے خون کا بھی آنکھ مین لگانا بینائی کو قوت دیتا ہے اسکی بیٹ کو آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور آنکھ مین کھجلی ہو تو وہ مٹ جاتی ہے اسکی بیٹ منھ پر لگانے سے جھائیان جاتی رہتی ہین بلکہ چہرے کے تمام سیاہ داغ مٹ جاتے ہین رنگ نکھر جاتا ہے عمدہ بیٹ اسکی مادہ کی ہے کہ سفید اور ہلکی ہوتی ہے کسی جگہ کی بال اڑ گئے ہون تو اسکی چربی ملنے سے بال جم جاتے ہین اسکی چربی سیدھے بازو پر اور کمر کے مہرے کو جو گردے کے پاس ہو کمر پر باندھنے سے جماع کی شہوت کو بہت قوت ہوتی ہے اسکی سیدھی طرف کی آنکھ سکھاکر چار جو کی مقدار مین لیکر سداب کے پانی کیساتھ کھانے سے بالکل شہوت منقطع ہوجاتی ہے اور اسی قدر الٹی طرف کی سوکھی ہوئی آنکھ سیاہ چنون کے جوش کئے پانی اور روغن دو تولہ گائے کے گھی کیساتھ کھانے سے بڑی شہوت پیدا ہوتی ہے گردے مین گرمی آتی ہے سعیدی مین لکھا ہے کہ اگر بامنی کو عرق النساء کے مریض ہی کے نام سے شکار کرین اور اسکی ران کے اندر کی طرف کی رگ تلاش کرکے اس جگہ کو چیر کر اُس رگ کو اُس شخص کے نام سے کاٹ لین پھر بغیر آلے کے صرف ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین تو بالخاصیتہ وہ مرض دور ہوجائے اس کا گوشت اور اُس کا شوربا کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے بلکہ یہان تک کہتے ہین کہ جو کوئی اس کا گوشت کھاتا ہے اُسکو درد سر اور گرمی اور کھجلی اور آنکھ مین جالا اور زبان مین ورم عارض ہوجاتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ گائے کے گھی اور دودھ



کے ذریعہ سے قے کرائیں اور بدن پر روغن کی مالش کریں دوید کہتے ہیں کہ اسکے کاٹنے سے آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اسکے کاٹے ہوئے کا علاج یہ ہے کہ جہاں کاٹا ہو وہاں پچھنے لگاکر خون نکالیں پھر اس جگہ املی کی چھال کی اور کیت (ایک ترش پھل ہے) کی راکھ چھڑکیں

بان (ع)

بفتح بائے موحدہ وسکون الف و نون موقوف

صفات وشناخت ایک درخت ہے جسکے پتے جھاؤ کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اسکے پتے ارنڈ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور رائی سے چھوٹے ہوتے ہیں اور رنگ بہت سبز ہوتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض شاخوں کے پتے سفید ہوتے ہیں لکڑی اسکی نرم ہوتی ہے اور پھول زرد اور نرم اور دُم کی طرح ہوتا ہے پھل چنے کے دانے سے بڑا اور پستے کی شکل پر اور بعض نے گول لکھا ہے اور غلاف کے اندر ہوتا ہے اس غلاف کی شاخ لوبیے کی پھلی کی سی ہوتی ہے پھل کا چھلکا ایک اور سفید ہوتا ہے مینگ چکنی ہوتی ہے مزہ نہایت کڑوا اور زبان پر قبض کرتا ہے اس پھل کا نام حب البان ہے اسکی مینگ سے تیل نکالتے ہیں حجاز حبش۔ افریقہ اور مصر وغیرہ میں کثرت سے ہے ہندوستان میں جو سہانجنا کا درخت ہے یہ بان کی ایک قسم ہے اور حق یہ ہے کہ سہانجنا اور بان کی ماہیت میں فرق ہے اور بان کو سہانجنا سمجھنا بھی غلطی ہے بان کا درخت ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوتا **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور شیخ کے نزدیک گرم تیسرے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں اور بعض پہلے درجے میں تر جانتے ہیں

خواص وفوائد اسکے بیج کی مینگ اخلاط غلیظ کا تنقیہ کرتی ہے اسکو سرکہ اور پانی کیساتھ کھانے سے احشاء اور ساریقا کا سدہ دفع ہوتا ہے اس درخت کی چھال میں تمام اجزاء سے زیادہ قبض ہے اسکو جوش دیکر پانی چھان کر اسمیں سرکہ ملاکر کلف اور کلمش اور برص اور بہق کو اس سے دھونے سے دور ہوجاتے ہیں اور پھوڑے پھنسی کے نشان اور سیاہی بھی جاتی رہتی ہے اسکے پتوں اور پھل کا شافہ ناک میں رکھنے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے اسکی جڑ کو پانی میں جوش کرکے اس پانی سے کلی کرنے سے دانتوں کے درد کو نفع ہوتا ہے اسکے لیپ سے جگر اور تلی کا ورم دور ہوتا ہے ساڑھے چار ماشہ اسکا عصارہ ماء العسل کیساتھ کھانے سے قے اور دست شدت کیساتھ آتے ہیں یہی حال اسکے ساڑھے چار ماشہ پھل کو پیسکر شہد میں ملاکر چاٹنے سے ہوتا ہے **مضر** معدہ اور جگر کو اور متلی لاتا ہے **مصلح** سونف **بدل** ہموزن مجیٹھ اور نصف وزن بلیلہ اور چوتھائی وزن جوزی **مقدار خوراک** سات ماشہ تک

بانجھ ککوڑا (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون الف و نون غنہ وجیم تازی موقوف مخلوط بہا و فتح کاف اول وضم کاف دوم و واو مجہول و فتح رائے ثقیل وسکون الف

صفات وشناخت گوکھڑے کی قسم سے ہے یہ چونکہ پھل نہیں لاتا اسلئے بانجھ گوکڑا کہتے ہیں چند اجانے
ان بہوت چلتا سا گرلالے نے دیکھیے لکھدیا ہے کہ اسکے سوکھے پھل کو پیسکر سونگھنے سے چھینکیں بہت آتی ہیں اسکی بیل
ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں نر و مادہ اگرچہ عموماً اسکا کند یعنی جڑ کی گانٹھ چیپ دار ہوتی ہے مگر مادہ کی بیل کا کند بہ نسبت
نر کی بیل کے کند کے زیادہ چیپ دار ہوتا ہے اسکا مربا ڈالتے ہیں اسکو پنجابی میں بانجھ کھا کھا کہتے ہیں اور ہندی
میں کنڈوکا کرڑا بھی بولتے ہیں **طبیعت** گرم

خواص و فوائد وید کہتے ہیں کہ بانجھ گوکڑا کڑوا چرپرا مصفی اور دافع زہر ہے معدے پر ہلکا ہے کھانسی
کو مفید ہے پھوڑے پھنسی اور بالخورے کو نافع ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے حیوانات کے زہر کا فادزہر ہے۔
ذیابطس کو نفع پہونچاتا ہے۔ اس کے کند کا مربا کھلانے سے پلکوں کی بیماری مٹتی ہے ساڑھے سات ماشہ
یا اس سے کچھ زیادہ کھلاویں اور اس طرح دن میں دو مرتبہ دینا چاہیئے آنتوں کے کئی مرضوں میں اس کے
کند کا مربا فائدہ بخشتا ہے [illegible] کے امراض کی یہ نہایت عمدہ دوا ہے کھوپرے کی گری کالی مرچ صندل سرخ اور
دوسری دواؤں کے ساتھ اسکے کند کو پیس کے لیپ کرنے سے سر کا سب قسم کا درد دفع ہوتا ہے چھپکلی
کے موت سے جو ورم ہوجاتا ہے اسکو مٹانے کے لیئے اسکی جڑ کے رس کا لیپ کرنا چاہیئے مادہ قسم بیل کے کند
کو سکھا کر اسکی پھنکی دینے سے سوکھی کھانسی [illegible] ہے سانپ کے کاٹنے سے اگر زخم ہوجائے تو اسپر نر
بیل کے کند کو پیسکر لیپ کرنا چاہیئے اسکے کند کو پانی میں گھسکر سانپ اور بچھو اور بلی وغیرہ جانوروں کے
کاٹے ہوئے مقاموں پر لیپ کرنے سے زہر اترتا ہے اسکے ایک تولہ کند کو شہد اور شکر کے ساتھ چبانے سے
پتھری گل جاتی ہے اسکے کند کی چھال کو موت میں بھگو کر کانجی کے ساتھ پیسکر ایسے شخص کو سنگھانے سے
جسکو زہر کی وجہ سے غش آگیا ہو افاقہ ہوتا ہے۔

بانس (ھ)

بباے موحدہ مفتوح وسکون الف ونون غنہ وسین مہملہ موقوف۔ نے (ف) قصب (ع)

صفات وشناخت یہ دو قسم کا ہوتا ہے ٹھوس اور کھوکھلا اسکی پنجابی اسی اسی فٹ تک ہوتی ہے
اسمیں تیس برس کا ہو نے کے بعد پھول لگتے ہیں اور بیج آتے ہیں پھول اسکے بالیوں میں ہوتے ہے
ہیں بیجوں کی وضع گھنگچی کی سی ہوتی ہے بلکہ لوگ اسے گھنگچی میں ملاکر بیچتے ہیں ان میں لال دانے
بھی گیہوں کے چاولوں کی طرح نکلتے ہیں مگر بیج میں شگاف گیہوں کے دانے کا سا ہوتا ہے غربا اسکی روٹی
پکاکر کھاتے ہیں خوب میٹھی ہوتی ہے گرمی بہت کرتے ہیں ایکبار بانسی کے پھولوں میں نہایت کثرت
سے کیڑے پیدا ہوگئے جو چھوٹے تھے رنگ سیاہی مائل تھا مونچھیں تھیں کھلی سے جوڑے تھے اسکی گانٹھو کی
درمیانی لکیر چار سے نو انچ کی ہوتی ہے اس میں چھوٹا سوراخ ہوتا ہے خار دار اور بے خار ہونے کی وجہ سے
بھی اسکی دو قسمیں ہیں اسکے کانٹے مضبوط اور تیز اور مڑے ہوئے ایک ایک یا دو دو یا تین تین کلنے لگے ہوتے
ہیں ان میں ڈالی پر بیچ کا کانٹا بڑا ہوتا ہے اسکے پتے چار سے آٹھ انچ لمبا ایک تہائی سے دو تہائی انچ



چوڑے پتلے نوکدار اوپر سے صاف اور نیچے روئیں دار ہوتے ہین بعض قسم کے بانس مین سے بنسلوچن نکلتا ہے
ایک قسم کا بانس ہندوستان مین سب جگہ ہوتا ہے خاصکر شمال۔ ممالک متوسطہ۔ آود۔ بنگال۔ اور ہمالیہ کی
ترائی مین بہت ہوتا ہے پنجاب مین یہ بانس بیس سے چالیس دکھنی ہندوستان مین تیس سے پچاس فٹ ہلکے
سوکھے پہاڑون مین بیس سے چالیس اور تر سر زمینون مین سو فٹ اونچا بڑھ جاتا ہے برسات کے موسم
کے آغاز مین تھوڑے عرصے مین اس بانس کا تنہ پورا لمبا بڑھ جاتا ہے۔ برسات مین اسکے نئے پتے نکلتے ہین وہ
چمکدار ہرے رنگ کے ہوتے ہین سردی مین اسکے پرانے پتے پیلے پڑجاتے ہین نمناک جگہون مین جو اس
ذات کے بانس ہوتے ہین وہ بارہ مہینے ہرے رہتے ہین اسکی ٹہنیان تھوڑی سی پولی یا بالکل ٹھوس ہوتی
ہین اسکے تنے کا نیچے کا حصہ اکثر کسی طرح سے مڑا ہوا ہوتا ہے اسکی پرانی ڈالیون کے پتے اکثر گرجاتے ہین نیچے
کی ڈالیان چارون طرف پھیلی رہتی ہین اکثر نیچے جھکی رہتی ہین اسکی پوریان ایک سے ڈیڑھ فٹ تک لمبی ہوتی
ہین انکی درمیانی لکیر ایک سے تین یا پانچ تک ہوتی ہے پتے دونون طرف سے روئیں دار اور کھردرے ہوتے
ہین انکا قد بہت بدل جاتا ہے موٹے قد کے پتے تین سے نو انچ لمبے چوتھائی انچ سے ایک انچ تک چوڑے
ہوتے ہین بہتر قسم وہ ہے جو کھوکھلی ہو کی گانٹھین ابھری ہوئی ہون اور دور دور ہون اسکو نے ہندی
کہتے ہین **طبیعت** سرد وخشک ہے جلا لینے کے بعد گرم وخشک ہوجاتا ہے شیخ نے قانون مین اور
قانون کے شارحون نے لکھا ہے کہ بانس بہت سرد ہے اور اسکی راکھ گرم ہے اور اس مین ایسی مائیت ہے
جو حدت سے خالی نہین اور ایسی رطوبت اسکی جڑ مین ضرور ہے اسکی چھال کو جب جلا لیتے ہین تو پہلے
درجے کے آخر مین گرم وخشک ہوجاتی ہے اور اسکی جڑ مین بھی قوت بغیر حدت کے ہے اور اسکے
پتون مین بھی یہ قوت ہے

خواص و فوائد بانس کی جڑ اور چھال کو جلا کر سرکے مین ملا کر بالخورے پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی
جڑ پیاز صحرائی کے ساتھ پیسکر لگانے سے پیکان اور ہڈی کو جذب کرلیتی ہے اسکو جلا کر دانتو پر ملنے سے
صفائی آتی ہے اسکی جڑ اور چھال جلائی ہوئی روغن حنا کے ساتھ پیسکر بالو نپر لگانے سے انکی جڑین مضبوط ہوتی
ہین اور گرے ہوئے بال اگ آتے ہین اور لمبے بھی بڑھ جاتے ہین اسکے کونپلے پیسکر زخم پر چھڑکنے سے اسکا
خون بند ہوجاتا ہے زخم بھر جاتا ہے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اور نہایت مفید ہے اسکا پھول کان مین پچکانا
ہے چھپ جاتا ہے تو مشکل سے نکل سکتا ہے اور بہرا کردیتا ہے بانس کو سرکے کے ساتھ پیسکر پھوڑون اور
کراور کو طوس پر لگانے سے درد کو تسکین ہوتی ہے جو رطوبت بانس اور اسکے پتون پر جمع ہوتی ہے آنکھ
مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے بانس کو جوش کرکے پینے سے خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے
اسکی جڑ تمام اجزا سے قوی ہے نئے کلے کی چھال کو باریک پیسکر زخمو نپر چھڑکنے سے خون بند ہوجاتا ہے
اسکے نیچے پتون کو پانی مین خوب ملکر صاف کرکے پینے سے تھوک مین لہو کا آنا بند ہوجاتا ہے ان پتون کو
جلاکر تر وخشک کھجلی پر لیپ کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے بانس کی جڑ جلا کر پانی مین تر کرکے صاف پانی لیکر
پینے سے سدے اور جگر کی حرارت کو تسکین ہوتی ہے اسکا نیا کلا جو جڑ مین نکلتا ہے مقوی باہ ہے گرم بلغم پیدا کرتا ہے

چوٹ کیوجہ سے درد ہو تو سبز بانس کے اوپر سے باریک چھال چھیلکر شکر ملا کر کئی دن پھانکنے سے نفع ہوتا ہے
سبز کلے کا اچار بھی ڈالتے ہیں خوش مزہ ہوتا ہے اسکی جڑ کو جلا کے چنبیلی کے تیل میں ملا کے سر کے
گنج اور داد پر لگائیں تو دور ہو جائے اسکے پتوں کا عرق شہد کے ساتھ پینا کھانسی کو نافع ہے اس
کے پتوں کا جوشاندہ خون حیض و نفاس کو خوب چھانٹتا ہے اس کے تازہ اُگے ہوئے ملائم سروں کو
بانس کا کلہ کہتے ہیں ان سے اچار بناتے ہیں بہت خوش مزہ ہوتا ہے بھوک بڑھاتا معدے کو قوت دیتا ہے
صفرا کو تسکین پہونچاتا ہے بلغم کاٹتا ہے چاہیئے کہ کلوں کو پانی اور نمک میں اول بھگو دیں پھر دھو کر
خشک کر کے سرکہ یا کسی دوسری ترشی میں ڈالدیں وید کہتے ہیں کہ بانس کے مزے میں بکسا پن اور تھوڑی
تلخی اور شیرینی اور ترشی ہے اور سرد ہے۔ دل کو قوی اور بدن کو منور کرتا ہے باد اور بلغم کے فساد کو
دفع کرتا ہے صفرا پیدا کرتا ہے۔ اس کے کچے پتے تقطیر بول اور سوزاک کو نافع ہیں کھانسی اور ثوران
خون اور صفرا کی حرارت اور تپ اور بواسیر اور درد شکم کو نفع دیتے ہیں۔ بانس ضعف معدہ اور منہ کی
بدمزگی کو دفع کرتا ہے ہاضم طعام ہے۔ سینے کی اصلاح کرتا ہے بانس کے کلوں کا اچار بھوک زیادہ
کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے صفرا اور بلغم کو کاٹتا ہے بانس کی جڑ کو ترببی اور سورنجان کیساتھ
پیسکر ضماد کرنا وجع مفاصل کے لئے نافع ہے۔ اسقاط حمل کے بعد تانبے کا پیسہ اور کلتھی اور املتاس
کی پھلی کا چھلکا اور بانس کی گرہ جوش دیکر صفرا اور پانی کی جگہ تین روز تک دینا چاہیئے اس سے
رحم کی رطوبات بہ جاتی ہیں میت جاتی رہتی ہے بانس کا بیج مسقط جنین ہے مدر حیض و نفاس ہے
بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ دست آور ہے اس کے پتوں یا ٹہنیوں کا جوشاندہ پلانے سے حیض کھل
کر ہونے لگتا ہے اس کے کچے پتے کالی مرچیں نمک سانبھر ان تینوں کو [illegible] کے کھانے سے دست
تھمتے ہیں اس کی پچی کو نیلو تھوتھوں کے پھوڑے پر پلٹس باندھنے سے اسکے کیڑے نکل جاتے ہیں مگر پہلے اسکا
تھوڑا سا رس کیڑوں پر ڈالکر پیچھے پلٹس باندھنا چاہیئے۔ کوڑھ تپ اور دق تے میں یہ بانس کام میں آتا ہے اسکی
جڑ کا جوشاندہ پلانے سے درد سر مٹتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے میں شہد ملا کے پلانے سے شکم میں
خون کے بھر جانے سے پیدا ہوئی گرمی دفع ہوتی ہے اسکے پتوں کا اکثر پانچ تولہ جوشاندہ پلانے سے
بچہ پیدا ہونے کے وقت زیادہ تکلیف برداشت کرنا نہیں پڑتی اسکے پتوں کا پانچ تولہ رس اور سفوف بھی
یہی فائدہ بخشتا ہے اسکی گانٹھوں یا جوڑوں کے جوشاندہ میں بھی یہی تاثیر ہے اسکے پتوں کے سفوف کے
استعمال سے کھانسی تھمتی ہے پتوں کو پانی میں جوش کر کے اس سے نہانے سے مرض کے بعد کی کمزوری
دفع ہوتی ہے۔ رحم میں سے مشیمہ نکالنے کے لئے اسکے پتوں کی پھنکی دینی چاہیئے۔

بانس کینگی (ھ)

صفات و شناخت ایک درخت ہے کہ جسکے پتے لمبے کیوڑے کے پتوں کیطرح ہوتے ہیں اسکا پھول جب
درخت سے گر کر زمین پر پڑتا ہے تو اس سے بانس کینگی کا درخت نکلتا ہے یہی پھول گویا اس کا بیج ہے

خواص وفوائد جب اسکے پتون کو پانی مین پیسکر اور ٹکیہ بنا کر شاخ مرجان اس مین رکھکر دوسری ٹکیہ اُوپر سے رکھکر دو سکوردون مین رکھکر گل حکمت کرکے خشک کرلین اور دس سیر اُپلون مین رکھکر پھونک دین تو کشتہ خوب تیار ہو دمہ اور سنگ گردہ کو نافع ہے تین چار رتی کھلانا چاہئے

بانسا (پنجابی)

باے موحدہ مفتوح الف ساکن نون غنہ سین مہلہ مفتوح الف دوم ساکن اور آخر مین ہا سے بھی آیا ہے اسکو مارواڑی مین کٹ سیلو کہتے ہین اور بورج بھاشا مین کٹ سرے یا کاف تازی کے فتحہ اور تاے ثقیل کے سکون سین مہلہ کے فتحہ اور رائے مہلہ کے فتحہ اور یاے تحتانی اول کے سکون اور یاے تحتانی دوم کے فتحہ اور رائے الف کے سکون سے بولتے ہین مرہٹی مین کورانٹا واو مجہول سے کہتے ہین سنسکرت مین کرنٹکہ اور ڈمرد کہتے نام ہین

صفات وشناخت یہ کالا سفید لال اور پیلے رنگ کے پھول کی وجہ سے چار قسم کا ہوتا ہے ان سب پیڑون مین کانٹے لگتے ہین اور ان کے پتون مین کوئی خاص فرق نہین ہے باغون مین بویا جاتا ہے اور کئی پہاڑون مین خود بخود بھی پیدا ہوتا ہے پیلی قسم بمبئی مدارس آسام سلہٹ سیلون اور راجپوتانہ وغیرہ کئی ملکون مین ہوتی ہے کہین کہین اسکو کھیتون کی باڑھ پر لگاتے ہین اس مین ایک قسم کا پیلا گوند لگتا ہے وہ سوکھنے پر کالا پڑجاتا ہے۔

خواص وفوائد (۱) کالا بانسا کڑوا اور چرپرا ہوتا ہے۔ بادی دمہ بلغم تو لیخ کھجلی جذام اور زخم کو مٹاتا ہے اسکے بیج سانپ کے زہر کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کو پیسکر آگ پر گرم کرکے لیپ کرنے سے ورم اُتر جاتا ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ یا خیساندہ پلانے سے بلغم نکلتا ہے اس کی جڑ کو پیسکر تیل مین ملا کر گرم کرکے لیپ کرنے سے سوجن اُترتی ہے اس کی جڑ کو پیسکر گاے کے دودھ کے ساتھ مرد اور عورت کو تین دن تک پلانے سے عورت کو حمل رہجاتا ہے

(۲) سفید بانسا کڑوا چرپرا میٹھا گرم اور چکنا ہوتا ہے دانت اور بالون کے مرض ورکوڑھ اور بادی اور فساد خون اور بلغم اور کھجلی وغیرہ کو مٹاتا ہے

(۳) لال بانسا کڑوا اور گرم ہوتا ہے ورم بخار بادی کے امراض بلغم فساد خون صفرا مرگی تو لیخ کھانسی اور دمہ دفع کرتا ہے بدن کی طاقت بڑھاتا ہے

(۴) پیلا بانسہ گرم کڑوا اور کسیلا ہے۔ ضعف ہاضمہ بادی بلغم کھجلی ورم فساد خون مٹاتا ہے اسکے پتون کا رس کڑوا ہوتا ہے لیکن مزے مین بُرا نہین ہوتا بچون کی زکام مین جس مین بخار ہو اور بلغم بہت بڑھ گیا ہو اسکے سوا تولہ رس مین شہد یا کھانڈ اور پانی ملا کے دن مین دو بار پلانا چاہئے اسکے پتون کا خالص رس موسم برسات مین پیرون کے تلوون پر لگانے سے برسات کے پانی سے تلوے نہین پھٹتے اس کے پتون کا رس آتشک کی ناکھون پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے کالی مرچ

اور اس کے پتون کو پانی کے ساتھ پیس چھان کر پلانے سے آتشک دفع ہوتی ہے اس کے پتون کا جوشاندہ پلانے سے بخار دفع ہوتا ہے اس کے پتون کے جوشاندہ یا خیساندے مین شہد ملا کے پلانے سے سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہے اس کے جوشاندے مین اینٹ بجھا کے بھپارا دینے سے پسینا ہو کے بخار اتر جاتا ہے اور زائل ہو جاتا ہے اس کے جوشاندے پر سونٹھ رگڑ کا کے پلانے سے بچون کے دست بند ہوتے ہین۔

تنبیہ ہندی کی کتابون مین اسی طرح لکھا ہے فارسی کی بعض کتابون مین بیان کیا ہے کہ بانسے کی دو قسمین ہین ایک کو اڑوسا کہتے ہین اور دوسرے کو پیا بانسا بولتے ہین۔

بائے برنگ

بفتح بائے موحدہ و سکون الف اور یائے تحتانی آخر مین و کسر بائے موحدہ دوم و فتح رائے مہملہ ہندی و سکون نون و کاف فارسی سوقوف برنگ کابلی (ف) برنج کابلی (ع)

صفات و شناخت ان ہی کتابون مین مرقوم ہے کہ بائے برنگ کی بیل ہندوستان کے پہاڑی حصون مین وسطِ ہمالیہ سے سیلون اور سنگاپور تک بہت ہوتی ہے اسکے پتے دو تین انچ لمبے اوپر سے چمکدار نیچے سے چندنیان شکل مین انڈے کی طرح اور نوکیلے ہوتے ہین اسکے کچھ ہرے پیلے رنگ کے پھول اور کالے رنگ کے چھوٹے پھل لگتے ہین جب وہ سوکھ جاتے ہین تب انپر جھریان پڑجاتی ہین اُن مین ایک ایک بیج نکلتا ہے اس مین گرم مصالح کی سی خوشبو آتی ہے اور کا مزہ کڑوا چرپرا ہوتا ہے کرامولف جب نے محیط مین بیان کیا ہے اور مجبے ذوانی بھی فرمایا تھا کہ بائے برنگ اور کبیلا ایک پیڑ سے حاصل ہوتے ہین اوپر کا روان کبیلہ ہے اور اندر کا دانہ بائے برنگ چنانچہ اسکی تفصیل کبیلہ مین دیکھنا چاہیے طبیعت گرم و خشک ہے

خواص و فوائد ہلکی شئی طعام کیڑے مارنے والی اور مقوی ہے، شکم اور آنتون کے بادی کے درد کو دفع کرتی ہے معدے کے مرض مین بائے برنگ کا استعمال کیا جاتا ہے بائے برنگ کے دو تولہ مہین سفوف کو آدھ پاؤ چھاچھ مین ملا کے سویرے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین داد مٹانے والے اور جلد بدن کے دوسرے امراض مٹانے والے لیپ مین بائے برنگ کو شامل کرتے ہین دودھ مین بائے برنگ کے دانے ڈال کے گرم کرکے چھان کے چھوٹے بچے کو پلانے سے اسکا پیٹ پھولنا بند ہو جاتا ہے رات کو سوتے وقت ایک تولہ بائے برنگ کے سفوف کو مکھن نکالے ہوئے دودھ کے ساتھ پھنکا کے پھر سویرے ارنڈی کا تیل پلانے سے پیٹ کے کدو دانے نکل جاتے ہین سوا تولہ بائے برنگ کے سفوف کو دہی مین ملا کے سویرے کھانا کھانے سے پیشتر چاٹ لینے سے کدو دانے نکل جاتے ہین بائے برنگ کو تمباکو کے ساتھ چلم مین رکھ کے دھوان کھینچنے سے معدہ اور آنتون کا بادی کا درد دفع ہو جاتا ہے اسکے سفوف کی پھنکی لینے سے معمولی ضعف اشتہا کی شکایت دفع ہو جاتی ہے اسکے جھاگ نکال کے لگانے سے ہونٹون کا

پھٹنا مٹتا ہے اسکے جوشاندے مین اسی کے سفوف کو برکا کے پینے سے کیڑے مرتے ہین اسکے آدمے یا ایک
تولہ سفوف کو شہد مین لاکے چٹانے سے کیڑے پیٹ کے دفع ہوتے ہین۔

دوسری قسم کی بائے بڑنگ

صفات وشناخت ان بہوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ اسکے چھوٹے اور بڑے درخت ہمالیہ مین مشرق
کیطرف بنگال تک اور دکھن کی طرف سیلون تک ہوتے ہین اسکا درخت سرزمین اور پانی وغیرہ کی وجہ سے
شکل مین بہت بدل جاتا ہے اسکی چھوٹی شاخو نیز اور تو نکے نیچے لوہے کے زنگ کی طرح کے رنگ کے
رُوئین ہوتے ہین اسکے پتے دو چار انچ لمبے اور کچھ گول ہوتے ہین اسکے کچھ ہرے رنگ کے سفید پھول
لگتے ہین اسکے چھوٹے گول پھل کی درمیانی لکیر اکثر ایک انچ کے چھٹے حصے کے برابر لمبی ہوتی ہے اسکے
چھوٹے ٹکڑے تنے اور چھوٹی شاخو نیز چلے ہوئے گول یا لکیرون کی طرح دھبے ہوتے ہین اسوج سے بھاگن
تک اسکے پھل پکتے ہین۔ مانوں صاحب نے مجھ سے زبانی بیان کیا تھا کہ بائے بڑنگ کے درخت کا نام
بَرُوتی ہے اور یہ درخت الموڑے کے پہاڑ پر انھون نے خود دیکھے تھے بقدر دو تین قد آدم بلند ہوتا
ہے پتے اسکے گولر کے پتون کی طرح مین [illegible] ہوتے ہین اور محیط مین بھی تحریر کیا ہے کہ اسکے درخت کو
کوہ ہمالہ کے دامن مین روئی کہتے ہین اور بہت [illegible] دار ہوتا ہے شاخین بعض ٹیڑھی بعض سیدھی لکڑی
نرم اور بے ریشہ اور پتے کسی قدر املتاس کے پتون کی طرح [illegible] کے پتون سے چھوٹے گچھے شروع فصل
ربیع مین اس مین پھول آتے ہین سفید رنگ اور چھوٹے چھوٹے [illegible] گچھون مین ہوتے ہین جنکے بعد سبز
دانے کوکے دانون کی طرح لگتے ہین اور غبار کی طرح روان موٹا موٹا ہوتا ہے ابتدا مین اس روئین کا رنگ
زرد اور دانون کے پکنے کے بعد سرخ ہوجاتا ہے پہاڑی آدمی پکنے کے بعد [illegible] کر لیکر گرم موں مین ہوکر
لاٹھیون سے کوٹتے ہین سرخ روان اور باریک پوست جدا ہوجاتا ہے یہ روان تو کمیلا ہے اور دانے
تیرہ رنگ گول چلنے رہجاتے ہین یہ بائے بڑنگ ہے ان بہوت چکتسا ساگر مین یہ بات نہین کھولی کہ کمیلا
بائے بڑنگ کے اوپر کا روان ہے البتہ درخت کی درازی اور پتون کی وضع وغیرہ کا حال لکھا ہے۔
بائے بڑنگ چین اور کابل مین بھی پیدا ہوتی ہے اور دو قسم ہے ایک قسم چھوٹے دانون کی دوسری
بڑے دانون کی بڑے دانے پر خطوط بھی سیاہ وسفید ہوتے ہین اور چھوٹا دانہ سیاہ مائل بسرخی ہوتا ہے
کابلی چھوٹا سرخی مائل دانہ بہتر ہے بعض ہندی وچینی کو بہتر بتاتے ہین انکے سر پر افزونی ہوتی ہے مغز
اسکا سفید تیز اور تلخ مزہ ہوتا ہے مستعمل مغز ہے معدے کے کیڑون اور کدو دانون کے علاج میں چھوٹی
قسم کے دانے بہتر ہین **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجے
مین گرم وخشک ہے بعض نے گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے یا تیسرے درجے مین بتایا ہے
خواص وفوائد جگرون اور آنتون سے بلغم غلیظ اور لیسدار کو بالکل نکالکر پھینکدیتی ہے اور اسے جذب
کرتی ہے بلغم غلیظ اور سودا کو دستونکی راہ سے نکالڈالتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے بڑی قوت کے ساتھ

جوڑون مین سے بلغم غلیظ اور سودا اور دوسرے اخلاط لزج کو نکالکر درد کو تسکین دیتی ہے رطوبات فضلیہ کو چھانٹتی ہے۔ ہاضم ہے قرح اور رطوبات کو خشک کرتی ہے اسکو سات ماشہ کھانے سے پیٹ کے کیچوے اور کدو دانے نکل جاتے ہین اور یہان تک انکا استیصال کرتی ہے کہ انکی تھیلی نکال ڈالتی ہے اسکے کھانے والے کا پیشاب سرخ آل کے رنگ کیطرح ہوجاتا ہے اگر سویرے کو کھانا کھانے سے پہلے پیپکر سہ کے ساتھ پھانکا جائے تو پیشاب کا ایسا رنگ ہوجاے وید کہتے ہین کہ بابے ڑنگ سبک ہے بھوک پیدا کرتی ہے معدے کی چبھن اور نفخ کو مفید ہے استسقا اور فساد باد و بلغم کو نفع کرتی ہے قابض شکم و قاتل کرم ہے اس کا سفوف پھانکنے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسکے درخت کی کونپلون اور سونٹھ کو جوش دیکے غرارے کرنے سے گلے کے چھالے دفع ہوتے ہین اوڑیسہ مین اس کے پھل کھانے کے کام مین آتے ہین ان کو کالی مرچون مین ملاکر بیچدیتے ہین **مضر** آنتون کو **مصلح** کتیرا و مصطگی **بدل** ہم وزن ترمس اور نصف وزن کمیلا بلکہ نیا کمیلا تمام افعال و خواص مین بابے بڑنگ سے قوی ہے لیکن برنگ کابلی کو کدو دانون کے نکالنے مین زیادہ تاثیر ہے **مقدار خوراک** سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک بعض نے سوا دو تولہ تک لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ کدو دانون کے نکالنے کے واسطے چودہ ماشہ سے دو تولہ بعض نے لکھا ہے کہ اس کام کے واسطے ایک ماشہ کم تین تولہ تک پیسکر دودھ مین ملاکر دیدینا چاہئے ۔۔

بائی کاربونیٹ آف پٹاسیم (ش)

پٹاسی آئی بائی کاربوناس (ل)

صفات و شناخت اس مین کاربونک ایسڈ دو حصہ اور پٹاس ایک حصہ ہے بیرنگ بڑی بڑی قلمین ہوتی ہین گھلنے والے نہین ذائقہ نمکین اور بہت ہلکا کھاری۔

خواص و فوائد دافع رنگ بول اور محرک اور دافع کیفیت تیزابی ہے۔ کاربونیٹ آف پٹاسیم کی نسبت سے اس کا ذائقہ بھی بہت ہلکا ہے اور خواص مین بھی اسقدر تیز نہین ہے اسی واسطے اسکو زیادہ تر استعمال مین لاتے ہین ہاضمے کے فتور مین جب معدے مین تیزاب کی زیادتی اور سینے مین جلن ہو تو تلخ دواؤن کے خیساندے مثلاً پکھان بید کے خیساندے کے ساتھ پلاتے ہین درد مفاصل حاد مین تیس گرین کی مقدار مین بہت سے پانی مین ملاکر چار چار گھنٹے بعد دیتے ہین جب تک بخار اور جوڑون کی سوجن رفع ہوجاے **مقدار خوراک** دس گرین سے چالیس گرین تک

بابے کھنبہ (ھ)

بفتح بائے موحدہ و سکون الف و یائے تحتانی و ضم کاف تازی مخلوط بہا و سکون نون و فتح بائے موحدہ و سکون ہا

صفات و شناخت ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے انار کے پھول کی طرح اور رفائی رنگ و سخت ہوتا ہے

اور اس میں مغز اور باریک دانے ہوتے ہیں گرمی کے موسم میں درخت میں آتا ہے اس کا درخت شہتوت کے درخت کی طرح بڑا ہوتا ہے اور پتے شہتوت کے پتوں کے سے لمبے موسم بہار میں اس میں پھول آتا ہے
طبیعت معتدل مائل بگرمی وخشکی۔
خواص وفوائد منضج اور ملین ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے درد شکم و بواسیر کو دفع کرتا ہے بچوں کے مزاج کے بہت موافق ہے اسی لئے گھٹی میں داخل کرتے ہیں حکیم شریف خان کہتے ہیں کہ ظاہراً قابض اور مقوی معدہ ہے

ببول ۶

بفتح بائے موحدہ اول وضم بائے موحدہ دوم وواو معروف ولام موقوف ✢✢
مغیلان (ف) ام غیلان وصمغ (ع) اکیشیا (ش)

صفات وشناخت ببول کی دو قسمیں ہیں ایک سیاہ دوسری دصندلی بھوری پہلی قسم کم خاردار بعض بیخار ہوتی ہے اور اس کی شاخیں زیادہ ہوتی ہیں اور تنہ اس کا سیاہ اور موٹا اور بڑا ہوتا ہے اور دوسری قسم میں کانٹے بہت ہوتے ہیں اس کا درخت جتنا پرانا پڑتا ہے لکڑی اسکی سیاہ مائل بسرخی ہوتی جاتی ہے اس کے دونوں قسم کے درخت کی اونچائی پچاس ساٹھ فٹ کی ہوتی ہے اس کا تنہ دس پندرہ فٹ اونچا اور بہت سیدھا نہیں ہوتا ہے تنے کی گولائی پانچ چھ فٹ سے دس بارہ فٹ تک ہوتی ہے اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اس کی چھال موٹی اور اس میں چھوٹی چھوٹی دراریں چھال کے آر پار نکلی ہوتیں اس کی ڈالیوں پر آدھے سے دو انچ لمبے سیدھے چکنے اکثر کچھ سفید رنگ کے اور اکثر چمکیلے بھورے رنگ کے انی دار تیز کانٹوں کے بہت سے جوڑے لگتے ہیں اسکے املی کی طرح دس بیس پتوں کے جوڑے ایک سینک پر لگتے ہیں اسکے سنہرے پیلے رنگ کے پھول گول گھنڈی کی وضع لگتے ہیں پھول کھلنے پر اس میں سے مہین مہین رؤیں نکل کے پھیل جاتے ہیں اس پھول میں کچھ خوشبو بھی آتی ہے اس کی پھلی چھ انچ لمبی چپٹی اور خانے دار ہوتی ہے اسکے ہر ایک خانے میں ایک بیج ہوتا ہے اور ان بیجوں کی تعداد پھلی کے چھوٹے بڑے ہونے پر موقوف ہے ہر پھلی میں نو اور گیارہ دانوں سے لیکر اکتیس تک نوبت پہونچ جاتی ہے ہر بیج کے درمیان میں ایک سفید پردہ حائل ہوتا ہے اور تمام دانوں پر بھی سفید پردہ محیط ہوتا ہے اس پودے کے اندر زرد رنگ چپچپا رطوبت موجود ہوتی ہے ہر دانہ چپٹا چھوٹا اور کچھ چوڑا ہوتا ہے اور اول سبز تو تیرہ ہوتا ہے سوکھ کر سیاہ پڑ جاتا ہے کچی پھلی میں بہت چیپ نکلتا ہے اور وہ پکنے پر سفید رنگت کی ہو جاتی ہے اس کے سب کے سب پتے کبھی نہیں گرتے ہیں پھاگن اور چیت میں نئے پتے نکل آتے ہیں پھاگن اور چیت کے مہینوں میں اس درخت میں سے سفید اور لال گوند نکلتا ہے ببول کی ایک تیسری قسم اور بھی ہے کہ بعض بندر گاہوں میں پائی جاتی ہے اسکی شاخیں گرہ میں ہوتی ہیں چوتھی قسم اور بھی ہے جسکے پتوں اور پھلیوں اور چھال کا رنگ سیاہ ببول کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں پھول زیادہ آتے ہیں اور بو بھی اس کی سب سے خراب ہوتی ہے

یہ قسم بنگالے مین بہت ہے اور غیر مستعمل ہے اسکا ریشہ اگر سانپ کے پاس پہونچائین تو تھوڑا سُست ہوکر پھن نیچے
ڈالدے اسکی ایک قسم اور بھی ہے جسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے اسکو ہندومرکی تا کہتے ہین خلاصہ کلام یہ ہے کہ
پتے سب کے ایک سے ہوتے ہین مزہ بھی سب کا کسیلا ہوتا ہے زیادہ تر مستعمل بڑی قسم کے اجزا ہین ایک
قسم ببول کی ایسی ہے کہ اُسکا پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ہندوستان مین اس قسم کے پیڑ نہین اسے
طلح کہتے ہین یہ درخت اگرچہ بہت اونچا نہین بڑھتا مگر پھیلتا اتنا ہے کہ تیس گز تک اسکا دور ہو جاتا ہے
اور ابو حنیفہ دینوری نے کہا ہے کہ عوام طلح ببول کو کہتے ہین اور صاحب جامع کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ
طلح کا درخت بڑے بڑے جنگلون مین ہوتا ہے اسکو شوکۃ مصریہ اور شوکۃ اعرابیہ بولتے ہین اسی کی پھلی کا
نام قرظ ہے اسی سے اقاقیا بناتے ہین اور یہ بھی ببول کی ایک قسم ہے اس مین کانٹے کم ہوتے ہین رنگ غیر
سیاہ ہوتا ہے بہرصورت اقاقیا ببول کی پھلی کا عصارہ ہے اگرچہ خاص قسم کے ببول سے بناتے ہین مگر ہندوستانی
ببول کا بھی بن سکتا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ بھوری قسم کے ببول سے تیار ہوتا ہے نہ سیاہ سے سیاہ قسم
کو عربی مین سلم بھی کہتے ہین اور سلم بری کا نام بھی بیان کرتے ہین جیسا کہ گیلانی وغیرہ طبیبون نے لکھا ہے
ان بعت چکنا ساگر مین لکھا ہے کہ یونانی زبان مین ببول کو کیکر کہتے ہین اور طب یونانی کی کتابون مین
بھی ببول اور کیکر کو ایک بتایا ہے [illegible] مختلفین ولایتی اور انگریزی سمجھتے ہین ان مین اور
ببولون مین بڑا فرق ہے اس کیکر کے تنے پر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین ببول کے تنے مین کانٹے
نہین ہوتے پتون مین بھی فرق ہے کیکر کے پتے بڑے ہوتے ہین ببول کے پتے ایک باریک
سینک پر سلسلہ وار اور مقابل دو صفون مین ہوتے ہین [illegible] ہر ایک پتا ایک باریک ڈنٹھل
مین ہوتا ہے اور کیکر کی پھلی بل کھا کر گول ہو جاتی ہے اور اسکا گودا پکنے پر سفید اور میٹھا پڑ جاتا ہے جو
کھا سکتے ہین رنگ اسکا بالکل پک جانے کے بعد اوپر سے گلابی ہوتا ہے اور زیادہ پک کر پھٹ جاتی ہے
جسکے اندر بیج گول اور کالا اور چمکیلا ہوتا ہے جسکی وضع املی کے بیج کی سی ہوتی ہے مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہے
مین نے اسکا گودا کھایا ہے ببول کی پھلی کی سی بو ہے اور پھر شیرینی ضرور ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے
درجے مین گرم و خشک ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ دوسرے درجے مین گرم ہے اس کے پھول مین کچھ سی
سی گرمی اور قبض ضرور ہے ۱۲

خواص و فوائد رطوبات فضلات کو بند کرتا ہے مادے کو عضو ماؤف پر گرنے نہین دیتا گرم خفقان اور ہول دل
اور توحش کے لیے اسکے پھولون کا عرق پینا مفید ہے۔ اعضائے [illegible] دیتا ہے اعضائے
باطنی کو قوی کرتا ہے اسکی کونپلین رات کو پانی مین بھگو کر آسمان کے نیچے [illegible] صبح کو نتھار کر پیوین تو
سوزاک اور پیشاب کی جلن کو نفع ہو پہنچے دوسری ترکیب یہ ہے کہ تین تولہ کونپلین رات کو تر کرکے
صبح کو ملکر اور چھان کے دو تولہ گھی گرم کرکے ملا کر پی لین دوسرے دن بھی ایسا ہی کرین تیسرے
دن گھی ہو تو نہ ڈالین اور چار پانچ دن استعمال کرین سوزاک جاتا رہے گا اور اول پاخانہ نرم ہوگا پھر
پتلے دست آئینگے اسکے پتون کا جوشاندہ دستون کو بند کرتا ہے اسکے استعمال سے خون کے جوش کو تسکین

تسکین ہوتی ہے پتون کا شیرہ نفوک مین خون کے آنے کو بند کرتا ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو اُسے خشک
کر دیتا ہے اسکے پھولون کو پیسکر سرکے مین ملا کر داد پر لگانے سے اسکی جڑ جاتی رہتی ہے اگر پھولون کے سفوف
کو شہد مین ملا کر بچون کی زبان پر لگائین تو انکے مونہہ کو نفع ہو پھنسیان جاتی رہین اسکے پتون کی کونپلین تھوڑے
سے زیرے اور انار کی کلیون کے ساتھ پانی مین پیسکر صاف کرکے رکھ لین پھر پانچ سات کنکریان لیکر خوب
آگ کو گرم کرکے اُس خیساندے مین بجھالین اور اس شخص کو پلا دین جسے دست آتے ہون تو بہت نفع ہو دانت
نکلنے کے زمانے مین بچے کو دست آتے ہون اور بہت کمزور ہو جائے تب بھی اسکے دینے سے نفع ہوتا ہے
مگر ابتدا مین مدینا چاہیے آخر مین دین اور سن و سال اور قوت کے اعتبار سے دواؤن کا وزن بڑھاتے
گھٹاتے رہین اسکے پتے قابض بھی ہین اور سدے بھی کھولتے ہین اسکے پتے اور چھال اور پھول اور گوند
کہ ہموزن ہون باریک پیسکر صبح کے وقت پانی کے ساتھ پھانکنا رقت منی سرعت انزال کثرت احتلام اور جریان
منی اور سیلان رحم کیلئے نافع ہے مقدار خوراک اسکی پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک ہوتا ہے
اسکے ہرے پتون کا ضماد زخم کو بھرتا ہے ورم گرم کو دور کرتا ہے اسکا پھول چنبیلی کے عارضے کو نافع ہے اسکی
پھلی سانپ بچھو اور بورائے کتے کے کاٹے ہوئی جگہ پر پیسکر لیپ کرین اور اسکو چبائین تو زہر کے دفعیہ کیلئے
مفید ہے اگر اسکی کچی پھلیان لیکر انکے بیچ نکالکر دیے کی طرف سے کپڑے پر ملین تاکہ تمام جیب کپڑے کو لگ جائے
اور ہیا تنگ جیب لگائین کہ کپڑا سوکھکر موم جامے کی طرح ہو جائے پھر اس کپڑے سے ایسی عورت کی انگیا
بنائین جسکی چھاتیان لٹک گئی ہون اور اسکو یہ انگیا پہنا دین اور مدت تک پہنائے رکھین چھاتیان سخت
ہو جائینگی اسکی پھلی کو پانی مین جوش دین اور کپڑے کو اس مین کئی بار بھگو کر سکھا کر عورت کی شرمگاہ
مین رکھین تو رطوبت خشک ہو جائے اور شرمگاہ اتنی تنگ ہو جائے کہ باکرہ کے درجے کو پہونچ جائے
اسکی چھال کو پیسکر دانتون پر ملنے سے مسوڑھے قوی ہو جاتے ہین دانتون کا [illegible] ہو جاتا ہے مسوڑھون سے
خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اسکی لکڑی کی مسواک دانتون کو قوت دیتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ ببول کی
جڑ کا جوشاندہ پینا بالخاصیت معدے اور رحم کے درد کو نافع ہے اور ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے معدے
سے رطوبت جاری ہو تو اُسے روکتا ہے اس کے بیج مین جلا ہے اسلئے دانتون پر ملنے سے صاف ہو جاتے ہین
اسکے بیس تولہ پتون کا جوشاندہ قوی دست آور اور قے لانے والا ہے اسکے پھول پیسکر شکر ہموزن ملا کر
روزانہ ایک کف دست پھانکنے سے یرقان جاتا رہتا ہے موٹا کپڑا ببول کی پھلیون کے جیب مین تر
کرین اور سکھا کر سات بار ایسا کرین جب جماع کرنے کو ہون تو تھوڑا سا کپڑا دودھ یا خالص پانی مین بھگو کر
اور مکروہ دودھ یا پانی پی لین بہت امساک پیدا ہوگا مجرب ہے اگر عورت اس مین سے ذرا سا کپڑا فرج
مین رکھ لے تو تنگ ہو جائے ایک حصہ ببول کی چھال دس حصہ پانی مین شب کو تر کرکے صبح کو جوش دین
جب نصف پانی رہجائے تو صاف کرکے بوتلون مین رکھ لین اور پیشاب کے بعد عورت اس سے استنجا
کر لیا کرے کچھ عرصے کے بعد فرج مین نہایت تنگی آجائے گی۔
وید کہتے ہین کہ ببول کسیلا گرم چرب کڑوا قابض تیز اور دافع بلغم ہے اسکی لکڑی کی چھال اور باوام کے

پھلون کی راکھ مین نمک ملاکے منجن کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا ہے اس کی چھال کے خیساندے
یا جوشاندے سے کلیان کرنے سے معمولی منھ آنے کو اور پارے کے سبب سے منھ آنے کو اور مسوڑھون سے
خون کے آنے کو اور گلے کے درد کو قطع ہوتا ہے نرم پتونکو پیسکر رس نکالکر آنکھ مین ٹپکانے سے یا عورت کے دودھ مین
پیسکر آنکھ پر باندھنے سے آنکھ کا درد اور سرخی دفع ہوتی ہے نرم پتونکو شکر اور کالی مرچ کیساتھ یا انار کے پتون کیساتھ
پیس چھانکر پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے پتونکو کالی مرچ اور شکر کے ساتھ پیس چھان کے پلانے سے
پیٹ سے خون کا آنا بند ہوتا ہے اسکے پتے تو نکو گھی مین تلکر باندھنے سے آنکھون کا پڑنا درد جاتا رہتا ہے
اسکی چھال نہایت خشکی پیدا کرتی ہے اسکی چھال کے جوشاندے سے حقنہ کرنے سے دست اور آنو کے
دست بند ہوتے ہین اسکے جوشاندے مین پھٹکری کا سفوف ملاکے عورت کی شرمگاہ مین پچکاری دینے سے
سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوتا ہے اس کی چھال کا جوشاندہ پلانے یا اسکی پچکاری دینے سے استحاضہ اور سفید
رطوبت کا نکلنا بند ہوتا ہے ببول کے پیپڑی اور آم کے پیڑ کی چھال چھ چھ ماشہ لیکر ڈھائی پاؤ پانی
مین آدھ گھنٹہ تک اوٹا کر چھانکر کلیان کرانے سے پارے سے منھ کا آنا مٹتا ہے اس کی چھالکو پیسکر
پر کانے سے ہونٹون کے چھالے اور آتشک کی ٹانکیان مٹتی ہین اور سانپ سنپ جہان کاٹا ہو وہان پر کانے
سے زہر اترتا ہے اسکی پھلیون کا سفوف خشکی پیدا کرتا ہے اور دست بند کرتا ہے پتی کونپلون کے ساتھ افیم ملاکر
کھانے سے خاص کر بچون کے آنو اور دست بند ہوتے ہین اس کے پتون اور چھال اور بڑکی چھال کے جوشاندہ
کے ساتھ کلیان کرنے سے گلے کا درد دفع ہوتا ہے اگر آتشک کی وجہ سے کاگ نکلتی ہو یا زخم لٹک گیا ہو
تو اس کی چھال کے جوشاندے سے استنجا کرتے رہین ببول کی چھال اور بیجون کو جلا کر اس کو دانتون پر
ملنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہین اس کی چھال کے جوشاندے سے کلیان کرنے سے دانتون کا سڑنا
بند ہوتا ہے اس کے پتے ساڑھے سات ماشہ روزانہ پیسکر پیتے رہنے سے پیشاب کی سوزش دفع ہوتی
ہے۔ کچے پتون کو گھی مین تل کر آنکھ کے پپوٹون پر باندھنے سے آنکھ کے سفید حصے مین جو بہت دنون سے
خون جمع ہو تحلیل ہو جاتا ہے اس کی بچی پھلیون کو سایے مین سکھا کر کوٹ چھان کر گھی مین تل کر شکر
ملاکر تولہ تولہ بھر صبح و شام پھانکنے سے سوزاک اور پیشاب کی سوزش دفع ہوتی ہے۔ اس کے گیلے
یا سوکھے کانٹے آدھ سیر پانی مین اوٹا کر آدھا رکھ کر اس مین شہد ملاکر پلانے سے ہچکی بند ہوتی ہے سیر بھر
پتون کو بانسیر پانی مین اوٹا وین جب چوتھائی باقی رہے ہمیشہ دونون وقت پلکون پر چپڑا کرے
کرنے سے باچھنی یعنی کورین کا گلنا تھمتا ہے یہی فائدہ اس کی پھلی کا چیپ آنکھ مین لگانے سے ہوتا ہے
اس کی کونپلون کو پیسکر پینے اور ملنے سے منھ کے آجانے کو قطع ہوتا ہے اس کی چھال کو جوش دے کر
بطور قہوے اور رچاکے پینے سے کھانسی دفع ہوتی ہے اس کی چھال کو منھ مین رکھنے سے بھی کھانسی دفع
ہوتی ہے اس کی چھال کو جوش کرکے اس سے آتشک کی ٹانکیان دھونی چاہیئے اس کے پیڑ کے
تلے ہمیشہ بیٹھا رہنے سے بدن دبلا ہو جاتا ہے یہ اہین خاصیت ہو اسکے پتونکے ساتھ زیرہ سفید و زیرہ سیاہ پیسکر ایک
تولہ کی مقدار مین شب کے وقت پھانکا کرنے سے بلغمی دست بند ہوتے ہین اسکے پتونکے رس کو پینے سے دست بند

بند ہوتے ہیں اسکے پتونکو پیسکر بدن پر مالش کریں پھر ہر دن کو پیسکر بدن پر ملیں بعد اس کے نہائیں کئی بار ایسا کرنے سے زیادہ پسینے کا آنا بند ہو جاتا ہے ببول کی پھلی کے بیجوں کو پیسکر شہد میں ملا کر کھلانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے اسکی کونپل ایک تولہ اور گوکھرو ایک تولہ ان دونوں کو بھگو کر ملا کر چھان کر پینے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے اسکی تین تولہ چھال کا خیساندہ ہمیشہ پینے سے جذام کو فائدہ ہوتا ہے اس کے سوکھے پتوں کو پیسکر ہاتھ پیروں پر ملنے سے گرمی بادی رفع ہوتی ہے مرگی تمام لاتا ہے بلکہ اسکی چھال کے سونگھنے سے بھی آتی ہے ببول کے پھولوں کے عرق کو عرق بید مشک کے برابر سمجھتے ہیں ببول کی تازہ پھلی خشک سے بہتر ہے مضر سینہ مصلح بنفشہ مقدار خوراک جڑ کا جوشاندہ ایک ماشہ کر سات تولہ سے سوا دو تولہ تک بدل پلاس۔

ببول کا گوند (ھ)

آرد مغیلان (ف) صمغ عربی (ع) گم اکیشیا (ش) اکیشی گمائی (ل) ؛

صفات و شناخت ببول کے درخت کے تنے وغیرہ سے رطوبت تراوش پاکر جم جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے اسکو گوند کہتے ہیں دو قسم کا ہوتا ہے زرد لال نمین سے لال کو اچھا نہیں جانتے کتب طبیہ میں جب مطلق گوند یا صمغ کا لفظ لکھتے ہیں تو یہی مراد ہے گول اشک کی شکل دانے ہوتے ہیں نصف انچ سے ایک انچ تک طول میں اور نہایت چھوٹی چھوٹی دراڑوں کے باعث غیر شفاف ہوتے ہیں بعض اوقات گوند چمکدار ٹکڑوں کے ٹکڑوں میں بھی ہوتا ہے۔ گوند آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے ذائقہ میں لعاب دار شراب میں حل نہیں ہوتا بہتر وہ ہے کہ زرد سفیدی مائل صاف شفاف اور براق ہو پانی میں ڈالیں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر سب پگھل جائے پھولے نہیں اور نہ نکلے کچھ اجزا اس کے سے باقی رہجائیں اور اس میں چیپ ہو اگر اسکا ٹکڑا منہ میں رکھیں تب بھی پھولے نہیں بلکہ جلد گھل جائے زبان اور تالو سے چپکنے لگیں اس کی قوت تیس برس تک رہتی ہے اور یہ تمام اقسام کے گوندوں سے قوی اور بہتر ہے **طبیعت** گرمی و سردی میں معتدل اور خشک دوسرے درجے میں بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے جالینوس گرم جانتا ہے ؛

خواص و فوائد رگ کے منہو پر چپک کے سدہ ڈالتا ہے سینے کو نرم کرتا ہے قابض اور مقوی معدہ ہے آنتوں کو بھی قوت دیتا ہے سینے کے درد اور کھانسی اور حلق اور سینے اور پھیپھڑے ان تینوں اعضا کی خشونت کو دفع کرتا ہے قصبہ ریہ کے لئے مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے خراش کو دور کرتا ہے پیچش اور جریان منی کو مفید ہے۔ دستوں کو بند کرتا ہے کھانسی کو مٹاتا ہے۔ حاد دواؤں کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ روغن گل میں بھون کر کھانے سے تمام اعضا کے خون جاری کو روکتا ہے سوائے خون رحم اور خون بواسیر کے انڈے کی سفیدی میں حل کر کے جلے ہوئے عضو پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے آنتوں میں پیچش ہو جائے تو اسکے کھانے سے تفریح ہوتا ہے اسکو منہ میں رکھنا اور لعاب نگلنے سے کھانسی کو تسکین ہوتی ہے

اسکو کھانے سے پھیپھڑے کا زخم بھر جاتا ہے کتاب الترياق میں لکھا ہے کہ ببول کے گوند میں باوجود تغریہ کے
خشکی غالب ہے اسلئے ایسے مقام میں فائدہ کرتا ہے جہاں تغریہ کے ساتھ خشکی کی بھی ضرورت ہو کتیرا بھی
اگرچہ ببول کے گوند کی طرح تغریہ کرتا ہے لیکن خشکی پیدا نہیں کرتا اسلئے اسکو ایسی ادویہ میں ڈالتے ہیں کہ تغریہ
کے ساتھ خشکی پیدا کرنے کی ضرورت نہو اور ببول کا گوند داخل نہیں کیا جاتا ہے ببول کا گوند پھیپھڑے کے ورم
کو بھی نافع ہے گرمی کے درد سر کو تسکین دیتا ہے اور نزلے کے مواد سینے پر گرنے سے روکتا ہے ہڈی کی
حفاظت کرتا ہے صفراوی دستوں کو روکتا ہے اگر رقیق مواد نزلے کا سینے کی طرف گرتا ہو تو اُسے گاڑھا
کر دیتا اور گرنے سے روکتا ہے اور ایسے مواد کو تھوک کے ذریعہ سے نکالدیتا ہے اس کام کے لیئے اسکو
منھ میں رکھکر تھوڑا تھوڑا لعاب نگلتے رہیں اسکو گلاب میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکانے سے رمد اور سلاق
اور جرب کو فائدہ پہونچتا ہے شریف نے کہا ہے کہ اگر ببول کا گوند ساڑھے چار ماشہ سوا دو تولہ گائے کے
تازہ گھی کے ساتھ تین روز یا سات روز برابر اسی مقدار میں چاٹیں تو تھوک میں خون کا آنا رک جاے
اور تمام اعضاے اندرونی سے خون کا اجرا بند ہو جاے اس سے رحم اور بواسیر کا لہو بھی بند ہو جاتا ہے
یہی فائدہ بکری کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے ہوتا ہے بارتنگ کے ساتھ کھانے سے
قبض پیدا ہوتا ہے آنتوں کو قوت پہونچتی ہے پٹھوں کو فائدہ ہوتا ہے اگر چودہ ماشہ ببول کا گوند بیکا خشکے پر
برک کر کھالیا جائے تو دو تین مرتبہ ایسا کرنے سے پیچش اور صفراوی دست بند ہوتے ہیں ڈاکٹر اسکو
اعضاے اندرونی میں نرمی و ملائمت پیدا کرنے کے لئے دیتے ہیں اور پیشاب کی سوزش اور زکام اور
خراش حلق میں استعمال کرتے ہیں ابن زہر کہتا ہے کہ پانی میں گھولکر پاؤں کے تلووں کو لگا کر آگ پر رکھیں
تو نہ جلیں سرکے میں گھول کر رات کو داد پر لگایا کریں صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالا کریں جاتا رہے گا چھلکے
ناخن پھٹ جائیں تو ببول کا گوند سرکے میں حل کر کے لگانے سے نفع ہوتا ہے اگر روغن زیتون میں گھولکر
بالوں پر لگایا کریں تو جلد ٹوٹ کر گر جائیں۔

وید کہتے ہیں کہ ببول کا گوند گھی میں بھونکر اُسکا حلوا بنا کے جن عورتوں کی فرج سے رطوبت جاری ہو انھیں
دینے سے نفع ہوتا ہے اور مردوں کو کھلانے سے منی اور امساک بڑھتا ہے اسکو پانی میں بھگو کر
پینے سے دست اور آنو رکتے ہیں۔ تمورہ بدن اور آنتوں کا درد دفع ہوتا ہے اس میں کونین ملا کے
دینے سے بخار کے دست اور آنو کے دست بند ہوتے ہیں پانی میں بھگو کر عضو تناسل میں پچکاری لگانے
سے پیشاب کے راستے کی سوجن اور سوزش اور پیپ رک جاتی ہے اسکے استعمال سے پیشاب
میں شکر کا آنا بند ہوتا ہے کیونکہ اس گوند کی شکر نہیں بنتی ہے پیٹ اور آنتوں کی گرمی مٹانے کے
لیئے پانی میں بھگو کر لعاب پلانا چاہیئے اسکو پیسکر ڈیڑھ ماشہ کی مقدار میں روزانہ دس دن تک پھانکنے
سے دست بند ہو جاتے ہیں ساڑھے چار ماشہ گیرو ساڑھے چار ماشہ یہ گوند بھونا ہوا دونوں کو پیسکر
صبح کے وقت پھانکنے سے خون حیض کا زیادہ آنا بند ہوتا ہے مضر مقعد کو مصلح کتیرا۔
بہیدانہ۔ گلاب اور صندل بدل ڈھاک کا گوند۔ حب الآس اور بادام شیریں کے درخت کا گوند

مقدار خوراک ابن جیش نے کہا ہے کہ تنہا ساڑھے چار ماشہ اور دوسری دواؤں کے ساتھ سوا دو ماشہ اور بعض نے کہا ہے کہ ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک ڈاکٹر تیس گرین سے ساٹھ گرین تک دیتے ہیں۔

ببرو بارک (ش)

نمک ٹین دری کارنکس (ل)

صفات وشناخت ایک درخت کی چھال ہے جسکو انگریزی میں گرینڈ بارٹڈری کہتے ہیں چھلکے اور بڑے بھاری ٹکڑے ہوتے ہیں ایک سے دو فٹ تک طول میں دو سے چھ انچ تک چوڑے اور قریب چوتھائی انچ کے دبیز باہر سے رنگت میلی بھوری اندر سے گہری دارچینی کے مانند ذائقہ نہایت تلخ اور بہت کسیلا اسکے جوہر کا سلفیٹ نمک بناکر کام میں لاتے ہیں

خواص وفوائد مقوی دوا ہے نوبتی دردوں میں بھی دیتے ہیں **مقدار خوراک** ایک گرین سے دس گرین تک ہے

بتاسہ (ھ)

بفتح باے موحدہ و فتح تاے فوقانی و سکون الف و سین مہلہ مفتوح وہاے ساکن

صفات وشناخت شکر سفید پانی میں حل کرکے آنچ پر رکھ کر دودھ کے چھینٹوں سے صاف کرکے کفچہ یا لکڑی سے اتنا ہلاتے ہیں کہ او بھان کے ساتھ جھاگ سے اُٹھنے لگتے ہیں پھر نمناک کپڑے وغیرہ پر کفچے سے الگ الگ ڈالکر چھوٹے یا بڑے بتاسے بنا لیتے ہیں اور وہ پھول پھول کر سرد ہو جاتے ہیں **طبیعت** گرم و تر

خواص وفوائد طبیعت میں تلئین پیدا کرتا ہے حلق اور سینہ اور پھیپھڑے کی رطوبات کی جلا کرتا ہے عمق بدن میں جلدی نافذ ہوتا ہے جگر کو قوت بخشتا ہے ارواح اور قوے اور باہ کو قوی کرتا ہے۔ آنتوں کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ہڈی کو مضبوط کرتا ہے

بتاوی (ھ)

بفتح باے موحدہ و تاے فوقانی و الف و کسر واو و سکون یاے تحتانی

صفات وشناخت ایک میوہ ہے لیموے شیرین (شربتی لیمو) کی طرح ماس میں تلخی نہیں ہوتی کوئے اور سنگترے سے عمدہ ہوتا ہے انکے درخت باہم مشابہ ہوتے ہیں **طبیعت** معتدل مائل بسردی و تری۔

خواص وفوائد حدت اور تشنگی اور تپ صفراوی و خونی کو مفید ہے مفرح و مقوی دل ہے سرسام اور برسام اور دردسر کو نافع ہے جگر کو فائدہ بخشتا ہے گرمی کے استسقا کو دفع کرتا ہے مدقوق کو نافع ہے

بتھوا (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون تاے فوقانی مخلوط بہا و فتح واو و سکون الف +
سنسکرت (ع) سلقہ (ف) سرمق بریچ بتھو (ن) چیل (دیباے معروف گجراتی)

صفات وشناخت دو قسم کا ہوتا ہے ایک بڑا بتھوا یہ بویا جاتا ہے اسے چندن بتھوا اور زر بتھوا کہتے ہیں دوسرا چھوٹا اسے چیل بتھوا اور بعض چیل کا ساگ کہتے ہیں یہ گیہوں کے کھیتوں میں اپنے آپ اگجاتا ہے پہلا بستانی کہلاتا ہے دوسرا جنگلی بتھوے کا پودا آدھے ہاتھ تک بلند ہوتا ہے اور اس سے کم و زیادہ بھی ہوتا ہے بڑے بتھوے کے پتے چوڑے چوڑے ہوتے ہیں بعض پتا ڈنڈی کی طرف ساڑھے تین انچ چوڑا اور ڈنڈی سے نوک تک پانچ انچ لمبا وضع کسی کی کوہ کے پتے کی سی اور کسی کی نگلے پان کی سی اور رخ و ردے کے پتے چکنے اور اوپر لاگے ہوتے ہیں اور دونوں کے پتے نرم اور دبیز ہوتے ہیں رنگ ان کا ہلکا سبز ہوتا ہے ساق اونچی ہوتی ہے پھول اور بیجوں کے رنگ میں زردی ہوتی ہے اور ذراسی لزوجت و شوربت بھی ہوتی ہے انگریزی بتھوا بھی ہندوستان میں شائع ہوگیا ہے پودا اس کا قد آدم تک اونچا ہوتا ہے اور ساق اور شاخیں بھی ہندوستانی بتھوے سے بڑی ہوتی ہیں سرخ بتھوے کو ہندی میں بتھو شکی اور جیونی کہتے ہیں اسکا حال جیونتی میں مذکور ہوگا اسکے پتے جتنے چھوٹے ہوں زیادہ مزہ دار ہوتے ہیں بہتر وہ پتے ہیں جو سبز سیاہی مائل ہوں

طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ سرد پہلے درجے میں ہے اور تر دوسرے درجے میں ہے اور شیخ نے کہا ہے کہ سرد و تر پہلے درجے میں ہے اور بعض نے کہا ہے سرد و تر دوسرے درجے میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تر تیسرے درجے میں ہے اور بعض نے سردی و تری میں معتدل بتایا ہے جنگلی بتھوے کی سردی و تری بستانی سے کم ہے

خواص و فوائد سیردی اور لطافت پیدا کرتا ہے مگر سردی پیدا کرنے میں بوہا خوردے زیادہ ہے ۔ بتھوے میں ردع اور تحلیل دونوں کی قوت ہے ہر قسم کے گرم ورم کو خواہ اندر ہو یا باہر نفع دیتا ہے بعض نے یوں کہا ہے کہ اورام گرم کو ابتدا میں نافع ہے اور اس کا لیپ اورام دموی کو ابتدا اور انتہا دونوں میں مفید ہے حلق کے اورام کو بہت نفع پہونچاتا ہے اور سینے کی تلیین کرتا ہے جن کو گرمی سے کھانسی اور سل کا عارضہ ہو انکی لئے مناسب ہے ایسے شخصوں کو روغن بادام میں پکا کر کھانا چاہئے پیٹ کے ملین کرنے میں پالک سے بھی بڑھا ہوا ہے جسکے جگر میں گرمی ہو اسے بھی مفید ہے گرم مزاج والوں کو بھی موافق ہے جلد ہضم ہوتا ہے خلط صالح پیدا کرتا ہے قبض دفع کرتا ہے پاخانہ کھول کر لاتا ہے یعنی ملین شکم ہے جگر کے سدے کھولتا ہے یرقان کو مٹاتا ہے استسقا کو بھی نافع ہے صفراوی مزاج کو اس سے راحت پہونچتی ہے پیاس کو تسکین دیتا ہے تیزیوں کو زائل کرتا ہے چقندر اور تمام ترکاریوں سے اس امر میں بہتر ہے کہ معدے سے جلد خارج ہو جاتا ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اس میں تحلیل کی قوت ہے نہ اسلئے کہ اس میں لزوجت ہے ۔ رازی کہتا ہے کہ اس سے سرد و تر اور چپ پیدار غذا حاصل ہوتی ہے گرم مزاج والوں کو چاہئے کہ جوش کرکے اور روغن زیتون میں بھون کر اور گرم مصالح ملا کر کھائیں اسکو۔

جوش کرکے دہ پانی شکر ملا کر پینے سے دست آتے ہیں اور گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے اور تلی کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے ایسی گرم دواؤں کے ساتھ جو محلل نہوں کھانے سے قوت باہ بڑھاتا ہے اسکے پکے اور اُبلے ہوئے پتوں کے لیپ سے گرمی کے ورم تحلیل ہو جاتے ہیں فساد خون۔ بواسیر پیٹ کے کیڑوں اور سرسام کے لئے مفید ہے اسکے پتوں کو جوش کرکے دہ پانی پینے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے اور سدہ کھولتا ہے۔ اسکے جوشاندے سے رنگین پشمینے کو دھونے سے دھبہ تو چھوٹ جاتا ہے اور رنگ میں تغیر نہیں آتا۔

وید کہتے ہیں کہ بتھوا خواہش طعام پیدا کرنیوالا بھوک لگانے والا اور ہاضم ہے ہضم میں ہلکا اور ملین شکم مزہ دار کھوا میں شیریں چرب اور کیلوس میں بھاری کیڑوں کا قاتل ہے۔ تلی اور صفرا کے امراض میں بتھوے کو پکا کر مریض کو کھلانا بہت مفید ہے بتھوے کا عرق نکال کے اس میں نمک ڈال کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہیں بتھوے کے تو تنگے خالص رس میں مصری ملا کے پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اسکو پکا کر کھلانے سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے کیونکہ یہ ملین شکم ہے اندرونی اعضا کا سدہ دور کرنے کے لیے اسکے پتوں کے خالص رس میں کالی مرچیں اور نمک ملا کے پلانا چاہئے اسکے بیج اور تمباکو کے پھولوں کو پیس کر گھی میں ملا کر لگانے سے شریان کا زخم مٹ جاتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے معدہ میں پہنچتے ہو جاویں تو اُن کو دفع کرتا ہے صفرا اور بلغم اور باد کے فساد کو دور کرتا ہے معدن الشفاء میں لکھا ہے کہ بتھوا اور چندن بتھوا دونوں ایک سے افعال رکھتے ہیں مدر ہیں ملین ہیں مزے میں اسکے تھوڑی سی شیرینی اور شوریت یعنی کھاری پن ہے ہضم کے وقت تلخ ہو جاتے ہیں باد اور بلغم کو دفع کرتے ہیں کھانے کی خواہش پیدا کرتے ہیں زور اور عقل کو بھوک بڑھاتے ہیں کیڑے دور کرتے ہیں بعض ویدوں نے لکھا ہے کہ بتھوے کو پکا کر کھاتے ہیں تو ہضم کے وقت کھاری اور تیز ہوتا ہے فرو دیتا ہے تمام امراض کو دور کرتا ہے عقل اور ہاضمہ بڑھاتا ہے جڑ اس کی بہت گرم ہے قوت دیتی ہے +

اب میں اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں کہ بڑا بتھوا جسے بتاتی کہتے ہیں کھانے کے بعد بہت بادی پیدا کرتا ہے اور نہ خود کچھ مزیدار ہوتا ہے بلکہ تھوڑی سی لعابیت کی وجہ سے سیٹھا معلوم ہوتا ہے البتہ بہت اہتمام سے پکایا جائے تو دوسری بات ہے **مضر** سرد مزاج والوں کو اور سرد معدے کو اور ریاح غلیظ پیدا کرتا ہے **مصلح** چقندر کے ساتھ پکانا گرم مصالح ڈالنا اور کانجی کے ساتھ کھانا **بدل** پالک۔

بتھوے کا بیج

تخم سلمہ (ف) بزر السرمق (ع)

صفات وشناخت مشہور و معروف ہے سبز زردی مائل ہوتا ہے اور گول دانہ ہوتا ہے تھوڑا سا لعاب دار شوریت لئے ہوتا ہے طبیعت گرمی و سردی میں معتدل ہے اور پہلے درجے میں خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ گرم ہے اسی لئے اس میں جلا اور تلیین ہے
خواص و فوائد مادے کو تحلیل کرتا ہے سدہ کھولتا ہے دست آور ہے پیشاب کا اور ادرار کرتا ہے سات ماشہ

جھوے کے بیج نمک اور گرم پانی اور شہد کے ساتھ پینے سے مرہ صفراء قے کے ذریعہ سے نکل جاتا ہے نمک اور شہد کے ساتھ معدے کا بھی تنقیہ کرتے ہیں اگر گرمی کی وجہ سے ظاہر عضو پر ورم آجائے تو پیسکر ماءالعسل میں ملاکر لیپ کرنا چاہیئے اور اگر باطن میں ورم ہو تو پیسکر سکنجبین اور گلاب اور جلاب کے ساتھ پلائیں چونکہ انہیں قوت جلاء ہے اسلیئے ایسے یرقان کو جسکا سبب سدہ جگر ہو نافع ہیں روزانہ سات ماشہ کی مقدار میں اکیس دن تک ماءالعسل کے ساتھ کھانے سے سدے دور ہوجاتے ہیں انہیں یہ خاصیت ہے کہ انکے کھانے سے ذکر میں استادگی اور قوت باہ پیدا ہوتی ہے انکو بدن پر ملنے سے بہل اور داغ دفع ہوتے ہیں جنگلی جھوے کے بیج سوا تولہ لیکر اکتالیس تولہ پانی میں جوش دیں جب نصف پانی جل جائے تو ملکر ایسی عورت کو پلاویں جسکے مشیمہ کئی دن سے رک گیا ہو اس سے نکل آئے گا قبض بواسیر کو دفع کرتے ہیں علاج الغربا میں لکھا ہے ڈیڑھ تولہ جھوے کے بیج آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا پانی باقی رہے چھانکر حاملہ کو پلادیں پیٹ کا بچہ نکالنے کے لیئے بےنظیر ہے۔ ایک ویدک کی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ بچہ ہونے کے وقت اس طرح پینے سے حاملہ کو تکلیف معلوم نہیں ہوتی اسکے بیجوں کو پیسکر شہد میں ملاکر چاٹنے سے سُرخ بادہ مٹتا ہے حمل گرنے کے بعد ان بیجوں کا جوشاندہ پینا مفید ہے **مضر** مقعد کو **مصلح** قند و گلاب اسہال اور قے کے زور کے لیئے مصلح نمک اور گرم پانی ہیں **مقدار خوراک** پونے سات ماشے سے نو ماشے تک

بھانڈ (ھ)

بفتح بائے موحدہ و فتح ہائے ثقیل و سکون الف و فتح نون و ہائے مختفی ہندی میں اسکو مثال (بفتح میم و سکون تائے ثقیل و فتح نون و سکون الف و لام موقوف) بھی کہتے ہیں

صفات و شناخت ایک قسم کا دانہ ہے چنے سے زیادہ سخت اور چنے کی طرح گول ہوتا ہے رنگ سفید اور پھلی کے اندر رہتا ہے یہ پھلی دو گرہ کے برابر ہوتی ہے اور موٹی آدھی انگلی کے برابر ہوتی ہے اسکا پودا نہ تو بالکل زمین پر بچھا ہوتا ہے اور نہ بالکل کھڑا ہوتا ہے پتا اسکے گول ہوتے ہیں ان کی نوک باریک اور دراز ہوتی ہے رنگ پھلی کا سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے کچی پھلی کی ترکاری مزے کی ہوتی ہے سوکھے دانے بھونکر نمک اور لال مرچ اور لیموں کی تھوڑی ترشی ملاکر کھاتے ہیں گوشت میں بھی شریک کرکے پکاتے ہیں کذا فی کتب الفارسیہ ان بھونٹ چکتیا ساگر اور گھنٹ سالگرام وغیرہ میں ہے کہ مرہٹی زبان میں مٹر کو بٹانیں بفتح بائے موحدہ و تائے ثقیل و سکون الف و کسر نون و یائے مجہول و نون آخر غنہ کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے

خواص و فوائد مدر بول ہے پرانے سوزاک کو نافع ہے بلغم کو دفع کرتا ہے معدے کی رطوبات کو خشک کرتا ہے کمر کو قوت دیتا ہے سنگ گردہ کے لیئے بہت مؤثر ہے چنے کی طرح مفید نہیں **مضر** صفرا پیدا کرتا ہے ردی الکیموس ہے درد سر پیدا کرتا ہے درد مفاصل کو بڑھاتا ہے **مصلح** ترشی اور بڑ کے درخت کا پھل

بٹلو (ھ)

بکسر بائے موحدہ وسکون تائے ثقیل وضم لام وسکون واو اسے بٹلاک بکسر بائے موحدہ وسکون تائے ثقیل وضم لام وسکون کاف فارسی بھی کہتے ہین

صفات وشناخت جنگلی درخت ہے اسکے پتے رواسن کے پتون سے کسی قدر مشابہت رکھتے ہین اور انپر انشان ہوتی ہے مثل کاغذ افشانی کے اس درخت کی چھال ہلدی کی طرح زرد ہوتی ہے اور تیز اور قدرے بودار ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم خشک ہے

خواص و فوائد بلغمی کھانسی کو نافع ہے بھوت پریت کے لیئے استعمال کرتے ہین جن اور آسیب کی حفاظت کے لیئے کام مین لاتے ہین اسکے بیجون کی دھونی تپہائے شیطانی کیلئے موثر ہو

بٹیر (ھ)

بفتح بائے موحدہ وکسر تائے ثقیل ویائے تحتانی مجہول ورائے مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک پرندہ ہے خاکی رنگ اور خالدار تھوڑا تیرہ ہوتا ہے اور پرون پر سیاہ و سفید لکیرین بھی ہوتی ہین نر کو لڑانے کے لیئے پالتے ہین اور مادہ کو حلال کرکے کھا لیتے ہین نر کے کنٹھی ہوتی ہے مادہ کے نہین ہوتی چنک دکسر جیم فارسی وفتح نون وسکون کاف تازی بٹیر سے چھوٹا ہوتا ہے اسکے سینے پر سیاہ خال تمام چھوٹے بریشلیے ہوتے ہین اور کنٹھی بھی سیاہ ہوتی ہے جاڑون مین بہت ملتا ہے اسکو بھی لڑاتے ہین اور ایک تیسرا پرندا نہین سے اور بھی ہے اسے ڈرہ تائے ثقیل کے ضمے اور واو معروف اور رائے مہملہ مفتوح اور سکون ہا سے کہتے ہین یہ بٹیر سے بہت چھوٹا ہوتا ہے بلکہ چنک سے بھی چھوٹا ہوتا ہے یہ پرند بھی آپس مین لڑتا ہے اور بٹیرون کے ساتھ پایا جاتا ہے اور بہت کم ملتا ہے لڑکے اور بچے پالتے ہین جوان آدمی اسکی پروا نہین کرتے اور نہ اسکی لڑائی قابل اعتبار ہے صیدگاہ شوکتی مین لکھا ہے کہ بٹیر کی چار قسمین ہین ایک چنک دوسرا گھاگس تیسرا کلفا چوتھا گھاگس کلفا نشان عمدہ کا یہ ہے کہ خط وخال باریک ہون پیٹھ اور چونچ اور ناخن سیاہ ہون قد وقامت دراز ہون جوڑ بند ہاتھ پیر کے مضبوط ہون قسم دوم گھاگس کو سردی کے موسم مین پالتے ہین نر کے حلقوم پر دو کنٹھے سیاہ ہوتے ہین اور مادہ کے حلق پر ایک کنٹھی ہوتی ہے جاڑے کے موسم مین لڑتا ہے مگر بٹیر سے کم کلفا نہایت بزدل ہوتا ہے سیکڑون مین ایک قابل لڑائی کے نکلتا ہے مثل بٹیر کے اور اسکے پیرونپر ایک خط زیادہ ہوتا ہے گھاگس کلفا ذبح کرکے کھانے کے قابل ہوتا ہے لڑائی کے لائق نہین ہے۔ بٹیر کو سلوے اور سمانی بھی لکھا ہے سلوے اور اسکے ایک ہونے مین توکوئی شبہ نہین کیونکہ اسکو پانی کا پرند بتاتے ہین اور بٹیر خشکی کا پرند ہے کہتے ہین کہ سلوے دریائے شور کے کنارے نیز اطراف مصر وحبشہ مین رہتا ہے مگر سمانی کے اور بٹیر کے ایک ہونے اور نہونے مین گفتگو ہے بعض یہ کہتے ہین کہ سمانی بٹیر نہین ہے اور اکثر کا قول یہ ہے کہ یہ دونون ایک ہین

انطاکی کہتا ہے کہ سمانی خریفی پرند ہے اور بٹیر بھی خریف میں بہت ہوتا ہے اور ربیع میں کم بعض کہتے ہیں کہ
بٹیر بادل کی گرج سنکر مر جاتا ہے اور اسی وجہ سے قتیل الرعد کہلاتا ہے مگر یہ بات درست نہیں چنانچہ
سمانی کے بیان میں گیلانی قتیل الرعد کے متعلق شرح قانون میں لکھتا ہے لیس بحق ہاں اتنا ضرور ہے
کہ بڑا ڈرپوک پرند ہے مگر آدمی سے مالوف بھی جلد ہو جاتا ہے قتیل الرعد کا قصہ سلوے کیلئے بھی ثابت کرتے
ہیں بعض نے لوے کو بٹیر کی قسم سے لکھا ہے مگر وہ جدا گانہ ہے اسکے پاؤں میں تیتر کی طرح کانٹے ہوتے
ہیں اور لڑانے کے لئے اسے بھی پالتے ہیں بٹیر سے ذرا ہی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اسکو کوئی بھی بٹیر کی قسم
سے نہیں گنتا **طبیعت** بٹیر کو محیط میں گرم پہلے درجے کے پہلے مرتبہ میں اور خشک لکھا ہے لیکن اہل
تجربہ جانتے ہیں کہ زیادہ گرم وخشک ہے پس جس نے دوسرے درجے میں گرم وخشک لکھا ہے
کچھ جھوٹ نہیں لکھا ہے اور حکیم شریف خان کا گرمی وسردی میں معتدل لکھنا بھی تجربے کے خلاف
ہے ویدون نے تو عجیب ہی کیا ہے کہ اسکے گوشت کو سرد بتایا ہے اور یونانی اطبانے سمانی میں لکھا ہے
کہ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا مزاج مرغی اور چکور کے مزاجوں کے درمیان
میں ہے اور مرغی کے مزاج کی طرف زیادہ مائل ہے اور زیادہ اُس سے لطیف ہے۔

خواص وفوائد اسکو پکا کر کھانے سے [illegible] اور گردے کے سدے کھلتے ہیں قوت ہاضمہ بڑھتی ہے
بواسیر ریحی اور معدے کے نفخ اور اقسام استسقا کو نفع پہونچاتا ہے پیشاب اور خون حیض کو جاری کرتا ہے
اس سے خون زیادہ بنتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے بشرطیکہ ہضم کرتا ہے گردے اور مثانے کی پتھری کو
نکال دیتا ہے سردی کے درد مفاصل کو نافع ہے زلق الامعا اور [illegible] یعنی سنگرہنی کو نافع ہے خاصکر سنگدانہ
اُس کا اس کام کے لئے بہت نافع ہے جن عورتوں کے بچہ پیدا ہوا ہو ان کے لئے اس کا شوربا بہت
مناسب ہے اسکے گوشت میں خاصیت یہ ہے کہ رقت قلب پیدا کرتا ہے خصوصاً اُس کے دل میں
یہ خاصیت بہت زیادہ ہے اسکا گوشت عورتوں کی باہ کو جوش میں لاتا ہے اسکے گوشت کا قلیہ شوربے دار کباب
سے بہتر ہے اسکے انڈے بچوں کو کھلائیں تو جلد بولنے لگیں اگر اسکے سینے کو چیر کر ہوام کے کاٹنے کی جگہ باندھیں
تو زہر کو جذب کرے اُسکے خون کا کان میں ڈالنا درد کو تسکین دیتا ہے اسکی بیٹ کا لیپ کلف اور نمش کو
کھوتا ہے اسکے پر کی دھونی بخار کو دور کرتی ہے اسکے پتے کو ہر روز دو جو کی مقدار میں چاٹنے سے مرگی جاتی
رہتی ہے ایک عدد بٹیر کو اسطرح بھونکر کہ آلائش بھی صاف نکل جائے کھانا اور اسے کتے کے کاٹے ہوئے کو نہایت مفید ہے
وید کہتے ہیں کہ بٹیر کا گوشت کھانے سے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تپ اور اخلاط ثلثہ کے فساد کو مٹاتا
ہے حکیم شریف خان نے لکھا ہے کہ اس کا گوشت کمزوروں کے لئے بہت موافق ہے بیماروں کے
بھی مناسب ہے قبض پیدا کرتا ہے **مضر** زیادہ کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے گرم مزاج والے کو مضر ہے
اور اس کی کثرت کزاز اور تشنج اور غدود بھی پیدا کرتی ہے مگر ہماری طرف جو لوگ اسکو زیادہ
کھاتے ہیں وہ بجز گرمی وخشکی کے دوسری شکایت نہیں کرتے **مصلح** انگور ترش اور انار ترش کے
پانی مصری یا بتاسے کو ملاکر پینا یا کدوے شیریں و دراز کیساتھ پکانا یا انار اور نارنگی اور کوفتہ کھانا اور تل کے تیل [illegible]

بادام کے تیل اور گھی میں پکانا بھی مصلح بتاتے ہیں میٹھے پانی میں پکانے سے بھی اصلاح ہوجاتی ہے۔

بجرودنتی (دھ)

بفتح بائے موحدہ وفتح جیم تازی وسکون رائے مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون نون وکسر تائے فوقانی ویائے معروف

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے جو زمین سے دو تین گرہ سے زیادہ اونچی نہیں ہوتی۔ اسکی پتلی پتلی شاخیں جھکے آس پاس پھیلے ہوتے ہیں زمین سے پھوٹ کر کچھ کھڑی اور کچھ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور پتھر زمین پر بوٹی اگتی ہے ان شاخوں پر گھنڈیاں نصف گرہ کے مانند لگی ہوتی ہیں یہ گھنڈیاں اکٹھی ہوتی ہیں جیسے سوراخوں میں باریک باریک پتلے نرم نرم کانٹے ہوتے ہیں اسکے پتوں کی وضع انار کے پتوں کی سی ہوتی ہے مگر انسے بہت چھوٹے ہوتے ہیں [illegible] شاخوں سے علیحدہ نہیں پائے جاتے جب اسکی شاخ زمین پر گرجاتی ہے تو اس میں جڑ نکل آتی ہے اور گھنڈیاں پیدا ہوجاتی ہیں اور شاخ کے سر پر بھی گھنڈی ہوتی ہے تازہ کے رنگ میں سرخی ہوتی ہے میں نے منجن کے لئے بجرودنتی منگائی تھی تو سوکھی ہوئی کا رنگ سرخ سیاہی مائل تھا میرے ایک دوست نے مجھکو بہت سی بجرودنتی بھیجی تھی جو [illegible] واقع کوہستان ملک میواڑ سے اسکو اکھڑوایا تھا وہاں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اسکے پودے گیندے [illegible] طرح جھاڑ دار گھنے تھے اور قد وقامت میں بڑے سے بڑا نہال دو ہاتھ تک اونچا پتے اور یہ سبز [illegible] رنگین سرخی مائل ڈالیاں سرخ سیاہی مائل جگہ جگہ سے رنگ کی تھیں اور ڈالیاں اسکی سوا انچ تک موٹی تھیں [illegible] سے معلوم ہوا کہ بجرودنتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک چھوٹی دوسری بڑی جو لوگ دانتوں کے واسطے اسکے فائدہ [illegible] ہیں وہ اسکی ڈالی سے مسواک کرتے ہیں اور یہ ڈالی بڑی قسم کی ہوتی ہے اس کا جو کچھ حلیہ لکھا ہے یہی [illegible] ہے اس کے سوا جن لوگوں نے بجرودنتی کا اطلاق اور درخت پر کیا ہے یہ درست نہیں طبیعت گرم پہلے درجے میں خشک تیسرے درجے میں

خواص وفوائد اسکو پانی میں جوش دیکر کلی اور غرارہ کرنے سے کمزور دانت قوی ہوجاتے ہیں۔ اور دانتوں سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے اگر خشک بجرودنتی کو نمک کیساتھ پیکر دانتوں پر ملیں تو مسوڑھوں میں قوت آسکے چابنے سے بھی دانتوں میں قوت آتی ہے اگر اسکے ہموزن درخت مولسری کی چھال لیکر کوٹ کر منجن بنائیں تو مسوڑھوں کی کمزوری کے لئے بے نظیر ہے۔ یہ منجن کا نسخہ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور مسوڑھوں کا گوشت جاتا ہے اور درد دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ نیلا تھوتھا، کوڑھ، سفید کتھا، زیرہ سفید، مصطگی، بجرودنتی تین تین ماشہ نمک لاہوری سوختہ سوکھا ہوا دھنیاں کیس چھ چھ ماشہ کپور کچری کباب چینی ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ نیلے تھوتھے کو گرم توے پر رکھکر آگ پر اتنا بھونیں کہ سفید ہوجائے زیرے اور دھنئے کو بھی کچھ بھون لیں تاکہ رنگ میں سرخی آجائے پھر سب کو کوٹ کر چھانکر دانتوں پر ملیں اور چار گھڑی تک کلی نکریں۔ اسکی لکڑی سے مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اس کا جوشاندہ بلغمی تپ کو کھوتا ہے اسکے پتے تین تولہ لیکر پیکر تین تولہ گائے کے گھی میں ملا کر کھائیں تو شانے کی پتھری بہت جلد خارج ہوجائے اسیطرح ایک ہفتہ تک کھانے سے اثر میں پیدا ہوتا ہے ؎

بجو (ھ)

بکسر بائے موحدہ وضم جیم تازی مشدد و سکون واو معروف ۔ سرناگی (ھ)، خورکہ (ف)، زبرب (ع)

صفات وشناخت ایک جانور ہے بلی کے برابر بڑا ہوتا ہے اور کوئی بلی سے بھی بڑا ہوتا ہے منھ پر اسکے سفید وسیاہ خط ہوتے ہیں بعض کے بدن کا پوست بھی ابلق ہوتا ہے۔ بجو رات کو نکلتا ہے دنکو چھپ جاتا ہے۔ کبھی آدمی کو کاٹ کھاتا ہے چھوٹے بچوں کو لیجاتا ہے مردے کو زیادہ کھاتا ہے بہت شریر ہوتا ہے مشہور ہے کہ جتنا اُسے مارو اتنا ہی فربہ ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے

خواص وفوائد اگر مردار کھاتا ہو تو اسکے گوشت سے عمدہ خون بنتا ہے اسکا گوشت ریاح کو تحلیل کرتا ہے احشائی سردی کو دفع کرتا ہے بلغم کو تحلیل کرتا ہے بوڑھوں کو اور مرطوبی مزاج والوں کو اور عورتوں کو مفید ہے اسکی کھال پر بیٹھنا یا اسکو اوڑھنا بھی اُن لوگوں کے لیئے مفید ہے جنکو سردی کی وجہ سے نقرس کا عارضہ ہو یا عرق النسا یا خدر یا درد مفاصل میں مبتلا ہوں مگر ایسے امراض میں اسکا گوشت ردی ہے خاصکر جو مردہ کھاتا ہے جنگلی کا گوشت مردہ خوار سے بہتر ہے۔ مردہ خوار کے گوشت میں اور بدن میں بدبو آتی ہے وید کہتے ہیں کہ بجو کا گوشت منی زیادہ کرتا ہے زہر کو دفع کرتا ہے امراض شکم کو مفید ہے قے کو روکتا ہے نرم اور [illegible] و بامزہ ہوتا ہے

بجورا (ھ)

بکسر بائے موحدہ وضم جیم و واو مجہول و فتح رائے مہملہ وسکون الف و جیم کے فتح اور واو کے سکون سے بھی تلفظ میں آتا ہے۔ ترنج، دہالنگ (ف)، اترج (ع)

صفات وشناخت اسکا درخت فی الجملہ کاغذی لیمو کے مشابہ ہوتا ہے اسکے تمام اجزا طب میں مستعمل ہیں جب لفظ ترنج بولا جاتا ہے تو پھل مراد ہوتا ہے جو گول درازی مائل ہوتا ہے پوست زرد رنگ اور سخت ہوتا ہے اندر کا گودا سفید اور موٹا اور تھوڑا سا شیریں ہوتا ہے اسکے گودے کے اندر ترشی کی پھانکیں ہوتی ہیں کرنے میں اور اس میں یہی فرق ہے کہ اسکی ترشی کے اوپر سفید گودے کا دل نہیں ہوتا فقط چھلکا ہوتا ہے اقرابادین میں لکھا ہے کہ صاحب صید نہ کہتا ہے کہ ہندوستان کا ترنج شیریں ہوتا ہے شاید اسنے شربتی لیمو دیکھا ہوگا اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے ہندوستانی ترنج ایسا بھی دیکھا ہے کہ ترنج کے اندر ترنج تھا جن میں سے ایک شیریں تھا ایک ترش یہ یاد نہیں کہ کونسا شیریں تھا اور کونسا ترش اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید گودے کے اندر جو ترش پھانکیں کبھی ہونگی انکو بجورے کے اندر بجورا تصور کرلیا ورنہ ہندوستان میں سوائے شربتی لیمو اور مالٹی کے دوسرا لیمو شیریں نہیں ملتا شربتی چھوٹا ہوتا ہے اور مالٹی بڑا بڑی نارنگی کے قد میں ہندوستان کے بجورے کی بابت یہی تحقیقات ہے اور ملکوں میں اسکی دو قسمیں ہوں تو ہوں چنانچہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ بجورا دو قسم کا ہوتا ہے شیریں وترش افعال دونوں کے قریب قریب ہیں مگر ترش زیادہ فائدہ مند ہے

شیرین اور ترش دونوں میں زرد رنگ اور تلخ مزہ پوست کے اندر سفید رنگ دلدار گودا ہوتا ہے جسکے
مزے میں ذراسی شیرینی ہوتی ہے اور لغت فارسی میں اسکو آبست کہتے ہیں تخم اترج اور گوشت ترنج
اور بجورے کا گودا اور ریشہ بالنگ اور تخم اترج یہی ہے جو اسکے اندر سفید پردوں میں پھانکیں ہوتی ہیں ترش
قسم کی پھانکوں میں ترش گودا نکلتا ہے اور شیرین قسم میں شیرین گودا ہوتا ہے اسحاق بن سلیمان نے کہا ہے
کہ بجورا دو قسم کا ہوتا ہے (۱) پھیکا اور خفیف شیرینی رکھتا ہے (۲) ترش مزہ بعض کا بیان ہے کہ فارسی
میں چھوٹی قسم کو ترنج اور بڑی قسم کو بالنگ کہتے ہیں بعض ملکوں میں اسکا حجم اتنا بڑا ہوتا ہے کہ بارہ رطل
سے لیکر تیس رطل تک ہوتا ہے چنانچہ اسکندریہ اور اُسکے بعض علاقوں میں ایسا ترنج پایا جاتا ہے اور اسکے
بیج طولانی منقری شکل سفید چھلکے میں ہوتے ہیں جنکا گودا سفید اور مزہ تھوڑا تلخ ہوتا ہے اسکے پتے کاغذی
لیموں کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں پھول سفید اور پتیاں اسکی طولانی ہوتی ہیں جنمیں خوشبو آتی ہے
اسکا پھول کرنے کے پھول سے بڑا ہوتا ہے اسکے درمیان میں زرد رنگ کے تار ہوتے ہیں جنکو بجورے
کی کیسر کہتے ہیں گرم ملکوں میں پیدا ہوتا ہے سرد میں نہیں ہوتا اسکی ڈالی کا دیتے بھی لگاتے ہیں اور قلم بھی لگاتے ہیں
اور بیج بھی بوتے ہیں بیج بونے سے دیر میں بڑھ کر پھل دیتا ہے تحفہ سنگرہ میں لکھا ہے کہ بعض جنگلوں
میں خودرو بھی بجورے کا پیڑ ہوتا ہے اسکا پھل درخت میں دیر تک ٹھہر سکتا ہے یہان تک کہ دوسرے
موسم کے پھل لگنے تک رہجاتا ہے کوکن اور بنگالہ وغیرہ بعض مقاموں میں دو موسم میں پھل لگتا ہے کیا
جاڑوں کے وسط میں دوسرے موسم گرما کے آخر میں کہ ترشی کی ابتدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ اگر کدو کو
جلاکر اُسکی راکھ اسکے درخت کی جڑ میں ڈالدیں تو بہت اچھا پھل بہتر وہ بجورا ہے جسکا اوپر کا چھلکا
چکنا اور رنگ سنہری ہو اور بڑا گول درازی مائل ہو اور بالکل گول ہوتا ہے اسکے چھلکے اور گودے کا
جو پھانکوں کے اوپر ہوتا ہے مربا ڈالتے ہیں حماض اترج اسکی ترشی کے نچوڑے ہوئے رس کا نام ہے
اور کبھی پھانکوں کے اندر کے ترش گودے پر حماض کا اطلاق ہوتا ہے بجورے کو جو میں رکھدینے
سے مدت تک سالم رہتا ہے **طبیعت** سب سے اوپر کا زرد چھلکا پہلے درجے میں گرم اور دوسرے
میں خشک ہے شیخ نے ایسا ہی لکھا ہے صاحب کامل و صیدنہ کہتے ہیں کہ دوسرے درجے میں گرم
وخشک ہے اور اسکے پتوں اور پھولوں کی طبیعت شیخ کے نزدیک پہلے درجے میں گرم و تر ہے بعض
نے دوسرے درجے میں گرم و تر بتایا ہے اور ایک جماعت نے پہلے درجے میں سرد و تر کہا ہے
اور زرد چھلکے کے اندر کا سفید گودا اگر شیرین ہے تو دوسرے درجے میں سرد و تر ہے لیکن سردی
اسکی تری سے زیادہ ہے اور اگر ترش ہے تو تیسرے درجے میں سرد و خشک ہے اور بعض کہتے ہیں کہ
تری و خشکی میں معتدل ہے اور پھانکوں کے اندر کا گودا اگر ترش ہے تو دوسرے درجے کے آخر میں سرد
و خشک ہے اور شیخ تیسرے درجے میں سرد و خشک کہتا ہے اور شیرین گودا سرد و تر ہے اور بیج اسکے
پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک ہیں اور شیخ کے نزدیک تیسرے درجے میں
خشک ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ گرم ہیں اور تھوڑی سی رطوبت رکھتے ہیں اور بعض دوسرے درجے میں

سرد جاتے ہین جالینوس نے کہا ہے کہ بجورے کی ترشی اُن اشیا کے درجے مین داخل ہے جو تیسرے
درجے کی سردی وخشکی پیدا کرتی ہے اسحاق بن سلیمان نے لکھا ہے کہ وہ پھل جس کا اندرونی گودا پھیکا
ہوتا ہے تیسرے درجے مین سرد وتر ہے مگر سردی اس کی تری سے زیادہ ہے اور جس کا گودا
ترش ہے وہ تیسرے درجے مین سرد وخشک ہے اور عبداللہ بن احمد نے شمس الدررمین
بجورے کو گرم وتر بتایا ہے ؛

خواص وفوائد بجورے کی ترشی گرم مزاج والے کے دل کو قوت دیتی ہے گرمی کو بجھاتی ہے اور
گرم مزاج مین مقوی باہ ہے کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے صفرا اور خون کی حدت کو توڑتی ہے غم ورنج
کو جس کا باعث صفرا ہو دور کرتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے اور احشا کی گرمی شافی ہے خفقان گرم کو نافع ہے
دل اور معدے کے التہاب کو دور کرتی ہے قابض ہے اور شمس الدررمین لکھا ہے کہ قبض زائل کرتی ہے
پرانے دستونکو جو جگر سے ہون اور پرانی صفراوی قے اور یرقان کو دور کرتی ہے اسکے لگانے سے داد اور
چھائین جاتے رہتے ہین کیونکہ اسمین جلابت ہے معدے کی حرارت کا مقابلہ کرنا اسکے خواص مین سے ہے گرم
مزاج والے کے معدے کو قوت دیتی ہے اور معدے مین جو کچھ صفرا پیدا ہو گیا ہو اُسے زائل کرتی ہے لطافت پیدا
کرتی ہے مقطع ہے اسکے چھلکے اور سفید گودے مین دوائیت کیساتھ غذائیت ہے مگر ترشی مین ذرا بھی غذائیت
نہین اور بیجون مین غذائیت ہے اس ترشی کو لگانے سے کپڑے سے روشنائی کا داغ چھوٹ جاتا ہے اور
اسکو سیاہی مین ڈالنے سے روان ہو جاتی ہے اور لکھے ہوئے پر لگانے سے حروف جلد زائل کردیتی ہے
اسکے کھانے سے صفراوی مالیخولیا اور توحش اور وسواس کو نفع ہوتا ہے ذہن اور حافظے کی تیزی
بڑھتی ہے دماغ کی طرف بخارات اُٹھتے ہون تو اُنکے روکنے کے لئے مفید ہوا ہے اسکے کھانے سے خمار
کو اور خمار کی وجہ سے دردسر کو نفع ہوتا ہے اسکے پانی مین اگر روٹی بھگو کر کھائی جائے تو اُس دردسر
اور دوران سر کو نفع ہو جو خلوے معدہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اور ایسی غذا کو جس مین اس ترشی کا پانی
داخل ہو کھانے سے اُس مالیخولیا کو نفع پہونچتا ہے جو ایسے سودا کی وجہ سے پیدا ہوا ہو جو صفرا اور خون
مین گرمی آجانے سے بنا ہو اور مالیخولیاے مراقی کو بھی فائدہ پہونچتا ہے اس کو گوشت کے ساتھ پکا کر
کھانے سے پیاس دفع ہوتی ہے دست اور وہ قے جن کا سبب مرۂ صفرا اور مرۂ سودا ہو بند ہوتے ہین
بلغم کے سبب سے سدے پڑ گئے ہون تو کھل جاتے ہین یہ ترشی صفرا کو معدے اور آنتونکی طرف
رجوع ہونے سے روکتی ہے اسکو آنکھون مین لگانے سے آنکھونکی زردی جو یرقان سے ہو دور ہوتی
ہے اگر بلغم کی وجہ سے سانس لینے کے اعضا مین تنگی آجائے تو اسکے پانی سے غرغرہ کرنے سے چوڑے
ہو جاتے ہین اس کا شربت بنا کر پینے سے گرم مزاج والے کے دلکو تفریح ہوتی ہے اور گرمی کا خفقان
زائل ہو جاتا ہے اور اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے دماغ کی طرف ابخرے چڑھنے نہین دیتا صفراوی اور
خونی ابخرون سے سر مین چکر اور سدر پیدا ہو جائے تو اُسے نافع ہے بہ نسبت ترشی ترنج کے اسکا رب صفراوی
دستون کے بند کرنے مین زیادہ موثر ہے بلکہ ہر قسم کے جگر کے دستون کو بند کرتا ہے اگر موتیون کو اس کے

رس مین ڈالکر کانچ کی کٹھرل مین حل کرلین اور حمام مین جاکر اسکو پیوین تو تمام اعضاے رئیسہ کو نفع بخشے اور معدے کو قوت دیوے استسقا کو نفع پہونچاے اس سے گرم مزاج والون کی بھوک بڑھ جاے اس کے پینے سے ہر قسم کے شر دب زہر کو بھی نفع پہونچتا ہے اس ترشی مین جواہرات کو کرر بھگونے سے ملائم ہوجاتے ہین اس کا رب صفرادی قے کو روکتا ہے اور معدے کے اجزا کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اس کے پانی سے مرد کی قوت باہ کم ہوجاتی ہے تندی اور شہوت کی تیزی گھٹ جاتی ہے یہ ترشی عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے بلکہ تمام پھل کو سرکے یا شراب مین پکاکر نقرس اور درد مفاصل پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اس کو ذات الجنب وغیرہ مین کھانے سے بہت نقصان ہوتا ہے شمس الدرر مین لکھا ہے کہ اسکو کھانے سے حرارت غریزی معدے مین پراگندہ ہوتی ہے سینے اور حلق کے امراض کو نفع پہونچتا ہے اس سے کھانسی اور منھ کی بدمزگی جاتی رہتی ہے ہاضمے کا ضعف مٹتا ہے معدے کو قوت پہونچتی ہے بلغم رفع ہوتا ہے اس کا کسی موسم مین کھانا منع نہین چاہیے کہ جاڑے مین شہد کیساتھ گرمی مین قند کے ساتھ اور برسات مین سونٹھ یا کسی نمک کیساتھ کھاوین شمس الدرر مین لکھا ہے کہ اس کا چھلکا تلخ مزہ تند اور گرم اور خشک اور چرپرا ہے۔ پیلا چھلکا بالخاصیت دل کو تفریح پہونچاتا ہے مفرحات تریاقیہ مین داخل ہے اس کی ترنجی کی خاصیت کو قوت دیتی ہے سرد اعضا اور دل و دماغ اور جگر و معدہ اور انتون کو قوت دیتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے اس چھلکے کو سکھا کر کپڑون مین رکھنے سے کیڑے نہین لگتے اس کا مربا اس خفقان کو دور کرتا ہے جو دل کی سردی سے ہو اور دل کے تمام سردی کے امراض کو نافع ہے اس کا کھانا بھی دل کو قوت دیتا ہے مزاج مین اعتدال پیدا کرتا ہے اس کی جوارش شہد مین بنا کر کھانے سے معدے مین قوت آتی ہے ہاضمہ بڑھتا ہے یہ چھلکا سرد آنتون کے لئے بہت نافع ہے بلغمی تشنگی کو تسکین دیتا ہے یہ چھلکا اپنی سختی کی وجہ سے دیر مین ہضم ہوتا ہے اس کا مربا شہد مین بنانے سے یہ عیب جاتا رہتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے زیادہ کھانا اس چھلکے اور مربے دونون کا نقصان پہونچاتا ہے اور چھلکے کو شہد کے بغیر نہ کھائین کہ وہ اس کا مصلح ہے اس کو پانی مین پیسکر پینے سے بلغمی اور سوداوی دست بند ہوجاتے ہین مقوی باہ بھی ہے گودا نفخ پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے خلط غلیظ سرد پیدا کرتا ہے کیونکہ اس مین سردی اور سختی ہے اور معدے سے دیر مین نیچے اُترتا ہے اور جب ہضم ہوجاتا ہے تو پھر اس سے بہت سا لہو بنتا ہے بدن کو معقول غذا حاصل ہوتی ہے اس کے سے دماغ کی طرف ابخرے نہین چڑھتے کیونکہ معدے کی حرارت کو مٹاتا ہے جن کے بدن مین مرہ صفرا کا غلبہ ہو انھین نافع ہے اس کو دے کو دست لانے اور نہ لانے مین کوئی اثر نہین بواسیر کو نافع ہے اسکے کھانے سے صفرا اور صفرادی ریاح کو نفع ہوتا ہے اسکے کھانے اور لگانے سے افعی کا زہر مٹتا ہے اور اسکو پیسکر شہد مین ملاکر چاٹنے سے عقرب جرارہ وغیرہ حیوانات اور دوسرے زہرون کو نفع ہوتا ہے گودا بدن کو فربہ کرتا ہے گرم مزاج کو نافع ہے

اسکے چھلکے کو جلا کر راکھ کو داد اور بہق سیاہ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے برص کے لیے بھی نافع ہے اسکے پتے نفخ دور کرتے ہین ہاضم طعام ہین معدے مین گرمی پیدا کرتے ہین آنتون کو قوت دیتے ہین سدون کو کھولتے ہین ضیق النفس بلغمی کو دور کرتے ہین اسکے پتے بچھانے سے ہوا کے فساد کی اصلاح ہو جاتی ہے اور آب و ہوا کا ضرر دور ہوتا ہے انکو پیسکر اورام بلغمی پر ضماد کرنے سے انکو تحلیل کرتے ہین اور درد کو تسکین دیتے ہین انکو چابنے سے منہ مین خوشبو پیدا ہوتی ہے مسوڑے مضبوط ہوتے ہین لہسن اور پیاز کی بدبو منہ سے دفع ہوتی ہے یہی فائدہ اسکے پھل کے چھلکے کے چابنے سے حاصل ہوتا ہے ان پتونکو جوش دیکر صاف پانی لیکر پینے سے متلی کو تسکین ہوتی ہے انکو جوش کرکے اس جوشاندہ کا پیٹ پر نطول کرنے سے پیٹ کی ریاح اور نفخ تحلیل ہوتا ہے اسکے بیج مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہین بلغمی سدے کھولتے ہین انکو جوش کرکے پینے سے بلغم لزج دستون کی راہ نکل جاتا ہے جہان بچھو کاٹ کھائے انکو پیسکر وہان لگانے سے زہر دفع ہوتا ہے اس کے درخت کی جڑ پانی مین پیسکر پینے سے بلغمی اور سوداوی دست بند ہوتے ہین۔ اسکے پھول افعال مین پتون کی طرح ہین اور اُنسے زیادہ لطیف ہین انکے کھانے سے مالیخولیا سے صفراوی اور وحشت و وسواس کو فائدہ ہوتا ہے گرمی سے درد سر ہو تو ان پھولون کو پانی مین جوش دیکر اُس پانی سے سر پر نطول کرنے سے نفع ہوتا ہے [illegible] کے پینے سے وسواس احتراقی و صفراوی کو فائدہ ہوتا ہے انکے سونگھنے سے دماغ مین بھرے ہوئے بخارات تحلیل ہو جاتے ہین دلکو قوت پہونچاتے ہین انکے سونگھنے سے دماغ مین قوت آتی ہے دماغ مین گرمی پیدا ہو جاتی ہے سدے کھل جاتے ہین فضول نکل [illegible] ہین انکا شربت دل کی گرمی دور کرتا ہے معدے کو قوت حاصل ہوتی ہے کھانا ہضم کرتے ہین بلغمی سدے کھولتے ہین انکو دوا مسہلہ مین ملانے سے انکا فعل قوی ہو جاتا ہے پیچش کو نفع پہونچاتے ہین انکو جوش دیکر پانی سے استنجا کرنے سے مقعد کا ورم تحلیل ہوتا ہے یہی فائدہ پتون کے جوشاندے سے استنجا کرنے سے حاصل ہوتا ہے اسکے پھل کے بیج محلل اور ملطف ہین دست لانے کی قوت رکھتے ہین اور ہر ایک قسم کے زہر کا مقابلہ کرتے ہین اور تمام افعال مین پوست ترنج کے مثل ہین انکو پیسکر ملنے سے رنگ مین جلا آتی ہے جھائیان دور ہو جاتی ہین انکو پیسکر منجن کے طور پر استعمال کرنے سے دانتون مین جلا آتی ہے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہین حلق مین جونک چپٹ جائے تو انکو پانی مین [illegible] پانچ تولہ وہ پانی پینے سے جونک مر جاتی ہے اور حلق سے باہر نکل جاتی ہے انکو سرکے مین جوش دیکر اور صاف کرکے غرغرہ کرنے سے بھی جونک حلق سے دور ہو جاتی ہے بواسیر کو نافع ہین انکے کھانے سے نعوظ پیدا ہوتا ہے انکو پیسکر تنہا ساڑھے تین ماشہ یا اسی قدر فلفل سفید کے سفوف مین ملا کر پھانکنے سے فی الفور خون حیض جاری ہو جاتا ہے اور فوراً حمل گر جاتا ہے انسے پیٹ کے کیڑے بھی مر جاتے ہین ان مین تریاقیت مضمر ہے اس وجہ سے فادزہر کے قائم مقام ہین اور زہر [illegible] کو دور کرتے ہین سات ماشہ انکے کھانے سے ہر قسم کے زہر کو نفع ہوتا ہے

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بجورے کو کپڑون مین رکھدینے سے کیڑا نہین لگتا اسکو یا فقط اسکے چھلکے کو شراب

مین ڈالدین تو فوراً ترش اور سرکہ ہو جاے اسکو سونگھنے سے آب و ہوا کی اصلاح ہوتی ہے اور وبا کا اثر دور
ہوتا ہے اسکے رب اور شربت کے پینے سے بھی حمیات وبائیہ کو نفع ہوتا ہے سیب کے یا شراب مین سالم کو بکاکر
پھوڑون پر لگانا نافع ہے اسکو سونگھنے سے دلکو قوت پہونچتی ہے اور بالخاصیت تفریح پیدا ہوتی ہے اسکے چھلکے کو
اوپر سے چھیلکر بغیر کچلے ہوے رس نچوڑ کر مٹی یا پتھر کی ہانڈی مین یہانتک جوش دین کہ چہارم رہجاے تو نکالکر
رکھ لین مگر یہ خراب جلد ہو جاتا ہے تھوڑی سی شکر بھی ڈالدین تو خراب نہوگا یہ نہایت سرد و خشک ہے غلبۂ
صفرا کو مفید ہے داد پر اسکے لگانے سے جاتا رہتا ہے آنکھ مین لگانے سے بالا کٹ جاتا ہے قے اس سے بند
ہو جاتی ہے پیاس کی شدت دفع ہوتی ہے زہرون کو مفید ہے یہ رب ترنج ہے یاد رکھو کہ ترنج کو چھیلکر
کھانا مناسب نہین بلکہ چھلکے کے ساتھ کھانا اور خوب چبانا چاہیئے اور اسکو تنہا کھا دین تاکہ معدے مین جلد ہضم
ہو جاے اگر اسکے ساتھ کوئی چیز ملائی جاے گی تو معدہ اور جگر اور حرارت عزیزی کو سرد کردے گا اور قولنج ریحی و
بلغمی پیدا کردیگا اسکی اصلاح شہد کرتا ہے کہتے ہین کہ بجورے کا خاصہ یہ ہے کہ اگر عورت اسکو اپنے لئے بازو پر
باندھے اور جب تک اسپر بندھا رہے حاملہ نہو اور اسکو کھانے سے حمل رہجاتا ہے اور عورت کی شہوت بجھ
جاتی ہے **مضر و مصلح** بجورے کا چھیلکا زیادہ مقدار مین کھانے سے جگر و معدہ کو نقصان پہونچتا ہے
مصلح اسکا شہد ہے اور اس چھلکے کا مربا ساڑھے سترہ ماشہ سے زائد کھانے سے گرم مزاج والے کے جگر
و دماغ کو نقصان پہونچتا ہے درد سر پیدا ہوتا ہے اسکی اصلاح بنفشے کے جوشاندے سے ہوتی ہے گودے
اور ترشی کے ساتھ کھانے سے بھی چھلکے کا ضرر مٹ جاتا ہے مگر گودا سرد مزاج والے کو مضرت پہونچاتا ہے
معدے کی حرارت عزیزی کو کمزور کرتا ہے نفخ پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے معدے کو مضر ہے قولنج
پیدا کرتا ہے اسکی اصلاح کی یہ صورت ہے کہ مری کے ساتھ کھائین یا شہد و شکر مین مربا تیار کرکے کھائین
بجورے کی ترشی سینے اور پٹھون کو مضر ہے اسکے مصلح شربت خشخاش اور [illegible] ہین اور سرد مزاج والے
کے معدے کو بھی یہ ترشی ضرر پہونچاتی ہے اسکی اصلاح شہد یا گلقند عسلی اور سکنجبین عسلی سے ہوتی ہے اور سرد
مزاج والے کی آنتون کو بھی ترشی نقصان دیتی ہے اسکی اصلاح کی یہ صورت ہے کہ چھلکے کے ساتھ اونٹاکر یا
چھلکے کے مربے کے ساتھ اونٹاکر کھائین اور ترشی کا جوشاندہ دانتون کو مضر ہے دانت کند ہو جاتے ہین آواز
اور سینے مین خشونت پیدا ہو جاتی ہے اسکی اصلاح کی بڑی صورت یہ ہے کہ اسکا کھانا ترک کردین یا شہد
کے ساتھ کھا دین سوداوی مزاجون کو اسکی ترشی بہت مضر ہے کیونکہ سودا کو جوش مین لاتی ہے اسلیئے شکر یا قند
کے ساتھ کھا دین **بدل** ترشی کا بدل کرنے کی ترشی اور کاغذی لیمو کا رس ہے **مقدار خوراک** سوکھا
چھلکا ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک اور بعض ساڑھے سترہ ماشہ تک بتاتے ہین مربا
ساڑھے سترہ ماشہ تک

وید کہتے ہین کہ بجورا کھٹا کموس مین شیرین بھوک لگانے والا ہضم ہونے مین ہلکا۔ بادی و آنو کے تحلیل
کرنے کے حرارت زیادہ کرنے والا گرم اور تیز ہے اسکا چھلکا گرم اور خشک اور مقوی ہے اسکی ترشی سرد
اور خشک ہے اسکے بیج اور پتے اور پھول گرم و خشک ہین تسکین و قوت دیتا ہے اسکے بیج کھانسی اور دمہ

اور ہچکی کو مفید ہیں نزلہ اور درد دوران سر صفراوی کو نافع ہیں بلغم لزج کو اور سدے کو دور کرتے ہیں منھ کی
بدمزگی کھوتے ہیں اسکی ترشی قابض ہے باؤگولہ اور قولنج اور استسقا کو نافع ہے اسکے پھول قابض ہیں
گرانی کو دفع کرتے ہیں سستی کو کھوتے ہیں بھوک بڑھاتے ہیں اسکی ترشی کا رس دل کو خوش کرنے والا ہے
زہر کھائے ہوئے آدمی کو اس کا پھل کھلانے سے اسکی آنتوں پر ایسا بھاری اثر ہو جاتا ہے کہ جس سے
زہر باہر نکل جاتا ہے اسکے استعمال سے دمے کی بدبو مٹتی ہے اسکے پھل کا عرق کھینچکے پلانے سے بدن
کو تسکین اور آسائش حاصل ہوتی ہے اسکے چھلکوں کا اچار بناکے کھانے سے سوڑھون کا سخت مرض مٹتا ہے
آنوکے دست بند کرنے کے لیئے اسکا اچار کھلاتے ہیں اسکے اسی بیجوں کی مینگ نکالکر اس میں پانچ تولہ شکر
ملاکر کھانے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکے چالیس بیجوں کی گری میں دُگنا گڑ ملاکے گولی بناکے حیض کے دنوں
میں تین دن تک کھلانے سے حمل رہجاتا ہے ایسے وقت دودھ اور چاول کھلاتے رہیں چالیس بیجوں کی
گری کو بڑے ساتھ کھانے سے قبض مٹتا ہے اسکے اکیس بیجوں کی مینگیں بچوں کو کھلانے سے دانت
جلدی نکل آتے ہیں نو بیجوں کی مینگیں اور دس ماشہ پیپل پیس کے گولیاں بناکر اکیس دن تک
کھانے سے دمہ جاتا رہتا ہے بیجوں کی مینگ اور رتّو کالی مرچیں لیکر کھرل کرکے کاغذی نیبو کے رس
کے ساتھ پلانے سے سب قسم کے زہر اترتے ہیں چھ بیجوں کی مینگ اور چار ماشہ سونٹھ کو سوا تین تولہ ادرک
کے رس میں کھرل کرکے گولیاں بناکے کھانے سے قبض جاتا رہتا ہے ساٹھ بیجوں کی مینگیں اور پچاس پیپل
کو سوا تین تولہ گھی میں اڑتالیس دن تک پینے سے نظر بینائی بڑھتی ہے اس کی کیلا اور سیندھا لون
پیسکر شہد کے ساتھ چٹانے سے زبان۔ تالو اور گلے کی سوجن جاتی رہتی ہے اس کے درخت کی جڑ یا
پھولوں کو پیسکر چاولوں کی دھوون کے ساتھ پلانے سے سیلان بند ہوتی ہے اس کی جڑ اور گٹھی کے
چاولوں کی کھیلیں سیندھا لون اور پیپل انکو پیسکر شہد میں ملاکر پلانے سے قے بند ہوتی ہے
بجورے کی کھٹائی کے رس میں کالا لون اور شہد ملاکے پلانے سے ہچکی بند ہوتی ہے اسکے کیسر میں برابر کا سیندھا
نمک یا شہد ملاکے ایک تولہ کھانے سے منھ کی بدبو جاتی رہتی ہے بجورے کی کھٹائی کے رس میں شہد ملاکے
پینے سے گرمی کو تسکین ہوتی ہے اسکے رس میں گڑ ملاکے کھانے سے بلغم اور بادی کا درد دفع ہوتا ہے اس
کے رس میں دودھ اور شہد ملاکے پلانے سے بادی کا درد اور دل کا درد دفع ہوتا ہے اسکے رس میں
سیندھا نمک ملاکے پلانے سے پتھری دفع ہوتی ہے اسکے کلیکو کانجی کے ساتھ پیسکے لیپ کرنے سے پھنسیاں
پک جاتی ہیں اسکے کیسر کا رس کان میں ڈالنے سے کان کا درد مٹتا ہے ترنج کے درخت کی جڑ اور ملٹھی کو پیسکے
شہد اور گھی میں ملاکے چٹانے سے بچہ سہولت سے پیدا ہو جاتا ہے بجورے کا رُب چٹانے سے شکم کے امراض
اور بادی کا زور دفع ہوتا ہے مصلح ویدونکے نزدیک نمک۔ قند سونٹھ گنا اور الائچی اس کے مصلح ہیں۔

بجوریکا تیل

روغن ترنج (ف) دہن الاترج (ع)



صفات وشناخت بجورے کے زرد چھلکون کو چنبیلی یا تل کے باکسی اور تیل مین بھگو کر دھوپ مین رکھدیتے ہین اور تین دن کے بعد تازہ چھلکے بدل دیتے ہین اسی طرح تین چار بار عمل کرتے ہین اور اس کے پھولونکا تیل نکالنے کا یہ طریق ہے کہ اس کے پھولونکا بھبکے مین عرق نکالنے سے اسکے ساتھ بہت خوشبودار تیل نکل آتا ہے بجورے کے چھلکون مین سے بھی ایسے ہی یا کسی سانچے مین دبا کر تیل نکالتے ہین اسکے پتون کا بھی روغن بناتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد دھوپ مین تیار کیا ہوا تیل نہایت محلل ہے قوت تریاقیہ رکھتا ہے یہ روغن اعضا مین جلد نفوذ کر جاتا ہے بدن پر اسکی مالش سے پسینے مین خوشبو آتی ہے بالونکی جگہ لگانے سے جم جاتے ہین اسکے لگانے سے ورم تحلیل ہوتا ہے پانوونکے تلوون مین لگانے سے سفر مین جو سردی لگجاتی ہے اُسے دفع کرتا ہے اسکو سونگھنے سے جو لوگ بیہوش ہوجاتے ہین فساد ہوا کو نفع ہوتا ہے اسکو ملنے سے استرخا۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ اختلاج اور پٹھون کے امراض سرد کو بہت نفع پہونچتا ہے اسکو ناک مین سعوط کرنے سے سردی کا درد سر اور سوداوی مرض اور صرع اور درد شقیقہ کو فائدہ پہونچتا ہے پھولونکے روغن کی مالش سے امراض سرد دفع ہوتے ہین اور پھولون کا روغن معدے کو قوت دیتا ہے اسکو کھانے مین ملا کر کھانے سے پیٹ کی ریاح تحلیل ہوتی ہین کھانا ہضم ہوجاتا ہے محلل ہے بواسیر کو نافع ہے درد گردہ اور مثانے کو دور کرتا ہے اسکی مالش سے درد مفاصل اور درد کمر اور عرق النسا کو نفع ہوتا ہے اور چوتھیاکے دورے کو بند کرتا ہے یہ روغن ملنے اور لگانے سے بچھوکے زہر کو نفع ہوتا ہے بلکہ یہان تک کہتے ہین کہ اسکو لگا لیا جاوے تو بچھو پاس نہ پھٹکے اسکی کلی سے دانتون کا درد جاتا رہتا ہے جیسا کہ چھلکے کا روغن مفید ہے ویسا ہے پھولون کا روغن فائدہ مند ہے لیکن پتون کا تیل زیادہ قوی ہے۔

بجے سار (مارواڑی)

بکسر الف وفتح جیم تازی وسکون یاے تحتانی وفتح سین مہملہ وسکون الف وراے مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت کی لکڑی ہے جسے بجیک وبجا کہتے ہین یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے لکڑی اس کی دکن اور مالوے مین عمارت کے کام آتی ہے اسکے ڈھول عمدہ ہوتے ہین۔ لکڑی کے خلاصہ یعنی جوہر کو بجے سار کہتے ہین تنہ اس درخت کا سیدھا اور تنے کی گولائی چھ سے آٹھ فٹ تک ہوتی ہے اسکے پتے پت جھڑ مین گر جاتے ہین اسکے چھوٹے پتون کے دونون طرف رُئین ہوتے ہین جب پتے خوب بڑھ جاتے ہین تو وہ گہرے ہرے رنگ کے اور چمکدار ہوجاتے ہین اس مین ڈیڑھ دو انچ موٹی اور نوکدار پھلیان لگتی ہین بیساکھ اور جیٹھ مین اسکے پھول لگتے ہین مگر سے پھاگن تک پھل پکتے ہین اسکے ایک قسم کا لال گوند لگتا ہے اس کا گوند اور چھال رنگت کے کام مین آتے ہین اسکے درخت وسط ہند اور دکن اور سیلون سے لیکر ممالک متحدہ کے باندہ ضلع تک ہوتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص و فوائد بھوک پیدا کرتی ہے بدن پر کے دانون کو پیٹ کے کیڑونکو دور کرتی ہے ورم اور ریاح کو
تحلیل کرتی ہے سفید داغ مٹاتی ہے اور مقعد کے کیڑے بھی دفع کرتی ہے جریان اور فساد خون وصفرا کو
نافع ہے اسکا گوند ان امراض کو جنکا تعلق خون سے ہے جیسے استحاضہ خون کے دست وغیرہ وغیرہ مٹاتا ہے
اسکے پتون کو زخم پر باندھنے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتونکو پیسکر جلد بدن کے امراض پر لیپ یا مالش کرنا چاہیے
اسکا گوند یا پتے منھ مین رکھنے سے دانتون کا درد مٹتا ہے اس کے پتون کو جوش کرکے اور صاف کرکے
اُس پانی سے کلیان کرنے سے مسوڑان اور دانتون کا درد مٹتا ہے دستون کے بند کرنے والی دواؤن کے
ساتھ اسکو ملانا چاہیے کیونکہ یہ حابس ہے بچون اور بڑون کے لیے یہ بڑی اچھی دوا ہے اسکی لکڑی کو پانی مین
گھسکر لیپ کرنے سے چوٹ کا درد مٹتا ہے اسکی لکڑی کوٹ کر پانی مین بھگو کر پلانے سے اور چالیس دن
ایسا کرنے سے کوڑھ کو نفع ہوتا ہے

بچ (ھ)

بفتح بائے موحدہ و سکون جیم فارسی (اگر ترکی) و برج (ف) و رج (ع)

صفات و شناخت ایک درخت کی جڑ ہے اسکے پیڑ ہندوستان مین گیلی اور دلدل کی جگہ مین بوئے جاتے
ہین خاصکر منی پور اور ناگا ہلس مین اکثر ملیکول کے کنارے خودنہر ہوتی ہے اسکے پتے نرگس کے پتون سے لمبے اور
چوڑے ہوتے ہین اور بعض نے کہا ہے کہ سوسن آسمانجونی کے پتون کیطرح ہوتے ہین مگر انسے پتلے اور زیادہ
لمبے اور کھردرے ہوتے ہین اور بہت کثرت سے ہوتے ہین اس درخت کی ساق بلند ہوتی ہے پھول زرد
سرخی مائل ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کے پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہے اور اس مین کئی دوسرے
اور بھی رنگ ہوتے ہین دانے غلافون مین ہوتے ہین رنگ سرخ اور [illegible] کا کنج کی سی ہوتی ہے
دانون کے اندر بیج ہوتے ہین اسکی جڑ گرہ دار ہوتی ہے جس مین بیچ بیچ تک گرہین ہوتی ہین اور اس مین بال
کی طرح تار لگے ہوتے ہین اور بعض جڑ بعض پر تھوڑی سی لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور کچھ ٹیڑھی سی ہوتی ہے رنگ
سرخی اور سفیدی کے مابین ہوتا ہے مزے مین تیزی اور تندی اور گرمی اور تلخی ہوتی ہے اسکے پتون
مین سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے اسکو بالونکے مسالے مین ڈالتے ہین اسکی جڑکو اونٹانے سے اُس مین سے
پیلے رنگ کا تیل نکلتا ہے اُس مین سے اس جڑ کی طرح تیز بو آتی ہے تیل کا مزہ چرپرا کڑوا اور کافور کی طرح
ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس درخت مین سے صرف جڑ مستعمل ہے قوت اسکی چار سال تک باقی
رہتی ہے اور بعض کہتے ہین کہ دو ہی سال کے بعد ضعیف ہوجاتی ہے اسکی دو قسمین ہین ایک گھوڑ بچ جو گھوڑون
کے علاج کے کام آتی ہے دوسری خراسانی و بال بچ کہ اکثر بچون کے علاج مین مستعمل ہے اسکی بو اچھی
نہین گو ذرا سی خوشبو آتی ہے بہتر وہ ہے کہ سفید خوشبو دار بڑگرہ ٹھوس اور کرم ناخوردہ ہو جب مطلق
بچ بولتے ہین تو جڑ ہی مراد ہوتی ہے اسکا عصارہ بھی تیار کرتے ہین اور وہ جڑ سے زیادہ نافع ہے
ان بھوت بگھنا سا گرے معلوم ہوتا ہے ایک تھوڑا بچ گجرات مین بچ کو کہتے ہین طبیعت شیخ نے کہا ہے کہ دوسرے

درجے کے پہلے مرتبے سے درمیانی مرتبے تک گرم وخشک ہے بعض نے تیسرے درجے مین گرم وخشک لکھا ہے
بعض نے کہا ہے کہ تیسرے درجے مین گرم ہے اور دوسرے درجے کے درمیان مین خشک ہے ویدون
کے نزدیک بھی گرم ہے

خواص و فوائد اخلاط غلیظ مین لطافت پیدا کرتی ہے اور اس طرح جلا کرتی ہے کہ اُس سے کسی طرح کی
اذیت نہین پہونچتی سدے کھولتی ہے خون کو سکھاتی ہے اور بلغمی خون مین گرمی پیدا کرتی ہے نفخ اور
ریاح اور اورام بلغمی کو تحلیل کرتی ہے بدن کا رنگ نکھارتی ہے اسکو برص اور بہق پر لگانے سے نفع ہوتا
ہے رطوبت کی زیادتی سے تشنج آجائے یا عضلے مین صدمہ پہونچ جائے تو اسکا لیپ کرنا چاہیے نمی کے ورم
کو تحلیل کرتی ہے جوڑون مین رطوبت جمع ہوجائے تو اُسے سکھا دیتی ہے اسکو ہمیشہ استعمال مین رکھنے
سے بڈھون اور سرد مزاج والون کے پٹھون مین گرمی آجاتی ہے فالج اور سُستی بدن کو نافع ہے اسکو شہد کے
ہمراہ کھانے سے نسیان اور سردی کے دردسر کو نفع پہونچتا ہے طبقہ قرنیہ مین مادہ غلیظ جمع ہوجائے تو اسکو
سرمے کی طرح پیسکر آنکھ مین لگانے سے اس مین رقت ولطافت آجاتی ہے اسکے لگانے سے آنکھ کا جالا بھی کٹتا
ہے اگر اسکا تازہ عصارہ آنکھ مین لگائین تو وہ دھند جاتی رہے جسکا سبب رطوبت ہو اسکا لگانا نزول الماء کو
بھی نافع ہے اگر دانتون مین سردی سے درد ہو تو اسکو جوش دیکر پانی سے کلیان کرنی چاہیے اور اسکو چابنا
بھی نافع ہے ان دونون تدبیرون سے زبان کا ثقل اور ہکلانا بھی جسکا باعث بلغم ہو جاتا رہتا ہے اسکا جوشاندہ
پینے سے پہلو اور سینہ اور کمر اور جگر کے سردی کے درد کو نفع ہوتا ہے اسکو نو دس رتی کی مقدار مین لیکر منہ
مین رکھکر چابین اور باقی نگلین تو آنتون اور معدے کے درد کو نفع ہوتا نو بیج لیکر اوپر سے چھیلکر پانی مین بھاکر
اور نتائین کہ گھل جائے پھر اسکو شہد مین پکالین اسکو کھانے سے معدے کے درد اور معدے کے تشنج کو جسکا سبب
سردی ہو نفع ہوتا ہے بلغم اور ریاح تحلیل ہوجاتی ہین جگر کو طاقت پہونچتی ہے اسکو مصطگی کے ساتھ کھانے
سے دماغ کا تنقیہ فضلات سے ہوتا ہے بچون کو ذرا سا کھلانے سے جلدی باتین کرنے لگتے ہین اسکے
پینے سے حافظہ کی قوت بڑھتی ہے پٹھون اور معدہ اور دماغ کی رطوبات خشک ہوجاتی ہین خون اور صفرا
صاف ہوتے ہین سردی کی کھانسی جاتی رہتی ہے ہاضمہ بڑھتا ہے آنتون کی ریاح تحلیل ہوتی ہین پتھری ٹوٹ
جاتی ہے گردے مین گرمی پیدا ہوتی ہے اسکو مع زعفران کے گھوڑی کے دودھ مین پیسکر رحم مین رکھنے
سے حمل رہجاتا ہے اسکے کھانے سے کچھ سوداوی اور مغص اور زحیر کو نفع ہوتا ہے۔ اسکو ساڑھے تین ماشہ
کھانے سے دستون مین بلغم اور صفرا اور سودا نکل جاتے ہین اسکو پانی مین جوش کرکے اُس پانی مین بیٹھنے
سے رحم کے درد کو نفع ہوتا ہے اسکا جوشاندہ پینے سے خون حیض اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے رحم مین اسکے
رکھنے سے بھی حیض کھل جاتا ہے اگر رطوبت کے غلبے سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو تو اسکے استعمال سے نفع
ہوتا ہے فتق پر اسکے لیپ سے فائدہ ہوتا ہے اسکے کھانے سے باہ مین بہت قوت آتی ہے زہرون
کے لیئے خواہ وہ ہوام کا ہو یا دوسرا تریاق ہے اور خاصکر اُن ہوام کے زہرون کے لیئے نہایت مفید ہے
جنکا زہر سرد ہے مربا اسکا فالج اور مرگی اور معدے کے ضعف اور معدے کے درد اور نفخ اور قراقر شکم

اور قولنج کو مفید ہے غرض کہ بڈھوں اور سرد مزاج والوں اور سرد امراض کو بچ بہت مفید ہے مضر سر کو اور گرم مزاج والوں کا خون جلاتی ہے مصلح سر کے لئے سونف اور خون جلانے کی اصلاح سکنجبین کرتی ہے بدل ریاح کو تحلیل کرنے اور عجز دطحال کی منفعت کے لئے زیرہ سیاہ جس کے ساتھ تہائی وزن اور بقولے نصف وزن ریوند چینی بھی ہونا چاہئے بعض کے نزدیک اس کا بدل لونگ کے درخت کی لکڑی ہم وزن یا چوتھائی وزن ہے اور بعض نے خود چوتھائی وزن لونگ کو اس کا بدل بتایا ہے زراوند دراز اور عود بعنی اگر بھی اسکا بدل ہیں مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ اور بعض نے ساڑھے چار ماشہ لکھا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بچ چرپری گرم تقی اور ہاضم بھوک پیدا کرنے والی اور عقل وفہم بڑھانے والی ہے گلے کو صاف کرتی ہے اسکی رطوبت کا تنقیہ کرتی ہے ریاح کے غلش اور فساد بلغم وباد و بخاری صرع اور آسیب دیو و جن کو نافع ہے کیڑے مارتی ہے کان کے درد اور بہرے پن کو کھوتی ہے اسکو پیسکر تھوڑی سی مقدار دینے سے پیٹ کا درد اور ریاح کا موقوف ہوتا ہے بواسیر کے مسون کا درد مٹانے کے لئے بچ اور بھنگ اور اجوائن ان تینوں کو برابر لیکر آگ کی دھونی دیتے ہیں بچوں کے پیٹ کی آنو میں بچ بہت مفید ہے اڑھائی تولہ بچکو ۴۵ تولہ پانی میں اوٹنا چھانکے اس میں سے اڑھائی اڑھائی تولہ جوشاندہ دن میں تین بار پلانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے اسی طرح اس کا شیرہ یا خیساندہ بناکے ڈھائی ڈھائی تولہ دن میں تین بار پلانے سے پیٹ کا نفخ اور ریاحی درد دفع ہوتا ہے بچ کو پانی میں گھس کے پلانے سے بچوں کے زکام کی کھانسی دفع ہوتی ہے اسکو منہ میں رکھنے سے ایک قسم کی گرمی معلوم ہوتی ہے اور منہ میں بہت سا پانی چھوٹتا ہے اسکو چراتے کے ساتھ اوٹنا کر پلانے سے بار بار آنے والا بخار چھوٹتا ہے اسکے کپڑ چھان کئے ہوئے پانچ رتی سفوف کو گرم دودھ میں ڈال کے پلانے سے بلغم لزج و سیلان کے نکلنے لگتا ہے اور گلے کا درد مٹ جاتا ہے بچ کو کوٹ کر جوش دیکر ڈھائی یا ساڑھے تین تولہ کی مقدار میں پلانے سے آنو کے دست بند ہوتے ہیں ضعف قوت ہاضمہ اور ضعف اشتہا مٹانے کے لئے دواؤں میں اسکو شریک کرکے دینے سے بھوک بڑھتی ہے قے کرانے کے لئے اسکو دو سے ساڑھے سات ماشہ تک پیسکر دینا چاہئے دمہ مٹانے کے لئے پہلے اسکی ایک سے سوا ماشہ تک مقدار خوراک دینی چاہئے پھر پانچ پانچ رتی کی مقدار ہر دوسرے تیسرے گھنٹے میں دینی چاہئے بچے کو ماں کے دودھ میں بچ گھس کے پلانے سے اسکا بلغم اور بخار دفع ہوتا ہے زکام کی کھانسی اور بخار مٹانے کیلئے ایک حصہ بچکو بیس حصہ پانی میں اوٹنا کے یا بھگوکے دینا چاہئے اس میں طلسی ملا دینے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے بچے کے پیٹ کا درد اور نفخ مٹانے کے لئے پیٹ پر بچ کا لیپ کرنا چاہئے بچ کو جلا کر کوئلہ کرکے ارنڈی کے تیل یا کھوپرے کے تیل میں پیسکر بچے کے پیٹ پر رکھنے سے درد وغیرہ و نفخ مٹتا ہے بچکو کچھ جلا کر اور پیسکر ایک رتی سے پانچ رتی تک کھلانے سے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے طاقت آتی ہے اسکو بھونی ہوئی ہینگ کے ساتھ دینے سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں اسکے شیرے یا خیساندے یا جوشاندے کے ڈالنے سے اس جگہ کے کیڑے بھاگ جاتے ہیں اسکے کوٹنے کی دس رتی راکھ پانی میں گھول کر

پلانے سے جاگوٹے کا اثر مٹتا ہے اسلئے بچھو جاگوٹے کی تیزی اور حدت کا توڑ نیوالا کہتے ہیں اڑھائی تولہ بچھو پچیس تولہ پانی میں جوش دیکے اُس میں سے سوا دو تولہ سے پانچ تولہ تک پلانے سے پیٹ کا درد دور ہوکر دفع ہوتا ہے کیڑے مرجاتے ہیں اسکو اونی کپڑوں میں رکھنے سے کیڑے نہیں لگتے ہیں اسکی راکھ پلانے سے بچوں کے دست بند ہوتے ہیں اسکو کاجو کی سینگ کے تیل میں پیسکے لیپ کرنے سے گٹھیا اور چوٹ کی سوجن مٹتی ہے اسکی اڑھائی رتی تک کی مقدار محرک ہے جوش پیدا کرتی ہے پیشانی پر اسکا لیپ کرنے سے درد سر دفع ہوتا ہے ناک پر اس کا لیپ کرنے سے زکام کی کھانسی اور رائش سے پیدا ہونیوالا تیز بخار رک جاتا ہے کئی قسم کے بخاروں کو دفع کرنے کے لئے آج کل وید اسکو کونین کے ساتھ دینے لگے ہیں آنو کیوجہ سے بدہضمی ہو تو اسکو دفع کرانے کے لئے گرم پانی میں نمک اور بچھ کا سفوف ڈالکے پلانا چاہئے دس ماشہ بچھ کو پاؤ بھر شکر سفید کے ساتھ معجون کی طرح بنا کے ہمیشہ تولہ بھر کھانے سے نسیان دفع ہوتا ہے بچھ اور سونٹھ ہم وزن لیکر پیسکر شہد میں ملا کے ہمیشہ دونوں وقت ایک ایک تولہ چبانے سے اردت بادی کا مرض دفع ہوتا ہے اسکے استعمال کے ایام میں ماء العسل پلاتے رہیں اسکے سفوف کو شہد میں ملاکے چٹانے سے پرانا مرض صرع دفع ہوتا ہے بچھ اور دار فلفل کے سفوف کو شہد یا نیم کے تیل کیساتھ سعوط کرانے سے گلگنڈ یعنی گلے میں نوطونکے مانند لٹکنی ہوئی گلٹیوں کو بہت نفع ہوتا ہے بچھ اور دار فلفل کے سفوف کو بطور نسوار کے سنگھانے سے درد سر مٹتا ہے بچے جننے کے بعد کی تکلیف مٹانے کے لئے اس کا جوشاندہ پلانا چاہئے بچھ ہڑ اور گھی کی دھونی دینے سے تپ غشی چھوٹتی ہے اسکے سفوف کو کانجی کے ساتھ پلانے سے قے بند ہوتی ہے اسکو اور سرسوں کو پیس کر لیپ کرنے سے سوجن اتر جاتی ہے اسکو پیس کر کپڑے میں پوٹلی باندھ کر سنگھانے سے پینس کا عارضہ دفع ہوتا ہے گھی دودھ یا پانی کے ساتھ ایک ماہ تک بچھ کے سفوف کا استعمال کرنے سے آدمی کی فکر و ذہن میں قوت آجاتی ہے حافظہ بڑھ جاتا ہے بچھ کا روغن وستون کی سفیدی دور کرتا ہے چوہے کے زہر کو نافع ہے بواسیر کو مفید ہے منی کو مضر ہے اسکے سفوف کی مقدار خوراک سوا ماشہ سے اڑھائی ماشہ تک ہے

بچناگ (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون جیم فارسی وفتح نون وسکون الف وکاف فارسی بوقوف گجراتی میں جیم فارسی کو ہائے ہندی کیساتھ مخلوط تلفظ کرتے ہیں یعنی بچھناگ بولتے ہیں مارواڑی میں اسکا نام سینگی مہرہ ہے ۔ زہر (ف) بیش (ع) ایکونائٹ روٹ (ش) ایکونائٹی تانی ریڈیکس (ل) اسی کا نام زہر میٹھا ہے۔

صفات وشناخت ایک درخت کی خشک جڑ ہے جسکو انگریزی میں منکس ہوڈ اور ایکونائٹم نیپی لیس کہتے ہیں ملک جرمنی سے لاتے ہیں پیدائش اس درخت کی انگلستان میں بھی ہے موسم سرما یا شروع بہار میں جب تک پتے درخت میں نہ آئے ہوں جڑ کو کھود کر خشک کر لیتے ہیں پیدائش اس درخت کی ہندوستان میں بھی ہے خصوصاً ہمالیہ پہاڑ پر کم سے گڑھوال تک ہوتا ہے

ہندوستانی درخت کو ایکونائٹم فیروکس کہتے ہین اور اسکے تازہ پھول کی جھڑ بان اور پتے اُس وقت توڑے ہین جب پھول ایک ثلث کے قریب شگفتہ ہوگئے ہون پتے مقابل ہین ایک دوسرے کے بعد ہوتے ہین اور دُنطُل بہت لمبا اور اُسپر گہری لکیرین ہوتی ہین۔ صاف ہتیلی کے مانند پانچ یا تین حصون مین تقسیم ہوتے ہین ہر ایک حصہ دُنطُل تک کٹا ہوا اور گاودم ہوتا ہے اور وہ بھی پھر کئی بے قاعدہ لمبے اور کم چوڑے حصون مین تقسیم ہوتا جب اسکو چباوین تو بہ آہستگی جھنجھناہٹ پیدا ہوتی ہے پھول بڑے اور رنگ نیلگون گچھون مین ہوتے ہین مگر بے قاعدہ اور رنگت مین گہرے نیلے اس جڑ مین بو نہین ہوتی ذائقہ اول کسی قدر شیرین پھر تلخی مائل چبانے سے چند منٹ کے بعد جھنجھناہٹ اور سن پن معلوم ہوتا ہے جو بہت عرصے تک رہتا ہے اکثر دو انچ سے تین انچ تک طول مین اور اوپر کی جانب آدھے انچ سے پون انچ تک موٹائی مین جہان شاخون کے نشان ہوتے ہین گاودم سہ پہل مین جھریدار اور اُسپر ٹوٹے ہوے ریشے یا انکے نشان ہوتے ہین ڈاکٹرون نے اسی طرح لکھا ہے وید کہتے ہین کہ یہ جڑ دو سے پانچ انچ لمبی اور اوپر کی طرف آدھے سے ڈیڑھ انچ چوڑی ہوتی ہے یہ جڑ ہی بچھناگ ہے جیسا ڈاکٹرون نے لکھا ہے بہر صورت ناپ کا فرق جڑ کے موٹا چھوٹا ہونے پر موقوف ہے۔

بچھناگ کی اٹھارہ قسمین ہین [illegible] کی تلخی و تیزی وحدت نہین بھی ہے دس قسمین خراب غیر مستعمل ہین اصلاح سے بھی کھانے کے قابل نہین اور [illegible] مستعمل ہین انکا بعد اصلاح کے کھانا جائز ہے۔

بچھناگ کی مشہور قسمین یہ ہین (۱) ایک [illegible] سنگیا ہے اسلئے کہ یہ بچھناگ ہرن کے سینگ کے مشابہ ہوتا ہے ردارت کی وجہ سے اسکا نام چنڈال بھی ہے کیونکہ چنڈال ایک نہایت رذیل اور خبیث قوم کا نام ہے اسکی پیدائش دابربٹ پہاڑ مین ہے جو ہندوستان اور خطا کے درمیان مین واقع ہے اور کوہستان کیدار مین بھی کہ چھوٹے تبت کی سرحد مین واقع ہے پیدا ہوتا ہے اور کوہستان مورنگ اور نگھو اور رنگاماتی اور نیپال مین بھی ہوتا ہے اس مین سے وہ بہتر ہے کہ بھاری [illegible] رنگت اور اندر سے سیاہ اور براق ہو بعد اسکے وہ ہے جو اندر سے سرخ تیرہ ہو پھر زرد بعد اسکے سفید ہے اور اوپر اسکے سیاہ نقطے ہون اور اُسکے منھ پر پسے ہوے کافور یا ابرک کی طرح ایک چیز ہو اس مین ایک قسم ایسی بھی ہے جو اندر اور باہر سے سفید ہوتی ہے اسکو برہمنی کہتے ہین اس مین سے سیاہ کی قوت ایسی قوی ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ یا پاؤن یا عرق آلودہ بدن پر یا زبان پر لگاتا ہے تو فوراً مرجاتا ہے کہتے ہین کہ اگر اسکو پیسکر بھینس کے سینگ پر لگادین تو فوراً تھنون سے خون جاری ہوجاے بعضے کہتے ہین کہ اگر بھینس کے دماغ اور پیٹ سے خون جاری ہوجاے تو اُسے عمدہ سمجھنا چاہئیے اور اگر گاے کے سینگ پر بغیر پسے ہوے لٹکادین تو دودھ کی جگہ تھنون سے خون نکلنے لگے یہانتک مبالغہ کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص اُس بھینس یا گاے پر سوار ہو تو اُس مین بھی زہر کا اثر ہوجاے اسکو چوتھائی چاول کے برابر کھانے سے فوراً آدمی مرجاتا ہے اسکی بو سے بھی آدمی مرجاتا ہے اسکو بلفظ بفتح ہردو با بھی کہتے ہین (۲) ہیئت اور ناہمواری مین جدوار کی طرح گرہین ہوتی ہین رنگ اوپر سے سیاہ اور اندر سے شکری ہوتا ہے یہ بھی وہین پیدا ہوتا ہے جہان سینگیا پیدا ہوتا ہے مگر سینگیا سے اس مین ردارت کم ہے اسکی اصلاح اور تدبیر ہوسکتی ہے اور سینگیا کی نہین ہوسکتی خاص اس قسم پر

بچھناگ کا اطلاق ہوتا ہے اور پہلی قسم سنگھیا کا اطلاق ہو (۳) بچھناگ کی ایک قسم تیلیا اور نیلیا بکھ اور میٹھا زہر
کہلاتی ہے یہ بچھناگ روغن چراغ کی طرح زرد اور تاریک مائل بسیاہی ہوتا ہے یہ قسم بھی ضعیف اور قابل
اصلاح ہے اور سب قسموں سے بہتر ہے یہ موٹی ہوتی ہے اور سر پتلا بارہ سنگھے کے سینگ کی طرح ہوتا ہے
ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ماشہ سے لیکر پونے دو ماشہ تک کھا لینے سے آدمی مرجاتا ہے اخلاط
سڑ جاتے ہیں ارواح فاسد ہو جاتی ہیں (۴) صنوبری شکل اور چھوٹی گانٹھ ہوتی ہے اوپر سے رنگ
زردی مائل ہوتا ہے سعد کی طرح اسکو تیزک کہتے ہیں یہ بھی سنگھیا سے علیحدہ ہے اور بچھناگ کے قبیل سے ہے
اسکو تیزک اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں تیزی و تلخی بہت ہوتی ہے اسکی شکل جدوار کے ساتھ اتنی مشابہت رکھتی ہے
کہ بعض حمقاء اسکو دودھ میں جوش دیکر اور سمیت کم کر کے جدوار کی جگہ بیچتے ہیں (۵) اکلیل الملک
کی طرح ہوتا ہے اسکو قرون السنبل بھی کہتے ہیں ہندوستانی بچھڑے کے درمیان میں بھی کبھی کبھی ملتا ہے
بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ قرون السنبل سنگھیا کا نام ہے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور سعد سے لمبا اور
پتلا ہوتا ہے اور چکنا رکھتا ہے بعض کا رنگ سفید بھی ہوتا ہے (۶) سفید زردی مائل اور انگلی کے برابر
لمبا ہوتا ہے اس میں گانٹھیں ہوتی ہیں بانس کی جڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں شکل اسکی مخروطی نہیں ہوتی اہل ہند
اسکو صورات کہتے ہیں کشمیر کے پہاڑوں اور نیچے مقامات پر اور دوسری پہاڑی جگہوں میں بھی ملتا
ہے یہ برہمی اور صورہ کہلاتا ہے مزہ اسکا تیز اور کڑوا ہوتا ہے اسکو جو بہ رتی کھا لینے سے سوزش اور گرمی پیدا
ہو جاتی ہے قے اور دست شدت سے ہوتے ہیں تشنج پیدا ہوتا ہے ارواح خراب اور تحلیل ہو جاتی
ہیں (۷) ہلدی کی گانٹھ کی طرح اور بہت سخت ہے اسکو ہلدیہ کہتے ہیں یہ قسم بہت کی کیا تھم ہلدی کی ان پیدا
ہو جاتی ہیں جو لوگ جانتے ہیں اسکو ہلدی میں سے نکال لیتے ہیں اسکا رنگ سبز مائل ہوتا ہے زردی کیساتھ ہوتا ہے
سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسکو کالا کوٹ بھی کہتے ہیں اسمیں سمیت بہت ہوتی ہے اسکے پودے کی یہ خاصیت بتاتے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہے تو
نہیں ہلتا اور جب ہوا نہیں چلتی تو ہلتا ہے کہتے ہیں کہ اسکی وضع میر کی سی ہوتی ہے (۸) سنگھوا سونٹھ کی طرح ہے اسلئے سنگوا کہتے ہیں۔
بعض کہتے ہیں کہ یہ قسم کبھی سونٹھ میں پیدا ہو جاتی ہے یہ تمام قسموں سے ضعیف ہے استعمال کے قابل صرف
تیلیا ہے اسپر خاص بچھناگ کا اطلاق ہوتا ہے اسکی تین قسمیں اور بھی ایسی ہیں کہ وہ بچھناگ میں شمار باقی ہیں
اور تینوں ضعیف ہیں اور یہ سب شکل اور ہیئت اور رنگ میں اکثر باہم مشابہ ہیں انکے یہ نام ہیں رودمتا
اور باچھنگ اور کھاین مگر اعلےٰ اور افضل ان تمام میں قسموں میں تیلیا ہے کہتے ہیں کہ جس جگہ پہلی قسم یعنی سنگھیا
اور دوسری قسم یعنی بچھناگ اور ساتویں قسم یعنی کالا کوٹ پیدا ہوتی ہیں وہاں کوئی دوسری سبزی کی
قسم نہیں جمتی البتہ جدوار کی ایک قسم اگتی ہے مگر وہ بھی کئی گز کے فاصلے پر یہی جدوار انکی تریاق ہے اس
مقام کی مٹی سیاہ نظر آتی ہے اور ایسی معلوم ہوتی ہے کہ روغن سے چکنی کر دی گئی ہے انکے پھول آنے کے
دنوں میں کوئی جانور انکے پاس نہیں بھٹکتا کیونکہ انکی بو سے مرجاتا ہے مگر ایک قسم کا چوہا ہے جو موش بیش
کہلاتا ہے اسی میں رہتا ہے اور اسکو کھاتا ہے یہ چوہا بھی بہت سمیت رکھتا ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ اسکا گوشت
بچھناگ اور دوسرے حیوانی اور نباتی زہروں کا تریاق ہے اور بہق اور برص اور جذام کو نافع ہے

بعض کتابون مین لکھا ہے کہ کالاکوٹ کا پھول سیاہی مائل ہوتا ہے اور جڑ اسکی شکل مین جدوار کی طرح ہوتی ہے رنگ بعض کا نیلا بعض کا سیاہ ہوتا ہے بعض کا رنگ سبز جھک میلا اور تھوڑا سا زرد جس پر سیاہ نقطے ہوتے ہین اسکو بلدیہ کہتے ہین اعلےٰ قسم اسکی کیدار پربت پر تبت کے علاقے مین ملتی ہے یونانیون نے اُس بچھناگ کا ذکر نہین کیا ہے جو دودیا بچھناگ کہلاتا ہے یہ بچھناگ منی پور کے اکثر مین آسام کے آس پاس اور ہمالیہ مین بہت اونچا پیدا ہوتا ہے اور چار قسم کا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے دکھنی طرف بچھناگ کئی قسم کا ملتا ہے جیسے سفید لال کالا اور میٹھا ان مین سے سفید لال کو کھانے کی دواؤن مین داخل کرتے ہین

طبیعت چوتھے درجے مین گرم وخشک ہے اور بعید چوتھے درجے مین سرد جانتے ہین جیسا کہ محیط مین ہے مگر ان بہت مکتبا ساگر مین گرم وخشک بتایا ہے۔

خواص و فوائد نہایت کم مقدار مین تدبیر واصلاح کرکے سوداوی امراض کوڑھ اور سفید داغ اور دمے کو مفید ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے معدہ اور جگر اور حافظہ کو قوت دیتا ہے خون کو صاف کرتا ہے بلغم کو کاٹتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے فالج خدر استسقا اور لکنت زبان اور استرخا اور جھائین اور دانتون کے درد اور آنکھ کے امراض کو مفید ہے مگر بہت احتیاط چاہئے امراض مزمنہ بلغمی کو کھوتا ہے کھانسی کے لئے مفید ہے اس عجیب قروح کو فائدہ مند ہے اسکے خواص مین سے یہ ہے کہ اس سے دماغ متضرر ہو جاتا ہے حتےٰ کہ اسکے سونگھنے سے مرگی کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے اس کی معجونین تیار کی جاتی ہین وہ برص اور جذام کو بہت فائدہ پہونچاتی ہین اسکے دو نسخے ہین ایک کو جشی کہتے ہین دوسرے کو زرجلی جشی کی ترکیب یہ ہے ہلیلہ سیاہ چیتا ہر ایک ایک ماشہ کم تین تولہ پیپل ساڑھے سترہ ماشہ بچھناگ سفید پونے نو ماشہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی مین چکنا کرکے دوگنے شہد کے قوام مین ملالین مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ سے سات ماشہ تک تنقیہ بدن کے بعد کھانا چاہئے زرجلی کی ترکیب یہ ہے ہلیلہ زرد وبہیڑہ آملہ چیتا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ جائفل اور دانہ الائچی سفید اور کندر اور مو اور مجیٹھ اور سیاہ مرچ اور دار فلفل اور نارمشک اور کندش اور پیاز دشتی کا عصارہ اور تیزپات ان مین سے ہر ایک تین تولہ جشی یعنی بچھناگ سفید ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر قند کے قوام مین معجون بنالین مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ اور احتیاط کے مناسب یہ ہے کہ جس ترکیب مین بچھناگ داخل ہو اور وہ کھائین تو اسکے برابر دوا اُ امسک بھی ملالین تاکہ مضرت کا خوف نرہے کیونکہ دوا اُ امسک اس کا فادزہر ہے جس شخص کو بچھناگ سے زہر واقع ہوتا ہے تو اس کے اعضا کا حس جاتا رہتا ہے اندرونی اعضا اور ہونٹ اور زبان سوج جاتے ہین اور آنکھ مین خیرگی آجاتی ہے ڈھیلا آنکھ کا باہر کو نکل آتا ہے پھر چکر آنے لگتے ہین پھر مرگی کے دورے پڑنے لگتے ہین پھر نکسیر کا خون جاری ہو جاتا ہے پھر غش آجاتا ہے یہان تک کہتے ہین کہ اسکے پھول کو سونگھنے سے بھی مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے اگر کوئی شخص اس کے صدمے سے نجات پا بھی لے تو اکثر سل کا عارضہ ہو جاتا ہے ایسے شخص کا جس کو بچھناگ سے زہر واقع ہو یون علاج کرین کہ ارنڈ کے پتون اور شلجم کے پتون کے جوشاندے اور [illegible]

گھی کے ساتھ کرتے کرائیں پھر جفت بلوط کا جوشاندہ سوا تولہ پلائیں شراب اور دوا اُڑا امسک بھی دیں
اور دوا امسک تلخ خصوصیت کے ساتھ فائدہ پہونچاتی ہے جس کے اجزا دار اشکوہی میں یہ سمجھے ہیں
زرنباد درونج موتی کہربا بسد ہر ایک سات ماشہ بیخ مقرص بہمن سفید سازج بالچھڑ دانہ الائچی سرخ لونگ
کباب چینی افسنتین جند بید ستر ہر ایک پونے پانچ ماشہ سیاہ مرچ سونٹھ پیپل ہر ایک بارہ جو مشک ساڑھے
تین ماشہ اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس بھی نافع ہیں اور فادزہر اور زہر مہرہ اور مشک اور کہربا کی
جڑ کی چھال بھی فائدہ رسان ہیں بعض کہتے ہیں کہ تریاق فاروق اس کے لئے چنداں نافع نہیں البتہ عمدہ
جدوار بہت مجرب اور سیاہ مرچ اور دودھ اور لہسن اور سونٹھ اور گل مختوم اور بجورے کے بیج اور
بینگ اور سونف [illegible] گورزرا و نمک [illegible] اس کو دفع کرنے میں تاثیر حاصل ہے تریاق اربعہ اور
تریاق کامل اور تریاق طین جدید بھی نفع پہونچاتی ہیں اور بارہ سنگھے کا سوکھا ہوا گوشت بھی دیتے ہیں
بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سینگیا قسم ۲ رتی کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اول عقل میں فتور آجاتا ہے
پیشاب میں خون آنے لگتا ہے زبان پر سیاہی آجاتی ہے اور تمام اعراض سرسام کے واقع ہوجاتے
ہیں علاج اس کا یہ ہے کہ قے کرائیں پھر چار ماشہ کافور گلاب کے عرق اور شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ دیں
برف کھلائیں قرص کافور گاے کی چھاچھ کے ساتھ دیں۔ دل و جگر پر صندل و کافور گلاب اور عرق
بیدادہ میں بھیگو کر لگائیں اور اشیاے ذیل کا استعمال مفید ہے تازہ دودھ۔ ترش سیب کے ستو۔ جو کے ستو
انار ترش کے دانوں کا رس تربوز کا پانی کدو کے دانوں کا پانی بہدانہ یا اسپغول کا لعاب وغیرہ وغیرہ
حق یہ ہے کہ یہ علاج اسیوقت تک کام آسکتے ہیں کہ زہر قوی نہو اور علاج [illegible] ورنہ بیچارہ علاج بے سود ہے
[illegible] دیکھتے ہیں کہ پھانک بہت شیریں ہے اکثر وا کیلا۔ قوت جماع بڑھانے [illegible] پیدا کرنیوالا جنون پیدا کرنے
والا تمام بدن کو فائدہ پہونچانیوالا التیز اسکا عمل ظاہر بدن کے مسام میں [illegible] الاقوی اور بدن کو
مضبوط کرنیوالا ہے بدرقوں کیساتھ مقرر کرکے یعنی معلوم سے درست کرکے استعمال کریں تو اکسیر اور
آب حیات کے برابر ہوتا ہے جوانی کی حفاظت کرتا ہے بدن میں کوئی مرض باقی نہیں رہتا۔ اگر اسکے برابر سہاگہ
ملاکر کھائیں تو عمدہ ہے جو کوئی اسکے کھانے کی عادت ڈالتا ہے وہ مدت تک زندہ رہتا ہے قواے طبعی و حیوانی
اور نفسانی میں اُسکے کسی قسم کا نقصان نہیں آنے پاتا تیزی اور جوش پیدا کرنیوالا ہے دل کی حرکت کو کم کرتا
ہے تپ اور سر کے اعصاب کے امراض میں مفید ہے گلے کے مرض اور ضعف اشتہاے طعام اور گٹھیا کے لئے
نافع ہے درد اعصاب اور پھوڑے پھنسیوں پر اسکا لیپ کرتے ہیں۔ اسکے استعمال سے پرانا بخار چھوٹ جاتا ہے
گٹھیا اور چھوٹے جوڑوں کی سوجن پر اسکے تیل کا لیپ کرتے ہیں دل کے بڑھے ہوے دھڑکنے کو گھٹانے کے لئے
یہ دیا جاتا ہے گٹھیا کا درد دفع کرنے کیلئے بادی کی زائل کرنیوالی دواؤں کے ساتھ اسکو دیتے ہیں۔ دال چینی۔ گندک سہاگہ
اور دوسری ایسی ہی خوشبودار چیزوں کے ساتھ اسکی بہت تھوڑی مقدار دینے سے بار بار آنیوالا بخار چھوٹ جاتا
ہے رگوں اور پٹھوں کے سبب سے جو گٹھیا ہوتی ہے اسمیں اسکا لیپ کرتے ہیں بدن کی طاقت بڑھانے کے لئے
اور بیماری سے اُٹھنے والی کے کو دور کرنے کیلئے اسکو ایک رتی کے آٹھویں حصہ سے لیکر ساتھویں حصے تک دینا چاہیے

اسکا تیل نکالا جاتا ہے جو بادی کے درد میں ملنے کے کام آتا ہے بخار میں قبض والے کو پھانک دیتے ہیں رسکپور
اور شنجرف کے ساتھ اسکی دست آور گولیاں بناتے ہیں دھتورے کے بیج بارہ ماشہ اور بھنگ تین تین ماشہ
تل کا تیل پانچ تولہ اول دواؤں کو کوٹ کر پھر تیل کو گرم کرکے اور آگ سے اتار کر دواؤں کو تیل میں ڈالدیں
اور لوہے کے دستے سے مل کر کے رکھیں یہ تیل سردی کے تمام پرانے مرضوں کو فائدہ دیتا ہے لقوہ فالج
رعشہ اور گٹھیا کے لیے بے نظیر ہے۔ اسکی تازہ جڑ کی بہت کم مقدار خوراک دینے سے عسر البول کو نفع ہوتا
ہے دل کی حرکت کم کرنے کے لیے اور اعصاب کی طاقت بڑھانے کے لیے بہت تھوڑی مقدار اسکی دینے
سے نفع ہوتا ہے زیادہ نہ دینا چاہیے کیونکہ تیز زہر کا کام دیتا ہے زیادہ پیشاب آتا ہو وہ پیشاب میں [illegible] اسکو دینا چاہیے
بہت نفع ہوتا ہے جس دن سے اسکو پینے لگتے ہیں پیشاب [illegible] ور اسکی [illegible] کم ہونے [illegible] ی ہے بیر قصد
کے منی کر جاتی ہو اور احتلام کثرت سے ہوتا ہے تو اسکے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے بادی اور کوڑھ
میں بہت مفید ہے اپنا اثر دکھانے میں چوکتا نہیں ایک تولہ سفید یا سرخی مائل بھنگ میں سات تولہ [illegible]
یا گیہوں کا آٹا ملاکر کھرل میں خوب مہین گھونٹ کر ایک سے تین رتی تک کی مقدار خوراک آہستہ آہستہ
بڑھانا چاہیے اور دن میں تین بار دینا چاہیے سانپ اور بچھو کا زہر اتارنے کے لیے محرک دواؤں کے ساتھ
اسکو کچھ زیادہ مقدار میں دینا چاہیے جو [illegible] گئے ہوے اور [illegible] تو بھنگ کو اسی کے آدھ سیر تیل میں ڈالکر
اس تیل کا لیپ کرنے سے ہر قسم کے بادی کے درد دفع ہوتے ہیں کھانسی اور دمہ دور کرنے کے لیے بھی اس
تیل کو پان پر تھوڑا سا لگاکر کھلاتے ہیں جسکو پیشاب کی حاجت نہ رکتی ہو اسکو اسکا استعمال کرنا چاہیے بخار
کی شدت حرارت کم کرنے کے لیے یہ بہت نافع ہے اسکو [illegible] کے رس کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے
گنٹھیا لاعلاج ہے اس کا لیپ کرنے سے بچھو کا زہر اترتا ہے [illegible] کے پیشاب میں پیس کے بیہوش
آدمی کو ہوش میں لانے کے لیے اسکی کھوپڑی کے بال مونڈ کر پچھنے لگانا چاہیے لو کی گرمی کرنے کے
لیے دودھیا بھنگ کی بہت کم خوراک دیتے ہیں پھیپھڑے کے مرض یعنی بحرانی کے مرض میں دودھیا
بھنگ کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے منہ کی رگوں کے متعلق مرض میں دودھیا بھنگ کا لیپ
کرتے ہیں سفید اور لال کی بہ نسبت دودھیا بھنگ کے فوائد کم ہیں اور سمیت بھی اس میں اُنسے کم ہے
بھنگ کا کھانا دو طور سے بہتر ہے (۱) کسی شربات مناسب میں ملاکر طبیعت کی برداشت کے مطابق
(۲) تنہا تھوڑی مقدار میں کھانا شروع کریں اور بتدریج بڑھاتے جائیں جہانتک طبیعت متحمل ہو
یہانتک کہ ساڑھے چار ماشہ تک پہونچ جاے اس سے زیادہ نہ بڑھائیں مگر پہلا طریق بہتر ہے۔ سرد
مزاج والا اسکو نہار کھاے اور گرم مزاج والا غذا کھانے کے بعد تناول کرے اور بھنگ کے استعمال
کے زمانے میں کبھی کبھی فادزہر وغیرہ کھاکر تدارک کرلیا کریں اور ایسی چیز سے جو سمیت کو حرکت دیتی ہو جیسے
کھوپرہ اخروٹ رائی بیگن اور اشیاے گرم و ترش سے بچتے رہیں جبکہ طبیعت کو بھنگ کی خوب عادت
ہوجاے تو پھر ہر چیز کی عادت ڈالنا چاہیے اور اسکے کھانے کے زمانے میں سخت حرکت گرم جگہ اور دھوپ
اور سخت محللات اور دست آور ادویہ اور فصد اور پچھنوں اور زیادہ بھوک اور پیاس اور جماع سے



احتراز کرتے رہیں چکنی غذا اور خوشبودار چیزیں کھاتے رہیں بدن کو نیم گرم پانی سے دھوتے رہیں جاڑوں کے
موسم میں حمام معتدل میں جاتے رہیں اگر اس طرح عادت پڑ جائے تو بڑے بڑے امراض کو جنکے علاج سے
اطبا عاجز آ گئے ہوں نفع ہو اور بدن خوب فربہ ہو جائے **مقدار خوراک** بعض کتابوں سے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ویدوں کے نزدیک اسکی مقدار خوراک یہ ہے کہ ماش کے آدھے دانے کے برابر یا اس سے
کم سے شروع کریں اور ساڑھے چار ماشہ تک پہونچادیں اور ہندی کی کتابوں میں ایسا نظر سے گذرا
ہے کہ مدبر بچھناگ کی مقدار خوراک ایک رتی کے چالیسویں حصے سے بیسویں حصے تک ہے۔
طلا کا نسخہ نہایت مجرب ہے ایک طبیب کی اسی پر معاش تھی بچھناگ سیاہ چرب ایک تولہ عاقرقرحا
ایک تولہ سیندور ایک تولہ آک کا دودھ چار تولہ گائے کا مکھن دس تولہ خشک دواؤں کو کوٹ کر دودھ
اور مکھن کے ساتھ کڑاہی میں ڈالکر نیم کی لکڑی میں تانبے کا پیسہ وصل کرکے چار روز تک رگڑیں پھر
رکھ چھوڑیں تاکہ حدت رفع ہو جائے بس ایک ماشہ لیکر قضیب پر ملکر اوپر سے پان باندھ دیں رات کو
باندھکر صبح کو دھویا کریں اگر جاڑا ہو تو قدرے گرم کرکے ملا کریں۔
ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بچھناگ بڑی مقدار میں قاتل زہر ہے دل اور حرام مغز پر تاثیر تسکین کی ہوتی ہے اگر
مقدار بہت زیادہ کھائی گئی ہو تو دل کی حرکت بند ہو کر آدمی ہلاک ہو جاتا ہے اگر ہلاکت کچھ عرصے کے بعد
ظہور میں آئے تو یہ علامتیں پیدا ہوتی ہیں لبوں اور زبان اور انگلیوں کے سرو نیز اور بتدریج تمام بدن پر
جھنجھناہٹ اور سن پن معلوم ہوتا ہے اشد درجے کی کمزوری عضلات میں آ جاتی ہے گویا فالج ہو جاتا ہے
اور حس و حرکت اعصابی جاتی رہتی ہے دل کی حرکت نہایت کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے چہرہ زرد
اور بدن سرد ٹھنڈا اور چپکتا ہوا پسینہ آتا ہے پتلیاں اول سکڑ جاتی ہیں بعد وفات کے تھوڑے عرصے کے
قبل پھیل جاتی ہیں قلب اور حرام مغز پر تاثیر تسکین کی پیدا کرنے کی وجہ سے دردناک امراض مفصلہ
ذیل میں بچھناگ مستعمل ہے۔ حاد سوزشی امراض میں بہت مفید ہے مثلاً سوزش پھیپھڑا اور ذات الجنب
اور حجاب امعا کی سوزش میں دیتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ شروع مرض میں جب بخار کی شدت ہو اور
مریض ناتوان بھی ہو تو دیں۔ خناق میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ وجع مفاصل حاد میں بھی اس سے
جلد نفع پہونچتا ہے پرانے عصبی امراض مثلاً چہرے کے عصبی درد اور عرق النسا وغیرہ میں اس دوا کو
کھلاتے ہیں اور لگانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے سٹے ٹونس کے مرض میں بھی اس سے اکثر شفا ہوتی ہے
امراض قلب میں جب اسکی حرارت کم کرنی منظور ہو اسکو دیتے ہیں جوڑوں کی سوجن اور درد اور چوٹ
پر اسکا لیپ نہایت عمدہ ہے آدھا یا ایک قطرہ اسکے ٹنکچر کا ایک ڈرام پانی میں چند روز پندرہ منٹ بعد دو گھنٹے
تک دیں پھر ایک ایک گھنٹہ فاصلے سے جب بدن میں جھنجھناہٹ معلوم ہو یا نبض کمزور ہو جائے تو اسکا
دینا موقوف کریں بچھناگ کی جڑ سے ایکونائٹین تیار کرتے ہیں جو سفید رنگ کا غیر قلمی جوہر ہے ۱۵۰ حصہ
ٹھنڈے پانی اور ۵۰ حصہ گرم پانی میں حل ہو جاتا ہے ایتھر اور الکحل میں بہت زیادہ مرہم کی شکل
میں اسکو عصبی درد میں استعمال کرتے ہیں مگر نہایت ہوشیاری کے ساتھ۔ جلد پر کوئی خراش یا زخم نہو

بچھو (ھ)

بکسر بائے موحدہ و ضم جیم فارسی مشدد مخلوط بہا و سکون واو معروف

کژدم (ف)، عقرب (ع)

صفات وشناخت کئی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے جو بچھو دم اُٹھا کر چلتا ہے اُس کو شیالہ کہتے ہیں اور جو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے اُس کو جرارہ بولتے ہیں برہان قاطع میں غلطی سے خوارہ لکھدیا ہے اور یہ شیالہ سے چھوٹا ہوتا ہے مگر سمیت میں زیادہ ہے مادہ میں سمیت نر سے زیادہ ہوتی ہے نر کی پہچان یہ ہے کہ جسم نحیف اور ڈنک موٹا ہوتا ہے اور مادہ کا بدن فربہ اور ڈنک پتلا ہوتا ہے زیادہ سے بہتر ہے سیاہ رنگ کا بچھو سب قسموں سے بدتر ہے خاصکر جرار اور جس کے بدن پر رواں ہوتا ہے اور بعض جگہ کا بچھو یہاں تک زہر دار ہوتا ہے کہ اُسکے بدن پر چھٹتے ہی آدمی فوراً ہلاک ہو جاتا ہے اور اپنا ڈنک پتھر پر مارتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اسی واسطے اطبا نے سنگ مثانہ کے توڑنے میں اس کا استعمال مجرب جانا ہے **طبیعت** سرد و خشک تیسرے درجہ میں بعض نے پہلے درجے میں سرد و خشک لکھا ہے۔

خواص و فوائد اُسکے روغن کا لیپ فالج اور استرخاء اور لقوہ اور جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے اُسکی راکھ کو سیاہ مرچ سونٹھ اور دوسری ادویہ گرم مناسب کیساتھ آنکھ میں لگانا چاہیے اور ناخونے کو کاٹ دیتا ہے اسکو جلا کر اُس راکھ میں جو سے کی مینگنی ہم وزن ملا کر آنکھ میں لگانے سے خارش جاتی رہتی ہے آنکھ کی روشنی کو قوت دیتا ہے اگر برص پر بچھو کو خشک کر کے باریک پیسکر سرکے میں ملا کر تازہ برص پر لیپ کریں برص کا داغ دور ہو جاتا ہے بہق اور کلف اور داء الثعلب پر اسکا لیپ مفید ہے ابن زہر نے لکھا ہے کہ پیاز دشتی کی گھر میں دھونی کی جائے تو تمام بچھو مر جائیں یہ مرے ہوئے بچھو جمع کر کے سکھا کر پیسکر روغن رازقی میں ملا کر دونوں رانوں اور خصیوں پر لیپ کیا جائے تو باہ کو قوت پہونچے اسکو مکان میں سلگانے سے اسکی بو سے بچھو جمع ہو جاتے ہیں مگر دوسرے حذاق یہ کہتے ہیں کہ اسکے دھوئیں کی بو سے بچھو بھاگ جاتے ہیں اگر بچھو کو پانی میں ڈالدیا جائے یہانتک کہ گل جائے تو جو اسکو پیئے اسکی کھال پر پھوڑے پھنسیاں پیدا ہو جائیں اگر بچھو کو زیتون کے تیل میں جلا کر خراب زخموں پر لگائیں اور اُسکے اوپر جلے ہوئے بچھو کی راکھ چھڑکیں بہت جلدی فائدہ ہوتا ہے اسکے لگانے سے بال بھی جم جاتے ہیں بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں جسکو فالج کا عارضہ ہو اپنے ایسے عضو کو جس میں تپانا ہو بچھو سے کٹوائے فوراً فائدہ ہو جائے اور بچھو کے روغن کی مالش ذکر پر کرنا مقوی باہ ہے ایک شیشی میں تل کا تیل بھر کر چند زندہ بچھو اسمیں ڈالکر چالیس روز تک دھوپ میں رکھیں اسکو بواسیر کے مسوں پر لگانے سے گر جاتے ہیں اور اسکی تقطیر سے مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے اور اسکی راکھ بقدر دو چاول موٹی کے پتوں کے پانی کے ساتھ پینا سنگ گردہ و مثانے کیلئے مفید ہے اگر بچھو کو چیر کر جس مقام پر بچھو کاٹے باندھیں تو زہر کو جذب کرے بچھو میں جو رطوبت ہے وہ اسکے زہر کیلئے تریاق ہے اسلئے مناسب یہ ہے کہ جب بچھو کاٹے تو اسکے پیٹ وغیرہ کی رطوبت لیکر وہاں لگائیں اور ذرا سوئی بچھو کے اندر پہونچا دیں ڈنک کاٹ کر بچھو کو شراب یا تیل میں ملا کے رکھیں یا تیل میں جوش کر کے گھونٹ ڈالیں اور

جب بچھو کاٹے اُس جگہ لگا دیا کریں اگر شراب وغیرہ کا پلا ہوا نہ ملے تو سرکے میں بھگو کر کام میں لائیں کبھی
ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس جگہ بچھو کاٹتا ہے وہاں ورم ہو جاتا ہے سختی اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے اس شخص
کا تمام بدن کبھی سرد کبھی گرم ہو جاتا ہے کرب اور اضطراب اور ضعف دل بڑھ جاتا ہے سرد پسینہ بدن سے
نکلتا ہے کل جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں لرزہ اور عقل میں فتور اور بدحواسی ہوتی ہے ہونٹ پھڑکتے ہیں ہچکیاں
متواتر آتی ہیں قے شدید عارض ہوتی ہے اور قے میں کوئی شے لیسدار نکلتی ہے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا
ہے زبان موٹی پڑ جاتی ہے دانت بھنچ جاتے ہیں آخر کو غشی طاری ہوتی ہے تمام اعضا سرد ہو جاتے ہیں
عضو تناسل ورم کر جاتا ہے کانچ نکل آتی ہے اس وقت معالجہ پذیر نہیں ہے مگر شروع کا علاج یہ ہے
کہ جہاں بچھو کاٹے فی الفور اس کے اوپر کی جگہ کو کس کر باندھیں (۲) پھر سینگی نیش زدہ مقام پر لگانا
اور اس جگہ کو دبا کر عضا پھر فصد لینا سود مند ہے (۳) السی اور گندک پیس کر روغن زیتون میں ملا کر
اُس جگہ لگائیں (۴) جند بیدستر فرفیون مرمکی دار فلفل سرکہ میں پیس کر اُس جگہ قوت کے ساتھ ملیں
(۵) آگ یا گرم پانی سے سینکیں (۶) تریاق فاروق اور تریاق اربعہ اور تریاق العقارب
اور ان میں کھلائیں (۷) ان کا لیپ بھی کریں (۸) جدوار اس جگہ پر ملیں (۹) جس بچھو نے کاٹا
ہو اُسکو پکڑ کے دم کاٹ کر چھلکا اس جگہ باندھیں فوراً زہر جاتا رہتا ہے مجرب ہے (۱۰) سنکھیا کا
لیپ بھی مجرب ہے (۱۱) تیل کسی برتن میں رکھ کر آگ پر گرم کریں بعد اسکے مدار یعنی آک کے تونکا پانی نچوڑ
کر اس گرم تیل پر ڈالیں اور دھوئیں نیش زدہ مقام کو دیں اسی وقت تسکین ہو جائے یہ علاج
نہایت مجرب ہے (۱۲) شہتوت کے پتے پیس کر دنبے کی چربی میں ملا کر نیش کی جگہ باندھنا چاہیے
(۱۳) چونہ انڈے کی زردی میں ملا کر لگانا درد کو ساکن کرتا ہے (۱۴) باقلا کو پیس کر شراب میں
ملا کر لگانے سے اسی وقت درد جاتا رہتا ہے (۱۵) گدھے کے کان کے میل کو بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر
ملنے سے فائدہ ہوتا ہے (۱۶) انگور کے پتے پیس کر نیش کی جگہ لگانا مفید ہے (۱۷) چوہے کے پیٹ
کو چیر کر گرما گرم اس جگہ رکھنا فائدہ کرتا ہے (۱۸) اجوائن پانی میں پیس کر ملیں (۱۹) اپلے کو جلا کر سینکیں (۲۰)
نوشادر پیاز کے عرق میں پیس کر خوب مالش کریں (۲۱) ببول کے پتے اور تمباکو دونوں کو ملا کر چلم میں
رکھ کر پی لیں جوں ہی دھواں حلق سے اترے گا فوراً آرام ہو جائے (۲۲) بسکھپرے کی جڑ پانی میں
گھول کر کاٹی ہوئی جگہ پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے (۲۳) آک کا دودھ ڈنک پر لگا کر آک کے پتے
اس پر باندھ کر سینکنا چاہیے (۲۴) موم کی دھونی ڈنک کی جگہ کو دینی چاہیے (۲۵) لال کنیر کی جڑ
اور کالی مرچ کا لیپ کر دینا چاہیے (۲۶) نیلا تھوتھا نوشادر تھوہر کے دودھ میں کھرل کر کے گولیاں
بنا رکھیں اور بوقت ضرورت پانی میں پیس کر ڈنک پر لگا دیں جس کے بعد لگنے کے فوراً آرام ہو جائے گا (۲۷)
گدھے کی لید کے پانی میں جلدی کی کر کس کر بچھو نے جہاں کاٹا ہو وہاں لگا دینا چاہیے فوراً آرام
ہو جائے گا (۲۸) نیلے کپڑے کو چلم میں رکھ کر تمباکو کی طرح پلانے سے بہت جلد راحت حاصل ہوتی ہے (۲۹)
جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو اسکے اوپر فوراً کس کر ایک پٹی باندھ دیں اور اسکے بعد ہاتھ پاؤں کو فوراً گرم پانی

مین ڈالدین اور جبتک پانی ٹھنڈا نہ ہونے لگے برابر کانٹے ہوے عضو کو اس مین ڈالے رکھین اگر کسی دوسری جگہ کا نا ہو تو گرم پانی کی دھار اُسپر متواتر ڈالتے رہین چنانچہ پانی مین ڈالتے ہی جلن کم ہوجائے گی اور وہ روتا ہوا شخص ہنسنے لگے گا مگر جس وقت پانی ٹھنڈا ہونے لگے تب اور گرم پانی اُس مین ڈالدیا جائے برتن جہانتک ہوسکے بڑا ہونا چاہئے۔

بخور الاکراد (ع)

بفتح باے موحدہ وضم خاے معجمہ وسکون واو وضم راے مہلہ والف لام وفتح الف وسکون کاف تازی وفتح راے مہلہ وسکون الف و دال مہلہ موقوف۔ اسکو بخور الاکراد اسلیئے کہتے ہین کہ کرد لوگ بخورات مین زیادہ استعمال کرتے ہین

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکی ساق سونف کی ساق کی طرح ہوتی ہے پتے کثرت سے آتے ہین جو گلدستے اور خوشے کی طرح معلوم ہوتے ہین پھول زرد ہوتا ہے جڑ سوتی اور سیاہ ہوتی ہے اور اسکی پوست سخت ہوتی ہے اور رطوبت سے بھری ہوتی ہے پہاڑون مین درختون کے سائے مین پیدا ہوتی ہے اسکی ساق اور شاخون سے گوند نکلتا ہے جو سرخی مائل کندر کی طرح ہوتا ہے بو تیز ہوتی ہے زبان کو کاٹتا ہے کبھی اسکی تازہ جڑ کو تیز اوزار سے گودنے سے رطوبت نکلتی ہے جسے دمعہ کہتے ہین اسکو سائے مین خشک کر لیتے ہین کیونکہ دھوپ مین اسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور رطوبت نکل جانے کے بعد جڑ مین قوت ومنفعت باقی نہین رہتی کبھی اسکی جڑ کو کچلکر عصارہ لیکر خشک کر لیتے کبھی اسکی جڑ کو سکھا لیتے ہین اسکی رطوبت لینے کے وقت نتھنون اور سر اور چہرے کو روغن گل سے چکنا کرلینا چاہیئے تاکہ درد سر اور دمعہ پیدا نکرے اسکا عصارہ دمعہ سے ضعیف ہے اور دمعہ گوند سے مستعمل اسکا گوند دمعہ اور عصارہ اور جڑ ہے

طبیعت پتے اور شاخین اور ساق دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین اور گوند تیسرے درجے کے آخر مین اور عصارہ تیسرے درجے کے اول مین اور جڑ دوسرے درجے کے آخر مین۔

خواص وفوائد نہایت محلل اور جالی ہے فضلات کا ادرار کرتی ہے پتھری کو توڑتی ہے حمل کو گراتی ہے اسکا گوند کھانے سے فالج اور درد سر وسرسام بلغمی اور کزاز وغیرہ بلغمی مرضون کو فائدہ ہوتا ہے پھیپھڑے اور سینے کے بلغمی مرضون کو بھی مفید ہے اسکی دھونی سے دماغ کے سرد امراض کو نفع ہوتا ہے اور مرض النوم کو بھی مفید ہے اسکا دمعہ سرکا اور روغن گل مین ملاکر سر پر لگانے سے بلغمی سرسام اور سدد روکزاز اور پرانے درد سر اور فالج کو نفع ہوتا ہے جب کرم خوردہ دانت پر لگاتے ہین تو درد جاتا رہتا ہے اور اکثر وہ دانت گر جاتا ہے اور روغن گل مین ملاکر یہ دمعہ کان مین ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور تنہا کان مین ٹپکانے سے سدہ دفع ہوجاتا ہے اور ثقل سماعت کو نفع ہوتا ہے اسکو آگ پر ڈالکر دھوان ناک مین پہونچانے سے نزلات کو نفع ہوتا ہے اور نتھنون کا سدہ کھل جاتا ہے اخلاط غلیظ سے جو امراض سینے اور پھیپھڑے مین پیدا ہوتے ہین انھین نفع ہوتا ہے حیوانات کا گوشت سڑنے اور آدمیون کے قتل ہونے سے

جو ہوا مین بدبو پھیل جاتی ہے اسکے دھوین سے وہ صاف ہو جاتی ہے زہریلے کیڑے بھی اسکے دھوین سے بھاگ جاتے ہین سرکے کے ساتھ تلی پر لگانے سے ورم دفع ہوتا ہے اور کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے اسکا دھوان اختناق الرحم کو بھی مفید ہے اسکے دھوین سے زندہ اور مردہ بچہ پیٹ سے نکل جاتا ہے چار جو کی مقدار مین رحم مین رکھنے سے یہی فائدہ نکلتا ہے مغز بادام تلخ اور سداب کے ساتھ رکھنے سے رحم کی بدبو دور ہوتی ہے اسکے درمعہ کے پینے سے پیشاب کی تنگی، مروڑ، نفخ اور مثانہ کا درد جاتا رہتا ہے قبض دفع ہوتا ہے یہی فائدہ اسکی جڑ سے حاصل ہوتا ہے سرکے اور روغن زیتون کے ساتھ ملنے سے عرق النسا کو نفع ہوتا ہے اعصاب ملائم پڑتے ہین اسکی جڑ کو جلا کر راکھ کرکے روغن زیتون یا گائے کے گھی مین ملاکر سر کے گنج پر لگانے سے جاتا رہتا ہے اس سے زخمون کی بدبو بھی دفع ہوتی ہے اور زخم بھرجاتے ہین بغل مین اسکا عصارہ لگانے سے بغل گند کو نفع ہوتا ہے **مضر** دماغ ضعیف کو اور گرم مزاج مین کرب پیدا کرتی ہے **مصلح** نیلوفر ہے چاہیئے کہ اسکو بغیر نیلوفر کے استعمال نکرین اور اسکی بو سے بچین **بدل** حب الغار **مقدار خوراک** کوندر عصارہ ساڑھے چار ماشہ اور جرم نو ماشہ

بخور السودان (ع)

بفتح بائے موحدہ و ضم خائے نقطہ دار و سکون واو و رائے مہملہ والف و لام و ضم سین مہملہ و سکون واو و فتح دال مہملہ والف و نون ساکن

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے ایک بالشت کی مقدار مین اور شاخین اسکی آپس مین ایک دوسری مین گھسی ہوئی ہوتی ہین رنگ لاجوردی ہوتا ہے پھول اسکا سفید ہوتا ہے اور چکنے والی رطوبت اس مین ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

فوائد مروڑ کو دفع کرتی ہے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتی ہے عرق النسا کو مفید ہے روغن زیتون کے ہمراہ پکا کر اسکو لیپ کرنے سے اورام سخت اور بلغمی و سوداوی اورام کو نفع ہوتا ہے **مضر** حبشی پیدا کرتی ہے **مصلح** ببول کا گوند **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ تک۔

بخور مریم

بفتح با و ضم خائے نقطہ دار و سکون واو و رائے مہملہ و فتح میم و سکون رائے مہملہ و فتح یائے تحتانی و سکون میم بخور المشائخ (افریقہ) کف مریم (شامی) شجرۃ المریم و دوغن مریم (ع) پنجہ مریم (ف) ہاتھا جوڑی (ا و ہ) ہتھا جوڑی (ہ)

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے پتا اسکا چقندر کے پتے کی طرح ہوتا ہے اور ایک طرف سے سبز اور دوسری طرف سے سفیدی مائل ہوتا ہے اور اسپر رونگٹے ہوتے ہین ساق اسکی چار انگل کے برابر ہوتی ہے پھول گلاب کے پھول کی طرح ہوتا ہے بعض پھولون کا رنگ نیلا بھی ہوتا ہے اور جڑ سیاہ اور موٹی

اور رشل شلجم کے ہوتی ہے مگر وضع اسکی شلجم سے کسی قدر چپٹی ہوتی ہے اکثر درختوں کے سایہ مین اور تر زمینون
مین پیدا ہوتی ہے مستقل جز ہے مگر اس کا عصارہ جڑ سے قوی ہے اسکو عرطنیثا کی قسم سے جانتے ہین مگر محیط
سے ثابت ہے کہ دونون جداگانہ ہین لیکن مجھے تعجب یہ ہے کہ افعال وخواص بخور مریم کے اور عرطنیثا کے
قریب قریب ہین بلکہ خود حکیم صاحب نے عرطنیثا کی دوسری قسم کے منافع بیان کرنے کے بعد لکھا ہے و باقی
منافع این ہمان ست کہ در بخور مریم مسطور شد ایک قسم اسکی ایسی ہے کہ گز بھر تک بلند ہوتی ہے پتے زرد اور تھے
کے پتون کیطرح اور بیج سوئے کے بیجون کیطرح ہوتے ہین **طبیعت** گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے
درجے مین بعض نے گرم تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین اور خشک تیسرے درجے کے آخری مرتبے مین لکھا ہے

خواص و فوائد اسکے اجزا کا ضماد خنازیر کو تحلیل کرتا ہے اور ورم سخت کو تحلیل کرتا ہے کان مین زخم ہو تو اسکے
نچوڑے پانی کو ڈالنے سے صحت ہوتی ہے ناک مین ڈالنے سے مرگی جاتی رہتی ہے یہ دوا سدہ کھولتی ہے ریاح
کو تحلیل کرتی ہے اسکی جڑ پیشاب اور خون حیض اور دودھ اور پسینہ زیادہ لاتی ہے جگر کا سدہ کھولتی ہے اسکی جڑ
اور بیج دونون جلا کرتے ہین بھونکو پیکر لیپ کرنے سے کلف اور نمش اور ورم سخت اور خنازیر کو نفع ہوتا ہے اسکی جڑ
چہرے کے داغون اور بہق (?) کو صاف کرتی ہے رخسار کا رنگ نکھارتی ہے چھائیون اور کلف کو دور کرتی ہے پرانے
روغن زیتون کیساتھ ملنے سے بھی یہی عمل کرتی ہے جاڑے سے منھ پھٹ جائے تو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہے
اسکو سرکہ مین پیکر کلف اور نقرس اور درد النقرس (?) اور موچ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکو پانی مین جوش دیکر اس
پانی سے نطول کرنے سے تشنج کو نفع ہوتا ہے خشک کو بھی داء الثعلب اور چھائیون پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے ان فوائد
کے لئے شہد کیساتھ لگانا اور ملنا بھی مفید ہے اسکا عصارہ شہد مین ملا کر آنکھ مین لگانے سے نزول الماء کو نفع
ہوتا ہے بینائی قوی ہوتی ہے لیکن تنہا آنکھ مین نہ لگائین بلکہ شہد (?) سے اصلاح کر لین اسکے بیج بھی
آنکھ کو مفید ہین لیکن جڑ کا عصارہ پتون سے قوی ہے تولہ بھر جڑ پکا کر (?) سکنجبین ملا کر صاحب یرقان
کو پلا دین اور بعد اس کے سلا دین اور کپڑا اڑھا دین زرد رنگ کا پسینہ آئے گا اور یرقان جاتا رہیگا
اس سے جگر کا تنقیہ ہو جاتا ہے سدہ نکل جاتا ہے تمام بدن مین جو صفرا منتشر ہوتا ہے نکل جاتا ہے
یہ پسینہ لانے کا عمدہ علاج ہے ایک تولہ ۲ ماشہ سے زیادہ ہرگز نہ کھائین اگر کتیرا اور انار کے
دانون کا پانی ساتھ کر لین تو اصلاح ہو جائے اور حق یہ ہے کہ تنہا شراب یا شہد کیساتھ آٹھ ماشہ سے
زیادہ نہ کھائین یرقان سوداوی مین بھی یہ تدبیر مفید ہے اور اسوقت پسینہ سوداوی رنگ کا ہوتا ہے گرم
مزاج والے کو اور تپ کے مریض کو نہ دینا چاہئے اور یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ یرقان مواد غلیظ اور سدہ کی
کثرت کی وجہ سے نہو۔ اسکی جڑ ربو کو بھی مفید ہے سرکہ وغیرہ کے ساتھ ضماد کرنے سے طحال کا ورم
دفع کرتی ہے اسکو حمول کرنے سے قوت کیساتھ خون حیض جاری ہو جاتا ہے اور مرا ہوا بچہ نکل پڑتا ہے
اگر زندہ ہو تو خراب ہو جاتا ہے اس بارے مین نہایت موثر ہے یہانتک مبالغہ کرتے ہین کہ اگر حاملہ عورت کے
باندھ دین تو بچہ نکل پڑے عسرت ولادت کے لئے بہت مفید ہے اسکو پیکر ناف اور پیٹ پر لیپ کرنے سے
بھی بچہ نکل پڑتا ہے یہ اسکے خواص مین سے ہے کہ پیٹ پر لیپ کرنے سے دست لاتی ہے اور رحم

اگر ملنے سے بچہ گرا دیتی ہے اگر عورت کے گلے میں باندھ دیں تو حمل نہ رہے اگر روئی میں لت کر کے مقعد میں
رکھدیں تو رگو نکے منہ کھل جائیں اگر پاخانہ بند ہو تو نکل پڑے اسکے پانی کو سرکے کے ساتھ مقعد پر لگانے
سے کانچ نکلی ہوئی درست ہو جاتی ہے اسکو ماء العسل کے ساتھ پینے سے بلغم و سنو کی راہ بہت نکلتا ہے
دست زیادہ کرتے ہیں اور خشک پاخانہ خارج ہوجاتا ہے گرم دوا ؤنکے ساتھ پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو بیدرد
مارتی ہے اور نکالتی ہے زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے مقام پر اسکے لگانے سے نہایت آرام ہوتا
ہے یہ انکے زہر و نکے لئے تاد زہر کا حکم رکھتی ہے **مضر** ملادت اور درد وران سر پیدا کرتی ہے مقعد اور
پھیپھڑے اور شانے کو مضر ہے گرم مزاج والو نکو نقصان پہونچاتی ہے **مصلح** شانے کے لئے عناب و رباتی
کے لئے کتیرا اور رب انار کے دانو نکا پانی **بدل** ماہیشا اور مرا اور سماق **مقدار خوراک** عصارہ چھ رتی سے
ڈیڑھ ماشہ تک اور بیج کا جرم ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک۔

بداری کند (ھ)

بکسر بائے موحدہ و فتح دال مہملہ و سکون الف و کسر رائے مہملہ و سکون یائے معروف و فتح کاف تازی و سکون نون
و دال مہملہ موقوف لغوی معنے اسکے بیج زمین میں [illegible] اسلئے کہ ہندی میں بدار بیج کے معنے میں ہے اور کند جڑ کو کہتے ہیں دریں [illegible]
صفات و شناخت ایک جڑ ہے گول [illegible] شیریں کی طرح جسکو شکر کند و اور کولا اور میٹھا الد و کہتے
ہیں اور یہ جڑ گول کدو سے چھوٹی اور اسکے برابر بلکہ اس سے بڑی بھی ہوتی ہے پوست اسکا موٹا اور گودا
سفید ہوتا ہے اسکو زمین سے کھود کر ٹکڑے کرکے خشک کرکے رکھ لیتے ہیں اسکے درخت کی بیل ہوتی ہے
گول کدو کی بیل کی طرح اسکے پھول اور پتے بھی اسی کی شکل ہوتے ہیں مگر پھول اسکے اسکے پھول سے
چھوٹے ہوتے ہیں اسکی جو طبیعت گہرے میں ہوتی ہے اسکا مزہ شیریں اور [illegible] تلخ ہوتا ہے ان بہت چکنا
سا کہیں لکھا ہے کہ بداری کند ہندوستان کے گرم صوبوں بنگال اور آسام سے سیلون تک ہوتا ہے برسات
میں اسکے بیجنی پھول لگتے ہیں +

ہیڈ ماسٹر رائے ہزاری لال نے بداری کند کے درخت آبو کے پہاڑ پر بہت دیکھے ہیں اسکی بیل چلتی ہے پتے لمبے
کے سے ہوتے ہیں اسکی جڑ میں گانٹھیں گول کدو کی طرح لگتی ہے اور ایک جڑ میں تو نگ ہوتی ہیں آبو پر اور
راجپوتانے کے دوسرے مقامات پر یہ چیز پیدا ہوتی ہے اور دیپور میں بھی اس کی بیلیں ایک شخص کو بیچتے
ہوئے دیکھا گیا تھا آبو پر جو لوگ آبادی سے علحدہ رہتے ہیں اور تارک الدنیا ہیں اسی کو کھا کر گذر کرتے
ہیں جڑ کو کھود لاتے ہیں اور آگ میں رکھ کر پکا لیتے ہیں جیسے بعض آدمی بیگن کو بھرتا کرنے کے لئے
آگ میں دبا کر پکاتے ہیں پھر توڑ کر کھا لیتے ہیں رنگ سفید مزہ پھیکا سا ہوتا ہے ایک آدمی کی
سیری کے لئے بڑی جڑ دو تین دن کافی ہے یہ بیل گھوڑے کو بہت موافق ہے اس کے کھلانے
سے گھوڑے میں بہت تازگی پیدا ہو جاتی ہے **طبیعت** گرم و تر اور بقول بعض سرد و تر اور سرد ہونے کے
قول کی تائید وید ک کی کتب سے بھی ہوتی ہے

خواص وفوائد شیرین چکنا بھاری اور مبہی اور مقوی اعضا ہے۔ مدبول ہے۔ اسکی بڑی جڑ خون کو صاف کرنے والی جرپراہٹ مٹانے والی اور دودھ بڑھانے والی ہے بداری کند کی پھنکی دودھ کے ساتھ دینے سے عورتون کا دودھ بڑھتا ہے اسکو سکھا کر پیسکر ایک ماشہ لیکر شہد مین ملا کر بچے کو چٹانے سے اُسکی کمزوری دفع ہوتی ہے اسکے اور دار فلفل کے سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانے سے بچون کا ہاضمہ بڑھتا ہے بچے کا بدن مضبوط کرنے کے لئے بداری کند کے سفوف کو مویز منقے مین ملا کر دینا چاہیئے بداری کند کو گھی کھانڈ کے ساتھ چٹانے سے عورتون کا خون حیض کا ضرور رت اور معتادسے زیادہ جاتا بند ہوجاتا ہی بداری کند کے سفوف کو گھی مین بھونکر شکر سفید ملا کر اسکی پھنکی دیکے اوپر سے دودھ پلا دینے سے بدن مین قوت آتی ہی جسکے محال مین ورم آگیا ہوا سکو اسکے سفوف کی پھنکی دینی چاہئے اس سے دست لگتے ہین جگر کے بڑھجانے مین اسکے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسکے رس مین شہد ملا کے پلانے سے صفرا کا درد مٹتا ہے اسکو دودھ کے ساتھ پیسکر شیرہ نکالکر شکر ملا کر عورت کو پلانے سے دودھ بڑھجاتا ہے اس کے رس مین دودھ ڈالکر اونٹ کے پلانے سے یا اسکے رس مین بھینس کا گھی ملا کے پلانے سے جوع البقر کا عارضہ مٹتا ہے اسکے سفوف کو اسی کے رس مین بھگو کر خشک کر کے گھی اور شہد کے ساتھ کھانے سے بدن مین طاقت آتی ہے گرم دودھ کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی ہمیشہ لینے سے طاقت بڑھتی ہے اور بڑھاپا جلدی نہین آتا ہے سوزاک اور کرم شکم کو نافع ہے دافع باد و بلغم اور صفرا ہے بعض کہتے ہین صفرا اور باد بڑھاتا ہے

بداشقان (معرب)

بفتح بائے موحدہ و فتح دال مہلہ و سکون الف و کسر شین معجمہ و فتح قاف و سکون الف و نون معرب ہے بدسگان لغت فارسی کا جس مین سین مہلہ اور کاف فارسی ہے اور دبستان کے وزن پر ہے اور بدشگان شین نقطہ دار کے ساتھ بھی آیا ہے اور بدسغان اور بدشغان سین مہلہ و معجمہ اور کاف فارسی کی جگہ غین نقطہ دار سے بھی کہتے ہین اور قاتل ابیہ اور کعب الکلب بھی نام ہین۔

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے پیپرا کی طرح ہوتی ہے جس سے چٹائیان بنتے ہین مگر پیپرا سے زیادہ پتلی اور نرم کھڑے پانی مین اور تنگی جھاڑیون مین پیدا ہوتی ہے حبشی لوگ اس سے ہاتھون کے کنگن تیار کرتے ہین آذربائجان مین بھی بہت پیدا ہوتی ہے برہان کی غلطی ہے جو اُسنے عشق پیچا اور لبلاب سمجھا ہی اور گشت برگشت کے افعال و خواص اس مین لکھدیئے ہین **طبیعت** پہلے درجے مین گرم و خشک ہے

خواص وفوائد لطافت پیدا کرتی ہے محلل ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے سرد اور بلغمی اور مرطوب امراض کو مفید ہے **بدل** گشت برگشت اور رازی نے کہا ہے کہ اس سے ڈیوڑھا دوریخ اور اسکی برابر زیرہ سیاہ اسکا بدل ہے **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک

بدھارا (دھ)

بکسر ہائے موحدہ و فتح دال مہملہ مخلوط بہا و سکون الف و فتح رائے مہملہ و سکون الف دوم

صفات وشناخت بعض یونانی طبیبوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہندوستانی دوا ہے کہ کوہستان سے لاتے ہیں ایک لکڑی خاکی رنگ اور موٹی ٹہنی کے برابر ہوتی ہے مزہ تلخ اور کسیلا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ جسکو عربی میں شارف رائے مہملہ کے فتح سے بولتے ہیں وہ یہی بدھارا ہے مگر چونکہ یونانیوں نے لکھا ہے کہ شارف کے مزے میں حدت نہیں ہوتی تو یہ اور بدھارا ایک کیسے ہو سکتے ہیں اسلیئے کہ ویدوں نے بدھارا کی نسبت لکھا ہے کہ چرپرا گرم اور کسیلا ہوتا ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ یونانیوں کی کتابوں میں بالاتفاق دونوں کو ایک مانتے ہیں اسلیئے حدت ہونے اور نہونے کے قولوں میں تاویل کر دینا مناسب ہے۔ بدھارا کا پیڑ بڑا ہوتا ہے اس میں بہت سی شاخیں پھوٹتی ہیں اسکی چھوٹی ڈالیوں کے کانٹے لگتے ہیں اسکی ڈالیوں کے انتہا میں پیلے پھول لگتے ہیں اور آدھا انچ لمبی پھلیاں لگتی ہیں اس میں بارہ مہینے ہی پھول لگتے رہتے ہیں بدھارا دکھن، ہندوستان اور سیلون کے جنگلوں میں ہوتا ہے اور بنگال میں بویا جاتا ہے

طبیعت گرم ویدوں نے اسکو گرم بتایا ہے اور ڈیسقوریدوس نے شارف کو درجہ اول میں گرم خشک لکھا ہے

خواص وفوائد بدھارا رسائن اور سبک اور ملین شکم ہے بلغم کو دستوں کی راہ نکالتا ہے قوت باہ بڑھاتا ہے باد و بلغم اور خون کے فساد کو دفع کرتا ہے قبض کو توڑتا ہے سوزاک اور ورم کو نافع ہے درد مفاصل اور عرق النسا کو نافع ہے ساڑھے تین ماشہ کی مقدار میں سونٹھ کے ساتھ استسقا کو نافع ہے اسکا لیپ بھی ورم اعضا کو مفید ہے گٹھیا اور اعضا کے امراض متلفہ کے لیئے بدھارے کا استعمال کیا جاتا ہے بدھارے میں چیپ بہت ہوتا ہے اس چیپ کے استعمال سے خون صاف ہوجاتا ہے بدن کی بگڑی ہوئی حالت کو درست کرنے کے لیے دودھ کے ساتھ اسکے سفوف کی پھنکی دینی چاہیئے اسکے پتوں کو پانی میں بھگونے سے پانی گاڑھا ہوجاتا ہے مصری ڈالکے پلانے سے عسر البول کو نفع ہوتا ہے۔ پیشاب کی جلن اور سوزاک مٹانے کے لیئے اسکا جوشاندہ پلانا چاہیئے ستاور کے ساتھ بدھارا کو جوش دیکر پلانے سے گٹھیا کو نفع ہوتا ہے زہیلا اور بدھارا کو جوش دیکر صاف کرکے پلانے سے آتشک کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے سفوف کو کانجی کے ساتھ پھانکنے سے فیل پا کا مرض دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کے سفوف کو ستاور کے ساتھ خالص رس میں سات بار تر کرکے سکھا سکھا کر اس میں سے ایک تولہ بھر لیکر گھی کے ساتھ ہمیشہ ایک ماہ تک چاٹنے سے قوت حافظہ اور قوت عاقلہ بڑھتی ہے دوسری دواؤں سے بھی پانی گاڑھا پڑ جاتا ہے مگر اسکو پلانے سے ڈھیلا پڑجاتا ہے اس سے جما ہوا پانی ڈھیلا نہیں پڑتا یہ جو کچھ ہمنے بیان کیا ہے ویدوں کا قول ہے یونانی اطبا نے شارف میں لکھا ہے کہ بلغم مائی کو دستوں کی راہ نکالتا ہے امراض سرد کو نافع ہے

بدل اسگندھ

بدی کورہ (دھ)

بضم باے موحدہ وکسر دال مہملہ مشدد و دو سکون یاے تحتانی وضم کاف وسکون واو وفتح راے مہملہ وسکون ہا

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے بے ساق جنگل میں جم جاتی ہے اور سینڈھ اور سینڈھی کے درختو نپر پھیلتی ہے اسکے پتے گلو کے پتون کی طرح اور اُنسے ضخیم اور بڑے اور نرم اور سبز زیادہ ہوتے ہین بعض سر کیطرف سے نوکدار ہوتے ہین اور دم کیطرف سے چپٹے اور اُنمین چیپ بھی ہوتا ہے اسکے پتون کو تماو اور مونگ کی دال کیساتھ پکاکر کھاتے ہین اسکے پھل سنڈ سوکھکے پھل کیطرح ہوتے ہین اُسکے اندر بیج مولی کے بیجونکی طرح مگر اُنسے کسی قدر بڑے ہوتے ہین اور یہ پھل کھانے مین نہین آتے اسکی ایک قسم کا نام بری بدی ہے جسکے سنے بدعقلی ہین اسکی بیل قسم اول سے کلان ہوتی ہے اور اس مین ساق بھی ہوتی ہے شاخین بھی زیادہ ہوتی ہین کہ تمام درخت پر لپٹ جاتی ہین اسکے پتے بھی گلو کے پتون کی طرح اور اُنسے دبیز ہوتے ہین چپنر نرم نرم روان ہوتا ہے اور شاخون پر بھی روان ہوتا ہے اسکو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے یہ کھانے مین نہین آتی پہلی قسم مزہ دار ہے **طبیعت گرم** ؛

خواص و فوائد گرانی بدور تی ہے بچھوکے زہر کو دفع کرتی ہے بلغم لزج پیدا کرتی ہے اسکا جوشاندہ سوزاک کو نافع ہے اسکے پتونکے رس مین چاول بھگو کر سکھائین اور اسطرح دس بار بھگوئین اور سکھائین انمین سے ایک دانہ علی الصباح کھایا کرین اور ہر روز ایک دانہ بڑھاتے جائین اور نمک و ترشی سے پرہیز رکھین ہر قسم کا پھوڑا پھنسی دفع ہوجاے مگر گرم مزاج والے کو گرمی کے موسم مین نہ دینا چاہئے۔

برانڈی

اسپری ٹس وائی نائی گیلی سائی دل ، اسپرٹ آف فرنچ وائن رش ،

صفات وشناخت برانڈی کو فرنچ کے ملک کی وائن سے کشید کرکے حاصل کرتے ہین خاص طرح کی خوشبودار شراب ہے بہت ہلکی طلائی رنگ کی اس مین فیصدی ۴۳ حصے کے قریب ایل کحال ہوتی ہے رنگت اس مین شکر ملاکر دیجاتی ہے یا پیپون مین رکھنے سے آجاتی ہے طاقت پروف اسپرٹ کی طرح ہے۔

خواص و فوائد جس قدر کمزوری اور امراض جگر برانڈی اور رم شراب کے پینے سے ہوتے ہین ویسے اور شرابوں سے نہین ہوتے دوا کے کام مین صرف برانڈی ہی استعمال کی جاتی ہے بھوک کم ہوتے اور بادی سے پیٹ پھول جانے مین دیتے ہین اور جب کسی کو غش آجاتا ہے اور کسی طرح کے زخم سے کمزور رہوا ہے تب گرم کرنے کیلئے پلاتے ہین اور رعشہ یا جھٹک باے مین اور جب افیم تنباکو دھتورے وغیرہ سے زہر ہووے تب برانڈی مفید ہے اور جب کسی مقام سے خون جاری ہو تب اس مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے جب عورت کے رحم سے خون جاری ہو تب ایک ٹکڑا اسفنج کا یا کپڑا برانڈی مین بھگو کر دھرن کے اندر رکھنے سے یا پیڑو پر رکھنے سے خون بند ہوجاتا ہے پارے سے منہ آنے کے بعد جب مسوڑھے اور تالو بہت پھول جاتے ہین اور راس مقام مین بہت درد ہوتا ہے تب برانڈی کا غرارہ استعمال کیا جاتا ہے بچہ جننے کے وقت اگر درد موقوف

ہو جائے تب پیٹ اور رکھ ہر مالش کرنے سے پتھر ور ولاکر بچہ جننے میں مدد دیتی ہے غش آجائے تو چھاتی پر مالش کرنے سے ہوش آجاتا ہے تپ او ہیضے کی کمزوری کی حالت میں جب جسم سرد ہو تب براندی مفید ہے گٹھیا اور درد اور دسن وغیرہ میں کرتے ہیں۔ درد سر اور بڑبڑانا اور افیم سے زہر ہونے سے اسکو پانی کے ساتھ ملاکر اور کپڑا اس میں بھگو کر سر پر لگانے سے مفید ہے **مقدار خوراک** دو دو دس تک۔

برچھگندہ (ھ)

بکسر بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وفتح جیم فارسی مخلوط بہا وفتح کاف فارسی وسکون نون وفتح دال مہملہ و سکون ہا بعض کتب میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن صحیح کاف تازی مفتوح اور آخر میں دال مہملہ موقوف ہے معلوم ہوتا ہے کیونکہ کند جڑ کو کہتے ہیں جو گانٹھ کی شکل میں ہوتی ہے۔

صفات وشناخت یہ پنڈالو کی ایک قسم ہے چنانچہ اسکی کئی قسمیں ہیں ایک قسم ہستالو بفتح ہا وسکون سین مہملہ و فتح تائے فوقانی وسکون الف وضم لام وسکون واو کہلاتی ہے اور ایک قسم اس کی رکتالو بفتح رائے مہملہ وسکون کاف تازی وفتح تائے فوقانی وسکون الف و لام موقوف اور رکت کند بفتح رائے مہملہ وسکون کاف تازی وتائے فوقانی موقوف وفتح کاف تازی دوم وسکون نون ودال مہملہ موقوف کہلاتی ہے اور یہ پچھلی قسم رتالو کے نام سے مشہور ہے اور ایک قسم کو آدر دس اور مدھول کہتے ہیں اور تالیف شریفی میں لکھا ہے کہ پنڈالو اور برچھگند ایک چیز ہے اسی کو چنڈالک اور پنڈال بھی بولتے ہیں **طبیعت** تر و خشک

خواص وفوائد ملین ونفاخ ہے پیشاب اور مادہ خام اور منی کو بڑھاتا ہے سودا پیدا کرتا ہے اعضا کو قوی کرتا ہے دیر ہضم ہے دودھ بڑھاتا ہے گر پنڈالو اس سے کسی قدر گرم و ثقیل اور لزج ہے آنتوں پر چپکتا ہے صفرا کو خارج کرتا ہے پسینے کا ادرار کرتا ہے۔

بُرَدَّہ (ھ)

بکسر بائے موحدہ وفتح رائے مہملہ وفتح دال مہملہ شدہ وسکون ہا ئے

صفات وفوائد ایک ہندوستانی دوا ہے سرد اور محلل ہے منی زیادہ کرتی ہے۔ کھانسی رفع کرتی ہے تپ دق کو نافع ہے خون وبلغم کے فساد کو کھوتی ہے اور دوسرے خواص اسکے ردہ کی طرح ہیں جس کا حال حرف رائے مہملہ میں آتا ہے۔

برسیان (یونانی اور بقولے فارسی)

بفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وکسر سین مہملہ وفتح یائے تحتانی وسکون الف ونون اسکو برسیانا اور برسیانہ بھی کہتے ہیں۔ بقلہ طیبہ (ع)

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے اس مین پھول نہین آتے بیج آتے ہین برہان قاطع مین لکھا ہے کہ بیج اسکے تخم کرفس کی طرح ہوتے ہین اور محیط مین لکھا ہے کہ اسکے بیج بھلاوین کے برابر اور اُسی کے مشابہ ہوتے ہین ابتداے موسم گرما مین پیدا ہوتی ہے کوفے کے اطراف مین سرزمین بابل مین بہت ہوتی ہے

طبیعت گرمی وتری مین معتدل ہے بعض گرم وخشک بتاتے ہین۔

خواص وفوائد اسکے پینے اور سونگھنے سے تفریح پیدا ہوتی ہے دماغ اور روح نفسانی کو طاقت ہوپہنچتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے مادے کو لطیف کرتی ہے اخلاط کو دستون کی راہ نکالتی ہے جگر اور معدہ کو طاقت دیتی ہے گلاب مین پیسکر حمام کے اندر اسکو بدن پر ملین تو تین چار بار مین خارش اور بدن کے نشانات مٹ جائین اگر جگر و معدہ مین سردی کا غلبہ ہو تو اُسے کھاوین گرمی ہو تو نجاد دیگی اور وہ گرمی معتدل ہوگی کہتے ہین کہ اسکے عرق مین لونگ کی سی خوشبو آتی ہے اور وہ بلی لوٹن کی طرح نفس کو تفریح اور تقویت بخشتا ہے۔

برف (ف)

بفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وفا موقوف۔ ثلج (ع)

صفات وشناخت مشہور ومعروف ہے آسمانی برف مین سے وہ بہتر ہے جو سنگریزون اور سخت زمین پر گرے اور جو خندقون پر گرے وہ خراب ہے اسکا پگھلا ہوا پانی بھی خراب ہے اور خاص برف کھانے سے یہ بہتر ہے کہ اس مین پانی ٹھنڈا کیا جاے کتاب [illegible] العام کے مؤلف نے لکھا ہے کہ اگر برف بنانا چاہین تو مٹی کا کورا گھڑا لیکر اُس مین پانی بھرین اور بھٹکری پیسکر ڈالدین اور جوش دین جب تہائی پانی جل جاے تو آنچ پر سے اُتار کر رکھدین جب جم جاے تو بوتلون یا شیشیون مین بھرکر رکھدین جب برف کا برتن بنانا چاہین تو مٹی کا کورا برتن لیکر اُس مین عمدہ پانی بھرکر اس بوتل وغیرہ مین سے ساڑھے چار ماشہ ڈالدین اور خوب ہلاتے رہین پھر رکھدین جم جاے گا برتن کو توڑ ڈالین اور وہ جما ہوا برف لے لین

طبیعت سرد تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین بعض چوتھے درجے مین سرد وخشک کہتے ہین اور بعض اسی درجے مین گرم وتر جانتے ہین بعض کے نزدیک بالطبع سرد اور بالعرض خشک اسکی خشکی انسان کے مزاج مین اثر نہین کرتی بلکہ وہ زائل ہو جاتی ہے اسلیئے اصلی مزاج اُسکا تر ہے اور خشکی عارضی ہے

خواص وفوائد مخدر ہے گرمی کی تپ اور تر وخشک کھانسی کو دفع کرتا ہے اگر حلق کے اندر جونک چپٹ جاے تو اسکو نکالدیتا ہے اگر پیشانی پر رکھا جاے تو نکسیر کو بند کرتا ہے اسکے پانی سے کلی کرنے سے دانتون کے لیسے درد کو تسکین ہوتی ہے جو گرمی سے ہو جنکا مزاج گرم ہو یا اُنکے جگر و معدہ مین گرمی ہو انھین نافع ہے اور جنکے مزاج پر خون صفراوی غالب ہو انھین بھی موافق ہے تھوڑا تھوڑا برف کھانے سے گرم مزاج والے کا ہاضمہ قوت پاتا ہے اور معدے مین قوت آتی ہے کیونکہ برف معدے کو قبض کرتا ہے

اور معدے کے کیڑے نکالتا ہے اور اس مین حرارت کو جمع کرتا ہے برف کو پوٹلی مین باندھ کر طاعون کی گلٹی پر تین بار گھنٹے برابر اس پوٹلی کے رکھنے سے کئی آدمیون کی گلٹ بیٹھ گئی۔ برف پیاس لگاتا ہے اور کبھی اسکو تسکین بھی دیتا ہے۔ برف سے پیاس پیدا ہو جانے کی وجہ حکیم نفیس نے شرح اسباب وعلامات مین یہ بیان کی ہے کہ برف کی سردی کی وجہ سے فم معدہ کو اذیت ہوتی ہے پس طبیعت ضرر کے دفع کرنے کے لیے اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے اور روح وخون طبیعت کے مصاحب ہین اس وجہ سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور پیاس لگ جاتی ہے یا برف کی برودت کی وجہ سے معدے کا سطح اندرونی کثیف ہو جاتا ہے پس معدہ جیسا کہ برف کے پہونچنے سے پہلے تحلیل کرتا تھا اسوقت تحلیل نہین کرسکتا اور اس سبب سے معدے مین حرارت جمع ہو کر زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور پیاس پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ حرارت غریزی برف کی سردی کی وجہ سے معدے سے قلب کی طرف رجوع ہوتی ہے پس اسکی گرمی بڑھ جاتی ہے اور پیاس پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ طبیعت برف کے استعمال سے لذت پاتی ہے پس اسکی طلب کثرت سے ہوتی ہے قرشی نے کہا ہے کہ برف سے پیاس پیدا ہونے کی وجہ ان وجوہات مین سے ایک بھی نہین بلکہ یہ سبب ہے کہ برف اگرچہ بالفعل سرد ہے مگر بالقوہ گرم ہے کیونکہ اجزاے دخانی سے مرکب ہے جسوقت بدن مین پہونچتا ہے بدن کی گرمی سے اُسکی عارضی سردی زائل ہو جاتی ہے اور گرمی عود کر آتی ہے جیسے گرم دوا کو حکمت علی سے سرد کرکے کھائین بدن کی حرارت سے اسکی سردی زائل ہو کر گرمی پلٹ آتی ہے اور یہی قول حکیم محمد ارزانی نے طب اکبر مین پسند کیا ہے حقیقت حال یہ ہے کہ برف اسلیئے پیاس لگاتا ہے کہ اُسکے سبب سے معدے مین حرارت جمع ہو جاتی ہے اور جسقدر سرد پانی پیا جاتا ہے پیاس زیادہ ہوتی ہے اگر گرم پانی شہد یا شکر کے ساتھ پیا جاے تو وہ پیاس بجھ جاے کیونکہ کاذب ہے نہ صادق **مضر** سرد مزاج والے کو نقصان پہونچاتا ہے جنکے معدے اور جگر مین سردی غالب ہو یا ضعیف جنکو انکو بھی مضر ہے اور جنکے اعضاے اندرونی مین ورم ہے انھین بھی مضرت پہونچاتا ہے بچون کو نقصان پہونچاتا ہے ان مین گرم بخارات جو تو انھین تحلیل نہین ہونے دیتا بلکہ روکدیتا ہے بڈھون کو مضر ہے **مصلح** اس کی اصلاح یون کرین کہ حمام مین نہائین اور وہان بیٹھ کر گرم تیل کی مالش کرائین پرانی شراب پیا کرین گلقند عسلی کھایا کرین شہد اور لونگ بھی اسکے مصلح ہین

برقی (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وکسر قاف وسکون یاے معروف

صفات و فوائد ایک قسم کی مٹھائی ہے جو کھانڈ اور ریوڑے سے بنتی ہے بعض اس مین کھوپرہ بھی ڈالتے ہین وضع اسکی مربع ہوتی ہے گرم وخشک ہے گر میرے نزدیک گرم وتر ہونا چاہیئے۔ سینے اور پھیپھڑے کے موافق ہے کھانسی اور غلط البلغمی کو مفید ہے بدن کو فربہ کرتی ہے معدے کی طرف مواد نہین گرنے دیتی معدے کو نافع ہے **مضر** گرم مزاج کو **مصلح** اشیاے ترش

نفائس اللغات مین جو لکھا ہے کہ یہ فارس مین صابونی کہلاتی ہے یہ غلطی ہے اسلئے کہ صابونی ایک در شیرنی ہے اُس مین دودھ یا مادے کا نام بھی نہین ہوتا بلکہ شکر کو پانی مین حل کرکے ملائم آگ پر قوام کر لیتے مین یہانتک کہ سخت ہو جاتا ہے کہ جب ہاتھ سے اُٹھاتے ہین تو اُٹھ نہین سکتا پھر اسکو مار کر اور خشک اور سرد کرکے گول اور مینٹھی ٹکیان کاٹ لیتے ہین یہ نہایت سفید ہوتی مین کبھی خوشبو کے لئے دانہ الایچی بھی ڈلتے مین کمال اسمٰعیل کہتا ہے سہ صابونی ست صحن زمین لب بلب ز تیغ کاورد قند مصری بازارگان برف ۔ قلا قند مین اور برفی مین یہ فرق ہے کہ برفی مین مادہ کم پڑتا ہے جس سے وہ خشک رہتی ہے۔

برکیل (دھ)

صفات وشناخت ایک پکھیرو ہے چڑیا کے برابر **طبیعت** گرم وخشک درجۂ اول مین ۔
خواص وفوائد اسکا گوشت جلد قر معدہ مین اترتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بڈھون کے لئے بہت موافق غذا ہے باہ کو قوت دیتا ہے باکا صہ فنا و بلغم وصفرا کو دفع کرتا ہے۔

برگ شیرازی

بفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہلہ وفتح کاف فارسی اول وسکون کاف فارسی دوم وکسر شین نقطہ دار ویائے معروف وفتح رائے مہلہ وسکون الف وکسر زائے نقطہ دار ویائے نسبت اسپر صرف برگ کا بھی اطلاق ہوتا ہے
صفات وشناخت عنب الدب کی ایک قسم ہے اور اسکی جڑ عود وری ہے اسکو عود البندق بھی کہتے مین اور بعض کہتے مین کہ بھنگ کی ایک قسم ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے ۔
خواص وفوائد نہایت نشہ لاتی ہے بلکہ اسکو زیادہ کھا لینے سے جنون پیدا ہوتا ہے اور آدمی مرجاتا ہی **مصلح** گائے کا دودھ اور گائے کا گھی **بدل** تخم لفاح اور تخم شبیبی اور راجوا بن خراسانی ۔

برگ تبت

صفات وشناخت ایک پتا ہے تیزپات کی سی وضع ہوتی ہے لیکن تیزپات کے پتے سے زیادہ لمبا اور دو بیز ہوتا ہے اسکو برگ کشمیری بھی کہتے ہین **طبیعت** گرم وخشک ۔
خواص فوائد اسکو پیگر ناس کی طرح سونگھنے سے بہت چھینکین آتی ہین اور نزلے کو نہایت مفید پڑتا ہے اسکو تنہا اور دوسری مفید نزلہ دواؤن کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہین ۔

بَرَم (ف)

بفتح بائے موحدہ وفتح رائے مہلہ وسکون میم

صفات وشناخت الفاظ الادویہ مین لکھا ہے کہ ایک خاردار درخت کا میوہ ہے اور بعض کے نزدیک ببول کا پھول ہے ابن تلمیذ نے بھی مغنی مین ببول کا پھول ہی بتایا ہے اور جامع بغدادی نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے خاردار درخت کا پھول ہے جو قد مین فراش کے برابر اور اس سے چھوٹا اور بڑا بھی ہوتا ہے اور پتے اسکے خرنوب کے درخت کے پتون کیطرح ہوتے ہین اور پھول ببول کے پھول کی طرح صوف دار اور زرد رنگ سفیدی مائل اور قد مین زعرور کے برابر ہوتا ہے اور اسمین خوشبو آتی ہے اس درخت مین سرخ رنگ کا گوند بھی نکلتا ہے اور مستعمل صرف پھول ہی ہے جو بید مشک کی قوت مین ہے اور گرمی کیطرف مائل ہے

خواص وفوائد دماغ کو قوت دیتا ہے گرمی کی وجہ سے رطوبات جاری ہون تو انھین بند کرتا ہے نیند گھٹاتا ہے دل کو قوت اور تفریح پہونچاتا ہے سرور پیدا کرتا ہے تازہ دست آور ہے اور خشک قابض ہے اس کا گوند پرانی کھانسی کو بند کرتا ہے اور تھوک مین خون کے آنے کو روکتا ہے اس کا م کے لئے تنہا بھی دیتے ہین اور دم الاخوین کے ساتھ بھی ملک عراق مین اس کا عرق خوشبو اور تفریح کے لئے عطریات مین ملاتے ہین یہ عرق طب مین غیر مستعمل ہے بعض کہتے ہین کہ افعال وخواص مین یہ عرق بید مشک کے عرق کی طرح ہے ۰

برم راکش

صفات وفوائد مجربات اکبری مین اس کا ذکر آیا ہے مگر ویدک کی کسی کتاب مین نہین ملا البتہ ہندی کی لغات مین لفظ برم راکش موجود ہے تو وہان طب کے متعلق کوئی بیان نہین سنسکرت کا لفظ ہے مجربات اکبری مین لکھا ہے کہ برم راکش کو سایہ مین خشک کرکے رکھ لین اور ہر روز ۲ ماشہ یا کم و زیادہ آدمی کے مزاج اور طاقت کے موافق لیکر گڑ مین رکھکر کھلا دیا کرین بلغم خارج کرنے لگیگا بلغمی کھانسی کیلئے یہ جاتا رہیگا گڑ مین اسطرح کھلانا چاہئے کہ تھوڑا گڑ لیکر پتلی ٹکیہ سی بنا کر اسمین دوائے مذکور لپیٹ کر اور گولی بنا کر کھا جائین - یہ لفظ شاید برزکس کاف شد دمفتوح سے ہوگا جسکو کاتب کی غلطی نے برم راکش بنا دیا ہے تذکرۃ الہند مین اسکو برزکس مین لکھا ہے اور محیط مین بال راکس مین اور اسکو بڑراکس بھی بولتے ہین حکیم بردی چند سے ضلع حیدرآباد مین اس کا حال دریافت کیا تو انھون نے برزکس کے پتے منگا دیئے اور سنسکرت مین برم راکشش بڑے ردھیڑے کا نام لکھا ہے اور ردھیڑا ایک درخت ہے -

برمون (ھ)

دال مہملہ اور رائے مہملہ کے ساتھ - الوسن (ع)

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جو کپاس کے پودے کیطرح ہوتی ہے اور اسپر کھردراپن اور خشونت ہوتی ہے نیلے کے پتے اسکے چھوٹے ہوتے ہین تونے درمیان مین بیج ہوتے ہین جو ترس سے مشابہت رکھتے ہین اور وہ بیج دو پردون کے اندر ہوتے ہین رنگ پتون کا سرخی و سیاہی مائل ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ

مچھی مچھی کی قسم سے ہے اور عربی کتابوں میں الوسن کے نام سے مندرج ہے جو الف کے فتحہ سے ہے نہ مد سے کیونکہ الف کے مد سے ایک دوسری دوا کا نام ہے اور عجب یہ ہے کہ آلوسن بالمد کے معنے مبری الکلب ہیں اور الوس بالقصر کے معنے مذہب بالکلب ہیں کیونکہ دونوں دوائیں دیوانے کتے کے زہر سے نجات دیتی ہیں **طبیعت** پہلے درجے میں گرم وخشک ہے اور بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے **خواص وفوائد** یہ دوا بدن کے نشانات کو صاف کرتی ہے اور ورام کو تحلیل کرتی ہے خشکی پیدا کرتی ہے مگر اعتدال کے ساتھ چھائیں کو دور کرتی ہے شکر ان کے ساتھ ورم خصیہ کو دفع کرتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسکا لگانا اور کھانا دونوں بالخاصیت دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کے لیے بہت مفید ہیں **مضر** دردسر پیدا کرتی ہے **مصلح** مرزنجوش **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ

برمیانا

صفات وفوائد گیلانی نے لکھا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جسکے بیج تخم کرفس کی طرح ہوتے ہیں جب کو اسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے تازہ پتے اور بیج پیسکر لیپ کرنا چاہئے اگر تازہ اجزاء نہ ملیں تو خشک بیج کوٹ کر پانی میں جوش دیں پھر صاف کر کے روغن ملا کر پانی کو خشک کر لیں اور بدن پر ملا کریں ۔

برمینو و برمانا

صفات وہ ایک روئیدگی ہے جسکا پتا لمبا اور موٹا اور چھوٹا اور نہایت خشن ہوتا ہے رنگ سبز مائل بہ سیاہی وخاکستری ہوتا ہے شاخیں مربع اور ریزی ہوتی ہیں اور ایک ہاتھ تک دراز ہوتا ہے اسکے پھول دھنیئے کے پھولوں کی طرح ہوتے ہیں شاخوں کی ابتدا میں لگے ہوتے ہیں ایک قسم اسکی ایسی ہے جسکے پتے اور شاخیں پہلی قسم سے بڑے ہوتے ہیں اور یہ روئیدگی زمین پر بچھا ہوتا ہے اسکے پتے اور پھول کبودی مائل ہوتے ہیں ۔

فوائد نہایت لائق ہے محلل ہے نفخ کو تحلیل کرتی ہے اسکا جوشاندہ خون کی گرمی دفع کرنے کے لیے دیتے ہیں اسکا عصارہ وخنازیر پر لگایا جائے تو انھیں تحلیل کردے دونوں قسم کے پتے پینے سے چپکتا ہوا بلغم قے کے ذریعے سے نکل جاتا ہے اور تمام قے لانے والی دواؤں میں یہ بہتر دوا ہے ۔

برکنا و برکنان و برکن (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وفتح نون ۔

صفات وشناخت ایک ہندوستانی درخت ہے تالیف شریفی میں ہے کہ اجمیر میں اس کی لکڑی سے تسبیح تیار کرتے ہیں اسکی اونچائی تیس چالیس فٹ ہوتی ہے اسکے تنے کی گولائی چھ فٹ ہوتی ہے شاخیں بہت ہوتی ہیں اسکی چھال دھندلے سفید رنگ کی صاف اور چکنی ہوتی ہے



اسکی ڈالیون کے انتہا مین تین تین پتون کی سینکین لگتی ہین ان پتون مین سے بعض گول اور چوڑے اور لمبی نوک کے ہوتے ہین کسی قدر بیل کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین اور بعض بیچ مہندی کے پتون کیطرح اور اُنسے بڑے اور ٹیڑھے نیم کے پتون کی طرح اور بے کنگرہ اور حجم مین کم اس مین پھول بعض سفید اور بعض زرد لگتے ہین اُن مین خوشبو آتی ہے اور بیچ مین ریشے ہوتے ہین اسکا پھل تیندو کے برابر ہوتا ہے خامی مین سبز اور پک کر سرخ پڑجاتا ہے مگر اجمیر کے ایک وید لکھتے ہین کہ یہ پھل سیب کے برابر اور گول ہوتا ہو اسکے پیلے گودے مین چوتھائی انچ لمبے بیج ہوتے ہین جنکا رنگ سیاہ ہوتا ہے پھل کا چھلکا سخت اور کھردرا ہوتا ہے اور اسپر کچھ کچھ سفید بہت سے داغ ہوتے ہین جب تک اسکے پھول نکلتے ہین تب تک پُرانے پتے لگے رہتے ہین نئے پھول نکلے کیساتھ اور اُنکے نکلنے کے پیچھے تک نئے پتے نکلتے رہتے ہین یہ پھول چیت بیساکھ مین آتے ہین مزہ پتون اور پھول کا تلخ ہوتا ہے شاخون مین تلخی نہین ہوتی مغز اور تخم ابتدا مین چابنے سے بے مزہ معلوم ہوتے ہین پھر ایسی تیزی محسوس ہوتی ہے کہ گویا بانس جنگاری سی رکھدی ہے خامی مین تیزی زیادہ ہوتی ہے پختگی کے بعد کم ہوکر قدرے شیرینی آجاتی ہے یہ درخت راوی کے پورب کی طرف سے آسام تک اور ممالک متحدہ اور دکھن بنگال بندیل کھنڈ اور راجپوتانہ وغیرہ کئی ملکون مین ہوتے ہین طبیعت گرم وخشک تیسرے درجے مین

خواص و فوائد وید کہتے ہین برنا کسیلا شیرین گرد امیر اخشک ہضم مین اسکا گرم چکنا اشتہا لطیف شر[illegible] ہین کہا ہے کہ ملین شکم ہے۔ محیط وغیرہ مین کہا ہے کہ [illegible] پیدا کرتا ہے فساد خون و بلغم و باد دشواری بول و سنگ مثانہ کو دفع کرتا ہے اسکی چھال کا جوشاندہ پتھری ریگ گردہ و مثانہ کو نکالتا ہے نفخ اور ریاح اور پیٹ کے کیڑون کو دور کرتا ہے صفرا زیادہ کرتا ہے اسکے پھول کی خوشبو عمدہ و مفرح اور مقوی دماغ ہے لیکن گرم مزاج مین درد سر پیدا کر دیتا ہے کاڑھا کا سونگھنا اور سکنجبین کا کھانا اسکا مصلح ہے تحفۃ [illegible] ساگر مین بیان کیا ہے کہ اسکے پتون کو پیسکر لیپ کرنے سے پیرون کے تلوون کی گرمی مٹتی ہے اور گرم کرکے لیپ کرنے سے پیرون کا ورم اترتا ہے اسکے پتون کے ساتھ تین تولہ رس مین سپاری کے پتون کا رس اور گھی ملاکے پلانے سے گٹھیا کو نفع ہوتا ہے اسکے پتون کو چلم مین رکھکر آگ دھر کر دھواں منہ کی راہ پیکر ناک کی طرف سے نکالنے سے ناک کی ہڈی کا سڑنا اور اسکا پھوڑا دفع ہوتا ہے اسکے پتے اور چھال پیسکر پوٹلی مین باندھکر گرم کرکے سینکنے سے گٹھیا کو فائدہ ہوتا ہے اسکے تازہ پتون کو سرکے یا لیمو کے رس یا گرم پانی کے ساتھ پیس کے رائی کی طرح لیپ کرنے سے پانچ سے پندرہ منٹ مین پورا اثر ہونے پر وہان کی کھال لال ہوجاتی ہے اور یہ لیپ زیادہ عرصے تک لگا رہنے سے چھالا ہونے لگتا ہے اس کی جڑ کی تازہ چھال کی بھی یہی خاصیت ہے اسکی چھال کو جوش دیکر صاف کرکے دار فلفل کا سفوف اسپر ترک کے پلانے سے ضعف اشتہا جاتا رہتا ہے اسکی چھال اور مغز فلوس خیارشنبر کو جوش کرکے پینے سے قبض دفع ہوتا ہے اسکے پھل اور چھال کا لیپ کرنے سے گٹھیا کو فائدہ ہوتا ہے اسکی چھال کے جوشاندے مین شہد ملا کے

پلانے سے خون صاف ہوجاتا ہے فساد خون کے جن جن امراض میں عشبہ کام میں آتا ہے اُن میں یہ بھی
کام آتا ہے اس کی جڑ کے جوشاندے میں اس کا رس ملا کے پلانے سے پتھری دفع ہوتی ہے اس کی
چھال کے جوشاندے میں جوکھار ملا کے پلانے سے بلغم سے پیدا ہوئی پتھری جاتی رہتی ہے اسکے جوشاندے
میں گڑ ملا کے پلانے سے ریاحی درد اور پتھری کو فائدہ پہونچتا ہے اس کے جوشاندے میں شہد ملا کے
پلانے سے گنڈمالا کو فائدہ ہوتا ہے ؂ ؂

برنجاسف (ع)

بکسر رائے موحدہ و رائے مہملہ و سکون نون و فتح جیم تازی و سکون الف و فتح سین مہملہ و سکون فا بعض نے بائے
موحدہ اور رائے مہملہ دونوں کے فتحہ سے لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ فارسی کا ہے اور رائے مہملہ کی
جگہ لام بھی آیا ہے فارسی میں بِرِے اور ان کے نام سے مشہور ہے۔

صفات وشناخت ایک گھاس ہے افسنتین سے مشابہت رکھتی ہے اسکی ساق ایک ہاتھ کے قریب
لمبی ہوتی ہے شاخیں پتلی پتلی ہیں ننھے ننھے پھول سوے کے پھول کی طرح چتردار ہوتا ہے رنگ پھول کا زرد ہوتا
ہے بعض کا رنگ سفید اور بعض کا کبودی مائل ہوتا ہے پتوں اور روائیو پر تھوڑی سی چیپ دار رطوبت ہوتی ہے
دریاؤں کے کنارے پر زرد و تازہ پہاڑوں میں اور سایہ دار جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے اور ہر سال تازہ اگتی ہے گرمی
کے موسم میں پھلتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں نر و مادہ (۱) نر کی شاخیں چھوٹی چھوٹی پتے بڑے بڑے اور شاخوں
کے آس پاس پھول لگتے ہیں جو زرد اور کسی قدر گول ہوتے ہیں پھل اسکا چھوٹا ہوتا ہے خوشبو افسنتین کی سی
آتی ہے (۲) مادہ کا پودا تو پہلی قسم کی طرح ہوتا ہے مگر پھول زرد نہیں ہوتے بلکہ سفیدی مائل ہوتا ہے اسکی ساق
چھوٹی ہوتی ہے شاخیں بہت سے پتے چھوٹے چھوٹے لگتے ہیں جو ذرا اونچے بڑے ہوتے ہیں اور پتوں اور شگوفوں پر
روغنی رطوبت پائی جاتی ہے۔ نر و مادہ دونوں قسمیں منفعت میں قریب قریب ہیں محیط میں برنجاسف کے اندر نر
کے پھول کا رنگ زرد بتایا ہے اور مادہ کے پھول کا رنگ سفیدی مائل لکھا ہے اور قیصوم میں نر کے
پھول کو کم رنگ مائل بہ سفیدی اور مادہ کے پھول کو زرد طلائی لکھا ہے برنجاسف میں نر کے پتے بڑے اور
مادہ کے چھوٹے بتائے ہیں اور قیصوم میں نر کے پتے چھوٹے اور مادہ کے بڑے ذکر کئے ہیں برنجاسف
میں دونوں کے پیڑ دونکو ایک سا بتایا ہے اور قیصوم میں مادہ کے پیڑ کو نر سے بڑا لکھا ہے ایسی ایسی
باتوں کی وجہ سے برنجاسف اور قیصوم میں بڑا اشتباہ پیدا ہوگیا اور یہ اشتباہ قدیم سے چلا آتا ہے بعض قول
سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلی قسم برنجاسف ہے اور پہاڑی قسم قیصوم ہے بعض کہتے ہیں کہ برنجاسف مادہ
ہے اور قیصوم نر ہے اور بعض نے یوں فرق کیا ہے کہ چھوٹی قسم برنجاسف ہے اور بڑی قسم قیصوم ہے بعض
کتابوں میں یوں لکھا ہے کہ مادہ قسم بڑی ہے اور یہی برنجاسف ہے اور نر قسم چھوٹی ہے اور یہی قیصوم ہے
بعض لکھتے ہیں کہ برنجاسف اور قیصوم ایک چیز ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ ایک چیز تو نہیں ایک ہی سے ہیں
شیخ نے بابونے میں کہا ہے کہ اس کا بدل برنجاسف ہے اور وہ قیصوم ہے اور خود برنجاسف میں بھی یہی

لکھا ہے شارح گیلانی کہتا ہے کہ دونون مین چونکہ انتہا درجے کی مناسبت ہے اسلئے فرق نہین کیا ورنہ دونون
غیر ہین غرضکہ اطبا کے قول برنجاسف اور قیصوم کے باب مین بہت ہی مشوش ہین کسی نے دونون کو ایک قرار
دیا ہے کسی نے غیر غیر لکھا ہے مگر بعض صفات قیصوم کی برنجاسف مین اور برنجاسف کی بعض صفات قیصوم مین
داخل کردی ہین ۔ اب دونون مین فرق سننا چاہئے کہ برنجاسف کی ساق سے بہت سی شاخین پھوٹتی ہین
اور قیصوم کی ساق بے شاخ ہوتی ہے اکثر ایک جڑ سے ایک شاخ نکلتی ہے کہ یہی شاخ ساق ہوتی ہے
پتے اسکے زیتون کے پتون کی طرح مگر انسے بہت چھوٹے اور ساق پر لگتے ہین جڑ کے متصل کے پتے زمین پر بچھے ہوئے
ہوتے ہین ساق کی چوٹی پر ایک پھول چینی گھنڈی کیطرح آتا ہے جسکی وضع چتر کی سی ہوتی ہے رنگ زرد ہوتا ہے
خوشبو تیز ہوتی ہے اور چونکہ یہ خوشبو برنجاسف کی خوشبو سے کچھ ملتی ہے اس شباہت کی وجہ سے قیصوم کو بھی
برنجاسف مین داخل کردیا ہے اور برنجاسف کے پھول دو قسم کے ہوتے ہین سفید و زرد اور جس پھول مین
کسی قدر نیلا پن ہوتا ہے وہ بھی سفید مین داخل ہے اور خوشبو اسکی بھی قوی ہوتی ہے مگر قیصوم کے
پھول کی طرح بھاری نہین ہوتی [illegible] وہ برنجاسف ہے جس کا پھول زرد ہو خوشبو بہت ہو **طبیعت** شیخ نے
کہا ہے کہ گرم پہلے درجے مین ہے اور خشک دوسرے درجے مین اکثر اطبا کے نزدیک گرم بھی دوسرے
درجے مین ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے کے آخری مرتبے مین خشک
ہے بعض نے لکھا ہے کہ تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک ہے بعض سرد وتر بھی بولتے ہین
لیکن جبکہ ایک منصف مزاج آدمی یہ دیکھیگا کہ برنجاسف حرارت پیدا کرتی ہے سدے و خلطون کو پتلا کرتی ہے
خون حیض کا ادرار کرتی ہے وغیرہ وغیرہ تو اسکو اس قول کے غلط ہونے مین شبہ نرہیگا۔

خواص و فوائد رادع ہے اسکے لگانے سے عضو فضول اور مواد کے گرنے سے رک جاتا ہے نہایت
ملطف ہے مسام اور سدہ کھولتی ہے پیشاب خوب لاتی ہے پتھری کو دفع کرتی ہے سات ماشہ اسکے پھولونکو
شہد مین ملا کر چاٹنا کدو دانو کو پیٹ سے خارج کرتا ہے خون حیض رک جائے تو اُسے کھولدیتی ہے بچہ آسانی سے
پیدا کرادیتی ہے ورم رحم کو مفید ہے دوسرے اعضا کے اورام کو بھی تحلیل کرتی ہے جنین اور مشیمہ کو خارج
کرتی ہے بخار اور غشی اور زکام کو بہت مفید ہے سنگ گردہ و مثانہ کو دور کرتی ہے رحم کے پھوڑون کو
صاف کرتی ہے اسکو سات ماشہ کی مقدار مین پانی مین بھگو کر پینا تپ کو نافع ہے لیپ اسکا ہر قسم کے دردسر کو
مفید ہے فالج کے سدے کو کھولتی ہے دماغ سرد کو قوت دیتی ہے سرسام بلغمی اور سبات کو فائدہ کرتی ہے درد
سینہ کے واسطے مفید ہے ان فوائد کیلئے اسکا ضماد اور نطول بھی کام مین لاتے ہین اسکی جڑ کو پیڑو پر لیپ
کرنے سے پیشاب اور حیض جاری ہوتا ہے اسکا جوشاندہ جَو کے پانی کیساتھ پینے سے حلق کا ورم تحلیل
ہوتا ہے اس کے پھل کا جوشاندہ دمے کو بہت فائدہ پہونچاتا ہے تولہ یون تولہ کو پانی مین جوش دیکر
پینے سے امراض رحم کو بہت نفع ہوتا ہے لیکن غذا ہے روغن کھانا چاہئے اسکے اجزا کو جلا کر زخمون پر چھڑکنے
سے بھر جاتے ہین تفتیح کی تاثیر اس مین بہت ہی ہے اسکے پھول کے سونگھنے سے زکام جاتا رہتا ہے اسکو
شراب کیساتھ پتھری کے لئے دیتے ہین۔ اور بہت نفع ہوتا ہے اسکو روغن زیتون مین ملا کر بدن پر ملنے سے

تپ ولرزہ کا دورہ بند ہوتا ہے اسکے پتے مکان مین بچھانے سے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہین۔ یہی فائدہ اسکو جلا کر مکان مین دھونی دینے سے ہوتا ہے سات ماشہ اسکو بھگو کر خیساندہ پینے سے تپ کو نفع ہوتا ہے اسکو شراب کے ساتھ کھانے سے زہریلی دواؤن کا زہر اثر جاتا ہے کرد اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے کو نفع ہوتا ہے اگر بدن مین مادہ بھرا ہوا ہو تو اُسوقت اسکا ضماد استعمال نکرین اسی طرح ایسی حالت مین بھی ضماد سے بچین جبکہ اُس عضو کی جانب مادہ آرہا ہو **مضر** گردہ **مصلح** انیسون یا خشخاش کے بیج **بدل** درد سر اور سر کے امراض سرد مین ہوزن بابونہ اور باقی امراض مین افسنتین اور قیصوم اور شیح ارمنی **مقدار خوراک** سفوف دو ماشہ سے سات ماشہ تک اور جوشاندے مین سات ماشہ سے ۱۰۱/۲ ماشہ بلکہ ۱۷ ماشہ تک ۔

برنوف

بفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وضم نون وسکون واو و فا۔

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ انار کے درخت کی طرح ہوتا ہے شاخین بہت ہوتی ہین پتے سیب کے پتون کی طرح مگر انسے زیادہ تیرہ رنگ اور انیر روان ہوتا ہے بو تیز ہوتی ہے پھول خوشے مین ہوتا ہے پھول کے بیچ مین روان زردی مائل ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے **خواص وفوائد** تحلیل کرتا ہے رطوبات کو خشک کرتا ہے ریاح سرد وغلیظ کو بکھیرتا ہے دماغ کا سدہ نکالتا ہے اسکے پتون کا نچوڑا ہوا پانی بچون کی مرگی کے لئے نافع ہے اس طرح دینا چاہئے کہ بچے کی ماں کے دودھ مین ملاکے ساڑھے تین ماشہ کی مقدار مین کئی بار کرکے پلادیا جائے اسی طرح اسکے پانی مین تیل کو ملکر کے بچون کے جوڑون اور کانون کی لو اور ناک اور ناف کی نوک اور گردن اور ہاتھ کی ہتھیلیون اور پاؤن کے تلوؤن پر ملین تو صرع جاتا رہے اسکے پتون کے سونگھنے سے زکام جاتا رہتا ہے درد جو سدہ نتھنون مین ریاح کی وجہ سے ہو وہ دور ہو جاتا ہے اور بچون کے پیٹ مین ریح یا بلغم کی وجہ سے مروڑ ہو تو اسکے پلانے سے نفع ہو ریاح وبلغم انکے شکم سے نکل جائین معدے کو قوت ہو منھ سے رال جاری ہو تو بند ہو جائے اسکے استعمال سے بلغم مرہ سودا نہین بن سکتا اسکے پتون کو سکھا کر چھڑکنے سے پھوڑے خشک ہو جاتے ہین **مضر** آنتون کو **مصلح** ببول کا گوند **بدل** مرو **مقدار خوراک** عصارہ ساڑھے تیرہ ماشہ تک اور سوکھے ہوے پتے پونے آٹھ ماشہ تک

برواق (ع)

بفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وفتح واو والف ساکن وقاف موقوف

صفات وشناخت یہ نام مشترک ہے دو چیزون پر (۱) خنثے کا نام ہے اور گیلانی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک علحدہ گھاس ہے جو خنثے سے مشابہت رکھتی ہے (۲) ایک ہلکا پتھر ہے رنگ اسکا زرد ہوتا ہے کہربا اور سندروس کی طرح گھاس کو جذب کرتا ہے عراق مین پیدا ہوتا ہے پیسنے کے بعد سفید نکل آتا ہے **طبیعت** گرم وخشک

خواص و فوائد اس پتھر کے استعمال سے خون جاری بند ہو جاتا ہے اسکے لگانے اور کھانے سے خفقان اور طحال کو نفع ہوتا ہے زخموں پر چھڑکنے سے بھر جاتے ہیں کہتے ہیں کہ جس آدمی کی انگلی میں اسکی انگوٹھی یا چھلا ہو تو وہ کبھی نہ ڈوبے چقماق کے ساتھ اسکو کپڑے میں لپیٹ کر سر ہانے رکھدیا جاوے تو سونے والا خواب کو میں ڈری چیزیں دیکھے جو دن میں وقوع میں آئی ہوں

بروانی

بفتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و فتح واو و سکون الف و کسر نون و سکون یائے تحتانی ہے

صفات و شناخت ایک پودا ہے جس میں شاخیں بھری ہوتی ہیں جو کمان کی طرح کج ہوتی ہیں پھول سفید ہوتا ہے پھل زیتون کے پھل کی طرح ہوتا ہے مزہ اسکا تیز ہوتا ہے جڑ اندر سے سفید اور اوپر سے زرد ہوتی ہے **طبیعت** گرم و تر پہلے درجے میں ہے

خواص و فوائد تفریح پیدا کرتا ہے سینے اور دماغ کے موافق ہے پیشاب جاری کرتا ہے پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہے استسقا اور بواسیر کو نفع دیتا ہے اسکے لیپ سے بہق اور بالخورے کو آرام ہوتا ہے ورم تحلیل ہوتا ہے اسکی راکھ شہد کے ساتھ کھانے سے جگر میں طاقت آتی ہے اسکا عصارہ آنکھ کے جالے اور ڈھلکے کو نافع ہے **مضر** [illegible] **مصلح** انیسون **بدل** ریباس

برومائن (کلورین)

(برومم دل)

صفات و شناخت یہ ایک غیر دھات مفرد ہے بحر شور اور بعض معدنی چشموں کے پانی میں سے نکالتے ہیں گہرے سرخ رنگ کا بہت سیماب کی طرح سیال ہے تیز اور ناگوار بو عام درجے کے موسم میں اس سے سرخ رنگ کے بخارات نکلتے ہیں

خواص و فوائد برومائن دوا کھلانے کے لیے چنداں استعمال میں نہیں ہے عفونت اور سمیت دفع کرنے کے لیے ہسپتالوں میں جہاں چیچک اور سرخ بخار وغیرہ کے مریض ہوں استعمال میں لاتے ہیں اگر اس کو تبدیل مزاج کے فائدے کے لیے کنٹھ مالا کے امراض میں کھلائیں تو ایک حصہ برومائن کو چالیس حصہ پانی میں حل کر کے اس میں سے پانچ قطرے کسی خوشبودار عرق اور شربت میں ملا کر دیں اور دفع عفونت کے لیے ایک حصہ میں دس حصہ پانی ملائیں اسکے تیزاب میں پانی ملا کر استعمال کریں جسکو ڈائلیوٹڈ ہیڈرو برومک ایسڈ کہتے ہیں۔ تو اس سے معدے کو مضرت نہیں پہونچتی اور نہ اس سے عضلات کی کمزوری عائد ہوتی ہے اسی لیے برومائڈز اور نمکوں کی نسبت اسکو ترجیح ہے درد سر جو خون کے جمع ہونے سے ہو اور عصبی درد اور کھانسی اور اعصاب کی ناطاقتی میں بہت مستعمل ہے کونین اس میں ملا کے دینے سے سنکونزم کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اسکو پندرہ منم سے پچاس تک دیتے ہیں

برومائڈ آف پٹاسیم (ش)

پٹاسی آئی برومائڈم (ل) ؛

صفات وشناخت مرکب ہے برومائن اور پٹاسیم سے بے رنگ چھ پہلو کی قلمیں ہوتی ہے بلا بو ذائقہ میں تیز ونمکین پانی میں بخوبی حل ہوجاتا ہے شراب میں کم اسکو پٹاسی برومائڈ بھی کہتے ہیں۔

خواص وفوائد مرض مرگی میں مفید ہے جب دماغ کی محنت کے باعث سے نیند نہ آتی ہو تو دیتے ہیں شرابیوں کے جنون میں مفید ہے۔ رحم کے عصبی درد اور درد حیض کے کم کرنے کیلئے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تشنج وسعال اور اضطراب دل میں بہت فائدہ کرتا ہے آنکھ اور تالو اور حلق اور حنجرہ اور مری اور مثانہ پر کوئی عمل جراحی کرنا ہو تو بے حس کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت بڑی مقدار میں اس سے تمام بدن ایسا بے حس ہوجاتا ہے کہ نوچنے یا چٹکی لینے سے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور نہایت کمزوری معلوم ہوتی ہے آدمی کھڑا نہیں رہ سکتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تھکے ہیں بے سماعت اور بصارت میں فرق پڑتا ہے حافظہ جاتا رہتا ہے اس کیفیت کو برومزم کہتے ہیں آتشک درخناز یر اور طحال اور جگر کے بڑھ جانے میں اور ذیابیطس میں بھی اسکو بہت مفید سمجھتے ہیں **مقدار خوراک** ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک ؛

برومائڈ آف ایمونیم (ش)

ایمونیائی برومائڈم (ل)

صفات وشناخت اس میں برومائن اور ایمونیم بے رنگ میں ہوتی ہیں ہوا میں کھلا رکھنے سے قدرے زرد پڑجاتی ہیں۔ ذائقہ تیز اور نمکین حرارت میں یہ نمک بغیر جز ہوئے اُڑ جانے کے انجرات میں تبدیل ہوجاتا ہے پانی میں بخوبی حل ہوجاتا ہے شراب میں کم۔

خواص وفوائد مثل پٹاسی برومائڈ کے ہے علاوہ اس کے اسکو مقوی سمجھتے ہیں اور فربہی جو چربی کے باعث سے ہو اسکو کم کرنے کے لئے عمدہ دوا ہے **مقدار خوراک** ۲ گرین سے ۲۰ گرین تک ؛

برومائڈ آف سوڈیم (ش)

سوڈی آئی برومائڈم (ل)

صفات وشناخت اس میں برومائن اور سوڈیم ہے دانہ دار سفید رنگ کا سفوف ہے مشتمل ہے بہت چھوٹی قلموں پر کسی قدر گھل جانے والا بلا بو ذائقہ نمکین اپنے سے دو چند پانی میں حل ہوجاتا ہے اور شراب میں کم شعلے کی رنگت اس سے بہت زرد ہوجاتی ہے۔

خواص وفوائد مثل برومائڈ آف پٹاسیم کے ہے طبیب اسکے استعمال کو ترجیح دیتے ہیں **قدر خوراک** دس گرین سے تیس گرین تک۔

برومو فارم (ش)

(برومو فورم (ل)

صفات و شناخت خواص و فوائد بے رنگ بھاری سیال ہے۔ ذائقہ میں میٹھا الکحل میں حل ہوجاتا ہے۔ پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے ہوپنگ کف یعنی کو کر کھانسی میں بہت مفید ہے **مقدار خوراک** چھوٹے بچوں کے لئے ایک قطرہ سے تین قطرے تک دو برس سے چار سال کے بچوں کو چار یا پانچ قطرے سات سال کے بچوں کو چھ یا سات قطرے۔

بروم ٹاپس (ش)

(اسکوپیریائی کے کیوبیٹا (ل)

صفات و شناخت سارو تھمنس اسکوپے ریس نام ایک چھوٹا پیڑ ہے جو اکثر تین فٹ سے چھ یا آٹھ فٹ تک ہوتا ہے خود رو پیڑ ہے۔ نازک شاخیں جو پھوٹتی ہیں انکو کاٹ کر سکھا لیتے ہیں سیدھی اور صاف اور لچیلی گہرے سبز رنگ کی شاخیں ہوتی ہیں مزہ تلخ اور جی متلانے والا اور چکھنے سے خاص طرح کی بو نکلتی ہے مگر خشک ہونے سے جاتی رہتی ہے۔

خواص و فوائد عمدہ اور سریع التاثیر مدر دوا ہے بہت کم ہوتا ہے کہ اسکے استعمال سے ادرار بول بخوبی اور کثرت سے نہو جب کسی مقام میں پانی جمع ہو جائے تو بطور مدر اسکو دیا کیا تو دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے

برم ڈنڈی (ھ)

بکسر بائے موحدہ و فتح رائے مہملہ و میم ساکن و فتح دال ثقیل و سکون نون و کسرہ دال ثقیل و دوم و سکون یائے معروف اسکو برہٹ نڈی اور برہماڈنڈی بھی کہتے ہیں۔

صفات و شناخت بعض کہتے ہیں کہ برمڈنڈی اونٹ کٹائی کا نام ہے مگر تالیف شریفی میں دونوں میں اختلاف ثابت کیا ہے اور محیط میں یوں تحقیق کیا ہے کہ اونٹ کٹائی دو قسم ہے بڑی اور چھوٹی بڑی قسم کو اونٹ کٹائی اور چھوٹی قسم کو برمڈنڈی کہتے ہیں اس کی اور اونٹ کٹائی کی اگرچہ حقیقت ایک ہے مگر برمڈنڈی کے اجزا اونٹ کٹائی سے چھوٹے ہوتے ہیں اس کا پودا پتلا اور زمین سے تھوڑا ہی بلند ہوتا ہے اونٹ کٹائی کی بلندی گز بھر تک ہوتی ہے صاحب دستور الاطبا نے کہا ہے کہ برمڈنڈی کی تین قسمیں ہیں اور اونٹ کٹائی علحدہ چیز ہے اسکو برمڈنڈی اسلئے کہتے ہیں کہ حاملہ عورت پر جننا آسان کرتی ہے صاحب تذکرۃ الہند اپنے مشاہدے سے لکھتا ہے کہ برمڈنڈی ایک علحدہ چیز ہے جو اونٹ کٹائی کے مشابہ ہوتی ہے فرق یہ ہے کہ برمڈنڈی زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے اور اس کے اجزا بہ نازک کانٹے ہوتے ہیں کھیتوں میں اگتی ہے اونٹ کٹائی کا مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے اور برمڈنڈی کا مزہ شیرین ہوتا ہے ظن غالب یہ ہے کہ برمڈنڈی اونٹ کٹائی کی بہتر قسم ہے لیکن اسکا شیرین ہونے کا

قول پایۂ صداقت سے گرا ہوا ہے برہمنڈنڈی کا بھی مغالطہ ہوتا ہے گھنت سنگرہ مین لکھا ہے کہ برہمنڈنڈی چھوٹی سی بوٹی ہے بتون اور پھولون مین ننھے ننھے کانٹے ہوتے ہین ان بھوت چکتسا ساگر مین بھی برہمنڈنڈی کو کڑوا اور چرپرا لکھا ہے محیط مین لکھا ہے کہ اسکو براہمی بھی کہتے ہین مگر یہ غلطی ہے بہرصورت برہمنڈنڈی کا بوٹا زمین سے بہت تھوڑا بلند ہوتا ہے شاخین باریک ہوتی ہین پھول نیلا سرخی مائل ہوتا ہے پھول اور شاخون اور پتون پر بہت ہی نازک اور باریک کانٹے ہوتے ہین کہ ہاتھ کو نہین چبھتے **طبیعت** گرم وخشک اور بعض کے نزدیک سرد وخشک ہے

خواص و فوائد مصفی خون ہے زخمون کو نافع ہے سیلان منی کو بند کرتی ہے عقل اور حافظے کو قوت دیتی ہے سفید داغ دور کرتی ہے اکثر امراض جلدی کو کھوتی ہے جسم پر پھنسیان نکلنے کو موقوف کرتی ہے چہرے کے رنگ کو صاف کرتی ہے بلغمی بخار کو دور کرتی ہے برہم ڈنڈی تازہ دو پیسہ بھر سات کالی مرچین دونون کو پیسکر اسی طرح روزانہ چالیس روز تک پینے اور چنون کی روٹی کھانے سے جذام کو صحت ہوتی ہے اگر ساڑھے دس ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ کھایا کرین تو عقل بڑھ جاے آواز صاف اور عمدہ ہو جائے کھانسی اور معدہ کی خشکی جاتی رہے گردہ مین قوت آجاے سرعت انزال کا مرض جاتا رہے امساک پیدا ہو جائے بدن کی زردی مٹ جاے بعض کہتے ہین کہ اسکو پانی مین بھگوکر ملکر صاف کر کے پینے سے پیشاب مین خون آنے کو نفع ہوتا ہے قارورے کی زردی جاتی رہتی ہے اور جلن مٹ جاتی ہے خون کے علاوہ باد اور بلغم کا فساد بھی رفع کرتی ہے آنکھ کے امراض کو نافع ہے ولادت کے بعد رحم مین درد ہو تو اسے دفع کرتی ہے پرانے بخارون کو نافع ہے معالجے مین اس کی جڑ کام آتی ہے برہم ڈنڈی ورم اور بادی کے امراض کے لیے بہت مفید ہے اعصاب کو طاقت پہونچاتی ہے بدن مین چستی وشگفتگی **مقدار خوراک** چار ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک

برہمی (ہندی و پنجابی)

بفتح بائے موحدہ وسکون رائے مہملہ وسکون ہاوکسر میم و یائے معروف بغیر ہا کے برمی بھی آیا ہے **صفات وشناخت** نباتات کی قسم سے ایک چیز ہے جسکو مرہٹی و مارواڑی مین براہمی اور سنسکرت مین سرسوتی اور براہمی اور ہندی مین برہمی بھی کہتے ہین اور گجراتی مین ودھیا براہمی یعنی عقل بڑھانے والی براہمی کہتے ہین یہ نبات ہندوستان مین پنجاب سے سیلون اور سنگاپور تک ندی نالون کے پاس یا تالاب کے کنارے اور نمناک زمینون مین ہوتی ہے اسکے پتے گول اور گھوڑے کی ٹاپ کی طرح ہوتے ہین مگر بہت چھوٹے چھوٹے انگریزی روپیہ کے برابر اور کوئی اس سے بھی چھوٹے ڈنڈی یعنی ساق نہین ہوتی ہے شاخین جڑ مین سے نکل کر ہر شاخ کے سرے پر ایک پتا لگا ہوتا ہے شاخین بھی پتلی پتلی اور بعض ڈیڑھ بالشت تک دراز شاخ کا رنگ سرخ تاریک پتے سبز مگر بہت ہلکی سبزی جس مین خفیف زردی کی جھلک پائی جاتی ہے شاخ کا مزہ گاجر کے پتون کا سا اور پتے کا مزہ بہت تلخ اور کسیلا پتا سوکھ کر تلخی بہت خفیف رہجاتی ہے

اور کسیلا پن بھی بہت کم ہو جاتا ہے تازہ پتے دبیز ہوتے ہیں سوکھ کر پتلے پڑ جاتے ہیں کنارے نیم کے پتون کی طرح دندانہ دار مگر سب کنارے ایک سان دندانہ دار نہیں ہوتے پشت کی طرف رگین ہوتی ہیں جو سوکھ کر بہت ابھر جاتی ہیں اور دوسری جانب انکے نشانو نبر گہری نالیان پڑجاتی ہیں جب پتے سوکھ جاتے ہیں تو سبزی کہیں کہیں سے اڑ کر سفید میلا رنگ معلوم ہوتا ہے شاخون کا طول آدھ گرہ سے لیکر ایک بالشت تک اور اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے جڑ باریک باریک تارونکی طرح اور سفید نکلتی ہے سوکھ کر رنگ میلا پڑ جاتا ہے جیسے دھوان لگ گیا ہو۔ یہ تمام حالات مین نے بچشم خود دیکھا اور بکرر کرا اور تازہ اور خشک کا تجربہ کرکے قلمبند کئے ہین اسکی ایک قسم جل براہمی بھی ہے جسکو بانک مین دیکھو **طبیعت** سرد ہے

خواص و فوائد وید کہتے ہین کہ کڑوی کسیلی مین شکم بھضم مین ہلکی کیموس اور کیلوس مین شیرین اور گاڑھی ہے بھوک لگاتی۔ قوت حافظہ بڑھاتی ہے پیشاب زیادہ پیدا کرتی ہے دوا لینے تک جو قبض ہوتا رہتا اور ایسے قبض مین جسمین پیشاب بند ہو جائے اسکا استعمال کرنا چاہیئے یہ دوا اعصاب کو قوت پہنچاتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے بچون کی بیماری ہٹ مٹتا ہے جنون اور مرگی مٹانے کے لیئے برہمی سے گھی بھی بنایا جاتا ہے اسکے پتون کے چہد ماشہ رس مین ڈھائی ماشہ کوٹھ کا سفوف اور شہد ملاکے پلانے سے جنون مٹتا ہے اسکے پتون کو گھی مین تل کر کھانے سے آواز کھل جاتی ہے فلزات کا زہر اتارنے کے لیئے اسکی جڑ کو استعمال کرتے ہین اسکے پتون کا رس چار ماشہ رس پلانے سے بچونکو قے اور دست ہو کر کام اور تیز کھانسی دفع ہوتی ہے اسکے خالص رس مین شہد ملاکے پلانے سے پھنسیان دفع ہوتی ہین حافظہ اور عمر بڑھاتی ہے قوت پہونچاتی ہے خون کو صاف کرتی ہے تپ کو مٹاتی ہے آتشک کے زخم پر اسکا سفوف چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے کوڑھ اور دوسرے زخمون پر اسکے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے گھی کی مالش سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے اسکے گھی مین کھانڈ اور زیرہ ملاکر بچون کو دینے سے پیٹ کا مڑوڑ اور پلوا اور آنو بند ہو جاتے ہین گھی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ہرے پتون کو کچل کر پانی نچوڑ لین اور چھان کر بھوزن گھی مین جوش دین پانی جل جائے تو کام مین لائین شارپرک ان وید کشاستر مین لکھا ہے کہ اکثر آدمی غلطی سے برہمی کی بجائے سوسائٹی کا استعمال کرتے ہین کتب فن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نے برہمی اور براہمی دونون لفظون کا اطلاق اسی پر کیا ہے ایسے ونگھنٹ مین لکھا ہے کہ براہمی اور برہمی دونون ایک قسم کی بوٹیان ہین برہمی کے پتے چھوٹے اور براہمی کے بڑے ہوتے ہین برہمی کو چھوٹی ذات کے آدمی استعمال کرتے ہین اور براہمی کو بڑے آدمی کھاتے ہین مزے دونون کے تلخ ہین اسی کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ براہمی کو ہندی مین برہمی اور سنسکرت مین سُوم وَلّی اور سرسُوتی اور کیوت ہکا اور بنگالی مین براہمی شاک کہتے ہین اور برہمی کو سنسکرت مین منڈوک پرنی اور مانڈوکی اور بھوسدی یعنی بڑی دوا اور ہندی مین منڈک پرنی اور برہم مانڈوکی اور تھولکری (بو اد معروف) کہتے ہین ان بھوت چلنسا ساگر مین برہم مانڈوکی کو علیحدہ لکھا ہے اسلیئے مین بھی علحدہ لکھتا ہون مگر اس مین شبہ نہین کہ یہ دونون قول اسکی تحقیق مین مشہور ہین

برہم مانڈوکی (دھ)

بفتح باے موحدہ وفتح راے مہملہ وسکون ہا و میم و فتح میم دوم وسکون الف و نون غنہ وضم دال ثقیل وواو معروف وکسر کاف تازی ویاے معروف یہ لفظ سنسکرت کا ہے اور ہندی مین مروج ہے۔

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جس کو ہندی مین چھوٹی بجی کہتے ہین اور مارواڑی مین براہمی بھید اور مرہٹی مین براہمی اور گجراتی مین کھڈبھرامی اور پنجابی مین مینڈکی اور سنسکرت مین منڈوک پرنی بولتے ہین یہ بھی براہمی کی قسم سے ہے اسکے پتے بڑے اور براہمی کے چھوٹے ہوتے ہین یہ قسم ہندوستان کی ترزمینون مین بہت مقاموپر پیدا ہوتی ہے اسکے تازے پتون مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی مگر جب انکو ہاتھ سے ملین تو ہلکی ہلکی سی چرپری خوشبو آنے لگتی ہے انکو دھوپ مین سکھنے سے یا آگ کی آنچ پر سکھانے سے اس مین جو اڑنے والا تیل ہے وہ اُڑجاتا ہے اس دوا مین استعمال کیواسطے اصل در عمدہ یہ تیل ہی ہے اسلئے بہت حفاظت سے سایہ مین اسکے پتونکو سکھاکر دوا کے کام مین لانا چاہئے اسکے سفوف کو کسی شیشی یا بوتل مین ایسا بند کرنا چاہئے کہ اسمین ہوا نہین پہونچنے پاوے پندرہ سیر تازے پتون کے سکھانے کے بعد اکثر دو سیر سفوف کچھ پیلا ہرے رنگ کا ہوتا ہے اسکے تازے پتون کا مزہ کڑوا اور برا ہوتا ہے مگر خشک سوکھ جانے کے بعد وہ بھی نہین رہتا ہے **طبیعت** سرد۔

خواص وفوائد سبک طین اور کیلوس وکیموس مین شیرین ہے کوڑھ اور آتشک کے آغاز مین یہ دوا فائدہ کرتی ہے مگر جب مرض ترقی پکڑ جاے تو کوئی معتبر فائدہ نہین پہونچاتی یہ خاص اُس کوڑھ مین فائدہ کرتی ہے جس مین چھوٹی چھوٹی پھنسیان ہو کے پھیل جاتی ہین جسمین خون درستی کے ساتھ آنیکے لئے اسکا استعمال بے حد مفید ہے جو مرض سب بدن مین ہوا ہو یا خاص ایک عضو مین اسکا زور پکڑ گیا ہو تو اسکو کھلانے کے علاوہ اُس مقام پر اسکو لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے بگڑے ہوئے پھوڑے پر اسکا سفوف بُرکنا چاہئے اور اڑھائی سے چار رتی تک سفوف کی پھنکی ہمیشہ دینا چاہئے اور اسکو اُبال کر ضماد بھی کرنا چاہئے بیس سے چالیس برس کی عمر والے کوڑھی آدمی کو اسکے دس دس رتی سفوف کو دو ہفتے تک ہمیشہ دیکے پھر اڑھائی رتی بڑھاکے ایک ہفتہ تک دینا چاہئے اسیطرح ہر ہفتے مین اڑھائی اڑھائی رتی سفوف بڑھاکے ایک مہینہ تک تیس تیس رتی دینا چاہئے پھر اسیطرح اڑھائی اڑھائی رتی فی ہفتہ گھٹاتے ہوئے پانچ رتی تک لاکے چھوڑ دینا چاہئے اور ایک مہینہ تک بند رکھنا چاہئے اسطرح سے ایک بار استعمال کرکے پھر دوبارہ ایسے ہی کرنا چاہئے اس سفوف کو سوتے وقت گرم پانی کیساتھ لینے کی عادت ڈالین جب وہ پندرہ رتی تک پہونچ جاے تب اسی کے دو برابر حصے کرکے ایک صبح کو اور دوسرا شام کو لیا کرین اسطرح سے بڑھاتے ہوئے طاقت موافق تک بڑھانا چاہئے اور اسی قاعدے پر گھٹاکے چھوڑ دینا چاہئے اس کا لیپ بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ پتون کو ٹھنڈے پانی سے باریک پیس لین اور اسکو لیپ کرنے کے قابل گاڑھا کر لینا چاہئے لیپ بہت پتلا نہین رکھنا چاہئے اسکا شربت بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اسکے آٹھ تولہ سفوف کو سوا سیر پانی مین ملاکر آنچ پر اوٹاکر چھانکر اس مین سیر بھر کھانڈ ملاکے شربت بنالینا چاہئے اس شربت کی مقدار خوراک

سو تولہ ہے اس کا استعمال بھی مذکورۂ بالا قاعدے سے کرنا چاہیے جلد کے امراض میں خون صاف کرنے کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہو اس کا دروسار بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کے ڈھائی تولہ سفوف کا ڈھائی تولہ دروسار بنا لینا چاہیے اور اس کی مقدار خوراک پانچ سے ساڑھے سات رتی تک دن میں تین بار دینا چاہیے۔ اس کے جوشاندہ بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کے سوکھے پودے کے آٹھ تولہ تمام اجزا کو سوا سیر پانی میں اوٹا کر ڈھائی پاؤ رکھ لینا چاہیے آبزن اس سے اس طرح تیار کرتے ہیں کہ پانسیر تازہ پودے کو پانی میں اوٹا کر چھان کر اس میں بیٹھنے سے جلد بدن کے تمام امراض کو بہت نفع ہوتا ہے اسکے پتوں اور رکھن کو پانی میں اوٹا کر سب پانی جلا کے اسکو چبانے سے دماغ کے متعلق کے امراض اور جنون کے امراض دفع ہوتے ہیں۔

بریا مصری

بفتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و فتح یائے تحتانی نہ بائے موحدہ و سکون الف

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جو مصر میں ہوتی ہے اور وہیں سے دوسرے مقامات میں لیجا کر بوئی گئی اور اسکی زراعت کرنے لگے ربیع میں پیدا ہو کر گرمی کے شروع تک رہتی ہو اسکے پتے رائی کے پتوں کیطرح شعبے دار ہوتے ہیں اور جڑ سے نکلتے ہیں وضع کرفس کی سی ہوتی ہو رنگ سبز ہوتا ہے مزہ چرپرا ہوتا ہے خوشبو سونف کی سی آتی ہے انمیں چیپ نہیں ہے بیج سبز اور بیضاوی ہوتے ہیں اور انمیں خوشبو آتی ہو **طبیعت** انطاکی نے تذکرے میں لکھا ہے کہ دوسرے درجے میں گرم اور خشک ہے پہلے درجے میں۔

خواص و فوائد آنتوں اور معدے اور جگر کو طاقت پہونچاتی ہے دماغ میں سرد و غلیظ ریاح بھری ہوں تو ہمیشہ اس کے سونگھتے رہنے سے تحلیل ہو جاتی ہیں اسکے سونگھنے سے نزلہ رکتا ہے اسکو ساڑھے تین ماشہ چابنے اور سرکے کے ساتھ پینے سے خمار فوراً جاتا رہتا ہے جگر اور تلی کے پرانے سدوں کو کھولتی ہے معدہ اور جگر سرد کو مفید ہے خاصکر اسکے بیج بہت نافع ہیں پیشاب کا ادرار کرتی ہے بدن اور گردے کو گرمی پہونچاتی ہے باہ کو حرکت میں لاتی ہے اور اسکو قوت دیتی ہو اسکے کھانے سے نعوظ خوب ہوتا ہو مثانہ اور پیشاب کی نالیوں کو صاف کرتی ہے بواسیر کو بہت موافق ہے اگر مسے پھول گئے ہوں یا درد ہو تو نفع پہونچاتی ہے بواسیر کے لئے اسکو ہمیشہ کھاتے رہیں اور مسوں پر لگاتے رہیں اسکے بیج مقوی معدہ ضعیف ہیں اسکے پتے ہمیشہ پکا کر کھاتے رہنے سے چہرے کی زردی جاتی رہتی ہو **مضر** دماغ گرم کو **مصلح** نیلوفر **بدل** جوتری **مقدار خوراک** نو ماشہ تک اور انطاکی نے ساڑھے تین ماشہ تک لکھا ہے۔

بریارا و بریالا

بفتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و فتح یائے تحتانی و سکون الف و فتح رائے مہملہ یا لام و سکون الف اور بریارا رائے اول کے کسرے سے بھی بولتے ہیں اور آخر میں ہا بھی لکھتے ہیں اسکا نام چلنا سول بھی ہے

صفات و شناخت ایک بوٹی ہے کو کے پتون کے مشابہ اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم کے پھول سفید اور ننھے ہوتے ہین اور پتے بھی چھوٹے اور گول اور نازک ہوتے ہین اور اُنپر نازک رواں ہوتا ہی اسکی ساق کو کی ساق سے سخت ہوتی ہے جڑ اسکی سفید اور باریک اور لانبی ہوتی ہے دوسری قسم بھی کو کے مشابہ ہوتی ہے پہلی قسم سے فرق یہ ہے کہ اسکے پھول زرد ہوتے ہین تازہ اجزا مین لعاب نکلتا ہی

طبیعت مخزن مین گرم و تر لکھا ہے اور تالیف شریفی مین سرد و خشک لکھا ہے۔

خواص و فوائد سفید قسم کے پتے پانی مین پیسکر پینا سوزاک اور جریان کو مفید ہے منی کو گاڑھا کرتے ہین مثانے کی پتھری کو دفع کرتے ہین جسکو سانپ کاٹ لے تو ان پتون کو کوٹکر پانی نچوڑ کر اسکو سنگھانے اور کھلانے سے زہر دفع ہوتا ہے اسکو بغیر شکر کے پلانا چاہیے اگر تازہ پتے نہ ملین تو سوکھے پتے پیسکر سنگھاتے ہین اگر مار گزیدہ بیہوش ہوگیا ہو تو دوسرے آدمی اُسکی ناک مین اس طرح ان پتو نکو پھونک کے ذریعہ سے پہونچا دین کہ ناک کی انتہا تک اجزا پہونچ جائین بواسیر کو فائدہ پہونچاتی ہے زرد قسم کے پتے پیسکر ضماد کرنے سے ورمونکو تحلیل کرتے ہین اور درد کو تسکین دیتے ہین پھوڑے پک جاتے ہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جو کہتے ہین کہ بربارہ ایک پھول ہے بہت سیک سرد و خشک خفقان اور سوزاک کو نافع ہے جریان منی کو دفع کرتا ہے قوت باہ بڑھاتا ہے ساڑھے دس ماشہ کی مقدار مین گوشت بھاکر دودھ کے ساتھ کھانا چاہیے اسکو بربارہ بھی کہتے ہین تالیف شریفی اور محیط وغیرہ مین اسی طرح لکھا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس بربھی کا حال لکھا ہے اُوپر حال لکھا ہے اس مین نہ پھول آتے ہین نہ بربارہ کا سا اس کا حلیہ ہے یہی حال برہم ماندنی کا ہے۔

بڑ (ھر)

بفتح بائے موحدہ و سکون رائے ثقیل۔ اسکو پنجابی زبان مین برگد کہتے ہین

صفات و شناخت ایک بہت بڑا درخت ہے اسکی اونچائی ستر سے سو فٹ تک ہوتی ہے اسکے تنے کی معمولی گولائی پچیس تیس فٹ کی ہوتی ہے بعض درخت اسکا اتنا بڑا ہوتا ہے کہ ہزار سوار اس کے سائے مین کھڑے ہو سکتے ہین اسکی شاخین بہت پھیلتی ہین ان مین سے بہت سے پتلے ریشے جنکو بڑ کی داڑھی کہتے ہین نکلکر زمین تک پہونچ کر اُس مین گھس جاتے ہین اس داڑھی کو برگد کی جٹائین بھی بولتے ہین گلزار نسیم کا شعر ہے سے زنبور سیاہ خال اُسکے ٭ برگد کی جٹائین بال اُسکے ٭ عرف ہندی مین اسکو پارسی بفتح بائے فارسی و سکون الف و فتح رائے مہملہ و سکون میم و کسر بائے موحدہ و سکون یائے معروف کہتے ہین۔ وقت پاکر یہ جٹائین تنہ بن جاتی ہین اسکی ڈالی کی انتہا مین دونون طرف باری باری سے پتے لگتے ہین اسکے پتون کی جڑ سے توڑنے کے وقت چپکتا ہوا دودھ نکلتا ہے اور تنے مین سے بھی اسکے پھل کی درمیانی لکیر آدھا انچ کی ہوتی ہے پھل صاف اور روئیندار ہوتا ہے پکنے پر لال رنگ کا ہوتا ہے اسکو برولی بفتح بائے موحدہ و ضم رائے ثقیل و سکون واو مجہول و کسر لام و یائے معروف کہتے ہین

ہو۔ واسکا تھوڑا سا میٹھا اور کسیلا مائل بترشی ہوتا ہے بھاگن چیت میں اسکے نئے پتے نکل آتے ہیں چیت بیساکھ
میں پھل پک جاتے ہیں ایک قسم اسکی چھوٹی بھی ہے اسے بھومین بر کہتے ہیں فرق اسقدر ہے کہ یہ چھوٹا درخت
ہوتا ہے باقی تمام اجزا ایک سے ہوتے ہیں **طبیعت** سرد وخشک ہے بعض کہتے ہیں کہ گرم وتر ہے بعض
کہتے ہیں کہ دوسرے درجے کے اول میں سرد ہے اور دوسرے درجے کے آخر میں خشک ہے دودھ تیسرے
درجے میں سرد وخشک ہے وید بھی سرد وخشک بتاتے ہیں۔

خواص وفوائد قابض ہے دستوں کو بند کرتا ہے صفرا اور بلغم کے فساد اور بھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے
اسکی نئی کونپل ریاح کو دور کرتی ہے اسکی کونپل سائے میں خشک کرکے کوٹ چھانکر بھوزن کھانڈ ملاکر گائے
کے دودھ کے ساتھ نہار سات روز تک پھانکنا رقت منی سوزاک اور گردے کی سوزش کے لیے مجرب ہے
اگر تازہ زخم کو جو ٹانکے کے لائق ہو اسکے منھ کو ملاکر بڑ کے پتے کچھ گرم کرکے اس زخم پر رکھکے مضبوط باندھدیں
اور تین دن تک نہ کھولیں تو زخم بالکل ملکر بھر جائے اسکے پتے جلاکر السی کے تیل میں ملاکر گنج پر ملیں تو نفع
حاصل ہو وہ پتے کہ جو زرد ہو [illegible] جائیں جلاکر انکی راکھ میں موم اور گھی ملاکر بطور مرہم کے زخم پر لگائیں
تو فورًا بھر جائیں اگر انکو گھی میں چکنا کرکے [illegible] ورم پر باندھدیں تو بکھر جائے ان پتوں کو سائے میں سکھاکر
پیسکر کھانڈ ملاکر پھانکنے سے رحم سے سفید رطوبت کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اسکی لکڑی کی چھال کسیلی ہے
بھوڑے کی سوزش دفع کرتی ہے پیپل کی چھال کے ساتھ بڑ کی چھال کو جوش دیکر کلی کرنے سے سوڑھوں کی
سوزش اور ورم کو نفع ہوتا ہے اسکا دودھ ورم کو تحلیل کرتا ہے باہ میں قوت پیدا کرتا ہے بڑ کا دودھ
ہر روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے تازہ بتازہ لیکر بھوزن شکر ملاکر کھائیں ۱۲ روز تک یا کم وزیادہ
جتنی ضرورت ہو ۳۔ ماشہ سے شروع کریں اور ہر روز تھوڑا زیادہ کرکے ساڑھے دس ماشہ تک
پہونچادیں اور پھر کم کریں ہر قسم کی بواسیر کو نفع دے یہ رقت منی کو نافع ہے سرعت انزال و جریان اور کثرت
احتلام کو دفع کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ممسک ہے اس دودھ کو کان میں ٹپکانے سے
کیڑے مر جاتے ہیں پھوڑیا کو صحت ہوتی ہے کان میں اسکو اس ترکیب سے ڈالیں کہ اول اس میں بکری
کا دودھ تھوڑا سا ڈالدیں تھوڑی دیر ٹھہر کر دو تین قطرے اس دودھ کے ٹپکادیں اور تین روز تک
یہی عمل کریں اس دودھ کو آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اگر ہلتے ہوئے دانت پر لگائیں اسطرح
کہ دوسرے دانت پر نہ پہونچے آسانی سے اسکو اکھیڑ دیتا ہے یہ دودھ ابتدا میں ورم پر لگانے سے
اسکو بڑھنے سے روکدیتا ہے بدر پر بھی اسکے لگانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے مواد دوسری طرف لوٹ جاتا
ہے اگر کم ہوتا ہے تو تحلیل ہوجاتا ہے اور جو زیادہ ہوتا ہے تو پھوٹ کر زخم بھر جاتا ہے بوائی پر اسکے لگانے
اور اندر بھرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسکا کچا پھل سائے میں خشک کرکے پیسکر بقدر پونے دو تولہ کے
دودھ کے ساتھ پھانکنے سے باہ میں قوت آتی ہے منی گاڑھی پڑجاتی ہے مگر قابض ہے اسکی داڑھی کو
پیسکر پونے دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک کھانا امساک منی اور جریان اور سیلان منی کے لیے
مجرب ہے اسکی داڑھی کو جلاکر راکھ کو پانی میں بھگودیں اور تھوڑی دیر ٹھہر کر صاف پانی نتھار کر پلانے

قے بند ہوتی ہے اسکی جڑکے باریک ریشے جن کے سرے زرد و سرخ ہوں پیسکر پستان پر لیپ کرنے سے انکو سخت کر دیتے ہیں بھوبھن پچ پرمیہ کو مفید ہے بہق کو دور کرتا ہے سوزش اور تشنگی کو نافع ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بڑ سرد اور خشک کرنیوالا منی اور بلغم اور پاخانے کا ہے اور شیرین اور خشک اور ہضم ہونے میں بھاری اور کسیلا ہے اسکا دودھ درد اور چوٹ پر لگایا جاتا ہے گٹھیا کی سوجن پر اسکا دودھ لگانے سے درد بند ہوتا ہے اسکی چھال کو جوش دیکر پینے سے طاقت بڑھتی ہے اور پیشاب میں شکر کا آنا بند ہوتا ہے اسکا دودھ لگانے سے ڈاڑھ کا درد جاتا رہتا ہے اسکے بیج ٹھنڈے اور طاقت بڑھانے والے ہیں اسکے پتوں کو پیسکر پیپ دار پھوڑوں پر ضماد کرنا چاہئے جب وہ پک کر پلپلے پڑجاویں تب اس کے پتوں کو چاولوں کے ساتھ جوش دیکے بھپارا دینا چاہئے اس کی جڑ کی چھال کو پیس کر ٹھنڈائی کے طور پر پینے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اس کی نرم ڈالیوں کو بھگو کر خیساندہ پلانے سے خون کی قے بند ہوتی ہے اسکی داڑھی کی نرم نرم جڑوں کو گھوٹ چھانکے پلانے سے وہ قے بند ہوتی ہے جو کسی دوا سے بند نہ ہو سکے اسکے جوشاندے سے بار ہا کو گاڑھا کرکے اس میں مقوی دوائیں ملا کر کھلانے سے رقت منی ضعف باہ اور سوزاک دفع ہوتا ہے اسکی کلیاں قابض ہیں دست بند کرتی ہیں آنو کے دست بند کرنے کے لئے بڑ کا دودھ چھ ماشہ روز دہی میں ملانا چاہئے اسکے دودھ کا لیپ کرنے سے کمر کا درد دفع ہوتا ہے اس کا دودھ دو تاسوں میں ہمیشہ بھر کر تین دن تک سویرے کے وقت کھانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے اسکی بچی کو پلوں کو سائے میں سکھا کر پیسکر برابر کی کھانڈ ملا کر دودھ کی لسی کے ساتھ ہمیشہ صبح کو پھنکی لینے سے سوزاک زائل ہو جاتا ہے خصیۃ الرجل پر بڑ کا دودھ لگانا چاہئے اس کی چھال کو پیسکر دانتوں کے تلے رکھنے سے دانتوں کا درد بند ہوتا ہے اس کے پھلوں کو سائے میں سکھا کر پیسکر گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکی لینے سے منی گاڑھی ہو جاتی ہے اسکے پتوں کو جلا کر راکھ کو پان میں رکھ کر کھانے سے آتشک دفع ہوتی ہے اسکے دودھ میں سانپ کی کینچلی کی راکھ ملا کر اس میں روئی بھگو کر اسکو ناسور میں دس دن تک رکھنے سے زخم بھر جاتا ہے اسکے پتوں کے خیساندہ میں شہد اور شکر ملا کر کھانے سے خون کا فساد اور سرخ بادہ دفع ہوتا ہے اس کا دودھ ناف میں بھرنے سے اور اس کے آس پاس لگانے سے دست بند ہوتے ہیں اسکی جڑ کی راکھ کھلانے سے قے بند ہو جاتی ہے اسکی کونپل اور گولر کی چھال کا سفوف لیکر ہموزن شکر سفید ملا کر ایک تولہ کی پھنکی لیکر اوپر سے دودھ پینے سے رقت منی دفع ہوتی ہے

بڑا (تلنگی)

بفتح بائے موحدہ و فتح رائے ثقیل و سکون الف

صفات و فوائد ایک غذا ہے اسطرح بناتے ہیں کہ مونگ یا ارد یا چوڑے کی دال پانی میں بھگو کر چھلکے اتار کر پیس لیتے ہیں نمک اور پیاز اور ادرک باریک کرکے اور مرچ سرخ اور لونگ اور دارچینی اور الائچی کے دانے پیسکر

اور زیرہ بغیر پیا ہو بقدر حاجت ملا کر خوب ہاتھ سے ملا کر ٹکیاں بنا کر تیل یا گھی مین تلکر دہی یا چھاچھ مین ملا کر یا بغیر انکے کھاتے ہین کبھی کبھی ہینگ بھی دفع تحلیل کرنے کے لئے ملاتے ہین اگر ایسا کرین کہ اول ٹکیان بنا کر نمک اور پیاز وغیرہ مصالح اور پر برگ کر ہاتھ سے چپکا دین تو بہتر اور بہت مزہ دار ہوجاے یہ نفاخ اور دیر ہضم ہے سرد مزاج والے کے موافق نہین۔

بڑرکس

بفتح باے موحدہ و سکون راے ثقیل و فتح راے مہملہ و کاف مشدد و مفتوح و سین مہملہ اسکو بال براکس و بڑبراکس بھی کہتے ہین

صفات و شناخت یہ ایک روئیدگی ہے جس کا پودا کبھی کبھی قد آدم تک بلند ہوجاتا ہے اسکی جڑ زمین کے اوپر نکلکر ساق کی طرح معلوم ہوتی ہے پتے اروی کے پتون کی طرح مگر اتنے بڑے کہ ہاتھی کے کان کی طرح معلوم ہوتے ہین طول عرض سے زیادہ ہوتا ہے اس مین کو پھل اور پھول نہین آتے مگر باغون مین اور سبزیون کے ساتھ اس کو بھی لگاتے ہین اسکی جڑ اتناس کی طرح معلوم ہوتی ہے مگر اس سے لمبی نہ گودا سفید شلجم کی طرح نکلتا ہے طب مین بھی [illegible] مزہ تیز اور تلخ ہوتا ہے زبان پر خراش ڈالتی ہے

طبیعت مرکب القوی مائل بگرمی ہے۔

خواص و فوائد اسکی جڑ فساد سودا و خون کو دفع کرتی [illegible] کا ورم تحلیل کرتی ہے جذام اور برص اور رواصیر اور بواسیر کو بہت مفید ہے پھوڑے پھنسی اور [illegible] نافع ہے جذام کے لئے اس کی معجون نہایت فائدہ بخش ہے **مضر** حلق اور منھ اور زبان کو **مصلح** [illegible] ادرک نوے کے پتے یا دودھ مین تر کرکے سکھا لینا۔

بڑسری (دھ)

بفتح باے موحدہ و سکون راے ہندی و کسر سین مہملہ و راے مہملہ و یاے معروف

صفات و فوائد ایک پکھیرو ہے مرغابی سے کچھ شباہت رکھتا ہے مگر اس سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے اسکے پر سیاہی و سفیدی و خاکستری رنگ سے مرکب ہوتے ہین اسکے پیٹ کے پر سفید اور دم چھوٹی اور چونچ لمبی آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور سر بھی بڑا ہوتا ہے اسی لئے بڑسری کہلاتا ہے اسکے پاؤن بھی لمبے ہوتے ہین اور انگلیان تین تین ہوتی ہین گوشت اسکا گرم و خشک ہے معدے کو قوت دیتا ہے ثقیل اور دیر ہضم ہے ❊

بڑہل (دھ)

بفتح باے موحدہ و سکون راے ثقیل و فتح ہا و سکون لام اسکو بجاے باے موحدہ مخلوط بہا کے فتح اور دال مہملہ کی تشدید اور سکون الف سے بھی کہتے ہین

صفات وشناخت اسکے درخت کماؤن گڑھ پورنیا بنگال پچھمی گھاٹ اور سیلون وغیرہ کئی ملکون مین ہوتے ہین اس درخت کی اونچائی پچاس ساٹھ فٹ ہوتی ہے اس کے تنے کی گولائی بڑی ہوتی ہے اسکی چھال آدھا انچ موٹی ہلکے یا دھندلے سفید رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے اس مین دراڑین نہین ہوتی ہین اسکی چھوٹی ڈالیون اور پتون کے نیچے بھورے رنگ کے روئین ہوتے ہین پتون کا اوپر کا حصہ چکنا ہوتا ہے بھاگن مین اسکے پھول لگتے ہین جنکو بچ بچ بضم لام وسکون جیم فارسی وضم کاف فارسی و سکون جیم فارسی کہتے ہین محیط مین پہلا جیم تازی لکھا ہے حالانکہ مشہور جیم فارسی سے ہے یا کتابت کی غلطی ہو انکو ابالکر پانی پھینک کر پھر تلکر گھی یا کر دہی سے کھاتے ہین مربے مین ترشی ہوتی ہے اور رنگ زرد ہوتا ہے کچھ زیادہ مزہ دار نہین ہوتے عوام اور غربا کا سالن ہے پھل جسکو بھدا اور بڑہل کہتے ہین بے ڈول اور کچھ گول ہوتا ہے پک کر زرد وسرخی مائل ہوجاتا ہے گودا بھی زرد ہوتا ہے مزہ چاشنی دار ہوتا ہے اور بعض مین شیرینی ترشی پر غالب ہوتی ہے اور بعض مین ترشی شیرینی پر غالب ہوتی ہے اور یہ جتنا پکتا جاتا ہے شیرینی ترشی پر غالب ہوتی جاتی ہے اور جو بخلاف اسکے ہوتا ہے اس مین ترشی زیادہ ہوتی ہے اسکے گودے کو قلیے مین ڈالتے ہین اور خالی بھی پکاتے ہین بڑہل جتنا عمدہ ہوتا ہے اتنے ہی بیج کم ہوتے ہین بیجون کی گری سفید ہوتی ہے اسکی جڑ اور لکڑی مین سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے **طبیعت** کچا پھل سرد ہے اور پکا ہوا گرم ہے بعض کہتے ہین کہ پکا پھل گرمی وسردی مین معتدل ہے بعض نے مطلقاً سرد وتر اور بعض نے گرم وتر لکھا ہے

خواص وفوائد کچا پھل ثقیل ہے بلغم پیدا کرتا ہے صفرا کو دور کرتا ہے ریاح کو پیدا کرتا ہے پختہ دل ومعدہ کو قوت دیتا ہے اسکے زیادہ استعمال سے بلغمی بخار پیدا ہوتا ہے منی رقیق ہوکے کم ہوجاتی ہے باہ مین بھی ضعف آجاتا ہے اسلیئے ان لوگون کو بچنا چاہیئے جنکا مزاج بلغمی ہو زیادہ کھایا جاتا ہے تو دیر مین ہضم ہوتا ہے ریاح پیدا کرتا ہے ترشی کی وجہ سے صفرا کی تیزی کم کرتا ہے اسکے بیج قابض ہین بعض کہتے ہین کہ بچہ کو اسکے بیج کھلانے سے قبض دفع ہوتا ہے اس طرح دینا چاہیئے کہ ایک دانہ یا دو دانے ماں کے دودھ مین پیس کر پلا دین بیج بچون کے مسہلات مین سے ہین اور اہل بنگالہ کے استعمال مین ہین بچون کو دستون کے لیئے اس کے درخت کا دودھ بھی کسی مناسب دوا کے جوشاندے کے ساتھ دیتے ہین بعض نے بیان کیا ہے کہ اسکے درخت کی چھال تپ دفع کرتی ہے

ویدک کہتے ہین کہ اسکا کچا پھل گرم ہو ہضم ہونے مین بھاری ہے تخم پیدا کرنے والا ہے منی اور قوت باہ ضائع اور بھوک کا ناس کرنے والا ہے اور آنکھونکو نقصان پہونچانیوالا ہے اسکا پکا ہوا پھل میٹھا کھٹا ذائقہ دست آور طاقت کا بڑھانیوالا ہاضمہ قوی کرنیوالا اور ریاح صفراوی کا مٹانیوالا ہے بلغم اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے اسکے درخت کی چھال کو سپاری کی جگہ کھاتے ہین

بڑہی (ھر)

بفتح بائے موحدہ وکسر رائے ثقیل ویائے معروف اسکو گگڑی اور منگنجی اور مگوگوری اور آدوری بھی کہتے ہین

صفات و فوائد اردو یا مونگ یا چوڑے یعنی سفید لوبیے کے آٹے میں گرم مصالح اور ہینگ ملا کر گوندھ کر
گولیاں سی بنا کر خشک کر لیتے ہیں اور بعض آدمی چوڑے کی بڑیاں موٹی موٹی بتیوں کی طرح تیار کرتے ہیں اور
پکا کر کھاتے ہیں پیٹھا اور زمین کند وغیرہ سے بھی تیار کرتے ہیں کبھی بعض شوقین قیمہ گوشت بھی داخل کر کے
ہیں اس طرح بناتے ہیں کہ دال کو لیکر پانی میں بھگو دیتے ہیں جب پھول جاتی ہے تو چھلکے اتار کر پتھر پر پیس کر
ہاتھ سے لت کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ خمیر ہو جائے پھر تھوڑی سی سیاہ مرچ اور سیاہ زیرہ پیسکر ملا کر چھوٹی
چھوٹی گولیاں بنا لیتے ہیں بعض ہینگ بھی تھوڑی سی ملاتے ہیں خاصکر اردو کی بڑیوں میں کیونکہ وہ بہت
نفاخ ہیں اور سفید کپڑے پر خشک کر کے احتیاج کے وقت پکاتے ہیں بعض تنہا پکاتے ہیں بعض گوشت
کے ساتھ اور بعض میتھی کے ساگ کے ساتھ اور کبھی دوسری ترکاری کے ساتھ اور کبھی چاولوں کے ساتھ
اور اسکو ماشی بھی کہتے ہیں گران اور دیر ہضم ہے مقوی اور مبہی ہے منی کو زیادہ کرتی ہے کھانے کے بعد جو تھے
ہو جاتی ہے وہ اسکے استعمال سے جاتی رہتی ہے بواسیر کو نافع ہے کہتے ہیں کہ بلغم اور صفرا اور ریاح کو
دور کرتی ہے پیاس کو تسکین دیتی ہے گرانی مثانی ہے بھوک بڑھاتی ہے مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ
اوصاف مونگ کی بڑیوں میں ہیں ورنہ اردو کی بڑیاں بہت ثقل پیدا کرتی ہیں نفخ اور ریاح بھی پیدا
کرتی ہیں اور دیر میں ہضم ہوتی ہیں دارچینی اور گرم مصالح سے انکی اصلاح اگرچہ کچھ ہو جاتی ہے مگر بالکل
اردو کی تاثیر نہیں مٹ سکتی ہے البتہ مبہی اور مغلظ منی ضرور ہیں اعضا کو قوت بھی دیتی ہیں اور خاصکر سفید
لوبیے کی تو نہایت نفاخ دیر ہضم ثقیل ہوتی ہیں غلط منی پیدا کرتی ہیں پیٹ میں قراقر پیدا ہو جاتا ہے مریضوں
کے لیے مونگ کی بڑیاں مناسب ہیں مگر یہ بھی ہضم دیر میں ہوتی ہیں دیر میں نیچے اترتی ہیں غلط صالح پیدا
کرتی ہیں کثیر الغذا ہیں گرم مزاج والے کو اور تیز چیزوں میں نفع بخشتی ہیں اگرچہ خشکی پیدا کرتی ہیں کھٹائی
اور گرم نزلے میں دینا انکا مناسب ہے سرد مزاج والوں اور بلغمیوں اور رطوب معدے والوں کو بغیر
گرم مصالح اور گوشت کے نہ دینا چاہیے اگرچہ بڑی ہر طرح دیر ہضم ثقیل اور قابض ہے مگر اول گھی کو یا
یا تیل میں بھونکر پھر بھنے ہوئے مصالح میں ڈالکر پکانے سے قبض اور ثقل بڑھ جاتا ہے مگر لذیذ زیادہ
ہو جاتی ہے کشمیری بڑیاں بہت نازک اور لذیذ ہوتی ہیں ترکیب انکی یہ ہے کہ مقشر اردو کا آٹا پیاز اور لہسن
ایک ایک سیر نمک پون پاؤ ان سب کو لیکر اول پیاز اور لہسن کو چھیل کر باریک پیس لیں پھر ان کا پانی نچوڑ
کر اردو کے آٹے میں ملا کر اور نمک داخل کر کے کسی برتن میں بھر کر منہ ڈھک کر رکھ دیں تاکہ خمیر ہو جائے اور
کچھ ترشی آ جائے پھر پاؤ بھر سوکھا دھنیا آدھ پاؤ سفید زیرہ آدھ پاؤ سیاہ زیرہ آدھ پاؤ سیاہ مرچ لیکر اول بھنے
کر تھوڑا سا بھون لیں پھر ان سب کو بھی پیسکر اس آٹے میں ملا کر آدھا آدھ پاؤ کی ٹکیاں بنا لیں اور دھوپ
میں سوکھا لیں اگر تھوڑا سا زعفران بھی پیسکر اس میں ملا لیں تو بہتر ہو جائے دوسری ترکیب کشمیری بڑی
کی یہ ہے۔ اردو کی دال دو سیر لہسن چار سیر پیاز اڑھائی سیر ادرک تین سیر سوکھا دھنیا دو سیر لونگ پاؤ بھر
زعفران چھٹانک بھر الائچی سرخ آدھ سیر مرچ سیاہ آدھ سیر اول اردو کی دال کو دھو کر چھلکے اتار کر خشک
کر کے پیس لیں پیاز اور ادرک کو باریک پیسکر انکا پانی کپڑے سے چھان لیں اور آٹے میں ڈالدیں اور باقی

چیز دن کو بھی کوٹ کر چاشنی ملالیں اور بادی میں گوندھکر گول گول بڑیاں مثل بیرون کے بنالیں دوسری ترکیب یہ ہے) ارد کی دال بانسیر لہسن بانسیر ادرک آدھ سیر سوکھا دھنیا آدھ سیر الائچی سرخ آدھ سیر مرچ سرخ آدھ پاؤ لونگ نکابھر زعفران پانچ ماشہ دال کو مقشر کرکے سب کو ہاون دستے میں کوٹ کر بڑیاں بنالیں ان کو پکا کر کھاتے ہیں اور خوشبو کے لئے دوسرے سالنوں میں بھی ان میں سے تھوڑا سا شریک کرتے ہیں وہ سالن بہت مزہ دار ہوجاتا ہے ؛

بُزّاءُ (ھ)

بضم بائے موحدہ و فتح زائے معجمہ مشدد و سکون الف

صفات وشناخت ایک پکھیرو ہے برنگ سفید بگلے کی طرح چونچ اسکی سیاہ اور دراز اور پنجے اور دم کوتاہ اور سبز نیلے رنگ کا اور پاؤں سیاہ ہوتے ہیں اور ایک قسم اسکی بالکل سیاہ ہوتی ہے اسکا سر سفید ہوتا ہے اگر اسکو ذبح کرکے چھوڑ دیں تو اسکا گوشت خون ہو کر بہ جاوے چمڑا اور ہڈی باقی رہجائے گوشت اسکا بہت بساندہ ہوتا ہے محیط میں جو لذیذ لکھا ہے اسکی تاویل کرنی چاہئے **طبیعت** گوشت گرم وتر ہے **خواص و فوائد** اسکا گوشت دیر ہضم اور مقوی اور مسمن ہے اسکا مصلح دہی اور چھاچھ ہے۔

بُستیاج

بفتح بائے موحدہ و سکون سین مہملہ و کسر تائے فوقانی و فتح یائے تحتانی و سکون الف و جیم تازی موقوف ؛

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے اسمیں کانٹے ہوتے ہیں اسکے پتے چھوٹے چھوٹے اور کھردرے اور پھول سفید اور نیلا اور شاخیں ایک بالشت کی مقدار میں لمبی اور ایک جڑ سے نکلی ہوتی ہیں اور ہر شاخ کے سرے پر گھنڈی تہے کی طرح ہوتی ہے جو کھردری ہوتی ہے اسکی باریک شاخوں سے دانت کریدنے کو خلال بناتے ہیں اسکے بیج اجواین کی طرح ہوتے ہیں مزہ تیز ہوتا ہے انکو وخشیزک بفتح واو و سکون خائے نقطہ دار و کسر شین معجمہ و سکون یائے تحتانی و فتح زائے معجمہ و سکون کاف تازی کہتے ہیں درمنہ ترکی یہی ہیں کچھ خوشبو بھی آتی ہے **طبیعت** سوائے بیج کے دوسرے اجزا دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم وخشک ہیں۔

خواص و فوائد اسکا خلال دانتوں میں کرنے سے سوزھوں میں طاقت آتی ہے اسکے لیپ سے ورم تحلیل ہوتا ہے باقی حال بیجوں کا درمنہ ترکی میں مذکور ہوگا۔

بِسفائج

بکسر بائے موحدہ و سکون سین مہملہ و فتح فا و الف ساکن و کسر یائے تحتانی و سکون جیم تازی معرب بس پایہ کا جو لفظ فارسی سے ہے بعض کہتے ہیں یہ لفظ معرب نہیں سریانی یا رومی یا یونانی ہے عربی میں اضراس الکلب

اور کثیر الارجل اور ثاقب الحجر اور تشمیز کہتے ہین مصر مین اشتیوان کے نام سے مشہور ہے۔
صفات وشناخت ایک بوٹی کی جڑ ہے رنگ خاکی ہوتا ہے جس مین سیاہی و سرخی کی جھلک پائی
جاتی ہے اور اسمین گرہین ہوتی ہین اور ہر گرہ مین باریک ریشے لگے ہوتے ہین اسلئے کھجورے کی طرح
معلوم ہوتی ہے اسپر باریک روان بھی ہوتا ہے مجیٹھ کی طرح سخت اور مضبوط ہوتی ہے بہتر وہ ہے
کہ چھنگلیا کے برابر موٹی اور تازہ ہو اوپر سے سرخی و زردی مائل ہو اندر سے مغز پستہ کی طرح سبز نکلے
چابنے سے اسکے مزہ مین تھوڑی سی تلخی و شیرینی اور کسیلا پن معلوم ہو جیسے لونگ کے مزے مین ہوتا ہے
اور زبان پر کھجاوٹ کرے سخت اور بھاری ہو جتنی زیادہ تازہ ہوتی ہے اندر سے پستے کی طرح رنگ نکلتا ہے
اسی لئے بسفائج فستقی کہلاتی ہے اور جتنی پرانی پڑتی جاتی ہے اندر سے سُرخ سیاہی مائل ہوتی جاتی
ہے بعض اوپر سے سیاہ اور اندر سے سبز ہوتی ہے اور یہ بھی خراب نہین اور جو اندر اور باہر دونون جگہ
سیاہ ہو وہ خراب ہے اسکی بوٹی مین ساق نہین ہوتی پتلی سی ایک شاخ نکلتی ہے اسکے آس پاس پتے لگے
ہوتے ہین وضع ہنسراج کی شاخ کی سی ہوتی ہے پتے بھی اسی کی طرح ہوتے ہین مگر یہ ڈالی ہنسراج کی
ڈالی سے ذرا موٹی ہوتی ہے اور بوٹی ایک بالشت تک ہوتی ہے پتے چھوٹے اور خاکی ہوتے ہین اُنپر
روان ہوتا ہے اور اُنکے اوپر پتلے بھی ہوتے ہین شفاء الاسقام مین خضر بن علی نے لکھا ہے کہ اسکی
شاخ کا رنگ سرخ ہوتا ہے اسمین پھول اور پھل نہین آتا مگر بعض کہتے ہین کہ پھول اور بیج لگتے ہین نمناک
اور کنکریلی زمینون مین یہ بوٹی اُگتی ہے زیادہ تر بلوط کے درخت کے سائے مین اور بلوطی جڑ مین سے اُگتی
ہے اور دوسرے درختون کی شاخون اور جڑون مین سے بھی اُگتی ہے اسکا چھلکا چھیلکر باریک کوٹ کر
استعمال کرنا چاہیے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم اور تیسرے مین خشک ہے بعض نے اسکے برعکس
کہا ہے بعض نے گرم پہلے درجے مین اور تری و خشکی مین معتدل لکھا ہے صاحب [illegible] نے بیان کیا ہے
کہ پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم اور پہلے مین
خشک لکھا ہے بعض نے گرم دوسرے درجے کے آخر مین اور خشک پہلے درجے کے اول مین بتایا ہے اور اسی
قول کی تصحیح کی ہے اسکی نسبت یہ تو ضرور کہا جاتا ہے کہ خشکی بہت پیدا کرتی ہے جو کسی قسم کی اذیت نہین پہونچاتی ہے
خواص و فوائد دل کو طاقت بخشتی ہے اور بالعرض تفریح پیدا کرتی ہے اسلئے کہ دل و دماغ اور تمام
بدن سے سودا کو دستون کی راہ بغیر مروڑ اور اذیت کے نکالدیتی ہے اور یہ اسمین خاصیت ہے کہ اس سے سودا
نہایت سہولت کے ساتھ نکل جاتا ہے خاصکر جبکہ کھانڈ یا بتاسون یا مصری کے ساتھ تنہا کو استعمال
کرین یا دوسری معجون مین ملا کر کھائین بلغم کو بھی دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہے غرضکہ صفرا و سودا و بلغم
مین سے کوئی سا بھی خلط معدے اور آنتون کے اندر اسکے راستے مین واقع ہو اُسے دفع کر دیتی ہے نفخ
کو تحلیل کرتی ہے قولنج کو مفید ہے معدے مین دودھ جم گیا ہو تو اُسے تحلیل کر دیتی ہے اگر نہ جما ہوا ہو
تو اُسے جما بھی دیتی ہے کیونکہ یہ اسکی خاصیت ہے کہ جب اُسے دودھ مین ڈالا جائے تو اُسے جما دے
اور جو جمے ہوئے مین ڈالا جائے تو ڈھیلا کر دے جذام وغیرہ سوداوی امراض کے لئے بیحد مفید ہے

گٹھیا کو فائدہ پہونچاتی ہے مالیخولیا اور جذام کے مریضوں کو ہر روز سوا پانچ ماشہ بسفائج نو تولہ املتاس کے ساتھ سات دن تک پلاویں تو دونوں بیماریوں کو فائدہ ہو غلیظ خلطوں کو پتلا بھی کرتی ہے غلیظ اور لیسدار اور چپکتے ہوئے خلطوں کو معدے اور جوڑوں سے نکال دیتی ہے اس فائدے کے واسطے کبھی یوں استعمال کرتے ہیں کہ ساڑھے سترہ ماشہ بسفائج کو باریک پیسکر بوڑھے مرغے کے شوربے میں ملاکر اور تھوڑی سی پسی ہوئی سونٹھ اُسپر چھڑک کر پلاتے ہیں کبھی ایسا کرتے ہیں کہ بوڑھے مرغ کو خوب دوڑاتے ہیں جب وہ تھک جاتا ہے تو ذبح کر کے اسکے پیٹ کو چیرکر آلایش نکالکر دردری کوٹی ہوئی بسفائج بھرکر اتنا پکاتے ہیں کہ دونوں خوب گل جائیں پھر اُسپر تھوڑی سی سونف اور تھوڑی سونٹھ کے سفوف چھڑک کر پلا دیتے ہیں کبھی چودہ ماشہ بسفائج پیسکر گیہوں کے حریرے پر چھڑک کر پلاتے ہیں اور اس سے اچھی طرح دست آجاتے ہیں اصل السوس اور انیسون کے ساتھ جوش کرکے پینا کھانسی اور دمہ اور ربو کو مفید ہے مچھلی کے شوربے کے ساتھ اسکو پینے سے قولنج ریاحی دفع ہوتا ہے ماء العسل اور ماء الشعیر میں اسکا جوشاندہ پینے سے اچھی طرح عمل کرتا ہے قولنج اور نفخ کو تحلیل کرتا ہے اسکو عناب کے ساتھ ہمیشہ استعمال کرنے سے بواسیر کے دانے دور ہو جاتے ہیں املتاس یا ترنجبین کے ساتھ پینا ریاح بواسیر اور معدے کے پرانے درد اور مرگی کے واسطے مجرب ہے انگلیوں کے درمیان میں جو پھٹ کر تکلیف ہوتی ہے اسکے لیپ سے صحت ہوتی ہے پرانے التواے عصب کے لیے بھی مفید ہے تازہ بسفائج اوپر سے چھیلکر پانی اور نمک میں ایک رات بھگوکر پھر دھوکر پیسکر شہد میں ملاکر لعوق بناکر رکھیں اس میں سے چودہ ماشہ روزانہ چاٹنے سے پھوڑوں کو نفع ہوتا ہے بلغم خام نکل جاتا ہے مضر سینہ و گردہ اور متلی پیدا کرتی ہے مصلح سینے کے لیے کثیرا اور ماء الشعیر اور [illegible] باقی کے لیے گلاب یا اہلیلہ زرد بدل مرہ سودا نکالنے کے لیے ہموزن افتیمون مع نصف وزن نمک ہندی کے اور بعض نے کہا ہے نصف وزن افتیمون مع چہارم وزن نمک کے بعض نے سنا اور کروا کو اسکا بدل بنایا ہے مقدار خوراک تنہا سفوف کے طور پر ساڑھے چار ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک کھانا چاہیے اور تنہا کو شکر کے ساتھ سات ماشہ تک لینا چاہیے بعض نے ساڑھے دس ماشہ سے چودہ ماشہ تک تجویز کیا ہے اور خاص اسی کو جوش دیکر پینے کے لیے دو تولہ چار رتی تک بتایا ہے اور مرغ کے شوربے کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ سے پونے دو تولہ تک کھانا چاہیے اگر ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک مرغ کے شوربے کے ساتھ کھائیں تو بغیر کسی کلفت کے دست آجائیں بعض نے کہا ہے کہ اس کی معتدل مقدار خوراک چودہ ماشہ تک ہے اور دستوں کے لیے ساڑھے سترہ ماشہ مقدار معتدل ہے۔

بسکھپرہ (ھ)

بکسر بائے موحدہ و سکون سین مہملہ و فتح کاف مخلوط بہا و سکون بائے فارسی و فتح رائے مہملہ اور مشہور رائے ثقیل کے ساتھ ہے و سکون ہا و یا الف لفظی معنی اسکے دافع زہر ہیں صاحب دستور الاطبا لکھتا ہے

کہ جو بسکھپرہ گنگا کی نہر کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے اُسے ساوری کہتے ہیں۔ حندقوقی (ع) دیواسپیت (ف)
صفات و شناخت حندقوقی جسکے آخر میں الف مقصورہ یعنی الف بصورت یا ہے اسکی دو قسمیں
ہیں بستانی اور جنگلی ہند میں دونوں قسم کو بسکھپرہ کہتے ہیں اور یہ چیز ہندوستان میں خود بخود پیدا ہوجاتی
ہے کھیتوں میں بوتے ہیں نہ باغ اور باڑیوں میں لگاتے ہیں اسکی بیلیں ہوتی ہیں پتے خرفے کے
پتوں سے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں شکل اُنکی کسی قدر بیضاوی ہوتی ہے ان میں کنگرہ اور نوک نہیں
ہوتی پھول سفید ہلکا سرخ اور نیلا اور چھوٹا ہوتا ہے اسکی ساری بیلیں زمین پر بچھی ہوتی ہیں اسکی شاخوں کی
گانٹھوں پر گھنڈیاں ہوتی ہیں خرفے کی گھنڈیوں کی طرح جن میں سیاہ بیج تخم خرفہ سے بڑے بڑے ہوتے ہیں
اطباے یونانی نے اسکی دو قسمیں لکھی ہیں سرخ و سفید سرخ سے سفید قوی ہوتا ہے اور یہی اکثر مستعمل
ہے اسکی ساق کھوکھلی سی موٹی سفید اور نرم ہوتی ہے طول اسکا تین چار ہاتھ تک ہوتا ہے مگر یہ ساق کھڑی
نہیں ہوتی بلکہ زمین پر بچھی ہوتی ہے پتے ذرا چوڑے اور کسی قدر لانبے اور بعض کے پتے چھوٹے لمبے پھیلی
ہوتی اور پھیلا اسکا چکر میں ہوتا ہے پھول چھوٹے چھوٹے اور باہم ملے ہوے بطور گچھوں کے رنگ نیلا
ہوتا ہے اور اُن میں سفید تار ہوتے ہیں اور یہ پھول شاخوں اور پتوں کے درمیان میں آتے ہیں اور شاخیں
اُسی ساق میں لگی ہوتی ہیں اور شاخوں میں گانٹھیں ہوتے ہیں پتوں کا مزہ خرفے کے پتوں کی طرح مگر اُن میں
کچھ تیزی اور چرپرا پن بھی ہوتا ہے بیج باریک اور گولائی کے ساتھ رنگ انکا اجواین کا سا سرخ کی ساق سفید
سے زیادہ سخت اور سرخ کبودی مائل اور تین چار ہاتھ لانبی زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے پتے اسکے بھی سفید
قسم کے پتوں کی طرح پتوں اور بڑی شاخوں کے درمیان بہت پتلی شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے
ہر ایک کے سر پر تین یا زیادہ سرخ رنگ کے پھول لگتے ہیں یہ پھول گچھے ہوتے ہیں اور ان میں سفید
رگیں ہوتی ہیں اور کچھ خوشبو بھی آتی ہے بیج سفید قسم کے بیج سے چھوٹا ہوتا ہے کیلانی کہتا ہے کہ جنگلی قسم
کی ساق لمبی دو ہاتھ اور اس سے زیادہ کی ہوتی ہے اس میں بہت سی شاخیں آتی ہیں پتے بستانی قسم سے
بڑے اور پھول سرخ اور پھل اسکا چھوٹے سے غلاف کی شکل میں ہوتا ہے جس میں ننھا سا بیج ہوتا ہے وضع
اس بیج کی بنفشی کے بیج کی سی ہوتی ہے مگر قد اس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مزہ اسکا خراب ہوتا ہے پتوں کا
مزہ بستانی قسم کے پتوں کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے اس میں کسیلا پن زیادہ ہوتا ہے اور گلے کو بھی
زیادہ چھیلتا ہے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید بسکھپرہ جسکا پھول نیلا ہوتا ہے بستانی ہے اور سرخ
قسم جسکا پھول بھی سرخ ہوتا ہے جنگلی ہے محیط میں حندقوقی کے اندر لکھا ہے کہ ہندوستان کے جو اکثر
شہروں میں بسکھپرہ پایا جاتا ہے اسکی ساق آدھے ہاتھ کی ہوتی ہے اور شاخیں پتلی سرخی مائل اور پھول خوشنما
ہوتا ہے اور اس میں سفیدی و سرخی ہوتی ہے مخزن الادویہ میں بھی ایسے بسکھپرے کا ذکر آیا ہے ویدوں
کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بسکھپرہ تین قسم کے پھول کا ہوتا ہے سفید سرخ اور نیلا۔ وید سرخ و سفید
پھول والے بسکھپروں کی جڑ و بیخ میں تریاقیت بتاتے ہیں جس قسم کا پھول نیلا ہوتا ہے اسکا نام لشٹنگر استاہے
جو اصل لفظ زبان سنسکرت میں واو کے ساتھ ہے یا کے ساتھ عوام کا محاورہ ہے سنسکرت میں نیلا پشپی اور

نیل کرانتا اور نیلا کرانتا بھی کہتے ہیں تالیف شریفی میں عدم تحقیق سے شنکرانتا کنبر کی ایک قسم کا نام بتادیا ہے اور
جس کا پھول سفید ہوتا ہے اسے گدپورنہ بولتے ہیں اور سرخ قسم کا نام رکت بھپ بری کہتے ہیں کہ مصر میں بسکھپرے کی
ایک قسم ایسی ہے کہ اُسکے بیجوں سے روٹی پکاتے ہیں غرضکہ اسکے پتے اور بیج استعمال میں ہیں اور وید جڑ کو بھی
استعمال کرتے ہیں اسکے بیجوں میں وہ بیج بہتر ہیں جو موٹے اور جنگلی قسم کے ہوں **طبیعت** بتائی گرم دوسرے
درجے میں اور خشک پہلے درجے میں ہے جالینوس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی وسردی میں معتدل
کی طرح ہے شاید اسکی گرمی پہلے درجے کے آخر میں ہو اور خشکی بھی پہلے درجے میں ہو گو بیج پتوں اور شاخوں
کی بہ نسبت زیادہ گرم وخشک ہیں اور ابو جریج نے تمام اجزا کو دوسرے درجے کے آخر میں اور ابن
ماسویہ نے دوسرے درجے کے درمیان میں گرم وخشک بتایا ہے لیکن جنگلی قسم کے دوسرے درجے
میں گرم وخشک ہونے میں کلام نہیں اور بسکھپرے کے بیج دوسرے درجے میں گرم وخشک ہیں خاصکر
جنگلی قسم کے مانو نصاحب نے محیط میں بسکھپرے کے بیان میں لکھا ہے کہ گرم وخشک دوسرے درجے کے
آخر بلکہ تیسرے درجے کے اول میں ہے اور سرخ قسم بعض کے نزدیک سرد ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب
ویدوں کا ہے نہ یونانیوں کا کیونکہ یونانیوں کے اختلافات کو وہ حسب قوت میں کھول چکے ہیں۔
خواص وفوائد بتائی قسم میں جلا اور تحلیل پیدا کرنیکی قوت اعتدال کیساتھ ہے جیسا کہ شیخ نے لکھا ہے پھوڑونکا
صاف کرنیوالا ہے گاڑھا اور گاڑھا خون پیدا کرتا ہے اسکے پتوں کو کچلکر پانی نچوڑکر شہد میں ملاکر آنکھوں میں لگانے سے
جالا اور پھولہ کٹ جاتے ہیں آنکھ کی پھڑیا کو نفع پہونچاتا ہے معدے میں سردی اور ریاح کے سبب سے درد ہو
تو اسکے استعمال سے ٹھہر جاتا ہے اور ریاح معدے میں سے نکلتی ہیں اس سے خون حیض اور پیشاب زیادہ
آتا ہے اگر شراب کیساتھ استعمال کریں یرقان قولنج اور ریاحی مروڑ کو دفع کرتا ہے قاتل دواؤں کے زہر کو بجھاتا
ہے پھوڑوں کو رفع کرتا ہے صفرا اور بلغم اور خون فاسد کی اصلاح کرتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اس سے
اجابت کھل کر ہوتی ہے اگر اسکے پتوں کا بھپکے میں عرق کھینچ لیا جاوے تو وہ بھی امراض مذکورہ کو نفع بخشتے اسکو
پکاکر اور گھی میں بھون کر کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے اس سے روغن تیار کرتے ہیں اس کی
مالش سے جوڑونکے ریاحی درد کو بہت نفع ہوتا ہے اکثر آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے رحم اور
خصیوں کے ورم کو تحلیل کرتا ہے تازہ بسکھپرہ چوپایوں کے مزاج کے موافق ہے انکے فاسد اخلاط کو خارج کرتا ہے
اسکے بیج باہ کو بہت قوت دیتے ہیں انکو ساڑھے تین ماشہ بھر لیکر گرم پانی کیساتھ کھانے سے پہلو کا درد جو سدے
کی وجہ سے ہوجاتا رہتا ہے ان کو کوٹ کر چھائیوں پر لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے جنگلی بسکھپرے میں شیخ قبض اور
تسخین بتاتا ہے اسمیں جلا بھی ہے تنقیہ کرتا ہے اسکو جسم پر ملنے سے چھائیاں اور داغ مٹتے ہیں اگر پیکر
شہد میں ملاکر لگایا جاوے تو زیادہ مفید پڑے اسکے پینے سے دست بند ہوتے ہیں مرگی اور بلغمی ذات الجنب
کو نفع ہوتا ہے معدے کو طاقت پہونچتی ہے اسکی ریاح دفع ہوتی ہیں اور سینے کو بھی نافع ہے مثانے کی
سردی اور قطرہ قطرہ پیشاب آنیکو دفع کرتا ہے دودھ اور خون حیض اور پیشاب اور پسینہ بکثرت لاتا ہے اسکے
پتے کچلکر اور پانی انکا نکالکر سونگھنے سے مرگی اور جنون کو نفع پہونچتا ہے اگر بچھو کاٹ کھائے تو اسکے پتوں کا

پانی میں پکانے سے فائدہ پہونچتا ہے گر عضو صحیح پر ٹپکانے سے درد اور لذع پیدا ہوجاتا ہے پانی میں خوب پکا کر
حشرات کے کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کرنے سے آرام ہوتا ہے اگر اسکو جوش دیکر اُس جوشاندے میں
بچھو کو بٹھائیں تو جلد پیر دُنے چلنے لگتیں اسکا تیل بناکر مالش کرنے سے اعضا کا درد دفع ہوتا ہے ریاح غلیظ
تحلیل ہوتی ہیں اس تیل کو بچھو کے یا نوزن پر ملنے سے جلد چلنے لگتے ہیں اسکے تو نکا پانی چہرے پر ملنے
سے چہرہ صاف ہوتا ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ جب اسکے پتے اور جڑ حاملہ عورت کی اُلٹی ران پر باندھ دیں
تو آسانی سے بچہ پیدا ہوجائے گرہ چاہئے کہ بچہ پیدا ہوچکنے کے بعد فوراً کھولڈالیں - اسکے بیج ہر امر میں سنائی
کے پھولوں سے قوی ہیں نہایت مقوی باہ ہیں اعضائے تناسل کو بہت نفع پہونچاتے ہیں اسی لئے مبہی
نسخوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جلا پیدا کرتے ہیں چہرے پر لگانے سے چھائیاں دور کرتے ہیں بشرے
کا رنگ صاف کرتے ہیں ہاضم ہیں معدے کا تنقیہ کرتے ہیں اُسے قوت دیتے ہیں انکو سکنجبین یا کسی
دوسری تریاقی دوا کے ساتھ کھانے سے گزند اور بچھو وغیرہ کیڑوں کا زہر دفع ہوتا ہے سات
ماشہ کی مقدار میں پیسکر شراب کے ساتھ پھانکنے سے معدے کے درد کو نفع پہونچتا ہے ہر قسم کے بسکھپرے
کے پھولوں کا رس مرگی اور ذات الجنب اور درد معدہ اور رفع ریاح اور ہیضہ اور سردی مثانہ اور قطرہ
قطرہ پیشاب آنے کے لئے مفید ہے یہ پھول اور پیشاب اور حیض کے خون کا ادرار کرتے ہیں -
وید کہتے ہیں کہ بسکھپرہ ملین شکم بلکہ مسہل ہے بھوک بڑھاتا ہے پھوڑے پھنسی اور فساد بلغم و خون و صفرا
وبا اور اعضا کے ورم کو مٹاتا ہے رسائن میں داخل ہے پیاس بجھاتا ہے امراض بلغمی سوداوی و تپ
کلانی شکم اور یرقان اور سوء القنیہ اور استسقا اور درد سینہ و [illegible] ورم جگر و طحال اور درد رحم اور کھانسی کو
نافع ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑ کر نکالدیتا ہے اگر بچھو کاٹ کھائے اور اسکو کوٹ کر وہاں باندھ دیں
تو زہر کو جذب کرے اذیت اور درد اسی وقت جاتا رہے حکیم رضا علی خان نے [illegible] ہند میں کہا ہے کہ پانچ برس
کی ایک لڑکی کو استسقا تھا جو دستوں کیساتھ تھا سفید بسکھپرے کی چھ ماشہ جڑ کا شیرہ پلایا میں روز زیادہ
دست آئے پھر روز بروز تخفیف ہونے لگی دو ہفتے میں صحت کلی ہوگئی - اسکے پتوں کو گھلکر پانی نکالکر ایک تولہ کی
مقدار میں پے در پے ایک ہفتے تک پلانے اور غذا بے نمک بے روغن کھلانے سے بھی استسقا اور اسہال
سدی کو نفع پہونچتا ہے اگر تازہ پتے پیسکر گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں تو بند پیشاب جاری ہوجائے اگر
سفید قسم کی جڑ سائے میں خشک کرکے گلاب میں پیسکر آنکھ میں لگائیں تو پلکوں کے بال جم جائیں خارش اور آنکھ سے
رطوبت کا بہنا بند ہوجائے پان کیساتھ کھانے سے دمے کو مفید ہے لونگ اور سیاہ مرچ کیساتھ آنکھ میں لگانا
یرقان کو دور کرتا ہے بسکھپرے کا پنچانگ چار ماشہ بھر لیکر پانی میں پیسکر اُس شخص کو پلائیں جسنے سنکھیا کھالی ہو چار گھڑی کے
بعد پھر پلائیں اور پسے دودھ میں گھی ملا کر پلائیں تو نفع ہو اسی کتاب میں ہے کہ سفید قسم کی جڑ نصف تنک یعنی ہشت
تولہ اور اسیقدر کھانڈ ان دونوں کو دودھ کیساتھ پینے سے درد شقیقہ جاتا رہتا ہے اسکی جڑ کو دودھ میں رکھنے سے حمل
گرجاتا ہے سفید بسکھپرے کو پیسکر ناف کے اوپر باندھنے سے نفع ہوتا ہے اسکو سیاہ مرچ کے ساتھ پیسکر گلے پر لیپ کرنے سے ورم تحلیل
ہوجاتا ہے وہ بسکھپرہ جسکے پھول سفید ہوتے ہیں اور گد پورنہ کہلاتا ہے ہر قسم سے بہتر ہے عمل صناعی میں کام آتا ہے

چنانچہ پیسے کو صاف کر کے اسکے پتوں کے رس میں چالیس دن تک گھوٹیں اور بعد اس میں سے نو رتی سے پندرہ تک
کی مقدار میں کھاویں تو بھوک اور قوت باہ بڑھ جاوے نفخ اور ریاح تحلیل ہو جائیں جسکو تپ کا دورہ ہر روز چڑھتا
ہو اسکو یہ چاہیئے کہ دورہ واقع ہونے سے قبل اسکی جڑ چھ رتی یا نو رتی کھالیا کرے دو تین روز میں تپ بادی
ہو یا بلغمی جاتی رہے گی اگر کوئی شخص امراض سرد و تر اور پرانی تپ بلغمی یا مرض سانجر میں گرفتار ہو تو اسے
چاہیئے کہ سفید پھول والے بسکھپرہ کی جڑ ایک سیاہ مرچ کے برابر اور ایک سیاہ مرچ کا دانہ لیکر ان دونوں
کو پیسکر کھالے اور ہر روز ایک کالی مرچ اور اسی قدر جڑ بڑھاتا رہے چالیس روز تک اسی طرح بڑھا کر اسی طرح
سے گھٹانے لگے ان تمام شکایتوں کا دفعیہ ہو جاوے گا مرض سانجر یہ ہے کہ پہنچے کے نیچے ورم یا درمیان یا
آخر میں اکثر شدت سے تپ آتی ہے خصیوں اور پاؤں اور دوسرے اعضا میں پانی اتر آتا ہے یا ان
مقاموں میں درد ہونے لگتا ہے سرخ قسم کا بسکھپرہ تلخ ہے ہضم کے وقت تیز ہوتا ہے سرد اور سبک
اور قابض اور بادانگیز ہے فساد بلغم اور صفرا اور خون کو دور کرتا ہے اگر کانٹا لگ جاوے اور اسکو پیس کر
باندھ دیں تو صدمہ فی الفور دور ہو جاوے وہ بسکھپرہ جسکے پھول نیلے ہوتے ہیں تیز ہے عقل بڑھاتا ہے پیٹ
کے کیڑے دفع کرتا ہے پھوڑے پھنسی اور فساد بلغم کو نافع ہے اسکا نارسٹ گرانتا ہے مضر و مصلح بستانی
قسم کو کثرت سے کھانے سے گلے میں درد پیدا ہو جاتا ہے تازہ کاسنی کے پتے اور کاہو اور دھنیا اس کے
مصلح ہیں جگر کو بھی مضر ہے کاسنی مصلح ہے جنگلی بسکھپرہ گرم مزاج والے کو مضر ہے درد سر پیدا کرتا ہے
دھنیا اور سبز ساگ مصلح ہیں بیج کھجلی پیدا کرتے ہیں کتیرا مصلح ہے بیج سینے کو بھی مضر ہے قند مکرر یعنی اولے
کالدو اسکی اصلاح کرتا ہے پھول گرم مزاج والوں کو مضر ہیں ان کے مصلح ہرے دھنیے کے پتے اور سوس
ہیں **بدل** بستانی بسکھپرے کا بدل رطبہ ہے اور بیجوں کا بدل تخم خرفہ **مقدار خوراک** بیج سات ماشہ
تک بستانی کے بیجوں کی مقدار خوراک ساڑھے دس ماشہ تک اور جنگلی کے بیجوں کی مقدار خوراک پونے
دو ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک بعض نے اسکی بھی مقدار خوراک ساڑھے دس ماشہ تک بتائی ہے

بِسکھپُرَہ

یہ جانور ہندوستان میں بسکھپرہ کہلاتا ہے بائے موحدہ کے کسرے اور سین مہملہ کے سکون اور کاف تازی مخلوط
بہا کے فتح اور رائے مہملہ کے فتح اور سکون ہائے ہوز سے مگر عوام رائے ثقیل سے تلفظ کرتے ہیں دکن اور مالوہ اور
راجپوتانہ وغیرہ میں گھیرہ کے نام سے مشہور ہے اس لفظ میں کاف فارسی مضموم اور ہا مکسور اور یائے تحتانی
مجہول اور رائے مہملہ مفتوح اور ہا ساکن ہے گوہ کی طرح ہوتا ہے مگر اس سے پتلا اور چھوٹا پیڑ و نیز خوب
چڑھتا ہے اور پیڑوں کے سوراخوں وغیرہ میں رہتا ہے۔ کتب طبیہ میں اسکا کہیں بھی ذکر نہیں انتہا درجے
کا زہریلا جانور ہے جس کو کاٹ کھاتا ہے وہ جانبر نہیں ہوتا ہے یہ مشہور ہے کہ سانپ کا کاٹا تو بچ بھی جاتا ہے
مگر اسکا کاٹا ہوا بچتا ہی نہیں جانور ہو یا آدمی اسکے کاٹنے سے ہر ایک مر جاتا ہے اندھا ہولی سے نہایت عاجز
آجاتا ہے جس طرح سانپ تمباکو سے مجھ سے میرے ایک ثقہ دوست بیان کرتے تھے اندھا ہولی کا درخت بسکھپرہ کا قاتل ہے

اگر ذرا سے پتے اندعاہولی کے بسکھپرے کو دکھائین تو ایسا متاثر ہوتا ہے کہ سُست پڑ جاتا ہے اگر اُسکے قریب لیجا کر سنگھا دین تو نہایت سُست اور غافل ہو جاتا ہے پھر کاٹ نہین سکتا سر ڈالدیتا ہے جو لوگ اس سے واقف ہین وہ بسکھپرے کو یہ دوا دکھا کر پکڑ لیتے ہین ہاتھ مین یہ دوا ہو تو بسکھپرہ کاٹ نہین سکتا لڑکے اس دوا کے ذریعہ سے بسکھپرے کو پکڑ کر اور کبھی بسکھپرون کو ایک ڈورمین باندھ کر بطور ہار کے گلے مین لٹکا لیتے ہین جو بکمہ یہ دوا انکے منھ کو کچھوا دیتے ہین اور پاس رکھتے ہین بسکھپرہ نہایت مضمحل اور بیکار ہو جاتا ہے اسکے زہر کو سر پچونکہ اور گرومار بھی نافع ہے اہل تجربہ کہتے ہین کہ اسپر کل نعت کرتی ہے اسکی دو زبانین ہوتی ہین اسکو پکڑ کر سرا اور دم منقعد اور ہاتھ پیر کاٹ کر باقی بدن کی کھال اُتار کر گوشت کو پکا کر کھا دین تین دن کے کھانے مین قوت باہ بیانتہا قوی ہو جاتی ہے نامردی باقی رہتی ہے نمک مرچ کم ڈالین۔

بسنتی (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسین مہملہ وسکون نون وکسر تائے فوقانی وسکون یائے تحتانی معروف ٭ ٭ ٭

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے ہندوستانی اسکے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے اسی لیے بسنتی کہتے ہین سرد وسبک ہے مزہ تیز ہے خون کو بڑھاتی اور صفرا کا زور توڑتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے پسینے کی بدبو دفع کرتی ہے بدن مین خوشبو پیدا کرتی ہے آنکھ اور کان اور منھ کی بیماریون کو نافع ہے اسکو مع پھول کے بقدر پانچ ماشہ پیکر فساد خون کو دفع کرتا ہے۔

بشام (ع)

بفتح اول وفتح شین نقطہ دار وسکون الف ومیم موقوف اسکو بشامہ بھی کہتے ہین اور بشم بھی بولتے ہین ٭

صفات وشناخت مذہب الاسماء مین لکھا ہے کہ مسواک کا درخت ہے اور منتخب اللغات مین بیان کیا ہے کہ ایک درخت ہے خوشبودار جس سے مسواک بناتے ہین اور اسکے پتون سے بالون کو خضاب کرتے ہین ابتدا مین صرف مکہ معظمہ کے آس پاس کے پہاڑون مین تھا پھر وہان سے بیت المقدس اور عراق اور مصر مین لیجا کر بویا گیا اسکی دو قسمین ہین بڑی اور چھوٹی بڑی قسم مین پھل آتا ہے اور چھوٹی قسم مین نہین آتا بڑی قسم کا درخت بڑھ کر شہتوت اور بادے کے درخت کے برابر ہو جاتا ہے اسکی شاخین سیدھی ہوتی ہین پتے صعتر کے پتون کی طرح اور اُنسے کچھ بڑے ہوتے ہین انکو توڑنے سے چکنی ہوئی رطوبت نکلتی ہے جس مین بہت کم خمیر ہوتی ہے پھول چھوٹا اور رنگ زرد ہوتا ہے پھل کے دانے علیحدہ علیحدہ نہین ہوتے بلکہ خوشون مین ہوتے ہین اور دانہ اسکا طولانی ہوتا ہے جسکی وضع چلغوزے کی سی ہوتی ہے رنگ زردی مائل اور بعض بعض کا سُرخ بھی ہوتا ہے اور یہ پھل نرم ہوتا ہے پھلون کے اندر بیج ہوتے ہین سرخ رنگ وضع انکی کباب چینی کی سی ہوتی ہے پھلون کا مزہ پھیکا اور بہت ہلکی مٹھاس ہوتی ہے بیج بالکل ہی پھیکے ہوتے ہین ان پھلون کو عرب کے جنگلی آدمی کھاتے ہین انطاکی اور

گیلانی کہتے ہیں کہ فی الجمال ان پھلوں کو عطار لوگ حب بلسان کہتے ہیں اس درخت کی لکڑی سبز اور خوشبودار ہوتی ہے اس کی ایک قسم ایسی ہے جس میں پھل بالکل گول آتے ہیں سیاہ مرچ کی طرح اور لکڑی اسکی سخت اور بھاری اور سیاہی مائل ہوتی ہے دونوں قسموں میں دودھیا رطوبت بھری ہوتی ہے لکڑی کے کاٹنے سے بھی سفید روغنی رطوبت بہت نکلتی ہے سوکھنے کے بعد اس رطوبت کا رنگ زردی و سُرخی مائل ہو جاتا ہے یہ رطوبت ہی تمام اجزا سے عمدہ ہے بالفعل اسکی لکڑی اور پھل اور رطوبت عود بلسان اور حب بلسان اور روغن بلسان کی جگہ مستعمل ہیں حالانکہ انسے انکو کوئی نسبت نہیں اسی نے بعض نے اسکو بلسان کی ایک قسم خیال کیا ہے چنانچہ گیلانی نے کہا ہے کہ بلسان کا اطلاق دو درختوں پر ہوتا ہے کیونکہ یہ تثنیہ کا صیغہ ہے اُن دونوں میں سے ایک یہی بشام ہے اسکی لکڑی اور پھل ایارج فیقرا میں ڈالے جاتے ہیں اور دوسری قسم کا نام بلس ہے کہ تغلیباً اسکو بلسان کہنے لگے ہیں جس کا حال ہم آگے لکھیں گے اور یہ بلسان سے پوا در پتوں میں بہت مشابہت رکھتا ہے اس سے بھی روغن حاصل کیا جاتا ہے قدمانے یہ نہیں لکھا کہ اس کا روغن بلسان کے روغن کے مقابلے میں کیسا ہے ہمنے تجربہ کیا ہے تو بشام کے عمدہ روغن کو بلسان کے روغن کی طرح پایا دونوں کی تاثیر میں ذرا فرق نہ تھا **طبیعت** تمام اجزا دوسرے درجے میں گرم و خشک ہیں بعض نے کہا ہے کہ خشکی پہلے درجے میں ہے پتے میں رطوبت فضلہ ہے۔

خواص و فوائد غلیظ مادے کو لطیف اور تحلیل کرتا ہے اعضائے باطنی اور خصوصاً معدے کو طاقت بخشتا ہے کہتے ہیں کہ یہ بات اسکی لکڑی کے خواص میں سے ہے کہ کوئی اُس کا عصا پاس رکھتا ہے اسکی حاجتیں جلد بر آتی ہیں اور لوگوں کی نظروں میں مقبول ہو جاتا ہے اسلئے اسکو شجرۃ البسر و خشب البسر اور عصائے موسیٰ کہتے ہیں اسکے پتے اور پھل اور لکڑی باریک کرکے پانی میں پکا کر اُن کو بالوں پر گاڑھا گاڑھا لیپ کرکے ایک رات بندھا رہنے دیں تو سیاہ ہو جائیں اسکے پتے اگر تیل کے تیل میں اتنے جوش دیئے جائیں کہ سیاہ ہو جائیں اور پھر اُس روغن کو بالوں پر ملیں تو بھی سیاہ ہو جائیں اس کا دودھیا روغن پھوڑوں اور زخموں پر لگانے سے اُن میں خشکی آجاتی ہے اور بھر جاتے ہیں اسی روغن کو آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اس کی شاخ سے مسواک بنا کر دانتوں پر ملنے سے دانتوں کا سردی کا درد جاتا رہتا ہے اور منھ میں خوشبو آنے لگتی ہے مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں یہی فائدہ اس کے اجزا کو جوش دیکر اُس پانی کے ساتھ غرارہ کرنے سے مترتب ہوتا ہے اسکی رطوبت نزف الدم کو روکتی ہے پسینہ زیادہ آتا ہو تو اُسے بند کرتی ہے پیشاب اور خون حیض کا ادرار کرتی ہے خون حیض کے جاری کرنے کے لئے اسطرح استعمال کریں کہ اس کے پھل یا روغن کو دوسری دوا کے ساتھ دھورن میں رکھیں اگر زعفران کے ساتھ انکو دھورن میں رکھیں تو حمل رہنے پر اعانت ہو اور رحم کا تنقیہ ہو جائے اس کے پھل اور لکڑی معدے کے قوائے طبعی کو طاقت دیتے ہیں اسلئے انکے کھانے سے ہاضمہ بڑھتا ہے اور معدے کا تنقیہ ہوتا ہے مگر باوجود اس کے پھل کھانے کے بعد

معدے سے دیر مین تلے اُترتے ہین بجھنی اور امراض ردی پیدا کرتے ہین اسلئے انکو نہ کھانا چاہیے اسکے روغن کو معدے پر ملنے سے بھی طاقت آتی ہے اسکے پھلون کے کھانے سے بلغم اور مرہ سودا دستون کی راہ نکلتا ہے گرپیٹ مین مروڑ پیدا ہوجاتی ہے بچھو کاٹ کھاے تو اس کی لکڑی یا روغن یا پھل کو کھانے اور لگانے سے زہر اُتر جاتا ہے **مضر** پھل معدے سے دیر مین تلے اُترتے ہین **مصلح** طین اور مسہل اور مقوی معدہ چیزون کے ساتھ کھانا چاہئے۔

بشنہ

صفات و فوائد ایک پودا ہے کہ پتلا ہوتا ہے شاخین بھی بہت باریک ہوتی ہین اور سب ایک جڑ سے اُگتی ہین اور یہ سب شاخین زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہین کسی مین ساق بھی ایک ہاتھ کے قریب لمبی ہوتی ہے اور کسی مین بہت ہی چھوٹی رنگ ساق کا زردی و سفیدی مائل ہوتا ہے پتے بہت چھوٹے اور گول اور انپر باریک روان اس روین کو [illegible] چیز لگنے سے اُسپر چپک جاتا ہے پھول بہت ننھے اور سفید رنگ کے لگتے ہین بیج چھوٹی سی پھلی کے اندر صورت مین دھنئے کے دانے کی سی ہوتی ہے اس پودے کے مزے مین تھوڑی تلخی و قبض ہے اسکو جوش کرکے پینے سے ابھار و نفخ تحلیل ہوتا ہے سدہ نکل جاتا ہے سانس کی تنگی کو نفع دیتا ہے طحال کا ورم تحلیل کرتا ہے۔

بشنین

بفتح بائے موحدہ و سکون شین نقطہ دار و کسر نون و سکون یائے تحتانی و نون اور بعض کتابون مین بشنین بغیر نون اول کے اور بائے موحدہ اور شین نقطہ دار کے کسر دونون سے آیا ہے۔

صفات و شناخت کنول کے مشابہ ایک پھول ہے مصر مین کثرت سے پایا جاتا ہے وہان اُسے عرائس النیل کہتے ہین اسلئے کہ جب دریائے نیل کا پانی گھٹتا ہے اور جا بجا گڑھون مین باقی رہجاتا ہے تو اس مین یہ اُگتا ہے پانی مین پیدا ہوتا ہے جس قدر پانی بڑھتا ہے اس کا سر پانی سے باہر نکل آتا ہے ساق پانی مین رہتی ہے ساق پتلی اور لمبی ہوتی ہے پانی کے سطح پر پھول اور پتے ظاہر ہوتے ہین دھوپ جب نکلتی ہے تو یہ پھول کھلتے ہین اور پانی سے باہر ان کا سر نکل آتا ہے اور جب سورج ڈوبتا ہے تو پھول بند ہوکر سکڑ جاتا ہے اور اس کا سر پانی مین ڈوب جاتا ہے پتیان جھڑ جانے کے بعد کوزے خشخاش کے ڈوڈے کی طرح بعض اُس سے بڑے ظاہر ہوتے ہین جن مین دانے باجرے کے دانون کی طرح پائے جاتے ہین ان دانون کو اہل مصر سکھا کر پیس کر روٹی پکا کر کھاتے ہین جڑ اسکی شلغم اور سیب اور بہی کی طرح ہوتی ہے اس کو خام بھی کھاتے ہین اور پکا کر بھی پکانے سے انڈے کی زردی کی طرح زرد رنگ ہوجاتی ہے اور مزہ بھی اسی کی طرح ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک جزیری دوسری اعرابی اعرابی افضل ہے اسکی جڑ مین سعد کی سی خوشبو آتی ہے گوشت مین پکا کر روٹی سے کھاتے ہین

طبیعت سرد دوسرے درجے مین اور تر تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گیلانی کہتا ہے کہ یہ نبات گرمی سے خالی نہین مگر اسکا پھول سردی کیطرف مائل ہے اور قسم اعرابی کی جڑ مین گرمی زیادہ ہے۔

خواص و فوائد پھول مین باوجود سردی کے قوت محللہ ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے مین جو رطوبات جمع ہو کر اُسکے ڈھیلا پڑجانے کا باعث ہوئی ہین دور کر دیتا ہے جڑ اگرچہ قلیل الغذا ہے مگر ردی الغذا نہین مگر جسکے معدے مین رطوبات بھری ہون اُسے اسکا کھانا مناسب نہین بعض کہتے ہین کہ معدے کو قوت دیتی ہے جنکی طبیعت مین اعتدال ہے یا معدے مین اُنکے رطوبات بھری ہوئی نہین ہین اُنہین بہت مفید ہے گوشت کے ساتھ پکا کر کھانے سے باہ بڑھاتی ہے پیچش کو دور کرتی ہے صفراوی دستون کو بند کرتی ہے دودھ کے ساتھ کھانسی کو نافع ہے اسکے پھولون سے نیلوفر کی طرح روغن بناتے ہین گرمی کے دردسر اور شقیقہ اور ذات الجنب اور برسام کو اسکے سنگھانے اور لگانے سے نفع ہوتا ہی جنون کو بھی نافع ہے اسکے پھولون کا شربت نیلوفر کے شربت کی طرح مفید ہے اسکے بیج ورم کو تحلیل کرتے ہین بواسیر کو نافع ہین **مضر** مثانہ کو **مصلح** شہد **بدل** نیلوفر **مقدار خوراک** پونے سات تولہ تک۔

بصل الزیر (ع)

بفتح با و صاد مہملہ و لام مضموم و الف لام ساکن و کسر زائے معجمہ و یائے معروف و رائے مہملہ موقوف

صفات و شناخت اس کی حقیقت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کوئی کاندا ہے بعض کہتے ہین لہوس ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اس مین لہسن کی سی بو نہیان ہوتی ہے مزہ کڑوا ہوتا ہے اور ایسی خراب بو آتی ہے کہ اسکو کئی دن تک مٹی مین دبا دیتے ہین پھر سرکہ مین ڈالتے ہین اور سرکہ بدلتے رہتے ہین یہانتک کہ بدبو جاتی رہتی ہے یہ چیز وہان پیدا ہوتی ہے جہان پانی کا راستہ ہوتا ہے پتے اسکے سوسن کے پتون کی طرح ہوتے ہین عوام اسکو بدبو سیر کہتے ہین بوعلی سینا نے اپنے قانون مین اور گیلانی نے اسکی شرح مین کہا ہے کہ یہ کوئی کاندے سے مشابہت رکھتی ہے اُسی کا سا مزہ اور اُسی کی سی قوت ہے اُسی کی جگہ اس کو کام مین لاتے ہین مگر یہ کوئی کاندے سے کسی قدر ضعیف ہے کہتے ہین کہ ایک قسم کا چوہا ہے اُسے زیر کہتے ہین وہ اس مین رہتا ہے اور اسکو کھانے سے مرجاتا ہے اسلیے اسکا نام بصل الزیر ہوا ہے

طبیعت پہلے درجے مین گرم و خشک ہے اس مین رطوبت فضلیہ بھی ہے۔

خواص و شناخت اسکو زیادہ استعمال مین رکھنے سے بدن فربہ ہوتا ہے چھائین اور بہق پر لگانے سے انکو صاف کر دیتی ہے انڈے کی زردی مین ملا کر لگانے سے مسے دور ہو جاتے ہین اگر اسکو زخمون پر بُرکا جاے تو وہ بھر جائین اسکے لیپ سے معدے کے درد کو صحت ہو جاتی ہے اور رحم کی تکالیف کو بھی رفع کرتی ہے نہایت مقوی باہ ہے اگر کمر دیا بچھو کاٹ کھائین تو انجیر کے ساتھ پیکر اسکو لگانا چاہیئے **مضر** پٹھون کو نقصان پہونچاتی ہے پیٹ مین مروڑ پیدا کرتی ہے **مصلح** دودھ **بدل** ہموزن نرکچور اور دو تہائی لونگ

بصل سورنا

بضم سین مہلہ

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکے پتے گندنے کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور ساق ایک بالشت کے قریب دراز ہوتی ہے چھنگلیا سے زیادہ پتلی اور چکنی ہوتی ہے اسکے سر پر ایک گھنڈی ہوتی ہے بیجون سے بھری ہوئی پھول نیلا ہوتا ہے جڑ گول اور جیسے پیاز کی چھوٹی گٹھی طبرستان مین کثرت سے ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے گیلانی نے کہا ہے کہ بعض تیسرے درجے مین سرد وخشک کہتے ہین

خواص وفوائد اسکے بیج شراب کے ساتھ کھانے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے دست بند ہوتے ہین خود یہ جڑ بھی یہ فوائد بخشتی ہے اسکو دستون مین تنہا استعمال نکرنا چاہیے کیونکہ یہ اخلاط کو نہین نکالتی اسلیے منقی اخلاط دوا بین اسکے ساتھ ملا لینا چاہیے اس سے اگر کچھ نکلتا ہے تو وہی بلغم وسودا نکلتے ہین جو تحلیل ہونے اور چھٹنے کے محتاج ہوتے ہین

بصل القی

صفات وفوائد ایک قسم کی چھوٹی پیاز ہے جو پر پرت ہوتے ہین رنگ سیاہ ہوتا ہے پتے گندنے کے پتون کی طرح اور دانے ذرا بڑے چوتھے درجے مین گرم وخشک اسکو پانی مین جوش کرکے اس پانی کو پینے سے اتنی قے ہوتی ہے کہ آدمی گھبرا جاتا ہے اگر دوبارہ اسکو پیا جاے یا خود اس پیاز کے اجزا کھا لیے جائین تو قے کا رکنا مشکل ہو جائے کبھی اس سے خناق نکل آتا ہے یا طاقت زائل ہو کر آدمی مرجاتا ہے بہتر یہ ہے کہ اسکو کسی حالت مین استعمال نکیا جاے اگر زیادہ ضرورت واقع ہو اور بدن تندرست ہو اور قے بھی مشکل سے ہوتی ہو تو ایسی حالت مین کسی مقوی معدہ مثلاً نفخی نامین وغیرہ کے ساتھ استعمال کرین

بطخ

بفتح باے موحدہ وطاے حطی مشدد مفتوح وسکون خاے نقطہ جیسا کہ انشا کے شعر مین ہے ؎

مین نے جو حوض مین ایک موم کی چھوڑی بطخ ✤ تو لگی دھوم مچانے یہ نگوڑی بطخ ✤ بعض نے طاے حطی کی جگہ تاے فوقانی لکھی ہے

صفات وشناخت مشہور پکھیرو ہے دو قسم کا ہوتا ہے چھوٹا اور بڑا چھوٹی بطخ کو جینیا بدک کہتے ہین اسکی تین قسمین ہین اہلی - وحشی - صحرائی - شاید مرغابی کو بھی اسی قبیل سے جانتے ہونگے کیونکہ مرغابی کی دو قسمین بتاتے ہین ایک قسم اڑتی ہے یہ دشتی اور بری ہے اور دوسری قسم اڑتی نہین یہ اہلی ہے الفاظ الادویہ مین کہا ہے کہ بط قاز اور ہنس ہے اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ دونون ایک قبیل سے ہین مگر مین یہان اُسی قسم کو لکھتا ہون جسے پالتے ہین انڈون سے بچے نکلواتے ہین اور

کھاتے بھی ہین اسکے گوشت مین بساندہ بہت ہوتی ہے اسلئے ایسا کرین کہ ذبح کرنے کے بعد اسکو زمین مین دفن
کردین اور دو تین گھڑی تک رہنے دین پھر نکال کر پر وغیرہ صاف کرکے اول خالی پانی مین جوش دین اور
وہ پانی پھینک دین بلکہ کئی پانی بدل دین تو بہتر ہے پھر مسالہ ڈالکر پکائین اور خوب گلائین صحرائی بطخ مین
بہت بساندہ ہوتی ہے اسکو نکھانا چاہیے صاحب حیوۃ الحیوان نے لکھا ہے کہ چھوٹی قسم کو بط اور بڑی کو اوز
کہتے ہین فارسی مین بط اہلی بولتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین تر ہے بعض کہتے
ہین کہ گرم پہلے درجے کے آخر مین ہے اور تر دوسرے درجے مین ہے اور اسمین رطوبت فضلیہ ہے گیلانی
کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اسکی تری پہلے درجے سے زیادہ نہین ہے شیخ کہتا ہے کہ پالتو پرندون مین سوائے
اُس کبوتر کے جو نیا اُڑنے لگا ہو اور کوئی پرند بطخ سے زیادہ گرم نہین بعض کہتے ہین کہ اگر بطخ کا گوشت سرد
مزاج والا کھاے تو اُس مین گرمی پیدا ہو اور گرم مزاج والا کھاے تو اُسے تپ آنے لگے اس کا انڈا گرمی
و سردی مین معتدل ہے اس کا گوہ بہت گرم ہے ج

خواص و فوائد اسکا گوشت خون زیادہ پیدا کرتا ہے مگر جیسا عمدہ مرغی کے گوشت سے پیدا ہوتا ہے ویسا اچھا
اسکے گوشت سے پیدا نہین ہوتا اسکا جگر بھی مزہ دار ہوتا ہے اور جید ہے مگر گوشت اسکا غلیظ ضرور ہے معدے
مین دیر تک ٹھہرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے بعضون کے نزدیک نفخ پیدا کرتا ہے اسکے بازو کا گوشت بدن اور گردے کو فربہ
کرتا ہے عمدہ خون پیدا کرتا ہے اور ہر مقام کے گوشت سے بہتر اور ہلکا ہے جب اسکے بازو کا گوشت بخوبی
ہضم ہو جاتا ہے تو ہر قسم کے پرندے کے گوشت سے زیادہ غذا بدن کو پہونچاتا ہے اور غذا اسکی قوی ہوتی ہے قوت
باہ پیدا کرتا ہے منی کا مادہ بڑھاتا ہے ریاح کو دفع کرتا ہے خفقان کو مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے بازو کے
گوشت کے علاوہ اسکا جگر بھی خفقان کو دور کرتا ہے اسکا گوشت پیاز [illegible] لگانے سے سے جاتے رہتے
ہین جو کہا ہے کہ اسکا گوشت نفخ پیدا کرتا ہے اور پھر کہا ہے کہ ریاح کو دفع کرتا ہے تو بازو اور غیر
بازو کے گوشت مین اتنا فرق نہین ہو سکتا بلکہ یہ فرق ہضم اور عدم ہضم کی وجہ سے ہے - چربی
مین اس کی لطیف گرمی ہے قوت نافذہ رکھتی ہے صلابات اور اورام کو تحلیل کرتی ہے خنازیر اور اعصاب
پر اسکے لیپ کرنے سے صحت ہوتی ہے منھ پر اسکے ملنے سے جلا آتی ہے درد کو تسکین دیتی ہے بدن کے
اندرونی حصے مین لذع ہو تو اُسے بھی نافع ہے تمام پرندون کی چربی سے بطخ کی چربی عمدہ ہے اسکے بھیجے مین
گرمی غلظ کے ساتھ ہے اس کا بھیجا مقعد کے اورام کو مٹاتا ہے باقلا کے آٹے مین اسکو ملا کر لیپ کرنے
سے خفقان اور پستان کے ورم اور سردی کے دردون کو تسکین ہوتی ہے اسکے کھانے سے بھی ان
بیماریون کو نفع پہونچتا ہے کھانسی کو نفع پہونچاتا ہے سینے کی خشکی آواز کی خشونت آنتون کی سوزش اور
تکالیف کو دفع کرتا ہے اسکو دوسرے مناسب روغنون مین ملاکر حقنہ کرنے سے بھی آنتون اور
دوسرے دور دور کے اعضا کی سوزش اور تکلیف کو فائدہ پہونچتا ہے اس کا انڈا اگرچہ معتدل ہے
مگر نہایت غلیظ اور دیر ہضم ہے اور مرغی اور چکور اور تیتر کے انڈون سے ضعیف ہے اسکے کھانے سے
کبھی دست بھی آنے لگتے ہین لاغری اور کھانسی اور سینے کے درد کو مٹاتا ہے کہر ہلکے ساتھ کھانے

سیلان خون اور تحبیس کو نافع ہے اسکو سداب و روغن زیتون کے ساتھ بھون کر بچون کو کھلانے سے
جلد باتین کرنے لگتے ہین انڈے کا چھلکا موتی مصری اور نوشادر کیساتھ سرمہ سا کر کے آنکھ مین لگانے
سے جالا کٹ جاتا ہے اس کا سنگدانہ دیر مین ہضم ہوتا ہے تعفن بہت کم ہوتا ہے اگر یہ اچھی طرح
ہضم ہو جاوے تو اس سے غذائیت بخوبی حاصل ہوتی ہے معدہ اور آنتون کی کمزوری دور کرتا ہے
بلغم کا روغن وردمفاصل کو نافع ہے اس کے پرون کی راکھ اور اس کی بیٹ کا لیپ انجیری اور کنٹھمالا
کو تحلیل کرتا ہے کلف اور رنش پر بیٹ کو لگانے سے جاتے رہتے ہین مضر بلغم کا گوشت گرم مزاج والے
کے مناسب نہین اس سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ گاڑھا ہوتا ہے اور یہ خون جلد سڑ جاتا ہے اس کا
گوشت درد پیدا کرتا ہے مصلح سرکہ اور سونٹھ اور سکنجبین اور گرم مصالح اور دارچینی اور کلیجن اور
سداب اور زرنباد پودینہ اور سویا اگر اسکو بھون کر پکانے کا ارادہ ہو تو پیاز لہسن اور گرم مصالح
وغیرہ اس مین بھر کر گھی وغیرہ مین بھون لین اور جو شوربا پکانا منظور ہو تو سوکھا دھنیا اور کرفس
اور سداب اور پیاز اور گھی دو ایک پتھیان اس کے اندر رکھدین اور چنون اور گندنا اور
دارچینی کے ساتھ پکائین۔

بطم کا درخت

بضم باے موحدہ و سکون طاے حطی و میم موقوف   درخت بن (ف) ہ

صفات وشناخت یہ درخت بڑا ہوتا ہے دیر مین خزان کرتا ہے پتے اسکے لمبے لمبے ہوتے ہین اسکے
پھل کو حبۃ الخضرا اور گوند کو علک البطم کہتے ہین پہاڑون اور پتھریلی اور ریتلی زمینون مین پیدا ہوتا ہے **طبیعت**
تازہ پتے اور لکڑی دوسرے درجے کے آخر مین گرم اور پہلے درجے کے اول مین خشک ہین اور سوکھے پتے
اور لکڑی تیسرے درجے مین گرم وخشک ہین

خواص و فوائد تمام اجزا مین قبض اور حدت ہے اور محلل ہے اسکی چھال کو جوش کرکے اس سے غطول
کرنے سے ورم تحلیل ہوتے ہین اسکے پتون کو سکھا کر پانی مین ملا کر بالون پر لگانے سے رنگ سیاہ کر دیتے ہین
اور سر کے مین ان پتون کے سفوف کو ملا کر بالون پر لگانے سے بال رکتے بھی ہین اور زیادہ بھی پیدا ہوتے ہین
اور وضع انکی اچھی ہو جاتی ہے انکی سختی اور خشونت مٹ جاتی ہے اسکی لکڑی کی راکھ داء الثعلب اور
داء الحیہ پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکے پتون اور نرم شاخون سے اس طرح روغن بنائین کہ اول انکو جوش
دین پھر اس جوشاندہ کو تیل مین جلا لین یہ روغن گرم اور قابض ہوگا اسکے ملنے سے بدن کی تکلیف
جاتی رہتی ہے فالج کو نفع ہوتا ہے حریرے مین اسکو ملا کر کھانے سے کمر اور زانو اور پٹھون کے درد کو نفع
ہوتا ہے اسکے ملنے سے معدے مین گرمی اور طاقت پیدا ہوتی ہے اسکے پینے سے پتھری زائل ہو جاتی ہے اسکے
پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے مثانے کو نفع پہونچتا ہے گردے مین گرمی آتی ہے اسکے سدے نکل جاتے ہین
باہ مین قوت آتی ہے اسکے پینے سے مکڑی کا زہر دفع ہوتا ہے ابو سعد مغربی نے کتاب مجمع مین لکھا ہے کہ

بطم کے درخت مین سے زیادہ تر اسکا تیل ہی مستعمل ہے **مضر** اسکے روغن کے استعمال سے پیاس بڑھ جاتی ہے اور بھوک خراب کرتا ہے **مصلح** اول کا مصلح سکنجبین اور دوم کا مصلح جو **بدل** روغن کا بدل پستہ **مقدار خوراک** روغن ساڑھے دس ماشہ۔

بطم کا گوند

علک البطم (ع)

صفات و شناخت کہتے ہین کہ یہ بھی ایک قسم کی مصطکی ہے جو نبطی مصطکی کے نام سے مشہور ہے وہ زردی ہے اور یہ نبطی مصطکی ہے اسکا رنگ مصطکی کے مشابہ ہوتا ہے۔ مزہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے بہتر وہ ہے کہ سفید اور کچھ نیلا پن اور تھوڑی سی زردی ہو اور شفاف براق خوشبودار ہو برہان قاطع مین غلطی سے اسے اور کندر کو لغت نباتات مین ایک لکھدیا ہے **طبیعت** گرم و خشک دوسرے درجے کے آخر مین بعض کہتے ہین کہ خشکی کم ہے

خواص و فوائد محلل ملطف منضج جالی اور مقوی باضمہ ہے جگر کا تنقیہ کرتا ہے سو مصطکی کے ہر گوند سے بہتر ہے بلکہ تحلیل کرنے مین مصطکی سے بھی بڑھا ہوا ہے کیونکہ مصطکی سے زیادہ گرم ہے اکثر کامون مین مصطکی کی جگہ کام آتا ہے شیخ کے قول سے بھی مستفاد ہوتا ہے کہ اسکی منفعت مصطکی کی منفعت کی طرح ہے بلکہ بعض یہ کہتے ہین کہ تمام افعال مین مصطکی سے بھی بہتر ہے۔ سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے اسکو پیسکر سرکے اور پودینہ مین ملا کر لگائین تو ڈھیلے ورم تحلیل ہو جاتے ہین اور پرانی خشک خارش جاتی رہتی ہے سخت پھوڑے اسکے لگانے سے پک جاتے ہین مرہمون مین ملانے سے زخمون کا تنقیہ کرتا ہے پیپ کو صاف کرتا ہے شہد کے ساتھ کھانے سے اورام باطنی کو نفع پہونچاتا ہے سندروس اور مرغی کے انڈے کی نیم برشت زردی کے ساتھ کھانے سے ٹوٹی ہڈی جڑ جاتی ہے تھکاوٹ دفع ہوتی ہے اسکے لگانے سے زخمون مین تازہ گوشت پیدا ہوتا ہے مرہمون مین داخل کرنے سے وہ فائدہ بخشتا ہے جو زفت اور راتینج بخشتے ہین بکری کی چربی پگھلا کر اس مین اس کو ملا کر لگانے سے ناخن کی کجی اور اعضا کا درد اور شقاق زخمین جاتا رہتا ہے اگر ذرا سی شنگرف بھی اس مین ملا لین تو زیادہ مفید واقع ہو اگر روغن زیتون مین ملا کر لگائین تو ورم تحلیل ہو جائے عضلے کے شگاف کو نفع ہو پٹھون مین طاقت آئے پرانی خشک خارش جاتی رہے اسکو چابنے سے حلق کی رطوبات بلغمی اور لیسدار اخلاط جذب ہوتے ہین بطم کا گوند معدے کی رطوبات تحلیل کرکے اسکو قوت دیتا ہے کان مین رطوبت ہو تو روغن زیتون اور شہد کے ساتھ ڈالنے سے نفع ہوتا ہے رطوبت کی وجہ سے کھانسی اور سینے مین درد ہو تو شہد کے ساتھ اسکے کھانے سے نفع ہوتا ہے اور شہد کے ساتھ کھانے سے پھیپھڑے کے زخم کو بھی فائدہ پہونچاتا ہے اگر سوا تولہ بطم کا گوند لیکر ساڑھے چار تولہ بکری کی چربی مین ملا کر پگھلا کر سوتے وقت تین روز کے اندر اسے چاٹ لیا جائے تو پرانی کھانسی کی

کھانسی اور خفقان کو بہت نفع ہو بلغم کا گوند تھوڑا سا قابض بھی ہے اور کبھی دست بھی لاتا ہے آنتوں کا رکا ہوا فضلہ نکال دیتا ہے شکم میں سردی عارض ہو تو اُسے دفع کرتا ہے ساڑھے تین ماشہ بلغم کا گوند مویز کے ساتھ نہار منہ کھانے سے بغیر اذیت کے آنتوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے عمق بدن سے فضول جذب ہو کر نکل جاتے ہیں لیسدار بلغم کثرت سے نکلتا ہے پیشاب اور خون حیض کا ادرار ہوتا ہے ساڑھے چار ماشہ بلغم کا گوند کھانے سے بواسیر کا خون جو رگوں میں بند ہو نکل جاتا ہے بلکہ وہ فضول جو اس خون کے بننے کا باعث ہوتے ہیں بدن سے نکل جاتے ہیں شراب کے ساتھ کھانے سے بچھو اور دوسرے زہریلے جانوروں کا زہر دفع کرتا ہے مضر گرم مزاج اور پھیپھڑوں کو مصلح گرم مزاج کے لیے سکنجبین اور پھیپھڑوں کے لیے شہد بدل مصطگی مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ۔

بقنوفرتن (یونانی)

بفتح بائے موحدہ وسکون قاف وضم ثائے مثلثہ وسکون واو وکسر فا وسکون رائے مہملہ وضم ثائے مثلثہ ثانی وسکون نون ۔

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے جسکے پتے ترہ تیزک کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن اُنسے دبیز ہوتے ہیں مزہ تیز ہوتا ہے ساق مربع ہوتی ہے پھول جنگلی کسی کے پھول کی طرح ہوتا ہے اور بیج گندنے کے بیج کی طرح ہوتا ہے اور جڑ گول گانٹھ کی شکل میں ہوتی ہے جیسے چھوٹا سا سیب اس جڑ کا رنگ سیاہ زردی مائل ہوتا ہے بو تیز شراب کی طرح ہوتی ہے پتھریلی زمین میں یہ نبات اُگتی ہے **طبیعت** جڑ گرم تیسرے درجہ میں ہے اور خشک دوسرے درجہ میں

خواص وفوائد اسکے تمام اجزا محلل ملطف اور مقطع ہیں انکے لگانے سے بدن کے اندر سے کانٹا اور پیکان جذب ہو کر نکل آتے ہیں اسکی جڑ کو جو کے آٹے کے ساتھ ہمیشہ لگاتے رہنے سے وہ مسہ جسکا جسم بڑا ہو وسط پھٹا ہوا ہو اور شکل گول ہو ٹکڑے ٹکڑے بہت سے ہو تحلیل ہو جاتا ہے اسکے پتے لگانے سے بڑے بڑے پھوڑے تحلیل ہو جاتے ہیں اسکے بیج جڑ اور پتے دونوں سے قوی ہیں یہ بیج بلغمی دنبل پر لگانے سے انکو تحلیل کر دیتے ہیں کہتے ہیں کہ چار ماشہ یہ بیج پیسکر پینے سے سوتے میں اچھے اور خوش خواب نظر آتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ برے خوابوں کا دیکھنا بند ہو جاتا ہے نو ماشہ جڑ ماء العسل کے ساتھ پینے سے بلغم اور مرہ سوداء دستوں کی راہ نکل جاتے ہیں **مقدار خوراک** نو ماشہ تک۔

بقلۃ الاوجاع (ع)

صفات و فوائد ایک روئیدگی ہے ملک افریقہ کے میدانوں میں اسکی پیدائش ہے انیسون کا سا مزہ تھوڑی سی تلخی کے ساتھ ہے دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں گرم وخشک ہے درد شکم کے واسطے ہر وقت میں مفید ہے

بقلۃ البرار بقلۃ الرمل (ع)

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے اسکے پتے جنگلی کاسنی کے پتون سے چھوٹے ہوتے ہین اور جڑ انکی روے زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور پھول زرد ہوتا ہے بخلاف قنابری کے کہ اسکی جڑ زمین کے اندر گھسی ہوئی ہوتی ہے مزے مین اسکے تھوڑا سا کھاری پن اور تلخی ہوتی ہے جاڑونکے آخر مین جب خوب حرارت ہوتی ہے تو یہ نبات اگتی ہے اور ماہ نیسان مین کہ رومی زبان کا ساتوان مہینہ ہے اور اس زمانے مین آفتاب برج حمل مین رہتا ہے اسکو توڑ کر کھاتے ہین اسکے بیج پنبہ دانہ یعنی بنولے کی طرح ہوتے ہین اکثر ریگستان مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اسی لئے بقلۃ الرمل کہلاتی ہے **طبیعت** پہلے درجے مین سرد ہے اور رطوبت مین معتدل ہے بعض گرم وخشک جانتے ہین گیلانی پہلے درجے مین سرد وتر بتاتا ہے بہر صورت درجۂ اعتدال سے زیادہ بعید نہین ہے اور ماء مزجہ متخالفہ مین قوی فعل صادر کرتی ہے۔

خواص وفوائد مزاج کے فساد کی اصلاح کرتی ہے ہضم جلد ہوجاتی ہے دل کے گھبرانے کا مرض دفع کرتی ہے منہ مین خوشبو پیدا کرتی ہے مسوڑھے مضبوط کرتی ہے اور انکے گوشت کو تقویت دیتی ہے ہاضمہ اور معدہ اور جگر اور انتون کو قوی کرتی ہے صفرا کو دفع کرتی ہے اسکے جڑ کی دھونی جوتھیا اور بلغمی بخار کو نافع ہے یہ بات اسکی خاصیت سے ہے کہ اسکو سوتے وقت تکیے کے نیچے رکھنے سے اچھے اچھے خواب نظر آتے ہین۔

بقلۃ الرماد (ع)

بضم راے حلہ وفتح میم والف ساکن ودال بعض نسخون مین میم کی جگہ عین حطی اور دال کی جگہ تاے فوقانی بصورت ہاچی

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے کہ افریقہ کے شہرون اور دریاؤن کے اطراف اور خوزکے علاقے مین جو فارس مین ایک ملک ہے جسکا نام شہر شوستر ہے پیدا ہوتی ہے اور بعض دوسرے جزائر مین بھی پیدا ہوتی ہے اور ہر سال موسم ربیع مین خود بخود پیدا ہوتی ہے اور گرمی کے آخر تک رہتی ہے پتے اس کے اِسنگ کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے چھوٹے چھوٹے رنگ خاکی ہوتا ہے اس جڑ مین بہت سے شعبے ہوتے ہین رنگ انکا اوپر سے سیاہ اور اندر سے سفید ہوتا ہے **طبیعت** نہایت گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد اسکی جڑ کی چھال کا عصارہ جلا پیدا کرتا ہے بدن کے نشانات صاف کرتا ہے اگر اسکو بکاگ کا رنگا لیا جاے تو رنگ سیاہ ہوجاتا ہے یہ عصارہ تیر تلوار برچھے کی پھال وغیرہ پر ملدین اور وہ کسی حیوان کے مارین اور یہ عصارہ خون کو لگ جاے تو فوراً مرجاتا ہے اسکی جڑ کا لیپ کرنے سے پیکان بدن کے اندر سے باہر کیطرف جذب ہوکر نکل جاتی ہے اندلس کے آدمی اسکی جڑ کو چھیلکر جلا کے لئے کندش کی جگہ استعمال مین لاتے ہین اسکے کھانے سے شدت سے قے ہوتی ہے ساڑھے دس ماشہ کی مقدار مین خود اسکی جڑ یا عصارہ کھانے سے فوراً آدمی مرجاتا ہے اگر اس سے زہر واقع ہوجاے تو علاج یہ ہے کہ دودھ اور گھی کے ساتھ قے کرائین قوی حقنے کا استعمال کرائین اس حقنے مین تخم حنظل ضرور ڈالنا چاہیے گاے کا دودھ بہت سا پلائین سرد وتر چیزین زیادہ کھلائین۔

بقلہ یانیہ (ع)

صفات وشناخت کہتے ہین کہ یہ بقلہ یہودیہ کی سفید قسم ہے اسکو عام آدمی جولائی جانتے ہین لیکن جولائی گرم ہے اسکی خواہ سرخ قسم ہو یا سفید یا سبز ہر ایک گرم ہے البتہ سُرخ بہت گرم ہے اور باقی قسمین کم گرم کو پیدا اور بعض دوسرے لوگ اُسے بھی سرد جانتے ہین مگر تجربہ کار اور کھانے والے گرم ہی مانتے ہین شیخ کہتا ہے کہ بقلہ یانیہ تری پیدا کرنے مین کاہو اور کدو سے بھی بڑھکر ہے مالیقی اور بغدادی کہتے ہین کہ اسکے پتے کاسنی کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اُنسے چھوٹے شیخ بھی اسکے پتون کو کاسنی کے چھوٹے پتون کی طرح بتاتا ہے رنگ سبز اور سرخی مائل اور مائیت کی کثرت کی وجہ سے مزہ پھیکا ہوتا ہے بیج اسکے کٹنے کے بیجون سے مشابہت رکھتے ہین اسکو سفید مرز کہتے ہین اور بقلہ یہودیہ کو جو سرخ قسم ہے سرخ مرو بولتے ہین یہ سفید قسم نر ہے اور سرخ قسم مادہ ہے جولائی کے پتے کاسنی کے پتون کی طرح کٹے ہوئے ہین گیلانی کہتا ہے کہ اسکی دو قسمین ہین ایک وہ جسے بوتے ہین دوسری وہ جو خودرو ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین سرد و تر ہے اور بیج سرد و خشک ہین

خواص و فوائد چونکہ اس مین شوریت بالکل نہین اسلئے جلد نفوذ نہین کر سکتا اور اسی لیے معدے سے بھی دیر مین نیچے اترتا ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے اسکے کھانے سے حرارت غریبہ بجھ جاتی ہے خون اس سے کم بنتا ہے مگر جسقدر بنتا ہے اچھا بنتا ہے گرمی سے کھانسی ہو تو اُسے نفع دیتا ہے اسکی جڑ کے لیپ سے گرمی کے ورم اور وہ پھنسیان جن مین چیپ دار رطوبت بھری ہوئی ہو مٹتی ہین اسکے پتون کا رس لگانے سے تر و خشک کھجلی اور پھوڑا اور آنکھ کا ورم اور دسہ جاتا رہتا ہے اسکے پینے سے باطنی پھوڑے دفع ہوتے ہین خونکے غلیان کو نافع ہے سورج کی گرمی لگنے سے سر مین درد ہو جائے تو اسکے پتون کے رس کو روغن گل مین ملاکر لگانا چاہئے اسکو ہمیشہ کھاتے رہنے سے قبض دفع ہوتا ہے اجابت کھل کر ہوتی ہے اور گرمی کی وجہ سے بخار ہو تو جاتا رہتا ہے بیج اسکے رادع ہین انکے ہر طرح کے استعمال سے امراض گرم اور اورام گرم جاتے رہتے ہین انکو شراب کے ساتھ ہمیشہ کھانے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے **مضر** یہ ساگ سرد مزاج والون کو مضر ہے انکی باہ کو کمزور کرتا ہے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے جنکے معدے مین سردی ہو انھین موافق نہین بیج پٹھون اور گردے کو مضرت پہونچاتے ہین **مصلح** گرم چاشنین۔ کردیا۔ سرکہ اور کاکنج بیجون کی مصلح سکنجبین شکری ہے **بدل** قطف۔

بقلہ یہودیہ (ع)

صفات وشناخت ابن بیطار نے کہا ہے کہ یہ جنگلی کاسنی کی قسم سے ہے بعض نے کہا ہے کہ قرصعنہ ہے صاحب منہاج نے کہا ہے کہ یہ ایک قسم خبازی کی ہے گیلانی نے کہا ہے کہ یہ قول سب اقوال سے زیادہ صحیح ہے یہ بوٹا اس کا خار دار ہوتا ہے ساق اسکی ڈیڑھ بالشت کی ہوتی ہے اور اس سے زیادہ بھی پتے گول ہوتے ہین جنکے کنارے نازک کانٹے ہوتے ہین شاخین اور جڑین سفید ہوتی ہین جیسا کہ گیلانی نے کہا ہے اور محیط مین بھی لکھا ہے

شاخہا وعروق اند کے سفید اور د و تین لفظ اسکے مقام پیدائش کے متعلق لکھکر کہا ہے بالجملہ برگ و شاخ
آن سرخ می باشد اور اس سے دو تین سطر اوپر کہا ہے بفارسی سرخ مرز و بہندی لال ساگ گو یند
یہ ضبط مین کیسا خبط ہے یہ روئیدگی اکثر ریگستان مین اور دریا کے کنارے اُگتی ہے **طبیعت**
گرمی کی طرف مائل اور خشک ہے بعض نے لکھا ہے کہ گرمی اسکی اعتدال کی طرف مائل ہے یا اعتدال
سے زائد ہے بعض کہتے ہین کہ گرمی و سردی مین معتدل ہے بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین گرم
وخشک ہے

خواص و فوائد اسکی جڑون کے ہموزن برگ سداب لیکر دونون کو جوش دیکر صاف کرکے پینے
سے پسلیون کا درد مٹتا ہے اسکو جو کے آٹے کے ساتھ لگانے سے پنڈلیون کے ورم اور پھنسیون کو
نفع ہوتا ہے فیل پا کو بھی مفید ہے

بکا

باے موحدہ کو ضمہ اور فتح دونون ہین کاف تازی مشدد ہے اور الف ساکن ہے

صفات وشناخت ایک درخت ہے کہ کیے مین ہوتا ہے اسکے پتے صعتر کے پتون کی طرح ہوتے
ہین رنگ سفید ہوتا ہے پھل انجیر کے پھل کی طرح اور گول ہوتا ہے اسکی ڈالی کے کاٹنے سے سفید رس
یعنی رطوبت نکلتی ہے **طبیعت** تمام اجزا دوسرے درجے مین گرم وخشک ہین اور رس بھی گرم اور تیز ہے
خواص و فوائد اسکے پھل کو کوٹ کر لیپ کرنے سے وہ پھوڑے جو سخت ہون پک جاتے ہین سرد
و تر ورم کو اور دوسرے ہر ایک سخت ورم کو یہ لیپ تحلیل کرتا ہے اسکی لکڑی کی مسواک بنا کر دانتون پر
ملنے سے درد دفع ہوتا ہے مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہین اسکے رس سے بھی دانتون کا درد دفع ہوتا
ہے اسکے پھل کے بیج معدے کو قوت دیتے ہین کھانسی اور اورام بلغمی و سوداوی کو نافع ہین۔

بکاین (ھ)

بفتح باے موحدہ وفتح کاف تازی وسکون الف وفتح یاے تحتانی وسکون نون مارواڑی زبان مین بکان
بغیر یاے تحتانی کے اور نون موقوف سے کہتے ہین سنسکرت مین مہانمب بولتے ہین مگر یہ نیم کی کوئی قسم نہین
بلکہ دونون مین نوعی فرق ہے

صفات وشناخت بڑا درخت ہوتا ہے ہندوستان مین بہت سے مقامون مین پایا جاتا ہے
اور اپنے آپ اُگا ہوا بھی بہت ملتا ہے یہ اکثر چالیس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکے تنے کی گولائی چھ سات فٹ
کی ہوتی ہے یہ تنہ سیدھا اور چھوٹا ہوتا ہے اسکے اوپر ڈالیان بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہین اور اسکی چھال
چوتھائی انچ موٹی ہوتی ہے اس درخت کے چھوٹے حصے کچھ رُوئین دار ہوتے ہین اسکی سینکین نو سے
اٹھارہ انچ لمبی اور انپر آمنے سامنے مین سے پانچ یا سات جوڑے پتون کے لگتے ہین اسکے پتے نیم کے

پتون کی طرح ہوتے ہین گرانسے چھوٹے اور نرم اور سبز زیادہ اس ہین پھول خوشنما اور سفید مائل بہ سیاہی
جسمین سرخی کی بھی جھلک ہوتی ہے اور شہد کی سی خوشبو آتی ہے پھاگن سے بیساکھ تک لگتے ہین بسنت کے
موسم مین پھل پکتے ہین پھل کی درمیانی لکیر آدھا انچ سے پون انچ تک لمبی ہوتی ہے یہ پھل پک کر پیلے رنگ
کے ہوجاتے ہین ہر پھل مین چار پانچ خانے ہوتے ہین اور ہر خانے مین لکڑی کے بیج کی طرح ایک ایک
بیج ہوتا ہے جسکا چھلکا سیاہ ہوتا ہے اور مغز سفید اور کڑوا جب تک اسکے پتے نہین آتے ہین پھل لگے رہتے
ہین ان پھلون کو کوئی پرند نہین کھاتا جاڑون مین اسکے تین چار مہینے تک بالکل پتے نہین رہتے ہین
پھاگن سے بیساکھ تک یہ درخت پتون سے بالکل ڈھک جاتا ہے اسوقت ہین یہ خوشنما دکھائی دینے لگتا ہے
مزہ اسکا تلخ اور تیز اور کسیلا ہوتا ہے اس مین کچھ بھورے رنگ کا چیپ دار گوند لگتا ہے جو دیکھنے مین
کتیھ کے گوند کی طرح ہوتا ہے اس درخت مین ایک قسم کا دودھیا رس نکلتا ہے اسکے پتون مین سے
ایک قسم کا نیلا رنگ نکالا جاتا ہے اسکے بیجون مین سے نہین اڑنے والا تیل نکالا جاتا ہے جو نیم کے
تیل سے ملتا ہوا ہے اور اسکے افعال وخواص بھی اُس سے ملتے ہوئے ہوتے ہین یہ دواء استعمال مین بہت
آتا ہے بعضون نے غلطی سے اسکو اور درخت بان کو ایک سمجھا ہے بعض کہتے ہین کہ بکاین آزاد درخت
ہے حالانکہ دونون کے صفات اور فوائد جدا ہین اور آزاد درخت سی چیز ہے اور بکاین کو اکثر حیوان
کھاتے ہین اور بعض دواؤن مین بھی داخل کرتے ہین اس مین سمیت نہین پائی جاتی اطباے یونانی
نے ایسا ہی لکھا ہے مگر بید بکاین مین بھی تھوڑی بہت سمیت کا ہونا مانتے ہین یہانتک کہ کہتے ہین
کہ اسکے چھ سے آٹھ تک بیج کھلانے سے خالی ابکائی اور تشنج اور ہیضہ کی طرح حالت ہوکر آدمی کبھی کبھی مرجاتا
ہے مگر یہ بالکل خلاف تجربے کے معلوم ہوتا ہے اسلیئے یہ بات صحیح نہین ہے **طبیعت** دوسرے درجے
مین گرم وخشک ہے وید سرد وخشک بتاتے ہین جڑ کی چھال اور پھل اور چھال اور پتے پس یہ چیزین
گرم وخشک بھی بتاتے ہین کو

خواص وفوائد اسکے پتون کا رس آدھا چھٹانک لیکر اُس مین ایک پوتھیہ لہسن اور سات دانے
کالی مرچون کے پیسکر ملاکر صبح کو نہار منھ تین دن تک اسی طرح پیتے رہنے سے اور غذا مین بے نمک
کا خشکہ یا بے نمک کی گیہون کی روٹی گھی کے ساتھ کھاتے رہنے سے عورت کو وہ درد نہین ہوتا
جو حیض کے آنے کے وقت ہوتا ہے اور خون حیض کھل کر جاری ہوجاتا ہے اگر بند ہوگیا ہو تو بھی اس
علاج سے کھل جاتا ہے اس دوا کے استعمال کے زمانہ مین کھٹائی نکھانے دین اور گرم مزاج
والی عورت کو بھی اس طرح ندین کیونکہ صفرا بڑھ جائے گا بکاین قابض بھی ہے اسکے کھانے سے
پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اسکے پتون کا رس بھی یہی فائدہ دیتا ہے بدن مین پھوڑے پھنسیان
نکلتے ہون تو اسکو پینا چاہیے کیونکہ خون کو صاف کرتا ہے جذام کو نفع پہونچاتا ہے اسکے استعمال سے
مثانے کی پتھری زائل ہوتی ہے جریان کو نافع ہے بلغم کا دافع ہے اگر ساڑھے دس ماشہ اس کے
بیجون کی مینگ نکالکر پیسکر اسیقدر کھانڈ اور تھوڑی سی سونف کا سفوف ملاکر کھادین تو بادی بواسیر کو

نفع ہوتا ہے اس طرح استعمال کرنے سے خونی بواسیر کا خون بھی بند ہو جاتا ہے اسکے پھل کو جلا کر بواسیر کے مسون کو
دھونی دینے سے بھی نفع ہوتا ہے بکاین کے بیج ایک تولہ کی مقدار لیکر بطور بھنگ کے گھونٹ کر پینے سے حیض کا
خون کثیر نکلنا رک جاتا ہے اسکے پتے گرم کرکے بواسیر کے مسون اور کمر کے درد پر باندھنے سے بھی نفع ہوتا ہے
اسکے پھل کو پیسکر سر مین ملا لین تو جوین مر جاتی ہین بکاین کے درخت کی چھال کو جلا کر ہموزن سفید کتھے کے ساتھ
پیسکر منھ مین رکھنے سے منھ آنے کو بیحد نفع ہوتا ہے۔ اسکے استعمال سے جذام اور برص کو بیحد نفع ہوتا ہے اسطرح
استعمال کرنا چاہئے کہ اُن پھلون کو جو زرد ہو گئے ہون ایک سو ساڑھے تیرہ تولہ کی مقدار مین لیکر دوگنے پانی
مین ملا کر اکیس دن تک زمین کے تلے دفن رکھ کر نکال لین اور اس مین سے چودہ تولہ سوا دو ماشہ کی مقدار
مین لیکر پیوین اور روزانہ چھ ماہ تک اسی طرح پیتے رہین دوسرا طریق استعمال کا یہ ہے کہ اسکے پکے
ہوئے زرد بیج ایک حصہ اور چوتھائی حصہ اسکے پھل ان دونون کو انسے چوگنے پانی مین ڈالکر آٹھوان
حصہ ان تمام چیزون کا گڑ ملا کر ایک مٹکے مین ڈالکر منھ مٹکے کا بند کرکے گھوڑے کی لید مین دفن کر دین یا دھوپ
مین رکھدین اور اکیس روز تک رہنے دین بعد اسکے اس مین سے صاف عرق بقدر تحمل مزاج کے لیکر پیکر
اوپر سے میٹھے یا کھٹے انار کے دانے کھا لیا کرین یا غلبین تو شربت انارین چاٹ لیا کرین۔ بکاین کے پھلون
کے سات دانے ہر روز نگلتے رہنے سے [illegible] کو بہت فائدہ ہوتا ہے اسکے درخت کی چھال کا کاڑھا گھونٹ
کر پینے سے عرق النسا کو نفع ہوتا ہے اسکی چھال تمام بدن کی ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور بلغمی پرانی بخارون اور چوتھیا
کو دفع کرتی ہے اس طرح استعمال کرنا چاہئے کہ اسکی چھال کا چھلکا خشک کرکے رکھ لین اور اس مین سے
ہر شب پونے دو ماشہ اور ایک تولہ کاسنی کے بیج کوٹ کر اور [illegible] ماشہ دھنیا ملا کر بھگو کر صبح کو صاف کرکے
وہ پانی پلا دین اور نمک اور ترشی اور دودھ کی چیزون سے پرہیز رکھین [illegible] اس طرح استعمال کرنے سے
صرف یہی فوائد حاصل نہین ہوتے بلکہ بھوک بھی بڑھ جاتی ہے۔ پھول اسکے تفریح پیدا کرتے ہین دل و
دماغ کو قوت دیتے ہین پرانے درد سر کو دور کرتے ہین بکائن کے بیجون کی مینگون کا روغن کان مین ٹپکانے
سے کان کے درد اور بہنے کو نفع ہوتا ہے کیڑے مر جاتے ہین پیپ صاف ہو جاتی ہے دھنونتری مین لکھا
ہے تلخ اور سرد ہے صفرا و بلغم و جذام و فساد خون و بدہضمی کو مفید ہے ہندی کی ایک دوسری کتاب مین
بیان کیا ہے کہ تلی اور جگر وغیرہ اندرونی اعضا کا سدہ بکائن کے تمام اجزا سے کھل جاتا ہے اسکے
پتون کے رس مین مصری ملا کر پلانے سے پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اسکے پتون کے رس مین
عاقرقرحے کا سفوف ملا کر عورتون کو پلانے سے حیض درستی سے ہونے لگتا ہے پتون کے رس
کو گرم کرکے لیپ کرنے سے سردی کی سوجن بکھر جاتی ہے دستون کے بند کرنے کے لئے اسکے
پتون کا جوشاندہ پلاتے ہین اسکے جوشاندے مین سونٹھ کا سفوف بُرکا کے پلانے سے پیٹ کا
بادی درد دفع ہوتا ہے اسکے پتون اور چھال کا جوشاندہ پلانے سے کوڑھ اور گنڈمالا کو
نفع ہوتا ہے ان پر ضماد بھی کرنا چاہئے اس کے پھولون کو پیس کر باندھنے سے زخمون کے
کیڑے مرتے ہین۔ اسکے پتون کے رس مین جوکھار ڈال کے پلانے سے ریت اور پتھری نکلنے کی

مُنقّی ہے اسکے رس کو پلانے سے وہ سب تکلیفیں مِٹتی ہیں جن سے ورم آجاتا ہے اسکے پتون کو جوش کرکے عورتوں کو
آسیب کے مرض میں پلایا جاتا ہے اسکے پھولوں کو پیس کے لیپ کرنے سے پھوڑے پھنسی اور جلد بدن کے
امراض جیسے خارش وغیرہ دفع ہوتے ہیں اسکے پھل میں بار ہو ویکہ سمیت ہے پھر بھی کوڑھ اور گنڈمالا کے
علاج میں مستعمل ہے اسکے پھلوں کو ڈورے میں بار کے اور پرو کر پہننے سے بادی وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا ہے
اسکے بیجوں کے سفوف کی پھنکی لینے سے گٹھیا دفع ہوتی ہے اسکے بیجوں کو خوبانی کے ساتھ پیس کے لیپ
کرنے سے درد مفاصل کو نفع ہوتا ہے جب کوئی یکا یک پھیلنے والا مرض پیدا ہوتا ہے اسکو روکنے کے لیے
دروازوں پر اور برآمدوں پر اسکے پھلوں کے ہار باندھ دیتے ہیں بکائن کے درخت کا گوند تلی کے
اوپر لیپ کرنا چاہیے اسکی جڑ کو جوش کرکے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہیں اسکی دس تولہ
تازہ چھال سوا سیر پانی میں جوش دیں جب ڈھائی پاؤ رہجائے انمیں سے سوا سوا تولہ ہر تین گھنٹے
کے بعد بچے کو پلانا چاہیے کہ جب تک اسکی آنتوں یا توری بد نہر اچھی طرح اثر دکھلائی نہ دینے لگے یا سات
دن تک صبح و شام اتنی اتنی مقدار خوراک پلا کے پیچھے کوئی مسہل دینا چاہیے اس سے تمام کیڑے ہلاک
ہوجاوینگے اور نکل جاوینگے اس سے کسی کے کیڑوں کے مرنے کا اثر کم بھی ہوتا ہے اسکے سوکھے پھل کو
سرکے میں پیس کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے اور کدو دانے وغیرہ کئی قسم کے کیڑے پیٹ میں سے
نکل جاتے ہیں یا مرجاتے ہیں انکو سرکے میں پیس کے لیپ کرنے سے جلد بدن کے کیڑے مرجاتے ہیں
اسکے پھل کی مینگ کو کھوپرے کے تیل کے ساتھ پیس کے بدن کے ان زخموں پر لگانے میں بہت
تیز گرم پانی یا گھی یا تیل سے پیدا ہوتے ہیں اس کی چھال کا شربت بادرو ساوہ پھیالین اور
چیت میں نہیں بنانا چاہیے کیونکہ ان دنوں میں اسکا دودھ ... درخت کے اوپر چڑھا کرتا ہے
ان مہینوں میں اسکی چھال میں سے نکالے ہوئے ست اور جڑ کے ... باندھ سے یا جڑ کے رس سے
بنائے ہوئے شربت میں مسّی اجزا رہتے ہیں اسکی چھال پتوں اور پھلوں کی زیادہ مقدار کھانے سے
ایک قسم کا زہر چڑھ جاتا ہے جس سے آدمی بے ہوش ہوکے مرجاتا ہے اسکے بیجوں کو کڑوے تیل میں
جلاکے گنج پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکی دو تولہ چھال کو دو سیر پانی میں اوٹنا دیں جب میں پاؤ پانی
رہجائے اس میں تھوڑا سا گڑ ملا کر تین دن تک پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں اسکے پتوں کو
پیسکر لیپ کرنے سے سر کا درد دفع ہوتا ہے پیٹ پر ارنڈی کا تیل لگا کر اوپر سے بکائن کے پتے گرم کرکے
باندھنے سے درد دفع ہوتا ہے بکائن کے پاؤ بھر پتوں میں دو تولہ نمک ملا کر پیسکر جھربیری کے بیر کے برابر
گولیاں بنالیں انکو کھاتے رہنے سے بواسیر دفع ہوتی ہے اسکی چھال کو سایہ میں سکھا کر کوٹ کر قبض میں
رکھنے سے تنگ ہوجاتی ہے اسکے پتوں کو پیس کے ٹکیہ بناکے دونوں آنکھوں پر باندھنے سے وہ درد دفع ہوتا
ہے جسکا سبب صفرا ہو اسکے بیجوں کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پیس کے پینے سے پرانا جریان موقوف
ہوتا ہے اسکی جڑ کی چھال بھگو کر ملکر پینے سے بادی کا مرض زائل ہوتا ہے یہی فائدہ اسکا ست پانی کے ساتھ
پینے سے حاصل ہوتا ہے اگر بکائن کی گرمی نکلنا دشوار ہو تو اسکی جگہ اسکے پھل کو کام میں لاویں مضر درد سر

اور متلی اور قے اور ہول دل پیدا کرتا ہے گرم مزاجون کو بالتخصیص مضر ہے **مصلح** انکی سکنجبین اور دوسری سرد چیزین ہین

بکری (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون کاف تازی وکسر رائے مہلہ ویائے معروف. نرکو اسکے بکرا کہتے ہین شاۃ اور غنم عربی مین اور گوسفند فارسی مین اسم جنس ہین بھیڑ اور بکری دونون پر اطلاق پاتے ہین. معز ومعیز (بوزن امیر) وامعوز (بوزن زنبور) ومعاز (بوزن کتاب) ومعزے (بوزن کسرے) ومعزا (بالمد) انکا اطلاق بال والی پر ہوتا ہے خواہ نر ہون یا مادہ نظیر اسکا فارسی مین لفظ بز ہے مگر بکرے کو بز نر اور بکری کو بز مادہ کہتے ہین عربی بجز بکرے کو تیس بروزن قیس اور بکری کو عنز اور ماعزہ بولتے ہین. فرہنگ نندراج مین لکھا ہے کہ تیس اس بکرے کو کہتے ہین جو ریوڑ یعنی گلے مین بکریان گابھن کرنے کو رکھا جاتا ہے ہندی مین اسے بوک بولتے ہین

صفات وشناخت مشہور ہے عمدہ ایک برس کا ہے اسکی دو قسمین ہین اہلی اور پہاڑی وشیا کے کوہستانی اطراف مین پہاڑی بکریان کثرت سے پائی جاتی ہین جہان وہ غول باندھ کر آزادی سے کودتی پھرتی ہین اہلی یعنی خانگی بکریون کی بہ نسبت انکا قد بڑا اور سینگ لمبے ہوتے ہین بکری کی بو ہمیشہ خصوصاً نر وماده کے جفت ہونے کے ایام مین بد ہوتی ہے مادہ ساڑھے چار مہینے گابھن رہ کر دو نین کبھی چار بچے جنتی ہے برباری بکری کے بہت لمبے کان ہوتے ہین انکے سینگ چھوٹے اور خمدار ہین بدن کا بال لمبا اور گھنا. **طبیعت** بکری کا گوشت گرم وتر ہے کم گرمی دنبے کے گوشت سے کم ہے اور پہاڑی کا گوشت پالتو سے زیادہ گرم ہے گیلانی کے نزدیک بکری کا گوشت تمام گوشتون سے معتدل ہے اور دوسرے حیوانات کے گوشت سے سرد بھی ہے اور تری اس مین زیادہ ہے مگر بوڑھی اور دبلی بکری کا گوشت برا ہے کیونکہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اس سے کم حاصل ہوتی ہے اور چھ مہینے سے کم عمر کے بچے مین رطوبت بڑھی ہوئی ہے۔

خواص وفوائد دنبے کے گوشت سے جو عرب کی بھیڑ ہے بکری کا گوشت خوبی مین کم ہے مگر ہندوستانی بھیڑ کے گوشت سے ہر طرح بہتر ہے جیسا کہ مفرح القلوب کے مؤلف نے لکھا ہے کثیر الغذا ہے اس سے کیموس عمدہ بنتا ہے. خون لطیف سبک پیدا کرتا ہے گرم مزاج والون کے لیے غذا موافق ہے. مریضون کے لیے اور خاصکر گرم مزاج والون اور سل کے مریضون کے لیے اس سے بہتر کوئی گوشت نہین گرم ملکون مین اسکا کھانا اچھا ہے رازی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ جن لوگون کے بدن مین التہاب ہو یا محنت کم کرتے ہون انکو چاہیے کہ بکری کا گوشت کھایا کرین اس سے امتلا بہت ہی کم واقع ہوتا ہے جس شخص کے بدن مین پھوڑے نکلا کرتے ہون اور بخار اور گرم امراض پیدا ہوجاتے ہون اسکو یہ گوشت بہت مناسب ہے گرمی کے موسم مین اس سے بہتر دوسرا گوشت نہین اور

جہان تک ممکن ہو سوئی بکری کا گوشت کھادین دبلی بکری کا گوشت خراب ہے گیلانی نے لکھا ہے کہ بکری کا گوشت ہمیشہ کھانے سے مرہ سودا پیدا ہوتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے خراب خلط پیدا کرتا ہے اس لیئے کہ اس مین باوجود خشکی کے حدت اور تیزی ہے اس سے خون خراب بنتا ہے اور جو خون بنتا ہے وہ سودا کی طرف مائل ہوتا ہے مگر گیلانی کی ان باتون مین مبالغہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکو جو لوگ رات دن کھایا کرتے ہین ان مین یہ شکایتین سننے مین نہین آتین اگرچہ دوسرے اطبا بھی سوداوی مزاج کے لیئے بکری کا گوشت مضر بتاتے ہین مگر گیلانی نے زیادہ سختی سے کام لیا ہے بعض نے کہا ہے کہ بکری کا گوشت دیر مین ہضم ہوتا ہے خون سوداوی پیدا کرتا ہے اور خراب غذا بدن کو پہونچاتا ہے - بوڑھی بکری کا گوشت بہت ہی خراب ہے اسلیئے کہ ایک تو دیر مین ہضم ہوتا ہے دوسرے اُس سے فضلہ زیادہ بنتا ہے تیسرے تغذیہ کم حاصل ہوتا ہے کیونکہ اُس مین رطوبات فضلیہ ہین یہی حال دبلی بکری کے گوشت کا ہے بکری کا گوشت کھانے سے تیلنی مکھی کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے حلوان یعنی چالیس روز کے بچے کا گوشت لاغرون اور ضعیفون کے لیئے نہایت نافع ہے اور معتدل ہے کیونکہ اس مین حرارت کم ہوتی ہے کسی عضو کو چوٹ سے صدمہ پہونچے تو بکری کا گوشت تازہ گرما گرم وہان باندھنے سے نفع ہوتا ہے اور اسکی گرما گرم کھال لپیٹنے سے درد کو تسکین ہوتی ہے ورم پیدا نہین ہوتا اگر کسی کے کوڑے لگے ہون تو صدمہ رسیدہ عضو پر اسکی تازہ کھال لپیٹنے سے بہت افاقہ ہوتا ہے کوڑے کا اثر جاتا رہتا ہے بکری کے بچے کے سر کا بھیجا اگر گرما گرم مریض سرسام کے سر پر باندھنے سے بہت نفع ہوتا ہے اس کے بھیجے کے لیپ سے دماغ پر تری پیدا ہوتی ہے اور دماغ ملائم ہوتا ہے اعضا کی سختی جاتی رہتی ہے آنکھ مین درد ہو تو بکری کا حرام مغز لگانے سے جاتا رہتا ہے اسکا پتا آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے رتوندھی اسکے لگانے سے جاتی رہتی ہے پہاڑی بکری کے پتے کے لگانے سے کیڑون کا زہر اتر جاتا ہے اگر بکری کے پتے مین تازہ سونف کے پتون کا رس ملا کر آنکھ مین لگایا جاوے تو بینائی مین قوت آجاوے اور ابتدا مین اسکے استعمال سے موتیا بند کو بھی فائدہ ہوتا ہے اسکا پتا جلا کر روغن زیتون مین ملا کر بھون پر لگانے سے بال اُسکے کثرت سے پیدا ہو جاتے ہین اسکے پتے کو گندنے کے پتون کے رس مین ملا کر کان مین ٹپکائین تو اُسکا درد بند ہو جاوے دوی اور طنین کا مرض جاتا رہتا ہے اور اسکے پینے سے گردے کا درد مٹتا ہے نظرون مین پیس کر بچے کی ناف پر لگانے سے دست آنے لگتے ہین بکرے کا پتا کان مین ٹپکانے سے تازہ بھرا پا دفع ہوتا ہے اور ناک مین ٹپکانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اور شہد مین ملا کر فرج مین لگانے سے درد جاتا رہتا ہے دوالی اور داء الفیل پر اسکے لگانے سے بے حد نفع ہوتا ہے بکری کا جگر آگ پر بھونین اور سر کو اُسکے دھوئین پر رکھین اس سے رتوندھ جاتی رہتی ہے اور اس مین سے جو پانی ٹپکتا ہے آنکھون مین اسکے لگانے سے بھی رتوندھ جاتی رہتی ہے کالی بکری کا جگر دیکر کے پیپل اور سونٹھ کا سفوف اس پر برک کر کباب لگائین جو پانی اس سے ٹپکے آنکھ مین لگائین رتوندھ جاتی رہے اس کی کلیجی بھونکر کھانے سے دست بند ہوتے ہین بکری کی چربی تمام دوسری چربیون کی بہ نسبت زیادہ قابض ہے بکرے کی چربی نہایت محلل ہے چاولون اور ریاحون کے

آٹے کے ساتھ اسکی چربی کا حریرہ پکا کر کھانے سے پیچش کو نفع ہوتا ہے اور تیز و تند غذاؤں کے کھانے سے جو دست آنے لگیں وہ اس حریرے کے پینے سے بند ہوتے ہیں اور اس حریرے کے پینے سے روغن مسہلہ کا زیادہ عمل کرنا رک جاتا ہے جو کہ آٹے کے ساتھ اسکی چربی کا حقنہ کرنے سے انتون کا زخم مٹتا ہے اسکی چربی کے لیپ سے درد کو تسکین ہوتی ہے ناخن پر اسکے لیپ سے نرم ہو جاتے ہیں اور زخموں پر لگانے سے بھر جاتے ہیں اسکے کھانے سے تلخی کھی کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے گردے کو چیر کر اُس پر گندھک کا سفوف چھڑک کر آگ پر بھونیں جو پانی اس سے ٹپکے وہ بہق پر لیں تو دور ہو جائے بکرے کے خصیے چیر کر زراوند مدحرج اور نطرون اور زیرہ پیسا ہوا ان پر برک کر خشک کر لیں بعد اس کے کوٹ کر ساڑھے چار ماشہ کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے ریاح اور درد جگر اور درد مثانہ کو بہت نفع ہوتا ہے بکرے کے خصیوں کو پکا کر ہمیشہ کھانا تقویت باہ کے لئے عجیب النفع ہے اگر اسکے خصیے بورہ ارمنی اور صعتر کے ساتھ خشک کر کے پیکر ساڑھے چار ماشہ سرکہ عنصل کے ساتھ پھانکا کریں تو تلی کا ورم دفع ہو بکرے بکری کی ہڈی کو جلا کر پیکر بکری کے دودھ میں ملا کر اونی کپڑے پر لگا کر خراب پھوڑوں اور آکلہ پر لگائیں تو بہت نفع حاصل ہو اسکی مینگنی گرمی اور خشکی اور جلا پیدا کرتی ہے محلل ہے جلانے سے اسکی گرمی تو بڑھ جاتی ہے مگر قوت ملطفہ اور جلا بڑھ جاتی ہے ہر ایک قسم کے سیلان خون کے لئے مستعمل ہے اسکو مع سوختہ کر کے سرکے میں ملا کر بالخورے کے مقام پر لگانے سے بال جم جاتے ہیں اسکے لیپ سے خنازیر تحلیل ہو جاتے ہیں سردی سے جو ہیں ورد اور ورم ہو تو اسکو شہد میں ملا کر لگا دیں اور جو گرمی سے جوڑوں میں ورم و درد ہو تو سرکے میں ملا کر لگائیں۔ شراب میں ملا کر افعی اور دوسرے کیڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے بچے کے پیشاب میں پیکر اور استسقا کے ورم پر لگانے سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور ان تمام کاموں کے لئے جنگلی و پہاڑی کی مینگنی ہے اس کی راکھ شہد میں ملا کر لگانے سے سر کے گنج کو فائدہ ہوتا ہے اس کی مینگنی کو اجوائن خراسانی کے ساتھ پستان اور خصیوں پر لگانے سے اُن کو چھوٹا کرتا ہے اُس کی مینگنی کی دھونی ہوام اور حشرات کو بھگاتی ہے۔ چار برس کی عمر کا یک رنگ سرخ بکرا اُس وقت میں ذبح کریں جب انگوروں پر رنگینی آنا شروع ہوا ور ذبح کے وقت اس کا پہلا اور پچھلا خون پھینک دیں درمیان کا خون ایک برتن میں جمع کر لیں اسکے جم جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھلنی یا دوسری جالی پر رکھ کر سائے میں خشک کر لیں اس کو یداللہ کہتے ہیں یہ چیز سنگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے میں بے نظیر ہے۔ ابن زہر نے لکھا ہے کہ جو بکرا بکری کو گابھن کرتا ہے اور بوک کہلاتا ہے اسکے پیشاب پر عورت پیشاب کر دے تو پھر کبھی حمل نہ رہے اگر پہاڑی بکری کے سینگ اور کھر لیکر پیکر تیل میں ملا کر اُس کو بدن اور رانوں پر ملا جائے تو تھکاوٹ جاتی رہے دیگر کہتے ہیں کہ بکری کا گوشت تر اور گراں ہے اور ہضم کے وقت سبک ہے اخلاط غلیظہ کو دفع کرتا ہے معدے میں سوزش نہیں پیدا کرتا منی زیادہ کرتا ہے قوت خاصہ کے بطلان کی مفید دوا ہے تشنگی کو تسکین دیتا ہے تپ کو دور کرتا ہے پسینہ لاتا ہے مزاج خوش رکھتا ہے کھانسی کھوتا ہے پیٹ بڑھ جائے اور مستحکم ہو جائے

تو اُسے بھی چھانٹ دیتا ہے اور اُس قے کو جو کھانے کے بعد ہوتی ہو مفید ہے یرقان کو دور کرتا ہے آنتوں کے فتق کو نافع ہے۔ **مضر** اسکا گوشت سدہ پیدا کرتا ہے اور بعض مزاجوں میں اسکا ہضم ہونا دشوار ہوتا ہے سرد مزاج اور سوداوی مزاج کو بھی مضر ہے **مصلح** بادام اور کھوپرہ اور چھوارا اور گرم مصالح عمدہ شراب پینے سے بھی اسکی اصلاح ہوتی ہے۔

تنبیہ بکری کے گوشت کیساتھ تر و تازہ میوے اور ترش چیزیں اور ماء الشعیر اور دہی یا چھاچھ کھانا بہت مضر ہے

بکری کا دودھ (دھ)

شیر بزدن، لبن المعز (ع)

صفات و شناخت اس میں مائیت غالب ہے بعض کہتے ہیں کہ جبنیت زیادہ ہے۔ سرخ رنگ کی بکری کا دودھ جو مریض بھی نہ ہو ہر ایک رنگ سے بہتر ہے **طبیعت** تھوڑی سی گرم ہے بعض پہلے درجے میں سرد بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں پنیر غالب ہے یہاں تک کہ دوسرے درجے تک تر مانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ تمام جانداروں میں اسکا دودھ سب سے معتدل ہے بعض کی رائے یہ ہے کہ گدھی اور گائے کے دودھوں کے درمیان اعتدال کا درجہ رکھتا ہے لطافت اور جلا پیدا کرتا ہے تمام افعال میں گائے کے دودھ کی طرح ہے بلکہ اس سے زیادہ لطیف ہے۔

خواص و فوائد اس کا پینا منہ سے خون آنے کو کھانسی اور سل اور پھیپھڑے کے زخم کو حلق کی خراش اور مثانے کے زخم کو اور خناق کو مفید ہے شباب زیادہ لاتا ہے دماغ کی خشکی اور بے خوابی دفع ہوتی ہے اس سے غرارہ کرنا امراض حلق کو بالخاصہ مفید ہے کوون اور حلق اور تالو اور زبان میں ورم پیدا ہو جائے تو اس سے غرارہ کرنا چاہئے اگر اس میں املتاس کی پھلی کا مغز حل کر لیا جائے تو زیادہ مفید ہے اگر حلق میں زخم ہو جائے تو اُسے فائدہ پہونچاتا ہے اسکو ناک میں سونگھنے سے دماغ کی خشکی اور بے خوابی جاتی رہتی ہے گرمی سے کان میں درد ہو تو اُس کے ٹپکانے سے جاتا رہتا ہے اگر اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں تو خشکی اور بے خوابی کے لئے بہت نفع کرے تھوک میں خون آتا ہو یا سل کی وجہ سے کھانسی ہو یا اندرونی اعضا سے خون جاری ہو تو بکری کا دودھ اس ترکیب سے پلانا چاہئے کہ نو تولہ ساڑھے چار ماشہ دودھ میں کتیرا اور ببول کا گوند یا دھوئی ہوئی لاکھ پونے دو دو ماشہ پیسکر ملا کر پلا دیں اگر مناسب سمجھیں تو دودھ کی مقدار بڑھا دیں اور اس کی بڑی مقدار پونے انیس تولہ تک ہے اور جب اُسے بڑھا دیں تو دواؤں کا وزن ساڑھے تین تین ماشہ کر دیں (دوسرا طریق) سوا گیارہ تولہ بکری کا دودھ لیکر اُس میں ساڑھے چار ماشہ کتیرا اور سوا دو ماشہ رب السوس اور سوا دو ماشہ ببول کا گوند پیس کر سرک کر ملا دیں اس صورت میں بھی دودھ وغیرہ کی مقدار بڑھ سکتی ہے چنانچہ پونے انیس تولہ دودھ میں کتیرے کا سفوف نو ماشہ ببول کے گوند اور رب السوس کے سفوف سوا دو دو ماشہ ملا کر استعمال کراتے ہیں یا ایسا کریں کہ سفوف اول پھانک کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں

اس سے امراض دل خفقان غم وسواس اور وحشت مزاج کو بھی نفع ہوتا ہے امراض مشیمہ مثانے وین۔ اور مناسب
ہے کہ تازہ دوہے ہوئے دودھ کو کہ گرم ہو پئیں اور جوان تندرست کا دودھ لیویں نیز بوڑھی اور جاڑ کہتے ہیں کہ بکری
کے گرم گرم دودھ کے پینے سے قبض دفع ہوتا ہے پاخانہ ملائم آتا ہے یا وہ کو قوت پہنچاتا ہے پیشاب نیا والاتا ہے عورت کیساتھ زیادہ صحبت
کرنیکے نقصان کو دفع کرتا ہے اگر خشکی و گرمی سے عرق النسا کا درد پیدا ہو جائے تو بکری کا دودھ پینے سے نفع ہوتا ہے۔ رودفس نے
کہا ہے کہ گائے کے دودھ کی بہ نسبت اس سے دست کم آتے ہیں طبری نے کہا ہے کہ دستوں اور گرمی کے
بخاروں کو دفع کرتا ہے۔ دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ بکری کے دودھ کے نقصان پہلے لئے دوسرے
دودھوں سے کم ہیں اسلئے معدے کے لئے موافق ہے اور بھیڑ کے دودھ سے معدے کو زیادہ مناسب
ہے اسکا نقصان دوسرے دودھوں سے کم ہونے کی وجہ دیسقوریدوس یہ بتاتا ہے کہ بکری اکثر قابض
چارہ جیسے بلوط اور خرنوب اور مصطگی کا درخت اور زیتون کے پتے چرتی ہے گر شیخ نے اسی دلیل سے
برخلاف نتیجہ نکالا ہے وہ کہتا ہے کہ چونکہ بکری قابض چارے چرتی ہے اسلئے آنتوں وغیرہ کو اسکا دودھ
دوسرے دودھوں کی بہ نسبت زیادہ مضر ہے کیونکہ اسکا ثقل بخوبی مندفع نہ ہوسکے گا آنتوں میں پھنسا
رہنے سے آفات پیدا کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ سرد مزاج والوں کو ناموافق ہے نفخ پیدا کرتا ہے
اسکی کثرت سے ڈکاریں اور جمائیاں آنے لگتی ہیں۔ جیٹھ بیساکھ میں تپ آئے تو اس دودھ کے استعمال
سے نفع ہوتا ہے تپ دق اور گرمی کی بیماری کو مفید ہے جبکا مزاج گرم ہو وہ اسکے پینے سے
فربہ ہوتا ہے برداشت طبیعت کے موافق دینا چاہئے اور جتنا ہضم ہوسکے پونے چار تولے سے ساڑھے
پانچ تولہ تک دودھ میں تولہ ڈیڑھ تولہ پانی ملا کر ساڑھے [illegible] ماشہ مدبر خوبکلان کے ساتھ پلانا شروع
کریں اور تسکین کی ضرورت ہو تو تولہ ڈیڑھ تولہ شربت بنفشہ بھی ملاتے رہیں اور ہر روز تولہ ڈیڑھ تولہ
دودھ اور تھوڑا تھوڑا پانی اور شربت اضافہ کرتے رہیں جہانتک معدے کے موافق آجائے
جب ضرورت باقی نہ رہے تو بتدریج کم کریں یہانتک کہ بالکل چھوڑ دیں مضر آنتوں اور معدے
وغیرہ اعضائے اندرونی کو مصلح کتیرا بدل گائے کا دودھ۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بکری میں تپ دق کے جراثیم فوراً اثر نہیں کرتے بکری کا دودھ اسلئے استعمال
نہیں کیا جاتا کہ اس میں قدرے بو پائی جاتی ہے ایک جرمن ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بکری کے دودھ سے
گرمی کے اجزا نابود ہو سکتے ہیں عورت کے دودھ میں جسقدر وہ اجزا ہوتے ہیں جن سے گوشت
ہڈی اور خون بنتے ہیں اسی قدر بکری کے دودھ میں ہوتے ہیں اور معمولی طور پر چھاچھ
میں بھی وہ اجزا ہوتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ بکری کا دودھ اشتہا پیدا کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے۔ باد اور صفرا اور بلغم کو دور کرتا ہے
بدن کو صاف کرتا ہے۔ اسہال اور تپ کو نافع ہے قوت دیتا ہے موٹا کر دیتا ہے۔ بعضے یہانتک
اسکی تعریف کرتے ہیں کہ گائے کے دودھ کے برابر مفید جانتے ہیں سبک اور دافع بواسیر مانتے
ہیں کھانسی کو مفید ہے خون کی گرمی کم کرتا ہے کان میں ڈالنے سے کان کا درد دفع ہوتا ہے مقعد میں [illegible]

گرمی اور زخم ہوجائے تو بکری کے دودھ میں شہد اور شکر ملا کے دھونے اور سینکنے اور پلانے سے فائدہ ہوتا ہے
بکری کے دودھ میں سوچرس ملا کے پلانے سے استحاضہ بند ہوتا ہے جو بکری ببول وغیرہ کھاتی ہے اس کا
دودھ تمام بیماریوں کو مفید ہے کہتے ہیں کہ سفید بکری کا دودھ بلغم پیدا کرتا ہے باد و صفرا کو توڑتا ہے۔ جنگلی
بکری کا دودھ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے مگر کسی قدر بادی ہے آنکھوں کو موافق ہے اسکا مزہ شیریں اور
کسیلا اور تلخ و تیز ہوتا ہے۔ کھانسی اور بلغم و کلانی شکم کو نافع ہے۔ دست بند کرتا ہے اگر تھوڑا سا پارہ
ملا کر استعمال کریں تو بادی کو دفع کرتا ہے تھوڑی عمر کی بکری کا دودھ بدن کو ملائم کرتا ہے قوت دیتا
ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے صفرا اور بھوک کم کرتا ہے۔

بکری کا کھر (ھ)

سم بز (ف) ظلف ماعز (ع)

فوائد تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے اسکو جلا کر سرکے میں ملا کر داء الثعلب اور داء الحیہ پر لگانے
سے بال جم جاتے ہیں اسکی راکھ سرکے میں ملا کر سوں پر لگانے سے کٹ جاتے ہیں اسکی راکھ نمک ملا ہوئی
کے ساتھ دانتوں پر ملنے سے زردی اور [illegible] مٹ جاتی ہے بکری کا جلا ہوا کھر کتیرا اور بالچھڑ ایک
ایک حصہ انیسون آدھا حصہ انکو ہری سونف کے پتوں کے رس میں گھونٹ کر کھانے سے جگر کے
سدے کھل جاتے ہیں جلا ہوا کھر ہم وزن سونف اور انیسون کے ساتھ پیسکر شہد میں ملا کر مریض عرق النسا
اور نقرس کو روز ایک تولہ تین دن تک دینے سے نفع ہوتا ہے جلا ہوا کھر ۲ ماشہ لیکر شہد میں ملا کر
چاٹنے سے سوتے میں پیشاب کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے اور جلے ہوئے کھر کو شراب میں ملا کر حشرات
کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے جلا ہوا کھر بچے کے پیشاب کے ساتھ لیپ کرنے سے
تو رنج بلغمی ریحی کھل جاتا ہے۔

بکمون (ف)

بضم بائے موحدہ و سکون کاف تازی و ضم میم و سکون واو و نون۔ عرفج (ع)

صفات و شناخت ایک درخت ہے پانی کے کنارے اگتا ہے انار کے درخت کے قد دن
تک پہونچ جاتا ہے اس میں شاخیں پانچ سے زیادہ نہیں آتیں اسی لیئے ذوخمسة الاغصان کہلاتا ہے
رنگ سرخی مائل ہوتا ہے تیز دودھ اس سے نکلتا ہے پتا صنوبر کے پتے کی طرح اور لپٹا ہوا ہوتا ہے
بیج اسکا شاہدانہ کی طرح ہوتا ہے لوگ اسے حب العقد جانتے ہیں **طبیعت** گرم و خشک۔
خواص و فوائد جگر تلی معدہ اور آنت کا سدہ کھولتا ہے تلی کے لیئے بہت نافع ہے اسکا
بیج اگر عورت کھائے تو اس سال حاملہ نہو اگر اسی طرح سات سال لگاتار کھاتی رہے تو بالکل
بانجھ ہوجائے کذ

بگلا (ھ)

بضم بائے موحدہ وسکون کاف فارسی وفتح لام وسکون الف۔ بوتیمار (ف)، مالک الحزین (ع)

صفات وشناخت ایک پرند ہے کبوتر سے بہت بڑا گردن اور پاؤن اور چونچ اسکی کلان اور دم کوتاہ ہوتی ہے بعض ان مین سے یک رنگ سفید ہوتے ہین اور بعض کے سر و پشت سیاہی مائل ہوتے ہین اسے چرگلا بفتح جیم فارسی وفتح میم وسکون رائے مہملہ کہتے ہین چونکہ تالاب اور جھیل کے کنارے کھڑا رہتا ہے اور مچھلیان مارکر کھاتا ہے اسلئے ماہی گیر کہلاتا ہے **طبیعت** اسکا گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض پہلے درجے مین گرم اور دوسرے درجے مین خشک جانتے ہین اور وید سرد وخشک بتاتے ہین

خواص وفوائد اسکا گوشت بدبودار ہے اور ثقیل وغلیظ ہے بدن کو فربہ کرتا ہے گردے اور قوت ماسکہ کو قوی کرتا ہے دبلے آدمیون اور فالج کے مارے والون کو نافع ہے کہتے ہین کہ حواس کو قوت پہونچاتا ہے حافظے کو زیادہ کرتا ہے محرک باہ ہے کہتے ہین کہ اسکو ذبح کرکے ایک دن رہنے دین دوسرے دن پکاکر کھائین اسکی ہڈی کی مالش خون بواسیر کو بند کرتی ہے حمام مین اسکے خون کے ملنے سے نزلات دفع ہوتے ہین ابن زہر نے لکھا ہے کہ اسکا انڈا مقوی باہ ہے اسکا گوہ پیسکر روغن گل مین ملکر کے اس مین روئی یا صوف لت کرکے رحم مین حمول کرنے سے درد رحم جاتا رہتا ہے۔ وید کہتے ہین کہ بگلے کا گوشت چرب وشیرین ہے ہضم کے وقت بھی شیرین ہوتا ہے باد دفع کرتا ہے پاخانہ اور پیشاب کھولکر لاتا ہے منی زیادہ کرتا ہے دیر ہضم ہے اور اخلاط ردی ہے مچھلی کے گوشت کا دشمن ہے کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ بگلے کی ہڈی پیسکر رکھلین جو مچھلی پکانے لگین تو اس مین سے دو یا شہ ڈالدین ہڈی گل جائیگی **مضر** گرم مزاج کو مضر ہے بے خوابی پیدا کرتا ہے اور ریاح بھی پیدا کرتا ہے **مصلح** گرم مزاج اور بے خوابی کے لیے سرکا اور دھنیا اور ریاح کے لیے گرم مصالح بہتر ہے جو گھی مین بھون کر اور گرم مصالح ڈالکر کھائین بعض نے زیتون کا روغن لکھا ہے گر مین نے اسکی جگہ گھی کا لکھنا بہتر سمجھا ویدون کے نزدیک اسکا مصلح مسی کے پودے کا شیرہ ہے۔

بگن (ھ)

بضم بائے موحدہ وفتح کاف فارسی وسکون نون اسکو بگھلا بیک بضم بائے موحدہ وسکون کاف فارسی مخلوط بہا بھی کہتے ہین بعضے بگن (بضم بائے موحدہ وفتح کاف تازی مشدد وسکون نون) بھی اسکا نام بتاتے ہین اور عوام بگم نون کی جگہ میم سے بولتے ہین

صفات وشناخت ایک بوٹی ہے ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے شاخین باریک پتے چھوٹے اور لمبے اور نوکدار اور تھوڑے سے چوڑے اور اسکے کنارہ پر تھوڑی تھوڑی سی افزونی ہوتی ہے سر اسکا تھوڑا سا گول ہوتا ہے اور تنے کی طرف جہان شاخ سے لگا ہوتا ہے ک

وہ حصہ پتلا ہوتا ہے پھول چھوٹا اور گول اور ہر گرہ پر ہوتا ہے بعض اسکو اسپا بوٹہ خیال کرتے ہین اگرچہ کچھ حلیہ ملتا ہوا ہے مگر اسپا بوٹہ کے پتے تو گلدار نہین ہوتے ایک کیمیاگر کہتا ہے کہ وہ ایک گھاس ہے جسکو اونٹ بہت شوق سے کھاتے ہین عموماً دریا اور نہرون کے کنارہ و نہر بکثرت ہوتا ہے **طبیعت** وید سرد بتاتے ہین صاحب مخزن گرم اور خشک لکھتا ہے۔

خواص و فوائد مخزن الادویہ مین لکھا ہے کہ اُسکے پتون کا پانی پینے سے حمیات عفنہ اور بلغمی اور سردی کی کھانسی اور پیشاب کی دشواری اور جلن کو نفع ہوتا ہے مثانہ کی پتھری دفع ہوتی ہے پھوڑے پر اسکا ضماد کرنے سے پک جاتے ہین جست کو پگھلا دین اور پگھلنے کے وقت بگن کے پتے پیسکر تھوڑے سے اُسپر ڈالدین جست کا نہایت عمدہ سفیدہ بن جاے گا۔ وید کہتے ہین کہ یہ بوٹی صفرا و بلغم و زہر کے فساد کو مٹاتی ہے پیشاب کی دشواری کو نافع ہے مثانے کی پتھری توڑتی ہے اعضائی سوزش کو دور کرتی ہے بالخاصیت نکسیر کا بند کرتی ہے خون کے جوش کو دفع کرتی ہے اسکے پتے پانی کے ایک ایسے گھڑے مین جو مستعمل ہو بھرکر پانی ڈالکر گھورے مین دفن کر دین پندرہ روز کے بعد نکال کر اس مین سے روزا ایک پیالی پیا کرین ترشی اور بادی چیزون سے پرہیز کرین بواسیر بالکل جاتی رہے خفقان صفراوی کو نافع ہے بعض کہتے ہین کہ اسکے پتے مچھلی کی سی بو آتی ہے اگر اسپا بوٹہ یہی ہے تو اس مین ایسی بو اصلا نہین آتی اور بعض کہتے ہین کہ اس کے مچھلی کی بو دور ہوتی ہے ہمارے ملک مین اسپا بوٹہ بھی بہت ہے اور مچھلیان بھی بہت کھاتے ہین کبھی ایسا نہین سنا گیا کہ اسپا بوٹہ کو مچھلی کی بو دور کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہو ان باتون پر خیال کرنے سے دونون غیر معلوم ہوتے ہین

بگیری (ھ)

بفتح باے موحدہ وکسر کاف فارسی وسکون یاے تحتانی وکسر راے مہملہ وسکون یاے تحتانی ✤ ✤

صفات و شناخت یہ نام جنگلی چڑیا کا ہے اہلی چڑیا سے یہ ذرا بڑی ہوتی ہے اور چونچ بھی اسکی لمبی اور باریک ہوتی ہے رنگ مین بھی کچھ تغیر ہوتا ہے بہتر فربہ اور جاڑون کے موسم کی ہے اور خانگی یعنی اہلی سے اسکا گوشت بہتر ہے یہ مرغی کے گوشت سے زیادہ سخت ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے خانگی سے اس کی خشکی بڑھی ہوئی ہے۔

وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت شیرین اور سرد و خشک ہے

خواص و فوائد وید کہتے ہین کہ اسکا گوشت بلغم و باد کے فساد کو دفع کرتا ہے معدے اور باہ کو قوت دیتا ہے معدے سے جلد اُتر جاتا ہے عمدہ خون پیدا کرتا ہے بوڑھون اور سرد مزاج والون کے موافق ہے اسلیے اہل تجربہ نے اُسے گرم کہا ہے بعض حذاق یونانی کا قول ہے اسکا گوشت بدن مین گرمی پیدا کرتا ہے اور معدے مین بھی گرمی پیدا کرتا ہے استسقاے زقی کو نافع ہے منی پیدا کرتا ہے اس کے گوشت کا

شوربا میں گرم ہے اور گوشت کا جرم یعنی بوٹی قابض ہوتی ہے اسکے کھانے سے فالج استرخا القوہ اور نقرس کو نفع پہونچتا ہے ضعف جگر اور اعصاب کو نافع ہے گردہ کا ضعف دفع کرتا ہے سرد و تر مزاج والوں کے لیے اور جنکے پیٹ میں ریاح کا غلبہ ہو انکو اسکا گوشت نافع ہے بعض حذاق نے لکھا ہے کہ اس سے خشکی بدن میں بڑھتی ہے اور خون کم پیدا ہوتا ہے اسکا انڈا اور بھیجا بہت مقوی باہ ہے اس کے بچے کا گوشت نہایت مبہی ہے اسکی بیٹ بہت گرم و خشک ہے آنکھ میں لگانے سے جالا اور منھ پر ملنے سے جھائیں دفع ہوتی ہے۔

بلاڈونا لیوزدش،

بلاڈونا فولیا دل،

صفات و شناخت اٹروپا بلے ڈونا درخت کے تازہ پتے اور شاخیں جس میں وہ لگے رہتے ہیں دوا میں مستعمل ہیں معہ پتوں کو بھی شاخوں سے علحدہ کرکے احتیاط سے سکھا لیتے ہیں جب پھل آنے شروع ہوں اسوقت توڑتے ہیں پتے شاخ پر مقابل میں ایک دوسرے کے بعد لگے رہتے ہیں اور اوپر کی جانب دو دو جانب کا جوڑا ہوتا ہے جو قد میں غیر مساوی ہوتے ہیں تین انچ سے آٹھ تک طول میں کسی قدر چوڑے بیضوی نوکدار اور صاف ثابت کنارے۔ جب دوا میں کام میں لانے کے لیے خشک کرتے ہیں تو وہ ٹکڑے ٹکڑے اور بے قاعدہ اور شاخدار ٹکڑے ہوتے ہیں ایک فٹ یا دو فٹ طول میں آدھے انچ سے دو انچ تک دبیز اور اوپر کی جانب گہرے نشان شاخوں کے ہوتے ہیں۔ جڑ کے اوپر میلا خاکی یا بھورا پوست ہوتا ہے جس کو ناخن سے باآسنگی علحدہ کرسکتے ہیں اسکے نیچے سطح کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے جڑ کو آسانی سے توڑ سکتے ہیں اور ٹوٹی سطح مشتمل ہے بیرونی حصے پر جو پتلا ہوتا ہے اور رنگت میں زردی مائل اور بیچ کا حصہ بھورا جسپر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان ایک سیاہ رنگ کی تحریر ہوتی ہے اس کو ملک جرمنی سے لاتے ہیں انگلستان میں بھی اس درخت کی پیدائش ہے۔

خواص و فوائد پتوں اور جڑ کے خیساندے کا قطرہ آنکھ میں ڈالنے سے پتلی پھیل جاتی ہے اسکو زیادہ مقدار میں کھانے سے نشہ و بیہوشی لاحق ہوکر آدمی مرجاتا ہے بڑی علامتیں اس دوا سے یہ پیدا ہوتی ہیں حلق کی خشکی۔ آواز کا سقوط۔ پتلیوں کا پھیل جانا اختلال بصارت۔ اور ہذیان جس میں آدمی نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اسکے بعد بتدریج بیہوشی ہوکر آدمی ہلاک ہوجاتا ہے۔ تھوڑی سی مقدار میں کھانے سے یہ دوا تشنج دور کرتی ہے ان خواص کی وجہ سے عصب کے دردوں میں دیتے ہیں گرکیے درد قولنج کے درد اور رحم کے سرطان میں بلاڈونا کا دینا مفید ہوا ان امراض میں کھلانے کیساتھ بیرونی استعمال سے درد بالا فائدہ تصور ہوا اور کھانسیوں میں بھی عمدہ دوا ہے مرگی رعشہ اور تشنج حبس البول اور بچوں کا خود بخود نکل جانے میں دیتے ہیں قبض عادی میں بھی فائدہ ہوتا ہے دست آور دواؤں کی مروڑ دور کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے

مرض فالج مین جب خون کا اجتماع اور سوزش کی علامتین ہون تو بلاڈونا سے زیادہ تر مفید اور کوئی دوا نہین بلاڈونا دودھ کی آمد روکنے کے لیے بڑی سریع التاثیر دوا ہے بلاڈونا کو پستان پر ملتے ہین یا اسکا پلاسٹر لگاتے ہین **بدل** دھتورے کے پتون کا رس **مقدار خوراک** پتون کے سفوف کی ایک گرین اور بچون کے مرض کے لیے ایک گرین کے آٹھوین حصے سے تیسرے حصے تک اور اکسٹراکٹ کی خوراک چوتھائی گرین سے ایک گرین تک اور جس اکسٹراکٹ مین شراب مقطر ملاتے ہین اسکی خوراک ایک گرین کے سولھوین حصے سے چوتھائی حصے تک اور ٹنکچر کی خوراک ۵ منم سے ۲۰ منم تک اور جوس کی مقدار خوراک ۵ منم سے ۱۵ منم تک

بُلبُل (ف)

بضم ہر دو بائے موحدہ و سکون ہر دو لام

مرغ بستان و ہزار دہزار دستان و ہزار آوا و ہزار آواز (ف) عندلیب و العَیدہ ُجُمَّیل و جُلاَّنہ (ع) بہار عجم مین ہے کہ خواجہ شیراز نے اس شعر مین ؎ صد ہزاران گل شگفت و بانگ مرغے برنخاست عندلیبان را چہ پیش آمد ہزاران را چہ شد مستفاد ہوتا ہے کہ ہزار اور بلبل مین مغائرت ہے انتہیٰ کلامہ مؤلف کہتا ہے کہ یہان ہزاران مغائرت کے لیے نہین تکرار کے لیے ہے چونکہ بلبل کثرت کے ساتھ غیر کر ر بولیان بولتا ہے اسلیے ہزار کہلاتا ہے

صفات وشناخت مخزن و محیط اور سعیدی مین لکھا ہے کہ ایک مشہور پرندہ ہے نہایت خوش آواز ہوتا ہے رنگ سبز ہوتا ہے سر کے پر سیاہ اور سفید ہوتے ہین قد و قامت مین چڑیا کے ہوتا ہے لیکن مین نے سبز بلبل کبھی نہین دیکھا انکے لکھنے سے مجھے شبہ پیدا ہو گیا رفع شبہ کے لیے کتاب انسائکلوپیڈیا برطانیکا مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء کی سترھوین جلد کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ بلبل کا رنگ اوپر کا سرخی مائل بھورا ہوتا ہے اور نیچے کا رنگ گہرا خاکی مائل سفید ہوتا ہے اور سینہ کا رنگ کسی قدر زیادہ تاریک ہوتا ہے اور دم جو کہ سرخی مائل بھوری ہوتی ہے اس مین چمک زیادہ ہوتی ہے بلبل کی یہ حقیقت تھی اہل مدینہ فقر کو بھی بلبل کہتے ہین جو چڑیا کے برابر پرندہ ہے اور جو پنج سُرخ ہے ہندوستان مین ایک پرندہ ہوتا ہے سیاہ رنگ کلچڑی کے برابر اور سر پر تاج پرون کا خار کی صورت پر ہوتا ہے اور اسکی دم کے تلے پر سُرخ گلاب کے پھول کی طرح ہوتے ہین اسکو باہم لڑانے کے لیے دہلی کے آدمی پالتے ہین اسکو بلبل کہتے ہین یہ غلطی ہے بلبل حقیقت مین اور ہے عاشق گل سُرخ کا کشمیر و ایران مین بہت ہے گرمی کی برداشت نہین کر سکتا سرد مقامون مین رہتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے بلکہ تیسرے درجے تک گرم و خشک بتاتے ہین

خواص و فوائد اسکا گوشت باہ کو حرکت دیتا ہے خصوصاً اسکا بھیجا اور انڈے اس باب مین بہت مفید ہین اسکی بیٹ بہت جالی ہے و قابض بھی ہے اسکی بیٹ کا ضماد رخسارون کا رنگ نکھارتا ہے و جھائین کو

دور کرتا ہے اور اسکے لگانے سے پلکون کے زائد بال جنھین پر وال کہتے ہین زائل ہوتے ہین اسکو حمول کرنے سے پیٹ کا بچہ گر جاتا ہے اسکا خون گرما گرم پینا قصبۃ ریہ اور آواز کو صاف کرتا ہے گوشت اسکا سرد مزاج کو نافع ہے اور گرم مزاج کو مضر ہے۔

بلبوس یونانی) بروزن طبوس

صفات وشناخت ایک قسم کی جڑ ہے پیاز کی چھوٹی گنٹھی کے برابر اور طولانی ہوتی ہے اُوپر کا پوست پیاز کے چھلکے کی طرح ہوتا ہے مگر رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے اندر اسکے مغز ہوتا ہے جسکا ایک دانہ ہوتا ہے لہسن کی طرح جب اسکا چھلکا اوپر سے دور کردیتے ہین تو اندر مغز کا رنگ سفید نکل آتا ہے ایک قسم اس کی سرخ بھی ہوتی ہے یہانتک کہ اس سے گلگونہ تیار کرتے ہین اگر اسکے ساتھ انڈے کو جوش دیا جاے تو سرخ ہوجاے اسکے پتے پیاز کے پتون کیطرح ہوتے ہین مگر اُنسے تھوڑے چوڑے ہوتے ہین ان دونو کا مزہ اور بو پیاز کی سی ہوتی ہے انھین وجوہات سے اسکو ایک قسم کی جنگلی پیاز مانا ہے اور اس مین پیاز کے سے پرت نہین ہوتے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ اور بصل الزیر ایک چیز ہے عرب اس کو بصل الذئب کہتے ہین فارسی مین زیرا اور بخبرانہ بولتے ہین برسات کے زمانے مین اس کے پتے بڑھتے ہین پھر اُنکے درمیان مین سے ایک بالشت کے برابر لمبی ساق نکلتی ہے موسم خریف مین اس ساق مین زرد رنگ پھول آتا ہے جسکی وضع بنفشے کے پھول کی سی ہوتی ہے اس کی دو قسمین ہین جنھین سے ایک کھائی جاتی ہے دوسری نہین کھائی جاتی جو قسم کھائی جاتی ہے اس مین سے بعض کا مزہ تھوڑا تلخ ہوتا ہے اور بعض کے مزے مین تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اور بعض کا مزہ بالکل پھیکا ہوتا ہے ماکول قسم کے مزے مین قبض ہوتا ہے مگر تیزی نہین ہوتی اس کو زیادہ مقدار مین کھانے سے زبان پھٹ جاتی ہے جو قسم نہین کھائی جاتی اُس کی طبیعت مین سمیت ہے اسکے کھانے سے شدت سے قے ہوتی ہے یہ نہایت تیز ہے اس کے چابنے سے زبان پر سوزش معلوم ہوتی ہے اگر کھا لیا جاے تو حلق مین ورم پیدا ہوکر مرجاے **طبیعت** جو قسم کھائی جاتی ہے گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے اور سمی قسم جو نہین کھائی جاتی چھٹے درجے مین گرم وخشک ہے بعض تیسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک جانتے ہین اور شیخ نے کہا ہے کہ اسکی طبیعت پیاز کے قریب ہے اور شاید پہلے درجے مین خشک ہو بہرصورت پہلی قسم سے دوسری قسم کے زیادہ گرم وخشک ہونے مین کوئی شبہ نہین دیسقوریدوس اور جالینوس نے بھی یہی کہا ہے کہ پہلی قسم مین گرمی کم ہے اور دوسری قسم مین زیادہ ہے اور دونو خشک ہین۔

خواص وفوائد بلبوس کی وہ قسم جو کھائی جاتی ہے اسکو پانی مین جوش کرکے سرکہ ملا کر پینے سے عضلے کے صدمے اور اسکے ٹوٹ جانے اور نکل جانے کو نافع ہے اسکو پیکر شہد مین ملا کر لیپ کرنے سے پسینے کا زیادہ آنا بند ہوتا ہے مگر اسکے زیادہ کھانے سے پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے شہد مین اسکے لیپ سے

اعضا کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اس کے لیپ سے چھائین اور چھیپ کو نفع ہوتا ہے اسکو جہان لیپ کیا جائے
وہان اندر سے کھال کی طرف خون کھنچ آتا ہے اگر برص کا عارضہ زیادہ قوت نہ پکڑ گیا ہو تو اس سے
نفع ہوتا ہے تنہا یا فرفیون کے ہمراہ لیپ کرکے دھوپ مین بیٹھ جانا چاہیے اگر پھوڑے پھنسیون کی صحت کے بعد
وہان سیاہ داغ باقی رہجائین تو اسکے لیپ سے جاتے رہتے ہین اگر بدن مین پیکان رہجائے تو اسکے لیپ کرنے سے
ظاہر جلد کی طرف کھنچ آتی ہے انڈے کی زردی کے ساتھ سونپر لگانے سے جاتے رہتے ہین اسکو بھوبھل مین
بھبھلا کے نطرون یا بورہ ارمنی ملا کے سر پر لگانے سے سر کی بھوسی اور بفا جاتی رہتی ہے اور سر کے
زخمون کو آرام ہوتا ہے اسکے تنہا لیپ سے زخم بھر جاتے ہین انڈے کی زردی کیساتھ لگانے سے آنکھ کے
تلے خون کا جو ٹھہر جاتا ہے سرکے مین ملا کر لگانے سے آنکھ کے کوے کے ناسور کو نفع ہوتا ہے یہ دوا ساق یعنی
پنڈلی کے ورم کو دور کرتی ہے اسکو جو کے آٹے کے ساتھ لیپ کرنے سے کان اور ناخن اور عضلے کے چھل
جانے کو نفع ہوتا ہے بعض نوجوان آدمیون کی ذقن مین ڈاڑھی نکلنے سے پہلے پھنسیان نکلتی ہین اور ایک دوسرے
سے ملکر پھھا بن جاتا ہے اور کچھ تک رہتی ہین انکے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے اس طرح استعمال کرین کہ
چھوٹی مچھلی کے سر کو جلا کر اور [illegible] کو گرم بھوبھل مین بھبھلا کر دونون کو ملا کر لگایا کرین معدے مین درد
ہو تو اسکو شہد مین ملا کر لگائین اگر سیاہ مرچ بھی اسکے ساتھ ملالین تو زیادہ فائدہ بخشے سرخ قسم معدے
کے لئے بہتر ہے اور تلخ قسم بھیلی اور شیرین دونو سے بہتر ہے شیرین قسم کھانا ہضم کرتی ہے اسکو زیادہ
کھانے سے فربہی اور قوت آتی ہے کبھی زیادہ کھانے سے تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور بعض آدمیونکے معدے کو مضرت
پہونچتی ہے اسکو کھانے مین ملانے سے خوشبو پیدا ہوجاتی ہے قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے بھوک کی خواہش پیدا
کرتی ہے باہ کو قوت پہونچاتی ہے نعوظ پیدا کرتی ہے اسکو پیٹ اور [illegible] ضماد کرنے سے رحم کی سردی دفع
ہوتی ہے بچہ اور مشیمہ یعنی آنول بڑی قوت کیساتھ نکل جاتے ہین اسکے لیپ سے نقرس اور جوڑونکے درد کو
نفع ہوتا ہے بورانا کتا کاٹ کھائے تو اسکو لگانا چاہیئے اور اسکے لگانے اور تنہا یا انجیر و سیاہ مرچ کیساتھ کھانے
سے بھی بچھو اور رتیلا اور دوسرے حشرات کا زہر اتر جاتا ہے اسکا اچار سرکے مین ڈالکر مرطوب مزاج والے
آدمی کو نفع پہونچاتا ہے بھوک بڑھتی ہے اور ویسے بھی سرد مزاج والیکے موافق ہے گرم مزاج کو مضر ہے بلکہ بہتر ہے کہ گرم
مزاج والا بھی اسکو نہ کھائے اور کسی قسم کے کھانے سے اول تمام بدن مین کھجلی پیدا ہوجاتی ہے پھر خون کے
دست آنے ہین پھر خناق [illegible] کر مرجاتا ہے اس کا علاج اس طرح کرین کہ مقطعات کھلائین چنانچہ
مولی کھلائین پودینے کے پتونکا پانی اور سکنجبین پلائین بورہ ارمنی اور نمک اور سکنجبین اور پہاڑی
پودینے کا استعمال کرائین مرغی کے بچے کا گوہ سکنجبین یا سرکے کے ساتھ دین یا انجیر کی تھوڑی سی
راکھ گرم پانی یا سرکے اور نمک کے ساتھ پھنکائین یا صعتر کا جوشاندہ پلائین بہت سا شہد
پلائین تریاق اربعہ اور [illegible] اور طرفلی یا [illegible] شراب یا سداب کے جوشاندہ کے ساتھ
کھلائین معدے پر ملطف دواؤن کا لیپ کرین تیز حقنے عمل مین لائین یہ تو حال بھی قسم کا ہے
غیر بھی قسم بھی نقصان سے خالی نہین جس کی تفصیل یہ ہے مضر پھیپھڑون کو نقصان پہونچاتی ہے

زبان اور تالو میں خشونت پیدا کرتی ہے زبان پھٹ جاتی ہے نسیان اور مروڑ اور نفخ پیدا کرتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے اس سے جو خلط بنتا ہے وہ گاڑھا اور چکنا ہوا اور گرم ہوتا ہے **مصلح** گرم مزاج وغیرہ کے لیے کاسنی اور تازہ دودھ تھوڑے سے شہد کے ساتھ مصلح ہے نفخ اور دیر ہضمی کے لیے انیسون

بدل کولی کاندا یعنی پیاز دشتی

بلپچم (دھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون لام و فتح بائے فارسی وسکون میم

صفات وشناخت ایک قسم کا زم پتھر ہے جو ہموار اور نازک اور صاف اور روشن اور سفید ہوتا ہے سنگھا میں پیدا ہوتا ہے تین قسم پر ہے (۱) عسلیہ یعنی سفید مائل بسرخی شہد کی طرح (۲) لبنیہ یعنی سفید دودھ کے مانند (۳) کھریہ یعنی کھریا مٹی کی طرح۔ پہلی قسم سب سے بہتر ہے اور تیسری قسم بہت ضعیف ہے درازی میں ٹوٹتا ہے۔ تختہ پر چیز سے رگڑ جاتا ہے۔ ہندروں کے بچے تختی کو کوئلے سے سیاہ کرکے بجائے قلم کے اس سے لکھتے ہیں۔ سفید حرف آتے ہیں **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجے میں ہے۔

خواص وفوائد رادع ہے محلل [illegible] ہے۔ جاری خون کو روکتا ہے۔ سیلان رحم وغیرہ کو فائدہ دیتا ہے اسکو پیسکر مسوڑھوں اور دانتوں پر ملنے سے مضبوط ہوتے ہیں اگر دانتوں کی جڑوں سے خون جاری ہو تو بند ہو جاتا ہے۔ ساڑھے تین ماشہ بلپچم اور ساڑھے تین ماشہ مصری کو پیسکر پھانکنا پرانے پرمیہ کے واسطے مجرب ہے۔ وید کہتے ہیں کہ امراض رحم اور فرج کی سوزش اور درد کو نافع ہے چہرے پر اسکا سفوف ملنے سے رنگ روشن ہوتا

بلخنتہ (افریقہ)

بکسر بائے موحدہ ولام وسکون خائے نقطہ دار و فتح تائے فوقانی بعضے اسکو بلخنیہ یعنی تائے فوقانی کی جگہ یائے تحتانی سے لکھتے ہیں اور خائے معجمہ کی جگہ حائے حطی سے بھی آیا ہے انطاکی کے تذکرے میں بلخنتی ہے

تا کی جگہ یائے تحتانی سے

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے کہ زمین پر اسکا چھتا پھیلتا ہے شاخیں پتلی پتلی اور سرخ رنگ اور باہم ایک دوسری میں ملی ہوتی ہیں اور آپس میں سب شاخیں الجھی ہوئی ہوتی ہیں پھول سرخ اور سفید ہوتا ہے پہلے درجے میں گرم اور مائل بخشکی ہے ورم اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے لطافت پیدا کرتی ہے اخلاط کو کاٹتی ہے جونک کو مار ڈالتی ہے اس امر میں بے نظیر ہے اسکو جوش دیکر اس پانی سے غرغرہ کرنے سے حلق کی چپٹی ہوئی جونک چھوٹ جاتی ہے کیسا ہی ورم ہو اسکے پتوں کے لیپ سے جاتا رہتا ہے بلکہ اسکے پتوں کے جوشاندہ کے ساتھ نطول کرنے سے بھی ورم تحلیل ہو جاتا ہے اسکو کھانے کے کام میں طبیب نہیں لاتے جن لوگوں نے اسکو گیلانی کی شرح سے عشبہ سمجھا ہے یہ غلط ہے اسکی جڑ کا نام بلخنتہ

بفتح بائے موحدہ وسکون لام وفتح خائے معجمہ وفتح نون وسکون ہا تحریر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ جڑ تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے مواد کو بہت شدت سے کاٹتی ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے باقی فوائد دوسرے اجزا کے سے ہیں

بلسکی (ع)

بضم بائے موحدہ وفتح لام وسکون سین مہملہ وکسر کاف وسکون یائے تحتانی اسکو **بلسی** بھی کہتے ہیں +

صفات وشناخت ایک گھاس ہے جس میں لمبی لمبی شاخیں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ شاخیں مربع اور کھردری ہوتی ہیں ان شاخوں پر پتے ہوتے ہیں جو تھوڑے سے گول ہوتے ہیں اور یہ الگ الگ ہوتے ہیں وضع انکی مجیٹھ کے پتوں کی سی ہوتی ہے پھول سفید ہوتا ہے بیج سخت اور گول ہوتا ہے جسکا بیج کا حصہ کچھ ابھرا ہوتا ہے اسکے پتے ایسے کھردرے ہوتے ہیں کہ کپڑوں سے الجھتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجے تک گرم وخشک ہے بعض مرکب القویٰ بتاتے ہیں اور خشکی وگرمی اسپر غالب ہے خشکی گرمی سے بڑھی ہوئی ہے

خواص وفوائد اس دوا میں قوت جلا تھوڑی سی لطافت کے ساتھ ہے اسکو پرانی چربی کے ساتھ خنازیر پر ملیں تو تحلیل ہوجائیں اسکے پتوں کو کوٹ کر پانی نچوڑکر روغن گل یا روغن بنفشہ کے ساتھ کان میں ٹپکانے سے اسکے درد کو تسکین ہوتی ہے سانپ یا اور زہریلا کاٹے کھائیں تو اسکے پتے وغیرہ کا رس ایک تولہ دو ماشہ لیکر بہت عمدہ شراب میں ملاکر پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے یا ایسا کریں کہ ساڑھے ستر ماشہ اسکے پتے کھلا کر اوپر سے شراب پلا دیں ۔

بلسو (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون لام وضم سین مہملہ وسکون واو دکن میں کاری کا پیڑ کہلاتا ہے سنسکرت میں کارڑی پنڈرو کا رایعل بولتے ہیں

صفات وشناخت ایک جنگلی درخت ہے اس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں بڑے بڑے اور موٹے موٹے کانٹوں سے بھرا ہوتا ہے اور ہر کانٹے کے تلے دو پتے مسلسل مہندی کے پتوں کی طرح اور کسی قدر اسکے پتوں سے چھوٹے لگے ہوتے ہیں پتوں کے درمیان میں پھول آتے ہیں پھر اس میں پھل آتے ہیں اور ہر ہر جگہ ایک پھل سے تین پھل تک ہوتے ہیں قد انکا فالسے کے دانے کے برابر ہوتا ہے مگر فالسے کے دانے سے تھوڑے چپٹے ہوتے ہیں خام پھل کچے اور نیم خام زرد در زعفرانی پک کر سرخ ہوجاتے ہیں ہر ایک پھل کے اندر ایک بیج سے تین تک گردہ کی شکل کے نکلتے ہیں پھل کا مزہ چرب وشیریں اور کسیلا ہوتا ہے **طبیعت** پھل گرم وتر ہے

خواص وفوائد پھل مقوی باہ اور شہوت جماع زیادہ کرتا ہے جریان کو دفع کرتا ہے وید کہتے ہیں کہ بادی ہے اور قبض پیدا کرتا ہے پرمیہ اور جریان منی و مذی کو نافع ہے اسکے کچے پتوں کو پکا کر روٹی سے

کھاتے ہین وہ پتے ریاح پیدا کرتے ہین پیٹ پھلاتے ہین بھوک کم کرتے ہین پیشاب کے امراض درد دستون اور سنگرہنی کو نافع ہین تپ کو فائدہ دیتے ہین بلکہ ایک پہر مین دور کرتے ہین۔

بلور

بکسر بائے موحدہ و فتح لام مشدد و سکون واو و رائے مہملہ موقوف۔ حجر البلور (ع)

صفات وشناخت معدنی پتھر ہے زمرد سے نرم اور شیشے یعنی کانچ سے سخت ہوتا ہے زمرد جتنا ہوتا اتنا ہی بڑا ہے سفید شفاف اور نہایت درخشان ہوتا ہے اور شیشے سے زیادہ اس مین سے چیز صاف نظر آتی ہے عمدہ وہ ہے جو نہایت سفید اور صاف ہو ارسطو کہتا ہے کہ بلور شیشے کی قسم سے ہے جو مجتمع ہو گیا ہے اور نفع زیادہ بلا ہو اچھا رنگ پیدا کر لیا ہے حکیم ابو العلا بن زہر کہتا ہے کہ شیشے کی طرح آگ مین پگھل سکتا ہے در نجف بھی اس کی ایک قسم ہے اور عمدہ ہے گرطب مین کم مستعمل ہے بعض کہتے ہین کہ بلور ایک قسم کا پانی ہے جو سائل ہو کر جم جاتا ہے اصلی سنگ بلور کی شناخت یہ ہے کہ ایک پتھر پر ہلدی رگڑین اور جب ہلدی کا رنگ نکل آئے تو عینک کا تال بیچ کھولکر عینک کے فریم سے علحدہ کرکے اور ایک کنارہ اسکا اسی پتھر پر جہان ہلدی رگڑی تھی رگڑین اگر وہ پتھر ہوگا تو ہلدی کا رنگ پیلا رہیگا کوئی تبدیلی نہ ہوگی اور اگر رنگ مین سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ پتھر نہین کانچ ہے آئے مین یہ خوبی ہے کہ اگر اسکو ذرا پھیر دیا جائے تو شیشہ بھی اس مین ایسا ہی دکھائی دیتا ہے جیسا کہ پتھر نظر آتا ہے بکری کے لہو مین اسکو رکھنے سے جلا بڑھتی ہے

طبیعت سرد وخشک ہے

خواص و فوائد اسکو باریک پیسکر آنکھ مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے بچون کے گلو مین لٹکانے سے رعشہ اور نیند مین چونک پڑنے اور رونے کو بالخاصہ مفید ہے اسکو پاس رکھنے سے مشوش خواب نہین دکھائی دیتے اسکو ہمیشہ دیکھتے رہنے سے سبل کا عارضہ دفع ہوتا ہے اسکو پاس رکھنے سے دانتون مین درد نہین ہوتا یہ اسکی خاصیت ہے اسکے لگانے سے آنکھون کی کھجلی جاتی رہتی ہے دودھ والی عورت کی چھاتیون پر اسکے لگانے سے دودھ بڑھتا ہے اسکی ایسی عینک بنا دین کہ اس کا بیچ کا حصہ دلدار اور آس پاس کا پتلا ہو اور وہ عینک تری ہو اور اسکو سورج کے مقابل رکھین اور تلے اسکے روئی یا سوت رکھدین تو جلد ان مین آگ لگجائے شیشے کی عینک سے بھی یہ اثر پیدا ہوتا ہے۔

بلوط (ع)

بضم بائے موحدہ و ضم لام مشدد و سکون واو معروف وطائے حطی موقوف۔ اور بائے موحدہ کے فتح سے بھی آیا ہے۔ بالوط (ف) ثمرۃ الفواد (ع) سیتا سپاری (ھ) ۷

صفات وشناخت ایک بڑے درخت کا پھل جو فندق کے درخت کی طرح ہوتا ہے پہاڑون اور پتھر کی زمینون مین پیدا ہوتا ہے پتے اسکے سبز اور چکنے اور تھوڑے سے گول ہوتے ہین جب مطلق بلوط بولتے ہین تو پھل

مراد ہوتا ہے جسکا پوست سبز مغز سفید ہوتا ہے۔ اور صورت مین گول اور دراز ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمین ہین (الف) شیرین۔ اسکو کھاتے ہین اسمین خفیف سی تلخی بھی پائی جاتی ہے (ب)، تلخ اسکو نہین کھاتے۔ دیلم اور طبرستان مین دونون قسمین ہوتی ہین۔ امین الدولہ نے محمد بن احمد اور جالینوس سے نقل کیا ہے کہ بعض شہر دیمین بلوط کے درخت مین ایک سال بلوط آتا ہے اور ایک سال مازو پیدا ہوتا ہے صیدنہ ابوریحان کے مترجم نے کہا ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے جس طرح پستے کے پیڑ مین ایکسال پھل بغیر سینگ کا آتا ہے اسے بزغنج اور گل پستہ کہتے ہین اور دوسرے سال مغز دار پھل پیدا ہوتا ہے یہی پستہ ہے مگر یہ قول تحقیق کے خلاف ہے صحیح یہ ہے کہ ایک سال بلوط کے درخت مین پھل عمدہ اور بڑا پیدا ہوتا ہو اور دوسرے سال ناقص اور کم مغز مشابہ مازو کے ہوتا ہے اور حقیقت مین مازو نہین ہوتا ہے اور مازو بھی کوئی پھل نہین ہے بلکہ درخت کے پتے کی بلوط ہے جو جم جاتی ہے بہتر وہ بلوط ہے جو موٹا اور پکا ہوا ہو تلخ بلوط افعال وخواص مین مازو کا قائم مقام ہے شیرین کے تازہ پھل کو آگ مین جھلجھلا کر گرما گرم نمک کے ساتھ یا پھیکا کھاتے ہین بڑا مزہ دار ہوتا ہے جن ملکون مین اسکے درخت ہین وہان کے کسان سکھا کر مینگون کا آٹا پیسکر روٹی بھی پکاتے ہین۔ ایک قسم شاہ بلوط کہلاتی ہے ذکر اس کا شین کے باب مین ہوگا اُسکو اسکی پہلی شیرین قسم نہین پہونچتی **طبیعت** بلوط کی شیرین قسم دوسرے درجے مین سرد وخشک ہو اور بعض کہتے ہین کہ پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہے اور کڑوی قسم پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہو اور بعض کہا ہے کہ کڑوی قسم تیسرے درجے کے پہلے مرتبہ مین خشک ہو اور اس پھل مین باوجود خشکی کے رطوبت فضلیہ بھی ہے مگر چھلکے مین نہین صرف مینگ مین ہے اسی لئے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اسکے درخت کے دوسرے اجزا بھی سرد وخشک ہین اسکے باریک ریشو نمین خشکی زیادہ ہے جو خشکی پیدا کرتے ہین۔

خواص وفوائد تلخ قسم قابض ہے اور شیرین قسم مین قبض کم ہے اسکے پتے اور جڑ بھی قابض ہین اسکے تمام اجزا اعضا کو قوت بخشتے ہین جالینوس کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دانہ کے غلے کی تمام قسمون سے بلوط مین غذائیت زیادہ ہے یہانتک کہ گیہون کی روٹی کے قریب قریب ہو مگر اس سے جو خون بنتا ہے وہ عمدہ نہین بنتا اور دیر خون ثقیل بھی ہوتا ہے بلوط دیر مین ہضم ہوتا ہے اور جب ہضم ہوجاتا ہے تو خون اس سے زیادہ بنتا ہے مدت سے دست آتے ہون تو بلوط کے استعمال سے بند ہوجاتے ہین بلوط سدہ پیدا کرتا ہے کسی عضو سے خون جاری ہو تو اسے روکتا ہے خفقان کو مفید ہے فم معدہ کی وجہ سے متلی ہو تو اسے دور کرتا ہے پیچش اور آنتون کے زخم کو نافع ہے اگر اسکو جلا کر لگائین تو پیشاب زیادہ آئے اور دست بند ہوجائین سور با بکری کی چربی کے ساتھ بلغمی اورام اور بیخ ران کے ورم پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اورام گرم پر ابتدا مین اس کا لگانا بہت بہتر ہے منہ آجائے تو اس کا سفوف بغیر جلائے یا جلا کر چھڑکین رحم سے سفید رطوبت نکلتی ہو تو اسکو پیسکر اُس مین رکھنے سے بند ہوجاتی ہے دو حصہ بلوط ایک حصہ کندر پیسکر زیتون کے تیل مین ملا کر عرصے تک ہمیشہ کھانے سے بار بار پیشاب کا آنا اور قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا اور سوتے مین پیشاب کا نکل جانا موقوف ہوجاتا ہے

اور اسکے کھانے سے منی اور مذی کا جریان بھی بند ہوجاتا ہے اسکو جلا کر ہموزن سعد کے ساتھ پیسکر دونون کے برابر کھانڈ ملاکر ہر روز سات ماشہ پھانکنے سے سات دن مین قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا بند ہوتا ہے بلوط مین یہ عیب ہے کہ اسکے کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اس مین غلظت ہونیکی وجہ سے معدے مین بخارات پیدا ہوجاتے ہین اور وہ سر کی طرف چڑھ کر سر مین بند ہوجاتے ہین کیونکہ بلوط کے قبض کی وجہ سے سر کے مسامون مین سدے پیدا ہوجاتے ہین۔ ابن زہر کہتا ہے کہ پُرانی شراب مین پیسکر بالون پر لگانے سے سیاہ اور جڑین قوی ہوجاتی ہین اسکے درخت کی جڑ کو پیسکر رحم مین رکھنے سے بھی رطوبات کا جریان موقوف ہوجاتا ہے اسکے پتے بھی قابض ہین انکو پیسکر زخمو نپر برکنے سے خشکی پیدا ہوجاتی ہے لہو کا جریان رک جاتا ہے زخم بھر جاتے ہین اگر اسکے درخت کی چھال کو کُتر کر پکاکر پہلے بالون کو کھریا مٹی سے دھوکر بعد اسکے اس چھال کو بالو نپر لگاکر ایک رات بندھا رکھین تو خوب سیاہ ہوجائین بلوط کی ترلکڑی کو جلانے سے جو رطوبت ٹپکتی ہے اسکے لگانے سے بھی بال سیاہ ہوجاتے ہین اسکی لکڑی کی راکھ بھی قابض ہے جس کسی عضو سے خون جاری ہو اُسپر اسکو برکنے سے بند ہوجاتا ہے اسکی راکھ دانتو نپر ملنے سے اُجلے ہوجاتے ہین مقعد اور عضو تناسل کے زخمو نپر اسکے چھڑکنے سے زخم بھر جاتے ہین مضر مصلح اسکو زیادہ کھانے سے پیٹ مین نفخ پیدا ہوتا ہے معدے مین ثقل پیدا ہوتا ہے ہضم ہونا دشوار گذرتا ہے اسکی روٹی تو بے حد ثقیل ہے درد سر پیدا کرتا ہے سودا بڑھاتا ہے سدے ڈالتا ہے مصلح اسکا سکنجبین اور قند ہین معدے کو بھی مضر ہے اصلاح اسکی اس طرح ہوسکتی ہے کہ بھونکر شکر کے ساتھ کھائین اور اسکی دونون قسمین نفاخ ہونے مین مساوی ہین اور دونون حلق اور شانے کو نقصان پہونچاتی ہین اس بات کی اصلاح کھانڈ اور سکنجبین اور سبستان کے بھجون سے ہوتی ہے **بدل** محیط مین لکھا ہے کہ اسکا بدل خرنوب ہے اور مخزن مین خرنوب ہندی لکھا ہے اور خرنوب ہندی کی تفسیر املتاس کے ساتھ کی ہے اور یہ قیاس مین نہین آتا دوسری کتب مین خرنوب ہندی کی تفسیر قرظ کے ساتھ بھی کی ہے جس سے اقاقیا حاصل کرتے ہین اور یہ درست ہوسکتا ہے **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ سے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تک اور رعق یہ ہے کہ مین دانے سے زیادہ کھائین ورنہ نفخ اور ثقل اور ناگوار قبض پیدا کردیگا اور دقت سے ہضم ہوگا۔

بلوط الارض (ع)

صفات وشناخت کمازریوس کو بھی کہتے ہین اور ایک اور ردیدگی کی جڑ کا بھی نام ہے اور مقصود اس جگہ ذکر کرنے سے یہی دوسری قسم ہے اسکے پتے کاسنی کے پتون کی طرح چوڑے اور سبز ہوتے ہین ریت کی زمین مین اور کولان کے سائے مین بھی جو جدوار سفید اندلسی ہے پیدا ہوتی ہے جڑ مستعمل ہے مزے مین اس جڑ کے شیرینی اور تھوڑی سی تلخی ہوتی ہے جیسے کہ بلوط کے مزے مین ہوتی ہے اور شکل بھی بلوط ہی کی سی ہوتی ہے اور یہ جڑ زمین کے اندر رہتی ہے ساق اور شاخ نہین ہوتی پتے زمین مین سے نکلتے ہین

طبیعت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض خشک پہلے درجے مین بتاتے ہین۔
خواص وفوائد یہ جڑ لیسدار فضول کو کاٹ کر نکالدیتی ہے اعضاے باطنی کے سدے دور کر دیتی ہے پیشاب اور حیض کا خون اس سے کھل کر آتا ہے اسکو پیکر شہد مین ملاکر کھانے سے تلی کا ورم اور مرض رفع ہوتا ہے اسکے لیپ سے پرانے پھوڑون کا تنقیہ ہوتا ہے بدگوشت کٹ جاتا ہے اور پھوڑون کا بڑھجانا رک جاتا ہے مثانے کی پتھری کو مثاتی ہے **قدر خوراک** ساڑھے تین ماشے سے ساڑھے سات ماشے تک

بلوطی بضم اول

صفات وشناخت ایک روئیدگی ہے جسکے پتے لسن کے پتون کی طرح ہوتے ہین رنگ سبز سیاہی مائل ہوتا ہے اور اکثر کثرت سے رونگٹے ہوتے ہین شاخین مربع ہوتی ہین اور رنگ انکا سیاہ ہوتا ہے اور کثرت سے آتی ہین ان شاخون پر رونگٹے ہوتے ہین اور ایک ہی جڑ سے سب نکلتی ہین پھول گول ہوتا ہے رنگ اسکا زردخاکی ہوتا ہے بو تیز ہوتی ہے بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ اس کے پتے فراسیون کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر رنگت انسے زیادہ سیاہ ہوتی ہے اور روان بھی اُسکے پتون سے زیادہ ہوتا ہے **طبیعت** اسکی جڑ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بیجون کی بھی یہی طبیعت ہے اور پتے دوسرے درجے کے پہلے مرتبے مین گرم وخشک ہین۔
خواص وفوائد اسکے پتون کو کوٹ کر شہد ملاکر ایسے خبیث زخمون مین پیپ بھری ہوئی ہو لگانے سے صاف ہوجاتی ہے اگر اسکو بھوبھل مین اتنی دیر دبا رکھین کہ رطوبت سوکھ جاے پھر بواسیر کے مسون پر باندھدین تو بڑا نفع ہوا اسکو نمک کے ساتھ بوانے کتے کے کاٹے کے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے یہ افعال وخواص مین فراسیون کی طرح ہے فراسیون اگر نہ ملے تو بضرورت اسکو کام مین لانا چاہیئے
بدل نصف وزن فراسیون **مقدار خوراک** بیج ساڑھے چار ماشہ اور جڑ سوا دو تولہ تک۔

بلی (ھ)

بکسر باے موحدہ ولام مشدد مکسور ویاے معروف۔ گربہ (ف) سنور (ع)
صفات وشناخت مشہور ومعروف جانور ہے دو قسم کا ہوتا ہے اہلی اور وحشی اور بلاؤ کو بھی اس کی دریائی قسم جانتے ہین۔ ایک قسم کی جنگلی بلی ہے جسکا نام مشک بلائی ہے اسکی مستی کو ساکھوا اور زباد کہتے ہین اودیپور میواڑ مین مجھ سے کئی سوارون نے بیان کیا ہے کہ ہمنے اڑنے والی بلی دیکھی ہے جسکے چمگادڑ کے سے بازو تھے اسکی تصدیق یونانی کتابون سے بھی ہوتی ہے جن مین لکھا ہے کہ ایک قسم کی بلی ہوتی جسکے بازو چمگادڑ کے سے ہوتے ہین کائی گدہاے دم تک لگے ہوتے ہین سوارون نے اسے اس طرح اُڑتے دیکھا کہ اُڑ کر ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ پر جا بیٹھتی تھی باقی منہ ہاتھ پاؤن دم سب بلی کی طرح تھے اور ویسے ہی ان اعضا پر بال تھے دھرپاد گرملا تہ اودیپور میواڑ کے ضلع مین سیتلا ماتا کے مقام پر کرنیل ہنٹ صاحب رزیڈنٹ کا مقام

ہوا اُنھون نے اپنے ڈیرے کے پاس ایک درخت پر اڑنیوالی بلی دیکھی جو ایک دوسرے پیڑ پر سے آگئی تھی اُسکے گولی ماری وہ گر گئی تو بہت سے آدمیون نے اُسے دیکھا اُسکے چمگادڑ کے سے بازو تھے اور باقی اعضا بلی کی طرح تھے

طبیعت اہلی کا گوشت دوسرے درجے مین گرم ہے اور رطوبت اُسپر غالب ہے اور جنگلی کا گوشت دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے گیلانی کہتا ہے کہ بلی کا گوشت تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے مگر گرمی خشکی سے بڑھی ہوئی ہے بعض نے گرم وتر کہا ہے اور بعض نے سرد بتایا ہے جنگلی کے گوشت مین خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اسمین گرمی بھی اہلی کی گرمی سے بڑھی ہوئی ہے بلی کا پوستین بھی گرم وخشک ہے اسکا گوہ بہت گرم ہے۔

خواص وفوائد اس کا گوشت بوزمون اور مرطوبین اور درد مفاصل ونقرس ودق کو موافق ہے درد پشت کو مفید ہے بواسیر کو نفع دیتا ہے گردے اور مثانے کو گرم کرتا ہے محققین یہ کہتے ہین کہ اہلی بلی کا گوشت جنگلی کے گوشت سے خراب ہوتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اسکے مزاج مین رطوبت ہے اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سڑی بسی اور کثیف چیزین اور خراب کیڑے مکوڑے کھاتی رہتی ہے اسی لیے اس کا گوشت ہضم بھی دیر مین ہوتا ہے اور بدن کو خراب کرتا ہے اسکے تازہ گوشت کو نقرس پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے اسکے گوشت کے باندھنے سے کانٹا اور پیکان نکل جاتا ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے اس کے جگر کے خواص مین سے یہ بات ہے کہ جب اسکو عورت کے باندھ دین جسکے خون حیض یا خون استحاضہ جاری ہو تو بند ہوجاتے ہین بلی کو پاس سلانے اور بٹھانے سے جو اسکی سانس آدمی کے حلق مین پہونچتی ہے تو اس سے کبھی کبھی سل کا مرض پیدا ہوجاتا ہے اور مبتلا ہونے لگتا ہے اسکے گوہ کو روغن گل مین حلکر کے تپ کی باری کے روز لیپ کرنا باری کو روکتا ہے زخم مین اسکو رکھنے اور اسکو سلگا کر رحم مین دھوان پہونچانے سے شیمہ نکل جاتا ہے اس کا بھیجا کھانا گردے کو قوی کرتا ہے اور اسکے درد کو مٹاتا ہے قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا مرض دفع کرتا ہے اسکی ہڈی کی مینگ قطرہ قطرہ پیشاب آنے اور درد گردہ کو نافع ہے بلی کا پتا خاص کر سیاہ بلی کا چنبیلی کے تیل مین ملا کر لقوے کے مرض پر لیپ کرنا مفید ہے ولادت کے وقت بچے کی آنکھ مین اسکے پتے کو لگانے سے نگاہ ایسی تیز ہوجاتی ہے کہ اُسکو رات مین بھی نظر آنے لگتا ہے بلی کا گوشت ایک برتن مین بھر کر گل حکمت کرکے جلا کر راکھ کو سرکے مین ملا کر انگلیون کے درمیان کے گھاؤ پر لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بلی کا پتا دو تین دو ماشہ کی مقدار مین کھانے سے لقوے کو نفع ہوتا ہے ارسطو کہتا ہے کہ بلاؤ کے خصیہ کو سکھا کر پیکر سونگھنے سے جذام کو نفع ہوتا ہے وحشی بلی کا گوشت تمام افعال مین اہلی کے گوشت سے قوی ہے جنگلی بلی کے گوشت کو بہت سے پانی مین ابال کر اُس مین بیٹھنے سے درد کمر اور نقرس کو نفع ہوتا ہے اور کفتار یعنی ہونڈار کے جوشاندے کے برابر مفید ہے اسکے بھیجے کی دھونی رحم مین پہونچانے سے حمل گر جاتا ہے اس بھیجے کو بواسیر کے مسونپر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے گوشت اس کا دق کے مریض کو نافع ہے بلی کی کھال کا پوستین بنا کر پہنے سے بدن مین گرمی آتی ہے اور لومڑی کے پوستین کا قائم مقام ہے مجربات اکبری مین لکھا ہے کہ بلی کی بیلی کو رگڑ کر بھگندر پر لیپ کرنے سے جاتا رہتا ہے اور صاحب خلاصہ کہتا ہے کہ بیٹھنے کی ہڈی کے لیپ سے ناصور کی زیادتی رُک

جاتی ہے۔ بلی کسی کو کاٹ کھائے تو اسکا علاج یہ ہے کہ پیاز اور پودینے کا ضماد کریں۔ بلی کی مستی سودا اور بلغم کو دفع کرتی ہے آنکھ کو نفع دیتی ہے متلی پیدا کرتی ہے ابن زہر لکھتا ہے کہ کندش کے کھلا دینے سے بلی کی بھوک جاتی رہتی ہے اسکی ناک کو روغن گل سے چکنا کرنے سے مرجاتی ہے اور اسکے سر کو شراب لگانے سے دیوانی ہو جاتی ہے۔
وید کہتے ہیں کہ بلی کا گوشت شیریں اور گرم و تر ہے بدن میں گرمی پیدا کرتا ہے باد و بلغم کو دفع کرتا ہے۔

بلی لوٹن (ھ)

بکسر بائے موحدہ و کسر لام مشدد و یائے معروف و ضم لام دوم و واو مجہول و فتح تائے ثقیل و سکون

ترہ گربہ و بادرنگبویہ و ترنگان (ف) بادرنجبویہ و ترنجان (ع)

صفات و شناخت: ایک گھانس ہے خوشبودار سبز سیاہی مائل قدرے تلخ اسپر بلی عاشق ہے جب اسکو دیکھ لیتی ہے تو مارے خوشی کے اسپر لوٹتی ہے عجیب و غریب حرکات کرنے لگتی ہے اسی لئے اسکو بلی لوٹن کہتے ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) ایک چھوٹی قسم اسکے پتے چھوٹے اور لطیف اور پتلے اور طولانی ہوتے ہیں کنارے دندانے دار ایک پتے کے اجزا ہوتے ہیں آری کے دانتوں کی طرح ساق میں سے اسکی بہت سی شاخیں نکلتی ہیں اور پھول اسکا بنفشئی سرخی مائل ہوتا ہے اسکو دوسرے ساگوں کی طرح پکا کر روٹی سے کھاتے ہیں یہ قسم ربیع میں پیدا ہوتی ہے اور ہر سال اسکے بیج سے اگتی ہیں جڑ نہیں پھوٹتی بیج اسکے السی کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اسکے چھوٹے ہوتے ہیں رنگ ان بیجوں کا خاکی ہوتا ہے اسکو بقلۃ الاترجیہ اور ترنجان کہتے ہیں (۲) دوسری قسم بڑی اسکی خوشبو پہلی قسم کی خوشبو کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے اسکی خوشبو تیز ہوتی ہے اور پتے لمبے نہیں ہوتے بلکہ گولائی لئے ہوئے ہوتے ہیں رنگ ہلکا سبز پستئی رنگ کی طرح ہوتا ہے پتوں کے ملنے سے بجورے لیموں کی سی خوشبو آتی ہے اور روان انپر نہیں ہوتا بعض نے لکھا ہے کہ اسکے پتوں کی وضع جنگلی تلسی کی سی ہوتی ہے جیسے سر گول ہوتے ہیں اور تلے کی جانب کنارے تھوڑے تھوڑے کٹے ہوئے بعض نے کہا ہے کہ اسکے پتے کھردرے اور چوڑے اور نعناع کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں ایک جڑ میں سے بہت سی شاخیں اگتی ہیں پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بعض نے نیلا سفیدی مائل لکھا ہے اسمیں بیج کم آتے ہیں یہ قسم صحرائی اور بستانی ہوتی ہے اور بادرنجبویہ کا اصل طور پر اطلاق اسی پر ہوتا ہے ہر سال اسکی جڑ پودینے کی طرح سبز ہو کر اسمیں سے شاخیں پھوٹنے لگتی ہیں بلی خاص اسی قسم پر عاشق ہے ایک جماعت دونوں قسموں کو ایک جانتی ہے اور یہ درست نہیں اور یہ نہ وہ بالنگو ہے جس کے بیج عطار فروخت کرتے ہیں اگرچہ اس کا بھی ایک نام بالنگو لکھا ہے بعض نے لکھا ہے کہ اسکی شاخیں مربع ہوتی ہیں انسے خوشبو آتی ہے بیج اسپغول کے دانے کے برابر ہوتا ہے مگر رنگ اس کا سیاہ ہوتا ہے اور اس سے خوشبو آتی ہے جڑ اسکی خربق سیاہ کی طرح ہوتی ہے اور اس میں دارچینی کی سی خوشبو ہوتی ہے یہ اکثر تر اور نمناک زمینوں میں اگتی ہے اور قوت اسکی فراسیون کی طرح ہے اور یہ ریحان کی ایک قسم ہے خاصکر اس حالت میں جبکہ پھول اس کا سفید ہو اور شاخیں ہری اور مربع ہوں بیج زیادہ آتے ہوں بستانی قسم اسکی دراصل ایک طرح کا ساگ اور بھاجی ہے

طبیعت پہلے درجے کے درمیان مین گرم وخشک ہے بعض کہتے ہین کہ تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض پہلے درجے مین گرم وخشک مانتے ہین بعض کہتے ہین کہ گرمی تو اعتدال کے ساتھ ہے اور خشکی دوسرے درجے مین ہے اور محققین پہلے قول کو زیادہ صحیح جانتے ہین بعض نے کہا ہے کہ یہ اختلاف بستانی اور صحرائی کے اعتبار سے ہے بعض کہتے ہین کہ پہاڑی اور جنگلی قسم دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بستانی پہلے درجے مین اور تازہ بہتر ہے

خواص و فوائد دل کی تفریح اور تقویت مین اسکو عجیب خاصیت حاصل ہے اسکی تفتیح اور خوشبو اور اسکا قبض ان باتون کو مدد پہونچاتا ہے اسکے دل کو قوت پہونچانے کی دو وجہین ہین ایک خاصیت اسکی دوسرے اسکا سودا کو تحلیل کرنا اور دل کے خون کو صاف کرنا اور سوداوی بخار روح سے کم کرنا ان فوائد کے لیئے تر تازہ بلی لوٹن دو ماشہ کم چھ تولہ تک اور خشک ایک ماشہ کم تین تولہ تک دیتے ہین حواس اور ذکاوت اور حفظ اور معدے اور باہ کو بھی قوت بخشتی ہے دماغی سدے کو کھولتی ہے لطافت پیدا کرتی ہے کابوس اور کل امراض بلغمی وسوداوی کو مفید ہے تنگی سے سانس آنے اور وحشت سوداوی اور غشی ورمروڑ اور ہچکی اور گرم سرد امراض کو نافع ہے زہرون کو دفع کرتی ہے خفقان اور وسواس کو مفید ہے ورم کو تحلیل کرتی ہے اسکو چبانے سے شراب کی بدبو اور منھ کی بدبو دور ہوتی ہے اس کے جوشاندے سے غرغرہ کرنا دانتون کے فساد کو نافع ہے تمام امراض سوداوی و بلغمی کو دفع کرتی ہے بدن مین گرمی نفس مین تفریح پیدا کرتی ہے اسکو پانی مین پیسکر نمک ملا کر لیپ کرنے سے خنازیر کو صحت ہوتی ہے اور جن پھوڑون مین پیپ بھری ہو انکو صاف کرتی ہے سرکے کے ساتھ بھی مفید ہے اسکا لیپ سوداوی کھجلی اور نملہ اور نار فارسی اور آکلہ کیلیے نافع ہے آنکھ کے قریب یا اس ورم ہو تو اسکے لگانے سے تحلیل ہو جاتا ہے اگر سر پر درد ہو تو اسے لگانا چاہیئے اسکے لیپ سے جوڑون کے درد کو تسکین ہوتی ہے اسکی جڑ کو گلاب مین جوش دیکر پینے سے ہر قسم کی چوٹ اور عضلات کے صدمے کو نفع ہوتا ہے اس کے سونگھنے سے بھی ذہن صاف ہوتا ہے سوداوی وسواس جاتا رہتا ہے دماغ مین قوت آتی ہے اسکا سدہ دفع ہوتا ہے اسکے پتے کے سونگھنے سے نیند آتی ہے اسکو کوٹ کر شہد مین ملا کر چاٹنے سے سانس کی تنگی اور کھانسی دفع ہوتی ہے غش کو دفع کرتی ہے جذام کو نافع ہے۔ اسکا دل کے سرد امراض مین نفع ہے عورت کی چھاتی مین دودھ جم جائے تو اسکے لیپ سے بکھر جاتا ہے جگر وفم معدہ اور ہاضمہ کو قوت دیتی ہے ہچکی اور متلی کو روکتی ہے معدے مین سردی و تری سے اختلاج ہو تو اسکے کھانے سے نفع ہوتا ہے اسکے کھانے سے خوشبودار ڈکار آتی ہے دل کی کمزوری سے اگر نیند نہ آتی ہو تو اسکے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے معدے اور آنتون سے ریاح کو تحلیل کرتی ہے اسکے کھانے سے سودا سہولت سے دستون کے ذریعہ سے نکل جاتا ہے اسکے ہرے پتون کا رس ساڑھے دس ماشہ لیکر ساڑھے تین ماشہ نطرون ملا کر کھانے سے اختناق رحم۔ آنت کے زخم۔ مروڑ اور بواسیر کو نفع پہونچتا ہے اسکی تر و تازہ جڑ کو رحم مین رکھنے سے حمل گر جاتا ہے اسکے جوشاندے مین بیٹھنا مرض احتباس حیض کو

ھوتا ہے بیج اسکے پتون سے ضعیف ہین سوا دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک بیج پیسکر پھانکنے سے تپ دارزہ کا دورہ بند ہوتا ہے مروڑ کو بھی فائدہ پہونچاتا ہے اسکے سوکھے پتون کے پینے سے بھی یہ فائدہ پہونچتا ہے اسکے ساڑھے سترہ ماشہ پتے پیسکر شراب کے ساتھ پھانکنے سے بورانے کتے اور بچھو اور کرفے زہر کو نفع ہوتا ہے اور اسکے جوشاندہ کے ساتھ دھارنے اور اسکے پتون کا لیپ کرنے سے بھی ان جانورون کا زہر دفع ہوتا ہے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بادرنجبویہ ساڑھے چار ماشہ نطرون کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کی کھمبی کا زہر دفع کرتا ہے اسکے استعمال سے یہانتک غم و وحشت کو نفع ہوتا ہی کہ عشق زائل ہوجاتا ہے اسی لئے اسے مفرح القلب المحزون کہتے ہین اگر اسکو شہد مین ملاکر جوش دین تو اسکی خوشبو اور مزہ عمدہ ہوجاے۔

وید کہتے ہین کہ یہ تین قسم کی ہوتی ہے سفید اور کالی اور زرد ان مین سے وہ پہلی قسم کی تیز اور گرم اور خشک اور سرد اور ملتہب ہے بھوک پیدا کرتی ہے مرغوب ہے ہضم کے وقت حرارت معدہ وحرارت غریزی کو زیادہ کرتی ہے اور دوسری قسم شیرین و تلخ۔ دافع شور وا ورام اور دافع عسر ولادت ہے بلغمی و ریحی امراض کو نفع پہونچاتی ہے ضعف اشتہا عسر البول۔ زہر۔ یرقان۔ سول۔ مغص۔ نفخ کو دفع کرتی ہے ضعف باہ کو مٹاتی ہے قولنج اور دور کرتی ہے دادکو اور پیٹ کے کیڑون کو مفید ہے دمہ کھانسی ضعف دل خارش تپ جذام اور ریشے کو دفع کرتی ہے مضر جو گردون کو مضر ہے اسکو ہمیشہ کھانے سے اور سونگھنے سے سر پر درد ہونے لگتا ہے زیادہ اور ہمیشہ کھانے سے پیشاب مین جلن پیدا ہوجاتی ہے اور گرم مزاج والے کے جگر کو نقصان پہونچاتی ہے مصلح جو گردون کے لیئے ببول کا گوند یا کندر اور درد سر کے لیئے بادرنجبویہ کے استعمال کے بعد انار کے دانون کو چوسنا اور پیشاب کی سوزش کے لیئے دھنیا اور جگر کے لیئے ریباس بدل جھونی رشیم اور رودنہالی کجورے کا چھلکا۔ یادرکھو کہ مرزنجوش اور فرنجمشک اور شاہ سفرم اور مرماحوز اور بلی لوٹن یہ سب آپس مین قریب قریب ہین ایک دوسرے کا بدل اور قائم مقام واقع ہوسکتا ہے **مقدار خوراک** خشک دو تولہ ۱۱ ماشہ تک اور تازہ پانچ تولہ دس ماشہ تک بعض نے کہا ہے کہ خشک سات ماشہ تک اور تر و تازہ دو تولہ گیارہ ماشہ تک اور بیج نو ماشہ تک اور ہرے پتون کا رس پانچ تولہ دس ماشہ تک جیسا کہ صاحب جامع کے قول سے ظاہر ہے۔

بن بیل (دھ)

بفتح بائے موحدہ و سکون نون و کسر بائے موحدہ دوم و سکون یائے مجہول و لام موقوف **صفات وشناخت** تالیف شریفی مین لکھا ہے کہ جنگلی رائے بیل کا پھول ہے بلسانی رائے بیل کا نام بیلا ہے۔ محیط کے بیان سے کنڈا اور بن بیل ایک ہی معلوم ہوتے ہین کیونکہ اس مین کند کے اندر لکھا ہے کہ وہ جنگلی رائے بیل ہے اور کہا ہے کہ اسکا نام سنسکرت مین کشپ گندھا ہی

اور نگھنٹ پرکاش مین ذکر کیا ہے کہ پشت گندھا چھوٹی سفید جوئی کا نام ہے **طبیعت** وید لکھتے ہین کہ سرد وسبک ہی اور حکیم شریف خان کہتے ہین کہ اسکے پھول کی طبیعت گرم ہی اسیطرح روغن کی طبیعت بھی گرم ہے
خواص و فوائد دستون کو نافع ہے مدر بول مخرج سنگ مثانہ ہی دافع بلغم وباد ہے پیشاب کی دشواری کو نافع ہے صفرا اور زہر کا فساد دور کرتا ہے دردسر کو نافع ہے اسکے پھولونین سیلے کے پھولونکی طرح تل بسا کر روغن کھینچتے ہین تو خوشبودار تیل نکلتا ہے سردی کے امراض کو مٹاتا ہے۔ اسکے سونگھنے سے دل و دماغ کو طاقت پہونچتی ہے اسکی مالش سے بچھونین گرمی آتی ہے اسکو کاغذی لیمو کے رس اور سرکے مین ملا کر خارش پر ملنے سے نفع ہوتا ہی یہی فائدہ چنبیلی کا تیل دیتا ہے اور یہ تیل چنبیلی کے تیل سے گرمی زیادہ رکھتا ہی

بُنتاُ (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون نون وفتح تاے فوقانی وسکون الف ؛؛

صفات وشناخت ایک ہندوستانی گھاس ہے زمین پر بچھی ہوئی باریک شاخین ننھے ننھے پتے پھول سروالی کے پھول کی طرح مگر اوس سے چھوٹا اور بے ڈنگ ہوتاہے وضع اسکی سیاہ مرچ کی سی گول ہوتی ہے بعض پھولون کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے اور بعض کا نصف گلابی اندر بیج خشخاس کے دانون کی طرح چھوٹے چھوٹے غباری رنگ تیرگی مائل بھرے ہوتے ہین **طبیعت** گرم۔

خواص و فوائد خفقان کو مفید ہے۔

بندا (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون نون وفتح دال مہملہ وسکون الف اہل پنجاب باے موحدہ کے بعد الف کے اضافے سے باندا اور اہل گجرات باندو واو مجہول سے بولتے ہین۔ خرفطان وخرقطان (ع)

صفات وشناخت ایک پیڑ ہے اسکو اندلس کی زبان مین ہنتوسہ بروزن معصومہ کہتے ہین دوسرے درخت پر پیدا ہوجاتا ہے اوس درخت کو دبالیتا ہے یا لھڑہ۔ مہوا۔ کچنال۔ چرونجی۔ تیندو۔ کیلہ۔ بیل۔ آم۔ نیم بکائن۔ شیشم۔ شہتوت۔ ناشپاتی۔ زیتون۔ اور مازو پھل وغیرہ کے پیڑ و نپر پیدا ہوتا ہے اسکے پھول کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسکی ڈنڈی سبز اور لمبی ہوتی ہے تذکرۃ الہند وغیرہ مین اسی طرح لکھا ہے مگر گیلانی نسخے مین لکھا ہے کہ ہنتوسہ کا پھول چھوٹا مائل بزردی گل زیتون کی طرح ہوتا ہے اور خرقطان مین سب نے بالاتفاق سرخ رنگ لکھا ہے اور ہان بہوت چلتا سا گرمین ہے کہ نیچے کا حصہ لال اور اوپر کا ہرا ہوتا ہے اور بندے مین پھول کانک سے جیٹھ تک لگا کرتے ہین مگر کئی جگہ بارہ مہینے ہی پھول لگا کرتے ہین یہ پھول ڈیڑھ دو انگل لمبے ہوتے ہین اور پھل جمع ہوکر خوشون مین آتے ہین پھل لکڑی کی طرح مگر اس سے پتلا اور لمبا تہائی سے آدھا انچ تک ہوتا ہے جب تک پھل کچا ہوتا ہے سبز رہتا ہے پک کر سرخ ہو جاتا ہے اس مین سفید اور شیرین اور چیپ دار اور گاڑھی رطوبت گٹھلی کے چارون طرف لگی رہتی ہے اسکے پتے چکنے اور سبز اور موٹے



ہوتے ہین اکثر ایک دوسرے کے سامنے لگتے ہین شاخون مین اس کی گرہین ہوتی ہین جن درختون پر
پیدا ہوتا ہے اُن کی وجہ سے اسکے پتے صورت وشکل مین بہت بدل جاتے ہین محیط مین لکھا ہے اسکا خاصہ
ہے کہ زمین پر بونے سے پیدا نہین ہوتا دوسرے درخت پر پیدا ہو جاتا ہے اس کا بیج وہان پڑے یا
پیڑے مگر یہ بیان تحقیق کے خلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جب کوئی پرند اس کے پھل کی گٹھلی کو نگلکر کسی درخت
کے اوپر بیٹ کرتا ہے اُس کی بیٹ مین وہ گٹھلی نکل کے اُس درخت سے چپکجاتی ہے تب وہین بنسے
کا درخت اُگ جاتا ہے جس درخت پر اُگتا ہے اس کے سب رس کو آہستہ آہستہ چوس لیتا ہے اور
جس درخت کی شاخ پر یہ لگتا ہے وہ شاخ پہلے سوکھ جاتی ہے پیچھے اُس کے پاس کی دوسری
شاخین سوکھ جاتی ہین اس طرح سب شاخین سوکھ کر آخر مین وہ درخت جڑتک سوکھ جاتا ہے اور اس
سوکھے پیڑ کی لکڑ وا یندھن کے سوا دوسرے کام مین نہین آتی ہے الفاظ الادویہ مین مخزن کے
اندر لکھا ہے کہ یہ اکاس بیل کا نام ہے یہ اس کے مؤلف کی غلطی ہے اور اُس نے نامون کے ترجمون
مین بہت سی غلطیان کی ہین طبیعت سرد وخشک ہے بعض نے گرم وخشک کہا ہے مخزن مین
انطاکی نے لکھا ہے کہ دوسرے درجہ مین گرم وخشک ہے یا سرد ہے یا اُس درخت کا مزاج
رکھتا ہے جس پر پیدا ہوتا ہے ❊

خواص و فوائد قابض ہے اور تھوڑی سی قوت تحلیل بھی رکھتا ہے دماغ کا تنقیہ کرتا ہے معدے کو
قوت دیتا ہے سدے نکالتا ہے اس کے اجزا کو پھلکری کے ساتھ کر پینے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑجاتی
ہے عضلے کا صدمہ رفع ہوتا ہے کسی عضو سے خون کا آنا رکجاتا ہے خونی قے بند ہوتی ہے اسکے
پتون کو گل ارمنی کے ساتھ پیکر پینے سے خون کی قے اور تھوک مین خون کا آنا بند ہوتا ہے اس کے
پھلون کو انجیر کے ساتھ اوٹا کر صاف کرکے پینے سے کھانسی اور تھوک مین خون کا آنا بند ہوتا ہے
پیچش کو بھی نافع ہے اس امر مین گل ارمنی کے برابر کام دیتا ہے اگر سر مین داد ہو جائین تو ایسا کرین
کہ اول پیشاب مین نمک ملاکر اتنا سر کو ملین کہ خون نکل آئے پھر اسکے پتون کی راکھ اسپر برکدین تذکرے
مین انطاکی نے لکھا ہے کہ ہر داد پر اس کی راکھ اور نمک کا پیشاب کے ساتھ لگانا نافع ہے اخلاط کو
دستون کے ذریعہ سے نکالتا ہے بواسیر کے مسونکو خشک کرتا ہے وید لکھتے ہین کہ سرد وخشک کڑوا کسیلا
کیموس مین میٹھا قابض منی زیادہ کرنے والا رسایَن ہے ریاح اور بلغم اور صفرا اور خون کے فساد اور
خارش دفع کرتا ہے پھوڑے پھنسی کو نافع ہے زہر کے فساد کو دور کرتا ہے اسکے جوشاندے سے کلی کرنا
مسوڑھون کے ورم اور دانتون کے درد کو مٹاتا ہے کہ جس درخت کا بندا ہو اسکے افعال وخواص ویسے
ہی ہونگے چنانچہ ببول کے درخت کے بندے کی یہ خاصیت ہے کہ اسکو گھونٹ کر ایسے شخص کو دین جسکے دست
بند ہوتے ہون تو فوراً بند ہو جاینگے اور اسکی ڈالی کمر بند پر باندھنے سے بواسیر کو نفع ہوتا ہے بعض نے یہ
شرط لگائی ہے کہ اتوار کے دن سورج کے نکاس سے پہلے اسکی ڈالی توڑ کر اسکے بیچ مین سات دھاگے باندھکر
کمر سے باندھ لین اور پھر نہ کھولین بواسیر اور خونی دست ضرور بند ہو جائین اور جو بند ا بیسری ا ور

انار اور رہول کے پیڑ و نیز پیدا ہوتا ہے اسکو عورت حیض کے بعد میاگر گائے کے دودھ کیساتھ تیرہ دن تک پیتی ہے تو حاملہ ہوجاوے۔ بندے کے تمام اجزا سوزاک کو مفید ہین اسکی ایک قسم انبی ہے کہ جسکی چھال سپاری کی جگہ کام مین آتی ہے مضر پھیپھڑے اور تلی کو مصلح پھیپھڑے کے لیئے بنفشہ و شہد تلی کے لیئے مصطگی مقدار خوراک پانچ چار تولہ تک ++

بَنْدَا (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون نون وفتح دال مہملہ وسکون الف۔ گوشہ دف)

صفات و شناخت ایک کیڑے کا گھر ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ ایک کیڑا ہوتا ہے سرخ رنگ سیاہی مائل پر سفید بادامی ہوتے ہین اسکو کساری بکسر کاف تازی وفتح سین مہملہ وسکون الف وکسر رائے مہملہ و یائے معروف کہتے ہین وہ کیڑا اکثر بیری اور رہول کے پیڑ و نیز رہتا ہے انھین کے پتے کھاتا ہے بڑھکر آدمی کی انگلی کے برابر لمبا ہوجاتا ہے پھر اپنے لیئے منھ کے لعاب سے ایک گھر کبوتر کے انڈے کے برابر اور بیضوی شکل بناتا ہے جو بہت مضبوط اور کھردرا اور میلا سفید ہوتا ہے جب وہ کیڑا پورا بڑھجاتا ہے تو بندے مین چھید کرکے نکل جاتا ہے لوگ ایسا کرتے ہین کہ اسکے نکلنے سے پہلے بندون کو توڑکر گرم پانی مین ڈالتے ہین اور اسکے تار نکالکر چرخے پر کات کر اس سوت کا کپڑا بنواتے ہین اسکو ٹسر کہتے ہین ہندو اکثر اس کپڑے کو کھانا کھانے کے وقت یا پوجن و عبادت کے وقت پہنتے ہین کبھی اس بندے سے پتلے بند کاٹ کر غلیل اور لاٹھی پر باندھتے ہین **طبیعت** اسکی گرم وخشک ہے اور کیڑا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص و فوائد اس کپڑے کے پہننے سے بدن دبلا ہوتا ہے اور اس مین گرمی پیدا ہوتی ہے اس کپڑے کو جلا کر راکھو ناک مین سونگھنے سے فوراً نکسیر بند ہوجاتی ہے ثابت بندے کو جلا کر شہد مین ملاکر بچے کو چٹانے سے ڈبے کا عارضہ گو کتنا ہی سخت ہو جاتا رہتا ہے ++

بندال (ھ)

مارواڑی زبان مین بائے موحدہ کے کسرے اور نون کے سکون اور دال مہملہ کے فتحہ اور الف کے سکون اور لام کے وقف سے بولتے ہین اور اسی طرح لوگون کی زبان پر جاری ہے محیط مین بائے موحدہ کو مفتوح لکھا ہے ملک مالوہ مین دیودال اور کریلین اور بربلین بولتے ہین سنسکرت کا نام دیودالی ہے اور بیٹنی اور گراگری بھی سنسکرت کے نام ہین ہمارے وطن مین گھسرا بن کاف فارسی کے فتحے سے کہلاتی ہے اور بکھر بیل بھی اسکا نام ہے مرہٹی مین دیوڈنگری بکسر دال مہملہ و یائے مجہول وفتح دال ثقیل وسکون نون وفتح کاف فارسی وکسر رائے مہملہ و یائے معروف کہتے ہین عربی مین قثاء الحمار نام ہے اور فارسی مین خیارزہ اسپند وخیار خربوتے ہین تحفۃ السعادت مین اسکا نام خیار دشتی لکھا ہے اور ربجرا لچوا ہر مین

قثاء بری اسی کو بتایا ہے ✣

صفات وشناخت ایک نبات کی بیل ہے جو دوسرے درخت پر پان کی بیل کی طرح پھیلتی ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے رنگ گہرا سبز ہوتا ہے ککڑی کے پتوں سے اسکے پتے چھوٹے ہوتے ہیں اور کھردرے ہوتے ہیں اور اسپر روان ہوتا ہے گیلانی نے غلطی سے لکھا ہے کہ اسکی بیل نہیں پھیلتی بلکہ کھڑا درخت ہوتا ہے پھل بڑی شکل پر گراس سے کسی قدر چھوٹا اور گول اور طولانی ہوتا ہے یہ بیل پانی کے مقاموں پر اور سایہ دار جگہوں میں جنگل میں اور پہاڑوں میں جمتی ہے پھل کا مزہ بہت تلخ اور بدبودار ہوتا ہے اور وہ ہلکا اور اسفنج کی طرح پولا ہوتا ہے اندر ریشے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور پکا چھلکا سخت ہوتا ہے کچے پھل کا رنگ سبز اور پختہ کا زرد ہوتا ہے اور اسپر لکیریں ہوتی ہیں بعض پھل کا چھلکا چکنا ہوتا ہے بعض کا کھردرا اسکی جڑ زمین میں بہت دور تک پھیلتی ہے بڑی اور بہت چوڑی ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں زرد و سفید پچھلی قسم بہتر ہے اسکے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس نبات کے تمام اجزاء سے پھل عمدہ ہے اور پھلوں میں وہ پھل بہتر ہے جو بہت زرد اور بہت تلخ ہو اور اسپر ایک سال سے زیادہ گذرا ہو اور چراغ کے پاس کرنے سے جل اٹھے اور ایسی بیل کا پھل اچھا ہے جس میں ایک ہی پھل ہو بیل میں جتنے زیادہ پھل لگتے ہیں اسی قدر پھل عمدہ ہونے میں [illegible] بعض کا قول یہ ہے کہ جسکو ڈانگری اور دیو ڈانگری بولتے ہیں وہ بھی ہندال ہے جو لوگ قثاء الحمار کو کریلہ بالر [illegible] چھوٹی یا جنگلی کڑوی پلول جسے کڑوی کنڈوری کہتے ہیں جانتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ ہندال کے پھل کا عصارہ تمام اجزاء سے قوی ہے اسکے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے پکے پھل کو کہ اگر اسکو ہاتھ لگادیں تو بغیر [illegible] بیل سے خود بخود گر پڑے اور تازہ وشاداب ہو لیکر اور کاٹ کر صافی یا چھلنی میں رکھ کر نچوڑیں جب [illegible] ہے تو اسپر میٹھا پانی ڈالیں اور رکھ دیویں جب اجزاء تہ نشین ہوجائیں اور اوپر صاف پانی رہ جاوے اس [illegible] نتھار کر پھینک دیں کئی بار ایسا ہی کریں پھر تلے کے بچے ہوئے کو خوب باریک کرکے پھل کے ہموزن گوند کے ساتھ یا نصف وزن نشاشتہ یا گل ارمنی کے ساتھ گھول کر ٹکیاں بناکر اور سکھا کر رکھ لیں دوسرا طریق یہ ہے کہ موسم گرما کے آخر میں جب ہندال کے پھل زرد ہوجائیں اور پک جائیں تو انکو لیکر اور پھل کر ملکر صافی ذخیرہ سے چھانکر اور بدستور پانی ڈال ڈال کر نتھار کرکے کے بچے ہوئے اجزا کو اس طرح خشک کریں کہ باریک اور چھنی ہوئی راکھ کو ایک چوڑے برتن میں بچھادیں اور اس راکھ پر کپڑا پھیلا کر ان اجزا کو کپڑے کے اوپر پھیلادیں جب راکھ پانی کو چوس لے تو پیسکر ٹکیاں بناکر سایہ میں خشک کریں اسکی قوت دس سال تک باقی رہتی ہے اس میں کئی چیزیں ملاتے ہیں خالص کی شناخت یہ ہے کہ سفید رنگ اور چکنا اور ہلکا ہوتا ہے اگر چراغ کے پاس رکھیں تو جلد بھڑک جاوے جس عصارہ پر برس روز گذرا ہو وہ بہتر ہے اور کچے پھل سے بنایا ہوا عمدہ ہے۔ ہندال کے پھل سے روغن بھی تیار کرتے ہیں اس طرح کہ ہرے پھل کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے یا رس نکالکر دو چند روغن زیتون میں ملاکر دھوپ میں چالیس دن تک رکھتے ہیں یا گرم ہو پھل پر یہانتک رکھتے ہیں کہ پانی خشک ہوجاوے صرف تیل رہجاوے کبھی اسکا رس تلون کے یا السی کے تیل میں جلا لیتے ہیں

طبیعت تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے بعض دوسرے درجے میں گرم وخشک بتاتے ہیں۔
خواص وفوائد یرقان سیاہ کو بہت نافع ہے اس کا رس نکالکر گائے کے گھی میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں
تو ناک کی سونگھنے کی قوت کے باطل ہونیکو شفا دے اسکے سونگھنے سے ٹیس اور مرگی بھی جاتی رہتی ہے۔ مرزنجوش
فلفل سیاہ۔ کاے پھل۔ تمباکو۔ ڈوڈہ بندال ہم وزن زعفران دو رتی پیسکر بطور بلاس کے سونگھیں اس سے
پرانا درد سر جاتا رہتا ہے چھینکیں بہت آتی ہیں دیگر تخم حنظل۔ بندال۔ نوشادر۔ کلونجی۔ کندش۔ اسطوخودوس
سیاہ مرچ۔ عود صلیب بقدر حاجت کوٹ چھان کر ناک میں سونگھیں تو صرع اور سکتہ کو بہت نفع
ہو۔ کاے پھل پونے دو تولہ بندال کا پھل سات ماشہ زعفران دو رتی لونگ دو عدد باریک پیسکر بطور بلاس
کے استعمال کریں تو دماغ کا خوب تنقیہ ہو اور ناک سے خوب پانی جاری ہو اور اگر اسکے پھل کو پانی میں
پیسکر ناک میں ٹپکائیں تو زرد رطوبت نکلکر یرقان دور ہو جائے اور زرد رطوبت دستوں کی راہ سے بھی
نکالتا ہے اسی لئے استسقا اور یرقان میں دیتے ہیں اسکے کھلانے سے دے کو نفع ہوتا ہے اگر اس کے
پھل شکر کے ساتھ کھلائیں تو خون حیض جاری کردے اسکا پھل نے بھی سختی سے لاتا ہے شدید دست آور ہے
جوشش پیدا کردیتا ہے اور پیشاب زیادہ مقدار میں لاتا ہے اگر بندال کو خشک کرکے اور کوٹ چھانکر آبدست
کے بعد بواسیر کے مسوں پر لگائیں تو تھوڑے دنوں میں گر پڑیں اور اگر پیس کے ٹکیہ بنا کر گھی میں چلنا کرکے
بواسیر کے مسوں پر باندھیں تو چند روز میں بواسیر کی جڑ ۹ گھیٹر دے اور مسوں پر اسکی دھونی دینا بھی مفید ہے
اگر اس پھل کو باریک پیسکر سرسوں کے تیل میں ملا کر لگائیں تو بواسیر کو نفع دے پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہے
ریاح غلیظ کو تحلیل کرتا ہے درد مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کو نافع ہے اسکی جڑ تمام اجزاء سے
زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے اسکی جڑ زمین سے اکھیڑ کر اور اسکی چھال اتار کر سایہ میں خشک کر لیں اور
پیسکر سوا دو ماشہ اس میں سے ماء العسل کے ساتھ کھائیں تو مرا ہوا بچہ عورت کے پیٹ سے نکل پڑے
اور پاخانہ و پیشاب بڑی کثرت سے آنے لگ کے ساتھ نے لاتی ہے شکر کے ساتھ مدر حیض ہے اگر دو
پھل آدھ پاؤ پانی میں شب کو تر کرکے صبح کو صاف کرکے پی لیں تو قوت کے ساتھ دست لاے اور استسقا
کو نفع پہونچائے بعض دہقانوں کا بیان ہے کہ اسکے پھل کو کوٹ چھانکر ہر روز پونے دو ماشہ سے
ساڑھے تین ماشہ تک لیکر گائے کے دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں تو تین ہفتے میں جذام بالکل جاتا رہے
مگر بادی اور ترشی سے پرہیز رکھیں گھوڑے کے زہر باد کے معالجے میں بہت مستعمل ہے سرد مزاج
والے کے معدے کو قوت دیتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے فالج اور استرخا کو مفید ہے۔ ابن زہرہ کہتا
ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ دانت بغیر تکلیف کے اکھڑ جائے اسکو چاہئے کہ اندرائن کا پھل چھیلکر سرکے میں
ملا کر گوندھے جب شہد کی طرح ہو جائے تو اسکو دانت اکھیڑنے کے زنبور پر لگائے اور پھر اس زنبور سے
دانت کو پکڑے بعد اسکے زنبور رہنا کر خشکی رہے دانت کو نکال لے بغیر تکلیف کے اکھڑ جائیگا۔ سقمونیا اور
تخم حنظل جیسی تیز دواؤں کے ساتھ اسکو کھانا مناسب نہیں اگر اسکے استعمال کے بعد تے کسی طرح نہ رک
سکے تو زیتون خام کا تیل پینا چاہئے کیونکہ وہ اس کا مصلح ہے اسلئے معدے کو قوت دیتا ہے

تو تے جو بندال کے عصارہ وغیرہ کے کھانے سے عارض ہو فی الفور بند ہو جاتی ہے اور اگر اس سے بھی
فائدہ نہو تو جو کے ستو سرد پانی میں گھولکر پئیں اور سرد پانی میں بیٹھیں اور سر پر بھی ٹھنڈا پانی ڈالیں اور
ہاتھ پاؤں سہلائیں اور قابض و حابس چیزیں کھلائیں اور انار کے دانوں اور لیمو کا رس بھی بہت
فائدہ دیتا ہے اسکے عصارے کو تنہا استعمال نہ کریں پیچش پیدا کرتا ہے اسلئے ہموزن ببول کا گوند اور
نصف وزن گل ارمنی اور اسی قدر نشاستہ ملا کر استعمال کریں اس طرح استعمال کرنے سے درد مفاصل
نقرس۔ لقوہ۔ قولنج۔ خدر اور امراض سوداوی و بلغمی و رطوبات کو بہت نفع دیتا ہے۔ اگر اسکے پتے کچلکر
پانی نکالکر ناف کے تلے ملیں تو پیٹ کے کیڑے مر کر نکل جائیں اگر معدے پر مل دیں تو تے آنے لگے اور
اگر خصیہ پر ملیں تو درد کو تسکین ہو۔ اور فوطوں میں پانی اُترا ہوا تحلیل ہو جائے۔ اس کا روغن بھی حقنوں
میں تنہا استعمال نہ کریں کیونکہ گرم مزاج والوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ضعیف مزاج کو بھی مضر ہے
تے لاتا ہے پیچش پیدا کر دیتا ہے

وید کہتے ہیں تیز اور گرم ہے [illegible] رس اور وپاک میں کڑوا اور چرپرا ہے بھوک لگاتا ہے بادی اور بلغم اور بواسیر
اور ورم اور یرقان اور آنوا اور ربھل اور پیٹ کے کیڑوں اور ریاحی درد اور بلغمی کھانسی اور دمے اور تپ اور
زہر کو دفع کرتا ہے قے لاتا ہے اسکا [illegible] استسقا کی ایک عمدہ دوا ہے یہ اچھا مسہل ہے مزہ اسکا تلخ ہوتا ہے
اسکے پھل اندر کے کڑوے رہتے پایا جائے کا خیساندہ یا جوشاندہ سانپ کے کاٹے ہوئے کو پلاتے ہیں ہیضے کے
ہر ایک دست کے بعد یہ خیساندہ پلانا چاہیے صفراوی بخار اسکے خیساندے کو سب بدن پر لیپ کرنا چاہیے
یرقان کے مریض کے سر پر اسکے خیساندے کا لیپ کرنا اور [illegible] اسکا جوشاندہ پلانے سے پیٹ کا بھی
درد دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کان میں باندھنے سے رات کو آنیوالا بخار جاتا ہے اسکو پرانے گڑ میں ملا کر بتی
بنا کے مقعد میں رکھنے سے خونی بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے اسکو جوش کر کے بھپارا دینے سے بواسیر کے مسے دفع
ہوتے ہیں اسکو پانی میں بھگو کر ملکر چھانکر دو بوندیں ناک میں ٹپکانے سے رطوبت بہکر آدھا سیسی
دفع ہوتی ہے ایسے ہی دو تین بوندیں ناک میں ڈالنے سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکو اور سفید سے
نمک کو کانجی سے پیس کے لیپ کرنے سے بواسیر کے مسوں کا درد دفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے یا خیساندے
سے مقعد کو دھونے سے بواسیر پیدا نہیں ہوتی ہے اسکی جڑ پتوں پھل۔ ڈالیوں اور پھولوں کے سفوف کو
دودھیا پانی کے ساتھ ایک ماشہ نمک پھانکنے سے یرقان دفع ہوتا ہے اسکے بیج پھلوں کو آدھ پاؤ پانی میں
رات بھر بھگو کر صبح کو مل چھانکر پلانے سے آتشک دفع ہوتی ہے اس کے تولہ بھر سفوف کی پھنکی
سے حمل گر جاتا ہے اسلئے حاملہ عورت کو نہ دینا چاہیئے چوہے کے زہر کو دفع کرتا ہے اس کی جڑ
کڑوی اور ملین ہوتی ہے مضر جگر اور پھیپھڑہ اور معدہ کو اور پیچش پیدا کر دیتا ہے مصلح جگر کے لئے
ببول کا گوند اور گلاب کے پھول اور معدہ و پھیپھڑے کیلئے شہد کتیرا اور جو کا آٹا عموماً اسکی اصلاح کرتے ہیں
اور پیچش کے لئے لعابات اور مناسب روغن مصلح ہیں اور بادام کے درخت کا گوند اس کے فعل کی قوت
بالکل توڑ ڈالتا ہے بدل ما ہو دانہ مقدار خوراک عصارہ ایک رتی اور رسوا جو بھر سے

ایک ماشہ اور ڈیڑھ جو بھر تک اور جڑ عصارے سے دگنی یعنی دو ماشہ اور ایک رتی تک اور سوا دو ماشہ سے زیادہ جڑ کا کھانا کسی صورت سے جائز نہیں کیونکہ اس سے زیادہ کھانے سے شدت سے قے اور دست ہو کر مرجاتا ہے اور جوشاندہ ساڑھے چار تولہ تک اور پھول اور پھل اور روغن ساڑھے تین ماشہ تک اور حقنوں میں بھی ساڑھے تین ماشہ سے زیادہ استعمال نکریں اور جہاں تک ممکن ہوا سکے ساتھ دوسری چیزیں ملائیں جو سرد وتر ہیں اور اسی طرح پھل اور میوے کھائیں تنہا بالکل اس سے بچیں کیونکہ گرم مزاج والے اور کمزور آدمی کو نہایت مضرت پہونچاتا ہے اسکے عصارے کے فعل کی مددگار یہ چیزیں ہیں گولیوں میں ایلوا اور حقنے میں قنطوریون دقیق اور معجونوں وغیرہ میں سورنجان۔ بوزیدان۔ کمافیطوس۔ قسط۔ مر۔ زعفران۔ بابچھڑ۔ دارچینی۔ سلیخہ۔ زراوند مدحرج۔ انیسون۔ تخم کرفس کوہی و بستانی۔ جاؤشیر۔ سکبینج۔ گوگل۔ نسوت۔ نمک ہندی اور حب بلسان۔

بندر (دہ)

بفتح بائے موحدہ وسکون نون وفتح دال مہملہ وسکون رائے مہملہ۔ بوزینہ دمیمون (ف) قرد (ع)

صفات وشناخت ایک جانور ہے جسکا مزاج اور عادت اکثر حالات میں آدمی کے بہت مشابہ ہے اطبا اکثر مجہول الخاصیت دوائیں جب امتحان کرتے ہیں کہ سمی ہے یا غیر سمی تو آدمی کے مزاج کی مناسبت سے بندر کو کھلاتے ہیں جسکا منھ سرخ ہو ہندوستان میں اسکو بندر اور جسکا منھ سیاہ ہوتا ہے اسکو لنگور کہتے ہیں صاحب مخزن الادویہ نے اور اسکی اتباع سے محیط اعظم میں لکھا ہے کہ ہندی میں بچھلی قسم کو ہنومان بھی کہتے ہیں اس قول میں دو غلطیاں ہیں ایک تو یہ کہ لفظ ہندی میں ہنومان لنگور یا بندر کا مرادف نہیں ہے بلکہ یہ علم ہے راجہ کرناٹک کے بھائی سگریو کے وزیر اعظم اور سپہ سالار کا جبکہ رامچندر جی کی بی بی سیتاجی کو جنگل سے لنکا کا راجہ راون جبراً اپنے ساتھ لیگیا تو رام چندر جی نے آغاز جنگ سے پیشتر ہنومان کو راون کے سمجھانے کو بھیجا جب صلح وصلاح سے راون راہ راست پر نہ آیا تو ہنومان سیتا کو تسلی وتشفی دیکر واپس چلا آیا دوسری غلطی یہ ہے کہ ہندوؤں کے عقیدے کے موافق ہنومان کا منھ سرخ تھا نہ سیاہ بندر اور لنگور کے دم ہوتی ہے بندر اگر کسی عورت کے ساتھ جماع کرے تو فرج میں نہایت سوزش پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مرجاتی ہے۔ بندروں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں جسقدر کثرت سے افریقہ کے مغربی ساحلوں پر ملتی ہیں دنیا میں اور کسی جگہ نہیں ملتیں ان ساحلوں پر بیس قسم کے بندر ملتے ہیں اور بڑے بڑے گروہ بنکر رہتے ہیں ہر ایک گروہ کا علاقہ جدا ہوتا ہے اور ایک گروہ کے علاقے میں دوسرے گروہ کا بندر نہیں جاسکتا لوگ یہ سنکر حیران ہونگے کہ امریکہ کے ایک جانورخانے میں دو بندر ہیں جنکی تمام حرکات انسان سے ملتے ہیں یہ بندر بولنے کے سوا باقی جملہ کام سرانجام دے سکتے ہیں اور تقریباً نصف درجن زبانوں کی باتیں بخوبی سمجھ سکتے ہیں یہ بندر باشکل پڑھے ہیں شراب اور تمباکو پیتے ہیں اور کھانے کے وقت چھری کانٹے سے کام لیتے ہیں اور نہایت آسانی سے

کپڑا پہننا اور اُتارنا بھی جانتے ہیں رات کو پلنگ پر سوتے ہیں تو شک تکیے کا استعمال کرتے ہیں اور کمبل اوڑھتے ہیں کسی سے ملاقات ہوتی ہے تو اُسے مدت تک یاد رکھتے ہیں بلی اور کتے اُنسے دور رکھے جاتے ہیں کیونکہ اُنسے یہ بہت چڑھتے ہیں یہ اونی کپڑے پسند نہیں کرتے شاید انھیں یہ شبہ ہے کہ وہ مردہ کی کھال ہے یہ دونوں بندر گرم پانی سے غسل کرنا نہایت پسند کرتے ہیں دانتوں کو برش سے صاف کرتے ہیں سوئی میں دھاگا پرونے میں مشاق ہیں اور باتصویر کتب انکو نہایت مرغوب ہیں سنگاپور کے عجائب خانہ میں چوہیچ دار بندر بھی ہے **طبیعت** گرم وخشک۔

خواص و فوائد اسکا خون لیکر بدن کے بال اُکھیڑ کر اُس مقام پر لگا دینے سے بالونکا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے اگر اسکا گرما گرم خون پی لیا جاوے تو پینے والا آدمی گونگا ہوجائے ابن زہر نے خون کی جگہ پتا لکھا ہے بچہ کا بدل اونٹ کا پتا ہے اسکے بال آدمی سر کے تلے رکھ کر سو جاوے تو بُری بُری خواب دیکھے اور نیند میں ڈرے اسکے خواص میں سے یہ ہے کہ اگر کسی درخت پر اسکی کھال لٹکا دیجاوے جسکے پھلوں کو سردی لگجانے اور خراب ہوجانیکا اندیشہ ہو تو اُسکو سردی نہ لگیگی کہتے ہیں کہ بندر زہردار کھانے کو دیکھکر چلانے لگتا ہے اور اُس سے ڈرتا ہے اسکی کھال کی چھلنی بناکر غلے کو اُس سے چھانکر بوئیں تو کھیت ٹیڑی کی آفت سے محفوظ رہے وید کہتے ہیں کہ بندر کا گوشت مینہ فساد باد دفع کرتا ہے ضیق النفس اور زردی بدن اور کرم شکم و مقعد کے لیئے نافع ہے بندر کا تازہ گوشت ... ہلدی پسی ہوئی ملا کر ٹکیہ بنا کر توے پر ایک طرف سے نیم بریان کریں دوسری طرف خام رکھیں اور خام طرف چوٹ پر باندھیں اور اوپر سے کپڑا لپیٹ دیں دوسرے اور تیسرے دن مونگ کے آٹے کا حلوا پکا کر چوٹ پر باندھیں صحت ہوگی۔

بَنْدُرِیا دھان

بفتح بائے موحدہ و نون خفی و فتح دال مہملہ و سکون رائے مہملہ و فتح یائے تحتانی و سکون الف محیط میں لکھا ہے کہ فارسی میں اسکو سگ گیاہ کہتے ہیں اور عربی کا نام عشبة الکلب ہے اور عشبة الکلب میں لکھا ہے کہ طراشنہ کو کہتے ہیں اور طراشنہ کا حلیہ بندریا کے حلیے سے نہیں ملتا۔

صفات و شناخت ایک گھاس ہے جسکے پیڑ کھڑے ہوتے ہیں پتے باجرے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور اُسکی شاخ کے سر پر ایک بالی دانہ دار لگتی ہے جسکے تار کپڑوں کو چپٹ جاتے ہیں **طبیعت** سرد پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں۔

خواص و فوائد اسکا عصارہ رحم کے سیلان خون کو روکتا ہے اسکو پیس کر سرکے میں ملا کر داد پر لیپ کرنے سے دہ جاتا رہتا ہے اور کھجلی کو بھی نفع کرتی ہے اسکو جلا کر اور راکھ نکالکر اسکو ایک ماشہ کی مقدار میں کھانا بھوک بڑھانے کیلئے مفید ہے

بن زوائٹ آف ایمونیم (س ش)

ایمونی آئی بن زو آس دل،

صفات وشناخت امونیا کے سولیوشن اور لوبان کے ست سے تیار کرتے ہین اس نمک کے طبق ہوتے ہین پانی اور شراب مین حل ہوتا ہے

خواص وفوائد مدر بول ہے آلات بول اور پھیپھڑے کی طبعی جھلی پر تاثیر تحریکی کرتا ہے مثانے کی پرانی سوزش مین جب بلغمی رطوبت آتی ہو تو مفید ہے پیشاب مین فاسفیٹ نمک آتے ہون تو بھی اس سے نفع ہوگا پرانی کھانسی مین بھی دینے سے فائدہ ہوتا ہے یرقان مین بھی بعض اوقات دیتے ہین مقدار خوراک دس گرین سے بیس گرین تک

بن سنکی (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون نون وکسر سین مہملہ وسکون نائے ثقیل وکسر کاف تازی وسکون یائے معروف اسکو بن چھتکی بھی لکھتے ہین بن جنگل کو کہتے ہین اور چھنکی پریشان کے معنے مین ہے۔

صفات وشناخت ایک ہندوستانی نبات کا پودا ہے جسکی بہت سی شاخین ہوتی ہین جنکی موٹائی انگلی کے برابر ہوتی ہے اور شاخین بہت سی ہوتی ہین اور ہرایک شاخ مین بہت سی باریک باریک شاخین ہوتی ہین اور انپر مہندی کے پتونکی طرح پتے لگے ہوتے ہین اُن پتون کا ڈول ایک سا نہین ہوتا بعض ذرا چھوٹے ہوتے ہین اور بعض ذرا چوڑے اور بڑے اور مہندی کے پتونسے کم لمبے اسکا پھل کوہ کے پھل کی طرح ہوتا ہے مگر اُس سے کسی قدر چوڑا اور چپٹا ہوتا ہے کچا سبز اور پکنے کے بعد اُودا ہوجاتا ہے اور بے طعمی اُسپر غالب ہوتی اور اسکے اندر باریک بیج ہوتے ہین جنکا رنگ سبز ہوتا ہے پانی کے کنارہ وغیرہ جنتا ہے **طبیعت** گرم وخشک

خواص وفوائد اسکے پھل اور پتے وغیرہ پیسکر اور گرم کرکے اور مستسقی کے پیٹ پر لگاکر وبرانڈکے پتے گرم کرکے باندھ دین اور رات بھر بندھا رکھین اور کئی رات ایسا کرین تو قوت کے ساتھ ادرار واقع ہو اور مرض کو نفع ہو اسکے اجزا کو گھوٹ کر پینے سے بچہ جلد پیدا ہوجاتا ہے رحم سے رطوبت جاری ہو تو اسکے پینے سے بند ہوجاتی ہے

بنسلوچن (ھ)

بفتح اول وسکون نون وسین مہملہ وضم لام وواو مجہول وفتح جیم فارسی وسکون نون آخر۔ طباشیر (ع) ✣

صفات وشناخت رطوبت ہے کہ ایک قسم کے بانس کے جوف مین جسے ترلہ بانس کہتے ہین اور نل سے موٹا اور بانس سے پتلا اور لمبا ہوتا ہے جمع ہوکر جم کر خشک ہوجاتی ہے جب اُس بانس کو چیرتے ہین تو نکل آتی ہے منتخب اللغات مین یہ بھی لکھا ہے کہ یا بنسلوچن بانس کی جلی ہوئی جڑ کی راکھ ہے اور یہی صاحب منہاج کا قول ہے بحر الجواہر مین لکھا ہے کہ وہ جلا ہوا ہاتی دانت ہے اور یہ اقوال واہی ہین برہان نے تو اچھی بات کہی ہے کہ یہ دوا جلی ہوئی ہڈی کی طرح معلوم ہوتی ہے اور اس تشبیہ مین کوئی مضائقہ نہین شیخ نے بھی باوجود اس جلالت شان کے اس کی پوری تحقیق نہین کی لکھا ہے کہ بانس کی جڑین ہین کہ جب ہوا چلتی ہے تو

باہم رگڑ کھا کر جلجاتی ہیں صاحب قاموس کہتا ہے کہ وہ ارکون فی جوف القناء الہندی اذہو رماد اُصول لسا
نفائس اللغات میں لکھا ہے کہ طباشیر سفید چیز ہے کہ ہندوستانی بانس میں سے نکلتی ہے اور یہ بات بار ہا
دیکھنے میں آئی ہے امیر اللغات میں لکھا ہے مشہور ہے کہ ابر نیساں کے پانی کی بوند سیپ میں پڑ کر
موتی بنجاتی ہے اور بانس میں طباشیر ابر نیساں فصل ربیع میں نوروز سے چالیس دن قبل یا چالیس دن
بعد برستا ہے بہتر وہ ہے جو ہلکی سفید اور شفاف ہو سفیدی میں اس کے نیلے رنگ کی جھائیں ہو جیسے
سیپ کا رنگ ہوتا ہے اسی لئے اس کو طباشیر صدفی کہتے ہیں اطبائے لکھنو طباشیر کی تعریف میں جو
کبود کا لفظ لکھتے ہیں اُس سے مراد یہ نہیں ہو سکتی کہ بالکل نیلی ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ سفید مائل بکبودی
ہو بعض کہتے ہیں کہ بھوننے سے فوراً ہلکی نیلی ہو جاتی ہے بہتر وہ ہے جو سفید ہو دانے اسکے گول ہوں
مزہ تھوڑا سا تیز ہو کبھی ہڈیاں جلا کر بھی اس میں ملا دیتے ہیں مگر ان میں شوریت ہوتی ہے اور حدت نہیں
ہوتی اور پانی میں حل نہیں ہو سکتیں بازار میں دو قسم کی طباشیر ملتی ہے ایک سنہری جھائیں دار نیلے رنگ
کی اور دوسری سفید رنگ کی مگر ایسا معلوم پڑتا ہے کہ پہلی ہی قسم سوکھ جانے پر سفید ہو جاتی ہے اور اسکو
ایک بار پانی میں ڈبو کر نچوڑ کر نکال لینے سے اس کا رنگ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا یعنی سنہری
جھائیں دار طبیعت تیسرے درجے میں سرد وخشک ہے اور بعض دوسرے درجے میں سرد وخشک
بتاتے ہیں اور شیخ نے کہا ہے کہ سرد دوسرے درجے میں ہے اور خشک تیسرے درجے میں ہے
ویدبھی سرد وخشک مانتے ہیں بعض یونانی طبیب کہتے ہیں کہ وہ مرکب القوے گلاب کے پھول کی طرح
ہے اگر بانس کو جلا کر حاصل کی جائے تو سردی کم ہو جائے گی اور خشکی بڑھ جائے گی اور جسکا بانس نہیں
جلیگا اور وہ اسی کے اندر خشک ہو جائیگی تو اسمیں سردی زیادہ ہوگی اور خشکی کم۔

خواص و فوائد قابض ہے دل کو فرحت دیتی ہے معدے کی سوزش کو دور کرتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے
گرم دل و جگر اور معدے کو قوت دیتی ہے اس کو پیکر چھڑکنے سے منہ کے دانوں کو اور منہ کے آنے
کو نفع ہوتا ہے صفراوی دست اور قے اور خونی دستوں کو بند کرتی ہے کھانسی اور بخار اور امراض
صفراوی و خفقان گرم و غشی کو مفید ہے رطوبت کو خشک کرتی ہے اسکا منجن دانتوں کو مضبوط کرتا ہے
اگر بدن آگ سے جل جائے تو اسکو پیکر چھڑکنے سے نفع ہوتا ہے اگر گرم اخلاط کے دخان پیدا ہونے
سے دل پر وحشت اور غم طاری رہے اور کرب والتہاب ہو تو اسکو ضرور استعمال کرنا چاہیئے معدہ
پر صفرا کے گرنے سے غش آئے تو اسکو کھلانا چاہئے معدے میں رطوبت جمع ہو تو اس کے کھانے
سے خشک ہو جاتی ہے گرمی کی وجہ سے اعضا کمزور ہو جائیں تو انہیں قوت پہونچاتی ہے بواسیر کا
خون روکتی ہے گرمی سے جریان منی ہو تو اُسے بند کرتی ہے گرمی سے تپ آنے لگے یا آنتوں وغیرہ
میں جلن ہو تو اس کا سفوف سرد پانی کے ساتھ پھنکانا چاہیئے اس کی کپڑے میں پوٹلی باندھ کر
پانی میں ڈالدیں اور جس کو گرمی کی وجہ سے تشنگی ہو بار بار پانی پیتا ہو اُسے اس میں سے پلائیں
بہت نفع ہوگا اسمیں ایک عجیب فائدہ یہ ہے کہ اسکے استعمال سے بچوں کی مٹی کھانے کی عادت جاتی رہتی ہے

جس بچے کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اُسکے ہاتھ میں طباشیر دیدی جاے اسکو بچہ خوشی سے کھاتا ہے کیونکہ ذائقہ اسکا قریب قریب مٹی کے ہوتا ہے بچہ یہی سمجھتا ہے کہ یہ مٹی ہے جہرہ جو مٹی کھانے سے بدرنگ ہو جاتا ہی جون جون بچہ اس دوا کو استعمال کرتا ہے اسی قدر اسکے چہرے پر رنگت آتی جاتی ہے کیونکہ اس دوا کا فائدہ تقویت معدہ و جگر و دل و تفریح ہے اسکے استعمال سے عادت مٹی کھانے کی جاتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ بچہ اسکا کھانا بھی چھوڑ دیتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بنسلوچن شیرین قابض دافع زہر مزید منی ہے اور سانس لینے کی تمام نالیون کو قوت دیتی ہے تشنگی اور تپ مثاقی ہے نفخ اور یرقان اور پھیپھڑے کے امراض کو دفع کرتی ہے تپ مین تشنگی دفع کرنے کے لیے اسکے سفوف کو شہد مین ملا کر چٹانا چاہیئے اسکی سوا دو ماشہ سے اڑھائی ماشہ تک مقدار دیجئے سوکھی کھانسی دفع ہوتی ہے شہد کے ساتھ اسکا لیپ کرنے سے منھ کی پھنسیان مٹتی ہین گوگھرو۔ اور بنسلوچن اور مصری کے سفوف کی پھنکی بچے دودھ کے ساتھ دینے سے پیشاب کی سوزش تسکین پاتی ہے معمولی بخار اتارنے کے لیئے اسکو شہد کے ساتھ چٹانا چاہیئے پرانے بخار کو دفع کرنے کے لیئے اسکو گلو کے جوشاندے کے ساتھ استعمال کرانا چاہیئے اسکو شہد کے ساتھ چٹانے سے کھانسی اور دمہ بچے کا دفع ہوتا ہے شکر سفید اور شہد کے ساتھ اسکا استعمال کرنے سے سرخ بادہ دفع ہوتا ہے مضر زیادہ دنون تک استعمال کرنے سے اولو نقصان پہونچتا ہے پھیپھڑے اور معدے اور سرد مزاج کو بھی مضر ہے مصلح باہ کے لئے مصطگی و شہد پھیپھڑے کے لیئے الیوا و عناب یا گلاب ہمراہ مصطگی اور نمیلت کے اور سرد مزاج کے لیئے زعفران اور معدے کے لیئے رب السوس اسکا مصلح ہے بدل تخم خرفہ بریان ہم وزن اور نصف وزن سماق یا گل مختوم یا صندل سفید۔ اور صندل سفید اسکا دو بدل ہے کاغذ مصری اور لحیۃ التیس کا عصارہ بھی اسکا بدل بتاتے ہین ہموزن تخم کاسنی بھی اسکا بدل ہے اور ککڑی کے بیج اور چوگنا پھول بھی اس کی جگہ کام دے سکتا ہے مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک۔

بنطافلن (یونانی)

بکسر بائے موحدہ و سکون نون و فتح طائے حطی و سکون الف و فتح فا و ضم لام و سکون نون اور بنطافلون واو کی زیادتی سے بھی آیا ہے اسکو ذوخمسہ اوراق اور ذوخمسہ اغصان اور ذوخمسہ اجنحہ اور ذوخمسہ اقسام بھی کہتے ہین اور یہ تمام یونانی نامون کے ترجمہ ہین چنانچہ بنطافلن اور بنطافلون کا ترجمہ ذوخمسہ اوراق ہے اور بنطاطوس اس کا ایک نام ہے اسکا ترجمہ ذوخمسہ اقسام ہے اور دو نام اسکے بنطاناطیس اور بنطاطاس ہین جنکے معنی ذوخمسہ اجنحہ ہین ذوخمسہ اصابع پنج کشت کا نام ہے اور بعض نے ذوخمسہ اوراق کا اطلاق پنج کشت پر بھی کیا ہے

صفات و شناخت اسکی شاخین باریک ہوتی ہین طول انکا دو تین بالشت کا ہوتا ہے پتے نعناع کے پتون کی طرح ہوتے ہین اور ہر شاخ کے سرے پر پانچ پانچ پتے لگے ہوتے ہین اور بہت کم ایسا بھی ہے

کہ بعض مین پتے زیادہ اور دو طرف ہوتے ہین ان پتون کے کنارے ہر طرف سے کٹوان آری کے
دندانون کی طرح ہوتے ہین پھول اسکا سفیدی و زردی مائل ہوتا ہے اس مین اور پنج کشت مین فرق
ہے کیونکہ اسکا پھول سرخی و کبودی مائل ہوتا ہے اور پنج کشت کے پتے زیتون کے پتون کی طرح ہوتے
ہین اور پیڑ کا قد انار کے پیڑ کے قریب قریب ہوتا ہے اور بیج سیاہ مرچ کے برابر ہوتے ہین بنطافلن کا پیڑ
اتنا بڑا کب ہوتا ہے یہ تر مقامون اور ندیون کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے جڑ اسکی لمبی اور سرخی مائل
ہوتی ہے۔ اسکو توڑتے ہین تو اندر سے بھی سرخی مائل نکلتی ہے اور خربق کی جڑ کی طرح موٹی ہوتی ہی
کہتے ہین کہ یہ وہی چیز ہے جسکا نام ہندی مین [illegible] ہے **طبیعت** تمام اجزا اسکے گرمی و سردی مین
اعتدال کے قریب ہین اور تیسرے درجے تک بلکہ عین تیسرے درجے مین خشک ہین بعض نے
دوسرے درجے مین گرم لکھا ہے تیمی کہتا ہے کہ پہلے درجے مین گرم اور تیسرے درجے مین خشک ہی۔
خواص و فوائد اسکے خشکی کے درجے پر نظر کرکے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حدت اور لذع اور
تیزی بھی خوب رکھتا ہوگا یہ بات نہین شیخ نے اسکی تصریح ذخیرہ اوراق مین کر دی ہے مدر بول
شدت سے ہے گردے اور مثانے کی پتھری توڑ کر نکال دیتا ہے پیٹ کے کیڑے مار ڈالتا ہو اسکے
پتے پینے سے برص جاتا رہتا ہے اسکا تازہ پتے نمک کے ساتھ پینا استسقا اور قولنج اور ریاح کے
لیے نافع ہے اسکے پتون کا رس لیکر تین بوند نیم گرم کان مین ٹپکانے سے درد جاتا رہتا ہے اور
کان کی پھڑیہ پھوٹ جاتی ہے لیکن اول اول درد بہت شدت سے ہوتا ہے بعد اسکے تسکین ہوجاتی
ہے اسکا ایک پتا اور دھتورے کا ایک پتا تپ چوتھیا [illegible] بعض کو کھلانے سے ایک بار مین صحت
ہوجاتی ہے ایسا بھی کرتے ہین کہ لاکھ تو تکے ہموزن سیاہ مرچین لیکر دونون کو پیسکر مونگ کے دانے کے
برابر گولیان بناکر چار روز تک ایک ایک گولی کھلاتے ہین اور باری تپ بلغمی و سرد جاتی رہتی ہی
اسکے درخت کے اجزا گھونٹ کر پینے سے آتشک کو نفع ہوتا ہے اسکے جوشاندے سے استنجا کرنا اور
آبدست لینا اور مقعد پر تریڑا دینا بواسیر کے مسون کو مفید ہے بواسیر کا خون بند ہوجاتا ہے زہرون
اور قاتل دواؤن کے لیے بمنزلہ تریاق کے ہے اسکے پتون کے جوشاندے کی کلی سے دانتون کا
درد اور حلق کی خشونت جاتی رہتی ہے اسکی جڑ کو سرکے مین جوش کرکے لیپ کرنے سے خنازیر اور
اورام صلبہ و بلغمیہ تحلیل ہوجاتے ہین اور نملہ کا مرض پھیلنے سے رک جاتا ہے اسکے خواص مین
یہ ہے کہ اگر مسافر اسکی لکڑی ہاتھ مین رکھے تو تھکاوٹ معلوم نہو تمام امراض سوداوی اور خارشت
اور جذام کو نافع ہے اگر فصد کے بعد رگ پر ورم آجاے تو سرکے کے ساتھ اسکو لگادین اس کے
پتون کو سکھا کر پیسکر تازہ زخمون پر چھڑکنے سے بھر جاتے ہین ناصور کو اسکا لیپ نافع ہے اسی مین
دم الاخوین کے ہے خواص مین پہلے کے استرخا اور لقوا کو نافع ہے اسکے تازہ پتے ایک ماہ تک
ایک شاخ سے کھانا یا گھونٹ کر شراب کے ساتھ پینا پرانی مرگی کو دفع کرتا ہے اگر گھوڑا غدہ کے مرض
مین مبتلا ہوجاے تو اسکے پتون کا رس سعوط کراے اتنا دوڑا دین کہ پسینا آجاے اسکو پانی مین

جوش دیکر کلیان کرنے سے حلق کی خشونت جاتی رہتی ہے اور دانتونکے درد اور منھ آنیکو نفع پہونچتا ہے اور
آکلہ بھی مٹتا ہے اسکے کھانے سے دست بند ہوتے ہین آنتونکا زخم اور عرق النسا اور وجع مفاصل جاتا رہتا ہے
اسکے پتونکا رس ۷ یا ۱۰ رتی پینے سے یرقان سدی زائل ہوتا ہے اسکو کھانے سے اندرونی جریان خون اور لگانے سے
بیرونی جریان خون رکتا ہے اسکی جڑ دست روکتی ہے درد جگر اور درد پھیپھڑہ کو دفع کرتی ہے اور عرق النسا و درد مفاصل
کو نافع ہے بستر پر اسکے پتے بچھا کر سونے سے نیند مین احتلام نہین ہوتا جیسے مین پانی کے اتر آنیکے لئے اسکا استعمال
نافع ہے مضر معدہ مصلح سکنجبین بدل تریاق مین سفوف و قندیون اور مرگی مین نیم مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک

بنفشہ (ف)

بفتح باء موحدہ و نون و سکون فاء و فتح شین نقطہ دار و سکون ہا۔ بنفسج وفرفیر (ع)

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے دو قسم کی ہوتی ہے ایک بستانی دوسری جنگلی دونون کے پودے
ایک سے ہوتے ہین بلندی اسکے پودے کی بالشت ڈیڑھ بالشت تک ہوتی ہے شاخین بہت پتلی ہوتی ہین سب
ایک جڑ مین سے نکلتی ہین پتے اسکے انار اور مہندی کے پتون کی طرح ہوتے ہین مگر اس کے پتے انکی پتون
کی بہ نسبت بیچ مین سے کسی قدر چوڑے ہوتے ہین اور دونون کونے بنفشے کے پتے کے تھوڑے نکلے ہوئے
ہوتے ہین اسکے پتے کی شکل صنوبری سمجھنی چاہئے ایک باریک شاخ پر ایک چھوٹا سا خوشبودار پھول ہوتا ہے
وِٹے بسٹر کی لغات کی کتاب مین لکھا ہے کہ باعتبار رنگ کے بنفشے کے پھول کی بہت قسمین ہوتی ہین زیادہ
قسمین نیلے اور آسمانی رنگ کی ہوتی ہین
اور بعض سفید رنگ کی اور بعض پیلے رنگ کی اور بعض کئی ملے ہوئے رنگ کی ہوتی ہین لوگ لال اور نیلے رنگ
کو برابر حصوں ملا کر بنفشے کے پھول کا رنگ پیدا کرتے ہین بنفشہ کشمیر اور نیپال کے پہاڑون مین بہت پیدا ہوتا ہے
مگر یہان کے بنفشے کا پھول ذرا چھوٹا رنگ زرد ہوتا ہے ایک پودا ہے جس کو بنفشے کی قسم سمجھتے ہین جا بجا
باغون مین انگریزی مالی لگاتے ہین شملے پر اسکی بڑی پیداوار ہے پتے چوڑے جیسے گوکے کے گرد وضع انکی برگ تنبول
کی سی جڑ مین سے ڈنٹھل ایسے نکلتے ہین جیسے اروی کے سر ڈنٹھل پر ایک پتا کوئی گوکے پتے کے برابر کوئی اس سے
بھی بڑا متوسط برگ تنبول کے برابر اور انکی پشت کی جانب رونگٹے جنکو انگلی لگانے سے بہت خفیف طور پر جھلکتے ہین اور
ڈنڈی کی دونون جانب کے حصے ایسے گھٹے ہوتے ہین جیسے کا ئی لو اور پتے کے کنارے آری کے دندانونکی
طرح ذرا ذرا کٹے ہوئے مگر سادے حصوں نہین بلکہ کی چٹی کے ساتھ رنگ نہایت سبز اور بعض کے سبز رنگ مین
خفیف زردی بھی ہوتی ہے اسکا پھول نیلا ہوتا ہے جو جاڑون مین لگتا ہے اور پتے کی پشت کی جانب رگین نہایت
ابھری ہوئی اور باریک جنگلی دوسری جانب نالیان تنگ پتلی بڑی ہوتی ہین انگریزی مین بنفشے کو وایولیٹ کہتے ہین
واو کے فتح الف کے سکون یائے تحتانی کے ضمے واو مجہول اور لام کے فتح اور یائے تحتانی کے سکون اور تائے
ثقیل کے وقف سے اور عوام مالی بلیٹ بولتے ہین بائے موحدہ مکسور یائے تحتانی مجہول اور لام مفتوح اور تائے
ثقیل کے سکون سے استعمال مین زیادہ وہ قسم ہے جسکے پھول کا رنگ نیلا ہو اور اس سے خوشبو آتی ہو خراب نہ ہو

مطلق بنفشہ بولتے ہیں تو پھول مراد ہوتے ہیں دوسرے اجزا سے یہی بہتر ہے **طبیعت** اسکی رطوبت پر اطبا کا اتفاق ہے مگر سردی وگرمی میں اختلاف ہے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ وہ سرد ہے اور دلیل اس قول پر یہ ہے کہ اسکے سونگھنے سے گرمی کے درد سر کو نفع ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام سردی کا ہے پس اس گروہ میں سے شیخ کا مذہب یہ ہے کہ پہلے درجے میں سرد و تر ہے بغدادی اور تمیمی کہتے ہیں کہ سرد پہلے درجے میں ہے اور تر دوسرے درجے میں ہے اور صاحب منہاج نے لکھا ہے کہ دوسرے درجے میں سرد و تر ہے بعض کہتے ہیں کہ دوسرے درجے میں سرد ہے اور تیسرے درجے میں تر ہے بعض کا یہ مذہب ہے کہ بنفشہ گرم ہے اور گرمی و تری اسکی پہلے درجے میں ہے نفیسی میں اس بات پر یوں دلیل بیان کی ہے کہ وہ کرب پیدا کرتا ہے اور یہ سبب گرمی کا ہے اور ملین بھی ہے اور ملین چیز رطوبت کو جاری کرتی ہے اور گاڑھے خلط کو پتلا کرتی ہے اور یہ کام بھی گرمی کا ہے اور وہ خون معتدل بھی پیدا کرتا ہے اور یہ بھی گرمی کی وجہ سے وقوع میں آتا ہے محققین کا گروہ بنفشے کی گرمی کا منکر ہے اور خون معتدل پیدا کرنیکا قول ضعیف ہے بلکہ اس کلام سے یہ مراد لیتے ہیں کہ وہ اپنی سردی و تری کی وجہ سے گرم خون میں اعتدال پیدا کرتا ہے اور اگر اسکے خون معتدل پیدا کرنیکے قول کی کوئی تاویل کی جائے تب بھی یہ مشکل ہے کہ اسمیں کوئی جزو غذائی ہوگا جس سے خون پیدا کرتا ہے اور کلام ہمارا کیفیت جزو دوائی کے تعین میں ہے تحفۃ المومنین کے مؤلف نے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بنفشہ سرد ہے اور اسکے سرد ہونے میں کوئی شبہ نہیں خاصکر پتے ضرور سرد ہیں اور اسمیں رطوبت فضلیہ ہے اور تھوڑی سی گرمی بھی رکھتا ہے **خواص و فوائد** غذائیت رکھتا ہے خاصکر تازہ بنفشہ بطور سالن کے کھانے سے ضرور غذائیت حاصل ہوکر خون معتدل پیدا ہوتا ہے ملین و مسہل ہے لطافت اور تری رکھتا ہے جاذب اور مزلق ہے خون کی اصلاح کرتا ہے خشک بنفشہ بالخاصہ مادہ صفرا کو دستونکی راہ آسانی سے نکالتا ہے اور اس کا یہ فعل گل سرخ کے مخالف ہے کیونکہ گل سرخ کے تازہ پتے دست آور ہیں اور خشک قابض ہیں اور گل سرخ نچوڑ کر دست لاتا ہے اور بنفشہ تلیین پیدا کرتا ہے بنفشے کو جب کسی ایسی دوا کے ساتھ ملائیں جو نچوڑ کر دست لاتی ہو تو ایسا انتظام کریں کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت کو باطل نکردے پس دوسری دوا کے وزن سے بنفشے کا وزن زیادہ رکھیں تاکہ بنفشے کا عمل دوسری دوا کے عمل پر غالب رہے بنفشے کو دستوں کے لئے دیں تو کھانڈ کے ساتھ دیں شہد کے ساتھ نہ دیں اسلئے کہ کھانڈ اسکے فعل کی اعانت کرتی ہے اور شہد اسکے فعل کو کمزور کرتا ہے بنفشہ کھانے سے بدن میں تراوٹ آتی ہے صفراوی اخلاط میں اعتدال آجاتا ہے پیاس اور خون کی حدت اور تیزی بجھ جاتی ہے لطیف اور سخت ورم تحلیل ہو جاتے ہیں معدہ اور جگر اور تلی اور پیشاب کی رکاوٹ کو اسکا پینا اور اس کے جوشاندے سے دھارنا اور اس کا لگانا تینوں باتیں نافع ہیں اگر اعضا میں گرمی اور خشکی پیدا ہو جائے تو اسکو پانی میں جوش کرکے اُس پانی سے دھارنا چاہیے گرمی سے ورم ہو جائے یا پھنسیاں نکل آئیں تو جو کے آٹے کے ساتھ اسکو لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے اگر معدے اور جگر پر گرمی سے ورم آجائے تب بھی اسی طرح لیپ کرنا چاہیئے اس کے پتوں اور پھولوں کے پینے سے بھی یہ شکایتیں جاتی رہتی ہیں اس کے استعمال سے اُس خارش کو فائدہ ہوتا ہے جو صفرا اور خون کے فساد سے پیدا ہو

تازہ بنفشے کے پھول اور پتے سونگھنے سے وہ درد سر جاتا رہتا ہے جو غلبہ خون یا صفرا سے پیدا ہو سر مین خون
کی حدت کا زور ہو تو اسکے سونگھنے اور استعمال کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے اسکے پتون کو پیسکر لیپ
کرنے سے اور جوش دیکر دھارنے سے بھی اس قسم کا درد سر جاتا رہتا ہے تپ تیز مین سر پر درد واقع ہو تو
اسکو لگانا اور اس سے دھارنا چاہیئے یا صفرا اور خون سر مین جمع ہو جائین تو بھی اسی طرح استعمال کرنا چاہیئے
بلکہ ہر عضو سے مواد صفراوی و دموی کو تحلیل کر دیتا ہے بچون کے سر پر درد ہو تو اسکے پھول بھگو کر ملکر پلانا
چاہیئے اسکے پینے سے نیند بھی اعتدال کے ساتھ آجاتی ہے تازہ بنفشے کے پھول ایسے آدمی کو سونگھانا
اور اُسکے سر پر لگانا چاہیئے جسے بے خوابی کا عارضہ ہو گرمی سے آنکھ مین درد اور ورم ہو اسکے لگانے سے
آنکھ کی سوزش رفع ہوتی ہے حلق مین ورم ہو جاے اور اس مین سوزش ہو تو اسکے پھولون کو بھگو کر ملکر
چھانکر پلانا چاہیئے اسکے پینے سے زکام اور نزلے کو جنکا رجوع سینے کی طرف ہو فائدہ ہوتا ہے اور
گرم کھانسی بھی زائل ہوتی ہے اور سینے مین ملائمت پیدا ہوتی ہے آنتون مین گرمی سے ورم ہو تو
اسکو کئی بار کے پلانے سے اتارتا ہے اسکے پھولون کے پینے سے گرمی کی کھانسی مٹ جاتی ہے معدے کی
سوزش جاتی رہتی ہے جو وہ ماشہ گلِ بنفشہ پیسکر اسی قدر شکر سفید ملاکر گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے دست
آکر بلغم و صفرا نکل جاتا ہے اگر سرد پانی کے ساتھ پھانکا جاے تو وہ صفرا نکل جاے جو لذع پیدا کرتا ہو اگر اسکو شیرخشت
ترنجبین اور مغز املتاس و روغن بادام کے ساتھ استعمال کرین تو نہایت عمدہ طور پر اور آسانی سے دست آجائین
اور جلد اثر پیدا ہو جاے اسکا جوشاندہ بہ نسبت سفوف کے معدے پر آسان ہوتا ہے اور معدے سے جلد نیچے اتر جاتا
ہے اسکے پھول مین یہ تاثیر ہے کہ معدہ او رجوالی معدہ سے صفراوی اخلاط کو سہولت کے ساتھ نکالکر قبض پیدا کر دیتا
ہے اور ہلیلہ دوائون مین سے ہے جو نہایت عمدگی اور سہولت سے دست لاتی ہین گلقند کے ساتھ مرکب بخارون کے
لیے بے نظیر دوا ہے تازہ پھول زہرون کو دفع کرتے ہین اسکے پتون کے لیپ سے [illegible] شگاف اور ورم کو نفع ہوتا
ہے تازہ بنفشے کے سونگھنے سے نیند آتی ہے اسکو بہت جوش دینے سے اسکا عمل باطل ہو جاتا ہے چیچک مین
اسکو نہ دینا چاہیئے خاصکر اس چیچک مین جسکو حصبہ کہتے ہین تمام بخارون مین دیا جاتا ہے مگر جبکہ دست بھی
ہون تو مدین اور حاملہ کو بنفشہ استعمال کرانا ممنوع ہے کیونکہ جو چیز دل و معدہ کو ضعیف کرتی ہے جنین کو
پھسلاتی ہے وہ انکو نہین دیجاتی **مضر و مصلح** کثرت کے ساتھ کھانے سے دل مین ضعف اور کرب
پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ مین ثقل آجاتا ہے متلی پیدا ہوتی ہے گرم تپ بھڑک جاتی ہے بعضے
کہتے ہین کہ یہ تمام معتدل ہین خشک مین ہین نہ تر مین اصلاح کے لیے تھوڑا سا انیسون شریک کر لین اور
معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے بھوک گھٹا دیتا ہے دل کو ضرر پہونچاتا ہے بہی اور انیسون اور گل سرخ اسکے
مصلح ہین بواسیر اور نواسیر کے مریضون کو مضر ہے اسکو کثرت کے ساتھ سونگھنا سرد دماغ کو مضر ہے
خاصکر جن لوگون کو سردی سے نزلہ اور زکام ہو اور اسکی کثرت زکام پیدا کرتی ہے مصلح اسکا مرزنجوش
اور خیری کا سونگھنا ہے **بدل** گل نیلوفر اور برگ خبازی۔ اور کھانسی کے موقع پر اسکی جگہ اصل السوس
اور رب السوس دیتے ہین اور بعضے گاؤزبان تجویز کرتے ہین اور فہرلج بھی اسکا بدل بتاتے ہین

مقدار خوراک بعض میں ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے بائیس ماشہ تک اور بعض کے نزدیک دو تولہ تک اور بعض کے نزدیک سوا دو تولہ تک اور جوشاندہ میں پونے چار تولہ تک اور بعض کہتے ہیں کہ کم خوراک ساڑھے دس ہی ماشہ ہے بلکہ جیسا موقع ہو بعض کہتے ہیں کہ اگر خشک ہو تو سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک دیں اور تازہ ساڑھے سترہ ماشہ تک۔

شربت بنفشہ

اس کے بنانے کا یہ طریق ہے کہ بنفشے کے پھول اگر خشک ہوں تو دو تولہ دو ماشہ لیں اور جو تر ہوں تو پاؤ بھر لیں اور انکو پانی میں جوش کر کے صاف کر کے سیر بھر کھانڈ ملا کر قوام کر لیں بنفشے کا شربت گرمی کے زکام و نزلہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے اسکے کھانے سے معدے کی سوزش جاتی رہتی ہے اور نہایت آسانی سے طبیعت کی تلئین کرتا ہے اور دست لانے کے لئے نہایت سہل اور آسان اور عمدہ اور بے ضرر چیز ہے سینے کو نرم کرتا ہے گردے اور سر اور آنکھ کے درد کو مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے پیشاب کی جلن رفع کرتا ہے اسکے کھانے سے مثانے کی گرمی جاتی رہتی ہے سوا اسے ایسے بخار کے جس میں دست آتے ہوں ہر بخار میں مستعمل ہے کیونکہ تپ کی حرارت اور اخلاط کی گرمی و تیزی کو مٹاتا ہے اور اخلاط میں اعتدال پیدا کرتا ہے سرچکرانے اور خفقان اور غشی میں آنچھ کے ساتھ دیں تو بڑا نفع دے

خمیرۂ بنفشہ

کھانڈ سے تیار کیا ہوا خمیرہ بنفشہ حلق اور سینے کی خشونت دفع کرتا ہے گرمی کی کھانسی مٹاتا ہے زکام اور نزلے کو نفع پہونچاتا ہے اور قبض رفع کرتا ہے پاخانہ لاتا ہے یہ خمیرہ پیشاب کی جلن جو حرارت سے ہو رفع کرتا ہے مثانے کی سوزش مٹاتا ہے۔ شہد میں تیار کیا ہوا خمیرہ کھانے سے قولنج کی ریاح تحلیل ہوتی ہیں

بنفشے کا تیل

روغن بنفشہ (ف) دہن البنفسج (ع)

صفات وشناخت اسکے بنانے کے چند طریق ہیں (۱) کنجد سفید مقشر یا مغز بادام مقشر کو تازہ پھولوں میں بسائیں جب پھول خشک ہو جائیں دوسرے بدل دیں یہانتک بسالیں کہ بنفشے کی خوشبو ان میں آنے لگے (۲) پھولوں کو تل کے تیل میں ڈالکر دھوپ میں رکھدیں اور چند بار تازہ پھول بدل دیں سوا گیارہ تولہ پھول ۲۰ تولہ تیل میں ڈالنا چاہیئے اور اسی حساب سے جسقدر چاہیں بنائیں (۳) پھولوں کو پانی میں پکا کر تیل میں پکا لیا جائے **طبیعت** سرد و تر۔

خواص وفوائد نیند لاتا ہے۔ خشکی بدن کو رفع کرتا ہے سینے کی خشکی اور کھانسی کو نافع ہے کھانسی

عرصے سے نہ جاتی ہو تو اس سے ناف کو چکنا کرنے سے نفع ہوتا ہے۔ اعضا کو ملائم کرتا ہے۔ اسکو بالو نمیں لگانے سے بال گرتے نہیں ناخن کو اُس میں تر کرنے سے انکی صحت کی حفاظت ہوتی ہے۔ بدن کے زخم کو نافع ہے حمام میں دمے کے بیمار کو لیجا کر پسینہ لا کر سات ماشہ روغن بنفشہ کئی دن تک پلانا نافع ہے یہ مقدار خوراک ایک دن کے لئے ہے موم اس میں حل کرکے بچے کے سینے پر ملنے سے کھانسی کو بہت نفع ہوتا ہے سینے کی خشکی دور ہوتی ہے اسکی پچکاری عضو تناسل میں لینے سے پیشاب کی جلن اور مثانے کی حرارت کو نفع پہونچتا ہے گرمی سے مرگی اُم الصبیان و درد سر اور بیخوابی ہو تو اسکو ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اسپنج یا روئی کو روغن بنفشہ میں تر کرکے مقعد پر لگانے سے نیند خوب آتی ہے۔ انگلیوں کے درمیان میں ورم ہو جائے تو روغن بنفشہ میں مصطگی حل کرکے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ صفرا اور خون میں فساد پیدا ہو جانے سے خارش پیدا ہو جائے تو اس کی مالش کرنی چاہیئے جوڑ و نبر ملنے سے اُن میں نرمی آتی ہے حرکت آسانی سے ہوتی ہے خشکی دماغ کی وجہ سے کھا مرض ہو جائے تو اس کو ناک میں ٹپکانا چاہیئے گرمی و سردی کی وجہ سے بدن پھٹ جائے تو اس کے ملنے سے فائدہ ہوتا ہے

بنفسہ (ع)

بفتح باے موحدہ و سکون نون و فتح قاف و سکون... بقیہ بھی کہتے ہیں۔ شو (ف)

صفات و شناخت ایک قسم کا ناج ہے سور کی طرح ہوتا ہے اور سور کے دانے سے کیقدر موٹا ہوتا ہے مگر ویسا سفید اور گول نہیں ہوتا کھیتوں وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا سور کے پودے سے بڑا ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک قسم کا سور ہے گاؤ زردی لکھا ہے کہ سور کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے اور سور کی طرح کھایا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ کسمہ کی قسم سے ہے جو جنوں کے ساتھ اُگتا ہے اسکی پھلیاں لمبی ہوتی ہیں اور پتے لمبے ہوتے ہیں اور پیر زمین پر پھیل جاتا ہے صاحب الفاظ الادویہ اور ہر جانتا ہے غلط معلوم ہوتا ہے **طبیعت** شیخ نے کہا ہے کہ معتدل مائل بخشکی ہے اور بعض نے سرد و خشک مائل باعتدال جانا ہے۔

خواص و فوائد قابض ہے سودا پیدا کرتا ہے سور کی طرح خواص اور قوت رکھتا ہے مگر سور سے دیر میں ہضم ہوتا ہے اور اُس سے خشکی بھی زیادہ پیدا کرتا ہے سور سے خراب اور نہایت غلیظ ہے اسی لئے اُسے آدمی نہیں کھاتے چوپایوں کو کھلاتے ہیں جس زمانے میں قحط پڑتا ہے تو محتاج آدمی بھی کھانے لگتے ہیں اور جو لوگ اُسے کھاتے ہیں اُن کے معدہ میں سودا پیدا ہو کر دُبلے ہو جاتے ہیں اسکو بھو کر پیسکر پکا کر کھایا جاتا ہے جو زر دنکو فائدہ ہو جاتا ہے بچوں کے عارضہ قشر کو بھی نافع ہے اسکو پیکر ایسے پھوڑوں پر جو پھیلتے ہوں رکھنے سے نفع ہوتا ہے (مضر) کثرت کے ساتھ کھانے سے سودا پیدا ہوتا ہے مصلح روغن زیادہ کھانا۔

بنک (ف)

بفتح با و نون و سکون کاف تازی بعض با کے ضمے اور نون کے سکون سے اور بعض با کے فتح اور نون کے سکون سے لکھتے ہیں

صفات وشناخت ایک خوشبودار دوا ہو کہ خوشبویات میں ملائی جاتی ہے اسکی نسبت بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یمن میں پیدا ہوتی ہے اور اُس ملک کے ببول کی چھال ہے بعض کہتے ہیں کہ ملک یمن میں جو ببول کی جڑ کو آرے سے چیرتے ہیں تو چھلکے درخت شاہتوت کے چھلکو کی طرح جدا ہوتے ہیں یہ وہی ہے بعض کہتے ہیں کہ ببول کے درخت کی چھال تو نہیں بلکہ ایک اور درخت کی چھال ہے جسکی وضع ببول کی چھال کی سی ہے یمن اور سندھ میں پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک خوشبودار گھانس ہے بعض کہتے ہیں کہ صندل کی طرح ہوتی ہے رنگ سفید یا زرد وسرخی مائل ہوتا ہے بعض نے تحقیق کیا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو آس کے درخت میں پیدا ہو جاتی ہے اور اسکو جنگلہ آس کہتے ہیں بہتر وہ ہے جس کا وزن ہلکا اور رنگ زرد ہو مزے میں قبض ہو خوشبو تیز ہو اور موٹی ہو جس کا وزن بھاری ہو رنگ سفید ہو وہ بری ہے **طبیعت** پہلے درجے کے آخر میں گرم وخشک ہے ابن رضوان نے پہلے درجے میں سرد وخشک جانا ہے

خواص وفوائد اسکے لیپ سے اعضا میں قوت آتی ہے پسینے کا آنا موقوف ہوتا ہے بدن میں خوشبو پیدا ہوتی ہے لطافت پیدا کرتی ہے اسکے لگانے سے جلا پیدا ہوتی ہے جلد بدن کا تنقیہ ہوتا ہے کھال کے اندر ردی بو اور رطوبت جمع ہو تو اُسے خشک کر دیتی ہے اگر نورے کے لگانے سے بدن میں بدبو آجاے تو اسکے لگانے سے زائل ہو جاتی ہے اسکے سونگھنے سے سرد دماغ میں قوت آتی ہے اسکے لگانے سے اور کھانے سے معدے اور جگر کو طاقت پہونچتی ہے سفوف باہ ہے زیادہ پیشاب آتا ہو تو اُسے قطع ہوتا ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے معدے میں سردی اور رطوبت کی وجہ سے متلی پیدا ہو جاے تو اسکے کھانے سے بند ہوتی ہے اسکے لیپ سے تلی کو قطع ہوتا ہے رحم کا منہ کُل جاے تو اسکی دھونی سے فائدہ پہونچتا ہے **مضر** گرم دماغ کو **مصلح** گلاب **بدل** آس اور بالچھڑ **مقدار خوراک** ڈیڑھ تولہ

بن مانس

صفات وشناخت اسکی کئی قسمیں ہیں جن میں سب کے سب مطلق پاؤں نہیں مگر جو اکثر پاؤں کہلاتے وہ ہاتھ ہیں کیونکہ چار انگلی ہیں جو ایک ساتھ لگائی گئی ہیں اور انگوٹھا جو ایک طرف لگایا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ چاروں انگلیوں کے سامنے آسکتا ہے اس سبب سے یہ سب جاندار درخت پر چڑھنے میں بڑے تیز وچالاک ہیں مگر میدان میں مشکل سے کھڑے ہوتے ہیں اور چلتے ہیں پچھلے ہاتھ پاؤں کے مانند پنڈلی سے سیدھے نہیں لگائے گئے تاکہ زمین پر چوتڑ بیٹھ سکیں آنکھیں تو انسان کے مانند عین سامنے ہیں اور پستان بھی سینے پر ہیں اور منہ کے دونوں طرف ہیں جیسے ہیں مگر اور سب باتوں میں انسان سے بہت فرق ہے اسلئے انسان کی نوع سے علحدہ ہے منہ کچھ کم وبیش اُبھرا ہوا ہے بن مانس کی اتنی قسمیں ہیں چمپانزی۔ اورنگوٹنگ۔ سیامنگ۔ ریبلا گبن۔ آونک کو۔ اور سفید ہاتھ والا گبن ان میں سے چمپانزی صورت وچال میں انسان سے زیادہ مشابہ ہے اگلے پچھلے ہاتھوں میں وہی بات ہے جو انسان میں نظر آتی ہے اس کا سر اور چہرہ چپٹا ناک دبی اور داڑھی منہ بہت ہی چوڑا

اور کچھا اُبھرا کان بڑے بڑے ناک چپٹی بدن کے بال موٹے اور کالے سر اور کاندھے اور پیٹھ کے گھنے مگر پیٹ اور چھاتی پر تھوڑے اسکا چہرہ صاف بے رُو ہیں کا رنگ گہرا اور گل موچھے سیاہ دونوں طرف رہتے ہیں ملک افریقہ میں سیرالیون سے لیکر انگولہ تک کثرت سے چمپانزی پائے جاتے ہیں۔

چمپانزی وہ نام ہے جو سیرالیون والے استعمال کرتے ہیں سب سیاح اس بات پر متفق ہیں کہ چمپانزی غول باندھ کر رہتے ہیں دھوپ اور برسات کے واسطے اپنے لیئے ڈالی اور پتوں سے جھونپڑی بناتے ہیں اور اکثر زمین پر رہتے ہیں نہ درختوں پر اور تھوڑے تھوڑے ملکر علحدہ علحدہ رہتے ہیں اور جوز وغیرہ میوجات کھاتے ہیں اور چمپانزی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک چھوٹے دوسرے بڑے۔ بڑی قسم کا چمپانزی جب تن کر کھڑا ہوتا ہے تو قریب پانچ فٹ کے لمبا ہوتا ہے اور یہ دونوں قسم کے چمپانزی ٹانگوں کو ہاتھ پکڑ کر بہت دوڑ سکتے ہیں مگر اکثر چاروں ہاتھ ٹیک کر چلتے ہیں چمپانزی جیسا بچپن میں تربیت پذیر اور مسکین ہوتا ہے ایسا بوڑھا ہو کر نہیں رہتا بچپن میں کیسی ہی تربیت ہو بڑا ہو کر وحشی ہو جاتا ہے **طبیعت** اور **خواص و فوائد** اسکو بھی بعض اطبا بندر کیطرح خیال کرتے ہیں

بن نواڑی (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون نون وکسر نون ثانی وفتح واو وسکون الف وکسر رائے مہلہ ویائے معروف

صفات و فوائد جنگلی نواڑی کا پھول اکثر ترئی کہلاتا ہے دوسری قسم ایسی ہے جو برسات میں نکلتی ہے دونوں تلخ اور سرد اور رساب ہیں اخلاط بلغم وصفرا و خون کا فساد دور کرتی ہیں کان اور ناک اور معدہ اور پیٹ کے امراض کو مفید ہیں

بنولہ (ھ)

بکسر بائے موحدہ وفتح نون وسکون واو وفتح لام وسکون ہا۔ پنبہ دانہ (ف) حب القطن (ع) ہبڑکی (مرہٹی)، کانکڑے (مارواڑی)

صفات روئی کا بیج ہے اسکا تیل اشیائے خوردنی میں بھی استعمال کرتے ہیں اور بعض حالتوں میں یہ صاف کیا ہوا تیل گھی کا بھی کام دیتا ہے معلوم ہوا ہے کہ بنولے کا تیل کھانے میں بھی شیریں ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی خاصی ہوتی ہے یہ سوکھ جاتا ہے بنولے کا آٹا بھی تیار ہوتا ہے جو گیہوں کے آٹے سے پانچ گنا گوشت کی نسبت ڈھائی گنا طاقتور بتایا جاتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و تر۔

خواص و فوائد باہ کو قوت دیتا ہے امساک پیدا کرتا ہے۔ منی بڑھاتا ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ اسکی مینگ باہ کو حرکت دیتی ہے۔ قبض رفع کرتی ہے۔ سینہ اور پیٹ کو ملائم کرتی ہے۔ سردی کی کھانسی کو دفع کرتی ہے اختناق رحم کو مفید ہے۔ حکیم عابد سرہندی نے شرح اسباب کے حاشیے میں ذیابیطس کی بحث میں لکھا ہے کہ بنولوں کو پانی میں بھگو کر چھلیں اور اس پانی میں مصری یا کھانڈ ملا کر آگ پر جوش دیں



لعوق سا ہو جائے تو اس مین سے ہر روز صبح کو نہار چاٹ لیا کرین اور تین گھڑی کے بعد کھانا کھائین لیس
ذیابیطس بالکل جاتا رہے گا اسکو بارہا استعمال کیا ہے کبھی خطا نہین کی اگر سولون کی مینگین اور گندہ بہروزہ
یہ دونون ملا کر عضو تناسل کے سوراخ مین رکھا جائے تو نعوظ ہو عاقر قرحا کے ساتھ بھی یہی فائدہ بخشتا ہے
بنولہ گھی اور دودھ پیدا کرتا ہے دمے کو دور کرتا ہے ۔ اسکا حریرہ جاڑون مین امراض سینہ کو نافع ہے
اسکا روغن ذکر پر ملنا استادگی خوب پیدا کرتا ہے ۔ بنولے کا مغز نکالکر روغن کھینچین ۔ پھر کف دریا پارہ
رسی کوٹ چھانکر ہونے دو تولہ روغن مذکور مین ملالین اور آنکھ مین لگایا کرین ۔ اور مدت تک ایسا کرنے
سے آنکھ کا جالا کتنا ہی موٹا کیون نہو کٹ جاتا ہے یہ ترکیب مجرب ہے ۔ اسکا روغن چھائین اور
سیاہ داغ اور چھیپن اور زخمون کو دور کرتا ہے ۔ ویدون کے نزدیک بنولہ تر اور گران ہے بلغم بڑھاتا
ہے منی پیدا کرتا ہے صفرا اور بلغم کو نافع ہے حرارت اور پیاس اور اعضا کا تعب اور مرگی دور کرتا ہے
عورت اور حیوان کا دودھ زیادہ کرتا ہے اسکی مینگ بچون کو طاقت دیتی ہے اسکی مینگون کی کھیر
پکا کے کھلانے سے بادی [illegible] دفع ہوتی ہے چہرے پر رونق آتی ہے سر کا درد دفع کرنے کے لیئے
بنولے کی مینگون اور تخم خشخاش کا حریرہ کرکے پلانے سے فائدہ ہوتا ہے آگ سے جل جائے یا چھالا پڑ جائے
تو بنولے کی مینگون کے لیپ سے سوزش دفع ہوتی ہے اسکے تیل کی مالش سے گٹھیا کا درد دفع ہوتا ہے
بنولون کی مینگو کو پانی مین پیسکر چھانکر چاولون کی کھیر پکا کے کھلانے سے عورتون کے دودھ بڑھتا ہے
ڈھائی پاؤ بنولون کو سوا سیر پانی مین اوٹا کر ڈھائی پاؤ پانی رکھے چھان لیوین اس مین سے ساڑھے
بارہ تولہ جوشاندہ چار پہر سے ایک باری گھنٹے پہلے پلانے سے آنے والا بخار رک جاتا ہے اس کی
مینگون کا دودھیا پانی بنا کے آنو کے دست آنے والے کو پلائین بنولون کو دبا کے نکالا ہوا تیل
لگانے سے جلد بدن کے نیلے چٹے مٹتے ہین بنولون کی مینگین اور سونٹھ پانی کے ساتھ پیس کے لیپ
کرنے سے فوطون کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے ان کو دواؤن مین ملا کر پلانے سے سوکھی کھانسی مٹتی ہے انکی
مینگون کا حریرہ بنا کے پلانے سے پاخانہ ملائم ہو جاتا ہے انکا حلوا بنا کے کھانے سے باہ مین طاقت
آتی ہے سینے کے امراض کو مٹانے کے لئے انکی مینگون کا دودھیا رس پلانا چاہیئے انکی مینگین پیسکر
کنپٹیون پر لیپ کرنے سے درد سر بند ہوتا ہے بنولون کو اوٹا کر کلیان کرنے سے دانتون کا درد دفع ہوتا
ہے تین تولہ بنولون کی مینگون کو پانی مین پیس کے پلانے سے دھتورے کا زہر اتر جاتا ہے انکی
مینگون کو پیسکر گائے کے دودھ مین اوٹا کر پلانے سے سب طرح کے زہر اترتے ہین بنولون کو پیسکر
ٹکیہ بنا کر ورم پر باندھنے سے تحلیل ہو جاتی ہے سات ماشہ بنولے رات کو پانی مین بھگو دین اور صبح کیوقت
انکو پیسکر چھانکر تھوڑا سا سفید [illegible] ملا کے پینے سے یرقان دفع ہوتا ہے انکی مینگون کو پیسکر روئی
پکا کر باندھنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے انکی مینگون کو باریک پیسین اور شہد مین ملا کر آنکھ مین
لگائین تو گئی ہوئی بینائی آنے لگے مضر گردہ مصلح عنبر و بنفشہ اور قند سفید بدل تخم خطمی و بادام و خشخاش
سفید مقدار خوراک بنولے کی مینگ چھ ماشہ سے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تک ۔

بوماکس (یونانی)

بکو تمیسرا حرف بعض نسخون مین باے موحدہ ہے اور بعض مین تاے فوقانی لکھا

صفات و فوائد گیلانی نے شرح قانون مین اور دوسرون نے لکھا ہے کہ ایک نبات ہو غیر مشہور اکثر اسکی جڑ اور گوند اور عصارہ استعمال مین ہے اسکا گوند عصارے سے قوی ہے اسکے گوند مین روغن زیتون اور کالجمی اور تھوڑی سی شراب ملاکر ملاتے ہین تو گاڑھا پڑجاتا ہے اور تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے بعض نے دوسرے درجے مین گرم و خشک بتایا ہے ورمون کو تحلیل کرتا ہے پھوڑونکا تنقیہ کرتا ہے اور ہڈی کی کھوہ کا بھی تنقیہ کرتا ہے پٹھے اور سینے کے موافق ہے سینے مین غلیظ فضول جمع ہوجائین تو انکو دفع کرتا ہے پھیپھڑے کو مفید ہے اسکے پینے اور حلق مین دھوان پہونچانے سے پھیپھڑے کے پھوڑون کو فائدہ پہونچتا ہے تلی پر جم جاے تو اسکے لیپ سے نفع ہوتا ہی

بورانی (ف)

بضم باے موحدہ و سکون واو معروف و فتح راے مہملہ و سکون الف و کسر نون و یاے معروف - رو اصبر (ع)

صفات و شناخت ایک غذا ہو کہ بینگن وغیرہ ترکاری کو اُبالکر اور گھی مین بھونکر دہی یا چھاچھ یا انار یا سیب ترش یا انگور خام کے پانی مین ڈالتے ہین صاحب قاموس کہتا ہے کہ بورانیہ ایک قسم کا کھانا ہے جو منسوب ہے بوران کی طرف کہ حسن بن سہل کی بیٹی اور مامون خلیفہ بغداد کی بی بی تھی شیخ نے شفا مین لکھا ہے کہ بورانیہ پرویز کی بیٹی بوران کی طرف منسوب ہے شاید وہی بورانی ہے جو ہندوستان مین مشہور ہے ابو اسحاق اطعمہ کا شعر ہے ؎ پس از سی سال بر سحاق شد تحقیق این معنی ✤ کہ بورانیست بادنجان و بادنجان ست بورانی ✤

خواص و فوائد تیزی و گرمی کو بجھاتی ہے گرم مزاج مین سردی پیدا کرتی ہے گرم مزاج اور گرم موسم کے مناسب ہے اور جسکو سرکہ وغیرہ ترش چیزون سے بناتے ہین وہ صفرا اور خون کی تیزی و سوزش کو تسکین دیتی ہے مگر بوجہ غلظت کے دیر ہضم و ثقیل ہے نفخ اور قبض اور ریاح پیدا کرتی ہے سینے اور پھیپھڑے اور مثانے اور رحم کو جن مین سردی کا غلبہ ہو مضر ہو

بورک

صفات و شناخت ایک ہندوستانی روئیدگی کا پھل ہے سداب کے پھل کی سی وضع رکھتا ہو بعض چھوٹا ہوتا ہے بعض بڑا پوست اسکے اوپر کا پتلا ہوتا ہے بڑا پھل برابر کے دو حصون مین منقسم ہوتا ہے اور چھوٹا پھل ایک ہی حصے مین ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔

خواص و فوائد رطوبات کو زائل کرتا ہے بدن سے بلغم نکالڈالتا ہے یہ دوا زیادہ تر خوشبویات مین مستعمل ہے اگر پانی مین جوش کرکے صاف کرکے کلی کرین تو بدبو منھ کی جاتی رہے اگر اسکے جوشاندہ کو

جو ہوں تو بلغم پیٹ سے نکل جاے اور پیٹ کے کیڑے مرجائیں۔

بورہ (ف)

بضم باے موحدہ وسکون واو معروف وفتح راے مہلہ وسکون ہا ۔ بورق اسی کا معرب ہے ہندیمیں بابڑی کو کہتے ہین
صفات وشناخت ایک قسم کا نمک ہے کہ دو طرح کا ہوتا ہے معدنی اور مصنوعی (۱) معدنی
وہ ہے جو معدنوں سے نکلتا ہے بعض معدنی بورہ اول پانی کی طرح نکلتا ہے پھر جو الگ کر جم جاتا ہے اور
بعض جما ہوا ہی نکلتا ہے معدنی کی پانچ قسمیں ہیں (الف) سفید رنگ جالی دار ہلکا شفاف ہوتا ہے
مزہ اسکا کھاری ہوتا ہے اس کو بورہ ارمنی کہتے ہیں کیونکہ ارمینیہ کے ملک سے لاتے ہیں اور یہ سب
سے عمدہ قسم ہے (ب) سرخ رنگ ہوتا ہے اسکو نطرون کہتے ہیں اس میں وہ بہتر ہے جو مصر میں پیدا
ہوتا ہے اور نرم ہوتا ہے مزے میں نمکینی اور تھوڑی سی ترشی وتلخی ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نطرون
اگرچہ بورے کی قسم سے ہے مگر افعال میں اس سے مختلف ہے اسکو فارسی میں بورہ سلیمانی کہتے ہیں
شیخ نے مفردات قانون میں جو اسکو ارمنی سمجھا ہے ابن جمیع کی تحقیقات کے مطابق یہ سہو ہے (ج) افریقی ہے
(د) تاکی اور ریت دار ہوتا ہے اسکو بورق الخبازین کہتے ہیں کیونکہ نان بائی اس کو پانی میں گھول کر
پکی روٹی کے اوپر چھڑک کر تنور میں لگاتے ہیں جس سے روٹی سفید اور رونق دار ہوجاتی ہے (ہ)
سفید اور اسفنجی اور بھاری ہوتا ہے سنار چاندی کے گلانے اور صاف کرنے کے وقت اسکو ملاتے ہیں اس سے
چاندی خوب صاف اور شفاف ہوجاتی ہے اسکو بورق الصاغہ بولتے ہیں (ز) بورۂ زبدی ہے یہ نہایت
ہلکا اور نرم ہوتا ہے اور اسکے رنگ میں کچھ سرخی ہوتی ہے اور نیلا بھی ہوتا ہے اور سب قسموں سے زیادہ تیز ہے اس
میں سے عمدہ وہ ہے جو ہلکا ہو ریت نہ ہو جلد ٹوٹ سکے رنگ نیلا ہو اور بدن پر جلن پیدا کرے اور
دیکھنے میں جمے ہوے جھاگوں کی طرح معلوم ہو اس میں سے جو ہلکا اور سخت ہوتا ہے وہ افریقہ سے
آتا ہے اور دوسری طرح کا روم سے اور رومی کو فارسی میں بورۂ سفید کہتے ہیں اور زبدی بورق میں یہ فرق ہے
کہ زبدی بورق بہت سفید ہوتا ہے اور اس میں زردی کی جھائیں نہیں ہوتی ہے اور ہلکا نہیں ہوتا بلکہ بھاری ہوتا ہے
حجم میں بڑا ہوتا ہے دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گیہوں کا آٹا اور یہ بورے سے زیادہ لطیف ہے
اور خاکی ہوتا ہے بلکہ جو چیز خاکی ہے وہ زبرہ آسیوس ہے اور بورۂ افریقی یعنی بورۂ زبدی آٹے کی
طرح متخلخل نہیں ہوتا بلکہ جما ہوا ٹھوس ہوتا ہے آدمی اسکو جلا کے لئے بدن پر ملکر نہاتے ہیں (۲) مصنوعی
وہ ہے جو کئی ترکیبوں سے بنایا جاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے (الف) کانچ کا برادہ اور سیپے کا
برادہ دونوں ہم وزن لیکر کھرل کرکے اس پانی میں جس میں سجی کا سفوف گھولا گیا ہو بھگو دیں اور
بہت سا سجی کا پانی ڈالکر آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ پانی خشک ہوجاے ایسا بورا وزنی ہوتا ہے اور
سہاگہ اسی قسم سے تیار کیا جاتا ہے (ب) غرب کے درخت کے تنے کا رس اتنا پکاتے ہیں کہ وہ
خشک ہوجاتا ہے پھر ٹکیاں بنا لیتے ہیں یہ بہت ہلکا اور سفید سیاہی مائل اور رنگین ہوتا ہے



اور کبابہ ہے بورق الغرب اسی کا نام ہے بورے کی سب قسمون مین بہتر ارمنی ہے اور سب سے تیز زبدی
ہے اور جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ بورہ کھایا نہین جاتا تو مراد انکی یہ ہے کہ تنہا کھایا نہین جاتا ورنہ دوسری
دوائون کے ساتھ کھاتے بھی ہین چنانچہ جوارش کمونی کے نسخون مین داخل ہے جلا ہوا بورہ ارمنی زیادہ
لطیف ہے اور حدت بھی اس مین زیادہ ہے اور بورہ زبدی کی قوت سے قریب ہے **طبیعت**
دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض کے نزدیک تیسرے درجے کے درمیان مین گرم ہے
اور اسی درجے کے آخر مین خشک ہے بعض نے کہا ہے کہ چوتھے درجے تک گرم وخشک ہے مگر کل
ہر بورہ ایسا نہین البتہ نطرون اور بورہ زبدی افریقی چوتھے درجے کے درمیان تک گرم وخشک
ہوسکتا ہے ورنہ سب قسمین یکسان گرم وخشک نہین کوئی کم ہے کوئی زیادہ۔

خواص و فوائد ہر قسم کے بورے مین تھوڑے قبض کے ساتھ جلا زیادہ ہے اور جلا کے زیادہ ہونیکا
سبب یہ ہے کہ اس مین شوریت ہے اور قبض ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خشکی بڑھی ہوئی ہے مگر افریقہ کے
بورے مین ذرا سا بھی قبض نہین صرف جلاے کثیر ہے اور نمک مین اس سے قبض زیادہ ہے اور
جلا کم ہے اور جو افعال گرمی وخشکی کے تابع ہین ان سب مین یہ نمک سے بڑھا ہوا ہے اسکو لیپ کرنے
سے مواد بکھر جاتا ہے اور بدن کی کھال کی طرف خون کھچ آتا ہے اسلیے چہرا سرخ پڑ جاتا ہے اگر اسکو
پیسکر پانی مین ملاکر ان بالون پر لگائین جو سفید ہون اور پے درپے ایسا کرین تو باریک ہو جائین اور
اسکے ہمیشہ لگاتے رہنے سے بال سیاہ ہوجاتے ہین اگر پانی مین گھول کر بدن کو اور بالون کو دھونے
سے میل صاف ہوجاتا ہے اسکو کثرت کے ساتھ کھانے سے سیاہی آجاتی ہے بورہ ارمنی کو روغن
بابونہ مین ملاکر بدن پر لگانے سے نیلے داغ مٹ جاتے ہین کبھی بدن کو دبلا کرنے کے لیے اس سے
لیپ تیار کرتے ہین اور کبھی لاغری دفع کرنے کے لیے اسکو کسی قدر دلی ملاکر کام مین لاتے ہین اسکو
سرکے مین ملاکر پھوڑون پر لگانے سے پک جاتے ہین اسکا لیپ کھجلی کو نافع ہے نطرون کے لگانے
سے برص کے داغون کو نفع ہوتا ہے اگر پٹھا ٹوٹ جاے یا اسکو صدمہ پہونچ جاے تو اسکا لگانا مفید
ہے جس فالج مین گردن پیچھے کی طرف جھک جاتی ہے اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکے لیپ سے
داء الثعلب اور داء الحیہ کو نفع ہوتا ہے اسکو شہد مین ملاکے آنکھ مین لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے
اور نیا اور پرانا دونون قسم کا جالا کٹ جاتا ہے اسکو زہرے کے ساتھ چاکھ آنکھ مین ٹپکانے سے بھی جالا کٹ
جاتا ہے اور ماء العسل مین حل کرکے کان مین ٹپکائین تو چرک صاف ہوجاے اور سدے دور ہوجائین
درد اور ریاح مٹ جائین اور رطوبت جاری کو نفع پہونچے اگر سرکے اور پانی کے ساتھ کان مین ٹپکائین
تو کیڑے مر جائین اور ریم یا صاف ہو جاے اور پیپ نکل جاے اگر روغن بنفشہ مین ملاکر کان مین
ڈالین تو کیڑے باہر نکل جائین اور بہرے پن کو فائدہ دے اگر شراب یا جوشاندہ زوفا مین ملاکے
کان مین ٹپکائین تو کان مین ریاحی آوازون کے پیدا ہونے کو نفع پہونچے کبھی اسکو آٹے مین ملاکر روٹی
پکاکر کھاتے ہین اور اس سے استرخاے زبان کو نفع ہوتا ہے اگر حلق مین جونک چمٹ جاے

تو اسکو سرکے مین ملاکر اُس سے غرارے کرین اگر فطر کے کھالینے سے خناق پیدا ہوجاے تو اسکو اور مزیرہ
سیاہ کو پیسکر مے فقّح کے ساتھ پینا انکین شیخ نے لکھا ہے کہ بورہ فطر کے لیے بہت نافع ہے خاصکر افریقی بورہ بہت
فائدہ پہونچاتا ہے تو ماشہ اس کام کے لیے کھانا چاہیے تخمی کھانسی کو مفید ہے اگر بورہ افریقی کو ماء العسل گرم
کے ساتھ پیوین تو متلی اور قے پیدا ہوجاے اگر قے نہ آوے اور ہضم ہوجاے تو معدے کے اخلاط کٹ کر نکل جائین
اور جو چیز وہان ہو پچ جاے ہضم کردے اگر جگر کی اصلاح اور تنقیہ کے بعد انجیر کے ساتھ پیسکر مستسقی کے
پیٹ پر لیپ کرین تو نفع دے اگر چودہ تولہ سرکے مین ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بورہ جوش دین اور سات
ماشہ روغن زیتون شیرین ملاکر پلادین تو قولنج خشک کو بہت نفع واقع ہو قولنج ریحی کی حالت مین سات
ماشہ بورہ سے حقنہ کرنے سے مٹ جاے اخلاط غلیظ کٹ کر نکل جائین قبض رفع ہوجاے اسکی بتی بناکر
مقعد مین رکھنے سے بھی دست آجاتے ہین بنفشہ اور ببول کے گوند کے ساتھ اسکو استعمال کرنے سے
بلغم غلیظ دستون کی راہ نکل جاتا ہے اور معدے کے کیڑے خارج ہوجاتے ہین کیڑون کے مارنے والی
دواؤن کیساتھ اسکو شامل کرنے سے انکی طاقت بڑھ جاتی ہے اگر پیٹ اور ناف پر اسکو لیپ کرکے
سینک کیا جاے تو کیڑے مرجائین ڈیڑھ تولہ بورہ چودہ تولہ پانی مین جوش کرکے عورت کو پلادین اس سے
رحم کی رطوبت اور راستر ناکو نفع پہونچتا اسکو رحم مین رکھنے سے خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور رحم
کی رطوبات بھی سوکھ جاتی ہین اسکو پیسکر روغن گل مین ملاکر مقعد پر لگانے سے بواسیر اور نواصیر کو نفع ہوتا
ہے سات ماشہ بورہ ساڑھے دس ماشہ چنبیلی کے تیل مین پیسکر عضو تناسل پر لیپ کرنے سے باہ کو
قوت ہوتی ہے نعوظ پیدا ہوتا ہے اور اسکو شہد مین پیسکر مقعد اور پیڑو پر اور خصیون پر لگانے
سے شدت کے ساتھ نعوظ پیدا ہوتا ہے بدن تپ کے دورے کے وقت ملنے سے بہت نفع ہوتا
ہے جسوقت یہ معلوم ہو کہ اب دورے کے واقع ہونے کا وقت ہے تو بعض گرم یا محلل روغنون
مین ملاکر کمر کی گرہ پر مالش کرکے آگ کے قریب بیٹھ جائین جلد دورہ رک جاے گا بورہ زبدی
کو سور یا گدھے کی چربی مین ملاکر دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے
بورہ افریقی کو انجدان کے ساتھ کھانے سے بیل کا خون پینے کی مضرت دفع ہوتی ہے اور معدے
سے جما ہوا خون بکھر جاتا ہے سات ماشہ بورہ شہد مین ملاکر کھانے سے ایک ہفتے مین زہرون کو نفع
ہوجاتا ہے اگر چار چاولون کے برابر انگوٹھی کے نگینے کے تلے رکھ کر پہن لے تو پریشان خواب نہ دیکھیگا
اور نہ نیند مین ڈرے گا ابن زہر نے اسی طرح لکھا ہے **مضر** معدے کو خراب کرتا ہے قے لاتا ہے
کبھی اسکے استعمال سے بدن سیاہ پڑجاتا ہے **مصلح** مصطگی اور ببول کا گوند اور بنفشہ اور گلقند اور
مصری اور سرکے یا شراب کے ساتھ کلیان کرنا اور بدن کی سیاہی اس طرح دفع ہوتی ہے کہ روغن
اور چکنائی خوب کھائین اور حمام مین بار بار نہائین **بدل** بورہ ارمنی کا بدل ہموزن نطرون اور
ڈیوڑھا نمک لاہوری یا اندرانی اور نمک تلخ اور نمک سانبھر اور پھٹکری **مقدار خوراک**
پونے دو ماشہ بعض نے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک لکھا ہے بعض کہتے ہین کہ سات ماشہ

دستونکے لئے ایسے شخصونکو ہین جنکے بدن قوی ہون اخلاط غلیظ انمین موجود ہون اور خفونین بھی ساڑھے تین ماشے سے سات ماشہ تک ڈالنا چاہیے اور سرخ قسم سوا دو ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک استعمال کرین۔

بوزیدان (عربی بقولے فارسی)

بضم بائے موحدہ وسکون واو وکسر زائے معجمہ وسکون یائے تحتانی معروف وفتح دال مہملہ وسکون الف ونون
صفات وشناخت ایک جزء ہے جس کا حجم اور طول ایک انگلی کے برابر ہوتا ہے رنگ سفید ہوتا ہے اور انگلی سے بڑی بھی ہوتی ہے اندر سے ٹھوس اور سخت ہوتی ہے اور اسپر بہت سے خطوط ہوتے ہین اور کھروا پن ہوتا ہے ہندی مین ستاوری کہتے ہین اور یہ ستاور سے غیر ہے بہتر وہ ہے جو سفید موٹی بہت سے خطوط دار اور کھردری ہو چکنی اور پتلی اور کم سفید خراب ہے اسکے بدلے ستعجلہ اور لعبت بربری بھی بیچتے ہین فرق اس طرح ہے کہ ستعجلہ مین خط نہین ہوتے اور بوزیدان مین خطوط ہوتے ہین اور لعبت بربری مین شیرینی نہین ہوتی اور بوزیدان شیرین ہوتا ہے اور اس مین گرہ نہین ہوتی لعبت بربری گرہ دار ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے بعض گرم تیسرے درجے مین اور خشک پہلے مین جانتے ہین بعض گرم دوسرے درجے مین اور خشک پہلے مین کہتے ہین بعض کے نزدیک گرم وخشک دوسرے درجے مین ہے۔

خواص وفوائد منافع اسکے سورنجان کے قریب ہین تریاقیہ رکھتا ہے بدن کو بہت موٹا کرتا ہے عورتون کے بہت موافق ہے اگر اسکو حریرے یا کھیر مین ملا کر کھائین تو بہت فربہ کرے اور بدن کا رنگ نکھار دے جوڑون کے درد اور نقرس کو مفید ہے امراض سرد وبلغمی کو دفع کرتا ہے بواسیر کو مفید ہے منی ہے جماع کی قوت کو حرکت دیتا ہے جنین کو ساقط کرتا ہے استسقا کیلئے مفید ہے معدے کے کیڑونکو نکالتا ہے کدو دانونکا قاتل ہے اخلاط غلیظ بارد کو زائل کرتا ہے سموم بارد کو دفع کرتا ہے بالخاصہ زرداب کا مسہل ہے لطافت پیدا کرتا ہے اخلاط بلغمی کو دور کرتا ہے معدے کے چھوٹنے بلغم کو نکالتا ہے جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اسکے کھانے سے منی اور دودھ بڑھتے ہین اسکی قوت خصیہ کی قوت کے قریب ہے **مضر** خصیون اور تلی کو **مصلح** شہد رائی تخم جرجیر یا شکر اور دودھ اور چاول کی کھیر **بدل** دگنا بہمن سفید اور ہم وزن بہمن سرخ اور نصف وزن سورنجان اور تریاق مین بدل زرنجاد ورزراوند **مقدار خوراک** سات ماشہ تک بعض نے لکھا ہے کہ گولیون مین چھ رتی سے بارہ رتی تک اور سفوف مین ساڑھے چار ماشہ تک اور جوشاندے مین چودہ ماشہ تک۔

بوشش دربندی

بضم بائے موحدہ وسکون واو وشین معجمہ وفتح دال مہملہ وسکون رائے مہملہ وفتح بائے موحدہ وسکون نون وکسر دال مہملہ دوم وسکون یائے تحتانی

صفات وشناخت بلاد عجم خصوصاً شہر زند اور دار مینیہ کے ملک مین ایک گھاس پیدا ہوتی ہے اسکو بوش وربندی کہتے ہین اسکے پتے مہندی کے پتونکی طرح اور بیج گول اور چھوٹے چھوٹے بھنگ کے بیجونکی وضع کے اور انسے چھوٹے اور زردی مائل ہوتے ہین اسکو کوٹ کر اسکے عصارے مین ٹکیان بناتے ہین اور خشک کرکے ملکونمین لیجاتے ہین بعض کہتے ہین کہ شاخ ہین کہ دربند سے لاتے ہین **طبیعت** سرد دوسرے درجے مین اور خشک پہلے درجے مین بعض کے نزدیک سرد خشک پہلے درجے مین ہے اور گیلانی کہتا ہے کہ دوسرے درجے مین سرد وخشک ہو

خواص وفوائد یہ دوا سوادکو پکاتی ہے مادہکو نرم کرتی ہے گرمی کے ورم اور جوڑ بند کے درد اور نقرس اور عرق النسا کو نافع ہے گلاب اور سرکے کے ساتھ اسکو لیپ کرنے سے گرمی کے دردسر کو بہت نفع ہوتا ہے گرمی سے بدن پر دانے اور پھنسیان نکلتی ہون تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے اسکے لگانے سے گرمی کا ورم بڑھتا نہین ہر قسم کی بادرع ودواے قوی ہے روع کے ساتھ تبرید اور تلئین کا بھی فائدہ پہونچاتی ہے اگر کوے سبز پتونکے پانی مین بھگوکر آنکھ پر لیپ کرین تو اس آشوب چشم کو جس کا سبب گرمی ہو بہت نفع ہو **بدل**۔ رسوت شیاف مامیثا اور عصارہ مامیثا ملکو اور تخم کاسنی۔

بوسیر

صفات وشناخت دواے مجہول الماہیت ہے بعض کے نزدیک طرخون ہے مولف جامع نے کہا ہے کہ اسکی جڑ کو شام مین طبیب مفاصل کے علاج مین ماہی زہرہ کی جگہ استعمال کرتے ہین اور گافرونی نے کہا ہے کہ آذربیجان مین بھی یہی حال ہے اور وہان کو کبین کے نام سے مشہور ہے اسکی شاخین لمبی ہوتی ہین اسکے پھول زرد طلائی ہوتے ہین پتے بعض قسم کے سفید بعض کے سیاہ مامون صاحب کہتے ہین یہ دوا فلومس ہے۔
خواص وفوائد محلل ہے اعتدال کیساتھ جلا کرتی ہے اسکے پتونکو جوش دیکر باندھنے سے ورم کو فائدہ ہوتا ہے شہد کیساتھ زخمون اور پھوڑے وبنیر لگانا مفید ہے اسکے جوشاندے کیساتھ کلی کرنے سے دانتونکا درد جاتا رہتا ہے اسکو جوش کرکے پینے سے دمہ اور دردسر کہنہ کو نفع ہوتا ہے پتے دستونکو روکتے ہین اور عضلے مین طول مین تفرق واتصال آجاے تو اسکو جوش دیکر باندھنے سے نفع ہوتا ہے۔

بوکرڑی (ھ)

بضم باے موحدہ وسکون واو مجہول وکاف تازی موقوف وسکون راے ثقیل وباے معروف

صفات وفوائد یہ ایک قسم نباتات کی ہے اسکا پودا اچھا سا زمین پر ہوتا ہے۔ اور جنگل مین پیدا ہوتا ہے سنسکرت مین شانتری اور راجانتری اور جھگلانتری کہتے ہین مرہٹی مین بنگلی بولتے ہین یہ روئیدگی چرپری ہوتی ہے اسکے استعمال سے مرد کی منی بڑھتی اور عورت کا بانجھ پن مٹتا ہے اسکو کھانے سے کھانسی کو نفع ہوتا ہے

بولامونیون (یونانی)

بضم بائے موحدہ و سکون واو و فتح لام و سکون الف و ضم میم و سکون واو دوم و کسر نون و ضم یائے تحتانی و سکون واو و نون بکو

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جسکا پودا مخلصہ کی قسم سے سمجھا جاتا ہے شاخیں اسکی پتلی اور چھوٹی ہوتی ہیں اور اکثر ہوتی ٹہنیاں آتی ہیں اسکے پتے سداب کے پتوں کی طرح اور اسکے بڑے اور لانبے ہوتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ پودینے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اسکی شاخوں کے آس پاس گول گول گھنڈیاں لگتی ہیں جن میں کالے کالے بیج بھرے ہوتے ہیں جڑ لانبی ہوتی ہو ایک ہاتھ کے قریب رنگ سفیدی مائل اور وضع درونج کی سی ہوتی ہے اور سخت ہوتی ہے کوہستان مکہ اور نجد اور اناطاکیہ میں اگتی ہے **طبیعت** دوسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک ہے بعض کہتے ہیں کہ تیسرے درجے کے اول میں اور بعض بتاتے ہیں کہ تیسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک ہے **خواص و فوائد** لطافت اور خشکی اور رجلا پیدا کرتی ہے سدہ کھولتی ہے دانتوں میں سردی سے درد ہو تو اسکی جڑ کو چابنے سے جاتا رہتا ہے یہی فائدہ اسکی سوکھی ہوئی جڑ کا منجن بنانے سے ہوتا ہے اس منجن سے دانت اور مسوڑھے بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اسکے کھانے اور لگانے سے تلی کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے تلی میں درد ہو تو اسکے جڑ ساڑھے تین ماشہ پیکر سرکے کے ساتھ کھائیں اسکی جڑ کو کھانے سے آنتوں کا زخم جاتا رہتا ہے اسکی جڑ باچھ گائے کے گھی کے ساتھ کھانے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے اسکے کھانے سے دودھ بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے کولھوں اور عرق النسا کا درد مٹ جاتا ہے ان اجزا کے کھانے سے خون حیض بھی جاری ہوتا ہے تازہ دودھ کے ساتھ کھانے سے پتھری ٹوٹ کر نکل جاتی ہے اسکے خواص میں سے یہ بات ہے اسکے باندھ لینے سے بچھو نہیں کاٹتا اگر اسکو بارہ تیرہ جو کی مقدار میں نہار کھا لیا جائے تو پھر کبھی بچھو نہ کاٹے ہاں اگر کسی بچھو کو مار ڈالا جائے تو دوا کی خاصیت جاتی رہے اگر دوبارہ پھر کھایا جائے تو وہی فائدہ قائم ہو جائے اور اب بچھو نہ کاٹ سکے شراب کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کے زہریلے کیڑوں کے زہر کو دفع کرتی ہے **مضر** معدہ **مصلح** عناب **بدل** فادزہر **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ تک۔

بولوغالین (دی)

صفات و فوائد ایک نبات ہے جسکی ساق ایک بالشت کی ہوتی ہے پتے سوئے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مزہ کسیلا ہوتا ہے اور مزے میں کسیقدر قبض بھی پایا جاتا ہے یہ دوا بالخاصیت دودھ زیادہ کرتی ہے اگر عورت اسکو کھائے تو دودھ بڑھ جائے

بولوغاناطن (دی)

صفات و شناخت ایک پودا ہے ایک ہاتھ کے قریب طویل ہوتا ہے پتے نار کے پتوں کی طرح اور

اُنسے زیادہ چوڑے اور چکنا اسکے مزے مین بھی یا انار کا سا تھوڑا مزہ پایا جاتا ہے اور تھوڑا سا مزے
مین قبض بھی ہے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے جڑ طویل ہوتی ہے اور گرمین اس مین زیادہ
ہوتی ہین اوپر روان ہوتا ہے بو تیز ہوتی ہے موٹی انگلی کے برابر ہوتی ہے **طبیعت** مرکب القوے
قبض تیزی چرپراپن کراہیت اور بدمزہ پن رکھتا ہے۔
خواص و فوائد داخل سے استعمال نہین کرتے اسکی جڑ کا لیپ چوٹ کو نافع ہے اسکے لیپ سے
جھائین جاتی رہتی ہے پھوڑ دنپر لگاتے ہین۔

بونٹ (ھ)

بضم بائے موحدہ و واو معروف و نون غنہ و تائے ثقیل موقوف۔ نخود خام و نخود سبز رف (حمص غض ج)
صفات و فوائد کچے چنے ہوتے ہین **طبیعت** گرم و تر پہلے درجے مین مگر تھوڑی خشکی سے خالی
نہین ثقیل ہین خون اور بلغم اور صفرا کو بڑھاتے ہین بدن اور باہ کو قوت بخشتے ہین گرویدہ قاطع باہ
جانتے ہین بقول صاحب عجائب المخلوقات بونٹ کھانا بوئے دہن کو عمدہ کرتا ہے یعنی گندہ دہنی کو
کھوتا ہے اسکا پلاؤ عمدہ پکتا ہے شہد مین پکے ہوئے بونٹ مقوی باہ اور مقوی بدن ہین۔
وید کہتے ہین کہ سرد و خشک ہے صفرا اور خون اور بلغم بڑھاتا ہے باہ کم کرتا ہے ریاح پیدا کرتا
ہے سبک ہے پیٹ پھولاتا ہے **مضر** باد انگیز و نفاخ **مصلح** نمک۔

بوینون (یونانی)

بضم بائے موحدہ و سکون واو و کسر یائے تحتانی و ضم نون و سکون واو و نون اور بعض نے **بوی نون**
بفتح با و کسر واو و سکون یائے تحتانی لکھا۔
صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جسکی ساق مربع اور ایک انگلی کی مقدار مین موٹی اور
تین بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے پتے اسکے کرفس کے پتون کی طرح مگر اُنسے کسی قدر نازک ہوتے
ہین اور پھول سوئے کے پھول کی طرح ہوتا ہے اور بیج اجوائن خراسانی کے دانے سے بھی چھوٹا ہوتا
ہے اور خوشبو بھی آتی ہے اسکی شاخون اور پتون سے عصارہ حاصل کرتے ہین اسکے پتے اور بیج
اور عصارہ مستعمل ہین **طبیعت** دوسرے اور بقولے تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے۔
خواص و فوائد تیز ہے جلا پیدا کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے خشکی بڑھاتی ہے سدہ کھولتی
ہے اخلاط کو پگھلاتی ہے چونکہ یہ نہایت تیز ہے اسلیے جہانتک ممکن ہو اسکے استعمال سے بچنا چاہیے
اگر ماء العسل کے ساتھ استعمال کرین تو بہتر ہے گردے اور مثانے اور تلی کے درد کے لیے بہت
نافع ہے ساڑھے تین ماشہ اسکے پتے یا بیج کھانے سے پیشاب کی رکاوٹ مٹتی ہے قطرہ قطرہ
پیشاب کا آنا رکتا ہے مشیمہ نکل جاتا ہے پیٹ کے کیڑے بھی نکل جاتے ہین پیٹ کی مروڑ دفع ہوتی ہے

اگر عورت اس کا عصارہ دھرن میں رکھے تو شیمہ نکل جائے خون حیض جاری ہو جائے مقعد میں اس کو رکھنے سے آنتوں کے کیڑے نکل جاتے ہیں اسکو پیکر شراب اور نمک کے ساتھ ضماد کرنے سے خنازیر تحلیل ہو جاتے ہیں **مضر** درد سر پیدا کرتی ہے تلی لاتی ہے **مصلح** عناب اور تازہ دودھ **بدل** لکتدر **مقدار خوراک** پتے چار عدد بعض نے کہا ہے کہ پتے ساڑھے چار ماشہ تک اور بیج پونے دو ماشہ سے سوا دو ماشہ تک +

بوئی ۶

بضم بائے موحدہ وواو معروف وکسر ہمزہ و یائے معروف پنجابی اور مارواڑی کا لفظ ہے پنجابی میں کلن کاف کے فتحہ اور لام مشدد مفتوح اور سکون نون سے کہتے ہیں۔

صفات وفوائد یہ روئیدگی ہندوستان کے بہت سے جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے اسکے پھولوں میں میٹھی خوشبو آتی ہے پیشانی پر اسکی برگ کا لیپ کرنے سے درد سر دفع ہوتا ہے ایک تھیلی میں بوئی کی کلیاں بھر کر اسکو بیر کے نیچے بچھا ہوا رکھنے سے بیری کی پھوتنی مٹتی ہے اسکے بیج چوہوں کے لئے زہر ہیں۔

بھارنگی (رحمہ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا وسکون الف وفتح رائے مہملہ وسکون نون وکسر کاف فارسی و یائے معروف **صفات وفوائد** محیط میں لکھا ہے کہ اس کا درخت بے ساق ہے اور اسکی بیل چلتی ہے اور کریلے کی بیل سے مشابہت رکھتی ہے اسکی شاخیں گرہ دار ہوتی ہیں اسکے پتو بیر خط و خال ایسے ہوتے ہیں جیسے چنبیل کے پیر و بیر خط و خال ہوتے ہیں اور رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ بھارنگی ایک ہندوستانی پہاڑی درخت کی چھال ہے تلخ و تیز مزہ ہوتی ہے اسکی ایک قسم کو برنجی اور بروتی کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سبز بیل استعمال کی جاتی ہے مصنف مدن پال میں چھالو نہیں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ پھیکی اور کڑوی اور تیز ہے۔ ان مجبوت چکتسا ساگر میں لکھا ہے کہ بھارنگی ہمالیہ میں شلج سے کھاسیا پہاڑ اور آسام تک اور نیل گری پچھمی گھاٹ۔ دکھن ہندوستان اور برہما میں ہوتی ہے اس کے نیلے پھول لگتے ہیں اس کے پھل کی درمیانی لکیر چوتھائی انچ کی ہوتی ہے جب وہ پک جاتا ہے تب چمکدار کالے رنگ کا ہو جاتا ہے اس کے پتے چکنے ایک طرف سے گول اور دوسری طرف سے لمبے ایک ایک جگہ پر تین تین اور ٹونڈی کے آمنے سامنے لگتے ہیں انکی کو رہیں کنوان ہوتی ہیں بھارنگی میں مزہ اور بو نہیں ہوتی بیساکھ سے ساون تک اس کے پھول لگتے ہیں کتاب مذکور میں اس کی ایک قسم اور بھی لکھی ہے جس کی نسبت بیان کیا ہے کہ اس کا بڑا درخت ہوتا ہے اس کی شاخیں کھوکھل ہوتی ہیں اسکے چھ سے نو انچ لمبے پتے ایک سینک پر تین سے پانچ تک لگتے ہیں وہ گچھے سے جند نیلا رنگ کے ہوتے ہیں ان کا رنگ پہلے سفید ہوتا ہے اور پیچھے آہستہ آہستہ پٹ جاتا ہے اسکے گھر ۱۰۲۰

نیلے جڑ میں جڑے ہوئے ایک سے چار تک بیج لگتے ہیں گرمی کے موسم اور بسنت میں اسکے سفید پھول لگتے ہیں اسکے ایک قسم کی چیز گوند کی طرح کی لگتی ہے طبیعت گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد محلل ہے اشتہا پیدا کرتی ہے مادۂ خام کو دفع کرتی ہے اعضا کا ورم کھانسی فساد بلغم اور باد اور تپ بلغمی کو کھوتی ہے قاطع بلغم ہے سانس کی تنگی کو دور کرتی ہے اور اس تپ کو دور کرتی ہے جو درد شکم یا عورت کی شرمگاہ کے درد کی وجہ سے پیدا ہوا اس کا مصلح املی کا شیرہ ہے ایک نگھنٹ میں لکھا ہے کہ ہاضم ہے اورام کو دفع کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے بلغم اور سانس چلنے کو نافع ہے ورمے کو جلدی دفع کرتی ہے پینس کی بیماری کو جس میں ناک میں سے کیڑے نکلتے ہیں زائل کرتی ہے دھنونتری نگھنٹ میں بیان کیا ہے کہ تلخ و گرم ہے ضیق النفس پیٹ کے گولے اور تپ اور خون فاسد اور ریح اور پینس کو مفید ہے اور اوکشی روگ کو جس میں منی خراب ہو کر مین برس میں بیمار مرجاتا ہے دفع کرتی ہے +

ان بھوت بھکنسا گر میں لکھا ہے کہ نیلے پھول والی بھارنگی چرپری کڑوی گرم وخشک خواہش طعام پیدا کرتی والی ہاضم حرارت بڑھانے والی کسیلی اور ہضم ہونے میں ہلکی ہے اس کے جوشاندے کے پینے سے پینس کا عارضہ اور بخار دفع ہوتا ہے اس کے پتوں کو تیل میں اوٹا کر لگانے سے آنکھ کے گولے کی سوجن اُتر جاتی ہے اور کیچڑ کا آنا بند ہو جاتا ہے بھارنگی سونٹھ اور دھنیے کو پانی میں اوٹا کے پلانے سے خالی ابکائی مٹتی ہے اس کے بیجوں کی پھنکی دینے سے ہلکا مسہل ہوتا ہے اس کے بیجوں کو چھاچھ میں اوٹا کے پلانے سے استسقا مٹتا ہے اس کو اور سونٹھ ہم وزن لیکر سفوف بنا کے گرم پانی کے ساتھ پھنکی دینے سے کھانسی اور دمہ دفع ہوتا ہے اس کے سفوف میں ہم وزن سونٹھ ملا کر ادرک کے رس میں چٹانے سے دمہ دفع ہوتا ہے بھارنگی اور سونٹھ کا جوشاندہ پلانے سے دمہ دفع ہوتا ہے اس کی جڑ کا چاولوں کی دھوون کے ساتھ لیپ کرنے سے گلگنڈ اور گرنڈ روگ دفع ہوتا ہے اور سفید پھول والی قسم کی نسبت لکھا ہے کہ بنگالیوں میں یہ تحقیق ہے کہ اس کی لکڑی کو گلے میں باندھنے سے کئی قسم کے مرض نہیں ہوتے ہیں اس کی جڑ بادی کے مرض۔ کھانسی۔ اور گنڈ مالا میں فائدہ مند ہے اس کی جڑ اور سونٹھ کو پیس کر گرم پانی میں گھول کر پلانے سے بادی کے مرض دفع ہوتے ہیں پھیپھڑے کے امراض کی ادویہ میں کئی سو قع پر اس کو شریک کرتے ہیں اس کا درخت کچھ کڑوا اور قابض شکم ہوتا ہے اس کا گوند آتشک کے متعلق کے امراض اور گنٹھیا میں فائدہ رکھتا ہے اس کے پتوں اور کچی ڈالیوں کا پھوڑا ہوا رس گھی میں ملا کے چھتے دار پھنسیوں پر لگانا چاہیے جس بخار میں پھوڑے پھنسی ہوتے ہوں اُس بخار میں بھی یہی لیپ کرنا چاہیے اس کے درخت کی کھوکھل ڈالیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اُن کا ہار بنا کے بچوں کو پہنانے سے اور اس کے درخت کی خوشبو سے چھتے دار پھنسیاں اور وہ بخار جس میں پھنسیاں نکلتی ہیں دفع ہوتے ہیں ✻

بھانٹ (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہاو سکون الف اور نون غنہ اور تائے ثقیل موقوف اسکو گجراتی مین بھٹوراور مرہٹی مین بھٹورا اور سنسکرت مین بھانڈیرہ اور رچورکا ادرشنکہ کہتے ہین اور نگھنٹ پرکاش مین اسکا مرہٹی نام گھونالکھا ہے

صفات وشناخت بھانٹ کے درخت ہندوستان مین دکھن اور ممالک متوسطہ۔ بنگال۔ برہما۔ اودھ کھیرٹی۔ اور سال کے جنگلون مین بہت جگہ پیدا ہوتے ہین یہ درخت بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکی ڈالیون پر اور پتون کے نیچے خالص روین ہوتے ہین اسکے پتے چھ سے نو انچ لمبے اور تیز کنگوان کنارے کے ہوتے ہین اسکے لال چھینٹے دار سفید پھول لگتے ہین اسکے کچھ دبے ہوے گول اور مغز دار پھل کی بیچ کی لکیر تہائی انچ کی ہوتی ہے یہ پک جانے پر چمکدار او رکالے رنگ کا ہو جاتا ہے مگر سے چیت تک اسکے پھول لگتے ہین

طبیعت گرم

خواص و فوائد یہ میٹھا گرم تیز پاک مین کڑوا میٹھا تیز اور سرد ہے اسکے پتے چرائتہ کی جگہ کام مین آتے ہین اسکے پتون کا جوشاندہ پینے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے پتون کے تازہ رس کو زخمونپر لگانے سے کیڑے مرتے ہین بلغم اور بادی وغیرہ سے پیدا ہوا اکثر بچون کا بخار روکنے کے لیئے اسکے پتون کا تازہ رس پلاتے ہین اسکی جڑ بھی اودیہ مین مستعمل ہے اسکا نچوڑا ہوا تازہ رس اچھا ملین ہے اس رس کے پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہین اور صفرا بڑھتا ہے مقعد کے کیڑے مارنے کیلئے مقعد مین اسکے رس کی پچکاری لگاتے ہین کھجلی مٹانے کے لئے اس رس کا بدنپر طلا کرتے ہین خراب ہوا وغیرہ سے بخار پیدا ہو جائے تو سکھیا کو اسکے پتون کے جوشاندے مین گھونٹ کے گولیان بنا کے دینا چاہیئے جگر کا ضعف مٹانے کے لیئے اسکے پتون کا تازہ رس پلانا چاہیئے۔

بھبھوق (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا وضم بائے موحدہ ودوم وواو معروف وکسر تائے فوقانی و یائے معروف

صفات وشناخت بھینسون کے گوبر کی راکھ کو ان تالابون مین دفن کر دیتے ہین جن مین پانی سوکھ گیا ہو برسات مین پانی اُس تالاب مین بھر جاتا ہے اور پھر خشک ہو جاتا ہے تو نکالکر اس مین چوتھائی حصہ کھریا مٹی ملاکے چڑیا کے انڈے کے برابر گولیان بناکر سکھا لیتے ہین اکثر جوگی لوگ اسکو بدنپر ملتے رہین

طبیعت سرد وخشک

خواص و فوائد نہایت خشکی پیدا کرنے والی ہے چیچک کے زخمونپر نوین دن برکتے ہین اگر کسی کے زخم سے خون جاری ہو تو اسکو انار کے پھولون اور تخم بارتنگ کے جوشاندے مین ملاکر حمول کرین اگر اس سے حقنہ کرین تو آنتون کے زخم کو فائدہ ہو روغن گل کے ساتھ گرم درمون کو تسکین دیتی ہے بکری کے دودھ مین حل کرکے پچکاری لگانے سے سوناک کو دفع کرتی ہے گدھی کے دودھ کے ساتھ سل کو مفید ہے

بھیچلی (دو)

بضم بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح بائے فارسی مخلوط بہا و کسر لام و یائے معروف بھوپھلی اور بوپھلی بواو معروف بھی کہتے ہین اسکا نام گرندبھی ہے کاف تازی کے ضمے اور رائے مہملہ مفتوح اور دال ثقیل ہے۔

صفات وشناخت ایک ہندوستانی بوٹی ہے زمین پر بچھی ہوتی ہے اسکی شاخین باریک ہوتی ہین پتے چھوٹے ہوتے ہین چنے کے پتون سے بڑے اور ان مین رگین ایسی ہوتی ہین کہ انکی وجہ سے جھریان پڑی ہوتی ہین جنکی وجہ سے دور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کنارے کٹے ہوئے ہین وضع پتون کی لمبائی اور چوڑائی مین اسپاپوٹے کے پتون کی سی ہوتی ہے مگر اُنسے یہ چھوٹے ہوتے ہین چھتا زمین پر بچھا ہوتا ہے پھول زرد اور ننھا ہوتا ہے پھلیان بہت ہوتی ہین جو پتلی اور ٹیڑھی تراشہ ناخن کی طرح ہوتی ہین بعض سیدھی بھی ہوتی ہین اور یہ پھلیان سخت ہوتی ہین قد مین نیل کی پھلی سے چھوٹی ہوتی ہین بکری اور بھیڑ اسکو چر کے کو بہت کھاتی ہے اور فربہ ہو جاتی ہے ملنے سے اسکی ڈالیون مین چپچپی ہوتی رطوبت بہت ہوتی ہے

طبیعت سرد وخشک

خواص و فوائد باہ کو قوت دیتی ہے منی پیدا کرتی ہے اور منی کو گاڑھا کرتی ہے سوزاک کو نافع ہے جریان منی کو مفید ہے اسکا روغن گل بنفشہ کے تیار کرکے دوسرے اجزا کے ساتھ بالون پر لگانا بالون کو سیاہ کرتا ہے سات ماشہ کی مقدار مین اسکو مصری ملاکر سوزاک مین پھانکنا نافع ہے اس مقدار مین کچھ عرصے تک پھانکتے رہنے سے مرض جاتا رہتا ہے مرض رقت منی اور جریان منی کی ادویہ مین اسکو شامل کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے اگر چوٹ لگ جائے تو اسکو پیسہ دو پیسہ بھر پیسکر کھانے سے نفع ہوتا ہے بعض سوار بیان کرتے ہین کہ اسکو پیسکر گولیان کر رکھ لیا کرتے ہین جس دن گھوڑے کی سواری مین تھک جاتے ہین تو ایک گولی کھا لیتے ہین جس مین دوا کی مقدار پیسہ دو پیسہ بھر ہوتی ہے

بھٹ

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون تائے ہندی

صفات وشناخت ایک درخت ہے صحرائی انجیر صحرائی کے درخت کی طرح مگر اسکے پتے اُسکے پتون سے پتلے اور کھردرے ہوتے ہین محیط مین اسی طرح ہے یاد رکھو کہ بھٹ کا درخت اونچا زیادہ نہین ہوتا ڈالیان کثرت سے ہوتی ہین اُنمین چوڑے چوڑے پتے سبز رنگ آتے ہین اور نہایت کھردرے ہوتے ہین پنساری اُن مین چیزین رکھ کر پڑیان باندھ کر گاہکون کو دیتے ہین اگر ہاتھ سے پتے کو ملا جائے تو ہاتھ کڑوا ہو جاتا ہے اور دھونے سے کڑواہٹ جاتی ہے۔

خواص و فوائد اسکے پتون کو پانی مین جوش دیکر اُس سے نہانا پھوڑے پھنسی کو دفع کرتا ہے اس سے زخم کو دھونا بھی مفید ہے

بھدر موتھا (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح دال مہملہ و سکون رائے مہملہ و ضم میم و واو مجہول و فتح تائے فوقانی مخلوط بہا و سکون الف

صفات محیط میں لکھا ہے کہ اسکی دو قسمیں ہیں چھوٹی قسم سعد ہندی کہلاتی ہے اور بڑی قسم سعد کوفی اور ناگر موتھا بولی جاتی ہے بعض کتابوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق موتھا اور سعد یا سعد کوفی مرادف ہیں اور سعد ہندی ناگر موتھا ہے اور موتھا کی بھدر موتھا اور ناگر موتھا قسمیں ہیں وید ون نے تینوں کو علٰحدہ علٰحدہ بیان کیا ہے اگی بجوت چلتسا ساگر میں بیان کیا ہے کہ سندھ۔ مدراس اور سیلون میں سمندر کے کنارے سوکھے ریتیلے گھاس کے جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے

خواص و فوائد کہتے ہیں کہ بھدر موتھا کسیلا سرد کڑوا ہاضم چرپرا قابض کھٹا اور زیادہ کرنے والا حرارت معدہ و عزیزی کا ہضم کے وقت ہے۔ صفرا بلغم وسٹ فساد خون تپ بے رغبتی طعام تشنگی اور کیڑون کے مرض کو مٹاتا ہے بدن کو فربہی کرتا ہے اسکو پانی میں گھس کر گنگنا کر کے پلانے سے جی کا متلانا اور پیاس بجھتی ہے کال کے دنون میں اس کی جڑ کو سینک کر یا اُبال کر کھاتے ہیں جب یہ سینکی جاتی ہے اُس وقت اس کا مزہ آلو کا سا ہو جاتا ہے یہ جڑ اس کی ایک بہت عمدہ چیز ہے اس کی جڑ کی گانٹھ بہت چھوٹی ہوتی ہے اور کھانے میں بہت مزہ دیتی ہے کئی آدمی اس جڑ کو دھوپ میں سکھا کے آٹا پیسکر روٹی بنا کے کھاتے ہیں

بھکرم چھلی (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون رائے مہملہ و فتح میم و فتح رائے مہملہ دوم و فتح جیم فارسی مشدد و مخلوط بہا وکسر لام و یائے معروف

صفات و شناخت اسکے درخت پچھم ہمالیہ میں گڈھوال سے نیپال تک۔ چھوٹا ناگ پور اور ممالک متوسط سے دکھن تک بہت ہوتے ہیں بلندی اس کے درخت کی تیس سے پچاس فٹ تک ہوتی ہے اس کے تنے کی گولائی چھ سے آٹھ فٹ تک ہوتی ہے لیکن سرزمین ملک کی تاثیر سے اودھ اور ممالک متحدہ میں اس کی بلندی اور گولائی بہت زیادہ ہوتی ہے اسکے پتے چھ سے بارہ انچ لمبے ڈنڈی کی طرف سے گول اور دوسری طرف سے کچھ لمبے ہوتے ہیں جیٹھ اساڑھ میں اس کے کچھ ہرے سفید رنگ کے اور خوشبودار پھولوں کے گچھے لگتے ہیں کاتک سے بیساکھ یا جیٹھ تک اس کے سب کے سب پتے گر جاتے ہیں آسوج سے پوس تک اس کی ڈوڈیاں پکتی ہیں اسکے پتے اور چھال رنگ کے کام آتے ہیں اس کا مزہ چرپرا اور کڑوا ہے طبیعت گرم و خشک۔

خواص و فوائد یہ دوا خواہش طعام پیدا کرتی ہے ہضم کے وقت حرارت معدہ و عزیزی زیادہ کرتی ہے اسکی اندرونی چھال جیسے کا بھاگتے ہیں خشک کرنے والی اور سکونا کی طرح کڑوی ہوتی ہے اسکو دتناکے

پلانے سے تجاری چھوٹ جاتی ہے باری سے آنے والے دوسرے بخاروںکو دفع کرنیکے لئے اسکے گابھے کا جکو انتر چھال بھی کہتے ہیں جوشاندہ پلانا چاہئے اس کے استعمال سے باد صفرا اور بلغم کا فساد دفع ہوتا ہے اور حلق کے مرض مٹتے ہیں

بہری کا گوشت ۶

بفتح بائے موحدہ وسکون ہا وکسر رائے مہملہ و یائے معروف

صفات وشناخت بہری ایک شکاری پرندہ ہے۔ جگٹ بھی کہتے ہیں کبوتر کو بہت شکار کرتا ہے **طبیعت** گرم وخشک دوسرے درجے میں

خواص وفوائد اس کا گوشت خشکی پیدا کرتا ہے۔ تر مزاجوں اور بلغمی مزاجوں کے موافق ہے۔ سودا اور غصہ پیدا کرتا ہے لاغر کرتا ہے گرم مزاج والوںکے ناموافق ہے

بھرٹکا (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح رائے ثقیل وکاف مشدد مفتوح وسکون الف

صفات وشناخت ایک پرندہ ہے خوشنما تیتر کی طرح چونچ دراز اور سیاہ مائل بسرخی۔ اسکی پشت کے پر نہایت منقش اور کئی رنگ کے نقطے ابھرے ہوتے ہیں اور شکم کے تلے کے پر سفید اور پاؤں دراز مائل بسبزی دم چھوٹی۔ اس کا گوشت ریشہ دار خوش مزہ اور خوشبودار ہوتا ہے مزہ اسکا ہضم کے وقت شیرین سے پھر شور ہو جاتا ہے **طبیعت** معتدل ہے

خواص وفوائد گوشت اسکا ہاضم ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے بواسیر کو نافع ہے۔

بھرڑ (ھ)

بکسر بائے موحدہ ومخلوط بہا وسکون رائے ثقیل اسکو بنگالہ میں برلہ کہتے ہیں یہ نام سُرخ قسم کا ہے زرد قسم کو تتیا کہتے ہیں تاتیا بھی اس کا نام ہے۔ گلیز دف ؛ زنبور رابو عاصم دع) ✣

صفات وشناخت کئی قسم کی ہوتی ہے سُرخ زرد وغیرہ جب مطلق بھرڑ بولتے ہیں تو سُرخ رنگ اور بڑی مراد ہوتی ہے اکثر صفات میں شہد کی مکھی کی طرح ہے اور یہ قسم سمیت میں اور قسموں سے زیادہ ہے زمین ایک ڈنک بہت زہر دار ہوتا ہے اور مادہ میں دو ڈنک ہوتے ہیں مگر زہر کم ہوتا ہے جاڑوں میں ان کے ڈنگ گر جاتے ہیں یا سمیت کم ہو جاتی ہے اسکے چھتے کا مادہ معلوم نہیں کہ کس قسم کا ہے **طبیعت** بہت گرم وخشک ہے

خواص وفوائد میں ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ اگر چند عدد بھرڑونکو میٹھے تیل میں جلا کر وہ تیل قضیب پر ملیں تو قوت بہت دیتا ہے شہد اور نمک کیساتھ اسکو پیکر برص اور سر درد پر لیپ کرنا مفید ہے

بھڑ پر تیل چھڑکنے سے مردے کی طرح بے حس ہوجاتی ہے اور جو اُسپر سرکہ چھڑک دین تو پھر حرکت مین آتی ہے این زہر یا کسی اور کا یہ سمجھنا کہ تیل سے بھڑ مر کر سرکے سے زندہ ہوجاتی ہے درست نہین روح کی مفارقت ہے بدن کے ساتھ پھر روح بدن مین لوٹ نہین سکتی۔ برہان کہتا ہے کہ اگر بھڑ مرنے کے چوب پر بیٹھ گئی ہو اور پھر جسکو کاٹے وہ مرجاے اگر چراغ کا تیل اُسپر ڈالین تو مرجاتی ہے سیاہ مائل پیلو دی بھڑ کو روغن زیتون مین پکا کر برص اور بہق اور جسم کے داغون پر ملنا نافع ہے اگر اسکو پکڑ کر لال کپڑے مین باندھ کر مریض نقرس کی گردن مین باندھ دین تو بالخاصیت نفع دے اسکے بچون کو خشک کرکے پیسکر اس مین سے ساڑھے تین ماشہ لیکر فالودہ کے ساتھ کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اگر بھڑ ایسے شخص کو کاٹ لے جو سردی کے سبب سے پٹھون کے مرض مین مبتلا ہو جیسے فالج وغیرہ تو بہت نفع حاصل ہو اسکے کاٹنے سے خارش اور سوزش اور ورم ہوجاتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ اس جگہ سوئی یا اور کسی شے سے شگاف دیکر جو مین اُسکے بعد مٹی مین سرکہ اور کافور ملاکر زخم پر ملین کائی اور گل ارمنی بھی سرکے کے ساتھ ملنا مفید ہے اور سوکھا دھنیا ٹھنڈے پانی اور شکر کے ساتھ پینا نفع دیتا ہے۔ فصد کرنا چاہیے اور مکھی کو پیسکر لیپ کرنا بھی مفید ہے اور اس فقیر نے دیا سلائی کو نم کرکے اس جگہ ملنا بھی مفید پایا۔ سوزش اور ورم بالکل نہین ہوتا۔ برف مین کپڑا تر کرکے بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر رکھنا مفید ہے بھڑ کے کاٹے پر بھڑ کو ملدو تو درد بالکل جاتا رہتا ہے۔

بھسینڈا (ہندی)

بفتح باے موحدہ مخلوط بہا و کسر سین مہملہ و سکون یاے تحتانی مجہول و نون غنہ و فتح دال ثقیل و سکون الف اور بغیر ہا کے بسینڈا بھی کتب مین آیا ہے مگر ہا کے ساتھ متعارف ہے

صفات وشناخت محیط مین لکھا ہے کہ کنول کی جڑ ہے گول اور لانبی ہوتی ہے ہاتھ بھر تک لانبی دیکھی گئی ہے اور نہایت کمزور اور مرطوب ہوتی ہے اسکو توڑین تو اندر سے سوراخ چھلنی کی طرح نکلتے ہین تالابون مین پانی کے اندر پیدا ہوتی ہے رنگ سفید ہوتا ہے ہندی مین کنول کند اور مرہٹی مین بھشین سنسکرت مین کمل کند اور انبو دکنیا اور گرنگٹ اور کرہاٹ اور کرہاٹک بولتے ہین پدم گند اور کمل کی جڑ بھی ہے ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ کنول کی جڑ کا رنگ سفید ہوتا ہے اس مین موٹے موٹے سوراخ ہوتے ہین اس جڑ کو ماڑواڑی زبان مین دھسین بکسر دال ثقیل و کسر سین مہملہ مشدد و یاے مجہول و نون غنہ کہتے ہین **طبیعت** اطباے یونانی نے گرم و خشک لکھا ہے مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ سرد و تر ہو۔ سعیدی مین جو سرد و خشک لکھا ہے تو مجھے یقین ہے کہ خشکی کے قول کے ساتھ کوئی تجربہ کار اتفاق نہین کریگا۔

خواص و فوائد یہ جڑ قابض ہے۔ ثقیل ہے۔ امراض بلغمی و ریحی پیدا کرتی ہے صفرا کو خون کی حدت اور فساد خون کو اور سوزش اعضا کو نافع ہے گرم مزاج والے کے لیے مقوی باہ ہو دستون کو بند

کرتی ہے کیونکہ اسکے جرم مین لزوجت بہت ہے اسکو بھگو کر اسکا پانی پلانا بچون کی تشنگی دفع کرنے کے لیے مفید ہے اسکا لیپ کرنے سے داد اور جلد بدن کے دوسرے بہت سے امراض مٹتے ہین لو سے بخار آجائے تو اس مین بہت مفید ہے اور تل کے تیل مین اوٹنا کر اس تیل کو سر اور آنکھون مین لگانے سے خنکی رہتی ہے اسکی رطوبت نکال کے لگانے سے بھی وہی فائدہ ہوتا ہے ہندو اس کا اچار اور ترکاری بناتے ہین اسکے ٹکڑے کاٹکر سکھا کر رکھ لیتے ہین جب چاہتے ہین تب ترکاری پکا لیتے ہین۔

بھگائی (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح کاف فارسی و تائے ثقیل مکسور و یائے تحتانی ساکن

صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے انگور اور گلو کی طرح اسکی بیل ہوتی ہے پیڑ و ن پر لپٹتی ہے بہت نازک ہوتی ہے اسکی شاخون مین پتے گوندنی کی طرح ہوتے ہین اور پتے کے ڈنبلے کے دونون طرف خار باریک ہوتے ہین اسکے پھل گول جام پھل یعنی امرود کی طرح ہوتے ہین خام کا پوست سبز اور گودا سفید اور مزہ تلخ ہوتا ہے پختہ کا چھلکا سرخ گودا سفید زردی مائل مزہ شیرین ہوجاتا ہے اس گودے مین بیج بہت ہوتے ہین اسکے پھل جب تک کچے ہوتے ہین انکو تراش کے صاف کرکے جوش دیتے ہین تاکہ تلخی پانی مین آجائے پھر وہ کڑوا پانی دور کرکے اور دھوکے پیاز کے ساتھ گھی مین بھون لیتے ہین اور گوشت کے ساتھ ترشی ڈالکر پکاتے ہین یہ سالن لذیذ ہوتا ہو گا اور دیہات کے اکثر آدمی اور غریب لوگ اور بنگالہ مان اس پھل کی طرح بنے گوشت کے پکا کر کھاتے ہین شروع برسات کے دو تین ماہ تک اسکے پھل پھول کے دن ہین مزاج دوسرے درجے مین گرم و خشک و بعض گرم اور تلخ و تیز لکھتے ہین

خواص و فوائد یہ چیز سرد مزاجون کو مفید ہے نہایت گرمی پیدا کرتی ہے پیاس بڑھاتی ہے قوت باہ پیدا کرتی ہے اسکے پھل مین غذائیت کم اور دوائیت زیادہ ہے بلغم کو تحلیل کرتا ہے رطوبات معدہ و دماغ کو جذب کرتا ہے صفرا کو ترقی دیتا ہے امراض چشم کو مفید ہے گلے کو صاف کرتا ہے سرد مزاج مین بھوک پیدا کرتا ہے جسکو سردی سے مرض فالج واقع ہوا ہے نافع ہے ہر قسم کے سرد مزاج کے موافق ہے اسکا پھل بھوک بڑھاتا ہے زہر اور لزج بلغم کو دفع کرتا ہے باد کو بھی دفع کرتا ہے درد شکم کو مٹاتا ہے اسکی جڑ کی چھال سات ماشہ زیرہ سفید اور اوک اور بلے بڑے سب ساڑھے تین تین ماشہ سب کو پیس گرم پانی کے ساتھ نہار پھانکنے سے پیٹ کا درد دور ہوتا ہے اور بلغم تحلیل ہوجاتا ہے اسکے تونبا کا پانی مرہون مین ڈالنے سے خراب زخمون کا اندمال ہوتا ہے مضر گرم مزاج والے کو اور صفرا زیادہ کرتی ہے مصلح سکنجبین

بھلاوان (ھ)

بکسر بائے موحدہ مخلوط بہا و فتح لام و سکون الف و فتح واو و سکون الف و نون غنہ صاحب مخزن نے

بلادر دال مہملہ اور معجمہ دونون کے ساتھ لغت فارسی جانا ہے یہ سہو ہے بلکہ بلاذر ذال معجمہ سے ، بلادر
دال مہملہ سے بوزن بہادر کا معرب ہے۔

صفات وشناخت ایک پہاڑی درخت کا پھل ہے اسکا درخت ہندوستان مین ہمالہ مین ستلج سے پورب کی
طرف آسام تک اور ہندوستان کے بہت سے حصونمین ہوتا ہے اور چین مین بھی ہوتا ہے اور یہ صحیح نہین کہ اسکی
شاخین جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑی ہوتی ہے اور جہان شاخ زمین سے مل جاتی ہے وہین جڑ پھوٹ جاتی
ہے بلکہ اس درخت کا تنہ کھڑا ہوتا ہے اس درخت کی اونچائی تیس فٹ تک ہوتی ہے اسکے تنے کی گولائی
چار فٹ کی ہوتی ہے اسکی چھوٹی شاخونکے نیچے کچھ تیز روئین ہوتے ہین اسکے نو سے اٹھارہ انچ لمبے پتے ڈالیون
کی انتہا مین لگے رہتے ہین ان کا سرا گول ہوتا ہے اسکے پرانے پتے ماگھ مین گرجاتے ہین اور پھاگن مین نئے
آجاتے ہین اسکے پتے نکلنے کے پیچھے ہی اکثر پھول لگ جاتے ہین مگر اسکے سوا اور بھی کئی بار پھول لگتے ہین
کاتک اگھن تک اسکے پھل پکتے ہین پھل نارنگی اور بہی کی طرح ہوتا ہے جب تک کچا رہتا ہے سبز ہوتا ہے اور
پکنے کے بعد زرد ہو جاتا ہے اسکے اندر گودا تھوڑا سا کھٹ مٹھا اور نہایت کسیلا ہوتا ہے جسکو بعض آدمی اور
پچھے کھاتے ہین اس پھل سے [illegible] چھتر کی طرح ایک دانہ ہوتا ہے صنوبری شکل کا کسی قدر گول اور لمبا
پرند کے دل سے مشابہت رکھتا ہے [illegible] بھلاوان ہے اسی مشابہت کی وجہ سے اسے حب القلب کہتے
ہین اور ثمر الفہم اور حب الفہم بھی بولتے ہین [illegible] ہین اور حافظے کو تیز کرتا ہے نسیان کو دور کرتا ہے اس
چھتر کے اوپر پھول [illegible] کی طرح ہوتا ہے جب یہ پھل پک جاتا ہے تو سیاہ پڑ جاتا ہے اور پھول جھڑ جاتا ہے
پھل کے اندر بیج ہوتے ہین چھتر یعنی بھلاوین کے اندر [illegible] بادام کی طرح شیرین ہوتا ہے ہندی مین
اس کا نام [illegible] ہے یہ لذیذ اور بے مضرت ہے سردی کے زمانے مین تقویت اور گرمی مزاج کے لئے
کھاتے ہین اور مقوی باہ معجونون مین ملاتے ہین اس مغز پر پوست کے [illegible] ایک تہ چپکتی ہوئی اور غلیظ سی
رطوبت کی ہوتی ہے اسی کو عسل بلادر اور شہد بلادر کہتے ہین بعض دانے ایسے بھی ہوتے ہین کہ انمین
شہد بالکل نہین ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے ایسے دانون کو بلادر نر کہتے ہین ایک قسم اسکی اور بھی ہے اسے
بنگال مین بادام فرنگی کہا کرتے ہین یہ دانہ بڑا ہوتا ہے اسکی شکل بکری کے گردے کی طرح ہوتی ہے اسکی
مینگ بہت شیرین ہوتی ہے اور کھائی جاتی ہے اور شہد اس مین کم ہوتا ہے اسکا شہد مستعمل نہین ہے
بعض لوگ کاجو پھل کو اس بڑی قسم کے بھلاوین کی قسم سے سمجھتے ہین اور یہ تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے
بہتر وہ دانہ ہے جو موٹا ہو رنگ سیاہ ہو اوپر سے چکنا اور بھاری ہو توڑین تو شہد بہت سا نکلے اور
رنگ شہد کا سرخ سیاہی مائل ہو اس شہد کے لگنے سے بدن مین ورم آجاتا ہے بعض آدمیون کی
یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر ایک قطرہ انکے بدن کے کسی مقام پر اس کا لگ جائے تو سر سے پاؤن تک
سارا بدن سوجھ جاتا ہے اور بعض کے صرف شانے پر ورم آجاتا ہے اور بعض کے صرف اسی مقام
پر ورم پیدا ہوتا ہے جہان شہد لگتا ہے اور بعض کے بالکل ورم نہین آتا کتنا ہی شہد لگجائے
سو یہ فرق شہد کے مزاج کی وجہ سے نہین بلکہ ان آدمیون کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے اسس

شہد کے جدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بھلاوین کا سر کاٹ کر لوہے کی سنڈاسی وغیرہ کو گرم کر کے اُس
سے بوٹرین یا توے وغیرہ پر رکھ کر لوہے کے گرم ٹونڈے سے دبائین بھلاوین کے درخت مین ایک
قسم کا گوند لگتا ہے اس کے پھل کا چھلکا رنگ کے کام مین آتا ہے **طبیعت** شہد چوتھے درجے مین
گرم وخشک ہے بھلاوین کا چھلکا تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے اور بھلاوین کی مینگ بھی اسی
درجے مین گرم وخشک ہے اور بعض کہتے ہین کہ مینگ تیسرے درجے مین گرم اور پہلے درجے مین خشک ہے
خواص وفوائد بھلاوان گرمی پیدا کرتا ہے ریاح اور مادے کو تحلیل کرتا ہے مادے مین لطافت
پیدا کرتا ہے جلد بدن مین زخم ڈالتا ہے امراض سرد وتر دماغی جیسے فالج ۔ لقوہ ۔ رعشہ ۔ خدر ۔ نسیان اور
اختلاج کو دور کرتا ہے رطوبات اور ریاح کو دفع کرتا ہے سلس البول کو مٹاتا ہے پٹھون کو قوت
دیتا ہے دانتون کا درد دور کرتا ہے ایک تجربہ کار کا بیان ہے کہ اگر دانت مین شدت کا درد ہو تو
ایک رتی بھلاوان پان مین جس کو کتھا چونا لگا ہو رکھ کر دانت کے تلے دبائین اور چبائین اور پانی
تھوکتے جائین درد فوراً جاتا رہے سرد مزاج والے آدمی کی باہ کو قوت پہونچاتا ہے اس کے قریب
کرنے سے داد مٹ جاتا ہے مسّے کٹ جاتے ہین اس کی دھونی سے بواسیر کے مسّے خشک ہو جاتے
ہین اس کے لیپ سے برص کے داغ دفع ہوتے ہین اور داء الثعلب طفنی پر بھی اس کا لگانا نافع
ہے پٹھون کی سردی مٹانے مین تریاق ہے اس کے شہد کو بھی خوشبودار دواؤن اور روغن
بادام اور تل کے تیل یا اخروٹ کی مینگ سے روغن یا مقشر تل یا اخروٹ کی مینگ یا کھوپرے
کے ساتھ بعض معجونون مین ملاتے ہین چنانچہ بقراط نے ایک معجون ایجاد کی ہے اس کو انقردیا کہتے
ہین اُس مین یہ داخل ہے انقردیا کے معنی دل کے مشابہ ہے چونکہ اس کا جزو اعظم بھلاوان
ہے جس کی شکل دل کی سی ہے اسلئے اس کا یہ نام رکھا ہے اسکی دو قسمین ہین ایک صغیر دوسری
کبیر دونون معجونین امراض سرد دماغی کو فائدہ دیتی ہین قوت ہاضمہ اور باہ بڑھاتی ہین صغیر
کی صفت یہ ہے ہڑ کا چھلکا بہیڑے کا چھلکا آملے کا چھلکا ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ بالچھڑ
کندر بیخ سیاہ مرچ سونٹھ بھلاوین کا شہد ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ سب کو کوٹ کر روغن بادام
یا تل کے تیل مین چکنا کر کے بھلاوین کا شہد ملا کے تگنے شہد مین معجون بنالین اور جو دن مین گاڑ دین
اور چھ ماہ کے بعد استعمال کرین مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ ہے انقردیاے کبیر کی صفت
یہ ہے عاقرقرحا کلونجی قسط سیاہ مرچ پیپل بیخ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ [illegible]
ہینگ زراوند مدحرج حب الغار جند بیدستر رائی چیتا ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ
بھلاوین کا شہد پونے سولہ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اخروٹ کے تیل یا تل کے تیل مین چکنا
کر کے تگنے شہد مین معجون بنالین اور چھ ماہ کے بعد سے ساڑھے چار ماشہ کی مقدار مین کھایا
کرین بھلاوان سرد وتر مزاج کے بہت موافق ہے ذہن کو تیز کرتا ہے نسیان کو دور کرتا ہے
حافظہ بڑھاتا ہے اسکی مینگ مقوی باہ ہے سرد امراض دماغی کو نافع ہے باہ کو قوت دیتا ہے

بھلاوین کے دھوین وغیرہ سے ورم آجائے تو چھوٹی مچھلی جسے بنگالی مین ٹنگرہ کہتے ہین تل کے تیل مین تل کر بدن پر وہ روغن ملین۔ مقدار سے زیادہ کھانا گرم امراض اور باطن مین سوزش اور التہاب اور حلق اور زبان مین جوشش پیدا کرتا ہے اور آخرکار مریض مرجاتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ گائے یا بکری کا تازہ مکھن یا گون کا تیل کھلائین اور بدن پر ملین اور جدوار گائے کے دہی مین پیسکر چٹائین جبکہ تیزی اور حدت کچھ کم ہو تو آبجو اور گائے کا مٹھا اور چکنا شوربا اور چاول مکھن یا دودھ کیساتھ کھلائین اور ناک مین روغن بنفشہ اور روغن بادام ٹپکائین اور سر پر ٹھنڈی چیزین ملین اور روغن گل عورتون کے دودھ مین ملاکر سر پر لگائین۔ اور گل بنفشہ اور پوست خشخاش اور جو مقشر اور تخم کاہو اور بیخ لفاح پانی مین جوش کرکے سر پر نطول کرین اور بھلاوین سے زخم پڑجائے تو اُسپر موم روغن ملنا مفید ہے بھلاوین کی وجہ سے ورم ہو تو وہان مروے کے پتون کا ضماد بھی فائدہ کرتا ہے املی کے پتون کا رس پلانے سے بھلاوین کا زہر مٹتا ہے ماموں صاحب فرماتے تھے کہ ہم جب بیجا بائی کے نوکر تھے تو انکے پاس حکیم غلام علی بھی نوکر تھے ایک عورت کے اعضا ورن پکنے تھے اور بہیون آبلے اُٹھتے اور پھوٹتے تھے حکیم غلام علی جب اُسکے علاج سے عاجز آگئے تو آپ ایک خدمتگار کی معرفت اُسے ہمارے پاس بھیجا اور کہلایا کہ مجھے اس کے علاج کی فرصت اور کار و بار کی وجہ سے نہین ہے آپ اسکا علاج کیجئے حکیم صاحب نے اُس عورت سے دریافت کیا کہ جب تجھے یہ عارضہ پیدا ہوا اس سے قبل تو نے کیا کام کیا تھا کہا کہ گھر لیپا تھا حکیم صاحب نے دریافت کیا کہ کس چیز سے لیپا تھا کہا کہ ساتی مٹی سے جو کالا ناگ ہاتھی ہے اسکی لید لاکر مٹی مین ملائی تھی حکیم صاحب نے ہاتھی بان سے دریافت کرایا کہ ہاتھی کو بھلاوان تو نہین کھلایا ہے اسنے کہا کہ ایک مہینے سے ہاتھی کو بھلاوان کھلایا جاتا ہے حکیم صاحب نے اُس عورت کے املی کے درخت کی وہ نرم چھال جو مردار چھال کے اندر ہوتی ہے پیسوا کر دہی مین ملوا کر کئی روز تک علی الاتصال ضماد کرائی اس سے بالکل آرام ہوگیا۔ بھلاوان چوپائے کی آنکھ مین لگانے سے جالا آجاتا ہے اور خربق سے کٹ جاتا ہے۔

بھلاوین کا ایک دانہ املی کے ساتھ کوٹ کر یا قند مین ملاکر کھلانے سے ایک دن مین پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور سوزاک بھی کیسا ہی ہو ایک دن مین جاتا رہتا ہے غذا ایسی حالت مین بے نمک دینی چاہیئے جانتک ممکن ہو اسکے استعمال سے بچنا چاہیئے خاصکر تپ مین کبھی استعمال نکرین زیادہ ضرورت ہو تو گائے کے گھی اور اخروٹ کی مینگ اور قند کے ساتھ استعمال کرین۔ اسکا چھلکا نہایت مقوی باہ ہے بالون کی سیاہی کے لیے نہایت موثر ہے حکیم شریف خان لکھتے ہین کہ اسکی مینگ کو مقوی باہ معجونون مین مین نے داخل کیا اور خود کھایا باہ اور معدے کو بہت قوت دی اور منی کا امساک ہوا اور سردی کو بہت نفع کیا میرا ایک دوست تھا اسکو سردی کی وجہ سے بہت نزلہ تھا کتنا ہی علاج کیا مفید نہ پڑا اول اُسکو کچلہ افیم کے عوض مین کہ وہ کھایا کرتا تھا گولیون مین کھلایا مرض مین تھوڑا سا افاقہ ہوا اور کچلہ افیم کا قائم مقام ہوگیا بعد اسکے بھلاوان مع مغز اور شہد کے گولیون مین کھلایا مرض بالکل جاتا رہا ایک عورت کے رحم کے آس پاس درد افزونیان پیدا ہوگئی تھین اور روز بروز بڑھتی تھین وہ بھی اسکے استعمال سے

چند روز میں جاتی رہیں چھوٹا سا بھلاواں لیکر اسکی ٹوپی اُتار کر بغیر شہد نکالے ہوئے گڑ اوپر سے لپیٹ کر نا رہ
کے مریض کو نگلا دیں تین دن تک اسی طرح نگلا دیں بالکل مرض جاتا رہے گا۔
وید کہتے ہیں کہ اسکا پکا ہوا پھل کسیلا رس اور وپاک میں چرپرا۔ شیریں۔ گرم۔ محرک۔ ہاضم اعصاب کو
قوت دینے والا اور پھوڑے پیدا کرنے والا ہے۔ ضعف اشتہا۔ جلد بدن کے امراض۔ بواسیر اور اعصاب
کی کمزوری مٹانے کے لیے کام میں آتا ہے۔ گنڈمالا۔ آتشک اور کوڑھ کے امراض میں اسکی بہت تھوڑی
مقدار دینی چاہیے بھلاویں کا شہد چرپرا ہوتا ہے اس میں چھالا اٹھانے کی بڑی قوت ہے۔ چوٹ کے
جھوٹے نشان پیدا کرنے کے لیے یہ کھال پر لگا دیا جاتا ہے گر چوٹ لگنے سے جو نیل پڑ جاتے ہیں اس
میں اور اسکے لگانے سے جو داغ ہوجاتے ہیں اُن میں یہ فرق ہے کہ جلد پر جس جگہ یہ لگایا جاتا ہے
وہاں پر چھوٹے چھوٹے پھوڑے پیدا ہوجاتے ہیں اور چوٹ لگنے سے جو نیل پڑتا ہے اُس پر پھوڑے نہیں
ہوتے ہیں تالو کی چھت دکانّپ، لٹک جانے سے جو کھانسی پیدا ہوتی ہے اُسکو مٹانے کے لیے چراغ کی
لو میں بھلاویں کو جلانے سے جو [illegible] نکلتا ہے اُسکو یا دُھیر دودھ میں ملا کر پلانا چاہیے۔ بھلاویں کا شہد گرم
وخشک ہے وہ سب قسم کے امراض بلغمی۔ مرگی اور اعصاب کے دوسرے امراض میں دیا جاتا ہے
اسکی مقدار خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک ہے اسکو تیل یا پگھلائے ہوئے گھی میں ملا کے دینا چاہیے
سر درد کی سوجن پر اسکا پھایا لگایا جاتا ہے [illegible] رال بند کرنے کے لیے اسکے جوشاندہ سے کلیاں
کرانا چاہیے اسکو جلد بدن پر لگانے سے بارہ گھنٹے میں چھالے پڑ جاتے ہیں آنول کو رحم میں سے نکالنے
کے لیے بھلاویں کا شہد رحم کے منھ پر لگا دیتے ہیں۔ [illegible] کو مٹانے کے لیے بھلاویں کی راکھ
سے منجن کرنا چاہیے آتشک کی [illegible] بھلاویں کا مرہم لگانا چاہیے بھلاویں کا حلوا کھانے سے طاقت
بڑھتی ہے۔ کسی کسی کے اس سے بڑی کھجلی چلنے لگتی ہے جسم لال ہوجاتا ہے [illegible] سوزش پیدا ہوجاتی
ہے اور چھوٹی چھوٹی انگوریاں ہوکے پھنسیاں ہوجاتی ہیں یہ سب دانے آہستہ آہستہ سب بدن
میں پھیل جاتے ہیں اسکو مٹانے کے لیے ناریل کا تیل یا املیوں کا خیساندہ لگانا چاہیے **مضر** گرم مزاج
والے کو نقصان پہونچاتا ہے۔ خون کو جلاتا ہے۔ جنون اور سرسام اور خشکی دماغ اور مالیخولیا اور سوزش
دہن اور تشنج بدن پیدا کرتا ہے جگر کو مضر ہے **مصلح** مقشر کیے ہوئے تل اور اخروٹ کا تیل اور کھوپرہ اور
دہی اور لعاب بہدانہ اور ماء الشعیر وغیرہ۔ وید کہتے ہیں کہ اسکا مصلح سلاجیت اور ملیٹھی اور ڈھاک کی چھال
اور املی کے درخت کی چھال ہے اسکا تریاق گنے کا شربت ہے اور اخروٹ کا تیل اسکی قوت کو توڑتا ہے
جگر کے لیے مویز مصلح ہے **بدل** ہیچ گنا مغز فندق اور چوتھائی روغن بلسان اور تہائی سونٹھ اور بعض
نانی بھی بتاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اخروٹ کی مینگ اور اخروٹ کا روغن اسکے قائم مقام ہیں
بلکہ یہ اُس سے فعل میں قوی اور ضرر سے خالی ہیں **مقدار خوراک** سات رتی سے پونے دو ماشہ
تک اور سات ماشہ قاتل ہے اول حلق کٹنے لگتا ہے التہاب پیدا ہوجاتا ہے گرمی اور ذہن میں خلل
پیدا ہوجاتا ہے سوزش اور تیز تپ عارض ہوجاتی ہے

بھلاوین کا تیل (ھ)

روغن بلادر (ف) دہن حب القہم (ع)

صفات سو تولہ بھلاوین کی مینگ مین سے بتیس تولہ تیل نکلتا ہے سیاہی مائل اور تلخ مزہ ہوتا ہے طبیعت گرم وخشک دوسرے درجے مین جیسا کہ بعض کتب مین لکھا ہے مگر جبکہ اسکی مینگ تیسرے درجے مین گرم ہے تو یہ تیل کیونکر تیسرے درجے مین گرم نہ ہوگا

خواص و فوائد تینون خلطون صفرا وسودا و بلغم کو چھانٹتا ہے گردہ کو مفید ہے پیٹ اور مقعد کے کیڑے مار کر نکال دیتا ہے جلد مین زخم ڈالدیتا ہے داغ پیدا کرتا ہے اکثر دردونکو مفید ہے خاصکر گٹھیا کو بہت نافع ہے خود یہ کہتے ہین کہ اسکے تیل کو زیادہ مقدار مین دینے سے درد کیا تھا بار بار پیشاب آنے لگتا ہی اور کبھی کبھی پیشاب کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے اسکی تھوڑی مقدار دینے سے کچھ اثر معلوم نہین ہوتا ہی جوڑون پر بھلاوین کا تیل لگانے اور اُن پر اُس کے پھوک کی دھونی دینے سے جوڑون پر ورم ہوجاتا ہے دھوکے باز لوگ تب کہتے ہین کہ ہمارے گٹھیا ہوگئی ہے گٹھیا اور موچ پر اس کا تیل لگایا جاتا ہے

بہمن سرخ (ف)

بفتح باے موحدہ و سکون ہا و فتح میم و سکون نون یہان نون اضافت کی وجہ سے مکسور ہی یہ لفظ عربی کا ہے بعض کے نزدیک فارسی الفاظ الادویہ مین لکھا ہے کہ یہ اسکا لقب ہے۔

صفات و شناخت ایک خشک جڑ ہے چھوٹی سی گاجر کی طرح اور الفاظ الادویہ مین مولی کی جڑ سے تشبیہ دی ہے ارمن اور خراسان کے پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے سخت اور گران اور کسیقدر چپٹی اور ناہموار اور کھردری ہوتی ہے ٹوٹنے مین سختی سے ٹوٹتی ہے اس مین خوشبو آتی ہے اسکا اوپر کا حصہ زیادہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اندر سرخی کم ہوتی ہے بہتر وہ ہے کہ صاف اور سرخ اور بھاری ہو اسکا پودا ایک بالشت سے کم و زیادہ ہوتا ہے اور پتے کسی قدر خبازی کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین چکنے اور براق ہوتے ہین اور آس پاس کنارے کٹے ہوئے ہوتے ہین اسکی ساق کے اوپر چند چھوٹے چھوٹے پتے لگے ہوتے ہین جنکے سرے باہم کھچے ہوئے ہوتے ہین پھول اسمین نہین آتا گرمی مین اُگتا ہے **طبیعت** گرم تیسرے درجے مین اور خشک دوسرے مین مسیح کہتا ہے کہ گرم و تر دوسرے درجے مین ہو۔ اس مین رطوبت فضلیہ تر ہے اسکو شہد وغیرہ مائعات مین ملانے سے رطوبت بہت ظاہر ہوتی ہے۔

خواص و فوائد دل کو قوت اور فرحت پہونچاتی ہے خفقان کو نافع ہے کوئی نباتی دوا تقویت قلب مین اس کے رتبے کو نہین پہونچتی ریاح اور بلغم غلیظ کو تحلیل کرتی ہے سرد مزاج والونکے موافق ہے مثانے اور گردے کی پتھری کو توڑتی ہے نہایت مقوی باہ ہے منی پیدا کرتی ہے اور اسلام مین سفید سے قوی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے تازہ کا مربا بھی شہد مین ڈالتے ہین جو باہ کو قوت دیتا ہی



کمر کو مضبوط کرتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے منی کو بڑھاتا ہے منھ پر لگانے سے رنگ چہرے کا نکھارتی ہے
اس مین قبض لطافت اور تفتیح کے ساتھ ہے قوت اسکی تودری کے قریب ہے پٹھوں کو قوت دیتی ہے
بدن کے حرکات اسکے استعمال سے اچھی طرح واقع ہوتی ہین نقرس کو نافع ہے۔ نمک تخم اور شہد کے
ساتھ اسکو چہرے پر لگانے سے رنگ نکھرتا ہے اسکو پانی مین پیسکر سر کے بال دھونے سے جوئین مرتی
ہین بالو نمین خوشبو آتی ہے مضر مقعد کو نقصان پہونچاتی ہے درد سر پیدا کرتی ہے مصلح پہلی
مضرت انیسون دفع کرتا ہے اور دوسری کتیرا و عناب بدل ہم وزن بہمن سفید اور دورنج اور
تودری اور نصف وزن اندرجو اور موصلی سفید اور موصلی سیاہ اور اسگند ناگوری مقدار خوراک
پتھری کے توڑنے کیلئے ساڑھے تین ماشہ اور دوسرے کاموں کیلئے ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار
ماشہ تک بعض نے ذکر کیا ہے کہ سفوف آٹھ ماشہ تک اور جوشاندہ اسکا چھ رتی کم سات تولہ تک۔

بہمن سفید

صفات و شناخت ایک جڑ ہے سفید رنگ بہمن سرخ سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے اسکے پوست مین
ناہمواری بھی سرخ سے کم ہوتی ہے اندر اور باہر سے سفید ہوتی ہے اسمین بھی خوشبو ہوتی ہے بہتر وہ
ہے کہ سخت اور وزنی ہو بجز اسکے ابھار مین بے رنگی کا جو ہے بعض نے ایسا ہی کہا ہے اسکا پودا بھی سرخ
کے پودے کی طرح ہوتا ہے اور یہ سرخ کی دوسری قسم ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم و خشک ہے
اور شیخ نے اسی درجے مین گرم و تر کہا ہے اسمین بھی رطوبت فضلیہ بادیہ ہے۔

خواص و فوائد بدن کو فربہ کرتی ہے دلکو قوت دیتی ہے ریاح بھی تحلیل کرتی ہے خفقان و یرقان کیواسطے
نافع ہے مقوی باہ ہے منی زیادہ کرتی ہے گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے اسکا فرزجہ زعفران کے
ساتھ رحم کا تنقیہ کرتا ہے رحم مین خون پیدا کرتا ہے کبھی اسکو شکر سفید کے تنہا پھانکتے ہین کبھی چلغوزہ مغز بادام مغز پستہ
مغز اخروٹ وغیرہ کیساتھ پیسکر اور سب کے برابر شکر سفید ملا کر دو تولہ کی مقدار مین یا تو بھر دودھ کیساتھ جوش دیکر
ناشتا کی حالت مین کھلاتے ہین اور چالیس دن تک اس طرح استعمال رکھتے ہین بدن خوب فربہ ہوجاتا ہے اگر
ایسا کرین کہ تنہا بہمن سفید یا مغز بادام اور چھوہارے کیساتھ پانی مین اتنا جوش دین کہ گل جاوے پھر اس کا
صاف پانی لیکر شکر سفید ملا کر پی لین اور چالیس دن ایسا کرین تو بدن خوب فربہ ہوجاے اور جو فوائد
بہمن سرخ پہونچاتی ہے وہ اس سے بھی حاصل ہوتے ہین مضر مقعد کو اور درد سر پیدا کرتی ہے مصلح مقعد
کیلئے انیسون اور درد سر کیلئے عناب اور کتیرا بدل ہموزن تودری و زرنباد و بہمن سرخ اور نصف وزن
اندرجو اور موصلی سیاہ اور سفید اور اسگندھ **مقدار خوراک** جرم نو ماشہ تک و جوشاندہ چھ رتی کم سات تولہ تک

بہمن پستہ

صفات و فوائد ہندوستان کی جڑوں مین سے ہے چقندر یا گاجر کی طرح ہوتی ہے اور زمین مین

پیدا ہوتی ہے سرو و شیرین ہے بدن کو روشن کرتی ہے موٹاپا پیدا کرتی ہے خون اور صفرا کی تیزی کو توڑتی ہے بلغم کو منافی ہے [illegible] کو زیادہ کرتی ہے اور دیر ہضم ہے۔

بھمی

بفتح با و سکون [illegible] و کسر میم و سکون یائے تحتانی گیلانی نے میم کے بعد نون کے اضافی سے بھمنی لکھا ہے
صفات و شناخت ایک روئیدگی ہے جالا کی طرح مگر اسکے پتے جوالا کے پتوں سے چھوٹے اور بیچ [illegible] ہوتے ہیں اور ساق چھوٹی ہوتی ہے بال (خوشہ) شلیم کے بال کی طرح آتی ہو سیاہ دانہ [illegible] ہیں آگتی ہے **طبیعت** سرد و خشک دوسرے درجے میں۔
خواص [illegible] قابض ہے کیسے ہی پرانے دست ہوں یا خون آتا ہو اسکو زیادہ پینے سے بند ہوجاتے ہیں [illegible] آنے کو نافع ہے اسکی خاصیت یہ بھی ہے کہ سرخ رنگ ریشم یا سرخ شال میں لپیٹ کر اس عضو پر [illegible] لٹکادیں جہاں سے خون جاری ہو فوراً بند ہوجائے **مقدار خوراک** ۶ ماشہ تک

بھنڈی (ھ)

بکسر بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون نون و کسر دال ثقیل و یائے معروف۔
صفات و شناخت مشہور ترکاری ہے انگلی کے برابر لمبی [illegible] سے چھوٹی اور بڑی بھی ہوتی ہے اور موٹائی انگوٹھے کے برابر اور اس سے پتلی بھی ہوتی ہے اسکے چار [illegible] ہوتے ہیں اسکے اندر سفید اور گول بیج [illegible] میں لعاب اس سے بہت چھوٹتا ہے اسی لیے گھی و بھونکر پکاکر کھاتے ہیں تنہا اور گوشت کے ساتھ بھی [illegible] مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک بستانی جو مشہور و معروف ہے اسپر باریک باریک کانٹے ہوتے ہیں [illegible] پیدا کرتے ہیں اور بعض پکانے میں بھی [illegible] کاٹتے ہیں مزہ دار ہوتی ہے دوسرے [illegible] بھنڈی [illegible] ہوتے عمدہ اور خوشبودار ہوتی ہے اس میں کافور کی سی خوشبو آتی ہے [illegible] اور کسی [illegible] ہوتی ہے تیسرے جنگلی۔ ایک خاص قسم کی مشکبو بھنڈی ہے جسکے خشک بیجوں سے مشک کی سی خوشبو آتی ہے اسکی ترکاری مزہ دار نہیں ہوتی لیکن بطور ایک عمدہ خوشبو کے اسکے بیجوں کا سفوف شیر برنج یعنی کھیر میں چھڑکا جاتا ہے اور پان میں بھی اسکو لوگ استعمال کرتے ہیں اسکی کاشت کا موسم یہی ہے جو اور معمولی بھنڈیوں کا ہوتا ہے باغ سلطان پور حیدرآباد دکن میں اسکی کاشت ہے [illegible] میں بھی ہوتی ہے۔ معمولی بھنڈی کا پیڑ خطمی کے درخت کی طرح ہوتا ہے پتے بھی ویسے ہی ہوتے ہیں اسکی شاخوں کا اوپر کا حصہ کسی قدر سرخ ہوتا ہے پھول روئی کے پھول کی طرح زرد رنگ ہوتا ہے اور شکل بھی ویسی ہی ہوتی ہے عربی میں اسکو بامیہ کہتے ہیں بائے موحدہ کے فتح اور سکون الف اور کسر میم اور فتح یائے تحتانی اور سکون ہائے گیلانی نے بھی بامیہ ہی لکھا ہے

Hakeem Shaukat Ali 

کہ ایک روئیدگی کا پھل ہے کہ بہت مشہور ہے حجاز اور مصر اور ہندوستان کے بعض ملکون مین ہوتا ہے
ابن بیطار نے کہا ہے کہ ابو العباس نے لکھا ہے کہ بامیہ ایک روئیدگی کا پھل ہے مصر مین ہوتا ہے اسکا بیج
خامی کی حالت مین سفید ہوتا ہے پککر سرخ سیاہی مائل ہوجاتا ہے اور سخت اور گول اور شیرین ہوتا ہے
اور اس پھل کے پانچ پہلو ہوتے ہین انگلی کے برابر موٹا اور اس سے کم و بیش بھی اور اسی قدر بڑا ہوتا ہے
اور وسط اطراف سے زیادہ موٹا ہوتا ہی اور اسپر گاؤزبان کے سے روئنگٹے ہوتے ہین اور اسکے دوسرے
اجزا پر بھی یہ روئنگٹے پائے جاتے ہین اسکا سارا پیڑ خطمی کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے شاخون مین تھوڑی
سی سرخی ہوتی ہے اور پتے تربوز کے پتون سے مشابہت رکھتے ہین پھول زرد ہوتا ہے جب
پتے نکلنے شروع ہوتے ہین تو ایک ڈنڈی پر تین تین لگتے ہین یہ پھل جب کچا ہوتا ہے تو ہرا ہوتا ہے
پک کر زرد اور سپید اور پھیکا ہوجاتا ہے اور چیپ اس مین بہت ہوتا ہے جب یہ پھل کچا اور نرم ہوتا
ہے تو اہل مصر اسکو گوشت کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین اور سوکھ جانے کے بعد اسکے بیجون کا آٹا پیسکر
روٹی بناتے ہین بغداد کے اطراف مین بھی ہوتا ہے وہان کے آدمی اسکے بیجون کو پیسکر روٹی پکا کر
کھاتے ہین نفائس اللغات مین بامیا اور شرتیا بھنڈی کا نام بتایا ہے اور عام طور پر طبیب بھی یہی
سمجھتے ہین لیکن مخزن مین بامیہ کے اندر لکھا ہے شبیہ بدین ثمرے در بنگالہ مے شود و اکثر چہار پہلو
و بعضے پنج پہلو و بسیار لعاب دار و آنرا دلانچے مل می نامند و در ہندی بھنڈی نے گویند اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ بامیہ اور بھنڈی ایک نہین ہین طبیعت بھنڈی سرد ہے گران بھوت چلنسا اسکو
مین گرم بتایا ہے اور سرد و چرب بھی لکھا ہے اور بامیہ کو گرم و تر پہلے درجے مین لکھا ہے اور تری کی
اور بقول سے زیادہ بتائی گئی ہے بعض نے لکھا ہے کہ بھنڈی کا مزاج اعتدال مائل بسردی ہے۔

خواص و فوائد بھنڈی مولد منی اور مقوی باہ ہے مخزن مین اسی طرح لکھا ہے اور دوسرے اہل تجربہ
نے کہا ہے کہ لعاب اسکا مزلق اور مغری ہے قابض ہے اور منضج ہے صفرا اور خون اور منی کو گاڑھا
کرتا ہے جنکو گرمی کی وجہ سے پیچش ہوجاتا ہے اسکا شوربا نفع دیگا آنتون کی خراش کو
بھنڈی دفع کرتی ہے پیچش مین آنتون سے لہو آتا ہو تو اُسے نفع دیتی ہے جسکو سنگ گردہ اور خارش
مثانہ کا عارضہ ہو تو اُسے فائدہ پہونچاتی ہے دیر مین ہضم ہوتی ہے اس سے خون کم بنتا ہے جریان
اور سوزاک مٹاتی ہے ریاح پیدا کرتی ہے مدر ہے آنت کے پھوڑے کے مرض مین اس کی
ترکاری دینی چاہیئے پیشاب کی سوزش مٹاتی ہے اسکی جڑ کا سفوف بھی سوزاک کے لیئے دیتے ہین
گرمی و خشکی کی کھانسی کو دور کرتی ہے ورمون اور پھوڑون کو پکاتی ہے درد کو تسکین دیتی ہے
دانتون مین درد ہو تو اسکو جوش کرکے سرکے کے ساتھ کلیان کرنے سے نفع ہوتا ہے اسکی جڑ اور
بیجون کے سفوف کے ڈالنے سے پانی جم جاتا ہے ان دونون کو پانی مین جوش کرکے اس پانی سے مقعد
کو دھونے سے ورم تحلیل ہوجاتا ہے اس سے بانجھ عورت کے حمل رہجاتا ہے اسکے ہمیشہ کھانے سے
دماغ کو نقصان پہونچتا ہے اور ریاح اور بلغم پیدا کرتی ہے صفرا کو دفع کرتی ہے کافور بھنڈی بھی مزہ دار

ہوتی ہے باد کو دور کرتی ہے کھانسی کو مفید ہے بلغم اور صفرا کو دور کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہو قبض دور کرکے پاخانہ نرم لاتی ہے۔

وید بھی کہتے ہین کہ معمولی بھنڈی قابض ہے منی زیادہ کرتی ہے۔ رس مین کھٹی اور ہضم ہونے مین بھاری ہے بھنڈی کا اور بھنڈی کے بیجون کا لعاب نکال کے اس مین مصری ملاکے پلانے سے سوزاک کی جلن بند ہوتی ہے پیشاب اور منی کے اعضا کی جلن مٹانے کے لئے بھنڈی اور اسکے بیجون کا شربت نہایت کارآمد ہے یہ مقوی ہے اور صفراوی مزاج والے آدمی کے لئے بہت نافع ہو اس درخت کا ہر ایک حصہ خاصکر اس کا پھل اُن سب امراض مین کام آتا ہے جن مین سوزش اور التہاب اور سوئی کے چبھنے کی سی تکلیف ہوتی ہے سوزش اور تکلیف کے ساتھ پیشاب کا اترنا اور سوزاک بھی اس سے دفع ہوتا ہے بھنڈی یا اسکے پتون کا ضماد کرنے سے سوزش مٹتی ہے اسکی جڑ سے بھی بہت لعاب نکلتا ہے اسکی جڑ کو سکھا کر پیسکر مصری ملا کر دینے سے جریان دفع ہوتا ہے اس کو پکا کر کھانے سے دست بند ہوتے ہین استسقاے زقی مین اس سے پیشاب لوانا بہت کارآمد ہو اسکی جڑ کا حلوا بناکے کھانے سے طاقت آتی ہے کچی بھنڈی کو سکھا کر پیسکر شکر سفید ملا کر دودھ کے ساتھ پھنکانے سے جریان بند ہوتا ہے۔

بامیہ کی نسبت یونانی طبیبون کا بیان ہے کہ اس سے خون کم پیدا ہوتا ہے اور جس قدر پیدا ہوتا ہو وہ خراب ہوتا ہے گرم مزاج والونکے لئے مفید ہے خشکی کی طاقت دفع کرتی ہے کانجی اور گرم مصالح کیساتھ اسکو پکاکر کھانے سے اصلاح ہوجاتی ہے۔

بھنگ (دھ)

بفتح باے موحدہ مخلوط بہا و سکون نون و کاف فارسی موقوف

گنب و بنگ (ف)، قنب (ع)، اندین ہیمپ (ش)، کینے بس سے ٹیوا اور کینے بس انڈیکا (ل)+

صفات وشناخت ایک درخت مشہور و معروف ہے اسکے پتے خشک کرنے سے سبزی بھی ہے اور اس درخت کو پانچنے یا جوش دینے سے جو رس ملتا ہے اسکو خشک کرنے سے چرس بنتا ہے بھنگ ہندوستان مین سب جگہ تھوڑی یا بہت بوئی جاتی ہے اور اپنے آپ بھی اُگتی ہے اصطلاح مین اسکے بہت سے نام ہین ورق الخیال۔ جزو اعظم۔ حشیش۔ حشیشۃ الفقرا۔ نشاط افزا۔ فلک تاز۔ عرش نما۔ جنت الساکین شہوت انگیز۔ مونس الہموم۔ چتر اخضر۔ زمرو رنگ وغیرہ وغیرہ بھنگ کا عرق کھینچنے سے اُس مین سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے وہ عرق کے اوپر تیرتا رہتا ہے۔ اس مین بھنگ کی سی بو آتی ہو اور اُس کا رنگ کہربا کی طرح ہوتا ہے کبھی کبھی اُس تیل مین قند کی طرح چھوٹے چھوٹے بہت سے ٹکڑے جم جاتے ہین۔ بھنگ کو کسی لوہے کی چھلنی وغیرہ مین رکھکر اسکے تلے گندھک کی دھونی دین کہ اُن سوراخون مین سے وہ دھواں بھنگ کا نکلتا رہے اور بھنگ کو لوٹ پوٹ کرتے رہین

تاکہ سب اجزا کو دھوان لگ کر سفید نکل آئے۔ (ایضاً) بھنگ کے سبز پتے ساڑھے تین تولہ ست
لوبان دو ماشہ سفیدچینی ایک ماشہ صندل سفید دو ماشہ سب کو ملا کر کوٹ لین بھنگ سفید ہو جائے گی
ہندوستان کے سوا حبشہ اور روم اور فارس اور عراق وغیرہ مین بھی پیدا ہوتی ہے عراقی اور
بنگالی ہر ایک ملک کی بھنگ سے ضعیف ہوتی ہے اور فارسی رومی سے قوی ہے اور تین قسم کی
ہوتی ہے جنگلی۔ بستانی۔ پہاڑی اور بستانی سے صحرائی اور پہاڑی قوی ہین بستانی سے مراد وہ
ہے جو بوئی جاتی ہے اور صحرائی سے مراد وہ ہے جو اپنے آپ اگتی ہے حقیقت مین بھنگ ہی
ہے جو بوئی جاتی ہے کیونکہ اسکے درخت کی چھال جدا ہو سکتی ہے اس چھال سے کپڑا بنتے ہین
جیسے کتان وہ کپڑا بنایا جاتا ہے اس چھال سے کشمیر مین کاغذ بھی بنایا جاتا ہے اور عمدہ ہوتا ہے
بوئی ہوئی کا درخت ایک ہاتھ سے لیکر پانچ ہاتھ تک اونچا ہو جاتا ہے ساق اندر سے کھوکھل ہوتی
ہے۔ شاخین پتلی ہوتی ہین ہر ہر ڈنڈی پر پتے پانچ سے لیکر نو تک آتے ہین اور اکثر لٹکے ہو
لٹکتے ہوتے ہین اور بہت ہے اور کھردرے ہوتے ہین پھول نہایت چھوٹا اور سفید رنگ ہوتا ہے
اور پھل گول ہوتا ہے بڑے جوار کے دانے کے برابر اس کے اوپر ہرا چھلکا ہوتا ہے یہ
چھلکا رگڑ کھانے سے دور ہو کر اندر سے [illegible] اور چکنا اور گول دانہ چھوٹے سے جوار کے دانے کے
برابر نکلتا ہے اور کچھ عرصے تک رکھ کر اسکی سبزی دور ہو کر میلا پن اور تاریکی آجاتی ہے اس
دانے کا خول ذرا سخت ہوتا ہے جسکو توڑنے سے اندر سے میلا یا کچھ ہرا یا بالکل سیاہ اور ننھا سا بیج نکلتا ہے
مینے اسکو پھل اسلئے کہا کہ چھلکے کے اندر دانہ اور بیج نکلتا ہے حقیقت مین یہی پھل بیج کہلاتا ہے
جنگلی اور پہاڑی قسم کے درخت اتنے اونچے نہین ہو سکتے اور نہ چھال اچھی طرح جدا ہو سکتی
ہے پتا زیادہ کھردرا ہوتا ہے اور رنگ بھی زیادہ سبز نہین ہوتا بلکہ اس پر سفیدی غالب ہوتی ہے
اور پھول سرخی مائل ہوتا ہے **طبیعت** پتے مرکب القوی ہے اور تیسرے درجے مین سرد و خشک
ہین۔ ان مین تھوڑی سی حرارت لطیف بھی ہے اور برودت کثیف زمینی ہوتی ہے اور چھال سرد و
خشک ہے مگر ریشون مین اسکے سردی و خشکی اعتدال کیساتھ ہے جنگلی قسم تیسرے درجے مین گرم و
خشک بتاتے ہین

خواص و فوائد یونانی اطبا کا بیان ہے کہ بھنگ چونکہ مرکب القوی ہے جزو گرم و لطیف کیوجہ سے پہلے فرح
و سردرد پیدا کرتی ہے اور رخسارونکے رنگ کو نکھارتی ہے اور نشہ پیدا کرتی ہے اور جزو سرد کیوجہ سے تجبس
کرتی ہے۔ اور جزو گرم و لطیف کے زائل و تحلیل ہونے اور جزو سرد و کثیف کے ظاہر ہونے کیوجہ پہلے افعال
کے خلاف افعال ظاہر ہوتے ہین اور جزو گرم کے سبب سے خیال اور فکر کو لطیف اور تیز کرتی ہے پیاس اور بھوک
اور شہوت کو زیادہ کرتی ہے اور آخر مین بالعکس اور ریح و دماغ کو مکدر کر دیتی ہے۔ بینائی کو خراب کرتی ہے آنکھونکے
آگے اندھیرا پیدا ہونے لگتا ہے جنون اور مالیخولیا پیدا ہوتا ہے نامردی اور رخوت و ضعف رہ جاتا ہے شہوت کم
ہو جاتی ہے اسواسطے کہ منی کو خشک کرتی ہے بھنگ زخمون پر چھڑکنے سے خشک ہو جاتے ہین

اور پھر آتے ہین بھنگ کے افعال کو ترشی مٹاتی ہے اور شیرینی بڑھاتی ہے اور بھنگ اشتہائے کاذب پیدا کرتی ہے۔ بھنگ معدے کی رطوبات کو جذب کرتی ہے اسکے پتون کا لیپ گرم ورمون کو تحلیل کرتا ہے اعضائے عصبانی کے درد کو تسکین دیتا ہے بھنگ کے پتون کو پیسکر اور تھوڑا سا پانی اُنپر چھڑک کر گرم کرکے ارنڈ کے گرم پتے پر لگاکر خصیون پر باندھنے سے پانی اتر آنے کو اور خصیون کے ورم کو نفع پہونچتا ہے بھنگ اور پوست خشخاش دونون کو کوٹ چھانکر دو گھڑی پہلے تپ ولرزہ کی نوبت سے جسقدر رکھ دو انگلیون مین آئے کھلائین درد رو بند ہوجائے گا اور سیاہ مرچ دار فلفل کلونجی چرائتہ گیرو ہر ایک آدھا جز بھنگ ایک جز سب کو کوٹ چھانکر ایک ماشہ لیکر سرد پانی کے ساتھ ایک گھڑی جاڑا آنے سے پیشتر کھلائین اور بچے کو کم دین تپ ولرزہ موقوف ہوجائے گا اسکو دودھ یا پانی مین جوش کرکے کو و نیز ضماد کرنے سے نیند آتی ہے۔ جنگلی بھنگ کے پتون کا رس سعوط کرنے سے دماغ کا تنقیہ ہوتا ہے اسکے پتون کو پانی مین جوش کرکے اس پانی سے سر دھونے سے جوئین مرجاتی ہین اور بھوسی سر کی جسے بفا کہتے ہین جاتی رہتی ہے کان مین کیڑے پڑجائین اور درد ہو تو اسکا روغن یا پتون کا پانی ڈالنے سے نفع ہوتا ہے بھنگ کے بیج کھانے سے قبض شکم اور ادرار بول ہوتا ہے امساک منی پیدا کرتی ہے اسکی چھال سے قوت باہ گھٹ جاتی ہے اور منی سوکھ جاتی ہے جنگلی بھنگ کی جڑ اور پتون کے ضماد سے سرخ باد اور گرمی کے ورم کو نفع ہوتا ہے بھنگ کے درخت کی ساق کی چھال سے بنا ہوا کپڑا نہ پہننا چاہیئے کیونکہ جوڑون کو نقصان پہونچاتا ہے اور بدن کو دبلا کرتا ہے **مضر** درد سر اور ضعف دل اور آنکھ مین تاریکی پیدا کرتی ہے **مصلح** ترش میوے کھانا سرد پانی کا پینا اور شربت لیمو یا شربت حماض پینا۔ **مقدار خوراک** ساڑھے تین ماشہ تک جنکو عادت ہے وہ اس سے زیادہ بھی کھا سکتے ہین جنکو عادت نہین انکو اس سے زیادہ مقدار نقصان پہونچاتی ہے۔ اس کی خراب قسمین جن سے جنون وغیرہ پیدا ہوتا ہے بہت سی ہین انکے کھانے سے کبھی ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے علاج اور اصلاح کی صورت یہ ہے کہ گائے کے گھی اور گرم پانی سے یہانتک قے کرائین کہ معدے مین باقی نرہے شربت حماض اس کی خرابی کے دور کرنے کے لیئے بہت مفید ہے تھوڑی سی ادرک اور کئی دانے اسپند کے کوٹ کر سرکے مین ملاکر جسکو بھنگ کا نشہ ہوجائین اسی وقت اتر جاتا ہے اسی طرح ادرک اور نمک لاہوری پیسکر لیمو کے رس مین ملاکر کھلا دینے سے بھی غشی اور نشہ بھنگ کی زیادتی فوراً دفع ہوجاتی ہے۔

وید کہتے ہین کہ بھنگ تیز اور گرم اور کڑوی اور قابض اور ہاضم اور ہلکی اور بھوک پیدا کرنے والی اور حرارت زیادہ کرنے والی اور آنو کو تحلیل کرنے والی اور نشہ لانے والی ہے سنگرہنی اور پیچش مین اسکا استعمال بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اسکے انجام مین نہ بھوک بند ہوتی ہے اور نہ قبض ہوتا ہے جیسا کہ اکثر افیم کے استعمال سے ہوجاتا ہے اسکا اثر بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ افیم کا۔ بھنگ کے پتون کی سوا ماشہ مقدار خوراک دینے سے بدن کا درد اور اینٹھن مٹتی ہے اور پیشاب زیادہ آتا ہے سخت آنو کے دست بند کرنے کے لیئے سونف کے عرق کے ساتھ بھنگ کی پھنکی دینی چاہیئے

اسکے تازہ پتون کا ضماد بنا کے کچھ گرم کرکے آنکھ کے اوپر باندھنے سے آنکھ کا درد اور چراغ وغیرہ کی روشنی کا
نہین سہا جانا مٹ جاتا ہے اسکے پتون کو دودھ مین گھونٹ کرکے بواسیر پر باندھنے مین سینکی ہوئی بھنگ
کو دھو کر باریک پیسکر شہد کے ساتھ چٹانے سے دست اور آنو بند ہوتے ہین بھنگ اور کالی مرچ
کو پیسکر گڑ مین گولی بنا کر دینے سے پیٹ کا ریاحی درد بند ہوتا ہے اسکی زیادہ خوراک دینے سے
پہلے دل کچھ خوش ہوتا ہے پیچھے سب حواس سست ہوجاتے ہین جن حالتون مین افیم نیند نہین لاسکتی
ہے ان حالتون مین بھنگ کا استعمال بہت اچھا ہے کیونکہ اسکے استعمال سے اپھارا قبض اور درد
سر نہین ہوتا ہے یعنی درد سر کو روکنے کے لیے بھنگ کا استعمال اچھا ہے ۔ نیز پاگل پن کی تھچینی
کی کھانسی ۔ دمہ ۔ حبس البول اور رکاوٹ سے حیض ہونے مین اسکا استعمال کرنے سے بہت فائدہ
ہوتا ہے الائچی اور لونگ وغیرہ کے ساتھ بھنگ کو پیس کے چٹانے سے بدن کا درد دفع ہوتا ہے
کالی مرچ اور بھنگ کے سفوف کو شہد کے ساتھ چٹانے سے بھوک بڑھتی ہے ۔ طاقت بڑھانے
والی دواؤن مین اسے ڈالتے ہین ۔ یہ سر کی کمزوری کو دفع کرتی ہی فکر کی تیزی اور قوت فہم بڑھاتی
ہے اور سوچ اور غور مین دل بہت لگاتی ہے اسکے نشے مین یہ خرابی ہے کہ دل مین کئی طرح کی
فکر پیدا ہوتی ہے اور مستی جاتی ہے اور بعض اوقات ہنسی آجاتی ہے بچون کی بدہضمی اور دست روکنے
کے لیے دوسری دواؤن کے ساتھ اسکو دینا چاہیے ۔ دمہ اور [illegible] مٹانے کے لیے گھی مین
سینکی ہوئی ایک رتی کے آٹھوین حصے سے ایک رتی تک بھنگ مین کالی مرچ اور مصری ملا کے
دینی چاہیے ۔ عورتون کے آسیب کے مرض مین بھنگ کے ساتھ ہینگ دینا چاہیے اسکے تازہ
پتون کا ضماد خصیون کے ورم پر کرنا چاہیے اور سوکھی بھنگ کو اذنتال کے ساتھ دینا چاہیے ۔ آسیب کے
مرضون مین یہ بہت کام دیتی ہے اور پرانے درد شکم ریاحی کو مٹاتی ہے اسکا ست آدھ رتی ہینگ
کے ساتھ دینا چاہیے جاڑا اپھار مٹانے کے لیے پسی ہوئی ماشہ بھر بھنگ کی دو ماشہ گڑ مین چار گولیان
بنا کر ٹھنڈ لگنے کا وقت ہونے سے پہلے دو دو گھنٹے کے فرق سے چارون گولیون کو دینا چاہیے جسکا
پیشاب بہ [illegible] سکتا ہو اسکو بھنگ کی مٹھائی کھلانا چاہیے بھنگ کو پانی مین گھونٹ چھانکر پلانے سے
گردے پر تاثیر ہونے سے پیشاب کا ادرار بہت ہوتا ہے اسکی سوکھی پتیان ٹہنیون اور پھولون کو کھانڈ
اور کالی مرچ کے ساتھ دینے سے آنو کے دست بند ہوتے ہین اگر برداشت ہو تو اس مین افیم ملا کے
دینا چاہیے ۔ بھنگ اور تخم خیارین کی مینگون کو گھونٹ کر پلانے سے سوزاک مٹتا ہے اسکے پتون کا
رس کان مین ڈالنے سے کیڑے مرجاتے ہین اور کان کا درد مٹ جاتا ہے اسکے پتون کے سفوف
کو تازہ زخم پر برکانے سے اُس مین انگور جلدی آنے لگتا ہے بچھون کا درد اور صفراوی ورم اور
چہرے کا وہ ورم جو آس پاس پھیلتا جاتا ہے دفع کرنے کے لیے بھنگ کے اجزا کا لیپ کرنا چاہیے
پانی مین بھنگ کو بھگو کے اُس پانی مین خصیون کو تھوڑی دیر رکھنے سے سوجن اترتی ہے بھنگ
کی جڑ گلے مین باندھنے سے بخار چھوٹتا ہے اسکو شام کو کہہ آوے پھر دوسرے دن فجر کو اسکی جڑ لا کر

سر مین باندھنے سے آسیب کا بخار اُتر جاتا ہے بھنگ کو سینک کر پیکر شہد مین ملا کر چاٹنے سے جاتی رہی ہوئی نیند پھر آنے لگتی ہے اسکے پتونکے رس مین بتی بھگو کے کان مین رکھنے سے اُسکا درد دفع ہوتا ہے۔ جو آدمی ہمیشہ افیم کھایا کرتے ہین وہ اگر بھنگ کی زیادہ مقدار لے لیوین تو انکو نقصان نہین ہوتا ہے بھنگ پینے والے کو اسکے نشے سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین کہ مین اوپر چڑھا چلا جاتا ہون اور نشے کے وقت مین جو جو باتین ہوتی ہین اُن سب کو بھولتا جاتا ہے یہ جگر کے سوا اور اعضاے اندرونی کی رطوبت کو نکلنے سے روکتی ہے۔

بھنگ کا بیج

صفات وشناخت اسکی پہچان بھنگ مین بتا چکا ہون سو تولہ بیجون کو آٹے مین دبانے سے ۲۵ تولہ سے ۳۴ تولہ تک تیل نکلتا ہے اسکا رنگ پہلے کچھ ہرا یا بھورا پن لئے ہوئے پیلا ہوتا ہے مگر جب ہوا لگجاتی ہے تو یہ رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔

خواص و فوائد قابض شکم ہے حجی کی (؟) کو کھوتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے امساک پیدا کرتا ہے زیادہ کھانے سے منی کو خشک کرتا ہے اور ردی پیدا کرتا ہے باہ کو نقصان پہونچاتا ہے بینائی کم کرتا ہے نفخ لاتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے خلط ردی پیدا کرتا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے وید کہتے ہین کہ بھنگ کے بیجون کو پیکر موم مین ملا کر کھلانے سے بچھو کا زہر اُترتا ہے بھنگ کے بیجون کو سینک کر پیکر آٹے مین ملا کر روٹی بنا کر کھاتے ہین۔ انکا روغن کان مین ٹپکانے سے درد کو نفع ہوتا ہے اسکی مالش سے پھوڑے کے درد کو تسکین ہوتی ہے ورم تحلیل ہوتا ہے رحم کا ورم تحلیل کرتا ہے اسکے پینے سے منی خشک ہوتی ہے قوت باہ جاتی رہتی ہے کیونکہ گرمی اور خشکی کی وجہ سے منی کو جلا دیتا ہے وید کہتے ہین کہ اس تیل کے ملنے سے گٹھیا مٹتی ہے مضر معدہ اور بینائی کو نقصان پہونچاتا ہے اس سے سر مین درد ہوتا ہے کیونکہ گرمی اور تبخیر پیدا کرتا ہے اسکی کثرت معدے اور آنتون مین خراش پیدا کرتی ہے **مصلح** بھوننے سے معدے اور بینائی کو نقصان نہین دیتا درد سر بھی نہین لاتا معدے اور آنتون مین خراش ہونے کی اصلاح تخم خشخاش کرتے ہین سکنجبین شکری اور شربت لیمو اور آب سرد اور برف اور سنگترون کے شربت بھی اسکے مصلح ہین سکنجبین اسکو جلدی معدے سے تلے اُتار دیتی ہے گرمی کو توڑ دیتی ہے۔

بھنگرہ (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و سکون نون و کاف فارسی موقوف و فتح رائے مہلہ و سکون ہا اسکو مارواڑی زبان مین جل بھانگرو کہتے ہین اور مشہور جل بھنگرہ ہے بعض اہل تحقیق کہتے ہین کہ سفید قسم جل بھنگرہ ہے اور سیاہ جل بھنگرہ نہین کہلاتی۔

صفات وشناخت ہندوستانی روئیدگی ہے اکثر باغون اور کھیتون مین اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے

یہ پودا ہاتھ بھر تک لمبا اور اس سے چھوٹا بھی ہوتا ہے اسکے پتے انار کے پتونکی طرح مگر اُنسے چوڑے تلسی کے پتونکے مشابہ ہوتے ہین بیج کاسنی کے بیجونکی طرح مگر اُنسے چھوٹے اور چوڑے مثلث ہوتے ہین ساق اور پتے اسکے شاداب ہوتے ہین اور مزہ ذرا ساکڑوا اور تیز ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین سفید و سیاہ سفید کی شاخین سفید ہوتی ہین اور سیاہ کی شاخین سیاہ ہوتی ہین بعض نے اسکی تین قسمین لکھی ہین سفید و سیاہ و زرد ۔ سفید کا پھول سفید ہوتا ہے اور ساق کی سبزی کم ہوتی ہے اور سیاہ کا پھول سیاہ ہوتا ہے اسکی شاخین اور پتے سبز تیرہ و سیاہی مائل ہوتے ہین اور زرد کا پھول زرد ہوتا ہے پتے اور ساق اسکی سبز زردی مائل ہوتی ہے سیاہ و زرد بہت کمیاب ہین بھنگرے کے پھول شاخونکی گرہونپر لگتے ہین جل بھنگرہ تو پانی کے کنارے ہوتا ہے یا برسات مین اور سیاہ بھنگرہ کھیتون مین زیادہ ہوتا ہے پانی کے کنارے کم [illegible] اسی لئے سفید کو جل بھنگرہ کہتے ہین نہ سیاہ کو سیاہ قسم سب افعال مین قوی ہے بعض اسے بجعدہ سمجھتے ہین جس نے خارشتر اور حاج سمجھا ہے یہ اسکی غلطی ہے کوکر بھنگرہ اسکی ایک قسم ہے پتون مین یہ فرق ہے کہ اسکے پتے چوڑے اور سر پر گول ہوتے ہین ہر گرہ مین پانچ پانچ لگتے ہین اور بھنگرے کے پتے لمبے ہوتے ہین پھول کوکر بھنگرے کے سفید ہوتے ہین اُن مین اودے اودے لمبے لمبے تار ہوتے ہین گھورو پر اگتا ہے [illegible] اسلئے کہلاتا ہے کہ جب کتا اسے کھاتا ہے تے کرتا ہے جس نے اسے ککروندہ سمجھا ہے غلطی کی ہے ککروندے کے پتے بڑے ہوتے ہین اسکے پودینے کے پتے سے بھی چھوٹے ہوتے ہین بو ککروندے کی سی آتی ہے اسکے لگانے سے کیڑے مرجاتے ہین ۔

طبیعت گرم وخشک دوسرے درجے مین اور بعض سرد لکھاتے ہین ۔

خواص و فوائد اسکے پتون اور ساق کا پانی پینے سے آنکھ کی بینائی اور [illegible] مین قوت آتی ہے رطوبت کو دفع کرتا ہے طحال کی سختی اور جذام اور قولنج کو مفید ہے امراض جلدیہ کو نافع ہے اس سے کلی کرنا امراض دہن اور دانتونکے درد کیواسطے بہت موثر ہے اسکو آنکھ مین ٹپکانا رمد بارد کو دفع کرتا ہے سر پر لیپ کرنے سے درد سر دور ہوتا ہے داء الثعلب اور برص اور بہق اور جذام اور داد پر بھی اسکا لگانا مفید ہے کہتے ہین مدت تک بھنگرہ خصوصاً اسکی سیاہ قسم کے پینے سے بال سیاہ ہوجاتے ہین اسکے ساڑھے دس ماشہ پتونکو نمک کیساتھ پیسکر کھانے سے درد قولنج کو فوراً تسکین ہوتی ہے اگرچہ درد پرانا ہو تو سوکھا بھنگرا اور ڈھاک کے پھول اور تخم پنواڑ اور ہڑ اور بہیڑہ اور آملہ سب ہموزن کوٹ چھانکر اور ان سب کے برابر پرانا گڑ ملاکر ہر روز ایک تولہ چالیس دن تک کھلانا مجرب ہے اسکے ایک تولہ پتے تین ماشہ نمک کے ساتھ پیسکر پینے سے پیٹ کا درد خواہ سال بھر کا پرانا ہو جاتا رہتا ہے ایک تولہ بھنگرے کے پتے اور اسی قدر تل ملاکر کئی دن تک کھانے سے باہ مین قوت آتی ہے قولنج دفع ہوتا ہے بھنگرے کے پتون اور اجواین کو پانی مین پیسکر چھانکر چار چال کا پرانا گڑ اس مین حل کرکے پینے سے جو تھیا جاتی رہتی بھنگرہ سیاہ کے پتون کا پانی لیکر اس مین کافور اور چونا ملاکر ہاتھ پاؤن پر ملنے سے سفیدی جو پیدا ہوجاتی ہے جاتی رہتی ہے مور تھوتھا جلاکر بھنگرے کے ساتھ ملاکر تر خارش پر لگانا چاہئے اور زخم بہق سفید کیساتھ جذام اور بہق اور برص پر لگانا چاہیئے

اور دار الشلب پر لیمٹی کے ساتھ ملنا چاہیے کہتے ہیں کہ اتوار کے دن اسکے پودے کو اکھیڑ کر سائے میں سکھا کر
پیسکر ہرے بھنگرے کے پتون کے پانی میں سات بار تر کر کے سکھا کر ہر روز ایک کف دست اُس میں
سے جذام اور برص کے بیمار کو کھلانے سے نفع ہوتا ہے۔ اسکے بیج قوت بینائی اور شنوائی کو زیادہ
کرتے ہیں ساٹھ دن تک ہر روز ساڑھے دس ماشہ کھانے سے بال سفید نہیں ہوتے۔ ہڑ بہیڑہ
آنولہ اور بھنگرے کے بیج چارون ہم وزن لیکر اور ایک جز کا چوتھائی حصہ دار فلفل ملا کر کھانے سے
قولنج کو صحت ہوتی ہے۔

وید کہتے ہیں کہ سفید بھنگرہ کڑوا تیز اور گرم وخشک ہے۔ کھانسی۔ اور درد سر۔ بادی۔ ہپنیس کے مرض
اور امراض جلدیہ میں کام آتا ہے اسکے بیج مقوی اور مصفی خون ہیں درد سر مٹانے کے لیئے اسکے پتون
کے رس کا سعوط کرانا چاہیے بالون کو رنگنے اور بڑھانے کے لیئے اسکے پتون کا رس لگاتے ہیں۔
اسکے پتون کا رس منہ میں چار بار ملنے سے پیٹ کے کیڑے مرتے ہیں اسکے پتون کے اور
دھتورے کے پتون کے رس میں روئی [illegible] کر بتی بنا کر سائے میں سکھا کر اسکو تل کے تیل میں جلا کر کاجل بکری
کے باسی پانی کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے آنکھون کی پلکون کا مرض دفع ہوتا ہے اسکے پتون کو پیسکر
خالص رس نکالکر اُس میں تیل ملا کر رس خشک کر کے بالون کو لگانے سے بال سیاہ اور نرم رہتے
ہیں سینگے کشتر میں اسکی جڑ ہاتھ میں باندھنے سے بخار دفع ہوتی ہے اسکے پتون کے خالص رس
کو گھی میں جلا کر اس گھی کے کھانے سے بگڑی ہوئی آواز اور [illegible] صاف ہوتا ہے اسکے پتون کا خالص پانی
اور پھٹکری کو پانی میں پیسکر وہ پانی ملا کر انکو تیل میں داخل کرکے [illegible] کر کے پانیون کو سکھا کر ملنے سے
کھجلی اور ہڈی کا درد۔ اور درد سر دفع ہوتا ہے اسکی جڑ اور ہلدی کا [illegible] لیپ کرنے سے وہ پھنسیان
زائل ہوتی ہیں جو پھیلتی رہتی ہیں اسکا رس اور بکری کا دودھ دونون ہم وزن لیکر ملا کر دھوپ میں
رکھ کر گرم ہونے پر ناک میں سعوط کرنے سے سوریا ورت دفع ہوتا ہے اسکے رس سے زخمون کو
دھونے سے آتشک کو نفع ہوتا ہے ایک ماہ تک اسکا خالص رس پینے سے اور ان دونون میں
صرف دودھ پینے سے طاقت منی اور زندگی بڑھتی ہے یہانتک سفید بھنگرے کے خواص و فوائد
تھے اب کالے بھنگرے کے متعلق ویدون کا بیان سنیئے اسکے پینے اور لگانے سے بال کالے ہوتے
ہیں اسکا رس بچون کے بھورے بالون پر یا سکھنڈ والے ایک دو بار لگانے سے بال کالے ہو جاتے
ہیں اسکے رس میں بالون کو کالے کرنے کی تاثیر ہے اور سفید بھنگرے کے رس میں نہیں ہے جلد بدن
کے پرانے مرض مٹانے کے لیئے اسکے رس کو ملنا چاہیے جگر اور تلی بڑھ جانے پر اسکے پتون کا رس پلانا
چاہیئے چھوٹے بچے کا بلغم مٹانے کے لیئے اسکے رس کی دو بوند دو کو شہد کے آٹھ قطرون میں ملا کے چٹانا
چاہیئے اسکے خالص رس میں اجوائن وغیرہ تیز اور [illegible] چیزین ملا کر کھلانے سے تلی وغیرہ اندرونی اعضا کا سدہ دفع ہوتا ہے
اسکے ہرے پودے کو پیسکر تیل میں پکا کر گودھا اور اُس تیل سے بچھو ہاتھی کے چمڑے کیطرح ہوجائے لگانا چاہیے اسکی جڑ کا خالص رس
پلانے سے ہوتی ہیں دستون کیلئے بھی اسکی جڑ کا خالص رس پلاتے ہیں اسکی جڑ کو پانی میں گھس کر لیپ کرنے سے آنکھ کے



مرض مٹتے ہیں اسکا پونے چار ماشہ رس پلانے سے یرقان مٹتا ہے بخار کو دفع کرنے کے لیئے اسکا پونے چار ماشہ رس پلانا چاہیئے اسکی تولہ بھر جڑ کو پانی میں پیسکر تھوڑا سا نمک ملاکر پلانے سے پیشاب کی جلن دفع ہوتی ہے اسکو تیل میں پیس کے پیشانی پر لگانے سے سر کا درد دفع ہوتا ہے اسکے رس کو تیل میں پختہ کرکے مالش کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے اسکو پیسکر لیپ کرنے سے ورم بکھر جاتا ہے۔

بھوتانکش (ھ)

بضم بائے موحدہ مخلوط بہا و واو معروف و تائے فوقانی مفتوح و الف ساکن و نون غنہ و ضم کاف تازی و سکون شین نقطہ دار اور محیط میں سین مہملہ کے ساتھ ہے اور شین نقطہ دار کے ساتھ ہندی نگھنٹون میں ہے۔

صفات و ماہیت ایک ہندوستانی روئیدگی ہے کہ نصف قد آدم تک اور اس سے کم و زیادہ بلند ہوتی ہے اسکی شاخین بہت ہوتی ہیں دو قسم کے درخت ہوتے ہیں ایک بڑا دوسرا چھوٹا دونوں کے پتے سیب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر پہلی قسم کا پتا بڑا اور دبیز ہوتا ہے پھول سفید ہوتا ہے مزہ تیز و شیرین ہوتا ہے بو بھی تیز ہوتی ہے جس سے چھینک آجاتی ہے مگر جن لوگون نے اسے نگھسکنی سمجھا ہے یہ انکی غلطی ہے یہ دکھن ہندوستان میں بمبئی احاطے میں ہوتا ہے۔

خواص و فوائد اسکا سونگھنا رطوبات کو ناک کی راہ بہاتا ہے نتھنون کا سدہ کھولتا ہے بند نزلہ اور زکام جاری کر دیتا ہے مالیخولیا اور صرع کے مرض کو مفید ہے یہ دوا بلغمی تپ و لرزہ کو دور کرتی ہے پینس کی بیماری کو کھوتی ہے دانتون کے کیڑے اسکی دھونی دینے سے مر کر نکل جاتے ہیں بعض وید کہتے ہیں کہ اسکے کڑوے اور خوشبودار پتون کو سرد پانی میں بھگو کر چھانکر یا گرم پانی میں بھگو کر ملکر چھانکر پلانے سے پیٹ اور آنتون کے مرض دفع ہوتے ہیں پتون کے جوشاندے کے پینے سے پینس کا عارضہ دفع ہوتا ہے چرائتے کے ساتھ اسکے پتون کو اوٹاکر پلانے سے باری سے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے پتون کے گرم گرم جوشاندے کی بھاپ کو سانس کے ساتھ کھینچنے سے بہت پسینا آتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے بچون کے پیٹ کا درد دفع ہوتا ہے اسکے پتون کے جوشاندے میں سونٹھ گھس کر پلانے سے بچون کی بھوک بڑھتی ہے اور ضعف ہاضمہ مٹتا ہے بچون کے دانت آنے کے دنون میں جو بخار ہوتا ہے اسکو زائل کرنے کے لیئے اسکے پتون کا جوشاندہ پلاتے ہیں اسکے تمام اجزا کا جوشاندہ پلانے سے گٹھیا دفع ہوتی ہے اسکے پتون کا تیل نکال کے مالش کرنے سے گٹھیا کو نفع ہوتا ہے بہت پسینا لینا ہو تو اسکے تولہ بھر پتون کا جوشاندہ کرکے بھپارا لینا چاہیئے اسکے پتون کا جوشاندہ ڈھائی تولہ سے پانچ تولہ تک پلانے سے بہت پسینا آتا ہے۔

بھوت کیشی (ھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہا و واو معروف و تائے فوقانی موقوف و کسر کاف تازی و یائے مجہول و شین نقطہ دار

مکسور و یائے معروف۔

صفات وشناخت ان بھوت چکتسا ساگر مین لکھا ہے کہ یہ روئیدگی ہند مین مغربی اور شمالی ملک کے درمیان ہمالیہ اور شملے کے پاس ہوتی ہے چیت اور بیساکھ مین اس مین پھول آتے ہین اور گجراتی مین بھوت کیشی بھوتانکش کا نام ہے اسکو سنسکرت مین بھوت کیشہ اور کیشی اور اُپ کیشی بولتے ہین اور نگھنٹ کاشی مین لکھا ہے کہ بھوت کیشی سنبھالو اور تلسی اور بالچھڑ کا نام ہے۔

خواص و فوائد قابض چرپری کڑوی ٹھنڈی اور حرارت معدہ اور ہاضمہ بڑھاتی ہے اسکی جڑ بہت کڑوی ہوتی ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے باری سے آنیوالا بخار دفع ہوتا ہے اسکی جڑ کو پیسکر ۵ سے ۵ رتی تک روزانہ کھانے سے آتشک کی تاکلیان دفع ہوتی ہین اسکی جڑ کے جوشاندے مین شہد ملا کے پلانے سے امراض جلدیہ دفع ہوتے ہین اسکی جڑ کو پانی کے ساتھ پیس کے پلانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

بھوج پتر (ھ)

بضم بائے موحدہ مخلوط بہا و واو مجہول و جیم تازی موقوف و فتح بائے فارسی و تائے فوقانی ساکن و رائے مہملہ موقوف نگھنٹون مین اسی طرح آیا ہے۔

صفات وشناخت ایک پہاڑی درخت ہے جسکی چھال تو بر تو مثل ابرک کے ہوتی ہے تمام پردے اسکے سبک اور نازک کاغذ کی طرح ہوتے ہین درخت اسکا لمبا اونچائی کا پچاس ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ کھڑا کچھ مڑا ہوا اور گولائی مین چھ سات کہین کہین دس بارہ فٹ ہوتا ہے اسکی شاخین کھڑی اور ڈالیان لٹکتی ہوئی ہوتی ہین اسکے پتے کٹوان کور کے ہوتے ہین انکی بیچ کی رگ کے دونون طرف روئین ہوتے ہین اسکے مادہ اور نر قسم کے پھول الگ الگ لگتے ہین ساون مین اسکے پرانے پتے گر جاتے ہین چیت بیساکھ مین نئے آجاتے ہین اسکا درخت ہمالہ کے کوہستان مین ہوتا ہے اور اُس جگہ پیدا ہوتا ہے جہانسے برفستان کا آغاز ہے بارہ ہزار فٹ سے نیچے ہرگز نہین اُگتا کہتے ہین کہ پنجاب رکگم اور بھوٹان مین بھی ہوتا ہے اسکی چھال پر لکھ بھی سکتے ہین اور حقے کے نیچے مین کام مین لاتے ہین مزہ چرپرا اور کسیلا ہے

طبیعت گرم ہے۔

خواص و فوائد عورتون کا آسیب کا مرض دفع کرنے کے لئے اسکو استعمال کرتے ہین اگر اسکی چھال کی دھونی چیچک کے دانے کو دیجائے تو خارش نہ پیدا ہو اگر کپڑے مین کرکے بغل مین رکھین تو کپڑے پر پسینے کا اثر نہو صفرا اور باد و بلغم کا فساد اس درخت کے اجزا کے استعمال سے جاتا رہتا ہے سنیات کو نافع ہے خون کو صاف کرتا ہے اس سے کان کے درد کو نفع ہوتا ہے پیٹ بڑھ جائے تو اُسے چھوٹا کرتا ہے زہر کو اُتارتا ہے اسکی چھال کیڑون اور بادی کو نافع ہے چھال کو جوش کرکے اس جوشاندے کی کائین و پچکاری لگانے سے زخم صاف ہوتا ہے زہری دوا کو درست کرنیکے لئے اسکی چھال کے جوشاندے سے دھوتے ہین اسکی چھال کو ٹھنڈے یا گرم پانی مین بھگو کر صاف کرکے پلانے سے پیٹ کا نفخ مٹتا ہے۔



بھوسی (ھ)

بضم بائے موحدہ مخلوط بہاء و واو معروف وکسر سین مہملہ و یائے معروف اور بائے موحدہ کے بعد سین مشدد مکسور سے یعنی بھسی بھی آیا ہے۔ سبوس (ف)، نخالہ (ع)، چاپڑ (ھ)،

صفات آٹا چھاننے کے بعد جو چھلکے ناج کے خارج ہوتے ہیں اسکا نام بھوسی ہے مطلق بھوسی سے گیہوں کی بھوسی مراد ہوتی ہے **طبیعت** پہلے درجے میں گرم وخشک ہے جالینوس کہتا ہے کہ گیہوں کے آٹے سے گیہوں کی بھوسی کی گرمی کم ہے مگر خشکی زیادہ ہے۔

خواص و فوائد ورموں اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے جلا زیادہ پیدا کرتی ہے اور گرمی کم۔ ریاح غلیظ کو دفع کرتی ہے اسکو جوش کرکے شکر یا شہد اور روغن بادام کے ساتھ پینا سینے اور شکم کو نرم کرتا ہے سینے کی خشونت اور ریاح کی کھانسی اور دھانس اور نفخ اور روے کو مفید ہے اس کی سینک نمک کے ہمراہ مسام کو کھولتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے بھوسی کھانسی کو ہر وقت فائدہ پہونچاتی ہے تھوک کے نکلنے میں سہولت پیدا کرتی ہے اس کی ردی ناقض ہے معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے اس کو شراب میں جوش کرکے لیپ کرنا ورم پستان کو کہ دودھ کے جم جانے سے پیدا ہو تحلیل کرتا ہے اس کو مولی کے پتوں کے پانی میں جوش دے کے لیپ کرنا بچھو کے کاٹنے کے واسطے مفید ہے۔ سرکے میں جوش دیکر اس کا دھواں سر کو پہونچانا سدہ کھولتا ہے اور زکام کو مفید ہے اس کو حریرہ میں بھی استعمال کرتے ہیں جن سے قبض دفع ہوتا ہے آنتوں کا بند مواد نکل جاتا ہے کمزور اور دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ یہ حریرہ دماغ کو قوت دیتا ہے سر درد وار کو نافع ہے بے خوابی کیواسطے مفید ہے مغز بادام گیارہ دانے نبولوں کی گری ۵ ماشہ تخم کاہو ۵ ماشہ سفید ۵ ماشہ دھنئے کے بیجوں کی گری ۳ ماشہ اول ۳ تولہ بھوسی کو پانی میں ملکر صاف کریں پھر اور دواؤں کا شیرہ نکال کر ایک تولہ مصری ملاکر آگ پر رکھیں جب ذرا گاڑھا ہو جائے سرد کرکے پیویں ایک ہفتے میں دماغ کو پوری طاقت حاصل ہو جائے گی (دیگر) نزلے کے واسطے مفید ہے دو مٹھی گیہوں کی بھوسی پانی میں ڈالکر شیرہ اس کا نکالیں اور مغز بادام پندرہ عدد نبولے کی گری ۹ ماشہ تخم قرطم تخم خربوزہ ہر ایک ۲ تولہ ان سب کا شیرہ ۹ تولہ عرق کیوڑہ میں نکال کر گائے کا گھی چار تولہ مصری ۷ تولہ ملاکر بدستور مقرر حریرہ تیار کریں (دیگر) دبلا اور نزلے کے واسطے مفید ہے گیہوں کی بھوسی آدھ پاؤ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش کریں جبکہ نصف پانی باقی رہے صاف کرکے بادام شیریں کا مغز ۶ عدد مغز تخم کدو ۷ ماشہ پیسکر اس میں ملائیں اور پانچ ماشہ گائے کے گھی سے بگھار کر مصری سے شیریں کرکے سوتے وقت پیویں اسکو پرانے سرکے میں ملاکر لگانے سے ہر قسم کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے جرب متقرح اور حمرہ کو بھی اس طرح لگانے سے نفع پہونچتا ہے سرکے اور شہد میں پکاکر نملۂ ساعیہ اور جرب متقرح اور داد اور گرم درد موں پر لگانا مفید ہے اسکے لیپ سے افعی اور بچھو کا زہر بالخاصیت دفع ہوتا ہے روغن زیتون اور سرکے کے ساتھ لگانے سے مفاصل کی گرمی کی ٹیس جاتی رہتی ہے۔

گیہون کی بھوسی مین غذائیت زیادہ ہے اور اُسے بجاے گھوڑے گایون بھینسون اور راج ہنسون کو کھلا دینے کے آئندہ استعمال کے لیے جمع کر رکھنا چاہیے ایک پونڈ آٹے مین سے نکلی ہوئی بھوسی دیگچی مین ڈالکر دس منٹ تک پانی مین اُبالی جاے گی تو تمام حل ہونے والے اجزا سے دل بنجاے گا اگر اسکو چھلنی مین چھانین تو لکڑی کے ریشے رہجائینگے چھنے ہوئے آٹے کو اس کے ساتھ گوندھین پھر اسکی خواہ خمیری تنوری روٹیان بکائین یا توے کی چپاتیان بکائین یہ اُن روٹیون سے زیادہ قوت بخشتی ہین جو پانی مین آٹا گوندھکر بکائی گئی ہون سبب یہ ہے کا بیشتر حصہ بھوسی مین ہوتا ہے اگر دل کو علیحدہ کرکے جلاکر خاک کردین تو راکھ مین لوہا پایا جاے گا سو پونڈ آٹے مین بیس سے پچیس پونڈ تک بھوسی ہوتی ہے جس مین سو مین سے دو حصہ سے زیادہ نہ ہضم ہونے والی لکڑی کا حصہ نہین ہوتا لہذا امید رجیا بالا طریقے پر عمل کرنے سے زیادہ غذائیت حاصل کی جا سکتی ہے گیہون کی بھوسی کو جوش کرکے اس سے غوطہ کرنے سے خارش اور پتی اچھلنے کو نفع ہوتا ہے اور مسور کی بھوسی کی دھونی سے رات کو سوتے مین پیشاب نکل جانے کا مرض رفع ہوتا ہے جو بن بھی دفع ہوتی ہین اگر باقلا کی بھوسی سے درختون کو دھونی دیجاے تو پھول نہ جھڑین جو کی بھوسی کے پانی مین حرارت تھوڑی ہے نفوذ زیادہ ہے۔

وید کہتے ہین کہ گیہون کی بھوسی کے جوشاندے مین نہانے سے پسینا آتا ہے اور تخمی ملائم ہوجاتی ہے تیز دواؤن کے کھانے سے پیٹ مین جو گرمی ہوجاتی ہے اُسکے دفع کرنے کے لیے گیہون کی بھوسی کا خیساندہ یا جوشاندہ پلاتے ہین بھوسی کی روٹی کچھ بلین شکم ہوتی ہے اور یہ روٹی ایسے شخص کے لیے جسکا ہاضمہ کمزور ہے مفید ہے گیہون مین چونکہ میدے کا حصہ کم ہے اسلیے اسکی روٹی کچھ روگ والے کو نافع ہے اس مرض کو بھوترتا بھی کہتے ہین بدل اور ام مین جو کے ستو۔

بھون ئی آملہ (ھ)

بواو مضموم مخلوط بہا و واو معروف و نون غنہ و کسر ہمزہ و یاے معروف و الف ممدودہ و سکون میم و فتح لام و سکون ہا انبھوت چلتا سا گر مین یون ہی لکھا ہے مگر یونانی کتابون مین نون غنہ نہین ہے اسکو بھوم آملک بھی کہتے ہین اس لفظ کے معنے زمین کا آملہ ہے اسلیے کہ اسکا نہال زمین سے صرف ایک بالشت انتہا ایک ہاتھ بلند ہوتا ہے۔

صفات و شناخت اسکی دو قسمین ہین ایک قسم کا نہال زمین سے اونچا اُٹھتا ہے اور ایک ہاتھ تک بلند ہوتا ہے اور دوسری قسم کا نہال زمین پر بچھا ہوتا ہے شاخین اسکی پتلی پتلی اور دونون طرف سے پتے مسلسل املی کے پتون کی طرح لگے ہوتے ہین اور شاخون کے نیچے جڑ سے پونچی تک باریک باریک دانے سبز مائل بہ سفیدی آنولون کی طرح لگے ہوتے ہین مزہ تلخ اور قابض اور شیرین بھی برسات کے موسم مین پیدا ہوتا ہے کاتک تک پھل پھول لاکر سوکھ جاتا ہے ہندوستان کے گرم

ملکوں میں خاصکر پنجاب سے پورب کی طرف آسام تک اور دکھن کی طرف ٹراونکور تک ہوتا ہے **طبیعت** پہلے درجے میں گرم وخشک ہے

خواص و فوائد تسکین دیتا ہے دست بند کرتا ہے خون کو روکتا ہے نہایت قوی مدر ہے پیشاب سے شکر آنے کو بند کرتا ہے خون پیشاب کی راہ آنے کو مفید ہے سیلان منی اور مذی اور ودی کو نافع ہے بچون کی تپ کو مفید ہے اسکا رس املی اور کھانڈ کے ساتھ صفرائے سوختہ کو نافع ہے جہاں جڑ میں اسکا شیرہ ملاکر پینا پیشاب کی سوزش اور شانے کی جلن کو فی الفور ساکن کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے کھانسی کو نافع ہے خون کی حدت کو دفع کرتا ہے بدن کی زردی اور لاغری کو نافع ہے اسکا لیپ اعضا کی چوٹ کا صدمہ کم کرتا ہے اسکا دودھیا رس زخم پر لگانے سے جلدی بھر جاتا ہے پتون کو پیسکر اس ضماد میں نمک ملاکے لگانے سے کھجلی مٹتی ہے سوا تولہ تازہ جڑ کو دودھ کے ساتھ پیسکر چھانکر دن میں دو مرتبہ پلانے سے یرقان مٹتا ہے اسکے پتون سے زخم بھرنے میں پیشاب کا ادرار ہوتا ہے اور پیٹ کے اندر کے اعضا کا سدہ کھل جاتا ہے اسکے پتون کا جوشاندہ پلانے سے صفرا کا زور مٹتا ہے جڑ کے سفوف کی پانی کے ساتھ پھنکی دینے سے یرقان زائل ہوتا ہے کچی کونپلون کو میتھی کے بیجون کے ساتھ دینے سے پرانی سنگرہنی دفع ہوتی ہے جڑ اور پھول اور پھل اور پتون اور چھال کو جوش کرکے پلانے سے پیشاب کا ادرار ہوکر جلندر مٹتا ہے اسکی جڑ کو چاولون کے پانی کے ساتھ دینے سے معمول سے زیادہ خون حیض کا جاری رہنا بند ہوجاتا ہے اسکے کچے پتے اور کالی مرچیں کوٹ کر بانقل کے برابر گولیاں بناکر دینے سے جاڑا بخار اور چھوڑ چھوڑ کر آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکے پتونکو پیسکر ملنے سے کھجلی مٹتی ہے پتون کو دودھ میں پیسکر پلانے سے استسقائے زقی اور پیشاب کے متعلق کے تمام مرض مٹتے ہیں پتون کو جوش کرکے تالو پر لگانے سے گرمی کم ہوکے سردرد مٹتی ہے مصری کے ساتھ اسکے اجزا کا جوشاندہ پلانے سے سوزاک دفع ہوتا ہے پتون کو بھگو کر ملکر اسکے پانی سے کلیان کرنے سے منہ آنے کو نفع ہوتا ہے اسکی جڑ کے سفوف کو چاولون کے پانی کے ساتھ دو تین دن دینے سے استحاضہ مٹتا ہے **مضر** باد پیدا کرتا ہے **مصلح** زیرہ سفید و شکر سفید۔

بھون ئی چمپا (ھ)

صفات وشناخت جنگلی چمپا ہے اسکا پودا بہت چھوٹا زمین سے ملا ہوا ہوتا ہے اسکے کند اور جڑ کے آٹے کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور مزے میں کڑوا اور کافور کی طرح ہوتا ہے اسکی پیدایش ہندوستان کے خشک اور گرم دیسون میں ہوتی ہے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ اسکے پھول کا رنگ شفق کا سا ہوتا ہے جاڑون میں کھلتا ہے۔

خواص و فوائد اسکے اجزا کو پیس کر مرہم بناکر لگانے سے تازہ زخم فوراً مل جاتا ہے اسکے سفوف کی پھنکی دینے سے بدن میں کہیں بھی خون یا مواد جما ہوا ہو تو نکل جاتا ہے اسکی جڑ کا لیپ کرنے سے

گلگنڈ مٹتا ہے اسکی جڑ کو جوش کرکے پلانے سے ورم رطوبی تحلیل ہوجاتا ہے پیٹ کا درد بھی مٹا نیکے لئے اسکی جڑ کا جوشاندہ پلانا چاہیئے اسکی جڑ یا کند کا لیپ کرنے سے ورم اُترتا ہے پھوڑے کو جلدی پکانیکے لئے اسکی جڑ کا پلٹس بنا کے باندھنا چاہیئے۔

بھوئی نیب (ھ)

صفات وشناخت چھوٹی قسم کا نیم ہے آدھ گز تک لمبا ہوتا ہے اور اس سے کم وبیش بھی ہوتا ہے اسکی شاخیں پتلی ہوتی ہیں اسکے پتے بھی گہرے سرخ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول باریک سرخ سیاہی مائل پھل چھوٹا باریک زنب دار جو کے مشابہ اسکے اندر بیج ترہ تیزک کے بیج کے برابر تمام اجزا تلخ و تیز و زمخت دکن کے آدمی اسکو چرائتہ کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد نیم کے قریب قریب ہیں۔

بہی (ف)

بہ وآبی و توج (ت) سفرجل (ع) یار حکی بھی محاورہ اہل خراسان کا ہے اور فارس و عراق میں بولتے ہیں اور ہندوستان میں بھی بہی کہتے ہیں۔

صفات وشناخت ایک درخت کا پھل ہے تین قسم کا ہوتا ہے (۱) شیریں اسکو بہ آزاد کہتے ہیں (۲) کھٹا (۳) کھٹ مٹھا۔ پشاور کی گھاٹی کشمیر۔ سکم۔ بھوٹان اور کھاسیا پہاڑ کا ٹکڑا میں بھی اسکے پیڑ بہت بوئے جاتے ہیں اس میں سفید اور لال پھول لگتے ہیں چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ میں اس کے پھل پکتے ہیں سب سے بہتر بہی اصفہان کی ہے جو بڑی گول نازک شاداب موٹی رس دار زیادہ گودے والی ہوتی ہے اور خوب پکی ہوئی ہونا چاہیئے اسکے خواص میں سے یہ بات بتاتے ہیں کہ جب اسکی شاخ کا انار کے درخت کے ساتھ قلم لگاتے ہیں تو پھل کثرت سے آتے ہیں جہانگیر کے پاس فراہ سے بہی آئی تو اُسکا وزن ۲۹ تولہ تک تھا **طبیعت** شیریں پہلے درجے میں سرد و تر بعض کے نزدیک شیریں گرمی وسردی میں معتدل ہے اور بعض کے نزدیک خفیف سی گرمی رکھتی ہے اور تر پہلے درجے کے آخر میں ہے اور کھٹی سرد پہلے درجے میں اور خشک دوسرے درجے میں ہے اور کھٹ مٹھی گرمی وسردی میں معتدل اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔

خواص و فوائد بہی سے خون کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اچھا پیدا ہوتا ہے تے کو نفع پہونچاتی ہے پیاس کو بجھاتی ہے معدے کو طاقت دیتی ہے اس میں خوشبو اور قبض جمع ہیں اسلئے تفریح پیدا کرتی ہے دل۔ معدہ۔ جگر اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اسکا پانی ان کا موں کے لئے جرم سے افضل ہے اس سے بھوک کھلتی ہے ہاضمہ قوی ہوتا ہے خاصکر جبکہ شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے اسکی شراب معدے کو قوت دیتی ہے متلی تے کو روکتی ہے بہی کسی حالت میں معدے میں ترش نہیں ہوتی تندرست

آدمی کھائے یا مریض کھائے اسکو بھونکر کھانے سے معدے کو بہت طاقت حاصل ہوتی ہے اس میں چونکہ تفتیح
قوی ہے اس وجہ سے جگر وغیرہ کے سدے کھولتی ہے اس کو شہد میں پکا کر کھانا معدے کے لئے زیادہ
مناسب ہے اگر بھوک جاتی رہی ہو تو اس سے پیدا ہو جاتی ہے اگر عورتوں کو مٹی کھانے کی عادت ہو جائے
تو بھی اُسے چھڑا دیتی ہے اس سے فم معدہ میں طاقت آتی ہے متلی کو مفید ہے شراب کی وجہ سے کھٹی
ڈکاریں آتی ہوں تو بہی کے کھانے سے جاتی رہتی ہیں پکی ہوئی بہی کے کھانے سے معدے کے منہ سے کھانا
جلد تلے اُتر جاتا ہے اور معدے میں رطوبت کی وجہ سے ضعف آگیا ہو تو وہ جاتا رہتا ہے گرم مزاج والے
کے ہاتھ پاؤں پر تشنج ہو جائے تو اس کا پانی گرم کرکے لگانے سے نفع ہوتا ہے گر سرد مزاج والے کو
مضرت پہنچتی ہے کہتے ہیں کہ بہی کو زیادہ کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے اور فم معدہ میں لذع پیدا ہو کر
ہچکی آنے لگتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے زیادہ کھانے سے پٹھوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے اور
کبھی رعشہ اور تشنج اور پیٹ میں قرقرہ پیدا ہو جاتی ہے اسلئے یہ مناسب ہے کہ اس کو چاب کر فضلہ
پھینک دیں اور صرف پانی نگل لیا کریں اور اس کو کھانے کے بعد پٹھوں کو طاقت پہونچانے والی
کوئی چیز کھا لیا کریں اور جو بہی اچھی طرح پکی نہو اُس کے کھانے سے بچیں کیونکہ وہ خراب خون پیدا
کرتی ہے اور جو بہی جاڑوں کے موسم [illegible] یہاں تک پیڑ پر رہتی ہے وہ خوب پک جانے کی وجہ
سے عمدہ ہے ہر قسم کی بہی معدہ کو قوت دیتی ہے اور قبض پیدا کرتی ہے اور جو اچھی پکی نہ ہو وہ دست
بند کرنے میں قوی ہے اس کا پانی قوت تو زیادہ دیتا ہے مگر قبض کم پیدا کرتا ہے اس کا نچوڑا ہوا
پانی آنتوں کے فضول سائل کو روکتا ہے اور ذرب [illegible] زحیر اور پیچش اور اسہال سدوی
و سنظاریا کو نافع ہے اور اس میں یہ بات ہے کہ جب اس کو کھانا کھانے سے قبل اور نہار کھاتے
ہیں یا اس کا پانی ایسی حالتوں میں پیتے ہیں تو قبض پیدا ہو جاتا ہے کھانا کھانے کے بعد کھاویں
تو بالعصر دست لاتی ہے بلکہ اگر اس کو کثرت کے ساتھ کھایا جائے گا تو غیر منہضم کھانا نکل جائیگا
اس کو بھون کر کھانے سے پُرانے دست بند ہو جاتے ہیں اور آنتوں کا زخم بھر جاتا ہے مگر بریانی
سے غیر بریان فعل میں قوی ہے اگر بہی کو آگ پر رکھ کر تھوڑا سا بھونیں یہاں تک کہ پختہ ہو جائے
اور اس کے سر پر جو پھول کا حصہ ہوتا ہے وہ اس میں ملا کر ساڑھے تین ماشہ ایسے شخص کو
کھلاویں جسے کثرت سے دست آتے ہوں اور کسی طرح بند نہ ہو سکتے ہوں وہ بند ہو جائے
میں غرض مذکور کے لئے ساڑھے دس ماشہ تک کھانا جائز ہے اگر ایسا کریں کہ اس کو بھوبھل
میں یہاں تک دبا رکھیں کہ بھن کر رنگ تیرہ ہو جائے اور اندر اس کے بیجوں کی جگہ جاسے فل
بھر دیں اور اس کو دستوں کے مریض کو کھلاویں تو بند ہو جاویں کبھی بہی کا تیسرا حصہ پانی ایک
حصہ شہد میں ملا کر نبیذ تیار کرتے ہیں یہ نبیذ اُن تمام باتوں میں فائدہ پہونچاتی ہے جن میں بہی فائدہ
بخشتی ہے بلکہ بہ نسبت اسکے اس سے کچھ زیادہ فائدہ ہوتا ہے حاملہ عورت اگر اس کو ہمیشہ کھاتی
رہے تو پیٹ کے بچے کی حفاظت رہے نیز پیشاب کا ادرار کرتی ہے بعض نے وجہ اسکی یہ لکھی ہے

کہ وہ قابض ہے اور یہ فائدہ ہے کہ جب فضلات بسبب قبض کے بند ہوجاتے ہین تو مائیت بطریق
ادرار کے نکلتی ہے اور شہد مین پکا کر بہی کو کھانے سے زیادہ ادرار ہوتا ہے لیکن ادرار کے لیے قبض
کی وجہ معقول نہین اسلیئے کہ کبھی بہی قبض نہین بھی کرتی ہے خون حیض کو روکتی ہے پیشاب کی سوزش
کو دفع کرتی ہے اسکو پانی مین جوش کرکے تازے اور فرج مین ٹپکانے سے پیشاب کی سوزش جاتی
رہتی ہے اور پیشاب کے راستے کے زخم کو دور کرنے کے لیئے اسکی پچکاری نافع ہے شیرین بہی مین قبض
اور امساک ترش سے کم ہے شیرین کا پانی مقوی زیادہ ہے اور جرم قابض زیادہ ہے کھٹی بہی قے کو
نافع ہے اور متلی کو بند کرتی ہے یہانتک کہ اُسکے سونگھنے سے بھی ان باتون کو فائدہ ہوپہنچتا ہے کھٹی
بہی اس صورت مین استعمال کرنی چاہیئے کہ معدے مین اخلاط غلیظ غیر سرد ہون کھٹی بہی معدہ گرم کو شیرین کی نسبت
زیادہ قوت پہونچاتی ہے اسکو زیادہ کھانے سے بالعصر دست آتے ہین خاصکر کھانا کھانے کے بعد
ضرور دست لاتی ہے اور خلوے معدہ مین گرم مزاج مین قبض پیدا کرتی ہے کھٹ مٹھی سب افعال
وخواص مین دونون کے قریب ہے لیکن ثقل اسکا ان دونون سے بڑھا ہوا ہے قرشی
کہتا ہے کہ اسکو زیادہ کھانے سے دست آنے لگتے ہین۔ شیرین بہی مین قبض ترش کی نسبت
کم ہے اسکے کھانے سے آنتون کی طرف فضلات کا سیلان رک جاتا ہے بھون لینے سے ہلکی اور
نافع اور معتدل ہوجاتی ہے جس عضو مین قبض پیدا کرنے کی ضرورت ہو اُسپر اسکا ضماد بڑا کارآمد
ہے اسکے لگانے سے زیادہ پسینے کا آنا رک جاتا ہے اسکے کھانے سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دماغ
کی طرف ابخرے نہین چڑھتے اسکے سونگھنے سے بھی قوت آتی ہے نفس مین سرور پیدا ہوتا ہے
روح مین انتعاش آتا ہے قلب قوت پکڑتا ہے دردسر دفع ہوتا ہے دماغ قوی ہوتا ہے
اسکے چوسنے سے شراب کا خمار دفع ہوتا ہے شراب کے ساتھ اسکو کھانے سے معدے کو نفع
پہونچتا ہے نشہ دیر مین آتا ہے منھ کی بدبو جاتی رہتی ہے پیاس نہین لگتی اسکو بھونکر آنکھ کے ورم
پر باندھنے سے تحلیل ہوجاتا ہے خون کی وجہ سے انتصاب نفس اور ربو کا عارضہ ہو تو اسکا پانی
پینے سے فائدہ ہوتا ہے اسکے استعمال سے تھوک مین خون کا آنا بھی بند ہوجاتا ہے ذید کی
ایک کتاب مین لکھا ہے کہ بہی کا لیپ کرنے سے صفرا کے چھالے اور آگ سے جلے ہوے کی سوزش
مٹتی ہے اسکا پانی پینے سے قے اور پیاس دفع ہوتی ہے **مضر و مصلح** معدے کو نقصان پہنچاتی
ہے گرم مزاج مین کھانڈ اور سونف اسکی اصلاح کرتی ہین معدے سے دیر مین نیچے اترتی ہے
اور دیر مین ہضم ہوتی ہے خاصکر جو بجھی نہ پکی ہو اسکی اصلاح شہد اور کھانڈ سے ہوتی ہے پٹھون
مین درد اور قولنج پیدا کرتی ہے اسکی اصلاح بھی شہد کرتا ہے جنکی آنتین ضعیف ہون اُس کو
اُسکے زیادہ کھانے سے قولنج اور مروڑ کے مرض پیدا ہوتے ہین اور اسکا جرم سدے پیدا کرتا ہے
اور اسکے رس سے جرم زیادہ مضر ہے ان نقصانون کی اصلاح کی یہ صورت ہے کہ شہد یا شکر مین
اسکا مربا تیار کرین۔ قصبۂ ریہ مین خشونت اور کھانسی اور رعشہ پیدا کرتی ہے اسکو کثرت کے ساتھ

کھانے سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں ان باتوں کی اصلاح شہد اور انیسون وغیرہ کرتے ہیں متاخرین کی
رائے یہ ہے کہ اسکی ہر مضرت کی اصلاح شہد اور بند کھجور کر دیتے ہیں بدل ناشپاتی اور سیب
مقدار خوراک بہی کا پانی ایک ماشہ کم تین تولہ بعض نے پونے نو تولہ تک لکھا ہے ۔
بہی کے درخت کے اجزا گیلانی لکھتا ہے کہ اسکے درخت کے تمام اجزا قابض ہیں خاصکر
اسکا پھول زیادہ قابض ہے اسکا تازہ پھول معتدل ہے بعض سرد و خشک بتاتے ہیں قبض پیدا
کرتا ہے گرمی کے درد سر کو دور کرتا ہے حرارت کی تیزی کو تسکین دیتا ہے دل و دماغ اور معدے
کو طاقت پہونچاتا ہے اسکے سونگھنے سے دل کو طاقت پہونچتی ہے گرمی کا درد سر دفع ہوتا ہے
دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے کسی مقام سے خون آتا ہو تو اسکے استعمال سے بند ہو جاتا ہے خون
کی حدت تسکین پاتی ہے اسکے تر و تازہ پتوں کے لیپ سے فضول اور مواد کا اس عضو کی طرف
آنا رک جاتا ہے اور گرمی کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اور کبھی پک جاتا ہے پتوں کے سفوف کو زخم
پر برکنے سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے آگ سے جلے ہوئے پر اسکے پتوں کے لیپ سے
نفع ہوتا ہے اسکے پتے اور تازہ نرم شاخیں پیسکر آنکھوں کے ورم پر لیپ کریں تو تحلیل ہو جائے
اگر اسکی شاخوں اور پتوں کو جلا کر راکھ [illegible] لگائیں تو آنکھ کی جلا اور تقویت اور ضعف بصر میں
توتیا کا سا کام دے اور توتیا کی جگہ یہ مغسول کر کے کام میں آتی ہے اگر نکسیر نہ بند ہو سکے تو اسکو سونگھنے
سے بند ہو جاتی ہے اور اسکے لگانے سے کیڑے [illegible] کا زہر دفع ہوتا ہے اسکے درخت کا گوند
پانی میں گھولکر چیونٹیوں کے سوراخ اور پسوؤں کی جگہوں میں [illegible] دیں تو وہ سب مر جائیں ۔ روغن
بہی کا روغن اسکا روغن دو طرح کا ہوتا ہے ایک خاص بہی کا دوسرے اسکے پھولوں کا روغن
پھولوں کا روغن تو روغن گل کی طرح بناتے ہیں اور بہی کا اس طرح بناتے ہیں کہ زرد اور پکی
ہوئی بہی آدھ سیر لیکر ٹکڑے ٹکڑے کر کے چار سیر صاف روغن زیتون یا تلوں کے تیل میں ڈالکر اکیس
دن تک دھوپ میں رکھیں پھر صاف کر کے ضرورت کے وقت کام میں لائیں یا ایسا کریں کہ بہی کو
لیکر ٹکڑے کر کے پانی میں جوش دیکر خوب گلا کر صاف کر کے دگنے تیل میں ملا کر اتنا جوش دیں کہ پانی
جل کر خالص تیل رہ جائے یہ روغن پھولوں کے روغن سے قوی ہوتا ہے طبیعت اسکی دوسرے
درجے تک سرد و تر ہے یہ جالی اور رادع ہے اس میں خاصیت قبض پیدا کرنے اور سردی پہونچانے
کی ہے بہتر اسکی مالش سے زیادہ آتا پسینے کا بند ہو جاتا ہے اسکے نشوق سے گرمی کا درد سر دفع
ہو جاتا ہے سردی سے ہاتھ پاؤں اور رخسار پھٹ جائیں تو اسکی مالش نفع دیتی ہے دھوپ سے
جسم جل جائے تو اسکے لگانے سے نفع ہوتا ہے نملہ اور جرب متقرح کو اسکی مالش مفید ہے اس کی
پچکاری لگانے سے پیشاب کی سوزش جاتی رہتی ہے درد گردہ اور مثانہ کو بھی نافع ہے اسکو سر پر
ملنے سے سر کی بخار دفع ہوتی ہے منھ آجائے تو اسکی کلیوں سے نفع ہوتا ہے دوار اور طنین اور رحم
کے زخم کو بھرتا ہے اسکے پینے سے گرمی کا درد سر اور خون کا تھوک میں آنا اور جگر کا ورم جاتا رہتا ہے

پرانے دستون کو بھی اسکے پینے سے نفع پہونچتا ہے گرمی سے ہچکیان اور آنتون مین زخم ہوجاے تو اُس کے پینے سے فائدہ پہونچے اسکا حقنہ کرنے سے بھی یہ فائدہ پہونچتا ہے تیلنی مکھی یا درخت صنوبر کا کیڑا کاٹ کھاے تو اس سے نفع پہونچتا ہے۔

بہی کا رب اسکی طبیعت پھل کے قریب ہے جس سے حاصل کیا جاتا ہے بہر صورت ترش بہی کا رب پہلے درجے کے آخر مین سرد وخشک ہے اور شیرین بہی کا رب اعتدال کے قریب ہے اور خشکی اسپر غالب ہے بہی کا رب مدت تک اپنے مزے پر باقی رہتا ہے اور سیب کا رب تھوڑے سے زمانے مین اسلئے ترش ہوجاتا ہے کہ اس مین رطوبت مائی سرد موجود ہے ترش بہی کا رب قابض ہے صفراوی قے اور دستونکو بند کرتا ہے سر کیطرف بخارات نہین چڑھنے دیتا خمار کے درد سر کو اتارتا ہے گرمی اور پیاس کو بجھاتا ہے آنتون اور معدے مین خلط کے موجود ہونے کے سبب سے درد ہو تو اُسے دفع کرتا ہے اور بالعکس دست لاتا ہے نعناع کے پتونکے پانی کے ساتھ صفراوی قے اور متلی کو روکتا ہے پھیپھڑے [illegible] اور کھانسی کو مضر ہے شیرین بہی کا رب ترش سے کم قابض ہے باقی تمام فعلون مین اسی کی طرح ہے اور جنکی آنتین کمزور ہون انکو بہت موافق ہے **مقدار خوراک** دونون قسم کے رب پانچ سے دس ماشہ تک دے سکتے ہین۔

بہی کا مربے سینہ اور دل اور آنتون کو [illegible] پہنچاتا ہے گرمی کے خفقان کو دفع کرتا ہے دماغ کیطرف ابخرے چڑھنے سے روکتا ہے اس کا مربا شہد مین اس طرح ڈالین کہ جوش نہ دین تو یہ مربا پیشاب کو روکنے اور دستون کو بند کرنے کے لئے نافع ہے اور جو [illegible] شہد مین بنا دین تو وہ اس سے کم نفع دے۔ وید کہتے ہین کہ بہی کا مربا کھلانے سے جگر اور دل کی کمزوری دفع ہوتی ہے اسکے کھانے سے بار بار دست کی حاجت کا ہونا بند ہوجاتا ہے۔

بہی کا شربت پیاس بجھاتا ہے قے روکتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے شہوت ساقط کا اعادہ کرتا ہے وید دواؤن کی تیزی کم کرنے کے لئے اسمین ملاکر پیتے ہین اور صفراوی قے بند کرنیکے لئے بھی استعمال کرتے ہین کبھی بہی کا شربت شراب یا انگور کے رس یا انگور کے دوشاب کیساتھ تیار کرتے ہین مفرح ہے خوشی پیدا کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے اسکا مصلح سونٹھ کا شیرہ شہد کیساتھ لکھا ہے۔

بہیدانہ و بہدانہ (ف)

حب السفرجل (ع)

صفات وشناخت بہی کے بیج کو کہتے ہین جنکا لعاب دار سیاہ و سرخ ہوتا ہے ان بیجون کو اس طرح مقشر کرتے ہین کہ تمام لعاب الگ کرکے ایک کھردرے کپڑے مین رکھ کر ملتے ہین طبیعت دوسرے درجے مین سرد و تر ہے۔

خواص و فوائد بہیدانے کا لعاب حلق اور قصبۂ ریہ کی خشونت دور کرتا ہے اور اُسمین طراوت اور تراوٹ پیدا کرتا ہے گرمی کی سوکھی کھانسی کو نافع ہے گرم دوا کے کھانے یا شراب کے پینے سے معدے مین

گرمی پیدا ہو جائے تو اُسے تسکین دیتا ہے زبان اور منہ کی سوزش اور خشکی کو نافع ہے اور سل کے زخم کو مفید ہے آنتوں کی خراش اور اکثر امراض صفراوی کو نافع ہے دھوپ سے بدن میں ضرر پیدا ہو گیا تو اس کا لعاب لگانا چاہیئے چبانا اس کا دانتوں کی کندی کو مفید ہے بہدانہ اور اس کا لعاب بغیر قبض کے تغلیین پیدا کرتا ہے باوجودیکہ اس میں تھوڑی سی قوت قابضہ بھی ہے انتصاب نفس اور ربوے دموی کو نافع ہے نفث الدم کو مفید ہے خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے شراب کی پتوں کی حرارت دفع کرتا ہے اگر دھوپ لگنے کی وجہ سے سوزش پیدا ہو یا آگ سے جل جائے تو اس کے لعاب کو لگانے سے نہایت نفع ہوتا ہے یہی حال صرف اس کے بیج کا بھی ہے بہدانہ کے بیج کا مغز منی ہے گرم مزاج کی باہ کو طاقت دیتا ہے اور سانس پھولنے کے اعضا اور آواز پڑجانے اور سل اور آنتوں کے زخم کو نافع ہے وید کہتے ہیں کہ بہدانہ کو جوش کرکے یا بھگو کر پلانے سے پیشاب کی جلن مٹتی اس کے لعاب میں مصری ملاکے پلانے سے پیشاب کے راستے کی جلن دفع ہوتی ہے چار ماشہ بہدانہ کا لعاب پینے سے سوکھی کھانسی تر ہوجاتی ہے مقوی باہ او دیہ کا سفوف پھانک کر اوپر سے اسکے بہدانہ کا شربت پینے سے باہ میں طاقت آتی ہے رات کو بہدانہ کو بھگو دیں صبح کو اُس کا لعاب لیکر مصری ملاکر پلانے سے بچے اور جوان کے دست بند ہو جاتے ہیں اسپغول کی پھنکی دے کے اوپر سے اسکا لعاب پلانے سے آنو کے دست بند ہو جاتے ہیں اسکا شربت پلانے سے گلے کے چھالے دور ہو جاتے ہیں صفراوی بخار کی گرمی اور پیاس مٹانے کے لئے بہدانہ مفید ہیں رکھنا چاہیئے **مضر** معدے کو ضعیف اور ڈھیلا کرتا ہے گر موُلف خزائن کہتا ہے کہ بہدانہ باوجود لعاب کے معدے کو مضر نہیں اور یہ تاثیر اس میں بھی کے گودے کی وجہ سے ہے جو مقوی معدہ ہے اور گرم کو بھی مضر ہے **مصلح** گرم مزاج کے معدے کیلئے کھانڈ اور سرد مزاج کے معدے کیلئے سونف اور ... کیلئے مصری **بدل** اسپغول **مقدار خوراک** صرف بیج نو ماشہ تک اور لعاب سوا دو تولہ بلکہ پونے چار تولہ تک ۔

بھیجا (دھ)

بکسر بائے موحدہ ومخلوط بہا دیائے مجہول و فتح جیم تازی وسکون الف ۔ مغز سر (ف) دماغ (ع)

صفات وشناخت ہر حیوان کا بھیجا باعتبار انکے بدن اور مزاج کے سرد وتر ہوتا ہے اور دوسرے حیوان کے مقابلے میں متفاوت ہوتا ہے سب سے بہتر پرند کا بھیجا ہے خاصکر اس پرند کا جو پہاڑ پر رہتا ہو چوپایوں میں سب سے بہتر اونٹ کا بھیجا ہے پھر گائے کا اور بہتر یہ ہے کہ جوان حیوان کا بھیجا لیا جائے چونکہ بھیجا اپنی طبیعت کے اعتبار سے سرد وتر ہے پس گرم مزاج والے جانور کا ضرور معتدل ہوگا یہ جو کہتے ہیں کہ اونٹ اور گدھوں کے بھیجے کھانے سے غیرت جاتی رہتی ہے اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے یہ بات واہی ہے **طبیعت** بقراط کے نزدیک عموماً ہر بھیجا سرد وتر ہے اور بعض کے نزدیک گرم وتر ہے

خواص و فوائد اگرچہ ہر حیوان کا بھیجا خواص میں مختلف ہے اور مفصل ہر حیوان کے بیان میں مذکور ہوگا مگر عام طور پر یہ ہے کہ دیر ہضم ہے لیکن جب ہضم ہوجاتا ہے تو جوہر دماغ کو قوت دیتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے بلغم اور لزج وسرد خون اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے گیلانی کہتا ہے کہ اسکو ہمیشہ کھانے سے نسیان کا عارضہ پیدا ہوجاتا ہے بھونا ہوا بھیجا معدے سے دیر میں تلے اترتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے دماغ اور باہ کو طاقت دیتا ہے منی پیدا کرتا ہے ملین شکم ہے آنتوں اور گردے کی خشکی دور کرتا ہے اسکا لیپ دماغ کی خشکی سرسام اور فرنقاق کے لیے نافع ہے **مضر** اسکے خواص میں سے معدے کو نقصان پہونچانا ہے اور متلی لاتا ہے بھوک گھٹاتا ہے **مصلح** پودینہ صعتر، رائی، دارچینی، سرکہ، آبکامہ، شراب، گرم مصالح۔

بھیڑ (ھ)

بکسر بائے موحدہ مخلوط بہا و یائے مجہول و رائے ثقیل موقوف۔ میش (ف)، نر کو عربی میں کبش و ضائن بروزن فاعل اور مادہ کو نعجہ و شاۃ کہتے ہیں۔ ضان لفظ ضائن کی جمع ہے۔ گوسفند اسی سے مراد ہے

صفات و شناخت ماکول اللحم چوپایہ ہے بہ نسبت اور جانوروں کے بہت کند ذہن ہے۔ بہتر ایک سالہ اور دو سالہ ہے گردن اور شانے کا گوشت اور اعضا سے بہتر ہوتا ہے جزیرہ آیسلینڈ اور جزائر فیرو میں جو بحر شمالی میں ہیں ایک طرح کی بھیڑ پائی جاتی ہے جسکے بہت سینگ ہوتے ہیں چنانچہ بعض کے تین سینگ اور بعض کے آٹھ سینگ ہیں لیکن اکثر اوقات انکے چار چار سینگ نکلتے ہیں یہ سینگ ایسے وزنی ہوتے ہیں کہ ایک آدمی سے نہیں اٹھ سکتے دوسرے حیوانوں کی بہ نسبت اتنی کند ذہن ہے کہ اپنے حلال کرنے والے سے بھی وحشت نہیں کرتی پاس کھڑی رہتی ہے چار برس کی بھیڑ کا گوشت اور جو اس سے زیادہ برسوں کی ہو نہ کھانا چاہیے اسلیے کہ غلیظ اور کثیف ہوتا ہے خراب خلط پیدا کرتا ہے **طبیعت** اسکا گوشت دوسرے گوشتوں کی بہ نسبت معتدل ہے بعضے دوسرے درجے میں گرم و تر بتاتے ہیں

خواص و فوائد اسکا گوشت جلد ہضم ہوجاتا ہے عمدہ خون اس سے زیادہ مقدار میں بنتا ہے اعضا کو قوت دیتا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے آدمی کے بدن کے موافق ہے کہتے ہیں کہ اس میں بکری کے گوشت سے غذائیت زیادہ ہے اور گرمی اور تراوٹ بھی اس سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ شیخ نے اسکے گوشت کو عمدہ بتایا ہے اور کہا ہے کہ اس میں حرارت لطیف ہے مگر گیلانی کہتا ہے کہ اسکا گوشت خراب ہے ضعیف الغذا ہے اور تر ہے چاہیے کہ اسکو خوب گلالیں اور گرم مصالح کے ساتھ کھاویں طاعون اور وبا کے زمانے میں اسکا گوشت استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ خون بہت پیدا کرتا ہے اور وہ بکری کے گوشت سے زیادہ غلیظ اور کثیر الفضول اور دیر ہضم ہے پس جو کوئی یہ چاہے کہ بھیڑ کے گوشت میں لطافت آجائے تو اسکو چاہیے کہ سرکے کے ساتھ پکاوے اور جو کوئی یہ چاہے کہ جلد ہضم ہوجاوے تو کانجی اسکے ساتھ شریک کرے اور اگر یہ چاہے کہ اس میں تری آجائے تو شلجم اور ساگ



ساتھ پکاوے بھیڑ کا دل اور جگر اور گردہ آدمی کے دل اور جگر اور معدے اور گردے کو قوت دیتا ہے
اسکا بھیجا ہمیشہ کھانے سے ذہن میں کندی اور نسیان غالب آجاتا ہے ذبح کرنے کے بعد اس کی
گرما گرم چربی نگلنے سے کھانسی اور سینے کا درد اور دمہ اور پیشاب کی سوزش جاتی رہتی ہے ان فائدوں کیلئے
اسکی چربی کو جوش کرکے بھی پی سکتے ہیں۔ بھیڑ کی گردن میں سے زنخ کے قریب سے مہس گدود
لیکر خشک کرکے ایک تولہ لونگ اور چار جائے پھل اور پانچ ماشہ جوتری اور ایک سیر سونٹھ کے
ساتھ سفوف کریں اور جسکو خنازیر کا عارضہ ہوا سکو اس میں سے ایک تولہ سردی کے موسم میں
صبح کو کھلایا کریں اور شیرینی و بادی چیز سے پرہیز رکھا دیں اگر مزاج میں گرمی ہو تو دو تولہ تک
دیں مگر اتنا کریں کہ تین روز کھلائیں تو تین روز تک ناغہ کریں اور اس طرح چلہ پورا کریں عارضہ
جاتا رہے گا کسی عضو میں چوٹ کے صدمے سے درد ہو تو بھیڑ کو ذبح کرکے گرم گرم گوشت اس مقام
پر باندھ دیں اور جب ٹھنڈا ہو جائے دوسرا گرم گرم گوشت بدل دیں درد جلد دور ہو جاتا ہے اور
وہاں ورم اور زخم نہ پیدا ہونے کے فائدے کے لئے اسکی گرما گرم کھال میں عضو کا لپیٹنا بھی نافع ہے۔ بچھو
اور سانپ نے کاٹا ہو تو اسکے گوشت کو جلا کر راکھ کو اس مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے اس کے
گوشت کی راکھ شراب کے ساتھ پینا دیوانے کتے کے کاٹنے کو نافع ہے اسکے گوشت کی راکھ کو آنکھ
میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اسکو سرکے کے ساتھ بہق پر لیپ کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ آنکھ
کے درد کے لئے یہ ترکیب بہت نافع ہے کہ بھیڑ کا قیمہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں مضبوط بند کریں
یہانتک کہ گرم ہو جائے تو آنکھ اور پیشانی پر ضماد کریں اسکی مینگنی گرم و خشک ہے بدن کے داغ اسکے
لگانے سے جاتے رہتے ہیں تنہا یا شہد کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے جالے کو کاٹتا ہے اسکے لیپ سے
ہر قسم کا داد مٹتا ہے۔ اسکا گرما گرم خون تر و خشک کھجلی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے جلے ہوئے عضو پر لگانے
سے چھالا نہیں اٹھتا اسکی مینگنی بہت گرم و خشک ہے اسکے لیپ سے اورام تحلیل ہو جاتے ہیں
استسقا کو بھی اسکا لیپ مفید ہے زخموں کو بھرتا ہے۔ موم اور روغن گل کو پگھلا کر اس میں ملا کر لگانے
سے آگ کے جلے ہوئے کو نفع ہوتا ہے۔ بھیڑ کی جلی ہوئی ہڈی کو پھانکنے سے دست اور سیلان خون
بند ہوتے ہیں اسکے کھر کو جلا کر لگانے سے داء الثعلب کو نفع ہوتا ہے حق یہ ہے کہ بھیڑ کا گوشت کم
کھاتے ہیں بکری کا گوشت اسکی جگہ پسند کرتے ہیں
وید کہتے ہیں کہ بھیڑ کا گوشت گراں اور تر اور مقوی اعضا ہے باد اور صفرا پیدا کرتا ہے۔ بالفعل گرمی
پیدا کرتا ہے ہضم کے وقت تیز اور شور اور گرم ہوتا ہے مضر گوشت نفاخ ہے مصلح گرم مصالح۔

بھیڑ کا دودھ (ھ)

شیر میش و شیر گوسفند (ف) لبن الضان (ع)

صفات و شناخت اس میں چکنیت زیادہ ہے اور گائے کے دودھ کی بنسبت غلیظ بھی ہے

اور اس میں بسا بند ہوتی ہے بہتر کالی بھیڑ کا دودھ ہے۔ گیلانی کے نزدیک بھیڑ کا دودھ ہر ایک جانور
کے دودھ سے خراب ہے **طبیعت** گرم و تر ہے۔

خواص و فوائد بدن میں تری پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے جو ہر دماغ کو حرام مغز کو اور باہ
کو قوت دیتا ہے پھیپھڑے اور آنتوں کے زخم کو اور منہ سے خون آنیکو اور پیچش کو اور ربو کو مفید ہے چہرے
کا رنگ درست کرتا ہے سمی دواؤں کی مضرت کو دفع کرتا ہے مضرت جماع کی اصلاح کرتا ہے روغن
بادام اور ببول کے گوند کے ساتھ کھانسی کے لئے مجرب ہے تر و خشک کھجلی اور جذام کے لئے مفید ہے
وید کہتے ہیں کہ بھیڑ کا دودھ شیریں اور چرب ہے قوت دیتا ہے باد اور بلغم کو دفع کرتا ہے۔ کھانسی
کو مفید ہے جو باد کے فساد کے سبب سے پیدا ہو مگر دیر ہضم ہے۔ سفید بھیڑ کا دودھ بھوک کم کرتا
ہے باد اور صفرا اور کف کو دفع کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ بلغم پیدا کرتا ہے باے اور ضیق اور کھانسی
کو نافع ہے سیاہ بھیڑ کا دودھ کھانسی کو نفع دیتا ہے باے کو دور کرتا ہے بچے کو قوت دیتا ہے صفرا
کو دفع کرتا ہے اس کے دہی کو توڑتا ہے ہچکی کو مٹاتا ہے باد اور ضیق صفراوی اور بلغم پیدا
کرتا ہے اور قراقر اور قولنج بھی پیدا کرتا ہے۔

بہیڑا (ھ)

بفتح باے موحدہ و کسر ہا و یاے تحتانی مجہول و فتح رائے مثقل و سکون الف۔ بلیلہ ف، بلیلج ع،

صفات و شناخت اس کا درخت اسی سے سو فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اسکا تنہ لمبا سیدھا اور
گولائی میں چھ سے دس فٹ اور کبھی کبھی سولہ سے بیس فٹ ہوتا ہے اس کی چھال آدھ انچ موٹی دھندلے
سفید رنگ کی اور اونچی نیچی ہوتی ہے اس کے پتے ماگھ پھاگن میں گر جاتے ہیں اور چیت میں نئے
آجاتے ہیں اس کے چھوٹے پتے تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں اس کی شاخوں کی انتہا میں پتے
لگتے ہیں وہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور نیچے سے چند نیارنگ کے ہوتے ہیں پورے۔ بڑھے
ہوئے پتے تین سے آٹھ انچ لمبے شکل میں بیضوی اور کچھ چوڑے ہوتے ہیں ماگھ پھاگن میں یہ
درخت پھولتا ہے پھول اس کے میلے سفید یا کچھ ہرے پیلے رنگ کے ہوتے ہیں انہیں بہت خراب
بو آتی ہے اور جاڑے دن کے آغاز میں اسکے پھل لگتے ہیں کاتک سے پوس تک پکتے ہیں چھوٹے بڑے
ہونے کی وجہ سے یہ دو قسم کے ہوتے ہیں اس درخت میں ببول کے گوند کی وضع کا ایک قسم کا گوند
نکلتا ہے اسکی چھال میں سے کچھ پیلا یا بھورا اس لئے پیلا رنگ نکلتا ہے اس کی سو تولہ مینگ میں سے
ساڑھے تین تولہ تیل نکلتا ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک پتلا اور پیلا دوسرا سفید اور گھی جیسا
گاڑھا ہوتا ہے۔ بہیڑے کا چھلکا مستعمل ہے اس کا مزہ تلخ کسیلا ہوتا ہے جنہوں نے یہ گمان کیا ہے
کہ یہ ہڑ کی قسم سے ہے یہ ان کی غلطی ہے بہتر وہ ہے جو زرد چکنا پولا مزے میں کسیلا اور تلخ ہو **طبیعت**
شیخ کہتا ہے کہ سرد پہلے درجے میں ہے اور خشک دوسرے درجے میں ہے بعض دوسرے

درجے مین سرد وخشک کہتے ہین اور بعض تیسرے درجے مین خشک مانتے ہین بعض کے نزدیک پہلے درجے کے آخر مین سرد ہے اور دوسرے درجے کے آخر مین خشک ہے۔

خواص و فوائد لطافت پیدا کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے کوئی چیز اس سے بڑھکر معدے کو دباغت دینے والی نہین۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔ فساد خون وصفرا وسودا کو مٹاتا ہے جسم پر جو دانے نکلتے ہین اُنکو مفید ہے قبض پیدا کرتا ہے اور بعض مین بالعصر دست لاتا ہے بالخاصیت سودا کا مسہل ہے اور بالطبع مادہ صفرادی کو دستونکی راہ نکالتا ہے۔ پیٹ کے کیڑونکو دفع کرتا ہے بخارات اور رطوبات کو زائل کرتا ہے بھونا ہوا بڑا اپنے دست بند کرتا ہے دردسر اور بواسیر کو نافع ہے آنکھون اور دماغ کو قوت بخشتا ہے سرمہ اس کا ڈھلکے کے واسطے مفید ہے پونے دو ماشہ ہیڑا اسی قدر شکر سفید ملاکر کھانے سے اور کچھ دنون اسکو عمل مین رکھنے سے منھ سے رال کا بہنا بند ہوجاتا ہے قوت باصرہ کو قوی کرتا ہے اسکے درخت کی اندرونی چھال پیسکر نچلے مین آنت اُتر آئے تو اس پر لیپ کردین پہلے ہی دن فائدہ ہوجائے گا رنڈی کے تیل مین ہیڑے کے چھلکے کو بھون کر تیز سرکے مین پیسکر بد پر لیپ کرتے ہین جبکہ اسکا نکلنا شروع ہو دو مین روز مین بیٹھ جاتی ہے اور مادہ اس کا دوسری طرف لوٹ جاتا ہے اگر اس کا مربے شہد مین تنہا تیار کیا جائے تو ہضم دیر مین ہو اسلئے بالچھڑ اور دار چینی اور بڑی الائچی اگر اور مصطگی وغیرہ اس مین ملالین۔

وید کہتے ہین ہیڑا اچر پر اکرموا کسیلا ملین و پاک مین میٹھا اور ہضم مین ہلکا ہے۔ اسکی گٹھلی کی مینگ کا لیپ کرنے سے صفرادی ورم تحلیل ہوجاتا ہے۔ آنکھ کے صفرادی ورم پر ہیڑے کا لیپ نافع ہے اسکا جوشاندہ پلانے سے صفرا اور بلغم کا بخار چھوٹتا ہے۔ ہیڑے کے جوشاندہ مین گھی ڈالکر پینے سے آنکھون کے تلے اندھیرا اور سر کا چکر آنا رک جاتا ہے۔ اسکا نرم کچا ہوا پھل دست آور ہے اور پورا پکا ہوا یا سوکھا ہوا پھل قابض ہے ہیڑے کے درخت کی چھال کو شہد مین پیسکر آنکھ پر لیپ کرنے سے درد مٹتا ہے۔ اسکی مینگ کا تیل بالون مین لگانا مفید ہے اس کے درخت کا گوند دست آور ہے اور جیرپراہٹ مٹاتا ہے۔ اس کے درخت کے پتونکو سکھا کر پیسکر پھنکی لینے سے ضعف ہاضمہ مٹتا ہے بکری کے دودھ مین اڑوسہ۔ کتھائی۔ کالا نون اور ہیڑا ڈالکے پکا کر سکھا کر اُن کو چوسنے سے سوکھی اور تر دونون قسم کی کھانسی جاتی رہتی ہے اسکے درخت کی چھال اور لونگون کو شہد مین پیسکر چٹانے سے دست بند ہوتے ہین۔ اس کی گٹھلی کی مینگ کا مزہ شیرین فندق کے قریب قریب ہے اسکو کھانے سے جو زہر کے آثار ہوتے ہین وہ یہ ہین سستی۔ غفلت۔ دردسر اور رستے اس کی تیس چالیس مینگیان کھانے سے بدن سرد ہوجاتا ہے اور کسی کو اُسی دن اور کسی کو دوسرے دن زہر چڑھ جاتا ہے۔ ہیڑے کو منھ مین رکھکر چوسنے رہنے سے کھانسی اور دمہ مٹتا ہے اسکی مینگ کو پیسکر آنکھ مین لگانے سے شکست رنگ (آنکھ کے سفید حصے مین سیاہ اور گوشت کے مانند بہت قطرے ہوجانا) مٹتا ہے ہیڑے اور بہیڑہ کا چھلکا ہموزن لیکر پیسکر چار چار ماشہ اس مین سے

ہمیشہ بھانکنے سے کھانسی اور دمہ جاتا رہتا ہے۔ اسکی گٹھلی کی مینگ کا لیپ کرنے سے بھلاوین کا ورم رفع ہوتا ہے۔ کوکن کے آدمی اسکی گٹھلی کی اور بھلاوین کی مینگون کو پان مین رکھکر کھاتے ہین۔
مضر گے کے دھڑکو اور خاصکر مقعد کو **مصلح** شکر و شہد **بدل** آملہ تہائی حصہ اور مہندی کے پھول ہموزن اور حب الآس آس سے دو تہائی اور ہلیلہ سیاہ چھٹا حصہ **مقدار خوراک** ساڑھے دس ماشہ تک

بھیڑیا (ھ)

بکسر بائے موحدہ مخلوط بہا و یائے تحتانی مجہول و رائے ثقیل موقوف و یائے تحتانی مفتوح و سکون الف گرگ دت ذئب و خاطف و سید و سرحان و عملّس و کحمسام و رائق و عاسل و اوس و اویس و طلس ع **صفات و شناخت** ایک حیوان ہے خاکی رنگ نہایت بہادر اسکے دانت ایسے واقع ہوئے ہین کہ بعض بعض کے اندر گھس جاتے ہین۔ بھوک پر صبر کرلیتا ہے اسکے پیٹ مین ایسی گرمی ہے کہ سخت اور سالم ہڈی بھی ہضم ہوجاتی ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ چھوارے کی گٹھلی ہضم نہین کرسکتا اور کتے کی طرح جفتی کے وقت اسکی لینڈی جڑ جاتی ہے کہتے ہین کہ جب سوتا ہے تو ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک آنکھ کھلی رہتی ہے ۔۔۔ پر آواز نہین کرتا سونگھنے کی قوت اسکی بہت قوی ہے اور جب تک دیوانہ نہو جائے آدمی کا گوشت نہین کھاتا اگر آدمی خون آلودہ ہوا ور بھیڑیے کو خون کی خوشبو آجائے تو ہر طرح مار ڈالتا اور پھاڑ ناچاہتا ہے اور کتے کی طرح اسکو بھی صبح کے وقت نیند آتی ہے حکیم ابوالعلا ابن زہر نے خواص مین لکھا ہے کہ وان وضع ۔۔۔ علے ورق الاسقیل مات عن ساعتہ ولہذا ۔۔۔ الثعلب جزء ویعنی اگر بھیڑیا پیاز دشتی کے پتے پر چلے تو مرجاے اور اسی لیے لومڑی اُس مین سے کچھ اپنے یہان رکھتی ہے اور یہ بھی مخزن مین خواص ابن زہر کی طرف منسوب کیا ہے کہ بھیڑیا گھاس نہین کھاتا مگر اُسوقت کھاتا ہے کہ بیمار ہوجاتا ہے جیسا کہ کتے اور بلی کا حال ہے مگر میرے پاس جو نسخہ ہے اُس مین یہ بات نہین ہے ہر جانور کا ذکر پتے اور عضلے کا ہوتا ہے سوائے لومڑی کے اور بھیڑیے کا ذکر ہڈی کا ہوتا ہے جسپر رگین اور رباطات اور چمڑا ہوتا ہے اسکی دم کسی چراگاہ مین لٹکا دینے سے گائے کو کتنی ہی بھوکی ہو اُس مین نہین جاتی آئین اکبری مین اکبر کا قول نقل کیا ہے کہ بھیڑیا اگر منھ کھول کر حملہ کرے تو شکار کرسکتا ہے ورنہ خواہ وہ کتنا ہی چاہے اسکا منھ نہین کھلتا جب گرفتار ہوجاتا ہے تو آواز نہین نکالتا۔ **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم و خشک ہے اسکی چربی مین حرارت و جلا بہت ہے۔

خواص و فوائد اسکا کلیجہ امراض جگر کے واسطے نہایت مفید ہے سکنجبین کے ساتھ یرقان کے واسطے اور پانی کے بار ہکے کے ساتھ استسقا کے لیے اگر تپ ہو اور اگر تپ نہو تو شراب کے ساتھ استسقا اور حمیات سرد کے لیے اور راجبود کے پانی کے ساتھ تلی کے واسطے نافع ہے اسکا پتا شہد کے ساتھ پرانی پھنسیا کو نافع ہے۔ اسکا پتا ذکر پر لگاکر جسقدر آدمی چاہے جماع کرسکتا ہے عاجز نہوگا اور یہ پتا شہد کے ساتھ

ذکر پر لگا کر جس عورت کے ساتھ جماع کرے گا اُس عورت پر دوسرا مرد قادر نہو سکے گا اسکے پتے کا حمول
دافع حمل ہے اسکے پتے کو چنون کے ساتھ پیسکر چنے کے برابر کھانا باہ کو قوت دیتا ہے اسکا لیپ فالج اور
مرگی اور سردی سے پٹھون کی اینٹھن کو مفید ہے۔ اسکی چربی داء الثعلب اور داء الحیہ اور ورم کہنہ کے
لیے مفید ہے اسکا بھیجا چار جو کے برابر تازے دودھ مین حل کرکے کھانے سے مرگی جاتی رہتی ہے
بلکہ اسی قدر اسکا پتا اور ایک جو کے برابر مشک دونون کو ملا کر سونگھنے سے بھی مرگی جاتی رہتی ہے
اسکی پنڈلی کی ہڈی اور اسکا ذکر جلا کر بواسیر پر لیپ کرین تو فائدہ دے اگر عورت اسکے پیشاب پر پیشاب
کرے تو حاملہ نہو اسکا گوہ بہت گرم اور محلل ہے اسکو ساڑھے چار ماشہ لیکر گرم پانی یا شراب یا ماء العسل
کے ساتھ اور [illegible] ستورنگ اور سیاہ مرچ کے ساتھ کھانا قولنج کے واسطے سریع الاثر ہے اسکے اگلے
دانت اسکی کھال مین لپیٹ کر گھر مین گاڑین تو گھر والون مین تفرقہ پیدا ہو جاے اسکی کھال پر سونا بچھانا
قولنج کے لیے نافع ہے اسکی ہڈی کا برادہ بالخاصہ قولنج کو نافع ہے بھیڑیے کا سفید گوہ جو ہڈی چابنے سے
بنا ہو اور خاصکر وہ ہڈی جو گوہ مین نکلے قولنج کو بالخاصہ نافع ہے بلکہ یہ ہڈی باندھنا بھی قولنج
کو مفید ہے جدھر درد ہو اودھر کی ران مین باندھدین اور اسکی آنتون کو خشک کرکے اور پیسکر پھانکنا
بھی قولنج کو سودمند ہے اگر بھیڑیے کا پتا جو کے برابر لیکر اور تھوڑے سے بغیر جوش کئے ہوئے
شہد مین ملا کر آنکھون مین لگائین تو آنکھون کی روشنی بڑھ جاے اور ضعف بصر کو نفع پہونچے خواص
ابن زہر مین اسی طرح مذکور ہے بعض نے یہانتک لکھا ہے کہ صرف پتا آنکھون مین لگانے سے ایک
دن مین دھند اور موتیابند اور رتوندا جاتی رہتی ہے بھیڑیے کی چربی روغن گل مین ملاکے مرد اپنی دونون
بھون پر لگاے تو جو عورت اسکی طرف دیکھے گی وہ عاشق ہوجاے گی [illegible] اور اسکی آنکھین اسکی کھال
مین باندھ کے آدمی اپنے پاس رکھے تو دشمن پر ظفریاب ہوجاے اور لوگ اس سے محبت کرنے لگین
اگر بھیڑیے کا ذکر کسی عورت کے نام کے ساتھ باندھ کے رکھ دیا جاے تو وہ جب تک رکھا رہے گا کوئی
آدمی اُس عورت پر غالب نہ آسکے گا اسکے پتے اور شہد دونون کو ملا کر ذکر پر لیپ کرکے عورت سے
صحبت کرنے سے وہ مرد پر جاری ہوجاتی ہے خواص ابن زہر مین لکھا ہے کہ بھیڑیے کی تانبے کی تصویر
بناوین اسکو اندر سے کھوکھل رکھین اور اس مین بھیڑیے کا ذکر رکھ دین اور مکھیون کو آواز دین جہان جہان
مکھیون تک آواز پہونچے گی وہ وہ جمع ہو جائینگی دیگر۔ اگر اس تانبے کی صورت مین ذکر کی جگہ کوئی
دوسرا جز بھیڑیے کا بھر دیا جاے اور کسی مقام پر دفن کر دیا جاے تو وہان سے مکھیان بھاگ جائینگی
اسکا بھیجا سداب کے ساتھ روغن زیتون مین ملاکر بدن پر مالش کرنے سے بدن کی ظاہری و باطنی سردی
دور ہوجاتی ہے سردی کا کوئی مرض باقی نہین رہتا اگر بھیڑیے کو ایک بانس مین پرو کر کھیت مین گاڑ
دین تو کبوتر وغیرہ پرند اس کھیت پر نہ پڑین اسکی سیدھی آنکھ کے باندھ لینے سے درندہ آدمی پر حملہ نہین
کر سکتا اور آدمی درندے سے بے خوف ہوجاتا ہے اسکی کھال ڈھول پر منڈھ کر اور ڈھولون کے ساتھ
بجانے سے وہ ڈھول پھٹ جاتے ہین۔ اسکے گوہ کی دھونی سے چوہے بھاگ جاتے ہین اگر اسکی آنکھ

یا دانت یا کھال کا ٹکڑا بچے کے باندھ دیں تو نیند میں نہ ڈرے اسکی دم کبوتر کے گلے میں ڈالدیں تو خوف سے مرجائیں اور اگر بھیڑیے کو گاؤں کے سرے پر دفن کردیں تو بھیڑیے گاؤں میں نہ آئیں اگر اس کا سر کبوتروں کی کابک میں رکھدیں تو سانپ اور بلی اور دوسرے موذی جانور اس میں نہ آئیں اگر اس بکری کی کھال پر جس کو بھیڑیے نے کھایا ہو دو شخصوں کی عداوت کا تعویذ ان کے نام کے ساتھ لکھیں تو ان میں کچھ محبت باقی نہ رہے اور ایسی بکری کی کھال خارش کے مریض کو پہنانے سے اس کا مرض دفع ہوجاتا ہے اس کا پتا سورکے ساتھ نمش اور کلف پر لگانے سے صاف ہوجاتے ہیں اس کے پتے کے لیپ کرنے سے کزاز کو نفع پہونچتا ہے پٹھے میں زخم ہونے سے تشنج پیدا ہوجائے تو بھی اس کے پتے کے لگانے سے فائدہ ہوتاہے اس کے پتے کے سعوط کرنے سے دماغ کا ورم تحلیل ہوجاتا ہے اور سخت نزلات کو نفع پہونچتا ہے اس کا پتا اگر چقندر کے پانی کے ساتھ آنکھ میں ڈالا جائے تو سرخی فوراً جاتی رہے سکنجبین کے ساتھ مرگی کو دفع کرتا ہی اس کا خون روغن بادام کے ساتھ یا اخروٹ کی مینگ کے ساتھ جوش کرکے کان میں ٹپکانے سے بہرے پن کو نفع ہوتا ہی اور کان کا درد مٹ جاتا ہے اس کا خصیہ خشک کرکے پیس کر گرم ماء العسل کے ساتھ پھانکنے سے درد جگر کو نفع پہونچتا ہے اس کے خصیے کو بھون کر کھانے سے باہ کی قوت بڑھتی ہی اگر اسکے سیدھے خصیے کو قیمہ کرکے روغن زیتون اور شہد کے ساتھ ملا کر اون میں لت کرکے عورت اپنی فرج میں رکھ لے تو اس کی شہوت جماع جاتی رہے اس کے خون اور پیشاب کو عورت پی لے یا فرج میں رکھ لے تو پھر حمل کبھی نہ رہے اس کے خصیے کو نمک اور صعتر ملا کر خشک کرکے پیس کر ساڑھے چار ماشے گرم جبیر کے پانی کے ساتھ پھانک لیں تو پنڈلیوں کا درد جاتا رہے بھیڑیے کا جگر آدمی کے جگر کے مرض کے لئے بہت نافع ہے اگر مریض کو تپ ہو جگر میں گرمی ہو تو سرد پانی کے ساتھ دیں ورنہ شراب کے ساتھ دیں یہی وجہ ہے کہ یہ آنتانا سیا کے نسخے میں شامل کیا جاتا ہی بلکہ ہر اُس مرکب کو جس میں بھیڑیے کا جگر پڑتا ہے آنتانا سیا بولتے ہیں۔

ذ یہ کہتے ہیں کہ بھیڑیے کا گوشت گران ہے فساد باد و امراض چشم کو دفع کرتا ہے گلے کی آواز صاف کرتا ہے اس کا دانت گھسکر آنکھ میں لگاتے رہنے سے پھولا کٹ جاتا ہے اس کے دانت کو بچے کے گلے میں لٹکانے سے نظر نہیں لگتی **مقدار خوراک** خصیہ ساڑھے چار ماشہ اور پتا چار رتی اور جگر ۹ ماشہ تک۔

بھینس (دھ)

بفتح بائے موحدہ مخلوط بہاد سکون یائے تحتانی و سین مہملہ موقوف +

صفات و شناخت ایک چوپایہ ہے دو قسم کی ہوتی ہے اہلی و جنگلی جنگلی بہت قوی ہوتی ہے اس کے سینگ بھی بہت مضبوط ہوتے ہیں اس کے نر کو ارنا بھینسا کہتے ہیں اور شہری نر کو بھینسا بولتے ہیں ارنا بھینسا اس قدر زبردست ہوتا ہے کہ شیر اور ہاتھی کو مار ڈالتا ہے۔ امریکا کا جنگلی بھینسا جسکو



انگریزی مین بیسن کہتے ہین اور بڑودن کے نام سے بھی مشہور ہے عجیب شکل کا جانور ہے اگلا دھڑ بھاری پچھلا بہت ہلکا سر اور شانون پر لمبے لمبے بال نکلتے ہین چھ سات گرہ لمبی ڈاڑھی خمدار سینگ باقی بدن پر نمدے کے شکل جا بجا اون لپٹی ہوئی آنکھین ابھی ہوئی سرخ امتحمی کے بھینسے جنگلون مین بہت تھے کسی طرح ممکن نہ تھا کہ زراعت سلامت رہے گورنمنٹ کی طرف سے آخر کار شکاریون کا ایک عملہ قائم کیا گیا اور پچانوے لاکھ بھینسے مار ڈالے گئے اب صرف نمائش اور یادگار کے لیے جا بجا پلے ہوئے ہین۔ عربی مین مادہ کو جاموسہ اور نر کو جاموس کہتے ہین اور فارسی مین مادہ کو گاؤمیش مادہ اور نر کو گاؤمیش نر بولتے ہین۔ کہتے ہین کہ بھینس دریا مین بھی ہوتی ہے یہ جانور دریاے نیل مین پایا جاتا ہے دریا کے کنارے پر نکل کر چرتا ہے جب کسی کو آتے دیکھتا ہے تو دریا مین کود پڑتا ہے۔ **طبیعت** گوشت سرد وخشک ہے بعض گرم وخشک کہتے ہین اور اعرابی کا گوشت زیادہ گرم وخشک ہے۔

خواص و فوائد اس کا گوشت غلیظ اور دیر ہضم ہے خلط ردی سوداوی پیدا کرتا ہے معدے پر ثقل پیدا کرتا ہے جو لوگ محنت ومشقت کرتے ہین اور جن کا گروہ ضعیف ہو اُن کے لیے مفید ہے بھینس کے شیر خوار بچے کا گوشت جس کی عمر دو برس سے زیادہ نہ ہو غلظت اور ضرر مین کم ہے اس کے بالون اور سینگ کا دھوان افعی کو بھگاتا ہے اسکے بال زخم اور زخارش کو خشک کرتی ہے حال مین ایک چینی مجذوم پر تجربہ ہوا ہے کہ ایک بھینس کو ذبح کر کے فوراً اسکے جسم مین مجذوم کو رکھدیا گیا پھر دوسری بھینس مین رکھ کر نکالا گیا اور مریض اچھا ہو گیا ایک تجربہ کار کا قول ہے کہ بھینس کے سینگ کا برادہ ایک بتی مین لپیٹ کر سرسون کے تیل کے ساتھ چراغ مین جلا کر کاجل لیکر اول سات یا اندری بھار جس کا ذکر کسی مین ہوگا دیکرا اور ایک دو روز مہلت کرکے وہ کاجل سلائی سے سوزاک والے کی آنکھ مین لگاتین اور چار گھڑی تک چراغ یا شمع کی روشنی آنکھ کے سامنے رکھین اور سوزاک کے مریض کو تاکید ہین کہ اسپر نظر جمائے رہے اور پھر سلادین صبح کو ایسا اور بار ہوگا کہ سوزاک پرانا ہو یا نیا بالکل جاتا رہے گا۔ وید کہتے ہین کہ بھینس کا گوشت شیرین گران اور دافع فساد باد ہے نیند بڑھاتا ہے بھوک ہے منی پیدا کرتا ہے قوت حافظہ زیادہ کرتا ہے **مضر** معدہ ضعیف کو نقصان پہونچاتا ہے اور جن کو محنت کی عادت نہین انھین بھی مضر ہے درد مفاصل اور عرق النسا اور نقرس پیدا کرتا ہے۔ نفاخ ہے۔ ریاح غلیظ پیدا کرتا ہے **مصلح** پکنے مین خربوزے کا چھلکا اور انجیر ڈالنا خوب گلا کر پکانا۔ گرم مصالح ملانا۔ سرکہ اور کانجی کے ساتھ کھانا۔

بھینس کا دودھ (ھ)

شیر گاؤمیش (ف) لبن الجاموس (ع)

صفات وشناخت گاے کے دودھ کی بہ نسبت زیادہ گاڑھا اور زیادہ چکنا ہوتا ہے اس مین دہنیت اور جبنیت گاے کے دودھ سے زیادہ ہے **طبیعت** معتدل ہے مگر غلظت و رطوبت رکھتا ہے۔

خواص و فوائد بدن کو فربہ کرتا ہے محرک باہ ہے خاصکر کھانڈ کے ساتھ۔ اکثر اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ مفرح ہے خون بہت پیدا کرتا ہے جو غلط بدن میں غالب ہو اسکی طرف اور صفرا کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اگر اس میں نکھمی کی لکڑی جوش کرکے دہی جلکے مصری کے ہمراہ کھائیں بواسیر کو نافع ہے بھینس کا دودھ تازہ دوہا ہوا جس میں تھنوں کی گرمی ابھی باقی ہو تھوڑی مصری ملاکر سوزاک کے مریض کو پلائیں اور تین روز تک پلانا چاہیئے کمال سات دن تک۔ بعض کو جلد نفع کرتا ہے۔ شیر کی مقدار ایک سیر تک ہے۔

و یدکہتے ہیں کہ بھینس کا دودھ شیرین اور خوشبودار ہے قوت دیتا ہے مقوی باہ ہے منی کو جماتا ہے طبیعت کو خوش رکھتا ہے بلغم اور ورم گی اور سرسام پیدا کرتا ہے نیند بڑھاتا ہے صفرا دور کرتا ہے جوانوں کے موافق ہے بھوک گھٹاتا ہے چرب و گران ہے بعض کی رائے یہ ہے کہ نیند کم کرتا ہے مضر دیر ہضم و ثقیل ہے مصلح کھانڈ **بدل** گائے کا دودھ۔

بَیا (ھ)

بفتح با و یاو سکون الف ہندی و گذرب بانک (ف)، تُنو طار (ع)

صفات و شناخت ایک پکھیرو ہے جسکی بادہ چڑیا کی طرح ہوتی ہے اور نر چڑے کے مثل ہوتا ہے مگر جسطرح چڑے کا بوٹا سیاہ ہوتا ہے اسکا بوٹا اور سر زرد ہوتا ہے۔ بیا اپنا گھونسلا بڑی کاریگری سے بناتا ہے چٹائی کی طرح بنتا ہے اور اس میں تین گھر رکھتا ہے۔ باہر کے لیئے بیچ کا مادہ کے لیئے اور اندر والا بچے کے لیئے۔ اور درخت کی ایسی پتلی ٹہنیوں سے اُسے لٹکاتا ہے جن پر انڈوں تک سانپ نہ پہونچ سکے انجمن آرائے ناصری میں لکھا ہے کہ سنا گیا ہے کہ جب سانپ اسکی جھونج گھونسلے میں انڈے بچے کھانے کو گھس جاتا ہے اور بیا اگر سانپ کو پاتا ہے تو واپس لوٹ جاتا ہے اور تنکے لاکر منھ اسکا بند کرتا ہے سانپ اس میں سے نہیں نکل سکتا اور تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے برہان میں لکھا ہے کہ اسکو عربی میں وصعہ کہتے ہیں۔ الغرض جگنو کیڑا اٹھا لاتا ہے کہ جس سے رات کو گھونسلے کے اندر روشنی رہتی ہے۔ سچ پوچھو تو پرندوں میں ایسی ہوشیاری کسی میں نہیں۔ چھوٹی سی چڑیا آدمی کے سکھانے سے بڑے بڑے کام کر دکھاتی ہے۔ توپ پر چونچ سے بتی لگا دیتی ہے۔ بدکار آدمی چھل کے لیے کوڑتی نکلیان دکھا کر اشارہ کر دیتے ہیں یہ فوراً اتار لاتی ہے۔

خواص و فوائد چڑیا کے مثل ہیں۔ صاحب تذکرہ ہند نے کہا ہے کہ جو اسکا پتا کھانڈ میں ملا کر بچوں کو کھلائیں اُن میں خوش خوئی پیدا ہو آدمیوں کے سامنے اُنکی عزت ہو جائے اگر اسکی ہڈی ایسے وقت کہ چاند کے ذرکوترفی ہو کسی بچے کے گلے میں لٹکا دیں تو لوگ اُس کو پیار کرنے لگیں۔ اسکے خواص میں سے ہے کہ جو اسکو چوبی چھری سے ذبح کرکے خون اسکا جادوگر کو کھلائیں تو جادو بھول جاتا ہے۔



بیب (ھ)

بفتح باے موحدہ وسکون یاے تحتانی وسکون باے موحدہ دوم اسکو بابڑ بھی کہتے ہین دوسری باے موحدہ کے فتح وراے ثقیل کے سکون سے

صفات وشناخت پہاڑی گھاس ہے پتلے پتلے تار جدا جدا ہوتے ہین گز گز بھر لمبے بلکہ اُس سے زیادہ بھی اس سے رسیان اور بار بائی کے بان تیار کرتے ہین۔

خواص وفوائد اسکو باریک کتر کے بار پانچ ماشہ کی مقدار مین جوش کرکے چند روز پیا جاے تو درد گردہ اور سنگ گردہ کو نفع دے اسکا جوش کیا ہوا پانی مدر حیض بھی ہے اسکے پرانے بانون کو کڑوے تیل مین جلا کر راس مین بسکر ہاتھ پانوئکے پھٹنے کو لگایا جاے تو جاتا رہے۔

بیبی (ھ)

صفات درخت اسکا چھوٹا ہوتا ہے پتے اسکے مثل تلسی کے خوشبو دار ہوتے ہین **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم وخشک ہے

خواص وفوائد صفرا پیدا کرتی ہے بلغمی مزاج کو فساد خون کو سوزش سینہ کو پیٹ کے کیڑون کو پیٹ کی بیماری کو کسی شخص نے زہر کھایا ہو اُسکے اثر کو دور کرتی ہے۔

بیجبند (ھ)

بکسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی معروف وجیم تازی موقوف وفتح باے موحدہ دوم وسکون نون ودال مہملہ موقوف

صفات وشناخت ایک ہندوستانی دوا ہے سیاہ وسرخ ہوتی ہے اور وہ ایک بیج ہے مثلث پیاز کے بیج کی طرح مگر اُس سے بہت چھوٹا اور براق اور دو قسم کا ہوتا ہے سیاہ اور سرخ سیاہ قسم قوی اعمل ہے۔ اسکے نہال کی شاخین پتلی ہوتی ہین یہ نہال ایک گز کا لمبا ہوتا ہے پتے چنون کے پتون کی طرح شاخ پر سفید پھول باریک لگے ہوتے ہین پھر چھوٹی چھوٹی گھنڈیان بیجون سے بھری ہوئی پیدا ہوتی ہین **طبیعت** گرم پہلے درجے مین اور خشک دوسرے درجے مین ہے اس مین رطوبت فضلیہ ہے

خواص وفوائد منی کا امساک پیدا کرتا ہے منی بڑھاتا ہے اور اُسکو گاڑھا کرتا ہے پشت اور کمر کو مضبوط کرتا ہے اسکے ضماد سے سخت ورم جیسے کان کے پیچھے کا اور خصیون کا اور پستان کا تحلیل ہو جاتا ہے اکثر قوت باہ اور امساک کے نسخون مین داخل ہوتا ہے اس لفظ کا ترجمہ بھی تخم امساک ہے **مضر** نفاخ و دیر ہضم ہے **مصلح** شکر سفید **بدل** تخم اوٹنگن **مقدار خوراک** ساڑھے چار ماشہ

بیخ زرین گیاہ

بکسر بائے موحدہ وسکون یائے مجہول و خائے نقطہ دار موقوف و فتح زائے معجمہ و کسر رائے مہملہ و سکون یائے معروف و نون و کسر کاف فارسی و فتح یائے تحتانی والف ساکن وہائے موقوف اسکو زبان فرنگی میں جیسو کہتے ہیں۔

صفات ایک نبات کی جڑ ہے بہمن سفید کی طرح ہوتی ہے لیکن اس سے لمبی اور بہت بھاری اور سخت ہوتی ہے رنگ زردی مائل اور تھوڑا سا براق اور طلائی ہوتا ہے کسی قدر مشابہت زرد شدہ ہڈی سے رکھتی ہے جس میں یہ صفات ہوں وہ بہتر ہے چین اور زیر بادات سے لاتے ہیں اور قیمتی چیز ہے خاصکر وہ قسم جو سخت اور بھاری اور زردی مائل ہو۔

فوائد مفرح ہے قوئے اور ارواح کو طاقت دیتی ہے مقوی باہ ہے اسکو گلاب میں پیکر پیتے ہیں یا خشک کو باریک کرکے یخنی کے پانی میں برک پیتے ہیں **مقدار خوراک** چار جو بھر سے پونے دو ماشہ تک۔

بید سادہ (ف)

بکسر بائے موحدہ و یائے مجہول و دال مہملہ و اوز افغانی، خلاف (ع) اور لے کا پیڑ (ھ)

صفات وشناخت ایک درخت ہے بڑا ہوتا ہے رنگ اسکی لکڑی اور تنے کی چھال کا سفید ہوتا ہے یہ لکڑی سنگین نہیں بلکہ کسی قدر ربولی ہوتی ہے اسکے پتے بالشت تک لمبے اور بعض اس سے چھوٹے ہوتے ہیں پشت کا رنگ ان کا سفید ہوتا ہے اور رو کا رنگ سبز ہوتا ہے اس میں پھول ایام بہار میں اسوقت آتا ہے جبکہ شاخوں میں پتے جم جاتے ہیں جس میں پھول آتا ہے وہ درخت نر ہے اور جس میں پھول نہیں آتا وہ نر ہے پھول لمبا انگلی کے برابر اور پتلا اور رباب کی شکل پر اور ملائم مخملی ہوتا ہے رنگ زرد اور کچھ خوشبودار ہوتا ہے اس کا پھل خوشے کی طرح اور سفید رنگ اور مستطیل ہوتا ہے شاخوں کی ساق سے نکلتا ہے مؤلف غیاث اللغات کا یہ کہنا کہ بید سادہ بجز پھول کے پھل نہیں رکھتا صحت سے عاری معلوم ہوتا ہے اطبا نے اسکا پھل ہونا لکھا ہے یوں تو مؤلف غیاث بھی ایک قسم کے بید کا پھل ہونا بتاتا ہے اس کے پتوں اور ساق کو چیرنے سے کبھی ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے جو جم جاتی ہے یہی اس کا گوند ہے بعض اسکی سات قسمیں بتاتے ہیں ندی کے کنارے کا درخت عمدہ ہوتا ہے اور مؤلف لطائف اللغات و سراج اللغات و بہار عجم وغیرہ اہل لغت نے بید کی سترہ قسمیں ہونا لکھا ہے جیسے گربہ بید اور خر بید اور بید مجنوں اور مشک بید اور بید موش اور بید طبری اور بید سادہ اور سرخ بید اور سیاہ بید اور بید مولہ وغیرہ مگر جب مطلق لفظ بید مذکور ہوتا ہے تو بید سادہ مراد ہوتا ہے مزے میں کچھ قبض اور کچھ تلخی ہے **طبیعت** اس میں گرمی اعتدال کے ساتھ ہے اور صاحب کامل نے سرد خشک بتایا ہے بعض کہتے ہیں کہ پتے سرد وخشک ہیں مگر کچھ حرارت ان میں ضرور ہے بعض کے نزدیک پتے اور پھول دوسرے درجے کے پہلے مرتبے میں سرد ہیں بعض پہلے درجے میں سرد وخشک سمجھتے ہیں بعض نے یوں لکھا ہے کہ پہلے درجے میں سرد اور دوسرے درجے میں خشک ہیں اور پھول کو سرد و تر دوسرے درجے میں کہا ہے



اور جبل کو پہلے درجے مین سرد و تر مانا ہے اور بعض نے تری و خشکی مین معتدل بتایا ہے بعض کہتے ہین کہ
ہر ایک تلخ چیز گرم ہوتی ہے گو یہ سرد ہے اور درجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جوہر اس کا بہت مائی اور
ارضی ہے اور اس امر پر کہ یہ مائی ہے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ درخت اکثر پانی کے مقام پر پیدا ہوتا ہے

خواص و فوائد ملطف ہے دل و دماغ گرم کو قوت بخشتا ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے درد سر کو دور کرتا
ہے رعد کو نافع ہے خفقان اور تشنگی اور ضعف معدہ اور تپ محرق اور تپ صفراوی اور تمام امراض گرم کو
مٹاتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اس کے پھولون کا عرق پھولون کے سفوف سے زیادہ و لطیف ہے اور
اسکے پتونکے عرق سے زیادہ دافع ہے اس کے پتون کا سفوف قابض و رادع ہے اسکے پتون کا عصارہ بلغم و
صفرا و سودا کو دستون کی راہ نکالتا ہے مرگی اور تپ دلرزہ کو دفع کرتا ہے جگر کا سدہ کھولتا ہے یرقان کو
مٹاتا ہے طحال کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اختناق رحم اور درد مفاصل اور نقرس اور بچھو کے زہر کو دور
کرتا ہے اور زہر ہلی دوائون کا اثر دفع کرتا ہے اس کے پتے پیکر گرمی کے اورام اور زخمون پر لیپ کرنے
سے فائدہ پہونچاتے ہین کسی مقام سے خون جاری ہو تو تازہ پتون کے لیپ سے بند ہو جاتا ہے اس کے
پتون کی راکھ بھی یہی نفع بخشتی ہے [illegible] خون اور پتون کو جوش کرکے اس مین بیٹھنے سے اعضا کے فساد
کو بہت فائدہ پہونچتا ہے اور اس کے پتون کے جوشاندے سے سر کو دھونے سے سر کی بفا اور بھوسی
دور ہو جاتی ہے اس کے پھولون کے سونگھنے سے گرم دل و دماغ کو طاقت پہونچتی ہے اور ران کو پیکر
لگانے سے گرمی کا درد سر جاتا رہتا ہے اس کے تازہ پتون کو کچل کر پانی نکال کر کان مین ٹپکانے سے
درد سر کو بہت نفع پہونچتا ہے کان کی رطوبت اور پیپ کو [illegible] ہے اس کے پتون کے جوشاندے
سے یا عصارے سے غرغرہ کرنے سے حلق کی جونک نکل جاتی ہے اس کے تازہ پتون کو بچھا کر ان پر سونے
سے جگر اور دل کی حرارت مٹ جاتی ہے اس کے پتون کے خواص مین سے یہ بات ہے کہ تپ محرقہ ہو
یا صفراوی کے مریض کے تلے بچھا دین تو بہت نفع پہونچے مریض سرسام کو بھی ان کے فرش پر سلانا
مفید ہے بچھو کاٹ کھائے تو وہان اس کے پتون کا لیپ کرنے سے نفع ہوتا ہے اگر بچھو کے
کاٹنے سے قبل اس کے پتون کا جوشاندہ پی لیا جائے اور بعد اس کے بچھو کاٹے تو کچھ اثر نہ ہو اس
کے تازہ پتون اور پھلون کے پینے سے خون کے دست بند ہو جاتے ہین سوکھے پتون کا سفوف
تھوڑی سی کالی مرچون کے ساتھ پھانکنے سے قولنج کو نفع پہونچتا ہے اور ان پتون کا جوشاندہ و
سکنجبین کے ساتھ پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے اور ان کے جوشاندے سے گرمی کے نقرس اور
گرمی کی تپ اور چوتھیا کو نفع پہونچتا ہے اس کی لکڑی کی راکھ نزف الدم کے واسطے مفید ہے سرکے
کے ساتھ ہر قسم کے سوجن اور نملہ اور ورم پستان اور ورم اعضائے ظاہری اور چیچک و دیگر اورام
گرم کے واسطے نافع ہے اس کے گوند کو آنکھ مین لگانے سے جلا آتی ہے کیونکہ اس مین جلا زیادہ
ہے بصارت کا ضعف جا کر تیز ہو جاتی ہے آنکھ دکھنے آئے تو اس کے پھولون کو پیکر چھڑکین
اس کے پھولون کو نچوڑ کر رس نکال کر پینے اور سونگھنے سے دل کو قوت پہونچتی ہے۔

اسکے پھولون کا روغن کہ بطور روغن گل کے تیار کرتے ہین سرد رطوبت کو خشک کرتا ہے سر کے درد کو تسکین دیتا ہے خون کا غلبہ توڑتا ہے اسکے پینے سے گرم ابخرے سر کی طرف نہین چڑھتے اسکے لیپ سے گرمی کا درد سر جاتا رہتا ہے بعض افعال مین قائم مقام روغن گل کے ہے۔ اسکے پتون کا پانی اکثر امراض مین کاسنی کے پانی اور ماء الشعیر سے زیادہ نفع پہونچاتا ہے چھ تولہ کے قریب اسکو پینے سے جگر کا سدہ دفع ہوجاتا ہے اسکی لکڑی کی چھال تنور پر لگانے سے صحت ہوتی ہے ابن زہر نے لکھا ہے کہ بید سادہ کے پتون کا پانی مکان مین چھڑکنے سے مکھیان بھاگ جاتی ہین۔ **مضر** کولا اور رحم **مصلح** گلاب اور شکر **بدل** پھولون کا بدل مینڈھی کے پھول اور پتون کا بدل ریباس اور گل نیلوفر **مقدار خوراک** پتے ۳۰ ماشہ سے سات ماشہ تک پانی دو تولہ چار ماشہ سے پانچ تولہ دس ماشہ تک۔

عرق بید سادہ

اسکا عرق خفقان گرم اور حچیچک کی تپ اور گرم و تیز تپ اور تپ دق کو نافع ہے خونی دستون کو بند کرتا ہے یہ عرق پھولون سے بھی تیار کرتے ہین اور پتون سے بھی پھولون کا عرق تمام افعال مذکورہ مین پتون کے عرق سے قوی ہو

بیدمشک (ف)

غلاف ملجی (ع)، بہرامج (ر بمانی)

صفات وشناخت شیخ نے قانون مین بہرامج مین لکھا ہے کہ وہ ریاحین کی قسم سے ہے اور گیلانی کے نزدیک بہرامج کا اطلاق بیدمشک پر ہوتا ہے اور شیخ کی مراد بہرامج سے شاید ور چیز ہو ورنہ بیدمشک ایک نہایت کارآمد چیز ہے خاصکر تقویت قلب اور تپہاے شدید الاعراض مین اسکے منافع بیان نہین ہو سکتے الغرض ایک درخت ہے کہ بید سادہ کی طرح ہوتا ہے اور اُسی کی قسم سے ہے مگر اُس سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے بعض نے لکھا ہے کہ اسکا درخت درخت انار کے قد ون مین پہونچ جاتا ہے اسکے پتے بید سادہ کے پتون سے نازک اور چوڑے ہوتے ہین اور لمبائی کم ہوتی ہو پھول پتون کے نکلنے سے قبل آتا ہے جو ایک انگلی کے برابر لمبا اور ربلوطی شکل ہوتا ہے بعض کی شکل بلی کے ہاتھ کی سی ہوتی ہے اور پر لمبا لمبا روان ہوتا ہے اسلیے بہت نرم مخملی ہوتا ہے سر پر چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہین رنگ زرد و سرخی مائل اور بعض کا سیاہی یا سفیدی مائل ہوتا ہے اور اس مین خوشبو آتی ہو خاصکر جس مین جسقدر زردی زیادہ ہوتی ہے اور روان غالب ہوتا ہے اس مین اُسی قدر خوشبو غالب ہوتی ہے **طبیعت** سرد و تر ہے جالینوس نے ایسا ہی کہا ہے ایک گروہ نے پہلے درجے مین گرم اور مائل بخشکی جانا ہے اور بعض نے معتدل کہا ہے مگر جالینوس کا قول نہایت صحیح ہے پس سردی وتری اسکے پہلے درجے مین ہے

خواص و فوائد لطافت پیدا کرتا ہے دماغ کا سدہ اگر خفیف ہو تو اُسے کھولتا ہے گرمی کے درد
سر کو تسکین دیتا ہے دل و دماغ کو قوت پہونچاتا ہے طبیعت کو خوش و خرم رکھتا ہے روح میں نشاط
لاتا ہے دل کے لیے بہت مفید چیز ہے مواد گرم کے بخارات سے سر میں درد ہوتا ہے تو اس سے
جاتا رہتا ہے ملین شکم ہے پتون میں بہت موثر ہے اسکے پھولون کے سونگھنے سے دماغ میں قوت
اور تازگی آتی ہے مرۂ صفرا کی وجہ سے درد سر ہو تو اسکے پھول کے سونگھنے سے جاتا رہتا ہے
گرم مزاجون کو فائدہ پہونچاتا ہے اسکے پتون کے پانی سے یا جوشاندے سے غرغرہ کرنے سے حلق کی
جونک نکل جاتی ہے اسکے پتون یا اسکی راکھ کو سرکے میں ملا کر لیپ کرنے سے نملہ کو فائدہ پہونچتا ہے
اسکے لیپ سے پستان کا ورم اور پھنسیان جو گرمی سے ہون جاتی رہتی ہین اسکے تازہ پتونکے لگانے
سے نزف الدم کو صحت ہوتی ہے اسکی راکھ بھی خون جاری کو روکتی ہے اسکی شاخون اور پتون کو
جوش دیکر اُن میں بیٹھنے سے اعضا کا فساد رفع ہوتا ہے اور اسکے جوشاندے سے سر کو دھونے سے
سر کی بھوسی جاتی رہتی ہے اسکے پھول اور پتون کو سر پر لگانے سے سر کا درد دور ہوتا ہے اسکے
پتون کو بچھا کر اسپر حرارت جگر و قلب اور تپ دموی و صفراوی کے مریض کو سلانے سے نفع ہوتا
ہے اسکے تازہ پتون کو گھونٹ چھان کر پینے سے خون کے دست بند ہوتے ہین یرقان کو نفع پہونچتا
ہے اسکے پھولون کا روغن اس طرح تیار کرتے ہیں جس طرح بنفشے کے پھولون کا تیار کرتے ہین اگر بادام
کی مینگون کو اُن میں بسا کر اُنسے تیل کھینچا جاوے تو زیادہ لطیف ہو یہ روغن سرد و تر ہے خشکی پیدا
کرتا ہے گرمی کے درد سر کو بند کرتا ہے دماغ کی طرف بخارات کا چڑھنا روکتا ہے اگر خون میں بہت
جوش اور غلیان پیدا ہو جاوے تو اس روغن کے پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے مضر کولا اور مصلح
گلاب اور شکر **مقدار** پتے ۳ ماشہ سے سات ماشہ تک پانی پتون کا [illegible] تو چار ماشہ سے
پانچ تولہ دس ماشہ تک۔

عرق بید مشک (ف)

ماء البہرامج (ع)

بید مشک کا عرق اعتدال کے ساتھ گرم و تر ہے گلاب اور بید سادہ کے عرق سے کل افعال میں
قوی ہے زیادہ تر عرق ہی مستعمل ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے ملین شکم ہے گرم مزاج میں باہ
کو طاقت بخشتا ہے اور آنتون اور معدے کو اس سے طاقت حاصل ہوتی ہے گیلانی کہتا ہے
کہ یہ گلاب سے بھی زیادہ لطیف ہے ہر مفرح اور مقوی گرم مزاج چیز سے یہ افضل و اعلےٰ ہے
گرمی و سردی کے اُس درد سر کو تسکین پہونچاتا ہے جو بغیر مادے کے ہو دل کے لیے نہایت
موثر چیز ہے ضعف دفع کرتا ہے ہر قسم کا خفقان دور کرتا ہے **بدل** عرق نیلوفر
یا عرق بید سادہ

بیر (مع)

بکسر بائے موحدہ و یائے مجہول و رائے مہملہ موقوف - کنار (ف)، بنق (ع)

صفات وشناخت ایک خاردار درخت کا پھل ہے اس کے درخت کو بیری ہندی میں اور سدر عربی میں اور درخت کنار فارسی میں کہتے ہیں یہ درخت بیس سے پچاس فٹ اونچا ہوتا ہے اسکا تنہ چھوٹا لکھڑا اگر بہت سیدھا نہیں ہوتا ہے اسکی گولائی چھ سے آٹھ اور کبھی کبھی دس فٹ کی ہوتی ہے اس کی بہت سی شاخیں چاروں طرف پھیلتی ہیں اسکی چھال آدھ انچ موٹی گہری بھوری اور اکثر کالے رنگ کی ہوتی ہے اس میں چھوٹی چھوٹی دراریں ہوتی ہیں جو چھال کے پار نکل جاتی ہیں پھاگن اور چیت میں اُسکے پرانے پتے گرجاتے ہیں اور نئے نکلتے جاتے ہیں اساڑھ ساون میں اسکے پتے دوبارہ نکلتے ہیں اکثر چیت سے جیٹھ تک اس کے پھول آتے رہتے ہیں مگر دوسرے موسموں میں بھی پھول لگتے ہیں کسر سے پھاگن تک اسکے پھل پکتے ہیں اسکی ڈالیوں کے انتہا کے حصے لٹک جاتے ہیں اسکی چھوٹی اور بڑی ٹہنیوں میں دو دو کانٹے لگتے ہیں اُن میں ایک سیدھا اور دوسرا مڑا ہوا ہوتا ہے اسکے پتے اوپر کی طرف سے اکثر گہرے ہرے رنگ کے اور چکنے ہوتے ہیں اور نیچے کی طرف سے کچھ سفید ہوتے ہیں شکل میں کچھ لمبے گول ہوتے ہیں اسکے گچھے ہرے پیلے پھول لگتے ہیں اسکے پھل گول اور کچھ لمبے ہوتے ہیں اول رنگ ہرا ہوتا ہے پک جانے پر زرد یا نارنجی یا لال رنگ کے ہو جاتے ہیں بہتر وہ ہے جو بڑا ہو گودا اس میں زیادہ ہوگا اور شاداب ہو رنگ اُس کا زرد یا سرخ ہو گٹھلی چھوٹی ہو مزہ شیریں ہو کھٹ مٹھا اور ترش بھی ہوتا ہے بہت قسم کا ہوتا ہے مگر بہتر وہ ہے جسکو کالا پوندا کہتے ہیں اور قلمی ہوتا ہے یہ جب پک جاتا ہے درمیان سے پھٹ جاتا ہے خوب اور شیریں اور مزہ دار اور شاداب اور بڑا اور موٹا ہے تجربے سے دیکھا گیا ہے کہ اگر بیری میں پیوندی درخت کا پیوند لگایا جائے تو بڑے میٹھے بیر پیدا ہوتے ہیں بیر کی گٹھلی سخت ہوتی ہے اور اس میں اکثر دو مغز ہوتے ہیں اس کے درخت میں ایک قسم کا گوند اور لاکھ لگتی ہے اسکی چھال میں سے لال رنگ نکالا جاتا ہے بیر کی گٹھلی کی مینگ میں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اطبا کے عرف میں مطلق سدر سے مراد پسے ہوئے پتے ہیں اس کا پتا وہ بہتر ہے جو سبز ہو اور تھوڑا ہی عرصہ اس کی خشکی کو گذرا ہو بیر جنگلی اور باغی دو قسم کا ہوتا ہے باغی کا درخت بڑا اور کم خار ہوتا ہے پھل بھی بڑا اور لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے ایک اور قسم کا بھی جنگلی ہوتا ہے جسے جھڑ بیری کا بیر کہتے ہیں یہاں جنگلی سے وہ مراد نہیں ہے۔ **طبیعت** پہلے درجے کے درمیان میں سرد و خشک ہے گیلانی نے پہلے درجے میں سرد اور دوسرے میں خشک لکھا ہے خشک پھل کی سردی تر و تازہ پھل سے کم ہے بعض نے یوں بیان کیا ہے کہ بستانی تازہ پھل پہلے درجے میں سرد و تر ہے اور بستانی خشک پھل پہلے درجے میں سرد و خشک ہے شیریں پھل میں سردی کم ہوتی ہے اور مائل بہ ترشی میں سردی زیادہ ہوتی ہے اور کھٹ مٹھا معتدل ہے بعض نے شیریں پھل کو پہلے درجے میں گرم جانا ہے اور بعض نے اس کو خشک بھی پہلے درجے میں بتایا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیریں پھل دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیریں پھل گرمی و خشکی میں

معتدل ہے بعض نے جنگلی و بستانی دونو کو گرم و خشک مانا ہے لکڑی پہلے درجے مین سرد اور دوسرے مین خشک
ہے اسکے پتے سرد و خشک ہین اور بعض نے معتدل جانا ہی۔

خواص و فوائد پکے ہوے بیر سے خون کم بنتا ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے مگر جس قدر خون بنتا ہے اچھا بنتا ہی
حرارت غریبہ کو بجھاتا ہے اس مین بہت مخفی قوت تحلیل بھی ہے اور بہت کم قبض ہے اور جتنا شیرین اور
پکا ہوا زیادہ ہوتا ہے اُس مین قبض کم ہوتا ہے البتہ خشک بہت قابض ہے اور دست بند کرتا ہے
اور تفتیح کرتا ہے کہ تر و خشک بیر دونون لطافت و خشکی پیدا کرتے ہین اور یہ بات اس کے درخت
کے دوسرے اجزا مین بھی ہے اور یہ مناسب ہے کہ سوکھے پھل کو کھانا کھانے سے پہلے کھائین کہ بھوک
پیدا کرتا ہے معدے سے جلد تلے اُتر جاتا ہے زیادہ بیرون کے کھانے سے بدہضمی اور ہیضہ پیدا ہو جاتا
ہے ترش اور پکا ہوا بیر دماغ پر ابخرے نہین چڑھنے دیتا صفرا کو دفع کرتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے معدے
اور آنتون کو قوت دیتا ہے میٹھے بیرون کا پانی ساڑھے تین تولہ سے چودہ تولہ تک پینے سے وہ صفرا
جو معدے اور آنتون مین جمع ہو دستون کی راہ نکل جاتا ہے اور معدے کی حرارت غریبی دفع ہو جاتی
ہے اس مین کھانڈ ملالین تو زیادہ نفع دے یہ پانی سدہ بھی کھولتا ہے آنت اور معدے کے کیڑے
مارتا ہے اس کے ستو پرانے صفراوی دستون کو بند کرتے ہین اس طرح تیار کرتے ہین کہ پکے ہوے بیرون کو
سکھا کر گٹھلی دور کرکے پیس کر رکھ لین پانی مین گھول کر اور شیرین کر کے پیا کرین یہ ستو قرحۂ امعا اور تپ تیز
کے لئے بھی نافع ہین بھوننے سے بہت قابض ہو جاتے ہین خاصکر ترش اگر ضعف معدہ کی وجہ سے
دست آتے ہون تو اس کے ستوؤن سے بند ہو جاتے ہین ان کا سیلان رک جاتا ہی سرد پانی کے ساتھ
اسکے سفوف کو پھانکنے سے معدے کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے بیرون کو جوش دیکر اس پانی کے پینے یا
اُس سے حقنہ کرنے سے دست بند ہو جاتے ہین کچا اور ترش بیر قبض پیدا کرتا ہے معدے کو قوت پہونچاتا ہی
پھیکا بیر رطوبت غریبہ سے خالی نہین اگرچہ سوکھ جاوے اسکے کھانے سے بالطبع آنتون مین سردی پیدا ہو جاتی
ہے اور بالعصر دست آتے ہین اگر معدے مین خلط لزج پاتا ہے تو اسکو نیچے اتار دیتا ہے جیسا کہ اُن
اشیا کا حال ہے جو سرد ہوتی ہین اور خشکی اُن مین زیادہ ہوتی ہے چنانچہ ہڑ مین اسی وجہ سے دست
لاتی ہے جب معدے اور آنتون سے ملتی ہین تو نچوڑ کر مادے کو نکال دیتی ہے کچا بیر قابض اور لزج
اور نفاخ ہے دودھ پیتے ہوے بچے کو گرمی کے موسم مین تشنگی کا عارضہ ہو جاوے تو چند دانے سوکھے
ہوے بیر کے پانی مین بھگو دین اور روز ذرا سا اس مین سے پلائین بالکل تشنگی جاتی رہے ہے جو اسکی
گٹھلی کو گلاب مین بھگو دین بعد اس کے بو مین تو پتون اور پھل سے گلاب کی بو آتی ہے۔ اس کے
پتے قابض لطیف ہین خشکی پیدا کرتے ہین بعض نے کہا ہے کہ اسکے پتون مین قوت تحلیل اور قبض
لطیف ہے ان کی دھونی سے ہواے وبائی صاف ہوتی ہے چیچک کو نفع ہوتا ہے ان کا لیپ
گرم اورام کو مفید ہے اور انکے جوشاندے کا پاشویہ دماغ پر ابخرے نہین چڑھنے دیتا اس کے
پتونکے پانی سے بدن دھوئین تو میل کچیل صاف ہو جاوے بال گرنے سے رک جائین اسکی لکڑی کا برادہ

نفث الدم کو مٹاتا ہے قرحۂ امعا اور اُن دستون کو کہ ضعف معدہ سے ہون نافع ہے استسقاے زقی
اور تاپ تلی کو دفع کرتا ہے اسکا حقنہ آنتون کے زخم کو مفید ہے چیچک وغیرہ گرم قسم کے زخم پر اُسکو
چھڑکنا فائدہ کرتا ہے اسکے گوند کا لیپ خراز کو نفع دیتا ہے۔ اسکی گٹھلی کی مینگ دموی اور صفراوی
تیز بخارون کی حرارت دور کرتی ہے قے اور چیچک کو نافع ہے پیاس کو بجھاتی ہے اسکی گٹھلی بہت
قابض ہے اسکو پیسکر ہڈی کے ٹوٹے ہوے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اسکی گٹھلی کو کوٹ کر جوش
کرین یہانتک کہ پانی گاڑھا ہوجاے اسکو ہڈی کے ٹوٹے ہوے مقام اور اُکھڑے ہوے عضو پر
اور عضلات کی چوٹ پر لگانا نافع ہے بلکہ بچون کے پانوؤن پر اسکے ملنے سے جلدی چلنے لگتے ہین
حمام مین جاکر اسکے پھول یا گوند کو بدن پر ملنے سے تپی کو فائدہ پہونچتا ہے اسکے لیپ سے اورام
گرم مین نرمی آتی ہے تحلیل ہوجاتے ہین اسکی جڑ کے ریشے زمین سے نکالکر تھوڑا سا اوپر سے
چھیلکر خوب دھوکر پھر تھوڑے پانی مین اتنا جوش دین کہ قوت پانی مین نکل آوے اور پانی گاڑھا
اور سرخ رنگ ہوجاے اسکو چھانکر پی لین اس سے قوت پیدا ہوتی ہے بدن موٹا ہوتا ہے
رخسارون کا رنگ عمدہ ہوجاتا ہے اس سے غذائیت بھی بہت حاصل ہوتی ہے اکثر ہندو فقیر اور
جوگی اسکو پیتے رہتے ہین مضر سرد و بلغمی مزاج والون کو اور جنکی آنتین کمزور ہون اور سر کو بھی
مضر ہے مصلح سر کے لیے کتیرا اور باقی کے لیے شہد اور مصطگی بہتر یہ ہے کہ گرم مزاج والا بھی اسکے
کھانے کے بعد سکنجبین چاٹ لیا کرے مقدار خوراک دو تولہ تک۔

وید کہتے ہین کہ بیر میٹھے کسیلے کھٹے مشتہی گرم قابض ہضم ہونے مین بھاری اور کچھ ملین ہین خشکی اور
تھکاوٹ مٹانے کے لیے پُرانے بیر کھلانا چاہئین یہ ہضم ہونے مین ہلکے ہین صفراوی امراض
مٹانے کے لیے اسکی مینگ کھلانی چاہیے مصری کی چاشنی مین لوناب اور بیر کی مینگ ملا کے
چٹانے سے خالی ابکائی یا جی متلانا مٹتا ہے تپ مین صفراوی تشنگی مٹانے کے لیے اسکی مینگ اور
ملٹھی کے سفوف کو تھوڑا تھوڑا منھ مین ڈالتے رہنا چاہیے۔ دھوپ مین سکھاے ہوے بیر اور
اسکی جڑ کواونٹا کے صفراوی تپ مین پلانا چاہیے جنگلی بیر کھانے سے خون صاف ہوجاتا ہے
آدھے پکے ہوے بیرون کے نون مرچ اور زیرہ لگا کے کھانے سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے
اسکے درخت کی چھال کا جوشاندہ پلانے سے دست بند ہوتے ہین تپ مٹانے کے لیے بھی
چھال کا جوشاندہ پلانا چاہیے براہمی کے ساتھ اسکی جڑ کی چھال کا جوشاندہ بنا کے پلانے سے
ضعف دفع ہوتا ہے پرانے زخمون اور پھوڑون پر چھال کا سفوف چھڑکاتے ہین یا لیپ
کرتے ہین پیشاب نکلتے وقت جو درد ہوتا ہے اسکو مٹانے کے لیے اسکے پتون کو پیس کر
نل اور عضو تناسل اور پشت کے نیچے کمر مین لیپ کرنا چاہیے دست بند کرنے کے لیے پکے
بیر کھلانا چاہیے درخت گولا اور درخت بیری کے کچھ پتے پیس کے لیپ کرنے سے بچھو کا
زہر اُترتا ہے پھوڑے اور ریپ دار پھوڑے اور سرطان جلدی پکانے کے لیے بیری کے

کچے پتے پیکر گرم کرکے لیپ کرنا چاہیے اسکی اور ببول کی جڑ کی چھال کا خیساندہ یا جوشاندہ لیکر اس سے کلیاں کرنے سے منہ کے چھالے مٹتے ہیں آتشک سے یا رسکپور وغیرہ دوائوں سے جو منہ میں چھالے ہوجاتے ہیں انکو مٹانے کے لیے ان دونوں کی چھال کے جوشاندہ یا خیساندہ سے کلیاں کرنا چاہیے پتوں کو پیکر کنپٹیوں پر لیپ کرنے سے نکسیر بند ہوتی ہے اسکے اور نیم کے پتوں کو پیس کے لگانے سے بال بڑھتے ہیں اسکے کچے پتوں کو لیموں کے رس کے ساتھ پیس کے لیپ کرنے سے بخار کی گرمی مٹتی ہے اسکے پتوں کو چٹنی کی طرح گاڑھا پیس کے سیندھا نمک ملاکے اسکو گھی میں تل کے کھلانے سے گلے کا بیٹھ جانا، کھانسی اور دمہ مٹتے ہیں۔ اسکے پتوں پر تیل کا لیپ کرکے دھوپ میں سکھاکر دودھ میں بھگو کر انکا دھومرپان کرانے سے معمولی کھانسی اور کنٹھ کھانسی مٹتی ہے اسکے اور نیم کے پتے پیس کے لگانے سے ناسور مٹتا ہے اسکے تین ماشہ پتے اور دو ماشہ زیرہ پانی سے پیس کے پلانے سے دست بند ہوتے ہیں۔ بیر کی گٹھلی کی مینگ کو گڑ کے ساتھ کھانے سے منی گاڑھی پڑتی ہے اسکے پتوں کو پیس کے ملنے سے کمر کا بادی کا درد مٹتا ہے اسکی گٹھلی کو نیلوفر کو دودھ کے ساتھ پیس کے کئی بار ملنے سے آگ سے جلے ہوئے کا داغ مٹتا ہے بیر کی گٹھلی کے باہر کے چھلکے کو گڑ کے ساتھ کھانے سے سب قسم کی چیچک پک جاتی ہے

بیر ایسٹ (انگلش)

سری وائی سیئی (لاطینی)

صفات وشناخت بیر ایک قسم کی شراب ہے جو بارلی (یعنی ولایتی جو) کے سڑانے سے حاصل ہوتی ہے اور اس اناج کو پانی میں بھگوتے ہیں جب دانے پھول کر نرم ہوجاتے ہیں تو انکو اکٹھا کرکے ایک جگہ رکھدیتے ہیں جب یہ پھوٹنے شروع ہوجاتے ہیں تو انکو پھیلا دیتے ہیں اس طریقے سے ایک نائٹروجن دار مرکب جس کو خمیر کہتے ہیں پیدا ہوجاتا ہے جب پانی کے ہمراہ ملاتے ہیں تو اسی کے سبب سے اس اناج میں خمیری کیفیت پیدا ہوتی ہے اور جب یہ کیفیت خوب ہونے لگتی ہے اور جھاگ آجاتے ہیں تو خمیر کو شراب سے علحدہ کرلیتے ہیں بہت گاڑھا نیم سیال ہوتا ہے جھاگ دار زرد رنگ کا قدرے سبزی مائل اور خوردبین کے دیکھنے سے اس میں چھوٹے چھوٹے گول یا بیضوی دانے نظر آتے ہیں گویا عالم نباتات کی ابتدائی صورت یا پیدائش ہے ذائقہ تلخ اور جی متلانے والا۔

خواص و فوائد محرک ہے خراب قسم کے بخاروں میں جب کمال ضعف ہوگیا ہو تو یہ دوا دیتے ہیں خصوصاً ایسی صورتوں میں جب علامات سوزش کی وجہ سے شراب نہ دے سکتے ہوں اس کا پولٹس محرک اور دافع عفونت ہے چنانچہ سڑے اور بدبودار زخموں پر لگانے سے بہت نفع ہوتا ہے **مقدار خوراک** آدھے فلوئڈ اونس سے ایک فلوئڈ اونس تک کیمفر مکسچر یا پیپرمنٹ واٹر کے ساتھ

بیربری لیوز (انگلش)

یوری ارسائی نولیا (لاطن)

صفات وشناخت یوواارسائی کا چھوٹا سا پیڑ بجزائر ادہ خود رو ہوتا ہے اس کے پتوں کو
خشک کرکے دوا استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ شکل جس سے شاخ میں لگے رہتے ہیں بہت چھوٹا ہوتا
ہے شکل میں بیضوی اور کراری اور اوپر کی جانب صاف اور چمکدار نصف انچ سے پون انچ طول میں نیچے
کی سطح پر باریک جال ہوتا ہے کنارے ثابت اور ذائقہ بہت کسیلا اور جب سفوف کریں تو بو ہلکی
چائے کے مانند

خواص وفوائد قابض اور مدر ہیں۔ مثانہ اور گردے کے امراض کہنہ میں بڑی مفید دوا ہے مگر
اسکو بڑی مقدار میں اور عرصہ دراز تک دینا لازم ہے پتوں کا عصارہ ایک یا دو ڈرام تک دن بھر میں
کئی بار کرکے دیں ایک حصہ پتوں کو اٹھارہ حصہ پانی میں دو گھنٹہ تک بھگو کر اسقدر جوش دیں کہ سولہ
حصہ رہجائیں چھان لیں اور اس میں سے دو دو حصہ چار مرتبہ پلائیں۔

بیربہوٹی (ھ)

بکسر بائے موحدہ و یائے تحتانی معروف و رائے مہملہ موقوف و بائے موحدہ دوم مفتوح و ہا مضموم و واو
مجہول و کسر تائے ہندی و یائے معروف۔ کرم مخمل (ف)

صفات وشناخت ایک کیڑا ہے کہ نہایت سرخ ہوتا ہے ابتدائے برسات میں پیدا ہوتا ہے
اور پھر نہیں ملتا اُسپر سُرخ رواں اسقدر ہوتا ہے کہ مثل مخمل سرخ کے معلوم پڑتا ہے اسکے آٹھ پاؤں باریک
ہوتے ہیں جب ہاتھ لگاتے ہیں تو پاؤں سکوڑ کر سُست پڑجاتا ہے چھوٹا بڑا مٹر کے برابر اور اس سے
بڑا بھی ہوتا ہے تذکرۃ الہند وغیرہ میں اسکو عروسک لکھا ہے مگر میرے نزدیک محقق نہیں ظاہرا عرب و
فارس میں نہیں ہوتا عروسک ایک اور کیڑا ہے گول سُرخ رنگ اُسپر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اور بیربہوٹی
پر سیاہ نقطے نہیں ہوتے عربی میں عروسک کا نام طبنوش ہے افعال و خواص میں ذراریح یعنی تیلیا
مکھی کی طرح ہے اور اکثر صنوبر کے درخت پر رہتا ہے اگر عروسک نملے تو ذراریح اُسکی جگہ کام میں
لائیں صنوبر کے درخت پر ایک اور بھی کیڑا رہتا ہے اور ذراریح کی طرح تیز ہے لیکن رنگ اسکا سبز
ہوتا ہے اور جسکو شیرازی میں عروسک کہتے ہیں اُس کا رنگ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ
میں نے بیان کیا اور بیربہوٹی کیڑا درخت صنوبر پر نہیں رہتا بلکہ کھیتوں کی زمین میں
رینگتا پھرتا ہے **طبیعت** تالیف شریفی اور تحفہ سعیدی میں گرم تیسرے درجے
میں اور تر دوسرے درجے میں لکھا ہے بعض دوسرے درجے میں گرم و تر اور بعض تیسرے
درجے میں گرم و خشک بتاتے ہیں اور بعضوں نے گرم تیسرے درجے میں اور خشک پہلے
درجے میں لکھا ہے یہی صحیح ہو

بیر

خواص وفوائد اسکے پاؤن دور کرکے ایک عدد کو پان میں رکھکر کھانیمن فالج ولقوہ وغیرہ کو نافع ہے اسکا طلا مقوی باہ ہے ذکر کو فربہ اور دراز کرتا ہے شہد اور کیچوؤن کے ساتھ پیسکر ذکر پر لیپ کرنے سے نعوظ زیادہ پیدا ہوتا ہے امساک کے لیے بھی نہایت مفید ہے اس کا تیل نہایت قوی ہے جسکو ذکر پر طلا کرنے سے وہی فوائد حاصل ہوتے ہین امساک کے دوسرے نسخون مین بھی شامل کیا جاتا ہے بیر بہوٹی کو گائے کے گھی مین پیسکر ذکر پر طلا کرنے سے لذت جماع حاصل ہوتی ہے - مجلوق کو بھی مفید ہے اسکا کھانا خون مین جوش پیدا کرتا ہے دکن کی عورتین ایک عدد بیر بہوٹی جو تری اور پان وغیرہ کے ساتھ کھاتی ہین بدن اور منھ کا رنگ نکھر جاتا ہے اگر عورت کا حیض بند ہو تو بیر بہوٹی کا نذی کیمو مین ملین جب تمام کیمو مل جاے تو عورت کو سنگھائین حیض کھل جائیگا حکیم نور الاسلام صاحب کی بیاض مین ہے کہ بیر بہوٹی کو گلاب مین پیسکر روئی تر کرکے بتی بنالین اور راس کو چراغ مین جل سکے تیل کے ساتھ جلائین تمام مکان سرخ معلوم ہوگا اور جماع کرینگے تو انزال نہوگا - بیر بہوٹی گائے کی چھاچھ مین پیسکر فرج مین لگانے سے رطوبات کا نکلنا رک جاتا ہے **مضر** حلق کو اذیت دیتا ہے **مصلح** روغن بدل کیچوے یا جونک بتاوین **مقدار خوراک** ایک عدد -

بیسم

بکسر باے موحدہ وسکون یاے تحتانی وکسر سین مہملہ وسکون میم

صفات وشناخت ایک پھل ہے چھوٹی سی [illegible] کے برابر اسکا قد ہوتا ہے رنگ اسپر بہت ہوتا ہے دوسرے پھلون کے موسم مین آتا ہے اور جاڑون کے درمیان تک رہتا ہے اسکے درخت کا قلم سیب یا ناشپاتی یا بلوط یا بیدیا شاہ بلوط سے لگتے ہین اور کثرت سے پایا جاتا ہے زیادہ تر پیوند سیب یا بہی سے لگایا جاتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین سرد وخشک ہے -

خواص وفوائد دست اور قے بند کرتا ہے خون کو روکتا ہے خفقان کو مٹاتا ہے معدہ اور دماغ کو قوت دیتا ہے شہد کے ساتھ لگانے سے ورم تحلیل کرتا ہے اسکو جوش دیکر پینے سے گرم زہرون کو بہت فائدہ پہونچتا ہے اسکے جوشاندے سے کلیان کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہین اگر رحم سے خون جاری ہو اور رک نہ سکے تو اسکے جوشاندے سے آبزن کرانا چاہیے بواسیر کا خون بھی اسکے جوشاندے مین بیٹھنے سے رک جاتا ہے اسکے درخت کے پتے تازہ زخمون پر باندھنے سے درست ہوجاتے ہین **مضر** اسکو زیادہ کھانے سے سدے پیدا ہوجاتے ہین پیشاب سختی سے آنے لگتا ہے **مصلح** روغن بادام **بدل** بلوط اور مازو **مقدار خوراک** تین تولہ سے ۴ تولہ چار ماشہ تک -

بیکل

بکسر وفتح باے موحدہ وسکون یاے تحتانی وفتح کاف وسکون لام

صفات وشناخت اسکی دو قسمین بتاتے ہین ایک قسم کو ذنی اور دوسری قسم کو ناگ ذنی کہتے ہین ایک صحرائی درخت ہے کہ خاردار ہوتا ہے پتے اسکے لیمو کے پتون کی طرح ہوتے ہین لیکن اول کا پتا بڑا ہوتا ہے اور دوسرے کا چھوٹا اور اسکے پتے منقش ہوتے ہین اور پتون کے کنارے سُرخ اور کنگرہ دار ہوتے ہین شاخین سفید پھول بیری کے پھول کی طرح اور خوشہ دار اور پھل گولر کی طرح جسکا رنگ نیلا ہوتا ہے اور ایک قسم کا پھل کوکے پھل کی طرح بھی ہوتا ہے پھل کے اندر دو بیج جڑوان ہوتے ہین درخت کی چھال پر سفید بھوسی بہت ہوتی ہے جو ہوا کے ساتھ اُڑتی ہے پہلی قسم کی بھوسی بہ نسبت دوسری قسم کے بہت سفید ہوتی ہے مزہ تیز ہے **طبیعت** تیسرے درجے مین گرم وخشک ہے۔

خواص وفوائد اسکے درخت کی چھال منی کو خشک کرتی ہے سیلان رحم کو بند کرتی ہے درد مفاصل کو مفید ہے پہلی قسم آنتون کے کیڑون کو مار ڈالتی ہے دوسری قسم بہت سبک ہے بلغم کو دفع کرتی ہے پیٹ بڑھ جائے تو اسکے پینے سے گھٹ جاتا ہے بادی امراض کے لئے بہت نافع ہے اسکا پھل پسینے کو روکتا ہے بدن کا میل صاف کرتا ہے اسکی چھال استسقا کو نافع ہے کہ چار ماشہ سے لیکر ایک تولہ تک پیکر مستسقی کو دینے سے تین چار روز کے بعد پیشاب بہت جاری ہوکر صحت ہوجاتی ہے۔

بیگن (ھ)

بفتح بائے موحدہ وسکون یائے تحتانی وفتح کاف فارسی وسکون نون - بادنگان (ف)، بادنجان (ع)
صفات وشناخت بیگن چار قسم کے ہوتے ہین دیکھتے ہین کہ سفید ہوتا ہے ہین سیاہ سے فوائد کم ہین اور یونانی سفید کو سیاہ سے بہتر جانتے ہین اور عمدہ وہ ہے جو نیا تازہ چھوٹا کم بیج جسکا اندر اور براق ہو اور گول ذرا طولانی ہو سفید قسم کا بیگن جو ہندوستان مین پایا جاتا ہے چھوٹا اور کم بیج ہوتا ہے چھلکا اسکا باریک ہوتا ہے وہ بھی عمدہ اور کم مضرت ہے لمبے بیگن کو چیپتا کہتے ہین اور گول کو مار وا اور بار دکو عمدہ جانتے ہین ریوان مین چھ سات سیر تک کا بیگن ہوتا ہے اور گول ہوتا ہے پودا اس معمولی بیگن کی طرح ہوتا ہی بیگن زمین پر لگا ہوتا ہے بیگن کو اس طرح پکانا چاہئے کہ اسکا چھلکا اور بیج کا دور کرکے یا چھلکا باقی رہنے دین اور چار پھانکین کرکے اندر اور آس پاس گودکر نمک پسا ہوا گدی جگہ پر ملدین یا ورق ورق کرکے نمک ملدین اور سنگے اوپر چن کر دو تین گھڑی تک سرد پانی مین بھگودین یہانتک کہ پانی سیاہ اور تیز مزہ ہوجائے اس پانی کو پھینک کر دوسری بار تازہ پانی ڈالدین جب یہ بھی سیاہ اور تیز مزہ ہوجائے تو اور پانی بدل دین اور یہان تک پانی بدلین کہ سیاہ اور تیز ہونا اسکا کم ہوجائے پھر خوب دھو کر موافق معمول کے روغن کے ساتھ پکالین تاکہ خوب گل جائے تنہا پکائین یا گوشت کے ساتھ اور علاوہ معمولی مصالحے کے جو پکنے کے وقت ڈالتے ہین گرم مصالح بھی ڈالین کبھی یون پکاتے ہین کہ بھوبھل مین دبا دیتے ہین جب خوب نرم ہوجاتا ہے تو اوپر کا چھلکا اتار کر اور ریشے دور کرکے ہاتھ سے ملکر نمک اور

مرچ اور نمک ملا کر اور کبھی بغیر نمک کے گھی میں پیاز سرخ کر کے اس میں بھون لیتے ہیں اور تھوڑا سا دہی
یا چھاچھ بھی پکتے میں ملا دیتے ہیں کبھی بھوبھل میں بھوننے کی جگہ پانی میں اُبال کر بھون لیتے ہیں اسے بھرتہ
کہتے ہیں اس طرح بینگن کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ ایسے بینگن کو جو بہت عرصے تک درخت پر رہا ہو یا سخت
پڑ کر گرم پڑ گیا ہو یا اس میں بیج بھرے ہوئے ہوں اور مدت ہو گئی ہو کھائیں ان بھوت پلتسا ساگر میں لکھا
ہے کہ اسکے پتے زہری ہوتے ہیں بینگن مرکب ہے انہی چیزوں سے (۱) جوہر ارضی سرد سے اسلئے
مزے میں قبض ہے (۲) جوہر ارضی گرم سے اسلئے کڑوا ہے (۳) جوہر ہوائی سے اسلئے پھیکا ہے
(۴) جوہر ناری سے اسلئے تیز ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور بعض تیسرے
درجے میں گرم و خشک بتاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ خشک چوتھے درجے میں ہے بعض نے تیسرے
درجے میں [illegible] لکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ جو بینگن تازہ ہو اور تلخ نہ ہو وہ سرد و خشک ہے اور پرانا بینگن
تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے بہرصورت جس میں تیزی و تلخی ہوتی ہے وہ گرم و خشک ہے اور
جس میں پھیکا پن غالب ہوتا ہے وہ سردی کی طرف مائل ہوتا ہے اور جس کے مزے میں قبض غالب
ہوتا ہے اس میں گرمی ہوتی ہے مقام پیدائش کی وجہ سے بھی مزاج بدل جاتا ہے جو گرم ملک میں ہوتا ہے
وہ گرم و خشک ہوتا ہے جو بہت سے سرد مقام میں ہوتا ہے اس میں سردی ہوتی ہے اور خشکی کم ہوتی
ہے اور جو ایسے سرد مقاموں میں ہوتا ہے جہاں [illegible] کم ہو اس میں گرمی ہوتی ہے مگر کم۔ اور جتنا زیادہ کڑوا
اور پرانا اور زیادہ بیج والا ہوتا ہے زیادہ خشک اور خراب ہوتا ہے۔

خواص و فوائد اپنی تلخی و تیزی کی وجہ سے ایسا خون پیدا کرتا ہے کہ جس میں تیزی اور گرمی غالب ہوتی ہو
خشکی کی زیادتی کی وجہ سے سودا پیدا کرتا ہے گرمی کے درد سر اور دوسرے گرمی کے دردوں کو باخاصیت
مفید ہے اور باوجود اس بات کے کہ خود جگر و تلی میں سدے پیدا کرتا ہے مگر دوسرے مواد کے سدے
دفع کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ اول پانی اور نمک کے ساتھ جوش کریں پھر روغن بادام میں بھون کر اور سرکہ
ملا کر کھاویں تو جگر اور تلی کے سدے بھی دفع ہو جائیں اگر اسکو روغن میں پکایا جائے تو درست لاسکے
اور سرکہ یا سماق کے ساتھ پکایا جائے تو قبض شکم پیدا کرے چونکہ اسکے مزے میں قبض و تلخی ہے اسلئے
تقویت معدہ سے خالی نہیں پیشاب زیادہ لاتا ہے ورم سخت کو نرم اور تحلیل کرتا ہے اور پسینے میں
خوشبو پیدا کرتا ہے منہ کی بدبو دور کرتا ہے رطوبات غریبہ کو خشک کرتا ہے اور ایسی قے کو روکتا ہے
جو کھانا کھانے کے بعد ہو جاتی ہے اور اس میں یہ عجیب خاصیت ہے کہ ایسے معدے کے لئے مناسب ہے
جس میں کھانا ہمیشہ باقی رہتا ہو اگر ہاتھوں اور پاؤں میں زیادہ پسینا آتا ہو تو پانی میں بینگنوں کو جوش
دیکر اس سے چند بار دھوئیں بند ہو جائے گا مشہور ہے کہ کچا بینگن ہمیشہ کھاتے رہنے سے منہ میں
پھنسیاں نکل آتی ہیں بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے بلغم گاڑھا ہو جاتا ہے خلط غلیظ سوداوی پیدا ہوتا ہے
پکا ہوا بینگن کھانے سے بھوک بڑھ جاتی ہے منی پیدا ہوتی ہے کھانسی اور بخار دور ہوتا ہے کہتے ہیں
کہ سفید بینگن بواسیر کو مفید ہے۔ دل کو طاقت دینے میں مجرب ہے بینگن کا سر نقرس کر لگانا بواسیر کو بالخاصہ

مفید ہے۔ اسکو تراش کے انبہ ہلدی کے ہمراہ چوٹ کو اس سے سینکنا نفع دیتا ہے۔ بیگن کو بھوبل مین دبا کر
نیم پختہ کرین بعد اسکے نکالکر اسکا پانی نچوڑین اور پانچ تولے کے قریب لیکر اس مین دو تولے کے قریب گڑ گھولکر
پیوین تو چوٹ چپیٹ کے لیئے مومیائی کا کام دے۔ چھوٹے بیگن کو پانی اور نمک مین پکائین پھر اسکا پانی نچوڑ
کر چھوڑین روغن زیتون کے ساتھ ملائم آگ پر جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن رہجاے روغن کو
اس پانی کو مسونبر طین اور رات کو دو دھ کے مسونبر باندھین مسے دور ہوجاینگے بیگن درخت پر پک کر
زرد ہو جاے اسکو مع بیج جوش دین کہ گل جائے اسکے بیجون کو خوب پیسکر موم روغن کے ساتھ انگلیون اور
ایڑیون کی پھٹی ہوئی جگہون پر ملین اسی وقت آرام ہوجاے گا زرد شدہ بیگن کو لیکر اس کا پیٹ خالی
کرین اس مین تخم کدو کا تیل بھر کر نیم گرم تنور مین رکھین بعد اسکے روغن کو نکالکر کان مین ٹپکائین کان
کا درد جاتا رہتا ہے بیگن کو جلا کر اس کی راکھ شراب کے ساتھ مسونبر لگانا مسون کو قطع کرتی ہے تازہ
بیگن کو نچوڑ کر اسکا پانی نیم گرم پانی مین ملا کر اول بالون کو بورے سے دھووین پھر یہ پانی اُن بالون پر
ملدین کئی بار ایسا کرنے سے بال جو زرد و سرخی مائل ہوتے ہین سیاہ ہوجاتے ہین اس کے
پودے کے پتون کو سکھا کر پیسکر آنکھون مین لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور بینائی تیز ہو جاتی ہے
اگر بیگن کو اندر سے کھوکھل کر کے اور اسمین یا اور کدو کے بیجون کا تیل اس مین بھر کر تنور مین رکھنے کے
بعد روغن مذکور نکال کر بواسیر کے مسونپر لگائین بہت نفع دے اسی طرح اسکی ڈنڈی سایے مین
خشک کر کے روغن بنفشہ یا روغن بابونہ یا روغن بادام مین پیسکر بواسیر کے مسونپر لگائین تو فائدہ دے
مضر سدہ اور سودا پیدا کرتا ہے آنکھ اور ریلوا ور پیچ وتاب دا اور بواسیر اور قولنج پیدا کرتا ہے
زیادہ اور کثرت سے کھانا بدن کو زرد اور رگون کو سخت کرتا ہے سرطان اور جذام اور داد
اور جھائین پیدا کرتا ہے مصلح گوشت کے ساتھ پکانا روغن اور سرکہ اور انار دانہ کا پانی چونکہ لذیذ اور
مرغوب طبائع ہے اسلیئے اسکی مضرت زیادہ معلوم نہین ہوتی اور حق یہ ہے کہ امراض مذکورہ ایسی
حالت مین پیدا کرتا ہے کہ کچا کھایا جاے جیسا کہ اہل عراق کی عادت ہے پکا کر چکنائی ڈالکر یا سرکے
کے ساتھ کھایا جاتا ہے تو وہ کبھی اتنے نقصان نہین پہونچاتا بلکہ بغیر مصلح کے بھی ہمیشہ کھانے سے
اتنے زیادہ نقصان نہین واقع ہوتے روغن مین بھون لینے سے مضرت اسکی بہت کم ہوجاتی ہے۔
وید کہتے ہین کہ بیگن میٹھا۔ چرپرا۔ کڑوا۔ گرم۔ ہضم کے وقت تیز۔ مزیدار۔ ہاضم غشی اور رہضم ہونے مین
ہلکا ہے۔ معدے اور جگر اور دل کو قوت دیتا ہے منی اور خون بڑھاتا ہے بواسیر کو دفع کرتا ہے
اور یہ بھی ساتھوا کہے ہے کہ بواسیر ہو تو پیدا کرتا ہے پس زیادہ نہ کھانا چاہیئے بدن کا رنگ نکھارتا
ہے بھوک بڑھاتا ہے فساد باد و بلغم وصفرا کو نافع ہے بعض کہتے ہین کہ بلغم اور باد اور کیڑے
پیدا کرتا ہے کھانسی اور تپ کو نافع ہے قبض دفع کرتا ہے امراض چشم کو مفید ہے۔ اور بعض نے یہ
کہا ہے کہ ہرا بیگن بلغم اور صفرا پیدا کرتا ہے اور سفید بیگن بلغم اور باد کو دفع کرتا ہے پیاس بڑھاتا
ہے سیاہ بیگن تپ کو دور کرتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے ہر قسم کا بیگن ابکائی کھانسی اور عدم اشتہا سے

طعام کو مٹاتا ہے۔ کچا بینگن بلغم اور صفرا کو مٹاتا ہے پکا بینگن صفرا کو بڑھاتا ہے دیر ہضم ہوتے ہیں بھاری ہیں بینگن کا بھرتہ ہضم ہونے میں ہلکا اور ہاضم ہے بلغم کو اور پیٹ کی توند کو اور بادی کو مٹاتا ہے۔ بینگن کو تیل میں پکا کر کھانے سے ثقیل ہو جاتا ہے بارہ ماسیا بینگن رکت پت یعنی سرخ بادہ کو مٹاتا ہے اور وات (باد) بلغم اور صفرا کے بگڑ جانے کو نافع ہے مارو بینگن ملین شکم۔ شیریں اور ہضم ہونے میں ہلکا ہے اسکو بھوبھل میں پکا کر رس نچوڑ کر شہد ملا کر پلانے سے نیند آجاتی ہے۔ بینگن اور پوست کے ڈوڈے کے جوشاندہ میں ہاتھ پیروں کو بھگونے سے تپت والے درد رفع ہوتی ہے اس کی جڑ کو پانی کے ساتھ پیس کر آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے۔ دھتورے کا زہر اتارنے کے لئے بینگنوں کے ٹکڑوں کو پانی میں مل کر پلانا چاہئے اس کے استعمال سے رحم کا ڈھیلا پن دفع ہو جاتا ہے۔ بینگن کے بیج محرک ہیں مضر بینگن خشکی اور سوداویت کی وجہ سے بے خوابی پیدا کرتا ہے اور پریشان خواب دکھاتا ہے بیرونی مزاج زیادہ پک جاتا ہے وہ گران اور ثقیل ہوتا ہے اور صفرا بڑھاتا ہے اور پتھری پیدا کرتا ہے مصلح روغن اور دہی اور زیرہ سیاہ اگر پکتے وقت اس میں تھوڑا سا سماق ڈالدیا کریں تو تمام ضرر رفع ہو جائے اور معدے کو نقصان نہ کرے

بہیل (دھ)

بکسر بائے موحدہ و یائے مجہول و سکون لام ہندی اور بنگالی اور پنجابی کا بھی تلفظ ہے مارواڑی میں یائے معروف سے بولتے ہیں اسکو کبھی پھل بیل کہتے ہیں اور سری پھل اور بیل پھل بھی نام ہیں

صفات و شناخت ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے اس کے درخت جہلم سے آسام تک ممالک متوسطہ اور دکھن ہندوستان اور وسط بہار بنگال اور برہما وغیرہ دیسوں میں ہوتے ہیں اور کہیں کہیں جنگل کے جنگل کھڑے ہیں اس کی اونچائی ۳۵ فٹ کی اور اس کے چھوٹے کھڑے تنے کی گولائی سات فٹ کی ہوتی ہے اس میں تھوڑی سی شاخیں لگتی ہیں ڈالیوں کے انتہائی حصے اکثر لٹکے ہوئے رہتے ہیں اس کے ننھے کی اور بڑی ڈالیوں کی چھال آدھ پاؤ انچ موٹی صاف کچھ نیل سفید رنگ کی ہوتی ہے پھاگن چیت میں اسکے پرانے پتے گر جاتے ہیں اور چیت بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں اسکے ایک یا ڈیڑھ انچ لمبے سیدھے مضبوط اور تیز کانٹے لگتے ہیں اس کی ڈالی پر ایک ایک سینک پر تین تین اور کسی کسی کے پانچ پانچ پتے لگتے ہیں بیساکھ میں اس درخت میں پھول آتے ہیں جن میں شہد کی طرح خوشبو آتی ہے رنگ کچھ ہرا سفید ہوتا ہے اور آسوج کاتک میں اسکے پھل پکتے ہیں اسکے پھل کے چھلکے میں سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے چھلکا چکنا اور سخت ہوتا ہے خامی میں پھل کا رنگ سبز ہوتا ہے جتنا پک جاتا ہے زرد ہوتا جاتا ہے بعض کا چھلکا باریک و نازک ہوتا ہے اور قد میں بڑے سے بڑے گول خربوزے کے برابر ہوتا ہے سیر بھر سے زیادہ وزنی دیکھا گیا ہے

پکے ہوے کا گودا شیریں اور خوشبودار ہوتا ہے رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور حلوے کی طرح نرم ہوتا ہے جتنا عمدہ اور بڑا پھل ہوتا ہے بیج گنتی کے نکلتے ہیں بیج طولانی غلاف میں ہوتے ہیں اور ایسے کئی غلاف ہوتے ہیں ہر غلاف میں پانچ چھ یا زیادہ بیج نکلتے ہیں چھوٹے اور خراب پھل میں بیج زیادہ ہوتے ہیں مزے میں ہیک آتی ہے ہر غلاف میں چپیدار رطوبت کچھ تلخ اور تیز اور قدرے لیسی بھری ہوتی ہے بیل کے چھلکے میں سے باریک باریک تار نکلکر اسکے گودے کے اندر پہونچ جاتے ہیں جنگلی پھل سیب اور انار کے برابر ہوتا ہے بیج بھی زیادہ ہوتے ہیں مزے میں عفوصت ہوتی ہے بہتر وہ ہے کہ بڑا اور پکا ہوا چھلکا کمزور اور پتلا ہو اس میں تیز خوشبو آتی ہو گودا بہت میٹھا اور مزہ دار ہو عفوصت نہو بیج کم ہوں جب اس کے گودے کو پانی میں ملکر صافی میں چھانیں تو قریب قریب کل چھن جاے اس میں ریشے کم نکلیں اور شربت اسکا اتنا شیریں ہو کہ کھانڈ ملانے کی ضرورت نہ پڑے اور جو پڑے تو بہت کم پڑے اسکے کچے مغز کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے سکھا لیتے ہیں اسے بیلگیری کہتے ہیں بیل کو بلاغنڈ بھی بولتے ہیں بیل کے درخت میں ایک قسم کا گوند لگتا ہے **طبیعت** پکا ہوا بیل دوسرے درجے میں گرم ہے اور دوسرے درجے میں خشک ہے کچا دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے گوند پہلے درجے میں سرد ہے اور دوسرے درجے میں خشک ہے

خواص و فوائد پکے ہوے بیل کا گودا [illegible] اور معدے کو قوت دیتا ہے قابض ہے پرانے دستوں کو بند کرتا ہے آنو اور رطوبت کو دفع کرتا ہے بھوک پیدا کرتا ہے ہاضم ہے ریاح پیدا کرتا ہے زیادہ کھانے سے پیٹ پھولتا ہے بالخاصہ دافع قبض ہے اسکا لیپ جلد میں [illegible] پیدا کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے کہتے ہیں کہ اگر اسکا گودا کھاکر اسکے چھلکے میں تھوڑا پانی لیکر پی لیا جاے تو [illegible] کہ پاخانے میں اسکے دست میں پیدا ہوتی ہے وہ نہیں ہوتی لزوجات اور حیض کو قطع کرتا ہے نسخہ کچے بیل پر بھیگی ہوئی مٹی لگاکر آگ میں داب دیں نکالکر اسکا گودا تولہ ڈیڑھ تولہ کی مقدار میں بلکہ تین تولہ یا اس سے بھی زیادہ حسب حاجت لیکر نصف یا ہموزن کھانڈ یا مصری کے ساتھ نہار کھائیں پرانے دستوں کو بند کرنے میں مجرب ہے معدن الشفا میں لکھا ہے کہ کچا بلاغنڈ تیز اور گرم اور چکنا اور کڑوا اور کسیلا ہے بلغم اور باد کو مٹاتا ہے قبض پیدا کرتا ہے پکا ہوا باد اور بلغم اور صفرا کے امراض پیدا کرتا ہے اسکی ریاح جو پیٹ سے خارج ہوتی ہے وہ بدبودار ہوتی ہے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ کچے بیل کا گودا گراں ہے بھوک گھٹاتا ہے بلغم لزج پیدا کرتا ہے امراض کہنہ اور تپ کہنہ میں مدبنا چاہئیے تپ کو مضر ہے طب فرشتہ میں مسطور ہے کہ اسکے بیجوں کا تیل جنتر میں روغن کھینچ کر ایک تولہ روزانہ روز ترپھلے کے جوشاندے کے ساتھ پیویں اور نو مہینہ تک پیتے رہیں ترپھلے میں تین ہڑ تین بہیڑے تین آنولے ہونا چاہئیں دوسرا طریق پینے کا یہ لکھا ہے کہ ایک ایک تولہ ہڑ بہیڑہ اور آنولہ پانی میں جوش کرکے صاف کرکے چار ماشہ یہ روغن ڈالکے پیویں اور اس طرح چالیس دن تک پیویں اس سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہونگے اسکا شربت اور عرق قابض ہے اور معدے کو قوت دیتا ہے دستوں کو بند کرتا ہے زحیر اور ریح میں قائم مقام عرق بادیان کے ہے بیلگیری آدھ پاؤ آدھ سیر پانی میں بھگو کر جوش دیں جب نصف باقی رہے آدھ پاؤ قند میں قوام کر لیں

اور بیلگری خشک ہانڈہ کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو عرق کھینچیں اور درخت بیل کے پتے لیکر گائے کے پیشاب میں پیسکر تھوڑا بکری کا دودھ اور تیل ملاکر پکاکر صاف کریں اور کان میں ڈالیں تو کری گوش کو فائدہ کرے مولوی فرخی صاحب سے رٹ صاحب چیف انجینیر ریاست رام پور نے بیان کیا تھا کہ بلاغنڈ کے درخت کی لکڑی سے سانپ بھاگتا ہے۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ویدوں کے نزدیک پکا ہوا بیل گرم و تر اور گران ہے بلغم و صفرا اور باد بڑھاتا ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے ہضم کے وقت معدے میں جلن پیدا کرتا ہے بھوک کم کرتا ہے دست بند کرتا ہے قبض شکم پیدا کرتا ہے کچا بیل مزے میں تلخ اور کسیلا ہوتا ہے اس میں تھوڑی سی شیرینی بھی ہوتی ہے ہلکا ہے دل اور تمام اعضا کو قوت دیتا ہے قبض پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے باد و بلغم و فساد رفع کرتا ہے۔

اُن بھوت بکاسا گر میں مرقوم ہے کہ بیل شیرین کسیلا گرم خشک قابض کڑوا چرپرا بھوک بڑھانے والا اور ہاضم ہوتا ہے بیل کے کچے پھل کا گودا سات دن تک تل کے تیل میں رکھکر نہانے کے پہلے بدن پر اس تیل کو ملنے سے پیر کے تلوؤں کی جلن جاتی ہے بلاغنڈ نس کے مرض میں اور دستوں میں بہت مفید ہے لیکن تیز آنو کے دستوں میں اتنا فائدہ نہیں دیتا ہے۔ کچے پھل کا جوشاندہ پلانے سے پرانے دست بند ہوجاتے ہیں اگر اس میں افیم ملادی جاتے [illegible] اسکا فائدہ بہت بڑھ جائے کچے پھل کے گودے کو کھانڈ یا مصری کے ساتھ کھلانے سے پرانے دست اور آنو بند ہوتے ہیں ادھکے پکے پھل کا شربت مزیدار ہوتا ہے اگر ہضم میں بھاری ہوتا ہے اس سے صفرا بگڑ کے [illegible] میں آنے لگتی ہیں اور دل پر گرمی چھاجاتی ہے بیلگری کا مربا بنایا جاتا ہے اور اُسکے کھانے سے صفراوی دست بند ہوتے ہیں بیل کا گودا زیادہ عرصے تک کھانے سے بواسیر کا مرض پیدا ہوجاتا ہے لیکن کھانڈ کے ساتھ کھانے سے یہ مرض پیدا نہیں ہوتا تیز مرضوں میں بیلگری کا سفوف اور پرانے مرضوں میں اسکا شربت بہت نافع ہے [illegible] کے ساتھ آنو کے دست آتے ہوں تو اسکے سفوف کی زیادہ مقدار دینی چاہیئے اسکا پہلا عمدہ فائدہ یہ ہے کہ اس سے خون فوراً بند ہوجاتا ہے اور براز میں مواد آنے لگتا ہے اسکا ایسا اثر متحقق ہوتا ہے کہ یہ براز کی حالت پلٹ دیتی ہے اور آنکے زور کی مقدار کم نہیں کرتی زور کی مقدار کم کرنے کے لیے اس میں کچھ افیم ملانی چاہیئے۔ جاڑے بخار اور زخم کے بخار اور ایسے بخاروں میں جنکا سبب معلوم نہو بیلگری کا سفوف دینے سے اسکا زور کم ہوجاتا ہے بیل گری آم کی گٹھلی کتھا سیغول کی بھوسی مغز ہیدانہ اور کھانڈ کی پھنکی سے پرانے دست اور آنو بند ہوجاتے ہیں کچے تازے پھل کا گودا چیپدار قابض اور کچھ کھٹا ہوتا ہے یہ دستوں میں بہت مفید ہے اگر تازہ و کچا پھل نملے تو اسکی جگہ سوکھے پھل کا گودا کام میں لاویں بیلگری کا سفوف ارارو ٹ کے ساتھ بچوں کے پیٹ کی شکایتوں میں بہت نافع ہے۔ جس سنگرہنی باد ستو کے عارضے میں مسوڑھوں کا مرض ہوجایا کرتا ہے اس میں اسکا شربت۔ اور رعوق اچھا کام دیتا ہے اسکے پکے پھل کے مغز میں قبض پیدا کرنے کی طاقت بہت کم ہوتی ہے کچے پھل کے گودے میں یہ طاقت بہت زیادہ ہے کچے پھل کی گری سے جو پھل بلوستے

نرم ہوجاتی ہے اور ہضم ہونے مین بہت ہلکی ہوجاتی ہے۔ کچے بیل کے گودے کو دھوپ مین سکھا کر کچھ کھانڈ کے ساتھ پانی مین جوش دیکر پلانا چاہیئے دست بند ہوجاتے ہین مروڑے مٹ جاتے ہین مواد دھیرے دھیرے کم ہوجاتا ہے پرانے دست اور آنو بند ہوجاتے ہین اسکے پکے ہوئے پھلکا شربت ہلکا ٹھنڈا اور ملین شکم ہوتا ہے اور اُس مین تھوڑا سا دہی یا املی اور کھانڈ ملانے سے کچھ کھٹاس آجاتی ہے اور اُسکے ٹھنڈے پن اور ملین پن کی طاقت بڑھ جاتی ہے تازے بیل کے گودے کو دودھ مین پیسکر اس مین سیتل مرچ کا سفوف بُرکا کے پلانے سے پرانا سوزاک دفع ہوتا ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے اور اولاد پیدا کرنے والے عضو تناسلون کی ڈھیلی سکڑ جاتی ہے۔ بیل کے کچے ثابت پھل کو جو پھل مین کچھ جھلجھلا کر چھلکے سمیت کوٹ کر اُس مین ضرورت کے مناسب پانی اور تاڑی کی تھوڑی سی مصری ملاکر چھان کے پلانے سے پرانے آنو کے دست بند ہوجاتے ہین اسکا لعوق بنانیکی یہ صورت ہے کہ اسکے کچے پھل کی گری چھ رتی چنپا گوند ایک رتی کھانڈ دو رتی انکو پیسکر پانی کے ساتھ چھانکر اور دھیمی آنچ سے اوٹاوین جب وہ چاٹنے کے لائق گاڑھا ہوجاوے تب اتارلیوین اسکو چھوٹے بچون کے پرانے دستون مین دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے کچے پھل کے گودے کا اچار اور مربا بناتے ہین [illegible] دستون اور آنو کے مرض والون کو دیے جاتے ہین۔ ہیضے اور دستون کے پھیلنے کے دنون مین [illegible] کا شربت کام مین لانا بہت نافع ہے۔ کچے پھل کو جھلجھلا کر گودا لیکر لعوق بنالین یہ لعوق دستون کے مرض مین بہت نفع دیتا ہے اسکا پکا ہوا تازہ پھل اچھا ملین ہے اسکی جڑ خاص سانپ کے زہر کو اتارتی ہے جسکو قبض کا عارضہ ہو ایسا کرے کہ اس کے درخت کی جڑ کی چھال ڈھائی تولہ پچیس تولہ پانی مین اوٹائے [illegible] سے ڈھائی تولہ یا پانچ تولہ پیوے اسکا پکا ہوا پھل کچھ میٹھا صحت بڑھانے والا بدن کو طاقت بخشنے والا ہے اسکے پکے ہوئے پھل کے گودے کو پانی مین چھان کے تھوڑی سی املی اور کھانڈ ملانے سے شیرین اور ٹھنڈا اور کھٹا ہوجاتا ہے۔ اسکے درخت کے پتون کو بدون پانی کے پیس کے ٹکیہ بناکے خراب پھوڑون پر باندھتے ہین۔ اس کے تازہ پتون کا رس ہلکا ملین ہے بخار اور ضیق کے عارضے مین دیا جاتا ہے اسکے پتون کے جوشاندے سے بخار اور سوکھی کھانسی چھوٹتی ہے اسکو پانی مین پیسکر چھانکر پچکاری لگانے سے سوزاک کو نفع ہوتا ہے پکے ہوئے بیل کے گودے کا گاڑھا کیا ہوا شربت بہت اچھا ہے اور سچا ملین ہے اس کام کے لیئے پانچ تولہ شربت مین پانچ تولہ دودھ ملانا چاہیئے شربت ایسا گاڑھا ہونا چاہیئے جو چمچے سے کھایا جائے پینے کے قابل نہو۔ اسکے شربت مین برابر دودھ ملاکر مسوڑھون کے اُس مرض مین جو اچھا نہوتا ہو پلانا چاہیئے پکے ہوئے پھل کا تازہ گودا ملین ہوتا ہے مگر سوکھنے پر کچھ قابض ہوجاتا ہے کچے بیل کے دھوپ مین سکھائی ہوئی گری ہاضم ہے پیٹ کا ریاحی درد مٹاتی ہے اور مقعد کی اُس جھلی کی جس مین شکن ہین طاقت بڑھاتی ہے جب اسکا استعمال کیا جاوے تب کھانا کھانے کا وقت بدل دیا جاوے اور کھانے کی مقدار گھٹا دینی چاہیئے ضعف ہاضمہ اور بخار دور کرنے کے لیئے اسکا پکا پھل اچھا ہے دست اور آنو بند ہونے کے بعد کی کمزوری مٹانے کے لیئے صبح کے وقت بیل کا مربا کھانے کے ساتھ کھلانا چاہیئے اسکے جڑ کی

چھال

چھال کے جوشاندے سے چھوڑ چھوڑ کے آنے والا بخار چھوٹ جاتا ہے اسکی جڑ کی چھال کا جوشاندہ پینے سے دل کا قاعدے سے زیادہ لپٹنا اور جنون رفع ہوتا ہے اسکے درخت کے پتون کو پیسکر آنکھون پر ضماد کرنے سے آنکھون کا دکھنا اور زیادہ کیچڑ کا آنا موقوف ہوتا ہے اسکے کچے پھل کو بھوبل مین جلبلا کے اور مغز نکال کے ایک تولہ مغز مین کھانڈ ملا کے کھانے رہنے سے سنگرہنی موقوف ہوتی ہے اسکو گڑ کے ساتھ کھانے سے لہو کے دست بند ہوتے ہین بیلگری اور آم کی گٹھلی کی مینگ ان دونون کے سفوف مین شہد ملا کے کھانے سے قے اور دست بند ہوتے ہین اسکے درخت کے پتون کا رس نکال کر بدن پر ملنے سے بدبو رفع ہوتی ہے اسکے درخت کی چھال کے جوشاندے مین شہد ملا کے پلانے سے صفرا اور بلغم اور بادے کی خرابی سے جو قے ہوتی ہو وہ بند ہوتی ہے بیل کے گودے کو چاولون کے ساتھ پانی مین پیس کے پلانے سے حاملہ عورت کی قے بند ہوتی ہے بیل کے گودے اور ارنی کو پانی مین جوش کرکے ٹھنڈا کرکے پلانے سے حاملہ کے بادی کے مرض مٹتے ہین۔ اسکے درخت کے پتون کے رس مین کالی مرچ کا سفوف بُرکا کے پلانے سے۔ قبض بواسیر اور یرقان دفع ہوتے ہین **مضر** کثرت سے کھانا خاصکر نہار منہ یعنی گدر بواسیر اور سدے پیدا کرتا ہے **مصلح** ہموزن شکر سفید اور شورہ **مقدار خوراک** بیلگری اردویہ مین ۶ ماشہ تک۔ ان بھوت چلکسا ساگر مین لکھا ہے کہ آنون کے دستون مین بیلگری کا سفوف سوا ماشہ سے چار ماشہ تک دن مین تین چار بار یا چھ بار دینا چاہیئے اور دوسرے مرضون مین پانچ رتی سے سوا ماشہ تک دینا چاہیئے اور اسکا شربت آٹھ ماشہ سے ۱۶ ماشہ تک بلکہ [illegible] تک دن مین تین چار بار دینا چاہیئے۔

بَیل (دمقعا)

بفتح بائے موحدہ و سکون یائے تحتانی و لام۔ فارسی مین نرگاو اور عربی مین ثور کہتے ہین۔ **صفات وشناخت** مشہور چوپایہ ہے جسکی مادہ کو گائے کہتے ہین جنگلی بیل کا قد چھ فٹ کے قریب بلند اور ہاتھی کے مثل فربہ و جسیم ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجے مین گرم ہے اور تیسرے درجے مین خشک ہے۔

خواص وفوائد اسکا گوشت دیر ہضم مولد خون غلیظ و ریاح ہے امراض سوداوی و ریحی پیدا کرتا ہے اسبند جوان بیل کے پیشاب مین جوش کرکے پیسکر لگانا دفع خدر مین نہایت مجرب ہے۔ اسکی چربی کو کنٹھ مالا پر لگانے سے تحلیل ہو جاتی ہے بواسیر پر بھی لگانا مفید ہے بیل کا گردہ اور تھوڑی سی چربی لیکر نمک اسپر چھڑک کر آگ پر نیم بریان کرکے جو رطوبت اُن مین سے نکلے اُسکو لیکر کان مین ٹپکا نین تو درد بالکل جاتا رہے اسکا سوا دو تولہ تازہ خون پینا قاتل ہے۔ نوجوان بچھڑے کا خصیہ اور قضیب خشک کرکے سوہان سے برادہ کرکے شہد مین ملا کر کھانا قوت باہ مین عجیب الاثر ہے اور ۹ ماشہ کی مقدار مین نیم برشت انڈے مین ملا کر چاٹنے سے بھی باہ مین قوت آتی ہے۔ شرفی مین لکھا ہے کہ بیل کا ذکر سکھا کر سوہان سے ریت کر مرغی کے انڈے مین سوراخ کرکے زردی اُس مین سے نکال لین اس طرح

اگر سفیدی باقی رہ جاوے اور وہ برادہ اُس انڈے میں بھر دیں اور سوراخ پر اور انڈے کا چھلکا لگا کر درست کرکے مٹی لگا دیں پھر ایک گڑھا کھودیں اور اُس میں اُپلے بھریں انڈا اُسکے اندر رکھیں اور آگ جلا دیں ایک رات اور ایک دن آگ میں رہے پھر اُس انڈے کو آگ میں سے نکال کر اوپر کی مٹی دور کریں اور جو کچھ اندر سے نکلے اُسے پیس کر رکھ چھوڑیں اور ہر روز وقت صبح ساڑھے تین ماشہ کھالیا کریں۔ عنایت الٰہی سے وہ شخص بھی جو شہوت جماع سے بالکل مایوس ہوگیا ہو اور کام سے جاتا رہا ہو اچھا ہو جائیگا ابن زہر کہتا ہے کہ جب بیل گائے کو گابھن کرنے کے بعد پیشاب کرے اُس مٹی کو لیکر سپاری پر لگانے سے بہت شہوت ہوتی ہے مثانہ بیل کا سکھا کر پیس کر سرکے اور سرد پانی میں گھول کر ایسے شخص کو جو سونے میں موتتا ہو پلایا جاوے تو نفع کرے اگر اسکے کان میں پارہ ڈالدیا جاوے تو فوراً مرجاوے اسکے پیشاب سے لوہے پر لگایا جاوے تو اُس میں اثر کرے یہانتک کہ بڑھ جاوے۔ بیل کا تازہ پت (صفرا) ایک پائنٹ لیکر اتنا خشک کریں کہ وہ فلوئڈ آونس رہجاوے پھر ایک بوتل میں نصف پائنٹ شراب مقطر کے ہمراہ ملا کر اور خوب ہلا کر بار بار جنبش دیں یا جسقدر ضرورت ہو علیحدہ رکھیں تاکہ سب کدورت تہ نشین ہو جاوے صاف سیال کو اوپر سے نتھار کر نیچے کے حصے کو صافی سے چھان لیں اور صافی پر کی شے کو قدرے شراب مقطر سے دھو ڈالیں۔ دونوں سیالوں کو ملا کر بڑا حصہ شراب کشید کرلیں اور بقیہ کو چینی کی رکابی میں واٹر باتھ کے ذریعہ سے اس قدر خشک کریں کہ گولی بنانے کے قابل ہو جاوے۔ یہ صاف کیا ہوا پت سبز زردی مائل ہوتا ہے مزہ شیریں و تلخ پانی و شراب میں حل ہو جاتا ہے مقوی اور ملین ہے۔ ضعف ہاضمہ میں بہت مفید ہے خصوصاً اس صورت میں جب غذا کھانے کے بعد [illegible] باقی ہو مگر یہ امر صرف معدے کے ضعف کے باعث ہو نہ سرطان وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر پت (صفرا) قرار واقعی نہ پیدا ہونے کے باعث سے قبض رہتا ہو تو اس صورت میں بھی مفید ہے۔ اور مسہل ادویہ کے ہمراہ ملا کر [illegible] گرین سے دس گرین تک کھلاتے ہیں بیل کا تازہ خون گرما گرم ۶ تولہ کی مقدار میں پی لینے سے روح کے نکلنے کے راستے رک کر وغرے اور گوزن میں ورم شدید پیدا ہو جاتا ہے زبان اور حلق سُرخ ہو جاتا ہے متلی اور بے چینی عارض ہو جاتی ہے بچے کچھ جاتے ہیں کزاز اور غشی واقع ہو کر مرجاتا ہے اگر ایسا واقع ہو تو اس طرح علاج کریں کہ نیر مایہ سرکے میں گھول کر پلائیں گرم کلے کے بیج سر یا انجیر کی لکڑی کی راکھ سیاہ مرچ کے ساتھ یا پودینے کے پتوں کا رس اور کچے انجیر کا دودھ اور انجیر کا جوشاندہ پلائیں اور ہینگ اور بورہ ارمنی کھلائیں تاکہ خون معدے میں جما ہوا پگھل کر نکل جاوے اور تیز حقنہ کریں جو کا آٹا شہد میں گھول کر سینے اور پیٹ پر لگائیں دماغ اور دل کو تقویت کے ذریعہ سے قوت دیں قے کرانے سے بچیں تاکہ جما ہوا خون معدے سے نکلنے کی وجہ سے مری کو ایذا نہ پہونچے علامت صحت کی یہ ہے کہ شنگرف یا زعفران کی طرح ایک چیز پاخانے کی راہ نکلنے لگے۔

بیلا (۵ھ)

بکسر بائے موحدہ و یائے مجہول و فتح لام و سکون الف۔ الف کی جگہ ہاے بھی لکھتے ہیں

صفات وشناخت ایک پھول کا نام ہے جو موتیا اور موگرے کی قسم سے ہے۔ تین قسم کے پھول ایسے ہیں جنکے درخت اور پھول دونوں ملتے ہوئے ہیں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ ہندوستان میں بہت ہوتے ہیں اور نہایت خوشبودار ہوتے ہیں بیلا ان میں اونے قسم ہے اور پھول بھی اسکا انکی طرح خوشبودار اور بڑا نہیں ہوتا۔ بیلے کا پھلیل بھی تیار کرتے ہیں درخت اسکا دو ہاتھ تک لمبا بلکہ اس سے بھی بڑا ہوتا ہے شاخیں بعض زمین پر بچھی ہوتی ہیں بعض اونچی ہوتی ہیں برسات میں اسکا دَبہ لگتا ہے اسطرح کہ ایک شاخ کو زمین پر رکھ کر مٹی ڈالدیتے ہیں اُس میں جڑیں پھوٹ کر درخت ہو جاتا ہے پھر جدا کر لیتے ہیں پھول اسکا سفید اور خوشبودار ہوتا ہے اور موسم بہار سے برسات تک کھلتا ہے اسکا پھول تھوڑا طولانی اور مضاعف ہوتا ہے اور موتیا کا پھول گول بڑے موتی کی طرح ہوتا ہے اور اس میں بیلے سے بھی زیادہ پتیاں ہوتی ہیں کئی تہ تلے اوپر برابر ہوتی ہیں موگرے کا پھول ان دونوں سے بڑا ہوتا ہے اسمیں پتیاں دونوں سے زیادہ ہوتی ہیں پتیاں اسکی دبیز ہوتی ہیں بیلے سے ان دونوں کی خوشبو زیادہ ہے تینوں ایک ہی نوع ہیں قوت وضعف زمین اور تربیت وعدم تربیت کی وجہ سے یہ تفریق پیدا ہوگئی ہے بیلے کو رائے بیل بھی کہتے ہیں۔ دونوں ایک چیز ہیں یہ نہیں کہ بیلا اسکی قسم سے ہے جیسا کہ محیط میں غلطی سے بیلے کو رائے بیل کی قسم لکھا ہے بعض نے رائے بیل کی دو قسمیں بستانی اور صحرائی لکھی ہیں۔ اس صورت میں کہہ سکتے ہیں کہ بستانی قسم بیلا ہے تحفے کے حاشیے میں حکیم عبدالحمید نے بیان کیا ہے کہ رائے بیل ہندوستان میں یاسمین مضاعف کا نام ہے اور یاسمین مضاعف سے مراد موگرے کا پھول ہے اور صحرائی رائے بیل کو بن بیل کہتے ہیں محیط میں کہا ہے کہ رائے بیل کی تین قسمیں ہیں دو قسمیں موتیا اور موگرہ ہیں اور ایک قسم رائے بیل کے نام سے مشہور ہے اس صورت میں حکیم عبدالحمید کا قول درست ہوگا تالیف شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بیلے کو بیل بھی کہتے ہیں اور یہ اور رائے بیل ایک چیز ہیں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بیل کاتب کی غلطی ہے اصل میں بیلا ہے **طبیعت** گرم وتر اور وید سرد وتر جانتے ہیں۔

خواص وفوائد بیلے کے پھول کا سونگھنا دل ودماغ کو قوت وتفریح بخشتا ہے۔ وید کہتے ہیں کہ صفرا کو دفع کرتا ہے حرارت اور تپ کو کھوتا ہے دیوانگی اور متلی اور تے کو مفید ہے ماندگی کو دفع کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ بلغم کو بھی دفع اور درد سر کو دور کرتا ہے اسکے پھلیل میں چنبیلی کے پھلیل کی طرح نفع ہے مگر اسکی نسبت ذرا گرم ہے لطیف ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے اگر لیمو کے رس اور انبہ ہلدی میں ملاکر مالش کریں تو بدن کی خشکی اور خارش جاتی رہے۔

بیل پتری (ھ)

صفات وفوائد ایک روئیدگی ہے جسکے پتے پان کی طرح ہوتے ہیں ساق نہیں ہوتی بیل چلتی ہے پنجابی میں بائے موحدہ مفتوح ہے اُسکے پھل اور پتوں میں خوشبو آتی ہے گرم وخشک ہے پیٹ کے کیڑوں کو دفع کرتی ہے اور پھوڑے پھنسی کو نافع ہے

بینت (ھ)

بکسر بائے موحدہ و یائے مجہول و نون غنہ و تائے فوقانی موقوف۔ بید (ف)، خیزران (ع)

صفات و شناخت اسکے پیڑ بنگال آسام دکھنی ہندوستان سیلون کے گرم حصے ٹیرو دون کے پوربی حصے شوالک کے جنگل۔ نیپال کماؤن۔ گڈھوال۔ کھمیری گھاٹ۔ گونڈا۔ اودھ۔ ستگم کی ترائی ست پڑو کی گھاٹی۔ اور پچھم گھاٹ میں ہوتے ہیں اسکی تین قسمیں ہیں ایک قسم کی شاخیں سیدھی اور قوی ہوتی ہیں اور موٹائی اسکی تمام قسموں سے زیادہ ہوتی ہے اسکی بعض پور بہت لمبی اور خوشرنگ اور خوش جوہر ہوتی ہے کہ اس سے چھڑی بناتے ہیں دوسری قسم پہلی قسم سے پتلی ہوتی ہے اس سے چھڑی نہیں بناتے شاخیں اسکی لمبی اور خار دار ہوتی ہیں اسکے پوست سے کرسی اور پالکی وغیرہ بنتے ہیں تیسری قسم بہت پتلی ہوتی ہے اس میں پھل اور کانٹے نہیں ہوتے اسکی پور لمبی اور گرہیں دور دور ہوتی ہیں اس سے فرش بناتے ہیں جسکو سیتل پاٹی کہتے ہیں اس لفظ کے معنے سرد فرش ہیں۔ سیتل ہندی میں سرد کو اور پاٹی فرش کے معنے میں ہے۔

وید اسکی چار قسمیں بتاتے ہیں (۱) بینت (۲) راتونکام (۳) جل بینت (۴) انجل پچھم گھاٹ کے پہاڑوں میں بینت سوا دو سو فٹ تک لمبا ہوتا ہے بینت میں کچھ چند نیا رنگ کے پھول لگتے ہیں انہیں آدھ آدھ انچ لمبے بیج نکلتے ہیں برسات میں ان میں پھول آتے ہیں اور سردی کے موسم میں پھل پکتے ہیں جل بینت بنگال اڑیسہ چٹ گاؤں اور برما وغیرہ میں ہوتا ہے اسکا پیڑ جب تک چھوٹا ہوتا ہے کھڑا رہتا ہے جب بڑھ جاتا ہے تب سہارا ڈھونڈھنے کو پھیل کر درختوں اور جھاڑیوں پر چڑھتا ہے

طبیعت دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے اور وید سرد بتاتے ہیں۔

خواص و فوائد اسکو پیسکر پینا نزف الدم کو بند کرتا ہے پتھری کو توڑتا ہے عضو ماؤف پر مادہ نہیں گرنے دیتا اس کا لیپ ورموں کو تحلیل کرتا ہے اسکے تازہ پتوں یا لکڑی کا پانی نچوڑ کر پینا خون کو روکتا ہے اس کے خواص میں سے ہے کہ اگر اسکو کپڑوں کے اندر رکھدیں تو دیمک نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ اس کی چٹائی گرمی کے لیئے عمدہ فرش ہے مگر گرمی و خشکی کی وجہ سے ٹوٹ جلد جاتی ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بینت کسیلا کرھوا اور سرد اور چرپرا ہے۔ بلغم۔ صفرا۔ بادے۔ گرمی۔ بواسیر۔ ورم۔ سوزاک۔ پھیلنے والے پھوڑے پھنسی۔ سنگ مثانہ۔ اسہال۔ خون کی خرابی امراض رحم۔ تشنگی۔ پرمیہ۔ سرخ بادہ۔ خارش۔ جذام کو نافع ہے زہر کو دفع کرتا ہے اس سے پیشاب کھل کر ہوتا ہے۔ اسکا گلا مزید ار ہضم میں ہلکا چرپرا اور گرم ہے۔ بلغم اور بادے کو مٹاتا ہے اس کے پتے کسیلے۔ ہضم میں ہلکے۔ سر دکڑوے۔ چرپرے اور بادی ہیں۔ یہ پتے خون کی خرابی اور بلغم اور صفرا کو مٹاتے ہیں۔ اس کے بیج کسیلے۔ کھٹے۔ خشک اور صفرا بڑھانے والے ہیں خون کی خرابی اور بلغم کو مٹاتے ہیں اس کے پھل کا مغز اور چھوٹی اور رزم اور بچی اُلیان

کھانے کے کام مین آتی ہین اجل بنیت فساد زہر کو دفع کرتا ہے جل بنیت کرّو اکیلا سرد وخشک بادی پیدا کرنے والا اور قابض شکم اور نفاخ ہوتا ہے زخم کو صاف کرتا ہے صفرا۔ اور خون کا فساد دفع کرتا ہے زخم اور بلغم کو سناتا ہے **مضر** خشکی پیدا کرتا ہے **مصلح** روغن **بدل** بارنگھار **مقدار خوراک** ۲ ماشہ

تمّت

خاتمۃ الطبع کتاب بے انجانب کارپرداز مطبع

ہزار ہزار شکر و احسان اُس حکیم مطلق کا جسنے ہر شجر و حجر اور ہر برگ کاہ مین تاثیرات عجیبہ و منافع بہیہ عطا فرماکر اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور ہر ایک شے کو مخلوقات مین سے کسی نہ کسی غرض کے لئے بنایا ہے انسان ضعیف البنیان کی کیا تاب و طاقت ہے کہ اُسکی عطا کردہ تاثیرات کو پورے طور سے دریافت کرسکے ابتدا ے آفرینش دنیا سے اسوقت تک کروڑون حکما و اطبا و فلاسفر تحقیق کرتے چلے آئے ہین اور ہنوز تحقیقات جاری ہے لیکن فی الحال علوم مغربیہ اور اکتشافات جدیدہ نے طب یونانی کو کچھ ایسے حجاب مین ڈال رکھا ہے کہ اب اسکے عاملون کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے حالانکہ یہی وہ فن شریف ہے جسنے تمام عالم مین اپنا سکہ بٹھا رکھا تھا اور اسوقت بھی ڈاکٹران زمانہ اسکے اعتبار ہین لیکن بہت بڑا نقصان جو اس مین واقع ہوا وہ خرابی دوا شناسی اور دوا سازی ہے جسنے اس شریفہ اور عالمگیر فن کے پاک دامن پر ایک بدنما دھبہ لگا رکھا ہے ایک طرف تو جاہل عطار بلاخوف خدا بُری کل خراب دواؤن سے بیمار کا کام تمام کرتے ہین دوسری جانب ناخدا ترس اشتہاری طبیب اور پبلک کو خراب کرنیوالے دوا فروش اپنی بے بنیاد لفاظی اور طلسم سازی سے لوگون کو بہکا کر اچھے خاصون کو بیمار بنا رہے ہین معلومات کی یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے اطبا اپنی شناخت دوا سے عاجز ہین اور دواسازی کے قواعد گھر کی ناقص العقل عورتون کے ہاتھون مین دیدیے گئے ہین ان خرابیون پر نظر کرتے ہوے مولانا حکیم **محمد نجم الغنی خان** صاحب رامپوری نے ایک ذخیرہ موسوم بہ خزانۃ الادویہ تیار فرمایا ہے جسکے لئے پبلک کو حکیم صاحب مذکور الصدر کی مساعی جمیلہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور نیز مالک مطبع ہذا کا بھی جنھون نے بصرف زر کثیر اس زمانہ مشکلات و گرانباری سامان چھپائی و کاغذ وغیرہ مین صرف بغرض رفاہ عام اسکا طبع کرنا منظور فرمایا۔ یہ مجموعہ چار جلدون مین منقسم ہے جسمین تمام ادویات یونانی و ڈاکٹری و ویدک مع جمیع صفات و شناخت و افعال و خواص و مضر و مصلح و بدل و مقدار خوراک وغیرہ حسب ذیل درج ہین۔ یعنے جلد اول مین حسب فہرست مندرجہ صفحہ مابعد اور جلد دوم مین با سے ہندی سے سین مہملہ تک اور جلد سوم مین شین معجمہ سے آخر تک اور جلد چہارم مین کل ادویات مفردہ بترتیب حروف تہجی۔ پس یہ جلد اول سی ذخیرہ بے بہا کی **مطبع منشی نولکشور** لکھنؤ مین حسب الایما ے جناب **منشی پشن نراین صاحب** مالک مطبع ہذا ماہ جون ۱۹۱۱ء مین بابو موہن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوئی اور بقیہ ہر سہ جلد بھی زیر طبع ہین جو عنقریب چھپکر نذر شائقین ہونگی امید ہو کہ ناظرین علوم مفیدہ و طالبین فن طبیہ ہاتھون ہاتھ اس گوہر بے بہا کے خریدار بنینگے ورنہ بعد ختم ہوجانے کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کھینچنا ہوگا۔

کھانے کے کام مین آتی ہین انجل بنیت فساد زہر کو دفع کرتا ہے جل بنیت کڑوا کسیلا سرد وخشک بادی پیدا کرنے والا اور قابض شکم اور نفاخ ہوتا ہے زخم کو صاف کرتا ہے صفرا۔ اور خون کا فساد دفع کرتا ہے زخم اور بلغم کو مٹاتا ہے **مضر** خشکی پیدا کرتا ہے **مصلح** روغن **بدل** ارنگھار **مقدار خوراک** ۶ ماشہ

تمت

خاتمۃ الطبع کتاب ہذا از جانب کارپرداز مطبع

ہزار ہزار شکر و احسان اُس حکیم مطلق کا جسنے ہر شجر و حجر اور ہر برگ وگیاہ مین تاثیرات عجیبہ و منافع بہیہ عطا فرما کر اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور ہر ایک شئے کو مخلوقات مین سے کسی نہ کسی غرض کے لئے بنایا ہے انسان ضعیف البنیان کی کیا تاب وطاقت ہے کہ اُسکی عطا کردہ تاثیرات کو پورے طور سے دریافت کرسکے ابتداے آفرینش دنیا سے اسوقت تک کروڑون حکما و اطبا و فلاسفر تحقیق کرتے چلے آئے ہین اور ہنوز تحقیقات جاری ہے لیکن فی الحال علوم مغربی و اکتشافات جدیدہ نے طب یونانی کو کچھ ایسے حجاب مین ڈال رکھا ہے کہ اب اسکے عاملون کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے حالانکہ یہی وہ فن شریف ہے جسنے تمام عالم مین اپنا سکہ بٹھا رکھا تھا اور اسوقت بھی ڈاکٹران زمانہ اسکے ریزہ خوار ہین لیکن بہت بڑا نقصان جو اس مین واقع ہوا وہ خرابی دوا شناسی ادویہ ہے جسنے اس فن شریف اور عالمگیر فن کے پاک دامن پر ایک بدنما دھبہ لگا رکھا ہے کیونکہ جاہل عطار بلا خوف خدا ایڑی گلی خراب دواؤن سے بیمار کا کام تمام کرتے ہین دوسری جانب ناخدا ترس اشتہاری طبیب اور پبلک کو خراب کرنیوالے دوا فروش اپنی بے بنیاد لفاظی اور جعلسازی سے لوگون کو بہکا کر اچھے خاصون کو بیمار بنا رہے ہین معلومات کی یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے اطبا بھی شناخت دوا سے عاجز ہین اور دوا سازی کے قواعد گھر کی ناقص العقل عورتون کے ہاتھون مین دیدیئے گئے ہین۔ انہین خرابیون پر نظر کرتے ہوئے مولانا حکیم **محمد نجم الغنی خان** صاحب رامپوری نے ایک ذخیرہ موسوم بہ خزائن الادویہ تیار فرمایا ہے جسکے لئے پبلک کو حکیم صاحب مذکور الصدر کی مساعی جمیلہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور نیز مالک مطبع ہذا کا بھی جنھون نے بصرف زر کثیر اس زمانہ ذقات و گرانباری سامان چھپائی و کاغذ وغیرہ مین صرف بغرض رفاہ عام اسکا طبع کرنا منظور فرمایا۔ یہ مجموعہ چار جلدون مین منقسم ہے جسمین تمام ادویات یونانی و ڈاکٹری و ویدک مع جمیع صفات و شناخت و افعال و خواص و مضر و مصلح و بدل و مقدار خوراک وغیرہ حسب ذیل درج ہین۔ یعنے جلد اول مین حسب فہرست مندرجہ صفحہ مابعد اور جلد دوم مین با سے ہندی سے سین مہملہ تک اور جلد سوم مین شین معجمہ سے آخر تک اور جلد چہارم مین کل ادویات مفردہ بترتیب حروف تہجی۔ پس یہ جلد اول اس ذخیرہ بے بہا کی **مطبع منشی نولکشور لکھنؤ** مین بہ ایمائے جناب **منشی پشن نراین** صاحب مالک مطبع ہذا ماہ جون ۱۹۱۱ء مین بابو موہن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپوا کر شایع کی گئی اور بقیہ ہر سہ جلدیں بھی زیر طبع ہین جو عنقریب چھپکر نذر شائقین ہونگی امید ہے کہ ناظرین علوم مفیدہ و طالبین فن طبیہ ہاتھون ہاتھ اس گوہر بے بہا کے خریدار بنینگے ورنہ بعد ختم ہو جانے کتاب کے دوسرے اڈیشن کا انتظار کھینچنا ہوگا۔

فہرست مضامین خزانۃ الادویہ جلد اول